NAIN SAHIL

Sanaya Khan

چھوٹے سے گاؤں کی اس بڑی حویلی میں رونقوں کا سماں تھا۔۔۔۔۔۔۔۔رنگوں کا میلا تھا۔۔۔جیت کا جشن تھا

ایسا شاندار جشن جو دور دور تک نہ کبھی کسی نے سنا ہوگا نہ دیکھا ہوگا۔۔آخر جیت بھی تو اتنی ہی بڑی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کئی شہروں اور ملکوں کی معروف ہستیاں اس جشن میں شامل تھی۔۔۔۔ہر نیوز چینل کے رپورٹر وہاں موجود تھے۔۔۔شاید اس وقت اس شادی سے بڑھ کر حیرت انگیز خبر کوئی نہیں ہونی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تمام کیمروں کا رخ حویلی کے دروازے پر تھا جہاں آف وہائٹ شیروانی میں سر پر نیلا سافہ باندھے باہر منڈپ کی طرف بڑھتا اس شاہ خاندان کا وارث اس حویلی کی شان کسی ریاست کے راجا کی طرح معلوم ہوتا تھا

وہ راجا جو کوئی جنگ فتح کر کے لوٹا ہو اور فتح کی مسکراہٹ اس کے لبوں کو آزاد نہیں کر رہی۔۔۔

اس کی مغرور چال میں سرشاری تھی
اور گہری نیلی آنکھوں میں چمک ساری دنیا پا لینے
کی۔۔۔۔۔۔

اس کے قدم منڈپ میں پڑے اور بجائے اپنی جگہ بیٹھنے کے وہ مقابل کے صوفے پر سرخ جوڑے میں سجی گھونگھٹ میں آنکھیں ڈھکے اپنی دلہن کے قریب بیٹھ گیا۔۔۔۔دوپٹے میں چھپے اس کے ہاتھ کی انگلیوں پر اپنا مضبوط ہاتھ رکھتے ہوئے لبوں کی مسکراہٹ گہری کی اور مولوی کو نکاح پڑھانے کا اشارہ دیا۔۔۔۔۔۔

اس کے باپ نے اپنی موچھوں کو تاؤ دیتے ہوئے سینے کو مزید وسیع کیا۔۔۔۔۔اور ماں نے اپنے بیٹے کی بلائیں لیتے ہوئے اپنی قیمتی آنچل کو سنوارا۔۔۔۔

مولوی نے پڑھنا شروع کیا اور شور سکوت میں بدلنے لگا
ہر نظر اس وقت اُن دونوں پر ٹھہر گئی۔۔۔
کوئی افسوس لیے۔کوئی حسد لیے۔کوئی ہمدردی لیے۔۔کوئی حیرت لیے۔۔۔۔۔۔۔

افسوس کے اس نے اپنے لیے ایک معمولی لڑکی کو چنا۔۔۔
افسوس کے اس لڑکی کی قسمت اسے جیتے جی جہنم میں لیے آئی

حسد کے اس نے بہتر سے بہتر رئیس سے رئیس خوبصورت سے خوبصورت لڑکی پر اس عام لڑکی کو ترجیح دی

ہمدردی کے اس کا ساتھ اس لڑکی کے لئے کسی دیو کی قید جیسا تھا۔۔۔۔ جہاں سے اب وہ کبھی آزاد نا ہو پاتی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"تو۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کیسا لگ رہا ہے۔۔۔ آج پھر اسی مقام پر۔۔۔۔۔ اپنے آپ کو میرے نام کرتے ہوئے۔۔۔۔"

Zubi Novels Zone

اس نے اپنے مخصوص لہجے میں اس کے قریب سر گوشی کی۔۔ لہجہ مسکراتا ہوا غرور کی حدوں کو چھو رہا تھا۔۔اس کے بے جان بے حرکت وجود میں کوئی ہلچل نہیں ہوئی۔۔۔۔۔ محض دوپٹے کے پیچھے نم پلکیں جھپکیں۔۔۔۔۔۔

کہیں پھر سے وہی تو نہیں سوچ رہی ہو۔۔۔۔جو پچھلی دفعہ کیا تھا

اس کا رخ سامنے تھا سر ہلکا سا اس کی جانب جھکا ہوا اور لہجے میں طنز تھا لبوں پر مسکراہٹ۔۔۔۔

اپنی بات پر اس کی انگلیوں میں لرزش محسوس کر کے ہلکا سا ہنسا۔۔۔۔

ڈرو مت ڈارلنگ اب میں تمہارا دشمن نہیں محافظ ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہنسی اڑاتا دھیما لہجہ۔۔۔۔۔اس نے دھیرے سے اپنا ہاتھ سکندر کے ہاتھ کے نیچے سے نکال کر گود میں رکھا

مولوی کے نکاح کی اجازت مانگنے پر سب اس کی جانب متوجہ ہوئے جو ہنوز چپ تھی ساکن تھی اس کی دوسری جانب کسی لڑکی نے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے اسے جواب دینے کا اشارہ کیا تو اس نے اپنے خشک گلے کو تر کیا

کہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کے تمہیں اپنی ہار قبول ہے۔۔۔۔۔۔

سکندر نے اس کے کان کے قریب پھر سے سرگوشی کی لیکن

اس دفعہ لہجے میں زہر سی کڑواہٹ گھلی

تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس نے ضبط سے آنکھیں بند کرلی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

Zubi Novels Zone

پروفیسر شاد ابراہیم۔۔۔آپ پر مولسٹیشن کاالزام لگا

ہے۔۔اس لیے آپکواس کالج سے ڈس مس کیا جاتا

ہے۔۔۔۔

اس کے سن ہوتے دِماغ میں پرنسپل کی آواز گونجی

سر مجھے صفائی کا ایک موقع ملنا چاہیے۔۔۔۔۔۔

بنا نظریں اٹھائے نہایت ضبط سے بولا

۔

میں نے آپ کو پہلے ہی انفورم کیا تھا مسٹر شاد کے میرے لیے اس کالج کی ریپوٹیشن سے بڑھ کر کچھ نہیں جو کے آپ کی وجہ سے اچھی خاصی خراب ہو چکی ہے۔۔۔اب میں آپ کے لیے کچھ نہیں کر سکتا۔۔۔۔۔۔

پرنسپل نے اُسے صاف جواب دے کر اس کی ریکویسٹ کو رد کر دیا۔وہ ایکدم سے اپنی جگہ سے اٹھا اور شیشے کے دروازے کو زور سے دھکیل کر باہر نکلا۔۔۔۔۔۔۔۔

باہر نکلتے ہی اس کے تیز} قدموں کو بریک لگ گئے اس لڑکی کو سامنے دیکھ کر جس کی وجہ سے وہ آج بے گناہ ہو کر بھی رُسوا ہوا تھا۔۔۔

وہ اپنے کیے عمل کاری ایکشن جاننے کے لیے پرنسپل کے آفس کی طرف آئی تھی لیکن اب پروفیسر شاد کو سرخ آنکھوں میں نفرت لیے گھورتے دیکھ وہ خوف سے کانپ گئی شاد ابراہیم قدم بڑھاتا اس کے نزدیک آکر رکا۔۔۔۔

بہت غلط کیا تم نے۔۔۔۔۔۔

تمہاری وجہ سے میرا نام میرا کریئر سب خراب ہو گیا۔۔۔

وہ نفرت بھرے لہجے میں کہہ کر دانت بھینچے مزید قریب ہوا

وہ تھوک نگلتے ہوئے پیچھے ہوئی

جو جھوٹا الزام لگا کر تم نے میری عزت مٹی میں ملائی ہے اب

میں اس الزام کو حقیقت بناؤں گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔جسٹ ویٹ

اینڈ واچ۔۔۔۔۔۔

وہ سرد لہجے میں اُسے وارن کرتا اُس کے کندھے سے ٹکرا کر

آگے نکل گیا اور وہ اپنی جگہ سن رہ گئی

ΔΔΔΔΔΔΔΔ

وہ شاپ سے باہر نکلی تو اپنی جلد بازی کی وجہ سے سامنے سے

آتے کپل سے ٹکراتے بچی۔۔۔۔منہ کھول کر کچھ

کہنے لگی تھی کے سامنے والے کے چہرے پر نظر پڑتے ہی

شاک رہ گئی

چہرہ اور ڈریسنگ بدلا ہوا تھا لیکن اتنا نہیں کے وہ اپنے شوہر کو

نہ پہچانتی۔۔۔

تم۔۔۔۔یہاں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سامنے کھڑے شخص کو حیرت سے دیکھتی آہستہ سے بڑبڑائی

تم یہاں اس لڑکی کے ساتھ کیا کر رہے ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس کے ساتھ کھڑی لڑکی اور اس لڑکی کے اپنے شوہر کے

بازو میں ڈالے ہاتھ کو ایک نظر دیکھ کر اُسے گھورتے ہوئے

وہ فوراً اپنے لہجے پر آئی

Excuse me------

اس لڑکے نے حیرت سے اُسے دیکھا۔۔آنکھوں میں غیر شناسائی صاف نظر آ رہی تھی۔۔۔

۔۔۔۔میں پچھلے پانچ مہینے سے ایک ایک پل گن کر تمہارا اِنتظار کر رہی ہوں۔۔۔۔نا تمہارا فون لگ رہا ہے نہ تم نے کوئی رابطہ کیا ہے۔۔۔۔ تمہیں اندازہ بھی ہے کے میں کتنی پریشان ہوں۔۔۔۔۔۔اور تم یہاں۔۔۔۔۔

وہ کمر پر ہاتھ رکھے اس پر برس پڑی۔۔۔۔۔

Hold hold hold------------

اس نے فوراً ہاتھ اٹھا کر روکا ساتھ کھڑی لڑکی انجُو بھی حیرت سے دیکھ رہی تھی۔۔

Who are you and what are you saying------------

لب ولہجہ انگریزی تھا حیران کن تھا لیکن تب بھی اُسے یقین تھا کے یہ اس کا شوہر ہی ہے

میں کون ہوں----------

اس کے پوچھنے پر وہ بھڑک اٹھی

بیوی ہوں میں تمہاری سمجھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔اور میرے ساتھ زیادہ ڈرامے مت کرو تم۔۔ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا

اُسے اُنگلی اٹھا کر سخت نظروں سے گھورا۔۔ویسے بھی اس کا شوہر شرافت کی زبان کم ہی سمجھتا تھا سامنے والے کی پیشانی پر بے شمار بل پڑے

دیکھیے آپ کو کوئی مس انڈرسٹینڈنگ ہوئی ہے۔۔۔آپ انہیں کوئی اور سمجھ رہی ہے۔۔۔یہ میرے ہسبنڈ ہے دکش سنگھانیہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

انجو پہلی دفعہ بولی اور دکش کے مزید قریب ہو کر آگے سے اس کے شولڈر پر ہاتھ رکھا وہ اس کی طرف دیکھ کر مسکرایا جیسے اس کا سائیڈ لینا بہت اچھا لگا ہو۔۔

جب کے سامنے والی کا تو دِماغ ہی آؤٹ ھو گیا ہاتھ میں موجود شاپنگ بیگ کو زمین پر پٹخ کر ایک قدم اس کے نزدیک ہوئی

اب یہ لعنتی دکش سنگھانیہ کون ہے۔۔۔۔۔۔ نہیں بتا دو مجھے کس لیول کی بے غیرتی کر رہے ہو اب تم اس لڑکی کے ساتھ مل کر۔۔۔۔۔۔۔

وہ دانت پیستے ہوئے اس پر چینخ پڑی۔۔۔۔

Zubi Novels Zone

۔کتنی خوبصورت تھی وہ لیکن زبان۔۔۔۔۔افف

توبہ۔۔۔۔۔

انجو نے اُسے دیکھ کر سوچا

۔اور تم۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

انجو کا ہاتھ اپنے شوہر کے شانے سے جھٹک کر اُسے گھورا

تم اس منحوس ٹھرکی آدمی کو جانتی نہیں تبھی اسے اپنا شوہر

کہہ رہی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔ورنہ مجھ سے پوچھو کے اس کی بیوی

بننے کے لیے کونسا جگر چاہیے۔۔۔۔۔

اس نے انجو کو غصے سے کہتے ایک بار پھر دکش کو گھورا

بے بی آئے تھنک یہ لڑکی پاگل ہے تبھی اس کا ہسبنڈ اسے چھوڑ کر بھاگ گیا ہے۔۔۔۔۔اسے اگنور کرو۔۔۔۔۔ ہمیں دیر ہو رہی ہے نہ ۔۔۔۔

وہ اُسے غصے سے دیکھتے ہوئے بولا وہ منہ کھولے اُسے دیکھنے لگی اور وہ دونوں آگے بڑھتے اس کے پہلے اس شخص کا گریبان پکڑ کر کھینچا

وائلڈ مین، لوفر،۔ ٹھرکی۔۔۔۔۔۔۔تم نے مجھے پاگل کہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔ سمجھتے کیا ہو تم اپنے آپکو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ غصّے سے اس کی نیلی آنکھوں میں دیکھتی بولی اس کا لہجہ اور آنکھیں ایکدم سے نم ہو گئے۔۔۔۔وہ اس سے ہر بات کی

امید رکھتی تھی لیکن اس سفاکی کی نہیں کے وہ اُسے پہچاننے سے ہی انکار کردے۔۔جب کے دکش نے چندپل حیران ہو کر زروسے اُس کے ہاتھ جھٹکے

اپنی حد میں رہیں آپ۔۔۔۔۔۔۔شاید آپ کی انہیں حرکتوں کی وجہ سے آپ کے ہسبنڈ نے آپ کو چھوڑا ہے۔۔۔۔راستے چلتے کسی کو بھی اپنا شوہر بنانے سے بہتر ہے آپ اپنی زبان کو صحیح طریقے سے استعمال کرنا سیکھ لیں۔۔۔۔۔۔۔

پہلی دفعہ اس کے لہجے میں شدید غصّہ اور بیزاری تھی۔۔

Come baby---------

وہ ساتھ کھڑی انجو کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اُسے لیے آگے بڑھ گیا اور وہ حیرت سے گنگ دونوں کی پشت دیکھتی رہ گئی۔۔آنسو ٹپ ٹپ گرنے لگے۔۔۔سکتا ختم ہونے کو تیار نہیں تھا

کیا ہوا یار۔۔۔تم رو کیوں رہی ہو۔۔۔۔۔۔

اُس کی سہیلی اُسے دیکھ کر جلدی سے اس کے پاس آئی اور اُسے روتے دیکھ حیران رہ گئی۔۔۔وہ رونے والوں میں سے نہیں رلانے والوں میں سے تھی۔۔۔

ریا۔۔۔۔۔۔۔وہ لڑکی اُسے اپنا ہسبنڈ کہہ رہی ہے۔۔۔۔۔

وہ خود کو دلکش سنگھا نیا بتا رہا ہے

مجھے پہچاننے سے انکار کر رہا ہے۔وہ۔۔۔۔۔

وہ بدحواسوں کی طرح ادھر اُدھر دیکھنے لگی ریا کو اس کی فکر ہونے لگی

کون۔۔۔۔ کس کے بارے میں بات کر رہی ہو تم۔۔۔۔۔

ریا نے اس کے شانوں پر ہاتھ رکھے پوچھا

میں مانتی ہوں وہ مجھ سے شادی نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔

میں نے اُسے فورس کیا تھا اس شادی کے لیے

ہماری کبھی آپس میں نہیں بنتی۔۔ لیکن۔۔۔

وہ اب بھی اپنی دھن میں بولے جا رہی تھی

لیکن وہ ایسا نہیں کر سکتا میرے ساتھ۔۔۔۔۔۔

میں اُسے ایسا نہیں کرنے دوں گی ریا۔۔۔۔۔

وہ سر نفی میں ہلاتی اُسے دیکھنے لگی۔۔۔۔ریا کے ہاتھ اپنے بازو سے ہٹا کر کانچ کی دیوار سے نیچے جھانکا تو وہ آدمی گراؤنڈ فلور پر تھا وہ اپنے آنسو صاف کر کے رونے والے تاثرات چہرے سے ہٹاتی نیچے چل دی

ریا نے اس کی نظروں کے تعاقب میں نیچے انجو کو دکش کے ساتھ دیکھا تو اس کی پیشانی پر لکیریں اُبھری کے آخر اُس کی سہیلی دکش سنگھانیا کو اپنا شوہر کیوں کہہ رہی ہے۔۔

وہ بھی اس کے پیچھے پیچھے چل دی

وہ دونوں مال سے باہر نکل رہے تھے جب پیچھے سے دکش کو ایک زوردار لات پڑی۔۔۔اتنا اچانک حملا تھا کے وہ سنبھل نہیں پایا اور فرش پر منہ کے بل گرا انجو نے صدمے سے منہ پر ہاتھ رکھ لیے اور پیچھے دیکھا تو وہ پاگل لڑکی اپنے ہاتھ جھاڑتی ہُوئی مزے سے اُسے دیکھ رہی تھی

آس پاس کے لوگ اُسے دیکھ کر ہنس رہے تھے۔۔اور ریا پریشانی سے کچھ دوری پر رک گئ تھی

کیوں ہسبنڈ سائیں۔۔۔۔۔۔کچھ یاد آیا

دکش نے زمین سے اٹھ کر اس کی جانب دیکھا تو وہ اپنی خوبصورت آنکھوں کو معصومیت سے جنبش دیتے ہوئے بولی انجو نے پہلی دفعہ اس لڑکی کو غصے سے دیکھا

دکش کا بھی چہرہ اور آنکھیں غصّے سے سرخ ہو گئے وہ ایکدم سے آگے بڑھا اور پوری قوت سے اپنا ہاتھ اُٹھایا۔۔۔۔

اُس کا دل ایک دم سے رک گیا اور آنکھیں میچ لی

دکش کا ہاتھ اس کے چہرے کے ایک انچ دوری پر آکر رک گیا

اُس نے گھبرا کر آنکھیں کھولیں

دکش نے دانت بھینچے ہوئے اس ہاتھ کی مٹھی بنا کر واپس کھینچا اور اس کی جانب اُنگلی اٹھائی

لڑکی ہو اس لیے اپنے ہاتھ کو روک لیا۔۔۔۔۔۔۔۔لیکن آئندہ مجھ سے بد تمیزی کی تو یہ لحاظ بھی نہیں کروں گا۔۔۔۔۔۔

وہ لہجے میں نفرت ہی نفرت لیے بولا وہ ساکت سی شکوہ کناں نظروں سے اُسے دیکھنے لگی۔۔۔اس کا شوہر بھول کر بھی کبھی اُس پر ہاتھ نہیں اٹھا سکتا تھا۔۔۔۔۔

وہ غصے سے ایک نظر اطراف کے تماشائیوں پر ڈالتا وہاں سے نکل گیا انجو جلدی سے اس کے پیچھے دوڑی کیوں کے غصّے میں وہ آپے سے باہر ہو جاتا تھا

لوگ اپنے اپنے راستے چل دیئے تھے جب کے وہ وہی کھڑی یہ سوچ رہی تھی کے کیا واقعی اس نے غلطی کر دی

ریا کے پکارنے پر اس نے اس کی طرف دیکھا جو اس کے لئے بے حد پریشان تھی۔۔وہ اس کا ہاتھ تھامے اُسے باہر لے آئی تھی

مجھے لگتا ہے تجھے کوئی غلط فہمی ہو گئی ہے۔۔۔۔۔۔۔یہ تیرا ہسبنڈ کیسے ہو سکتا ہے۔۔۔یہ دکش سنگھانیہ ہی ہے۔۔۔میں بہت پہلے سے جانتی ہوں اسے۔۔۔۔۔۔۔

ریا کی بات پر وہ حیرت سے اُسے دیکھنے لگی۔۔۔

اسی سے تو میری فرینڈ انجو کی شادی ہونے والی ہے۔۔۔۔۔

۔۔۔۔

ریانے بھی اُلجھے ہوئے انداز میں اُسے بتایا ہے جب کے اب اس نے شادی ہونے والی ہے بات پر زیادہ غور کیا۔۔۔۔۔

∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆

یہ لیجئے بھائی صاحب۔۔۔۔۔۔۔۔آپ کی امانت

اس نے پردے کی اونٹ سے جھانک کر دیکھا تو اس کا باپ سامنے کرسی پر ٹانگ پر ٹانگ جمائے بیٹھے شخص کے آگے جھکا لال کپڑے میں لپٹے پیسے اس کے آگے پیش کر رہا تھا

اس کی اماں ساتھ والی کرسی پر بیٹھی پان چباتی عورت کے پاس کھڑی پنکھا جھلا رہی تھی

پیسے پورے تو ہے نہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس آدمی نے پیسے ہاتھ سے تولتے ہوئے پوچھا فلک پردے کو نیچے کرکے سیدھی ہوگئی

معاف کرنا بھائی صاحب۔۔۔ایک۔۔۔لاکھ کم ہے

اس کے باپ رحمت علی کی جھجھکتی اٹکتی آواز آئی

وہاں سامنے بیٹھے شخص کے تاثرات پل میں بدلے اور اس نے پیسے رحمت کے اوپر پھینکے

جب پورے پانچ لاکھ کی بات ہوئی تھی تو ایک لاکھ کم دینے کا مطلب کیا ہے۔۔۔۔۔۔ ہمیں یہ بھاؤ تاؤ کا سودا منظور نہیں میاں۔۔۔۔۔۔۔۔۔ چلو جی یہاں سے۔۔۔۔۔

وہ ایک دم سے اٹھ کھڑا ہوا اور ساتھ بیٹھی اپنی بیوی کو بھی اشارہ کیا رحمت نے اس کے پیر پکڑ لیے

بھائی صاحب۔ بھائی صاحب۔۔۔۔ میری بات سنیئے۔۔۔۔۔ میں پورے پیسے دے دوں گا بس تھوڑا سا وقت دے دیجئے۔۔۔۔۔۔ ایک لاکھ میں شادی کے بعد تین دن کے اندر اندر آپ تک پہنچا دوں گا

رحمت منتیں کرنے لگا تو وہ آدمی اس پر احسان کرتے ہوئے واپس بیٹھ گیا رحمت خدا کا شکر مناتا اس کے آگے ہاتھ بندھے کھڑے ہوا

اگر پیسے کا انتظام کرنے کے لئے وقت چاہیے تو ٹھیک ہے آرام سے انتظام کرو جب پیسے اجائے تب شادی ہو جائے گی ہمیں کوئی جلدی نہیں ہے۔۔۔۔

اس نے ذرا تحمل سے کہا لیکن دونوں میاں بیوی پریشان ہو گئے

ایسامت کہیے بھائی صاحب۔۔۔ساری تیاری ہو چُکی ہے۔۔۔خاندان بھر کو دعوت دے چُکا ہُوں۔۔اب شادی میں دیری ہوئی تو میری کیا عزت رہ جائے گی

وہ بے بس ہو کر بولا فلک نے اپنی نم ہوتی پلکوں کو جھپکا اس کی وجہ سے اس کے باپ کو کتنا مجبور ہونا پڑ گیا تھا لیکن جہیز جو اب سماج کی روایت بن چکی تھی ہر بیٹی کے باپ کے نصیب میں یہ بے بسی لکھی تھی۔۔

لڑکی کے کردار اس کی صورت سیرت خوبیاں سب کچھ پیسے کے آگے بے نام تھا۔۔

ان پیسوں کے لئے اس کے باپ نے اپنا گھر تک گروی رکھ دیا تھا

ایک اچھے پڑھے لکھے بینک میں نوکری کرنے والے کو اپنی بیٹی دینا اس کی خوش قسمتی تھی اور اس کے لیے وہ جی توڑ کوشش کر رہا تھا۔۔۔

لڑکے کے باپ نے اس کے سامنے ایک گاڑی کی مانگ رکھی تھی جس کی قیمت دس بارہ لاکھ تھی لیکن وہ اس پر احسان جتاتے ہوئے صرف چھ لاکھ ہی مانگ رہا تھا۔۔
حلانکہ رشتا ہونے کے بعد سے اُن کی دعوتوں اور اب شادی کی تیاری میں اُن کی بڑی بڑی فرمائشوں پر وہ اور بھی بہت کچھ خرچ کر چکا تھا

اب بھی وہ اُن کی آو بھگت میں لگے تھے تا کہ اُنہیں کوئی شکائت نا ہو۔۔۔۔۔ لڑکے کا باپ ماں اور ایک بارہ سال کی

بچی اُن کے ساتھ آئی تھی۔۔۔فلک اندر کمرے میں بیٹھی تھی اور شمع چھوٹے سے باورچی خانے کے چولہے پر روٹیاں سینکتی اُن کی باتوں پر اندر سے آگ بگولا ہوئے جارہی تھی اچھا تھا کے اس کا بھائی گھر پر نہیں تھا اور اس پورے معاملے کی اس کو کوئی خبر نہیں تھی ورنہ اس کا غصّہ کافی تیز تھا

عزت کا اتنا پاس ہے تو اپنا کہا پورا کرنا چاہیے تھا آپکو۔۔۔ میرے بیٹے کے لیے تو دس لوگ ہاتھ میں لاکھوں لیے بیٹھے تھے پر ہم نے اچھی اچھی لڑکیوں کو چھوڑ کر آپ کی معمولی سی شکل والی بیٹی کو چنا اور اب آپ اپنی زبان سے ہی مکر رہے ہیں۔۔۔بھئی واہ

لڑکے کی ماں نے ناگوری سے کہا

نانہ بہن جی آپ غلط سمجھ رہی ہیں۔۔۔۔۔۔وشادی کے

اتنے خرچے آگئے نا بس اس لیے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

فلک کی اماں نے بھی نرمی سے بات سمجھانا چاہا

خرچے ہم نے بھی کم نہیں کیے اپنے بیٹے

پر۔۔۔۔۔۔۔۔پڑھا لکھا کر بڑا افسر بنایا ہے

اُسے۔۔۔۔۔۔۔۔اب ایک گاڑی اگر آپ نے اپنی طرف

سے دے دی تو کونسی بڑی بات ہو جائے گی ہم تو اپنے سیر

سپاٹے کرنے کے لیے نہیں مانگ رہے آپکی بیٹی ہی عیش

کریگی اس میں

اس عورت نے تنک کر جواب دیا

دیکھو رحمت۔۔۔۔۔ایک ہفتے بعد برات لے کر آئیگا میرا بیٹا۔اس کے ایک دن پہلے ایک لاکھ روپیے میرے ہاتھ میں آجانا چاہیے ورنہ برات نہیں آئے گی تیرے دروازے پر

۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ آدمی اُسے وارننگ دینے والے انداز میں کہہ کر کُرسی سے اٹھ گیا۔۔۔اس کی بیوی بھی اٹھ کر نخوت سے سر جھٹکتے ہوئے پیچھے چل دی دونوں میاں بیوی نے بے بسی سے ایک دوسرے کو دیکھا

مامی۔۔۔۔۔۔یہ ماموں نے آپ کیلئے دیا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

بارہ سالہ لڑکی اندر آئی اور فلک کو دیکھ کر ایک چٹھی اس کی طرف بڑھاتی ہوئی بولی فلک نے جھجھکتے ہوئے وہ کاغذ تھام لیا اور اپنے ہاتھ کی مٹھی میں دبالیا لڑکی مسکرا کر واپس باہر بھاگی

اپنے بیٹے کے خرچے تو یوں گنوار ہی ہے جیسے ہم نے کہا تھا اُسے بیٹا پیدا کرنے کو۔۔۔۔۔۔۔

اور بیٹا اتنا ہی بڑا افسر ہے تو بھیک کیوں مانگ رہی ہے ہم سے خود اس کے پیسوں سے گاڑی خریدے نا

اُن کے جاتے ہی شمع باہر آ کر پھٹ پڑی رحمت بھی اُن لوگوں کے ساتھ ہی باہر نکل گیا تھا اور اماں اس کے زوروں سے سنانے پر غصے سے گھورتی پاس آئی

بس کر جا۔۔۔۔۔۔۔۔منہ کھول کر شروع ہو جاتی ہے

۔۔کتنی بار کہا ہے توان باتوں پر کان نادھرا کر یہ بڑوں کی

باتیں ہے۔

وہ کرسیوں پر بچھے خوبصورت کپڑوں کو تہہ کرتی بولیں

امّاں یہ لوگ ذرا اچھے نہیں ہے۔۔۔آگے جا کر آپی کو بہت

تنگ کرے گے۔۔۔۔۔۔

شمع نے پریشانی سے کہا فلک بھی باہر آ کر سامان سمیٹنے میں ماں

کی مدد کرنے لگی

اپنی بہن کے کان بھر کر اس کا دماغ خراب نہ کر چھوری۔۔۔ لڑکے والے ایسے ہی ہوتے ہیں۔۔۔۔۔۔اُن بھلو نے تو بس چھ لاکھ مانگے ہے ورنہ تو دس لاکھ سے نیچے میں پوچھتے نہیں آجکل لڑکیوں کو۔۔۔۔۔۔۔

وہ ہاتھ روک کر غصے سے بولیں فلک نے بھی اُسے چپ ہونے کا اشارہ کیا

Zubi Novels Zone

لڑکی ڈھونڈنے نکلتے ہیں یا اپنے بیٹے کا سودا کرنا۔۔۔

شمع غصے سے بڑبڑائی اس کے برداشت سے یہ سب باہر تھا

اِس لیے کہتی تھی کے تجھے پڑھنے نا بھیجے۔۔۔۔۔ سکول جا کے یہ سب سیکھا ہے تو نے۔۔۔ بڑوں سے ایسے منہ چلائے گی اب۔۔۔۔۔

امّاں نے غصے سے قدم اس کی طرف بڑھائے اور اُن کا تھپڑ گال پر۔ پڑتا لیکن فلک ایکدم بیچ میں آکر ہاتھ روک گئی

اماں۔۔۔۔۔۔۔

ہاتھ پکڑے ماں کو روکتی سر نفی میں ہلانے لگی

جانے دو نا اب نہیں کرے گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ جلدی سے بولی اور شمع کو خود سے لگا لیا جب کے اماں اب بھی شمع کے جھکے سر کو گھور رہی تھی

فلک کی شادی نپٹنے دے اس کے بعد تجھے بھی ٹھکانے لگاتی ہوں۔۔۔۔بہت پر نکل آئے ہیں آجکل۔۔۔

اماں بڑ بڑا کر وہاں سے ہٹی

تو چل میرے ساتھ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

فلک اس کا ہاتھ پکڑ کر اندر کمرے میں لے آئی چھوٹا سا کمرہ جہاں سامان ہی سامان بھرا پڑا تھا اور ایک طرف چار پائی تھی ۔جہاں رات کو دونوں بہنیں سوتی تھی جب کے ارحم اور اس کے اماں ابا کا بستر باہر آنگن میں ہی لگتا تھا۔۔۔۔۔

بڑے سے آنگن کی دیواریں کافی اونچی تھی اور مکمل چھت بھی ڈلی ہوئی تھی سوائے درمیان کے کچھ حصے کے

۔۔۔آنگن کے ایک کونے میں چھوٹا سا کنواں بھی موجودہ

تھا۔۔۔۔۔۔

ایک چھوٹا سے کچن تھا اور ایک بس اُن دونوں کا روم

۔۔۔۔۔یہ چھوٹا سا گھر ہی اُن کی کل ملکیت تھی

رحمت ایک چھوٹی سی فیکٹری میں کام کرتا تھا حالت پہلے تو

بہت تنگ رہے لیکن ارحم نے جب سے کمانا شروع کیا کچھ

بہتری آگئی تھی

ارحم سب سے بڑا تھا اس سے چھوٹی فلک اور سب سے چھوٹی

شمع۔۔۔۔

عمر میں دو سال چھوٹی بڑی تھیں لیکن دونوں بہنوں میں زمین آسمان کا فرق تھا۔ فلک جتنی کم گو معصوم اور صابر تھی شمع اتنی ہی الٹ۔۔۔۔۔۔۔۔۔

دونوں بہنوں کو ہی گھر سے باہر نکلنے یا کسی سے بات کرنے کی اجازت نہیں تھی۔ لیکن اپنے بھائی ارحم کی وجہ سے شمع نے دسویں تک تعلیم حاصل کرلی تھی جب کے فلک تو اسکول کی الف سے بھی بے خبر تھی۔۔

اُسے بس سر جھکا کر اقرار کرنا آتا تھا چاہے کوئی حکم ہو بات ہو یا کام ہو۔۔۔ کوئی کچھ بھی کہے اُسے ماننا اس کا فرض تھا وہ پسند ہو یا نہیں۔۔۔

جب کے شمع غصّے میں اکثر اپنے دل کی بھڑاس نکال دیتی تھی

روپ میں دونوں بہنیں برابر تھی فلک کا رنگ معمولی کم تھا لیکن نین نقش اور پر نور چہرہ اُسے بے حد خوبصورت بناتا تھا۔۔۔۔۔

ہر وقت سر پر دوپٹہ نماز کے انداز میں لپٹا ہوتا تھا اور پیشانی سنگ گھنے لمبے بال اس میں چھپائے رکھتی تھی۔۔۔

فلک نے اس کا ہاتھ تھام کر اپنے ساتھ چارپائی پر بٹھایا اور کاغذ اس کی طرف بڑھایا

یہ کیا ہیں۔۔۔

شمع مسکراہٹ چھپاتے ہوئے پوچھنے لگی

اُن کی۔۔۔۔۔۔۔۔ چٹھی آئی ہے

وہ سر جھکائے معصومیت سے بولی

اوہو۔۔۔ ساجن کا محبت بھرا خط آیا ہے فلک میڈم کے لیے

شمع چہک کر بولی اور وہ اُسے گھورنے کی ہمت بھی نہیں کر پائی

امّاں سئی کہتی ہے تم بہت بگڑ گئی ہو۔۔۔۔۔۔۔

خفگی سے کہتے ہوئے منہ موڑا

اچھا اچھا اب ہمارے دولہا بھائی کی سن لو وہ کیا کہتے

ہے۔۔۔۔۔۔۔

شمع نے پیار سے اس کا رخ اپنی جانب کیا اور کاغذ کھول کر

پڑھنے لگی

ڈیئر فلک۔۔،۔۔۔۔

اس نے شروعات کرتے ہوئے ہنس کر فلک کی جانب دیکھا

جس کے چہرے کا رنگ بدل رہا تھا

دو مہینے میں یہ تیسری چٹھی تھی

فلک کو اپنی بہن سے یہ سب سننا بہت عجیب محسوس ہوتا تھا

لیکن وہ مجبور تھی پڑھنا آتا ہی نہیں تھا

جیسے جیسے شادی کا دن قریب آرہا ہے میرے دل کی بیتابی بڑھتی جارہی ہے۔۔۔۔۔ تمہیں دیکھنے کے لیے تم سے بات کرنے کے لیے۔۔

۔۔۔۔آج بھی بے حد دل چاہ رہا تھا تم سے بات کرنے کو لیکن میں جانتا تھا تم فون پر نہیں آو گی اتنا شرماتی جو ہو۔۔۔۔۔ تبھی یہ خط بھیج رہا ہوں تا کہ تمہیں دل کا حال سنا کر مجھے کچھ سکون ملے۔۔۔

شمع بار بار اُسے دیکھتی ساتھ خط پڑھ رہی تھی۔۔

فلک نظریں جھکائے ناخن انگوٹھے سے رگڑنے لگی

بس ایک ہفتہ اور اس کے بعد تو اپنی ساری شرم و حیا کے

ساتھ تمہیں میرے پاس ہی آنا ہے۔۔اور پھر مجھ سے

رہائت کی امید مت کرنا میں ایک پل بھی تمہیں دور نہیں

جانے دوں گا۔۔۔۔۔۔اپنی باہوں میں قید کر کے سب سے

چھپا دوں گا۔۔۔۔۔

شمع نے بمشکل مسکراہٹ روکی۔۔۔۔۔جب کے فلک کے

دل کی دھڑکنیں بڑھنے لگی اس نے کاغذ شمع کے ہاتھ سے

کھینچ لیا

بس اب رہنے دو۔۔۔۔۔۔۔

وہ گھبرا کر بولی۔۔پتہ نہیں آگے کیا لکھا ہو

اوہو آپی پورا تو پڑھنے دو۔۔۔۔۔۔۔ کچھ نہیں ہوتا

شمع نے جلد ہاتھ بڑھا کر چٹھی واپس کی۔۔ وہ لب بھینچ کر رہ گئی

یہی سوچ رہی ہو نا کے کیسا بے صبر بندہ ہے

کیا کروں یار جب سے تمہیں دیکھا ہے تمھارا چہرہ نظروں سے جاتا ہی نہیں۔۔۔۔۔ بس گئی ہو تم میری آنکھوں میں۔۔۔۔۔۔

تم اپنی مہندی پر دونوں ہاتھوں میں میرا نام ضرور لکھوانا پھر دیکھنا اس کے گہرے رنگ سے تمہیں میری چاہت کا اندازہ ہو جائے گا۔۔۔۔۔

بہت جلد آرہا ہوں تمہیں لینے۔۔۔ ھمیشہ کے لیے اپنا بنانے

تمہارا بننے۔۔۔۔۔۔۔۔

آبان۔۔۔

شمع نے کاغذ سے نظریں ہٹا کر اپنی بہن کو دیکھا سنجیدگی سے۔۔۔۔۔

گھر والے اُن کے کیسے بھی ہو آپی لیکن آبان بھائی کے یہ جذبات دیکھ کر دل پر سکون ہو جاتا ہے وہ بہت خوش رکھے گے تمھیں۔۔۔۔

شمع نے اُس کے پر نور چہرے کو دیکھ کر سنجیدگی سے کہا وہ مسکرادی اور دونوں ہاتھ چہرے پر رکھ دیئے
شمع کھل کر ہنسی اور اُسے کے گلے لگ گئ

صدقے جاؤں اپنی پیاری بہن کے۔۔۔۔۔۔۔اللہ بری نظر۔۔۔۔۔
وہ اس کے چہرے سے ہاتھ ہٹاتی اُسے خوشیوں کی دعا دینے لگی لیکن باہر سے آتی دھڑام کی آواز پر اس کی دعا ادھوری رہ گئ
دونوں ہڑبڑا کے اٹھ کھڑی ہوئی اور دروازے تک آئی
پردے کی اونٹ سے جھانک کر دیکھا تو سامنے آنگن کے

دروازے سے کچھ لڑکے اندر گھس رہے تھے اور اُن کی امّاں گھبرائی سے پیچھے ہو کر کھڑی تھی

کہاں چھپا ہے سالے باہر نکل۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اے بڑھیا بلا اپنے بیٹے کو۔۔۔۔۔۔

اُن میں سے ایک چلایا فلک گھبرا گئی جب کے شمع غصّے سے پردہ ہٹانے لگی

رک جا شمع باہر مت جا۔۔۔۔۔۔۔۔امّاں غصّہ کرے گی

فلک نے جلدی سے اُسے روکا ویسے بھی اُن کو کسی کے سامنے آنے کی اجازت نہیں تھی اور اس وقت تو خطرہ صاف نظر آرہا تھا۔۔۔

وہ گھر پر نہیں ہے چھوٹے سر کار۔۔ کہیں باہر گیا ہے

امّاں نے اُن میں سے ایک کو دیکھ کر کہا جو پیچھے کھڑا آنکھوں

سے چشمہ ہٹا کر قدم آگے بڑھا رہا تھا

بچانے کی کوشش کر رہی ہے یہ سکندر اپنے بیٹے کو

اندر ہی چھپ کر بیٹھا ہے وہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سامنے کھڑے لڑکے نے غصے سے اس کی بات کاٹ کر ارحم

کو گالی دی

اندر جا کر دیکھو تم لوگ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سکندر نے دھیمے لہجہ میں ساتھ کھڑے دونوں کو اشارہ کیا

نہیں چھوٹے سرکار۔۔۔۔۔۔۔۔خدا کے واسطے۔۔۔۔۔

اماں نے اس کے آگے دونوں ہاتھ جوڑے سکندر نے اس کی جانب دیکھا تو وہ ایکدم چپ ہو گئی

اس کی گہری نیلی آنکھوں میں غصّہ دیکھ کر۔۔

۔۔۔۔۔۔۔تیرے بیٹے نے سکندر شاہ کو گالی دی ہے۔۔۔اور سکندر اپنے اوپر اُنگلی اٹھانے والے کا ہاتھ سلامت نہیں چھوڑتا۔۔۔۔۔۔۔۔

سکندر نے سرد لہجے میں اُسے باور کرایا اس کے آدمی جب گھر کے سامان کو اِدھر اُدھر کرتے آگے بڑھ کر اس کمرے کی

طرف بڑھے تو اُن کے پردہ ہٹاتے ہی دونوں گھبرا کر جلدی سے باہر بھاگی۔۔۔۔۔۔

اماں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

فلک جلدی سے اپنی ماں کے پیچھے ہو گئی جب کے شمع بھی اپنی ماں کے ساتھ کھڑی گھبرائی سے اُن سب کو دیکھنے لگی سفید شرٹ اور بلیک جینس میں کھڑے اس شخص کو دیکھ کے وہ پل میں پہچان گئی کے وہ سکندر شاہ ہے وہاں کے زمیندار کا بیٹا۔۔۔۔۔۔۔ جس کے بارے میں اس نے اپنی اسکول میں لڑکیوں سے سنا تھا۔۔

اس کے باپ بہادر شاہ کا پورے گاؤں پر راج چلتا تھا اس لیے بیٹا وہاں کے لوگوں کو اپنا غلام سمجھتا تھا۔۔۔۔

اس کے راستے سے گزرتے وقت کسی کا اٹھا ہوا سر بھی وہ برداشت نہیں کرتا تھا۔۔

معاف کر دیجئے مالک میرا بیٹا نادان ہے۔۔۔۔ لڑکوں کے بہکاوے میں آگیا۔۔۔۔۔ میں سمجھا دوں گی اُسے آئندہ آپ کے راستے نہیں آئیگا وہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اماں بے بسی سے اُسے منع کرنے لگی لیکن وہ اب کے بہت غور سے اس لڑکی کو دیکھ رہا تھا جو اپنی ماں کے پیچھے چھپی خوف سے کانپ رہی تھی۔۔۔۔

اپنی اماں کے شولڈر کے پیچھے چھپنے کی کوشش کے باوجود اس کی آنکھوں سے اوپر تک چہرہ صاف نظر آرہا تھا

اس کی لرزتی پلکیں اور آدھ کھلے سر سے نکل کر پیشانی پر بکھرتے بالوں کو سکندر بہت سکوت سے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔

وہ مسلسل زمیں پر نظریں گاڑے کھڑی تھی اور سکندر کی گہری نیلی آنکھیں اس کے مکمل چہرے کو دیکھنے کے لیے بیتاب سی اس پر ٹکی تھی

Zubi Novels Zone

سکندر وہ یہاں نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

باہر آکر دونوں نے اُسے بتایا وہ خود کو سنبھال کر نظریں ہٹاتا کالے چشمے کو آنکھوں پر چڑھانے لگا

سمجھا دینا اُسے حویلی والوں سے پنگا لیگا تو بہت پچتائے گا۔۔۔۔۔۔۔

سکندر نے اس کی اماں کو وارن کیا جب کے نظریں چشمے سے پیچھے اب بھی اس پر تھی جنہیں بمشکل ہٹاتا وہ پلٹ کر باہر نکلا اماں نے جلدی سے بڑھ کر دروازہ بند کر دیا

@Sanayakhanwrites

ΔΔΔΔΔΔΔΔ

گاؤں میں چناؤ ہونے جا رہے تھے جس میں حصّہ لینے کے لئے بہادر شاہ بہت جوش میں تھا۔۔۔۔۔اُسے اپنی ساری طاقت لگا کر جیت حاصل کرنی تھی ایسے میں جب پنچایت جمع

ہوئی اور پارٹی نے اپنے نمائندوں کو سلیکٹ کرنا شروع کیا

ارحم نے صاف طور پر بہادر شاہ اور اس کے بیٹے کے کرتوت

بتا کر بہادر شاہ کو موقع نہ دینے کی ریکویسٹ کی۔۔۔

حلانکہ سارا گاؤں ہی یہ چاہتا تھا سب ہی حویلی والوں کی

منمانی اور ظلم سے پریشان تھے لیکن کسی میں کچھ کہنے کی

ہمت نہیں تھی

ارحم اتفاق سے وہاں موجود تھا اور جب بہادر شاہ کا نام لیا گیا تو

وہ خاموش نہیں رہ پایا۔۔۔جب کے اس کی باتوں پر سکندر

شاہ نے بہت مشکل سے ضبط کیا وہ دونوں اکثر آپس میں اُلجھتے

رہتے تھے لیکن اس وقت سب کے سامنے سکندر کو اپنی

اور اپنے باپ کی بے عزتی برداشت نہیں ہوئی

سکندر اُسی وقت اُسے جواب دینا چاہتا تھا لیکن اس کے باپ نے روک دیا تا کہ پارٹی کے افسروں کے سامنے کوئی واویلا نا ہو

اور اب اسی بے عزتی کا بدلا لینے وہ اُن کے گھر تک آ پہنچا تھا ارحم کے گھر آتے ہی اماں نے اچھی خاصی کلاس لگائی ہوئے تھی اور رحمت کو اس معاملے سے دور ہی رکھا ہوا تھا وہ پہلے ہی شادی کی تیاریوں اور بچی ایک لاکھ کی رقم کو لے کر پریشان تھا

شرم نا آتی تجھے۔۔۔۔۔۔۔۔ایک حفتے بعد شادی ہے اور تو گھر میں اس طرح کے جھگڑے لا رہا ہے۔۔۔۔۔۔۔جانتا ہے نا کیسے لوگ ہے وہ۔۔۔۔۔۔۔کیسے دھڑلے سے گھر میں

گھس آئے تھے۔۔۔۔ارے کچھ تو ہوش کر گھر میں دو دو

جوان بہنیں ہیں تیری۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اُس کی ڈھتائی پر امّاں کا غصّہ مزید بڑھ گیا تھا

بس کر اماں۔۔۔۔۔۔۔۔تو کیا سوچتی ہے وہ مجھے ماں بہن کی

گالی دے اور میں بیل کی طرح سر جُھکا کے سنتا

رہوں۔۔۔اتنا بے غیرت نہیں ہے تیرا بیٹا۔۔۔۔۔۔

وہ جھنجھلا گیا ہاتھ سے نوالہ جھٹک کر کھانے سے اٹھ گیا

بیٹے یہ غیرت اور غرور نا ان زمینداروں پر اچھا لگے ہے ہم

غریبوں کی بس مجبوری ہوتی ہے۔۔۔اکلوتا ایک بیٹا ہے تو

ہمارا۔۔۔۔۔اللہ نا کرے مردودوں نے کچھ کر کرادیا تو کیا بگاڑ لے گے ہم اُن کا۔۔۔۔

امّاں پریشان ہو کر بولی وہ پانی پی کر اپنی چارپائی پر آ گیا

کچھ نہیں ہوتا اماں۔۔۔۔ہم ڈر کر چپ بیٹھ جاتے اس لیے ان کی ہمت بڑھتی ہے۔۔۔۔۔وسکندر شاہ خود کو راجہ کی اولاد سمجھتا ہے۔۔۔۔پر میں نہیں ڈرتا اس سے۔۔۔۔۔۔

چار مسٹنڈو کے بغیر تو گھر سے نہیں نکلتا وہ۔۔۔۔ارے اتنا ہی مرد بنتا ہے تو میرے سامنے آئے نا میرے پیچھے میرے گھر میں گھس کے کیا ڈراتا ہے۔مجھے۔۔۔۔۔۔

وہ لاپرواہی سے کہتا لیٹ گیا اماں نے اُسے تاسف سے دیکھا وہ پورے گاؤں میں اکیلا شیر بنتا تھا۔۔

وہ غصے سے چل کر اس کی چارپائی کے پاس آئی اور اس کے آگے ہاتھ جوڑے

یہ دیکھ۔۔۔ہاتھ جوڑ رہی ہوں تیرے سے۔۔۔۔بس کر جا۔۔میرا دل پہلے ہی حولہ ہوا ہے۔۔شادی میں کوئی ارچن آئی نا تو وہ سمدھی سارے سماج میں بے عزت کر دے گا تیرے باپ کو۔۔۔اوپر سے تو یہ نئی مصیبت سر ڈالنے کو لگا ہے

وہ غصے سے بولیں ارحم اٹھ بیٹھا اور اُن کے ہاتھ پکڑ کے انہیں چارپائی پر بٹھایا

اچھااماں۔۔۔۔کچھ نہیں بول رہامیں۔۔۔۔تو ڈر مت۔۔۔۔سب خیر سے ہو جائے گا۔۔۔۔۔۔۔کل میں فلک اور شمع کو لے کر شہر جاتا ہوں۔۔۔۔ساری خریداری کروادوں گا اُن کی۔۔۔۔۔

وہ اُنہیں تسلی دے کر بات بدلتے ہوئے بولا

بہنوں کو لے جانے کی کیا ضرورت ہے۔۔تو خود ہی جا کے لے آنا جو چاہیئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اُنہوں نے انکار کرتے ہوئے کہا

کرنے دے اماں بعد میں کون دونوں سے اُن کی مرضی

پوچھنے والا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔یہاں تو اُن کی پسند سے کچھ

کرنے دے

وہ بولا تو لہجے میں بہنوں کے لیے بے پناہ محبت تھی اماں کچھ

بول نہیں پائی بس سر ہلا گئی

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

Zubi Novels Zone

چھوٹے سرکار۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ملازم دستک دے کر اندر آیا تو وہ صوفے پر بے سود پڑا تھا

سامنے ٹیبل پر مہنگی شراب کی بوتل آدھے سے زیادہ خالی تھی۔۔۔۔ملازم نے جھجھکتے ہوئے اُسے مخاطب کیا اس نے نیلی نشے سے سُرخ ہوتی آنکھیں کھول کر اُسے دیکھا۔۔

چھوٹے سرکار۔۔۔۔۔۔۔۔شہر سے آپ کی مہمان آگئی ہے ۔۔۔۔۔۔۔

ملازم نے جلدی سے اُسے اطلاع دی۔۔۔۔اس نے دو اُنگلیوں کی اشارے سے اندر بھیجنے کو کہا وہ سر ہلاتا باہر نکل گیا

اٹھ کر بوتل سے شراب گلاس میں انڈیلنے لگا اس کے ہاتھوں میں ہلکی سی لرزش واضح تھی۔۔۔۔۔آج بہکنے کا سبب صرف شراب ہی نہیں بلکہ وڈری سہمی قاتلانہ آنکھیں بھی

تھی جو اس کے دل و دماغ سے ہٹنے کو تیار نہیں تھی۔۔۔۔۔۔۔

چند ہی منٹ میں ایک۔ لڑکی میک اپ کی مہربانی سے اپنے چہرے اور شورٹ ڈریس میں اپنے بدن کی نمائش کرتی اندر آئی۔۔۔۔۔۔۔

صوفے پر سفید شرٹ بلیک پینٹ میں نشے میں چور خود سے لا پرواہ بیٹھے سکندر پر نظر ڈال کر مسکراتے ہوئے دروازے کو لاک کیا

دروازے کی آواز پر اس نے اپنی آنکھیں نیم وا کر کے اُسے دیکھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اور آنکھوں کو مزید کھولنے کی کوشش کی

اُس انجان لڑکی کی آنکھوں کو دیکھتا اُن ڈری سہمی نظروں کو اُن میں ڈھونڈنے لگا۔۔۔۔

اُس کے اس طرح دیکھنے پر وہ سرشار ہوتی مسکرا کر اپنا کلچ ٹیبل پر پھینک کر اس کے قریب آئی اور صوفے پر بیٹھتے ہوئے اس کے گلے میں باہیں ڈالے اس کے اوپر جھکنے لگی

۔۔۔۔۔۔وہ اُسے روکتا غور سے دیکھنے لگا

نشے میں وہ اس قدر بہکا ہوا تھا کے اس لڑکی میں اُسے فلک کا ادھورا سا عکس نظر آنے لگا

تمہاری۔۔۔۔۔۔۔آنکھیں۔۔۔۔۔۔

وہ لڑکھڑاتی خمار زدہ آواز میں کہتا جس کی آنکھوں کو دیکھنے لگا

وہ اس تعریف پر بے حد خوش ہوئی۔۔۔۔۔

اف۔۔۔۔۔۔۔

وہ ایکدم سے پیچھے ہو کر صوفے پر گر گیا آنکھیں بند کر لی

لبوں پر مدھم مسکراہٹ تھی

کیا ہوا ڈارلنگ۔۔۔۔۔۔۔

وہ پوری اس کے اوپر جھکی شوخ نظروں سے اُسے دیکھتی شرٹ کے بٹنوں کو چھیڑنے لگی سکندر نے آنکھیں کھولیں اور ہنس کر اُسے دیکھا

مار دیا سرکار۔۔۔ان آنکھوں نے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سکندر شاہ کو مار دیا
لڑکھڑاتے لہجے اور بے خود انداز میں بڑبڑاتے ہوئے اس لڑکی کو اپنے بازوؤں میں بھر کر کروٹ بدل گیا

ΔΔΔΔΔΔΔΔ

آنکھ کھلی تو گھڑی میں دس بج کر پانچ منٹ ہو رہے تھے وہ ہڑ بڑا کر اٹھ بیٹھا۔۔۔۔۔

اماں اتنی دیر ہو گئی تو نے جگایا کیوں نہیں۔۔۔۔۔۔۔

وہ آنگن میں بیٹھ کر چاول بینتی اپنی اماں کو دیکھ کر بولا۔۔۔ پورے صحن میں پھیلی کھانے کی خوشبو سے اُسے اندازہ ہوا کے فلک کچن میں ہے

تو نے تو گیارہ بجے جانا ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔ رات بھی دیر سے ہوتی ہے پھر۔۔۔۔۔ ابھی تھوڑی دیر اور سو جا۔۔۔۔

اماں نے اس کے آرام کی غرض سے کہا جب کے وہ دیوار پر لگے چھوٹے سے آئینے میں خود کو دیکھ کر ہاتھوں سے بال

سنوارتا سیڑھیوں سے اوپر بھاگا اماں اُسے حیرت سے دیکھتی رہ گئی

پتہ نہیں صبح صبح اسے چھت پر کیا کام پڑ جاتا ہے۔۔۔۔
اماں اس کی روز کی عادت پر بڑ بڑا کر چاولوں سے پتھر بین کر الگ کرنے لگی۔۔۔۔

وہ چھت پر پہنچا تو ساتھ والی چھت کو خالی دیکھ کر نظریں بے چین سے ہو گئی۔۔۔۔رسّی پر گیلے کپڑے پھیلائے جا چُکے تھے مطلب اس نے آنے میں دیر کر دی تھی۔۔۔
۔۔۔۔اپنی دیوار سے ساتھ والے گھر کے کھلے صحن میں جھانکا تو وہ بھی خالی تھا۔۔

وہ مایوس ہو کر پلٹنے ہی لگا تھا کے نظریں پایل میں مقید خوبصورت پیروں پر پڑی۔۔۔۔۔۔وہ ایک دم سے رک گیا۔

۔۔۔۔۔۔رسی پر پھیلائے گئے ڈوپٹے کے اس پار جو سایہ تھا اُسے دیکھ کر اس کے لبوں پر بڑی جاندار سی مُسکراہٹ آئی۔۔ چند سیکنڈ کے وقفے کے بعد سُرخ ڈوپٹے پر سفید انگلیاں نظر آئی جن سے ڈوپٹے کو تھوڑا سا ہٹا کے گہری خوبصورت آنکھوں نے جھانک کر دیکھا۔۔۔۔۔۔۔

اور ارحم کو مسکراتی آنکھوں سے اسی طرف دیکھتے پا کر وہ ایکدم بوکھلا گئی۔۔۔۔۔۔

اپنی چوری پکڑے جانے پر اندر سے شرمندہ ہونے کے باوجود اس نے ارحم کو غصے سے گھورا اور رسی پر کپڑے پھیلانے لگی۔۔۔ارحم کی مسکان گہری ہوئی وہ چھت کی اونچی والی دیوار سے ٹیک لگا کر فرصت سے اُسے دیکھنے لگا۔۔۔

حیا غصے سے ناک پھلائے نیچے رکھی بالٹی سے نکال کر کپڑے کو نچوڑنے لگی۔۔۔ گویا ارحم کا غصّہ اس بے جان کپڑے پر نکالنے لگی۔۔۔۔۔۔۔۔اور وہ منہ پر مٹھی بنا کر رکھے ہنسی روکنے لگا

حیا نے کپڑے کو کھول کر اتنی زرو سا جھٹکا کے پانی کی بوندیں ارحم تک بھی پہنچی وہ بالوں میں ہاتھ گھماتا آگے بڑھا اور دونوں چھتوں کو ملانے والی دیوار کے قریب آیا۔۔

اُس کا ارادہ بھانپ کر حیا کی آنکھیں پوری کھلی۔۔۔۔۔ وہ بنا اس کی طرف دیکھے بالٹی اٹھا کر نیچے کی طرف بھاگی ۔۔۔اور ارحم نے اپنا قہقہہ ضبط کرتے ہوئے آگے بڑھ کر اس کے صحن میں جھانکا وہ آخری سیڑھی اُتر کر رک گئی اور اوپر غصے سے دیکھا

دونوں کی نظریں ملی تو ایکدم سے ارحم کے دل کی دھڑکنوں میں شور ہوا اور اگلے ہی لمحے اُسے دیکھ کر ناک چڑھاتی ہوئی اندر بھاگی۔۔۔۔۔۔

ارحم مسکراتے ہوئے پلٹ کر نیچے چل دیا
کتنی خوبصورت تھی یہ خاموش محبت۔۔۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

ارحم فلک اور شمع کو لے کر شہر آیا تھا۔۔۔۔۔۔
فلک تو آنا ہی نہیں چاہتی تھی لیکن شمع کی ضد کی وجہ سے اُسے ماننا پڑا وہ اب بھی بے حد پریشان اور ڈری ہوئی تھی اُس میں بلکل بھی لوگوں کے بیچ چلنے یا رہنے کا کنفیڈنس نہیں تھا۔۔ شہر کے بازار میں اتنی بھیڑ دیکھ کر ہی اُسے گھبراہٹ ہو رہی تھی۔۔۔ سارا وقت وہ ارحم کا بازو پکڑے ہوئے تھی۔۔۔۔۔۔

شمع پوری طرح انجوئے کر رہی تھی اور ارحم سے اپنی فرمائشیں پوری کروا رہی تھی۔۔۔۔۔۔

ڈر کیوں رہی ہے میں ہوں نہ ساتھ۔۔۔۔۔۔۔ چل آجا۔۔۔۔۔۔

ارحم نے اس کا ہاتھ پکڑے اپنے ساتھ کھڑا کیا وہ لوگ اس وقت ایک بڑے سے تین منزلہ مال کے اندر جا رہے تھے اور اتنی اونچی عمارت کو۔دیکھ کر اس کی گرفت اور سخت ہو گئی تھی۔۔۔۔۔

بھائی ہم گھر کب جائے گے۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ باریک سی آواز میں منمنائی

بھائی آپ نے فلک آپی کو ساتھ لانا ہی نہ تھا

یہ تو ہمیں بھی سکون سے کچھ نہیں لینے دیں گی۔۔۔۔۔۔

شمع چڑ کر بولی آنے کے ساتھ ہی وہ گھر واپس جانے کی رٹ لگا

چُکی تھی۔۔۔۔

۔ارحم نے ہنسی روکتے ہوئے اُسے چپ ہونے کا اشارہ کیا اور

اُن دونو کے ساتھ اندر آ کر اُن دونو کو سیکنڈ فلور پر ایک بیوٹی

سیلون میں لے آیا

یہ فرمائش بھی اس سے شمع نے ہی کی تھی

وہ اپنی سہیلیوں سے بیوٹی پارلر کے فائدے دیکھ اور سن چُکی

تھی تبھی ارحم کو پہلے ہی منالیا تھا کے شہر جا کر فلک کو بیوٹی

پارلر لے کر جائے گے تاکہ اس کا سکن ٹریٹمنٹ ہو اور ایک ہفتے بعد اس کی بہن اپنی شادی پر اور زیادہ پیاری لگے

جب کے فلک تو حیرت سے اس جگہ کو دیکھ رہی تھی جہاں لڑکیاں خوب سج سنور کر گھوم رہی تھی۔۔۔۔۔

کچھ دیکھنے لائق تھی اور کچھ اتنی بولڈ ڈریسنگ میں کے فلک کو اپنا نقاب بھی چھوٹا لگنے لگا۔۔۔۔

بھائی یہ کونسی جگہ ہے۔۔۔۔۔۔۔

وہ اب بھی ارحم کے بازو سے لگ کر کھڑی تھی۔۔۔۔

یہ جادو کی نگری ہے۔۔۔۔۔جو کسی بھی عام چہرے کو بدل کر خاص کر دیتی ہے۔۔۔۔میں چاہتا ہوں یہ میری پری جیسی بہن کو اور خوبصورت بنا دے۔تا کہ وہ دنیا کی سب سے خوبصورت دلہن لگے

اُس کے نقاب میں ڈھکے چہرے پر ہاتھ رکھ کر وہ محبت سے بولا۔۔۔۔

Zubi Novels Zone

پر بھائی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اُسے منع کرنا چاہتی تھی لیکن شمع اس کا ہاتھ پکڑ کر اُسے جلدی سے کھینچتی ریسیپشن تک لے کر آئی

شمع نے اپنی مرضی کی فرمائشیں بتا کر اُسے ایک لڑکی کے حوالے کیا جو اسے اپنی ساتھ آگے بنے کمروں میں سے ایک کے اندر لے جانے لگی۔۔۔فلک گھبرا کر ارحم اور شمع کو دیکھنے لگی ارحم نے اُسے تسلی دی کے وہ لوگ یہی ہے وہ اطمینان رکھے لیکن وہ تب بھی ریلیکس نہیں ہو پائی

اندر آئی تو نظارہ ہی عجیب تھا۔۔۔۔۔۔اس کمرے میں تین اونچے بیڈ لگے تھے اور اُن میں دو پر لیٹی لڑکیوں کے کوئی چہرے سنوار رہا تھا کوئی ہاتھ۔۔۔کوئی پیر کے ناخن۔۔۔۔۔۔۔۔۔

میم آپ اپنا نقاب نکال کر مجھے دے دیجئے میں اسے رکھ دیتی ہوں۔۔۔۔۔

وہ حیرت سے اُن کے ٹریٹمنٹ ہوتے دیکھ رہی تھی جب بیوٹیشن اُسے متوجہ کرتے ہوئے بولی فلک نے اُسے حیرت سے دیکھا

پر کیوں۔۔۔میں اسے نہیں نکالوں گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔
وہ صاف نفی کرتے ہوئے بولی

میم اگر آپ اسے نہیں نکالے گی تو میں اپنا کام کیسے کروں گی۔۔۔۔۔پلیز آپ اسے اُتار کر مجھے دے دیجئے۔۔۔۔۔یہاں کوئی نہیں آئیگا۔۔۔۔۔۔۔۔

اُس نے نہایت نرمی سے اُسے سمجھایا۔۔۔وہ تھوڑا جھجھکتے ہوئے اپنا عبایا اُتارنے لگی۔۔۔۔لڑکی نے اُسے دیکھا تو اس کی خوبصورتی اور معصومیت سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ پائی

آپ لیٹ جایئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اس کا عبایا ٹیبل پر رکھتے ہوئی بولی فلک کی نظر وہیں تھی ایک تو وہ کہیں زیادہ باہر نکلتی نہیں تھی اور کسی وجہ سے جائے بھی تو پردے کا بہت دھیان رکھتی تھی اپنی امّاں کی وجہ سے جوان معاملات میں کافی سخت تھیں

بال کیوں کھول رہی ہے آپ میرے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

لڑکی اس کے لمبے بالوں کی چوٹی کھولنے لگی تو وہ ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھی یہ سوچ کر کے وہ اس کے بال کاٹ نا دے اُسے اپنے بال بہت پیارے تھے

آپ لیٹ جایئے میم پلیز۔۔۔۔۔۔۔مجھے اپنا کام کرنے دیجیۓ

لڑکی اُسے دوبارہ سے بولی اور اس کے بالوں میں کوئی آئل لگا کر مساج کرنے لگی فلک کو کافی ریلیکس محسوس ہوا

بالوں کے بعد اس کے چہرے کا ٹریٹمنٹ شروع ہوا تو اس لڑکی کی حرکت کرتی اُنگلیوں پر وہ آنکھیں سختی سے میچ گی

آپ ریلیکس ہو جایئے میم۔۔۔اسٹریس مت لیجئے۔۔۔۔۔۔

وہ نرمی سے بولی اور مسکرائی فلک کے چہرے سے ہی نظر آرہا تھا کے وہ پہلی دفعہ یہ بیوٹی ٹریٹمنٹ کروا رہی ہے

بھائی آپی کو تو تھوڑا ٹائم لگیگا تب تک ہم آپ کے لیے کپڑے خرید لیں۔۔۔۔۔ابھی نیچے میں نے ایک بہت ہی زبردست کرتا دیکھا ہے وہ آپ پر بہت اچھا لگے گا

شمع نے فلک کے جاتے ہی ارحم کو بیٹھتے بیٹھتے روک دیا اور ایکسائٹڈ ہو کر بولی

تھوڑی دیر رک جاؤ شما۔۔۔۔۔یوں فلک کو چھوڑ کر نہیں جا سکتے وہ ڈر جائے گی۔۔۔۔

ارحم نے انکار کیا کیوں کے کو فلک کو اچھے سے جانتا تھا

بھائی آپی کو پتہ بھی نہیں چلے گا۔۔۔ہم ابھی آجائے گے اُن کے باہر آنے سے پہلے۔۔۔ چلو نا بھائی۔۔ورنہ آپی باہر آتے ہی پھر گھر چلنے کی رٹ لگا دے گی۔۔۔۔

وہ ضد کرنے لگی تو وہ اُسے دیکھ کر رہ گیا

ٹھیک ہے جا کر اُنہیں کہہ دو کے ہم ابھی آرہے ہیں۔۔۔

وہ ریسیپشن کی جانب اشارہ کرتے ہوئے بولا تو وہ ہنستی ہوئی سر ہلا گئی

ریسیپشنسٹ کو اس نے بتادیا کے وہ لوگ دس منٹ میں آرہے ہے اور وہ دونوں گراؤنڈ فلور پر موجود شاپ سے ارحم کے لیے کپڑے دیکھنے لگے۔۔۔۔۔۔۔

شمع تو ایک کے بعد ایک شرٹ اور کُرتا اس کے ساتھ لگا کر منہ بناتی ہوئی اسے نہ پسند کر رہی تھی جب کے وہ سامنے والی جویلری شاپ میں دیکھ رہا تھا جہاں ایک لڑکی چوڑیاں خرید رہی تھی۔۔۔۔اس کا دھیان اُن رنگ برنگی چوڑیوں پر تھا جو دور سے بھی کافی خوبصورت لگ رہی تھی اُن چوڑیوں کو دیکھ کر اسے حیا کی نازک سفید کلائی کا خیال آرہا تھا کے یہ چوڑیاں اُن پر کتنی سجے گی۔۔۔۔۔۔

بھائی آپ ہنس کیوں رہے ہیں۔۔۔۔۔۔

اپنی سوچ میں بے خبر وہ مسکرا رہا تھا شمع حیرت سے اُسے دیکھنے لگی تو وہ جلدی سے سنبھل کر نفی کرنے لگا۔۔۔

بتایئے نہ کونسا اچھا ہے۔۔۔۔۔۔۔

وہ اب اس کا دھیان کپڑوں کی طرف کرتے ہوئے بولی

کوئی اچھا نہیں ہے۔۔۔۔۔۔ تم۔ اسے رہنے دو۔۔۔ چلو فلک کے پاس چلتے ہے

وہ بیزاری سے بولا

بھائی رکو نہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ہم اور دوسرے کپڑے دیکھتے ہیں۔۔۔۔ کچھ اور دکھائے نہ بھائی۔۔۔۔۔۔

وہ اُسے روکتی جلدی سے دکاندار کو بولی تو وہ محض سر ہلا کر رہ گیا

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

میم آپ بہت پریٹی لگ رہی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

لڑکی نے اس کے بالوں میں برش کرتے ہوئے کہا تو وہ خود آئینے میں اپنے آپ کو دیکھ کر حیران رہ گئی۔۔۔۔

خوبصورت تو وہ پہلے بھی تھی لیکن اب اس کی خوبصورتی کو تراش کر مزید بڑھا دیا گیا تھا۔۔۔۔۔

آیبروں کی شیپ نے اس کے چہرے میں بدلاؤ کیا تھا ۔۔۔۔۔چہرے پر ہلکا ہلکا میک اپ۔۔آنکھوں میں کاجل اور

لبوں پر لپ بام لگنے سے ہی وہ نظر لگ جانے کی حد تک پیاری لگ رہی تھی۔۔۔

ہمیشہ بندھے رہنے والے بال آج کھلے سٹریٹ اور نہایت خوبصورت نظر آرہے تھے۔۔۔۔وہ خود بخود ہی مسکرائی ۔شرمایاسا۔۔۔۔

کسی کے دروازہ کھولنے پر باہر کچھ شور سا سنائی دیا تو وہ لڑکی برش رکھ کر اسے ابھی آئی کہہ کر باہر نکل گئی۔۔۔فلک بھی پریشان ہو گئی کے آخر اچانک سے شور کیسا۔۔۔۔

وہ اپنے گلے میں موجود دوپٹے کو درست کرتی ہوئی اس کا انتظار کرنا لگی وہ تو واپس نہیں آئی لیکن اچانک سے شور اٹھا

کے آگ لگ گئی ہے اور وہاں موجود سب لڑکیاں جلدی جلدی اٹھ کر باہر بھا گی۔۔۔۔

فلک کے تو حواس ہی سلب ہو گئے۔۔اس کا دل ایکدم زوروں سے دھڑکنے لگا۔۔۔۔۔۔۔۔

۔اے لڑکی جلدی باہر نکلو یہاں آگ لگ گئی ہے۔۔۔۔۔۔۔ آخری باہر نکلتی عورت نے اسے ذرا غصے سے کہا اور اس کا ہاتھ پکڑ کر اٹھایا تو وہ بھی اس کے پیچھے باہر بھا گی۔۔۔۔۔دِل خوف سے کانپنے لگا باہر کا منظر ہی اتنا خوفناک تھا آگ نے اس فلور کی بہت سی دکانوں کو اپنی لپیٹ میں لے لیا تھا اور اس سلون کے کانچ کے دروازے پر لگے پردے بھی جلتے ہوئے

وہاں رکھے فرنیچر کو اپنی لپیٹ میں لینا شروع کر چکے

تھے۔۔۔

سب چلاتے روتے اِدھر اُدھر بھاگ رہے تھے۔۔۔۔

سیلون بلکل خالی ہو چکا تھا اُسے باہر لانے والی عورت بھی

جلدی سے اس کا ہاتھ چھوڑ کر بھاگ کر باہر نکل گئی تھی کیوں

کے جانے کے راستے میں بھی آگ بڑھتی جا رہی تھی

فلک بھی اس کے پیچھے باہر بھاگنے ہی والی تھی کے آگ کا

شعلہ ایکدم سے اس کے سامنے آگیا۔۔۔۔

جلتا ہوا پردہ نیچے اس کے سامنے گرا تھا۔۔۔وہ چیخ کر پیچھے

ہوئی اور ایک ریک سے ٹکرائی۔۔۔۔اس کے دھکّے سے وہ

ریک اپنا توازن کھو کر اس کے اوپر گری

ΔΔΔΔΔΔΔΔ

وہ دونوں ابھی کپڑے لے کر شاپ سے باہر ہی نکلے تھے کے ایکدم بھگدڑ مچ گئی اور وہاں کے گارڈز نے لوگوں کو باہر نکالنا شروع کر دیا۔۔۔۔۔۔۔
چاروں طرف آگ آگ کا شور مچ گیا شمع اور ارحم دونوں ہی بری طرح گھبرا گئے کیوں کے آگ سیکنڈ اور تھرڈ فلور پر لگی تھی۔۔۔۔
وہ شمع کو باہر نکلنے کا کہہ کر خود اوپر جانے لگا لیکن اسے روک دیا گیا۔۔۔۔۔۔

میری بہن ہے اوپر مجھے جانے دو۔۔۔۔۔۔۔

وہ زور سے چلایا اور گارڈز کی گرفت سے نکلنے کی کوشش کرنے لگا لیکن اُن لوگوں نے اسے روک کر بہت مشکل سے باہر نکالا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

چھوڑو مجھے تم لوگوں کو سمجھ نہیں آرہی میری بہن ہے وہاں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ زوروں سے چلا رہا تھا بے بسی ہی بے بسی تھی شمع کو بھی رونا آرہا تھا۔۔۔۔

ہماری ٹیم آپ کی بہن کو سیفلی وہاں سے نکال لے گی۔۔۔۔۔آپ پلیز ہمیں اپنا کام کرنے دیجئے۔۔۔۔ہم آپ کو اوپر نہیں جانے دے سکتے۔۔۔۔۔

آفیسر غصے سے بولا اس کے علاوہ بھی کچھ اوپر جانے کی ضد کر رہے تھے جن کے آگے گارڈز دیوار بن کر کھڑے اُنہیں روکے ہوئے تھے ارحم پیچھے ہو کر وہاں سے نکلا تاکہ اندر جانے کا کوئی دوسرا راستہ ڈھونڈھ سکے۔۔۔۔لیکن ایسا ممکن نہیں تھا وہ اِدھر سے اُدھر ہو رہا تھا تاکہ کسی بھی طرح اپنی بہن تک پہنچ سکے۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

بھائی۔۔۔۔۔۔۔ شمع

وہ روتے ہوئے اپنے بھائی بہن کو پکار رہی تھی

آنکھوں سے مسلسل آنسو بہہ رہے تھے۔۔۔

پورا جسم پسینے سے نم ہو چکا تھا

ریک اُسکے پیر پر گری تھی اور وہ زمین پر پڑی بے بسی سے

اپنے پیر کو ریک کے نیچے سے نکالنے کی کوشش میں لگی

تھی۔۔۔۔ درد کی شدت اس کی برداشت سے بہت زیادہ

تھی۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔آس پاس آگ بھڑک چکی تھی وہ زوروں سے روتی ہوئی ادھر اُدھر دیکھ رہی تھی کے کوئی وہاں آکر اس کی مدد کر دے لیکن پورا فلور خالی ہو چکا تھا

چاروں طرف صرف آگ کے شعلے تھے۔

اُن شعلوں کی گرمی اور درد کی تڑپ سے وہ بے ہوش ہونے کو تھی

اس کی پیر پر گری ریک میں بھی آگ لگنا شروع ہو گئی تھی

اسے لگا یہ اس کی زندگی کا آخری دن ہے۔۔۔۔اب وہ بچ نہیں پائے گی وہ دل ہی دل میں اللہ سے مدد مانگ رہی تھی۔۔اپنے بھائی بہن اپنے ماں باپ کو پکار رہی تھی۔۔۔۔۔۔

بھائی۔ئی ئی ئی۔۔۔۔۔۔۔۔

اس کی زوردار چینخ پورے فلور پر گونجی تھی۔۔۔۔

سکندر جو سیڑھیوں سے اتر رہا تھا اس آواز پر چونک کر رک گیا۔۔۔۔وہ تھرڈ فلور پر بار میں بیٹھا تھا لیکن جب آگ نے تھرڈ فلور پر بھی پھیلنا شروع کر دیا تو مجبوراً اُسے باہر نکلنا پڑا۔۔۔

سیڑھیوں سے نیچے جانے کی بجائے وہ اس آواز کی طرف بڑھا تو ایک شاپ میں شیشے کے اس پار نظر پڑی جہاں وہ آگ

کے شعلوں کے درمیان زمین پر پڑی درد سے تڑپ رہی تھی

وہ نہیں جانتا تھا کے وہ اُسے دوسری دفعہ یہاں دیکھے گا اس

حال میں۔۔

ایک پل کو اس مکمل دیدار نے اُسے ساکن کر دیا جس کے لیے

وہ دوراتوں سے تڑپا تھا وہ چہرہ آج نظر آیا تو اس پر بے انتہا

اذیت تھی۔،۔۔۔

اُس نے اندر جانے کی کوشش کی تو آگ اس کے راستے میں

دیوار بن گئی اس نے کانچ کے دروازے پر زوردار لات ماری

تو وہ دور ہو گیا سکندر جلدی سے اندر بھاگا۔۔۔۔۔

فلک نے اپنی بند ہوتی آنکھوں کو بمشکل کھولا تو اپنی مدد کے لیے کسی کو اندر آتے محسوس کر اس کی جان میں جان آئی۔۔۔۔

سکندر نے اس ریک کو اس کے اوپر سے ہٹا کے پیچھے پھینکا تو آگ سے اس کے ہاتھ بھی اثر انداز ہوئے۔۔۔وہ اپنے ہاتھوں کو جھٹک کر درد سے جان چھڑاتا فلک کی طرف متوجہ ہوا۔۔۔

اُس کا ہاتھ تھامے اُسے اٹھانے کی کوشش کی تو وہ اٹھتے اٹھتے دوبارہ گر گئی اپنے زخمی پیر کی وجہ سے۔۔اور ایکدم سے رونے لگی۔۔سکندر نے ایک لمحے کو اس کی بھیگی سُرخ

آنکھوں کو دیکھا اور اب کے اس کا ہاتھ پکڑ کر اُسے اپنے

بازؤں میں اٹھالیا۔۔۔۔۔۔۔وہ گھبرا گئی۔۔۔پہلی دفعہ

احساسِ ہوا کے وہ خطرے سے نکل کر بھی خطرے میں

تھی۔۔۔۔۔ایک غیر مرد کے حصار میں تھی۔۔۔۔ سمجھ

میں نہیں آیا کیا کرے۔۔

سکندر بہت مشکل سے اس کے رنگ بدلتے چہرے سے

نظریں ہٹا کر آگے بڑھا تھا۔۔۔۔۔۔۔ورنہ جتنا وہ اُسے دیکھنے

کو تڑپا تھا کوئی اور لمحہ ہوتا تو اپنی نظروں کو اس چہرے سے ہٹنے

نہیں دیتا۔۔۔۔۔۔۔

باہر نکلنے کے راستے میں آگ ایک دفعہ پھر دیوار بنی ہوئی تھی

وہ آگے بڑھ کر آگ کے بھڑکنے سے ایکدم پیچھے ہوا تھا فلک

گرنے سے بچنے کے لئے اس کے گلے میں ہاتھ ڈالنے پر مجبور ہوئی۔۔۔۔آنکھیں سختی سے بند کرلی تھی۔۔۔۔۔۔

سکندر کے بکھرے بال مزید بکھر گئے تھے۔۔۔۔۔۔

وہ ایک نظر فلک کی بند آنکھوں کو دیکھ کر آگے بڑھا اور دروازے کو لات مار کر پیچھے دھکیلا دروازہ تیزی سے پیچھے ہوا تھا اور اس کے واپس اپنی جگہ تک آنے سے پہلے وہ فلک کو لیے باہر نکلا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

ایک مشکل مرحلہ حل ہوا تھا لیکن آگے بھی آگ بہت زیادہ بڑھ چکی تھی ایک شاپ کا جلتا ہوا دروازہ زمین پر گرا سیڑھیوں تک جانے کے راستے میں دیوار بن چکا تھا۔۔۔۔

وہ آس پاس کوئی دوسرا راستہ تلاش کر رہا تھا لیکن سب جگہ آگ ہی آگ نظر آ رہی تھی

آگ سے اس کے چہرے پر بھی سرخی بڑھ گئی تھی۔۔ سفید شرٹ جگہ جگہ سے کالی ہو چکی تھی

فلک بھی آنکھیں کھول کر گھبرائی ہوئی سے آس پاس دیکھ رہی تھی۔۔

سکندر نے اس کی جانب دیکھا تو ایک پل کو دونوں کی نظریں ملی تھی اور اتنی ہی تیزی سے وہ نظریں جُھکا گئی تھی۔۔۔

سکندر نے آہستہ سے اُسے نیچے اُتارا اور اپنا جیکٹ نکال کر اس کے گرد پھیلایا۔۔۔۔۔۔

وہ اکیلا ہی آگے بڑھا اور درمیان میں پڑے اس دروازے کو پیچھے دھکیلا اس میں بہت سی آگ کی لپٹیں اُس کے اوپر آئی

وہ ایک پل کو پیچھے ہو کر خود کو اُن لپٹوں سے بچاتا دوبارہ آگے ہوا اور اب کے ہاتھ سے اس دروازے کو اٹھا کر پیچھے پھینکا۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ دوبارہ فلک تک آیا اور اُسے اپنے ساتھ لیے جلدی سے آگے بڑھا اس کے پیر میں بے حد تکلیف تھی جس سے لڑتے ہوئے وہ مشکل سے اپنے قدم بڑھانے لگی۔۔۔۔
سیڑھیاں اترتے ہوئے درد سے اس کی جان نکل رہی تھی لیکن وہ ظاہر نہیں ہونے دے رہی تھی۔۔ کچھ سکندر نے بھی سہارا دیا ہوا تھا

سیڑھیوں سے نیچے اترتے ہی اس نے سکون کی سانس لی وہاں موجود عملے نے دونوں کو جلدی سے بڑھ کے سہارا دیا

سکندر نے اس کے گرد سے ہاتھ ہٹایا تو وہ گرنے کو ہوئی لیکن وہاں موجود لیڈی انسپیکٹر نے جلدی سے اُسے سنبھالا۔۔۔ سکندر کا اس کی طرف بڑھتا ہاتھ رک گیا۔۔۔۔

وہ اس کے آنسوؤں اور پسینے سے نم چہرے کو دیکھنے لگا جب تک وہ اس سے دور ہوتے ہوتے نظروں سے اوجھل نہیں ہو گئی۔۔۔۔

Zubi Novels Zone

ΔΔΔΔΔΔΔ

آپی مجھے معاف کر دو۔۔۔۔۔ میری وجہ سے تمہیں اتنی تکلیف ہوئی

ارحم کی اُسے دیکھ کر جان میں جان آئی تھی جب کے شمع اب تک سخت ندامت محسوس کر رہی تھی۔۔۔۔وہ سن ہو کے ارحم کے سینے سے لگ کر بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔۔دل اب بھی بے حد خوف زدہ تھا۔۔۔حالانکہ تکلیف کم ہو گئی تھی۔۔۔۔

اُس کے پیر پر بینڈ یج کر کے اُسے دوائی دی گئی تھی اور تھوڑی دیر بعد وہ لوگ گھر بھی آ گئے تھے

گھر آنے کے بعد اماں اور ابا فلک کی حالت پر سخت پریشان ہو گئے تھے

اماں ارحم پر بھی غصّہ ہو رہی تھی کے وہ اُنہیں شہر لے کر گیا ہی کیوں۔۔۔۔

شادی میں بہت کم دن بچے تھے اور فلک کے پیر میں بہت گہری چوٹ تھی اور ڈاکٹر نے اُسے مکمل آرام کرنے کا کہا تھا۔۔۔۔۔

فلک کو بڑی مشکل سے سمجھا کر ارحم گھر سے نکلا تھا اور شمع اب بھی اس کے پاس ہی بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔۔۔ وہ بات تک نہیں کر رہی تھی اس لیے شمع بے حد پریشان تھی

جب کے اس کے دل میں عجیب عجیب سے خیال آرہے تھے۔۔۔

ارحم کو اس نے بتایا تھا کے اس کی کسی نے مدد کی لیکن یہ نہیں بتایا کہ وہ اس کا دشمن سکندر ہی تھا۔۔۔۔۔

وہ کبھی کسی کے سامنے بے پردہ نہیں ہوئی تھی اور آج ایک نا محرم کے اتنے قریب آگئی تھی۔۔۔۔۔

اُسے صرف ندامت ہی ندامت محسوس ہو رہی تھی۔۔۔۔۔

سکندر کی نظریں اپنے وجود میں چبھتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔۔۔

دوسری طرف وہ اس کے سحر میں مدہوش ملنگجے حلیے میں گھر میں داخل ہوا تو سب حیران پریشان سے اُسے دیکھنے لگے۔۔۔

وہ سب کے سوالوں کو نظر انداز کرتا سیدھا اپنے کمرے میں چلا گیا۔۔۔۔۔۔۔

آکر سیدھے بیڈ پر گرا اور آنکھیں بند کر کے دوبارہ اُن لمحوں کو جینے لگا جو اس کی بےچینی کو سکون دے کر گئے تھے۔۔۔

وہ بھیگی نم آنکھیں۔۔۔۔۔وہ کانپتے گلابی لب۔۔۔۔وہ نرم گلاب سا مہکتا وجود جس کی خوشبو اس کے جسم و جان میں بس گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اُس کے دل کی دھڑکنیں معمول سے بھٹکنے لگی تھی

وہ چہرے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے اٹھ بیٹھا حالت عجیب ہو رہی تھی جسے سمجھنے سے وہ خود بھی انجان تھا۔۔۔۔

حویلی کا اکلوتا وارث اور شاہ خاندان کا خون تھا انا اور خودسری کے ساتھ دولت کا غرور بھی خون میں شامل تھا۔۔۔
عورت کی عزت نا سکھائی گئی تھی نا کبھی کروائی گئی تھی۔۔۔۔۔

ہوش سنبھالنے سے جو جانا تو صرف یہ کے عورت مرد کے لیے ایک کھلونے سے زیادہ کچھ نہیں۔۔۔۔۔اُس کی حیثیت پیر کی جوتی کے برابر ہے جسے ہر حال۔میں پیر میں ہی رہنا ہے۔۔۔۔

اُس کی اٹھائیس سالہ زندگی میں بھی کئیں آئیں کئیں گئی جسے نظر نے دھتکارنا چاہا اُسے دھتکار دیا جس سے کھیلنا چاہا کھیل لیا۔۔۔۔۔۔
کچھ ضد کی نظر ہوئی کچھ دل جوئی کے۔۔۔۔۔۔
لیکن ہر ایک کا سفر صرف نظر سے بستر تک ہی محدود تھا

پہلی دفعہ ہی کسی کو اتنا سوچا تھا۔۔

دیکھنے کو اتنا تڑپا تھا۔۔۔

اُس کی قربت کو اتنا محسوس کیا تھا۔۔۔۔

خوبصورتی کو وجہ ماننا چاہتا تھا لیکن اس سے زیادہ خوبصورت جسم بھی تو کبھی اُس کی باہوں کی زینت بن چکے تھے۔۔۔۔۔

تھی تو محبت کی پہلی دستک ہی لیکن وہ اُسے نظرانداز کرنا چاہتا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سمجھ کر بھی انجان بننا چاہتا تھا۔۔۔

کیوں کے محبت عزت دیتی ہی اور عزت رتبہ بڑھا دیتی ہے

۔۔۔اور عورت کا رتبہ بڑھے یہ مردانگی کو گوارہ نہیں تھا

۔۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

رحمت نے دو تین لوگوں سے قرض لے کر بچی ہوئی ایک

لاکھ کی رقم کا انتظام کر لیا تھا۔۔۔۔حالانکہ اب اس رقم کو

سود سمیت جلد سے جلد واپس کرنا بھی بڑا مسئلہ تھا لیکن فلحل

کے لئے وہ مطمئن تھا کے فلک کی شادی خیر سے ہو جائے

گی۔۔۔

وہ رقم لے کر سیدھا فلک کے سسرال پہنچا اور آبان کے باپ کے ہاتھ میں رقم تھمائی تو وہ خوشی سے نہال ہو گیا اتنے عرصے میں پہلی دفعہ رحمت کو دیکھ کر اُن دونو میاں بیوی نے منہ بنانے کی بجائے اس کی تعریف کی۔۔۔۔۔

اُس کے آگے کھانے کی پیش کش کی جس سے وہ انکار کرتا اُن لوگوں سے اجازت لے کر وہاں سے نکل گیا۔۔۔۔

ایک بہت بڑا بوجھ اب بھی کندھوں پر تھا لیکن پھر بھی آج خود کو ایک بوجھ سے آزاد محسوس کر رہا تھا

سماج نے بیٹی کو بوجھ جو بنا دیا تھا۔۔۔

شادی میں دو دن باقی تھے اور گھر میں مہمان آنا شروع ہو گئے تھے۔۔۔ دُوسرے شہر سے اس کی پھوپھو اپنی فیمیلی کے ساتھ تین دن پہلے ہی آ گئی تھی اور آج اس کے ماموں چاچا سب اپنی فیملی سمیت وہاں موجود تھے۔۔۔۔

شمع کی ذمے داری بھی بڑھ گئی تھی اس نے حیا کو بلا کر اپنے ساتھ کاموں میں لگایا ہوا تھا دونوں بچپن سے بہت اچھی سہیلیاں تھی ایک عمر کی۔ تھیں اور اسکول بھی ایک ساتھ ہی پڑھی تھی

فلک کی رسمیں کی جا رہی تھی وہ بس اپنے کمرے تک محدود تھی۔۔۔ چہرے پر الگ ہی نور تھا۔۔۔ جس نے اس کی

خوبصورتی کو مزید بڑھا دیا تھا۔۔اماں دل ہی دل میں اس کی ہزار بار نظر اُتار رہی تھی۔۔۔۔۔

حالانکہ اُسے پہلے ہی نظر لگ چُکی تھی۔۔ جس کی لپیٹ میں فلک سمیت اور بھی بہت کچھ تباہ ہونا تھا

شمع۔۔۔۔۔۔۔میری چائے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ شرٹ کے بٹن بند کرتا ہوا کچن میں داخل ہوا تو شمع کی بجائے حیا کو وہاں دیکھ کر خوشگوار حیرت میں مبتلا ہو گیا۔۔۔۔حیا اس کی آواز پر بوکھلا گئی۔۔۔جب کے ارحم

کے تو دل میں ستار بجنے لگے۔۔۔کہاں امید تھی کے صبح
صبح اپنی خاموش محبت کے یوں دیدار نصیب ہوں گے
وہ تو آج صبح چھت پر اسے نا پا کر مایوس تھا کیا خبر تھی کے اُس
کا چاند چھت سے زمین پر اُس کے گھر میں آگیا تھا

اُسے وہیں جم کر خود کو گھورتے محسوس کیا تو وہ ایک ناگوار نظر
اُس پر ڈالتی خود کچن سے باہر نکلنے لگی لیکن وہ اس کے سامنے
آگیا۔۔۔حیا نے غصے سے ناک پھلائے سائیڈ سے نکلنا چاہا
لیکن وہ پھر سامنے آگیا اور دو دفعہ پھر یہی ہوا اب کے حیا نے
نظریں اٹھا کر اُسے بڑی سخت نظروں سے اُسے
گھورا۔۔۔۔ارحم اُسے مسکراتی آنکھوں سے دیکھ رہا تھا اس

کے یوں دیکھنے پر دل پر ہاتھ رکھے فدا ہونے والے انداز میں اُسے دیکھا وہ سٹپٹا کے رخ پھیر گئی۔۔۔۔

کتنا خوبصورت تھا یہ احساس۔۔۔کاش وہ اُسے اپنے گھر کے کچن میں ہر روز یوں ہی دیکھے پورے حق سے۔۔۔۔۔
وہ اس کی کمر پر بکھرے گھنے بالوں کو دیکھتے ہوئے سوچنے لگا۔۔۔۔

حیا کا دل زوروں سے دھک دھک کر رہا تھا۔۔وہ نا خود وہاں سے جا رہا تھا نہ اُسے جانے دے رہا تھا۔۔۔گھر میں اتنے لوگ موجود تھے اگر کوئی آ جاتا تو۔۔۔۔اس سے آگے وہ سوچنا بھی نہیں چاہتی تھی

اُس نے پلٹ کے التجائی نظروں سے اُسے دیکھا تو ارحم اس پر ترس کھا کر سائیڈ پر ہو گیا وہ بجلی کی تیزی سے اُس کے قریب سے بھاگی تو ارحم دیر رک اُس کی خوشبو کو اپنے آس پاس محسوس کرنے لگا۔۔۔۔۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

کل فلک کا نکاح تھا ارحم تیاریوں میں رحمت کا ساتھ دے رہا تھا لیکن گیراج کے مالک نے اُسے فون کر کے گیراج بلایا تو اُسے جانا پڑا ایک گاڑی کا اچانک کام آگیا تھا جو ارحم ہی اچھے سے کر سکتا تھا۔۔۔۔

وہ ابھی گیراج سے کچھ دور ہی تھا کے ایک گاڑی تیزی سے چلتی اُس کے پاس آئی وہ بروقت سامنے سے نہیں ہٹتا تو گاڑی اُس کے اوپر ہوتی۔۔۔۔سائیڈ میں ہونے کی جلدی میں وہ زمین پر گرا تھا اور کندھے پر بہت زور سے چوٹ لگی تھی

اُس نے چینخ کر اُس گاڑی والے کو گالی سے نوازا اور زمین سے اٹھ کر اپنے کپڑوں سے مٹی جھٹکنے لگا

گاڑی والا اُس کے گالی دینے پر گاڑی روک کر ریورس کرتا اُس کے پاس آکر رکا۔۔۔۔

گاڑی میں سکندر کو دیکھ کر اس نے دانت بھینچے جب کے سکندر کے چمچے اُس کی ہنسی اڑا رہے تھے۔۔۔وہ سمجھ گیا تھا کے اُن لوگوں نے جان بوجھ کر یہ کیا ہے

گھٹیا حرکت سالے گھٹیا لوگ ہی کر سکتے ہے۔۔۔۔۔۔

وہ غصے سے اُن پر نظر ڈالتا آگے بڑھنے لگا سکندر ایکدم سے گاڑی سے اتر کر اُس کے سامنے آگیا۔۔۔۔۔۔۔اُس کے ساتھ کے چاروں بھی اتر کر اُس کے پیچھے کھڑے ہو گئے

میرا راستہ کیوں روکا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ارحم نے غصے سسکندر کو۔ دیکھا

میرے راستے میں آئے تو راستے پر چلنے کے قابل نہیں چھوڑوں گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سکندر اپنے گلاسز نکال کے اُسے دیکھتے ہوئے بولا

بہادر شاہ نے پیسے دے کے ٹکٹ حاصل کر لیا تھا اور وہ الیکشن لڑنے والا تھا۔۔ لیکن سکندر کو ارحم کی سب کے سامنے کی گئی 10% بے عزتی بھولی نہیں تھی

تمہاری یہ دھمکیاں تمہارے ان پلے ہوؤں پر اثر کرتی ہے ۔۔ مجھ پر نہیں۔۔۔

وہ طنزیہ ہنسا۔۔۔۔۔۔۔ پیچھے والا ایک غصے سے اس کی طرف بڑھا لیکن سکندر نے اُسے روک دیا اور مدھم سا مسکرایا

بہن بہت کمال ہے تیری۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سکندر مسکرا کر آنکھ ونک کرتے ہوئے بولا۔۔۔ارحم کا خون کھول اٹھا۔۔۔

سالے۔۔۔۔۔۔۔میری بہن کا نام مت لینا اپنی گندی زبان سے۔۔۔۔

ارحم نے اُس کا گریبان پکڑ کر کھینچا تو سکندر کے چہرے کا رنگ بدلا

کالر سے ہاتھ ہٹا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ نہایت سرد لہجے میں بولا اور خود بھی ارحم کا گریبان پکڑ لیا۔۔۔

ارحم نے ہاتھ کا مکّہ بنا کے اُسے مارنے کی کوشش کی لیکن ایکدم سے پیچھے سے آکر اُس کے دوستوں سے ارحم کو جکڑ لیا

سالے اگر اتنی ہی تیرے اندر اکڑ ہے تو مرد بن کر مقابلہ کر مُجھ سے۔۔۔۔۔۔ان کتوں کا سہارا لے کر کیا اپنی مردانگی دکھا رہا ہے

وہ اپنے بازو اُن کی گرفت سے نکالنے کی کوشش کرتے ہوئے بولا

چھوڑو اسے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سکندر نے اسے سرد نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا گلاسز گاڑی میں پھینکے اور ارحم کی طرف بڑھ کر اُسے مارنے کو ہاتھ اٹھایا لیکن ارحم پہلے ہی تیار تھا اُس کا ہاتھ ہوا میں ہی تھام کر اُسے روک دیا اور پورے جھٹکے سے اُس کا ہاتھ دھکیلتا ایک زوردار

مقہ اس کے خوبصورت چہرے پر دے مارا۔۔۔ سکندر کا رنگ غصے اور ضبط سے سرخ ہو گیا وہ ارحم کے اوپر چڑھ دوڑا اور اس کی گردن کو اپنے بازو میں جکڑ لیا ارحم نے پہلے تو اس کا بازو ہٹانا چاہا لیکن جب نہیں ہٹا پایا تو ایک زور کہنی اُس کے پیٹ میں ماری۔۔۔ سکندر کی گرفت ڈھیلی پڑی ارحم آزاد ہوا اور پلٹ کے اُسے مارنے کو ہاتھ اُٹھایا لیکن سکندر نے جھک کر خود کو بچایا اور ایک زور لات ارحم کے سینے پر مار کر اُسے زمین پر گرادیا

ارحم اُسے غصے سے گھورتا تیزی سے اٹھ کر دوبارہ اُس پر جھپٹا۔۔۔۔

وہاں لوگوں کی اچھی خاصی بھیڑ جمع ہو گئ۔۔۔۔

دونوں ایک دوسرے پر بھاری تھے۔۔۔نا سکندر آگے تھا نہ

ارحم پیچھے۔۔۔۔دونو کافی زخمی ہو چکے تھے لیکن کوئی ہار

نہیں ماننا چاہتا تھا

وہاں پر کسی میں ہمت نہیں تھی کے اُنہیں روک سکے۔۔۔

دھیرے دھیرے ارحم سکندر پر حاوی ہو رہا تھا

اور سکندر کا ہر وار خالی جا رہا تھا۔۔۔

اُس کے سر پر چوٹ لگنے کی وجہ سے اس کا ذہن بند ہو رہا تھا

اور اس بات کا فائدہ اٹھا کر ارحم ایک کے بعد ایک کئی وار کرتا

جا رہا تھا۔۔

کچھ دیر بعد بہادر شاہ کی گاڑی وہاں آکر رکی اور وہ تیزی سے گاڑی سے اتر کر اُن تک آیا بھیڑ نے جلدی جلدی جگہ بنا کر اُسے جگہ دی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سکندر زمین پر پیٹھ کے بل پڑا تھا اور ارحم اُس کے اوپر بیٹھا اُس کے منہ پر مکے برسائے جارہا تھا۔۔ سکندر پوری قوت سے اُسے دھکیل کے اب خود وہی عمل دوہرا رہا تھا

بہادر شاہ اور اس کے آدمیوں نے دونوں کو بمشکل الگ کیا اور اس کے آدمیوں نے سکندر اور ارحم دونوں کو جکڑ لیا۔۔۔وہ دونوں ہی ایک دوسرے کو غصے سے گھورتے ہوئے اپنے آپ کو چھڑانے کی کوشش کررہے تھے

آج دونوں ہی ایک دوسرے کو ختم کردینے کی سوچ رہے تھے۔۔۔ سکندر کے سفید شرٹ خون سے رنگین ہوگئی تھی سر پر گہری چوٹ تھی۔۔آنکھیں خون برسا رہی تھی

ارحم کا چہرہ بھی کافی زخمی ہوگیا تھا۔۔۔۔اُس کے دل میں بھی نفرت کی آگ جل رہی تھی۔۔

بہادر شاہ نے زبردستی اُس جنگ کو ختم کر کے سکندر کو وہاں سے لے جانے کا حکم دیا تھا اور ساتھ ہی ارحم۔ کو آنکھوں ہی انکھوں میں دھمکانا نہیں بھولا تھا۔۔۔

ارحم کو بھی رہ رہ کر غصّہ آرہا تھا دل چاہ رہا تھا سکندر کا حشر اور برا کردے۔۔۔

اُس کے کچھ جاننے والے اُسے اپنے ساتھ اُس کے گھر لے آئے

وہ جب اس حالت میں گھر پہنچا تو اماں نے اُسے دیکھ کر دل پر ہاتھ رکھ لیا۔۔۔۔۔گھر میں موجود سب ہی پریشان اور حیران ہو گئے۔۔۔۔۔۔

جب کے سکندر کے ساتھ اُس کی جنگ کا قصہ سن کر رحمت سر پکڑ کر بیٹھ گیا وہ لوگ کبھی بھی اُن لوگوں۔کا مقابلہ نہیں کر سکتے تھے۔۔۔۔وہ بہادر شاہ اور اس کے بیٹے کی طاقت سے باخبر تھا۔۔اور جانتا تھا وہ چپ بیٹھنے والوں میں سے نہیں

ہے۔۔۔اُس نے ارحم کو غصے سے کافی ڈانٹ لگائی اور آرڈر دیا

کے جا کر اُن دونو باپ بیٹے سے معافی مانگ لے

لیکن ارحم تو یہ سن کر ہتھے سے ہی اُکھڑ گیا وہ کسی صورت

سکندر کے آگے جھکنے کو تیار نہیں تھا اپنے باپ کو بھی اُس نے

اس بات پر اچھا خاصا سنا دیا اور غصے سے گھر سے نکل گیا۔۔۔

اچھے بھلے خوشی والے گھر میں پریشانی آگئی تھی

اماں مسلسل روئے جارہی تھی پہلے تو بیٹا زخمی تھا اوپر سے اب

غصے سے پتہ نہیں کہاں چلا گیا تھا

سب رشتے دار اُنہیں تسلیاں دے رہے تھے اور رحمت کو

بھی سمجھا رہے تھے کے فکر نہ کرے آگے کچھ نہیں ہو گا

کیوں کے الیکشن کی وجہ سے بہادر شاہ بہت سنبھل سنبھل کر رہ رہا ہے وہ کچھ بھی ایسا نہیں کر سکتا جس سے اُسے نقصان ہو۔۔۔۔ لیکن رحمت شادی والی دن کوئی تماشا نا ہو اس لیے ڈر رہا تھا

کل فلک کی شادی تھی اور آج ایک عجیب سی پریشانی آگئی تھی جس پر وہ خود بھی بہت گھبرائی ہوئی تھی۔۔۔۔اماں کو روتے دیکھ اُسے بھی بہت رونا آرہا تھا شمع اور حیا اُسے چپ کرانے کی بھرپور کوشش کر رہی تھی لیکن اس کے آنسو کسی طرح نہیں رک رہے تھی۔۔۔۔

وہ بہت گھبرا رہی تھی کے جانے آگے کیا ہونے والا ہے۔۔

اُسے انجانے خدشات خوفزدہ کیے جا رہے تھے

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

سکندر نے ساری حویلی سر پر اٹھالی تھی

غصے میں جو نظر آیا تحس نحس کر دیا۔۔۔

قیمتی ڈیکوریشن پیسز زمین پر بکھرے پڑے تھے۔۔

خون سر سے پانی کی مانند بہہ رہا تھا۔۔۔۔

اُسے اپنی زخمی حالت کی پرواہ نہیں تھی وہ تو بس اپنی شکست پر بپھرا ہوا تھا۔۔

سرے عام ارحم کے ہاتھوں پٹنے پر ذلت کے احساس سے وہ انگاروں پر لوٹ رہا تھا۔۔۔

اُس کا بس نہیں چل رہا تھا ارحم سمیت اُس کے پورے خاندان کو جلا کر راکھ کر دیں

اُس کا جلال دیکھ کر حویلی میں موجود سارے ملازم خوفزدہ تھے۔اُس کی بہن اپنے کمرے میں کانوں پر ہاتھ رکھے بیٹھی تھی۔۔۔۔اُسے ویسے ہی سکندر اور اپنے باپ سے بہت ڈر لگتا تھا۔۔

سکندر کی ماں اُسے واسطے دے دے کر ٹھنڈا کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔ ۔۔۔اُس کی زخمی حالت دیکھ اُس کی ماں رو رو کر ارحم کو کوس رہی تھی۔۔۔۔۔۔

جب کے باپ فلحال خاموش بیٹھا تھا وہ نا خود کوئی غلطی کرنا چاہتا تھا نہ سکندر کو کرنے دے سکتا تھا اُس وقت اُس کی امیج ذرا بھی کھل کر سامنے آتی تو اس کی ہار پکی تھی۔۔۔

یہ الیکشن جیت کر وہ آس پاس کے چھ سات گاؤں کا حکمران بن سکتا تھا ایک بڑی طاقت اُس کے ہاتھ میں آ رہی تو جسے وہ جانے نہیں دے سکتا تھا۔۔۔۔۔

سکندر کو اُس نے کھلے لفظوں میں سمجھا دیا تھا کے وہ آگے سے ایسی کوئی حرکت نہ کرے۔۔۔۔اور ارحم کو سبق سکھانا ہی چاہتا ہے تو تھوڑا اِنتظار کر لے۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

کافی رات ہو رہی تھی جب ارحم گھر واپس آیا۔ سب آنگن میں سوئے ہوئے تھے بس اماں اُس کے اِنتظار میں بیٹھی تھی۔۔۔۔۔

اُس کے ہاتھوں میں پٹیاں بندھی ہوئی تھی۔۔۔ چہرے پر بنڈیج لگی تھی۔۔ اماں جو اس کے جانے کے بعد سے بے چین تھی اُسے دیکھتے ہی اس کے سینے سے لگ کر رونے لگی وہ خود بھی شرمندہ ہو گیا کے کیسے گھر کا ماحول اچانک سے رنجیدہ ہو گیا تھا۔۔

فلک بھی اماں کی آواز پر جلدی سے باہر آئی۔۔ ارحم نے اس کے چہرے سے ہی اندازہ لگا لیا کے وہ بھی بہت روئی ہے۔۔ اپنے آپ پر ملامت کی

اماں تو فکر مت کریں میں بلکل ٹھیک ہوں۔۔۔۔۔۔

وہ اپنی اماں کا چہرہ تھام کر اُن کے آنسو صاف کرتے ہوئے

بولا اماں نے اس کا ہاتھ اٹھا کر اپنے سر پر رکھ لیا

میرے سر کی قسم ہے تجھے۔۔۔ آئندہ اُن بڑے لوگوں کے

منہ نہ لگے گا تو۔۔۔۔۔۔۔

اماں روتے ہوئے بولی تو وہ بے بس ہو گیا سکندر سے نفرت

اپنی ماں کی محبت سے زیادہ نہیں تھی۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے اماں اب رو مت۔۔ میں آئندہ سے اُس سے نہیں

الجھوں گا اور جو ہوا اُسے بھول جاؤں گا ٹھیک ہے۔۔۔۔۔۔۔

وہ انہیں سینے سے لگائے ہوئے بولا۔۔۔اماں کے دل کو کچھ اطمینان ہوا۔۔۔

اِس غریب ماں کی کل دولت ہے تو۔۔۔اگر تجھ پر زرا بھی آنچ آئی ناتو تیری ماں کیسے جیے گی۔۔۔۔

اماں نے اس کے چہرے پر ہاتھ پھیرا تو وہ اُن کا ہاتھ چومتے ہوئے مسکرادیا

وہ اُس کے چہرے پر پیار کر کے اُسے کھانا لانے کا کہہ کر کچن میں چلی گئی تو وہ فلک کے پاس آئی۔۔۔۔

روکیوں رہی ہے۔۔۔۔۔۔۔

ارحم نے اُس کی آنکھ سے گرتے موتی کو انگوٹھے سے جھٹکا تو وہ ضبط کھو کر چہرے پر مہندی سے سجے ہاتھ رکھے پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔۔۔۔۔۔ارحم نے اسے خود سے لگا لیا۔

اس گھر میں اس کی آخری رات تھی کل کا دن اُس کی زندگی بدلنے والا تھا وہ اپنے ماں باپ اپنی پیاری بہن اور اتنے چاہنے والے بھائی سے دور جانے والی تھی

جس معاشرے کا وہ حصہ تھی وہاں ایک لڑکی کی زِندگی شادی کے بعد صرف اُس کے سسرال اور شوہر تک ہی محدود رہ جاتی تھی۔۔۔۔۔

اُس کی زندگی میں مائیکے کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی تھی

۔۔۔۔۔

فلک بھی اُس زندگی میں قدم رکھنے جا رہی تھی

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

چھوٹے سرکار۔۔۔۔۔۔۔۔

گھڑی دوپہر کا ایک بجا رہی تھی

ملازم نے اُسے بہت ڈرتے ڈرتے پکارا اُس نے بیزاری سے آنکھیں کھولیں یوں جگائے جانے پر دِماغ گھوما تھا۔۔

سائیڈ سے گلاس اٹھا کر ملازم پر۔ اچھالا جو اس کی خوش قسمتی سے دیوار پر لگ کر ٹوٹا تھا۔

کون مرا ہے۔۔۔۔بکو جلدی۔۔۔۔۔

وہ طیش میں آ کر اٹھ بیٹھا۔۔رات کو انجیکشن کی وجہ سے سو پایا تھا ورنہ دِماغ میں سلگتے شعلے نفرت کو بھڑ کا کر اُسے جلائے جا رہے تھے

بڑے سر کار نے آپ کو نیچے بلایا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اُس نے سر جھکائے کہا تو سکندر نے دانت بھینچے ملازم جلدی سے وہاں سے نکل گیا

وہ کمفرٹر اچھال کر بیڈ سے اُترا دیوار نصب الماری کھول کر اُس میں سے بوتل نکال کر گلاس بھرا اور دو تین گھونٹ اندر اُتار کر کمرے سے باہر نکلا

باہر رحمت اُس کے باپ کے آگے سر جھکائے کھڑا تھا اور اس

کا باپ صوفے پر ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے بیٹھا تھا

سکندر کو آتے دیکھ رحمت نے اُسے سلام کیا۔۔۔۔

ٹی شرٹ ٹریک پینٹ پہنے وہ رف سے حلیے میں تھا

سرخ آنکھوں میں رحمت کو۔ دیکھ کر نا گواری اُتر آئی تھی

پیشانی پر سفید پٹی بندھی تھی اور چہرے پر نیل کے نشان

پڑے ہوئے تھےp

رحمت نے اُس کے باپ اور اس سے ارحم کے رویے کے

لیے معافی مانگی اور اُنہیں یقین دلایا کے وہ اُن کے۔ کسی

معاملے میں آئندہ سے کوئی عمل دخل نہیں کرے گا جس پر

بہادر شاہ نے اُسے احسان جتانے والے انداز میں ٹھیک ہے

کہہ کر ساتھ دھمکی بھی دے دی کے آئندہ وہ اپنے بیٹے کے ساتھ الجھنے والے کو معاف نہیں کریگا

جب کے سکندر خاموش وہیں سے پلٹ کر واپس اپنے روم میں چلا گیا تھا۔۔۔۔

رحمت نے ایسا وہاں کے سرپنچ کے کہنے پر کیا تھا اور اس بات کی ارحم کو خبر نہیں ہونے دی تھی شام کو فلک کی شادی تھی اور وہ کسی بھی حال۔ میں شادی میں کوئی ارچن نہیں آنے دینا چاہتا تھا

بنا غلطی کے بھی اُن امیروں کے آگے معافی مانگ کر اب وہ۔ مطمئن تھا اور شادی کی تیاریوں میں سکون سے لگ گیا تھا آنے والے طوفان سے بے خبر۔۔۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

ارحم کا موڈ بحال ہو چکا تھا وہ کوئی تلخی رکھ کے اپنی خوشیوں کو خراب نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔۔
صبح صبح وہ روز کی طرح چھت پر آیا تو بچا کچا غصّہ بھی جاتا رہا دل اپنے پسندیدہ منظر پر سرشار ہو گیا لب مسکراہٹ میں ڈھل گئے

حیا نے روز کی طرح اُسے اگنور کیے کپڑے رسّی پر پھیلائے لیکن وہ اپنی آنکھوں کو چارج کرتا رہا۔۔۔۔

حیا نے ایک نظر اُسے دیکھا تو چہرے پر لگی چوٹ کے نشان دیکھ اُسے افسوس ہوا۔۔

جب کے اُس کی آنکھوں میں اپنے لیے فکر دیکھ کے ارحم کا دل خوشی سے کھل گیا۔۔

وہ مسکراتا ہوا اُسے دیکھنے لگا۔۔۔۔

حیا نے اپنی بے اختیاری پر خود کو کوس کر رخ موڑا۔۔۔۔

ہمیشہ وہ ایسے ہی کرتی تھی اُس کی نظروں کی تاب نہ لاتے رخ پھیر جاتی تھی لیکن دل تو تب بھی زوروں سے دھڑکتا تھا۔۔۔۔۔۔۔

ارحم۔۔۔۔۔۔۔۔ چھت پر۔ کیا کر رہا ہے

نیچے سے اماں نے اُسے آواز لگائی

چاند دیکھنے آیا تھا۔۔۔۔۔۔

وہ ذرا اونچی آواز میں بولا

حیا نے اس کو گھورا جو روز کی طرح دیوار سے ٹیک لگائے کھڑا تھا۔۔۔۔ ہوا سے اُس کے بال پیشانی کو چھو رہے تھے

اماں نے دوبارہ اُسے پکارا ساتھ اُن کی بڑبڑاہٹ جاری تھی وہ بیچاری شکل سے حیا کو دیکھتا سیڑیوں کی طرف بڑھا

حیا کھل کر مسکرائی اور اب آرام سے اُس چھت کو۔ دیکھنے لگی کے وہ ایکدم سے پلٹ کر واپس آیا

وہ بوکھلا کر نظریں چرا گئی

وہ اُس کی مسکراہٹ دیکھ چکا تھا اب شرارت سے اُسے دیکھ کر واپس نیچے چلا گیا۔۔

مطلب ان جذبوں کی تپش دوسرے دل تک بھی پہنچ رہی تھی۔۔۔۔

حیانے پیچھے اپنے سر پر ہاتھ مارا۔۔۔

Zubi Novels Zone

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

سکندر اُس۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔نے بلکل اچھا نہیں کیا کل۔۔۔۔۔۔۔۔

اُس کے دوست اُس کے کمرے میں بیٹھے تھے ایک نے ارحم کو گالی سے نوازتے ہوئے کہا وہ ٹانگ ٹیبل پر پھیلائے ٹی وی پر کوئی انگلش مووی دیکھتے ہوئے اُنہیں بھی سن رہا تھا۔۔۔

شام کو اُس کی بہن کی شادی ہے۔۔۔ تو کہے تو اس گھر میں آگ لگا دے۔۔۔۔ ہمارا نام بھی نہیں آئیگا اور سالے کی عقل بھی ٹھکانے آجائے گی۔۔۔۔

اُن میں سے ایک غصے اور نفرت سے بولا وہ جانتے تھے سکندر اپنے باپ کے کہنے پر چپ بیٹھا ہے جبکہ سکندر ایک پل کو چونکا تھا لیکن ظاہر نہیں ہونے دیا

کچھ کرنے کی ضرورت نہیں ہے میں دیکھ لوں گا مجھے کیا کرنا

ہے تم لوگ مجھے اکیلا چھوڑو۔۔۔۔۔

وہ خشک انداز میں بولا وہ سب بنا برا منائے وہاں سے اٹھ گئے

امیر زدوں کی دولت پر عیش کرنے کے لیے یہ ذلت تو

قبول۔ کرنی ہی تھی

اُس کی نظریں ٹی وی پر۔ چلتے مناظر پر تھی اور دِماغ میں بس

بہن کی شادی۔۔۔۔۔

بہن کی شادی۔۔۔۔۔۔

یہ ایک۔ ہی جملہ چل رہا تھا۔۔۔۔۔

وہ نہیں جانتا تھا کس بہن کی شادی ہے اور وہ کون تھی جسے وہ آجکل سوچتا رہتا ہے لیکن اچانک سے دِماغ میں سنسنی بھر گئی تھی۔۔۔۔۔

دل ہزاروں کی سپیڈ سے دوڑ رہا تھا۔۔۔

حالت عجیب ہو رہی تھی جس کی وجہ سمجھنے سے وہ قاصر تھا۔۔۔۔

ایسا لگ تھا تھا جیسے جسم اچانک کانٹوں پر آگیا ہو

آنکھیں بے چین ہو گئی تھی

اب تک ارحم سے نفرت کی آگ تھی اور اب ایک نئی بے نام جلن

وہ سیدھا ہو کر بیٹھ گیا اور ٹیبل اور پڑا شراب کا گلاس اٹھا کر ایک سانس میں آدھا پی گیا۔۔۔۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

شادی کا فنکشن شام کا رکھا گیا تھا آبان کے اصرار پر۔۔۔۔

شام سات بجے نکاح تھا۔۔۔

رحمت نے اُن لوگوں کی فرمائش پر گھر سے تھوڑی دوری پر ایک شادی ہال۔ میں سارا انتظام کیا ہوا تھا۔۔

ارحم اور رحمت سمیت باقی رشتے دار پہلے سے ہی وہاں موجود تھے مہمانوں کے استقبال کے لیے

شمع اور اماں کچھ عورتوں سمیت گھر پر تھے اُنہوں نے فلک کو

تیار کر کے وہاں پہنچنا تھا

فلک نے پہلے عصر کی نماز اور شکرانہ ادا کیا تھا اُس کے بعد اور

شمع نے مل کر فلک کو تیار کیا

بہت کم اور ہلکا میک اپ تھا باقی تو حقیقی خوبصورتی تھی۔

وہ سب کی سوچ سے بھی زیادہ حسین لگ رہی

تھی۔۔۔ سُرخ لہنگے اور بڑی آستین والے فل کرتے میں

دولہن کا روپ اُس پر بہت سج رہا تھا۔۔۔ چہرے پر جو حیا اور

خوشی کے ملے جلے رنگ تھے اُنہوں نے خوبصورتی کو زیادہ

ابھار دیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

اماں فلک تیار۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ارحم جلدی جلدی میں پوچھتا اندر آیا اور فلک پر نظر پڑی تو اُسے دیکھ کر رہ گیا بے ساختہ آگے بڑھ کر اس کی پیشانی چوم لی۔۔۔۔

اُس کے ساتھ بیٹھی حیا ارحم کے اتنے قریب آنے پر اُس کی خوشبو محسوس کر کے سانس روک۔ گئی۔۔دل رفتار سے دھڑکنے لگا۔۔

۔۔۔ شمع نے مسکرا کر فلک کو اپنے ساتھ لگا لیا۔۔۔اس سے پہلے کے وہ رونا شروع کر دے

اماں ۔۔ سب تیار ہے نہ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ میں گاڑی لے کر آتا ہوں پھر فلک کو لے چلتے ہیں ۔۔۔۔۔۔

وہ اب پلٹ کر اماں تک آیا اور جلد بازی میں بول کر باہر نکلنے لگا ۔۔ شام کے پانچ بجنے والے تھے اور مہمان آنا شروع ہو گئے تھے

ٹھیک ہے اور سن ۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اماں نے اُسے روکا اور کچھ ہدایت دینے لگی جب کے وہ اُن کی سننے کے ساتھ وقفے وقفے سے پیچھے دیکھ رہا تھا

شمع حیا کے مانگ ٹیکے کو ٹھیک کر رہی تھی ۔۔۔ بلیک شرارہ سوٹ میں آج وہ ارحم کو بچا کچا بھی گھائل کرنے کے ارادے

سے تیار ہو کے آئی تھی۔۔۔ارحم کی نظروں کی تپش سے اُسے پسینہ آرہا تھا

سفید کرتے پر بلیو واسکٹ پہنے وہ بھی بہت اچھا لگ رہا تھا

حالانکہ چہرے پر اب بھی چوٹ کے نشان تھے

وہ اماں کی بات پر سر ہلاتا باہر نکل گیا۔۔۔

فلک کو جس گاڑی میں شادی ہال لے جانا تھا وہ سجانے کے لیے بھیجی گئی تھی اور اب ارحم وہ گاڑی لینے جارہا تھا کہ وہ وقت سے وہاں پہنچ سکے۔۔۔۔۔

وہ اپنے دوست کی بائیک پر بیٹھ کر وہاں سے نکلا

بائیک جس موڑ سے پلٹ کر آگے بڑھی تھی اُس کے مخالف موڑ سے کالے رنگ کی جیپ تیزی سے اندر گلی میں داخل ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔

لوگوں نے ہڑبڑا کر اس جیپ کو راستہ دیا

اُس نے گھر کے دروازے کے آگے آکر ایکدم سے بریک لگائی اور گاڑی سے اتر کر اندر گھس گیا۔۔۔۔

سب ہی حیرانی سے اُس شاندار شخص کو دیکھ رہے تھے جو سفید ٹرانسفرنٹ شرٹ اور بلیو جینس میں آنکھوں میں وحشت لیے اندر بڑھ رہا تھا۔۔۔

کون ہو بھئی۔۔۔۔ کہاں گھسے چلے آرہے ہو۔۔۔۔۔

فلک کی پھُوپھی اُس کا راستہ روکتے ہوئے بولی وہ اُنہیں نظر انداز کر کے سائیڈ سے آگے بڑھا اُس کمرے کی طرف جہاں سے لڑکیوں کے ہنسنے کی آواز آرہی تھی

فلک کی اماں اُسے دیکھ کر اپنی جگہ پتھر بن گئی

اُنہیں اپنے گھر کی چھت گرتی ہوئی محسوس ہورہی تھی

اُنہوں نے دیوار کا سہارا لے کر۔خود کو گرنے سے بچایا

سکندر اُس کمرے کے دروازے سے اندر گیا تو سب کی ہنسی تھم گئی ایکدم سے سنّاٹا چھا گیا

شمع اور اس کی کزنز فلک کو چھیڑ رہیں تھی وہ سر جھکائے شرما رہی تھی

اچانک اس خاموشی پر سر اٹھا کر اُنہیں دیکھا

اُن کی نظروں کے تعاقب میں دروازے کی طرف دیکھا تو
آنکھیں پتھر ہو گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اُس کے چہرے پر گھونگھٹ تھا لیکن اِس جالی دار گھونگھٹ
کی اونٹ سے اُس کا روپ سکندر کو بے خود کر گیا۔۔ فلک کی
آنکھیں اُس کے دل کا حشر برا کر گئی
وہ اپنی جگہ پر اسٹل ہو کر اُسے دیکھتا رہ گیا۔۔۔۔

فلک کے دل کی رفتار خوف سے تیز ہو گئی سکندر کی نیلی سرخ
نگاہیں اُسے تیر کی طرح اپنی آنکھوں میں چبھی

وہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔اور شمع کے پیچھے ہوتے ہوئے اُس کا بازو پکڑ لیا۔۔۔

سکندر رفتار رفتا قدم بڑھائے اُس کے قریب آیا اور اس کی کلائی پکڑ کر اپنی طرف کھینچا۔۔۔فلک کے منہ سے چینخ نکلی وہ خوف سے لرز کر رہ گئی

, یہ کیا کر رہے ہیں آپ ہاتھ چھوڑیں میری آپی کا

شمع نے فلک کا ہاتھ چھڑانے کی کوشش کرتے ہوئے گھبرا کر کہا وہ انسنی کرتا ہوا فلک کو اپنے ساتھ کھینچتے ہوئے باہر لیجانے لگا

اماں ہوش میں آتے ہوئے ایکدم اُس کے سامنے آئی تھی جب وہ صحن سے گزر کر باہر جانے

لگا۔۔۔فلک روتی ہوئی اُس کے ساتھ کھینچی چلی جا رہی تھی۔۔سب ہونقوں کی طرح دیکھ رہے تھے

چھوٹے سرکار میری بچی کو چھوڑ دیجئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اماں نے روتے ہوئے اُس کے آگے ہاتھ جوڑے تھے وہ آنکھوں میں ناگواری لیے اُنہیں دیکھ رہا تھا

شمع بھاگتی ہوئی اماں تک پہنچی

میرے بیٹے سے بہت بڑی بھول ہوگئی اُس کی سزا میری بیٹی کو مت دیجئے۔۔۔۔۔۔۔۔آج اس کا نکاح ہے۔۔۔ہم غریبوں پر رحم کیجئے۔۔۔میں آپ سے بھیک مانگتی ہوں۔۔۔۔

میرا بیٹا آئندہ کبھی آپکے سامنے سر نہیں اٹھائے گا۔۔۔

اماں روتے گڑ گڑاتے اُس سے بھیک مانگ رہی تھی

فلک اپنی ماں کو بے بسی سے دیکھتی ہوئی اُس کی سخت گرفت سے ہاتھ چھڑانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔آنسو چہرے کو بھگو رہے تھے

سر تو کیا اب اُسے نظر اٹھانے کے قابل نہیں چھوڑوں گا۔۔۔

وہ سرد لہجے میں کہتا ہوا اماں کو ہاتھ سے سائیڈ پر کرتا آگے بڑھنے لگا اُس کی بات سمجھ کر اُن کا دل کانپ گیا تھا وہ چکراتے سر کے ساتھ زمین پر گر گئیں

شمع نے گھبرا کا اماں کی طرف بڑھنا چاہا لیکن فلک نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا وہ بے بسی سے دونوں کو دیکھ کر رہ گئی

فلک نے ایک ہاتھ سے اپنی بہن کا ہاتھ پکڑ کر اپنے قدموں کو آگے بڑھنے سے روکا اُس کی آنکھیں فریاد کر رہی تھی کے کوئی اُسے بچالے لیکن سب اس انسان کی آنکھوں کی وحشت سے گھبرائے اپنی جگہ کھڑے تھے شمع نے اس کے گلے لگتے ہوئے اُسے مضبوطی سے جکڑ لیا تھا

سکندر نے اُسے کھینچنا چاہا لیکن وہ کسی طور پر شمع کو نہیں چھوڑ رہی تھی بس اُسے پکڑے اپنی بے ہوش پڑی اماں کو دیکھتی روئے جارہی تھی

اس نے جنھجھلا کر ایکدم ہی اُس کی کلائی زور سے کھینچ کر اُسے شمع سے الگ کیا اور اٹھا کر اپنے کندھے پر ڈالا شمع بھی اس افتاد پر لڑکھڑا گئی

سکندر کے بال بکھر کر سر پر بندھی سفید پٹّی پر بکھر گئے

فلک پوری قوت سے چینخی تھی تاکہ اس کی پکار کسی تک پہنچ جائے لیکن سب اُس کی آنکھوں کے سرد تاثر سے گھبرائے اپنی جگہ سن کھڑے تھے

اماں۔ں ں۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اُس کے کندھے پر مچلتی اپنی ماں کو دیکھتی ہوئی رو رہی تھی جو زمین پر پڑی تھی۔۔۔۔اُس کے چہرے سے گھونگھٹ

ڈھلک کر گھر کی چوکھٹ پر گرا تھا اور سکندر اُسے لیے

چوکھٹ پار کرتا باہر آیا ایک ہاتھ سے فرنٹ سیٹ کا دروازے

کھولے فلک کو اندر ڈالا اور دروازہ لاک کر کے خود

ڈرائیونگ سیٹ پر آگیا۔۔۔

بھائی ئی ئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اماں۔۔۔۔۔۔۔

بابا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ دروازے کو زوروں سے ہلاتی چینخ چینخ کر سب کو پکار رہی

تھی لوگ گلی میں جمع ہو کر تماشا دیکھ رہے تھے لیکن سکندر

شاہ کے راستے میں آنے کی کسی میں ہمت نہیں تھی

اُس نے گاڑی کو موڑ کر اسپیڈ تیز کر دی۔۔۔فلک دونوں ہاتھوں سے جیپ کے دروازے کو دھکیل کر کھولنے کی کوشش کر رہی تھی

فضامیں اُس کی چینخیں گونج کر گم ہو رہی تھی۔۔

سکندر نے اس کا بازو پکڑے اُسے اپنی جانب کھینچا اور ایک ہاتھ سے اسٹیرنگ سنبھال کر گاڑی چلانے لگا وہ خوف سے سانس روکے اُسے دیکھنے لگی۔۔۔

ارحم گاڑی لیے گھر کی طرف پہنچا تو ماحول میں عجیب سی وحشت محسوس ہوئی۔۔۔ گلی میں ہجوم سا لگا تھا وہ گاڑی فاصلے پر ہی روک کے باہر آیا تو سب کی توجہ کا مرکز وہی تھا اُسے کوئی انہونی کا احساس ہوا

وہ گھر کے اندر داخل ہوا تو فلک کا دوپٹہ اُس کے پیروں میں اُلجھ گیا اُس نے جھک کر وہ دوپٹہ اٹھایا اور گھبرا کر اندر آیا جہاں شمع اماں کو ہوش میں لانے کی کوشش کر رہی تھی سب دکھ افسوس اور ہمدردی سے اُنہیں دیکھ رہے تھے

اماں۔۔۔۔ شمع کیا ہوا ہے اماں کو۔۔۔ فلک کہاں ہے۔۔۔

وہ بے چین سا اماں کا سر گود میں رکھتا شمع کو پوچھنے لگا شمع نے روتے ہوئے اُسے ساری بات بتادی۔۔اور روح فنا ہونا کسے کہتے ہیں کوئی اُس وقت ارحم سے پوچھتا۔۔۔۔

نکاح کا وقت ہونے والا تھا۔۔۔۔ برات دروازے پر تھی۔۔گھر مہمانوں سے بھرا تھا اور دلہن ایک ایسے انسان کے شکنجے میں تھی جس کی نیت اور شیطانیت کا کوئی بھروسہ نہیں تھا۔۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

اللہ کے لیے مجھے جانے دیجئے۔۔۔۔۔

میں آپ کے آگے ہاتھ جوڑتی ہوں۔۔۔۔۔۔

مجھے چھوڑ دیجیے۔۔۔۔۔۔

گاڑی گاؤں سے باہر نکل رہی تھی وہ اُس کے آگے بے بسی سے منتیں کر رہی تھی لیکن وہ پتھر بن کر بیٹھا تھا نہ اُس کے رونے گڑگڑانے کا اثر ہو رہا تھا نہ چیخنے چلانے کا

فلک کبھی پوری گاڑی میں باہر نکلنے کی جگہ ڈھونڈ رہی تھی کبھی آس پاس اپنے بھائی کو تلاش کر رہی تھی کبھی اُس سنگدل بے رحم آدمی کو دیکھ رہی تھی جو اپنی دھن میں گاڑی چلا رہا تھا

گاڑی کی رفتار اتنی تیز تھی کے ہوا مانو جسم میں گھس رہی ہو۔۔۔۔۔۔ فلک کا دوپٹہ گاڑی کے باہر ہوا میں لہرا رہا تھا

میں نے آپ کا کیا بگاڑا ہے۔۔۔ کیوں میرے ساتھ ایسا کر رہے ہیں۔۔۔۔ کیا کیا ہے میں نے۔۔

وہ اپنے دونوں ہاتھوں پر چہرہ رکھے بے بسی سے رونے لگی

کیا تمہارے بھائی نے ہے۔۔۔۔۔۔

پہلی دفعہ وہ بولا تھا فلک نے سر اٹھا کر اُسے دیکھا وہ ہنوز سامنے دیکھ رہا تھا

تمہارے بھائی نے میری غیرت میری مردانگی پر سرے عام سوال اُٹھایا ہے۔۔۔اُس کا جواب دینا تو بنتا ہے۔۔۔۔۔

وہ اُس کی طرف دیکھ کر بولا آنکھوں میں ارحم کے لیے نفرت تھی یہ نفرت اُن جذبات پر حاوی ہو رہی تھی جنہوں نے ابھی سانس لینا شروع کیا تھا۔۔۔۔۔

فلک اُس کی بات پر سانس روک گئی تھی۔۔۔

میں اپنے بھائی کی طرف سے آپ سے معافی مانگتی ہوں۔۔۔ وہ خود بھی آپ سے معافی مانگے گے۔۔۔بس مجھے جانے دیجئے۔۔۔۔۔۔

اُس کا بس نہیں چل رہا تھا کے وہ کیا کرے کس طرح خود کو بچائے

جانے دوں گا۔۔۔۔جو میں چاہتا ہوں وہ ہونے کے

بعد۔۔۔۔

وہ آہستہ سے بول کر اُس کی جان نکال رہا تھا

ک ک کیا۔۔۔۔کیا چاہتے ہیں آپ۔۔۔۔

اُس نے اپنے ڈوپٹے کو زور سے مٹھی میں بھینچ

لیا۔۔۔سکندر اُس کی جانب دیکھ کر نا محسوس سا

مسکرایا۔۔۔۔

کیسی مسکراہٹ تھی اُس کی کے فلک کا دل لرز کر رہ گیا

تمہارے خاندان کی ذلت۔۔۔۔

تمہاری چند گھڑیوں کی قُربت۔۔۔۔

تمہاری مرضی سے۔۔۔۔۔۔۔یا میری زبردستی سے۔۔۔۔۔۔۔

اُس کی بے خود نظروں کے ارتکاز سے فلک کے جِسم میں چینوٹیاں رینگنے لگی اُس نے غیر محسوس طریقے سے اپنے دوپٹے کو پھیلایا۔۔۔
دم گھٹتا ہوا محسوس ہوا۔۔۔وہ سر سیٹ سے ٹکائے گہرے گہرے سانس لینے لگی

وہ لوگ کافی دور آ گئے تھے شام کے سائے گہرے ہو رہے تھے گاڑی کا رخ شہر والے فلیٹ کی طرف تھا

ظاہری طور پر وہ سامنے دیکھتی رہی لیکن ایک ہاتھ مسلسل دروازہ کھولنے کی جدوجہد میں لگا تھا اور ایک لمحہ قسمت مہرباں ہوئی۔۔۔۔۔دروازہ کھل گیا

اُس نے سرخ بھیگی نظروں سے سکندر کی جانب دیکھا جو سامنے دیکھ رہا تھا اور اللہ کا نام لے کر دروازہ دھکیلتے ہوئے نیچے چھلانگ لگا دی۔۔۔۔۔
سکندر کو اس چیز کا اندازہ نہیں تھا وہ ایک پل کو حیران ہوا اور ایکدم ہی تاثرات سخت ہوئے

اتنی تیز گاڑی سے کودنے پر وہ بہت زور سے پہلے سڑک پر گری تھی اور پھر ڈھلان سے پھسل کر نیچے آگئی

تھی۔۔۔۔۔۔۔ بازو بری طرح زخمی ہو گیا تھا اور آستین فٹ گئی تھی

درد کی شدت سے ایک لمحے کو ذہن ماؤف ہوا تھا لیکن اپنی عزت پر خطرے کا خوف فوراً ہی تمام حسوں کو بیدار کر گیا تھا

اُس نے جلدی سے اٹھ کر دیکھا تو گاڑی تھوڑا آگے جا کر واپس پلٹ رہی تھی وہ جلدی سے پلٹ کر اندر کی طرف بھاگنے لگی کیوں کے اگر سڑک کی طرف بھاگتی تو وہ گاڑی سے فوراً اُسے پکڑ لیتا اس لیے وہ اندر جنگل کی طرف بھاگنے لگی۔۔۔۔۔۔

گلے میں موجود بھاری نیکلس کو اُس نے کھینچ کر دور پھینکا

۔کان کا ایک جھمکا پہلے ہے گر چکا تھا دوسرا اب بھی کان میں

جھول رہا تھا

اس بھاری لہنگے اور چوڑیوں بھری کلائیوں کی وجہ سے اُسے

بھاگنے میں بہت مشکل ہو رہی تھی

ننگے پیروں میں کتنے ہی کانٹے چبھ کر اُنہیں زخمی کیے جا رہے

تھے۔۔۔ لیکن وہ ہر احساس سے بے پرواہ بس اپنی عزت کی

خاطر اُلٹے سیدھے راستے پر بھاگے جا رہی تھی

سانس اکھڑنے لگا تھا پیچھے دیکھا تو اس کی جیپ کے لائٹ کی

روشنی آنکھوں میں چبھی۔۔۔۔۔ جیپ پیچھے ہی آ رہی تھی

اُس کے رونے میں اور روانی آ گئی

سکندر کی جیپ بلکل اُس کے پاس آچکی تھی اور اب وہ اسپیڈ سلو کیے جیسے اُس کی ہمت کو آزما رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔دیکھنا چاہ رہا تھا کے وہ کتنا بھاگ سکتی ہے

ہوا کے جھونکے اچانک تیز ہو رہے تھے۔۔۔۔۔۔وہاں کے بڑے بڑے درختوں میں ہوا سے ہلچل ہونے لگی تھی۔۔۔۔۔۔پتوں کی سر سراہٹ نے پراسرار سی آواز پورے ماحول میں بکھیر دی تھی۔۔۔

ایسا سماں تھا جیسے طوفان آنے والا ہو۔۔۔

وہ ہار نہیں مان رہی تھی اللہ سے مدد کی پکار کرتے ہوئے تب بھی بھاگ رہی تھی۔۔۔حالانکہ قدموں میں کچھ سستی آگئی تھی سانس بے حال ہو گیا تھا۔۔۔

ایکدم سے پیر کسی پتھر سے ٹکرایا تو وہ منہ کے بل زمین پر گری۔۔۔

اندھیرے جنگل میں اُس کی دل سوز چیخ گونج اٹھی۔۔۔

سکندر گاڑی کو بریک لگا کر باہر نکل آیا اور جلدی سے اُس کی طرف بڑھا۔۔۔۔۔

زمین پر بیٹھتے ہوئے فلک کو سیدھا کر کے اس کا سر اپنے پیر پر رکھا۔۔۔

فلک کی بھیگی آنکھوں میں بے بسی اور تڑپ دیکھ اُسے کچھ ہوا۔۔اُس کے دل نے ایک بیٹ مس کی۔۔۔۔۔پیشانی پر ایک گہرا زخم لگا تھا جس کو سکندر نے بے ساختہ اُنگلیوں سے چھوا

وہ آنکھیں سختی سے میچ کر زوروں سے رونے لگی

ششششش۔۔۔۔۔۔۔۔

سکندر نے تھوڑا سا اُس کی طرف جھکتے ہوئے اُس کے لبوں پہ اُنگلی رکھ دی۔۔۔وہ شراب کی بدبو کی وجہ سے سانس روکنے پر مجبور ہوئی

خود کو اتنی تکلیف مت دو۔۔۔۔۔۔۔

وہ اُس کی پیشانی سے نکلتے خون کو ہتھیلی سے اُس کے بالوں میں جذب کرنے لگا۔۔۔۔۔ نظریں اتنے قریب سے جیپ کے لائٹوں کی روشنی میں اُس کے چہرے کا طواف کر رہی تھیں۔۔۔دل معمول سے بھٹک رہا تھا

طوفانی ہوا کی ٹھنڈک میں اُس کی سانسوں کی تپش محسوس کر کے فلک نے چہرے کا رخ موڑا اور جلدی سے اٹھ کر بیٹھی۔۔۔۔۔۔اُس کے سارے بال ہوا کے زور سے چہرے کو چھونے لگے۔۔

اُس کے۔ مخالف سکندر کے بال پیچھے ہو کر صبیح پیشانی پر بندھی سفید پٹّی کو واضح کرنے لگے۔ آنکھوں میں انجانے جذبوں کا طوفان مچلنے لگا

وہ خوفزدہ نظروں سے اُسے دیکھتے ہوئے بیٹھے بیٹھے ہی پیچھے ہونے لگی۔۔۔۔۔۔

پیچھے ہو کر وہ بھاگنے کے ارادے سے اٹھی لیکن کھڑے ہوتے ہی سکندر نے اُس کے زخمی پیر کو پکڑ کر کھینچا تو وہ دھڑام سے زمین پر گری۔۔۔انگ انگ درد کرنے لگا درد بھری سسکیاں پورے ماحول میں گونج کر اُس پر اسرار رات کا حصہ بننے لگی

سکندر اُسے اٹھنے کا موقع دیے بغیر اُس کے قریب آیا اور اُس کے گرد دونوں ہاتھ رکھتے ہوئے اُس کے چہرے پر جھکا

مجھ سے بھاگنے کا کوئی فائدہ نہیں۔۔۔۔۔

وہ اُس کی خوفزدہ آنکھوں میں جھانکتے ہوئے بولا

ہوا کے زور سے اُس کی شرٹ کا کھلا گریبان سینے کو مزید واضح کرنے لگا

تم سکندر کی جیت ہو۔۔۔۔۔

اور اس جیت کو سکندر اپنے ہاتھ سے جانے نہیں دیگا۔۔۔

وہ اُس کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے اُس کی گردن پر جھکا تھا

انا اُس کے سر پر بری طرح سوار تھی کچھ شراب کے نشے نے بھی سمجھنے کے قابل نہیں چھوڑا تھا۔۔۔۔

وہ اپنے ہاتھوں سے اپنی محبت کا گلا گھونٹ رہا تھا۔۔۔

فلک کی دونوں کلائیاں اُس کی سخت گرفت میں تھی
کوئی مزاحمت اُس کے حق میں نہیں آ رہی تھی
وہ اُس کے جلتے ہوئے لمس پر تڑپ کر خود کو آزاد کرنے کے
لیے مچل رہی تھی لیکن ہر کوشش ناکام لوٹ رہی تھی۔۔

کتنی ہی چوڑیاں ٹوٹ کر اُس کی کلائیوں میں گڑ رہی تھی لیکن
اُسے اس درد کی ناپرواہ تھی نا احساس۔۔۔۔
سکندر کو اپنے شیطانی ارادوں پر عمل کرتے دیکھ اُس کا روم
روم فنا ہونے کو تڑپ رہا تھا

۔۔۔۔

وہ اللہ کو پکار کر التجا کر رہی تھی کے کسی بھی طرح اس لمحے سے اُسے غائب کر دیں۔۔۔ چاہے اُس کی زندگی یہیں ختم کر دیں لیکن اُس کی عزت کو اُس آدمی کے ناپاک خواہش کی بھینٹ نا چڑھنے دے۔۔۔۔

لیکن اُس کی التجائیں عرش سے ٹکرا کر واپس لوٹ رہی تھی شاید خدا نے اُسے ایک کڑی آزمائش کے لئے چنا تھا

اُس نے پوری قوت لگا کر سر اٹھایا اور اپنے سارے دانت اُس کے کندھے پر گاڑ دیے تھے۔۔۔ وہ گڑبڑا کر پیچھے ہوا اور غصے سے اُس کا چہرہ جکڑ لیا۔۔۔۔۔۔ فلک نے اُس کا ہاتھ ہٹانے کی کوشش کی۔۔

آپ کو اللہ کا واسطہ ہے ایسا گناہ مت کیجئے۔۔۔۔ جس کے بعد آپ کا ضمیر اور میرا خدا آپ کو کبھی معاف نہ کرے۔۔۔۔

وہ اُس کا ہاتھ ہٹا کر بے بسی سے گڑ گڑائی۔۔۔اُس کے حواس شل ہو رہے تھے آنکھیں بند ہو رہی تھی۔آواز ہوا کے ساتھ مل کے ماحول میں وحشت گھول رہی تھی

گناہ تو لاکھوں کی تعداد میں ہے ایک اور بڑھ جانے سے کیا ہو جائے گا۔۔۔۔

وہ اُس کی بھیگی پلکوں کی جنبش کو غور سے دیکھتے ہوئے بولا

اگر آپ کی یہی ضد ہے تو ٹھیک ہے۔۔۔۔

مجھ سے نکاح کر لیجئے

اس طرح مجھے ناپاک کر کے اپنی ہی نظروں میں مت گرائیے۔۔۔۔۔۔

اُس کی وہم میں بھی نہیں تھا کے وہ کبھی کسی سے ایسے بات کریگی۔۔۔۔اتنی بے بس ہو جائے گی

وہ۔اُس کی بات پر ہنسا تھا

اُس کی ہنسی نے اُس طوفانی ہوا میں گھل کے مزید وحشت بڑھادی تھی

یہ نکاح شادی میرے مطلب کی چیزیں نہیں ہے۔۔۔۔

اگر تمہیں یہ ڈر ہے کے تمہارا بھائی باپ غیرت کے مارے تمہیں مار دیں گے تو فکر مت کرو میں تمہیں اپنے ساتھ لے جاؤں گا۔۔۔۔۔۔حویلی میں کمروں کی کمی نہیں ہیں

اس کی ہنسی اُس کی مسکراہٹ میں فلک کو کوئی شیطان ہنستا ہوا محسوس ہوا۔۔۔۔اُسے اُس خوبصورت چہرے سے بے انتہاء گھن محسوس ہوئی

تم انسان نہیں جانور ہو۔۔۔۔۔نہایت ہی گرے ہوئے، بے غیرت اور ذلیل۔۔۔۔۔۔

وہ ایکدم غصے میں چلائی سکندر نے ایک زوردار تھپڑ مار کر اُس سے اُس کے لفظ چھین لیے۔۔۔۔

ہوا کا زور چند پل۔ کو رکا اور اس تاریکی میں سناٹا چھا گیا

اُس کے منہ میں خون کا ذائقہ گھل گیا آنکھوں کے آگے

اندھیرا چھا گیا

سکندر نے اُس کی گردن پکڑ کے اُسے زمین سے لگایا خون اُس

کے لبوں کے کنارے سے لکیر بناتا ہوا چہرے پر جانے لگا

خاموش رہو۔۔۔۔۔۔ میں اگر جانور بن گیا تو برداشت

کرتے کرتے جان سے چلی جاؤ گی۔۔۔۔

وہ غصے سے بولتا ہوا اپنی ضد اور جنون اُس پر واضح کر کے اُس

کے وجود کو تباہ کرنے لگا

اُس کی آنے والی زندگی کو عذاب بنانے لگا۔۔۔

اُس رات کی تاریکی کی طرح اُس کی زندگی میں سیاہی گھولنے لگا

ہوا پھر اپنے زوروں سے اُن مضبوط درختوں کو ہلانے لگی۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

ہاسپٹل کے بیڈ پر پڑے اُس کے نیم مردہ وجود میں اچانک حرکت ہوئی۔۔۔۔۔۔۔۔

سرہانے دوائیاں رکھتی نرس نے چونک کر اُسے دیکھا تو اُس کے چہرے پر پسینے کی بوندیں تھیں۔۔

بند آنکھوں پر شکنیں پڑ رہیں تھی

جِسم ایکدم سے سخت ہو گیا تھا۔۔۔

بیڈ پر رکھے ہاتھ اس طرح حرکت کر رہے تھے جیسے کسی نے جکڑ رکھے ہو اور وہ اُنہیں چھڑانے کی کوشش کر رہی ہو

نرس جلدی سے ڈاکٹر کو پکارتی ہوئی باہر نکلی۔۔۔۔۔

اور چند ہی سیکنڈ میں ڈاکٹر پایل اور اُن کے دوست کے ساتھ دوبارہ اندر داخل ہُوئی تو وہ بیڈ پر بغیر پانی کی مچھلی کی طرح تڑپ رہی تھی۔۔۔۔۔

اُس کا پسینے میں بھیگا وجود جھٹکے کھا رہا تھا

آنکھیں برس کر بالوں کو نم کر رہی تھی

بے ہوشی میں سر زور زور سے بستر پر پٹخ رہی تھی۔۔

اور پیروں کے تلوے بیڈ کے آخر پر لگے لوہے کہ پائپوں کو دھکیل رہے تھے۔۔۔

گلے سے گھٹی گھٹی آواز نکالنی کوشش کر رہی تھی

نرس نے اُس کے دونوں بازو جکڑے اُسے بیڈ سے لگائے پکڑ رکھا تھا اور ڈاکٹر پایل ہڑ بڑا کرا نجیکشن میں دوائی بھر رہی تھی ۔۔۔۔

جب کے وہ اُس کی حالت دیکھ کر قدم قدم پیچھے ہوتا دیوار سے لگ گیا تھا۔۔۔

اُس کا مضبوط دل زوروں سے دھک دھک کر رہا تھا۔۔۔۔

اُس کی آنکھیں یہ منظر دیکھنے کی ہمت نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔

اُس نے ہاتھ سے چہرہ رگڑتے ہوئے نظریں بیڈ سے ہٹا کر ایل ای ڈی سکرین کی طرف کرلی جہاں اُس کی اُکھڑتی سانسوں سے وہاں چلتی لکیروں کے گراف اوپر نیچے ہو رہے تھے۔۔۔۔۔

اُس کی یہ حالت ظاہر کرتی تھی کے اس نے کوئی بہت بڑا درد سہا ہے جو ساری دنیا سے غافل ہونے کے بعد بھی اُسے اندر ہی اندر تڑپاتا ہیں
جیسے وہ اُن لمحوں کو پھر سے محسوس کر کے خود کو بچانے کی کوشش میں جان لگا دیتی ہے

ڈاکٹر کے انجیکشن لگانے کے بعد بھی اُس کے وجود کی تڑپ کم نہیں ہوئی۔۔۔۔۔۔اُس کے ہاتھ پیر حرکت کرتے رہے لیکن جب ذہن مکمل غنودگی میں جانے لگا تو وہ دھیرے دھیرے پر سکون ہو گئی۔۔

اسکرین پر نارمل ہوتی لکیر کو دیکھ کر اُس نے بیڈ پر نظر ڈالی۔۔۔۔۔

دل آج اُس کی تڑپ کو خود میں۔ منتقل کر لینے کی خواہش کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔

اُسے اپنے سینے سے لگا کر ہر درد سمیٹ لینے کو کہہ رہا تھا۔۔

ڈاکٹر پایل نے آگے بڑھ کر اُس کے کندھے پر ہاتھ رکھا تو وہ اپنی اس نئی سوچ پر حیران پریشان ہوتا خود کو سنبھال کر اُن کے ساتھ باہر نکل گیا

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

تھکے تھکے قدم اُٹھا کر وہ اپنے گھر کی اور چل دیا۔۔۔
بارش اچانک تیز ہونے لگی

پچھلے چار گھنٹے سے مسلسل وہ فلک کو ڈھونڈ رہا تھا سکندر کے ہر ٹھکانے کا پتہ لگا کر وہ جگہ جگہ اُسے تلاش چکا تھا لیکن نا وہ ملا نا فلک۔۔۔۔۔

حویلی میں جا کر اُس نے بناڈرے بہادر شاہ کو جان سے مارنے کی دھمکی دے ڈالی تھی وہ ایک لمحے کو گھبرا بھی گیا تھا لیکن وہ خود نہیں جانتا تھا کے سکندر کہاں ہیں اُس نے اپنے بیٹے کے شہر کے ٹھکانوں پر بھی پتہ لگایا لیکن وہ وہاں بھی نہیں تھا۔۔نا اُس کے کسی دوست یہ نوکر کو علم۔تھا۔۔۔

بہادر شاہ خود سکندر کی اس حرکت پر پریشان ہو گیا تھا

ارحم پاگلوں کی طرح گاؤں کی ایک ایک گلی ایک ایک سڑک پر اُسے ڈھونڈ چکا تھا۔۔۔۔۔۔۔

گاؤں سے باہر جانے والے تمام راستوں کا چکر لگا چکا تھا

شہر میں رہتے اپنے چند دوستوں کو سکندر کو ڈھونڈنے پر لگا چکا تھا

سارا گاؤں اُن کی مشکل پر تماشائی بنا ہوا تھا

طرح طرح کی باتیں طرح طرح کے طنز اچھالے جا رہے تھے

شادی کا گھر ماتم میں بدل گیا تھا

برات نے اُن کی عزت پر اور فلک کے کردار پر بھر بھر کے کیچڑ اچھالا تھا۔۔۔۔

آبان صدمے سے خاموش ہو گیا تھا اور اس کے ماں باپ نے رحمت اور اُس کے خاندان بھر کو گالیاں دیتے ہوئے ذلیل کیا تھا۔۔۔۔۔۔

گھر میں آئے رشتے دار بھی اپنی اپنی اور سے باتیں بنا کر وہاں سے چلے گئے تھے

اس صدمے سے رحمت کی اچانک ہی طبیعت بگڑ گئی تھی اور شمع اور اماں مل کر سنبھالنے میں لگی تھی

اپنی ہر کوشش میں ناکام ہو کر وہ اُمید اور حوصلہ ہار گیا تھا بارش سے بے پرواہ مرے مرے قدموں سے گھر واپس جا رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اپنے ہاتھ پاؤں سلامت ہوتے ہوئے بھی وہ خود کو معذور محسوس کر رہا تھا۔۔۔

اُس کے گھر کے آگے چھتریاں ہاتھ میں لیے لوگ جھنڈ بنائے کھڑے تھے۔۔۔۔بارش کی آواز میں اُن کی چہ میگوئیاں دھیمی پڑ گئی تھی۔۔۔صبح سے سارے اس گھر کے

تماشائی بنے ہوئے تھے۔۔۔اور اب بھی اپنا کام جاری رکھا
ہوا تھا

ارحم کو دیکھ کر وہ لوگ پیچھے ہوئے تو اُس کی نظر زمین پر پڑی
جہاں فلک کیچڑ میں بے ہوش پڑی تھی۔۔۔۔۔سرخ جوڑا
اپنا رنگ بدل چُکا تھا بغیر دوپٹے کے پھٹی ہوئی آستین میں وہ
کروٹ کے بل پڑی تھی۔۔۔۔
وہ سانس روکے اُسے دیکھتا لپک کر اُس تک پہنچا

فلک۔۔۔۔۔فلک آنکھیں کھول۔۔۔۔۔۔۔۔۔فلک
اُس کے چہرے کو تھپکتے ہوئے وہ اُسے جگانے کی نہیں خود کو
یقین دلانے کی کوشش کر رہا تھا کے وہ زندہ ہے۔۔۔۔سب

دلچسپی سے یہ منظر دیکھ رہے تھے۔۔۔۔۔شاید اب انسانیت کے یہیں معنی رہ گئے ہیں

وہ فلک کو زمین سے اٹھا کر لوگوں کی بھیڑ سے نکلتا جلدی سے اندر لے آیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

شمع اُسے فلک کے ساتھ آتے دیکھ کے اپنی جگہ سے اٹھ کر فوراً آگے بڑھی جب کے اس کے ماں باپ نے ایک نگاہ اُسے دیکھ کر اپنی نظریں موڑلیں تھی

فلک۔۔۔۔۔۔۔۔۔فلک ہوش میں آ۔۔۔۔۔۔

ارحم نے اُسے چارپائی پر لٹایا اور اُس کی سرد ہتھیلیاں رگڑنے لگا۔۔۔۔۔۔اس کی دیکھا دیکھی شمع بھی اُس کی ہتھیلی کو

گرمی دینے لگی۔۔۔ ساتھ ہی اُس کے آنسو بہنے لگے۔۔۔۔۔۔ جب کے وہ ضبط کے کڑے مراحل طے کر رہا تھا۔۔

اُس نے پاس چار پائی پر پڑی چادر اٹھا کر فلک کے اوپر پھیلائی اور اُس چادر کے کنارے سے اُس کے چہرے کے ایک طرف لگے کیچڑ کو صاف کرنے لگا۔۔۔۔

اُس کی زخمی پیشانی اور لبوں کے کنارے لگے خون کے دھبے اُسے کسی گہری کھائی میں دھکیل رہے تھے۔۔۔۔

فلک کا کمزور ٹوٹا بکھرا وجود گواہی دے رہا تھا کے وہ اپنے بھائی کی نفرت کی بہت بڑی قیمت چکا کر آئی ہے۔۔۔

وہ لب بھینچے اپنے آنسو ضبط کر کے اُس کے چہرے پر لگا کیچڑ صاف کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔ ہر سانس اُسے اپنے لیے بد دعا لگ رہی تھی۔۔۔۔

اماں نے ایک نظر اُسے دیکھا اور منہ پھیر گئی۔۔۔۔

یہ کیچڑ تو صاف کر لیگا تو۔۔۔۔۔۔ لیکن جو داغ یہ اپنے مقدر پر۔ لگا کر آئی ہیں اُسے کیسے مٹائے گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اماں نے بھاری آواز اور نہ ناگوار لہجے میں کہا تو اس کا ضبط جواب دے گیا وہ وہاں سے اٹھ کر تیزی سے اوپر جانے والی سیڑھیاں چڑھ گیا

شمع نے ایک نظر دکھ و تاسف سے اپنی ماں کو دیکھا اور دوبارہ فلک کی طرف متوجہ ہوئی۔۔۔

وہ چھت پر آکر دیوار سے لگ کر بیٹھ گیا اور دونوں ہاتھوں سے سر تھامے روتا چلا گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اندھیرے میں اُس کی سسکیاں پوری چھت پر گونجنے لگی۔۔۔۔۔۔

اُس کا دل درد سے پھٹنے کو ہو گیا

اُس کا دل چاہا خود کو ختم کر لے تا کہ اُسے یہ درد سہنا ہی نہ پڑے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اپنے آپ کو دنیا کا سب سے بدنصیب انسان سمجھنے لگا جس کی غلطی نے اُس کی بہن کو اتنی بڑی اذیت دی تھی

اُس کا دل زوروں سے چینخ چینخ کر رونا چاہتا تھا لیکن وہ منہ پر ہاتھ رکھے اُن چینخوں کو روکتا سر پیچھے دیوار پر مارنے لگا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کچھ چیزیں کسی کی غلطی سے ہو یا اپنی قسمت سے جب خراب ہو جاتی ہے تو کسی طرح ٹھیک نہیں کی جا سکتی۔۔۔

اپنی جان دے کر یا سکندر کو جان سے مار کے بھی وہ اپنی بہن کی کھوئی عزت واپس نہیں لا سکتا تھا۔۔۔۔۔

اُس کے آنسو رکنے کا نام نہیں لے رہے تھے۔۔۔۔

شمع کے زور زور سے پکارنے پر وہ اپنی آنکھیں اور چہرہ رگڑ کر نمی مٹاتے ہوئے نیچے آیا۔۔۔

اُس کا باپ اپنے دل پر ہاتھ رکھے تڑپ رہا تھا

شمع اور اماں گھبرائی ہوئی اُنہیں سنبھالنے کی۔ کوشش کر رہی تھی۔۔۔۔۔

وہ لپک کر اُن تک۔ پہنچا اور اُنہیں سہارا دے کر اٹھایا۔۔۔۔۔

وہ زمین پر دیوار سے لگ کر بیٹھی تھی

ویران آنکھیں زمین پر گڑی ہوئی تھی۔۔۔۔

آنسو کب کے سوکھ گئے تھے۔۔۔۔ نا کوئی درد تھا نہ کوئی دوسرا احساسِ۔۔۔ جِسم پتھر ہو گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

پتھرِ جسم میں ایک جان باقی تھی اور دل شدت سے اُس جان سے آزادی کی دعا مانگ رہا تھا

شمع نے ہی ہمت کر کے اُسے سنبھالا ہوا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

ہوش میں آ کر اُسے اپنے زندہ ہونے کا افسوس ہو رہا تھا

مشکل سے اپنے نیم۔ مردہ وجود کو گھسیٹتے ہوئے وہ واشروم تک پہنچی تھی۔۔۔۔۔۔

اُس کے بعد سے ہی وہ اب تک ایسے بیٹھی تھی۔۔۔۔۔

شمع نے اُس کے زخموں پر مرہم لگا دیا تھا لیکن اُس کی روح پر تو بہت گہری چوٹیں لگی تھی اُنہیں کیسے ٹھیک کرتی

یہ رات اُن سب کے لیے کسی عذاب سے کم نہیں تھی

ارحم اپنے باپ کو لے کر گاؤں کے سرکاری ہسپتال گیا تھا

اماں کو اُس نے گھر پر ہی روکا ہوا تھا۔۔۔۔

اُس کا ایک دوست اُس کے ساتھ موجود تھا

رحمت کو بروقت ہسپتال لے جانے سے جان بچ گئی تھی

لیکن ڈاکٹر نے اُسے اسٹریس دینے سے منع کیا تھا۔۔۔۔

اماں دروازے پر نظریں ٹکائے اس کے انتظار میں تھیں

شمع کی بھی آنکھیں اس کی منتظر تھی دل اپنے باپ کی سلامتی

کی دعا کر رہا تھا

صبح فجر کا وقت ہوا تب وہ گھر پہنچا تو دونوں بے تابی سے اُسے دیکھنے لگی۔اُس نے اپنی ماں کو ساتھ لگا کر تسلی دی

اور اُنہیں بتایا کے رحمت کو دل کا دورہ پڑا تھا وہ اب ٹھیک ہے

لیکن اُسے کچھ وقت تک ہسپتال میں رہنا ہو گا۔۔۔۔۔۔

شمع نے خدا کا شکر ادا کیا

اماں بھی اُس طرف سے پر سکون ہوئی

لیکن اچانک سے آئے اس طوفان نے جو اُن سب کی زندگی کو ہلا کر رکھ دیا تھا۔اُس کے غم میں وہ سر پکڑ کر رونے بیٹھ گئی

۔۔۔

ارحم چاہ کر بھی اُنہیں تسلی نہیں دے پایا شمع بھی اپنی جگہ روتی رہی۔۔۔۔۔۔

اماں روتے روتے اچانک ہی اٹھ کر اندر کی طرف بڑھیں اور فلک کو بازو سے پکڑے زمین سے اٹھا کر باہر لاتے ہوئے اُس کے چہرے پر ایک کے بعد ایک تھپڑ کی بارش کر دی۔۔۔۔۔۔۔۔

شمع بوکھلا کر اُن کے پیچھے بھاگی۔۔۔۔اور اُنہیں روک کر فلک کا بازو چھڑایا

فلک اُن کے بازو چھوڑتے ہی زمین پر گری۔۔۔
اُس پر اُن کے کسی تھپڑ کا نا اثر ہوا نا احساس۔۔۔۔۔۔۔

وہ صحن کی زمین پر آڑھی ترچھی پڑی تھی

کھلے بال بری طرح بکھر گئے تھے۔۔۔۔۔

گال تھپڑوں سے سرخ ہو گئے تھے۔۔۔۔۔

ارحم کی ہمت نہیں ہوئی اُسے دیکھنے کی وہ اپنی جگہ خاموش

کھڑا رہا

منحوس۔۔۔بد بخت تو پیدا ہوتی ہی مر کیوں نہیں گئی۔۔۔۔

۔کم سے کم ہماری زندگی حرام تو نہیں ہوتی۔۔۔۔۔۔۔۔

اماں روتی ہوئی اُسے مارنے کو جا رہی تھی شمع نے بمشکل اُنہیں

روکا ہوا تھا۔۔۔

اپنی عزت کا جنازہ لے کر واپس کیوں لوٹ آئی ہمارے منہ پر

کالک ملنے کو وہیں کہیں ڈوب کر مر کیوں نہیں گئی تو۔۔۔۔۔

اماں نے شمع کو دھکا دے کر اُس کی۔پیٹھ پر دونوں ہاتھوں سے مارنا شروع کر دیا۔۔۔

ہماری عزت کو تو کھا گئی ہیں اب کیا اپنے ماں باپ کو بھی کھا کر مانے گی۔۔۔۔۔۔۔

اُن کا واویلا جاری تھا۔۔۔۔۔۔۔۔ارحم ساکت کھڑا زمین کو گھور رہا تھا۔۔ شمع نے غصے سے اپنی ماں کو دیکھتے ہوئے اُن کے ہاتھ دور جھٹکے

بس اماں۔۔۔۔۔۔۔۔

تم آپی کو کیوں مار رہی ہو۔۔۔۔اس میں اس کا کیا قصور

ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ فلک کو اٹھا کر اپنے ساتھ لگاتی حیرت اور دکھ سے اپنی اماں

کو دیکھنے لگی ایک ہی دن میں وہ اپنی عمر سے زیادہ بڑی ہو گئی

تھی

قصور تو کسی کا نہیں ہیں لیکن بھگتے گے ہم

سب۔۔۔۔۔۔۔۔تو بھی تیرا بھائی بھی ہم سب زندگی بھر

اس کی بدقسمتی کی سزا بھرے گے

کاش کے میں نے اسے پیدا ہوتے ہی مار دیا ہوتا۔۔۔

اماں روتی ہوئی سر ہاتھ میں لے کر زمین پر بیٹھ گئیں شمع فلک

کو اپنے سینے سے لگا کر پھوٹ کے رونے لگی۔۔

جب کے وہ نا روئی نا کچھ بولی

اُس کے منہ سے پھر سے خون نکل کر ٹھوڑی تک آ گیا

فلک کا اس میں کوئی قصور نہیں ہیں اماں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اپنی خاموشی کو توڑ کے بولا تو شمع سر اٹھا کر اُسے دیکھنے لگی

فلک ساکت نظروں سے زمین کو تک رہی تھی

جو کچھ کیا ہے اُس بیچ انسان نے کیا ہے

اور میں اُسے اس کے کیے کی سزا دے کر رہوں گا

اگر میں نے اُس سے اپنی بہن کے ایک ایک زخم کا حساب

نہیں لیا تو مجھے بھائی کہلانے کا کوئی حق نہیں

وہ لہجے میں بے پناہ نفرت سمیٹے بولا اماں رونا بھولے اُسے دیکھنے لگ گئی

جس انا کی بلی میری بے گناہ بہن چڑھی ہیں اُس انا کو توڑ کر ریزہ ریزہ کر دوں گا میں۔۔۔۔۔۔

میری تکلیف کا احساس اُسے تب ہو گا جب اُس کی اپنی بہن اسی درد سے گزرے گی۔۔۔۔

وہ دانت سختی سے بھینچے آنکھوں میں نفرت کے انگارے لیے بولا۔۔۔اُس کے ارادے جان کر شمع اور اماں حیرت سے سن ہو گئیں۔۔

وہ ایک نظر فلک کو دیکھ کر باہر جانے لگا

ر۔۔۔ر۔۔ر۔۔رک جائیے۔۔۔۔بھائی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

فلک کی ٹوٹتی آواز پر اُس کے قدم تھم گئے۔۔۔۔۔۔

ارحم نے پلٹ کر اُس کی جانب دیکھا

اُس کی بہن کو وہ درد مت دیجئے۔۔۔۔۔جو اُس نے مجھے دیا ہے۔۔۔

وہ زخمی نظریں اٹھائے بکھرے ہوئے لہجے میں بولی ارحم کا دل جیسے کسی نے مُٹھی میں بھینچ لیا۔۔۔

اُس بے گناہ کو۔۔۔۔۔کسی کی بہن۔۔۔۔یا عورت ہونے کی سزا مت دیجئے بھائی۔۔۔۔۔۔

اُس کی خاموشی شاید کبھی نہ ٹوٹتی اگر کسی اور کے ساتھ وہی ظلم ہونے کا احساس اُسے نا جگاتا تو۔۔۔

ارحم نم نگاہوں سے اُسے دیکھتا اُس کے پاس آ کر بیٹھ گیا اور بنا پلک جھپکے اُسے دیکھنے لگا۔۔۔

وہ جو کبھی نظر اُٹھا کر بات نہیں کرتی تھی۔۔۔۔

جس بہن کے اُس نے کبھی بال کھلے نہیں دیکھے تھے

اُس کے سامنے آج بغیر ڈوپٹے کے سر سے پیر تک بکھری ہوئی بیٹھی تھی

اُس نے آپ سے بدلہ لینے کے لیے مجھ پر اپنی نفرت نکالی

آپ اُس سے بدلہ لینے کے لیے اُس کی بہن کا سہارا لیں گے

آپ میں اور اُس میں کیا فرق رہ جائے گا بھائی۔۔۔

وہ اُس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولی ارحم کو لگا وہ اچانک ہی بہت بڑی ہو گئی ہے

نہ اُس کی نفرت نے آپ کا کچھ بگاڑا

نہ آپ کی نفرت سے اُس کا کچھ بگڑے گا

ایک ناسور مجھے ملا ہے

ایک ناسور اُس کی بہن کے حصے آجائے گا

ہر بار نقصان ایک لڑکی کے حصے میں کیوں آئے بھائی

اس لیے کیوں کے وہ کمزور ہے۔۔۔۔۔

ایک مرد کے لیے اُس کے وجود کو تباہ کرنا آسان ہے۔۔۔۔

اُس کی آنکھوں سے آنسو پھر سے چہرے کو بھگو رہے تھے
شمع منہ پر ہاتھ رکھے بیٹھی تھی۔۔۔اماں اپنی جگہ سن دیوار کو
گھور رہی تھیں

ارحم نے ہاتھ بڑھا کر اُس کے آنسُو صاف کیے

تم اُس کی بہن کو تباہ مت کرنا بھائی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔
وہ اُس کا۔ہاتھ تھامتے ہوئے سسک کے بولی وہ مزید ضبط
نہیں کر پایا۔۔۔۔۔۔۔
فلک کے پیر پر ہتھیلی رکھے سر جھکائے آنسو بہانے لگا

معاف کر دے مجھے۔۔۔۔۔ معاف کرے۔۔۔۔

اُس کے لہجے میں بے پناہ تڑپ تھی۔۔۔

کیسا بھائی ہوں میں۔۔۔۔۔۔۔ جو جیتے جی اپنی بہن کی حفاظت نہیں کر پایا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ لعنت ہے مجھ پر۔۔۔ لعنت ہے۔۔۔

وہ ہتھیلی سے اپنے سر کو مارتے ہوئے بولا لہجے میں بے بسی ہی بے بسی تھی

میرے ہوتے وہ شیطان تجھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کیا کروں۔۔۔۔۔ میں کیا کروں۔۔۔۔۔۔۔۔۔ فلک۔۔

وہ اُسے اپنے سینے سے لگائے شدتوں سے رونے لگا

بھائی۔۔۔مجھے مار دو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ ٹھنڈے لہجے میں بولی تو ارحم نے اُسے پیچھے کیا اور حیرت سے دیکھنے لگا شمع بھی اُس کی بات پر سانس روک گئی

میں اس ناپاک وجود کے ساتھ نہیں جینا چاہتی بھائی

زندگی مجھ پر حرام ہو چُکی ہے۔۔۔۔

مجھے اس گندے جِسم سے آزاد کر دو۔۔۔۔۔

اس زندگی کی قید سے نجات دلا دو۔۔۔

مجھے مار دو بھائی۔۔۔۔۔۔

وہ آنکھیں میچ کر روتے ہوئے بولی

شش۔۔۔۔۔۔

ایسے نہیں کہتے۔۔۔۔۔۔۔۔

ارحم نے اُس کا چہرہ دونوہاتھوں میں تھاما

اگر کسی کو مرنا چاہیے تو اُسے جو گناہ گار ہے۔۔۔

لیکن اِس کی جان سے بڑھ کر اُس کا غرور ہے

اور وہ غرور تب ٹوٹے گا جب وہ سارے زمانے کے سامنے

مجرم بن کر سلاخوں کی قید میں جیئے گا۔۔۔۔۔۔

اُس کی بھیگی آنکھوں میں نفرت دہکنے لگی۔۔۔۔

جو ہوا میں اُسے بدل نہیں سکتا لیکن میرا وعدہ ہے تجھ سے اُسے اس کے کیے کی سزا دلوا کر رہوں گا۔۔ چاہے مجھے اپنی جان داو پر کیوں نہ لگانا پڑے۔۔۔۔۔

وہ فلک کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے مضبوط لہجے میں بولا

اماں نے چونک کر اُسے دیکھا

جب تک میں تجھے انصاف نہیں دلاتا تب تک دنیا کی ہر خوشی مجھ پر حرام ہے۔۔۔۔۔۔۔ چل میرے ساتھ۔۔۔۔۔۔

وہ اُس کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولا اور اُس کا ہاتھ پکڑ کر اُسے اٹھایا

زمین پر ایک طرف پڑا دوپٹہ اٹھا کر اُس پر پھیلایا اور اُس کا ہاتھ پکڑے باہر جانے لگا

رک جا۔۔۔۔

اماں نے ایکدم زور کی آواز میں پکار کر اُسے روکا اور خود اٹھ کر اُس کے سامنے آئیں

کہاں جا رہا ہے تو۔۔۔۔۔ کیا کرنا چاہتا ہے تو۔۔۔انصاف دلانا چاہتا ہے اپنی بہن کو۔۔

اماں اُسے کڑے تیوروں سے گھورتے ہوئے بولیں۔۔۔

۔یہاں انصاف نا ملتا کسی کو صرف بدنامی اور ذلت ملتی ہیں کیا چاہتا ہے جنہیں نہیں پتہ اُنہیں بھی پتہ چل جائے۔۔۔۔۔

ابھی گاؤں میں بدنام ہوئے ہیں اب دنیا بھر میں ہو جائے

یہ چاہتا ہے تو۔۔۔۔۔۔

یہ کہہ رہی ہے نہ مار دے تو مار کیوں نہیں دیتا اسے۔۔۔۔۔

اماں غصے سے چلائی۔۔۔اخر میں۔اُن کی آواز رندھ گئی

بس کر اماں۔۔۔۔۔۔۔کیا بکے جا رہی ہے۔۔۔۔۔۔۔

وہ بھی حیرت اور غصے سے بولا

کیوں ماروں اسے۔۔۔۔۔۔۔کیا کیا اس نے۔۔۔۔۔۔۔۔

آج تک سر جھکا جھکا کر جیتی رہی اس کے لیے ماروں

کبھی چوکھٹ سے باہر قدم نہ نکالا اُس کے لیے

ماروں۔۔۔۔۔

اپنی ہر خواہش اور خوشی کو اس چار دیواری میں۔ڈھونڈا اس لیے یا

ہر وقت خود کو دنیا سے چھپائے رکھا اس لیے

ماروں۔۔۔۔۔۔

کیوں ماروں اسے۔۔۔۔

وہ دوگنی آواز میں بول رہا تھا اماں سن رہ گئی وہ کہاں ایسا تھا

یہ بھاگ کر گئی تھی اُس کے ساتھ۔۔۔۔۔

اُس کی غیرت کو للکارا تھا اس نے۔۔۔۔۔۔

دعوت دی تھی اُسے کے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ کہتے کہتے رک گیا اور کب بھینچ لیے

کیوں ماروں اسے اور کیوں مرے یہ۔۔۔۔۔

کیوں جئے مر مر کے۔۔۔۔۔۔

کیوں بہائے آنسو۔۔۔۔۔۔۔

وہ غصے سے ایک ایک لفظ پر زور دیتے ہوئے چلایا

میرے سامنے سے ہٹ جا اماں۔۔۔۔۔

میں نے آج تک تیری ہر بات مانی ہے

لیکن تیری یہ بات مان کر اپنی بہن کو بدنامی اور لوگوں کے

طعنوں کی بھینٹ نہیں چڑھنے دوں گا میں۔۔۔

تُو نے اگر مجھے روکا تو میں خود کو ختم کر لوں گا۔۔۔۔۔

وہ آنکھوں میں اس قدر جنون اور نفرت لیے بولا کے اماں کا

دل لرز گیا۔۔۔۔۔۔۔

اُس کی آخری بات پر وہ جان سے گھبرا گئی

ارحم فلک کو اپنے ساتھ باہر لے گیا

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

اُس کے الیشان کمرے کی دیواروں میں زوردار تھپڑ کی آواز گونجی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سامنے کھڑا شخص آنکھیں میں حیرت اور بے یقینی لیے اُسے دیکھ کر رہ گیا جس کی نظریں خون برسا رہی تھی۔۔۔۔ جیسے وہ آنکھوں سے ہی جان لے لے گا

اُس نے صرف اتنا کہا تھا کہ۔۔۔

کیا یار سکندر۔۔۔۔۔۔اکیلے اکیلے ہی مزے لے لیے۔۔۔۔۔۔

ہمیں بھی یاد کر لیتا۔۔۔۔۔۔

اُس کے باقی لفظ اُس تھپڑ کی وجہ سے منہ میں ہی رہ گئے تھے حالانکہ یہ اتنی نئی یا عجیب بات نہیں تھی لیکن سکندر کا ردِ عمل نہایت حیرت انگیز تھا۔۔اور اس کی وجہ وہ خود بھی نہیں جانتا تھا

I said get the hell out of my room۔۔۔۔۔۔

وہ دانت پر دانت جمائے سرد لہجے میں بولا تھا۔۔۔

کمرے میں۔ موجود چاروں اپنی عزت افزائی پر منہ بنائے وہاں سے نکل گئے تھے۔۔۔۔۔۔

کل رات سے اُس کے دل نے اُسے انگاروں پر رکھا ہوا تھا ایک پل بھی وہ سکون کا سانس نہیں لے پایا تھا۔۔۔

ساری رات آنکھوں میں کٹی تھی۔۔۔۔۔۔

مہنگی شراب کی کئیں بوتلیں اُسے ہوش سے غافل کرنے میں ناکام ٹھہری تھی۔۔۔۔۔۔

آج سے پہلے اُس نے کبھی اتنی بے قراری محسوس نہیں کی تھی۔۔۔۔

فلک کے بے ہوش وجود کو اُس کے گھر کے سامنے ڈال کر وہ حویلی آگیا تھا جہاں بہادر شاہ نے اُس سے بات کرنے کی

کوشش کی تھی لیکن وہ سیدھے اپنے کمرے میں بند ہو گیا تھا۔۔۔

فلک کی سسکیاں اُس کے کانوں میں زہر گھول کر رات بھر اُسے تڑپاتی رہی تھی۔۔۔۔۔

اُس کے آنسوؤں کی نمی اُس کے خون کے دھبے زہن کو سانپ بن کر ڈس رہے تھے۔۔۔۔

وہ اپنی فیلنگ سمجھ نہیں پا رہا تھا اس لیے دِماغ بے حد جھنجھلایا ہوا تھا

اُس نے فلاروا‌س اٹھا کر زور سے دیوار پر دے مارا اور دیوار پر سر لگائے کھڑا ہو گیا۔۔۔

آنکھیں بند کرتے ہی پھر وہ منظر۔۔پھر وہ بھیگی بے بس آنکھیں۔۔۔پھیر وہ زخمی سُرخ کلائی پھر وہ سسکیاں

اُس نے جھنجھلا کر آنکھیں کھولیں۔۔۔۔۔اور اپنا سر تھام لیا۔۔

ایسا لگا جیسے دِماغ کی ایک ایک نس پھٹنے کے قریب ہے

دروازے پر دستک ہوئی تو وہ اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے گہری سانس لیتا بیڈ پر بیٹھ گیا

بہادر شاہ اندر آیا اور اُسے غصے سے دیکھا

میں نے۔ تمہیں منع کیا تھا نہ۔۔۔۔۔۔اس کے بعد بھی تمہاری سمجھ میں نہیں آئی۔۔۔۔۔۔۔

بہادر شاہ غصے سے بولا تو اُس نے سر اٹھا کر سرد نظروں سے اپنے باپ کو دیکھا۔۔۔

وہ ایک پل کو اُس کے تاثرات دیکھ کر گھبرا گیا لیکن ظاہر نہیں ہونے دیا

اگر تمہیں بدلا لینا تھا تو تھوڑا انتظار کر لیتے۔۔۔اور اگر اتنا بھی صبر نہیں ہو رہا تھا تو کچھ دماغ سے کام لیتے۔۔۔۔۔

اپنے لڑکوں کو کہہ کر اٹھواتے اُس لڑکی کو خود سب کی نظر میں آنے کی کیا ضرورت تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اب لہجے کو ذرا نرم بنائے بولا سکندر لاپرواہی سے بالوں میں ہاتھ پھیرنے لگا

میں تمہیں سمجھا سمجھا کر تھک گیا ہوں کے یہ الیکشن میرے لیے کتنا اہم ہیں۔۔۔۔۔۔۔ تمہاری ان حرکتوں کی وجہ سے میں ہارنا نہیں چاہتا

وہ جھنجھلائے ہوئے اندازِ نے بولا

میں کونسا تم پر روک ٹوک کر رہا ہوں۔۔۔۔

جو کرنا ہے کرو لیکن دِماغ کا استعمال کر کے۔۔۔۔

جوش میں نہیں ہوش میں رہ کر۔۔۔۔۔۔۔

تمہاری آج شام کی شملہ کی ٹکٹ کروادی ہیں۔۔۔۔۔ کچھ دن کے لیے یہاں سے دور رہو گے تو بات بڑھے گی نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ بات ختم کرتے ہوئے وہاں سے جانے لگا

میں کہیں نہیں جارہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ دھیمے خشک لہجے میں بولا

دِماغ خراب مت کرو سکندر۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جو کارنامہ انجام دیا ہے اُس کے بعد وہ لڑکا چپ نہیں بیٹھے گا۔۔۔۔۔۔ تمہارے پیچھے میں اُسے سنبھال لوں گا تم رہے تو بات بڑھ جائے گی۔۔۔۔۔۔۔

بہادر شاہ اس کے قریب آتا غصے سے بولا

میں کہیں نہیں جارہا۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ پوری قوت سے دھاڑا بہادر شاہ نے اپنا حلق تر کیا اور اُسے غصے سے گھورتے ہوئے وہاں سے نکل گیا

بوا۔۔۔۔گھر میں یہ سب کیا ہو رہا ہے۔۔۔۔۔

اُس کی آواز پر اپنے کمرے سے باہر نکلتی اُس کی بہن خوفزدہ ہو کر رک گئی

۔کل بھی ایک آدمی آکر بھائی پر غصّہ کر رہا تھا۔۔۔۔بھائی نے کچھ کیا ہے کیا۔۔۔۔۔۔۔

وہ اپنی ملازمہ سے پوچھنے لگی ملازمہ اُسے کیا بتاتی کے اس کے بھائی نے کیا کارنامہ انجام دیا ہیں۔۔۔ایک بہن کے لیے یہ بات کتنی شرمناک تھی کے اس کا بھائی اُس جیسی ہی کسی

معصوم کی عزت کو پامال کر کے آرہا ہے۔۔۔۔وکیوں سچ بتا کر اُس معصوم لڑکی کو شرمندہ کرتی اس لیے نظر چرا گئی

کچھ نہیں بیٹا بڑوں کی باتیں ہے۔۔۔۔۔۔آپ پڑھائی کرو۔۔۔۔ چلو

ملازمہ اُسے بہلاتے ہوئے بولی اور واپس اندر لے گئی۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔ
ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

وہ فلک کو لے کر شہر کے پولیس اسٹیشن پہنچا۔۔۔۔

اُن کے گاؤں میں پنچایت فیصلہ کرتی تھی اور وہ جانتا تھا گاؤں کی پنچایت کبھی بھی بہادر شاہ یا اُس کے بیٹے کے خلاف نہیں جائیگی اس لئے اُس نے قانون کا سہارا لینا چاہا۔۔

اُسے ہر حال میں سکندر کو اُس کے انجام تک پہنچانا تھا۔۔

اکثر و بیشتر جب اس طرح کے واقعات ہوتے ہیں تو گھر والے بدنامی کے ڈر سے خاموشی اختیار کر لیتے ہیں یہی وجہ ہے کہ گنہگار کو بجائے سزا کے مزید شہ ملتی ہے۔۔۔۔

لیکن ارحم اپنے اندر ارادے مضبوط کر چکا تھا کے وہ اپنی بہن کے گنہگار کو اُس کے انجام تک پہنچانے کے لیے ہر حد پار کر جائے گا

فلک کا دل اُس جگہ سے گھبرا رہا تھا اپنے بھائی کا ساتھ پا کر اُس نے بھی طے کیا تھا کے وہ ہمت کر کے اُس کے ساتھ کھڑی رہے گی۔۔۔۔۔۔

بولیے۔۔۔۔۔

انسپیکٹر اپنی کرسی پر بیٹھتے ہوئے تنقیدی نظروں سے دونوں کا جائزہ لینے لگا۔۔۔۔۔۔

ہمیں ایک شکایت لکھوانی ہے۔۔۔۔۔۔۔

ارحم فلک کے ہاتھ پر اپنی گرفت مضبوط کرتے ہوئے بولا۔۔۔

کس کے خلاف شکایت لکھوانا چاہتے ہیں

آپ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

انسپیکٹر پین اور رجسٹر اپنے پاس کھینچتے ہوئے بولا

نرمدا نگر کے پچھلے سرپنچ بہادر شاہ کے بیٹے سکندر شاہ کے خلاف۔۔۔۔۔

وہ ایک ہی جملے میں ملزم کا مکمل تعارف کرا گیا اور اُس کی اُمید کے عین مطابق انسپکٹر چونکا تھا۔۔۔۔۔۔۔

اُس کی پیشانی پر پڑی سوچ کی لکیریں ارحم کی نظروں سے پوشیدہ نہیں تھی۔۔۔۔جب کے فلک سر جھکائے زمین کو گھور رہی تھی۔۔۔۔۔

کیا ہوا۔۔۔۔۔۔۔۔۔ شکایت لکھیے۔۔۔۔۔

ارحم نے اپنے غصے پر قابو پاتے ہوئے تھا۔ وہ جانتا تھا یہ قانون کے غدار عوام کی بجائے اُن رئیسوں کی خدمت کرتے ہے۔۔۔۔۔اور سامنے بیٹھے شخص کے تیور دیکھ کر وہ سمجھ گیا تھا کے اُس کی راہ میں کم مشکلیں نہیں

جانتے ہو کس کے خلاف جا رہے ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔

انسپیکٹر نے دبے لہجے میں اُسے وارن کرنا چاہا

Zubi Novels Zone

جی ہاں ایک ایسے انسان کے جس نے دن دھاڑے میری

بہن کو اغوا کیا۔۔۔اُس کے ساتھ زبر دستی

کی۔۔۔۔۔۔۔۔اُسے زیادتی کا نشانہ بنایا۔۔۔۔

جہاں تک میرے جیسے انپڑھ کے علم میں ہے یہ قانون کی

نظر میں بہت بڑا جرم ہے۔۔۔۔۔۔

اور اگر آپکو شکائت لکھنے میں اعتراض ہے تو میں کمشنر صاحب

سے سیدھے رابطہ کر سکتا ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔

ارحم نے مضبوط لہجے میں جواب دیا ساتھ ہی اُس کی دھمکی

کے جوابِ میں کمشنر کا نام لے کر دھمکانا نہیں بھولا

کیوں کے سب جانتے تھے اُس علاقے کا کمشنر نہائت ایماندار

اور قانون کے معاملے میں سخت ترین انسان تھا

قانون کی نظر میں ثبوت کی اہمیت ہے۔۔۔۔ کوئی ثبوت ہے

سکندر شاہ کے خلاف۔۔۔۔۔۔۔۔

انسپکٹر سنبھل کر بولا لیکن ناگواری لہجے سے واضح تھی

دُنیا میں ہر چیز کا ثبوت نہیں ہوتا۔۔۔۔۔ آپکے پاس ثبوت

ہے کوئی کی آپ اپنے باپ کے ہی بیٹے ہے۔۔

وہ نہایت سرد لہجے میں بولا۔۔ انسپیکٹر کا سوال اُسے جتنی

تیزی سے چبھا تھا صرف وہی جانتا تھا

اے۔۔۔۔۔۔۔ زبان کو قابو میں رکھو۔۔۔

انسپیکٹر کرسی سے اٹھ کر اُس کی طرف جھکتے ہوئے غرایا

مثال دی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔آپ نے ثبوت کا جو پوچھا

ثبوت میری بہن خود ہے۔۔۔۔۔

اس کے من پر لگا ہر زخم ثبوت ہے۔۔۔۔۔۔

ویسے بھی ثبوت و گواہی تو عدالت کے لیے ہے

آپکا کام ہے مجرم کو گرفتار کرنا۔۔۔۔۔۔

آپ پہلے وہ کیجیے۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ بہت آرام سے بولا۔۔۔۔۔۔۔۔انسپکٹر نے محسوس کیا کے

اُسے دھمکانا یا بھٹکانا ممکن نہیں۔۔۔۔۔اُس کی آنکھوں میں

دہکتی نفرت اور بدلے کی آگ آسانی سے بجھنے والی نہیں تھی

ہمیں ہمارا کام پتہ ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔نام بتایئے

انسپکٹر کرسی پر بیٹھتے ہوئے فلک سے مخاطب ہوا۔۔۔ارحم نے اُسے اشارہ کیا تو وہ انسپکٹر کے سوالوں کے جواب دینے لگی۔۔۔۔

فلک سر جھکائے اپنے آنسو پیتے ہوئے کم لفظوں میں اُسے سارا واقعہ بتاتی گئی سکندر کا شادی کے وقت اچانک اندر گھس آنا

اُسے اٹھا کر لے جانا

اپنا بھاگنے کی کوشش کر کے ناکام ہونا

سکندر کا لاکھ منتوں کے بعد ذبردستی کرنا

وہ کہتے کہتے ارحم کے سینے سے لگ گئی

ارحم لب بھینچے بیٹھے رہا۔۔۔

اُس کے لیے کس قدر مشکل لمحہ تھا کوئی اندازہ بھی نہیں لگا سکتا تھا۔۔۔۔۔

فلک جی آپ سوچ سمجھ کر یہ شکایت لکھوا رہیں ہے یا کسی کے دباؤ میں آکر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

انسپیکٹر اُسے غور سے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا

جی۔۔۔۔۔۔۔۔سوچ سمجھ کر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ سر جھکائے بولی

۔

جو کچھ ہوا اُس کا کوئی گواہ ہے۔۔۔۔کوئی تھا جس نے سکندر اور آپکو دیکھا ہو آپ سمجھ رہی ہے نہ

اُسے سارا واقعہ جان کر فلک سے شاید ہمدردی محسوس ہوئی تبھی نہایت نرمی سے بولا فلک نے سر نفی میں ہلا دیا

ٹھیک ہے آپ جا سکتی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔
انسپیکٹر نے اُس کے انگوٹھے کے نشان لگا کر اُسے جانے کی اجازت دی۔۔۔۔ارحم اُسے لیے کھڑا ہو گیا۔۔۔۔۔

اُمید ہے آپ جلد سے جلد اُس مجرم کو گرفتار کریں گے۔۔۔
وہ انسپیکٹر کی جانب دیکھتے ہوئے بولا اور فلک کا ہاتھ تھامے باہر نکل گیا۔۔۔۔۔۔۔

انسپیکٹر اُن دونو کو جاتے دیکھ فون نکال کے نمبر ڈھونڈنے لگا

وہ دونوں گھر پہنچے تو وہاں ایک نئی پریشانی منتظر تھی۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

گھر پہنچے تو ایک نئی پریشانی اُن کی منتظر تھی

آبان اور اُس کے ماں باپ گھر پر آکر واویلا کر رہے تھے۔۔

آبان سر جھکائے خاموش کھڑا تھا اُس کے باپ کے چہرے پر

ناگواری اور غصّہ تھا جب کے ماں زوروں سے فلک پر بہتان

کستی پورے خاندان سمیت اُسے کوسے جا رہی تھی۔۔۔۔

اماں بس کھڑی آنسو بہا رہی تھی

آس پاس کے لوگ بھی اپنی دیواروں سے کھڑے تماشے کا حصہ بن رہے تھے

لو آگئی تمہاری کلنکنی بیٹی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کیوں لڑکی کل کوئی کسر باقی رہ گئی تھی۔۔۔۔جسے پورا کرنے نکل پڑی آج اپنے محبوب کی طرف۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اُسے ارحم کے ساتھ اندر آتے دیکھ وہ اُس کی طرف آکر کڑوی نگاہوں سے گھورنے لگی

فلک کی خوف سے آنکھیں پھیل گئی۔۔۔۔اُس نے سانس روکے ارحم کی جانب دیکھا جو اُن سب کو غصے سے دیکھ رہا تھا

جب کے اُس عورت کی بات سے تواُس کے بدن میں آگ لگ گئی

زبان سنبھال کر بات کیجئے میری بہن سے۔۔۔۔۔۔,۔۔۔۔۔ وہ غصّے سے مگر آہستہ بولا۔۔۔ شمع آکر فلک کے ساتھ کھڑی ہو کر اُسے خود سے لگا گئی

واہ میاں۔۔۔۔۔۔۔بہن کو تو خود سنبھال نہیں پائے ۔۔۔۔اور اب ہمیں اس سے بات کرنے کی تہذیب سکھاؤ گے۔۔۔۔۔۔۔۔۔بات کرنے تو کیا یہ شکل دیکھنے لائق نہیں ہے۔۔۔۔۔۔اپنے یار کے ساتھ منہ کالا کر کے آئی ہے۔۔۔۔۔۔۔

وہ لہجے۔میں مزید حقارت لیے بولی فلک گردن جھکائے آنسُو زمیں پر گرانے لگی

تواب آپ کیا کرنے آئی ہے یہاں۔۔۔۔
ارحم نے تھکے لہجے میں کہااور آبان کی طرف دیکھاجو خاموش کھڑا تھا

پوچھنے آئی ہوں اس بے حیالڑکی سے کے اگراپنے یار کے ساتھ ہی بھاگنا تھاتوپہلے ہی بھاگ جاتی۔۔۔شادی کے دن ہمیں پوری برات کے سامنے ذلیل کیوں کروایا
ہمارے خاندان کوسب کے سامنے بے عزت کیوں کیا۔۔۔۔۔

میرے بیٹا یہاں برات لے کر کھڑا تھا اور خود نکل پڑی اپنے یار کے ساتھ سہا گرات منانے۔۔۔۔

وہ زوروں سے چلا کر فلک پر بہتان باندھنے لگی۔۔ ارحم نے غصّے سے دانت بھینچے آگے بڑھ کر جواب دینا چاہا لیکن اماں اُسے روک کر خود آگے بڑھی

بہن جی بس کیجئے۔۔۔۔ میری بچی کا کوئی قصور نہیں ۔۔۔۔۔۔۔وہ آدمی اُسے زبردستی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اُن کے لہجے میں بے بسی اور تڑپ پر فلک کا دل خون کے آنسُو رونے لگا

زبردستی۔۔۔۔ بس بس ہمیں نا سکھاؤ۔۔۔۔۔۔۔۔

آبان کی ماں اُن کی بات کاٹ کے بھڑک اٹھی

دنیا دیکھی ہے ان آنکھوں سے۔۔۔۔۔گھر لڑکیوں سے بھرا پڑا تھا اور وہ صرف تمہاری اس بیٹی کو ہی کیوں لے گیا۔۔۔۔۔۔

ضرور پہلے سے ہی نین مٹکے چل رہے ہونگے

بناشہ کے کوئی مرد اتنا آگے نہیں بڑھتا۔۔۔۔۔

فلک پر ایک حقارت اور نفرت آمیز نظر ڈالتے ہوئے بولی

۔۔۔۔

آبان نے بھی ایک نظر فلک کو دیکھا جو سر تا پیر بدلی ہوئی تھی

اُس کا دل اپنی ماں کی باتوں سے متفق نہیں تھا لیکن اُس کے پاس کوئی لفظ نہیں تھے نا فلک میں لیے نا فلک کے خلاف

شاید اس لیے کیوں کے کسی مرد کا ظرف اتنا بڑا نہیں ہوتا کے ایک داغ کو اپنے ماتھے پر سجا لے

آبان کا باپ خاموش بیٹھا تھا بیوی جو ساری کسر پوری کر رہی تھی

خُدا کا شکر ہے جو اُس نے پہلے ہی سچ دکھا دیا ورنہ ایسی ناپاک لڑکی کو اپنی بہو بنا کے ہم تو کہیں کے نہیں رہ جاتے جانے کب سے اپنے عاشق کے ساتھ رنگ رلیاں مناتی آ رہی ہے

اُس عورت کا زہر اگلنا جاری تھا ارحم اُسے غصے سے گھورنے لگا اور پہلی دفعہ اُسے فلک کی شادی ٹوٹنے کا افسوس نہیں ہوا۔۔۔۔

ہم تو شریف لڑکی سمجھ کر اسے اپنی بہو بنانے آئے تھے اگر پہلے پتہ ہوتا کے ایسے لکشن ہے تو اس سے شادی کرانے سے بہتر اپنے بیٹے کو کنوارا ہی رہنے دیتے

ارحم نے اُن کی بات کا جواب دینے کے لیے غصے سے منہ کھولا لیکن اُس سے پہلے شمع بول پڑی

اگر کنوارا رہنے دیتی آپ تو اس کی قیمت کیسے وصول کرتی۔۔۔۔۔۔جو آپ نے میرے ابا سے وصول کی ہے۔۔۔۔۔۔

وہ فلک کو تھامے غصے سے بولی۔۔۔۔۔

ارحم اس بات سے لاعلم تھا وہ حیران ہوا۔۔۔اماں نے اُسے غصے سے دیکھا اور آبان نے چونک کر سر اٹھایا

اور اب جب خدا کے کرم سے آپ ایسی لڑکی کو بہو بنانے سے بچ ہی گئی ہے تو یہاں آکر بین کیوں کر رہی ہے گھر جا کر شیرنی بانٹوں نہ۔۔۔۔۔۔اور ہاں جاتے ہوئے وہ پیسے ضرور دے کر جانا جو تم نے میرے ابا سے اپنے بیٹے کی قیمت لگا کر وصول کیے تھے۔۔۔۔۔

شمع نے اپنے اندر کی بھڑاس نکالی وہ جانتی تھی کے رحمت نے کس کیس طرح جگاڑ کر کے اُن کے چونچلے پورے لیے تھے آبان کی ماں منہ آنکھیں کھول کر شمع کو دیکھنے لگی

اللہ اللہ زبان تو دیکھو اس لڑکی کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ضرور یہ بھی اپنی بہن کے کالے کارناموں میں اُس سے ملی ہوئی ہو گی۔۔۔

وہ شمع کو کڑوی نظروں سے دیکھتے ہوئے بولنے لگی

بس کیجیے۔۔۔۔۔۔۔اور خدا کے لیے نکل جائیے اس گھر سے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔آپ لوگوں کو جو بھی تکلیف ہوئی اُس کے لیے میں معافی مانگتا ہوں۔۔۔۔۔۔

ارحم بے زار اور تھکے تھکے لہجے میں بولتا ہوا اندر چلا گیا آبان کی ماں نے فلک اور شمع کو دیکھ کر ہنکارا بھرا

اب بھی وقت ہے سنبھال لو اپنی بیٹیوں کو ایک تو اپنا منہ کالا کرا کر بیٹھی ہے دوسری کے بھی تیور کچھ اچھے نہیں نظر آرہے یہ نہ ہو یہ بھی کسی امیر زادے کو پکڑ کر فرہو جائے

جاتے جاتے وہ اماں کو دیکھ کر اُن کے زخموں پر نمک مرچ لگانا نہیں بھولی۔۔۔۔۔

آبان بھی ایک نظر فلک کو دیکھتا اپنے باپ کے پیچھے وہاں سے نکل گیا۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

بہادر شاہ کو خبر ملی کے ارحم نے سکندر کے خلاف کیس کیا ہے تو اُس نے غصے سے فون دیوار پر دے مارا۔۔۔۔۔

سکندر کی ماں گھبرا کے اُن کے غصّے سے تپے چہرے کو دیکھنے لگیں

کیا ہو گیا جی۔۔۔۔۔ کیوں اتنا غصّہ ہو رہے ہیں

وہ ڈرتے ڈرتے بولیں۔۔۔۔

تمہاری نالائق اولاد کے ہوتے ہوئے کچھ اچھا ہو سکتا ہے بھلا۔۔۔ کتنی دفعہ سمجھایا تھا کے الیکشن کے بیچ میں ہمارا نام خراب نہیں ہونا چاہیے۔۔۔ لیکن اِس کی وجہ سے سب اُلٹ ہو گیا۔۔۔ میری ساری محنت مٹی میں۔ ملنے والی ہے

بہادر شاہ غصے سے بھڑک اٹھا

ہوا کیا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ سیڑھیاں اترتے ہوئے اُن کی بات سن چکا تھا سنجید گی سے

بولا تو بہادر شاہ اُس کی طرف متوجہ ہوا

اُس لڑکی نے پولیس کمپلینٹ لکھوائی ہے تمہارے

خلاف۔۔۔۔۔

کڈنیپنگ اور ریپ کا کیس کیا ہے تم پر۔۔۔۔۔۔

بہادر شاہ نے ضبط سے اسے دیکھا۔۔۔۔۔

اور کمپلینٹ لکھی کس نے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ نیلی انکھوں میں سنجیدگی لیے اُنہیں دیکھنے لگا

شاید تم نئے کمشنر کو نہیں جانتے۔۔۔۔۔آجکل پورے علاقے کی جانچ پڑتال میں لگا ہوا ہے وہ۔۔۔۔۔۔اور اُسے خریدنا آسان کام۔ نہیں ہے۔۔۔۔۔۔نا میں اس وقت کوئی رسک لے سکتا ہوں

بہادر شاہ بیزاری سے بولا جیتنے کی لالچ میں وہ اپنی امیج کو سدھارنے کے لیے بہت کوششیں کر چکا تھا اور ان سب رائیگا جاتی نظر آرہی تھی

I don't care۔۔۔۔۔۔

وہ بیزار چہرہ بنا کے کر کہتا باہر نکل گیا۔۔۔۔۔

دیکھ لیا۔۔۔۔۔۔۔۔ابھی بھی اسے کوئی فرق نہیں پڑ رہا۔۔۔۔۔۔۔۔

بہادر شاہ نے غصّے سے اس کی پشت کو گھورا

جانے دیجئے وہ سنبھال لیگا۔۔۔۔۔۔۔۔

اُس کی ماں نے اپنے بیٹے کا دفعہ کیا لیکن وہ ہنکارا بھر کر وہاں سے نکل گیا۔۔۔۔

شاید ماں باپ اپنی اولاد کی غلطیوں کو اس لیے غلط نہیں مانتے کیوں کے پھر سوال اُن کی پرورش اور تربیت پر آتا ہے۔۔۔شاید وہ اپنے بیٹے کو بہادر اور دلیر بناتے بناتے اُسے

انسان بنانا بھول جاتے ہیں۔۔۔۔۔۔اُسے جیتنا سکھاتے سکھاتے دوسروں کی زندگی سے کھیلنا سکھا دیتے ہیں

اس وقت بھی سکندر کے گناہ سے زیادہ۔۔۔۔۔ایک۔لڑکی کے برباد ہوئے وجود سے زیادہ۔۔۔۔اُس کے گھر والوں کی تکلیف سے زیادہ انہیں اپنے اپنے مسئلوں کی پڑی تھی۔۔۔۔۔۔

بہادر شاہ کو اپنی جیت کی۔۔۔۔۔۔

اُن کی بیگم کو اپنے بیٹے کے جیل جانے کی۔۔

اور سکندر کو اپنی ضد اپنے جنون کی۔۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔ

وہ چھت پر آکر بیٹھا تھا۔۔۔۔۔۔آج کسی چہرے کو دیکھ کر اپنے دل کو سکون پہچانے کی خاطر نہیں بلکہ اپنے اندر جمع ہوئے غبار کو تنہائی کی نظر کرنے کے لیے۔۔۔اُس کی سرخ آنکھوں میں ہلکی ہلکی سی نمی تھی اور چہرے پر برسوں کی تھکان۔۔۔۔۔۔

کبھی نقصان کا ایک ایسا لمحہ آتا ہے جس کی ہم شدّت سے واپسی کی دعا کرتے ہیں۔۔۔تاکہ اُس لمحے میں خود کو نقصان سے بچالیں۔۔۔۔۔۔۔۔پر وقت بہت بیری ہے کبھی لوٹ کر نہیں آتا۔۔۔ہمیں اُس نقصان سے بچنے کا ایک اور موقع نہیں دیتا۔۔۔۔۔۔

سنسان گھر میں دروازے کی دستک چھت تک سنائی دی تو وہ اپنے خشک لبوں کو تر کرکے اٹھتا ہوا نیچے آگیا

دروازہ کھولتے ہی اُس کے چہرے پر تناؤ بڑھ گیا سکندر کو اپنی چوکھٹ پر کھڑے دیکھ اُس کے خون میں اُبال اٹھا۔۔۔۔

اُس اُبال نے دل میں سامنے والے کو جان سے مار دینے کا جوش بھر دیا لیکن اُس جوش کو اپنی مُٹھی میں بھینچے وہ خود کو۔روکنے لگا کیوں کے سکندر کو اتنی آسان موت دے کر اُسے آزاد نہیں کرنا تھا

سکندر اُس کے چہرے کے بدلتے تاثرات اور محظوظ ہوتا مسکرایا اور سائڈ سے اندر آگیا

تمہاری ہمت کیسے ہوئی یہاں آنے کی۔۔۔۔۔۔۔

ارحم نے اُس کا راستہ روکتے ہوئے سرد لہجے میں پوچھا اماں بھی پیچھے کھڑی تھی اُن کا دل۔خوف سے دھڑک رہا تھا

تیری بہن کی پیمنٹ دینا بھول گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ آہستہ آواز اور طنزیہ لہجے میں بولا۔۔ارحم نے اُس کا گریبان پکڑ کر کھینچا۔۔۔۔

نکل جا یہاں سے۔۔۔۔۔۔۔۔۔ورنہ تیرا غرور ٹوٹنے سے پہلے تیری سانس نا ٹوٹ جائے۔۔۔۔۔۔۔

ارحم سرخ آنکھوں سے اسے گھورتا اُس کے منہ پر بولا سکندر ہنسا

پھر سے مت کر یار۔۔۔۔۔ایک بہن اور ہے تیری۔۔۔اُس پر تو ترس کھا۔۔۔۔۔۔۔

اُس کی آنکھیں اُس کی ہنسی اُس کا ایک ایک انداز ارحم کے دل و جان میں زہر بن کے اترنے لگا۔۔۔ سکندر سر سے پیر تک اُس کی مردانگی پر ہنس رہا تھا۔۔۔۔۔۔

اماں بھی نفرت سے اُسے دیکھنے لگی اُن کا دل اس خوشیاں اجاڑنے والے کو شدت سے بد عادے رہا تھا

میرا بس چلے تو تجھے بوٹیوں میں تقسیم کر کے گاؤں کے چوراہے پر پھینک دوں۔۔۔۔۔

ارحم نے اُسے دھکّا دیکر پیچھے کیا

لیکن تیرا بس نہیں چلتا۔۔۔۔۔۔تو تو بس بول سکتا ہے۔۔۔

سکندر سنبھل کر اُس کے قریب آیا

وہ کیا ہے نہ تو تھوڑا شریف ہے۔۔۔اور مجھ سے بھڑنے کے لیے اندر کمینہ پن چاہیے

مجھے دیکھ۔۔۔۔۔ایک ساتھ تیرے پورے خاندان کی عزت کا قیمہ بناڈالا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اُس نے ارحم کو مزید سلگایا۔۔۔ارحم نے ایک زوردار مکّہ اُس کے منہ پر رسید کیا وہ لڑکھڑا کر آنگن میں پڑے برتنوں پر گرا۔۔۔۔اماں نے دل تھام لیا

زوردار چھنک کی آواز پر۔ شمع اور فلک بھی باہر

نکلی۔۔۔۔۔۔۔۔۔سکندر کو دیکھتے ہی فلک سانس روکے

پیچھے دیوار سلگ گئی اُس کے ہاتھ پیر لرزنے

لگے۔۔۔۔۔۔۔۔۔دل دھڑکنا بھولا۔۔۔۔۔۔۔آنکھیں

خوف سے پتھرا گئیں۔۔۔۔۔اور اپنے جسم کے ہے انگ

سے درد کی لہریں اٹھتی محسوس ہوئی

جان نکال دینے والا درد۔۔۔۔۔۔

شمع گھبرا کر اُس کو طرف متوجہ ہوئی اور اُس کا بازو تھام لیا

سکندر نے سر اٹھا کر انکھوں میں غصّہ لیے ارحم کو دیکھا لیکن۔

پھیر اچانک مسکرا دیا۔۔۔۔۔۔۔اور اٹھ کے کھڑا ہوتا ہتھیلی

سے اپنا بازو جھٹکنے لگا۔۔۔

چل اتنا تو معاف ہے تجھے۔۔۔۔۔آگ جو زوروں کی لگی ہے۔۔۔۔۔

وہ مسکراتے لبوں سے بولا۔۔۔۔۔۔۔۔فلک دیوار سے لگی زمین پر بیٹھتی چلی گئی اُس کے لب لرزنے لگے۔۔۔سانسیں گلے میں اٹکنے لگی۔۔۔۔دل سوز مناظر آنکھوں کو بھگونے لگے

شمع اپنی جگہ پر سن اُسے دیکھ کر آنسو بہانے لگی

نکل جا یہاں سے۔۔۔۔۔۔۔۔

ارحم نے شعلہ بار نگاہوں سے سکندر کو گھورتے ہوئے کہا

چل میں جاتا ہوں یار۔۔۔۔بس ایک بار اپنی بن بیاہی دلہن کے دیدار کرنے دے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ ارحم کو ونک دیتے ہوئے بولا ارحم نے جبڑے بھینچے اُسے دونوں ہاتھوں سے دھکیلا وہ ہنستا ہوا دروازے کی طرف گرتا چوکھٹ کو تھام گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

لیکن نظر پیچھے فلک پر پڑی تو ہنسی تھم گئی۔۔آنکھیں سنجیدہ ہو کر اُس پر ٹھہر گئیں۔۔۔۔۔۔۔۔دل کے حصے میں نا معلوم سا درد محسوس ہوا

وہ سر سے پیر تک بکھری ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔

سکندر اُس کی شادابی کو اُجاڑ چکا تھا۔۔۔۔۔

اُس کی پلکیں آج بھی خوف سے لرز رہی تھی۔۔۔۔۔

سکندر کو بے خود کر رہی تھی۔۔۔۔۔

انجانے جذبوں کو ہوا دے کر بھڑ کا رہی تھی

ارحم نے نفرت بھری نظر اُس کے چہرے پر ڈال کر ایک اور دھکّا دیا اور دروازہ اُس کے منہ پر بند کر دیا۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔ

رک جا۔۔۔مان لے اپنی ماں کی بات۔۔۔۔۔۔۔کیوں اُن لوگوں سے لڑنے کی ٹھان کر بیٹھا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔ہم اُن کے مقابلے کے نہیں ہے بیٹا۔۔۔۔۔۔۔۔

بوڑھے ماں باپ اور دو بہنوں کا اکلوتا سہارا ہے

تو۔۔۔۔۔۔ہم غریبوں کی کل دولت ہے۔۔۔۔تجھے کچھ کر

دیا ظالموں نے تو کیسے جیئے گے ہم۔۔۔۔۔۔۔

اماں اُس کا چہرہ تھامتے ہوئے بے بسی سے بولیں

میں کیسے جیوں گا اماں اس بوجھ کو سر پر لے کر کے میں نے

اپنی بہن کو انصاف نہیں دلایا۔۔۔۔ایسی زندگی سے تو

موت ہی اچھی ہے نہ۔۔۔۔۔

وہ نظریں جھکائے ہارے ہوئے لہجے میں بولا اماں کا دل جیسے

کسی نے مُٹھی میں بھینچ لیا ہو

اُس نے نظریں اٹھا کے اپنی ماں کو دیکھا

مت روک مجھے۔۔۔۔۔جب تک اُسے اس کے انجام تک نہیں پہنچا دیتا۔۔۔میری ایک ایک سانس مجھ پر قرض ہے۔۔۔۔۔۔

دعا دے بس۔۔۔۔۔

اُس نے سر جھکایا تو اماں نے کانپتا ہوا ہاتھ اُس کے بالوں میں پھیرا۔۔۔۔۔

انسپیکٹر نے ارحم اور سکندر کو پولیس اسٹیشن بلایا تاکہ اُن دونوں کی آپس میں صلح کرا سکے۔۔

ارحم فلک کو بھی ساتھ لے کر جا رہا تھا اور اماں کا دل ہول رہا تھا کے جانے کیا ہو۔۔۔۔۔

فلک کسی کو بتا نہیں سکتی کے اُس کے دل پر کیا گزر رہی ہے

اپنی عزت اُجڑ جانے کا غم الگ۔۔

باپ کی بیماری کا دکھ الگ۔۔

سکندر کے لیے دل میں جلتی نفرت الگ

اور اپنے بھائی کی جان کا خوف الگ

وہ چاروں اور سے گھری ہوئی تھی۔۔۔

نظریں جھکائے ارحم کے پیچھے پیچھے چلتی وہ پولیس اسٹیشن میں داخل ہوئی جہاں سکندر اور بہادر شاہ پہلے سے ہی موجود تھے۔۔۔۔

آیئے بیٹھے۔۔۔۔۔۔۔

انسپیکٹر نے فلک اور ارحم کو بیٹھنے کا اشارہ کیا۔۔۔۔۔۔۔

سکندر چیئر جھلاتا غور سے اُسے دیکھنے لگا۔۔

آپ سب میرے بلانے پر یہاں آئے اُس کے لیے بے حد شکریہ۔۔۔۔۔۔

انسپیکٹر اپنی جگہ سنبھالتے ہوئے بولا

سکندر صاحب۔۔۔۔۔ مس فلک نے آپ پر ریپ اور کڈنیپنگ کا کیس کیا ہے۔۔۔۔ کیا کہنا ہے آپ کا اس بارے میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

انسپیکٹر نے سکندر کو مخاطب کیا فلک نے اُس کی چبھتی نگاہوں کی تپش سے ڈر کے چہرہ پھیر لیا

بے حجابانہ وہ سامنے آگئے۔۔۔۔۔۔۔

اور جوانی جوانی سے ٹکرا گئی۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ مسکراتا ہوا فلک کو دیکھنے لگا ارحم کے تن بدن میں۔آگ لگ گئی اُس نے اٹھ کر ایک زور لات کرسی پر ماری سکندر کرسی گرنے سے پہلے ہڑ بڑا کے اپنی جگہ سے اٹھا اور شعلہ بار نگاہوں سے ارحم کو گھورتا اُس پر جھپٹ پڑا

فلک گھبرا کر اپنی جگہ سے اٹھ گئی۔۔۔

بہادر شاہ اور انسپیکٹر نے بمشکل دونوں کو پکڑ کے مار پیٹ سے روکا

آپ دونوں اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ جائیے۔۔۔۔۔

میں نے یہاں بات کو سلجھانے کے لیے بلایا ہے آپ لوگ اسے بڑھانے کی کوشش مت کیجئے۔۔۔۔بیٹھئے۔۔۔۔۔۔۔۔

انسپیکٹر سخت لہجے میں باآواز چلایا ارحم نے سر جھٹکا اور پیچھے ہو گیا

سکندر بھی اپنی شرٹ درست کرتے واپس اپنی جگہ بیٹھ کر اُسے گھورنے لگا

دیکھیے بات اگر عدالت تک جائے گی تو آپ دونوں کے لیے ہی اچھا ثابت نہیں ہو گا۔۔۔۔۔آپکے اور آپ کے۔بزنس

کے نام پر کیچڑ اچھال کر اس کی ریپوٹیشن خراب کی جائے گی

اور۔۔۔

انسپیکٹر نے ارحم۔ کو دیکھا

آپ کی۔ بہن کے لیے مسئلے کم ہونے کی بجائے اور بڑھ

جائے گے۔۔۔۔

اس لیے میری صلح ہے کے آپ دونوں عدالت سے باہر ہی

آپسی سہمتی سے اس مسلے کو سلجھالے

وہ دونوں ہاتھ آپس میں الجھائے تحمل سے بولا

میں آپ کی بات سے متفق ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔اس لڑکی کو منہ بند کرنے کے لیے جو بھی قیمت چاہیے ہم دینے کو تیار ہے

بہادر شاہ فوراً بول پڑا۔۔۔

مجھے منظور ہے لیکن ایک شرط کے ساتھ۔۔۔۔۔

ارحم نے آرام سے جواب دیا سکندر سمیت سن اُس کی شرط سننے کے منتظر تھے

ایک رات کے لیے شاہ صاحب اپنی بیٹی کو میرے پاس بھیجیں گے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ ذرا آہستہ سے بولا سکندر اور بہادر شاہ کے چہرے ایکدم سے رنگ بدل گئے جس سے ارحم کو بے حد سکون ملا

بھلے بعد میں۔ منہ بند کرنے کے لیے میں اُسے ان کی قیمت کے ساتھ اپنا بھی سب دے دوں گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ مُسکرا کر کہتا کرسی سے ٹک گیا لیکن اگلے لمحے سکندر نے اُس کا گریبان پکڑ کر اُسے اٹھایا

میری بہن کا نام لیگا تو۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اُس کے منہ پر چینخ پڑا فلک نے آنکھیں زور سے میچ لی

ارحم اُس کی حالت پر ہنسا

کیوں تیری بہن کا نام بھی برداشت نہیں ہوا۔۔۔۔۔۔۔۔

اتنی غیرت ہے تو میری بہن کے ساتھ ذبردستی کرتے وقت خیال کرلیتا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ دانت پیس کر بولا سکندر نے سر زور سے اُس کے منہ پر مارا اُس کے حواس سن ہو گئے وہ لڑکھڑا کر پیچھے ہوا۔۔۔۔ سکندر اُسے مارنے کو بڑھا لیکن بہادر شاہ نے اُسے روک لیا

آپ دونوں شانت ہو جایئے پلیز۔۔۔۔۔۔۔۔۔

انسپیکٹر بھی بیچ میں آکر بولا

انسپیکٹر۔۔۔۔۔ میری بہن کی عزت اتنی سستی نہیں جو اس کی دولت کے آگے بک جائے۔۔۔۔۔۔۔۔ میرے جیتے جی یہ

کبھی نہیں ہو گا۔۔۔۔۔۔۔اب ملاقات کورٹ میں ہو گی۔۔۔۔

ارحم اپنے زخمی لب سے خون صاف کرتا مضبوط لہجے میں بولا اور فلک کا ہاتھ تھامے وہاں سے نکل گیا

سکندر جھٹک کر اپنا آپ چھڑاتا پر سوچ نظروں سے اُسے دیکھنے لگا

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

عصر کی اذان سن کر اُس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔۔۔

اُس کا دل اُسے ہمیشہ کی طرح نماز کے لیے آواز دے رہا تھا لیکن اب وہ اُس پکار پر اٹھ کے نماز ادا نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔۔۔

وہ خود کو خدا کے سامنے کھڑے ہونے کے قابل نہیں سمجھتی تھی۔۔۔۔۔اُسے اپنا وجود اُس پاک مقام کے قابل نہیں لگتا تھا۔۔۔۔۔

پندرہ سے زیادہ دن گزر چکے تھے آج عدالت میں پہلی سنوائی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔سکندر کے جیل جانے سے پہلے ہی اُس کی ضمانت ہو چکی تھی وہ چاہتا تو اوپر کے۔لوگوں کو خرید کے اس کیس کو ختم کرنے کی کوشش کر سکتا تھا لیکن

ارحم کے ساتھ یہ جنگ لڑنے میں اُسے مزا آرہا

تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اب اُس کھیل کا فل مزہ لے کر جیتنا چاہتا تھا۔۔

بہادر شاہ نے اپنے بیٹے کے لیے ملک کے مشہور ترین وکیل کو

اپوائنٹ کیا تھا۔۔

رحمت صحت مند ہو کر گھر آگیا تھا لیکن اِس کے لبوں پر ایک

چپ لگی ہوئی تھی۔۔۔۔۔ شمع اپنے اماں ابا کا پورا خیال رکھ

رہی تھی۔۔۔۔ فلک تو اپنے کمرے اور اپنے خاموشی کے

خول میں قید ہو کر رہ گئی تھی

دل شدت سے دعا مانگ رہا تھا کے اُس کے بھائی کی کوششیں جیت جائے۔۔۔۔۔اُس کے گنہگار کو خدا سزا دلوا دے۔۔۔۔

اُس کے درد کا ازالہ ہونا ناممکن تھا لیکن سکندر کو سزا ملنا اُس جیسی اور لڑکیوں کے لیے شاید کام اجائے۔۔۔

کوئی اور ایسا گناہ کرنے سے پہلے اُس کے انجام کو سوچ کر قدم روک لے۔۔۔۔۔

گاؤں والے اُن کے منہ پر اور پیٹھ پر باتیں کر رہے تھے۔۔۔۔اُن پر افسوس جتا رہے تھے کے وہ کیس کے چکر میں اپنی بیٹی کو سرے عام رسوا کے رہے ہیں۔۔۔۔

Zubi Novels Zone

کچھ اعتراض کر رہے تھے کے ایسی باتوں کو دبا دینا چاہیے ورنہ آنے والی نسل پر اثر پڑے گا۔۔۔۔۔یہ باتیں ہوتی رہی تو بچوں کے ذہن پر اثر پڑیگا

بس بات نا کرنا۔۔۔۔

دبا دینا۔۔۔۔۔

چھپا لینا۔۔۔۔

لحاظ کر لینا۔

خاموش رہ لینا

یہ سب ہی کیوں سوچتے ہے سب۔۔۔

اور کیا چھپا دینے سے سچ میں اُن کے بچوں کے ذہن پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔۔۔۔۔۔

پھیر یہ گنہگار کیس دنیا میں جنم لیتے ہے

کیوں کے اس دنیا میں تو سب چھپا ہی دیا جاتا ہے

ارحم کو لوگوں کی باتوں کی کوئی پرواہ نہیں تھی

وہ اپنے ارادے میں پتھر کی طرح مضبوط بن کر کھڑا

تھا۔۔۔

اماں نے بار بار اُسے سمجھانے کی اُسے روکنے کی کوشش کی

لیکن وہ نہیں مانا

ایسا نہیں تھا کے وہ فلک کی دشمن تھیں۔۔۔۔۔۔۔۔اُنہیں۔

اسکے درد کا احساس نہیں تھا بس وہ ماں تھی اپنی اولاد کے غم

میں مر کے بھی اُس کے بارے میں ہی سوچ سکتی تھی۔۔۔

فلک کے ساتھ جو ہوا وہ۔اُسے بدل نہیں سکتی تھی اُس پر بس رو سکتی تھی

لیکن اُس واپس نا آنے والے وقت کی جنگ میں اپنے بیٹے کو قربان نہیں کے سکتی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

شمع۔۔۔۔۔۔

حیا نے آہستہ سے آواز دی مقصد اپنی سوچ میں کھوئے اُس شخص کو اپنی موجودگی کا احساس دلانا تھا۔۔۔۔

اور وہ کامیاب بھی ہوئی۔۔۔۔۔۔۔ارحم نے چونک کے سر اٹھایا۔۔۔

سامنے وہ چہرہ جس نے اُسے محبت کے معنی سے متعارف کروایا تھا۔۔۔ جسے پہروں سوچ کر وہ سکون محسوس کرتا تھا۔۔۔۔۔۔ جو اُس کے دل میں آباد تھا۔۔۔۔

کتنے وقت بعد وہ اُسے دیکھ رہا تھا اور دل دعا کر رہا تھا کے بس دیکھتا رہے۔۔۔۔

اپنے غم میں وہ خود کو بھلا چکا تھا۔۔۔ اُس کا دل ویراں ہو چکا تھا۔۔۔ سارے احساس جذبات مٹی کا ڈھیر بن چکے تھے۔۔۔

لیکن اُسے دیکھ کر دل نے ہمیشہ کی طرح دھڑک کر خود کے ہونے کا احساس دلایا

حیا اُس کے یوں بنا پلک جھپکے دیکھنے پر تذبزہو کر انگلیاں چٹخانے لگی۔۔۔۔۔۔۔۔

اُسے یہاں آنے سے منع کیا گیا تھا لیکن وہ دل۔ کے ہاتھوں مجبور ہو کر اپنی ماں سے اپنا کچھ سامان بھولنے کا بہانا کر کے وہاں آئی تھی۔۔۔۔۔۔

اُسے نہیں پتہ تھا کہ وہ ارحم کو دیکھنے کی اتنی عادی ہو گئی کے چند روز نا نظر آنے پر اُس کا دل تڑپنے لگا۔۔۔

پہلے بھی تو وہ چھت پر آکر خاموش بیٹھ جاتا تھا تو وہ چپکے سے اُسے دیکھنے لگتی تھی لیکن اب تو کچھ دن سے وہ نظر ہی نہیں آتا تھا

شمع۔۔۔۔۔۔۔۔ گھر پر ہے۔۔۔۔۔

وہ نظر اُٹھا کے اُسے دیکھتے ہوئے بولی وہ خاموش رہا۔۔۔

اُسے دیکھتا رہا۔۔۔۔۔

اُس کی آنکھیں ہمیشہ کی طرح مسکرا نہیں رہی تھی

چہرے پر پہلے سی شوخی نہیں تھی۔۔۔۔۔۔

لبوں پر۔ مسکراہٹ نہیں تھی۔۔۔۔۔۔۔

لیکن پھر بھی حیا کا دل زوروں سے دھڑک رہا تھا۔۔۔

وہ اِدھر اُدھر دیکھنے لگی سمجھ نہیں آیا کیا کرے۔۔۔۔

آئی تو اُسے دیکھنے ہی تھی لیکن اب دل پاگل سا ہو رہا تھا وہاں رکتے ہوئے

ارے حیا۔۔۔۔ تم۔۔۔۔ یہاں

شمع باہر نکلتے ہی حیرت سے اُسے دیکھتے ہوئے بولی حیا نے گڑ بڑا کر اُسے دیکھا۔۔۔۔۔۔جب کے ارحم کی نظریں اب بھی اُس پر ٹکی تھی۔۔۔۔

ہاں وہ میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میں یہاں۔۔۔۔۔۔

اُسے بولنا نہیں سوجھا

تم وہاں کیوں کھڑی ہو اندر آؤ نا۔۔۔۔

شمع مُسکرا کر بولی تو وہ سر ہلاتے ہوئے آگے بڑھی۔۔۔۔

ارحم نے اُس کی خوشبو کو اپنی سانسوں میں محسوس کیا لیکن نظریں اب بھی وہیں تھی جہاں وہ کچھ دیر پہلے تک کھڑی تھی

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

ارحم نے اپنے کیس کے لیے ایک سستا سا وکیل کر لیا تھا۔۔۔

اُسے اُمید۔ تھی کے فیصلہ فلک کے حق میں ہی آئیگا۔۔۔۔

وکیل فلک اور ارحم کے ساتھ کچھ باتیں ڈسکس کرنے لگا تبھی

کورٹ کے باہر سکندر کی گاڑی آکر رکی۔۔۔

آنکھوں پر سن گلاسز چڑھائے۔۔۔۔اپنے شاہانہ انداز میں

چلتا جب وہ آگے بڑھا تو ہر نظر میں اُس کی شخصیت کے لیے

ستائش تھی۔۔۔۔

فلک نے سانس روکے ارحم کا بازو تھام لیا۔۔۔۔۔۔

ارحم نے ایک حقارت بھری نظر اُس پر ڈال کر۔منہ پھیر

لیا۔۔۔۔۔۔

سکندر مسکراتا ہوا اُن کے پاس آیا۔۔۔۔۔۔۔۔

وکیل صاحب۔۔۔۔۔۔۔۔۔ میرے سرکار کا کیس زرا جان لگا کے لڑنا۔۔۔۔ فیس منہ مانگی مل جائے گی۔۔۔۔۔۔

وہ فلک کو سر تا پیر گھورتے ہوئے بولا

اپنی خیر مناؤ۔۔۔ یہ کرم نوازی اپنے وکیل پر دکھاؤ زیادہ کام آئیگی۔۔۔۔۔۔۔

ارحم نے ناگواری سے اُسے دیکھا

یار کیا ہر وقت لڑنے لگتے ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بہن کے سامنے تو سیدھے منہ بات کر لیا کرو۔۔۔۔امپریشن خراب ہوتا ہے

وہ اُسے ونک دیتے ہوئے مسکرایا ارحم نے ایک پل اُسے سنجیدگی سے دیکھا

خُدا کی قسم ہے سکندر۔۔۔۔جب تک تیرے چہرے سے یہ ہنسی نہیں چھین لیتا۔۔۔۔سکون سے نہیں بیٹھوں گا۔۔۔۔۔۔۔اچھا ہی ہو گا جو عدالت تجھے سزا دے دے۔۔۔۔ورنہ ایک بھائی کی سزا تیرے برداشت کے باہر ہو گی۔۔۔۔

وہ ٹھہرے ہے لہجے میں بولا سکندر کی مسکراہٹ سمٹی

تو نے مجھے بہت ہلکے میں لیا ہوا ہے۔۔۔۔

اتنا آسان نہیں ہے مجھے ہرانا۔۔۔

جیتنے کی عادت ہے سکندر کو۔۔۔۔۔ سمجھا۔۔۔

وہ جتاتے ہوئے بولا

اپنے ارادوں کو زیادہ اونچا مت اُڑنے دے۔۔۔۔

بدلا لینے کی سوچ لیکن اپنی اوقات میں رہ کر۔۔۔

وہ اپنے گلاسز واپس لگاتا ہوا بولا

تُجھے اندازہ نہیں ہے۔۔۔۔۔

ایک بھائی دل میں اپنی بہن کے لیے جتنی محبت رکھتا ہے اُس بہن پر بری نظر ڈالنے والے کو تباہ کرنے کی دوگنی طاقت بھی رکھتا ہے۔۔۔۔۔

میرے ارادوں کی مضبوطی کا تجھ جیسا سفاک انسان اندازہ بھی نہیں لگا سکتا۔۔۔۔۔

وہ فلک کے گرد اپنا بازو پھیلائے اُسے اپنے قریب کرتے ہوئے بولا

چل دیکھ لیتے ہیں۔۔۔۔

یہ بھائی کی محبت جیتتی ہے۔

یا میرے جیتنے کی عادت۔۔۔۔۔

وہ۔ مُسکرا کر کہتا آگے بڑھ گیا

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

وکیل نے اُنہیں یقین دلایا کے اُن کا کیس بلکل صاف ہے

۔۔۔اور شاید آج ہی فیصلہ ہو جائے گا

پولیس کمپلینٹ کرنے کے بعد ایک حولدار کی صلاح پر ارحم

نے فلک میں میڈیکل ٹیسٹ کروا لیے تھے جواب بہت کام

آنے والے تھے

کچھ ہی دیر بعد عدالت کی کارروائی شروع ہوئی۔۔۔

اور فلک نے روتے جھجکتے جج کے سامنے خود پر گزری ساری

کہانی بیان کر دی

جج صاحب۔۔۔۔۔۔۔اس کیس میں بحث ومباحثے کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔۔۔۔۔۔

ملزم سکندر شاہ نے ایک معصوم۔۔۔۔غریب لڑکی کو اغوا کر کے اُس کے ساتھ زور ذبردستی کی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔اُس کا بلاتکار کر کے انسانیت کو شرمندہ کیا ہے۔۔۔۔۔

میں آپ سے گزارش کرتا ہوں ایسے مجرم کو کڑی سے کڑی سزا دے کر میری موکل کے ساتھ انصاف کیا جائے۔۔۔اور اس سماج میں۔لڑکیوں کی عزت سے کھیلنے والے ہر حیوان کیلئے ایک مثال قائم کے جائے۔۔۔۔

فلک کے بیان کے بعد اُس کے وکیل نے مودبانہ لہجے میں کہا

سکندر کا وکیل مسکراتے ہوئے کھڑا ہوا

شاید ہمارے وکیل صاحب بھول رہے ہیں کے فیصلہ سنانا ان کا نہیں جج صاحب کا کام ہے۔۔۔۔۔
اور ایک طرفہ گواہی پر فیصلہ کر لینا کوئی انصاف نہیں ہے جج صاحب
وہ اپنا کورٹ درست کرتا ہوا مقابل کھڑے وکیل کو طنز بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے بولا

ہاں یہ سچ ہے کے ہمارے سماج میں لڑکیاں محفوظ نہیں ہے۔۔۔ کئی درندے ایسے ہے جو اُن کی عزت اور زندگی سے کھیل کر اُنہیں تباہ کرتے ہیں۔۔۔۔

لیکن اِس کا یہ مطلب نہیں کے ہر آدمی کو اُسی ترازو میں تولہ جائے۔۔۔۔۔

ضروری نہیں کے لڑکی جس پر اُنگلی اٹھائے وہ واقعی مجرم ہو۔۔۔۔۔۔۔

وہ اپنے پروفیشنل انداز میں بات کے رہا تھا۔۔۔۔۔۔ سکندر شاہ اور بہادر شاہ پر سکون سے بیٹھے تھے۔۔۔

ارحم کے دل کی دھڑکن تیز اور تیز ہو رہی تھی۔۔۔۔

آپ جج ہے ہر روز نئے کیس آتے ہے اس عدالت میں۔۔۔۔ آپ نے بھی دیکھا ہو گا کہ کس طرح قانون کی باریکیوں کا فائدہ اٹھا کے لوگ کسی بھی بے گناہ کو پھنسانے کی کوشش کرتے ہیں

اور ایسا ہی کھیل قانون کے ساتھ مس فلک نے کھیلا ہے۔۔۔۔

سکندر شاہ جیسے شریف اور باعزت انسان پر ریپ کا الزام لگا کر انہیں پھنسانے کی کوشش کی جا رہی ہے مائے لارڈ

مقابل کا وکیل سکندر کی طرف سے صفائی پیش کرنے لگا

او بجیکشن یور آنر۔۔۔۔وکیل صاحب کیس کو غلط رخ دینے کی کوشش کر رہے ہیں

فلک کے وکیل نے اٹھ کر کہا

اپنی بات کو ثابت کرنے کے لئے میں مس فلک سے چند سوالات کرنے کی اجازت چاہتا ہوں۔۔۔۔۔

مقابل نے مودبانہ گزارش کی

اجازت ہے۔۔۔۔۔۔۔

جج نے سر ہلایا۔۔۔ فلک نے ارحم کو دیکھا تو اُس نے اُسے جانے کا اشارہ کرتے ہوئے اُس کے چہرے پر ہاتھ رکھا وہ دوبارہ اُس کٹہرے میں آئی

تو مس فلک۔۔۔۔۔ سب سے پہلے یہ بتائیں آپکی عمر کتنی ہے۔۔۔۔۔

وکیل وٹنز باکس کے قریب آتے ہوئے بولا

انیس سال۔۔۔۔۔۔۔۔۔

فلک نے آہستہ سے جواب دیا۔۔۔۔ سکندر کی نظریں مسلسل اُس کے چہرے اور ٹکی ہوئی تھی

پڑھائی کہاں تک کی ہے آپ نے۔۔۔۔۔۔

وکیل نے اگلا سوال کیا جس پر اُس نے سر نفی میں ہلا دیا

پڑھائی نہیں کی۔۔۔۔۔۔۔۔ کیا گھر کے حالات کی وجہ سے۔۔۔۔۔

وکیل نے اندازہ لگاتے ہوئے کہا وہ چپ رہی

خیر یہ بتایئے۔۔۔۔۔۔۔۔ آپکو کیا پسند ہے۔۔۔۔۔ باہر گھومنا۔۔۔۔ شاپنگ کرنا۔۔۔۔۔۔ نئے نئے کپڑے جوتے جویلری یہ سب خریدنا۔۔۔۔۔۔

وکیل نے مسکراتے ہوئے پیچ فلک اُلجھ کر اپنے 5 اُنگلیوں کو بھینچے لگی اُسے جواب نہیں سوجھا۔۔۔۔اُس کی تو ایسی کوئی خواہشیں نہیں تھی

اوبجیکشن مائے لارڈ۔۔۔۔۔۔۔۔۔وکیل صاحب بے تکے سوالات کر کے میری موکل کو پریشان کر رہے ہیں۔۔۔۔۔۔۔ان سوالوں کا کیس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔۔۔۔۔۔

فلک کے وکیل نے اٹھ کر اعتراض جتایا

اوبجیکشن سسٹینس۔۔۔۔۔۔۔۔

جج نے اُس کے اعتراض کو قبول کیا مقابل کے وکیل نے سر خم کیا

مس فلک جب سکندر شاہ نے آپ کو اغوا کیا تب آپ کے گھر میں کون کون موجود تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وکیل اب سیدھے سوال کی طرف آیا

شادی کے لیے آئے بہت سارے مہمان تھے۔۔۔میری اماں۔۔۔۔بہن اور سب سہیلیاں۔۔۔۔۔۔

وہ آہستہ آواز میں بولی

مطلب کافی سارے لوگ تھے۔۔۔ کسی نے سکندر شاہ کو روکنے کی کوشش نہیں کی۔۔۔۔۔۔۔۔

اُس نے فلک کو غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا

گاؤں میں سب ان سے ڈرتے ہے۔۔۔۔اس لیے کسی نے نہیں روکا۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ کہہ نہیں پائی کے وہ اُن میں سے کسی کی بیٹی نہیں تھی جو وہ جی جان لگا کر اُس درندے کو روکتے

پھر بھی آپ کے رشتے دار تھے۔۔۔۔ گھر میں ایک اکیلا آدمی گھس کر آپکو اٹھا لے گیا اور کسی نے اُسے روکا نہیں۔۔۔۔ حیرت کی بات ہے نا

وکیل مصنوعی حیرت جتاتے بولا

خیر یہ بتائیں۔۔۔۔۔۔۔ جب سکندر شاہ گھر میں گھس آیا تو آپ اُس کے بلکل سامنے کھڑی تھی۔۔۔۔۔۔۔ مطلب آپ اُسے دروازے پر ہی مل گئی

اُس نے اگلا سوال کیا فلک نے سر نفی میں ہلا دیا

تو پھر وہ آپ تک کیسے پہنچا۔۔۔۔۔۔۔۔اُسے کیسے پتہ کے اندر جا کر دلہن کو ہی اٹھانا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وکیل کے لئیے میں طنز تھا۔۔۔ارحم نے پیشانی پر بل ڈالے اُسے دیکھا

آپ کے بیان کے مطابق آپ کے بھائی کا اُس سے جھگڑا ہوا۔۔۔۔۔اور وہ غصے میں بدلا لینے کی غرض سے آپ کو اٹھا لے گیا۔۔۔۔ لیکن وہ آپکو ہی کیوں لے گیا۔۔۔۔۔آپکی بہن تھی۔۔۔کزنز تھی۔۔۔۔اور بھی کئی خوبصورت لڑکیاں تھی۔۔۔۔۔۔وہ سب کو چھوڑ کر آپکو ڈھونڈھتا ہوا آپ تک ہی کیوں پہنچا۔۔۔۔۔۔۔

اوبجکشن می لارڈ۔۔۔۔۔۔۔میرے موکل کو ہراساں کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔۔۔۔۔۔وکیل صاحب آخر ثابت کیا کرنا چاہتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔

فلک کا وکیل تیز آواز میں بولا

میں یہ ثابت کرنا چاہتا ہوں کے سکندر شاہ نے ہر لڑکی کو چھوڑ کر مس فلک کو ہی اس لیے اغوا کیا کیوں کے مس فلک ایسا چاہتی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

انہوں نے خود سکندر کو وہاں بلایا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مقابل کا وکیل آواز کو اور اونچی کیے بولا فلک اور ارحم بے یقینی سے اُسے دیکھنے لگے

وہ اپنے ماں باپ کی مرضی سے شادی نہیں کرنا چاہتی
تھی۔۔۔

انہیں سکندر شاہ جیسا رئیس اور دولت مند آدمی چاہیے
تھا۔۔۔

بچپن سے غریبی میں جینے والی مس فلک کو اپنی اونچی اونچی
خواہشیں پوری کرنے کے لیے سکندر شاہ جیسے آدمی کی
ضرورت تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ تقریباً چلایا فلک کے سینے میں دل باہر نکلنے کو تڑپنے لگا اس
قدر گھٹیا الزام۔۔۔ارحم کی غصّے سے رگیں تن گئیں

اوبجیکشن می لارڈ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

فلک کے وکیل نے اعتراض جتایا

او بجیکشن اوورر ولڈ۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جج نے اُس کے اعتراض کو رد کیا

تھینک یو سر۔۔۔۔۔۔۔۔اس کیس کے پیچھے کی حقیقت یہی ہے

غریبی کے باعث مس فلک نا کبھی پڑھائی کر پائی نا اپنے شوق پورے کر پائی۔۔۔۔

جو ہر لڑکی کی آنکھوں میں ہوتے ہیں وہ خواب مس فلک کی آنکھوں میں بھی تھے۔۔۔

ایک بڑا گھر۔۔۔۔۔امیر خاندان۔۔۔۔۔رئیس

لڑکا۔۔۔۔اور ضرورت کی ایک سے بڑھ کر ایک چیز۔۔۔۔

یہ سب جو اُنہیں ماں باپ کے گھر نہیں ملا وہ اُنہیں سکندر شاہ

کے پاس نظر آیا

اس لیے مس فلک نے سکندر شاہ کو اپنی جھوٹی محبت کے جال

میں پھنسایا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اُن سے اپنی ملاقاتیں بڑھائی۔۔۔۔

سکندر شاہ اُس کی خوبصورتی سے متاثر ہو کر اُسے اپنا دل دے

بیٹھا۔۔۔۔۔۔۔

لیکن اِسی بیچ گھر والوں نے اُن کا رشتا کہیں اور طے کر دیا

مس فلک سے یہ برداشت نہیں ہوا۔۔۔۔۔۔۔اُنہوں نے شادی سے انکار کر دیا۔۔۔ جس پر اُن کے بھائی ارحم نے اُنہیں بہت مار پیٹ کر کے خاموش کرایا۔۔۔۔۔۔۔

وہ شادی کے لیے ہاں کہنے پر مجبور ہو گئی لیکن اُن کا دماغ سکندر کی دولت میں ہی اٹکا ہوا تھا۔۔۔۔۔۔اُنہوں نے اپنی ایک سہیلی کے ذریعے سکندر تک پیغام بھجوایا کے وہ اُسے گھر سے بھگا لے جائے۔۔۔۔۔۔۔۔

سکندر جیسے شریف آدمی کو یہ بات کچھ صحیح نہیں لگی اس لیے اُس نے مسٹر ارحم سے بات کی۔۔۔۔۔اُنہیں اپنے اور فلک کے تعلقات کر بارے میں بتا کر فلک سے شادی کی پیش کش کی لیکن ارحم غصے سے بھڑک اٹھا اور سکندر شاہ کے ساتھ مار پر کر کے اُسے دھمکیاں دینے لگا

سکندر شاہ کے پاس کوئی راستہ نہیں بچ گیا۔۔۔۔۔وہ فلک کی بات مانتے ہوئے اُس کے گھر پہنچا اور اُسے اپنے ساتھ لے گیا۔۔۔۔۔۔

سکندر نے فلک سے شادی کرنے کا ارادہ ظاہر کیا جس پر مس فلک نے یہ شرط رکھی کے سکندر کو پہلے اپنی جائیداد کا آدھا حصہ اُس کے نام کرنا ہو گا۔۔۔۔۔
سکندر شاہ کو اُس کی سوچ سے بہت دکھ ہوا۔۔۔۔۔

اور اس نے شادی کرنے سے انکار کر دیا

مس فلک سے یہ انکار برداشت نہیں ہوا وہ بھڑک اٹھی اور بدلا لینے کے لیے سکندر شاہ جیسے شریف انسان پر ریپ کا الزام لگادیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وکیل سانس روکے بولتا گیا۔۔۔۔۔ فلک سر جھکائے آنسو بہانے لگی۔۔۔۔ان غلط الزامات پر اُس کا دل کیا چینخ چینخ کر رو دے

Zubi Novels Zone

بکواس ہے یہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ میری بہن ایسی نہیں ہے جج صاحب۔۔۔

ارحم اپنی جگہ سے اٹھ کر پوری قوت سے چلایا۔۔۔ سکندر نے مسکراتے ہوئے اُسے دیکھا۔۔۔

آرڈر۔۔۔۔۔۔۔۔عدالت کی کارروائی میں دخل مت

دیجئے۔۔۔۔۔۔

جج نے سخت لہجے میں اُسے وارن کیا اور وکیل نے بھی شانت

رہنے کا اشارہ کیا تو وہ اپنی جگہ بیٹھ گیا ضبط سے جا کی آنکھیں

سرخ ہو گئی

ZNZ
Zubi Novels Zone

جج صاحب۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میرے قابل دوست من

گھڑت کہانی سنا کر عدالت کو گمراہ کر رہے

ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔

فلک کا وکیل آگے آتے ہوئے بولا۔۔۔چہرے سے ہی ظاہر

تھا کہ وہ پریشان ہو گیا ہے۔۔۔اُس نے بہت ہلکے۔میں لیا تھا

اُسے اتنے کڑے حملے کی اُمید نہیں تھی

سکندر شاہ سے مس فلک کا۔ کوئی تعلق نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔

فلک ایک عزت دار اور شریف لڑکی ہے۔۔۔۔۔اُس کی دنیا

اپنے گھر تک محدود ہے۔۔۔۔۔۔ وہ نا سکندر کو جانتی ہے نہ

کبھی اُس سے ملی ہے۔۔۔۔۔

وہ اپنی بات پر زور دے کر بولا ارحم نے اپنا سو کھا گلا تر کیا

میرے پاس اُن کی مُلاقات کے گواہ اور ثبوت دونوں موجود

ہے جج صاحب۔۔۔۔۔ جنہیں پیش کرنے کی مجھے اجازت

چاہیے

مقابل کے وکیل نے بیچ میں اپنی بات کی

اجازت ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جج نے اجازت دی وکیل کے بلانے پر ایک کالے کورٹ پینٹ میں ملبوس شخص آکر فلک کے سامنے والے وٹنس باکس میں آگیا

جج صاحب یہ اس شہر کے مشہور سا گر شاپنگ مال کے مینیجر ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وکیل نے اُس کا تعارف کرایا

مینیجر صاحب کچھ دن پہلے آپ کے مال۔ میں آگ لگی تھی کیا یہ سچ ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وکیل نے اُس سے سوال کیا

جی ہاں۔۔۔۔۔۔دو تین ہفتے پہلے کی بات ہے

یہ۔۔۔۔۔۔۔۔مال کے سیکنڈ اور تھرڈ فلور پر آگ لگ گئی

تھی۔۔۔۔۔لیکن جلد ہی اُس آگ پر قابو کیا گیا اور سارے

لوگوں کو وقت پر باہر نکال لیا گیا۔۔۔۔۔

مینیجر نے تفصیل سے بتایا

انہیں پہچانتے ہے آپ۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وکیل نے دوسری نشست پر بیٹھے سکندر کی جانب اشارہ کیا

جی یہ مسٹر سکندر شاہ ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہمارے کافی پرانے

اور خاص کسٹمر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ ہلکا سا مسکرا کر بولا

جب آگ لگی تب بھی یہ وہاں موجود تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وکیل نے سوال کیا

جی ہاں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اور کون تھا ان کے ساتھ۔۔۔۔۔۔۔۔

ایک لڑکی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس عدالت میں ہے وہ لڑکی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وکیل نے پوچھا تو مینیجر نے سامنے اشارہ کیا

جی وہ جو کھڑی ہے وہی تھی اُن کے ساتھ

۔ مینیجر کی بات پر ارحم اُلجھ سا گیا۔۔۔۔ آگ والا واقعہ اُس کے علم میں تھا لیکن سکندر اور فلک کا ایک ساتھ ہونا فلک اُس وقت کو کوسنے لگی جب سکندر نے اُسے اُس آگ سے بچایا تھا۔۔۔ کاش کے وہ اُس دِن مر جاتی تو آج جیتے جی اس آگ میں نا جل رہی ہوتی

اتنی آسانی سے کیسے پہچان لیا آپ نے

وکیل نے سنجیدگی سے استفار کیا

کیوں کے یہ سکندر صاحب کے ساتھ اکثر آتی رہتی

ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

کئی بار سکندر صاحب نے ان کے لیے اسپیشل ڈنر کا اہتمام

کروایا ہے۔۔۔۔۔۔ قیمتی تحفے آرڈر کیے ہے۔۔۔۔۔۔ بلکہ

اکثر میں نے خود ہوٹل میں اسپیشل سویٹس بک کیے ہے

دونوں کے لیے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مینیجر معنی خیزی سے مُسکرا کر بولا فلک سانس روکے بے

یقینی سے اُس کو دیکھنے لگی۔۔۔۔

سالے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ میرے بہن پر الزام لگا رہا

ہے۔۔۔۔۔۔۔

ارحم نے اُسے گالی سے نوازا۔۔۔ سکندر اُس کی تڑپ پر مزے لینے لگا

آرڈر آرڈر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ آپ نے دوبارہ کوئی مداخلت کی تو میں آپکو عدالت سے باہر کردوں گا۔۔۔۔۔۔ جج غصے سے بولا ارحم بے بسی سے فلک کو دیکھ کر اپنی جگہ بیٹھ گیا۔۔۔ اُس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کے یہاں ایسا کچھ ہو گا۔۔۔ فلک پر اُسے پورا اعتماد تھا

مینیجر صاحب کی بات سچ ہے جج صاحب۔۔۔۔۔۔۔۔ اور اس کے میرے پاس ثبوت ہے۔۔۔۔۔۔

وکیل غصے سے ارحم کو۔ دیکھ کر بولا۔۔۔۔۔۔

وہاں لگی سکرین پر کچھ تصویریں چلنے لگی جو فلک اور سکندر کی تھی۔۔۔۔۔

اُس دِن جب باہر نکلنے کے لیے اُس نے فلک کو اپنی باہوں میں اٹھایا تھا۔۔۔۔ سی سی ٹی وی کی اُن تصویروں کو ایڈٹ کر کے پیچھے کے مناظر بدل دیئے گئے تھے۔۔۔۔۔۔

سب ہی غور سے اُس تصویر کو دیکھ رہے تھے۔۔۔۔

سکندر کو بھی اُس لمحے کے خیال پر اپنے دھڑکنوں کے بدلتے رخ کو۔ محسوس کیا

اُن تصویروں نے بھی ارحم کے اعتماد کو ٹوٹنے نہیں دیا

وہ اب بھی جانتا تھا کے فلک کا سکندر سے کوئی تعلق نہیں بھلے وہ تصویر جہاں اور جیسے بھی آئی ہو

فلک بس سر جھکائے آنسو بہارہی تھی۔۔۔۔۔۔

میرے فاضل دوست کو کوئی سوال کرنا ہے۔۔۔۔۔۔۔

وکیل نے مقابل کے وکیل کو دیکھتے ہوئے کہاتو وہ پریشان لگا

نومی لارڈ۔۔۔۔۔۔۔۔

اُس نے اٹھ کر کہااور دوبارہ بیٹھ گیا۔۔۔اُسے یہ کیس ہاتھ سے جاتاہوا نظر آتا تھا۔۔۔۔سامنے والے۔کے ثبوت بے حد مضبوط تھے

مینیجر صاحب کی گواہی سے میری بات کی تصدیق ہوگئی ہے یور آنر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ مس فلک اور سکندر کے بیچ کے

تعلقات بہت آگے نکل چکے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بھلے تعلقات ناجائز ہو لیکن۔۔۔۔۔۔۔۔سکندر شاہ نے مس فلک کی رضا مندی کے ساتھ ہی قدم بڑھایا ہے۔۔۔۔۔۔

جب لڑکی خود ہی خود کو پیش کرے تو مرد کا کیا قصور۔۔۔۔۔۔۔۔۔یہ ریپ کیسے ہوا۔۔۔۔۔۔

وکیل نے ناگواری بھرے لہجے میں کہا ارحم اپنی جگہ سے اٹھ کر آیا اور وکیل کا گریبان پکڑ کر اُس کے منہ پر ایک زوردار مکہ رسید کیا۔۔۔۔وکیل منہ کے بل میز پر گرا

وہ دوبارہ اُسے پکڑ کر مارتا اُس کے پہلے وہاں کھڑے سپاہیوں نے اُسے جکڑ لیا۔۔۔سکندر کے لبوں پر زہریلی مسکراہٹ آئی۔۔۔۔بہادر شاہ بھی خوش ہوا۔۔

فلک گھبرا کر اپنے بھائی کو دیکھنے لگی

میں تجھے جان سے مار دوں گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ وکیل کو دیکھ کر سپاہیوں کی قید میں جھٹپٹانے لگا۔۔۔۔

فلک کے وکیل نے اُسے سمجھایا کے اُس کے اس رد عمل سے بات بگڑ سکتی ہے تو وہ غصے سے سر جھٹک کر رہ گیا

معافی چاہتا ہوں سر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ میرے موکل ذرا جذباتی ہو گئے ہے آئندہ ایسا نہیں ہو گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وکیل جج کے کچھ بھی ایکشن لینے سے پہلے ہی بول پڑا

یہ آخری وارننگ ہے۔۔۔۔۔۔اب اگر۔عدالت کی توہین کی تو ان کے خلاف کارروائی کی جائے گی

جج نے غصے سے کہا۔۔

چند سیکنڈ بعد ماحول کے پر سکون ہوتے ہی کاروائی آگے بڑھی

جج صاحب۔۔۔۔۔۔۔۔۔ جھوٹے گواہوں اور ثبوتوں کے ذریعے مس فلک کو غلط بتا کر سکندر شاہ کو بچانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سکندر شاہ کی جس شرافت کی وکیل۔صاحب تقریریں کر رہے ہیں اُس میں کوئی سچائی نہیں ہے۔۔۔۔۔

پورا گاؤں واقف ہے کے سکندر شاہ نہایت بد تمیز اور بد دماغ آدمی ہے۔۔اس کی کسی سے نہیں بنتی۔۔۔سارا گاؤں اسکی من مانیوں سے پریشان ہے۔۔۔۔۔۔

گھر میں آئے سارے مہمان اس بات کے گواہ ہے کے وہ مس فلک کو زبردستی اغوا کر کے لے گیا تھا۔۔۔۔

ایک عام گھرانے کی سیدھی سے لڑکی اپنے ہی بلاتکار کا جھوٹا ناٹک کیوں کرے گی جج صاحب۔۔۔۔۔

سکندر شاہ نے فلک کو ہی اس لیے اغوا کیا تا کہ وہ ارحم سے اپنے جھگڑے کا بدلہ لے سکے۔۔۔۔۔۔

ظاہر سی بات ہے شادی کے گھر سے دلہن کا اغوا ہونا کوئی معمولی چیز نہیں۔۔۔۔۔۔

فلک کا وکیل سنجیدگی سے کہتا فلک کے کردار پر لگے الزامات کی نفی کرنے لگا

پیچھے سے ٹیبل پر رکھی ایک فائل اٹھا کر اُس نے سامنے بیٹھے شخص کو دی جس نے وہ فائل جج تک پہنچائی

یہ فورینسک رپورٹس اُس دِن کی ہے سر جب مس فلک نے کیس درج کرایا تھا۔۔۔۔۔۔

اس رپورٹ میں صاف صاف لکھا ہے کے مس فلک کا ریپ ہوا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔اُنکے ساتھ زور زبردستی کی گئی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اپنی بات پر زور دیتے ہوئے بولا اُسے یہ کیس جیتنے کے چانسز کم نظر آرہے تھے

مقابل کا وکیل بھی اٹھ کے آگے آیا

رپورٹس کا کیا ہے جج صاحب یہ تو بنائی بھی جاسکتی ہے۔۔۔۔

اور جہاں میرے فاضل دوست غریب سیدھی اور شریف لڑکی کی بات کر رہے ہیں تو کیا اس وجہ سے مس فلک کو حق مل جاتا ہے کے وہ کسی پر کچھ بھی الزام لگا کر اُسے مجرم بنا دے۔۔۔۔۔۔۔۔

بات جب انصاف کی آتی ہے تو قانون اندھا ہوتا ہے کسی کی حیثیت نہیں دیکھتا۔۔۔ مس فلک کو رپورٹ اور اُن کا بیان دونوں جھوٹے ہیں اور یہ ثابت کرنے کے لیے میں ایک بار پھر مس فلک سے چند سوال کرنا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔۔۔

وکیل نے اُس کی بات رد کرتے ہوئے اپنے پروفیشنل انداز میں کہا

اجازت ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

جج نے اجازت دی۔۔۔۔۔فلک نے اپنے آنسُو رگڑے

مس فلک۔۔۔۔۔۔کیا۔آپ نے سکندر سے یہ کہا تھا کے مجھ سے نکاح کر لیجئے۔۔۔۔

وکیل کے سوال پر اُس کا دل زوروں سے دھک دھک کرنے لگا۔۔۔۔۔۔۔۔اُسے وہ بے بس لمحہ یاد آیا جب وہ اُس کے آگے گھس گڑ گڑائی تھی۔۔۔

سب کی نظریں اُس اور ٹکی تھی

اُس نے سر اثبات میں ہلا دیا

زور سے بولیے مس فلک۔۔۔۔سب کو پتہ چلنا چاہیے وکیل نے اصرار کیا

ہاں میں نے کہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ باآواز بولی

نوٹ کیا جائے می لارڈ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔مس فلک مان رہی ہے کے اُنہوں نے سکندر سے نکاح کرنے کو کہا تھا۔۔۔۔اُس سے جو انہیں شادی کے دن گھر سے اغوا کر کے لایا تھا

وکیل کے لبوں پر ہنسی اور لہجے میں طنز تھا۔۔۔ارحم سر جھکائے بیٹھ گیا۔۔۔۔

لیکن۔۔۔۔۔۔۔

فلک کہنا چاہا کے اُس نے کن حالات میں یہ بات کی تھی لیکن وکیل نے اُس کی بات کاٹ دی

کوئی بات نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔آپ یہ بتائیں

۔۔۔۔کیا آپ کے کسی مرد کے ساتھ پہلے بھی جسمانی تعلقاتِ رہ چکے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔

اُس کا سوال سن کے فلک کی۔روح تک کانپ گئی۔۔۔چہرہ سفید ہو گیا۔۔۔۔۔۔۔عدالت میں خطرناک سناٹا چھا گیا۔۔۔۔سکندر کے چہرے پر ناگوری آگئی۔۔۔۔ارحم سکتے کی کیفیت میں وکیل کو دیکھنے لگا۔۔۔۔۔۔۔اُس کی آنکھ سے آنسو ٹوٹ کے گرا

This is enough my lord

وکیل صاحب اپنی تمیز بھول رہے ہے۔۔۔۔۔۔

فلک کا وکیل بھی غصے سے چلایا۔۔۔

اوکے اوکے۔۔۔۔۔۔۔

وہ جج کے کچھ کہنے سے پہلے ہی ہاتھ کھڑے کر گیا

مس فلک۔۔,۔۔۔۔۔۔میں آپ سے ایک بار پھر پورا واقع

سننا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔جو کچھ ہوا وہ دھیان سے ایک

ایک بات مجھے بتائیں۔۔۔۔۔۔۔

اوبجیکشن می لارڈ۔۔۔۔۔۔مس فلک پہلے ہی اپنا بیان دے چکی ہے۔۔۔۔۔اُنہیں وہ واقعات بار بار دہرانے کی۔ضرورت نہیں ہے

۔فلک کے وکیل نے فوراًاعتراض اُٹھایا

ضرورت ہے یور آنر۔۔۔۔۔۔۔۔مس فلک نے جو بیان دیااُس کے پیچھے کی حقیقت کچھ اور ہے۔۔۔اور حقیقت کو سامنے لانے کے لیےاُنہیں سو بار بھی اپنی باتیں دہرانے کی ضرورت ہے کیوں کے بات کسی کے کردار کی ہے کسی کو زندگی کی ہے

جج کے کچھ کہنے سے پہلے ہی وہ زرو ہی آواز میں بولا

او بجیکشن اوور رول

جج نے اعتراض رد کیا

تھینک یو یور آنر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ سر خم کر کے دوبارہ فلک کی طرف مڑا جسے
محسوس ہو رہا تھا جیسے آج پھر اُسے بے لباس کیا جا رہا ہو

جی تو مس فلک شروع سے بتائیں۔۔۔۔۔۔جب سکندر شاہ
آپ کے گھر میں آیا تب آپ کیا کر رہی تھی۔۔۔۔۔

میں اندر اپنی بہنوں کے ساتھ تھی۔۔۔۔۔۔۔

وہ سر جھکائے آہستہ آواز میں بولی

اور آپ کے پتا اور بھائی کہاں تھے۔۔۔۔۔۔۔

بابا شادی ہال میں تھے۔۔۔۔۔بھائی گاڑی لینے گئے تھے

۔۔۔۔۔

اس بات کا فائدہ اٹھا کر سکندر شاہ آسانی سے اندر گھس آیا ہے

نہ۔۔۔۔۔۔پھر کیا ہوا۔۔۔۔۔۔۔

وکیل نے اُس کی ادھوری بات مکمل کرتے ہوئے کہا ارحم سر جھکائے پتھر بن کے بیٹھا تھا آج اُسے اپنے انصاف کی جنگ شروع کرنے پر افسوس ہو رہا تھا

انہوں نے ذبردستی میرا ہاتھ پکڑ لیا اور مجھے باہر لیجانے لگے۔۔۔۔۔ میری اماں نے اُنہیں روکنے کی کوشش کی۔۔۔۔۔ اُن کی منتیں کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اُن کے آگے ہاتھ جوڑے۔۔۔۔۔

وہ کہتے کہتے سر مزید جھکا کر۔ رونے لگی

لیکن اُنہیں رحم نہیں آیا اور اُنہوں نے ذبردستی آپ کو اٹھا لیا۔۔۔۔ اپنی جیپ میں لے کر گاؤں سے باہر والے راستے پر لے گیا۔۔۔۔ پھر کیا ہوا۔۔۔۔۔۔ آپ نے خود کو چھڑانے کی کوششیں نہیں کی۔۔۔۔۔۔ جیپ سے نکل کر بھاگنے کی کوشش نہیں کی۔۔۔

کوشش کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میں نے جیپ سے کود کر بھاگنے کی کوشش کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جنگل کی طرف۔۔۔۔

پھر۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اُن کے پاس گاڑی تھی وہ پھر پیچھے آ گئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہاں آس پاس کوئی نہیں تھا۔۔۔۔کوئی مسافر۔۔۔۔کوئی گاڑی۔۔۔۔جس سے آپ مدد مانگ سکے۔۔۔۔۔۔

اُس کے پوچھنے پر فلک نے سر نفی میں ہلا دیا

نوٹ کیا جائے می لارڈ۔۔۔۔کیوں کے وہ ہائی وے ہے اور وہاں گاڑیوں کا رش ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔پھیر کیا ہوا فلک جی۔۔۔۔۔۔

وکیل جج کو دیکھ کر پھر فلک کی طرف متوجہ ہوا

میں نے اندر جنگل کی طرف بھاگنے کی کوشش کی۔۔۔۔۔۔۔لیکن وہ گاڑی سے مجھ تک پہنچ گئے۔۔۔۔۔۔

سکندر کی سنجیدہ نظریں اُس پر ٹھہری ہوئی تھی۔۔۔۔

پھر۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وکیل نے سوال۔ کیا

میرے پیر میں ٹھوکر لگی تو میں زمین پر گر گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

فلک کے لفظ ڈگمگانے لگے۔۔۔ارحم کی نظریں نیچے جمی رہی جیسے ناوہ کچھ سن رہا ہو نا دیکھ رہا ہو

اور سکندر شاہ گاڑی سے اُتر کر آپ۔ کے پاس آگیا۔۔۔۔۔۔۔ صحیح۔۔۔۔ پھر کیا ہوا۔۔۔۔۔۔۔
وکیل اُسے مسلسل دیکھنے لگا وہ اپنا گلا تر کرنے لگی اُسے سمجھ نہیں آیا وہ کیا کہے کن لفظوں میں۔ خود پر بیتی ایک ایک ستم کی کہانی سنادے

بولیے مس فلک۔۔۔۔۔۔۔۔کیا ہوا اُس کے بعد۔۔۔یا ہوا ہی نہیں۔۔۔۔۔

وکیل مُسکرا کر بولا۔۔۔۔فلک کا وکیل بھی مایوس ہو کر بیٹھا تھا

وہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ میرے پاس آ گئے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ رندھی ہوئی آواز میں بولی

ایک منٹ۔۔۔۔۔آپ نے پہلے بیان میں کہا تھا آپ گری تو آپ کو چوٹ لگی تھی۔۔۔۔ہے نہ

اُس نے مصنوعی حیرت سے کہا فلک نے سر اثبات میں ہلا دیا

تو ابھی آپ نے یہ کیوں نہیں بتایا۔۔۔۔۔۔۔

وکیل اُسے پکڑنے کی کوشش کر رہا تھا

میں۔۔۔۔میں بھول گئی۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ بے بسی سے بولی

۔حیرت ہے اتنی بڑی چوٹ بھول گئی آپ۔۔۔خیر آگے کیا ہوا۔۔۔سکندر شاہ آپ کے قریب آگئے پھر کیا کیا اُنہوں نے۔۔۔۔

وکیل نے اپنا سوال دہرایا۔۔۔۔ فلک کو۔لگا کے وہ زمین کو گڑ جائے اس دنیا سے غائب ہو جائے جہاں انسانیت مر گئی تھی۔۔۔۔۔ وہ ہار رہی تھی اور وکیل کی کوشش کامیاب ہو رہی تھی۔۔۔۔

وہ جان بوجھ کے ایسی باتیں کر کے اُسے اتنا زچ کر دینا چاہتا تھا کے وہ شرمندگی کے مارے خود ہی کیس واپس لے لے

میں نے اٹھ کے بھاگنے کی کوشش کی اُنہوں نے مجھے گرا دیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ روتے ہوئے بولی

پھر۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وکیل تجسس سے اُسے دیکھنے لگا۔۔۔۔۔۔فلک کو وہاں بیٹھے ہر فرد کی نظریں خود میں چبھتی ہوئی محسوس ہوئی۔۔۔

میرے ہاتھ پکڑ لیے۔۔۔۔۔۔۔میں نے اللہ کا واسطہ دیا لیکن وہ میرے ساتھ زور زبردستی کرنے لگے۔۔۔۔۔۔۔۔۔تب مجھے کچھ نہیں سوجھا تو میں نے کہا مجھ سے۔۔۔۔۔۔۔

وہ نکاح کی بات کرنے کی وجہ بتانے لگی لیکن وکیل نے ہوشیاری سے اُس کی بات کاٹ دی

ٹھیک ہے۔۔آپ نے بہت منتیں کی

۔۔۔۔گڑگڑائیں۔۔۔۔۔چلائی لیکن سکندر پیچھے نہیں

ہوا۔۔۔۔۔۔ صحیح

اُس کے بعد آپ نے بھاگنے کی کوشش نہیں

کی۔۔۔۔۔۔۔۔

وکیل نے بریکٹ پر۔ہاتھ رکھتے ہوئے پوچھا

میں نہیں کر پائی۔۔۔۔۔وہ میرے بہت پاس تھے۔۔۔۔

وہ بے بس لہجے میں کہتی رونے لگی

۔کتنے پاس۔۔۔۔۔اُنہوں نے آپکو اپنی باہوں میں جکڑ لیا تھا یا سیدھا آپ کو زمین پر گرا کے آپ کے اوپر آ گئے تھے۔۔۔۔۔۔۔

وکیل نے شرم کی ساری حدیں پار کر کے کڑے لہجے میں پوچھا وہ دونوں ہاتھ کان پر رکھ کر آنکھیں میچ گئی ارحم نے بھی آنکھیں سختی سے بند کرلی۔۔۔۔۔

سکندر نے جبڑے سختی سے بھینچ کی وہ چاہتا تھا اُس کی رسوائی لیکن دل بُرا مان رہا تھا

اوبجیکشن۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وکیل اٹھ کر آگے آیا

جواب دیجئے مس فلک۔۔۔۔۔۔۔آپ کا خاموش رہنا ایک گناہ گار کو بچا سکتا ہے۔۔۔۔۔۔اور آپ کا غلط کچھ بولنا ایک بے گناہ کو پھنسا سکتا ہے۔۔۔۔

سوال انصاف کا ہے مس فلک جواب دیجئے کے کیا ہوا تھا سکندر نے آپکو کہاں کہاں چھوا۔۔۔۔۔۔کیا کیا کیا سب بتایے اس عدالت کو۔۔۔۔۔۔۔

وکیل او بجیکش کو نظر انداز کر کے چلایا فلک نے اپنے ہاتھ کانوں پر۔ سخت کیے سر نفی میں ہلانے لگی

جج صاحب میری موکل کو ہیریس کیا جا رہا ہے۔۔۔۔۔

اُس کا وکیل بھی مقابل پر۔ چینخ پڑا

آپ کی موکل کے پاس میرے سوالوں کا کوئی جواب نہیں ہے کیوں کے ایسا کچھ ہوا ہی نہیں ہے۔۔۔۔۔۔

ہمارے ساتھ ایک چھوٹا سا واقعہ بھی ہوتا ہے تو ہم اُسے صاف صاف بتا دیتے ہے جج صاحب

جس طرح مس فلک رک رک کر سوچ سوچ کر جواب دے رہیں ہے اُس سے صاف ظاہر ہے کے ان کی بنائی کہانی ہے جس کا کوئی سر۔پیر نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔

یہ سکندر کا استعمال کر کے دولت کے نشے میں اتنی ڈوب گئیں تھیں کے اُس کا چھوڑ جانا انہیں برادشت نہیں ہوا اور انہوں نے اپنے ہی ریپ کا جھوٹا کھیل رچا۔۔۔۔۔

Zubi Novels Zone

وکیل زوردار آواز میں چلاتا فلک پر الزام پر الزام لگانے لگا

فلک باہر نکل کے بھاگتی ہوئی کورٹ روم سے باہر چلی گئی۔۔۔۔۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

ارحم اندھیرے میں سنسان سڑک پر چلتا آگے بڑھتا گیا۔۔۔۔

اُس کا دل خون کے آنسو رو رہا تھا۔۔۔۔

وکیل نے کسی طرح جج سے اگلی تاریخ لے لی تھی۔۔۔

لیکن انصاف ملنے کے کوئی آثار نظر نہیں آرہے تھے

بلکہ عدالت میں کو فلک کی تذلیل ہوئی جو برتاؤ ہوا اُس کے بعد ارحم بری طرح ٹوٹ گیا تھا۔اُس کی اُمید ماند پڑ گئی تھی اُسے اب کوئی راستہ نظر نہیں آ رہا تھا

فلک کو گھر چھوڑنے کے بعد وہ گھر سے نکل گیا تھا گاؤں سے باہر جانے والی سڑک پر سیدھا چلتا جا رہا تھا جیسے یہ سیدھا جانے والا راستہ اُسے اس دنیا سے کہیں دور پہنچا کے اُس کی مشکلیں آسان کر دے گا

قدم تھک گئے تو راستے پر لگے ایک بینچ اور بیٹھ گیا اور اپنے دل کا غبار آنسوؤں کے ذریعے باہر نکالنے لگا۔۔۔۔

دھیرے دھیرے رونے میں شدت آتی گئی اور جب وہ باآواز رونے لگا تو اُس بینچ پر بیٹھی لڑکی نے چونک کے اُسے دیکھا۔۔۔۔۔

وہ ایک۔ مضبوط مرد دونوں ہاتھوں سے سر تھامے رو رہا تھا حیرت کی بات تھی۔۔۔۔وہ اٹھ کر اُس کے قریب آ کر بیٹھ گی

Zubi Novels Zone

کیا ہوا مسٹر عجیب۔۔۔۔۔ایسے رو کیوں رہے ہو۔۔۔۔

وہ حیرت سے بولی۔۔۔ لہجہ ہلکا سا استہزایہ بھی تھا

ارحم نے سر گھما کے اُسے دیکھا۔۔۔۔

جینس ٹاپ پہنی شفاف چہرے اور خوبصورت نقوش والی وہ لڑکی اُسے دیکھ کر مسکرا رہی تھی

توکیا کروں میں۔۔۔۔۔کیسے اس غبار کو نکالوں اپنے اندر سے۔۔۔۔۔اس گھٹن سے کیسے آزاد کروں خود کو۔۔۔۔۔ کیا کروں میں۔۔۔کس سے جاکر اپنے لیے موت مانگوں۔۔۔۔۔
خدا کیوں مجھ پر رحم نہیں کرتا۔۔۔۔۔کیوں میری جان نہیں نکال دیتا۔۔۔۔

وہ اُسے دیکھتا ہوا بے بس لہجے میں بولا آنکھوں سے آنسو متواتر بہہ رہے تھے۔۔۔۔۔وہ اب کے غور وہ سنجیدگی سے

Zubi Novels Zone

اُس کی سرخ آنکھوں کو دیکھنے لگی جن میں دُنیا جہاں کی بے بسی۔۔۔اور غم یکجا تھے

نہیں رہنا چاہتا میں اس دنیا میں جہاں انسان نہیں حیوان بستے ہے

جہاں لوگوں کے سینوں میں وہ دل نہیں جو کسی کے درد کو سمجھے

ایک بھائی کے سامنے اس کی بہن سے ایسے سوال کرتے ہوئے اُنہیں خدا کا خوف کیوں نہیں آتا۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ آنکھوں میں تڑپ لیے اُسے دیکھتا آنکھیں میچ کر رونے لگا۔۔۔۔۔۔۔۔

اُس نے بے یقینی سے ہاتھ اٹھا کر اپنی آنکھوں کے کنارے کو چھوا اُس کی آنکھوں میں بھی نمی اترنے لگی تھی۔۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔ

اُس نے ارحم کے شولڈر پر ہاتھ رکھا۔۔۔۔۔۔۔

سنسان سڑکوں پر دونوں کے علاوہ صرف تنہائی تھی روڈ پر لگے لائٹوں کی روشنی سے اچھا خاصا اُجالا پھیلا ہوا تھا

میں وہاں اپنی بہن کو انصاف دلانے گیا تھا۔۔۔۔

اُس کے گناہ گار کو سزا دلانے گیا تھا۔۔۔

لیکن آج پھر بھری عدالت ۔میں اُسے دوبارہ بے عزت کیا

گیا

اور آج بھی میں کچھ نہیں کر پایا۔۔۔۔۔۔۔

اپنی بہن کے ساتھ کیے اس دھوکے کی کیسے سزا دوں خود کو

اس کے بھیگے لہجے میں بے پناہ کرب تھا

وہ بھول گیا تھا کے وہ کہاں ہے اُس کے سامنے کون ہے بس

یاد تھا تو اپنا غم جو سنبھالے نہیں سنبھل رہا تھا

اُس نے قریب ہو کر ارحم کو گلے سے لگا لیا۔۔ سہارا پا کر اُس

کے رونے میں شدت آئی۔۔۔وہ اُسے سختی سے

تھامے۔۔۔اُس کے کندھے کو آنسوؤں سے بھگونے لگا۔۔۔

کیا کروں۔۔۔۔۔۔کیسے اُس کا درد بانٹوں۔۔۔۔کیسے

پوچھو اُس سے کے کیا گزری ہے اُس پر۔۔۔

وہ آنکھیں بند کئے آہستہ آواز میں بڑبڑانے لگا

سنبھالو خود کو۔۔۔۔۔روکر اپنا درد باہر مت نکالو۔۔۔۔اسے

اندر ہی رکھو جب تک یہ درد تمہارے مجرم کو ختم کردینے کا

جنون نہیں بن جاتا۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اُس کے کندھے پر اپنا ہاتھ مضبوطی سے رکھتے ہوئے

بولی۔۔۔۔ارحم۔نے چونک کر آنکھیں

کھولیں۔۔۔۔۔اُسے عین اُس وقت اندازہ ہوا کے وہ کسی کے

ساتھ ہے کسی نرم و نازک وجود کو باہوں

میں۔بھرے۔۔۔۔

اُس نے پیچھے ہو کر اُسے دیکھا

یہ آنسو تمہارے اندر جل رہی نفرت کی آگ کو ٹھنڈا کر دیں گے۔۔۔۔۔۔۔۔۔تم انہیں آزاد مت کرو۔۔۔۔۔انہیں اپنی کمزوری نہیں طاقت بناؤ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

شائینہ اپنی نازک اُنگلیوں سے اُس کے چہرے کو چھوتے ہوئے بولی

کون ہو تم۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ارحم نے اُس کا ہاتھ پکڑ کر روکا

ارے۔۔۔۔۔۔مجھے نہیں پہچانا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ ایکدم سے پیچھے ہو کر بولی اور ساتھ اُسے غصے سے دیکھنے لگی

بے ایمان کہیں کے۔۔۔۔اتنی جلدی بھول گئے

اُس نے ارحم سے شکوہ کیا وہ نا سمجھی کے عالم میں اُسے دیکھنے لگا

میں وہی ہوں جسے ایک سکنڈ پہلے گلے لگا کر تم بچوں کی طرح

رو رہے تھے۔۔۔۔۔۔

وہ سنجیدگی سے کہتی ہوئی مسکرائی ارحم نے اُسے گھور کر دیکھا

اور وہاں سے اٹھ گیا

احسان فراموش۔۔۔۔۔۔۔

وہ آگے بڑھتا اس کے پہلے ہی وہ ذرا غصے سے بولی ارحم نے

حیرت سے اُسے دیکھا

رونے کے لیے اپنا کندھا دیا ہے تمہیں۔۔۔۔ایسے منہ پھیر

کے تو مت جاؤ۔۔۔۔۔

وہ خفگی سے منہ بنائے بولی

اُس نے اس طرح کہنے۔پر وہ ناچاہتے ہوئے بھی واپس آکر

وہاں بیٹھ گیا

معاف کرنا۔۔۔۔مجھے اندازہ نہیں ہوا۔۔۔۔۔

وہ حقیقت میں شرمندہ ہوا اپنی لاپرواہی پر

کتنے کیوٹ ہو یار تم۔۔۔۔۔۔بس تھوڑے روتو ہو۔۔۔۔

اُس کے سر جھکائے معافی مانگنے پر وہ مسکراتے ہوئے بولی

آپ اتنی رات کو اکیلی یہاں کیا کر رہی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ارحم نے اُس کی طرف دیکھ کر سوال کیا

میں۔۔۔میں ایک بھٹکتی آتما ہوں۔۔۔۔۔سالوں سے

یہاں بھٹک رہی ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔مجھے یہاں سے گزرتے

مسافروں کا خون پینا بہت پسند ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ پراسرار سی آواز میں بولی اور ایکدم سے کھلکھلا کے ہنسنے لگی

ارحم نے اُسے گھورا

ریلیکس یار بھوتنی نہیں ہوں میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اپنے بال پیچھے کرتے ہوئے بولی

یہ جگہ محفوظ نہیں ہے اس لیے کہا۔۔۔۔۔۔۔

ارحم نے ناگوری سے جتایا

لڑکیوں کے لئے تو دنیا کی کوئی جگہ محفوظ نہیں ہے۔۔۔۔۔ یہاں تک کہ اُن کے اپنے گھر بھی نہیں۔۔۔۔۔۔ کہاں کہاں سے بھاگیں۔۔۔

وہ پہلی دفعہ سنجیدگی سے بولی

آپ کے گھر والے آپکا اِنتظار کر رہے ہوں گے۔۔۔۔۔۔

ارحم نے اُسے احساس دلایا

میرا کوئی انتظار نہیں کرتا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ ہلکا سا ہنس کر بولی

تم بتاؤ کیا ہوا ہے تمہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سمجھ تو میں سب گئی ہوں لیکن اگر تم پوری بات بتاوگے تو اچھا ہو گا

وہ اُس کی طرف رخ کرتے ہوئے بولی

مجھے جانا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اُس سے نظریں چرا کر اٹھ گیا خود کو اپنی بے وقوفی پر کوستے ہوئے۔۔ شاہنہ نے اُسے روکنے کے لیے اُس کا ہاتھ پکڑ لیا۔۔۔۔۔۔۔ارحم نے حیرت سے پلٹ کر اُس کے ہاتھ میں اپنے ہاتھ کو دیکھا

اجنبیوں سے دکھ بانٹنا زیادہ ایزی اور سیف ہوتا ہے۔۔۔۔۔
وہ مُسکرا کر بولی ارحم ایک گہری سانس لے کے واپس بیٹھ گیا

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

سکندر حویلی پہنچا تو اندر جشن چل رہا تھا اُسے سمجھنے کی ضرورت نہیں تھی کے یہ جشن آج کی کورٹ میں ملی کامیابی کی وجہ سے ہو رہا ہے۔۔۔اُس کا باپ چند امیر لوگ اور اُس کا وکیل بھی شراب نوشی میں مگن تھے

مبارک ہو سکندر۔۔۔۔ایسا سمجھو تم یہ کیس جیت گئے۔۔۔۔۔

وہ آگے بڑھا تو وکیل نے اُس کے آگے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا لہجے میں خود کیلئے فخر بول رہا تھا

سکندر نے ایک نظر اُس کا چہرہ دیکھا اور مُسکرا کر اُس کا ہاتھ تھام لیا بہادر شاہ بھی مسکرا دیا

امیزنگ۔۔۔۔۔۔۔بیٹیاں کتنی ہے تمہاری۔۔۔۔۔

سکندر اُس سے ہاتھ ملاتے ہوئے پوچھنے لگا

ایک ہی ہے سکندر۔۔۔۔۔۔

وکیل نے حیرت اور خوشگواری سے جواب دیا

فزیکل ریلیشن ہے اُس کا کسی مرد کے ساتھ۔۔۔۔۔۔۔

اُس کا لہجہ اور تاثرات ایکدم سے سرد ہوئے۔۔۔وکیل حیرت کے مارے آنکھیں پھاڑے اُسے دیکھنے لگا۔۔۔

سکندر۔۔۔۔۔۔۔۔

بہادر شاہ نے اُسے غصے سے تنبیہ کی۔۔۔

پوچھ کر بتانا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ وکیل کو کڑی نظروں سے گھورتا سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا۔۔۔۔۔ پیچھے بہادر شاہ اپنے بیٹے کے حرکت پر شرمندہ ہو کر اُس کے رویے کی صفائی دینے لگا

سکندر نے کمرے میں آکر گلاس وال پر زوردار لات مار کر اُسے ٹکڑوں میں تقسیم کر دیا اُس کا سر درد کی شدت سے پھٹنے کو تھا۔۔۔

اُس کا دل شدت سے فلک کی طلب کر رہا تھا۔۔۔

حلانکہ اب بہت دیر ہو چکی تھی

ΔΔΔΔΔΔΔ\Δ

ایکسیوز می۔۔۔۔۔۔۔۔۔یہاں کہیں ایک ہینڈ سم سا لڑکا رہتا ہے۔۔۔۔کیا نام ہے اُس کا ارحم۔۔۔۔۔۔ہاں ارحم کا گھر پتہ ہے آپکو۔۔۔۔۔

وہ گاؤں میں گاڑی لیے پہنچی تو سب اُسے ایسے دیکھنے لگے جیسے زو میں نیا جانور آگیا ہو۔۔۔جینس اور چھوٹا سا سفید ٹاپ پہنے کھلے بالوں اور ہلکے ہلکے میک اپ میں بے باک سے لڑکی گاؤں والوں کے لیے عجیب ہی تھی

اُس نے ایک کرانے کی دکان والے سے پوچھا تو اُس نے اشارے سے رحمت کا گھر دیکھادیا

دیکھا پہلے بیٹی گھر سے بھاگ گئی اور اب بیٹے نے ایسی لڑکیوں کو گھر بلانا شروع کر دیا۔۔۔یہ لوگ ہمارے گاؤں کا ماحول خراب کر رہے ہیں۔۔۔۔

دکان پر کھڑے لوگ اُسے دیکھ کر تبصرہ کرنے لگے

وہ گھر کے نزدیک پہنچی اور لکڑی کا دروازہ کھول کر اندر چلی گئی۔۔۔۔

آنگن میں ہی اماں فلک اور شمع گیہوں بیننے میں مصروف تھی تینوں اُسے حیرت سے دیکھنے لگی

ہائے آنٹی۔۔۔۔۔۔۔۔ارحم ہے گھر پر۔۔۔۔۔۔

وہ مُسکرا کر اُنہیں ہائے کرتی ارحم کا پوچھنے لگی

کون ہو لڑکی۔۔۔۔اندر کیسے آئی

اماں نے ناگواری سے اُسے دیکھا

میرا نام شائنہ ہے آنٹی۔۔۔۔۔ارحم سے ملنا ہے مجھے۔۔۔۔۔

وہ اُن کے ایسے دیکھنے پر کچھ نروس ہو گئی اماں نے شمع کو اشارہ کیا تو وہ اٹھ کے سیڑھیوں کے قریب جا کر ارحم کو پکارنے لگی

وہ نیچے آیا تو شائنا کو دیکھ کر حیران رہ گیا

کل رات گھنٹوں دونوں نے ساتھ گزارے تھے ایک دوسرے کے بارے میں سب کچھ شیئر کیا تھا۔۔۔۔

لیکن ارحم کو اُمید نہیں تھی کے وہ یوں اُس کے گھر آجائے گی

۔ہائے۔۔۔۔۔۔

اُس نے ارحم۔کو دیکھ کر مسکراتے ہوئے ہاتھ ہلایا وہ امّاں کی گھوری محسوس کرتا جلدی سے آگے بڑھا۔۔۔تاکہ اُس سے آنے کی وجہ پوچھ سکے۔۔۔۔

اُس کے پاس آتے ہی وہ دونوں بازوں اُس کے گلے میں ڈال کر اُس کے قریب ہو گئی۔۔۔۔۔اماں اور شمع کے تو منہ ہی کھلے رہ گئے۔۔فلک گیہوں پر سر جھکائے بیٹھی تھی

اب کیسے ہو تم۔۔۔۔۔۔

وہ اُس سے الگ ہوتے ہوئے بولی ارحم نے اُس کے ہاتھ

گردن سے نکالتے ہوئے کن انکھیوں سے اپنی اماں کو دیکھا جو

شاینہ کو سر سے پیر تک گھور رہیں تھیں

اُس لڑکی کو اتنا تو جان گیا تھا کے وہ بہت بولڈ اور نئے خیالوں

کی ہے لیکن اِس کے ایکدم سے گھر آ جانے کی اُمید نہیں تھی

وہ بھی ایسے جیسے صدیوں کی دوستی ہو

تم یہاں کیوں آئی۔۔۔۔۔۔

وہ آہستہ سے بولا

بہت ضروری بات کرنی ہے تم سے لیکن پہلے تم مجھے اپنی فیملی

سے انٹرڈیوس تو کرواؤ۔۔۔۔۔۔

وہ چہیک کر بولی ارحم نے زچ ہو کر اُسے دیکھا

یہ میری اماں ہے اور اماں یہ میری۔۔۔۔ جاننے والی ہے

اُس نے لیے دیے انداز میں تعارف کرایا

جاننے والی۔۔۔۔۔۔ یہ کیا ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔ آنٹی میں ارحم کی جگری دوست ہوں۔۔۔۔۔۔

اُس نے ارحم کو گھور کر خود کا تعارف دیا

اور تم شمع ہو نہ۔۔۔۔

اُس نے شمع کو دیکھ کر کہتے ہوئے اُسے گلے لگا لیا وہ حیرت سے ارحم کو دیکھنے لگی

تم فلک۔۔۔۔۔۔

وہ شمع سے الگ ہو کر فلک کے پاس آئی۔۔۔اور شدت سے اُسے گلے لگاتے اپنا گلا تر کہا

بہت پیاری ہو تم۔۔۔۔۔۔۔۔

اُس کے گال پر۔ کس کرتے ہوئی مُسکرا کر بولی وہ بس اُسے دیکھتی رہ گئی

تم کوئی بات کرنے آئی تھی۔۔۔۔

ارحم نے پھر سے پوچھا

ہاں لیکن یہاں نہیں۔۔۔۔ تمہیں میرے ساتھ چلنا پڑے گا

لیکن۔۔۔۔۔

ارحم نے انکار کرنا چاہا

افففو۔۔۔۔ چلو بھی۔۔۔۔۔۔

وہ اُس کا بازو تھامے اُسے تقریباً کھینچتی باہر لے جانے لگی

ارحم۔نے اماں کی طرف دیکھا تو وہ منہ پر ہاتھ رکھے اُسے دیکھ رہی تھی

اماں میں ابھی آتا ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ جلدی سے بولتا اُس کے ساتھ باہر نکل گیا۔۔۔۔

اب بتائیں گیں آپ کے آخر بات کیا ہے

گاڑی سٹارٹ ہوتے ہی وہ زچ ہو کر بولا

صبر کرو میرے یار صبر کا پھل میٹھا ہوتا ہے

وہ اُسے دیکھ کر مسکرائی ارحم گہرا سانس لے کر رہ گیا۔۔۔

عجیب لڑکی تھی۔۔۔۔۔چند گھڑیوں کی جان پہچان میں گلے ہی پڑ گئی تھی

۔

تم اس طرح میرے گھر کیوں چلی آئی۔۔۔۔۔۔

ارحم نے اُسے سنجیدگی سے دیکھتے ہوئے پوچھا

کیوں تمہیں اچھا نہیں لگا میرا انا۔۔۔۔

وہ منہ بنا کر بولی

کل ہی تو ہم ملے تھے۔۔۔۔۔نا ایک دوسرے کو ڈھنگ سے جانتے ہیں نا کوئی تعلق ہے۔۔۔۔۔

تم اس طرح میرے گھر چلی آئی جانے سب نے کیا مطلب نکالا ہو گا

تمہیں ڈر نہیں لگتا کے لوگ کیا کہے گے۔۔۔کیا باتیں بنائے گے۔۔۔۔

وہ غور سے اُسے دیکھنے لگا

اس ڈر اور لحاظ کے ساتھ فلک بھی تو جیتی رہی۔۔اُسے کونسا صلہ مل گیا۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ آہستہ لیکن سنجیدہ لہجے میں بولی ارحم نظریں پھیر گیا اُس کی بات میں سچائی تھی

ہم جتنا ڈرتے ہے ارحم۔۔۔دنیا اتنا ڈراتی ہے۔۔۔۔۔
کسی چیز کو جتنا سنبھال کر رکھو اُس پر خطرہ اتنا ہی بڑھ جاتا ہے۔۔۔۔۔۔
ہمیں بس اُس خطرے سے لڑنے کے لیے خود کو تیار رکھنا چاہئے۔۔۔۔۔۔۔اسی لیے تو۔میں نے کراٹے سیکھا ہے۔۔۔۔
وہ سنجیدگی سے کہتے ہوئے آخر میں میٹھا سا مسکرائی

تمہارے ماں باپ کہاں ہے۔۔۔۔۔

ارحم نے پھیر کل والا سوال کیا وہ ہنسی

دونوں بہت دور دور ہے اور میں بیچ میں اکیلی۔۔۔۔۔۔

ہنسنے میں بھی بے حد اُداسی تھی وہ سمجھ گیا کے کیوں اب تک

اس سوال کو نظرانداز کرتی رہی ہے

کہاں لے آئی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

گاڑی ایک گھر کے پاس رکی تو اُس نے حیرت سے پوچھا وہ بنا

جواب دیے مسکرائی۔

وہ خاموشی سے باہر نکل آیا۔۔۔۔ڈور بیل بجانے پر ایک عورت نے دروازہ کھولا

ہائے نیہا۔۔۔۔۔۔۔۔ کیسی ہو۔۔۔۔۔۔

۔شائنہ مسکرا کے اُس سے گلی ملی وہ خوش دلی سے دونوں کا ویلکم کر کے اُنہیں اندر لائی

۔شائنہ نے اُسے بتایا کے نیہا ایک وکیل ہے اور اب وہ فلک کا کیس لڑے گی۔۔۔۔۔۔۔ارحم حیرانی سے اُسے دیکھنے لگا۔۔ اُس لڑکی سے ملے اُسے بس کچھ گھنٹے ہی گزرے تھے۔۔۔کیا یہ بات سچ تھی

نیہا نے ارحم سے کیس کے متعلق ڈسکس کیا اُس سے فلک کے بارے میں سکندر کے بارے میں اور کورٹ میں ہوئی بحث کو لے کر سوالات کیے۔شائنہ اس دوران خاموش بیٹھی رہی

ڈونٹ وری ارحم۔۔۔۔۔۔فلک کا کیس اب میں لڑوں گی۔۔۔۔اور اُسے انصاف ضرور ملے گا یہ میرا وعدہ ہے تم سے۔۔۔۔۔۔

آخر میں اُسے اُداس دیکھ کر نیہا اُس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولی۔۔۔۔ارحم نے سر ہلا دیا اور۔شائنہ کو دیکھا ۔شائنہ نے محسوس کیا جیسے وہ کچھ کہنا چاہتا ہو

اچھا ہم چلتے ہیں۔۔۔۔کل میں تمہیں فلک سے ملوا دوں گی

شائینہ اٹھتے ہوئے بولی اور پھر ارحم اور وہ نیہا سے مل کر وہاں سے نکل گئے

کیا بات ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اُس نے گاڑی میں بیٹھتے ہی ارحم کو دیکھ کے پوچھا

تم نے اُن سے بات کرنے سے پہلے مجھ سے پوچھا نہیں۔۔۔۔۔۔اُن کی فیس۔۔۔۔۔

وہ کچھ پریشان ہو کر بولا۔شائنہ نے اُس کی بات کاٹی

ریلکس۔۔۔۔۔۔اگر پیسوں کی کمی ہوئی تو ہم تمہاری ایک کڈنی بیچ دیں گے۔۔۔۔

وہ شرارت سے مسکرا کر بولی ارحم کے لبوں پر بھی مسکراہٹ آگئی وہ اُسے حیرت سے دیکھنے لگی۔۔۔۔وہ اسمائیل اُس کے چہرے پر بے حد پیاری لگ رہی تھی

ہنستے ہوئے بہت اچھے لگتے ہو تم۔۔۔۔۔۔۔

اُس نے اپنے دل کی بات لبوں سے ادا کی ارحم سنجید گی سے اُسے دیکھنے کہا

۔ہنسا کرونا۔۔۔۔

وہ مُسکرا کر بولی

ہنستا ہوں تو ایسا لگتا ہے گناہ کر رہا ہوں۔۔۔۔۔۔اپنی بہن کی بربادی پر ہنس رہا ہوں۔۔۔۔۔۔

وہ درد بھرے لہجے میں بولا۔شائنہ اُسے غور سے دیکھنے لگی۔۔۔۔وہ اُسے بہت اپنا اپنا سا لگنے لگا تھا۔۔اُس نے گاڑی روک کر رخ اُس کی جانب کیا اور اُس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا

بس ارحم۔۔۔۔۔۔۔اپنے اموشنس یوں ضایع مت کرو۔۔۔۔

سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔۔۔

تمہاری محنت اور کوششیں رائیگاں نہیں جانے دیگا

تم ضرور جیتو گے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اُسے ہمت دیتے ہوئے بولی ارحم نے سر ہلا دیا۔۔۔۔۔۔

۔شائنہ کا دل اُس کی طرف بڑھ رہا تھا اس بات سے انجان کے اُس کے دل میں تو پہلے سے کسی کا بسیرا تھا۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔ

فلک کا دل گھبرا رہا تھا وہ پھر سے اُن سب سوالوں کا سامنا نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔۔۔۔۔اگر انصاف اپنے کردار کی دھجیاں اڑا کر مل رہا تھا تو وہ انصاف نہیں چاہتی تھی۔۔۔۔۔۔

اُس نے ارحم کے سامنے کورٹ جانے سے انکار کر دیا تھا

لیکن ارحم نے اُس سے ایک آخری موقع مانگ کر اُسے راضی کیا۔۔۔۔۔۔

مایوس تو پہلے وہ خود بھی ہو چکا تھا لیکن۔ شائنہ نے اُس کے دل میں ایک نئ اُمید بھر دی تھی۔۔۔۔

نیہا اور وہ دن رات محنت کر کے اُس کیس پر کام کر رہی تھی۔ اور اُن کا حوصلا ارحم کی ہمت میں اضافہ کر رہا تھا۔۔۔۔

۔شائنہ سے ملے اُسے ایک مہینہ ہو گیا تھا اور اس ایک مہینے میں جہاں وہ ہر پل ارحم کی ہمت بنی تھی وہیں۔ شائنہ کے دل میں ارحم کا مقام مضبوط ہوتا جا رہا تھا۔۔۔۔۔۔

وہ بس اُسے دیکھنے اور اُس کے ساتھ وقت گزارنے کے موقعے تلاش کرتی رہتی تھی۔۔۔۔۔۔۔

جاری۔۔۔۔ \\\ΔΔΔΔ

غور سے پڑھیں۔۔۔۔۔

میرے ناولز میں ہندی الفاظ۔۔۔بھارتی مقامات اور غیر مسلم کیریکٹر نظر آتے ہیں کیوں کہ

میں انڈین ہوں۔۔۔

الحمدللہ میں مسلم ہوں۔۔

ہندوستانی مسلم ہوں۔۔۔۔۔

آپ میں سے کچھ لوگ جانتے ہیں اور کچھ نہیں جانتے اس لیے آج میں کلیئر کر دینا چاہتی ہوں کیوں کے کل ایک بھائی صاحب نے آکر بہت عجیب عجیب سی باتیں کی کے ہندی الفاظ کو فروغ نہ دو۔۔۔۔۔بھارتی مقامات کا ذکر نہ کرو وغیرہ وغیرہ۔اور اکثر ہی لوگ اس طرح کی باتیں کرتے ہیں

میں اُن سب کو بتا دینا چاہتی ہوں کے ہم کہانی میں وہی لکھتے ہے جو ہم دیکھتے ہے سنتے ہے جو ہمارے اطراف میں ہوتا ہے۔۔۔۔۔

میں جس ماحول میں رہتی ہوں اُس کا اثر میرے ناولز میں نظر آتا ہے

ہمارے یہاں مسلم سے زیادہ ہندو آبادی ہے۔۔۔۔ یہاں اردو میں بھی ہندی کی آمیزش ہے۔۔۔۔۔اور ظاہر ہے میں اپنے اطراف کی کہانیاں ہی لکھوں گی۔۔۔۔

میری کہانیوں میں ایسا ہی طرز عمل نظر آئیگا

مجھے نہیں لگتا کے ہندی الفاظ پڑھنے یا ایک انڈین طرز کی کہانی پڑھنے سے آپ کی حب الوطنی کو کوئی خطرہ ہے۔اور اگر آپکو ایسا لگتا ہے تو مہربانی کر کے میرا لکھا پڑھنے سے گریز کرے۔۔۔

لیکن کڑوی باتیں کر کے دل آزاری نہ کریں

کیا سوچ رہے ہو ارحم۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اُس نے ارحم کو خاموش فلک کو تکتے دیکھ اُس کے شولڈر پر ہاتھ رکھتے ہوئے اپنی طرف متوجہ کیا۔۔۔۔

آج وہ لوگ پھر کورٹ کے باہر کھڑے تھے۔۔۔ پچھلی دفعہ جو کچھ ہوا اُس کے بعد دونوں کے دل میں عجیب سا ڈر بیٹھا تھا۔۔۔۔ فلک اور نیہا دور ایک ساتھ بیٹھے تھے نیہا اُسے سمجھا رہی تھی کے کس طرح اُسے جواب دینا ہے

ارحم اور شاینا گراؤنڈ میں کھڑے تھے۔۔۔۔

سوچ رہا ہوں اندر کیا ہو گا۔۔۔۔۔۔پچھلی دفعہ فلک کے ساتھ جو سلوک ہوا اگر وہ دوبارہ ہوا نا تو میں خود کو کچھ کر دوں گا۔۔۔

وہ رخ بدل کر سر جھکائے کرب آمیز لہجے میں بولا

شش۔۔۔۔۔پاگل ہو تم۔۔۔ایسا کچھ نہیں ہو گا۔۔۔۔۔یہ کیس ہم ہی جیتے گے۔۔۔۔۔۔۔

وہ اُس کا ہاتھ تھامتے ہوئے بولی

اللہ کو تم سے اور فلک سے جو آزمائشیں لینی تھی وہ لے چکا ہے۔۔۔اب باری اُس گنہگار کی ہے۔۔۔اب اُس کی سزا

کا وقت ہے۔۔۔ تم خدا پر بھروسا رکھو۔۔۔۔۔۔اس بار تمہیں مایوس نہیں کرے گا وہ۔۔۔۔۔۔

وہ اُس کے چہرے پر پریشانی دیکھ اُسے تسلی دیتے ہوئے بولی

تمہارے ہونے سے حوصلا بڑھ گیا ہے۔۔۔ ورنہ اپنی اُمید تو میں پچھلی دفعہ ہی ہار گیا تھا۔۔۔۔۔

وہ اُس کے ہاتھ اور دباؤ ڈالتے ہوئے بولا تو وہ ہلکا سا مسکرا دی

اُسی وقت سکندر کی گاڑی رکی اور وہ گاڑی سے نکل کر سیدھا اُن دونو کے پاس آیا۔۔۔۔۔۔ارحم اور شائنہ کے تاثرات سخت ہوئے

کیا میری بائیں ہو رہی ہے۔۔۔۔۔۔۔

وہ پاس آکر مسکراتے ہوئے بولا ارحم کے ساتھ کھڑی شائنہ کو سر سے پیر تک دیکھا۔۔۔۔ سفید پینٹ اور ڈارک بلیو کمر تک آتے ٹاپ میں وہ لڑکی اوپر سے نیچے تک قیامت تھی

۔بھابھی۔۔۔۔۔؟؟

اُس نے ارحم کو۔دیکھ کر سوالیہ انداز میں ایبرو اٹھائی ارحم نے سختی سے دانت بھینچے سکندر ہنس کر دونوں کو دیکھنے لگا

کمال کی قسمت ہے یار تیری۔۔۔۔۔ساری خوبصورت لڑکیاں تیرے کھاتے میں ہی لکھی ہے کیا۔۔۔۔۔۔

وہ کمینگی سے ہنستے ہوئے بولا شائنہ ناگوری سے اُسے دیکھنے لگی

ہائے بے بی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔آج رات فری ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اُس نے شائنہ کی طرف ایک قدم نزدیک ہو کر بے باکی سے اُس کا جائزہ لیا اور اُنگلی سے اُس کے گردن میں پڑے بالوں کو پیچھے کیا۔۔۔ارحم آگے بڑھ کر اُسے مارتا اس کے پہلے ہی

شائنہ نے ایک قدم پیچھے ہو کر اپنا ہاتھ پوری طاقت سے گھما کے اُس کے منہ پر مارا۔۔۔۔۔۔۔

تھپڑ کی گونج اتنی تیز تھی کے آس پاس کھڑے لوگ بھی متوجہ ہوئی۔۔۔ارحم کے لبوں دل جلا دینے والی مسکراہٹ آئی۔۔۔

سکندر کا چہرہ سرخ پڑ گیا۔۔۔اُس نے آنکھوں میں غضب لیے شائنہ کو دیکھا

ہر لڑکی کو فلک سمجھنے کی غلطی مت کرنا سکندر۔۔۔۔۔
کچھ لڑکیاں اپنے سکھائے گئے اصولوں سے ہٹ کر اپنے لیے لڑنا بھی جانتی ہے۔۔۔۔۔۔۔
وہ اُس کی آنکھوں میں غصے سے دیکھتی ہوئی بولی۔۔۔اُس کی بے خوفی پر ارحم کی نظر میں اُس کا مقام کچھ اور بڑھ گیا۔۔۔

یہ تھپڑ بہت مہنگا پڑیگا تمہیں۔۔۔۔۔
وہ ضبط سے سُرخ چہرہ لیے دانت پیستے ہوئے بولا

چلے گا یار۔۔۔۔۔جب سے پیدا ہوئی ہوں۔۔۔ سستی
چیزوں سے پالا بھی نہیں پڑا۔۔۔۔۔رائٹ ارحم
شائنہ ہنستے ہوئے بولی تو ارحم بھی مسکرا دیا۔۔۔سکندر دونوں
پر ایک خونخوار نظر ڈال کر اندر چلا گیا
ارحم نے تعریفی نظروں سے اُسے دیکھا تو وہ مسکرادی

ΔΔΔΔ\\\\\\\

یور آنر اس کیس کی پچھلی سنوائی میں۔۔۔میں ثابت کر چکا
ہوں کے مس فلک نے میرے موکل سکندر شاہ کے خلاف
جو الزام لگایا ہے وہ جھوٹا اور بے بنیاد ہے۔۔۔۔۔

اس لیے میری عدالت سے گزارش ہے کہ میرے موکل کے حق میں فیصلہ دے کر اُنہیں باعزت بری کیا جائے۔۔۔۔دھیٹز آل۔۔۔۔

کاروائی شروع ہوتے ہی سکندر کے وکیل نے کھڑے ہو کے اپنی بات کہی۔۔اُس کے انداز سے صاف ظاہر تھا کہ وہ بلکل مطمئن ہے۔۔۔پچھلی سنوائی میں اپنے داؤ پیچ میں جس طرح اُس نے فلک کو پھنسایا تھا۔۔۔اُسے یقین تھا کے اُن کی جیت پکی ہے۔۔۔۔۔۔

اُس کے بیٹھتے ہی نیہا اپنی جگہ سے اٹھی

جھوٹے ثبوتوں اور گواہوں کی بناء پر کسی مجرم کو شریف اور محان بنا دینا کوئی بڑی بات نہیں یور آنر

بڑی بات یہ ہے کہ ایک لڑکی سماج کی روایتوں کے خلاف جا کے اپنی ہمت اپنے حوصلے جمع کر کے یہاں اپنے لیے انصاف مانگنے کھڑی ہے۔۔۔

اور یہ صرف ایک نہیں ہے ایسی ہزاروں فلک ہر روز ملتی ہے جنہیں ایسے ہی ظلم کا نشانہ بنایا جاتا ہے

آج اگر اس لڑکی کو انصاف نہیں ملا تو اُن میں سے کوئی بھی ظلم کی۔ماری آواز اٹھانے کی ہمت نہیں کریگی۔۔۔مائے لارڈ

Zubi Novels Zone

اُس کی امیدیں فلک کے ساتھ ہوئے سلوک کو دیکھ کر ہی ٹوٹ جائے گی۔۔۔۔وہ لڑنے سے پہلے ہی ہار جائے گی

آج اگر فلک کے ساتھ ناانصافی ہوئی تو ہر اُس لڑکی کے ساتھ بھی ناانصافی ہو گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نیہانے بولنا شروع کرتے ہیں وہاں بیٹھے ہر انسان کو اپنی طرف متوجہ کر لیا۔۔۔۔عدالت میں۔مکمل خاموشی چھا گئی تھی

اوبجیکشن می لارڈ۔۔۔۔۔۔۔شاید وکیل صاحبہ یہاں کیس لڑنے کے نہیں تقریریں کرنے کے ارادے سے آئیں ہے۔۔۔۔۔۔

سکندر کا وکیل طنز کرتے ہوئے ہنسا

جی نہیں وکیل صاحب۔۔۔۔تقریریں کر کے میں اپنے الفاظ ضائع نہیں کرتی۔۔۔۔۔۔۔۔میرا مقصد کیس لڑنا ہی ہے۔۔۔اور میں جانتی ہوں جھوٹ کو پڑے ناپڑے لیکن سچ کو اب ثبوت کی ضرورت ضرور پڑتی ہے۔۔۔۔

یور آنر میں مسٹر سکندر شاہ سے کچھ سوال کرنے کی اجازت چاہتی ہوں۔۔۔۔

وہ وکیل کو جواب دے کے جج کی طرف پلٹی۔۔۔

اجازت ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جج نے اجازت دی۔۔۔۔۔ سکندر سنجیدہ ہو کر وکیل کو دیکھنے لگا تو اُس نے آنکھوں ہی آنکھوں میں تسلی دیتے جانے کہا اشارہ کیا وہ اٹھ کر بریکٹ کی طرف بڑھا

مسٹر سکندر۔۔۔۔۔۔۔۔ میری انفارمیشن کے۔ مطابق ہر رات آپکے گھر ریڈ لائٹ ایریا سے ایک لڑکی آتی ہے۔۔۔۔ کیا آپ کے بلاوے پر۔۔۔۔۔۔۔

نیہا کے پہلے ہی سوال پر سکندر اور بہادر شاہ سمیت وکیل کے چہرے پر بھی اُلجھن نظر آئی۔۔۔۔۔

یہ میرا پرسنل معاملہ ۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ دھیرے سے سرد لہجے میں بولا نیہا اُس کی بات پر ہنسی

پرسنل ۔۔۔۔۔۔ یہ جو سامنے آپ لڑکی دیکھ رہے ہے

نا ۔۔۔ اُس کی پرائیویسی کی دھجیاں اڑائی گئی ہے اس عدالت

میں ۔۔۔ اور میرے پہلے سوال پر آپکا اپنے پرائیویسی کے

رائیٹس یاد آگئے ۔۔۔۔۔۔۔۔ جواب دیجئے جو پوچھا

ہے ۔۔۔

وہ ارحم کے ساتھ بیٹھی فلک کی طرف اشارہ کر کے بولی اور

آخر میں غصے سے چلائی ۔۔۔

او بجیکشن۔۔۔۔۔۔۔۔۔یہ سوال اس کیس سے کوئی تعلق نہیں رکھتا۔۔۔۔۔۔

وکیل نے اٹھ کر اعتراض جتایا

بلکل۔۔۔۔میرا مقصد بس یہ بتانا تھا کے سکندر شاہ اتنے شریف نہیں جتنا اس عدالت میں اُنہیں بنا دیا گیا ہے۔۔۔۔۔ وہ جج کے اعتراض قبول کرنے سے پہلے ہی بول کر اُس بات سے ہٹ گئی۔۔۔بنا جواب دیے بھی سب کو جواب مل چکا تھا۔۔۔فلک دل۔میں اللہ سے دعا کر رہی تھی کے آج وہ نا ہارے

مسٹر سکندر یہ بتائیں۔۔۔فلک سے آپکو پہلی ملاقات کب ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نیہا نے اگلا سوال کیا

بہت پہلے۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ رک۔کر بولا

پھر بھی چھ مہینے۔۔۔۔۔۔ایک سال۔۔۔۔کتنا وقت ہوا

نیہا نے اپنی بات اور زور دیا

یہی کوئی چار پانچ مہینے پہلے۔۔۔۔۔

سکندر چند پل خاموش رہ کر بیزاری سے بولا

چار پانچ مہینے میں آپکو اندازہ نہیں ہوا کے یہ لڑکی آپ سے محبت نہیں کرتی بلکہ آپکی دولت کے پیچھے پڑی ہے۔۔۔اتنے بیوقوف ہے آپ۔۔۔۔۔۔

وہ مسکرا کر بولی۔۔۔۔سکندر سے ضبط کرنا مشکل ہو رہا تھا

اچھا چھوڑیئے۔۔۔۔۔۔فلک سے آپکی پہلی ملاقات کہاں ہوئی۔۔۔۔۔۔

نیہا نے اگلا سوال کیا

اوبجیکشن می لارڈ۔۔۔۔۔۔۔بے معنی سوالات کر کے

۔۔وکیل صاحبہ کورٹ کا وقت ضائع کے رہی

ہے۔۔۔۔۔۔۔

وکیل بھڑک کر بولا۔۔۔۔۔۔اس بارے میں نا اُنہوں نے

کوئی تیاری کی تھی نا اُنہیں اُمید تھی۔اور ایسے سوال بیچ میں

آئیگے تبھی وہ گھبرا گئے تھی

یہ سوالات بے معنی نہیں بلکہ کیس سے جڑے ہے۔۔۔۔

نیہا جلدی سے بولی

اوبجیکشن اوور رول۔۔۔۔۔۔۔۔

جج نے اعتراض ردّ کیا تو وکیل جھنجھلا کر بیٹھ گیا۔۔۔۔۔۔

نیہا شکریہ ادا کرتے اپنی بات پر آئیں

بتائیے کہاں ہوئی فلک سے ملاقات۔۔۔۔۔۔

اُس نے پھر سوال کیا۔۔۔۔۔ سکندر خاموش رہا اُس کی نظر میں کو منظر گھوم گیا جب اُس نے پہلی دفعہ فلک کو۔ دیکھا تھا۔۔۔

اُس کی خوفزدہ لرزتی پلکیں جنہوں نے اُس کے دل۔ کی دنیا ہلا دی تھی

گاؤں میں ہی۔۔۔۔۔۔

وہ زچ ہو کر بولا

گاؤں میں کہاں۔۔۔۔۔۔چوراہے پر۔۔۔۔

نیہانے طنزیہ پوچھا

ایک شادی میں۔۔۔۔۔

وہ سوچ کے بولا

کس کی شادی۔۔۔۔۔۔۔

نیہانے اسے مزید زچ کیا وہ نظریں جھکائے سوچنے لگا کہ کیا جواب دے

جواب دیجیئے مسٹر سکندر۔۔۔۔۔۔ایسے رک رک کر جھجھک جھجھک کر وہ لوگ بات کرتے ہیں جن کی بات میں کوئی

سچائی نہیں ہوتی۔۔۔جو جھوٹی کہانی بُنتے ہے۔۔۔۔ہے نہ وکیل صاحب

اُس نے وکیل کی وہی بات دہرائی جو اُس نے فلک سے کی تھی اور اُس کی طرف طنزیہ مسکراہٹ اچھال کر اُسے جلانے لگی

یاد نہیں۔۔۔۔۔۔۔

سکندر نے بیزاری سے کہا

حیرت کی بات ہے جہاں آپکو آپکو محبت ملی وہ شادی کس کی تھی وہ آپکو یاد ہی نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔بڑے نکمّے عاشق نکلے آپ

نیہا کے لب ولہجے پر شائنہ مسکرائی۔۔۔سکندر نے اُسے خونخوار نظروں سے گھورا۔۔۔۔پہلے شائنہ سے پڑا تھپڑ پھر

نیہا کی باتیں اُس کا دماغ غصے سے بھڑک رہا تھا اور تھی نیہا چاہتی تھی

سچ تو یہ ہے می لارڈ کے فلک سے ان کی ایسی کوئی ملاقات ہوئی ہی نہیں۔۔۔۔۔اور جن ثبوتوں کی بنا پر سکندر سے فلک کے تعلقات جوڑے جا رہے ہیں اُن میں کوئی سچائی نہیں ہے۔۔۔۔۔

نیہا نے اُس کے پھر خاموش رہنے پر کہا اور پھر وہاں موجود افسر کی مدد سے ایک فوٹیج چلائی جس پر وہی تصویر تھی لیکن اب اصل۔۔۔۔

یہ وہی فوٹیج ہے می لارڈ جسے پچھلی بار ایک نیا رنگ دے کر پیش کیا گیا تھا۔۔۔۔۔۔اُس دِن جب مال۔میں۔آگ لگی فلک اپنے بھائی اور بہن کے ساتھ شادی کی شاپنگ کے لیے آئی تھی۔۔۔۔

یہ باہر کی فوٹیج اس بات کا ثبوت ہے۔۔۔۔

اُس نے ریموٹ چلا کر باہر کی تصویر دکھائی جہاں بھیڑ میں فلک ار۔اور شمع ساتھ اندر آرہے تھی

اب فلک اپنے بھائی کے ساتھ تو اپنے عاشق سے ملنے نہیں آئی ہو گی۔۔۔ہے نہ وکیل صاحب۔۔۔۔

اُس نے وکیل کو۔دیکھتے طنز کیا۔۔۔اُس کے چہرے کی ہوائیاں اُڑی ہُوئی تھی

فلک سلون میں تھی اور اس وقت ارحم اور اُن کی بہن نیچے آ گئے تھے۔۔۔۔آگ اچانک ہی لگی تھی اور اتفاق سے سکندر بھی وہاں موجود تھے۔۔۔۔۔اُنہوں نے جب فلک کو وہاں دیکھا تو اُسے بچانے کے لیے آگے بڑھے یہ اُس وقت کی تصویر ہے۔۔۔۔

اُس نے سلون کے باہر لگے کیمرے کی فوٹیج دکھائی جب آگ سے لڑتے ہوئے سکندر اندر جا رہا تھا

اپنی جان بچانے کے لیے سکندر سے مدد لیتے ہوئے اُس نے یہ نہیں سوچا ہو گا کے اس بات کو غلط رنگ دیا جائے گا

اب فلک ایسے آگ میں تو مسٹر سکندر کے ساتھ ڈیٹ پر نہیں جاسکتی۔۔۔

آخر میں اُس نے طنز کرتے ہوئے سکندر کو دیکھا جو غصے سے جبڑے بھینچے کھڑا تھا۔۔۔

اور نیہا کی یہی کوشش تھی کے وہ اُسے اتنا بھڑ کادے کے وہ پھٹ پڑے۔۔۔۔۔

اُس نے ایک کے بعد ایک ہر بات کا سچ کھول کے رکھ دیا۔۔۔۔

مینیجر کی گواہی کو جھوٹا ثابت کیا۔۔۔ فلک اور سکندر کے تعلقات کی جھوٹی بیانی کا پردہ فاش کیا۔۔۔۔

اور سکندر کی ساری حقیقت اجاگر کرتی گئی

بہادر شاہ کی پیشانی پر پسینہ چمکنے لگا۔۔۔۔

وکیل نا کچھ بول پایا نا نیہا نے اُسے بولنے کا موقع دیا۔۔۔۔

سکندر بہت مشکل سے ضبط کیے کھڑا تھا۔۔۔۔۔۔۔

دل۔میں نیہا کے لیے غصّہ بھڑک رہا تھا۔۔۔اپنی تذلیل

برداشت کے باہر تھی۔۔۔

ارحم پر سکون ہو کر بیٹھا تھا۔۔۔دل نیہا اور شائنہ کا شکر گزار

تھا۔۔۔جو محسن بن کے اُن کی زندگی میں آئے

تھے۔۔۔۔۔۔

فلک آنسو بہاتی بیٹھی تھی۔۔۔۔۔اُس کے ساتھ ہوئے

سلوک کا بدلہ تو نہیں لیکن ہاں کچھ بھرپائی ضرور ہو گئی تھی

حیرت تو مجھے اس بات پر ہے کے آپ کو دیکھ کے نہیں لگتا

کے آپ اتنے کائیر ہو سکتے ہیں۔۔۔۔۔

نیہانے چلا کر کہا اب وہ اپنا آخری داؤ آزمارہی تھی۔۔۔سکندر کے ہاتھ بریکٹ پر مضبوط ہوتے جارہے تھے

ارحم نے پورے گاؤں کے سامنے آپکو مارا پیٹا بے عزت کیا۔۔۔آپ کی مردانگی پر اُنگلی اٹھائی اور آپ نے اُسے کوئی جواب نہیں دیا۔۔۔۔۔۔اتنے بزدل ہے آپ۔۔۔۔
وہ اپنے لہجے سے اُس کی ہنسی اڑا رہی تھی

میں نے جو جواب دیا ہے اسے وہ مرتے دم تک نہیں بھول سکتا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سکندر دانت بھینچے دھیمی آواز میں بولا

۔جھوٹ۔۔۔۔۔۔آپ کا یہ نام یہ دھونس صرف ایک ناٹک ہے۔۔۔۔۔آپ صرف نام کے مرد ہے۔۔۔ارحم نے پورے گاؤں کے سامنے آپ کو اتنا پیٹا۔۔۔۔آپ کو اتنا ذلیل کیا آپ کو مار مار کے شکل بگاڑ دی لیکن آپ اُس کا کچھ نہیں بگاڑ پائے

نیہا اُس کی بات کاٹتی زوروں سے بولی سکندر نے زوردار ہاتھ مار کر بریکٹ کا ایک حصہ گرا دیا

جسٹ شٹ اپ۔۔۔۔۔۔

وہ زور سے چلایا۔۔۔۔

اگر اُس نے میری شکل بگاڑی تو میں نے بھی اُسے شکل دکھانے لائق نہیں چھوڑا۔۔۔۔

میں نے بھی اُس کی بہن کو سرے عام بے عزت کر کے دکھا دیا کے مردانگی کسے کہتے ہیں۔۔۔۔

وہ پوری قوت سے چلایا۔۔۔۔۔۔۔عدالت میں سناٹا چھا گیا۔۔۔۔۔

ارحم نے نفرت سے اُسے دیکھا اور شائنہ نے مسکرا کر نیہا کو سراہا۔۔۔۔

فلک نے منہ اور ہاتھ رکھے اپنی سسکی روکی

۔۔چند سیکنڈ میں سکندر کو اپنی غلطی اور نیہا کی ہوشیاری کا اندازہ ہو گیا۔۔۔۔۔۔بہادر شاہ کے رنگ تو پہلے ہی اُڑے ہوئے تھے۔۔۔وکیل بھی بس سر ہلا کر رہ گیا۔۔۔

سکندر کی سانس پھول گئی تھی۔۔۔۔چہرہ پسینے میں تر تھا

نیہا نے اسے نفرت سے دیکھا

آپ جیسی چھوٹی سوچ کا انسان ہی یہ کہہ سکتا ہے۔۔۔ایک معصوم کمزور لڑکی کا فائدہ اٹھا کر۔۔۔اُس پر ظلم کر کے آپ خود کو بہت بڑا سمجھ رہے ہیں۔۔۔۔۔یہ ہے آپ کی مردانگی جو ایک لڑکی پر دکھائی آپ نے۔۔۔۔۔

میں نے تو صرف آپ کے منہ سے سچ اگلوانے کے لیے آپکو بزدل اور کائر کا طعنہ دیا تھا

لیکن حقیقت میں تو آپ اُس سے بھی کئی زیادہ گرے ہوئے نکلے مسٹر سکندر۔۔۔۔۔۔تف ہے ایسی طاقت اور ایسی مردانگی پر۔۔۔۔۔

وہ نخوت سے کہتی اُس سے منہ موڑ گئی سکندر نے غصے سے لات زمین پر ماری اور وہاں سے نکلتا کورٹ روم سے باہر چلا گیا

یور آنر۔۔۔۔۔۔۔ جھوٹ بھلے ہی کتنے ثبوت بنائے۔۔۔کتنے گواہ خریدے لیکن سچ اُس سے اپنا مقام نہیں کھوتا۔۔۔سچ ہمیشہ اپنی جگہ قائم رہتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔ چند پل کے لیے لوگ اُس پر پردہ ڈالنے کی کوشش کر کے اُسے چھپانے میں لگ جاتے ہیں لیکن سچ سامنے آ کر رہتا ہے

سکندر پر صرف فلک کے ساتھ زیادتی کا مقدمہ چلایا جا سکتا ہے۔۔۔۔۔حالانکہ اُس کے جرم اس ایک کے علاوہ اور بھی بہت ہے می لارڈ۔۔۔۔۔

فلک کی روح پر لگی چوٹ۔۔۔۔۔
ماں باپ کی ذلت۔۔۔۔۔۔
سماج میں ہوئی بے عزتی۔۔۔۔۔۔۔
عدالت میں ہوئی کردار کشی۔۔۔۔۔
اور زندگی بھر کے لیے بے عزتی کا داغ۔۔۔۔

ان سب باتوں کی بھرپای کوئی نہیں کر سکتا۔۔۔۔

سکندر کو چاہئے کوئی بھی سزا ملے لیکن وفلک سے زیادہ نہیں ہو گی۔۔۔جو یہ بے گناہ ہوتے ہوئے بھی جھیل رہی ہے اور عمر بھر جھیلتی رہے گی

نیہا سنجیدہ اور افسوس بھی لہجے میں بولی ارحم نے فلک کو خود سے لگا لیا وہ۔۔گھٹ گھٹ کر رونے لگی

سکندر صاحب خود اپنا جرم قبول کر چکے ہیں اس لیے میری عدالت سے گزارش ہے کہ انہیں کڑی سے کڑی سزا دی جائے۔۔۔۔۔

that's all

نیہا نے اپنی بات ختم کی اور سب جج کے فیصلے کا انتظار کرنے لگے۔۔۔۔۔۔۔

اس کیس کا فیصلہ اگلے ہفتے سنایا جائے گا۔۔۔۔۔۔۔

جج نے چند پل کی خاموشی کی بعد کہا اور اپنی جگہ سے اٹھا تو سب ہی کھڑے ہو گئے۔۔۔۔

نیہا نے اُن کو اُمید دلائی تھی کے فیصلہ آج ہی ہو جائے گا لیکن اگلے ہفتے کے فیصلے پر وہ اُداس ہو گئی۔۔۔۔ حالانکہ ارحم پر سکون تھا کے کم سے کم سکندر مجرم ثابت ہو چکا ہے

اب بس ایک ہفتے کا اِنتظار تھا۔۔۔۔۔۔

جانے اس ایک ہفتے کے اِنتظار کے بعد منزل ملنی یا کوئی نئ آزمائش منتظر تھی

۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

فلک کو گھر چھوڑنے کے بعد اُس نے شکرانہ ادا کیا

اماں اور رحمت کو یہ بات بتائی تو انہوں نے کوئی خاص تاثر

نہیں دیا۔۔۔ لیکن اندر سے اماں پر سکون ہو گئی کے کم سے کم

اب تو بیٹے کی جنگ ختم ہوئی اب تو وہ سکون سے رہے گا

شمع تو بہت خوش ہوئی اور اللہ سے دعا کی کے سکندر کو کڑی

سے کڑی سزا ملے

ارحم کھانے کے بعد گھر سے نکل گیا اُس کا ارادہ شائنہ سے مل کر اُس کا شُکریہ ادا کرنے کا تھا۔۔۔اگر وہ نہیں ہوئی تو شاید یہ جنگ اتنی آسان نہیں ہوتی۔۔۔

اُس نے فون کر کے شائنہ کو اُسی جگہ بلایا تھا جہاں وہ لوگ پہلی دفعہ ملے تھی

کیسا فیل کر رہے ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔

شائنہ نے اُس کی طرف دیکھ کر مسکراتے ہوئے پوچھا حلانکہ پوچھنے کی ضرورت بلکل محسوس نہیں ہو رہی تھی۔۔۔۔

آج اس کے چہرے پر وہ پہلے جیسی تڑپ اور بے سکونی نہیں تھی

یہ سب تمہاری وجہ سے ہوا ہے۔۔۔۔۔اگر تم میری زندگی میں نہیں آتی تو شاید اس دن کے لیے میں اور بہت تڑپتا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اُس کی طرف دیکھ کر مشکور لہجے میں بولا

یہ سب تمہاری ہمت اور کوششوں کا نتیجہ ہے تم دنیا کے سب سے اچھے بھائی ہو ارحم۔۔۔۔

وہ شرارت سے اُس کے گال کھینچتے ہوئے بولی لیکن وہ تب بھی نہیں مسکرایا تو منہ بنا گئی

کیا یار ہر بات میں اموشنل ہو جاتے ہو۔۔۔۔۔۔ہم جیت کے اتنے قریب ہے اب تو خوش ہو جاؤ۔۔۔۔۔۔۔

وہ خفا سے لہجے میں بولی

خوش تو میں اُس دِن ہو پاؤں گا جب وہ گناہ گار سلاخوں کے پیچھے ہو گا۔۔۔جب اُس کا گھمنڈ ٹوٹ کر میری بہن کے قدموں کے نیچے پڑا ہو گا۔۔۔۔۔۔۔اُس کے بعد ہی شاید دل کو سکون ملے۔۔۔

وہ بیچ پر بازو پھیلائے اُس کی جانب رخ کیے بولا شائنہ اُس کی سنجیدہ آنکھوں میں دیکھنے لگی۔۔۔اچانک ہی آس پاس ایک خوش گوار مہک محسوس ہوئی

ایک بات بتاؤ۔۔۔۔ارحم نام۔کے سارے لڑکے ایسے روتوں ہی ہوتے ہیں کیا۔۔۔۔

وہ براسامنہ بنا کے بولی ارحم نے اُسے گھورا

میں سوچ رہی ہوں تمہارا نام بدل کر خوشحال سنگ رکھ دوں شائد تب ہی تم خوش ہو جاؤ کسی بات پر۔۔۔۔

وہ ہنستے ہوئے بولی تو وہ بھی مسکرادیا

نام یا روپ بدل جانے سے کیا ہوتا ہے۔۔۔۔دل تو وہی رہتا ہے نہ۔۔۔اور اُس کا درد بھی۔۔۔۔۔۔۔

اُس کے لہجے میں تھکن تھی

تو کیوں اس درد کو اپنے اندر ہی پال رہے ہو میرے ساتھ بانٹ لو نا دونوں تھوڑا تھوڑا سہہ لیں گے۔۔۔۔۔۔۔

وہ سر بینچ پر رکھے آہستہ آواز میں بولی

ارحم کو اُس کے احساسات کا اندازہ تھا لیکن اِس وقت تو اُس کی آنکھوں سے نظر آرہا تھا کے اُس کے دل میں ارحم کے لیے کتنی محبت ہے

تم سے برداشت نہیں ہو گا۔۔۔۔۔۔۔

وہ بھی سر بینچ سے ٹیکتے ہوئے بولا

تمہاری خاطر سب قبول ہے۔۔۔۔۔۔۔

شائنہ نے قریب ہوتے ہوئے اُس کے چہرے پر ہاتھ رکھا۔۔۔آنکھوں میں ہلکی سی نمی چمکنے لگی

ارحم کی آنکھوں میں حیا کا چہرہ لہرایا تو وہ اُس سے نظریں ہٹا کر آنکھیں بند کر گیا۔۔۔۔۔۔

لیکن وہ عکس شائنہ کی نظروں سے چھپا نا رہ سکا وہ اُس ایک پل۔میں سمجھ گئی کے اُس نے غلط جگہ دل لگایا ہے

بہت مشکل سے اپنی آنکھوں کو برسنے سے روکا۔۔۔

کیا کسی کو کمیٹ کیا ہے۔۔۔۔۔۔

اُس کے چہرے سے ہاتھ ہٹاتے ہوئے پوچھا ارحم نے آنکھیں کھول کر اُسے دیکھا

میں نے تو نہیں کیا۔۔۔۔۔پر دل کر بیٹھا۔۔۔۔۔۔۔

وہ زخمی سا مسکرا کر بولا

بہت لکی ہے وہ۔۔۔۔۔۔جِسے تم ملو گے۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ بھی بھیگا سا مسکرائی

میں۔۔۔۔امیر۔۔۔۔حسین۔۔۔۔۔۔اس ملک کا

شہزادہ۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ ہنس کر بولا

اگر کوئی میری نظر سے دیکھے تو پتہ چلے کے تم کیا ہو۔۔۔۔

ایک خوبصورت دل اور چہرے والا انسان جس کے دل میں جذبات کا ایک سمندر بھرا ہے۔۔۔۔۔جو اپنے ہر رشتے سے محبت کرنا جانتا ہے۔۔۔۔۔اپنے ہر رشتے کے۔لیے جان دینے کو تیار ہے۔۔۔۔اس سے بڑھ کر قیمتی اور کیا ہو سکتا ہے۔۔۔۔۔۔

شائنہ نے مسکراتے ہوئے کہا اُس کے لہجے میں اُس کے جذبات کی سچائی بول رہی تھی۔۔۔۔ارحم کے دل میں اگر حیا کی محبت نہیں ہوتی تو وہ شائنہ کے آگے ہار جاتا۔۔۔
وہ اپنی قسمت پر اُلجھ گیا کے آخر قسمت شائنہ کو اُس کی زندگی میں کیوں لائی تھی اگر اُسے حیا سے محبت کرنا تھا

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

https://wa.me/923444499420

غصّہ انسان کا سب سے بڑا دشمن ہوتا ہے۔۔۔۔۔

غصے نے ہی سکندر سے گناہ کرایا۔۔۔۔

اور غصے میں ہی اُس نے اپنے گناہ کا اعتراف کر لیا۔,۔۔۔

شائنہ کے ہاتھوں پڑا تھپڑ۔۔۔۔۔۔۔۔نیہا کی کی گئی بے عزتی

اور ارحم کی آنکھوں میں اپنے لیے طنز دیکھ کے اُس کے خونٹ

میں اُبال اٹھ رہے تھے

اُس کے بس میں نہیں تھا کے وہ کیا کرے جس سے ارحم سے

جڑے ہر شخص کا حشر برا ہو جائے

سکندر کو کوئی نہیں ہرا سکتا۔۔۔۔۔۔۔

میں اُسے اتنی آسانی سے نہیں جیتنے دوں گا۔۔۔۔۔

وہ سُرخ آنکھوں سے دیوار کو گھورتا جنونی انداز میں بولا

میری اُس لڑکی سے شادی کا انتظام کیجئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اُس نے سر اٹھا کر اپنے باپ کو دیکھتے ہوئے حکم سنایا

کیا۔۔۔۔ تم اُس سے شادی کرو گے۔۔۔۔۔۔۔ دِماغ ٹھکانے ہے تمہارا

بہادر شاہ بھڑک کے بولا اُسے سکندر پر ہی غصّہ آرہا تھا جو طیش میں ہمیشہ اُلٹے کام کر جاتا تھا

پہلے ہی وہ اُس کی امیج بہت بگاڑ چکا تھا اور اب عدالت جو عزت افزائی ہوئی تھی وہ الگ

ہاں۔۔۔۔۔۔۔۔مجھے اُس لڑکی سے کل کے کل شادی کرنی ہے

وہ اپنی بات پر زور دیتے ہوئے اپنے باپ کو ایسے دیکھنے لگا جیسے اب وا اس بارے میں کوئی سوال جواب نہیں سننا چاہتا۔۔۔

بہادر شاہ لب بھینچ کر رہ گیا۔۔۔

یہی اکڑ دوسروں پر دکھائے تو اولاد کی خوبی سمجھ کے ماں باپ فخر کرتے ہیں اور جب خود پر آئے تو بے بسی کے معنی سمجھ آتے ہیں

ٹھیک ہے میں اُس کے گھر والوں سے بات کرتا

ہوں۔۔۔۔۔۔۔

بہادر شاہ ہار مانتے ہوئے بولا ویسے بھی کب اُس کی بیٹے کے

آگے چلی تھی می

ΔΔΔΔΔΔΔΔ

اماں نے دروازہ کھولا تو اُن کے چہرے پر اُلجھن تھی

کیا بات ہے اماں۔۔۔۔۔

وہ پریشان ہو کر بولا اماں نے پیچھے ہو کر اُسے اندر آنے کا راستہ دیا تو اُس کی نظر اپنے باپ کے سامنے کرسی پر بیٹھے بہادر شاہ پر پڑی۔۔۔۔۔جو اُسے دیکھتے ہی خوشدلی سے اٹھ کھڑا ہوا

آؤ آؤ۔۔۔۔۔منہ میٹھا کرو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ مٹھائی کا ڈبہ لیے ارحم کے پاس آ کر بولا ارحم اُسے سنجیدگی سے دیکھتا اماں کی طرف پلٹا جو پریشان کھڑی تھی

اپنے بیٹے کے لیے تمہاری بہن کا ہاتھ مانگنے آیا ہوں۔۔۔۔۔

بہادر شاہ نے اُس کے سوالیہ انداز پر پر جوش لہجے میں کہا تو ارحم نے جبڑے سختی سے بھینچ کر اُسے دیکھا۔۔۔۔بہادر شاہ

اس کے تیور دیکھ کر اُسے نظر انداز کرتا رحمتِ کی طرف متوجہ ہوا

دیکھو رحمت۔۔۔۔۔ تم بھی اچھے سے جانتے ہو کے ہمارے جیسا خاندان اور گھرانہ تمہاری سات پشتوں میں بھی کسی نے نہیں دیکھا ہو گا۔۔۔۔۔۔ عیش کریگی تمہاری بیٹی ہمارے گھر۔۔۔۔۔اور کیا چاہیے تمہیں۔۔۔۔۔۔

تمہاری بیٹی نے ہمارے خلاف مقدمہ کیا۔۔۔۔۔ ہمیں عدالت میں گھسیٹا لیکن میں سب بھول کر اُسے بہو بنانے کو تیار ہوں۔۔۔

ارے جوان لڑکا ہے ہو گئی غلطی۔۔۔۔اُس پر اتناڈ ھنڈ ھورا

پیٹنے کی کیا ضرورت ہے۔۔۔۔

کیس جیت کے بھی اُسے کیا مل جائے گا۔۔۔۔۔

عزت سے شادی کر کے اپنے گھر کی ہو گئی تو تم بھی تو سکون

سے مر سکو گے نا۔۔۔۔۔۔۔۔۔سوچ کر جواب دینا۔میں

اِنتظار کروں گا

بہادر شاہ لفظوں کو چاشنی میں ڈبو ڈبو کر بولا اور اٹھ کے

دروازے کی طرف بڑھا

ہمارا جواب نا میں ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ارحم کی سرد تیز آواز پر اُس کے قدم رکے اُس نے پلٹ کے

ارحم کو ناگواری سے دیکھا۔۔۔

جوش میں فیصلہ مت لو لڑکے۔۔۔۔۔پھر۔کون بیاہے گا تیری بہن کو۔۔۔۔۔۔

سکندر سے شادی کرنے سے بہتر ہے وہ ساری عمر کنواری رہے۔۔۔۔۔۔میرے جیتے جی۔۔۔۔۔اُس آدمی کا سایا بھی فلک کے پاس نہیں آسکتا۔۔۔۔۔۔۔

ارحم اُس کی بات کاٹ کے غصّے بولا

اور کوئی میری بہن کو اپنائے نا اپنائے میں ہمیشہ اس کے ساتھ ہوں۔۔۔۔۔۔۔میں اپنی بہنوں کا خیال رکھنا جانتا ہوں۔۔۔

وہ جتاتے ہوئے بولا۔۔۔اماں پریشان سے اُسے دیکھے گئی۔۔۔۔

رحمت کا ارادہ بھی بہادر شاہ کی بات ماننے کا تھا۔۔۔لیکن کو جانتا تھا ارحم ایسا نہیں چاہے گا

رحمت تیرا بیٹا باؤلا ہو گیا ہے۔۔۔۔۔۔سنبھال اسے بہادر شاہ غصے سے بولا

تم جا کر اپنے بیٹے کو سنبھالو۔۔۔۔۔۔۔۔۔بہت جلد وہ جیل کی سلاخوں کے پیچھے ہو گا۔۔۔۔۔۔تب تک اُس کی اچھے سے خاطر تواضع کر لو۔۔۔۔۔۔۔

وہ سر جھٹکتے ہوئے بولا بہادر شاہ اُسے غصے سے گھورتا ہوا وہاں سے چلا گیا

تو چاہتا کیا ہے آخر۔۔۔۔۔۔۔اگر وہ رشتہ لے کر عزت سے تیری بہن کو بیاہنے آیا ہے تو کیوں منع کر رہا ہے۔۔۔۔۔۔۔

بہادر شاہ کے جاتے ہی رحمت غصے سے بولا

۔۔۔۔کیا وہ گھٹیا انسان ہی رہ گیا ہے دنیا میں فلک کے لیے۔۔۔۔۔

ارحم نے لاپرواہی سے جواب دیا

تو اور کون پوچھے گا تیری بہن کو۔۔۔۔۔۔۔۔ حقیقت سے منہ مت موڑ بیٹا۔۔۔یہ دنیا اتنی اچھی نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اماں نے بھی اُسے سمجھانا چاہا

چاہے جو بھی ہو اماں لیکن میرے جیتے جی اُس انسان سے فلک کا رشتا نہیں جڑ سکتا۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ میری بہن کے قابل نہیں ہے

ارحم اپنی ماں کو دکھ سے دیکھتے ہوئے کہا

بس اسے اپنی منمعانی کرنے دو۔۔۔ہم تو کوئی ہے نہیں بولنے والے

رحمت غصّے سے بڑبڑا کر باہر نکل گیا اماں آکر اس کے پاس بیٹھیں اور اُس کا چہرہ تھامتے ہوئے بولیں

کیوں ضد کر رہا ہے۔۔۔۔۔۔۔ میں ماں ہوں اُس کی ۔۔۔۔۔۔۔ اُس کا برا نہیں چاہتی۔۔۔۔۔۔ ساری عمر کیا بٹھا کے رکھے گا اُسے۔۔۔۔۔

اُس شیطان کے حوالے کرنے سے بہتر ہے بٹھا کر ہی رکھوں۔۔۔۔۔۔ مجھے خود پر اتنا بھروسہ ہے کے میں اپنی بہنوں کا ساتھ مرتے دم دے سکتا ہوں۔۔۔۔۔۔
وہ اُن کے ہاتھ ہٹاتے ہوئے خفگی سے بولا فلک کب سے اندر بیٹھی ان باتوں پر کڑھ رہی تھی۔۔۔۔۔ وہ سکندر سے شادی

کرنے کے خیال سے ہی مر رہی تھی۔۔۔۔۔۔وہ آدمی اُسے نہایت غلیظ لگتا تھا۔۔۔۔۔۔۔اُس کے لیے دل میں بس نفرت ہی نفرت بھری تھی

وہ اس کی شکل دیکھنے کی بھی ہمت نہیں رکھتی تھی اُس کا دل خوف سے لرز رہا تھا کے اگر سکندر اپنے اس کھیل می جیت گیا تو۔۔۔۔۔۔اُس کے ماں باپ نے اُس کی شادی اُس شیطان سے کرادی تو۔۔۔۔۔۔

ارحم کی بات سے اُسے کچھ سکون ملا تو وہ اپنا خوف آنسوؤں کے ذریعے باہر نکالتی کمرے سے نکل آئی اور ارحم کے سینے سے لگ گئی

میں اُس سے شادی نہیں کروں گی بھائی۔۔۔۔۔۔

وہ سسک سسک کے روتے ہوئے بولی۔۔۔ارحم نے اُسے پیچھے کر کے اُس کا چہرہ تھاما

تو فکر مت کر۔۔۔۔۔ایسا کبھی نہیں ہو گا۔۔۔۔۔۔

تیرے بھائی کا وعدہ ہے تجھ سے۔۔۔۔

وہ اس کے آنسُو صاف کرتے ہوئے بولا فلک کے دل کو ڈھیروں سکون ملا۔۔۔۔بھائی کے معاملے میں وہ دنیا کی سب سے خوش قِسمت لڑکی تھی

میں تیری زندگی میں اب کوئی دکھ نہیں آنے دوں گا۔۔۔۔

تیرے حصے کی خوشیاں ہر قیمت پر تجھے لا کر دوں گا۔۔۔

ایک اچھا ہمسفر۔۔۔۔اور ڈھیر ساری خوشیاں ہو گی تیری زندگی میں۔۔۔۔۔۔

یہ جو ترس کھاتے ہے۔۔۔۔۔تجھے دیکھ کر شکلیں بناتے ہیں

ان سب کو رشک ہو گا ایک دن تیری قسمت

پر۔۔۔۔۔۔۔۔۔تو دیکھنا۔۔۔۔

ارحم اُسے یقین دلاتے ہوئے بولا فلک کے دل کو اطمینان تھا کے جب تک اُس کا بھائی ساتھ ہے تب تک اُسے کوئی خطرہ نہیں۔۔۔۔۔۔

ہمسفر اور خوشیوں کی نا اُسے اُمید تھی نا اب چاہت۔۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

شاہ صاحب قاعدے سے مجھے اُس دِن ہی اس کیس کا فیصلہ کر دینا چاہیے تھا۔۔۔ لیکن میں نے آپکی وجہ سے تاریخ آگے بڑھادی۔۔۔۔۔۔۔۔

جج بہادر شاہ کے سامنے اپنی مجبوری کارونا رورہا تھا

بہادر شاہ غصے سے بھرا بیٹھا تھا۔۔۔۔۔ارحم کے رشتے سے انکار کے بعد اُس کے پاس کوئی راستہ نہیں تھا سکندر کو بچانے کا

لیکن اب میں کچھ نہیں کر سکتا۔۔۔۔۔۔۔ مجھے سکندر کو سزا سنانی ہی ہو گی ورنہ میری نوکری خطرے میں پڑ جائے گی

جج پریشانی سے بولا بہادر شاہ نے اُسے سخت نظروں سے گھورا

Zubi Novels Zone

اور اگر میرے بیٹے کو سزا ملی تو تمھاری جان خطرے میں پڑ جائے گی

وہ سرد لہجے میں بولا تو جج کے ماتھے پر پسینہ چمکنے لگا

آپ سمجھنے کی کوشش نہیں کر رہے ہیں۔۔۔۔۔۔ میں جج ہوں میرا کام صرف فیصلہ سنانا ہے۔۔۔ سارے ثبوت سکندر کے خلاف ہے اور وہ خود بھری عدالت میں اپنا جرم قبول کر چکا ہے۔۔۔۔

اب میرے ہاتھ میں کچھ بھی نہیں رہ گیا۔۔۔۔

وہ بے بسی سے بولا بہادر شاہ نے ضبط سے آنکھیں میچ کی۔۔اچانک ہی جج کے دماغ میں ایک ترکیب آئی

سکندر اب ایک ہی صورت میں بچ سکتا ہے۔۔۔اگر وہ لڑکی کیس واپس لے لے یا فیصلے والے دِن کورٹ تک ہی نہ پہنچے۔۔۔۔۔۔

وہ جلدی سے بولا بہادر شاہ نے نا سمجھی سے اُسے دیکھا

وہ کورٹ نہیں پہنچے گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اُس کے کچھ بھی کہنے سے پہلے پیچھے سے آتے سکندر نے جواب دیا توجج کے لبوں پر مسکراہٹ آئی۔۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

کل کی صبح تمہاری ساری پریشانیوں کا خاتما کر دیگی۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ دونوں پھر اُسی جگہ ساتھ بیٹھے تھے شائنہ نے پر سوچ لہجے میں کہا۔۔۔۔۔۔

ارحم اُس کی جانب رخ کیا بینچ پر رکھے اپنے بازو سے سر ٹکائے فرصت سے اُسے دیکھنے لگا۔۔۔۔۔

اُس لڑکی نے اُس کے ساتھ فلک کی بھی ہمت بہت بڑھادی تھی۔۔۔۔۔جب سے وہ آئی تھی سب اچھا اچھا ہی ہو رہا تھا ۔۔۔۔۔۔اُس کے آنے سے ارحم کی قِسمت بدل رہی تھی لیکن اُس لڑکی کے حصے کچھ نہیں آیا تھا۔۔۔۔

وہ اُس کی محبت اور ساتھ کے بدلے اُسے کچھ نہیں دے سکتا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ارحم کے دل میں اُس کے لیے محبت نہیں مگر بہت اعلیٰ مقام تھا۔۔۔۔وہ اُس کی دوست تھی۔۔۔۔ہمدرد تھی۔۔۔۔۔۔ محسن تھی۔۔۔۔اگر اُسے حیا اور شائنہ میں سے کسی ایک کو چننا پڑتا تو وہ شائنہ کو چنتا۔۔۔۔۔۔۔۔اپنی محبت کو اُس کی خاطر پیچھے چھوڑ دیتا

ایسے کیا دیکھ رہے ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اُس کے مسلسل دیکھنے پر وہ آنکھوں کے آگے چٹکی بجاتے ہوئے بولی

بتادوں۔۔۔۔۔۔۔

ارحم نے کھوئے کھوئے انداز میں کہا شائنہ نے سر ہلادیا

کیوں آئی تم میری زندگی میں۔۔۔۔۔۔۔

وہ سیدھا ہوتے ہوئے بولا

کیوں تمہیں برا لگا میرا آنا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اُس نے منہ بنا کے پوچھا

نہیں بس اُلجھا ہوا ہوں کے قسمت کیوں لائی ہے تمہیں میرے پاس۔۔۔۔۔۔وہ پر سوچ نظروں سے اُسے دیکھتا ہوا بولا

تم جیسے روتوں کو ہنسانے کے لیے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ لیکن

دیکھو تم تو ہنستے ہی نہیں۔۔۔۔۔۔دنیا میں سب سے مہنگی

تمہاری ہنسی لگتی ہے مجھے۔۔۔۔اللہ کے نام پر ایک ہنسی دے

دو یارا۔۔۔۔۔

وہ آخر میں بے چاری شکل بنا کر بولا۔۔۔۔۔۔۔۔۔ارحم کے

لبوں پر بے ساختہ مسکان آئی وہ فدا ہونے والے انداز نے دل

پر ہاتھ رکھ گئی

قربان۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اپنے جیب سے چند نوٹس نکال کر اُس کے اوپر سے وارتے

ہوئے بولی ارحم اُس کے انداز پر ہنسی روکتے لب بھینچ

گیا۔۔۔۔۔۔

ارحم میں کیا سوچ رہی ہوں ہم کل فلک کو اپنے ساتھ کورٹ نہیں لے جائیں گے۔۔۔۔۔۔۔

وہ اچانک ہی سنجیدہ ہو کر بولی ارحم نے سوالیہ انداز میں اُسے دیکھا

مجھے نہیں لگتا سکندر آسانی سے چپ بیٹھنے والا ہے۔۔۔۔۔اُس کے سارے راستے بند ہو چکے ہیں۔۔۔۔۔ اب وہ فلک کو کورٹ پہنچنے سے روکنے کی کوشش کریگا۔۔۔اور اس کے لیے وہ ہم پر نظر رکھے گا۔۔۔

اُس نے سوچتے ہوئے کہا ارحم کو اُس کی بات سے اتفاق ہوا

اگر ہم صبح ہونے سے پہلے ہی فلک کو نیہا کے گھر چھوڑ دیتے ہیں اور اُس کے بعد ہیئر نگ کے ٹائم ہم گھر سے نکلے تو اُس کا دھیان صرف ہم پر رہیگا۔۔۔۔۔۔۔۔۔اور فلک نیہا کے ساتھ سیفلی کورٹ پہنچ جائے گی

تمہیں کیا لگتا ہے۔۔۔۔۔۔۔

اُس نے اپنی سوچ کے تحت پلان بتاتے ہوئے پوچھا

تم بلکل صحیح کہہ رہی ہو۔۔۔۔میں صبح چار بجے فلک کو نیہا کے گھر چھوڑ دوں گا۔۔۔۔

ارحم نے اُس کی بات کی تائید کرتے ہوئے کہا

میں نیہا کو فون کر کے بتا دیتی ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ سر ہلاتے ہوئے بولی اور نیہا کو فون کیا ارحم ایک بار پھر اُسے دکھ سے دیکھنے لگا۔۔۔۔۔پتہ نہیں کیوں لیکن آج اُس کا دل شائنہ کے لیے بہت پریشان ہو رہا تھا۔۔۔۔۔۔کچھ تھا جو اُسے شائنہ کی فکر ہو رہی تھی

چلو اب ہم بھی گھر جاتے ہیں تم بھی جا کر آرام سے سو جاؤ۔۔۔۔صبح سب صحیح ہو جائے گا

وہ فون بند کر کے اٹھتے ہوئے بولی

آج رات نیند نہیں آئے گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ارحم نے سر ہلاتے ہوئے نفی کی وہ واپس بیٹھ گئی

اماں سے کہنا لوری سنا دے۔۔۔۔۔۔

وہ ہنستے ہوئے بولی لیکن ارحم اُسے سنجیدگی سے دیکھ رہا تھا

شادی کرو گی مجھ سے۔۔۔۔۔۔۔

وہ ایکدم سے بنا ارادے کے بول پڑا۔۔۔۔۔شائنہ کے لب ساکت ہو گئے۔۔۔آنکھوں میں بے یقینی لیے اُسے دیکھا پھر ایکدم سے ہنس دی تو آنکھوں میں آنسو چمکنے لگے

بدلا چکانے والی شادی۔۔۔۔۔۔۔نا بابا۔۔۔۔۔۔مجھے نہیں بننا کسی کی دوسری محبت۔۔۔۔۔۔

وہ بظاہر تو ہنس رہی تھی لیکن اُس کے لہجے میں نمی تھی

محبت تو اب ممکن نہیں۔۔۔۔ لیکن تمہارے لیے دنیا کا سب سے اچھا ساتھی بن کر دکھاؤں گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ارحم مسکراتے ہوئے بولا

مجھے تمہارا ساتھ نہیں تمہاری خوشی چاہیے۔۔۔۔۔۔ تم اپنی محبت کے ساتھ ہمیشہ مسکراتے رہو۔۔۔۔ بس یہ چاہیے مجھے۔۔۔۔۔

وہ آنسو کے گرنے سے پہلے ہی اُسے رگڑتے ہوئے بولی۔۔۔۔ لہجے میں کوئی بناوٹ نہیں تھی۔۔۔۔

تم اُسے پرپوز کیوں نہیں کرتے۔۔۔۔۔۔

وہ اپنے تاثرات بدلنے کی کوشش کرتے ہوئے بولی

ڈر لگتا ہے۔۔۔۔۔اُس کے گھر والوں نے مار مار کے میری شکل بگاڑ دی تو۔۔۔۔۔

وہ اب ہمارے گھر سے رشتا نہیں جوڑے گے

وہ پہلے مذاق میں اور پھر ایکدم سے سیریس ہو کر بولا

کیا پتہ وہ اپنے گھر والوں کے خلاف جا کے تمہارے ساتھ کھڑی ہو۔۔۔۔۔۔ تمہارے لیے اُن سے لڑ جائے۔۔۔۔۔

شائنہ نے مسکراتے ہوئے اُس کی ہمت بڑھائی

ہمارے یہاں لڑکیاں اپنے لیے نہیں لڑتی اپنی محبت کے لیے کیا لڑیں گی۔۔۔

سب تم جیسی بہادر تو نہیں ہوتی نا۔۔۔۔۔

وہ مسکرا کر بولا اور اپنی جگہ سے اٹھ گیا

اگر تم اُس کی جگہ ہوتی تو کیا کرتی۔۔۔۔۔

ارحم نے اُس سے سوال کیا تو وہ سنجیدہ ہو کر اُسے دیکھتی اپنی جگہ سے اٹھ کر اُس کے قریب آئی

میں تمہارے لیے ساری دنیا چھوڑ دیتی ارحم۔۔۔۔۔۔۔

وہ دھیمے لہجے میں بے پناہ محبت سمیٹے بولی ارحم اُس کی آنکھوں میں بسے جذبوں کو دیکھتا رہ گیا۔۔۔۔ آہستہ سے جھک کے

اُس کے لبوں کو چھوا اور چند سیکنڈ بعد پیچھے ہوا تو وہ حیرت سے اُسے دیکھ رہی تھی

چلوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اُس نے سنجیدگی سے اُس کی آنکھوں میں دیکھا اور پیچھے ہوتا پلٹ گیا۔۔۔۔

ارحم۔۔۔۔۔۔۔

اُس نے دھڑکتے دل کے ساتھ پکارا وہ مڑا تو لبوں پر مسکراہٹ تھی وہ تیزی سے آگے بڑھ کر اُس کے سینے سے لگ گئی۔۔۔۔۔۔۔

ارحم نے اُس کے بالوں کو لبوں سے چھوا۔۔۔۔

وہ ایک لمحے میں فیصلہ کر چکا تھا کے جو اُس کی زندگی میں فرشتہ بن کر آئی ہے۔۔۔۔ جو اُس لیے ساری دنیا چھوڑ سکتی ہے وہ اپنی اُس محسن کے لیے اپنی محبت چھوڑ دے گا

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

https://wa.me/923444499420

صبح کے چار بجے ہی وہ فلک کو نیہا کے گھر چھوڑنے کو تیار تھا۔۔۔۔۔۔ اُس نے جوتے پہنتے ہوئے فلک کو آواز دے کر باہر بلایا۔۔۔

شمع۔۔۔۔۔ تم میرے لیے بھی اللہ سے دعا کرنا۔۔۔۔

فلک نے اپنی بہن کا ہاتھ تھامتے ہوئے نم لہجے میں کہا

۔آپی تم کیوں خود کو خدا سے دور کر رہی ہو۔۔۔۔۔۔

شمع نے اُسے افسوس سے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

کیوں کے اب میں اُس کے آگے کھڑے ہونے کے قابل نہیں ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ میری عبادت قبول نہیں کریگا۔۔۔

اُس نے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔ شمع اُسے سمجھانا چاہتی تھی لیکن وہ جانتی تھی جب تک اُس کے زخم گھرے ہے کوئی تسلی اُس اور اثر نہیں کرے گی

فکر مت کرو آپی۔۔۔۔اللہ تمہارے ساتھ انصاف کرے گا

وہ اُس کا ہاتھ چومتے ہوئے بولی

باہر کے دروازے پر دستک ہوئی تو دونوں بہنیں حیران ہوتی باہر نکلی۔۔۔۔ارحم بھی حیرت سے کھڑا تھا

شمع نے آگے بڑھ کر دروازہ کھولنا چاہا تو ارحم اُسے روک کر خود آگے بڑھا

اُس نے دروازہ کھولا تو سامنے شائنہ جمائی روکتے ہوئے کھڑی تھی

تم اس وقت یہاں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ حیرت سے بولا۔۔۔

ہاں میں نے سوچا میں خود ہی فلک کو نیہا کے گھر ڈراپ کر دوں۔۔۔۔۔۔۔ویسے بھی تمہاری وجہ سے مجھے بھی نیند نہیں آئی۔۔۔۔فلک کہاں ہے۔۔۔۔۔۔

وہ مسکرا کر کہتی ہوئی اندر گھس گئی ارحم نے اندر آتے ہوئے اُسے غصے سے دیکھا

چلیں۔۔۔۔۔۔

وہ ارحم کو نظر انداز کر کے فلک کو بولی فلک ایکدم سے ارحم کو دیکھنے لگی

بھائی مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے۔۔۔۔۔۔دل عجیب سا ہو رہا ہے۔۔۔۔

کچھ ہو گیا تو۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ ارحم کا بازو تھامتے ہوئے بولی وہ خاموشی سے اُسے دیکھنے لگا۔۔۔۔۔۔شائنہ نے محسوس کیا کے وہ خود بہت پریشان ہے

فلک ادھر دیکھو۔۔۔۔۔۔۔۔

اُس نے فلک کو اپنی طرف کرتے ہوئے اُس کا چہرہ تھاما

تمہیں پتہ ہے تم دنیا کی سب سے بہادر لڑکی ہو۔۔۔۔۔

اتنا کچھ سہہ کر بھی جو تم نے حوصلہ رکھا ہوا ہے نہ میں اُس حوصلے کو سلام کرتی ہوں۔۔۔۔

بس آج اُس حوصلے کو مت ٹوٹنے دو۔۔۔۔

آج آخری دن ہے تمہاری برداشت کا

تمہاری جیت کا۔۔۔۔۔۔۔

اللہ پر یقین رکھو۔۔۔۔۔۔

شائنہ نے محبت سے کہتے ہوئے اُس کا ماتھا چوما۔۔۔۔ فلک نے آنکھوں میں آنسو لیے اُسے دیکھا۔۔۔۔ کہنے کو وہ کوئی نہیں تھی اُن کی لیکن اُس کے ہونے سے ہی سارے حوصلے تھے فلک نے سر ہلا کر اُس کی تائید کی۔۔۔

ارحم نے آگے بڑھ کر اپنی دونوں بہنوں کو اپنے ساتھ لگا لیا اور شائنہ کو دیکھ کر مسکرایا

شائنہ فلک کو لیے وہاں سے چلی گئی اور نیہا کے گھر پہنچ کر ارحم سے فلک کی بات کروا کر اُسے یقین دلا دیا کے وہ لوگ ٹھیک سے پہنچ گئے ہے وہ بھی پر سکون ہو کر کچھ دیر سونے کی غرض سے لیٹ گیا

ΔΔΔΔΔΔΔ

Zubi Novels Zone

دل کس قدر کشمکش میں تھا۔۔۔۔۔۔۔شائنہ کی طرف قدم بڑھا تو دیے تھے لیکن دل تو پہلے ہی کہیں اور اٹکا تھا۔۔۔۔ اُسے تو ویسے بھی اپنی محبت کے ملنے کی کوئی امید نہیں تھی کم سے کم شائنہ کو تو اُس کی محبت مل جاتی۔۔۔

وہ خود کو لاکھ روکنے کے باوجود ہار گیا اور چھت پر آکر نظریں اُسے تلاش کرنے لگی۔۔۔۔۔۔۔۔دل شدت سے اُس کی ایک جھلک ملنے کی دعا کرنے لگا۔۔۔۔۔

اور شاید اُس کی آخری دعا تھی اس لیے قبول ہوئی اور وہ اُسے سامنے ہی نظر آگئی۔۔۔۔۔۔

وہ آنکھوں میں بے بسی لیے اُسے دیکھنے لگا۔۔۔۔حیا کا دھیان اُس کی طرف نہیں تھا۔۔۔۔۔۔اور جب دھیان گیا تو کپڑے ڈالتے ڈالتے اُس کے ہاتھ رک گئے۔۔۔۔۔۔۔ہمیشہ کی طرح کسی کی آنکھوں میں اپنے لیے بے پناہ چاہت دیکھ کر دل دھڑکنے لگا آنکھوں میں نئے رنگ اترنے لگے

لیکن جیسے ہی اپنی ماں کی باتیں یاد آئی تو دل بجھ سا گیا۔۔۔۔

اُس گھر اور اُس کے مکینوں کے لیے سب کے دلوں میں صرف ترس تھا یا ناگواری۔۔۔۔۔۔

اُس کے گھر والے ایسے پڑوسی بھی نہیں چاہتے تھے۔۔۔رشتا کیا قبول کرتے۔۔۔۔وا اپنے دل کو اور آگے بڑھ کے آگے اپنے لیے مشکل نہیں چاہتی تھی۔۔۔۔۔ تبھی ارحم سے منہ پھیر کر کہانی سے چلی گئی۔۔۔۔۔وہ ایک گہری سانس لے کر رہ گیا

صبح دس بجے شائنہ پھر اُس کے گھر پر موجود تھی۔۔۔۔۔

دونوں نے ساتھ ناشتا کیا اور جانے کے لیے نکلنے لگے

ارحم اماں کے پاس آکر اُنہیں گلے لگا گیا

سنبھل کر جانا بیٹا۔۔۔۔۔اور اس لڑکی کا بھی خیال رکھنا۔۔۔۔

اماں نے اُس کے چہرے پر ہاتھ رکھتے ہوئی محبت سے اُس کے چہرے کو دیکھا اور شائنہ کی طرف اشارہ کیا تو وہ بھی مسکرا دی

تو فکر مت کر اماں۔۔۔۔۔سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔۔۔اور معاف کر دے مجھے جو تیرا اتنا دل دکھایا۔۔۔۔۔۔

وہ اُداسی سے کہہ کر اُن کی ہتھیلی چومنے لگا

۔۔۔۔میں تو بس تیری فکر میں کہتی ہوں بیٹے۔۔۔۔۔ورنہ اللہ جانتا ہے کے کتنا فخر ہے مجھے تجھ پر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔تیری ماں کی جان بسی ہے تیرے اندر۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اماں نے نم لہجے میں کہتے ہوئے اُس کے بالوں پر ہاتھ پھیرا

اچھا اماں دعا کرنا کے آج تیرا بیٹا لوٹے تو سارے بوجھ روح سے اُتر چکے ہو۔۔۔۔۔۔۔

ارحم کا لہجہ بھی بھیگ گیا اماں نے سر ہلاتے ہوئے اُس کی پیشانی چوم لیا

آنٹی مجھے بھی۔۔۔۔۔۔۔۔

شائنہ نے جلدی سے بال پیچھے کر کے اپنا چہرہ اُن کے سامنے کیا۔۔۔ارحم مسکرادیا اماں نے بھی مسکراتے ہوئے اُس کی فرمائش پوری کر دی۔۔۔۔۔

وہ دونوں اُن کی دعائیں لے کر مطمئن ہوتے گھر سے نکلنے لگے دروازے تک پہنچ کر ارحم نے پلٹ کر دیکھا تو اماں اُسے ہی دیکھ رہی تھی وہ مسکراتا ہوا اُنہیں دیکھ کر باہر نکل گیا۔۔

کتنے لکی ہو تم۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔تمہارے گھر میں سب کتنا پیار کرتے ہیں تم سے۔۔۔۔۔۔

گاڑی چلاتے ہوئے وہ حسرت بھرے لہجے میں بولی

تم اپنا بابا سے بات کیوں نہیں کرتی۔۔۔۔۔۔۔۔

ارحم نے اُس کے لہجے میں چھپی اُداسی کو محسوس کرتے ہوئے کہا

اُن کے پاس وقت کہاں ہوگا۔۔۔۔۔۔وہ تو اپنی دوسری بیوی اور بچوں کے ساتھ بزی ہوں گے۔۔۔۔

اُس نے دکھ بھرے لہجے میں کہا ارحم لب بھینچ کر رہ گیا

وہ لوگ کورٹ پہنچے تو وہاں صرف نیہا کا اسسٹنٹ موجود تھا

نیہا اور فلک اب تک نہیں پہنچے پندرہ منٹ میں کیس کی ہیئرنگ ہے۔۔۔۔۔۔

شائنہ نے گھڑی پر نظر ڈالتے ہوئے کہا اور فون نکال کے نیہا کا نمبر ملانے لگی

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

فلک تم بلکل مت گھبراؤ۔۔۔۔۔۔۔میں ہوں نہ تمہارے ساتھ۔۔۔۔۔۔بس پانچ منٹ میں ہم کورٹ پہنچ جائیں گے۔۔۔۔۔۔اور اُس کے بعد تمہاری ساری ٹینشن ختم ۔۔۔۔۔سکندر کو تو آج اُس کی نانی یاد دلادیں گے ہم۔۔۔۔۔ نیہا اُس کے خوفزدہ چہرے پر نظر ڈالتے ہوئے بولی اور گاڑی کی سپیڈ تیز کر دی۔۔۔

فلک خود نہیں جانتی تھی کے اُسے کس بات کا ڈر لگ رہا ہے۔۔

بس دل۔ مسلسل دعا کر رہا تھا کے کچھ غلط نہ ہو

اچانک ہی نیہا نے گاڑی روکی تو اُس نے گھبرا کے سامنے دیکھا۔۔۔۔۔ سکندر کی کار نے اُن کا راستہ روکا ہوا تھا۔۔۔۔۔

اور وہ گاڑی سے اُتر کر اُن کی طرف بڑھ رہ تھا۔۔۔۔۔

اُسے دیکھ کر خوف سے فلک کا گلا خشک ہو گیا

نیہا بھی گھبرا گئی۔۔۔۔۔۔۔

باہر آؤ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ فلک کی طرف کا دروازہ کھول کر سرد لہجے میں بولا فلک کی دھڑکنیں رک سے گئی وہ سانس روکے اُسے دیکھنے لگی۔۔۔۔۔۔۔ آنکھوں سے آنسو نکلنے لگے

سکندر نے اُسے ہاتھ سے کھینچ کر باہر نکالا اور اپنی گاڑی کی طرف لے جانے لگا فلک روتی اُس کی گرفت سے ہاتھ چھڑانے کی کوشش کرتی رہی نیہا جلدی سے گاڑی سے باہر نکلیں کر بھاگتی ہوئی اُن کے پاس آئی

سکندر چھوڑ دو اُسے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نیہا نے بہادری سے اُس کی آنکھوں میں دیکھا۔۔۔ سکندر نے ایکدم سے بندوق نکال کے اُس کے اوپر تان دی۔۔۔۔ نیہا گھبرا گئی۔۔۔ فلک کا تو خوف سے سانس اٹکنے لگا

اپنی جگہ پر کھڑی رہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ورنہ۔۔۔۔۔۔

سکندر نے غصے سے اُسے دھمکی دی اور فلک کو اپنی گاڑی میں بٹھا کر دروازہ لاک کیے خود اپنی سائیڈ پر آگیا نیہا نے ہمت کر کے اُسے روکنا چاہا لیکن سکندر نے اُسے بری طرح دھکّا دیا اور وہ منہ کے بل زمین پر گر گئی۔۔۔۔

فلک زور زور سے دروازے کو دھکیلتی۔۔۔۔۔۔۔۔نیہا کو دیکھنے لگی نیہا نے اپنے سر سے بہت خون پر ہاتھ رکھ کر بے بسی سے گاڑی کو نظروں سے دور ہوتے دیکھا

گاڑی روکو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔مجھے جانے

دو۔۔۔۔۔۔۔۔گاڑی روکو۔۔۔۔۔۔

فلک روتے ہوئے مسلسل چلانے لگی۔۔۔۔

سکندر نے کچھ وقت تک اُسے نظر انداز کیا اور پھر ایکدم ہی گاڑی کو بریک لگایا۔۔۔ فلک میں سہم کے اُسے دیکھا۔۔۔ گاڑی پل کے بیچ و بیچ رکی تھی نیچے ندی بہتے کے پانی نے شور مچایا ہوا تھا

روک دی۔۔۔۔۔۔۔۔ مجھ سے شادی کرنا چاہتی تھی نا تم۔۔۔ تو اب جب میں تمہاری بات مان کر راضی ہو گیا تو تم نے مجھے ریجیکٹ کیوں کیا۔۔۔
سکندر کو ریجیکٹ کرنے کی ہمت کیسے کی تم نے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ سرد لہجے میں کہتے ہوئے ایکدم سے چلایا فلک نے گھبرا کر آنکھیں میچ لی۔۔۔۔۔۔۔

میرے خلاف گواہی دو گی تم۔۔۔۔۔۔۔۔مجھے جیل بھیجو گی۔۔۔۔۔۔

وہ اُسے کڑے تیوروں سے گھورتے ہوئے بولا

مجھے جانے دو۔۔۔۔۔۔۔۔

اُس کے چپ ہونے پر وہ آنکھیں کھولے بے بسی سے بولی

ٹھیک ہے جاؤ۔۔۔۔۔۔۔لیکن تم وہاں میرے خلاف ایک لفظ نہیں بولو گی۔۔۔ سمجھی

سکندر نے اُسے دھمکی دیتے ہوئے۔۔۔۔اُس کے کانپتے ہاتھوں کو دیکھا۔۔۔فلک نے سانس روکے اُس کی طرف

نظریں اٹھائی۔۔۔۔آنکھوں کے سرخ ڈوروں میں غضب کی کشش تھی

میں۔۔۔۔۔ہیں بولوں گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ بہت ہمت کر کے بولی اور تھوک نگلا۔۔۔۔۔۔۔اُس کی اتنی سی ہمت پر سکندر پر حیرت کے پہاڑ ٹوٹ پڑے

کیا کہا تم نے۔۔۔۔۔۔۔

اُس نے حیرت سے پوچھا فلک سر جھکائے اپنے کپڑوں کو مُٹھی میں بھینچے لگی

میں بولوں گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ایک دفعہ پھر ہمت کر کے آواز نکالی۔۔۔۔۔۔

سکندر نے زرد دار ہاتھ اٹھا کر اُس کے چہرے پر اُنگلیوں کے نشان چھوڑے۔۔۔اُس کے بال چہرے پر بکھر گئے۔۔۔۔ جسم لرزنے لگا

تمہاری اتنی ہمت۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سکندر نے اُس کے بال مُٹھی میں پکڑے اُس کی طرف جھکتے ہوئے اُسے ناگواری سے دیکھا فلک نے آنکھیں بند کر کے سختی سے لب بھینچ لیے

سکندر گاڑی سے اتر کر اُسے باہر لایا اور اُسے کھینچتا ہوا اپل کی دیوار کی طرف لے گیا

بھائی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بھائی۔۔۔۔۔۔

وہ زوروں سے چلانے لگی۔۔۔۔۔۔سکندر سختی سے دانت بھینچے اُسے اپنی طرف کھینچ کر دونوں بازوؤں کو سختی سے جکڑ گیا

تمہارا بھائی سوچتا ہے سکندر کو ہرا دیگا۔۔۔لیکن سکندر نے ہارنا نہیں سیکھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اگر اپنی جیت کے لیے تمہارے سمیت تمہارے پورے خاندان کو بھی زندہ دفن کرنا پڑا تو میں پیچھے نہیں ہٹوں گا۔۔۔۔۔۔۔

سکندر بہت تیز آواز میں بولا۔۔۔۔۔۔ندی کے جوش سے بہتے پانی نے اُس کی تیزی کو کم کر دیا

کیا چاہتی ہو تم۔۔۔ مجھ سے شادی کرو گی یا اپنی آنکھوں سے اپنے ماں باپ اور بھائی کو مرتے دیکھو گی۔۔۔۔

سکندر اُس لیے چہرے پر نظریں جمائے غصے سے دھاڑا افلک کے اندر خون کا فشار بلند ہونے لگا

جواب دو۔۔۔۔۔

اُس کے خاموش رہنے پر سکندر نے اُس کے دونوں بازو ہلا کر اُس کے وجود کو جھٹکا دیا

میں آپ جیسے گھٹیا آدمی سے شادی نہیں کروں گی۔۔۔۔۔۔۔میں آپ کو سزا دلا کر رہوں گی

فلک بھی اپنے اندر۔۔۔اپنے بھائی اور شائنہ کی دی ہوئی ساری ہمت جمع کر کے اُس کے منہ پر چلائی سکندر نے اسکے بازو چھوڑ دیے اور اُسے سنجید گی سے دیکھنے لگا

فلک نے زخمی آنکھوں میں نفرت لیے اُس کے چہرے کو دیکھا اور وہاں سے بھاگنے کے ارادے سے پیچھے ہوئی

اُس کے پلٹتے ہی سکندر نے اُس کی لمبی چوٹی کو پکڑ کر اُس کے بھاگنے کی کوشش ناکام کی وہ کراہ کے پیچھے ہوئی۔۔۔۔۔منہ سے نکلی چیخ پانی کے شور میں گھل گئی۔۔۔اُس نے بے بائے سے پیچھے دیکھا۔۔۔سکندر اُسے آنکھوں میں آگ لیے دیکھ رہا تھا۔۔۔

فلک کی نظروں کے سامنے اُس نے لائٹر نکال کے آگ جلائی وہ کچھ سمجھتی اُس کے پہلے ہاتھ میں موجود اُس کی چوٹی پر بندھے بینڈ میں آگ لگا کر چوٹی چھوڑ دی

خوف سے فلک کی روح فنا ہونے لگی۔۔۔۔۔۔وہ پوری قوت سے حلق پھاڑ کر چلائی لیکن اِس کی سننے والا آس پاس کوئی نہیں تھا۔۔۔۔

وہ چوٹی کو اپنے بدن سے دور رکھتے ہوئے جھٹک جھٹک کر آگ بجھانے کی کوشش کرنے لگی۔۔ سکندر اُس کی تڑپ کو۔مزے سے دیکھ رہا تھا

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

میں۔ نیہا کے گھر جا کر دیکھتا ہوں۔۔۔۔

وہ شائنہ کو دیکھ کر بولا جو کب سے نیہا کا نمبر لگا رہی

تھی۔۔۔۔ کورٹ میں۔ سنوائی شروع ہو چکی تھی لیکن نیہا

اور فلک کا کوئی پتہ نہیں تھا۔۔۔۔۔

نیہا کے فون نا اٹھانے پر ارحم کا دل گھبرا رہا تھا اور شائنہ کی

حالت بھی جدا نہیں تھی

آخر کو ارحم نے خود ہی جا کے دیکھنے کا فیصلہ کیا

ایک منٹ۔۔۔۔ نیہا کا فون آ رہا ہے۔۔۔۔

اُس کے پلٹتے ہی وہ جلدی سے بولی اور فون ہڑ بڑا کے کان سے

لگا لیا

نیہا کہاں ہو تم۔۔۔۔۔۔۔ پہنچی کیوں نہیں اب

تک۔۔۔ فون کیوں نہیں اُٹھا رہی میرا

شائنہ دھڑکتے دل میں ساتھ سوال اور سوال کر گئی اور ارحم

جبڑے بھینچے اُسے دیکھنے لگا

کیا۔۔۔۔۔۔۔

شائنہ کے فق ہوتے چہرے اور پھٹی پھٹی آواز سے اُسے

انہونی کا احساس ہوا

کیا ہوا ہے۔۔۔۔۔۔۔ بتاؤ۔۔۔۔۔۔ فلک۔ کہاں ہے

وہ اُس کا بازو پکڑے تیزی سے بولا۔۔۔۔

سکندر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

شائنہ نے سانس روکے اُسے دیکھا اُس کی آنکھیں نم ہونے لگی۔۔۔ارحم نے دیوار کا سہارا لیا

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

وہ بن پانی کی مچھلی کی طرح تڑپ رہی تھی۔۔۔۔۔

اُس کے بال کندھے سے اوپر تک جل کر ختم ہو چکے تھے تب سکندر نے گاڑی سے پانی کی بوتل لا کر اُس کے سر پر انڈیلی۔۔۔۔۔خوف سے اُس کا پورا بدن لرز رہا تھا۔۔۔۔۔

آگ نے گردن اور ہاتھ کو بری طرح متاثر کیا تھا۔۔۔۔

گواہی دو گی میرے خلاف۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اُس کے پانی سے بھیگے چہرے پر تکلیف دیکھ کے مسکرایا

فلک نے جلتی نظریں اٹھا کر اُسے دیکھا۔۔۔۔۔

ہاں سو بار دوں گی۔۔۔۔۔۔۔

وہ لرزتے لبوں کو کھول کر نفرت سے بولی۔۔۔۔ سکندر کے لب سکڑے۔۔۔۔۔۔ سرخ آنکھوں میں خون چھلکنے لگا فلک کو ایکدم سے کھینچ کر ندی کی طرف دھکیل دیا لیکن وہ دیوار کے اُس پار ندی میں گرے اس کے پہلے اُس کا ہاتھ تھام کر بچا لیا۔۔۔۔ وہ سانس روکے اُسے دیکھنے

لگی۔۔۔۔۔۔ سکندر نے سر نفی میں ہلاتے ہوئے اُسے واپس کھینچ کے خود سے قریب کر لیا۔۔۔۔۔۔

تمہیں یوں مرنے نہیں دے سکتا۔۔۔۔۔۔ ورنہ دنیا کیا کہے گی۔۔۔۔۔ سکندر ایک لڑکی کو قابو نہیں کر سکا۔۔۔۔۔۔۔ تم تو میری جیت کا میڈل ہو ڈارلنگ۔۔۔۔۔۔۔

وہ اُسے دیکھ کر مسکراتے ہوئے بولا۔۔۔۔

سکندر۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ارحم کی زوردار آواز پر۔ فلک کو لگا اُس کی ختم ہوتی سانسوں کو زندگی مل گئی ہو۔۔۔۔۔ سکندر نے پیشانی پر۔ بل ڈالے پلٹ کر اُسے دیکھا۔۔۔۔

ارحم غصے سے اُس کی طرف بڑھا سکندر نے فلک کو اپنے آگے کرتے ہوئے اپنے بازو کی گرفت میں قید کر لیا۔۔۔۔۔

اُس کا بازو فلک کی گردن پر تھا اور ارحم کے بڑھتے قدم کے ساتھ اُس بازو کی سختی بھی گردن پر بڑھتی گئی۔۔۔ یہاں تک کہ اُس کا دم گھٹنے لگا۔۔۔۔۔۔۔ اُس نے دونوں ہاتھوں سے اُس کا بازو ہٹانے کی کوشش کی لیکن وہ ارحم کو دیکھ کر اپنا دباؤ بڑھاتا گیا۔۔۔۔۔ یہاں تک کہ فلک کی سانسیں ٹوٹنے لگی

ارحم تب بھی نہیں رکا حلانکہ شائنہ گھبرا کر اپنا دل تھام گئی۔۔۔۔۔ لیکن ارحم سکندر تک پہنچ کر ہی رکا اور اُسے ایک زوردار لات مار کے پیچھے دھکیل دیا

وہ پیچھے گرتے گرتے بچا ورنہ سیدھے ندی میں گرتا اور سیدھا ہو کر غصے سے ارحم کی طرف بڑھا۔۔۔۔۔

سکندر کی گرفت سے نکلتے ہی فلک بے جان ہو کر زمین پر گری شائنہ جلدی سے اُس تک پہنچی اور اُسے سنبھال کر اُس کا چہرہ تھپکنے لگی۔۔۔۔۔اُس کے جلے ہوئے بالوں اور جھلسنے کے نشانات دیکھ کے دل سے درد سا اٹھا

سکندر نے ارحم کے منہ پر مکہ مارنا چھاہا لیکن ارحم اُس کی کوشش ناکام کر کے پہلے ہی اُس کے پیر پر لات مار کر اُسے نیچے گرا گیا۔۔۔۔۔۔

اُسے اٹھنے کا موقع دیے بغیر ارحم نے اُس کے چہرے پر اتنے وار کیے اتنے وار کیے کے سکندر کا چہرہ خون سے رنگین ہوتا گیا۔۔۔۔دِماغ جھنجھنا اٹھا

سکندر اُس کی گرفت سے آزاد ہونے کا موقع ڈھونڈھتا رہ گیا لیکن ارحم نے اُسے یہ موقع نہیں دیا اتنے دِن تک اپنے غصے کو دباتا رہا بس صبر کرتا رہا لیکن اب اُس کی حد ختم ہو چکی تھی۔

وہ جنونی انداز میں سکندر کو ختم کر دینے کے ارادے سے ایک کے بعد ایک وار کیے جا رہا تھا۔۔۔۔۔۔آنکھوں میں آنسو کے ساتھ اپنے ہر درد کی تڑپ بھی شامل تھی

شائنہ خوفزدہ ہو کر دونوں کو دیکھ رہی تھی ایک طرف فلک بے جان پڑی مشکل سے سانسیں لے رہی تھی اور دوسری طرف ارحم

Zubi Novels Zone

سکندر نے ایکدم سے پوری قوت جمع کر کے اُسے پیچھے دھکّا دیا ارحم زمین پر گرا

سکندر ڈگمگاتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔۔۔ایک زوردار لات ارحم کے پیٹ میں دے ماری وہ کراہ کر رہ گیا لیکن ہار نہیں مانی

دوسری دفعہ جب سکندر نے اسے لات مارنے کی کوشش کی تو اُس کا پیر پکڑ کے کھینچتے ہوئے اُسے گرادیا اور خود اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔۔

سکندر بھی فوراً سے اٹھا۔۔۔ارحم اُس پر پھر جھپٹتا اس کے پہلے سکندر نے بندوق نکال کر اُس پر تان دی ارحم کے قدم رک گئے۔۔۔۔اُس کی سانسیں بے ترتیب چل رہی تھی

سکندر کے ہاتھ میں۔بندوق دیکھ کے شائنہ کا دل دھڑکتے دھڑکتے رک گیا وہ بدحواس سے اُسے دیکھنے لگی۔۔۔۔۔۔

سکندر لبوں پر دلسوز مسکراہٹ لیے قدم قدم پیچھے ہوتا دور کھڑا ہو گیا۔۔ارحم نے نفرت سے اسے دیکھا۔۔۔

اٹھو میری جان۔۔۔۔۔۔۔دیکھو۔۔۔۔ تمہیں جس بھائی کے ہونے کا بہت گھمنڈ ہے اُس بھائی کی موت دیکھو۔۔۔۔۔۔۔یہ لمحہ مس مت کرو ورنہ مجھے اچھا نہیں لگے گا۔۔۔

۔۔۔

سکندر بلند آواز میں بولا فلک کے کانوں میں اُس کی آواز گونجی تو اُس کا دل ایک دم سے رفتار پکڑنے لگا اُس نے پوری انرجی جمع کر کے آنکھیں کھولیں۔۔۔۔

سکندر کے لبوں کی مسکراہٹ گہری ہوئی۔۔۔۔

فلک کا دم حلق میں اٹکنے لگا اُس نے ہاتھ اٹھا کر اُسے روکنے کی کوشش کی لیکن اتنا آسان کہاں تھا۔۔۔۔

سکندر نے ارحم کو قدم آگے بڑھاتے دیکھا تو غصے سے گن پر پکڑ مضبوط کی اور فائر کیا۔۔۔۔۔ فلک کے اندر خوف نے قوت بھر دی اُس نے پورا زور لگا کر اپنے جسم۔ کو زمین سے اُٹھا کر ارحم کو دیکھا جو بدحواس سا شائنہ کے زخمی وجود کو تھامے زمین پر بیٹھتا چلا گیا تھا۔۔۔۔۔

سکندر کی گولی اور ارحم کی جان کے درمیان آکر شائنہ نے وہ گولی اپنے کندھے پر لی تھی۔۔۔۔۔۔اُس کی سفید شرٹ سے خون کا فوارہ اُبل پڑا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

ارحم کا دل و دماغ یقین نہیں کر پا رہا تھا کے سچ میں شائنہ کو گولی لگی ہے۔۔۔۔اُسے اپنے ذہن میں عجیب سی ہلچل محسوس ہو رہی تھی جیسے سارے پرزے ٹوٹ کر گرنے والے ہے۔۔۔

فلک کا سانس جہاں کا وہیں رکا ہوا تھا۔۔۔۔۔۔

جب کے سکندر ارحم سے نشانہ ہٹ جانے پر منہ بنا گیا تھا

شائنہ بند ہوتے ذہن کے ساتھ بمشکل آنکھیں کھولیں ارحم کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔۔ارحم کی آنکھوں میں اپنے لیے

تڑپ اور درد دیکھ کر اُس کے لبوں پر مسکراہٹ آئی تھی۔۔۔۔۔۔

مسٹر۔۔۔۔ عجیب۔۔۔۔۔۔۔۔۔ جاتے جاتے

۔۔۔۔۔۔۔ایک۔۔۔اسمائیل تو دے دو۔۔۔۔۔۔۔

وہ اٹکتے ہوئے بولی ارحم نے روتے ہوئے سر نفی میں ہلا کے

پیشانی اُس کے سر سے ٹکائی۔۔۔۔۔۔ شائنہ نے آنکھیں بند

کر لی کبھی نہ کھولنے کے لیے۔۔۔۔۔۔۔

ارحم کو اپنے سوال کا جواب مل گیا کے شائنہ کی موت اُسے

ارحم کی زندگی میں لائی تھی۔۔۔۔۔۔

اف کیا محبت ہے یار بھابھی کی۔۔۔۔۔۔کاش ہمیں بھی کوئی ایسے چاہے۔۔۔۔۔۔۔

سکندر خباثت سے ہنستے ہوئے بولا۔۔۔۔۔۔۔ارحم نے بھیگی سرخ آنکھیں اٹھا کر اُسے دیکھا۔۔۔۔

میں تو تجھے مارنا چاہتا تھا بے چاری بیچ میں آ گئی۔۔۔ لیکن اچھا ہے اس سے تھپڑ کا بدلا بھی تو لینا تھا۔۔۔۔

وہ ارحم کے دیکھنے پر ہاتھ اوپر کرتے ہوئے بولا

لیکن زیادہ ہی ہو گیا ہے۔۔۔۔۔۔ ہے نہ۔۔۔۔۔۔۔۔تو یہاں وہ وہاں۔۔۔۔۔اکیلے ہو جاؤ گے دونوں۔۔۔۔۔۔کوئی بات نہیں چل تجھے بھی اس کے پاس پہنچا دوں۔۔۔۔۔۔

آخر میں لہجے کو سرد بنائے بندوق اُس کے سر پر تان دی۔۔ارحم نے اپنی خوفزدہ بہن کو دیکھا بے بسی سے۔۔۔۔۔جو اپنی جگہ سے اٹھ کر سکندر کی طرف بھاگی تھی

اور شائنہ کو دیکھا جو سکون سے اُس کی باہوں میں پڑی تھی۔۔۔

وہ بے آواز اُسے پکارنے لگا اس اُمید سے کے شاید اُس میں جان باقی ہو

۔نہیں سکندر نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔اللہ کے واسطے ایسا مت کرو۔۔۔۔۔تم جو کہو گے میں کروں

گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جو چاہے سلوک کر لو میرے
ساتھ۔۔۔۔بس بھائی کو کچھ نہ کرو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔
فلک اُس کا پیر پکڑے رو رو کر اُس سے منتیں کرنے
لگی۔۔۔۔سکندر نے اسے اٹھا کے کھڑے کیا

جان میری۔۔۔۔۔۔۔۔سکندر کو اپنی مرضی کرنے کے
لئے کوئی سودا کرنے کی ضرورت نہیں۔۔۔۔۔۔تم تو یوں
بھی اب سکندر کا کہا ہی کرو گی زندگی بھر۔۔۔۔۔۔۔بھائی کو
جانے دو یار۔۔۔۔بھابھی اکیلی ہے تمہاری۔۔۔۔۔۔۔
سکندر نے اس کے گال کو چھوتے ہوئے سفاکی سے جواب دیا
اور گولی چلا دی

نہیں سکندر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ نہیں۔۔۔۔۔۔

وہ اُس کا بندوق والا ہاتھ پکڑے بولتی رہ گئی اور گولی چلنے کے بعد لب ساکت سے ٹھہر گئے۔۔۔۔۔ سامنے اپنے بھائی کے خون سے سنے سینے کو دیکھ وہ ہوش کھو کر دھڑام سے زمین پر گری اور سکندر سے ارحم کو۔ نفرت سے دیکھتے ہوئے دوسری گولی بھی اُس کے سینے پر چلائی

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

https://wa.me/923444499420

کتنا خوش فہم ہوتا ہے انسان کا دل۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سوچتا ہے ہمارے مرنے سے لوگ دکھی ھو کر روئے گے

لیکن انسان کسی دوسرے انسان کے لیے نہیں روتا۔۔۔۔

وہ اپنے لیے روتا ہے۔۔۔اپنی زندگی میں آئی کمی کے لیے روتا

ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

کوئی اپنے بیٹے کے لیے رو رہا تھا۔۔۔کوئی بھائی کے

لیے۔۔۔

لیکن رونے سے بھی وہ کمی پوری نہیں ہو سکتی تھی۔۔۔

صرف فلک کی آنکھیں تھی جن میں ایک دفعہ بھی آنسو نہیں

آئے تھے۔۔۔۔۔ارحم کے بے جان وجود کو دیکھ کر بھی وہ

نہیں روئی تھی

شاید دل جان گیا تھا کے رونے سے کچھ نہیں ملتا۔۔۔۔نا

عزت ملی۔۔۔۔ناانصاف۔۔۔۔۔۔۔نارحم۔۔۔۔

ملا تو ہر بار ایک نیا نقصان۔۔۔۔۔

وہ ویران دل لیے پتھر بن کر رہ گئی تھی

نیہا کے ذریعے شاءنہ کے گھر خبر گئی تھی اور اُس کے ماں باپ

اپنی بیٹی کی اس اچانک موت سے صدمے میں

تھے۔۔۔۔۔

شاید پہلے اُن کے پاس اُسے دینے کے لیے وقت نہیں

تھا۔۔۔اور اب وقت وہ موقع بھی چھین چکا تھا۔۔۔۔۔۔۔

ارحم کی موت کا تیسرا دن تھا

گھر میں موت کا سناٹا چھایا تھا۔۔۔۔۔۔

جوان اکلوتے بیٹے کی موت سے ماں باپ ٹوٹ کر بکھر گئے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ تیسرا دن تھا جب گھر کا چولہا جلا کر شمع نے کھانا بنایا اور اپنے ماں باپ سے کھانا کھانے کی منتیں کرنے لگی رحمت نے تو روتے دھوتے کھانا کھا لیا لیکن اماں کے پاس جب وہ دوبارہ کوشش کرنے گئی تو اُنہوں نے برتن اٹھا کر پھینک دیا۔۔۔۔۔۔۔

پہلے اس منحوس کو میرے گھر سے نکال کر باہر پھینک ورنہ میرے بیٹے کے ساتھ مجھے بھی دفنا کے آجاؤ تم سب۔۔۔۔۔ اماں نے زور سے چلا کر کہا شمع نے بے بسی سے اپنی ماں کو دیکھا۔۔۔اور دور دیوار سے لگ کر بیٹھی اپنی بہن کو جس کے چہرے پر ہلکی سے شکن بھی نہیں پڑی تھی۔۔۔۔

نہ حیرت نا دکھ۔۔۔نااُداسی کچھ بھی نہیں

میرے بیٹے کو بھی کھا گئی آخر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اماں سر پکڑ کر رونے لگی شمع بھی تھکے تھکے انداز میں زمین پر ٹک گئی

اگر پہلے ہی اُس لڑکے سے شادی کر کے یہاں سے دفع ہو جاتی تو کم سے کم میرا بچا تو نہیں مرتا۔۔۔۔۔۔کس کے سہارے جیوں اب۔۔۔۔

اماں کو رہ رہ کر ملال ہو رہا تھا کے اگر ارحم کی ضد کے آگے چپ نا رہتی تو آج وہ زندہ ہوتا

اماں سنبھالو خود کو۔۔۔۔۔۔تقدیر کا لکھا کبھی نہیں بدلتا۔۔۔۔۔اللہ صرف وہ کرتا ہے جو اُسے کرنا ہے

۔۔۔۔۔۔۔

شمع اُن کے ساتھ خود کو بھی سمجھا رہی تھی

کاش کے میں بھی اُس کے ساتھ مر جاتی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اماں نے سیٹ پیٹتے ہوئے کہا شمع نے اُن کے دونوں ہاتھ پکڑ کر اُنہیں گلے سے لگا لیا

دروازے پر۔دستک ہوئی تو رحمت نے اپنی نم آنکھیں صاف کرتے ہوئے اٹھ کے دروازہ کھولا

سامنے بہادر شاہ کھڑا تھا جو اُس کے بنا کہے ہی اندر آ گیا۔۔۔

اُسے دیکھ کر شمع حیرت سے اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔۔۔۔۔

اماں بھی نفرت سے اُسے دیکھنے لگی

بہادر شاہ نے اُن سب کی ناگوری کو نظر انداز کر کے رحمت کے کاندھے پر ہاتھ رکھا

رحمت تیرے بیٹے کا مجھے بہت دکھ ہے۔۔۔۔۔۔۔

دیکھ جو ہوا اُس میں کسی کی غلطی نہیں تھی۔۔۔۔۔انجانے میں سکندر سے گولی چل گئی۔۔۔۔۔۔۔۔

میں تو کہتا ہوں پچھلی سب باتوں کو بھول جا۔۔۔۔۔۔

اپنی بیٹی کی شادی میرے سکندر سے کروادے۔۔۔۔۔سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔۔۔تجھے نا جہیز دینے کی ضرورت ہے نا کوئی خرچہ کرنے کی سب انتظام میں کر دیتا ہوں۔۔۔

تیرے گھر کے خرچ بھی آج سے میری ذمے داری ہے

کبھی کمانے کی بھی ضرورت نہیں پڑے گی تجھے۔۔۔۔۔۔۔

بہادر شاہ کو پہلے سکندر پر ایک الزام کا ڈر تھا اب تو اُس نے دو قتل کیے تھے۔۔۔۔۔وہ خود تو پھنستا ہی ساتھ بہت کچھ نقصان ہو جاتا۔۔۔۔اس لیے بہادر شاہ کو اس سے بہتر کوئی راستہ نظر نہیں آیا۔۔۔۔۔

اُس نے سفاکی کی انتہا کر دی لیکن سب خاموش رہے کیوں کے جو جواب دینے والا تھا وہ تو سکون سے جا سویا تھا

شمع نے نخوت سے سر جھٹکا

کیا کہتا ہی کب لے کر آؤں برات اپنے بیٹے کی۔

بہادر شاہ نے سب کی خاموشی اور ایک دفعہ پھر پوچھا۔۔۔

فلک کے دماغ میں کنپن ہونے لگا لیکن چہرے پر کوئی تاثر نہیں تھا

رحمت کے دل کی حالت وہی جانتا تھا۔۔۔۔۔اپنے بیٹے کے قاتل سے رشتا جوڑنے کی بات ہی کلیجے کو چھلنی کرنے کے لئے کافی تھی

دیکھ سکندر جب اپنی کرنے پر آتا ہے تو میری بھی نہیں سنتا۔۔۔۔۔اُس نے تیری بیٹی سے شادی کا سوچ لیا ہے تو اب اُسے کوئی نہیں روک سکتا۔۔۔۔۔تیرے ہاتھ میں ہے کے تو اب خوشی خوشی شادی کروا کے سکون سے رہنا چاہتا ہے یا تجھ میں اور دکھ جھیلنے کا حوصلا ہے۔۔۔۔۔

بہادر شاہ اخر میں اُسے صاف لفظوں میں بیوی کرواتا ہوا بولا

اور پلٹ کے وہاں سے نکلنے لگا

بھائی صاحب۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اماں نے اٹھ کر اپنے آنسو ر گڑتے ہوئے اُسے پکارا

آپ کل ہی سکندر اور فلک کا نکاح کروا کے اُسے لے

جائیے۔۔۔۔۔۔ہم کو کوئی اعتراض نہیں ہے۔۔۔۔۔

اماں نے ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا بہادر شاہ مسکرایا

اماں۔۔۔۔۔۔۔۔

شمع نے صدمے سے اپنی ماں کو دیکھا

ٹھیک ہے ٹھیک ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔میں سکندر سے کہہ کر ساری تیاری کروادیتا ہوں۔۔۔۔۔۔بہت صحیح فیصلہ لیا ہے آپ نے۔۔۔۔۔

بہادر شاہ کے جیسے دل کی مراد بر آئی ہو وہ خوش ہو کر وہاں سے چلا گیا

یہ کیا کہہ دیا تم نے بیٹے کے قاتل سے بیٹی کا نکاح کرواؤ گی۔۔۔

رحمت نے دکھ سے کہا

وہ میری بیٹی نہیں ہے۔۔۔۔۔۔وہ ہماری کچھ نہیں ہے۔۔۔۔۔۔اُسے دیکھ کر میرے بیٹے کی خون سے سنی لاش نظر آتی ہے۔۔۔میرا کلیجہ جلتا ہے

میں اس منحوس کو اپنی نظروں کے سامنے دیکھنا بھی نہیں چاہتی۔۔۔۔۔

اماں نے چینخ چینخ کر کہتے ہوئے باپ بیٹی کو ساکت چھوڑ دیا

ΔΔΔΔΔΔΔΔ

فلک کے ماں باپ کو اُس کے ہونے نا ہونے سے ہی کوئی سروکار نہیں تھا تو اُس کے نکاح سے کیا ہوتا۔۔۔۔

لیکن سکندر کیلئے یہ نکاح اُس کی جیت تھی۔۔۔جو اُس کے لیے بہت معنی رکھتی تھی

سکندر نے اپنی جیت کا جشن منانے کی غرض سے حویلی کو دلہن کی طرح سجایا تھا

شادی کا سارا انتظام وہیں کیا ہوا تھا اور وہ خود فلک کو لینے اُس کے گھر پہنچا تھا۔۔۔۔۔۔

اُس کے ساتھ آئی لڑکیوں نے سکندر کے لائے کپڑے اور زیور پہنا کر فلک کو تیار کیا تھا۔۔۔۔

وہ بس ایسے رہی جیسے اُس میں جان ہی نہ ہو۔۔۔وہ پتھر بن گئی ہو۔۔۔شمع اُسے دیکھ دیکھ کر روئے جا رہی تھی اماں اپنے آنسو چھپائے۔۔۔۔منہ موڑے بیٹھی تھی۔۔۔اور

رحمت تو جانے کہاں غائب تھا۔۔۔شاید اُنہوں نے ارحم کے ساتھ اُس کی بھی موت قبول کرلی تھی۔۔۔

لڑکیاں اُسے تیار کر کے باہر لائی تو سکندر دل رو کے اُسے دیکھتا رہ گیا۔۔۔۔۔

سونی آنکھوں والی کوئی لال پری جیسے راستہ بھٹک کر پریشان کھڑی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

شمع اُسے گلے لگائے پھوٹ پھوٹ کر روتی گئی۔۔۔۔۔۔لیکن فلک کی آنکھوں سے تب بھی آنسُو نہیں آئے۔۔۔۔۔۔

سکندر اُس کا ہاتھ پکڑے اُسے اُس گھر اور اُس دنیا سے بہت دور لے گیا

کیا بات ہے۔۔۔۔۔۔ سکندر کی بیوی بننے کے خیال نے ہے تمہیں اتنا بہادر بنا دیا۔۔۔۔۔ نا کوئی خوف۔۔۔ نا ڈر۔۔۔۔ نا آنسو۔۔۔۔۔ لیکن اچھا ہی ہے ہمیشہ کی چھوڑ دو جانے دو کی رٹ سے یہ خاموشی زیادہ حیسن ہے
گاڑی کی خاموشی میں سکندر کی آواز گونجی۔۔۔۔۔ وہ اپنا پتھر وجود لیے اُس کے ساتھ پچھلی سیٹ پر بیٹھی تھی واقعی آج کوئی خوف نہیں تھا۔۔۔ نا چہرے پر نہ دل میں

حسین سے یاد آیا۔۔۔۔۔۔ تمہاری بہن بھی کم نہیں

یار۔۔۔۔۔۔۔۔اُسے تو پہلے غور سے دیکھا ہی نہیں تھا۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ خباثت سے مسکراتے ہوئے بولا۔۔۔پہلی دفعہ فلک پر اثر

ہوا لیکن ظاہر نہیں

کوئی بات نہیں اب تو گھر کا معاملہ ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔پہلے

شادی ہو جائے ایک موقع خدمت کا تو اُسے بھی دیں

گے۔۔۔۔۔۔

سکندر اُس کی طرف دیکھ کر ونک دیتے ہوئے مسکرایا فلک

نے چہرہ اُس کی طرف کیے بے تاثر نظروں سے اُسے دیکھا

اگر کوئی پوچھتا کے شیطان کیسا ہوتا ہے تو وہ سکندر کا نام لیتی

ڈونٹ وری۔۔۔۔۔۔۔پہلی خاطر تو تم ہی شروع کرو گی۔۔۔۔۔۔۔

وہ اُس کے دیکھنے پر معنی خیزی سے کہتا اُس کی طرف جھکا اچانک گاڑی جھٹکا کھا کر رک گئی

کیا ہوا گاڑی کیوں روکی۔۔۔۔۔۔
سکندر نے ناگواری سے ڈرائیور کو پوچھا

سر پتہ نہیں اچانک کیا ہوا۔۔۔۔۔۔۔۔ابھی دیکھتا ہوں۔۔۔۔۔۔۔

ڈرائیور ہڑبڑا کر گاڑی سے نکلا۔۔۔سامنے جا کر بونٹ کھولے چیک کرنے لگا۔۔

فلک کے دماغ میں سکندر کی غلیظ باتیں چلنے لگی۔۔۔

جو اُس پر گزری وہ شمع پر گزرے یہ سوچ کر ہی اُس کی روح کانپنے لگی۔۔۔اُس کا درد تازہ ہونے کہا۔۔۔اُس کی معصوم بہن اُس درد سے گزرے یہ خیال اُس کی جان لینے لگا

اُس کی نظر کھڑکی سے باہر گئی تو دیکھا کو وہی جگہ تھی جہاں ارحم نے اپنی جان دی تھی۔۔۔۔۔اُس کا جیسم لرزنے لگا۔۔۔

وہ لوگ اُسی پل پر کھڑے تھی۔۔۔۔ندی کا وہی شور کانوں میں گونج رہا تھا۔۔۔فلک آنکھیں ندی کے تیز پانی پر ٹکائے اُسے دیکھتی گئی

کچھ دیر گزری تو سکندر بھی بیزار ہو کر گاڑی سے نکلا ۔۔۔اور ڈرائیو کو ہٹا کر خود نیچے جھانکنے لگا۔۔۔فلک کھلے دروازے کو دیکھ کر آہستہ سے اترتی گاڑی سے باہر نکل گئی اور ندی کے پانی پر نظریں جمائے آگے بڑھتی گئی۔۔۔۔

ڈرائیور کی نظر اُس پر پڑی تو اُس نے جلدی سے سکندر کو پکارا۔۔۔۔سکندر نے چونک کے فلک کو دیکھا۔۔۔۔۔

جو بہت آہستہ سے قدم بڑھاتی آگے بڑھ کر پل کی ٹوٹی ہوئی دیوار کے قریب رکی تھی اور گہرے تیز پانی کو دیکھے جا رہی تھی۔۔۔

وہ ہاتھ جھٹکتا ہوا جلدی سے اُس کی طرف بڑھا

فلک واپس آؤ۔۔۔۔۔

دور سے ہی اُسے پکارا تو فلک نے تیزی سے پلٹ کر اُسے دیکھا

وہیں رک جاؤ سکندر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اُسے ہاتھ دکھا کر بولی سکندر کے قدم تھم گئے۔۔۔۔وہ اس سے بیس قدم کے فاصلے پر تھی۔۔۔۔ندی سے اٹھتی تیز

ہوا نے اُس کے سر سے دوپٹہ گرا دیا تھا۔۔۔اور جلے ہوئے بال جواب تک جوڑے کی قید میں تھے۔۔۔دھیرے دھیرے کھل کر کندھے پر گر رہے تھے۔۔۔

تمہاری ناجائز خواہشیں مجھے آج اُس جگہ لے آئی ہے جہاں میں نہیں آنا چاہتی تھی سکندر۔۔۔۔۔۔

تم نے مجھ سے میرا سب کچھ چھین لیا۔۔۔۔۔۔۔۔

تم نے میرے صبر کی ساری حدیں توڑ دی۔۔۔

فلک نے اُسے دیکھ کر نفرت سے کہا۔۔۔ سکندر کو اُس کے پُر اسرار چہرے اور پر سوز نگاہوں نے ساکت کر دیا۔۔۔

ندی کے پانی کے شور نے اُس کی آواز میں عجیب سا سرور بھر دیا تھا

تم نے میرے وجود کو ناپاک کر کے اسے میرے لیے ایسی بد دعا بنا دیا ہے کے آج میں حرام موت کو گلے لگانے پر مجبور ہو گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

فلک کے چہرے پر بے بسی آئی۔۔۔۔۔۔۔اُس کا دوپٹہ مقابل سے آتی ہوا کے زور سے ندی کی طرف اُڑ رہا تھا۔۔۔ اور سکندر کی شکن آلود پیشانی کو اُس کے بالوں نے ڈھکنے کی بھرپور کوشش کی تھی

یہ جسم ہی میرے ہر درد کی وجہ ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

میرے اپنوں کے اجڑنے کا باعث ہے

میری بربادی کا ذمے دار ہے۔

لیکن اب اس جسم کا سہارا لے کر تمہیں اور کوئی منمانی نہیں کرنے دوں گی۔۔۔۔۔۔

میں اس جسم کو ہی ختم کر لوں گی۔۔۔۔۔

اپنے آپ کو ختم کر کے آج میں تمہاری جیت کو ہار میں بدل دوں گی

سکندر کو اپنی باتوں اور انداز سے وہ کوئی اور لڑکی لگی جس کے لبوں پر بے حد زہریلی مسکراہٹ تھی۔۔ جس کے ہر لفظ میں چبھن تھی

لیکن ایک بات یاد رکھنا سکندر۔۔۔۔۔۔۔۔ میری روح قیامت تک تمہارے لیے خدا سے عذاب مانگتی رہے گی۔۔۔۔۔۔ تمہیں بد دعا دیتی رہے گی۔۔۔۔۔

وہ اُسے نفرت سے دیکھتی ہوئی بولی اور ایکدم سے پلٹ کر ندی میں چھلانگ لگا دی سکندر کو جیسے کرنٹ لگا ہو۔۔۔۔

نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ پورٹ قوت سے چلایا۔۔۔ندی کے شور کے باوجود اُس کی آواز دور دور رک گونج اٹھی وہ دوڑ کر اُس دیوار تک پہنچا

فلک۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تیز بہتے پانی میں تیرتے سرخ آنچل کو دیکھ کر اتنی زور سے چلایا کے اُس کی آنکھوں میں پانی آگیا۔۔۔۔

اُس نے نیچے چھلانگ لگانے کی کوشش کی لیکن کیسی نے اُسے روک لیے۔۔۔

بہادر شاہ بلکل وقت پر وہاں پہنچا اور اُس کے گارڈز نے سکندر کو کودنے سے روک کر مضبوطی سے پکڑے رکھا۔۔۔ لیکن وہ پھر بھی غصے سے خود کو چھڑانے کی کوشش کرتا ندی کے تیز پانی کو دیکھنے لگا

سکندر۔۔۔ یہ کیا کر رہے ہو تم پاگل ہو گئے ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بہادر شاہ اس اور زرو سے چینخ پڑا اسکندر ہوش میں آتا ایک دم سے رک گیا اور بے یقینی سے اپنا سر تھام لیا

وہ نہیں مر سکتی۔۔۔۔۔۔۔وہ اتنی آسانی سے نہیں مر سکتی۔۔۔۔۔۔

سکندر کو کوئی نہیں ہرا سکتا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سکندر کبھی نہیں ہارتا

وہ غصے سے چلاتا رہ گیا اور فلک اُس کی ہر چیخ پکار سے بے خبر۔۔۔۔

اُس کے خوف سے آزاد ہو کر پانی کی تیز لہروں کے ساتھ بہت دُور چلی گئی

ΔΔΔΔΔΔΔΔ

آج تو مزا آ گیا سر۔۔۔۔۔۔۔۔پہلے شراب پھر شباب۔۔۔۔۔۔۔۔مان گئے سنہا صاحب کی میزبانی کو۔۔۔۔۔۔۔۔

نشے میں دھت ڈرائیو نگ کرتا ہوا راکیش ساتھ بیٹھے پچپن سالہ آدمی سے بولا۔۔۔۔اس کی آواز میں لڑکھڑاہٹ تھی اور آنکھوں میں خباثت ساتھ بیٹھا چوہان مسکرایا۔۔

ہمارے ساتھ رہو گے تو یونہی عیش کرو گے۔۔۔۔۔۔۔

چوہان کے انداز سے بھی صاف ظاہر تھا کہ وہ بھی نشے کے زیرِ اثر بمشکل آنکھیں کھولے ہوئے ہے

دونوں شام کی طرح ساری رات کو رنگین بنانا چاہتے تھے لیکن کسی کام کی وجہ سے دونوں کو جلدی نکلنا پڑا

رات کے نو بجے کا وقت تھا لیکن وہ جس علاقے سے گزر رہے تھے وہ سنسان تھا مکمل اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔اور گاڑی کی روشنی اس اندھیرے کو چیرتی ہوئی آگے بڑھ رہی تھی جب ایکدم سے راکیش نے بریک لگایا

کیا ہوا۔۔۔گاڑی کیوں روک دی۔۔۔۔۔۔۔۔

چوہان نے حیرت سے اس کی جانب دیکھا

وہ سامنے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

راکیش نے سامنے اشارہ کیا جہاں بیچ سڑک پر ایک آدمی بیٹھا ہوا تھا گاڑی کی جانب اس کی پشت تھی
ایک پیر پھیلائے دُوسرے کو فولڈ کیے سڑک پر جیسے گھر کا صحن سمجھ کر بیٹھا تھا
گھٹنے پر رکھے ہاتھ کی دو اُنگلیوں میں سگریٹ تھی پیچھے سے بال لمبے گردن کو آدھے سے زیادہ چھپائے ہوئے تھے

اے لڑکے بیچ سڑک پر کیوں بیٹھے ہو۔۔۔۔ہٹو سامنے سے۔۔۔

چوہان کھڑکی سے باہر سر نکال کر آنکھیں میچ کر کھولتے ہوئے لڑکھڑاتی آواز میں بولا لیکن وہ جوں کا توں وہی بیٹھا تھا سگریٹ کا آخری کش لیے اُسے زمین پر رگڑ رہا تھا

میں دیکھتا ہوں۔۔۔۔۔۔۔

راکیش اسے کہتا دروازہ کھول کر باہر آیا

اے۔۔۔سنائی نہیں دیتا تجھے۔۔۔۔۔۔۔۔ہٹ سامنے سے وہ سنبھل کر آگے بڑھتا ساتھ ہی اپنی بندوق نکال لی۔۔۔۔۔۔

لیکن مقابل پر کوئی اثر دکھائی نہیں دیا تو غصے سے آگے بڑھ کر پیچھے سے اُسکا کالر جکڑا

سالے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس کے پہلے کے وہ اپنی گالی مکمل کرتا نیچے بیٹھے شخص نے

پلٹ کر ہاتھ اٹھائے ایکدم سے اس کی پیشانی پر گولی چلا

دی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

دو سیکنڈ۔۔۔۔۔۔۔

دو سیکنڈ اس کی آنکھیں پھٹی اور وہ دھڑام سے زمین پر گرا

چوہان کا نشا اس منظر کو دیکھ کر بھک سے اُڑ

گیا۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ گاڑی سے اُتر کر باہر آیا اور پھٹی نظروں سے راکیش کے

بے جان وجود کو دیکھنے لگا۔اور پھر اس کی جانب دیکھا جواب

زمین سے اٹھ کر اپنے ہاتھ کی مٹی شرٹ سے صاف کر رہا

تھا۔۔۔۔

کون ہو تم۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

چوہان نے اُسے پہچاننے کی کوشش کی وہ کوئی چوبیس پچیس

سال کا نوجوان تھا اور حلیے سے کوئی لوفر لگ رہا تھا۔۔اس کی

آنکھیں حد سے زیادہ سنجیدہ، بے حد گہری اور تیز تھیں۔۔

۔لیکن وہ کیوں اُنہیں مارنا چاہتا تھا سمجھ میں نہیں

آیا۔۔۔۔وہ دونوں تو اُسے جانتے بھی نہیں تھے۔۔۔۔

چوہان کی بات کا جواب دینے کی بجائے اس نے بندوق اس

کے سر پر تان دی۔۔۔۔۔۔۔۔چوہان نے دونوں ہاتھ اوپر

کر لیے وہ خوفزدہ تھا اس کے چہرے سے نظر آ رہا تھا

وہ لڑکا پُر سوچ انداز میں اُسے دیکھ رہا تھا پھر اچانک اس نے

گن نیچے کر لی۔۔۔۔۔چوہان کی جان میں جان آئی

لیکن زیادہ دیر نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

گن پیچھے لگا کر پوری ہتھیلی کھولے اس نے زوردار ہاتھ اس

کے سر پر مارا

چوہان کے کان سمیت سارا جسم سن ہو گیا

یقین کرنا مشکل تھا کے یہ صرف کسی ہاتھ کا وار تھا

جب کے شدت کسی بھاری ہتھوڑے جیسی تھی

ہاتھ کے مقے بنا کر وہ ایک کے بعد ایک اس کے جبڑے اور سر پر وار کر رہا تھا۔۔۔چوہان چاہ کر بھی اپنے ہاتھ اٹھا کر خود کو بچا نہیں پایا وہ اس کے دماغ کو بری طرح سن کر چکا تھا۔

اُسے کالر سے پکڑ کر کھڑے رکھا تھا ورنہ چوہان گر جاتا

اور جب اس کے چہرے پر وار کے لیے کوئی جگہ نہیں بچی تو اُسے آرام سے چھوڑ کر نیچے گرنے دیا۔۔۔

وہ کراہتا رہا تڑپتا رہا۔۔

اس نے گن نکال کر اس کے سینے پر نشانہ لیا اور ایک کے بعد ایک ساری گولیاں خالی کر دی۔۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

کون ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

خالی گھر میں نظریں دوڑاتے ہوئے گھبرائی سی آواز گونجی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اس وقت گھر میں اکیلی تھیں۔۔۔شوہر روز کی طرح آفس میں تھے دونوں بیٹیاں کہیں باہر گئی ہوئی تھی اور کچھ دیر پہلے ہی ایک گھنٹہ بعد گھر آنے کی اطلاع دی تھی۔۔۔۔۔۔ وہ کچن میں کھڑی رات کے کھانے کی تیاری کر رہی تھیں کے اچانک گھر میں کسی کی موجودگی کا احساس ہوا۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ ڈرائنگ روم میں آکر دیکھنے لگی کوئی نہیں تھا اور مین دروازہ بھی اندر سے بند تھا

یہ لندن کے ایک پوش ایریا میں بنا چار کمروں حال کچن پر مشتمل چھوٹا سا مگر بے حد خوبصورت مکان تھا تھا۔۔۔

جہاں وہ لوگ پچھلے چھ سال سے رہ رہے تھے

وہ زیادہ تر گھر میں اکیلی ہی ہوتی تھی لیکن آج سے پہلے کبھی

ایسا نہیں ہوا تھا۔۔۔

وہ سر جھٹک کر واپس اندر جانے لگی

زینبب۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس کے پلٹتے ہی سرگوشی نما آواز گھر میں گونجی۔۔۔کوئی

باقاعدہ نام لے کر پکار رہا تھا خوف کے مارے سانس رک

گئی۔۔۔۔گھبرا کا پلٹتے ہوئے نظر پورے ہال میں دوڑائی

لیکن کوئی نہیں تھا

کّک۔۔۔۔۔۔۔کون۔۔۔۔۔۔۔کون ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

خشک گلے کو تر کرتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

زینب۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

دوبارہ سے پکار گونجی ایسا لگا آواز گھر کے چاروں کونوں سے گونج رہی ہے خوف سے دل لرزنے لگا

اللہ لا الہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ گھبرا کر تیزی سے آیت الکرسی پڑھنے لگی

ساتھ ہی سوچنے لگی کے لندن میں بھی بھوت ہوتے ہیں کیا

زینب۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میرے۔۔پاس۔۔

آؤ۔۔۔۔۔۔۔

پراسرار سے آواز جو مرد کی ہے یا عورت کی سمجھنا مشکل تھا

اس کی جان حلق میں آگئی آنکھیں سختی سے بند

کرلی۔۔۔۔اور دونوں ہاتھ کان پر رکھ لیے۔۔۔۔۔۔۔

سمجھ نہیں آیا کہاں چھپے، کیسے بچے، کسے پکارے۔۔۔

کچھ لمحے بعد جب خاموشی محسوس ہوئی تو ہاتھ آہستہ سے نیچے

کیے

ہاؤوووو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

پیچھے سے کسی نے اس کے قریب آکر زور سے ڈرایا

اور اس کے ساتھ ہی گونجی زینب کی زوردار چینخ اور نین تارا

کی نار کنے والی ہنسی

نین۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اُسے خونخوار نظروں سے گھورتے ہوئے اس کی طرف لپکی جو پہلی ہی بھاگنے کے لیے تیار تھی ہنسی تھی رکنے کا نام نہیں لے رہی تھی

نین کی بچی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ دانت پیستے ہوئے اس کے پیچھے پڑی اور نین نے صوفے پر چڑھ کر پیچھے چھلانگ لگائی اور صوفے کو اپنی ڈھال بنانے لگی۔۔۔۔زینب کا پارہ مزید چڑھ گیا وہ جھاڑو اٹھا کر اس کی طرف بڑھی نین صوفے کے گرد بھاگنے لگی

آج تو تجھے نہیں چھوڑوں گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

زینب نے اُسے جھاڑو دکھا کر غصے سے کہا۔۔۔اس کی شرارت نے زینب کو دن میں تارے دکھا دیے تھے

نہیں ممی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سوری ممی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ ہار ماننے والے انداز میں بے ترتیب سانس لیتی چلانے لگی۔۔۔۔۔۔البتہ ہنسی اب بھی رکنے کو راضی نہیں تھی

زینب نے جھاڑو پھینک کر وائپر اٹھایا اور اس کا پائپ دیکھ کر نین کے نین پھیل گئے

کیا کر رہی ہو ممی۔۔۔لگ جائے گی مجھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ بچنے کی کوشش کرتی ادھر سے اُدھر ہونے لگی

آج تو تمہارے سر سے یہ پاگل پن نکال کر ہی رہو گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

زینب پھولتی سانسوں سے چلائی اور پائپ اس کی جانب اچھالا جو صوفے پر بجا

رک جاؤ ممی۔۔۔۔۔۔ میری ڈارلنگ ممّی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

میری زینب۔۔۔۔۔۔۔۔ میری زینو۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نین نے مسکے لگانے کی کوشش کی۔۔۔۔۔۔ایک کے بعد ایک تین چار فلائنگ کس اچھال دیے

ڈرامے باز کہیں کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

زینب نے اس کی ایکٹنگ پر دانت پیسے

۔رکو ممی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اچانک وہ سنجیدہ ہو کر اُسے وارن کرنے کے انداز میں بولی

زینب نے اسے گھور کے دیکھا

مت بھولو میں آپ کے گھر کسی کی امانت

ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔مجھے ایسے نہیں مار سکتی

آپ۔۔۔۔۔۔۔۔ورنہ سوچو داؤد کو کیا جواب

دو گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ خود کا ڈر چھپانے کی کوشش میں زینب کو ڈرانے

لگی۔۔زینب کا ڈائیلاگ اسی پر اچھالا

تجھے تو میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

زینب اس کی ہوشیاری پر جھٹکے سے پائپ اٹھا کر اس کی طرف بھاگی لیکن اچانک ہی پیر میں درد محسوس ہوا تو آہ کرتی وائپر پھینک کر صوفے پر بیٹھ گئی۔۔۔

نین بھی پریشان ہو کر اس کے پاس بیٹھی اس کے پیر کو سہلانے لگی

دیکھا ممّی میں نے کہا تھا نا اب آپ بڑھی ہو چکی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔زیادہ جوش مت دکھایا کرو۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بد تمیز۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

موقع دیکھتے ہی زینب نے اس کا کان کھینچا

آہ ممی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میرا کان۔۔۔۔۔۔

وہ منہ بناتی ہاتھ ہٹانے کی کوشش کرنے لگی اور زینب نے ہاتھ پیچھے کیا تو کان کو زور سے سہلانے لگی

دنیا کے سارے ایڈونچر سر آنکھوں پر لیکن یہ آپکا کان مروڑنا اور چپل مارنا زہر لگتا ہے بس

وہ خفگی سے ناک کھینچتے ہوئے بولی

شرم نہیں آتی ماں کو ایسے تنگ کرتے ہوئے۔۔۔۔۔۔۔

زینب نے خفگی اور غصے سے جھڑکا

میں تو بس آپکی پھیکی سی لائف کو اسپائیسی بنانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔۔۔

کیوں کے کھانے میں مسالے اور لائف میں ایڈونچر نا ہو تو کوئی سواد نہیں ہوتا۔۔۔۔۔

وہ صوفے پر سر ٹکائے گہری سانس لیتے ہوئے بولی

بہت زیادہ فلمیں دیکھ دیکھ کر نہ دماغ خراب ہو گیا ہے تمہارا ۔۔۔۔۔۔اگر سسرال میں بھی ایسی حرکتیں کرو گی نا تو ڈنڈے کھانے پڑے گے

زینب نے وارن کرنا چاہا وہ جھٹکے سے سیدھی ہو کر بیٹھی

سچی ممی۔۔۔۔۔۔۔۔میں تو بڑی بیتاب ہوں اس دن کے انتظار میں اچھے سے اچھی ڈشز کھائی ہے بس کبھی ڈنڈے کھانے کا چانس نہیں ملا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس نے بیتابی سے کہا زینب سر پیٹ کر رہ گئی دروازہ کھول کر روما اندر داخل ہوئی اور دونوں کی ہمیشہ والی بحث پر مسکراتی ہوئی اندر آکر اپنے جوتے اُتار کر شو ریگ میں رکھنے لگی

اب بھی کہہ رہی ہوں سیریس ہو جاؤ۔۔۔۔۔ہر بات کو مذاق میں لینا بند کرو۔۔۔۔۔۔۔

شادی ہونے والی ہے تمہاری۔اب تو بڑی ہو۔۔۔۔۔۔۔

عورت کی زندگی نا ہر موڑ پر امتحان سے گزرتی ہے۔۔۔اس وقت سمجھداری کام آتی ہے تمہارے یہ ایڈونچر نہیں زینب نے سمجھاتے ہوئے شرم دلانے کی کوشش کی لیکن وہ نین ہی کیا جو سمجھ جائے

پلیز ممی آپ سارا دن ڈیلی سوپ دیکھ دیکھ کر اس کے اموشنل ڈائیلاگ میرے سامنے نا مارا کریں

اس نے بیزاری سے کہا

مجھے نہیں جینی یہ ڈراموں والی لائف جہاں ساس کے آواز دیتے ہی دھم تنا ننا اور شوہر کے دیکھتے ہی کانوں میں لا لا لا لا بجنے لگ جائے۔۔۔۔۔۔۔

اس نے جس انداز سے کہا زینب غصے میں بھی مسکرا پڑی اور روما بھی ہنستی ہوئی آکر صوفے کے بازو پر بیٹھ گئی

مجھے تو مووئیز جیسی لائف جینی ہے۔۔۔۔ جس میں ایڈونچر ہو۔۔۔۔۔۔۔ مستی ہو۔۔۔۔ ڈراما ہو۔۔۔۔۔۔۔ ایکشن ہو۔۔۔۔۔۔اور رومانس بھی

اس نے روما کی جانب دیکھتے ہوئے کہا اور آخری لفظ پر زینب کی جانب دیکھ کر آنکھ ماری

استغفر اللہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بے شرم لڑکی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

زینب نے اس کے کندھے پر دھپ رسید کی

ماں بیٹیوں کا رشتا سہیلیوں جیسا تھا جس میں سب سے بڑا ہاتھ زینب کے مزاج اور نین کی شرارتی طبیعت کا تھا

نینو دی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

روما نے اس کے قریب بیٹھتے ہوئے اُسے مخاطب کیا تو وہ اس کی جانب دیکھنے لگی

شادی کے بعد تو تمہاری عیش ہی عیش ہے۔۔۔ کیوں کے داؤد بھائی کی لائف بھی کسی ایڈونچر سے کم نہیں۔۔۔۔۔۔

اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

ہاں وہ تو ہے۔۔۔ لیکن داؤد نا ایک نمبر کا بورنگ انسان ہے۔۔۔۔۔

نینا نے برا سا منہ بنایا

نینو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

زینب نے خفگی سے ٹوکا وہ کچھ بھی کہنے سے پہلے سوچنے کی تکلیف نہیں کرتی تھی

اور کیا ممّی۔۔۔۔۔۔۔۔۔کسی روبوٹ کی طرح بس ہر ٹاسک کمپلیٹ کرتا رہتا ہے۔۔۔۔انجوئے مینٹ اور ایکسائٹمنٹ نام کی چیز نہیں اس آدمی میں۔۔۔۔۔

اس نے آنکھوں میں بیزاری سموئے کہا

پر نوٹ ٹووری میں ہوں نہ۔۔۔۔۔۔

شادی کے بعد اُسے سب سکھادوں گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کندھے پر موجود لمبے بالوں کو پیچھے جھٹکتے ہوئے کہا

اے اللہ رحم کرنا میرے بھتیجے پر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

زینب نے اوپر سر اٹھائے خدا سے داؤد کے لیے دعا کی جو اُن کی مصیبت کو اپنے گلے میں ڈالنے والا تھا وہ اٹھ کر کچن کی طرف چل پڑی اور نینا بس دیکھتی رہ گئی

ویسے نینودی۔۔۔۔داؤد بھائی اگر آپکے ڈریم مین جیسے نہیں نکلے تو آپ کیا کرو گی۔۔۔۔

روما نے چہرے پر ہاتھ رکھے اشتیاق سے پوچھا

اُسے ویسا بنا دوں گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ سمپل

کمالِ بے نیازی سے جواب دی روما ہنس پڑی

اُسے اپنی بہن سے یہی امید تھی۔۔

---

https://wa.me/923444499420

ارے واہ۔۔۔۔۔۔۔آج تو بڑے صحیح وقت پر پہنچے

ہو۔۔۔۔۔

چلو جلدی سے آجاؤ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

شیرازی مینشن کے تمام افراد اس وقت ڈائننگ ٹیبل پر موجود تھے عباس صاحب کی نظر دروازے سے اندر داخل ہوتے اپنے بیٹے پر پڑی جو کم ہی کھانے کے وقت موجود ہوتا تھا مسکرا کر کہتے ہوئے اُسے اپنے پاس آکر بیٹھنے کا اشارہ کیا گھڑی میں رات کے دس بج رہے تھے۔۔۔

مرد حضرات آج لیٹ گھر پہنچے تھے اس لیے ڈنر کے لیے وقت زیادہ ہو گیا تھا

نہیں۔۔۔۔۔۔ میرے کو بھوک نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سب کا دھیان اپنی جانب پا کر اس نے زمین پر نظریں جمائے نفی کی

ہاں شہزادے۔۔۔۔۔۔ پتہ ہے کے تمہیں کبھی بھوک نہیں ہوتی لیکن اگر ہمارے ساتھ بیٹھ کر دو چار نوالے کھالو گے تو موٹے نہیں ہو جاؤ گے۔۔۔ چلو بیٹھو۔۔۔۔۔۔۔۔

دادی نے رعب ڈالتے ہوئے پیار سے کہا تو وہ منع نہیں کر پایا اور آ کر عباس صاحب کے ساتھ والی چیئر پر بیٹھ گیا باقی سب نے اُسے مکمل نظر انداز کیا

یہ ہاتھ کو کیا ہوا تمہارے۔۔۔۔۔۔۔۔

اس کے آگے رکھی پلیٹ سیدھی کرتے ہوئے اُن کی نظر ہاتھ پر پڑی جو پیچھے سے کافی سُرخ ہو چکا تھا اُن کے کہنے پر دادی نے بھی اس کے ہاتھوں دیکھا

کچھ نہیں۔۔۔۔بس تھوڑی لگ گئی۔۔۔۔۔۔

اس نے جواب دیتے ہوئے فولڈ کی ہوئی آستین کو نیچے کھینچ لیا

سب نے بیزاری سے اس منظر کو دیکھا

تم دونوں بھائیوں کو بہت ڈھیل دی ہوئی ہے اس لیے بلکل لا پرواہ ہو گئے ہو دونوں۔۔۔۔۔۔

ایک تم ہو نا کھانے پینے کا ہوش نا وقت پر گھر آنے کا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اور وہ دوسرا بھی آجکل ہفتوں ہفتوں تک شکل نہیں دکھاتا

عباس صاحب نے اس کی پلیٹ میں سبزی ڈالتے ہوئے کہا

اس نے شرمندہ ہو کر سر جھکائے نوالہ منہ میں ڈالا

جب کے اُن کی بات پر رابعہ بیگم طنزیہ ہنسی

آپ داؤد کی برابری اس لڑکے کے ساتھ کر بھی کیسے سکتے

ہے عباس۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ عباس صاحب کو دیکھتی ہوئی تاسف زدہ لہجے میں بولی اور

عباس صاحب نے اُنہیں پیشانی پر بل ڈالے دیکھا کے شاید و

چپ رہ جائے۔۔۔۔۔

اس کا ہاتھ ایک پل کو تھما اور پھر سستی سے منہ تک آیا

وہ گھر نہیں آپاتا کیوں کے اُسے اپنی ڈیوٹی کی وجہ سے اکثر باہر رہنا پڑتا ہے۔۔۔۔۔وہ وہاں کام کرتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔اپنے فرض نبھاتا ہے۔۔۔

گھر سے آوارہ گردی کرنے یا لوگوں سے لڑنے جھگڑنے کے لیے باہر نہیں جاتا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

انہوں نے بہت کچھ جتاتے ہوئے ایک نظر اس کے اُوپر ڈالی اور ناگواری سے کہا

باقی سب ایسے بیٹھے رہے جیسے وہاں ہو ہی نہ جب کے دادی
نے پریشان ہو کر اسے دیکھا

وہ ہاتھ میں موجود نوالے کو منہ میں ڈال کے سامنے رکھے پانی
کے گلاس کو اٹھا کر دو گھونٹ لیتا اپنی جگہ سے اٹھ گیا

اچھا دادی نیند آئی ہے۔۔ سونے جا رہا۔۔۔۔۔
اُس نے بنا کسی کی طرف دیکھے کہا

کھانا تو کھا لو بیٹا۔۔۔۔۔۔۔۔

دادی نے فکر مندی سے اُسے دیکھتے ہوئے کہا

نہیں بس ہو گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ دھیرے سے کہتا ہوا وہاں سے نکل کر سیڑھیاں چڑھتا اپنے کمرے میں چلا گیا

کیا ضرورت تھی تمہیں اس طرح بات کرنے کی اُسے کھانا تو کھانے دیتی کم سے کم۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس کے جاتے ہی عبّاس صاحب غصے سے بولے

اور آپکو کیا ضرورت تھی میرے بیٹے سے اس لڑکے کی برابری کرنے کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کہاں وہ گنڈا بد معاش اور کہاں میرا داؤد۔۔۔۔۔۔

رابعہ بیگم نے بیزاری سے کہا عبّاس صاحب نے آنکھیں ضبط سے بند کر کے کھولیں اور اپنی جگہ سے اٹھ گئے

تم سے بات کرنا یا تمہیں سمجھانا پتھر سے سر مارنے کے برابر ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

غصے سے بڑبڑاتے ہوئے پلیٹ اٹھا کر اس کے پیچھے چلے گئے جسے وہ چار نوالے لے کر چھوڑ گیا تھا

رابعہ بیگم اُن کی پشت کو گھورتی رہ گئی

تم دونوں میرا منہ کیا دیکھ رہی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔اٹھاؤ یہ سب۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

دونوں بہوؤں کو اپنی طرف دیکھتے پا کر اُن کے غصے کا رخ اس جانب ہوا تو دونوں ہڑ بڑا کر ٹیبل سمیٹنے لگیں۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اس کے کمرے میں آئے تو امید کے مطابق وہ اپنے روم کی بجائے ٹیرس پر اپنے پسندیدہ کام میں مشغول تھا۔۔۔۔۔۔۔

بنا شرٹ کے بلیک بنیان میں بینچ پریس ریگ کی بینچ پر سیدھا لیٹا لوہے کی مضبوط راڈ کو تھامے بھاری باربیل کو اوپر دھکیل رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔ جس سے اس کے بازوؤں اور گردن کی رگیں اُبھر کر واضح ہونے لگی تھی

شیرازی مینشن کے باقی کمروں کی بنسبت وہ کمرہ چھوٹا تو نہیں لیکن کافی سادہ تھا۔۔۔شو یا سجاوٹ بس نام کو ہی تھی ۔۔۔۔۔اس کی طرح اس کے کمرے کو بھی اہمیت دینا کوئی گوارا نہیں کرتا تھا اور اُسے کوئی فرق بھی نہیں پڑتا تھا کیوں کہ وہ اس گھر میں بہت ہی کم وقت گزارتا تھا۔۔اور وہ بھی کمرے سی زیادہ ٹیرس پر۔۔۔۔

روم ٹیرس کو اس نے اپنا پرسنل جم بنایا ہوا تھا۔۔۔۔

وہاں کئی سارے جمنگ ایکیوپمنٹ موجود تھے

عبّاس صاحب کھانے کی پلیٹ ٹیبل پر رکھ کر ٹیرس کی طرف بڑھے

تم اس طرح کیوں چلے آئے۔۔۔۔۔۔۔ چلو کھانا کھا لو۔۔۔۔۔

اُنہوں نے اُسے مخاطب کیا تو وہ ایک پل کو رکا اور پھر باربیل کو ریک میں اپنی جگہ پر رکھ کر سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔۔۔۔۔

رابعہ کی باتوں کا برا لگا؟

انہوں نے اس کے جھکے سر کو دیکھتے ہوئے پوچھا

نہیں تو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کائے کو برا لگے گا۔۔۔۔۔۔۔۔

سئی تو بولتی ہے داؤد کی ماں۔۔۔۔

میں تو سالہ ہے ہی کا مچور۔۔۔۔ نکما۔۔۔۔۔۔۔۔۔ جاہل۔۔۔۔

داؤد کے جیسا تھوڑی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ بنا سر اٹھائے مسکرا کر بولا وہ اس سے کچھ فاصلے پر رکھی چیئر پر بیٹھ گئے

اگر تمہیں پتہ ہے کے وہ اس وجہ سے تم پر غصہ کرتی ہے تو تم سدھر کیوں نہیں جاتے۔۔۔۔
کتنی دفعہ کہا ہے کے کچھ کام دھندا کرو۔۔۔۔۔
آگے پڑھنا چاہتے ہو پڑھائی شروع کرو
نہیں تو میرے ساتھ بزنس میں ہاتھ بٹاو
جو تمہیں اچھا لگتا ہے وہ کرو۔۔۔۔۔۔۔۔۔
لیکن تم سنتے ہی نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

عبّاس صاحب نے اُسے سمجھاتے ہوئے کہا

کچھ بھی کرنے سے حقیقت بدل نئیں جائے گی۔۔۔۔میں جو

ہوں وہ ہی رہوں گا

وہ سر نفی میں ہلاتے ہوئے بولا اور اُن کی جانب دیکھا

میرے کو ادھر سے جانے دو بس۔۔۔۔

اس کا لہجہ بیزار سا تھا۔۔۔۔۔۔

عبّاس صاحب نے اُسے غور سے دیکھا۔۔۔

یہ گھر یہ زندگی یہ سب میرے واسطے نہیں ہے

میں لائق ہی نہیں ہے اِس سب کے۔۔۔۔۔۔۔

روز روز اپنی وجہ سے سب کو ناراض کرنا۔۔

داؤد کی ماں اور آپکا جھگڑا کرانا

یہ سب کچھ میرے سے برداشت نہیں ہوتی۔۔۔۔۔

میرے کو تم سب کی لائف میں سکون مانگتا ہے جو میرے

ادھر سے جانے پر ہی ملے گا

اس لیے جانے دو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس کے لہجے میں بے بسی تھی کیوں کے اس کے آنے کے

بعد سے گھر کا ماحول بدل گیا تھا جو وہ ہر گز نہیں چاہتا تھا اور یہ

بھی جانتا تھا کے اس کے کچھ بھی کرنے سے وہ کبھی اُن کے

دلوں میں جگہ نہیں بنا پائیگا۔۔۔۔۔۔کیوں کے اس کا ماضی کبھی نہیں بدل سکتا تھا۔۔۔اپنی زندگی کے دس سال جیل کی چار دیواری میں گزار کر اس کے اوپر جو مجرم اور قاتل کا لیبل لگ چکا تھا وہ کبھی نہیں مٹ سکتا تھا

اگر تم چلے گئے تو میں جی نہیں پاؤں گا۔۔۔۔۔۔۔

اُنہوں نے ہمیشہ کی طرح اُسے اپنی بات وہیں ختم کرنے پر مجبور کیا وہ لب بھینچ کر رہ گیا

اور تم گئے تو داؤد بھی چلا جائیگا۔۔۔۔۔۔۔

وہ پر سوچ لہجے میں بولے

نہیں جائے گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اپن بات کریگا اس سے سمجھائے گا اُسے۔۔۔۔۔۔۔۔۔آپ ٹینشن مت لو۔۔۔۔۔۔

وہ فوراً بولا وہ اُن کا ڈر سمجھتا تھا لیکن داؤد کو بھی بہت اچھے سے جانتا تھا۔۔۔

لیکن مجھے میرے دونوں بیٹے چاہیے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔
مجھے نہیں پرواہ کے سب کیا سوچتے ہے کیا کہتے ہیں۔۔۔۔پر جب تک میں زندہ ہوں تم یہیں رہو گے۔
اُنہوں نے اس کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔۔وہ بے بس رہ گیا

میری سمجھ میں نہیں آتا کے تمہیں اُن سب کے اس رویے کو برداشت کرنے کی ضرورت کیا ہے۔۔۔۔

تم انہیں کوئی جواب کیوں نہیں دیتے۔۔۔۔۔

اُنہوں نے اب کے کچھ حیرت اور غصے سے کہا وہ نظریں پھیر گیا

اگر تم کچھ نہیں کہتے تو کم سے کم مجھے سب سے بات کرنے دو۔۔۔ پھر دیکھنا کیسے سب کی عقل ٹھکانے آتی ہے۔۔۔اور رابعہ۔۔۔۔وہ تو پیر پکڑ کر معافی مانگے گی تم سے۔۔۔۔۔۔۔

ایسا مت بولو میرے کو اچھا نہیں لگتا۔۔۔۔۔۔

وہ اُن کی بات کاٹتے ہوئے بولا عبّاس صاحب نے اُسے دیکھا اور ایک گہری سانس لیتے ہوئے وہاں سے اٹھ گئے

چلو یہ سب باتیں چھوڑو اور چل کر کچھ کھالو۔۔۔

بھوک نہیں ہے۔۔۔۔۔

اس نے سر نفی میں ہلاتے ہوئے کہا عبّاس صاحب نے اُسے مزید کچھ نا کہنا ہی مناسب سمجھا

ٹھیک ہے سو جاؤ اور کل جلدی اٹھ کر جانا اور اپنے لیے کوئی اچھی سی نوکری ڈھونڈھنا۔۔۔۔ ٹھیک ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اُنہوں نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا تو اس نے سر ہلا دیا عبّاس صاحب اُسے تاسف سے دیکھتے ہوئے باہر نکل

گئے۔۔۔۔اُن کی ہر بات پر وہ ہاں میں سر ضرور ہلاتا تھا لیکن مانتا نہیں تھا

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

صبح سات بجے کے وقت اس چھوٹے سے گاؤں کا کچّا ریلوے اسٹیشن سنسنان پڑا تھا۔۔۔۔۔۔کیوں کے اس گاؤں کی آبادی بہت تھوڑی ہی تھی۔۔۔۔اور گاؤں سے شہر جانے کے لیے زیادہ تر بس سے سفر کیا جاتا تھا۔۔۔

ٹرین وہاں سے گزرتے ہوئے دس پندرہ منٹ اس چھوٹے سے اسٹیشن پر رک جایا کرتی تھی۔۔۔۔

پٹری سے تھوڑی دوری پر بنے بینچ پر ایک عورت اپنے پانچ سال کے بیٹے کے ساتھ اس ٹرین کے لیے منتظر بیٹھی تھی۔۔۔۔۔۔۔سانولے تھکن زدہ چہرے پر اُداسی اور غم کے سائے تھے اور انکھوں سے آنسوؤں کی بارش جاری تھی

بچہ اپنی ماں کا آنچل تھامے سوال پر سوال کرتا اُسے اپنی جانب متوجہ کرنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن وہ بس ایک ہی زاویے پر بیٹھی بے آواز روئے جا رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ماں۔۔۔۔۔ہم کہاں جا رہے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔

اپنی ماں کے چہرے کو دیکھتے اس نے پھر سے وہ سوال دوہرایا لیکن اب بھی کوئی جواب نہیں ملا۔۔

ٹرین کے ہورن کی آواز پر اس نے میکانیکی انداز میں چہرے کا رخ موڑا۔۔۔۔۔۔۔آنکھوں میں خوف۔پریشانی۔بے بسی صاف جھلکنے لگی۔۔۔۔۔۔۔

ماں۔۔۔۔۔۔دیکھو۔ٹرین۔۔ن ن ن۔۔۔۔

وہ بچہ ٹرین کو دیکھ کر بینچ پر کھڑے ہو کر خوشی سے تالیاں بجانے لگا۔۔۔۔

ٹرین اس کی نظروں کے سامنے آکر رکی تو وہ بمشکل اپنے بے جان ہوتے پیروں کے سہارے اٹھ کر کھڑی ہوئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔اور اپنے بیٹے کو گود میں اٹھا کر مرے مرے قدموں سے چلتی ٹرین کے اندر آگئی۔۔

ٹرین کے آدھے سے زیادہ سیٹ خالی تھی اور صرف چند ایک پر مسافر بیٹھے تھے۔اس نے ایک خالی بر تھ پر اُسے بٹھایا اور اس کا معصوم چہرہ اپنے دونوں ہاتھوں میں تھامے اُسے دیکھنے لگی

ہم کہاں جارہے ہیں ماں۔۔۔۔۔۔۔۔

اس دفعہ اس نے اپنی ماں کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر سوال کیا۔۔۔۔۔

ہم شہر جارہے ہیں۔۔۔۔تجھے بہت سارے کھلونے چاہیے نہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس نے بھیگی آواز میں جواب دیا آنکھوں میں ممتا سموئے اُسے دیکھنے لگی۔۔۔بچے نے سر کو زوروں سے ہلا دیا

دادی نہیں آرہی ہمارے ساتھ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بچے نے اس کی انکھوں سے گرتے آنسوؤں کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔اپنی ماں کے یوں رونے سے پریشان تو ہو رہا تھا لیکن اُسے کئیں دفعہ روتے دیکھنے کے بعد اب عادت سی ہو چکی تھی

دادی بعد میں آجائے گی بیٹا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس نے پیشانی پر بکھرے گھرے براؤن بالوں کو پیچھے کرتے ہوئے کہا۔اور لب بھینچے اپنی نم آواز کو روکا

لیکن تم رو کیوں رہی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس نے اپنی چھوٹی سی ہتھیلی کو اس کے گال پر رکھتے ہوئے آنسو صاف کیا اس کا دل بے تحاشا بھر آیا

میں نہیں رو رہی بیٹے۔۔۔۔۔۔۔۔میں نہیں رو رہی۔۔۔۔۔۔

اس کی ہتھیلی کو ہاتھ میں لیے لبوں سے لگاتی زوروں سے رونے لگی۔۔۔۔۔۔وہ پریشان سا اُسے دیکھنے لگا۔۔۔تو اس نے اپنی دونوں ہتھیلیوں سے چہرے کو رگڑا

تجھے بھوک لگی ہے نہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس کے چہرے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے محبت سے پوچھا

ہاں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس نے معصومیت سے سر ہلا دیا

تو میں تیرے لیے کچھ کھانے کو لے کر آتی

ہوں۔۔۔۔۔۔۔

تو یہیں رکنا۔۔۔۔۔۔ کہیں مت جانا۔۔۔۔۔۔۔

اپنے دل کے ہزاروں ٹکڑے کرتی اُسے دیکھنے لگی اس نے گردن ہلادی

ڈرنا نہیں۔۔۔۔۔میرا بہادر بیٹا ہے نہ۔۔۔۔۔۔۔۔

اس کی ٹھوڑی کے نیچے ہاتھ رکھتے ہوئے کہا گلے میں آنسوؤں سے آواز اٹکنے لگی۔۔۔۔

اس کے چہرے کو ہاتھوں سے چھو کر اپنی آنکھوں میں قید کرنے لگی۔۔اور پھر بڑی مشکل سے وہاں سے اٹھ کر جانے لگی

ماں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جب ایکدم سے اس نے پکارا تو قدموں سمیت دل کی دھڑکن بھی رک گئی۔۔۔۔۔آنکھیں سختی سے بند کر کے کھولیں اور۔۔اس کی جانب دیکھا

جلدی آجانا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس نے معصومیت سے کہا تو ضبط کھو کر روتی ہوئی آگے بڑھی اور اُسے سینے سے لگا لیا

مجھے معاف کر دینا بیٹا۔۔۔۔۔۔۔۔۔اپنی ماں کو معاف کر دینا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس کے بالوں اور پیشانی کو بے تحاشا چومتے ہوئے بار بار کہتی گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

Zubi Novels Zone

چند سیکنڈ اُسے خود سے لگائے رکھا اور پھر آہستہ سے اس کا سر
اپنی گود میں رکھ کر اس کے بالوں کو پیشانی سے ہٹانے لگی

بچے کو سکون محسوس ہوا تو اس نے آنکھیں موند لی

ٹرین کی سیٹی کی آواز پر وہ بے بسی سے اس کے چہرے کو
دیکھنے لگی۔۔۔۔۔۔۔۔ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے دل کو کسی
نے پیروں کے نیچے کچل دیا ہو۔

اپنے سرخ آنچل سے اس کے چہرے پر گری اپنی آنسو کی
بوند کو صاف کرتے ہوئے بے حد دھیرے سے اس کا سر اپنی

گود سے ہٹا کر سیٹ پر رکھا اور وہاں سے اٹھ کر آگے بڑھتی ٹرین سے نیچے اتر گئی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

کیوں ضد کر رہی ہو نین۔۔۔۔۔ تمہارے پاپا کسی میٹنگ میں پھنس گئے ہوں گے بیٹا۔۔۔ کیک کاٹ لو نا۔۔۔۔۔

زینب نے اُس کے اُداس چہرے کو فکر مندی سے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

سفید پیروں کو چھوتی خوبصورت گاؤن اور کھلے بالوں میں ڈائمنڈ کا کراؤن پہنے وہ حسین شہزادی لگ رہی تھی لیکن اُس کے ہمیشہ مسکراتے چہرے پر اُداسی تھی۔۔۔

آج اُس کا اٹھارھواں جنم دن تھا۔۔۔۔اُس کے کچھ دوست اور جان پہچان والوں کو مدعو کر کے چھوٹی سی پارٹی دی گئی تھی لیکن اِس کے پاپا ہی اُس کی خوشی کا حصہ نہیں بنے تھے۔۔۔۔

شام سے رات ہو گئی تھی اور سالگرہ کا دِن ختم ہونے میں پندرہ منٹ بچے تھے لیکن اُس نے کیک نہیں کاٹا تھا۔۔۔۔ اُس کے دوست اور باقی سب کھانا کھا کر یونہی جا چکے تھے اور وہ اب بھی ضد پر تھی کے اپنے پاپا کے بنا کیک نہیں کاٹے گی

نہیں ممی۔۔۔۔پاپا کے بنا نہیں۔۔۔۔

اس نے سر نفی میں ہلاتے ہوئے بالوں سے کراؤن نکال کے سامنے ٹیبل پر رکھے کیک کے پاس رکھا

نینودی اگر پاپا صبح تک بزی رہے تو کیا تم کیک نہیں کاٹو گی۔۔۔۔۔

روما نے جمائی روکتے ہوئے اُکتا کے کہا

ایسا ضروری تو نہیں کے کیک نہ کاٹا تو عمر آگے نہیں بڑھتی۔۔۔۔۔۔۔۔ ممی مجھے نیند آرہی ہے میں سوتی ہوں پلیز۔۔۔۔

وہ منہ بنا کے کہتی اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی زینب کچھ کہتی اُس کے پہلے ہے بیل بجی

پاپا آگیے۔۔۔۔۔۔۔۔

روما جوش میں آکر چلاتی دروازے تک بھاگی نین بھی مسکرا

دی 1

حلانکہ زینب اب غصّے میں تھی

سوری سوری۔۔۔۔۔۔یہ کیا کیک کٹ نہیں کیا اب

تک۔۔۔۔

وقار صاحب اندر آتے ہوئے جلد بازی میں بولے

آپ جانتے ہیں کے وہ آپ کے بنا کیک نہیں کاٹے گی تو کیوں

ایسا سوال کر رہے ہیں وقار۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

زینب نے غصّے سے کہا

زینب میں میٹنگ میں تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

وقار نے اپنی صفائی دی

ایسی کونسی میٹنگ ہوتی ہے آپکی جو کسی بھی خاص موقع پر ہمیں آپ کا گھنٹوں اِنتظار کرنا پڑتا ہے۔۔۔۔آپ کے لیے آپکا کام آپ کی بیٹیوں سے بھی زیادہ ہو گیا۔۔۔۔۔۔اب سال کا ایک دن بھی آپ انہیں نہیں سے سکتے۔۔۔۔۔۔۔۔

زینب غصے اور دکھ سے بولی نین نے اُسے روکنا چاہا لیکن کو انسني کر گئی روما بھی بیزاری سے صوفے اور گر گئی

بس زینب کس طرح بات کر رہی ہو تم۔۔۔۔۔۔تم جانتی ہو میں اپنی بیٹیوں کو کتنا چاہتا ہوں یہ دونوں میری زندگی

ہے۔۔۔۔۔اگر میں۔ تھوڑا لیٹ ہو گیا تو اس میں ایسی کیا قیامت آگئی۔۔۔۔۔

وقار صاحب بگڑ کر بولے

تھوڑی دیر۔۔۔۔۔۔۔۔۔

زینب نے پیشانی پر بل ڈالے کہا نین نے آگے کچھ کہنے سے پہلے ہی اُنہیں پیچھے کھینچ لیا

ممی۔۔۔۔۔پلیز۔ ممی۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ رونی صورت بنائے بولی تو زینب نے سر جھٹکا وقار صاحب اب بھی ناراض نظروں سے اُسے دیکھ رہے تھے

پاپا آپ ٹینشن مت لیجئے۔۔۔۔ ممی کو غصّہ آگیا نا اس لیے ایسا

کہہ رہی ہیں۔۔۔۔۔ ہمیں پتہ ہے کے آپ ہم سے بہت پیار

کرتے ہیں۔۔۔۔۔ اور آپ کے دیر سے آنے کا یا اپنے کام کو

امپوٹنس دینے کا یہ مطلب نہیں ہوتا کے آپ کے لیے کام

ہم سے زیادہ اہم ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نین پیار سے اُن کا بازو تھام کے چہرے سے لگاتے ہوئے بولی

وقار نے مسکرا کر اُسے دیکھا

دیکھا کتنی سمجھدار ہے میری بیٹی۔۔۔۔۔۔

اُس کی پیشانی چومتے ہوئے بولے تو وہ خوبصورتی سے ہنس

دی

ہاں سمجھدار ہے اسی لیے ڈر لگتا ہے کے سمجھ نہ جائے کے اُس کے پاپا شہرت کے پیچھے بھاگتے بھاگتے اپنی فیملی سے دور ہو گئے ہیں۔۔۔۔۔۔۔

زینب نے دکھ سے وقار کو دیکھا

زینب یار سوری نا۔۔۔۔۔۔۔

وقار نے محبت سے زینب کا ہاتھ تھامتے ہوئے کہا جس کو وہ فوراً چھڑا گئی۔۔

پاپا ممی آپ۔۔سے لیٹ آنے کی وجہ سے ناراض نہیں ہے نین نے وقار صاحب کو طرف ہوتے رازدارانہ انداز میں کہا لیکن اچھی خاصی آواز میں

تو۔۔۔۔۔۔۔

وقار صاحب نے سوالیہ انداز میں زینب کو۔دیکھا جو اُن کے دیکھنے پر منہ پھیر گئی

وہ آپ نے کہا نا کے میری دونوں بیٹیاں میری زندگی ہے اس لیے ممی کو برا لگا گیا۔۔۔کے آپ نے اُنہیں اپنی زندگی کیوں نہیں کہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نین شرارت سے بولی وقار صاحب ہنس دیے اور زینب نے نین کو آنکھیں دکھائی

نین۔۔۔۔۔۔۔۔

زینب کی غصے بھری پکار پر نین کھلکھلا کر ہنسنے لگی۔۔وقار نے بھی ہنستے ہوئے اپنی بیٹی کو گلے لگالیااور زینب بھی ہنس دی

(

آپ کے آگے بڑھنے کے جنون نے میرا دل تو توڑ دیا بس میری بچیوں کا دل نہ توڑ دے۔۔۔۔۔

نین کو روما اور وقار کے ساتھ کیک کاٹتے ہوئے دیکھ زینب نے خفا نظر وقار صاحب پر ڈالتے ہوئے سوچا

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

داؤد۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ سامنے کھڑے سپاہی کو ہدایات دے رہا تھا جب پیچھے سے کسی کے پکارنے پر پلٹا۔۔ ہوا کے سرد جھونکے نے اس کے چہرے کو چھوا تو بال اس کی سپیچ پیشانی کو واضح کر کے دوبارہ ڈھک گئے

ندی کے کنارے کھڑے مضبوط درخت کی چند پتیاں آ کر اس کے پیروں میں گری

کمال کر دیا تم نے چار دن میں ہی اس کیس کو سلجھا دیا

۔۔۔۔۔۔۔۔

اس کے سامنے کھڑے اس علاقے کے ڈی ایم نے اس کی تعریف کی تو وہ ہلکا سا مسکرایا

اس کے ڈیپارٹمنٹ کا کام اسپیشل آرڈرز پر کچھ خاص کیسز کی تفتیش کرنا تھا اور ایسے ہی کسی کیس کے سلسلے میں وہ اس وقت مہاراشٹر کے ایک چھوٹے سے شہر میں موجود تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس کیس کی تفتیش مکمل ہو چکی تھی اور اس وقت آخری دفعہ ندی کے آس پاس کی جگہ کا جائزہ لے کر رپورٹ میں درج کر رہا تھا شام تک سارے پیپر سبمٹ کر کے اُسے ممبئی کے لیے نکلنا تھا

یہ کیا بات ہوئی۔۔۔۔۔۔۔مانا کے ہمارا شہرِ چھوٹا ہے لیکن یہاں خوبصورتی کی کمی نہیں۔۔۔۔۔۔۔کچھ دن تو یہاں رک کر ہمیں اپنی خاطر کرنے کا موقع دو۔۔۔۔۔۔

اس کے جانے کی بات سن کر ڈی ایم نے مسکرا کر کہا

میں آپکی بات سے انکار نہیں کر سکتا لیکن اِس وقت ذرا مشکل ہے۔۔۔۔آئندہ کبھی۔۔۔۔۔۔۔

وہ خوبصورتی سے ٹال گیا۔۔۔۔۔۔اور بات بدل کر اس کیس کے بارے میں بتانے لگا تب ہی ایک سپاہی تیزی سے چلتا اس کے سامنے آیا

سر ندی کے کنارے کسی لڑکی کی لاش ملی ہے

اس نے جلدی سے اطلاع دی تو داؤد حیرت سے اُسے دیکھتا فوراسے آگے بڑھا جب کے ڈی ای ایم وہی کھڑا اُسے دیکھنے لگا داؤد زمین پر بے ہوش پڑی اس لڑکی کو دیکھ کر جُھکا اور اس کی کلائی تھامے نبض چیک کی۔۔۔اس کے چہرے پر پریشانی کے تاثر تھے۔۔۔۔

لڑکی کا چہرہ پانی میں رہنے سے نیلا پڑ رہا تھا

سرخ کپڑوں سے اس کے دولہن ہونے کا اندازہ ہو رہا تھا جو جگہ جگہ سے پھٹ چُکے تھے۔۔۔۔۔۔

اس کی سانسیں چل رہی ہیں گاڑی نکالو

جلدی۔۔۔۔۔۔۔۔

اس کی ناک کے قریب دو انگلیاں رکھتے ہوئے اس کی مدھم چلتی سانسوں کو محسوس کیا تو جلدی سے سامنے کھڑے آدمی کو اشارہ کیا

خود اس لڑکی کو بازؤں میں اٹھائے تیز قدموں سے گاڑی کی طرف بڑھا۔۔۔۔

شہر کے اس چھوٹے سے ہسپتال کے ڈاکٹر فوراً اس لڑکی کو اپنی نگرانی میں لیے اس کا علاج شروع کر چکے تھے۔۔۔۔۔۔۔

داؤد نے اس علاقے کے انسپیکٹر کو اطلاع دے کر ساتھ ہی اس لڑکی کے بارے میں معلوم کرنے کا آرڈر بھی دے دیا تھا۔۔۔

حلانکہ یہ اس کی ڈیوٹی میں شامل نہیں تھا لیکن وہ بہت دیر تک ہاسپٹل میں رکا بے چینی سے ڈاکٹر کے باہر آنے کا انتظار کرنے لگا۔۔۔۔۔۔۔

♥□♥□♥□♥

https://wa.me/923444499420

کون ہو بیٹا تم۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس چھوٹے سے بچے کو مسلسل روتے ہوئے دیکھ کر بے حد ہمدردانہ لہجے میں پوچھا گیا

ممبئ کے ریلوے اسٹیشن پر اشرف میاں کی چائے کی دکان تھی رات کے تین بجے ٹرین آکر رکی تو وہ کیتلی اور گلاس تھامے اندر داخل ہوئے ٹرین میں مسافروں کو چاے دیتے ہوئے اُن کی نظر اس پانچ سالہ بچے پر پڑی جو باآواز رو رہا تھا آس پاس سے گزرتے اکا دکا لوگ اُسے دیکھ کر آگے بڑھ جاتے کسی نے اس سے جاننے یا پوچھنے کی کوشش نہیں کی کے وہ کیوں رو رہا ہے

لیکن اشرف میاں کو اس معصوم بچے پر ترس آگیا تبھی اُس کے پاس آکر اپنائیت سے پوچھنے لگے

کس کے ساتھ آئے ہو۔۔۔

یہاں اکیلے کیوں بیٹھے ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ بچہ اُن کے سوال کے جواب دینے کی بجائے بس روے جا رہا تھا اُنہوں نے اس کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے دوبارہ پوچھا تو وہ اُنہیں دیکھنے لگا

ماں کھانا لینے گئی تھی ابھی تک نہیں آئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہاتھ کی پشت سے دائیں آنکھ کو رگڑتے ہوئے ہچکی کے درمیان جواب دیا اشرف میاں اُلجھ کر اُسے دیکھنے لگے

کیا نام ہے تمہاری ماں کا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اُنہوں نے پوچھا تو وہ سوچنے کے انداز میں اُنہیں دیکھنے لگا اور پھر آہستہ سے بولا

ماں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس نے ہچکی لیتے ہوئے بتایا اشرف میاں سمجھ ہے کے وہ اپنی ماں کا نام نہیں جانتا

تمہارا گھر کہاں ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بہت دور ہے۔۔۔۔۔۔۔۔ جھیل کے پاس

تمہارے بابا کا نام کیا ہے۔۔۔۔۔۔۔

۔پاپا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس کے جواب سے اُنہیں کوئی سرا نہیں ملا کے وہ جان سکے بچہ کس جگہ یا شہر کا ہے

کب سے یہاں بیٹھے ہو تم۔۔۔۔۔۔۔۔۔

صبح سے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس نے دماغ پر زور دیتے ہوئے جواب دیا یہ بات اس کے علم میں تھی کے صبح ہی اس کی ماں اُسے اس ٹرین میں بٹھا کر یہ کہہ کے گئی تھی کے وہ کھانا لینے جا رہی ہے۔۔۔۔وہ اس کی

گود میں سر رکھ کر سو گیا تھا۔۔اور جب نیند سے جاگا تب وہ اکیلا تھا

اس نے بہت دیر اپنی ماں کا انتظار کیا ٹرین مسلسل چلتی رہی اور جب جب کہیں رکی اُسے لگا اس کی ماں کے لیے ہی رکی ہے اور وہ اس کا انتظار کرنے لگا

جب جب کوئی نیا مسافر اندر آتا دکھا وہ بیتاب نظروں سے اس کے پیچھے اپنی ماں کو ڈھونڈنے لگا

لیکن جب رات ہونے تک اس کی ماں نہیں لوٹی تو وہ رونے لگا۔۔۔۔۔۔۔بے حد رونے لگا

رونے کے درمیان کبھی نیند لگ جاتی تو اتنا وقت آنکھیں کو سکون ملتا اور پھر جاگتے ہوئے وہ خود کو انجان لوگوں میں پا کر پھر سے رونے لگتا۔۔۔

لوگ کوئی حیرت سے دیکھتے کوئی ہمدردی سے۔۔ کوئی

ناگواری سے

یااللہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس کی بات پر اشرف میاں نے اندازہ لگایا کے وہ کہیں بہت

دور سے آیا ہوا ہے۔۔۔۔۔اور اب اپنی ماں سے بچھڑ چکا ہے

۔۔۔۔اُن کے پریشان چہرے کو دیکھتے ہوئے وہ دوبارہ رونے

لگا

روتے نہیں بیٹا۔۔۔۔۔۔۔میرے پاس آجاؤ

اُنہوں نے اس کے سر کو اپنے سینے سے لگاتے ہوئے کہا

آپ مجھے میری ماں کے پاس چھوڑ دے گے

وہ سر اٹھا کر اُنہیں دیکھنے لگا

ہاں بیٹا میں تمہاری ماں کو ڈھونڈنے کی کوشش کروں گا تم

چلو میرے ساتھ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اُنہوں نے اُسے یقین دلاتے ہوئے کہا اور اس کا ہاتھ تھامے

اُسے لے جانے لگے۔۔۔ لیکن وہ اچانک رک گیا

لیکن ماں نے کہا تھا یہیں رکنا وہ واپس آگئی اور میں اُسے نہیں

ملا تو۔۔۔۔۔۔

وہ اُن کے دیکھنے پر سسکی لیتے ہوئے بولا تو اشرف میاں مارے افسوس کے کچھ کہہ نہیں پائے اس کے سر۔پر ہاتھ گھماتے ہوئے اُسے ساتھ لیجانے لگے

آیئے اشرف میاں کہیے کیا بات ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔
اس اسٹیشن کی چوکی میں داخل ہوئے تو انسپکٹر نے اُنہیں پہچان کر ساتھ چلتے شرٹ ہالف پینٹ میں روتے ہوئے اس سانولے سے لڑکے کی جانب دیکھا

۔صاحب یہ لڑکا اپنی ماں سے بچھڑ گیا ہے
ٹرین میں اکیلا روتے ہوئے بیٹھا تھا
تو میں اسے آپکے پاس لے آیا

مہربانی کر کے اس کے ماں باپ کو ڈھونڈ دیجئے

انہوں نے نہایت مودبانہ انداز میں گزارش کی

فکر مت کیجئے۔۔۔ ہم اسے اس کے گھر والوں تک پہنچا دیں گے۔۔۔۔۔۔۔

انسپیکٹر اُنہیں تسلّی دیتے ہوئے بولا اشرف میاں نے بچے کو وہی دیوار سے لگے بینچ پر لا کر بٹھا دیا

سنو بیٹے تم یہیں رہنا۔۔۔۔۔ یہ صاحب تمہاری ماں کو ڈھونڈ دینگے۔۔۔۔۔

یہ لو بسکٹ کھالو۔۔۔۔۔۔۔

اشرف میاں اُسے سمجھاتے ہوئے بولے اور بسکٹ کا پیکٹ اس کے ہاتھ میں دیا وہ صبح سے اب تک بھوکا تھا کوئی اس کی بھوک کا اندازہ نہیں لگا سکتا تھا لیکن کوئی اس کی اپنی ماں کے لیے تڑپ کا بھی اندازہ نہیں لگا سکتا تھا۔۔۔

شام کے اندھیرے سے اُسے بہت ڈر لگتا تھا۔۔۔۔

رات ہونے سی پہلے ہی وہ اپنی ماں کی گود میں چھپ جاتا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اور آج آدھی رات تک وہ اکیلا انجان جگہ بیٹھا تھا اس رات کے اندھیرے سے بے خوف ہو کر۔۔۔۔

جانے زندگی اُسے کہاں لے کر جانے والی تھی

تیواری۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

انسپیکٹر نے باہر جاتے ہوئے حولدار کو پکارا

جی صاحب۔۔۔۔۔۔۔

وہ چلتا ہوا اس کے پاس آیا

دھیان رکھنا اگر اس لڑکے کو ڈھونڈنے کوئی آئے تو اسے بھیج دینا۔۔۔۔۔اور ہاں

کھانا دے دینا اسے۔۔۔۔

بچے پر ہمدردانہ نظر ڈالتے ہوئے سپاہی کو تاکید کرتا وہ چلا گیا تھا شاید اس کی شفٹ ختم ہو چکی تھی۔۔۔

وہ بچہ اس انسپیکٹر کو باہر جاتے ہوئے دیکھ کر یہیں سوچنے لگا کے وہ اس کی ماں کو لانے جا رہا ہے۔۔۔۔اور پھر وہ بے

صبری سے اس کا انتظار کرنے لگا اپنی آنکھوں میں آتی نیند کو پلکیں جھپک جھپک کر روکتا رہا۔۔۔۔

لیکن بہت دیر بعد تک بھی وہ واپس نہیں آیا تو بچے کے لئے نیند روکنا مشکل ہونے لگا

♥□♥□♥□♥□♥□♥□♥□♥□♥□

تقریباً دو گھنٹے گزر گئے جب اس نے ڈاکٹر کو باہر آتے دیکھا۔۔۔۔۔۔۔۔

کیس کافی کریٹیکل ہے۔۔۔ کچھ کہا نہیں جا سکتا۔۔۔۔

کئیں گھنٹے مسلسل پانی میں رہنے سے لنگز میں پانی بھر گیا ہے۔۔۔۔۔۔پلس ریٹ بھی کافی لو ہے۔۔۔۔۔

اور سر پر بہت گہری چوٹ ہے شاید پانی میں سر کسی پتھر سے ٹکرا گیا ہو

داؤد کے کچھ کہنے سے پہلے ہی ڈاکٹر نے بتایا۔۔۔

جب کے اندر لڑکی کا ٹریٹمنٹ اب بھی جاری تھا

وہ خاموش ہی رہا اس کی پر سوچ نظریں لڑکی کے گلے اور بازؤں پر جلے ہوئے نشانوں میں۔اُلجھی تھی اُسے یہ نارمل سوسائیڈ کیس نہیں لگ رہا تھا۔۔۔

بلکہ حقیقت شائد کچھ اور تھی جو صرف وہ لڑکی بتا سکتی تھی

اس لڑکی کا ہوش میں آنا بہت ضروری ہے ڈاکٹر۔۔۔۔۔

وہ رک کر بولا

ہم اپنی طرف سے پوری کوشش کر رہے ہیں سر۔۔۔۔۔۔

ڈاکٹر اُسے یقین دلاتا وہاں سے چلا گیا داؤد نے رخ پاس کھڑے انسپیکٹر کی جانب کیا

آس پاس کے سارے پولیس اسٹیشن میں پتہ کرو پچھلے دو دن میں کسی انیس بیس سال کی لڑکی کی مسنگ کمپلینٹ درج ہوئی ہے کیا۔۔۔۔۔۔۔۔اور تم۔۔۔۔۔۔

اُسے کہہ کر پیچھے کھڑے سب انسپیکٹر کو۔دیکھا وہ الرٹ ہو گیا

ندی کے آس پاس کے علاقے کی اچھے سے سرچنگ کرو

۔۔۔۔۔۔دیکھو کچھ ملتا ہے کیا۔۔۔۔۔۔

اس نے سنجیدگی سے کہتے ہوئے اپنا موبائل نکالا جس پر رابعہ بیگم کی کال آرہی تھی

آپ بے فکر رہیے سر۔۔۔۔۔۔۔ہم اس لڑکی کے گھر والوں کا پتہ لگا لے گے۔۔۔۔۔۔۔۔یہ کیس ہمارے انڈر آتا ہے آپ ٹینشن نا لیں

انسپیکٹر نے جس طرح کہا داؤد نے کال اگنور کیے اُسے سنجیدگی سے دیکھا۔۔۔وہ اُسے بتا نہیں رہا تھا بلکہ جتا رہا تھا کے وہ اس کیس سے دور رہے۔۔۔۔۔۔۔۔یہ اُن کا مسلہ ہے داؤد کا اتنی سنجیدگی سے کام کرنا اور اُنہیں بار بار حکم دینا اُنہیں پسند نہیں تھا یہ بات داؤد پچھلے تین چار دن میں سمجھ چکا تھا۔۔۔۔۔

میرے ٹینشن کی فکر کرنے کی بجائے آپ کو جو کہا ہے وہ کیجئے ۔۔۔۔مہربانی ہو گی

داؤد نے سختی سے کہا تو دونوں ناچار وہاں سے چلے گئے

وہ خود بھی ہاسپٹل سے باہر آگیا اور اپنی ماں کے نمبر پر کال ملائی

داؤد کہاں ہو تم بیٹا نکلے نہیں اب تک۔۔۔۔۔۔۔

رابعہ بیگم کی پریشان سے آواز پر اس نے کلائی میں بندھی گھڑی پر نظر ڈالی

مام میں بزی ہوں ابھی۔۔۔۔شام تک نکل جاؤں گا۔۔۔۔

وہ آرام سے بولا

یہ کیا بات ہوئی داؤد۔۔۔۔۔۔۔اُن لوگوں کے آنے کا وقت ہو گیا ہے اور تم اب تک وہاں سے نکلے ہی نہیں۔۔۔۔۔۔

میں نے تمہیں کہا تھا نہ کے تم شہر سے باہر مت جایا کرو تمہارے بغیر مجھے گھر کھانے کو دوڑتا ہے تمہیں اپنی ماں کی ذرا پرواہ نہیں ہے داؤد

رابعہ بیگم غصے اور خفگی سے اُسے سنانے لگیں وہ مسکرا دیا

ریلکس مام۔۔۔۔۔میں رات تک آجاؤں گا اور باقی سب بھی تو ہے نہ گھر پر۔۔۔آپ پلیز ٹنشن نا لیں۔۔میں بھابھی سے کہتا ہوں کے آپ کی بات نین سے کروا دے۔۔۔تب آپ کا موڈ بلکل ٹھیک ہو جائے گا

وہ اُنہیں سمجھاتے ہوئے بولا اور چند ایک باتیں کرنے کے بعد کال بند دی

ΔΔΔΔΔΔΔΔ

اس کی آنکھ کھلی تو پھر اپنی ماں کو ڈھونڈنے لگا۔۔۔۔۔۔نا

اُسے انسپیکٹر دکھانا اس کی ماں

گھڑی صبح کے پانچ بجا رہی تھی اور اسٹیشن پر لوگو کی چہل پہل

شروع ہو چکی تھی

وہ اس بینچ سے اتر کر باہر آ گیا اس کے کپڑے کافی گندے ہو

چکے تھے اور رونے سے آنکھیں اور چہرہ بھی سوجا سوجا

سا نظر آ رہا تھا

وہ چلتے چلتے ایک جگہ آ کر رک گیا جہاں ایک شخص بیٹھا وڈا پاؤ

کھا رہا تھا۔۔

اس کی بھوک سرے سے جاگ اٹھی وہ حسرت بھری

نظروں سے اُسے دیکھنے لگا

ایسے کیا دیکھ رہا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس کے دیکھنے پر وہ آدمی جھڑکتا ہوا بولا۔۔۔بچے نے کوئی جواب نہیں دیا۔۔۔۔

کھائے گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ آدمی ہاتھ آگے کرتے ہوئے پوچھنے لگا تو بچا جلدی سے آگے بڑھا اور سر ہلا کر ہاں کہا

بھوک لگی ہے۔۔۔۔۔۔۔

وہ آدمی تفتیشی نظروں سے آس پاس دیکھ کے پھر اُسے دیکھتا ہوا پوچھنے لگا اس نے اب بھی سر ہلا کر جواب دیا

اگر یہ چاہیے تو اپن کا ایک کام کرنا

پڑے گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کرے گا۔۔۔۔۔۔

وہ ذرا سا اس کی طرف جھک کر رازدارانہ انداز میں بولا بچے

نے سر ہلایا

وہ اُدھر عورت دیکھ رہا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

آدمی نے دور کھڑی ایک عورت کی جانب اشارہ کیا جو شاید

ٹرین کے اِنتظار میں تھی ساتھ ایک آدمی اور بچا بھی تھا پاس

میں دو بڑے بڑے سوٹ کیس اور اس کے اوپر ایک ہینڈ

بیگ رکھا ہوا تھا

اس کے پاس جو بیگ رکھا نا۔۔۔۔۔وہ اٹھا کر لا۔۔۔۔۔۔۔

وہ دھیرے سے بولا بچا پہلے نا سمجھی سے بیگ کو دیکھنے لگا پھر جانے کی کوشش کی تو اس نے روک دیا

سن۔۔۔۔۔۔چپکے سے لانا اس کو معلوم نہیں پڑنا چاہیے۔۔۔۔چل جا۔۔۔۔۔۔

وہ اُسے تاکید کرتا ہوا جانے کے اشارہ کر کے چور نظروں سے اس جانب دیکھنے لگا بچہ جلدی سے بھاگتا ہوا وہاں آیا حلانکہ عورت کا دھیان دوسری طرف تھا لیکن اس نے بغیر دیکھے یا سوچے بیگ اٹھا کر بھاگنے لگا عورت نے اسی وقت پلٹ کر دیکھا اور اُسے اپنا پرس چرا کر بھاگتے دیکھ وہ چلائی

چور۔۔۔چور۔۔۔۔۔۔۔میرا پرس لے کر بھاگ رہا ہے۔۔۔۔۔۔۔پکڑو اُسے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس کی آواز پر ساتھ کھڑا آدمی بچے کے پیچھے لپکا اور یہ دیکھ کے وہ جس نے بیگ لانے کو کہا تھا اٹھ کر آرام سے وہاں سے چلا گیا کے کہیں اس کا نام نا لے لیں

بچے کو ایک ہی ہاتھ میں لپک کر اس آدمی نے پکڑ لیا اور اس کے ہاتھ سے بیگ چھین کر ایک زوردار تھپڑ اس کے گال پر رسید کیا۔۔وہ زمین پر منہ کر بل گرا

سالے۔۔۔۔چھٹاک بھر کا ہو کر چوری کرتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔چل تجھے بتاتا ہوں۔۔۔۔۔۔۔

اُسے اٹھا کر کھینچتا ہوا اپنے ساتھ لے جانے لگا

ΔΔΔ¶¶ΔΔΔΔΔ

This is unbelievable---------

اُس کی کسی بات پر ریا ہنستی ہوئی بولی۔۔۔

دونوں اس وقت کالج کینٹین میں بیٹھی تھی

چاروں طرف لال اور سفید رنگ کی بارش تھی کیوں کے

آج ویلنٹائن ڈے تھا

آج ویلنٹائن ڈے ہے کم سے آج داؤد کو ایک میسج تو کر دو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کوئی تو فیلنگ آ رہی ہو گی اندر۔۔۔۔۔۔۔۔

ریا نے اُسے چھیڑتے ہوئے کہا

مجھے کوئی فیلنگ ویلینگ نہیں آتی۔۔۔مجھے تو بس زوروں کی نیند آتی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔اور ویلنٹائن ڈے تو مجھے ویسے بھی بہت ویران لگتا ہے۔۔۔ایسا لگتا ہے جیسے کوئی مر گیا ہو۔۔۔۔

وہ اکتائے ہوئے لہجے میں بولی

بے چارے داؤد کی بد قسمتی۔۔۔۔۔۔۔۔شادی ہونے والی ہے کبھی پیار محبت سے بات کر کے احسان ہی کر دیا کرو۔۔۔اُس کا بھی دل کرتا ہو گا۔۔۔۔

ریا نے داؤد پر ترس کھاتے ہوئے کہا

میں کیا پیار محبت سے بات کروں یار۔۔۔۔۔۔میری تو بے بی اور بابو سنتے ہی ہنسی نکل جاتی ہے۔۔۔۔۔

نین نے منہ بنا کے جواب دیا تو ریا ہنس پڑی

نین تم اتنی عجیب کیوں ہو۔۔۔۔۔۔۔تمہارا دل نہیں کرتا ان سب کی طرح اپنے بائے فرینڈ کے ساتھ انجوئے کرنے کو۔۔۔

وہ ہنسی روک کر اُسے دیکھتے ہوئے بولی

یہ سب انجوئے کرنے کا اصلی مزا ناا اپنے لیگل بائے فرینڈ

مطلب اپنے محرم کے ساتھ آتا ہے۔۔۔۔۔

یہ کیا۔۔۔۔ڈیٹ پر گئے تو گھر والوں کا ڈر۔۔ سوسائٹی کا

ڈر۔۔۔۔۔اور ہمارے انڈیا میں تو پولیس کا بھی ڈر۔۔۔۔

اتنی ڈاؤن مارکیٹ محبت نہیں کرنی مجھے۔۔۔۔۔

میں تو اگر کسی کا ہاتھ بھی پکڑوں تو ڈنکے کی چوٹ

پر۔۔۔۔۔۔

یہ چھپ چھپ کر کرنے والے کام مجھ سے نہیں

ہوتے۔۔۔۔۔۔

نین نے بیزار لہجے میں کہا

چلو ٹھیک ہے۔۔۔۔ لیکن شادی سے پہلے ایک دوسرے کو جاننا۔۔۔ سمجھنا۔۔۔۔ یہ تمہیں ضروری نہیں لگتا۔۔۔۔

ریا نے سنجیدگی سے سوال کیا

بلکل نہیں۔۔۔۔۔ ذرا سوچو ہم شادی سے پہلے ہی ایک دوسرے سے فری ہو جائے۔۔۔۔ ایک دوسرے کے بارے میں سب جان لے۔۔۔ تو شادی کے بعد بات کرنے کے لیے ایکسائٹمنٹ ہی کیا رہے گی۔۔ کوئی تجسس ہی باقی نہیں رہے گا۔۔۔۔۔۔ تب تو ہم بلکل نارمل کپل ہی بن جائیں گے نا۔۔۔۔

اور مجھے نا۔۔۔۔ کوئی چیز نارمل اچھی ہی نہیں لگتی

یہ جو تجسس والا تعلق ہوتا ہے نا۔۔۔۔بہت خوبصورت ہوتا ہے ریا۔۔۔۔۔یہ ہمیں کسی میں اور کسی کو ہم میں ہر وقت الجھائے رکھتا ہے۔۔۔۔۔

دو اجنبی ملتے ہے۔۔۔۔۔جان پہچان ہوتی ہے۔۔۔ نظروں سے باتیں ہوتی ہے۔۔۔اشارے ہوتے ہے۔۔۔۔کسی بات پر خوشی کسی بات پر حیرت کسی بات پر پیار۔۔۔۔۔۔

دھیرے دھیرے جب راز کھلتے ہیں باتیں بڑھتی ہے تو۔۔۔۔۔۔۔۔میں کیا کہوں اب

مجھے ایسا ہی ریلیشن چاہیے۔۔۔۔

وہ مسکراتے ہوئے بولی۔۔۔اپنے دل کی ہر فیلنگ وہ صرف ریا سے شیئر کرتی تھی

You are so cute----------

ریا نے ہنستے ہوئے اُس کے دونوں گال کھینچے۔۔۔۔

Hi nain------

کالج کا ایک لڑکا ہاتھ میں گلاب لیے اُن کے پاس آیا اور نین کو پکارا۔۔۔

Wil you be my valentine------

وہ لڑکا دانت نکال کر بولا ریا نے بھی اشتیاق سے اُسے دیکھا

Sorry i m engaged------

نین نے معصوم شکل بنائے کہا۔۔۔۔

Please nain-------i can't live without you

وہ بیچارگی سے بولا

Then die-----

نین نے آرام سے جواب دیا اور ریا کی ہنسی چھوٹتے چھوٹتے رک گئی

Nain just give me one chance----i can do anything for you---

وہ گھٹنوں کے بل اُس کے آگے بیٹھ گیا

Ok give me your mobile and tell me the password-------

نین نے سوچتے ہوئے ہاتھ بڑھا کر کہا اُس کے رنگ اڑ گئے------

One minute----

وہ زبردستی مسکراتا---وہاں سے بھاگ گیا۔ نین اور ریا نے ہنستے ہوئے تالی ماری

ΔΔΔΔΔ

https://wa.me/923444499420

چلو تمہیں بتاتی ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

عشرت چھوٹی سی خوشی کا ہاتھ تھامے اُسے دھمکاتے ہوئے کمرے میں لیجانے لگی

کتنی دفعہ کہا ہے کے اس سے بات مت کیا کرو۔۔۔اس کے روم میں مت جایا کرو۔۔۔۔۔

اس کی بڑبڑاہٹ جاری تھی اور خوشی ہاتھ چھڑانے کی کوشش کررہی تھی

مما میں تو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

چپ۔۔۔۔۔۔۔آئندہ اس کے کمرے میں نظر آئی تو ٹانگیں توڑ دوں گی تمہاری۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔
اُسے جھڑکتے ہوئے خاموش کرایا

کیا ہوا کیوں چلا رہی ہو میری لاڈو پر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

لاؤنج میں تسبیح تھامے بیٹھیں دادی نے اُسے اپنی پر پوتی پر یوں ظلم کرتے دیکھا تو آواز دے کے روکا وہ ایک پل کو گھبرا گئی اور پھر زبردستی مسکرانے لگی

کچھ نہیں دادی۔۔۔۔۔۔ یہ بہت شرارتیں کرنے لگ گئی ہے آجکل۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ خوشی کو ڈانٹنے کی اصل وجہ نہیں بتا سکتی تھی تبھی بہانہ بنایا اُس کا دھیان دادی کی طرف دیکھ کر خوشی اپنا ہاتھ چھڑا کر بھاگتی ہوئی اپنی بڑی دادی کی گود میں چھپ گئی

کیوں تنگ کر رہی ہے اپنی ماں کو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

دادی نے اُسے مصنوعی خفگی سے دیکھتے ہوئے کہا

بڑی دادو۔۔ مما مجھے مار رہی ہی کیوں کے میں چاچو کے روم میں گئی تھی اُن کے دانت دیکھنے

وہ اپنی بڑی بڑی آنکھوں میں معصومیت سموئے اُنہیں دیکھنے لگی

دانت دیکھنے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

دادی نے حیرت سے پوچھا جب کے عشرت اسے اشارے سے چپ کرانے کی کوشش میں اس کی دیکھنے کی منتظر تھی

ہاں۔۔۔۔ مما نے کہا کے چاچو کے لمبے لمبے دانت ہے۔۔۔۔۔۔

کیوں کے وہ راکشس ہے۔۔۔۔۔۔۔۔اور اگر میں اُن سے بات کروں گی تو وہ مجھے کھالیں گے

وہ آنکھیں پھیلائے بتانے لگی عشرت نے اُسے دیکھ کر دانت پیسے اور دادی نے عشرت کو غصے سے دیکھا

نہیں نہیں دادی میں تو بس اسے۔۔۔۔۔۔۔۔

دادی کے گھورنے پر وہ صفائی دینے لگی تو اُنھوں نے ہاتھ دکھا کے روکا اور خوشی کو دیکھنے لگی

ایسی بات نہیں ہے لاڈو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔تیری ماں مذاق کر رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

اُنھوں نے اُسے پیار سے سمجھاتے ہوئے کہا

مطلب چاچو راکشش نہیں ہے۔۔۔وہ مجھے نہیں کھائے گے۔۔۔۔۔۔۔

خوشی کی آنکھوں میں خوشی تھی

نہیں بیٹا چاچو تو اپنی لاڈو سے بہت پیار کرتا ہے۔۔۔۔۔

اُنہوں نے اس کے گال پر پیار کرتے ہوئے کہا

ہاں اور چاچو تو مجھے چاکلیٹ بھی دیتے ہیں

اس نے جلدی سے سر ہلایا دادی مُسکرا کر اُسے پیار کرنے لگیں

اچھااب تم جا کے شانو کے ساتھ کھیلو جاؤ جاؤ

جاؤ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اُنہوں نے خوشی کو بہلا کر وہاں سے بھیجا کیونکہ اس کے

سامنے اس کی ماں کو کچھ نہیں کہنا چاہتی تھیں

معاف کیجئے گا دادی پر مجھے اپنی بیٹی کے لیے ڈر لگتا ہے

۔۔۔۔۔اس لیے میں نے ایسا کہا۔۔۔۔۔۔۔۔

اتنی چھوٹی سی ہے وہ۔۔۔۔۔اور میں نہیں چاہتی کے کسی غلط

انسان کا سایہ اس پر پڑے

اُن کے کچھ کہنے سے پہلے ہی عشرت نے سر جھکائے صفائی

دی

اپنی بیٹی کو اس سے دور رکھنا ہے تو رکھو میں منع نہیں کرتی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ لیکن اس کے بارے میں بچوں سے الٹی سیدھی باتیں کی تو آئندہ میں سیدھے تمہاری ماں سے بات کروں گی۔۔۔ سمجھ گئی

دادی نے اُسے خطرناک دھمکی دی

جی دادی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ جلدی سے سر ہلاتی وہاں سے چلی گئی۔۔

دادی نے دوبارہ تسبیح اٹھائی گھر کے سب لوگ اس وقت اپنے اپنے کام میں مصروف تھے۔۔۔۔۔

رابعہ اور آسیہ بیگم کچن میں شیرین اور عشرت اپنے اپنے بچوں کو تیار کرنے میں اور گھر کے سارے مرد باہر اپنے کام میں۔۔۔۔بس ایک اس کے سوا جو شاید ابھی تک سویا ہوا تھا

دادی نے اُسے تیز تیز قدموں سے سیڑھیاں اتر کر سیدھے باہر نکلتے دیکھا تو تسبیح پر چلتی انگلیاں رک گئی

شہزادے۔۔۔۔۔

کہاں چلے گھوڑے پر سوار ہو کر۔۔۔۔۔۔

آجاؤ ناشتا کرنے۔۔۔۔۔

اُنھوں نے جلدی سے پکارا وہ رک کر اُن کی جانب پلٹا

نہیں دادی۔۔۔۔۔۔۔اپن کو لیٹ ہو رہا ہے۔۔۔۔۔۔دوست لوگ راہ دیکھ رہے ہو گے۔۔۔

وہ جلد بازی سے بولا

میں بھی یہاں راہ دیکھ رہی ہوں کب سے۔۔۔۔ ناشتہ نہیں کیا میں نے اب تک۔۔۔۔۔۔۔۔۔

دادی نے ہاتھ دکھا کر جتاتے ہوئے کہا وہ گہری سانس لے کر رہ گیا

اپنے کھانے پینے کا دھیان رکھا رکھو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

خالی پیٹ صبح شام ورزش کرو گے تو اندر سے کمزوری آجائے گی۔۔۔۔۔۔

اُنہوں نے اُسے جلد بازی اور بیزاری سے نوالے منہ میں ڈالتے دیکھا تو پھر سے بولیں

تیرے کو بہت تجربہ ہیں دادی۔۔۔۔۔

لگتا ہے جوانی میں بہت ڈمبل اٹھائے ہے۔۔۔۔۔۔

وہ مسکراتا ہوا بولا دادی نے اُسے گھور کر دیکھا

بدمعاش۔۔۔۔۔۔۔۔

اس کے کندھے پر ایک تھپڑ مارا اس کی مسکان گہری ہوئی

تمہارے دادا جی کو دیکھا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔ایک ساتھ دس دس پہلوانوں کو چت کر دیتے تھے وہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہر روز آدھا لیٹر دودھ، پانچ انڈے اور چھ دیسی گھی کے پراٹھے کھاتے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اور ایک تم ہو چار نوالے کھا کر منہ بننے لگ جاتے ہیں۔۔۔

دادی نے اپنے مرحوم شوہر کے قصے سناتے ہوئے اُسے لتاڑا

اچھا دادی باقی باتیں بعد میں ابھی میرے کو نکلنا ہے

وہ جلدی سے اٹھا اس کے موبائل پر کسی کی کال آرہی تھی۔۔۔

چپ کر کے بیٹھو۔۔۔۔۔۔۔۔اور سارے پراٹھے ختم کرو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

دادی نے اُسے ڈانٹ کر واپس چیئر پر بٹھایا اور سامنے رکھی پلیٹ سے خود نوالہ اس کے منہ میں ڈالا

دادا جی کو بھی ایسے ہی ڈراتی تھی ناتو۔۔۔۔۔۔

وہ نوالے کو زوروں سے چباتے ہوئے بولا تو دادی نے اُسے چپ ہو کر کھانے کا اشارہ کیا۔۔

اس نے سامنے رکھے ریموٹ سے ٹی وی آن کر لیا اور نیوز دیکھنے لگا جب کے نوالے اب دادی خود منہ میں ڈال رہیں تھیں

جیسا کہ آپ دیکھ سکتے ہیں۔۔۔۔دونوں ڈیڈ باڈیز کو ڈی سی پی پرتاب کی نگرانی میں پوسٹ مارٹم کے لیے لیجایا جارہا ہے۔۔۔۔۔

ہم آپکو اک بار پھر بتاتے چلیں۔۔

کل رات کمشنر چوہان اور انسپیکٹر راکیش کا بے دردی سے قتل کردیا گیا ہے۔۔۔دونوں کی لاش بیچ سڑک پر بے حد, گمبھیر حالت میں ملی ہے۔

جس طرح دونوں پر حملا کیا گیا اس سے اندازا لگایا جاسکتا ہے کے یہ ایک دو نہیں بلکہ پورے گروپ کا کام ہے

پولیس کو شک ہے کے یہ کام کسی دہشت گرد گروپ کا ہے جنہوں نے سرکار کو دھمکانے کی غرض سے پہلے بھی کئ حملے کیے ہیں

شہر میں اس خبر سے بے حد غم اور غصے کا ماحول ہے اب دیکھنا یہ ہے کے ہماری پولیس اُن مجرموں کو بازیاب کرنے میں کامیاب ہوتی ہے یا نہیں۔۔۔۔

نیوز رپورٹر بنا رکے بولے جارہی تھی اور اس کے چہرے پر پراسرار سی مسکراہٹ تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اپنے لفنڈز دوستوں سے فرصت ملے تو اپنے بالوں کا جنگل بھی صاف کروا لے نا۔۔۔۔۔۔آج کل کی تو لڑکیوں کے سر میں بھی تم سے کم بال ہوتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اُنہوں نے اس کی آدھی پیشانی کو ڈھکے گہرے براؤن بالوں کو دیکھتے ہوئے کہا جو ایک کان کو چھپائے ہوئے تھے اور پیچھے سے گردن تک آرہے تھے۔۔۔۔ بڑے تو تھے ہی لیکن بے ترتیب بھی تھے۔۔۔۔۔اس نے ٹی وی سے نظریں ہٹا کر اُنہیں دیکھا اور مسکرایا

چہرے پر شیو بھی معمولی سے زیادہ بڑھ چکی تھی۔۔۔۔اور اُسے بھی شیپ دینے کی کوئی زحمت نہیں کی جاتی تھی۔۔۔۔

سارا دن بس ادھر سے اِدھر کرتے رہتے ہو۔۔۔۔۔اپنے آپ پر ذرا دھیان دو گے تو بلکل شہزادے لگو گے

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

دادی نے اس کی لاپرواہی کا احساس دلانے کی کوشش کی۔۔۔۔رنگ معمولی سانولا تھا لیکن نین نقش کافی اچھے تھے بس اس کے غنڈوں جیسے حلیے کی وجہ سے سب اُسے زیادہ جنگلی سمجھتے تھے۔۔۔۔۔حلانکہ دادی کو تو وہ تب بھی

شہزادہ لگتا تھا اپنی گہری سیاہ پر کشش آنکھوں، اور دلکش مسکراہٹ کی وجہ سے۔۔۔۔۔۔

چھوڑ نا دادی۔۔۔۔۔۔۔ شہزادہ لگ کر بھی کونسا اپن کو شہزادی مل جائے گی۔۔۔۔۔۔

وہ ہلکا سا ہنسا۔۔۔زِندگی سے بھرپور مسکان۔۔۔۔

کیوں نہیں ملے گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

دیکھنا جیسے داؤد کو اللہ نے نین جیسی شہزادی دی ہے نا تمہارے لیے بھی کوئی بہت پیاری سی لڑکی بنائی ہو گی۔۔۔۔اور جب وہ تمہاری زندگی میں آئے گی نہ تو تجھے اور تیری زندگی دونوں کو بدل دیگی۔۔۔۔۔۔

دادی نے محبت سے کہتے ہوئے اس کے چہرے پر ہاتھ رکھا وہ مُسکرا کر اُنہیں دیکھنے لگا

اچھا دادی۔۔۔۔بہت سپنے دیکھ لیے اب مجھے جاگنے دے اور ادھر سے بھاگنے دے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اُن کا ہاتھ چہرے سے ہٹا کر لبوں سے لگایا اور دُوسرے ہاتھ میں موجود نوالہ منہ میں لے کر جلدی سے اٹھ کر باہر کی جانب بھاگا

ارے سنو تو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

دادی اُسے پکارتی رہ گئی اور وہ ہوا کی طرح غائب ہو گیا

دروازے سے باہر نکلتے ہی جیب سے فون نکالا جس پر پرتاب صاحب کی کال آرہی تھی قدم تیزی سے چل رہے تھے اور نظریں موبائل پر تھی اس لیے سامنے سے آتی جیا کے کندھے سے اس کا بازو ٹکرایا

وہ پہلے تو جھنجھلائی اور پھر اُسے دیکھ کر مزید آگ بگولا ہوئی۔۔۔

اندھے ہو کیا تم۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ دانت پیس کر اس پر برسی۔اس نے موبائل جیب میں رکھ کر اُسے دیکھا

Zubi Novels Zone

دکھائی نہیں دیتا تمہیں یا جان بوجھ کر ہم لوگو کو پریشان کرنے کی ٹھانی ہوئے ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ ماتھے پر بل لیے اُسے دیکھنے لگی

اا ے۔۔۔۔۔میں بس غلطی سے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ بیزار سے شکل بنائے اُسے چپ کرنے کی غرض سے بولنے لگا لیکن جیا نے اس کی بات کاٹی

شٹ اپ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔یہ بہانے بازی میرے سامنے مت کرنا

تمھارے اس ڈھونگ سے صرف دادی اور پاپا ہی امپریس ہو سکتے ہیں میں تو ہرگز نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اس۔ کی بات کاٹ کر غصے سے بولی

دیکھ اب تو زیادہ بول رہی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس نے اُنگلی اٹھائے غصے سے اُسے دیکھا

انگلی نیچے کرو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اور مت بھولو کے یہ میرا گھر ہے اور اس گھر میں تمہاری حیثیت ایک نوکر سے زیادہ نہیں ہے۔۔۔

اس لیے بات کرتے وقت حیثیت کے اس فرق کا خیال رکھا کرو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اُسے آنکھیں دکھاتے ہوئے بولی اور وہ دانت پیس کر رہ گیا

جنگلی جانور۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ بڑبڑاتی ہوئی اندر کی طرف بڑھی

جنگلی جانور میرے کو بولتی ہے اور سینگ خود مارتی

ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس کی بڑبڑاہٹ پر وہ حیرت سے آنکھیں پھاڑے اس کی

جانب پلٹی۔۔۔۔۔۔۔۔

کیا۔۔۔۔۔ کیا کہا تم نے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اُسے آنکھیں چھوٹی کیے گھورتی ہوئی پوچھنے لگی

کچھ نتھنگ۔۔۔۔۔۔۔ تیرے کان بجنگ۔۔۔۔۔

تواندر گوئنگ۔۔۔۔۔۔۔اپن باہر گوئنگ۔۔۔۔

ٹاٹا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

الٹی سیدھی باتیں کرتا ہوا پلٹ کر گیٹ کی طرف بڑھا اور وہ پیر پٹختی ہوئی اندر چلی گئی

ΔΔΔΔΔΔΔΔ

کتنی دفعہ کہتی ہوں کے ابھی کھانا بنانا سیکھ لے۔۔۔۔ورنہ آگے بہت مشکل ہو گی۔۔۔۔۔۔ لیکن یہ لڑکی میری ایک بات نہیں مانتی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

زینب غصے سے بڑبڑ کرتیں نین اور روما کے کپڑیں بیگ میں رکھ رہی تھی۔۔۔۔۔۔اُنھوں نے اگلے دن انڈیا کی فلائٹ لینی تھی۔۔۔۔وہ لوگ سالوں بعد اپنے وطن جارہے تھے زینب کو جہاں سالوں بعد اپنے مایکے جانے کی خوشی تھی وہیں نین کی بے حد فکر بھی ہورہی تھی۔۔۔کیوں کے وہ بلکل بھی کسی بات میں سنجیدہ نہیں ہوتی تھی۔۔۔اور اُس کے بہت زیادہ بولنے کی عادت نے تو زینب کو پریشان کیا ہوا تھا۔۔۔

ممی مجھے کوکنگ سیکھنے کی کیا ضرورت ہے۔۔۔۔۔وہاں تو کوک بناتا ہے نہ کھانا۔۔۔۔۔

اُس نے موبائل پر نظریں جمائے بیزار انداز میں کہا زینب آ کر
اُس کے پاس بیٹھ گئیں

ہاں لیکن اگر کبھی کوک نہیں موجود ہوا تو کیا کرو گی۔۔۔۔
اُنہوں نے اُسے غور سے دیکھتے ہوا پوچھا

تو بڑی مامی بنادیا کریں گی۔۔۔۔ یا بھابھی لوگ۔۔۔۔۔
نین نے ایک نظر اپنی ماں کو دیکھ کر آرام سے جواب دیا

میرے اللہ۔۔۔۔۔۔۔ اگر مان لو کے تم گھر میں کبھی اکیلی
ہو۔۔ بھوک لگے تو کیا کرو گی۔۔۔۔
زینب نے اپنا سر تھام لیا نین نے اُن کی طرف دیکھا

ممی۔۔۔۔میں زومیٹو سے آرڈر کرلوں گی۔۔۔۔۔۔اس میں کونسی بڑی بات ہے

اُس کے اتنے ہی سکون سے جواب دینے پر زینب اُسے غصے سے گھور کر اٹھ گئی۔۔۔۔وہ ہر بات کو یونہی گھماناجانتی تھی

بیڑا غرق ہو اس موبائل کا۔۔۔۔۔۔۔۔۔کمبخت نے نکما کر رکھا ہے تم لڑکیوں کو۔۔۔۔۔۔

زینب غصے سے دانت پیس کر کپڑے نکال نکال کر بیڈ پر پھینکنے لگی

ممی پلیز دِن رات اس کو بد عامت دیا کرو۔۔۔۔۔۔دل دکھتا ہے میرا۔۔۔۔۔۔۔

نین کی اپنے موبائل کے لیے ممتا جاگ اٹھی

اور کھانا بنانے کا ہی ٹینشن ہے نہ تو کوئی بات نہیں بس داؤد سے کہہ دوں گی کے وہ بریانی بنانا سیکھ لے۔۔۔۔۔۔رائتہ میں بنا لیا کروں گی۔

اُس نے شان بے نیازی سے جواب دیا

ہاں ہاں دکھالو جتنے نخرے دکھانے ہے۔۔۔۔ سسرال جانے کے بعد عقل ٹھکانے آجائے گی۔۔۔۔۔۔۔

زینب سر جھٹک کر بڑبڑاتی کپڑے تہہ کرنے لگی

میری یا سسرال والوں کی۔۔۔۔۔۔۔۔

نین نے اُن کی طرف دیکھ کر نا سمجھی سے پوچھا زینب نے پیر سے چپل نکال کر اُس کے اوپر اچھالی جو اُس کے سر کے اوپر سے گزری۔۔۔اور دوسری چپل کے نشانہ لگنے سے پہلے وہ اٹھ کر باہر بھاگی

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

اس آدمی نے بچے کو پولیس افسر کے حوالے کیا اور بتایا کے کس طرح وہ اُن لوگوں کا سامان چرا کر بھاگ رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

پولیس والے نے حیرت سے اس پانچ سال کے روتے ہوئے
بچے کو دیکھا اُسے یقین نہیں ہوا کے وہ چوری کر سکتا
ہے۔۔۔۔۔۔۔لیکن ممبئ میں ایسے گروپ کی کمی نہیں تھی
جو بچوں سے چوریاں کرواتے تھے۔۔
اس کی شفٹ صبح کی تھی اس لیے وہ انجان تھا اس بچے کے
بارے میں۔۔۔۔۔۔

اس آدمی نے کمپلینٹ لکھانے کی کوشش کی لیکن پولس افسر
نے اپنی جانب سے سمجھا بجھا کر معاملے کو وہیں ختم کرنے کی
صلاح دی۔۔۔۔تو وہ لوگ چلے گئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔
پولیس افسر نے اُن کے جانے کے بعد بچے سے پوچھ تاچھ
کر کے جاننے کی کوشش کی وہ کس کے کہنے پر چوری کر رہا تھا

لیکن وہ کچھ نہیں بولا بس روتا رہا۔۔۔پہلی دفعہ کسی نے اُسے اتنے زور سے مارا تھا وہ بہت بری طرح ڈر گیا تھا

دیکھ لڑکے اس دفعہ تو جانے دے رہا ہوں لیکن آئندہ کبھی چوری کی تو جیل میں بند کر دوں گا۔۔۔۔اور بہت ماروں گا۔۔۔۔۔۔نکل یہاں سے۔۔۔۔

اس افسر نے غصے سے اُسے وارن کیا اور وہاں سے جانے کو کہا وہ ہاتھ سے چہرہ رگڑتے ہوئے باہر نکل گیا

روتا ہوا پیدل پیدل چلتا راستے کی سیدھ میں بہت دور تک نکل گیا۔۔۔۔۔۔۔کل اس وقت وہ اپنے گاؤں کے ریلوے لائن کے پاس اپنی ماں کے ساتھ بیٹھا تھا ریل کو دیکھ کر خوشی

سے تالیاں بجارہا تھااور آج آس پاس سے گزرتی ٹرین کی آوازیں بھی اُسے متوجہ نہیں کر پارہی تھی

ماں کے واپس آنے کی آس اب بہت ماند پڑ گئ تھی۔۔۔
ننھی سی سوچیں بس اپنے گھر کا راستہ یاد کرنے کی کوشش کر رہی تھی اُسے اپنے گاؤں کا نام یاد نہیں تھا لیکن وہ یاد کرنے کی کوشش کر رہا تھا
اس نے کبھی اپنے باپ کو نہیں دیکھا تھا جب جب اپنی ماں سے پوچھا اس نے یہی کہا کہ وہ کام کرنے شہرِ گیا ہے وہاں سے بہت سارے کھلونے لے کر آئیگا

گھر میں صرف اس کی ماں اور دادی تھے اور دونوں کے ہی وہ بہت قریب تھا اور آج اچانک اُن سے اتنی دور چلا گیا تھا۔۔۔

اس کا معصوم ذہن لاکھ کوشش کے بعد بھی سمجھ نہیں پا رہا تھا کے اس کی ماں نے اس کے ساتھ ایسا کیوں کیا ہو گا

اے چھوٹے رک۔۔۔۔۔۔۔۔ کہاں جا رہا ہے۔۔۔۔۔۔

پیچھے سے آواز آئی تو وہ رک گیا اور پلٹ کے پیچھے دیکھنے لگا وہی آدمی جس نے بیگ چرانے کو کہا تھا اس کے سامنے کھڑا تھا۔۔

وہ اس علاقے کا معمولی چور تھا جس کا نام جونی تھا

تیرے کو بولا تھانا کے چپکے سے بیگ اٹھانا۔۔۔۔۔۔

اس کو پتہ نہیں چلنا چاہیے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اتنا کام نہیں ہوا تیرے سے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جانی اس کے سامنے جھکانا گواری سے بولا بچہ خاموشی سے

اُسے دیکھنے لگا۔۔۔۔۔۔

اب رو کیوں رہا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ کوفت زدہ لہجے میں پوچھے لگا

میری ماں کھو گئی ہے۔۔۔ مجھے اس کے پاس جانا ہے۔۔۔

وہ تھک چکا تھا یہ الفاظ دہراتے دہراتے کبھی خود سے کبھی اوروں سے پر اس کی بے بسی پر ترس کھانے کے لیے بھی کوئی نہیں تھا۔۔

یہ ممبئی ہے چھوٹے۔۔۔ یہاں کھونے والے آسانی سے نہیں ملتے۔۔۔۔۔۔

وہ ہنسا۔۔۔اور سیدھا ہو کر اُسے دیکھنے لگا آنکھوں میں عجیب سی چمک لیے۔۔۔۔۔۔۔۔ یہ لڑکا اس کے کام آسکتا تھا۔۔۔ بچوں کے ذریعے چوری کروانا آسان تھا اور پولیس کا خطرہ بھی کم تھا

تو میرے ساتھ چل۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ دونوں ہاتھ کمر پر رکھے بولا

تم ڈھونڈ ھو گے میری ماں کو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ جو جانے کے لیے پلٹ رہا تھا جانی کی بات پر کسی آس کے تحت پوچھا

ہاں ٹھیک ہے۔۔۔ لیکن جب تک تو اپن کے ساتھ رہیگا اپن کے لیے کام کرنا پڑے گا۔۔۔ سمجھا

اور زیادہ شان پٹّی کی نا تو یاد رکھنا۔۔۔۔۔۔

وہ اس کی بات پر بیزاری سے حامی بھر کر اپنی بات جتاتے ہوئے بولا

اور وہ کیا کرتا اس کے ساتھ جانے کے علاوہ کیوں کے نا اس شہرِ میں اس کا کوئی تھا نا اس کے بس میں تھا کے وہ کچھ سوچ پائے

نام کیا ہے تیرا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ جانی کے ساتھ چلتا اس کے قدم سے قدم ملانے کی کوشش کر رہا تھا

"ساحل"

❤□❤□❤□❤□❤□❤□❤□❤□❤□❤□

"ساحل"

اس کے سامنے سفید جیپ آکر رکی اور اس کا نام پکارا تو اس نے موبائل سے سر اٹھا کر اوپر دیکھا اور دروازہ کھول کر اندر بیٹھ گیا

اتنا ٹائم لگا دیا تم نے۔۔۔۔

ڈی سی پی پرتاب نے کلائی اوپر کر کے اس کی توجہ اپنی گھڑی پر دلائی

سوری سر وہ دادی۔۔۔۔۔۔۔۔آپ کو تو معلوم ہے

نا۔۔۔۔۔۔۔

وہ جلدی سے صفائی دیتے ہوئے مسکرایا۔۔۔پرتاب نے سر

نفی۔میں ہلاتے ہوئے گاڑی آگے بڑھا لی

یہ تمہارے لیے تحفہ۔۔۔۔۔۔۔۔

مسکراتے ہوئے سفید لفافہ اس کی طرف بڑھایا تو اس نے

تحفے کے نام پر ہلکا سا گھورا اور لفافہ ہاتھ سے تقریباً

جھپٹا۔۔۔۔

اپن کی کوئی بہن نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔۔اور داؤد کی بہن ابھی

ذرا چھوٹی ہے۔۔۔پھر یہ رشتا کس واسطے لے کر آئے آپ

اس لفافے سے نکلی تصویر کو دیکھتے ہوئے پوچھا جو ایک ہٹے کٹے آدمی کی تھی جو بلیک بنیان میں اپنے کسرتی بدن کی نمائش کر رہا تھا

تمہارے لیے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

پرتاب نے ہنستے ہوئے کہا

استغفر اللہ۔۔۔۔اب اپنی محبت میں یہ سب بھی کروائے گے میرے سے۔۔۔۔۔۔۔

اس نے حیرت اور صدمے کی بھرپور ایکٹنگ کی

گاڑی میں پرتاب کا قہقہہ گونجا

کروا تو کچھ بھی سکتا ہوں لیکن فلحال میرا ایسا کوئی ارادہ نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ویسے بھی چوہان کی حالت دیکھ کر مجھے تم سے تھوڑا تھوڑا ڈر لگنے لگا ہے۔۔۔۔۔۔

پرتاب نے اس کی جانب دیکھتے ہوئے کہا وہ ہنسا خوبصورتی سے۔۔۔۔۔۔

یار ہاتھ ذرا ہلکا رکھا کرو۔۔۔۔۔۔شکل نہیں پہچانی جا رہی تھی بیچارے کی۔۔۔۔۔۔۔

پرتاب نے اس کے ہنسنے پر گھورا۔۔

جیکی۔۔۔۔۔رویل باکسنگ کلب کا اونر۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ساحل اس تصویر کو دیکھتے ہوئے اب کے سنجیدگی سے بولا

لیکن اس باکسنگ کلب کے پیچھے سفید رنگ نظر آرہا ہے مجھے

پرتاب نے اس کی معلومات میں اضافہ کیا جسے وبخوبی سمجھ گیا

سمجھ لو یہ وہ مچھلی ہے جو ہمارے ممبئ کو گندا کرنے کی فراغ میں ہے۔۔۔اور یہی مچھلی ہمیں۔۔۔سمندر تک پہنچا سکتی ہے۔۔۔

اسٹیئرنگ وہیل کو گھما کر موڑ کاٹتے ہوئے پرتاب نے مزید بتایا۔۔۔۔۔۔۔

تو یہ ابھی تک آزاد کیوں ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ساحل کی پر سوچ نظریں سنسان سڑک پر تھی

کچھ ثبوت ہاتھ لگے ہے لیکن میں اسے گرفتار نہیں کرنا

چاہتا۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہر بار یہ مہرے یا تو خود راستے سے ہٹ

جاتے ہیں یا ہٹا دیے جاتے ہیں۔۔۔۔۔۔لیکن مجھے اس بار

ان کا کنٹرولر چاہیے۔۔۔۔

پرتاب نے گویا اُسے حکم دیا

ٹھیک ہے۔۔۔۔آپ اٹھالو اس کو۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ سنجیدگی سے بولا

شیور۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟؟؟

پرتاب نے سوالیہ انداز میں اس کی جانب دیکھا تو اس نے اُن کی طرف دیکھ کر سر ہلا دیا

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

https://wa.me/923444499420

Zubi Novels Zone

سو جاؤ بہت رات ہو گئی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

روما اور نین کے کمرے کے آگے سے گزرتے ہوئے زینب نے رک کر اندر دیکھا تو وہ بیڈ پر جُھکی کچھ لکھنے میں مصروف تھی جب کے روما سو چکی تھی

نین کے دیکھنے پر وہ اُسے تاکید کرتی اپنے کمرے کی جانب چل دی

آپکی چاۓ۔۔۔۔۔۔۔

وقار صاحب کی جانب اُن کی چاۓ کا کپ بڑھاتے ہوۓ کہا

تھینک یو۔۔۔۔۔۔۔۔

اُنہوں نے کپ سائیڈ میں رکھ کر نظریں دوبارہ لیپٹاپ پر جما دی

میں کیا کہہ رہی تھی۔۔۔۔آپ بھی ہمارے ساتھ چلیے نا ممبئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ آکر اپنی جانب بیٹھتی ہوئے بولی

میں کیسے آسکتا ہوں۔۔۔یہاں اتنے کام ہے۔۔ بلکل وقت نہیں ہے میرے پاس۔۔۔۔۔

اُنہوں نے مصروف سے انداز میں انگلیاں چلاتے ہوئے کہا

امی بتارہی تھی کے بھابھی سب تیاری کر کے بیٹھیں ہے اُن کا ارادہ منگنی کرنے کا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔پھر تو ہمیں بھی اس کے حساب سے پہلے سے تیار رہنا ہو گا نا

وہ اُن کی مصروفیت کو نظر انداز کیے پورے اشتیاق سے اُن کی جانب دیکھتے ہوئے بولی وقار صاحب نے زینب کی جانب دیکھتے ہوئے لیپ ٹاپ بند کیا

دیکھو زینب میں پھر سے کہہ رہا ہوں بات آگے بڑھانے سے پہلے ایک دفعہ سوچ لو۔۔۔۔۔۔۔ نین کے لیے بہت اچھے اچھے خاندان سے رشتے آرہے ہیں۔۔۔۔۔۔۔
میں تو کہتا ہوں یہ داؤد کا قصہ ختم کرو۔۔۔۔

اُنھوں نے بیزاری سے کہا زینب حیرت سے اُنہیں دیکھنے لگی

یہ کیسی باتیں کر رہے ہیں آپ۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جب داؤد اور نین کا رشتا طے ہوا تھا تب تو آپکو کوئی پریشانی نہیں تھی۔۔۔ بلکہ آپ تو مجھ سے زیادہ خوش تھے۔۔۔۔اور اب ایسا کیا ہو گیا ہے جو آپ بار بار اس رشتے پر اعتراض کر رہے ہیں

وہ اب بار بار اُسی بات سے حقیقی معنی میں پریشان ہو چکی تھی۔۔۔

ZNZ Zubi Novels Zone

وہ چھ سال پہلے کی بات ہے زینب۔۔۔۔۔اور ان چھ سالوں میں بہت کچھ بدل چکا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔اس وقت مجھے نین کے لیے وہ رشتا صحیح لگا کیوں کے ہماری پوزیشن تب اچھی نہیں تھی اور شیرازی خاندان کا نام سب سے اوپر تھا۔۔۔۔۔ لیکن اب جب سوسائٹی میں ہمارا ابھی اتنا رتبہ

ہے نام ہے اور اس کے لیے بڑے بڑے گھر کے رشتے آ رہے ہیں تو ہم اُس پرانی بات کو لے کر کیوں بیٹھیں۔۔۔۔۔۔۔۔

ویسے بھی مجھے لگا تھا داؤد آگے جا کر اپنے باپ کا بزنس سنبھالے گا۔۔۔۔۔ لیکن اس نے تو اپنے لیے ایک سرکاری ملازمت کو چنا۔۔۔۔۔۔۔ جس میں نا نام ہے نا پیسہ ہے تو صرف جان کا خطرہ

اور اب تم اس کی وجہ سے اپنی بیٹی کا فیوچر خراب کرنا چاہتی ہو۔۔۔

اُن کے لہجے میں داؤد کے لیے ناپسندیدگی اور اپنے دولت اور رتبے کا غرور صاف جھلک رہا تھا

زینب حیران بھی تھی اور مایوس بھی کچھ سال پہلے جب لندن میں ایک اچھی جاب کا آفر ملنے پر اُن کی یہاں آنے کی تیاری چل رہی تھی تب اُن کے بھائی عبّاس شیرازی نے داؤد اور نین کے رشتے کی بات چھیڑی تھی

اس وقت وقار صاحب خوشی کے مارے سو نہیں پائے تھے اور جواب دینے میں ایک پل نہیں لگایا تھا لیکن اب جب لندن میں اُنہوں نے اپنا بزنس جما لیا تھا اچھا خاصا نام کما لیا تھا تو وہی لوگ وہی رشتا اُنہیں معمولی اور فضول لگ رہا تھا۔۔۔۔۔۔

کیوں کے داؤد نے اپنے خاندانی بزنس کو سنبھالنے کے بجائے سی بی آئی جوائن کیا تھا۔۔۔۔

حلانکہ اپنی محنت اور قابلیت سے وہ ایک بہت اچھے عہدے پر فائز ہو چکا تھا لیکن وقار صاحب کے نظریے سے وہ تھا تو ایک سرکاری ملازم ہی۔۔۔۔۔

میری مانو تو اب بھی وقت ہے توڑ دیتے ہیں یہ رشتا۔۔۔۔۔۔

زینب کو پر سوچ نظروں سے خود کو تکتا ہوا دیکھ وہ اپنی بات پر زور دے کے بولے زینب نے سر جھکا لیا

صیحح کہہ رہے ہیں آپ۔۔۔ توڑ دیتے ہیں یہ رشتہ۔۔۔۔۔۔

اور پچھلے چھ سالوں سے اپنی بیٹی کی آنکھوں کو جو خواب دکھائے ہے وہ بھی توڑ دیتے ہیں۔۔۔۔

اس کی امیدیں اس کے سپنے اس کا دل سب توڑ دیتے ہیں

کیوں کے دنیا میں دولت ہی تو سب سے بڑھ کر ہے

نا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اس سے اوپر تو کچھ ہے ہی نہیں۔۔۔۔

زینب نے سر اٹھا کر اُن کے چہرے کی جانب دیکھا

تمہیں کیا لگتا ہے میں اپنی بیٹی سے پیار نہیں کرتا مجھے اس کی

پرواہ نہیں ہے۔۔۔میں اس کا دشمن

ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ غصے سے بولے

یہ جو تم جذباتی باتیں کر رہی ہو نا یہ سب صرف نام کی چیزیں ہے زینب۔۔۔۔۔پریکٹیکل لائف میں یہ سب کوئی معنی نہیں رکھتا۔۔۔۔۔۔۔۔

بیٹی کو تو تم تب سمجھاؤ گی جب تم خود سمجھو گی۔۔۔۔۔۔۔جو مرضی آئے کرو۔۔۔۔۔۔

وہ غصے سے بڑبڑاتے ہوئے لیپ ٹاپ کھول کر زینب سے نظریں ہٹا گئے۔۔۔۔

وہ پہلے خود اس رشتے کی ہامی بھر چکے تھے اسلئے اُسے زبردستی نہیں توڑ سکتے تھے۔۔۔۔حالانکہ انہیں اپنی جلد بازی پر بہت افسوس تھا۔۔۔۔

رشتوں سے زیادہ اب اُن کے پاس سوسائیٹی میں اپنے نام اور رتبے کی اہمیت تھی۔۔۔۔

جو داؤد کو اپنا داماد بنا کے وہ کم نہیں ہونے دینا چاہتے تھے جو کے ایک سرکاری ملازم تھا۔۔۔۔۔

آپ کو اگر اپنا نام اونچا کرنے سے فرصت ملے تو شاید ان جذباتی باتوں کی اہمیت پتہ چلے۔۔۔۔۔

خیر مجھے بھی کوئی بحث نہیں کرنی۔۔

ہم کل انڈیا جارہے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

زینب نے دو ٹوک لہجے میں کہا اور لیٹ کر کروٹ دوسری جانب کرلی

♥□♥□♥□♥□♥□♥□♥□♥

□♥□♥□♥□♥□♥□

ہم کل انڈیا جا رہے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اپنے گھر اپنے وطن۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ بیڈ پر لیٹی روز کی طرح ڈائری لکھ رہی تھی لیکن آج چہرے پر روز سے کچھ الگ مسکان تھی۔

آنکھوں میں انجانی سی خوشی تھی۔۔۔۔۔

اس کا اور روما کا ایک ہی روم تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

لیکن بیڈ الگ الگ تھے۔۔۔۔۔۔۔۔اس کے سائیڈ والی دیوار پر فلموں اور اداکاروں کے بڑے بڑے پوسٹر تو کہیں فیملی فوٹوز لگی تھی

بیڈ پر سرہانے کی جانب سلور تاروں کی شیپ والے، ہنگینگز لٹک رہے تھے

ڈارک بلیو سلک کے نائٹ ڈریس میں وہ اوندھے منہ بیڈ پر لیٹی ڈائری پر پین چلا رہی تھی

چھ سال سے لندن میں رہتے رہتے اس جگہ سے کافی لگاؤ ہو گیا ہے۔۔۔۔یہاں کی لائف سٹائل یہاں کی وقت کے ساتھ دوڑتی زندگی جیسے عادت بن گئی ہے

لیکن اپنے وطن کی مٹی کی خوشبو میں جو بات ہے وہ دنیا کے کسی کونے میں نہیں

لکھتے ہوئے تاثرات ایسے تھے جیسے سامنے کسی سے بات کرتے ہوئے اپنی خوشی کا اظہار کر رہی ہو۔۔

مجھ سے تو بلکل صبر نہیں ہو رہا

جانے کب یہ بچے ہوئے چند گھنٹے ختم ہونگے

کب میں وہاں پہنچ پاؤں گی

اور کب سب سے ملوں گی۔۔۔

وہ پین ڈائری سے ہٹائے سامنے دیکھتے ہوئے بولی

نانو۔۔۔ بڑے ماما۔۔۔۔۔ بڑی مامی۔۔۔۔۔۔ چھوٹی مامی۔۔۔راہب بھائی۔۔۔۔زارب بھائی۔۔۔۔۔ عشرت بھابھی۔۔۔۔۔ شیریں بھابھی۔۔۔۔۔۔۔۔جیا۔۔۔۔۔

میرے دونوں چھوٹے چوزے۔۔۔۔شانو

۔۔۔خوشی۔۔۔

اور۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ پرجوش انداز میں سب کے نام لیتی اچانک رکی

داؤد۔۔۔۔۔۔۔

بہت آہستہ سے اس کا نام دوہرایا

حالانکہ وہ شرمانے والی لڑکیوں میں سے بلکل نہیں تھی

۔۔۔بلکہ بڑی بے باکی سے سب کے سامنے داؤد اور اپنی

آنے والی زندگی کو لے کر باتیں کرتی تھی۔۔۔

لیکن اس وقت اس کے چہرے پر بکھرے حیا کے رنگ بے

حد دلفریب تھے۔۔۔۔۔۔

اُن لوگوں کے لندن آنے سے پہلے گھر والوں نے داؤد اور اس کا رشتہ طے کر دیا تھا۔۔۔۔اس وقت اس کی عمر بارہ سال تھی۔۔۔کچی عمر میں ہی اس کے ذہن میں یہ بات ڈال دی گئی تھی کے اس کا مستقبل داؤد کے ساتھ ہے

اور اس دن سے ہی داؤد اس کی زندگی کا حصہ بن گیا تھا

وقت گزرنے کے ساتھ نا اس نے سمجھنا بلکہ اس بات کو اہمیت دینا بھی سیکھ لیا۔۔۔۔

لندن کے آزاد خیال ماحول اور گھر سے ملی مکمل چھوٹ نے بھی کبھی اُسے بھٹکنے نہیں دیا۔۔۔۔۔

کالج لائف میں کئی لڑکوں نے اس کی خوبصورتی سے متاثر ہو کر اس کی جانب قدم بڑھانے کی کوشش کی لیکن اس نے خود کو انگیج بتا کے ہمیشہ ہی اُن کا پتہ کاٹ دیا۔۔۔۔۔

اتنے عرصے میں اس کا داؤد سے کوئی خاص کانٹیکٹ نہیں رہا تھا۔۔۔۔۔۔اس گھر کے باقی لوگوں سے بات کرتی تو کبھی کبھی اُس سے بھی سلام دعا اور چند بے تکی باتیں کر لیتی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔نا اس نے کبھی داؤد سے منگیتر کی حیثیت سے کوئی بات کی نا کبھی داؤد نے اپنی جانب سے ایسی کوئی پہل کرنے کی کوشش کی۔۔۔

اب جب وہ لوگ اتنے وقت بعد واپس وہاں جا رہے تھے تو وہ بہت غور سے اُن سب کے اور خاص کے داؤد کے متعلق سوچ رہی تھی

پتہ نہیں وہ اب بھی ویسا ہی ہو گا یا بدل گیا ہو گا۔۔

پہلے کیسے میرے بات کرنے پر مجھے غصے سے گھورتا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہر وقت چہرے پر تیرہ نج رہے ہوتے تھے

اور کھانے میں کیا پسند تھا۔۔۔ بینگن۔۔۔۔

ای ی ی ی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ پین ٹھوڑی پر رکھے سوچنے لگی۔۔۔۔۔

اور پھر برا سہ منہ بنایا

وہ دونوں بلکل مخالف مذاج کے تھے۔۔۔۔

داؤد جتنا سنجیدہ اور کم گو تھا نین اتنی ہی باتونی اور شرارتی۔۔۔۔۔۔

اور زینب کو اس کی حرکتیں دیکھ کر اور زیادہ ٹینشن ہوتی تھی کے جانے وہ داؤد کے مزاج میں کبھی ڈھل بھی پائیگی یا نہیں۔۔۔۔۔۔۔

ربن میں بندھے بالوں کی چند لٹیں چہرے پر آ کر اُسے تنگ کرنے لگی تو انہیں کانوں کے پیچھے کرتی وہ دوبارہ ڈائری پر کچھ لکھنے لگی اور پھر لبوں پر پیاری سی مسکان سجائے ڈائری بند کر کے سائیڈ ٹیبل پر رکھی اور سر تکیے پر رکھا

میری زندگی کا اگلا چیپٹر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔

داؤد۔۔۔۔۔۔۔

بیڈ کے سرہانے لٹکتے سلور ستاروں کو دیکھتے ہوئے ہلکی سے سرگوشی کی اور آنکھیں موندلیں

♥□♥□♥□♥□♥□♥□♥□♥□♥□♥□♥□

اپنا کام مکمل کرتے کرتے اُسے کافی رات ہوگئی تھی لیکن وہ صبح کا اِنتظار کرنے کی بجائے رات کو ہی گھر کے لیے نکل گیا

تھا۔۔۔۔پہلے ہی وہ اپنی مام کو ناراض کر چکا تھا اب اور زیادہ نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔۔۔۔

گاڑی آگے بڑھاتے ہوئے ایکدم ہی اس کا خیال ہاسپٹل کی طرف گیا تو اس نے گاڑی کا رخ موڑ دیا۔۔۔۔

اس لڑکی کے بارے میں تفتیش کا حکم دینے کے باوجود وہاں کے افسروں نے لاپرواہی دکھائی تھی اس وجہ سے اس نے خود ہی چند پہچان کے لوگوں کو اس کام پر لگا دیا تھا لیکن اِس کے باوجود بھی اس لڑکی سے ملتا کوئی سراہا تھ نہیں لگ رہا تھا

اس نے ہاسپٹل میں قدم رکھا تو وہ سنسان پڑا تھا اس کے قدموں کی آواز صاف طور پر سنائی دے رہی تھی

وہ بند دروازے کے دھندلے شیشے سے اندر پڑے اس کے نیم مردہ وجود کو دیکھنے لگا۔۔۔۔۔ جس میں اتنے گھنٹوں بعد بھی کوئی جنبش نہیں ہوئی تھی۔۔

ہاتھ میں ڈرپ اور چہرے پر آکسیجن ماسک لگا ہوا تھا

پاس ہی ایک نرس بیٹھی ہوئی تھی جو وقفے وقفے سے جھپکی لیتی نیند روکنے کی کوشش کر رہی تھی

اس لڑکی کے بدن پر اب ہاسپٹل کے آسمانی کپڑے تھے اور اس کا سُرخ جوڑا ایک طرف ٹیبل پر پڑا تھا۔۔۔

کیا وہ اپنی شادی سے بھاگ کر آئی تھی۔۔۔۔یا کسی نے خود

اُسے پانی میں مرنے کے لئے پھینک دیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

داود کے زہن میں سیکڑوں خیال گردش کر رہے تھے

وہ سر جھٹک کر آگے بڑھا ڈاکٹر کے کیبن کی

طرف۔۔۔۔۔۔۔جو کے خالی تھا۔۔۔۔

ظاہر سی بات تھی کے اس وقت ڈاکٹر کا ملنا نا ممکن

تھا۔۔۔۔۔۔

آپ کہیں تو ڈاکٹر صاحب کو بلوا لوں۔۔

وہاں موجود کمپاونڈر نے پوچھا

۔اس کی ضرورت نہیں۔۔۔۔۔فون پر بات کرواؤ میری اُن سے

وہ آہستہ سے نفی کرتے ہوئے بولا

جی۔۔۔۔۔۔۔

کمپاونڈر نے ٹیلیفون سے ڈاکٹر کا نمبر ملایا اور اُسے داؤد کے بارے میں بتا کر فون اُسے تھمایا

دیکھیے سر میں انسپیکٹر صاحب کو پہلے ہی بتا چکا ہوں کے اس لڑکی کا ٹریٹمنٹ یہاں نہیں کیا جا سکتا۔۔
اُس کی کنڈشن بہت نازک ہے ہارٹ ٹھیک سے رسپانس نہیں کر رہا ہے۔۔۔۔

اُسے ایک ہارٹ اسپیشلسٹ کی ضرورت ہے۔۔۔۔۔جدید ایکویپمنٹ کی ضرورت ہے جو ہمارے ہاسپٹل میں موجود نہیں ہے

ڈاکٹر نے اس کے پوچھنے پر عاجزی سے جواب دیا داؤد کی پیشانی پر بل پڑے اس بات کی اُسے کوئی خبر نہیں دی گئی تھی

آپ اچھے سے جانتے ہیں کے اس شہرِ کے اسپتالوں میں فسلیٹیز کی بہت کمی ہے اس لیے میں نے کہا تھا کہ اُسے کسیِ بڑے ہاسپٹل میں شفٹ کرنا بہت ضروری ہے

لیکن اِنسپکٹر نے صاف منع کر دیا یہ کہہ کر کے جب تک اس کے گھر والوں کے بارے میں پتہ نہیں لگ جاتا وہ لوگ کوئی

ایکشن نہیں لے سکتے۔۔۔اور ٹریٹمنٹ جس طرح چل رہا ہے چلنے دیا جائے

میں اپنی طرف سے جو کر سکتا ہوں کر رہا ہوں لیکن مجھے نہیں لگتا کے کوئی فائدہ ہو گا

ڈاکٹر کے لہجے سے صاف ظاہر تھا کہ پولیس کی لاپرواہی پر وہ بہت غصّہ میں ہے جب کے اس کے الفاظ سن کر داؤد بھی بمشکل ضبط کر رہا تھا۔۔۔

حلانکہ وہ بہت نرم مزاج تھا۔۔۔غصّے کو قابو میں رکھنا جانتا تھا لیکن اِس وقت اُن لاپرواہ آفیسروں کو جان سے مار دینے کا سوچ رہا تھا

ڈاکٹر کی بات سے وہ سو فی صد متفق تھا یہ ایک بہت چھوٹے سے شہر کا معمولی سا اسپتال تھا یہاں نا زیادہ تجربے کار ڈاکٹر تھے نا جدید علاج کے لیے فسیلیٹیز۔۔۔۔

آپ اس لڑکی کو کل صبح ممبئ ایمز میں شفٹ کرنے کا انتظام کیجئے۔۔۔۔۔فور میلیٹیز میں پوری کر لوں گا

اب اس کا ٹریٹمنٹ وہیں ہو گا۔۔

وہ ضبط سے بولا اور فون کریڈل پر چھوڑ دیا

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

وہ لوگ اس وقت ہوائی جہاز میں بیٹھے تھے

واپس انڈیا جانے کی اور سب سے ملنے کی خوشی ہی بے حد نرالی تھی۔۔۔۔۔ لیکن اِس وقت وہ بہت غصے میں تھی

اس کی سیٹ بدل گئی تھی

روما اور زینب ایک ساتھ جب کے وہ اُن سے چار سیٹ پیچھے اکیلی تھی۔۔۔۔ بکنگ روما نے کی تھی اس لیے اس گڑ بڑ کا الزام اس کے سر پر آیا تھا اور وہ کافی سنا چُکی تھی اُسے لیکن پھر بھی بھری بیٹھی تھی

اوپر سے ساتھ جو آدمی آکر بیٹھا تھا وہ جیسے اپنا منہ ساتھ لانا بھول گیا تھا کے اس کی ہائے ہیلو کا جواب تک نہیں دے رہا تھا

اور نین کا چپ رہنا ناممکن سے بھی زیادہ تھا

ویسے تو یوں ہی بہت بولتی تھی لیکن جب بھوک لگی ہو تو بات حد سے نکل جاتی تھی

او بھائی صاحب آپ سے بات کر رہی ہوں میں۔۔۔۔۔

نین نے اپنی بے عزتی پر اس کے چہرے کے آگے ہاتھ ہلایا

اس نے چونک کر اُسے دیکھا اور کان سے بلوٹوتھ نکال کر لیپٹاپ بند کر دیا

یس۔۔۔۔آپ نے ہم سے کچھ کہا

اس نے سنجیدگی سے پوچھا اس کے ہم کہنے پر نین نے اس کے آس پاس نظر ڈالی

آپ کو کیا لگتا ہے میں خود سے باتیں کر رہی ہوں

یا آپ کے اس لیپ ٹاپ سے میری کوئی پرانی جان پہچان نکل

آئی ہے۔۔۔۔۔۔آپ ساتھ بیٹھے ہیں تو آپ سے ہی بات

کروں گی نہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس کے اندر کا غصّہ نکلنے کو بیتاب تھا

دونوں کے درمیان میں ایک سیٹ خالی تھی نین کھڑکی کی

جانب اور وہ دوسری طرف بیٹھا تھا

ہمارا دھیان نہیں تھا۔۔۔۔۔کیا کہہ رہی تھی آپ

وہ بہت نرمی سے بات کر رہا تھا۔۔۔

ہمارا۔۔۔۔ مطلب آپ کے ساتھ اور کس کس کا دھیان نہیں تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

نین نے بلاوجہ ہی اُسے شرمندہ کیا

I m talking about my self۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ ضبط سے بول رہا تھا اول تو کسی سے فضول باتیں کرنا پسند نہیں تھا اوپر سے لڑکی کو صفائی دینی پڑ رہی تھی

تو ایسا کہیے نا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نین نے سر جھٹکا وہ دوبارہ لیپ ٹاپ کھول رہا تھا لیکن نین کے بات کرنے پر رک گیا

بات دراصل یہ ہے کہ ویسے تو میں زیادہ باتیں نہیں کرتی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔لیکن سفر کے دوران مجھے خاموش رہنا بلکل پسند نہیں۔۔۔۔۔۔

اب قسمت کہہ لیں یا چند لوگوں کی کامجوری جنہوں نے میری سیٹ میری فیملی سے الگ کر دی۔۔۔۔۔۔

اب میں یہاں اکیلی اپنے آپ سے باتیں کروں گی تو کچھ خاص مزا نہیں آئیگا

اس لیے میں نے سوچا کیوں نہ آپ سے باتیں کرلوں

اس طرح سے آپ کو بھی کمپنی مل جائے گی

ویسے آپکا نام کیا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ نان اسٹاپ بولتی گئی اور بات ختم ہوتے ہی سوال بھی کر دیا

ویرانش اس کے زیادہ باتیں نہیں کرتی والے جملے پر اُلجھ سا گیا

ویرانش سنگھ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس کے چہرے پر اب بیزاری تھی پیشانی پر بل پڑ رہے تھے

لیپٹاپ کھولے اس میں دھیان لگانا چاہا لیکن ناممکن

اور میرا نام ہے۔۔۔۔۔۔ نین۔۔۔۔۔

یوں تو میرا نام نین تارا زینب وقار خان ہے لیکن اتنا لمبا نام بتا

کر کیوں بے چارے سامنے والے کے دماغ کو تکلیف

دینا۔۔۔۔اس لیے میں تو شورٹ میں ہی نپٹا لیتی

ہوں۔۔۔۔

وہ باقاعدہ ہاتھ سے اشارہ کر رہی تھی

خود کو شاباشی بھی دے رہی تھی

اچھا آپکو پتا ہے آپ کے نام سے اگر آخری کا ایس اور ایچ ہٹا

دیا جائے تو کیا ہو جائے گا

وہ آنکھوں میں چمک لیے اس کی جانب دیکھنے لگی ویرانش نے

ماتھے پر بل ڈالے اُسے دیکھا

ویراااان۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ ہنسی روکے بولی

برامت مانیے گا لیکن یہ آپ پر تھوڑا بہت سوٹ بھی کرتا

ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ نا اس کی بیزاری نوٹس کر پائی نا اس کا ضبط

بہت دلچسپ انداز میں اُسے اطلاع دی

ویسے آپ جا کہاں رہے ہیں۔۔۔۔۔۔

اُسے اشتیاق سے دیکھنے لگی اس نے لیپ ٹاپ کو ذرا زور سے بند

کیا

انڈیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بنا دیکھے جواب دیا اب حقیقت میں غصّہ آرہا تھا

اوہ مائے گاڈ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔یہ تو کمال ہو گیا۔۔۔۔۔آپ بھی انڈیا جا رہے ہیں۔۔۔میں بھی انڈیا جا رہی ہوں۔۔۔۔۔۔اس بات پر تالی ہو جائے

وہ تو جیسے اچھل پڑی ہاتھ اس سے تالی لینے کے لئے اٹھایا لیکن وہ بس اس کے ہاتھ کو دیکھ کر رہ گیا

بھلا اس میں کمال کی کیا بات تھی ایئر انڈیا کی لائن میں وہ اکیلا نہیں بلکہ بہت سارے انڈیا ہی جا رہے تھے

ہمیں کچھ ضروری کام کرنا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ایکسکوزمی کوفت زدہ لہجے میں بولا اور لیپ ٹاپ کی جانب متوجہ ہو گیا۔۔

اب کی دفعہ نین نے آنکھیں سکیڑے اُسے دیکھا اور منہ بناتی رخ کھڑکی کی جانب کر گئی

ویرانش کو تسلی ہوئی کے کم سے کم خاموشی نصیب ہوئی لیکن

بس ایک منٹ تک

نین کی نظر اس کے جوتوں پر پڑی

آپ نے یہ جوتے کہاں سے خریدے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ پرسوچ انداز میں اس کے جوتوں کو دیکھنے لگی

ویرانش نے آنکھیں ضبط سے بند کر کے کھولیں

وہ کیا ہے نا میں کب سے سوچ رہی ہوں کے اپنے کزن کو کیا

گفٹ دوں پر مجھے کچھ سمجھ ہی نہیں آ رہا۔۔

لیکن اب آپکے جوتے دیکھ کر سوچ رہی ہوں کیوں نہ میں

بھی اُسے ایسے ہی جوتے گفٹ کر دوں

آپ کا کیا خیال ہے پسند آئے گے اُسے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اس کی طرف دیکھتی پوری پلاننگ اُسے سنا گئی۔ جب کے وہ اُسے دیکھ بھی نہیں رہا تھا

ہم نہیں جانتے۔۔۔۔۔آپ ہمیں ہمارا کام کرنے دیں گی پلیز

وہ جھنجھلا کر بولا نین کی آنکھیں حیرت سے پھٹی

تو میں نے کونسا آپ کے دونوں ہاتھ پکڑ کر اپنے پلو سے باندھ دیے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میں نے تو بس ایک سیدھا سادہ سا سوال کیا تھا آپ جواب دیتے بات ختم

آپ کی معلومات کے لیے بتادوں کے بحث مباحثے مجھے بھی

پسند نہیں۔۔۔۔

اور ویسے بھی میں اجنبیوں سے زیادہ فری نہیں

ہوتی۔۔۔۔۔۔۔۔

اُسے جتاتی ہوئی آخری لائن دھیرے سے بولی جب کے وہ

سن چکا تھا اور کافی صدمے میں تھا

دانت پر دانت جمائے بہت تیزی سے کی بورڈ پر اُنگلیاں چلا رہا

تھا

گن کر تین منٹ خاموشی رہی پھر نین کو گانے کا شوق چڑھا

آج میں اوپر آسمان نیچے۔۔۔۔۔۔۔۔

آج میں آگے زمانہ ہے پیچھے۔۔۔۔۔۔۔

کھڑکی کے باہر دیکھتی گنگنانے لگی اور اس کی آواز بہت بے سری تھی یہ وہ خود بھی جانتی تھی

جب چہرہ موڑا تو وہ اُسے گھور رہا تھا وہ کیا اگلے اور پچھلی سیٹ کے دو چار لوگ بھی اٹھ کر اُسے گھور رہے تھے

کیا ہے آپ لوگوں کو۔۔۔۔۔۔۔لائیو کونسرٹ چل رہا ہے کیا یہاں۔۔۔۔۔۔۔

وہ دونوں طرف دیکھتی غصے سے بولی تو سب اپنی جگہ واپس ہوئے جب کے ورانش اب بھی اُسے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔شائد ایسی لڑکی آج پہلی دفعہ دیکھی تھی۔

کوئی سٹار دیکھا نہیں کے لوگ پاگلوں کی طرح جھپٹ جاتے ہیں

وہ خود سے بڑبڑاتی اُن سب کے دیکھنے کی وجہ اپنی مرضی سے اخذ کر چکی تھی۔۔۔

ایسے کیا گھور رہے ہیں آپ۔۔۔۔۔۔۔۔۔

دوبارہ گانے کی تیاری کی لیکن دھیان جب ویرنش کی طرف گیا تو ماتھے پہ بل ڈالے بولی

۔۔۔۔ہم ڈسٹرب ہو رہے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ دانت پیستے ہوئے بولا سیدھے کہہ نہیں پایا کے میرے کانوں پر رحم کرو

تواس میں میں آپکی کیا مدد کر سکتی ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ بے حد اطمینان سے بولی ویرانش نے نظریں پھیریں

آپ اپنی باتیں بند کریں گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سامنے دیکھتا غصے سے بولا

ہر گز نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میں کیوں بند کروں۔۔۔۔۔۔۔۔یہ میرا اپنا منہ ہے۔۔۔اگر آپکے کانوں کو تکلیف ہے تو آپ اپنے کان بند کر لیں نا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میں اپنا منہ بند نہیں کرنے والی۔۔۔۔۔بولنا میرا پیدائشی حق ہے

وہ تو گویا بھڑک اٹھی

سارے حقوق اس طرح لوگوں کو زچ کر کے ہی وصول کریگی آپ۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ بگڑ کے بولا نین کو اندازہ نہیں تھا کے وہ کون ہے۔۔

لوگ اُس سے دشمنی تو کیا دوستی سے بھی ڈرتے تھے

اس کے سامنے کچھ کہنا تو دور کھڑے ہونے کی ہمت نہیں تھی کسی میں اور یہ لڑکی اس کے کان کھا رہی تھی

۔۔میں نے اور وہ بھی آپکو زچ کیا۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ شدید حیرت میں بولی

۔۔یہ تو میرے لیے بلکل نئی اطلاع ہے۔۔۔۔الٹا آپ مجھے زچ کیے جا رہے ہیں کب سے۔۔۔۔۔۔۔۔یہ تو میری شرافت ہے جو آپ کو برداشت کر رہی ہوں۔۔۔۔۔۔وہ بھی صرف اسلئے کیوں کے آپ میرے وطن کے ہے۔۔۔۔ اگر کسی گورے نے بدتمیزی کی ہوتی نا تو اتنا سناتی اتنا سناتی اُسے کے کانوں سے خون نکل آتا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ بھی دو بدو پورے لڑاکا انداز میں بولی

اس سے پہلے کے اس کے کانوں سے بھی خون نکل آئے اس نے نین سے جان چھڑانی چاہی

بیل بجا کر ایئر ہوسٹس کو طلب کیا اور اپنی سیٹ چینج کرنے کی اطلاع دی

نین تو منہ کھولے اُسے دیکھ کر رہ گئی

چند منٹ میں ہی اُسے دوسری سیٹ مل چکی تھی وہاں بیٹھتے ہی اس نے سکون کی سانس لی

جب کے نین اب بھی وہی بیٹھی تھی

دیکھا دی آپ یونہی پریشان ہو رہی تھی میں نے کہا تھا نا سیٹ مل جائے گی ساتھ ہمیں

تقریباً آدھے گھنٹے بعد وہ آکر زینب اور روما کے ساتھ بیٹھ پائی

تب روما مسکرا کر بولی جب کے زینب آنکھیں بند کئے بیٹھی تھیں

اور یہ ایک گھنٹہ جو ویسٹ ہوا اس کا کیا۔۔۔۔

تمہیں اندازا ہے کتنا قیمتی ہوتا ہے ایک گھنٹہ

ایک گھنٹے میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نینودی۔۔۔۔۔۔۔

وہ شروع ہونے والی تھی لیکن رومانے اُسے بریک لگایا

پلیز مجھے اس گھنٹے کی ویلیو نہیں جاننی۔۔۔۔۔

آپ بس انجوئے کرو

وہ جانتی تھی اس کا لیکچر بہت بڑا ہوتا ہے جبھی جلدی سے بولی

نین اُسے گھور کر رہ گئی

کیاخاک انجوئے کروں۔۔۔۔۔

ایک تو وہاں کڑوے کریلے جیسی شکل دیکھ کر آئی

ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اس پر اس آدمی کی باتیں۔۔۔۔

خود کو نواب سراج الدولہ سمجھ رہا تھا۔۔۔۔ہم ڈسٹرب ہو

رہے ہیں

وہ۔اسکی نقل اُتارنے لگی روما ہنس دی

جب کے اتفاق سے وہ بلکل اس کے سامنے والی سیٹ پر بیٹھا

اس کی باتوں پر غصّہ ضبط کر رہا تھا

ایک تو سمجھ نہیں آتا یہ لوگ سیدھے سیدھے بات کرنے کی

بجائے نوابی شان کیوں جھاڑنے لگتے ہیں

مطلب انسان صاف بول سکتا ہے کے میں جا رہا ہوں

لیکن نہیں جی انہیں تو ہم لگا کے دوسروں کے معصوم دماغوں پر ستم ڈھانے ہیں بس۔۔۔۔۔۔

سامنے والا بیچارہ تو یہیں سوچے گا نہ کے ہم کہہ رہا ہے تو ضرور اس کے کنبے کو ساتھ لے رہا ہو گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ بے حد جنجھلائی ہوئی تھی

نینودی یہ لو۔۔۔۔۔۔ تمہیں سخت بھوک لگی ہے یہ کھالو اور آرام کرو۔۔۔۔۔۔ مٹی ڈالو اس آدمی پر۔۔۔۔۔۔۔

پیپر میں ریپ کیا ہوا رول اس کے ہاتھ میں تھماتے ہوئے ہنس کے بولی

میں تو مٹی ڈالنے کے لئے بھی شکل نا دیکھوں اس کی

نین نے نوالہ اس طرح توڑا جیسے اس کی گردن ہو

ہم تو مرے جا رہے ہیں جیسے انہیں دیکھنے۔۔۔

وہ بھی آہستہ سے بڑبڑایا اور کانوں میں ہینڈ فری لگا کر میوزک آن کر لیا

نین بھی اس اجنبی کو بھولے روما کے ساتھ باتوں میں لگ گئی

لیکن اِکثر کبھی کبھی اجنبی ہماری کہانی کا کبھی نہ بھول پانے والا حصہ بن جاتے ہیں

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

بڑی مامی ی ی ی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ خوشی سے چلاتی رابعہ بیگم کے بازؤں میں سما گئی۔۔۔۔اس جوش میں ہاتھ سے چھوڑا گیا بیگ جیا کے پیر پر گرا تو اس کی آنکھوں کے سامنے تارے ناچنے لگے زینب نے گھور کر اپنی بیٹی کو دیکھا اور جیا کے پیر سے بیگ ہٹا کر شرمندہ سی اُسے دیکھنے لگی

کوئی بات نہیں پھُوپھی۔۔۔۔۔۔۔

جیا اُسے شرمندہ دیکھ کر جلدی سے بولی اور مسکرائی

چھوٹی مامی ی ی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

رابعہ بیگم سے الگ ہو کر وہ آسیہ بیگم کے گلے سے لگی وہ مسکرا کر اس سے ملی

بھابھی۔۔۔۔آپ دونوں تو پہلے سے بھی زیادہ پریٹی لگ رہی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اب وہ شیرین اور عشرت دونوں کو دیکھتی اُن کی تعریفیں کرنے لگی دونوں اپنی تعریف پر مسکرائے شرمائے جارہی تھی جب کے زینب اب اپنی بھابھیوں سے مل رہی تھی

شام ہوتے ہوتے اس کا انتظار مکمل ہو گیا تھا عبّاس صاحب کے ساتھ اس کی نانو بھی اُسے لینے ایئرپورٹ آئی تھی اور اب گھر پہنچتے ہی وہ پرجوش سی باقی سب سے مل رہی تھی۔۔۔۔

گھر کو اُن لوگوں کے آنے کی خوشی میں بہت ٖسادے پر خوبصورت طرح اسے سجایا گیا تھا اور سب دروازے پر ہی اُن کے منتظر کھڑے تھے

زینب کچھ پریشان تھی اس کے اتنا چہکنے پر آخر یہ اب اس کا سسرال ہونے والا تھا

جب کے روما سب سے مل کر خاموش زینب کے پاس بیٹھی تھی وہ اس گھر سے گئی تب کافی چھوٹی تھی اس لیے اُن لوگوں سے زیادہ گھلی ملی نہیں تھی۔۔۔

شیرین اور عشرت تو بس اپنی بڑی ساس کو منہ کھولے دیکھ رہیں تھی جو اُن سے سیدھے منہ بات نہیں کرتی تھی۔۔ نین کے آتے ہی اس پر۔ محبتیں لٹائے جا رہی تھی۔۔

اس کی نظریں اتاری جا رہی تھی۔۔۔ صدقے دیے جا رہے تھے۔۔۔ تحفے دیے جا رہے تھے۔۔۔۔ اُن دونوں کو نین سے پہلے سے ہی جلن ہوتی تھی اور آج اپنی آنکھوں سے یہ ناز اٹھاتے دیکھ دونوں مزید دل جلا رہی تھی

عباس صاحب اس شہرِ کے مشہور و معروف بزنس مین تھے اُنھوں نے اپنے چھوٹے بھائی حماد کے ساتھ مل کر اس بزنس کو کھڑا کیا تھا اور بلندی تک پہنچایا تھا

حماد صاحب کا ایک بیماری کی وجہ سے انتقال ہو چُکا تھا اور اب اُن کی فیملی بھی عباس صاحب کی ذمے داری تھی۔۔۔۔۔

عبّاس صاحب کے بیٹے داؤد کو بزنس میں کوئی دلچسپی نہیں تھی اور نہ ہی اُنہوں نے اُسے کبھی فورس کیا جب کے حماد صاحب کے دونوں بیٹے ذارب اور راہب بزنس میں اُن کے ساتھ جڑے تھے

زہرہ بیگم گھر کی بڑی تھیں اور اپنی ساری ذمے داریاں بہوؤں کے سپرد کر کے خود اللہ اللہ کرتی رہتی تھیں

گھر میں رابعہ بیگم کا حکم چلتا تھا گھر کے فیصلے کرنے کے سارے حقوق اُن کے پاس تھے آسیہ بیگم اُن کے مقابلے

میں نرم مزاج تھی اور ہمیشہ اُن کا ساتھ دیتی تھی۔۔۔۔۔دونوں میں بہنوں جیسی محبت تھی۔۔۔

راہب اور ذارب نے اپنی اپنی پسند سے شادیاں کی تھی اور گھر میں سب نے خوشی خوشی دونوں کو اپنایا تھا
دونوں دیکھنے میں بھی پیاری اور اچھے گھرانوں کی تھی۔اُن دونوں کے آنے سے گھر میں رونق ہو گئی تھی۔۔دونوں یوں تو بہت پیار سے رہتی تھی لیکن آپس میں کمپیٹیشن اور نوک جھوک ہمیشہ چلتی رہتی تھی
یہاں تک کہ بچوں کو لے کر بھی

جب شیرین اور راہب کے یہاں پیارے سے بیٹے ارشان کی آمد ہوئی تو عشرت نے بھی ذارب سے اپنے ماں بننے کی خواہش ظاہر کی جس پر وہ بہت ہنسا۔۔۔

اور پھر دو سال بعد عشرت کے پاس چھوٹی معصوم سے خوشی آئی جس نے سارے گھر کو خوشیوں سے بھر دیا

دونوں یونہی ہر کام میں ہر س دعوے کرتی تھیں لیکن جب گھر میں نین کا ذکر ہوتا تو دونوں مل جاتی اور نین کے مخالف ہو جاتی اس کی سب سے بڑی وجہ تھی رابعہ بیگم کا برتاؤ۔۔۔۔جو اُن کی ساس سے زیادہ اُن پر ساس بنی ہوئی تھی

رابعہ بیگم اُن دونو پر حکم چلاتی اُن کی غلطیاں نکال کر بات بات پر دونوں کو ڈانٹتی تھی اور نین کے لیے اُن کی زبان سے پھول جھڑتے تھے۔۔۔۔۔اس کے لیے قیمتی سے قیمتی چیزیں خریدی جاتی تھی۔۔۔ایک سے بڑھ کر ایک تحفے دیے جاتے تھے۔۔۔دن رات اس کی تعریف کے پل باندھے جاتے تھے۔۔

نین کے گھر آنے کی خبر سن کر تو رابعہ بیگم کر پیر زمین پر نہیں پڑ رہے تھے۔۔ کبھی اُس کے ویلکم کی تیاری کبھی منگنی کو لے کر بڑے بڑے پلاننگ ساری بھاگا دوڑی میں دونوں کو ہلکان کیا جا رہا تھا

۔۔اس کے گھر میں آنے سے پہلے ہی یہ حال تھا تو جانے اس کے آنے کے بعد اُسے سر پر ہی بٹھا لیا جاتا یہ سب دیکھ کر دونوں کو نین سے اور جلن ہونے لگتی۔۔۔۔

وہ دونوں بھی دیکھنے میں کسی سے کم نہیں تھی لیکن نین کی بات سب سے الگ تھی۔۔۔۔خاندان اور رشتے داروں میں کوئی لڑکی ایسی نہیں تھی جو نین کی خوبصورتی کو مات دے سکے۔۔یہاں تک کہ رابعہ بیگم کی اپنی بیٹی جیا بھی خوبصورت ہونے کے باوجود نین کا مقابلہ نہیں کر سکتی تھی

اِس لیے رابعہ بیگم بے حد خوش تھی نین کو بہو بنا کر پورے برادری میں اُن کی ناک اونچی ہو جاتی۔۔۔وہ خوبصورت تو

تھی ہٹ لیکن بے حد خوش مزاج تھی اور جلد ہی ڈاکٹر بننے والی تھی۔۔انہیں اپنے بیٹے داؤد کے لیے اس سے بہتر لڑکی مل ہی نہیں سکتی تھی۔۔۔۔وہ بار بار اس کی نظر اُتار رہی تھی جو پنک شرٹ اور وہائٹ جینس میں گھنے لمبے بالوں کو فولڈ کر کے پونی ٹیل میں باندھے بنا کسی میک اپ یا جویلری کے بے حد خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔

راہب اور زارب بھی جب گھر آئے تو زینب اور اُن دونوں سے بہت خوش ہو کر ملے زینب دونوں سے شکوے شکائت کرنے لگی اور ساتھ اُن سے حال احوال بھی پوچھنے لگی۔۔ جیا نے روما کو بھرپور کمپنی دی تو اس کی نروسنز بھی کافی حد تک ختم ہو گئی

جیا اور نین ہم عمر تھی۔۔۔روما اُن سے تین سال چھوٹی دسویں جماعت کی طالب علم تھی۔

نین پھر شانو اور خوشی سے باتیں کرنے میں بزی ہو گئی تو باقی سب کو بھول گئی۔۔وہ لوگ جب یہاں سے گئے تب شانو دو سال کا تھا اور خوشی کے آنے میں کچھ وقت تھا وہ ویڈیو کال کے بعد خوشی سے پہلی بار ملی تھی اور اس کی خوشی دیدنی تھی

وہ اس کے پھولے پھولے گالوں پر بار بار پیار کیے جا رہی تھی اور خوشی بھی بہت جلدی اس کی دوست بن گئی تھی۔۔۔

آپ کے ہوسٹ نے اچھا نہیں کیا نا نو گیسٹ آنے سے پہلے ہی فرار ہو گیا۔۔۔۔۔۔

کھانے کے بعد لیڈیز کا باتوں کا دور شروع ہوا تو وقت گزرنے کا پتہ ہی نہیں چلا وہ اب تیسری دفعہ داؤد کی غیر موجودگی کا شکوہ کر رہی تھی

سب سے ملنے کی خوشی اپنی جگہ لیکن پچھلے دو دن سے اُسے دیکھنے کا انتظار تھا اس لیے اب اس کی غیر موجودگی خل رہی تھی

وہ فرار نہیں ہوا لاڈو کام آ گیا تھا اُسے

اور تم کوئی گیسٹ نہیں ہو یہاں پر۔۔۔۔۔۔

اُنہوں نے پھر سے اُسے سمجھایا۔۔۔۔۔

عشرت کھیر لے کر آئی تو رابعہ بیگم نے خود جام اس کے ہاتھ میں تھمایا

پھر بھی نانو اُسے یہاں ہونا چاہیے تھا نہ۔۔۔۔۔۔

وہ منہ بنا کر بولی زینب اُسے تاسف سے دیکھ رہی تھی کوئی اور لڑکی ہوتی تو شاید تھوڑا بہت شرما لیتی لیکن اِس کی بیٹی کھلے عام اپنے منگ سے ملنے کی خواہش جتا رہی تھی

آ جائے گا بیٹا اور آتے ہی اُسے اچھی ڈانٹ لگاؤں گی دیکھنا۔۔۔۔

رابعہ بیگم بھی داؤد پر بھری بیٹھی تھی اُسے پیار سے بولی تو وہ مسکرائی۔۔

وہ سب کے لیے گفٹ لے کر آئی تھی اور اب سب کو گفٹ دینے لگی۔۔ ساتھ ہی ہر گفٹ کو لے کر ایک لمبا قصہ ضرور سناتی۔۔۔۔۔ زینب کو تو بولنے کا موقع ہی نہیں مل رہا تھا۔۔۔ روما اور جیا اب مل کر باتیں کرنے کے ساتھ نین کو بھی سن رہی تھی۔۔۔۔ عشرت اور شیرین اپنے گفٹ دیکھ کر کافی خوش ہوئی لیکن جب رابعہ بیگم نے ہیروں کا نازک سا ہار نین کے گلے میں پہنایا تو دونوں کی خوشی کہیں اُڑ گئی۔۔۔۔

تمہارے گھر آنے کا وقت نہیں ہوا اب تک۔۔۔۔۔۔۔

وہ جو سب کے ساتھ مسکرا کر زینب کی بات سن رہی تھی دھیان عبّاس صاحب کی جانب چلا گیا جو باہر سے آتے کسی کو فون پر ڈانٹ رہے تھے اُسے سمجھ آ گیا کے وہ داؤد سے بات کر رہے ہیں تبھی وہ اُن کی طرف توجہ دینے لگی

تھوڑی دیر سے کیا مطلب ہے دو تین گھنٹے یا ساری رات۔۔۔۔

وہ ذرا غصّے سے بولے اور مقابل کا جواب سننے لگے

فوراً پہنچو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اُنہوں نے کہہ کر فون بند کر دیا اور گھڑی کی طرف دیکھا

جہاں بارہ سے اوپر وقت ہو رہا تھا

بڑے ماما۔۔۔ کیا کہا داؤد نے۔۔۔

وہ اپنے روم میں جانے لگے لیکن نین کے پکارنے پر چونک کر

اُسے دیکھا رابعہ بیگم بھی اس کی جانب متوجہ ہوئی

نہیں بیٹے میں داؤد سے بات نہیں کر رہا تھا۔۔۔۔

وہ مسکرا کر بولے رابعہ بیگم نے ناگواری سے پہلو بدلہ

تو پھر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ حیران ہوئی وہ جس طرح بات کر رہے تھے یقیناً گھر کے کسی فرد سے کر سکتے تھے اور باقی سب گھر میں تھے سوائے داؤد کے

کچھ نہیں بیٹا تم یہ لو نا۔۔۔میں نے خاص تمہارے لیے اپنے ہاتھوں سے بنائی ہے۔۔۔۔

عبّاس صاحب جواب دیتے اس کے پہلے رابعہ بیگم جلدی سے بات بدل گئی اور کھیر کا ایک اور جام اس کے ہاتھ میں دیا

سو سویٹ آف یو بڑی مامی۔۔۔۔۔۔ویسے بھی یہ مجھے بہت پسند ہے۔۔۔۔۔۔

وہ بھی مسکرا کے اُن کی طرف دیکھنے لگی عبّاس صاحب اپنی بیگم کو تاسف سے دیکھ کر کمرے میں چلے گئے

کتنا کھاتی ہے یہ۔۔۔۔۔۔۔

اُسے تیسرے کھیر کے پیالے سے انصاف کرتے دیکھ عشرت شیرین کے کان میں منمنائی۔۔۔

اچھا ہے نہ جلدی موٹی ہو جائے گی۔۔۔۔۔۔۔۔

شیرین ہنسی روکے بولی تو عشرت کو بھی ہنسی آگئی رابعہ بیگم کی گھوری پر دونوں ہڑبڑا گئی

ہم سب کو تحفے تو دے دیے نین لیکن ہمارے دیور جی کا تحفہ کہاں ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

شیرین رابعہ بیگم سے نظر بچاتی نین کو چھیڑنے والے انداز میں بولی

کہیں تحفے کے بہانے چوری چھپکے ملنے ملانے کا پروگرام تو نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔

عشرت نے بھی لقمہ دیا۔۔ وہ اُن کے اشاروں پر کھل کر ہنسی

نہیں بھابھی ایسا کوئی پروگرام نہیں ہے بلکہ میں نے تو داؤد کیلئے کوئی گفٹ ہی نہیں لیا ہے

اس نے ہنستے ہوئے کہا اُن دونو کے منہ حیرت سے کھل گئے

زینب نے نین کو غصے سے گھورا اور روما ہنسی روکنے لگی

نین تم سچ میں بھائی کے لیے کوئی گفٹ نہیں لائی۔۔۔۔

جیا نے حیرت سے پوچھا بھلا وہ سب سے خاص انسان کے لیے ہی کچھ نہیں لائی تھی

میں کیا کروں یار مجھے سمجھ ہی نہیں آیا کے میں اس کے لیے کیا لوں۔۔۔میں نے کتنا سوچا کتنا سوچا لیکن کوئی چیز نہیں سوجھی

حلانکہ پلین میں مجھے ایک آدمی ملا تھا

تھا تو وہ بہت کھڑوس ٹائپ کا لیکن اِس کے شوز مجھے بہت اچھے لگے میں نے سوچا کیوں نہ میں بھی داؤد کے لیے ویسے ہی شوز لے لوں لیکن پھر خیال آیا کہ نہیں

وہ معصومیت سے بتانے لگی اور اس کے انداز پر رابعہ بیگم مسکرائی

پہلی بار اپنے ہونے والے شوہر کو گفٹ میں جوتے دینا اچھا تھوڑی لگتا ہے۔۔۔۔۔

وہ بولی تو سب ہنس دیے

اسلئے میں نے طے کیا کے میں داؤد سے مل کر اس کی پسند نا پسند جان کر یہیں سے اس کے لیے کچھ اچھا سا خرید لوں گی ویسے بھی ہمارے انڈیا میں کسی چیز کی کمی ہے کیا۔۔۔۔

اس نے حیران بیٹھی دونوں کو دیکھتے ہوئے کہا

بلکل ٹھیک کیا تم نے۔۔۔

کسی کو اس کی اھمیت بتانے کے لیے صرف تحفہ دینا ہی ضروری نہیں ہوتا۔۔۔۔۔۔

رابعہ بیگم نے محبت سے کہتے ہوئے اس کی پیشانی چوم لی

زینب پر سکون ہو کر مسکرائی۔۔۔۔۔۔

تو آپ کو یہ نیکلس دینے کی کیا ضرورت تھی۔۔۔۔۔

عشرت نین کے گلے میں پڑے باریک سے ہیروں کے ہار کو دیکھ کر بڑبڑائی

کچھ کہا تم نے۔۔۔۔۔

رابعہ بیگم نے اس کی جانب دیکھا تو وہ بوکھلا گئی

نہیں تو بڑی ماں۔۔۔۔

فوراً بولی اور گردن زوروں سے ہلائی

نین کو اس کے روم میں لیجاؤ۔۔۔۔وہ تھک گئی ہو گی

اُنہوں نے آنکھیں دکھاتے ہوئے حکم دیا تو دونوں منہ بنا کر اٹھ گئی۔۔

باقی سب بھی آرام کے غرض سے اٹھ کر اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے رات کافی ہو گئی تھی۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

صبح ہوتے ہی داؤد اُسے ڈاکٹر کی نگرانی میں ممبئ ایمز میں شفٹ کر چکا تھا وہاں اُس کی دوست پایل بھی ایک جانی مانی ڈاکٹر تھی اور اس نے داؤد کو تسلی دیتے ہوئے فوراً ہی فلک کا ٹریٹمنٹ شروع کر دیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

فلک کی حالت بہت نازک تھی۔۔۔۔وہ آکسیجن ماسک میں ۔سانس لیتی بے جان پڑی تھی۔۔۔۔

داؤد اُس کی اس حالت کے پیچھے کی وجہ جاننے کو بے چین تھا۔۔۔۔

پایل مجھے یہ سوسائیڈ کیس نہیں لگتا۔۔۔۔۔

داؤد نے ڈاکٹر کے باہر آتے ہی پر سوچ انداز میں کہا

تم صحیح کہہ رہے ہو۔۔۔۔۔۔۔ باڈی پر جس طرح کے ٹارچر کے نشان ہے اُس سے اندازہ تو ہو رہا ہے۔۔۔اور اُس لڑکی کے بال بھی جلائے گئے ہے۔۔۔۔

پایل نے بھی اُس کی ہاں میں ہاں ملائی جب کے داؤد نے اُس کی بات اور حیرت سے اُسے دیکھا

کیا۔۔۔۔۔۔

اُس کے لبوں سے بے ساختہ نکلا وہ پریشانی سے پیشانی مسلنے لگا

ریپ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اُس نے سنجیدگی سے پایل کی طرف دیکھ اپنے ذہن میں اٹھتا سوال پوچھا

لگتا تو یہی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

پایل نے سرہاں میں ہلایا۔۔۔داؤد نے افسوس بھری سانس خارج کی

اُس لڑکی سے ہی ہر سوال کا جواب مل سکتا ہے۔۔۔۔۔۔وہ بچ تو جائے گی نہ۔۔۔۔

داود نے اپنے ذہن پر زور ڈالتے ہوئے کہا

ابھی تو کچھ بھی کہہ نہیں سکتے۔۔۔ لیکن کوشش پوری کریں گے ہم۔۔۔۔

تم گھر جاؤ داؤد۔۔۔۔۔۔۔۔اینڈ ریلیکس۔۔۔یہاں اُس کا پورا خیال رکھا جائے گا۔۔۔۔۔۔۔

پایل نے اُس کی پریشانی کو محسُوس کر کے فکر مندی سے کہا تو داؤد نے سر ہلا دیا۔۔۔۔

اُسے پہلے ہیڈ کوارٹر جا کر فائل بھی سبمٹ کرنی تھی۔۔۔اُس کے بعد گھر بھی جانا تھا۔۔۔رابعہ بیگم کل سے اُسے کتنے ہی فون کر چکی تھیں۔۔۔۔۔۔

∆∆∆∆\\∆\∆∆∆

کمرے کی کھڑکی کھول کے دونوں باہیں پھیلائیں صبح کی
ٹھنڈی ہوا کا سواگت کیا اور مٹی کی بھینی بھینی خوشبو کو اپنی
سانسوں میں اتار کر اس خوبصورت صبح کی شروعات کی

بس ایک یہ احساس ہمارے وطن کے علاوہ دنیا کے کسی کونے
میں نہیں مل سکتا
آنکھیں بند کئے سرشار سا مسکرا کر بولی
ہوا کے جھونکے سے بال چہرے پر بکھرنے لگے انہیں کان
کے پیچھے کرتے ہوئے آہستہ سے آنکھیں کھولیں۔۔

پہلے فلور کے اس روم کی کھڑکی گارڈن کی جانب کھلتی تھی

۔۔۔اور سامنے کا نظارہ بے حد دل فریب تھا۔۔

رنگ برنگے پھول اور اُن پھولوں کی تازہ مہک دل کو چھونے

والی تھی۔۔۔۔۔

ذینب کا کہنا تھا کہ بہت زیادہ فلمیں دیکھ دیکھ کر وہ ایسی ہوگئی

ہے کے ہر جگہ خود کو ہیروئن سمجھ کر سین شروع کردیتی ہے

لیکن حقیقت میں اُسے اپنے ہر لمحے کو جینا اُسے محسوس کرنا

پسند تھا۔۔۔۔۔

کچھ اس عمر کا بھی قصور تھا جو خواب بننا سکھا دیتی ہے

گھڑی پر نظر ڈالی تو نو بج رہے تھے۔۔۔۔اس نے کھڑکی کے پردے برابر کیے اور اپنے کپڑے لے کے جلدی سے واشروم میں گھس گئی۔۔۔۔۔۔

اگر اور زیادہ دیر ہوتی تو زینب اسکی کلاس لگا دیتی وہ بھی اس کے سسرال والوں کے سامنے۔۔۔۔

بلیک شارٹ شرٹ اور گرے پینٹ میں بالوں کو فولڈ کر کے کلپ میں قید کیا کانوں میں بلیک چھوٹے چھوٹے ٹاپس پہن کے بنا کسی میک اپ کے جلدی سے روم سے باہر نکلی۔۔۔۔۔

سیڑھیاں اُتر کر نیچے جانے ہی لگی تھی کے سامنے سے خوشی کو سامنے والے روم سے باہر نکلتا دیکھ رک گئی۔۔۔۔

کہاں سے آرہے ہو آپ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس نے جھک کر خوشی کے گال پر پیار کرتے ہوئے مسکرا کر پوچھا۔۔۔

خوشی چاچو کو جگانے گئی تھی اُن کے لیے یہ کارڈ بنایا ہے۔۔۔۔

لیکن وہ تو اٹھ ہی نہیں رہے۔۔۔

خوشی نے معصومیت سے کہتے ہوئے ڈرائنگ پیج اس کی طرف بڑھایا نین اس کے کارڈ کو دیکھ کر مسکرائی جس پر بڑی سی اسمائیلی میں پیلا رنگ بھرا ہوا تھا اور آس پاس کالے رنگ

کے ڈاٹس بنے ہوئے تھے اُسے وہ کارڈ خوشی کی طرح ہی بے حد کیوٹ لگا

جب کے خوشی کی دُوسری بات کے اس کے چاچو یعنی داؤد گھر پر ہے یہ جان کر اُسے حیرت ہوئی

آپ کے چاچو گھر آگئے ہیں۔۔۔۔۔۔۔

اس نے آہستہ سے پوچھا۔۔۔پتہ نہیں کیوں لیکن دل کے دھڑکنے کا انداز بدلا۔۔۔

ہاں۔۔۔۔۔وہ تو اپنے روم میں ہی سو رہے ہیں۔۔۔۔۔۔۔

خوشی نے سر ہلاتے ہوئے بتایا۔۔۔

ٹھیک ہے تو آپ کا یہ کارڈ آپ کی طرف سے میں انہیں دے دیتی ہوں اور اُن سے یہ بھی کہوں گی کے وہ آکر آپ کو تھینکس بولے۔۔۔۔۔۔۔۔۔اوکے

اس نے اتنے ہی دھیرے سے کہا

اوکے آنٹی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

خوشی نے ہنستے ہوئے سر ہلایا جب کے آنٹی کہنے پر نین نے اُسے گھورا۔۔۔۔۔

آنٹی نہیں بلاؤ مجھے۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ برا سا منہ بنا کے بولی تو خوشی اس کے انداز پر کھلکھلا اٹھی

تو پھر کیا بلاؤں۔۔ مما نے تو کہا تھا آپ خوشی کی آنٹی ہو

خوشی نے اُنگلی ٹھوڑی پر رکھ کر سوچتے ہوئے کہا

وہ آپ کے کون ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

اس نے آنکھوں سے دروازے کی جانب اشارہ کرتے ہوئے

دھیمے لہجے میں پوچھا۔۔۔۔۔۔۔خوشی نے اس کے اشارے

پر گردن موڑی

وہ تو خوشی کے چاچو ہے نا۔۔۔۔۔۔

خوشی نے دوبارہ اُسے دیکھتے ہوئے جواب دیا

تو میں آپ کی چاچی۔۔۔۔۔۔۔

اس نے خوشی کے کان کے قریب ہو کر کہا چہرے پر آنے والے حیا کے رنگ بے حد پیارے تھے جب کے اپنے کان میں گُدگُدی محسوس کر کے خوشی ایک دفعہ پھر کھلکھلا کر ہنس دی

آپ خوشی کی چاچی ہو۔۔۔۔۔۔۔

خوشی نے چہک کر پوچھا۔۔۔۔ نین نے ہنستے ہوئے سر ہلا دیا اپنی اس حرکت پر خود بھی بہت ہنسی آئی

لو یو چاچی۔۔۔۔۔۔۔

خوشی اس کے گال پر کس کر کے وہاں سے بھاگ گئی

نین اُسے ہنس کر دیکھتی کارڈ سے اپنا چہرہ چھپا گئی

دھیان داؤد کی جانب گیا تو وہ کارڈ ہاتھ میں لیے اس روم کی طرف بڑھی۔۔۔۔

دروازے پر دستک دینے کے لیے ہاتھ بڑھایا تو دل کی دھک دھک میں اضافہ ہوا۔۔۔۔ وہ اُلجھ کر دروازے کو دیکھنے لگی کے آخر وہ اتنا نروس کیوں ہو رہی ہے۔۔۔۔۔۔۔ پھر سر جھٹک کر دروازے پر دستک دی۔۔۔۔۔ لیکن کوئی جواب نہیں ملا۔۔۔۔۔۔

اس نے دوبارہ سے دستک دی اور اب کے زرا زور سے

۔۔۔تب نیند سے بھاری آواز میں صرف ہمم سنائی دیا اور اس

ہمم پر بغیر دھیان دیے وہ اندر چلی آئی۔۔۔۔۔۔

سامنے دیکھا تو وہ بیڈ پر اوندھے منہ سویا تھا وہ بھی بغیر شرٹ

کے۔۔اس کی آنکھیں ایکدم سے پھٹی اور اس نے جلدی سے

منہ پھیرا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ شرمانے والی لڑکی نہیں تھی لیکن اتنی بولڈ بھی نہیں تھی

کے اُسے شرٹ لیس دیکھنے کے بعد وہاں رکتی۔۔۔۔ تبھی

...جلدی سے روم سے باہر نکل گئی۔

دروازے سے باہر نکل کر دروازہ بند کیا اور اپنی سانس بحال

کرنے لگی۔۔۔۔

لیکن وہ اُسے دیکھنے کو اتنی بیتاب تھی کے اب اسے ملے بغیر جانا بھی نہیں چاہتی تھی اور اس کے جاگ کر نیچے آکر مِلنے تک کا اِنتظار بھی نہیں کرنا چاہتی تھی

تبھی کچھ پل رک کر پھر سے دستک دی۔۔۔۔ لیکن سونے والا بڑا ڈھیٹ بن کر سویا تھا ٹس سے مس نہیں ہوا

نین جھنجھلا گئی وہ اس سے ملنے کے لیے اتنی بے چین تھی اور داؤد کو کوئی فرق ہی نہیں پڑ رہا تھا۔۔۔اس نے غصے میں بہت زور سے دروازہ بجایا لیکن اِب بھی کوئی اثر نہیں ہوا وہ مایوس ہو گئی اور بجھے دل کے ساتھ ہاتھ نیچے کر لیا۔۔

وہ جانے کے لئے پلٹنے ہی لگی کے ایکدم سے دروازہ کھلا ۔۔اس نے سانسیں روکی۔۔۔۔

وہ اب بھی شرٹ کو یُونہی ڈالے کھلے بٹنوں کے ساتھ اس کے سامنے کھڑا تھا لیکن نین کا دھیان اب صرف اس کے چہرے پر تھا۔۔۔

اس کی بیچینی حیرت میں اور حیرت صدمے میں بدلی۔۔۔

داؤد کو آٹھ دس مہینے پہلے سرسری سا دیکھا تھا وہ بھی تصویر میں اور اس وقت سے اس کی کافی اچھی امیج بنی ہوئی تھی لیکن وہ اتنا بدل گیا۔۔آنکھیں۔۔رنگ۔چہرہ۔۔۔۔ شیو بال۔۔سب اس قدر بدل گئے۔۔حیرت ہی حیرت تھی

اومائے گاڈ۔۔۔۔

اس کی صدمے سے بھرپور چیخ کے اثر میں وہ ایک دم دو قدم پیچھے ہوا اب تک جو نیند باقی تھی وہ آنکھوں سے غائب ہو گئی۔

داؤد۔۔۔یہ تمھیں کیا ہو گیا۔۔۔۔۔

وہ صدمے سے اُسے دیکھتی آگے بڑھی

وہ پھر پیچھے ہوا حیران پریشان سا۔۔۔۔۔یہ کیا بلا صبح صبح سر پڑی تھی

تم ڈی ڈی ایل جے کے شاہ رخ سے ایکدم میں ہوں نہ کے سنیل شیٹی کیسے ہو گئے۔۔۔۔۔۔۔

میری امیجینیشن اتنی غلط کیسے ہو گئی

میں تو تمہیں ڈریم مین سمجھی تھی مگر تم تو وائلڈ مین نکلے۔۔

میں تو تمہیں پرنس چارمنگ سمجھ رہی تھی تم تو بھلال دیو نکلے

وہ بھرپور حیرت کا مظاہرہ کرتی بنا رکے آگے بڑھ رہی تھی

اور وہ بے سود پیچھے ہوتے ہوتے بیڈ سے ٹکرا کے اس پر گرا

تھا۔۔۔

یا اللہ یہ نہیں ہو سکتا۔۔۔۔۔۔یہ کوئی فریب ہو۔۔۔۔میرا

کوئی برا خواب ہو۔۔۔۔میں جاگ جاؤں اور یہ آدمی غائب

ہو جائے۔۔۔میں بارہ رکعت شکرانہ ادا کروں گی۔۔۔

بس مجھے اس ڈراؤنی شکل سے نجات مل جائے

اب وہ اوپر چہرہ کیے دہائی اور دعائیں کیے جا رہی تھی

جب کے وہ سنبھل کر سیدھا ہوا اور اُسے غصے سے گھورا خود کو

اتنا برا بھلا کہا جانے پر۔۔

مانا کے وہ لوفروں والے حلیے میں رہتا تھا لیکن اِس کی اٹریکٹیو

پرسنلٹی کے پیچھے گھومنے والی لڑکیوں کی کمی نہیں تھی۔۔

اے بنا بریک کی سائیکل۔۔۔ بنا بھیجے کی کھوپڑی۔۔۔ منہ بند

کر اور آنکھیں کھول۔۔۔۔ اپن داؤد نہیں ہے۔۔۔

وہ جھٹکے سے کھڑا ہو کر اس کے سامنے آ کر غصے سے بولا نین

ایک پل کو گھبرا گئی۔۔۔ سانس روک لی اور اگلے ہی لمحے

خوشی سے چہک اٹھی

تم سچ میں داؤد نہیں ہو۔۔۔یااللہ تو بڑا عظیم ہے رحیم ہے اتنی جلدی میری دعا قبول کرلی۔۔۔۔

اس کی بات سن کر وہ خوشی سے دوہری ہوگئی جب کے ساحل کو یہ اپنی مزید انسلٹ لگی۔۔۔۔

ایک منٹ۔۔۔۔۔اگر تم داود نہیں ہو تو پھر کون ہو۔۔۔۔۔

اس نے حیرت سے سوال کیا وہ اس گھر میں رہ چکی تھی یہاں سب کو جانتی تھی یہاں تک کہ عشرت اور شیرین کے بھائیوں کو بھی بس اس شخص کو نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔

ہم بتاتے ہے نین۔۔۔۔۔۔

عباس صاحب جو ساحل سے بات کرنے آئے تھے اس کا سوال سنا تو ایک پل رک کے اندر آئے نین بھی اُن کی جانب متوجہ ہوئی جب کے وہ اب وہاں سے ہٹ کر وارڈروب کی طرف بڑھا۔۔۔اور اس کا نام سن کر جان چکا تھا کے وہ کون ہے

یہ ساحل ہے ہمارا بیٹا داؤد کا بھائی اور آپ کی اس فیمیلی کا اہم حصہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

انہوں نے مسکراتے ہوئے نین سے اس کا تعارف کرایا یہ جب کے وہ حیرت سے اُسے دیکھ رہی تھی

پر بڑے ماما میں نے انہیں پہلے کبھی نہیں دیکھا۔۔۔۔۔۔۔

وہ حیرت ظاہر کرتے ہوئے بولی۔۔۔وہ۔ مسکرا

یے۔۔۔۔جب کے ساحل نے دانت بھینچے وارڈروب کا ڈور

بند کیا اس کے عزت دینے پر جب کے کچھ دیر پہلے وہ وائلڈ

مین، ڈاکو اور ڈراؤنی شکل والا آدمی تھا

کیوں کے بیٹا یہ ہمارے گھر تب آیا جب آپ یہاں نہیں

لنڈن میں تھی۔۔۔۔۔

اُنہوں نے اب بھی مختصر جواب دیا اس کا کنفوجن جہاں کا

وہیں تھا کے

بڑے ماما می نے آخر اتنا لیٹ بے بی پلان کیوں کیا اور یہ اچانک اتنا بڑا کیسے ہو گیا۔۔۔

وہ ساحل کو دیکھ کر سوچنے لگی جو عمر میں داؤد کے برابر ہے لگتا تھا۔۔۔اب عبّاس صاحب کے بیٹا اور داؤد کا بھائی کہنے پر تو وہ معصوم یہی سوچ سکتی تھی اور۔ اگر اس کی سوچ عبّاس صاحب تک پہنچ جاتی تو وہ غش کھا کر گر جاتے

اچھا بڑے ماما میں نیچے جاتی ہوں سب راہ دیکھ رہے ہوں گے اور ممی تو سمجھے گی کے میں اب تک سو رہی ہوں

وہ جلدی سے اس سوچ سے جان چھڑا کر بولی۔۔انہوں نے مسکرا کر سر ہلا دیا تو جلدی سے باہر نکل گئی۔۔۔

اور تم کہاں تھے رات بھر۔۔۔۔۔۔

نین کے جاتے ہیں اُن کا لہجہ بدلا وہ واشروم میں جاتے جاتے رک گیا

یہیں تھا بستر میں۔۔۔۔۔

لاپرواہی سے جواب دیا جس پر عبّاس صاحب نے غصّے سے اُسے گھورا

بستر پر تو تم رات تین بجے کے بعد تھے اس کے پہلے کہاں تھے۔۔۔۔۔۔ایسے کونسے ضروری کام ہوتے ہیں تمہیں جو رات رات تک۔ ختم ہونے کا نام نہیں لیتے۔۔۔۔۔ جتنا یہ

آوارہ گردي کرتے ہوا تنی سنجید گی سے اگر پڑھائی یا بزنس کو لے کر کچھ سوچتے تو اب تک کچھ نہ کچھ بن گیا ہوتا تمہارا۔۔۔۔

وہ غصے سے پھٹ پڑے وہ سر جھکائے سنتا رہا۔۔

تیار ہو کر نیچے آو جلدی۔۔۔۔۔۔میں نے کالج میں بات کر لی ہے ایم بی اے میں۔ایڈ مشن ہو جائے گا تمہارا۔۔۔۔۔۔اور کوئی نہ نہیں ہو گی اب

اُسے حکم سنا کے وہ روم سے نکل گئے اور ساحل نے ہاتھ میں پکڑے کپڑوں کو بیڈ پر پھینکا یہ عجیب مصیبت تھی کے وہ اور

داؤد اُسے پچیس سال کی عمر میں پڑھانے کے پیچھے پڑ گئے تھے۔۔

اور پڑھائی کے تو نام سے ہی اُسے مرچی لگتی تھی۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

وہ نیچے آئی تو ناشتا لگایا جارہا تھا اور پورے گھر میں گھی کی سوندھی سوندھی مہک پھیلی ہوئی تھی۔۔۔ وہ اپنی نانو سے پیار لے کر کچن میں چلی آئی جہاں عشرت اور شیرین کے ساتھ زینب اور رابعہ بیگم بھی کچھ نہ کچھ کرنے میں بزی تھی۔۔۔

Good morning everyone------

وہ پر جوش سی بولی اُس کی مسکراہٹ نے ماحول میں خوشگواری بھر دی۔۔۔۔۔اُس کے آنے پر عشرت اور شیرین کا منہ بن گیا رابعہ بیگم نے مسکرا کر اُسے پیار کیا جب کے اُسے پینٹ شرٹ میں دیکھ زینب سے غصے گھورا

کیا بن رہا ہے بڑی مامی۔۔۔خوشبو تو بہت ہی اچھی آرہی ہے۔۔۔

وہ لمبا سانس لیتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔

اپنی بہو کے لیے خاص دیسی گھی کے لڈّو بنائے ہے۔۔۔

رابعہ بیگم اُسے ہنس کر دیکھتے ہوئے بولی۔۔

سچی۔۔۔واؤ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ چہک کر بولی اور اُن کے آگے سے ایک لڈّو اٹھا کر کھانے لگی

ویسے نین۔۔۔دیسی گھی میں کتنی کیلوریز ہوتی ہے پتہ ہے نا۔۔۔

عشرت نے جتاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

ہاں بھابھی۔۔۔۔لیکن اِب اس چکر میں اپنا دل تو نہیں مار سکتے نا۔۔۔۔۔۔۔۔ہونے دو جو ہوتا ہے۔۔۔۔

وہ لاپرواہی سے کہتی لڈو کھانے لگی دونوں تو اُسے دیکھ کر رہ گئی۔۔۔۔ودونو اپنے فگر کے لیے کتنی قربانیاں اور کتنی

کوششیں کرتی رہتی تھی۔۔۔اور ایک نین تھی جو کھانے کی اتنی شوقین ہونے کے بعد بلکل سلم اور فٹ ہی نہیں خوبصورت بھی تھی۔۔۔۔۔

اُسے بے فکری سے لڈو کھاتے دیکھ اُن دونو کے منہ میں بھی پانی آنے لگا لیکن ہائے رے موٹاپے کا ڈر۔۔۔۔۔۔۔

دونوں منہ بسور کر کام میں لگ گئی

کہا تھا نا تم سے کے یہاں ڈوپٹے والے سوٹ پہننا۔۔۔۔۔

زینب پیچھے ہو کر اُسے آہستہ آواز میں بولی۔۔۔۔۔۔۔۔

ممّی۔۔۔۔مجھ سے نہیں سنبھلتے نا ڈوپٹے پتہ تو ہے آپکو۔۔

وہ بھی آہستہ سے منہ بنا کر بولی۔

کیا باتیں ہو رہی ہے ماں بیٹی میں۔۔۔۔۔

رابعہ بیگم دونوں کو بحث میں دیکھ کر بولی۔۔۔۔

کچھ نہیں بھابھی بس اسے سمجھا رہی تھی کے اب ذرا اپنی اُٹ پٹانگ حرکتیں چھوڑ کر سلیقہ مند بن جائے۔۔۔۔۔ کپڑے دیکھیں کیسے پہنتی ہیں۔۔۔۔۔۔

زینب نے نین کو۔ خفگی سے دیکھتے ہوئے کہا۔

کوئی نہیں جیسی ہے ویسے ہی رہنے دو اُسے یہ ایسے ہی بہت پیاری ہے۔۔

رابعہ بیگم نے محبت سے کہا تو نین نے گردن اکڑ کے اپنی ماں کو دیکھا

دیکھا آپ کو تو میری کوئی قدر ہی نہیں ہے۔۔۔۔

وہ زینب کو سناتی لاڈ سے رابعہ بیگم کے گلے لگ گئی وہ ہنس کر اُس کی پیشانی پر پیار کرنے لگی۔

Zubi Novels Zone

اور تمہیں بھی زیادہ پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے میں بلکل بھی پرانے زمانے کی ساسوں کو طرح نہیں ہوں۔۔ بلکہ میں بہت ہی ماڈرن ساس ہوں۔۔۔

میں نے اپنی جیا کو کبھی نہیں روکا تو نین کو کیوں روکوں گی۔۔۔یہ بچوں کی زندگی ہے انہیں ان کے حساب سے جینے دیتے ہے۔۔۔

رابعہ نے زینب کی پریشانی دور کی تو وہ کچھ مطمئن ہوئی۔اور اُن کی بات میں حقیقت تھی اس بات سے شیرین اور عشرت بھی انکار نہیں کر سکتی تھی

تم اپنی بیٹی کے لیے بلکل بے فکر رہو زینب میں اسے کبھی بہو نہیں ہمیشہ اپنی بیٹی سمجھوں گی۔میرا وعدہ ہے تم سے۔۔۔۔۔۔

اُنھوں نے نین کو پیار سے اپنے ساتھ لگاتے ہوئے کہا تو زینب نے نین کو۔دیکھ کر اُس کی خوشیوں کی دعا کی

عشرت اور شیرین اُس کے لاڈ اُٹھتے دیکھ منہ بگاڑ کر زور زور سے ہاتھ چلانے لگیں

ممما۔۔۔۔داؤد بھائی آ گئے ہیں۔۔۔۔۔۔

جیا دوڑتی ہوئی اندر آئی اور پھولے سانس کے ساتھ بولی نظریں نین پر تھی جو خوش ہونا چاہتی تھی لیکن نا چاہتے ہوئے بھی چہرہ بلش کرنے لگا

اس کی تو خبر لیتی ہوں میں۔۔۔۔۔

رابعہ بیگم ہاتھ صاف کرتی ہوئی باہر نکلیں۔۔۔

جائیں بھابھی۔۔۔۔آپ کے وہ آ گئے ہیں۔۔۔۔

جیا نے قریب ہو کر اُس سے کندھے سے کندھا ٹکراتے ہوئے شرارت سے کہا۔۔زینب بھی مسکرادی

جیا کی بچی۔۔۔۔۔۔۔۔

اُس نے جیا کو گھورا اور اُس کے پیچھے باہر بھاگی۔۔۔

باہر آتے ہی نظر سامنے سے آتے داؤد پر پڑی تو اپنی جگہ پر رک گئی۔۔۔۔وہ ویسا ہی تھا جیسا اُس نے سوچا تھا۔۔جیسا اُس نے چاہا تھا۔۔

امید کے مطابق وہ رابعہ بیگم کی ڈانٹ کھا کر منہ بنا رہا تھا لیکن نین کو دیکھتے ہی خوبصورتی سے مسکرا دیا۔۔۔

مما بس بھی کریں نا۔۔۔۔۔ کیوں بھابھی کر سامنے بھائی کا پہلا امپریشن خراب کر رہیں ہیں۔۔۔۔۔

جیا نے ہے آگے بڑھ کر اپنی مام کو روکا۔۔۔اس طرف داری پر داؤد نے اُسے فلائنگ کس بھیجی رابعہ بیگم سر نفی میں ہلاتی واپس کچن کی طرف چلی گئی اور داؤد نین کی طرف بڑھا

آج تو ہمارے گھر کے نظارے ہی الگ ہے۔۔۔

وہ اُسے دیکھ کر مسکراتے ہوئے بولا

اب فرصت ملی آپکو۔۔۔ مہمان آپ ہے یا ہم۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ دونوں ہاتھ سینے پر رباندھے خفگی سے بولی داؤد نے اُس کا نازک ہاتھ تھاما

بہت بہت معذرت کرتا ہوں اپنی اس مہمان سے لیکن کیا کروں یار ایمر جنسی تھی۔۔۔۔ ورنہ تم سے زیادہ تو مجھے جلدی تھی یہاں آنے کی۔۔۔۔۔۔ کیوں جیا۔۔

اُس نے جیا سے اپنی سائیڈ مانگی

میں نہیں بولتی دو کبابوں میں۔۔۔۔۔۔۔

وہ مسکرا کر بال جھٹکتے وہاں سے غائب ہوئی

باتیں بنا رہے ہے ایس پی صاحب۔۔۔۔۔۔۔ لیکن معافی نہیں ملنے والی آپکو۔۔۔۔۔۔

نین نے اُس سے اپنا ہاتھ چھڑایا اور پھر آس پاس نظر ڈالی

تم سے ملنے کے چکّر میں ایک راؤڈی کو داؤد سمجھ لیا تھا میں نے

۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ دھیمی آواز میں جس طرح بولی داؤد نے ہنس کر سر نفی میں ہلایا

کیا یار نین ذرا نہیں بدلی تم۔۔۔۔۔۔

وہ ہنستے ہوئے بولا تو نین بھی ہنس دی۔۔۔

وہی تو۔۔۔۔ میں نے سوچا تم اتنے کیسے بدل گئے۔۔۔۔۔۔

وہ تو اس نے وقت پر بول۔دیا کے میں داؤد نہیں ہوں ورنہ مجھے ہارٹ اٹیک آجاتا۔۔۔۔۔

وہ دل پر ہاتھ رکھے بھرپور ایکٹنگ کرتے ہوئے بولی داؤد نے مسکرا کر گہرا سانس کیا

اب اتنا برا نہیں ہے میرا بھائی۔۔۔۔۔۔

اُسے ساحل کے۔لیے برا لگا

ہاں لیکن میرے ڈریم مین جیسا نہیں ہے نہ وہ۔۔۔۔

وہ تو کوئی جیل سے بھاگا ہوا قیدی لگتا ہے۔۔۔۔۔

نین نے منہ کے زاویے بگاڑ کے کہا داؤد ایکدم سے سنجیدہ ہو گیا۔۔اور پھر ذبردستی مسکرا کر سر جھٹکا

میں تو تمہارے ڈریم مین جیسا ہوں نہ۔۔۔۔۔۔۔

وہ مسکرا کر معنی خیز انداز میں بولا تو نین نے مصنوعی کھانسنے لگی

پہلے مہمان کے مزاج بھی پوچھ لیا کرتے ہے
نین نے اُسے شرمندہ کرنا چاہا۔۔۔

مہمان والا لیبل ہٹ جائے مزاج پوچھنے کا مزا تب آئے گا۔۔۔
فلحال میری بات کا جواب دو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔
وہ شرارت سے بولا

ابھی میں نے تمہیں ٹھیک سے دیکھا نہیں۔۔۔۔۔۔

نین نے ہنسی ضبط کیے منہ موڑا۔۔داؤد ہنس دیا

ٹھیک ہے پھر میں تھوڑا فریش ہو کر اچھے سے ریڈی ہو کر آتا ہوں اس کے بعد مجھے غور سے دیکھنا اور بتانا کے میں تمہارے ڈریم مین جیسا ہوں یا نہیں۔۔۔۔۔۔۔
وہ مسکراتا ہوا بولا اور اُسے دیکھتا ہوا کچن کی طرف بڑھ گیا۔۔۔نین نے مسکراتے ہوئے آنکھیں میچ لی۔۔۔۔

وہ کچن میں آکر زینب سے ملا۔۔۔

کیسے ہو۔۔۔۔۔۔۔۔

زینب نے اُس کی۔پیشانی چومتے ہوئے پوچھا

کیسا لگ رہا ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

داؤد نے بالوں میں ہاتھ گھماتے سٹائل سے کہا

ماشاءاللہ۔۔۔۔۔آخر بھتیجے کس کو ہو۔۔۔۔۔

زینب اُس کی بلائیں لیتے ہوئے بولی اور دونوں ہنس دیے

انکل نہیں آئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

داؤد نے ساتھ رکھے برتن سے مٹر اٹھا کر منہ میں ڈالتے ہوئے پوچھا

کہاں فرصت ہے اُنہیں اپنے کاموں سے۔۔۔۔۔۔

نہایت بورنگ بندہ ڈھونڈا تھا تمہارے دادا جی میرے لیے۔۔۔

زینب نے منہ بنا کے کہا تو وہ مسکرا دیا

وہ تو ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔ لیکن فکر نہ کریں وہ آپ کو لے گئے ہم اُن کی بیٹی کو لے آئے گے تب تو آنا پڑیگا نا اُنہیں۔۔۔ داؤد نے ہنس کر کہا زینب مسکرا دی لیکن دل میں سوچنے لگی کے کیا واقعی ایسا ہو گا

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

کدھر لے کر جا رہی ہے یار۔۔۔۔۔۔۔

وہ بیزاری سے بولا خوشی اُس کے ہاتھ پکڑے اُسے کھینچتی جا رہی تھی بنا بتائے

وہ اُسے نین کے کمرے تک لے آئی اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے دستک دی تو نین نے دروازہ کھولا دونوں کی نظریں ملی اور دونوں نے ایک دُوسرے کو۔ ناگواری سے گھورا

اِدھر کیوں لائی میرے کو۔۔۔۔۔

ساحل نے خوشی سے اپنا ہاتھ چھڑا کر بولا

خوشی کو فیملی البم کے لیے آپ دونوں کی فوٹو لینی ہے۔۔۔۔۔

خوشی میں۔ مسکرا کر موبائل دکھاتے ہوئے کہا

فوٹو لینی ہے تو ایسی لے نا اس کے ساتھ کیوں۔۔۔۔

ساحل نے نا گواری سے کہا نین نے آنکھیں چھوٹی کیے اُسے گھورا

کیوں کے آپ خوشی کے چاچو ہو اور یہ خوشی کی چاچی ہے ۔۔۔۔ جیسے ممی پاپا اور بڑے ممی پاپا ہے ویسے۔۔۔۔

خوشی نے اُسے اطلاع دی ساحل اُس کی بات پر حیران ہوا جب کے نین کے سارے طبق روشن ہوئے۔۔۔اُس کی آنکھیں حیرت سے پھٹی۔۔۔۔اپنی صبح کی حرکت یاد کر کے زبان دانتوں میں دبائی

کس نے بولا تیرے کو ایسا۔۔۔۔۔۔۔۔

ساحل نے حیرت سے پوچھا خشیت جواب دے کر نین کی

بیوقوفی بتاتی اُس کے پہلے گی نین نے اُسے اپنی طرف کھینچ لیا

ساحل حیرت سے دیکھتا رہ گیا

خوشی بیٹا۔۔۔۔۔۔۔ایسے نہیں کہتے گندی بات۔۔۔۔۔

وہ زبردستی مسکرا کر بولی خوشی کی۔ معصوم صورت پر اُلجھن

پھیلی

لیکن آپ نے۔۔۔۔۔۔۔۔

اُس نے جواب دینے کو منہ کھولا تو نین نے اُس کے لبوں اور

اُنگلی رکھ دی

میں نے کہانا ایسے نہیں بولنا۔۔۔۔۔۔آپ اچھے بچے نہیں ہو۔۔۔۔۔۔آپ چلو میں آپکو کچھ دکھاتی ہوں۔۔۔۔۔۔

وہ جلدی سے اُسے روک کر ایک نظر ساحل کے خطرناک تاثرات پر ڈالتی خوشی کے ساتھ وہاں سے فرار ہوئی اس سے پہلے کے اُس کی پول کھلتی۔۔۔۔۔۔۔

ساحل سارا معاملہ تب بھی سمجھ گیا۔۔۔اور سر جھٹکتے سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا۔۔۔۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔ

ایسے کیا دیکھ رہے ہو۔۔یہ چابی لو اور سٹارٹ کرو

باہر ایک نئ مہنگی بائیک کھڑی تھی اور عبّاس صاحب کے دیکھنے سے ہی وہ سمجھ گیا تھا کے وہ بائیک کس کے لئے ہے۔۔۔اُنہوں نے چابی آگے بڑھائی تو۔وہ سنجید گی سے اُنہیں دیکھنے لگا

میرے کو یہ نہیں چاہئے ساب۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ بیزار سے لہجے میں بولا انہوں میں دکھ سے اُسے دیکھا

کیوں۔۔۔پسند نہیں آئی۔۔۔۔۔۔۔

پسند اس گھر کے لوگو کو نہیں آئیگا۔۔۔۔۔۔۔

وہ فوراً بولا

مجھے نہیں پرواہ کسی کی۔۔۔۔۔ تم اور داؤد میرے لیے برابر ہو۔۔۔اگر میں اس کے لیے کچھ کر سکتا ہوں تو تمہارے لیے کیوں نہیں۔۔۔۔۔ تم۔اسی سے کالج جاؤ گے

عبّاس صاحب نے اُس کے انکار کو اہمیت نا دیتے ہوئے کہا

ایسا کر کے سب کی غلط فہمی کو سچ مت بناؤ ساب۔۔۔کے اپن کو آپ کی دولت کا لالچ ہے۔۔۔۔۔۔۔ آپکو منع نہیں کر سکتا اس لیے اس گھر میں ہوں۔۔ ورنہ سب کی حقارت بھری نظریں برداشت نہیں ہوتی میرے سے۔۔۔۔۔

وہ نظریں جھکائے ضبط سے بولا

تم ایسا کیوں سوچتے ہو ساحل۔۔۔۔۔میں باپ ہوں تمہارا

اُنہوں نے افسوس سے اُسے دیکھا

۔۔۔۔میرا کوئی باپ نہیں ہے۔۔۔۔۔

وہ آنکھیں بند کئے سرد لہجے میں روانی سے بولا

کچھ تو ہوں نا۔۔۔کیا اتنا حق نہیں مجھے۔۔۔۔۔۔۔۔

اانہوں اُس کے کندھے اور ہاتھ رکھا

اتنا چھوڑ کے باقی سب حق ہے۔۔۔۔۔۔۔آپکا یہ پیار لوگو کو

احسان دکھے گا۔۔۔اب کچھ مت بولو اپن کو یہ نہیں چاہیے

وہ سر اٹھا کر بولا عبّاس صاحب ہار گئے

بس کچھ دن رک جاؤ۔۔۔۔۔ہوائی جہاز خریدوں گا اپنے لیے۔۔۔۔

وہ مسکرا کر بولا

تو اب میں اس کا کیا کروں۔۔۔۔۔۔۔

عبّاس صاحب نے اُسے خفگی سے دیکھا

اس پر آپ داؤد کی ماں کو لونگ ڈرائیو۔پر لے کے جاؤ

اوہ اُنہیں ونک دیتے ہوئے کہ کے باہر چلا گیا وہ محض اُسے گھور کر رہ گئے۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔ

داؤد فریش ہو کر کچھ دیر نین اور زینب کے ساتھ باتیں کرتا رہا۔۔۔اور پھر گھر سے نکل گیا۔۔۔اُسے اُس لڑکی کی فکر ستا رہی تھی جس کا وہ نام تک نہیں جانتا تھا۔۔۔

پچھلے تین دن میں اُس کی سوچیں صرف اُس لڑکی پر اٹک کر رہ گئی تھی

ایک وجہ یہ تھی کے وہ اُس کے لیے ایک سسپنس تھی۔۔۔۔

ایسا راز جس کے حل ہونے کا اُسے کوئی سرا نہیں مل رہا تھا اور یہی چیز اُس کے۔لیے چیلنج بن گئی تھی۔۔

وہ اپنے خاص لوگوں کو مہاراشٹر کے ہر حصے میں اُس لڑکی کی معلومات حاصل کرنے پر لگا چکا تھا۔۔۔

ہماری ہر کوشش کے باوجود اُس لڑکی میں کوئی امپرووومنٹ نظر نہیں آرہی ہے۔۔۔۔اُسے ہوش ہی نہیں آرہا ہے۔۔۔مجھے لگتا ہے اُسے جینے کی خواہش ہی نہیں
پایل نے پریشانی اور دکھ سے کہا۔۔۔۔۔

نہیں پایل اگر اُس میں جینے کی خواہش نہیں ہوتی تو وہ اب تک سانسیں نہیں لے رہی ہوتی۔۔۔۔۔۔۔اتنی مشکلوں کے باوجود اگر اُس کا دل دھڑک رہا ہے تو ضرور اس کے پیچھے خدا کی رضا ہے۔۔۔۔۔۔

اُس کی زندگی لکھی ہے پایل۔۔۔۔۔۔

داؤد نے پر سوچ انداز میں کہا وہ ابھی بات ہی کر رہے تھے
کے نرس دوڑی دوڑی باہر آئی اور فلک کی حالت بگڑنے کی
اطلاع دی۔۔ پایل کے ساتھ داؤد بھی چونک گیا اور دونوں
ہڑبڑا کر اندر بھاگے
نرس اور وتینوں اندر گئے تو وہ بیڈ پر بغیر پانی کی مچھلی کی طرح
تڑپ رہی تھی۔۔۔۔۔

اُس کا پسینے میں بھیگا وجود جھٹکے کھا رہا تھا
آنکھیں برس کر بالوں کو نم کر رہی تھی
بے ہوشی میں سر زور زور سے بستر پر پٹخ رہی تھی۔۔

اور پیروں کے تلوے بیڈ کے آخر پر لگے لوہے کہ پائیوں کو دھکیل رہے تھے۔۔۔

گلے سے گھٹی گھٹی آواز نکالنی کوشش کر رہی تھی

نرس نے اُس کے دونوں بازو جکڑے اُسے بیڈ سے لگائے پکڑ رکھا تھا اور ڈاکٹر پایل ہڑ بڑا کر انجیکشن میں دوائی بھر رہی تھی۔۔۔۔

جب کے داؤد اُس کی حالت دیکھ کر قدم قدم پیچھے ہوتا دیوار سے لگ گیا تھا۔۔۔

اُس کا مضبوط دل زوروں سے دھک دھک کر رہا تھا۔۔۔۔

اُس کی آنکھیں یہ منظر دیکھنے کی ہمت نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔

اُس نے ہاتھ سے چہرہ رگڑتے ہوئے نظریں بیڈ سے ہٹا کر ایل ای ڈی سکرین کی طرف کرلی جہاں اُس کی اُکھڑتی سانسوں سے وہاں چلتی لکیروں کے گراف اوپر نیچے ہو رہے تھے۔۔۔۔

اُس کی یہ حالت ظاہر کرتی تھی کے اس نے کوئی بہت بڑا درد سہا ہے جو ساری دنیا سے غافل ہونے کے بعد بھی اُسے اندر ہی اندر تڑپاتا ہیں
جیسے وہ اُن لمحوں کو پھر سے محسوس کر کے خود کو بچانے کی کوشش میں جان لگادیتی ہے

ڈاکٹر کے انجیکشن لگانے کے بعد بھی اُس کے وجود کی تڑپ کم نہیں ہوئی۔۔۔۔۔۔اُس کے ہاتھ پیر حرکت کرتے رہے لیکن جب ذہن مکمل گنودگی میں جانے لگا تو وہ دھیرے دھیرے پر سکون ہو گئی۔۔

اسکرین پر نارمل ہوتی لکیر کو دیکھ کر داؤد نے بیڈ پر نظر ڈالی ۔۔۔۔اُس کی پیشانی کی لیکریں کم ہونے لگی

دل اُس کی تڑپ کو خود میں۔ منتقل کر لینے کی خواہش کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔

اُسے اپنے سینے سے لگا کر ہر درد سمیٹ لینے کو کہہ رہا تھا۔۔

ڈاکٹر پایل نے آگے بڑھ کر اُس کے کندھے پر ہاتھ رکھا تو وہ اپنی اس نئی اور عجیب سوچ پر حیران پریشان ہوتا خود کو سنبھال کر اُن کے ساتھ باہر نکل گیا

ΔΔΔΔΔΔΔΔ

عشرت نین کے کمرے میں آئی تو دیکھا وہ کھڑکی کے پاس کھڑی بہت غور سے باہر دیکھ رہی تھی تفتیشی انداز میں

کیا دیکھ رہی ہو نین۔۔۔۔۔

عشرت کے پوچھنے پر وہ ہڑبڑا کر سیدھی ہوئی اور پھر سکون کی سانس لے کر ہاتھ سے عشرت کو قریب آنے کا اشارہ کیا وہ

حیران ہوتی اُس کے قریب ہوئی تو نین نے باہر اشارہ کیا

باہر ساحل گارڈن میں جھولے کے سہارے سے کھڑا تھا اور

نظریں جہاں تھی وہاں گھر کی ملازمہ چندہ کھڑی فون پر کسی

سے باتیں کر رہی تھی

ساحل کی صرف نظریں اُس طرف تھی لیکن دھیان کان

میں لگے بڈز سے آتی آواز پر جو نین کی نظروں سے پوشیدہ تھا

اب ساحل کے لبوں پر مسکان دیکھ کر اور اُس کی نظریں چندہ

پر دیکھ کر وہ معصوم تو اپنے مطابق ہی اندازہ لگا سکتی تھی

بھابھی مجھے لگتا ہے اس ماما کے بیٹے کا ہماری میڈ چندہ کے ساتھ افیئر چل رہا ہے۔۔۔۔۔۔

وہ عشرت کے پاس رازدارانہ انداز میں بولی

ہائے اللہ۔۔۔۔۔ تمہیں کیسے پتہ۔۔۔۔۔۔

عشرت نے حیرت سے منہ پر ہاتھ رکھا

وہ دیکھیے کیسے دونوں چپکے چپکے رومانس کر رہے ہیں۔۔۔۔۔۔

نین نے چندا کی طرف اشارہ کیا جو شرما کر اپنی اُنگلی چبا رہی تھی اتفاق سے رخ وہیں تھا جہاں دور ساحل کھڑا تھا

چندا ایسی لگتی تو نہیں تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

عشرت نے چہرے پر ہاتھ رکھے حیرت سے کہا

وہی تو بھابھی۔۔۔ لیکن اُس کو اس راؤڈی کے سوا کوئی نہیں ملا عشق لڑانے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نین نے ساحل کو گھورا۔۔۔ بلیک فیڈیڈ جینس اور بلیک شرٹ میں بلکل موالیوں والا حلیہ تھا اُس کا

کام کے پیچھے یہ گل کھلا رہی ہے ابھی جا کر بڑی ماں کو خبر دیتی ہوں۔۔۔۔

عشرت غصے سے چندہ کو دیکھتی ہوئی بولی

جانے دونابھابھی۔۔۔۔بے چاری معصوم کوضروراس وائلڈ مین نے پھنسایاہوگا۔۔۔۔۔مجھے تو یہ شکل سے ہی ٹھرکی لگتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ویسے آپ یہاں کسی کام سے آئی تھیں۔۔۔۔۔

نین نے اُسے روکتے ہوئے آنے کی وجہ پوچھی تو عشرت دھیان آنے ہڑبڑاکر سیدھی ہوئی

ارے ہاں میں تو بھول ہی گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بڑی ماں نے تمھیں کھانے کے لیے بلانے بھیجا تھا۔۔۔جلدی چلو۔۔۔۔۔

وہ ایکدم سے کرنٹ کھاکراُسے پکڑے اپنے ساتھ لے گئی

ΔΔΔΔΔΔΔ\

وہ گھر میں داخل ہوا تو عباس صاحب کی خطرناک نظروں سے اندازہ ہو گیا کے کالج کا پرنسپل اُنہیں فون کر کے سب کچھ بتا چکا ہے۔۔۔وہ سر جھکائے چور نظروں سے اُنہیں دیکھنے لگا۔۔۔

عباس صاحب نے اُسے دیکھ کر مُٹھی بھینچ لی جب پرنسپل کی بات یاد آئی

بھارت میں کل کتنی ریاستیں ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

پرنسپل نے اُس سے ہر سوال کے جواب میں۔فضول بات سن کر بہت ضبط سے نہایت آسان سوال پوچھا

تو نے کیا میرے کو گوگل سمجھا ہے جو سوال پر سوال کیے جا رہا ہے۔۔۔۔۔ابے میرے کو کیا معلوم کے اِدھر کتنی ریاستیں ہے میں ادھر کا واچ میں دکھتا کیا تیرے کو۔۔۔۔۔
وہ بد تمیزی کی ساری حدیں توڑتے ہوئے بولا۔۔۔۔پرنسپل کا دل چاہا اُسے اٹھا کر پھینک دے۔۔۔اگر عباس صاحب اُن کے دوست نہیں ہوتے اور اُنھوں نے گزارش نہیں کی ہوتی تو وہ اب تک اپنے دل کی خواہش پوری کر بھی چکے ہوتے

تمہیں اس کالج میں ایڈمشن دینے کے لئے تمھاری بیسک نالج جاننا ضروری ہے۔۔۔۔۔۔۔
وہ ضبط و نا گواری سے بولے

تُو جلدی جلدی پوچھ نہ آدھے گھنٹے سے پکار رہا ہے۔۔۔۔۔پرنسپل ہو کر ٹائم کی قدر نہیں۔۔۔۔۔۔

وہ پیر ٹیبل پر رکھتے ہوئے بولا

انسانی جسم میں کتنی ہڈیاں ہوتی ہے۔۔۔۔

اُنہوں نے دانت پیس کر اپنے سامنے رکھے اُس کے جوتے دیکھ کر کہا۔۔وہ پہلی دفعہ مسکرایا

کتنی ہوتی ہے یہ تو اپن کو نہیں معلوم لیکن ایک ایک ہڈی کو کس کس طرح توڑ سکتے یہ اپن سے زیادہ کوئی نہیں جانتا۔۔

وہ بڑی شان سے بولا پرنسپل اٹھ کھڑا ہوا

معاف کرنا۔۔۔۔۔دنیا کے کسی کونے میں تمہارے لیے
کوئی کالج نہیں بنا۔۔۔۔۔۔

وہ غصے سرخ چہرہ لیے اُسے گھور کر بولا ساحل بھی پیر نیچے
کر کے کرسی سے اٹھ گیا

پہلی بات دُنیا گول ہے اس کا کوئی کونا نہیں ہے
سمجھا۔۔۔۔پرنسپل ہو کر اتنا نہیں جانتا تو میرے کو کیا خاک
پڑھائے گا۔۔۔۔۔۔۔

اگر ٹائم ملے نا تو میرے پاس آجانا ٹیوشن لینے۔۔۔۔بات
کرتا ہے۔۔۔۔۔

وہ اُسے ناگواری سے کہہ کر سر جھٹکتا وہاں سے نکلا پرنسپل سر پکڑ کر کرسی پر گر گیا

پرنسپل کی بتائی باتیں یاد کر کے عباس صاحب نے دانت پیس کر اُسے دیکھا یہ تیسرے کالج کی کمپلینٹ تھی

بیٹھو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اُنہوں نے سخت لہجے میں کہا تو باقی سب بھی جو باتوں میں لگے تھے اُس کی طرف متوجہ ہوئے۔۔۔۔۔۔وہاں ساری فیمیلی تھی سوائے داؤد کے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ساحل انجن اتنا گرم دیکھ کے انکار نہیں کر سکتا تھا اس لیے خاموشی سے آ کر اپنی دادی کے پاس والی کرسی پر بیٹھ گیا جہاں عباس صاحب کی نظر اُس پر نا پڑے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

دادی نے اُسے پیار سے دیکھتے ہوئے اُس کے آگے رکھی پلیٹ سیدھی کی۔۔۔

نین کے ساتھ عشرت جیااور شیرین بھی آج اُسے گھور گھور کر دیکھ رہی تھیں۔۔۔ نین نے چندا کے ساتھ اُس کی محبت کی داستان جیسے مرچ مسالا لگا کر تینوں کو سنائی تھی ساحل اُن کے لیے ہاٹ ٹاپک بن گیا تھا

ساحل نے اُن کی نظروں سے زچ ہو کر اُن کو دیکھا ۔۔۔ عشرت اور شیرین تو منہ بگاڑ کر نظریں ہٹا گئی جیا بھی کھانے پر جھک گئی۔۔۔۔

جب کے نین نے پوری بے شرمی سے اُسے اسمائیل دی تھی جس پر وہ دانت پیس کر پلیٹ میں بریانی ڈالنے لگا

نین نے اُس کے حلیے پر غور کیا۔۔۔۔

گھنے بال پیشانی پر بکھرے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بلیک شرٹ کے تین بٹن کھلے تھے گلے میں کالی چین اور چین میں عجیب اوزار نما تین چار پینڈینٹ ڈالے ہوئے تھے۔۔۔ہاتھ میں بھی عجیب عجیب ڈیزائن کے بینڈز پہنے ہوئے تھے۔۔۔اُنگلی میں کالے رنگ کی رنگ تھی جسے دیکھ کر نین نے گندی سی شکل بنائی۔۔۔

نانو۔۔۔۔۔۔۔۔آپکو نہیں لگتا کے داؤد کے بھائی کو کسی

اچھے پرسنلٹی کنسلٹنٹ کی ضرورت ہے۔۔۔۔۔

وہ کہاں چُپ رہنا جانتی تھی۔۔۔۔نانو تو سمجھ نہیں پائی لیکن

جیا عشرت اور شیرین اُس کی بات پر ہنسنے

لگیں۔۔۔۔۔ساحل نے ابرو اچکا کر دیکھا۔۔۔۔۔اور زینب

نے اپنی بیٹی کو گھورنا ضروری سمجھا

مطلب۔۔۔۔۔۔۔

وہ کڑے تیوروں سے اُسے گھور کر بولا

مطلب داؤد کا بھائی ہونے کے حساب سے یہ لک۔ تم۔ پر کچھ خاص سوٹ نہیں کرتا۔۔۔ تمہیں اپنا حلیہ بدلنا چاہیے۔۔۔۔

وہ ہاتھ ٹھوڑی پر رکھے سمجھداری سے بولی۔۔۔ نانو نے بھی اُسے گھورا تو دانت زبان میں لیتی سر جھکا گئی

ساحل نے اُسے غصے سے دیکھ کر کھانے کا پہلا اسپون منہ کی طرف کیا

حلیہ بدلنے سے انسان کی شخصیت نہیں بدل جاتی نین جو جیسا ہے ویسا ہی رہتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کپڑے یا جوتے بدلنے سے کوئی میرے بیٹے کے برابر نہیں ہو سکتا۔۔۔۔

رابعہ بیگم کا طنز عباس صاحب کے سینے میں بری طرح چبھا۔۔۔۔۔۔۔ساحل کا ہاتھ جہاں کا وہیں ٹھہر گیا۔۔سب ہی سنجیدہ ہو گئے

نین نے بھی حیرت سے اُنہیں دیکھا

۔بلکل جیسے ہاتھ کی تمام انگلیاں برابر نہیں ہوتی لیکن ہر ایک کی اہمیت اپنی جگہ اتنی ہی ہوتی ہے

عبّاس صاحب نے رابعہ کو غصے سے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

ساحل نے منہ تک پہنچے چمچ کو ہاتھ سے چھوڑا تو اُس کے گرنے کی آواز سکوت میں گونجنے لگی۔۔۔۔وہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا

کہاں جارہے ہو بیٹا۔۔۔ کھانا تو کھالو۔۔۔۔۔۔۔

دادی نے نہایت دکھ سے اُسے دیکھتے ہوئے کہا

پیٹ بھر گیا۔۔۔۔

وہ سنجیدگی سے کہتا کرسی پیچھے کر کے وہاں سے چلا گیا۔۔۔

رابعہ بیگم بھی اپنے شوہر کو خفگی سے دیکھتی وہاں سے اٹھ گئیں جنہوں نے سب کے سامنے اُنہیں اس طرح جواب دے کے شرمندہ کر دیا تھا

میں نے کچھ غلط کہہ دیا کیا نانو۔۔۔۔۔۔۔

نین نے بے حد افسوس سے پوچھا اُسے لگا اس سب کے وجہ وہی ہے جو اچانک سے سب بگڑ گیا

نہیں بیٹا آپ نے کچھ غلط نہیں کہا۔۔ ٹنشن مت لو آرام سے کھانا کھاؤ۔۔۔۔ میں ابھی آیا

عبّاس صاحب اُسے مسکرا کر کہتے خود بھی اٹھ گئے وہ تو تقریبا رونے کو ہو گئی

۔ کتنی دفعہ کہا ہی کے سوچ سمجھ کر بولا کرو۔۔ پر اس لڑکی کو سمجھ ہی نہیں آتی۔۔۔۔

زینب کو بھی بہت دکھ ہوا اچانک ہوئی اس بدمزگی کا

جانے دو زینب بچی ہے اب اسے کیا پتہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ تم کھانا کھاؤ بیٹا

نانو نے اُنہیں روکتے ہوئے کہا۔۔ لیکن اِس کے حلق سے کہاں نوالہ اترتا وہ سر نفی میں ہلاتی اپنی جگہ سے اٹھ گئی۔۔۔۔ خود کو رونے سے روکنا چاہا

ΔΔΔΔΔΔΔ

رابعہ ساحل کو پسند نہیں کرتی اس لیے عباس اُس سے خفا رہتا ہے۔۔۔۔۔۔آئے دِن دونوں میاں بیوی ساحل کے مطلق کسی نہ کسی بات کو لے کر لڑنے لگتے ہے۔۔۔۔۔۔

وہ نانو کے کمرے میں اُن کے پاس بیٹھی تھی اور نانو اُسے پریشان دیکھ کے اُسے سمجھا رہی تھی۔۔۔زینب بھی وہیں صوفے پر روما کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی

اگر بڑی مامی اسے پسند نہیں کرتی تو بڑے ماما نے اُسے بیٹا کیوں بنایا۔۔۔۔

نین نے اُلجھ کر پوچھا

۔

پتہ نہیں عباس کے دل میں کیا ہے لیکن وہ ساحل کو بہت چاہتا ہے داؤد سے بھی زیادہ۔۔۔۔۔۔۔ایک سال پہلے اچانک ہی وہ ساحل کو گھر لے آیا تھا۔۔۔۔

رابعہ کو عبّاس کے فیصلے سے کوئی اعتراض نہیں بس اُسے ساحل کو اپنا بیٹا بنانے سے اعتراض ہے۔۔۔اور اِس کی وجہ ساحل کا ماضی ہے۔۔۔۔

اُنہوں نے سرد آہ خارج کرتے ہوئے کہا

عبّاس نے ہی سب کو بتایا تھا کہ وہ دس سال سے جیل میں تھا

پہلے کسی کے قتل میں اُسے سات سال کی سزا ملی تھی اور جیل میں ہی کسی کے ساتھ مار پیٹ کرنے پر اُس کی سزا تین سال اور بڑھ گئی۔۔

نین نے حیرت سے اُنہیں دیکھا۔۔۔۔اور اُسے بھی حیرانی ہوئی کے عبّاس صاحب نے ایسے انسان کو گھر میں جگہ کیوں دی

ظاہر سی بات ہے۔۔۔۔۔۔۔یہ سب جان کر تو کوئی بھی اُس آدمی کو اچھا نہیں سمجھے گا۔۔۔اُسے اپنے گھر میں رکھنے پر خوفزدہ ہی ہو گا کے وہ ہمارے ساتھ نا کچھ غلط کرے۔۔۔اور ایسا ہی رابعہ بھی سوچتی ہے۔۔۔۔وا پنی جگہ سہی ہے لیکن

نانو کہتے کہتے رک گئی تو وہ بیتابی سے اُنہیں دیکھنے لگی۔۔۔زینب بھی اُن کی بات غور سے سن رہی تھی

ایک سال اُس لڑکے کو دیکھ کر میں نے اُسے جتنا سمجھا ہے
اُس کے بعد مجھے یقین ہو گیا کے وہ دل کا بہت اچھا
ہے۔۔۔۔۔
اُس نے قتل کیوں کیا۔۔۔مار پیٹ کیوں کی اس کے بارے
میں میں نہیں جانتی۔۔۔۔ لیکن وہ کسی کو بے وجہ چوٹ
پہنچانے والوں میں سے نہیں لگتا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔
دادی کے لہجے میں اُس کے لیے محبت تھی

بس رابعہ اس بات کو نہیں سمجھتی۔۔۔۔وہ ساحل کو اس گھر
میں رکھنے کے سخت خلاف ہے لیکن عبّاس کے ساتھ داؤد
بھی ساحل کے خلاف ایک لفظ برداشت نہیں کر سکتا

دادی نے افسوس زدہ لہجے میں کہا نین نے اُن کے ہاتھ تھامتے ہوئے سر اُن کے پیر پر رکھا۔۔۔ سوچنے لگی کے کون صحیح ہے کون غلط۔۔۔۔۔ یہ صرف ساحل غلط ہے۔۔۔ لیکن نانو کے تجزیے نے اُسے اس بات کو ماننے سے روکا

میں بہت گلٹی فیل کر رہی ہوں نانو۔۔۔ میری وجہ سے بڑے ماما می اور۔۔۔۔۔ ساحل کو بھی بہت ہرٹ ہوا ہو گا۔۔۔۔۔۔۔۔ مجھے سب سے معافی مانگنی چاہیے ۔۔۔۔۔۔ میں ابھی آئی۔۔۔۔

وہ فوراََ ہی فیصلہ کر کے وہاں سے اٹھ کر باہر نکل گئی زینب نے بھی اُسے نہیں روکا۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔ

رابعہ۔۔۔۔۔۔۔

عبّاس صاحب نے آہستہ آواز میں اُنہیں پکارتے ہوئے معافی مانگنے کی کوشش کی 1

آپ نے مجھے سب کے سامنے بے عزت کرنے سے پہلے ایک بار بھی نہیں سوچا۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ لڑکا آپ کے لیے اب ہم سب سے اہم ہوتا جا رہا ہے۔۔۔

رابعہ بیگم تو بھری بیٹھیں تھی اُنہیں موقع دیے بغیر بھڑک اٹھی۔۔۔اپنی نند اور ہونے والی بہو کے آگے اپنی بے عزتی اُن سے برداشت نہیں ہو رہی تھی

مجھے یہ سمجھ نہیں آتا تمہیں اُس سے مسلہ کیا ہے۔۔۔۔۔۔وہ توکوشش کرتا ہے کے اُس گھر میں زیادہ نا رہے تمہارے سامنے کم سے کم آئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔پھر بھی تم اُسے نیچا دکھانے سے بعض نہیں آتی۔۔۔۔۔۔ذرا سوچو کیا تمھاری باتوں سے اُس کا دل نہیں دکھا ہوگا۔عباس صاحب نے نرم لہجے میں افسوس سے کہا

اور آپ بھی کونسا بعض آتے ہیں۔۔۔۔۔۔ہر بار یہ ثابت کرنے سے کے اُس کے آگے آپکو کوئی نہیں دکھتا۔۔۔۔

رابعہ بیگم آنسو صاف کرتے ہوئے بولیں۔۔۔۔عباس صاحب نے تاسف سے اُنہیں دیکھا۔۔۔۔۔جواُن کی کوئی بات نہیں سمجھتی تھی۔۔۔

کون ہے وہ۔عباس۔۔۔کیوں اتنا لگاؤ ہے آپکو اس سے۔۔۔۔۔۔ایک اجنبی سے اچانک اتنی چاہت غیر یقینی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔مجھے سمجھ نہیں آتا ایسا کونسا احسان کیا ہے اُس نے آپ پر جسے چکانے کے لیے آپ اُس کے آگے سب کچھ بھولتے جارہے ہیں

رابعہ بیگم اُنہیں دیکھ کر حیرت اور دکھ سے بولیں عباس صاحب نے نظریں چُراتے ہوئے رخ بدلہ

میں تمہاری ان باتوں کا کیا جواب دوں۔۔۔۔۔۔۔میں بس تم سے اتنی امید کر رہا ہوں کے تم اسے بھلے اپنا بیٹا مت سمجھو لیکن بار بار اس طرح ذلیل مت کرو رابعہ

وہ اہستہ آواز اور التجائیہ لہجے میں بولے رابعہ بیگم جواب دیتیں اس کے پہلے ہی دروازے پر ناک کیا گیا۔۔۔اُنہوں نے جلدی سے اپنے چہرے سے نمی صاف کی اور اندر آنے کو کہا

بڑی مامی۔۔۔۔۔۔۔ماما۔۔۔۔۔۔۔آئے ایم ریئلی سوری۔۔۔۔۔میری وجہ سے آپ سب پریشان ہو گئے۔۔۔۔۔۔۔

نین اندر آکر دونوں سے شرمندہ لہجے میں بولی

نہیں بیٹا ایسا نہیں کہتے۔۔۔۔۔

عبّاس صاحب نے پیار سے کہا اور رابعہ بیگم نے اُسے مسکرا کر دیکھتے ہوئے گلے سے لگا لیا

ΔΔΔΔΔΔΔΔ

وہ عبّاس صاحب کے کمرے سے باہر نکلی۔۔۔ سوچا اب جا کر ساحل سے معافی مانگے لیکن وہ اوپر جاتی اُس کے پہلے وہ اُسے باہر جاتا ہوا نظر آیا وہ جلدی سے آگے بڑھی

ساحل۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ایک منٹ

اُس نے باہر جانے سے پہلے ہی پکارا وہ حیران ہو کر پلٹا۔۔۔اور نین کو دیکھ کر غصے سے دانت بھینچے واپس جانے کے لیے پلٹ گیا

نین پیشانی پر بل ڈالے بھاگ کے اُس کے سامنے آگئی

میں نے تمہیں رکنے کو بولا نا۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اُسے گھورتے ہوئے بولی

کیا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

ساحل نے بیزاری سے پوچھا

مجھے تم سے بات کرنی ہے۔۔۔۔۔۔

وہ آنکھیں اٹھا کر اُسے دیکھتے ہوئے بولی

اپن کو تیرے سے کوئی بات نہیں کرنے کی۔۔۔۔۔ ہٹ سامنے سے۔۔۔۔۔

وہ غصے سے بولا اور سائیڈ سے نکلنا چاہا لیکن وہ بھی سائیڈ پر ہو گئی

تم میری بات سنے بغیر نہیں جا سکتے۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ ڈھٹائی سے بولی

دیکھ میرا دِماغ پہلے ہی سٹکا ہوا ہے۔۔۔۔۔آگے سے ہٹ جا ورنہ دوں گا ایک۔۔۔۔۔۔

ساحل نے ہاتھ اٹھاتے ہوئے اُسے دھمکی دی نین نے منہ کھولے اُسے دیکھا

بدتمیز۔۔۔میں تم سے پیار سے بات کر رہی ہوں اور تم مجھے ماروگے۔۔۔۔۔۔۔۔۔بتاؤں بڑے ماما کو۔۔۔۔۔۔

وہ اُسے غصّے سے دیکھ کر بولی

ماما کی بھانجی۔۔۔۔۔۔۔۔۔پیار سے بات کرنی تو جا کر اپنے سسرال والوں سے کر۔۔۔۔۔اپن نا اس گھر کا کوئی لگتا نا تیرا ۔۔۔۔۔اب ہٹ۔۔۔۔

ساحل نے غصے سے کہہ کر اُس کا بازو تھامے اُسے سائیڈ پر کیا وہ اتنی ہی تیزی سے آگے آنے کی کوشش میں لڑکھڑا کر نیچے گری

ساحل۔۔۔۔۔۔۔

ساحل اُسے سہارا دینے آگے بڑھتا اس کے پہلے رابعہ بیگم کی غصے بھری آواز ابھری۔۔۔۔۔اُنہوں نے ساحل کو نین کا بازو پکڑے اُسے سائیڈ پر ہٹاتے ہوئے دیکھا تھا اب غصے سے اُس کی طرف بڑھی

تمہاری ہمت کیسے ہوئی نین کے ساتھ ایسا سلوک کرنے کی

۔۔۔

اُنھوں نے نفرت سے ساحل کو دیکھا۔۔۔دل تو پہلا ہی بھرا ہوا تھا اب ایک موقع مل گیا تھا

بڑی مامی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نین جلدی سے اپنی جگہ سے اٹھی اُنہیں بتانا چاہا کے غلطی ساحل کی نہیں تھی۔۔۔۔۔آوازوں پر باقی سب بھی اپنے اپنے کمرے سے باہر نکل آئے

کیا بات ہے رابعہ۔۔۔۔۔

عبّاس صاحب نے پریشان ہو کر پوچھا اور ایک نظر ساحل کو دیکھا جو مکمل سنجیدہ دونوں جیبوں میں ہاتھ ڈال کر کھڑا تھا

آپ کے اس لائق بیٹے نے نین کے ساتھ بد تمیزی کی ہے۔۔۔۔۔اُسے دھکا دے کر گرایا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔کیا اس میں اتنی بھی تمیز نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔

رابعہ بیگم نے غصے سے جواب دیا دادی نے بے یقینی سے ساحل کو دیکھا

بڑی مامی میری بات۔۔۔۔

نین نے گھبرا کر اُنہیں روکنا لیکن اُنہوں نے اُسے ہاتھ دکھا کر بات کرنے سے منع کر دیا

معافی مانگو نین سے۔۔۔۔۔۔۔

رابعہ بیگم اُسے سرد نظروں سے دیکھتے ہوئے بولی

میں نے اُس کو کوئی دھکّا نہیں دیا۔۔۔۔۔۔فالتو کے ناٹک کر رہی ہے یہ۔۔۔۔۔

ساحل نے اطمینان سے جواب دیا بنا نظریں اٹھائے

شٹ اپ۔۔۔۔۔۔۔خبر دار جو ایک لفظ بھی کہا نین کے خلاف۔۔۔۔۔۔۔اور آپ بھی سن لیں عباس اگر اس لڑکے نے نین سے معافی نہیں مانگی تو یہ اس گھر میں نہیں رہ سکتا۔۔۔۔میں اسے یہاں رہ کر اپنی منمعانی نہیں کرنے دوں گی

رابعہ غصے سے چینخ کر بولیں۔۔۔۔نین کی آنکھیں بھرنے لگی

۔بس بھی کرو رابعہ کیوں بات کو اتنا بڑھا رہی ہو۔۔۔۔۔۔۔

دادی نے آگے بڑھ کر ساحل کا بازو تھامتے ہوئے

کہا۔۔ لیکن ربیت بیگم کو کوئی فرق نہیں پڑا وہ غصے سے اُس

کے چہرے کو گھورنے لگی

ساحل معافی مانگ لو نین سے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ میری

خاطر۔۔۔۔۔۔

عبّاس صاحب نے آگے بڑھ کر بے بس لہجے میں کہا ساحل

نے ایکدم سے سر اٹھا کر اُنہیں دیکھا۔۔۔۔۔۔ بے حد سرد

انداز میں۔۔۔۔

نا میری غلطی ہے۔۔۔۔نا میں معافی مانگوں گا

۔۔۔۔۔۔کسی کی بھی خاطر نہیں

وہ عجیب ہی جنونی انداز میں ایک ایک لفظ پر زور دے کر

بولا۔۔۔۔۔وہاں کھڑے سب چونک گئے۔۔۔۔۔اُس کا

لب ولہجہ اُس کے الفاظ یہاں تک کے اُس کا انداز بھی بہت

بدلا ہوا تھا۔۔۔۔آنکھوں میں عجیب سی وحشت تھی

۔۔۔نین بھی حیرت سے اُسے دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

وہ اپنی بات کر کے وہاں سے نکل گیا رابعہ بیگم نے طنز بھری

نظروں سے اپنے شوہر کو دیکھا وہ نین کی طرف بڑھے

نین بیٹا۔۔۔۔۔اگر ساحل کہہ رہا ہے اُس نے کچھ نہیں کیا تو مجھے اُس پر یقین ہے۔۔۔ لیکن پھر اگر تمہیں اُس کی وجہ سے کوئی تکلیف ہوئی تو میں معافی مانگتا ہوں۔۔۔۔۔

اُنہوں نے نین کے پاس آکر اُس سیافی مانگی تو نین کے ہاتھ کانپ گئے

نہیں بڑے ماما۔۔۔۔۔۔۔

وہ ایکدم ہی روتی ہوئی اُن کے سینے سے لگ گئی دل میں ساحل کے لیے ناگواری بھر گئی۔

شاید ماما اس لڑکے کے بارے میں بلکل صحیح ہے

اُس نے نفرت سے سوچا اور اپنے آنسو صاف کرنے لگی

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

شٹ اپ۔۔۔۔۔۔

میں کوئی بہانا نہیں سننا چاہتا۔۔۔۔۔۔۔۔۔مجھے وہ لڑکی ہر حال میں چاہیے۔۔۔۔

سکندر پوری قوت سے چلایا۔۔۔سامنے کھڑا اُن کا خاص ملازم گھبرا کر پیچھے ہوا۔۔۔۔

سارے گاؤں اور۔ فلک کے ماں باپ بہن نے تو اُس کی موت کو قبول کر لیا تھا لیکن سکندر کو اُس کا غرور ایسا کرنے سے روک رہا تھا۔۔۔۔فلک کی موت مطلب اُس کی ہار جسے قبول کرنا اُس کے لیے ناممکن تھا

ندی میں گرنے کے بعد کسی کا بچنا نا ممکن ہے سرکار۔۔۔۔۔

وہ ملازم خوفزدہ ہونے کے باوجود بہت ہمت سے بولا

اگر وہ مر چکی ہے تو مجھے اُس کی لاش چاہیے اگر اُس کی لاش مچھلیاں کھا چکی ہے تو مجھے اُس کی ہڈیاں لا کر دو۔۔۔۔وہ سکندر کی جیت کا میڈل ہے۔۔۔اُس کا ملنا میری جیت کا ثبوت ہے۔۔۔چاہے زندہ یا مردہ وہ مجھے چاہیے۔۔۔۔

وہ عجیب جنونی انداز میں کہتا باہر نکل گیا۔۔۔۔۔

ایک ہفتے میں وہ ایک رات بھی سکون کی نیند نہیں سویا تھا۔۔۔

اُسے یقین تھا کے فلک زندہ ہے یا وہ خود کو سمجھانے کے لیے اس یقین پر قائم تھا۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔ

چل سیدھی طرح۔۔۔۔۔۔۔۔

حولدار نے اُسے اندر کھینچ کے ڈی سی پی پرتاب کے ڈیسک کی جانب دھکا دیا وہ لڑکھڑا کے سیدھا ہوا

آرام سے یار۔۔۔۔اِدھر ہی تھوڑی عزت ہے اپن کی۔۔۔۔ کچرا کرے گا کیا

وہ غصے سے اُسے گھور کر بولا

تم پھر آ گئے۔۔۔۔۔۔

پرتاب نے اُسے سر تا پیر گھورا۔۔۔۔بلیک جینس اور آدھی کھلی آسمانی شرٹ میں وہ بے شرمی سے مسکرا رہا تھا

کیا کروں ساب۔۔۔۔۔اتنا ٹائم ادھر گزارا ہے۔۔۔آپکے لوگوں کو اب اپن کے بنا چین ہی نہیں آتا۔۔۔۔۔اس واسطے بار بار اٹھا لیتے ہے۔۔۔۔

اب تو میرے کو یہ جیل اپنا مدر لینڈ ہی لگتا ہے۔۔۔۔

اُس نے بنا شرمندہ ہوئے شاں سے جواب دیا پرتاب نے اُسے گھور کر دیکھا

کیا کیا ہے اس بار۔۔۔۔۔۔۔۔۔

پرتاب نے سامنے رکھی فائل پر جھکتے حولدار سے پوچھا۔

سر۔۔۔۔بس اسٹینڈ پر لڑکیوں کو چھیڑ رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔

حولدار نے جواب دیا پرتاب نے گھورا تو وہ حجل ہونے کی ایکٹنگ کرتا سر کھجا رہا تھا

بس یہی رہ گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔اس بار لمبا جاؤ گے تم

پرتاب نے سر تاسف سے ہلاتے ہوئے کہا

ساب چھوڑو نا۔۔۔۔۔۔۔۔لے دے کر دفع کرو

وہ پرتاب کی طرف جھک کے اشارے کرتے ہوئے بولا۔۔۔پرتاب نے غصے سے اٹھ کر ٹیبل پر ہاتھ مارا

اندر ڈالو اُسے ۔۔۔۔۔۔۔۔ بڑا آیا لینے دینے والا

پرتاب اُسے غصے سے گھورتا ہوا بولا تو حولدار جلدی سے اُسے کھینچتا سیل کی جانب لے گیا اور دروازہ کھول کر اُسے اندر دھکیلا ۔۔۔۔۔۔۔ ساحل نے اُسے غصے سے گھورا

ماموں ۔۔۔۔۔ اپنے داماد کو بھی گھر آنے پر ایسی عزت دیتا ہے کیا تو ۔۔۔۔۔

وہ اُسے دروازہ بند کرتے دیکھ سلاخوں کو مضبوطی سے پکڑتے ہوئے بولا

میرا داماد تمہاری طرح بار بار منہ اُٹھا کر چلا نہیں آتا ۔۔۔۔

حولدار نے نخوت سے جواب دیا اور اُسے گھورتا وہاں سے چلا گیا ساحل نے زیرِ لب اُسے گالی سے نوازا

پیچھے پلٹا تو وہاں رکھے بینچ پر بیٹھا شخص اُسے غور سے دیکھ رہا تھا۔۔

کیا دیکھ رہا ہے ب۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اپنی بیٹی کی شادی کرائے گا میرے سے۔۔۔

ساحل سلاخوں سے بیک لگائے اُسے گھور کر بولا اُس آدمی نے غصے سے پیشانی پر بل ڈالے۔۔۔ساحل نے شرٹ نکال کر نیچے پھینکی اور اپنے مضبوط بائسپ پر ہاتھ پھیرا

مسلز دیکھ رہا ہے۔۔۔۔ایک ہاتھ پڑا نا تو تھو بڑے کا نقشہ بدل جائے گا۔۔۔۔

وہ اُسے دھمکاتے ہوئے بولا سامنے بیٹھا جیکی اپنی جگہ سے کھڑا ہو گیا اور اپنی ٹی شرٹ اُتارنے لگا

لگتا ہے اپنی طاقت دکھانے کا بہت شوق ہے۔۔۔۔ لیکن پہلے سامنے والے کے بارے میں بھی جان لینا چاہیے۔۔۔

وہ اُسے چیلنجنگ انداز میں بولا اور ٹی شرٹ دور اچھال دی۔۔۔اُس کی پہلوان جیسی باڈی دیکھ کے ساحل کے آنکھیں پھیل گئی۔۔۔اُس نے گلا تر کیا

باڈی سے اگر زور ہوتا نا تو ہاتھی جنگل کا راجا ہوتا۔۔۔۔۔

وہ خود کو یقین دلاتے ہوئے بولا اب جو پنگا لے لیا تھا تو پیچھے کیوں ہٹتا۔۔۔

جیکی غصے سے آگے بڑھا اور ساحل بھی۔۔۔۔۔۔۔دونوں ایک دوسرے پر جھپٹ پڑے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔
ایک دوسرے کے ہاتھوں کو مضبوطی سے پکڑے آنکھوں میں آنکھیں گڑائے ایک دوسرے کو پیچھے دھکیلنے کے لیے پورا زور ڈالنے لگے۔۔۔۔۔جیکی نے ایک دم سے سر اُس کے منہ پر مارا تو اُس کا بیلنس بگڑ گیا وہ پیچھے دیوار پر گرا

اتنی زور کا وار تھا کے اُس کا ذہن جھنجھنا گیا تھا۔۔۔۔۔اُسے اپنے لبوں پر خون کا ذائقہ محسوس ہوا

۔۔۔۔۔اچانک ہی اُس کے تاثرات تبدیل ہوئے وہ سیدھا

ہوااور وحشت بھرے انداز میں سرخ نظروں سے اُسے

دیکھتادوبارہ اُس کی طرف بڑھا۔۔۔۔۔۔

صرف ایک یہی چیز تھی جو اُس سے برداشت نہیں ہوتی تھی

کے کوئی اُس پر وار کرے۔۔۔۔اُسے چوٹ

پہنچائے۔۔۔۔۔

یہ چیز اُسے آپے سے باہر کر دیتی تھی۔۔۔۔۔وہ ہر لحاظ بھول

جاتا تھا۔۔

اوراس دفعہ بھی وہ اپنا ہر ارادہ بھولے جیکی پر ٹوٹ

پڑا۔۔۔۔ایک کے بعد ایک اُس پر اتنے وار کیے کے وہ حیران

پریشان رہ گیا۔۔۔۔اُسے اپنا بچاؤ بھی نہیں سوجھا۔۔۔۔۔

ساحل کو جب خود اپنے حد سے آگے بڑھنے کا اندازا ہوا تو ہوش میں آکر پیچھے ہوا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔یہ موقع ملتے ہی جیکی نے آگے بڑھ کر اپنا غصّہ اُس پر نکالنا شروع کر دیا اور وہ بس ہلکی سی مزاحمت کرتا اُس سے مار کھانے لگا

وہاں موجود سپاہی اس جنگ کو دیکھ ہڑبڑا کے اُس سیل کے قریب آئے اور دونوں کو دھمکیاں دینے لگے۔۔۔۔۔۔۔۔لیکن دونوں پر کوئی اثر نہیں ہوا

۔۔۔۔ جیکی اُسے ایک کے بعد ایک پنچ مار کر خوش ہو رہا تھا اور وہ بمشکل اپنے آپ کو رو کے مار کھا رہا تھا

سپاہی تنگ آ کر سیل میں آئے اور دونوں کو ایک دوسرے سے الگ کیا۔۔۔۔۔۔ دونو کو اول فول سنا کر الگ الگ پھینکے وہ سب باہر نکل گئے

ساحل چھوٹتے ہی دیوار سے لگ کر زمین پر بیٹھ گیا اور گہری گہری سانسیں لینے لگا

اُسے بے دم دیکھ اور اُس کے پسینے سے نم چہرے اور بدن پر جگہ جگہ خون دیکھ جیکی مسکرا کر اپنی ٹی شرٹ پہن رہا تھا

دم ہے تیرے میں۔۔۔۔۔۔۔اگر دوبارہ اپنا زور آزمانے کا شوق ہوا تو جیکی کو یاد کر لینا

جیکی اُس کی حالت پر ہنس کر بکھری سانسوں سمیت بولا

۔۔۔دل اُس کا متعارف بھی تھا۔۔۔کیوں کے وہ واقعی اُس کی ٹکر کا تھا

جیکی۔۔۔۔تمہاری بیل ہو گئی ہے۔۔۔۔۔۔

ایک سپاہی نے آکر سیل کھولتے ہوئے کہا جیکی مسکرا کر اُسے دیکھتا باہر نکلنے لگا

سن۔۔۔۔۔۔۔۔ٹرینگ دیگا میرے کو۔۔۔۔۔۔۔

ساحل نے اُسے روک کر مسکراتے ہوئے پوچھا۔۔۔ جیکی نے پلٹ کر اُسے دیکھا

روپل باکسنگ کلب۔۔۔۔۔

اُسے دیکھ کر سنجیدگی سے کہتا وہ باہر نکل گیا۔۔۔۔۔ باہر ہی پرتاپ اور ایک وکیل کھڑے ہوئے تھے

ساحل نے اپنی دوسری اُنگلی لبوں پر رگڑ کر آنکھوں کے آگے کی تو وہ سرخ رنگ میں بدل گئی تھی اُس نے مدھم سا مسکراتے ہوئے باہر دیکھا اور پرتاب کو ونک پاس کرتے ہوئے آنکھیں بند کر کے سر دیوار سے ٹکا گیا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

نہیں ممی۔۔۔۔پاپا کے بنا ہر گز نہیں۔۔۔۔۔۔

اُس نے حیرت سے زینب کو دیکھتے ہوئے کہا

بیٹا کل داؤد کا برتھ ڈے ہے۔۔۔۔۔۔اسلئے ہم سوچ رہے تھے کل ہی تم دونو کی منگنی ہو جائے۔۔۔۔۔۔۔داؤد کے جنم دن کا اس سے خوبصورت تحفہ کیا ہو سکتا ہے

رابعہ بیگم نے اُسے پیار سے سمجھایا۔۔۔۔

وہ لوگ داؤد کے جنم دِن پر دونوں کی منگنی کی خواہش کر رہے تھے لیکن وقار صاحب نے مصرفیت کی وجہ سے آنے سی انکار کر دیا تھا اور ساتھ ہی یہ بھی کہہ دیا تھا کے منگنی اُن

کے بغیر ہی کرلی جائے۔۔۔۔۔۔ لیکن نین کو یہ بات منظور نہیں تھی لیکن وہ مان ہی نہیں رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔ زینب بس چُپ تھی۔۔۔۔ دل میں دکھ تھا کے ہمیشہ ہی وقار خان نے اپنوں سے زیادہ اپنے پیسے اور نام کو اہمیت دی تھی۔۔۔۔۔

لیکن پاپا کے بنا میں انگیجمنٹ نہیں کروں گی بڑی مامی۔۔۔۔ میری زندگی کے اتنے خاص موقعے پر میرے پاپا ساتھ نے ہو۔۔۔۔ ایسا نہیں ہو سکتا۔۔۔۔۔۔۔

نین صاف انکار کر کے وہاں سے اٹھ گئی اور رابعہ بیگم نے بے بسی سے زینب کو دیکھا

ΔΔΔΔΔΔΔ

تُو اتنی رات کو کدھر سے آرہی ہے۔۔۔۔۔

وہ اور جیا ایک ساتھ گھر کے گیٹ تک پہنچے تھے۔۔۔۔رات کے تقریباً دس ہو گئے تھے۔۔۔۔ساحل نے سوالیہ نظروں سے اُسے دیکھا

اور یہ پوچھنے والے تم کون ہوتے ہو۔۔۔۔۔

جیا نے دونوں ہاتھ باندھے طنز بھرے لہجے میں پوچھا

جس کی تو بہن ہے نہ وہ اپن کا بھائی ہے اس ناطے میری بھی تو کچھ نہ کچھ لگتی ہے۔۔۔۔۔

ساحل نے ضبط سے دانت بھینچے جواب دیا

اوقات بھول گئے شاید۔۔۔۔۔۔۔شکل دیکھی ہے اپنی آئینے میں۔۔۔۔۔۔۔جیا نے نخوت سے جواب دیا ایک نظر میں اُس کے چہرے اور لگی چوٹ کے نشان کا جائزہ لیتے ہوئے

روز دیکھتا ہوں۔۔۔۔۔ہر اینگل سے ہیرو لگتا۔۔۔ وہ ہاتھ سے گردن سہلاتے ہوئے بولا

ہاہاہا۔۔۔سوفنی۔۔۔۔۔۔۔اپنی ہیرو شکل لے کر کسی اور سے رشتے جوڑو۔۔۔۔۔۔میرا راستہ کاٹنا تو تمہارے ساتھ اچھا نہیں ہوگا

جیا نے آخر میں غصے سے کہا

تو کالی بلی ہے کیا۔۔۔۔۔

وہ مسکرا کر بولا تو وہ بھڑک اٹھی۔

یو۔۔۔۔۔۔۔

وہ غصے سے اُس کی طرف بڑھنے لگی۔۔۔ساحل نے سنجیدہ ہو کر اُسے دیکھا

جیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

راہب کے پکارنے پر وہ چونک کر مڑی۔۔۔۔

اندر جاؤ۔۔۔۔۔۔۔۔

راہب نے سنجیدگی سے کہا تو وہ ساحل کو ایک نظر گھورتی اندر کی طرف بڑھی اور راہب بھی اُسے اگنور کیے جیا کے پیچھے چلا گیا۔۔۔ساحل نے کندھے اچکا دیے

ڈیڈ آخر بات کیا ہے۔۔۔۔۔۔

عبّاس صاحب کو مسلسل چکر کاٹتے دیکھ وہ پریشانی سے بولا جن کے چہرے سے ہی اُن کے ضبط کا اندازہ ہو رہا تھا۔۔۔لیکن اُنہوں نے اس دفعہ بھی کوئی جواب نہیں دیا اُن کا دھیان دروازے کی طرف تھا

سب اپنے اپنے کمروں میں جا چکے تھے صرف نین ہی وہاں تھی۔۔۔۔۔داؤد آج اپنی مام کے آرڈر پر جلدی گھر آیا تھا تاکہ تھوڑا وقت نین کو دے سکے۔۔۔۔

لیکن عبّاس صاحب کے تاثرات دیکھ اُس کا سارا دھیان اُن کی طرف تھا۔۔۔۔

وہ واپس آکر صوفے پر نین کے ساتھ بیٹھ گیا۔۔۔

لگتا ہے ماما کے بیٹے کی کلاس لگنے والی ہے۔۔۔۔۔۔۔

نین نے اندازہ لگاتے ہوئے مزے سے کہا۔۔۔آہستہ آواز میں

تم بڑا انجوئے کر رہی ہو۔۔۔۔۔

داؤد نے اُسے گھورا

کل اُس نے جو ایٹیٹود دکھایا نا اُس کے بعد تو اُس کی ایک لمبی بے عزتی بنتی ہے۔۔۔۔۔ کتنا شرمندہ کیا ماما کو۔۔۔۔ ایل ایل کہیں کا۔۔۔

وہ ناک چڑھا کر بولی

ایل ایل۔۔۔۔۔

داؤد نے ناسمجھی سے دہرایا

لچا لفنگا۔۔۔۔۔۔ اب سسرال میں۔ ایسے الفاظ سیدھے سیدھے بولنا اچھا تھوڑی لگتا ہے۔۔۔۔۔۔

وہ رازدارانہ انداز میں بولی اور داؤد نے قہقہہ بڑی مشکل سے ضبط کیا۔۔۔۔۔اُسے دیکھ کر سر نفی میں ہلا دیا۔۔۔۔

اس میں کوئی شک نہیں تھا کے نین بہت اچھی ہمسفر ثابت ہو سکتی تھی لیکن اتنے سالوں سے اس رشتے کی حقیقت کو لے کر آگے بڑھنے کے باوجود اُس نے کبھی نین کے لیے وہ محسوس نہیں کیا تھا جو وہ ایک اجنبی لڑکی کو لے کر کرنے لگا تھا۔۔۔جس کا نا وہ نام جانتا تھا نہ کبھی دو پل اُس سے بات کی تھی۔۔۔۔بس اُس کا درد دیکھ کر عجیب سا احساس تڑپاتا تھا۔۔۔جیسے سمجھنے میں وہ فیلحال ناکام رہا تھا

کیا دیکھ رہے ہو۔۔۔۔۔۔۔

وہ سنجیدگی سے اُسے دیکھتا اس اُلجھن کو سوچ رہا تھا تب نین نے اُس کے آگے ہاتھ ہلاتے ہوئے پوچھا

مام صحیح کہتی ہے۔۔۔۔۔۔تم دنیا کی سب سے پرفیکٹ لڑکی ہو۔۔۔۔۔۔

وہ مسکرا کر بولا تو نین نے مصنوعی کالر جھٹکا

تو پھر۔۔۔۔۔۔گھمنڈ کیا کبھی میں نے۔۔۔۔۔۔۔

وہ آنکھیں گھماتے ہوئے بولی اور ہنس دی۔۔۔۔

عباس صاحب اُن سے کچھ دوری پر تھے۔۔۔۔۔۔۔

دروازے سے ساحل کو اندر آتے دیکھ وہ اپنی جگہ رک گئے۔۔۔ ساحل اُنہیں ایکدم سامنے دیکھ کر خود بھی رک کر مسکرانے لگا

اب آئیگا مزا۔۔۔۔۔۔

نین نے ہتھیلیاں رگڑتے ہوئے کہا داؤد نے جس تنبی نظروں سے دیکھا

کہاں سے آرہے ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔

عبّاس صاحب نے ہاتھ پیچھے باندھے سرد لہجے میں سوال کیا۔۔

دروازے سے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اُس نے نہایت ہی معصومانہ جواب دیا جس اور داؤد اور نین تو ہنستے ہنستے رک ہوئے لیکن عبّاس صاحب کا خون کھول اٹھا

کہاں تھے اب تک۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ ذرا غصے سے بولے

Zubi Novels Zone

باہر تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اُس نے ذبردستی مسکرا کر بولا

باہر یالاک اپ میں۔۔۔۔۔۔۔۔

عبّاس صاحب دانت پیس کر چینخ اٹھے وہ سنجیدہ ہو کر نظریں جھکا گیا

ڈیڈ۔۔۔۔۔۔۔۔۔

داؤد بھی اٹھ کر اُن کے پاس آیا۔ حیرت سے اُنہیں پکارا

عثمان کا فون آیا تھا۔۔۔۔ جناب دوپہر سے جیل میں تھے۔۔۔ وہ بھی لڑکیوں کو چھیڑنے کے الزام میں۔۔۔

عبّاس صاحب نے ضبط سے مُٹھی بھینچ لی نین نے پوری آنکھیں کھول کر ساحل کو۔ دیکھا اور اپنا فون آگے کر کے کیمرے آن کر دیا

اس عثمان کی تو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اُس نے زیرِلب عثمان نام کے پولیس والے کو دھمکی سے

نوازا

کیا یہ سچ ہے ساحل۔۔۔۔۔۔۔۔

داؤد نے حیرت اور سنجیدگی سے اُسے دیکھا

داؤد میری شکل دیکھ۔۔۔۔۔ لڑکیاں چھیڑ سکتا

میں۔۔۔۔۔

وہ سارے زمانے کی شرافت چہرے پر لاتے ہوئے بولا داؤد

نے بڑی مشکل سے ہنسی روکی۔۔۔ عبّاس صاحب نے اُسے

گھورنے پر اکتفا کیا۔۔۔۔

میں نے تو صرف اُس لڑکی کو بولا کے اُس کے گھٹنے بہت خوبصورت ہے۔۔۔۔اُس کو پتہ نہیں کیوں برا لگ گیا۔۔۔۔

اب چھوٹے چھوٹے کپڑے پہن کر دکھانا ہی کائے کو پھر جب تعریف برداشت نہیں ہوتی۔۔۔۔۔۔

وہ منہ بنا کے بولا نین اپنی جگہ اُس کی درگت کو انجوائے کر کے ہنس رہی تھی۔۔۔۔اور داؤد اُس کی باتوں پر ہنسی روکنے کی کوشش میں تھا

دیکھ لیا۔۔۔۔کیا کارنامے انجام دے رہا ہے تمہارا معصوم بھائی۔۔۔۔

اس شہر می جتنی عزت ہے ساری مٹی کر دے گا یہ لڑکا کسی

دن۔۔۔۔۔

پڑھائی کے نام سے اس کے منہ بن جاتے ہیں اور ایسے کام

کرنے کے لیے اس کے پاس ٹائم ہی ٹائم ہے۔۔۔۔۔۔

یہی باقی رہ گیا تھا کے اب لوگ مجھے فون کر کے اس کی

تعریفیں سنائے۔۔۔۔۔۔

اور دیکھو کیسے شان سے اکڑ کر کھڑا

ہے۔۔۔۔۔۔۔نالائق۔۔۔

عبّاس صاحب نے اُسے جی بھر کر سنا دیا اُس کا سر تھوڑا اور

جھک گیا نین نے نچلا لب دبائے عبّاس صاحب کو شاباشی دی

اوکے ڈیڈ سوری۔۔۔۔۔آئندہ ایسا نہیں ہو گا۔۔۔میں سمجھاتا ہوں اسے

داؤد نے نرمی سے انہیں پر سکون کرنا چاہا

سمجھادو اس سے پہلے کے راستے پر چلنے کے قابل نہ چھوڑے مجھے اس عمر میں۔۔۔۔۔۔۔

عبّاس صاحب نے اُسے غصے سے گھورتے ہوئے کہا اور آپنے کمرے میں چلے گئے

اسٹوپڈ ایسی باتوں کا اعتراف کوئی ڈیڈ کے سامنے کرتا ہے کیا۔۔۔۔ویسے کون تھی وہ۔۔۔۔

داؤد نے عبّاس صاحب کے جاتے ہی آہستہ لہجے میں شرارت سے پوچھا

تیری والی پیچھے کھڑی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اگر اُس نے سن لیا ناتو بہت دھوئے گی تجھے۔۔۔۔۔تو اُس پر فوکس کر۔۔۔۔

ساحل نے ابرو اٹھائے اُسے وارن کیا۔۔۔نین کا دھیان اب اپنے موبائل کی طرف تھا

مجھ سے زیادہ تو تمہیں شادی کی جلدی ہے۔۔۔۔۔بولو تو ڈیڈ سے بات کروں کے دو شادیوں کا انتظام کر دے۔۔۔۔۔

اے بھائی۔۔۔۔یہ مصیبت تیرے کو ہی

مبارک۔۔۔۔۔اپن اکیلا ہی اچھا ہے۔۔۔کائے کو اپنی چکا

چک لائف کی واٹ لگانے کے پیچھے پڑا

ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔ویسے بھی میرے کو بیڈ شیئر کرنا پسند

نہیں۔۔۔۔

وہ فوراً کہتا ہوا آخر میں مسکرایا داؤد نے اُس کی بات پر قہقہہ

لگایا

دیکھتے ہے بچو۔۔۔۔۔آگے اس بات پر کتنا قائم رہتے

ہو۔۔۔۔۔۔

وہ اُسے ونک دیتے ہوئے پیچھے ہو کے نین کی طرف پلٹ گیا اور ساحل نے عبّاس صاحب کا غصّہ یاد کر کے جھرجھری لی۔۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔ\\

نین تم میرا ایک کام کر دو گی۔۔۔۔۔

نین نے دروازہ کھولا تو سامنے داؤد کھڑا تھا صبح صبح وہ بھی تیار۔۔۔اُسے اپنے کمرے میں دیکھ ل حیران ہوئی۔۔۔

کیا ہوا داؤد۔۔۔۔۔۔

اُس نے فکر مندی سے پوچھا۔۔۔۔۔۔آنکھوں میں اب بھی نین تھی

ایک ضروری کام سے نکلنا ہے مجھے اور پتہ نہیں کب فری ہو پاؤں گا۔۔۔سا حل کے لیے ایک کالج میں بات کی ہے۔۔ تم اُسے اسپیچ کے لیے تھوڑا پر پیر کر دو گی۔۔۔۔۔۔پلیز داؤد نے اُس سے ریکویسٹ کی

ٹھیک ہے داؤد۔۔۔۔۔۔۔ لیکن کالج اور وہ۔۔۔۔۔۔۔ تمہیں لگتا ہے اُسے ایڈمشن ملے گا۔۔۔۔۔

انشاءاللہ اس بار مل جائے گا۔۔۔۔۔ تم بس اتنا کام کر دو۔۔۔آج دوپہر میں بلایا ہے پرنسپل سر نے۔۔۔۔۔

داؤد نے مسکرا کر کہا اُس کے انداز میں ساحل کے لیے چاہت بول رہی تھی

ٹھیک ہے ڈونٹ وری میں کر دوں گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ مسکرا کر بولی تو داؤد اُسے شکریہ کہتا اسمائیل پاس کیے وہاں سے چلا گیا۔۔۔

اُس نے دروازہ بند کرتے ہوئی جاندار انگڑائی لی

وہ تیار ہو کر ساحل کے روم کی طرف

بڑھی۔۔۔۔دروازے پر دستک دی تو کوئی جواب نہیں ملا نا دو بار میں نا تین بار میں حیران بھی ہوئی اور پریشان

بھی۔۔۔۔ مجبوراً ایسے ہی دروازہ کھول کر اندر آگئی۔۔۔۔۔ لیکن روم خالی تھا۔۔۔۔۔۔

وہ روم ٹریس کی طرف بڑھی اور سلائیڈ دروازہ کھولتے ہی اُس کی آنکھیں اور منہ حیرت اور صدمے سے کھلے رہ گئے

ساحل بنا شرٹ کے صرف بلیک بنیان میں ٹیرس کی بارڈر لائن پر بنی چھوٹی سی دیوار پر سیدھا لیٹا ہوا تھا اور ایک پیر نیچے لٹکائے جھلا رہا تھا

حلانکہ وہ ایکسر سائز کرنے کے بعد تھک کر ایسے ہی وہاں لیتا تھا جو اُس کی عادت تھی لیکن نین نے تو اُسے کچھ اور ہی سمجھ لیا

ممّی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ پوری قوت سے چینخ اٹھی۔۔۔۔۔ساحل جو پر سکون لیٹا ہوا تھا اُس کے چینخ کے اثر سے بوکھلا کر نیچے گرتے گرتے بچا اور اٹھ کے بیٹھتے ہوئے حیرت سے اُسے دیکھا۔۔۔۔۔۔

نین جلدی سے آگے بڑھی اور اُس کا بازو پکڑ لیا وہ تو صدمے سے اُسے دیکھتا رہ گیا

Zubi Novels Zone

۔۔۔۔۔میں تمہیں ایسا نہیں کرنے دوں گی۔۔۔۔

میں تمہیں خودکشی نہیں کرنے دوں گی۔۔۔۔۔۔۔

وہ خوفزدہ انداز نے بولی اور اُس کے بازو پر پکڑ مضبوط کر دی

ابے کیا کر رہی ہے۔۔۔۔۔۔

وہ اُس کے ناخن کی چبھن پر تڑپ کے چلایا۔۔۔۔

حیران بھی ہوا کے وہ خود کشی کر رہا ہے اور اُسے ہی پتہ نہیں

میں جانتی ہوں تمھارے کام منہ دکھانے والے نہیں ہے

لیکن یوں سوسائیڈ کسی مسئلے کہ حل نہیں ہوتا۔۔۔۔۔

تم ایسا نہیں کر سکتے۔۔۔۔۔۔یہ گناہِ عظیم ہے۔۔۔۔۔

وہ اُس کے چلانے گھورنے سے بے نیاز اپنی گردانے گئی

اے ایڑی۔۔۔۔۔دماغ خراب ہے کیا تیرا۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اُس کی سوچ پر زچ ہو کر غصے سے بولا

تمہیں مجھے جو بولنا ہے بول لو۔۔۔میں سب سہ لوں گی ۔۔۔لیکن تمہیں یوں اپنی جان نہیں دینے دوں گی۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اُسے بولنے کا موقع دیے بغیر جذباتی انداز میں بولی۔۔۔

چھوڑ مجھے پاگل کہیں کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ساحل نے دانت بھینچے اُس کا ہاتھ زور سے جھٹک کر اپنا بازو چھڑایا وہ گھبرا گئی۔۔۔۔۔۔لیکن اپنی بے وجہ کی فکر سے باز نہیں آئی

دیکھو میری بات سنو۔۔۔۔۔۔

ایسے غصے میں اُلٹے سیدھے قدم نہیں اٹھاتے

ذرا سوچو اگر تم نہیں مرے اور ٹانگ ٹوٹ گئی تو زندگی بھر

ایک ٹانگ سے گزرا کرنا پڑیگا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اور مر گئے تو ہمیشہ بھوت بن کر بھٹکتے رہو گے

وہ فکر مندی کے ساتھ خوف سے بھی بولی ساحل نے

صدمے سے اُسے دیکھا۔۔۔۔۔۔یقین کرنا مشکل تھا کے یہ

لڑکی اتنی بیوقوف بھی ہو سکتی ہے

تمہیں جو بھی غم ہے مجھے بتاؤ۔۔۔میں ہوں نہ۔۔۔۔۔

میں تمہاری بات سنوں گی۔۔۔۔۔تمہاری ہیلپ کروں گی

ہم دونو مل کر ساری پرابلمز سالو کر لیں گے۔۔۔۔۔

لیکن یہ خودکشی کا خیال اپنے دل سے نکال دو

وہ بے حد اپنائیت سے بولی جیسے اُس سے بڑا ساحل کا کوئی غم ساز نہیں۔۔۔۔۔۔ ساحل ایکدم غصے سے اُس کی اُس کے پاس ہوا

اے ہاوڑہ ایکسپریس۔۔۔۔۔۔۔۔ بریک مار اپنی زبان کو بس بولے جارہی ہے۔۔۔۔۔۔۔ بولے جارہی ہے۔
اپن کوئی مرنے ورنے نہیں جارہا تھا۔۔۔۔۔۔۔
وہ ایکدم سے اُس پر برس پڑا میں کو گھبرا کے سیدھی ہوئی ساتھ حیران بھی ہوئی

اگر مرنے نہیں جارہے تھے تو وہاں کیا کر رہے تھے

وہ حیرت سے بولی

کچھ نہیں کر رہا تھا ایسے ہی بیٹھا تھا بس۔۔۔۔۔۔۔

وہ ایک ایک لفظ پر زور دے کے غصّے سے بولا اُس نے کبھی نہیں سوچا تھا اُسے یہ بیٹھنا بھی اتنا مہنگا پڑے گا

نینو پہلے تو حیران ہوئی اور پھر ایک دم سے غصے میں اُسے دیکھا

بیٹھے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔یہ کوئی جگہ ہے بیٹھنے کی۔۔۔۔۔۔۔۔لوگ صوفے پر بیٹھتے ہیں۔۔۔زمین پر بیٹھتے ہیں۔۔۔۔۔۔سر پر بیٹھتے ہے اور تم یہاں بیٹھتے ہو

مطلب حد ہو ھو گئی

۔کل تو پھر تم سڑک پر بستر ڈال کر سونے لگ جاؤ گے۔۔۔

پرسوں پیڑوں پر بیٹھ کر کھانے لگ جاؤ گے۔۔۔۔۔

وہ غصے بولی اور اپنے تیزی سے دھڑکتے دل پر ہاتھ رکھا

کیا حالت ہو گئی تھی میری۔۔۔۔۔۔۔

خود پر ترس کھاتے ہوئے ایک نظر اُسے گھورا

کیوں کے تو پاگل ہے۔۔۔۔۔ تیرے کو کسی کی بات نہ سننے کے بیماری ہے۔۔۔۔۔۔۔ جو چالو ہوتی ہے رکنے کا نام نہیں لیتی۔۔۔۔۔

تو نکل ادھر سے۔۔۔۔۔۔۔۔ جلدی نکل

وہ بیزاری سے بولا اُس کا ہاتھ پکڑے اُسے کھینچتے ہوئے

کمرے سے باہر نکلے اور زور سے دروازہ بند کر دیا

ہمدردی کا تو زمانہ ہی نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ بند دروازے کو دیکھ کر سر جھٹکتی ہوئی بولی

یہ لڑکی تو انسان کو سچ میں مرنے پر مجبور کر دے۔۔۔

۔وہ دروازہ بند کر کے اُس پر سر رکھے تھکے تھکے انداز میں

بولا۔۔۔

ΔΔΔΔΔ\Δ

آج داؤد کا برتھ ڈے تھا۔۔۔۔۔گھر میں ایک چھوٹی سی

پارٹی رکھی گئی تھی اور اس کی ہی تیاریاں شروع تھی۔۔۔

عشرت اور شیرین کو حکم پر حکم دیے جا رہے تھے اور وہ منہ

بسور کر کام۔کیے جا رہیں تھی۔۔۔۔۔

ساتھ ہی دونوں کام سے بچنے کے لیے ترکیبیں بھی سوچ جا رہی تھی۔۔۔۔۔

۔تم دونوں یہاں کیوں بیٹھ گئیں۔۔۔۔۔کتنا کام پڑا ہے۔۔۔باہر جاؤ۔۔۔دیکھو لان میں سجاوٹ شروع ہُوئی یا نہیں۔۔۔۔۔

رابعہ بیگم اُن کے سر پر پہنچی تو دونوں ہڑ بڑا کر کھڑی ہو گئی

جی۔۔۔۔جی بڑی ماں میں جا ہی رہی تھی۔۔۔۔۔۔

عشرت بوکھلائے انداز میں بولی رابعہ بیگم دونوں کو گھورتی آگے بڑھی

بڑی ماں۔۔۔۔۔۔

عشرت نے ہمت کر کے پکارا دونوں جلدی سے اُن کے پاس چلی آئی

بڑی ماں میں اور شیرین کیا سوچ رہے تھے کے آج نین پہلی بار سب سے ملے گی۔ ہم اُسے فیملی اور دوستوں سے ملائے گے تو کیوں نہ ہم اُسے پارلر لے جا کر اچھا سا تیار کرائیں ۔۔تا کہ وہ اور زیادہ سندر لگے۔۔۔۔۔۔

عشرت لفظوں کو چاشنی میں ڈبوتے ہوئے بولی فلحال کام سے بچنے کا سب سے اچھا حل یہی نظر آیا۔۔۔

نین کے بہانے خود پارلر جانا چاہتی ہے ہماری دونوں ہیروئنیں۔۔۔۔۔۔۔

رابعہ بیگم نے ہاتھ باندھتے ہوئے سکون سے کہا تو دونوں بوکھلا گئی

نہیں نہیں بڑی ماں۔۔۔۔ سچی۔۔۔۔۔۔ ہم تو بس نین کے لیے کہہ رہے ہے

شیرین معصوم شکل بنا کے بولی رابعہ بیگم نے دونوں کو گھورا

ٹھیک ہے لے جاؤ اُسے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اور ہاں تم دونوں بھی اچھے سے تیار ہو جانا۔۔۔۔۔۔۔ پارٹی میں ماسیوں والا حلیہ نا دکھے مجھے۔۔۔۔۔

رابعہ بیگم نے انہیں خوش کر دیا

جی بڑی ماں۔۔۔۔۔۔۔۔

دونوں نے تابعداری سے سر ہلایا اور اُن کے جاتے ہی خوشی سے چینخ اٹھیں

لیکن بھابھی مجھے کہاں لے جارہیں ہے آپ۔۔۔۔۔۔۔۔

دونوں نین کو اُس کے کمرے سے کھینچ کر لائی وہ حیران پریشان سے دونوں کو دیکھنے لگی

چلو تو سہی۔۔۔۔۔۔

شیرین نے اُس کے گال کو کھینچتے ہوئے کہا آج نین اُن کے
بے حد کام آئی تھی

ایک منٹ بھابھی وہ دیکھیے۔۔۔۔۔
نین اچانک ہی رک گئی تو دونوں نے حیرت سے اُس کی
نظروں کے تعاقب میں دیکھا جہاں ڈرائنگ روم کے
صوفے پر ساحل بیٹھا تھا ساتھ میں خوشی اور شانو اُس کے اوپر
چڑھے ہوئے تھے۔ نین نے دوسری طرف اشارہ کیا جہاں
چنداڈسٹنگ کرتے ہوئے مسکرا رہی تھی۔۔۔

دیکھا آپ نے کیسے آنکھوں کی گستاخیاں ہو رہی ہے

نین نے دونوں کو باری باری دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔وہ لوگ ساحل کے صوفے کے پیچھے کھڑے تھے۔۔۔۔۔ عشرت اور شیرین بھی آنکھیں پھاڑے گستاخیوں کو سمجھنے کی کوشش کرنے لگیں

ساحل خوشی کو باہوں میں لیے اُس کے لیے گانا گا رہا تھا

یہ چاند سا روشن چہرہ۔۔۔۔

بالوں کا رنگ سنہرا۔۔۔۔

یہ جھیل سے نیلی آنکھیں۔۔۔

کوئی راز ہے ان میں گہرا۔۔۔

اُس کی آواز بلاشبہ بہت پیاری تھی اس بات سے عشرت شیرین بھی انکار نہیں کر سکتی تھی لیکن نین تو اُس کے گانے میں بھی معنی تلاش کر رہی تھی

چاند نہیں۔۔۔۔۔۔چندا کہنا چاہ رہا ہے۔۔۔۔بھابھی

وہ آہستہ آواز میں بولی

تُو کہتا کیوں نہیں۔۔۔۔۔

شیرین نے نا سمجھ انداز میں پوچھا

رہدم کے لیے بھابھی۔۔۔۔۔ریدم کے لیے

نین اُس کی طرف دیکھ کر سمجھانے والے انداز میں بولی

اس کی حرکتیں دیکھو اور میرے بچوں کو دیکھو کیسے اس سے
چپکے رہتے ہیں۔۔۔۔انہیں بھی کہیں اپنے جیسے نا بنا دے
عشرت نے ناگواری سے ساحل کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔شانو
اُس کا بازو تھامے بیٹھا تھا اور خوشی اُس کی گود میں بیٹھی اُس
کے گانے پر مسکرا رہی تھی۔۔۔دونو کو اُس کے بہت لگاؤ تھا
۔۔

تعریف کروں کیا اُس کی۔۔۔۔جس نے تمہیں بنایا۔۔۔
ساحل نے مسکرا کر گاتے ہوئے خوشی کی پیشانی چومی

خوشی کے چاچو سب سے بیسٹ۔۔۔۔۔

وہ کھلکھلا کے اُس کے گلے میں بازو ڈالے اُس سے چمٹ گئی۔۔۔۔

نین کا تو وہاں اور کھڑے رہنا کا ارادہ تھا لیکن رابعہ بیگم پھر سے بلا کر کوئی کام نا بتادے اس لیے عشرت اور شیرین نے جلد سے جلد وہاں سے نکلنے میں عافیت جانی۔۔۔اور نین کو ساتھ باہر لے گئیں

چاچو۔۔۔۔۔۔آپ کا برتھ ڈے کب ہے۔۔۔۔۔۔
شانو نے اُس کا بازو ہلاتے ہوئے پوچھا

وہ تو اپن کو بھی نہیں معلوم۔۔۔۔۔۔

اُس نے کندھے اچکا دیے

کیوں آپ کی ممّی نے نہیں بتایا۔۔۔۔۔

شانو نے اُس کے بازو سے چہرہ ٹکائے معصومیت سے پوچھا وہ خاموش اُسے دیکھنے لگا

ایسے کئیں سوال تھے جن کے جواب اُس کی ماں جانتی تھی لیکن وہ جواب اُسے آج تک نہیں ملے تھے۔۔۔۔۔۔نا ملنے کی اُمید تھی۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔ

آج تو سچ مچ کے شہزادے لگ رہے ہو۔۔۔۔

دادی نے اُس کی بلائیں لیتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔

سفید جینس اور بلیو شرٹ میں وہ لبوں میں مسکراہٹ لیے اُنہیں دیکھ رہا تھا۔۔ شیو بلکل ہلکی کی ہوئی تھی جس سے اُس کے دائیں گال پر پڑتی گہرائی واضح ہو کر چہرے کو مزید دلکش بنا رہی تھی

بال بھی کچھ چھوٹے کیے سلیقے سے سنوارے ہوئے تھے۔۔۔بس شرٹ ہمیشہ کی طرح آدھی کھلی تھی۔۔گلے میں اور ہاتھوں میں وہی بینڈز پہنے ہوئے تھے۔ لیکن ہمیشہ سے بلکل مختلف اور جاذب نظر لگ رہا تھا۔۔

داؤد کی سالگرہ کا یہ جشن بہت ہی خاص اور شاندار تھا۔۔۔

گھر میں خوب رونق جمی ہوئی تھی۔۔۔۔۔

رابعہ بیگم کی خوشی اُن کے چہرے سے جھلک رہی تھی۔

آسیہ بیگم اور زینب بھی اُن کے ساتھ مہمانوں کی آؤ بھگت میں لگی ہوئی تھیں

عشرت اور شیرین۔۔۔راہب اور ضارب کے ساتھ مہمانوں کے ویلکم کے لیے دروازے پر کھڑی ہوئیں تھی

روما اور جیا ایک کے بعد ایک سب کے ساتھ تصویریں بنا رہیں تھی۔۔۔۔۔۔۔۔ نین کو شانو اور خوشی کے ساتھ مل کر ہنسی مذاق کرنے سے ہی فرصت نہیں تھی

داؤد وہائٹ شرٹ اور گرے جینز میں اپنے مخصوص انداز میں پوری محفل کی شان بنا ہوا تھا۔۔۔

وہ مہمانوں سے ملتا اپنی سالگرہ کی مبارک باد اور تحفے وصول کر رہا تھا۔۔۔

رابعہ بیگم نے اُسے کیک کاٹنے کیلیے بلایا تو وہ سر ہلاتا ساحل کو دیکھنے لگا

کیا بولتا ہے۔۔۔۔۔۔

ساحل داؤد کو دیکھ کر دادی کے پاس سے ہٹ کر اُس کے پاس آتا مسکرا کر بولا

بہت ہینڈسم لگ رہے ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔ لیکن۔۔

داؤد نے اُسے سر سے پیر تک دیکھتے ہوئے آگے بڑھ کر اُس کے شرٹ کے کھلے بٹن بند کیے۔۔

اب شریف لگ رہے ہو۔۔۔۔۔۔

اور اس کے کندھے سے مصنوعی دھول جھٹکتے ہوئے بولا

ساحل بند بٹنوں پر نظر ڈال کر اُسے دیکھا

دِل چاہ رہا ہے آج سب کو بتا دوں۔۔۔کے تم میرے کون ہو۔۔۔۔۔۔ میرے لیے کیا ہو۔۔

داؤد اُسے دیکھ کر مسکراتے ہوئے بولا

کیا محبوباؤں والے ڈائیلاگ مار رہا ہے یار۔۔۔۔۔

ساحل نے منہ بنا کے کہا تو داؤد ہنس دیا

تمہارا میرا رشتا۔۔۔ محبوبہ والے رشتے سے بہت آگے کا ہے

وہ ایک قدم پیچھے ہو کر بولا

بدلے کا رشتا۔۔۔۔ بھیک کا پیار۔۔۔۔۔

ساحل منہ پھیر کر بڑبڑایا تو داؤد نے بنا سوچ سمجھے اُس کے

گال پر ہلکے ہاتھ سے تھپڑ مارا۔۔۔۔ جو کافی اثر رکھتا تھا

سالے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ساحل نے غصے سے اُسے گھور کر دانت پیسے

گالی نکلی ناتو گولی ماروں گا۔۔۔۔۔۔۔اور اس کے بعد یہ

بکواس مت کرنا۔۔۔۔۔۔ چلو۔۔۔۔

داؤد نے انگلی اٹھا کر اُسے فوراً گھورا اور اُس کا ہاتھ پکڑے اپنے

ساتھ لے کر آگے بڑھا۔۔۔۔۔

ایک بڑی سے میز پر خوبصورت کیک سجایا گیا تھا اور اُس کے

آس پاس سب کھڑے تھے۔۔۔۔۔

کیک پر داؤد کے ساتھ ساحل کا بھی نام لکھا تھا جسے دیکھ کر

عبّاس صاحب اور دادی نے مسکرا کر دونوں کو دیکھا۔۔۔۔

رابعہ بیگم کے چہرے پر ناگواری چھا گئی۔۔۔

باقی سب کے بھی منہ بن گئے

ساحل نے حیرت سے داؤد کو دیکھا

آج صرف میرا ہی نہیں میرے بھائی کا بھی برتھ ڈے

ہے۔۔۔

اُس نے ساحل کو دیکھتے ہوئے جواب دیا۔۔۔ساحل کے

چہرے کے تاثرات بدلے وہ سنجیدہ ہو کر نظریں جھکا

گیا۔۔۔

داؤد نے اُسے زبردستی اپنے ساتھ لیے کیک کٹ کیا اور پہلا

پیس اُس کی طرف بڑھایا۔۔۔ساحل۔نے اُسے غصے سے

گھورتے ہوئے کیک کا چھوٹا سا بائٹ لیا۔۔۔۔۔

داؤد اُس کے غصّے پر مسکرا دیا

رابعہ بیگم دل ہی دل میں کلس کر وہاں سے ہٹ گئی

اُنہوں نے داؤد کو جتایا تھا کے وہ نین کے ساتھ مل کے کیک کاٹے اور اُسے سب سے تعارف بھی کرائے اس وجہ سے ہی اُنہوں نے اتنی بڑی پارٹی رکھی تھی اور داؤد نے اُن کی ساری امیدوں پر پانی پھیر دیا تھا

جب کے نین مسکرا کر تالی بجا رہی تھی۔۔۔۔۔۔اُس کے دل۔میں کسی قسم کا کوئی ہرس یا جلن نہیں تھی۔۔۔۔بلکہ دل میں داؤد کی۔عزت اور بڑھ رہی تھی جو اپنے سے بلکل الگ شخص کو صرف بھائی کہتا ہی نہیں تھا بلکہ مانتا بھی تھا۔

ساحل وہاں سے جانے لگا تو داؤد نے جلدی سے آگے بڑھ کر اُسے روکا ساحل نے غصے سے اُس کا ہاتھ جھٹکا اور اُسے

خطرناک نظروں سے گھورا۔۔۔۔۔داؤد نے معصوم شکل بنائے اُسے دیکھا

مہمان سب پھر اپنی باتوں اور کھانے کے ساتھ انصاف کرنے میں لگ گئے۔۔۔

داؤد یہ تمہارے لیے۔۔۔۔۔۔۔۔ہیپی برتھ ڈے۔۔۔۔

نین اُس کی طرف بڑھی اور اُس کے لیے خریدا گفٹ اُسے دیتے ہوئے بولی

اور ماما کے بیٹے۔۔۔۔۔ تمہیں بھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اُس نے ایک نظر ساحل کو۔دیکھ کر احسان کرنے والے انداز میں کہا تو اُس نے ابرو اٹھائے نین کو دیکھا

اور ساحل کا گفٹ۔۔۔۔۔۔۔

داؤد نے مسکرا کر پوچھا

اب مجھے کیا پتہ تھا کے تم دونوں ایک ہی دن دنیا میں تشریف لائے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔ورنہ میں دو گفٹ لیتی

اُس نے منہ پھیر کر کھڑے ساحل کو دیکھا جو آج کافی بدلا بدلا لگ رہا تھا۔۔۔۔

دن تو میں نے ہی ایک کیا ہے۔۔۔۔

ویسے دنیا میں یہ مجھ سے لگ بھگ دو سال بعد اور میں اس سے دو سال پہلے تشریف لایا ہوں۔۔۔

داؤد نے ساحل کی طرف دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔۔ساحل اُسے ایک بار پھر اُسے گھورتا وہاں سے چلا گیا۔۔

بہت اچھی لگ رہی ہو تم۔۔۔۔۔۔۔۔۔

داؤد نے مسکرا کر اُسے دیکھا۔۔۔

پیچ کلر کے خوبصورت ٹاپ اور بلیک جیگن میں ہمیشہ کی طرح بنا میک اپ اور کوئی تیاری کے صرف کانوں میں ٹاپس اور ہاتھ میں بریسلیٹ پہنے وہ سادگی میں بھی حسین لگ رہی تھی۔۔۔بس گھنے لمبے بال آج کھلے۔۔۔آگے سے پن کر کے کمر پر بکھرے ہوئے تھے۔۔۔

مجھے پتہ ہے۔۔۔۔میں ہوں ہی اچھی۔۔۔۔۔۔۔اب کیا کروں

وہ مسکرا کر آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے بولی اور دونوں ہنس دیے۔۔۔۔

دور سے ہی دونوں کو ساتھ دیکھ زینب نے اطمنان محسوس کر کے اُن کی خوشیوں کی دعا کی۔۔۔

اچھا داؤد ایک بات تو بتاؤ مجھے۔۔۔۔تم تو بچپن میں بہت ڈرپوک تھے پھر سوپر کوپ کیسے بن گئے۔۔۔

نین نے پر جوش انداز میں پوچھا

کیوں کے کسی نے مجھ سے کہا تھا طاقت بازوؤں میں نہیں

ارادوں میں ہوتی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

اُس نے۔ مُسکرا کر زمین پر۔ نظریں جمائے جواب دیا

بڑے ماما نے۔۔۔۔۔۔۔۔

نین نے سوالیہ انداز میں کہا

ساحل نے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

داؤد نے سر نفی میں ہلاتے ہوئے بتایا تو وہ حیرت سے آنکھیں

پھیلائے اُسے دیکھنے لگی

اتنا بڑا ہو کر روتا ہے۔۔۔ گھما کے دے نا ایک لات۔۔۔۔۔

لیکن وہ لوگ مجھ سے زیادہ طاقت ور ہے۔۔۔۔۔۔

ابے فٹو۔۔۔۔۔۔طاقت بازو میں نہیں ارادوں میں رہتی۔۔۔۔۔۔۔دیکھ اپن کو۔کیسے ان کی واٹ لگاتا ابھی

گیارہ سال پہلے کے کچھ لمحے اُس کے زہن میں گھوم گئے اور ساتھ کتنی ہی جانلیوا یادیں

آئے کانٹ بلیو۔۔۔۔۔۔۔

نین نے حیرت سے دور فون پر جھکے ساحل کو۔دیکھ کر کہا

کیوں کے ابھی تم اُسے جانتی نہیں۔۔۔۔۔۔۔

داؤد نے مسکرا کر اُسے دیکھا

اتنا تو جان گئی ہوں میں کے تمہارے اور بڑے ماما کے لیے وہ بہت اہمیت رکھتا ہے۔۔۔۔۔۔۔بہت لکی ہے وہ۔۔۔۔

نین نے بھی مسکرا کر جواب دیا

لکی وہ نہیں میں ہوں۔۔۔۔۔۔اگر وہ نہیں ہوتا تو آج میں کچھ اور ہوتا۔۔۔۔۔

داؤد نے سنجیدگی سے جواب دیا

کیا مطلب۔۔۔۔۔۔۔

نین نے اُسے ناسمجھی سے دیکھا

سب آج ہی جان لو گی۔۔۔۔۔۔

داؤد نے مسکرا کر کہا۔۔۔

ایسے عجیب کیریکٹر کو جاننے کی اکسائٹمنٹ تو سب کو ہوتی ہے
نا

یار تم ہر وقت اُسے برا بھلا کیوں کہتی رہتی ہو۔۔۔۔۔

داؤد نے خفگی سے کہا

کیا وہ عجیب نہیں ہے۔۔۔۔حلیہ دیکھا ہے اُس کا۔۔۔۔۔راؤڈی لگتا ہے بلکل۔۔۔۔۔جیسے کوئی انٹر نیشل گنڈا عمر قید کاٹ کر آیا ہو۔۔۔۔۔۔

۔اور لینگو تج۔۔۔۔۔اپن تپون جپن۔۔۔۔میں تو اس سب کو نارمل نہیں سمجھتی

وہ آنکھیں گھماتے ہوئے بولی

Zubi Novels Zone

کسی کے حلیے سے اُس کے اچھے اور برے ہونے کا ججمنٹ نہیں دیا جا سکتا۔۔۔۔اور رہی بات لینگو تج کی تو وہ ایک الگ دنیا سے آیا ہے اُسے تھوڑا وقت لگے گا اُس ماحول اور اپنی عادتوں کو بھولنے میں

میں کوشش کر رہا ہوں اُس کی اسپیچ ٹھیک کرنے کی۔۔۔۔ تمہیں میری ہیلپ کرنی چاہیے نین۔۔۔۔

وہ سنجیدگی سے ساحل کی سائیڈ لے کر بولا

اتنے مشکل کام میں ہیلپ مانگ رہے ہو۔۔۔۔۔۔ لیکن ٹھیک ہے میں کوشش کروں گی۔۔۔۔ ویسے بھی میں بہت ٹیلنٹڈ ہوں

نین نے بیزاری سے کہتے ہوئے آخر میں مصنوعی کالر جھاڑا تو

وہ ہنس دیا۔۔۔

اُنہیں ہنستے مسکراتے دیکھ رابعہ بیگم خوشی سے باغ باغ ہو گئی تھی اور عشرت اور شیرین اپنے اپنے شوہر پر چڑ رہی تھی

وہ دیکھو کیسے دونوں ہنس ہنس کر باتیں کر رہے ہیں۔۔

ابھی تو اُن کی شادی بھی نہیں ہوئی۔۔۔

اور ایک تم ہو۔۔۔۔ میں اتنا تیار ہو کر آئی ہوں اور تم نے

ایک بار بھی میری تعریف نہیں کی۔۔۔۔۔

عشرت راہب کو دیکھ کر منہ بگاڑتے ہوئے بولی

ارے۔ میری جان۔۔۔۔۔۔۔ تعریف تو میں کرنا چاہتا

ہوں۔۔۔۔ کمال کی میک اپ آرٹسٹ ہے

تمہاری۔۔۔۔۔ پورا کا پورا بدل دیا تمہیں۔۔۔۔۔۔ ماننا پڑیگا

اسے۔۔۔۔۔۔ تم تو بلکل پہچان میں ہی نہیں آرہی

راہب اُسے سراہتی نظروں سے دیکھتے ہوئے بولا پہلے تو وہ شرمائی پھر جب سمجھ آیا کے اُس سے زیادہ میک اپ آرٹسٹ کی تعریف ہو رہی ہے تو جھٹکے سے اُسے گھورا

وہ دانت دکھا کر مسکرایا

مرجاؤ تم۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

دانت پیس کہتی وہ وہاں سے چلی گتی اور وہ ہنسی روکنے لگا

اُدھر۔شیرین نے الگ زارب کے پیچھے رونا ڈالا ہوا تھا

تم بدل گئے ہو۔۔۔۔۔اب میری طرف دیکھتے بھی نہیں شادی سے پہلے ہوسٹل کی چھت کود کر مجھ سے ملنے آتے تھے

وہ رونی صورت بنائے بولی

سوچتا ہوں اُسی چھت سے نیچے کود جاؤں

وہ منہ کے منہ میں بڑبڑایا۔۔۔۔

کیا کہا۔۔۔۔۔

شیرین نے اُسے گھورتے ہوئے پوچھا

میں نے کہا بڑی حسین لگ رہی ہو آج۔۔۔

وہ فوراً مسکرا کر بات بدل گیا

سچی پھر میرے لیے ایک شیر سناؤ۔۔۔۔

وہ شرما کر دوپٹے سے انگلیاں اُلجھا کر بولی

ذارب اس نئی فرمائش پر دانت پیس کر زبردستی مسکرایا

عرض کیا ہے۔۔۔۔۔۔

وہ گلا کھنکھار کر بولا تو شیرین بیتابی سے اُسے دیکھنے لگی

یہ جو لگ رہی ہو تم اتنی پیاری

اس میں لگ جاتی ہے میری کمائی ساری۔۔۔۔

وہ بڑے پر جوش اندازِ میں بولا اور جواب میں شیرین کو ناک پھلائے خمشگیں نظروں سے خود کو گھورتے دیکھ۔ نظر بچا کر وہاں سے غائب ہوا

ΔΔΔΔΔΔΔΔ

جیا سے بات کرتے ہوئے اُس کی نظر چندا پر پڑی جو چھپ کر ادھر اُدھر سے نظریں بچاتی باہر نکل رہی تھی

نین کے اندر کا جاسوس ایکدم سے جاگ اُٹھا۔۔

وہ جیا اور روما سے ابھی آئی کہہ کر وہاں سے اٹھ کر چندا کے پیچھے گئی۔۔۔۔

باہر نکلی تو دیکھا چندا ایک پردے کے پیچھے غائب ہو گئی تھی۔۔۔۔وہ وہیں دروازے کے قریب رکی تفتیشی نظروں سے اُسے دیکھنے لگی

لان میں پردوں اور لائٹوں کی سجاوٹ کی گئی تھی۔۔۔

یہ پردہ بھی وہیں لگا ہوا تھا

اس پار سے نین کو وہاں دو کالے سائے نظر آرہے تھے۔۔۔جو ایک دوسرے کے کافی قریب تھے۔۔۔

نین آنکھیں پھیلائے۔۔۔گلا تر کرتی سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔

دوسری طرف پردے کے اُس کے پار ساحل کھڑا فون پر کسی سے بات کر رہا تھا اور چند اُس سے بہت دور آگے جا کر رکی باہر گیٹ پر کھڑے کسی شخص کو اشارے کر رہی تھی۔۔۔

لیکن اس پار سے دیکھنے والے کو اُس دوری کا اندازہ ہونا ممکن نہیں تھا۔۔۔وہ تو اُن دونوں سایوں کو قریب دیکھ کچھ اور ہی سوچ رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ایک دم ہی ساحل پردے کے پیچھے سے باہر آیا تو وہ بوکھلا کر سیدھی ہوئی اور اور آنکھیں پھاڑے اُسے دیکھنے لگی۔۔

ساحل بھی حیرت سے اُسے دیکھتا آگے بڑھا

نین اُسے دیکھ کر زبردستی کا مسکرائی۔۔

جو وہ سمجھ رہی تھی اُسے سوچ کر جھر جھری لیتے ہوئے ایک قدم پیچھے ہونا چاہا لیکن اس ہڑ بڑاہٹ میں قدم لڑ کھڑائے

پیچھے گرتی اس کے پہلے ساحل نے اُس کی ہتھیلی تھام لی۔۔۔۔۔وہ سانس روکے اُسے دیکھنے لگی جو سنجید گی سے اُس کا ہاتھ تھامے اُسے گرنے سے بچایا ہوئے تھا

وہ جلدی سے سیدھی ہوئی اور اُس سے ہاتھ چھڑایا۔۔۔۔۔۔۔

دِماغ میں جو خیال چل رہے تھے اُس کے بعد ساحل کو وہ شکتی کپور امیجن کر رہی تھی

پردے کے پیچھے کیا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اُس نے ساحل کو دیکھ کر رازدارانہ انداز میں پوچھا

کیا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ساحل نے حیرت سے اُسے دیکھا اُس کے عجیب انداز پر

کیا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نین نے اُسے تفتیشی نظروں سے دیکھ کر دہرایا

اے کیا ہے۔۔۔۔۔۔۔

وہ زچ ہو کر ایکدم زور سے بولا وہ فوراً سیدھی ہوئی

کیا کر رہے تھے تم وہاں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نین نے نے اُسے عجیب نظروں سے دیکھا

کائے کو بتاؤں تیرے کو۔۔۔۔۔۔۔۔

ساحل نے پیشانی پر بل ڈالے اُسے گھورا

کیوں کے یہ گھر میرا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سچ بتاؤ کیا کر رہے تھے وہاں۔۔۔۔۔۔

وہ اب اُسے دیکھ کر غصے سے بولی

اپنی محبوبہ کے ساتھ ایلو ایلو کر رہا تھا۔۔۔ کوئی تکلیف ہے تیرے کو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ دانت پیس کر بولا اور آگے بڑھ گیا نین نے سر ہلاتے ہوئے اُس کی پشت کو دیکھا

اس کا مطلب ہے میرا شک بلکل صحیح تھا
اُس نے اپنے دِماغ کو داد دی اور لب سکیڑے سر ہلایا
@@@@@@@@

اچانک ہی عباس صاحب نے داؤد اور نین کی منگنی کا اناونسمنٹ کر دیا وہ حیرت سے اُنہیں دیکھتی رہ گئی۔۔۔۔۔
رابعہ بیگم مسکرا رہی تھی۔۔۔داؤد ایک طرف پر سکون کھڑا تھا جب کے وہ گہرے صدمے میں تھی۔۔۔۔
زینب کو خاموش دیکھ اُس کے پاس آئی

ممی میں نے کہا نا میں انگیجمنٹ نہیں کروں گی۔۔۔۔۔جب تک پاپا نہیں آجاتے۔۔۔۔۔۔

ایک بار پھر زینب کی انگیجمنت والی بات پر وہ دھیمی آواز میں غصے سے بولی۔۔۔

پاپا یہاں ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

ایکدم ہی اُسے اپنے قریب سے آواز آئی۔۔۔۔۔۔۔اُس نے حیرت سے پیچھے دیکھا وقار صاحب کو دیکھ کر اُس کا منہ کھلا رہ گیا۔بے یقینی سے زینب کی دیکھا تو وہ مسکرا کر سر ہلا دی باقی سب بھی مسکرا رہے تھے

وہ دھک دھک کرتے دل سے جلدی سے آگے بڑھ کر اُن کے سینے سے لگ گئی۔۔۔۔آنکھیں نم ہو گئی۔۔۔

روما بھی مسکراتی جلدی سے آگے بڑھ کر اُن کے گلے لگ گئی۔۔۔اُنھوں نے دونوں کو ایک بازو سے خود میں بھینچے اُن کی پیشانی چومی

پاپا۔۔۔۔۔آپ کب آئے۔۔۔۔۔۔

نین نے پیچھے ہو کر خوشی اور حیرت سے پوچھا

میری بیٹیاں مجھے یاد کرے اور میں نا آؤں۔۔۔۔۔۔۔

اُنھوں نے دونوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

رابعہ بیگم نے آگے بڑھ کر نین کو اپنے ساتھ لگایا۔۔۔۔

وہ شاید زینب سے بھی زیادہ اپنے پاپا کو چاہتی تھی اس لیے اُن کا ہونا اُس کے لیے بہت معنی رکھتا تھا۔۔۔۔۔۔وہ اُس کی زندگی میں سب سے بڑھ کر تھے۔۔۔۔۔۔

لیکن اِن کی لاپرواہی اپنے نام کو بڑھانے کا جنون زینب کو بہت ڈراتا تھا۔

اور واقعی یہ ڈر سچ ہو کر ایک دن نین کی زندگی بدلنے والا تھا

آؤ داؤد رنگ پہناؤ۔۔۔۔۔۔

رابعہ بیگم نے داؤد کو محبت سے دیکھتے ہوئے پکارا

عشرت ایک پھولوں سے سجے تھال۔میں دونوں ڈائمنڈ رنگ لیے اُن کے پاس کھڑی تھی۔۔۔۔

اُس نے نظریں دوڑائے ساحل کو ڈھونڈھنا چاہا لیکن وہ وہاں موجود نہیں تھا۔۔۔

وہ افسوس سے سر ہلا کر آگے بڑھتا اس کے پہلے اُس کے موبائل کی رنگ بجی۔۔اگر کوئی اور ہوتا تو وہ نظرانداز کر دیتا لیکن ہاسپٹل سے فون دیکھ کے اُس کے دل نے ایسا کرنے سے روکا

ایک منٹ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اپنی مام کو رکنے کا اشارہ دیتا فون کان سے لگا گیا

داؤد۔۔۔۔۔۔اُس لڑکی کو ہوش آگیا ہے۔۔۔۔۔۔

پایل کی آواز اور اُس کی بات سن کر داؤد ایک پل کو سانس روک گیا۔۔۔دل تیزی سے دھڑکنے لگا۔۔۔۔

داؤد۔۔۔۔۔۔

رابعہ بیگم نے دوبارہ پکارا تو اُس نے اپنے آپ پر قابو پاتے اُنہیں دیکھا

مام۔۔۔مجھے جانا پڑیگا۔۔۔۔ایمیر جنسی ہے۔۔۔۔

وہ جلدی سے اُن کے پاس آتا بیتابی سے بولا سب حیرت سے اُس کو دیکھنے لگے

بیٹا تمہاری انگیجمنٹ ہے۔۔۔۔۔۔

رابعہ بیگم نے بے یقینی سے اُسے دیکھا

سوری مام۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اُن کا ہاتھ تھام کر کہتا وہاں سے باہر کی طرف بڑھا سب اپنی جگہ ساکت اُسے دیکھتے رہ گئے

نین بھی حیران ہو کر کھڑی تھی۔۔۔۔۔زینب کا دل عجیب پریشان ہو رہا تھا اور وقار صاحب کو داؤد اور غصّہ آ رہا تھا

کوئی بات نہیں رابعہ۔۔۔۔۔۔۔ نین کو انگوٹھی ہم پہنا دیں گے۔۔۔

ویسے بھی ہمارے وقت میں تو گھر والے ہی منگنی کی انگوٹھی پہناتے تھے۔۔۔۔۔۔

دادی نے ہی خاموشی توڑتے ہوئے ماحول کو بحال کرنا چاہا

عبّاس صاحب اُن کی بات سے متفق ہو کر سر ہلا گئے جب کے رابعہ بیگم پریشان کھڑی تھیں

یہ تو آجکل کے بچوں نے نئے رواج بنا لیے ہے ورنہ ہمارے وقت میں شادی سے پہلے دولہا دلہن ایک دوسرے کو دیکھتے تک نہیں تھی۔۔۔۔۔۔

اُنہوں نے اب کے نین کو دیکھتے ہوئے کہا

دل اُداس ہو گیا تھا وہ خاموش کھڑی تھی

ہے نہ لاڈو۔۔۔۔۔۔۔۔

اُنہوں نے محبت سے اُس کے چہرے پر ہاتھ رکھا

جی نانو۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ ہلکا سا مسکرا کر سر ہلا گئی۔۔۔۔۔

اُنہوں نے اپنے ہاتھ سے داؤد کے نام کی انگوٹھی اُس کی اُنگلی میں پہنا کر اُس کی پیشانی چوم لی۔۔۔۔

رابعہ بیگم نے بھی ایک گہری سانس لیتے ہوئے آگے بڑھ کر اُس کے سر پر بوسا دیا۔۔۔۔

وہ سر جھکائے اُس رنگ کو دیکھنے لگی۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

وہ تیزی سے ڈرائیو کرتا ہوا ہاسپٹل پہنچا۔۔۔۔۔

آئی سی یو کے باہر نرسز کی بھاگا دوڑی چل رہی تھی۔۔

وہ گلا تر کرتا ہوا دروازہ کھول کر اندر پہنچا ہی کے کوئی چیز تیزی سے آکر اُس کے سر پر لگی۔۔۔۔۔

اتنی زور سے کے اُس کے قدم ڈگمگائے۔۔۔اُس نے ہاتھ میں سر تھامے گھبرا کر اُسے دیکھا جو پاگلوں کی طرح چیختی وہاں پڑی ایک ایک چیز اٹھا کر پھینک رہی تھی۔۔۔۔

نرسز اُس کی طرف بڑھنے سے گھبرا رہیں تھیں۔۔۔پایل مسلسل اُس سے بات کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔۔

ہوش میں آتے ہی اُس پر عجیب سا پاگل پن سوار ہو گیا تھا۔۔۔وہ اپنے زندہ ہونے پر جانے غصے میں تھی یاد کھ میں لیکن اُسے اس روشنی نے خوف آرہا تھا

وہ سکندر کی گھٹیانیت سے گھبرا کر مرنے کو مجبور ہوئی تھی

۔۔۔

اُس کی موت سکندر کی ہار تھی۔۔۔

وہ خود زندہ رہ کر اب سکندر کی جیت نہیں بن سکتی تھی۔۔۔

اُسے سکندر کا دیا ایک ایک زخم ایک ایک درد تازہ ہوتا محسوس ہو رہا تھا۔۔۔۔

اپنے بدن پر اپنی روح پر۔۔۔۔

اپنی عزت کے چھین جانے کا۔۔۔۔

سرے عام اپنی ذلت کا۔۔۔

ارحم اور شاءنہ کی موت کا۔۔۔۔

اُس کے چہرے پر عجیب سی وحشت تھی۔۔۔۔

آنکھوں میں خطرناک جنون تھا۔۔۔۔

خود کو مٹا دینے کا۔۔۔

وہ اُسے دیکھ کر رہ پتھر بن گیا۔۔۔

سرخ آنکھیں کسی کو بھسم کرنے کی طاقت رکھتی تھی

داؤد تم ٹھیک ہو۔۔۔۔۔

پایل نے اُسے دیکھ پریشان ہوتے پوچھا۔۔۔اُس نے اپنے

حواسوں پر قابو پاتے ہوئے سر ہلایا۔۔۔ نظریں اب بھی

اُس پر تھی جو دیوار سے لگ کر کھڑی زمین کو گھورتی مسلسل بڑبڑا رہی تھی

ہوش میں آنے کے بعد سے ہی ایسے ری ایکٹ کر رہی ہے۔۔۔ کسی کے قابو میں نہیں آرہی۔۔۔۔۔۔بلڈ پریشر بہت ہائے ہے۔۔۔اگر فوراً انجیکشن نہیں دیا تو پرابلم ہو سکتی ہے

پایل نے فکر مندی سے بتایا اُسے کچھ پر سکون دیکھ وہاں کھڑا وارڈ بائے آہستہ سے اُس کے قریب بڑھنے لگا۔

ایک منٹ۔۔۔۔۔۔۔۔

داؤد نے اُسے روکا۔۔۔پاپل اُسے نا سمجھی سے دیکھنے لگی۔

۔داؤد اُسے روک کر خود آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا فلک کی اور

بڑھنے لگا

پاس مت آنا۔۔۔۔۔۔۔میں۔۔۔۔میں۔۔۔۔خود کو مار

دوں گی۔۔۔میں تمہیں جیتنے نہیں دوں گی۔۔۔۔۔۔

وہ سر ہلاتی زمین کو گھور کر بڑبڑا رہی تھی۔۔داؤد دھیرے

دھیرے اُس کی اور بڑھ کر اُس کے لفظوں کو واضح سن پارہا

تھا

شمع کے ساتھ کچھ غلط نہیں ہونے دوں گی۔۔۔

اپنی بہن کو بچالوں گی میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ سر ہلاتی ایکدم سے رک گئی جب نظر داؤد کے جوتوں پر پڑی۔۔۔۔۔۔۔۔سانسیں مزید تیز ہونے لگی

سُرخ آنکھیں پھیل گئی۔۔

جیسے ہی داؤد کے پیر ایک۔دم پاس آکر رکے اُس نے سر اٹھا کر زوردار چینخ کے ساتھ دونوں ہاتھ اٹھائے اُسے پیچھے دھکیلنے کے لیے۔۔۔۔۔

لیکن اتنی ہی تیزی سے داؤد نے اُس کی دونوں کلائیاں جکڑ کر اُس کی کوشش ناکام کر دی۔۔

سختی سے اُس کی کلائیوں کو۔جکڑے اُس کی آنکھوں میں دیکھنے لگا

وہ خوفزدہ ہو کر اُسے دیکھتی بے آواز کچھ بڑبڑانے لگی۔۔۔

محض لب ہل رہے تھے۔۔۔سانسیں بے ترتیب ہو رہی تھی۔۔۔۔

اُس نے اپنی کلائی آزاد کرنے کی کوشش کی لیکن وہ بھی مضبوطی سے اُسے تھامے تھا۔۔۔ گمبھیر نگاہیں کانپتے لبوں اور بھیگی پلکوں میں اُلجھی ہوئے تھیں

ایکدم ہی وہ ہوش کھو کر بے جان ہوتی آگے کو گرنے لگی تو داؤد نے اُس کی دونوں کلائیاں آزاد کیئے اُسے اپنے بازؤں میں تھاما

ΔΔΔΔΔΔΔ

ہیری۔۔۔۔۔۔ہیری۔۔۔۔ہیری

باکسنگ کلب میں چاروں طرف ایک شور برپا ہوا تھا۔۔۔

رنگ میں کھڑا مضبوط بدن والا انگریز۔۔ہیری۔۔۔

لوگوں کی حوصلا افزائی پر ہنستا ہوا اپنے بائسپس کی نمائش کر

رہا تھا۔۔

اُس کے پاس ہی زمین پر چت لیٹا وہ بے ترتیب سانسیں لے

رہا تھا۔۔۔بغیر شرٹ کے پورا جسم پسینے سے نم تھا۔۔۔

ناک سے خون بہتا چہرے پر پھیل رہا تھا۔۔

کسی کے دل میں اُس کے لیے رحم نہیں تھا۔۔۔

سب ہیری کے کمال پر خوشی منا رہے تھے۔۔۔

اور ہیری اپنی جیت پر باغ باغ ہوتا دوبارہ اُس کی طرف بڑھ

رہا تھا۔۔۔

جیسے ہی اُسے اٹھانے کے لیے آگے کو جھکا ساحل نے پوری قوت سے گھٹنا اُس کے پیٹ میں دے مارا

وہ کراہتا ہوا پیچھے لڑھکتا گیا۔۔۔۔۔

وہ زمین سے لگ بھی نا پایا کے ساحل نے اٹھ کر گھومتے ہوئے کہني اسی جگہ گھسائی۔۔۔۔

ہڈیاں زور سے کڑکڑائی اور ہیری بے جان ہو کر زمین پر گر گیا

شور ایکدم سے سکوت میں بدل گیا۔۔۔۔۔

گہرا سناٹا چھا گیا۔۔۔۔

اور اس سناٹے کی آواز کو جیکی کی پہلی تالی نے توڑا۔۔۔۔۔

جو سامنے کے صوفے پر سے اٹھتا ساحل کو سراہتی نظروں سے دیکھ رہا تھا

اُس کے تعاقب میں باقی سب بھی تالیاں بجا کر شاٹنگ کرنے لگے۔۔

وہ ناک سے خوف صاف کرتا ہوا رنگ سے کود کر باہر آیا۔۔

لگتا ہے اپنی طاقت سے لوگوں کو مات دینا تمہارا شوق ہے۔۔۔۔۔۔۔

جیکی نے اُس کے پاس آتے ہوئے پانی کی بوتل اُس کی طرف اچھالی۔۔۔

ساحل نے بوتل کھول کر چہرہ اوپر کیے پانی چہرے پر انڈیلا۔۔۔

جنون۔۔۔۔۔۔۔۔ جنون ہے اپن کی رگوں

میں۔۔۔۔۔اس دنیا کو اپنی طاقت کے آگے جھکانے کا

جنون۔۔۔۔۔۔۔

وہ آنکھوں میں چمک لیے بولا اور بھیگے بالوں کو پیشانی سے

پیچھے کیا۔۔۔

اور اس جنون کی خاطر کس حد تک جا سکتے ہو۔۔۔۔

جیکی نے اُسے بغور دیکھتے ہوئے پوچھا اور وہیں صوفے پر

ٹانگ پے ٹانگ رکھے بیٹھ گیا

جہاں تک منزل نہیں مل جاتی۔۔۔۔۔۔وہاں تک ہر حد توڑ سکتا ہے میں۔۔۔۔

وہ ہلکا سا مسکرا کر بولا ڈمبل معمولی سا ظاہر ہوا

اس جگہ سے تمہیں اپنی منزل کا راستہ نہیں ملے گا۔۔۔۔۔۔تم کسی اور دنیا کے لیے بنے ہو۔۔۔۔۔۔۔۔لیکن یاد رکھنا اُس دنیا میں قدم رکھنے کے بعد واپسی کا کوئی راستہ نہیں۔۔۔۔۔۔۔

جیکی سنجیدگی سے کہتا اُسے وارن کرنے لگا اور ساحل کو اپنا راستہ صاف ہوتا محسوس ہوا

وہ اُس کی بات پر ہنس کر آگے بڑھا دونوں ہاتھ صوفے پر رکھے اُس کی طرف جھکا

ماموں۔۔۔۔۔یہ معصوم شکل دیکھ کر کنفیوج مت ہو

تیرے کو ابھی ٹائم لگے گا اپن کو سمجھنے میں۔۔۔۔

پلٹنا اپن نے سکھیلا بھی نہیں ہے۔۔۔۔

وہ مسکراتے لہجے میں کہہ کر اُسے ونک دیتا ہوا پیچھے ہٹا اور اپنی شرٹ پہننے لگا۔۔۔۔۔۔۔

جیکی نے مسکراتے ہوئے اُسے دیکھا اور پاس کھڑے اپنے گارڈ کو اشارہ کیا

گارڈ فوراً ساحل کی طرف بڑھ کر اُس کی آنکھوں پر کالی پٹّی باندھنے لگا۔۔۔ساحل کے بٹن بند کرتے ہاتھ تھام گے۔۔۔۔۔اُس نے ایکدم سے اُسے پیچھے دھکیل دیا

اے چاؤ من کیا کر رہا ہے بے۔۔۔۔۔۔۔پٹّی کائے کو باندھ

رہا ہے۔۔۔۔زیادہ لاڈ میں آ رہا ہے کیا۔۔

وہ غصے سے بولا۔۔۔۔گارڈ نے جیکی کو دیکھا

تمہاری ہمت دیکھنا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔آنکھیں بند کر کے

میرے راستے پر چلو۔۔۔۔۔تمہیں تمہارا مقام مل جائے گا

جیکی نے اپنی جگہ سے اٹھتے ہوئے کہا اور خود آگے بڑھ گیا باہر

کے دروازے کی طرف۔۔۔۔

اب دیکھ کیا رہا ہے چل نا۔۔۔۔۔۔مہورت نکالے گا کیا۔۔

ساحل گارڈ کو دیکھ کر برس پڑا وہ دانت پیستا آگے بڑھ کر اُس

کی آنکھوں پر پٹی باندھنے لگا۔۔۔

اُس کے زہن میں مکمل اندھیرا چھا گیا۔۔۔۔

گارڈ اسے اپنی ساتھ پکڑتا باہر لایا اور گاڑی میں بٹھایا۔۔۔

گاڑی تقریبا بیس منٹ تک چلتی رہی اور اس درمیان جیکی کی آواز میں بس کچھ نارمل باتیں ہی سنائی دی۔۔۔۔

اُسے ذرا بھی انداز نہیں ہوا کے وہ کس راستے پر ہے اور کب موڑ کاٹا جا رہا ہے

گاڑی رکی تو وہ کسی کے سہارے سے قدم آگے بڑھاتا گیا ۔۔۔ایک جگہ سیڑھیوں سے اترنے کے بعد اُسے روک دیا گیا

آنکھ سے پٹی کھلی تو چبھتی روشنی کے باعث اُس نے آنکھیں بازو سے ڈھکی۔۔۔۔

چند سکنڈ بعد بازو ہٹا کر آنکھیں کھولتے ہوئے اطراف میں نظر ڈالی تو وہ ایک نئی جگہ پر تھا۔۔۔۔

ایک لمبا چوڑا میدان نما ہال۔۔۔۔

جہاں ایک طرف بنے کیج میں زبردست فائٹنگ چل رہی تھی۔۔۔۔لوگ تین طرف سے کیج کو گھیرے کھڑے تھے

دوسری طرف قیمتی صوفوں پر چند لوگ بیٹھے شراب نوشی کر تے اُس فائٹ کا لطف اٹھا رہے تھے۔۔۔

اُن کے آس پاس مختصر کپڑوں میں بیٹھی لڑکیاں اُن کا ساتھ دے رہی تھیں

اُس نے سنجیدگی سے آس پاس نظریں دوڑا کر اُس جگہ کا اندازہ لگانا کی کوشش کی۔۔۔۔۔

جیکی آگے بڑھ کر وہاں بیٹھے لوگوں سے مل رہا تھا۔۔

جن میں شہر کی جانی مانی ہستیاں اور کچھ گم شدہ مجرموں کی شکلیں بھی نظر آرہی تھی۔۔۔کچھ غیر ملکی تھے کچھ ہندوستانی۔۔۔

اُس نے کیبج کی طرف دیکھتے ہوئے سگریٹ لبوں سے لگایا

لائٹر نکالنے کے لیے پاکٹ میں ہاتھ ڈالا لیکن اُس کے پہلے ہی کسی نے آگ جلا کر سیگریٹ جلائی۔۔۔۔

اُس نے آگ کے شعلے سے نظریں ہٹا کر ساتھ کھڑے شخص کو دیکھا

ولڈ۔۔۔۔۔۔۔۔ (kk) ویلکم ٹو۔۔۔۔۔۔کے کے

وہ آدمی لائٹر بند کیے مسکرا کر بولا۔۔۔۔۔

سفید بال اور داڑھی۔۔۔آنکھوں پر کالا چشمہ چڑھائے۔۔

سفید سوٹ بوٹ میں کھڑا شخص یقیناً کے کے ہی تھا

ساحل نے سگریٹ لبوں سے نکال کر دھواں ہوا میں خارج کرتے ہوئے اُسے سنجیدگی سے دیکھا

کے کے۔۔۔ تمھارے لیے ہیرا ڈھونڈا ہے۔۔
جیکی نے آگے بڑھ کر ساحل کا کندھا تھپکتے ہوئے کے کے

مخاطب کیا

ہمارے گیم میں بچوں کا کیا کام۔۔۔۔۔
کے کے نے ہنسی اڑاتے ہوئے انداز میں کہااور رخ کیج کی

طرف کرلیا۔۔ساحل نے غصے سے اُسے دیکھا

ابے رات کے باسی چاول۔۔۔۔۔۔بچہ کس کو بول رہا

ہے۔۔۔ایک لات ماروں ناتو سیدھے قبر میں ملے گا۔۔

وہ اُسے سر سے پیر تک دیکھ غصے سے بولا۔۔۔
جیکی کے کے کاری ایکشن دیکھنے لگا

بچے کے خون میں جوش تو بہت ہے۔۔۔۔۔ چلو ایک موقع اسے بھی دے دیں۔۔۔۔۔۔ مرنے سے پہلے کچھ تو ٹھنڈک ملے گی۔۔۔مائیک کو بلاؤ۔۔۔

کے کے اُس کی بات کا برا منائے بغیر مسکرا کر بولا۔۔۔

پیچھے ہو کر وہاں سب سے آگے رکھے شاندار صوفے پر بیٹھ گیا ۔۔۔۔۔۔

اُس کے بیٹھتے ہی ایک نازک حسین سی لڑکی آکر اُس کے گلے میں باہیں ڈالے اُس کے تھائی پر بیٹھی شراب کا گلاس اٹھانے لگی

جیکی مسکرایا۔۔۔اور کسی کو فون ملا کر کان سے لگایا۔۔۔

ساحل نے گردن میں ہاتھ گھماتے ہوئے گلے میں پڑے لاکٹ کا بٹن دبایا۔۔۔اور چاروں طرف دیکھنے لگا

کچھ دیر بعد وہاں ایک اونچا لمبا کالی چمڑی والا آدمی داخل ہوا جس کے آتے ہی سب نے شور مچانا شروع کر دیا۔۔۔ ۔۔یقیناً وہی مائیک تھا۔۔۔۔ مضبوط توانا جسم کا مالک ۔۔۔۔۔بغیر شرٹ کے اپنے بدن کی نمائش کرتا مغرور چال چلتا آگے بڑھ رہا تھا۔۔۔۔ سر پر بلکل بال نہیں تھے۔۔۔۔۔۔۔۔اُسے دیکھ کر لڑکیاں بھی اپنی جگہ سے اٹھ کر پر جوش انداز میں شور مچا رہی تھی

یہ الیگل فائٹ خفیہ طور کی جاتی تھی جس کا حصا بننّے کے لیے

دور دور ملکوں سے مافیا کے لوگ شامل ہوتے تھے

اس کھیل میں فائٹرز کی جان پر کروڑوں کا جوا کھیلا جاتا

تھا۔۔۔

کیج میں ہوتی فائٹ روک دی گئی تھی۔۔۔

کے کے کے اشارے پر۔۔۔۔۔

اب سب کو نئے کھیل کا اِنتظار تھا۔۔۔۔

مائک شامل تھا تو یقیناً کھیل خطرناک ہی ہونا تھا۔۔

سب نے اپنا پیسہ مائیک پر لگایا تھا۔۔۔۔

بغیر مقابل کے فائٹر کا اِنتظار کیے

یہ کے کے کا سب سے خاص آدمی ہے۔۔۔۔۔آج تک ایک بھی فائٹ نہیں ہارا۔۔۔اگر تم نے اسے گرادیا تو سمجھو کے کے کا دل اپنی مُٹھی میں کر لیا۔۔۔

جیکی نے اُسے مائیک کے بارے میں بتاتے ہوئے مسکرا کر کہا

لیکن یاد رکھنا یہ فائٹ زندگی اور موت پر ختم ہوتی ہے۔۔۔۔جو جیتا اُس کی زندگی۔۔۔۔۔۔جو ہارا اُس کی موت۔۔۔

یہاں دوسرا موقع نہیں ملتا۔۔۔۔۔۔۔

اُس نے گویا ساحل کو۔وارننگ دی۔۔۔۔۔۔اُس کے لبوں پر دل جلادینے والی۔ مسکراہٹ تھی۔۔۔جس نے ڈمپل کو گہرا کردیا تھا

وہ اپنی شرٹ کھینچ کر نکالتے ہوئے کیج کی طرف بڑھا۔۔۔۔۔۔۔۔

اُسے دیکھ کر وہاں شور مچاتے لوگوں نے ہنسنا شروع کر دیا۔۔۔۔چاروں طرف ہنسی گونجنے لگی۔۔۔۔

ساحل اُس آدمی سے قد اور جسامت دونوں میں کم تھا۔۔۔۔مائیک کے آگے اچھے اچھے موت کو پہنچ چکے تھے

اور ساحل کا وہاں ہونا اُن کے لیے بس ایک مذاق تھا۔۔۔۔

مائیک بھی اُسے سر سے پیر تک دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔۔۔۔

ساحل نے بنیان نکال کر دور پھینکتے ہوئے بازؤں پر زور دیا تو بدن پر بنے کٹس واضح ہونے لگے۔۔۔

فائٹ شروع ہونے کا اشارہ کیا گیا۔۔۔

وہاں صرف جیکی تھا جسے ساحل کے جیتنے کی امید تھی۔۔ورنہ تو ہر کسی کو مائیک کے جیتنے کہا یقین تھا

کے کے بھی دلچسپی سے نظریں کیج پر ٹکائے بیٹھا تھا

ساحل اور مائیک ایک دوسرے کے آگے کھڑے آنکھوں میں آنکھیں ملائے آہستہ آہستہ دائرے میں گھوم رہے تھے۔۔۔

مائیک تیزی سے اُس پر جھپٹا لیکن ساحل فوراً سائیڈ پر ہو گیا اور مائیک کیج کی جالیوں سے ٹکرایا

اس نے سیدھا ہو کر پلٹتے ہوئے ٹانگ اٹھائی سینے پر پڑنے سے پہلے ساحل نے اُس کے پیر کو دونوں ہاتھوں سے جھٹک دیا۔۔۔مائیک نے ہاتھ گھما کر اُس کے چہرے پر مکہ مارنا چاہا ساحل نے گردن پیچھے کرتے چہرہ بچایا۔۔

مائیک نے دوبارہ لات گھمائی جو ساحل کے سینے کو چھو کر گزری۔۔۔

اُس نے مکا بنا کر مائیک کے چہرے پر مارنا چاہا لیکن مائیک نے اُس کا ہاتھ جھٹک دیا۔۔۔اور خود اچھل کر لات گھمانے لگا

ساحل نے پھر اُس کے پیر کو جھٹک کر نیچے کیا اور تیزی سے گھومتے ہوئے لات اُس کے دوسرے پیر کے گھٹنے پر ماری وہ ڈگمگا گیا۔۔۔۔۔۔۔

غصے سے ناک پھلائے ساحل کو دیکھتا دونوں ہاتھوں سے ایک کے بعد ایک مکے مارنے کی کوشش کی ساحل ایک کے بعد ایک دونوں ہاتھ جھٹکتے گیا

ایکدم ہی مائیک نے لات اُس کے ٹخنے پر ماری تو وہ لڑکھڑا گیا لیکن خود کو گرنے سے بچاتا تیزی سے آگے بڑھا

مائیک نے اُسے ہاتھ سے ہول دی اور پھر لات اٹھا کر اُس پر گھمائی ساحل نے جھک کر اپنا سر بچایا اور مائیک کے پیٹ میں مکہ مارا۔۔۔۔

مائیک نے غصے سے بھڑکتے ہوئے جھک کر اُس کے پیر کے پچھلے حصے پر وار کر کے اُسے زمین پر گرایا۔۔۔۔

اور اس کے گرتے ہی سیدھا ہوا اور لات اُس کے سینے پر مارنی چاہی لیکن ساحل نے اُس کا پیر پکڑ کے پیچھے دھکیل دیا۔۔۔۔۔۔۔

وہاں بیٹھے سب لوگوں کا شور تھم گیا تھا۔۔۔۔۔سب کی نظریں دلچسپی سے دونوں پر ٹکی تھی

ساحل مائیک کو ایک بھی موقعے کا فائدہ نہیں اٹھانے دے رہا تھا۔۔۔

جنہوں نے اُسے مذاق سمجھا تھا اُن کی سوچ غلط ثابت ہوئی تھی۔۔۔

اب سب کو کھیل کے انجام کا تجسس تھا۔۔ جیکی کی چہرے اور مسکراہٹ تھی

ساحل نے کیج کی جالی کی طرف بھاگتے ہوئے اُسے لات مار کر مائیک پر لات گھمائی اور وہ لات اتنی زوردار تھی کے مائیک منہ کے بل گرا۔۔۔۔۔۔

اُس کا بھی بھرم اب ختم ہو چکا تھا۔۔۔۔۔

اُس نے خونی نظروں سے ساحل کو گھورا۔۔۔۔ساحل نے مسکرا کر اُسے ہاتھ سے اٹھنے کا اشارہ کیا۔۔۔۔۔

وہ زمین پر ہاتھ مار کے اٹھا اور تیزی سے ساحل کی طرف بھاگا ساحل نے اُس کے کندھوں پر ہاتھ رکھے اچھل کر گھٹنا اُس کے پیٹ میں مارا۔۔وہ کراہ اٹھا ساحل نے پلٹ کر کہنی اُس

کے چہرے پر مارتا گیا اتنی بار کے اُس کے منہ سے خون بہنے لگا اور دِماغ سن ہونے لگا وہ بے دم ہو کر زمین پر گرا اور ساحل نے اپنا ہاتھ سے زور سے جھٹکا۔۔۔۔۔

پلٹ کر نچلا لب دانتوں میں دبائے اُسے سرد نگاہوں سے دیکھتے ہوئے اٹھنے کا اشارہ کیا۔۔۔۔۔

مائک اپنے بھاری جسم پر زور ڈالتا اٹھنے لگا

وہ جیسے ہی اٹھ کر اُس کی طرف بڑھا ساحل نے تیزی سے لات گھما کر اُس کے کندھے پر وار کیا۔۔۔وہ کیج کی جالی پر جا گرا۔۔۔۔۔

وہ سنبھل کر سیدھا ہوتا اُس کے پہلے ہی ساحل نے پیچھے سے اُس پر اپنا وزن ڈالے اُسے جالی کی طرف دبایا۔۔۔۔۔۔اور گھٹنا بار بار اُس کی بیک پر مارتا گیا

وہاں بیٹھے سارے لوگ سراہتی نظروں سے اُسے دیکھنے لگے۔۔۔۔۔۔مائیک ابھی لڑ رہا تھا لیکن اُن کے لیے وہ ہار چکا تھا

مائک نے دونوں ہاتھ سے جالی کو دھکا دے کر زور لگاتے ہوئے ساحل کو پیچھے کیا اور اور خود پلٹ کر اُس کی اور بھاگا۔۔۔

قریب آتے ہی ساحل نے تیزی سے جھک کر اُس کی ٹانگ میں ہاتھ ڈالے اُسے اوپر اپنے کندھے پر اٹھایا اور دوسری طرف سے پوری قوت سے جالی پر پھینکا۔۔۔۔۔۔

سارے لوگ اٹھ کر تالیاں بجانے لگے۔۔۔۔۔

مائک کے بچی کچی طاقت بھی ختم ہو گئی۔۔۔۔۔

ساحل بے ترتیب سانسیں لیتا اپنے کندھے پر لگے مائیک کے لہو کو رگڑنے لگا۔۔۔۔۔۔۔

مائیک نے بمشکل اپنے پیروں پر کھڑے ہوتے ہوئے آگے بڑھ کر ساحل کے منہ پر مکا مارنا چاہا ساحل نے اُس کا ہاتھ پکڑے پوری طرح جھٹکا دیا اُس کے پورے بدن کی ہڈیوں

میں کرنٹ دوڑ گیا ساحل نے کھینچ کے اُسے پلٹتے ہوئے اُس کی گردن اپنے بازو میں دبوچ لی۔۔۔۔۔

مائک نے دونوں ہاتھوں کے زور سے اُس کا بازو اپنی گردن سے ہٹانے کی کوشش کی۔

کے کے سنجیدگی سے بیٹھا تھا سب ہی نظریں ٹکائے ہوئے تھے۔۔۔

اور آخری کٹک کی آواز کے ساتھ ساحل نے مائک کی گردن گھما کر اُسے آزاد کر دیا

وہ دھڑام سے زمین پر گرا۔۔۔

جیکی اٹھ کر فوراً کیج کے اندر آیا اور ساحل کا ہاتھ ہوا میں اٹھایا۔۔۔

طوفان۔۔۔۔۔۔۔

وہ پوری قوت سے چلا کر ساحل کو نیا نام دیے اُس کا تعارف کرانے لگا اور اُس کے بعد اس نئے نام کا شور چاروں اور گونج اٹھا۔۔۔۔

ساحل مائیک کی لاش کو ایک نظر دیکھتا کیج سے باہر نکل آیا۔۔۔ سانسیں بے ترتیب چل رہی تھی۔۔۔ بال سمیت پورا جسم پسینے میں نہایا تھا

مائک کے ہارنے والو کا بہت نقصان ہوا تھا

لیکن وہ سب بھی ساحل کو سراہ رہے تھے
اُن سب کو کے کے ورلڈ کا نیا فائٹنگ سٹار مل گیا تھا

اس لڑکے کے بارے میں پتہ کرو۔۔۔۔
کے کے نے اپنے پیچھے کھڑے گارڈ کو حکم دیتے ہوئے مسکرا کر ساحل کو دیکھا۔۔۔۔
جو اپنے آس پاس کے شور اور ہوٹنگ کو نظر انداز کرتا کے کے کی طرف ہی آرہا تھا

ΔΔ\\\\\

داؤد۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ دیر رات کو گھر پہنچ کر سیدھا اپنے کمرے میں جانے لگا تو

نین نے اُسے پکارا

وہ حیران ہوا کے نین اب تک جاگ رہی ہے لیکن جب یاد آیا

کے وہ اپنی منگنی کے بیچ سے گیا تھا تو اس سوال کے پوچھنے کی

ضرورت محسوس نہیں ہوئی

کہاں چلے گئے تھے تم۔۔۔۔۔وہ بھی رنگ سیر یمنی کے بیچ

۔۔۔۔۔۔

نین نے کچھ ہچکچاتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔

اس وقت داؤد کو روک کر بات کرنا کچھ ٹھیک بھی نہیں لگ

رہا تھا لیکن دِل پریشان بھی تھا

بتایا تو تھا کے ایمر جنسی ہے۔۔۔۔۔

وہ آکر صوفے پر بیٹھ گیا اور اُسے بھی بیٹھنے کا اشارہ کیا

میں تم سے کچھ پوچھنا چاہتی تھی۔۔۔۔۔۔

وہ اُس سے زرا فاصلے پر بیٹھتے ہوئے آہستہ سے بولی

کیا ہمارے رشتے کو لے کر کوئی کنفیو جن ہے۔۔۔۔ تم دل سے راضی ہو نہ

اُس نے بغور اُسے دیکھتے ہوئے پوچھا

تمہیں خود میں کوئی کمی نظر آتی ہے کیا نین۔۔۔۔

افکورس تم جیسی لڑکی کو پارٹنر بنا کر انسان خوش ہی ہو گا۔۔۔

داؤد نے اسے تسلی دینی چاہی۔۔۔اور شاید اُسے کچھ سکون بھی ہوا

تم جانتے ہو داؤد کے میں اپنے ہر رشتے کو لے کر کتنی ٹچی اور سینسیر ہوں۔۔۔۔۔مجھے رشتوں میں زور زبردستی ۔۔۔ایڈجسمنٹ۔ مجبوری یہ سب پسند نہیں۔۔۔اور ایسا ہی میں آگے بھی چاہتی ہوں۔۔۔

ہمارے پاس بہت وقت ہے داؤد۔۔۔

اس درمیان تمہیں کبھی بھی ہمارے ریلیشن کو۔لے کر ڈاؤٹ ہو تم آرام سے کلیئر کر سکتے ہو

اُس نے سنجیدگی سے اُسے اپنے دل کی بات بتائی داؤد نے مسکرا کر سر ہلایا

کسی بات کو لے کر پریشان ہو۔۔۔۔۔۔

نین نے اب اپنے ذہن میں اٹھتا سوال پوچھا داؤد نے ایک گہری سانس لیتے ہوئے اُسے دیکھا

ایک کیس کے سلسلے میں اُلجھا ہوا ہوں۔۔۔ایک لڑکی ہے۔۔۔۔۔پتہ نہیں کون ہے۔۔۔ کہاں سے ہے

داؤد نے اُسے فلک کے ملنے سے لے کر آج رات کی ساری بات بتادی۔۔۔بغیر کچھ چھپائے۔۔۔یہاں تک کہ یہ بھی کے اُسے فلک کو دیکھ کر عجیب سا محسوس ہوتا ہے۔۔۔۔دکھ ہوتا ہے۔۔۔۔بے چینی ہوتی ہے۔۔

لیکن اس بات کو داؤد کے ساتھ نین نے بھی ہمدردی ہی سمجھا

میں نے تو سنا تھا پولیس والوں کا دل پتھر کا ہوتا ہے لیکن تمہیں دیکھ کر تو ایسا نہیں لگتا

وہ اُس کی بات سن کر مسکراتے ہوئے بولی

جو لوگ ایسا کہتے ہے وہ شاید ہمیں انسان نہیں سمجھتے ہوں گے۔۔۔

ہمارا بھی دل ہوتا ہے۔۔۔ ہمارے بھی جذبات ہوتے ہیں

وہ سر جھکا کر بولا اور ایکدم سے سر اٹھا کر اُسے دیکھا

ایک بات مانو گی نین۔۔۔۔۔۔۔۔

اُس نے نین کا ہاتھ تھامتے ہوئے پوچھا نین اُسے سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگی

لائف میں کوئی بھی سچویشن آئے۔۔۔۔

ہمارے بیچ آگے رشتے کتنے بھی بدلے۔۔۔زندگی کوئی بھی موڑ لے۔۔۔ لیکن ہم ہمیشہ دوست رہیں گے۔۔وعدہ کرو مجھ سے۔۔۔۔۔۔ تم ہمیشہ مجھے دوست بن کر جج کرو گی۔۔۔۔

وہ اُس کی آنکھوں میں دیکھتا پر امید لہجے بولا

ایک شرط پر۔۔۔۔۔۔۔۔۔ نین نے اپنا ہاتھ چھڑاتے ہوئے کہا داؤد نے اُسے نا سمجھی سے دیکھا

تمہیں مجھے گول گپے کھلانے پڑیں گے۔۔۔۔۔

وہ اُسے دیکھ کر شرارت سے بولی اور دونوں ہنس دیے

ΔΔΔΔΔΔΔ

وہ تیار ہو کر کمرے سے باہر نکلی اور نیچے جانے لگی لیکن اچانک ہی کچھ سوچ کر رک گئی۔۔

داؤد نے پہلی دفعہ ہیلپ مانگی ہے۔۔۔۔ساحل سے بات کرتی ہوں۔۔۔

اگر اُس کا انٹرویو اچھا ہوا تو داؤد کو اچھا لگے گا

وہ داؤد کی بات یاد کر کے مسکراتی نیچے کی بجائے ساحل کے روم کی طرف بڑھ گئی

ابھی دروازے سے کچھ دوری پر ہی تھی کے اُسے اندر سے لڑکی کی آواز آئی

۔اُس کے اندر کا جاسوس انگڑائی لے کر جاگ اٹھا۔۔

اُس نے دروازے سے لگ کر کان لگائے اندر کی بات سننے کی کوشش کی۔۔۔۔ساری تمیز جاسوسی نے بھلادی

بس کیجئے نا۔۔۔آج کے لیے اتنا بہت ہے۔۔۔۔۔

یہ آواز وہ لاکھوں میں بھی پہچان سکتی تھی۔۔۔۔یہ چندا کی آواز تھی لیکن وہ بھلا کسے اور کیا بس کرنے کو کہہ رہی تھی

یقیناً ساحل کو آخر کمرہ تو اُسی کا تھا

آپ بڑے وہ ہے۔۔۔۔۔۔

چندا شرما کر کہہ رہی تھی۔۔سامنے والا کیا کہہ رہا تھا نین کو سنائی نہیں دیا

کیوں کے حقیقت میں تو وہ کسی سے فون پر بات کر رہی تھی ۔جِس سے نین بے خبر تھی۔۔۔

نہیں ہم کو شرم آتی ہے۔۔۔۔ ہم جا رہے ہیں

جانے ساحل نے اُس سے کیا فرمائش کی تھی کے اُسے شرم آگئ تھی۔۔۔۔ نین نے سوچنے کی کوشش کی

جیسے ہی نین کو چندا کے دروازے کی طرف آنے کا احساس ہوا وہ جلدی سے ایک طرف ہو کر دیوار سے لگ گئ

چندا باہر آئی۔۔۔۔۔ نین نے دیکھا تو وہ پسینے میں نم چہرہ صاف کرتی آگے بڑھ رہی تھی

نین تو پھر نین تھی اُس نے اس پسینے کا بھی بہت خطرناک مطلب اخذ کر لیا تھا۔۔۔۔

جسے سوچ کر اُس کے بدن نے جھرجھری لی۔۔۔

اُس پر قسمت کا ساحل پر ستم کے پیچھے سے چندا کے شرٹ کی زپ کھلی ہوئی تھی۔۔۔

نین نے اُسے دیکھ گندا سا منہ بنایا۔۔۔۔

ساحل اور چندا کا رومانس سوچ کر صدمے سے دیوار پر چہرہ ٹکائے کھڑی تھی۔۔۔

Zubi Novels Zone

ساحل چندا کے پیچھے بھاگ رہا تھا۔۔۔۔

اور چندا شرماتی آگے آگے بھاگ رہی تھی۔۔۔۔

ساحل چندا کا دوپٹا کھینچ رہا تھا

چندا الجاتی اپنا دوپٹہ بچا رہی تھی۔۔

ساحل چندا کے چہرے پر پھول مار رہا تھا

چندا مسکراتی اُسے دیکھ رہی تھی

ساحل اُس کے چہرے پر جھک رہا تھا۔

چندا پھولوں کو آگے کر کے اُس کے کارنامے کو چھپا رہی تھی

وہ جھٹکے سے سیدھی ہوئی اور اپنے چہرے پر تھپڑ مارتے خود کو اس امیجنیشن سے الگ کیا

بھلا ساحل اور چندا کے رومانس میں اُس کا کیا کام۔۔اُس نے دونوں کی محبت پر لعنت بھیجی

گہری سانس لے کے خود کو کمپوز کرتی دروازے کے پاس آئی اور دستک دی۔۔۔

تین چار بار ناک کرنے پر ساحل نے دروازہ کھولا تو وہ اُسے سر سے پیر تک دیکھنے لگی۔۔۔۔

وہ صرف بلیک بنیان اور بلیو جینس میں تھا تیز تیز سانسیں لے رہا تھا
کیوں کے ابھی ابھی ٹیرس سے ایکسر سائز کرتے ہوئے آ کر دروازہ کھولا تھا
لیکن نین تو پھر نین تھی ساحل کی تیز سانسوں نے اُس کے ساری سوچوں پر سچ کی مہر لگا دی تھی

ساحل اُسے دیکھ کر پیچھے ہو گیا اور بیڈ پر پڑی شرٹ اٹھا کر پہننے لگا۔۔۔

وہ اندر آکر اُسے دیکھنے لگی۔۔۔دِماغ میں اپنی سوچیں چل رہی تھیں

ساحل نے اُس کی خاموشی پر سوالیہ نظروں سے اُسے دیکھا

بہت۔۔۔تھ۔۔تھکے تھکے سے لگ رہے ہو۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ زبردستی مسکرا کر بولی

وہ اپن۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ساحل نے اُسے بتانا چاہا کے وہ ایکسر سائز کر رہا تھا لیکن۔

نہیں۔۔۔۔۔کچھ مت کہنا

وہ ہڑ بڑا کے اُسے روک گئی۔۔۔۔اُس کی اور چندا کی رومانس سٹوری سننے کے خوف سے۔۔۔۔وحیران رہ گیا

مجھے اندازہ ہے کے تم کیا کر رہے تھے۔۔۔

وہ کھسیا کر بولی

چل تو بتا۔۔۔اِدھر کیا کر رہی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ بیزاری سے بولا

وہ میں کچھ کہنے آئی تھی پر بھول گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نین نے اپنے ذہن پر زور دیتے ہوئے کہا۔۔۔اب اتنی خطرناک سوچوں کے بیچ کام کی بات کہاں یاد رہنی تھی

گجب۔۔۔۔۔۔۔آتے آتے بات بھول گئی۔۔

اُس نے بیزار شکل بنا کر کہا

تو کیا ہوا میں تو صرف بات بھولی ہوں۔۔۔۔۔۔تم تو اپنی مریادہ بھول چکے ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اُسے لتاڑنے والے انداز میں بولی۔۔۔۔۔آخر اتنی بے شرمی کے بعد وہ کیسے سینہ تانے کھڑا تھا

کیا بول رہی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ساحل نے بیزاری و حیرت سے اُسے دیکھا

کب سے چل رہا ہے یہ سب۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نین نے اُسے کن آنکھوں سے دیکھا۔۔۔۔بتانے کی کوشش کی کے وہ اُس کے سارے راز جانتی ہے جن سے وہ خود بھی بے خبر تھا

کیاسب۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اُس نے زچ ہو کر پوچھا

Zubi Novels Zone

یہی جو ابھی کر رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اُس نے آنکھیں دکھاتے ہوئے کہا

بہت سالوں سے کر رہا ہوں۔۔۔۔کائے کو

وہ اکسر سائز کا مطلب لے کر غصے سے بولا کیوں کے ابھی تو وہ یہی کر رہا تھا

لیکن نین تو اُس کے جواب پر صدمے سے بھڑک اٹھی

آنکھوں کا پانی مر گیا ہے تمھارے۔۔۔۔ایک تو دن دہاڑے۔۔۔ سرے عام ایسے کام اور۔۔۔۔۔۔اور ڈنکے کے چوٹ پر کہہ رہے ہو۔۔۔بہت سالوں سے کر رہا ہوں ۔۔۔۔شرم نام۔کی چیز ہے یا نہیں۔۔۔۔

کم سے کم بڑے ماما یا داؤد کا ہی لحاظ کر لیتے اتنا بھروسہ کرتے ہیں دونوں تم پر۔۔۔

وہ ایک ایک قدم اُس کی طرف بڑھتی غصے سے بولتی گئی وہ صدمے سے پیچھے ہوتا بیڈ پر گر گیا۔۔۔

وہ اُسے آنکھیں پھاڑے گھور رہی تھی

اے شانی۔۔۔۔۔۔۔ تیرے اوپر کے مالے میں کچرا بھریلا ہے کیا۔۔۔۔۔۔

وہ ایکدم ہی غصے سے بیڈ سے اٹھا وہ ہڑ بڑا کے پیچھے ہُوئی

اور تیرے کو تکلیف کیا ہے اپن کے کچھ بھی کرنے سے تیرے کو تو نہیں بول رہا نا کرنے کو۔۔۔

وہ غصّے سے بھڑک کر بولا اُس کی بات پر نین کو پتنگے لگ گئے

شٹ اپ۔۔۔۔۔ بد تمیز۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ غصے سے اُسے اُنگلی دکھاتی بولی۔۔۔۔اُس کا گلا دبانے کو دونوں ہاتھ بڑھائے اور پھر بمشکل خود کو روکتے مٹھیاں بھینچ لی۔۔۔۔

نکی اس کا ایک آدھ سکرو ڈھیلا ہے۔۔۔۔۔۔۔

وہ اُسے باہر جاتے دیکھ کر سر ہلاتے ہوئے بولا۔۔

وہ تیزی سے چلتی باہر آئی اور اپنے صدمے اور بدحواسی کے چکر میں داؤد سے ٹکراتے ٹکراتے بچی۔۔۔

داؤد کو دیکھتے ہی اُسے داؤد کی فکر ستانے لگی جو ساحل کو معصوم سمجھتا تھا جب کے اُس کی اصلیت سے تو صرف نین واقف تھی

Zubi Novels Zone

داؤد مجھے تمہاری بہت فکر ہو رہی ہے

وہ اُسے دیکھ کر گھبرائے ہوئے انداز میں بولی

کیا ہوا نین۔۔۔ تم ٹھیک ہو

داؤد نے اُس کی پیشانی پر پسینہ اور عجیب اور گرین انداز پر فکر مندی سے پوچھا

داؤد۔۔۔ تم بہت بھولے ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تمہیں صحیح غلط کی پہچان نہیں ہے

تم کسی پر بھی بھروسہ کر لیتے ہو۔۔۔

تمہیں اندازہ بھی نہیں ہے کے تمہاری نظر کے آگے کیا کیا گل کھلائے جارہے ہیں۔۔۔۔

وہ نان سٹاپ بولے گئے اور سب داؤد کے سر کے اوپر سے گزر گیا

مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا تم کس کے بارے میں بات کر رہی ہو اور یہ تمہارے ہاتھ پر اتنے کانٹے آرہے ہیں۔۔۔۔۔ کیا ہوا ہے تمہیں

داؤد پریشاں سا اُس کے بازؤں کو دیکھنے لگا وہ اپنے سینے پر ہاتھ رکھے گہری سانس لینے لگی

مجھے صدمہ لگ گیا ہے۔۔۔۔۔ میرے ہوش اُڑ گئے ہے

داؤد میرا بی پی ہائے ہو رہا ہے۔۔۔۔۔مجھے بخار ہو رہا ہے چکر آرہے میں آرام کرتی ہوں روم میں جا کر۔۔۔۔۔۔۔۔بائے

وہ بدحواس سے تیزی سے کہہ کر وہاں سے بھاگ کر اپنے کمرے میں گھسی اور داؤد سوچتا رہ گیا کے اُس کے عجیب برتاؤ کی وجہ کیا ہو سکتی ہے

ΔΔΔΔΔΔ

کہیں جا رہے ہیں آپ۔۔۔۔۔۔۔

زینب کمرے میں آئی تو وقار صاحب تیار کھڑے سوٹ کیس میں اپنے کپڑے ٹھیک کر رہے تھے

دلّی میں کل بزنس ایسو سیشن کی کانفرنس ہے وہی اٹینڈ کرنے جارہاہوں تین دِن تک واپس اجاوں گا۔۔۔۔

اُنہوں نے بیگ بند کر کے نیچے رکھتے ہوئے جواب دیا

سب کے ساتھ مجھے بھی یہ خوش فہمی ہوگئی کے آپ اپنی بیٹی کی خوشی کے لیے آئے ہیں۔۔۔۔ لیکن نہیں۔۔۔۔آپ تو یہاں اپنی کانفرینس کے لیے آئے ہے۔۔۔۔۔۔

زینب نے افسوس زدہ لہجے میں مایوسی سی مسکراتے ہوئے کہا

زینب میں یہاں نین کی وجہ سے ہی آیاہوں۔۔ سوچاساتھ میں یہ بھی کام ہوجائے گا۔۔۔اس میں غلط کیاہے۔۔۔۔۔

وقار صاحب زینب کے قریب آکر نرمی سے بولے

اگر آپ نے کبھی دھیان دیا ہوتا تو آپکو پتہ چلتا کے اب آپکی بیٹیاں چھوٹی نہیں ہے جنہیں آپ اپنے کہے سے بہلا لیں گے اور وہ سمجھ نہیں پائیں گیں۔۔۔

نین کو شاید آپ ابھی تک سمجھے نہیں وہ آپ کو لے کر بہت زیادہ سینسیٹو ہے وقار۔۔۔۔اگر اُسے آپکی کسی بات سے چوٹ پہنچی تو اُس کا دل ٹوٹ جائے گا۔۔

زینب نے اُنہیں دیکھتے ہوئے دکھ سے کہا

میں اپنی بیٹی کو نہیں سمجھا۔۔۔۔۔

وقار صاحب نے پیشانی پر سلوٹیں لیے اُنہیں دیکھا

سمجھ تو۔میں تمہیں نہیں پایا آج تک کے آخر تمہیں پرابلم کیا ہے۔۔۔۔۔کیوں ہر وقت تم مجھے یہ جتانے کا موقع ڈھونڈھتی ہو کے میں ایک اچھا باپ نہیں ہوں۔۔۔۔

مجھے اپنی اولاد سے زیادہ پیسوں سے محبت ہے۔۔۔

وہ دبی آواز میں غصے سے زینب پر چینخے

زینب خاموشی سے چہرہ موڑ گئی اور تھکی سانس خارج کی

میں نے جب جب اُمید کی کے تم۔میرا ساتھ دو گی۔۔۔تم نے مجھے ناامید کیا۔۔۔۔

وہ غصے سے کہتے ہوئے باہر نکل گئے اور زینب نے آنکھیں بند کر کے کھولیں

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

کیا نام ہے تمہارا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

داؤد نے اُسے سنجیدگی سے دیکھتے ہوئے پوچھا جو بیڈ پر بیٹھی گہرے گہرے سانس لیتی بے چین نگاہوں سے اپنے ہاتھوں کو دیکھ رہی تھی

میں مرنا چاہتی ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔

اُس کے۔ لب بس ایک ہی جملہ بڑبڑا رہے تھے۔۔۔۔۔۔ہوش میں آتے ہی وہ عجیب پاگلوں جیسی حرکت کرنے لگتی تھی۔۔۔۔پایل کا اسٹاف اُس پر مسلسل

نظر رکھ رہا تھا۔۔۔کیوں کے وہ بس خود کو ختم کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔

کہاں سے آئی ہو تم۔۔۔۔۔

داؤد نے اگلا سوال پوچھا اس امید سے کے وہ کچھ بتا دے گی

میں مرنا چاہتی ہوں۔۔۔۔۔

لیکن اُس کی اپنی بڑبڑاہٹ جاری تھی انگلیاں سختی سے آپس میں۔مسل رہی تھی پیشانی کی شکنیں گہری ہوتی جا رہی تھی

دیکھو اگر تم مجھے اپنے بارے میں نہیں بتاؤ گی تو میں تمہاری مدد کیسے کروں گا۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ زچ ہو کر بولا

میں مرنا چاہتی ہوں۔۔۔۔

وہ سر نفی میں ہلاتی پھر بڑ بڑائی

شٹ اپ۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ ایک دم ہی کرسی سے اٹھ کر غصے سے دھاڑا۔۔۔۔۔ کرسی دھکے سے پیچھے گر پڑی۔۔۔

فلک نے خوف سے سانس روکے اُس کی جانب دیکھا۔۔۔ دونوں ہاتھوں سے بستر کو مضبوطی سے پکڑ لِیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اُس کی تیز دھاڑ پر سارا جسم خوف سے منجمد ہو گیا

بھیگی بھیگی پلکیں۔۔۔۔خوفزدہ نگاہیں اور لرزتے لبوں نے

اُس کا اپنے غصے سے فوکس بری طرح بگاڑا۔۔۔۔۔۔

اُس کے اعصاب نرم پڑنے لگے۔۔۔۔۔

دل کی دھڑکنیں اپنی راہ سے بھٹکنے لگی۔۔۔

سنجیدہ نظریں فلک کے چہرے پر رک گئیں

Zubi Novels Zone

بے وجہ دھڑکتا ہے یہ دل آج کل۔۔۔۔۔۔۔

بے سبب کیسی یہ بے قراری ہے۔۔۔۔۔۔۔

(😁سنایا)

وہ ایکدم سے ہوش میں آیا۔۔۔

اُس کے چہرہ سے نظر ہٹائی اور پلٹ کے دروازے کی طرف بڑھ گیا

فلک نے کب کار کا ہوا سانس بحال کیا۔۔۔۔بستر پر اُس کی پکڑ کمزور ہوئی۔۔۔۔

وہ رونا چاہ رہی تھی لیکن اُس کے دل میں سکندر کا خوف و نفرت اس قدر بھر گئے تھے کے آنسوؤں کو جگہ ہی نہیں مل رہی تھی

Zubi Novels Zone

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

عبّاس شیرازی سے تمہارا کیا رشتا ہے۔۔۔۔

جیکی نے اُسے سنجیدگی سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔

اس دنیا میں اپن کا کسی سے کوئی رشتا نہیں ہے۔۔۔۔۔
داؤد کی دوستی کی وجہ سے میں اُس کے باپ کے گھر میں ہے۔۔۔۔۔۔۔۔
اُس نے روکھے لہجے میں جواب دیا۔۔۔۔اور اس بات میں جیکی کو کوئی شک نہیں گزرا کیوں کے وہ پہلے ہی ساحل کے متعلق سب کچھ پتہ لگا چکا تھا۔۔۔۔۔۔

داؤد کا سی بی آئی آفیسر ہونا ساحل پر شک کی وجہ بن سکتا تھا۔۔۔ لیکن ساحل کا بایو ڈیٹا جاننے کے بعد اور کچھ دِن اُس پر نظر رکھنے کے بعد اُس شک کی بھی گنجائش ختم ہو گئی تھی۔

وہ بھلے ایک سال سے شریف گھرانے میں رہ رہا تھا۔۔۔۔۔۔ عبّاس شیرازی نے اپنے بیٹے کی جان بچانے کے بدلے میں اُسے ایک اچھی زندگی دینے کی کوشش کی تھی لیکن وہ ہمیشہ سے ہی جرم کی صحبت میں رہا تھا۔۔۔۔

بچپن سے وہ چوری اور ہیرا پھیرا میں ماہر تھا۔۔۔
چودہ سال کی عمر میں اُس نے ایک مافیہ گروپ کے آدمی کا قتل کیا۔۔۔ جس میں کئیں بچوں کے ساتھ داؤد شیرازی کو بھی اغوا کیا ہوا تھا

اس قتل کے جرم۔ میں اُسے سات سال کی قید ہوئی تھی۔۔۔ وہاں بھی اُس کا ریکارڈ ہمیشہ خراب ہی رہا تھا۔۔۔

کئی بار جیل سے فرار ہونے کی کوشش اور لوگوں سے مار پیٹ کے ریکارڈ دیکھ سرکار نے اُس کی سزا مزید تین سال بڑھا دی تھی۔۔۔

دس سال اس نے جیل میں گزارے تھے اور ایک سال پہلے جب رہا ہو کے باہر آیا تو عبّاس شیرازی نے اُسے لیگلی اڈاپٹ کر کے اپنا نام دیا۔۔۔۔

وہ اُس گھر سے زیادہ وقت باہر گزارتا تھا۔۔۔۔ کبھی باکسنگ کبھی جوا۔۔۔۔ کبھی تفریح۔۔۔۔

اس لیے جیکی کو کسی قسم کے کوئی خطرے کا خوف نہیں تھا۔۔۔

وہ اُس کے کلب کا خاص فائٹر بن چکا تھا۔۔۔اُس کے آنے سے جیکی کو بہت فائدہ ہو رہا تھا۔۔

اچھے اچھے فائٹروں کو مات دے کر وہ اپنی جگہ مضبوط کر چکا تھا۔۔۔ لیکن اپنے مقصد کا اُسے کوئی سراغ نہیں ملا تھا۔۔

ہتھیار اور ڈرگز سپلائی کرنے والے ڈیلر کا پتہ لگانا سب سے اہم کام تھا۔۔۔۔ لیکن مشکل بھی

جس الیگل فائیٹ میں اُس نے مائیک کو ہرایا تھا۔۔۔ وہ ہفتے میں ایک بار ہر دفعہ ایک نئی جگہ پر ہوتی تھی۔۔۔

اُس نے جیکی پر مکمل نظر رکھی ہوئی تھی۔ وہ خود یہ کام نہیں کرتا تھا بلکہ اُس کا کام مقابل پارٹی سے آرڈر لے کر ڈیلر کو آرڈر دینے کا تھا

۔۔اُسے اتنا تو اندازہ ہو گیا تھا کے ہر ہفتے فائٹ کے ساتھ ہی لین دین بھی ہوتا ہے لیکن ڈیلر کوئی غیر ملکی نہیں بلکہ ممبئ کا ہی کوئی تھا۔۔۔۔جو شرافت کے پیچھے ملک سے غداری کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔ صرف جیکی اُس سے کانٹیکٹ کر کے پارٹیوں کو ہتھیار اور ڈرگز پہنچاتا تھا۔۔۔

اُس کا کام بہت خفیہ تھا۔۔۔

اور ساحل کا مقصد یہ پتہ لگانا تھا کے یہ ملک کے غداروں کا جال کہاں سے کہاں تک پھیلا ہوا ہے

کہاں سے آ رہے ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

دروازے پر ہی عبّاس صاحب نے اُس کا راستہ روک لیا وہ سر نیچے کیے منہ چھپانے لگا۔۔۔کیوں کے آج اُس نے بہت مار کھائی تھی۔۔۔۔۔۔آنکھ کے گرد نیل پڑ گیا تھا اور چہرہ بھی سوجا ہوا تھا۔۔۔

وہاں باقی سب بھی تھے اور نین تو بلکل انجوائے کرنے کے موڈ میں تھی

اُس نے منہ کھول کر دروازے کی طرف اشارہ کرنا چاہا لیکن عبّاس صاحب بھڑک اٹھے۔۔۔۔۔

مجھے پتہ ہے تم دروازے سے ہی آتے ہو۔۔۔۔۔۔۔دیوار توڑ کر اندر نہیں آتے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ غصے سے بولے نین نے زبردستی ہنسی روکی زینب نے اُسے
گھور کر چپ رہنے کا اشارہ کیا

گاڑی کہاں سے آئی۔۔۔۔۔۔
اُنہوں نے اُسے خونخوار نظروں سے گھورا۔۔۔۔۔
انہیں داؤد سے خبر ملی کے صبح ہی اُس نے اپنے لیے بلیٹ
بائیک خریدی ہے۔۔۔۔۔اور وہ بھی فائٹ کر کے

شوروم سے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔
۔۔مطلب فائٹ جیت کے پیسے ملے تھے اُس سے خریدا ہے

اُس نے معصوم جواب دیتے دیتے اُن کا چہرہ دیکھ کر فوراً بات گھمائی ورنہ وہ اُسے وہیں گاڑ دیتے

مجھ سے بائیک لیتے ہوئے انا آڑے آ رہی تھی ٹھیک ہے۔۔۔ لیکن کوئی اچھا کام بھی تو کر سکتے تھے۔۔۔ یہ خون خرابے والی حرکتیں کیوں کر رہے ہو۔۔

وہ غصے اور ضبط سے بولے

آپ ہی تو بولتے ہو کے آدمی کو خون پسینے کی کمائی ہی سکون دیتی ہے۔۔۔۔

اُس نے سر جھکا کے منہ بنائے کہا نین کی ہنسی چھوٹ گئی

سب گھبرا کے اُسے اور عبّاس صاحب کو دیکھنے

لگے۔۔۔زینب نے اپنا سر پیٹ لیا

عبّاس صاحب نین کی ہنسی کو نظرانداز کیے اب غصے سے اُسے

لمبے لمبے لیکچر اور بڑی بڑی دھمکیاں دے رہے تھے

اور وہ سر جھکاتے اُنہیں سنتا ساتھ نین کو بھی گھور رہا تھا

ایک تو سالہ جب بھی ڈانٹ پڑتی ہے یہ ماما کی بھانجی مزے

لینے پہنچ جاتی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ دانت پیس کر بڑبڑاتا اپنے حصے کی نصیحتیں سننے لگا

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

میں ہنڈریڈ پرسنٹ شیور ہو کے اُس نے سوسائیڈ کرنے کی کوشش کی تھی۔۔۔۔۔۔

وہ اب بھی بار بار خود کو نقصان پہنچانے کی کوشش کر رہی ہے

اُس کے سر پر خود کو مار دینے کا جنون سوار ہے۔۔۔

پایل اُس کے ہمراہ آگے بڑھتی سنجیدگی سے اُسے بتا رہی تھی

اب ہمیں کیا کرنا چاہیے

داؤد نے رک کر فکرمندی سے پوچھا

میں نے ایک سائیکیٹرسٹ سے بات کی ہے اب وہ ہی اس مسلے کا حل نکالیں گے

پایل نے اُس کی جانب دیکھتے ہوئے کہا اُس نے پر سوچ انداز میں۔ سر ہلادیا اسی وقت ایک نرس بھاگتی ہوئی اُن تک آئی

ڈاکٹر پیشنٹ پھر سے ہاپیر ہو رہی ہے۔۔۔۔۔

اس نے ہڑ بڑا کر بتایا پایل نے داؤد کی جانب دیکھا

انجیکشن ریڈی کرو فوراََ۔۔۔

نرس سے کہتی خود بھی اُس کے پیچھے تیزی سے بڑھی

رکو پایل۔۔۔۔۔۔

داؤد نے اسے اندر جانے سی روکا پایل حیرانی سے اُسے دیکھنے لگی

وہ اندر داخل ہوا تو اس کمرے کی کھڑکی کے پاس کا منظر ہی عجیب و حشتِ ناک تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ بکھرے سے حلیے میں کھڑکی کی چوکھٹ کو جکڑے خود کو نرس اور وارڈ بائے کی گرفت سے چھڑانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔
بلکل پاگلوں کی طرح چینختی اپنے آپ کو زور زور سے جھٹکے دے رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔
اس میں اتنی طاقت سکندر کی نفرت نے بھر دی تھی کے وہ خود کو مٹانے کے علاوہ کچھ سوچ ہی نہیں رہی تھی

اس کی پوری کوشش تھی کے اس کھڑکی کے راستے نیچے گر کے خود کو ختم کرلے۔۔۔اس کے دونوں بازوؤں کو پکڑے نرس اور وارڈ بائے اسے روکنے کے چکّر میں ہلکان ہو رہے تھے۔۔۔لیکن وہ قابو میں نہیں آرہی تھی

داؤد نے ضبط سے اس منظر کو دیکھا۔۔۔

ایکدم سے آگے بڑھ کر فلک کا بازو تھامے پوری قوت سے اُسے کھینچا کے اس کی گرفت کھڑکی سے چھوٹ گئی

اور وہ دوبارہ کوئی بھی کوشش کرلئے اس کے پہلے ہی داؤد کا ہاتھ پورے زور سے گھوم کر فلک کے چہرے پر نشان چوڑی گیا۔۔۔۔۔۔

اس کا پورا وجود اس تھپڑ کے اثر سے سن ہو گیا۔۔۔۔۔۔

ادھ جلے بال چہرے پر بے ترتیب بکھر گئے۔۔۔۔

سانسیں ایک پل کو تھم گئی۔۔۔۔

وہاں موجود اسٹاف بھی حیرت سے داؤد کو دیکھنے لگا

داؤد نے اس کے دونوں بازوں کو سختی سے تھامے اسے اپنے قریب کھینچا۔۔۔

کیا مرنے مرنے کی رٹ لگا رکھی ہے۔۔۔۔۔

یہاں میں ایک ایک لمحہ تمہاری زندگی کی دعا مانگ رہا ہوں اور تمہیں مرنا ہے۔۔۔۔۔۔

وہ سرد لہجے میں اس کی خوفزدہ آنکھوں میں دیکھتے ہوئے و

بات کہہ گیا جو اس نے سوچی بھی نہیں تھی۔۔۔۔ فلک کو نہ

اس کی بات کا اندازہ تھا نہ اس کے لفظوں کا وبس اس کے اس

قدر قریب ہونے پر لرز رہی تھی۔۔۔۔۔

اس کے دل کی دھڑکیں رکی ہوئی تھی۔۔۔۔۔

سکندر کی زیادتی کے لمحوں نظروں میں گھوم رہے تھے

Zubi Novels Zone

داؤد کو اپنی بات کا اندازہ ہوا تو اس نے گلا تر کرتے ہوئے اسے

آزاد کیا۔۔۔۔

فلک کی رکی سانس بحال ہو کر بہت تیزی سے چلنے لگی

کیوں مرنا چاہتی ہو تم۔۔۔۔۔۔۔۔کیا خدا کی ذات پر یقین نہیں کرتی۔۔۔۔۔۔اُس کی دی ہوئی زندگی کو ختم کرنے کا حق کس نے دیا تمہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اب بھی غصے سے بولا لیکن لہجہ تھوڑا نرم تھا فلک نے نم نگاہوں سے اُسے دیکھا

اُس نے سکندر کو کیوں حق دیا میری زندگی برباد کرنے کا۔۔مجھے بے عزت کرنے کا۔۔۔۔۔میرے بھائی کی جان لینے کا میری دنیا تباہ کرنے کا حق کیوں دیا گیا اُسے۔۔۔۔۔۔۔

وہ چیخ کر بولی داؤد ساکت رہ گیا لیکن دل کو کچھ اطمینان بھی ہوا کے اس نے اپنی خاموشی توڑی۔۔۔۔اسے سمجھنے میں

وقت نہیں لگا کے وہ لڑکی اس کے اندازے سے بہت زیادہ گھائل ہے

میں زندہ رہی تو میرے ساتھ میری بہن کو بھی تباہ کر دیگا وہ۔۔۔۔۔جو بچا ہے وہ بھی ختم ہو جائے گا۔۔۔۔میری اماں اور بابا بھی مر جائے گے۔۔۔۔۔۔

وہ جیت جائے گا۔۔۔۔

میں زندہ رہی تو سب ختم ہو جائے گا۔۔۔۔اس لیے اچھا ہے کے میں ختم ہو جاؤں۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ بے بسی سے بکھرے ہوئے لہجے میں بولی۔۔۔۔۔داؤد نے اس کی آنکھوں میں دیکھا جہاں درد کی دنیا بسی ہوئی تھی

اس نے اپنے دل کی مانتے ہوئے آگے بڑھ کر اسے سینے سے لگالیا۔۔۔

ایک احساس۔۔۔۔۔۔۔

انجان سا۔۔۔۔۔۔۔۔

بے نام سا۔۔۔۔

Zubi Novels Zone

ناحاصل۔۔۔۔۔۔

ناجدا۔۔۔۔۔۔۔

ناکھویا۔۔۔۔۔۔۔۔

ناملا۔۔۔۔۔۔۔

پھر بھی قریب سا۔۔۔۔۔۔۔

محبتِ تو نہیں۔۔۔۔۔

پر محبت جیسا۔۔۔۔

ضروری تو نہیں۔۔۔۔۔۔

پر ضروری سا۔۔۔۔۔۔

جانے کیا اور کیسا ہے

کیا احساسِ یہ عشق جیسا ہے

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

وہ اُسے اپنے سینے سے لگائے آنکھیں بند کئے کھڑا تھا۔۔۔۔پوری شدت سے محسوس کرنے کے باوجود اب بھی اُس انجانے احساس کو وہ کوئی نام نہیں دے پا رہا تھا۔۔۔

وہاں کے اسٹاف کے ساتھ اندر آتی پایل نے بھی حیرت سے اُس منظر کو دیکھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اُسے نین اور داؤد کی انگیجمینٹ کا پتہ تھا۔۔۔۔ لیکن داؤد کے رویے کی وجہ سمجھ نہیں آئی

پایل نے وہاں کے اسٹاف کو جانے کا اشارہ کیا اور خود بھی باہر نکل گئی

وہ اُس کی باہوں میں ساکت کھڑی اپنی سانس روک گئی جسم و دِل خوف سے لرزنے لگا۔۔۔

کہیں سکندر کی طرح وہ بھی اُس کے ساتھ کچھ غلط نہ کرے اس خیال سے اُس کی روح فنا ہونے لگی

چھ۔۔۔ چھ۔۔ چھوڑیں مجھے۔۔۔۔۔

وہ بکھری بکھری خوفزدہ آواز میں کہہ کے کسمسا کر اُس کی گرفت سے نکلنے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔۔ داؤد کے لب مسکرائے

چھوڑو۔۔۔۔۔۔۔۔۔ مجھے جانے دو۔۔۔۔۔۔

وہ بے بس سی روتے ہوئے بولی

ایک شرط پر۔۔۔۔۔۔

داؤد نے آہستہ سے کہا حیرت سے اُس کی آنکھیں پھیل گئی۔۔

تم مجھے بغیر تنگ کیے میرے سارے سوالوں کے جواب دو گی۔۔۔۔۔۔مجھے اپنے بارے میں سب کچھ بتاؤ گی وہ بھی مرنے کی رٹ لگائے بغیر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

داؤد نے دھیمی آواز میں کہا وہ حیرانی سے سوچنے لگی کے آخر کیوں وہ شخص اُس کے مطلق جاننا چاہتا تھا۔

فلک کے جواب نہ دینے پر داؤد نے اُس کے گرد اپنا حصار تھوڑا اور مضبوط کر دیا۔ جس پر وہ گھبرا کر ہوش میں آئی

مم۔۔۔۔ میں۔۔۔ بتا رہی ہوں۔۔۔۔۔۔

وہ ہڑ بڑا کے بولی تو داؤد نے اُسے خود سے الگ کیا۔۔۔۔

وہ تیزی سے پیچھے ہوئی اور گہرے گہرے سانس لینے لگی

داؤد سنجیدگی سے اُس کے سوچوں میں اُلجھے ہوئے چہرے کو دیکھنے لگا۔ تو وہ فوراً نظریں جھکا گئی

آپ۔۔۔۔۔ میرے بارے میں کیوں جاننا چاہتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس نے سر جھکائے پوچھا

تاکہ اندازہ لگا سکوں۔۔۔۔ تمہیں جوڑنے کی شروعات کہاں سے کرنی ہے۔۔۔۔۔۔۔

داؤد نے بے حد آہستگی سے جواب دیا وہ سر اٹھا کر نا سمجھی سے اُسے دیکھنے لگی۔۔۔۔۔داؤد نے اُسے بیڈ پر بیٹھنے کا اشارہ کیا

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

اچھا ڈرلنگ میں آفس جا رہا ہوں بائے۔۔۔۔۔۔۔۔

راہب باہر جاتے جاتے عشرت کو دیکھ کر رکا جو منہ بنا بنا کر دسٹنگ کر رہی تھی

رکو۔۔۔۔۔۔

عشرت نے اُسے روکا اور بے چاروں سی شکل بنا کر اُس کے پاس آئی

تم بہت بدل گئے ہو۔۔۔۔۔۔۔۔میں یہاں صبح سے کام میں لگی ہوئی ہوں۔۔۔اتنا تھک گئی ہوں

وہ منہ بسور کر بولی

جان اب میں تمہارے پیر دبانے بیٹھ گیا تو آفس کے لیے لیٹ ہو جائے گا نہ۔۔۔۔۔۔

راہب نے۔دور صوفے پر بیٹھی اپنے دادی کو دیکھ کر دھیمی آواز میں کہا عشرت نے ہنکار کے سر جھٹکا

پہلے تو تم کہتے تھے شادی کے بعد بھی مجھے ایسے ہی پیار کروگے۔۔۔۔۔

وہ منہ پھلا کر بولی

مجھے یہ کہاں پتہ تھا کے میری شادی تم سے ہی ہو جائے گئی۔۔

وہ بے ساختہ بڑبڑایا عشرت نے آنکھیں پھاڑ کے اُسے دیکھا

کیا کہا تم نے۔۔۔۔۔۔

اس نے مشکوک نظروں سے راہب کو دیکھتے ہوئے پوچھا

میں نے کہا میری جان میں تمہیں اب بھی بہت پیار کرتا ہوں۔۔۔

لیکن اِبھی مجھے آفس جانا ہے۔۔۔واپس آکر ہم ڈنر پر چلے گے

اوکے۔۔۔بائے۔۔۔۔

وہ جلدی سے بات سنبھال کر مسکراتا باہر نکل گیا بنا اُسے کوئی اور بات کا موقع دیے وہ دانت پیس کر اُسے دیکھتی واپس سے ڈسٹنگ کرنے لگی

چندا کی طبیعت خراب تھی اس لیے آج صبح سے دونوں کام پر لگی ہوئیں تھی کیوں کے رابعہ بیگم کا کہنا تھا کبھی کبھی ہمیں خود بھی محنت کر لینی چاہیے

وہ غصے میں زور زور سے کپڑا پینٹنگ گلاس پر رگڑ کر اُس پر اپنا غصّہ نکال رہی تھی

بھابھی آپ کیا کر رہی ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نین نے اس کے پاس آتے ہوئے مسکرا کر پوچھا تو عشرت نے گھور کر اُسے دیکھا اور پھر اپنے ہاتھ میں موجود کپڑے اور اسپرے ہوٹل کو دیکھنے لگی

میں۔۔۔۔۔۔اس پینٹنگ کے اندر جو تمہیں پرندے نظر آرہے ہیں نا انہیں کپڑے سے صاف کر رہی ہوں۔۔۔۔

اُس نے نین کے معصوم سوال پر۔ جل کر جواب دیا

لیکن بھابھی اُس کے لیے پہلے شیشہ ہٹانا پڑیگانا۔۔۔۔

نین نے بڑی ہی سمجھداری کا مظاہرہ کیا۔۔

نین میں صفائی کر رہی ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ دانت پیس کر بولی تو نین ہنسنے لگی

مجھے پتہ ہے بھابھی۔۔۔۔۔۔ چلیں میں بھی آپکی ہیلپ کرتی ہوں۔۔۔۔۔۔

اُس نے دونوں سائیڈ کے آگے آتے بال کان کے پیچھے کرتے ہوئے کہا۔۔۔

تم سچ میں میری مدد کرو گی۔۔۔۔ نین تم کتنی اچھی ہو۔۔۔

عشرت نے خوشی سے جذباتی ہو کر کہا۔۔۔۔۔ وہ دونوں کتنا

برا بھلا کہتی تھی اُسے لیکن وہ آج اُسے کام کرتے دیکھ اُس کی

ہیلپ کرنے آگئی تھی۔۔۔۔

عشرت اور اپنی باتوں اور طعنوں کا افسوس ہو رہا تھا

اُس نے خود سے وعدہ کیا کے آج کے بعد نین کے لیے کبھی

برا نہیں سوچے گی۔۔۔

اُسے اپنی بہن سمجھے گئی

اب اس میں کیا ہے بھابھی۔۔۔۔۔۔۔ اخر کو یہ میرا بھی گھر

ہے نہ۔۔۔۔ آپ یہ مجھے دیجئے

نین نے مسکراکر کہتے ہوئے اُس کے ہاتھ سے اسپرے لیا

میں اسپرے کرتی ہوں آپ کلیننگ کرو۔۔

اُس نے معصومیت سے مسکراکر کہااور عشرت کی خوشی صدمے میں بدل گئی۔۔۔

ابھی ابھی کے سارے خیالوں پر لعنت بھیج کر اُسے پھر بہن سے دشمن بنالیا

نہیں نین تم ابھی مہمان ہو نہ ہماری۔۔۔۔۔ہم تم سے اتنی محنت تھوڑی کرو سکتے ہیں۔۔۔۔۔رہنے دو۔۔۔

عشرت نے اُس کے ہاتھ سے بوتلیں واپس لیتے ہوئے زبردستی مسکراتے ہوئے کہا حلانکہ دل تو چاہ رہا تھا اپنا سر پیٹ لے اور نین کے بال کھینچ کر اُسے مارے

نین کندھے اچکا کر اُسے دیکھتی اپنی نانو کے پاس آ کر بیٹھ گئی۔۔۔

عشرت نے آگے بڑھ کر ٹیبل پر رکھے گلدان کو زور سے جھٹکا کے وہ گرتے گرتے بچا۔۔۔

نانو۔۔۔۔۔۔یہ آج دونوں بھابھیوں کا پارہ اتنا ہائے کیوں ہے۔۔۔۔۔۔

نین اپنی نانو کو دیکھتے ہوئے بولی آج عشرت اور شیرین دونوں کافی چڑی ہوئی لگ رہی تھی

کیوں کے آج چندا کی طبیعت خراب ہے اس لیے یہ دونوں بے چاری صبح سے کام میں۔ لگی ہوئی ہو۔۔۔

دادی نے دونوں پر ترس کھاتے ہوئے جواب دیا

کیا ہوا چندا کو۔۔۔۔۔۔۔۔

نین نے اُن کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا

آسیہ بتا رہی تھی صبح سے اُسے چکّر اور اُبکائیاں آ رہی ہے۔۔

دادی نے سرسری سا بتایا لیکن نین کو تو ہزار وولٹ کا جھٹکا لگ گیا

کیا۔۔۔۔۔۔۔

وہ حیرت سے آنکھیں پھاڑے چلائی۔۔۔۔

کیا ہوا لاڈو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نانو نے گھبرا کے اُسے دیکھا۔۔۔۔ عشرت بھی ہڑ بڑا کر اُسے دیکھنے لگی

کچھ نہیں نانو میں ابھی آئی۔۔۔۔۔۔

وہ فق چہرے سے مسکرا کر کہتی وہاں سے اٹھ کر باہر بھاگی۔۔

کیوں کے اگر وہ نانو کو اُن کے معصوم پوتے کی حقیقت بتاتی تو اُنہیں بہت دکھ ہوا

کہیں میں جو۔ سوچ رہی ہوں وہ سچ تو نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہنڈریڈ پرسنٹ سچ ہے۔۔

وہ آگے گارڈن کی طرف بڑھتے ہوئے خود سے سوال جواب کرنے لگی

اور سچ کی مہر بھی خود ہی لگادی

اب دِن دھاڑے ایسے کام کرے گی تو ابکائیان تو آئیگی ہی۔۔۔۔

اُس نے نخوت سے منہ بنا کے کہا

یا اللہ یہ کیسے غلیظ کام ہو رہے ہیں میرے ننیہال میں۔۔۔۔

کیسے گندا کیا جا رہا ہے میرے نانا جان کے گھر کو۔۔۔۔۔۔۔

آج اُن کی روح کتنی بے چین ہو گی یہ سب دیکھ کر۔۔۔۔

وہ آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے افسوس زدہ لہجے میں بولی

یقیناً اُس کے نانا جان کی روح اُس کی معصومیت دیکھ کر صدمے میں ہو گی

بس ایک بار میں بہو بن کر اس گھر میں آجاؤں۔۔۔۔اگر ساری گندی صاف نہیں کر دی تو میرا نام بھی نین تارا نہیں۔

اچانک ہی دانت سے دانت جوڑے ایک نیا حلف اٹھایا۔۔۔

اور اس ساحل اور اُس کی چندا کا تو میں وہ حشر کروں گی کے دنیا یاد رکھے گی۔۔۔۔۔۔۔

اُس نے سختی سے مٹھیاں بھینچے ہوئے کہا۔۔ پھر اچانک ہی
کچھ سوچ کر تاثرات نرم ہوئے

لیکن اِگر میں نے ساحل اور چندا کو کچھ کیا تو اُس بچے کا کیا
ہو گا۔۔۔۔
اُسے نئی فکر نے آن لیا وہ پریشان ہوتی گارڈن میں لگے
جھولے کے قریب رک کر اُس پر بیٹھ گئی

وہ بے گناہ تو یتیم ہو کر اس جہاں میں تنہا ہو جائے گا
ساری دنیا اُسے ناجائز، لاوارث، گندا خون۔۔۔ یہ سب کہہ
کہہ کے اُسے جینے نہیں دیگی۔۔۔۔۔۔۔

تنگ آکر یا تو وہ مر جائے گا یا کوئی بھیانک مجرم بن جائے گا۔۔۔۔۔۔۔۔

اور ایک دن جب وہ انکاؤنٹر میں مریگا تب اُس کی لاش میرے سامنے پڑی مجھ سے سوال کر رہی ہو گی کے کیوں کیا میرے ساتھ ایسا۔۔۔۔۔۔

تب میں اُسے کیا جواب دوں گی۔۔۔۔

اُس نے ایک ہی پل میں اُس بچے کی پوری زندگی سے موت تک کہ خواب دیکھ لیا جس کے ہونے کہا پتہ ہی نہیں تھا۔۔ آنکھوں میں۔خوف و غم کے سائے تھے

نہیں۔۔۔

ایکدم سے وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔چلتا ہوا جھولا اُس کے پیچھے لگا جیسے وہ اپنے غم میں محسوس نہیں کر پائی

ماں باپ کے گناہوں کی سزا اُس معصوم کو نہیں دے سکتی میں۔۔۔۔۔۔

میں اُسے انکاؤنٹر میں۔مرنے نہیں دوں گی۔۔۔

وہ ایک نارمل اور خوشحال زندگی جیئے گا۔۔۔

میں اُس کی خاطر اُن دونوں گناہ گاروں کو معاف کر دوں گی

اُس نے دل پر پتھر رکھتے ہوئی فیصلہ کیا

اس بچے کے لیے میں اپنے ہاتھوں سے چندا اور ساحل کی شادی کروا دوں گی

اُس نے جذبات سے بھیگے لہجے میں کہا اُس بچے کی ہمدردی نے اُسے اچانک پتھر سے موم بنا دیا تھا

وہ ابھی اپنے ارادے پر عمل کرنے کے بارے میں سوچ رہی تھی کے بلیٹ تھری ففٹی کی آواز نے اُس کا دھیان اپنی طرف کھینچا

ساحل کو بائیک لے کے اندر آتے دیکھ اُس کے دل میں نفرت کے انگارے بھر گئے۔۔۔۔۔۔

دِماغ نے چیخ چیخ کر کہا کے یہیں ہے وہ نفس کا غلام۔۔۔ حوس کا پجاری جس نے ایک بھولی بھالی لڑکی کا فائدہ اٹھایا

وہ اپنے اندر اٹھتے اشتعال کو دباتی اُس کی طرف بڑھی۔۔اُس کے مضبوط قدم اُس کے ضبط کے گواہ تھے

وہ بائیک سے اُتر کر آگے جاتا اس کے پہلے ہی وہ اُس کے پاس آئی اور اُسے ایسے دیکھا جیسے آنکھوں سے ہی نگل جائے گی۔
ساحل نے ابرو اچکا کر اُس کے تیور ملاحظہ کیے

مبارک ہو تمہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔
وہ اُس کی طرف خطرناک مسکراہٹ اچھال کر دانت پیستے ہوئے بولی وہ مسکرایا

کیوں۔۔۔۔۔تُو امریکہ واپس جا رہی ہے کیا۔۔۔۔

اُس نے مسکرا کر پوچھا

میرے امریکہ جانے کی تمہیں کیا پڑی ہے۔۔۔۔۔۔۔تم کیوں اتنا خوش ہو رہے ہو۔۔۔میں مرتے دم تک اب یہیں رہوں گی۔۔۔سمجھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ غصے سے بولی

اسی بات کا تو دکھ ہے۔۔۔۔۔۔

ساحل نے آنکھیں گھمائی

اب تک اس گھر میں جو ہوا سو ہوا لیکن اب کچھ غلط نہیں ہونے دوں گی۔۔۔۔۔۔

ساحل پر نظریں جمائے اُسے جتاتے ہوئے بولی۔۔۔وہ بیزار سی شکل بنا کر سائیڈ سے نکلنے لگا لیکن نین نے اُس کا راستہ روک دیا

چندا پریگنینٹ ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ ساحل کے غصّے سے دیکھنے پر دانت پیس کر بولی

کون چندا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ساحل نے حیرت اور ناسمجھی سے پوچھا

اچھا تو اُس کے اتنے نک نیم رکھے ہوئے ہیں کے اُس کا اصلی نام بھی بھول گئے۔۔۔۔۔۔۔۔

نین نے اپنے مطابق اندازہ لگا کر کہا

وہی چندا جس کے ساتھ تم دِن رات ایلو ایلو کرتے رہتے ہو۔۔۔۔اور اُس ایلو ایلو کے نتیجے ہی آج وہ تمہارے بچے کی ماں بننے والی ہے۔

اُس نے ایک ایک۔ لفظ پر زور دے کے اُسے باپ بننے کی خوش خبری دی۔۔۔

ساحل کی حیرت غصے میں بدلی۔۔۔

اے پاگلوں کی سردار۔۔۔۔۔۔۔۔۔ تیرے دِماغ کا سکرو کھل کر گر گیا ہے کیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کیا بک رہی ہے تو۔۔۔۔۔۔

وہ غصے سے اُس پر برساکیوں کے الزام بہت بڑا تھا

کیا کہا تم نے میں پاگلوں کی سردار ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اگر سمجھدار لوگ تمہارے اور تمہاری چندا جیسے ہوتے ہیں ناتو مجھے فخر ہے اپنے پاگل ہونے پر۔۔۔۔۔۔

وہ دوبدو بولی

اور میں وہی کہہ رہی ہوں جو سچ ہے۔۔۔۔۔۔۔

تمہارے پاپ کی نشانی چندا کے پیٹ میں ہے۔۔۔

تم باپ بننے والے ہو ساحل شیرازی۔۔۔۔۔۔

اُس نے آنکھوں میں چنگاریاں لیئے اُسے دیکھا

ساحلنے ضبط سے دانتوں بھینچے اپنی پیشانی رگڑی

دیکھ شانی۔۔۔۔ تو اپن کے بھیجے کی ماں بہن مت کر۔۔۔۔۔اگر ٹینشن میں اپن کا ہاتھ گھوم گیا نا تو تیری شکل کباڑ والے کے کام کی بھی نہیں رہے گی۔۔۔۔

کسی چنداوندا کو نہیں پہچانتا میں

فالتو کے لپھڑے میں میرے کو مت گھسا

وہ نہایت غصے اور ضبط سے بولا ایسے گندے الزام پر دل۔ تو چاہا اُسے ایک تھپڑ دے کر زمین بوس کر دے

۔

میں تمہاری دھمکیوں سے نہیں ڈرتی۔۔۔۔۔۔۔

ایک تو بھولی بھالی لڑکی کو اپنی جھوٹی محبت کے جال میں پھنسا کے اُس کے ساتھ عیاشی کرتے رہے

اور اب اُسے پہچاننے سے انکار کر رہے ہو۔۔۔۔

وہ آج اپنا عزم پورا کرنے کی ٹھان کے بیٹھی تھی

اُس بچے کو انکاؤنٹر سے بچانے کے جوش نے اُس میں ایک نئ طاقت اور ہمت بھر دی تھی

ساحل اب سرد نگاہوں سے اُسے بس دیکھ رہا تھا۔۔۔ ضبط سے دانت بھینچے ہوئے تھی

میں تمہاری فطرت کو اچھے سے سمجھ گئی ہوں۔۔۔۔۔

تم صرف لڑکیوں کو استمال کر کے چھوڑ دیتے ہو۔۔۔۔

لیکن اِس بار میرے ہوتے ایسا نہیں ہو گا۔۔۔۔۔۔

تمہارے کالے کارناموں کی گواہ میں خود ہوں

یہ بچہ تمھارا ہی ہے۔۔۔۔۔اور تمہیں اسے اپنا نام دینا ہی ہو گا۔۔

تمہیں کل کے کل چندا سے نکاح کرنا ہو گا

وہ اُسے اپنا فیصلہ سنا کر گہرے سانس لینے لگی۔۔۔

اے جھانسی کی رانی۔۔۔۔۔۔۔۔چپ کر۔۔۔۔۔۔

ساحل ایکدم سے چینخ کر بولا تو وہ گڑ بڑا گئی۔۔۔

توسب سے پہلے میرے کو اس چندا کی۔ شکل دکھا۔۔۔۔۔۔

ورنہ۔۔۔۔۔۔

اُس نے بمشکل اپنے ہاتھ کو اٹھنے سے روکا نین نے اُس کی بات کاٹ دی

۔

کیا کرو گے۔۔۔۔ مارو گے اُسے۔۔۔۔۔۔ دھمکاؤ گے کے اپنا منہ بند رکھے۔۔۔۔ اس طرح سے تم اپنے گناہ نہیں چھپا سکتے۔۔۔۔

تمہارے پاپ کا گھڑا ابھر چکا ہے ساحل شیرازی۔۔۔۔۔

وہ بھی چینخ کر بولی اور ساحل کی اب بس ہو چکی تھی

اُس نے نین کا بازو پکڑ کر اُسے اپنی طرف کھینچا وہ اُس کے

قریب ہو کر سانس روکے اُسے دیکھنے لگی جس کی آنکھیں

غصّے سے سرخ ہو رہی تھی

اب اگر تو ایک لفظ اور بولی نا تو تیرے منہ کو سوئی دھاگے سے

سي دوں گا میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اس کی خوف سے پھیلی آنکھوں میں دیکھتا غصے بولا

۔۔۔ایکدم سے اپنی حرکت کا اندازہ ہوا تو اُس کا بازو چھوڑ کے

ایک قدم پیچھے ہٹا

وہ اب بھی گھبرا کے اُسے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔دل گھبراہٹ

سے دھڑک رہا تھا۔۔۔۔۔۔

اوپر والا شکل دے کر دماغ دینا بھول گیا ہے تیرے کو۔۔۔۔۔۔

اپن کا کسی چندا کے ساتھ کوئی ایلو ایلو کہ سین نہیں ہے۔۔۔۔۔۔

تو۔میرے کو کسی کے بھی ساتھ اٹکانے کی کوشش مت کر ورنہ تیرے دماغ میں جو کچرا بھر یلہ ہے نہ اُسے جوتے سے صاف کروں گا میں۔۔۔۔

وہ اُسے غصے سے وارن کر کے سرد نگاہوں سے گھورتا آگے بڑھ گیا

میں تم سے ڈر کے چپ نہیں بیٹھوں گی۔۔۔۔۔۔

چنداکوانصاف ضرور ملے گا۔۔۔۔۔۔

اُس نے ساحل کی پشت کو نفرت سے دیکھتے ہوئے کہا

اُس کے عزم کی آگ ساحل کے ذرا سے دھمکانے سے کم

نہیں ہونے والی تھی بلکہ وہ اب جنگ کی تیاری کر چکی تھی

جس میں ابلاناری چنداکی جیت اور دھوکے باز ساحل

شیرازی کی ہار طے تھی

ΔΔΔΔ\\\\

میرے پاس جینے کے لئے کچھ نہیں ہے لیکن میرے مرنے

میں میرے اپنوں کی زندگی ہے۔۔۔۔۔اپنے بھائی کی جان

لے چکی ہوں میں اب اور کوئی نقصان نہیں برداشت کر سکتی۔۔۔۔

فلک نے اُسے اپنے ساتھ ہُوئی ہر زیادتی کے بارے میں بتادیا تھا۔۔۔۔۔اپنے ہر درد کو یاد کر کے بھی اس کی آنکھ سے ایک آنسُو نہیں گراتھا حالانکہ داؤد کی آنکھیں ضبط سے سرخ ہو رہتی۔۔۔۔

تمہیں پتہ ہے ناکے خودکشی حرام ہے۔۔۔۔
داؤد نے کتنی دیر بعد لب کھولے

خدا نے میری زندگی کو ایک آزمائش بنا کر اسے ہلال کر دیا

ہے مجھ پر۔۔۔۔۔۔۔

وہ اب بھی سر جھکائے بولی

تم غلط۔ ہو۔۔۔۔۔۔ خدا آزمائشیں دے کر اپنے بندوں کا

امتحان لیتا ہے۔۔۔۔۔ تم اس طرح اس کی رضا سے منہ

موڑ کر خود کو ختم نہیں کر سکتی۔۔۔۔۔۔۔ خدا ایسا کرنے والو

کو کبھی معاف نہیں کرتا۔۔۔۔

زندگی نے زخم دینے میں کوئی کمی نہیں چھوڑی۔۔۔

اب تم آخرت تو نہ خراب کرو اپنی۔۔۔۔

وہ اسے سمجھاتے ہوئے بولا فلک اُس کی آخری بات پر نظریں

اٹھا کر اُسے دیکھنے لگی

تمہیں اگر اپنے خدا پر تھوڑا بھی بھروسہ ہے نہ۔۔ تو تم آج کے بعد خودکشی کا خیال بھی دل میں نہیں آنے دو گی۔۔۔

داؤد اُس کی آنکھوں میں دیکھ کر بولا وہ دوبارہ سے سر جھکا گئی۔۔۔۔ وہ اس بات کو سمجھتی تھی لیکن جینے کے لیے باقی بچا بھی کیا تھا۔۔

اُس کے منحوس قدم پھر گھر میں پڑتے تو پھر کوئی نیا طوفان آتا

داؤد اُسے چند پل دیکھتا اٹھ کے باہر نکل گیا۔۔۔

اگر وہ چند پل اور وہاں رکتا تو اُسے بتا دیتا کے تمہیں درد میں دیکھ مجھے کتنی تکلیف محسوس ہونے لگی ہے۔۔۔۔

تم پر گزرے ہر ستم کی داستان نے مجھے کتنے تیز شعلوں میں جلایا ہے۔۔۔

مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا ہے داؤد۔۔۔۔۔۔

اب مجھے اس زیادہ تمہاری فکر ہو رہی ہے۔۔۔۔۔

وہ جاتے جاتے پایل سے ملنے رکا تو وہ اُس کی سرخ آنکھوں کو دیکھ کر فکر مندی سے بولی۔۔۔۔

مجھے بھی۔۔۔۔۔

داؤد نے آہستہ سے کہا اور آگے بڑھ گیا

ΔΔΔΔΔΔΔ

ایک ہفتے بعد پھر اسی خفیہ جگہ پر فائٹ تھی۔۔۔

کے کے اُس کے انداز سے بہت متاثر ہوا تھا۔

اور اُسے خرید نے کے لئے سب سے اونچی بولی لگائی تھی۔

آج اُس نے ایک اور مشہور اور طاقتور فائٹر کو موت کے

گھاٹ اتارا تھا۔۔۔

اُس کی سب سے بڑی خاصیت تھی کے وہ۔ بڑے سے بڑے

فائٹر کو خود پر وار کرنے کا موقع نہیں دیتا تھا۔۔۔۔۔

آج کی فائٹ اُس کے لیے اصل امتحان ثابت ہوئی تھی۔۔۔کیوں کے مقابل میں بہت سخت جان فائیٹر تھا جو اُسے برابر کی ٹکر دے رہا تھا۔۔۔

آج کی فائٹ جیتنے کے بعد وہاں کے سارے مافیا سر براہ اُس کی بہادری سے امپریس ہو گئے تھے۔۔۔۔۔

وہاں اُسے خریدنے کے لئے آپس میں بولی لگائی جا رہی تھی جو کروڑں میں تھی۔۔۔

کے کے کی بولی سب سے آگے جا رہی تھی

جیکی یہ دیکھ کر کافی خوش تھا۔۔۔۔

جب کے وہ سنجیدگی سے بیٹھا آنے والے دھماکے کے اِنتظار میں تھا۔

آخر میں کے کے نے سب سے اونچی بولی لگا کر اُسے خرید لیا تھا۔۔۔۔۔۔۔ جیکی نے خوش ہو کر پر جوش انداز میں اُسے مبارک باد دی تھی کے وہ اب کے کے کا خاص فائٹر بننے والا ہے جس پر وہ اس عجیب طرح ہنسا کے جیکی اُسے حیرت سے دیکھتا رہ گیا

اس بات کا اناؤسمنٹ ہی کیا جا رہا تھا کے اچانک افرا تفری مچ گئی

باہر تعینات گارڈز بوکھلائے سے اندر آئے اور خبر دی کے وہاں پولیس کی ریڈ پڑی ہے۔۔۔

سارے لوگوں کے ہوش اُڑ گئے۔۔۔۔۔کے کے بھی ہڑ بڑا کر غصے سے اپنے گارڈز کو دیکھنے لگا

جیکی کی بھی رنگت بدل گئی

غیر ملکی لوگوں نے اپنی اپنی زبان میں واویلا مچانا شروع کر دیا۔۔۔۔۔وہاں سب سفید کالر والے بڑے بڑے لوگ موجود تھے۔۔۔جن کی دنیا میں ایک الگ پہچان تھی اگر وہ یہاں پکڑے جاتے تو اُس پہچان کی دھجیاں بکھر جاتی۔۔۔

کے کے اپنے گارڈز کی مدد سے سب غیر ملکی لوگوں کو ایک خفیہ راستے سے باہر نکالنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔

وہ سب اُس کے مہمان تھے اگر وہ پھنستے تو سارا مافیا ورلڈ اُس کی جان کا دشمن بن جاتا۔۔۔

فوج ایکدم سے اندر گھس آئی تھی۔۔لوگ جہاں راستہ ملے وہاں سے بھاگنے کی کوشش میں لگ گئے تھے۔۔۔سپاہی بھگدڑ میں ایک ایک کو پکڑ کر باہر لیجانے لگے۔۔۔

ساحل جیکی کو ساتھ لیے پیچھے کی کھڑکی سے چھلانگ لگا کر باہر نکلا تھا۔۔۔۔۔

باہر بھی پولیس کا سخت پہرہ تھا۔بھاگنے کی کوشش کرنے والے کو فوراً دبوچ لیا جاتا تھا۔۔۔

ساحل اور جیکی سپاہیوں سے نظر بچائے وہاں قطار میں کھڑی گاڑیوں کے پیچھے چھپ کر آگے بڑھتے گئے۔۔۔

ساحل نے اپنی شرٹ کو چہرے پر لپیٹ کر چہرہ چھپا لیا تھا۔۔
جیکی نے بھی ماسک کے پیچھے چہرہ چھپایا ہوا تھا

ساحل نے ایک گاڑی کا دروازہ چیک کیا تو وہ کھلا تھا۔۔
وہ جلدی سے اندر گھسا اور ساتھ جیکی بھی دُوسرے دروازے کو آہستہ سے کھول کر اندر بیٹھ گیا۔۔
ساحل نے گاڑی سٹارٹ کی اور زن سے آگے بڑھائی۔۔۔
سپاہیوں کا دھیان گاڑی کی طرف گیا تو اُنہوں نے راستہ روکنے کی کوشش کی لیکن رفتار کم نا ہوتے دیکھ وہ سامنے سے

ہٹ گئے اور ساحل اُسی تیزی گاڑی بھگا کر اُس بلڈنگ کے گراؤنڈ سے باہر نکل گیا۔۔۔۔

سپاہیوں کی ایک ٹولی گاڑی سے اُن کا پیچھا کرنے لگی۔۔۔

جیکی گھبرا کے اپنا پسینہ صاف کرتا بار بار پیچھے دیکھنے لگا جب کے ساحل سامنے نظریں ٹکائے بجلی کی تیزی سے گاڑی بڑھا رہا تھا اور آگے آنے والے ہر ٹرن پر گاڑی موڑ رہا تھا۔۔۔

پولیس جیپ برابر اُن کے تعاقب میں تھی۔۔۔۔۔

لیکن ایک موڑ پر اچانک ہی اُنہوں نے جیپ روک دی۔۔۔

آس پاس نظریں دوڑائی تو اُنہیں وہ گاڑی کہیں نظر نہیں آئی۔۔۔

وہاں صرف بڑے بڑے ٹرک اور بسیں کھڑی تھی

آگے جا کر ہی ایک اور ٹرن تھا وہ لوگ جیپ آگے بڑھا کر اُس موڑ پر پلٹ گئے۔۔۔۔

ساحل نے اُنہیں آگے بڑھتے دیکھ بس کی اونٹ میں چھپی اپنی گاڑی باہر نکالی اور مخالف سمت بڑھ گیا۔۔۔۔
آگے بہت دور تک جا کر جب اُسے یقین ہوا کے اب پولیس اُن کے پیچھے نہیں ہے تو اُس نے گاڑی کی سپیڈ سلو کر دی

جیکی نے پر سکون سانس خارج کرتے ہوئے ماسک اتار کر پھینکا

بچ گئے۔۔۔۔۔۔

وہ تھکے تھکے اندازِ میں سر سیٹ سے ٹکا کر بولا۔۔ جس پر ساحل نے مسکرا کر اُسے دیکھا۔۔۔۔۔۔۔

خطرہ ابھی ٹلا نہیں ہے باس۔۔۔۔۔۔۔

وہ مسکرا کر کہتا گاڑی روک گیا۔۔۔۔۔ جیکی نے اُسے نا سمجھی سے دیکھا۔۔۔اسی لمحے کسی نے جیکی کی طرف کا دروازہ کھولا۔۔۔۔

وہ گھبرا کے دونوں ہاتھ اٹھا گیا کیوں کہ سامنے کھڑا شخص اُس کی طرف بھاری بندوق تانے ہوئے تھا۔۔۔۔۔

خوف کے مارے اُس کے چہرے کی ہوائیاں اُڑ گئیں۔۔

اُس شخص نے جیکی کو باہر نکلنے کا اشارہ کیا وہ اُس کے اشارے پر عمل کرنے کا ناٹک کرتے ہوئے ہلکا سا اپنی جگہ سے ہلا اور ایکدم ہی لات اُس کے سینے پر مار کے اُسے پیچھے دھکیل دیا۔۔۔۔

اُسے دھکیل کے ساحل کی طرف والے دروازے سے نکلنے کا سوچا لیکن اُس کی طرف دیکھا تو دنگ رہ گیا

کیوں کہ وہ تیزی سے بندوق نکال کے اُس کے سر پر رکھ چکا تھا۔۔۔

اُس کی حیرت اور صدمے کی کوئی انتہاء نہیں تھی۔۔۔

ساحل ہی اُسے بچا کر یہاں لایا تھا۔۔۔۔اور وہی اب۔۔

جیکی کو کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا۔

کون ہو تم۔۔۔۔۔۔۔۔

اُس نے حیرت اور صدمے میں ڈوبی آواز سے پوچھا

طوفان۔۔۔۔۔۔۔

اُس نے جیکی کو مسکرا کر ونک دیتے ہوئے اُس کا ہی دیا نام دہرایا

ΔΔΔΔΔΔΔ\\\\\\\\ΔΔΔ

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

یہ کس عذاب میں چھوڑا ہے تو نے اس دل کو
سکون یاد میں تیری نہ بھولنے میں قرار

عجیب سی کشمکش تھی جسے وہ سلجھا نہیں پا رہا تھا۔۔۔۔
سالوں سے نین سے نسبت طے تھی۔ لیکن دل اب فلک کی طرف کھینچا چلا جا رہا تھا۔۔۔
ہمدردی کے نام سے شروع ہوا احساس اسے ایک نئی اور لے جا تھا
آہستہ آہستہ اُس نے اپنے دل میں گھر بناتے اُن جذبات کو بڑھتا ہوا ہی محسوس کیا تھا
اُسے سُجھائی نہیں دے رہا تھا کے وہ خود کو اپنے جذبات کو کس طرح روکے۔۔

اُس نے فیصلہ کیا کے کم سے کم وہ نین سے اس بارے میں کچھ چھپا کر اُسے دھوکے میں نہیں رکھے گا۔۔۔۔

اسے بتادے گا کے وہ فلک کے لیے کیا محسوس کرتا ہے۔۔

اور اُسے یقین تھا کہ نین اُس کی بات کو ضروری سمجھے گی۔۔

وہ گھر میں داخل ہوا تو وہ اُسے سامنے ہی دکھائی دی۔۔۔جیا کے ساتھ بیٹھی ٹی وی دیکھنے میں مصروف تھی۔۔۔۔۔۔

داؤد آکر اُن دونو کے ساتھ بیٹھ گیا لیکن اُسے سمجھ نہیں آیا کے وہ بات کو شروعات کس طرح کردے

داؤد۔۔۔۔۔

نین نے اُسے کھوئے کھوئے انداز میں دیکھ کے حیرت سے پکارا۔۔۔جیا بھی چونک کر اُسے دیکھنے لگی

کیا بات ہے۔۔۔۔چپ کیوں ہو۔۔۔۔

داؤد کے دیکھنے پر اُس نے فکر مندی سے پوچھا

تم سے کچھ بات کرنی ہے۔۔۔۔۔

وہ سنجیدگی سے بولا۔۔

نین۔۔۔میں ایک منٹ میں آتی ہوں مجھے شیزا کو کال کرنی ہے۔۔۔۔

جیاداؤد کی ہچکچاہٹ کو محسوس کر کے جلدی سے کہتی اُن دونوں کو اکیلا چھوڑ کر وہاں سے چلی گئی

کیا ہوا کوئی پریشانی ہے۔۔۔۔اچھا وہ اُس لڑکی کی کنڈیشن اب کیسی ہے۔۔۔۔ٹھیک ہے نہ وہ۔۔۔۔۔۔۔
نین کو فوراً ہی یاد آیا کے وہ آجکل کس معاملے میں اُلجھا ہوا رہتا ہے

وہ ٹھیک ہے۔۔۔۔۔۔۔ہوش آگیا ہے اُسے۔۔۔

داؤد نے سر ہلاتے ہوئے بتایا

کچھ بتایا اُس نے اپنے بارے میں۔۔۔۔۔۔۔

نین نے بے تابی سے پوچھا

داؤد نے ایک پل سنجیدگی سے نین کی جانب دیکھا اور اُسے فلک کے متلق سب کچھ بتادیا۔۔۔۔کے وہ کن کن مشکلوں سے گزر کر خود کو ختم کرنے پر مجبور ہوئی تھی
نین تو پہلے ہی بے حد حساس تھی فلک کے متعلق جان کر اُس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔۔۔۔۔اُسے فلک سے بے حد ہمدری محسوس ہوئی

اُس کے پاس یوں تو باتیں ہی باتیں ہوتی تھی لیکن اب اُس کے لبوں پر ایک لفظ بھی نہیں آیا۔۔ جس میں وہ فلک کی ہمت کو سراہ سکے

داؤد بس سر جھکائے بیٹھا رہا۔۔۔

میں سچ کہہ رہا ہوں نین۔۔۔۔آج سے پہلے میں نے بڑے سے بڑے خطرے کا سامنا کیا ہے لیکن اُس لڑکی کا درد مجھ سے برداشت نہیں ہو رہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اُس کے آنسُو مجھے دیکھے نہیں جا رہے۔۔۔

میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

داؤد نے بے بس لہجے میں اُسے اپنے دل کا حال سنانا چاہا لیکن اچانک پیچھے سے روما کی آواز پر رک گیا

نینو دی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

روما اُسے پکارتی وہاں آئی۔۔ لیکن نین کو روتے دیکھا تو حیرت میں پڑ گئی

ایک منٹ داؤد۔۔۔۔۔۔۔

نین وہاں سے اٹھ کے جانے لگی اُس کا دل عجیب سا ہو رہا تھا

نین میری بات۔۔۔۔۔۔۔۔

داؤد اُسے جاتے دیکھتا رہ گیا۔۔۔ بات ادھوری رہ گئی تھی جس نے اُسے بے چین کر دیا تھا

ΔΔΔΔΔΔΔΔ

ان کاغذات پر سائن کر دو۔۔۔۔۔۔۔

داؤد نے اُس کے آگے کچھ پیپر زر کھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

وہ خاموشی سے بیڈ پر پڑے قانونی کاغذات کو دیکھنے لگی

ناپڑھنا آتا تھا۔ ناسائن کرنا۔۔

لیکن اِس نے پوچھنے کے لیے بھی لب نہیں کھولے کے وہ کیا

ہے

عجیب سی اُکتاہٹ سوار تھی ذہن پر۔۔۔۔ نابولنا نا

سننا۔۔۔۔ ناکھانا ناپینا۔۔۔ کسی چیز میں دل نہیں تھا۔۔۔۔

گھاو تو بھر گئے تھے لیکن صحت ختم ہوتی جارہی تھی

بس خاموشی تھی۔۔۔اُداسی تھی۔۔۔۔۔۔مایوسی تھی

میں تمہارے کیس کو دوبارہ شروع کر کے خود اس کی تفتیش کرنا چاہتا ہوں۔۔اور اس کے لیے تمہیں کورٹ میں اپیل کرنی ہوگی کے تمہارا کیس سی بی آئی کو سونپا جائے۔۔۔۔

داؤد نے خود سے اُسے اُن کاغذات کا مطلب سمجھایا۔

میں ایسا کچھ نہیں چاہتی۔۔۔۔۔آپ مجھے کسی یتیم کھانے۔میں چھوڑ دیں۔۔۔۔۔میں اب دوبارہ اُس راستے کی طرف دیکھنا بھی نہیں چاہتی۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ سر جھکائے دھیمی آواز میں بولی۔

آج بھی وہ ہسپتال کے کپڑوں میں ہی تھی لیکن آج دوپٹے کا اضافہ تھا۔۔۔

تم اُسے یونہی چھوڑ دو گی جس نے تمہارے ساتھ اتنا ظلم کیا۔۔۔۔ تمہارے بھائی کی جان لی۔۔۔۔۔اُسے سزا نہیں دو گی اُس کے کیے کی۔۔۔۔۔۔۔

داؤد نے سنجیدگی سے اُس کی جھکی ہوئی آنکھوں کو دیکھا

میرے کچھ بھی کرنے سے اُسے سزا نہیں ملے گی۔۔

سماج میں اُس جیسوں کو کبھی سزا نہیں مِلتی۔۔۔۔

بلکہ اس کوشش میں مجھے ہی بار بار ایک نئ سزا دی گئ ہے۔۔۔۔

اب کیا بچا ہے میرے پاس کھونے کے لیے

جو میں ایک اور بار کوشش کروں۔۔۔

اُس نے اب بھی سر جھکائے ہارے ہوئے لہجے میں کہا

تم ناامید ہو رہی ہو فلک۔۔۔۔۔۔۔۔

داؤد کے دل کو اُس کا لہجہ بہت بری طرح چبھنے لگا

امید کی کوئی وجہ بھی تو نہیں ہے۔۔۔۔۔۔

اُس کے ہاتھ اُن کاغذات پر لکیر بنانے لگے

ایک بار مجھ پر بھروسہ کر کے دیکھ سکتی ہو تم۔۔۔۔۔ مجھ سے امید لگا سکتی ہو

داؤد نے حسرت سے اُسے دیکھا

میرے اپنے بھی بھروسہ نہیں دے پائے مجھے

آپ تو میرے کچھ بھی نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔

اس کی بات داؤد کو خنجر کے مانند لگی۔۔۔۔

جِسے وہ ایک جست میں کہہ گئی

وہ آہستہ آہستہ دل میں چبھتی گئی

میرے لیے اس آدمی کو ختم کرنا یا اُس۔کی زندگی کو جہنم بنانا

کوئی مشکل نہیں ہے لیکن میں چاہتا ہوں تم اپنی جنگ خود لڑو

۔۔۔۔۔۔اپنے لیے۔۔۔۔۔۔۔۔۔تاکہ تمہیں اپنی زندگی

عذاب نہیں خُدا کی دین لگے۔۔۔۔

داؤد نے اپنے احساسات کو پسِ پشت ڈال کر اسے سمجھایا فلک

نے ناسمجھی سے اُسے دیکھا

سوچو فلک کیا آسان ہے وہاں سے نکل پانا جہاں سے گزر کر تم نے زندگی پائی ہے۔ خُدا نے یونہی تو تمھاری جان کی حفاظت نہیں کی ہو گی۔۔۔۔۔

اُس نے تمہیں دوبارہ زِندگی دی ہے شاید تم سے کچھ ادھورے کام مکمل کروانے کے لیے۔۔۔۔۔۔

داؤد نے اُسے راہ دکھانی چاہی وہ ساکت نگاہوں سے اُسے دیکھنے لگی۔۔۔

تازہ تازہ زخم تھے جب عدالت میں اُس کی کردار کشی ہوئی تھی۔۔۔ جب اُس کے بھائی کی جان گئی تھی۔۔۔

جب اُس کے بالوں میں آگ لگائی تھی

سب یاد کرتے اُس کی سانسیں بے ترتیب ہونے لگی۔

تم سکون سے اس بارے میں سوچو۔۔۔اور فیصلہ یہ دھیان میں رکھ کر لینا کے تم اکیلی نہیں ہو۔۔

خدا تمہارے ساتھ ہے۔۔۔۔

داؤد نے اُسے تسلی دیتے ہوئے کہا اور اُسے اُس کے خوف سے لڑنے کے لیے اکیلا چھوڑ کر باہر نکل گیا

Zubi Novels Zone

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

پورے ملک میں اس خبر نے ہلچل مچادی تھی۔۔۔۔۔۔

اس ریڈ میں شہر اور ملک کی نامی گرامی ہستیاں ایکسپوز ہو چکی تھیں۔۔۔۔۔۔۔

میڈیا میں ایک نیا ہنگامہ برپا ہوا تھا۔۔۔اور اس ہنگامے پر جم کر سیاست جاری تھی۔۔۔

کوئی بچاؤ میں آگے آرہا تھا کوئی مخالفین میں۔۔۔۔
کے کے اور کچھ لوگ فرار ہو چکے تھے۔۔۔کچھ کی شناخت ہو چکی تھی۔۔۔۔۔۔۔پولس ان کی تلاش میں تھی۔
فرار ہونے والوں میں رویل باکسنگ کلب کے مالک جیکی کا نام بھی تھا۔۔۔
یہ خبر دیکھ کر جیکی شاک میں تھا۔۔۔

اگر قانون کی نظر میں وہ فرار تھا تو اُسے یہاں بندی کس نے بنایا تھا۔۔۔۔ساحل کی اُس سے کیا دشمنی تھی۔۔۔

وہ کون تھا۔۔۔۔

وہ پچھلے چار پانچ گھنٹوں سے ایک کال کوٹھری نما بند کمرے میں رسیوں کے سہارے کرسی سے بندھا ہوا تھا

وہ جگہ نا جیل جیسی تھی نا کسی اِسپیشل سیل جیسی۔۔۔

دو ہٹے کٹے گارڈ باہر تعینات تھے لیکن ان کی کوئی یونیفارم نہیں تھی۔۔۔۔

کافی دیر بعد جیکی کو دروازے پر ہلچل محسوس ہُوئی۔۔۔

وہ ہاتھ کو جھٹکا دے کر رسی سے آزاد کرنے کی کوشش کرنے لگا لیکن اُس جیسے طاقتور آدمی کے لیے بھی یہ کوئی معمولی بات نہیں تھی۔۔۔۔۔۔

دروازہ کھلا اور ساحل کے ساتھ دونوں گارڈز بھی اندر آئے۔۔

جیکی کو مچلتا دیکھ اُس کے لبوں پر جانلیوا مسکراہٹ آئی

وہ اُس کے آگے کرسی رکھ کر بیٹھ گیا۔۔

کیا بولتا ہے باس۔۔۔۔۔مزے میں ہے نہ۔۔۔۔۔۔

وہ کہنی میز پر ٹکائے ہنستے ہوئے بولا۔

کیوں لائے ہو مجھے یہاں۔۔۔۔۔۔۔کون ہو تم۔۔۔۔۔۔۔

جیکی نے اُس کی ہنسی کو نفرت سے دیکھا

ابے چپ۔۔۔۔ تیرے کو انٹر ویو دینے کا موڈ نہیں ہے ابھی اپن کا۔۔۔۔۔۔۔۔ ابھی تو اپن کے۔ سوال کا سیدھا سیدھا جواب دے۔۔۔

ہتھیار کون سپلائے کرتا ہے تیرے کو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کہاں سے آرہا ہے یہ مال۔۔۔۔۔۔

وہ ایکدم سے غصّے سے ہاتھ میز پر مار کے بولا

تم نے میرے ساتھ دھوکہ کر کے بلکل اچھا نہیں کیا۔۔۔۔۔

اس کا انجام بھگتنا پڑیگا تمہیں۔۔۔

جیکی اُس کی بات پر دانت پیستا اُسے دھمکی دینے لگا

وہ شدید اکتائے ہوئے انداز میں سر پکڑتا وہاں سے اٹھ گیا

اس کے ولن کے ڈائیلاگ ختم ہو جائے تو بتانا مجھے

ویسے ہی سالہ گھر میں ایک سر درد موجود ہے۔۔۔

وہ گارڈز کی طرف پلٹتا بیزاری سے بولا۔۔۔۔۔۔۔

جبکہ دانت بھینچے خود کو چھڑانے کیلئے جھٹپٹانے لگا۔۔

Zubi Novels Zone

دھیان رکھنا اس کا اور ہاں زیادہ ٹارچر مت کرنا

I hate violence---------

وہ گارڈز کو جتاتا ہوا باہر نکل گیا۔۔ پیچھے وہ دونوں حیرت سے ایک دوسرے کو دیکھتے رہ گئے

ΔΔΔΔΔΔΔΔ

عشاء کی نماز پڑھ کر اُس نے اللہ سے اپنے اور داؤد کے مستقبل کے ساتھ فلک کے لیے بھی دعا مانگی۔۔۔۔۔۔کے اللہ اُسے صبر کے ساتھ ڈھیر ساری خوشیاں بھی دے

داؤد نے جب سے اُسے فلک کے متعلق بتایا تھا تب سے وہ کتنی اُداس تھی اُسے سوچ سوچ کر اُس پر ترس آرہا تھا۔۔دل اُداس ہو رہا تھا۔۔۔۔

کھانے کے بعد سب اپنے اپنے کمرے میں جا چکے تھے پر وہ وہیں بیٹھی رہی داؤد کے اِنتظار میں۔۔۔۔

وہ صبح اُس سے بات کرنا چاہتا تھا لیکن وہ اچانک ہی اٹھ کر چلی گئی تھی کیوں کے اُسے لگ رہا تھا کے وہ روتے ہوئے کتنی گندی لگ رہی ہو گی اور داؤد کیا سوچے گا۔۔اس لیے وہ اندر جا کر رونا چاہتی تھی

وہ بے دلی سے ٹی وی کے چینل بدل رہی تھی کے اُسے کچن سے رونے کی آواز آئی

وہ حیران ہو کر کچن کی طرف بڑھی۔۔۔۔۔کے آخر کون ہو سکتا ہے

اندر دیکھا تو چندا فون پر بات کرتی ہوئی آنسو بہا رہی تھی۔

نین پل میں سمجھ گئی کے وہ اپنے ہارے ہوئے عشق پر رو رہی ہے۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔اُسے چنداسے بے حد ہمدردی محسوس ہوئی

جس نے فلک کادکھ ایک پل کو بھلادیا

لیکن اُسے چنداپر غصّہ بھی تھاکے وہ شکل سے بھولی اور اندر

سے کتنی چالاک تھی۔۔۔

جوسب کی آنکھوں میں دھول جھونک کراُس کے ناناجان

کے جنت جیسے گھر کو گنداکررہی تھی

چندانے فون رکھااور اپنے آنسوپوچھنے لگی تووہ غصّے سے اُسے

دیکھتی اُس کے پاس پہنچی

اب رونے کا کیافائدہ۔۔۔۔۔پہلے سوچناچاہیے تھا

نہ۔۔۔۔

وہ اُسے نخوت سے دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔۔چندا ایکدم سے اُس کے آنے پر بوکھلا گئی

جی بی بی جی۔۔۔۔۔۔۔
وہ نا سمجھی سے نین کو دیکھنے لگی

مجھے تمہارے اور تمہارے اُس مجنوں کے بارے میں سب کچھ معلوم ہے۔۔۔میرے سامنے زیادہ بھولی نا بنو اب نین نے اُسے آنکھیں چھوٹی کیے گھورا وہ گھبرا کے اُسے دیکھنے لگی۔۔۔۔

رابعہ بیگم نے اُسے اپنے منگیتر سے اس گھر میں ملنے کو منع کیا تھا لیکن وہ پھر بھی چھپ چھپ کر اُس سے ملتی رہتی تھی۔۔۔

نین کو یہ بات پتہ کل گئی تھی مطلب اب رابعہ بیگم کے ہاتھوں اُس کی شامت آنے والی تھی

تمہیں شرم نہیں آئی ذرا بھی۔۔۔۔۔۔۔اپنے غریب لاچار ماں باپ کی عزت کا خیال نہیں آیا اپنا منہ کالا کرتے وقت۔۔۔۔۔۔۔اور وہ بھی کس کے ساتھ۔۔۔۔

میرے ماما کا بیٹا ہی ملا تھا تمہیں۔۔۔۔

نین اُسے گھبرائے ہوئے دیکھ اور زیادہ غصے سے بولی

بی بی جی مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا ہے۔۔۔۔۔۔

نین کی باتیں اُس کے بلکل پلے نہیں پڑی

آہاہا۔۔۔

دیکھو تو بھولی کو۔۔۔۔۔۔۔

اتنا بڑا کانڈ کر دیا اور کہتی ہے مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا۔۔۔

وہ اُس کی نا سمجھی پر بھڑک اٹھی۔۔۔چنداہڑ بڑا کر پیچھے ہوئی

تم جیسی لڈکیوں کی وجہ سے ہم ساری لڑکیاں بدنام ہوتی ہے۔۔۔ہم سب کو بھی لوگ اسی نظریے سے دیکھتے ہیں سماج میں ہمارا چلنا مشکل ہو جاتا ہے۔۔۔

اتنی تو لڑکیاں لندن میں رہ کر بولڈ نہیں ہوتی جتنی یہاں کی ہو گئی ہے۔۔۔۔شادی سے پہلے یہ سب چھی۔۔۔

وہ شدید غصے اور ضبط سے اُسے سناتی گئی اور چندا آنکھیں پھاڑے ساکت اُسے دیکھنے لگی

اب میرا منہ کیا دیکھ رہی ہو کچھ بولو گی۔۔۔

وہ جھنجھلائی۔۔۔

میں نے کچھ نہیں کیا بی جی۔۔۔۔۔۔۔

چندا اچانک ہی اُس کے چلانے سے رونی صورت بنائے بولی۔۔۔اور نین کا ننھا سا دل پسیج گیا۔۔۔۔اُسے چندا پر

ترس آگیا۔۔ تبھی اُس نے آنکھیں بند کئے اپنا غصّہ ضبط کرنا
چاہااور اب نرمی سے بولی

میں مانتی ہوں کے اُس نے تمہیں اپنے جال میں پھنسایا لیکن
تمہیں بھی تو اللہ نے عقل سے نوازا ہے نہ۔۔۔ تم اتنی بڑی
غلطی کیسے کر بیٹھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔ تمہیں اتنا بھی نہیں پتہ
کے ایک لڑکی کی عزت اُس کی کل کائنات ہوتی ہے۔۔۔۔
تم نے اپنی کائنات اُس پاپی لٹیرے۔وائلڈ مین کے ہاتھوں
میں سونپ دی۔۔۔۔
اتنی بڑی بے وقوفی کیسے کر سکتی ہو تم

وہ اب ذرا نرم لہجے میں لیکن سختی سے اُسے سمجھانے لگی۔۔۔۔چندا اب بھی حیرت سے اُسے دیکھتی اُسے سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی

آگے کیا سوچا ہے تم نے۔۔۔۔شادی کی بات کی اُس سے۔۔۔۔

نین نے گہری سانس لیتے ہوئے پوچھا

جی وہ کہتے ہیں اتنی جلدی شادی نہیں کر سکتے۔۔۔۔۔ابھی ہماری عمر ہی کیا ہے۔۔۔۔۔۔

یہ کہتے کہتے چندا اچانک شرما کے اُنگلی چبانے لگی

نین نے اُسے سر سے پیر تک دیکھا

کمال ہے۔۔۔۔۔۔ایلوایلو کرتے ٹائم عمر یاد نہیں آئی تم دونوں کو

اُس نے ناگواری سے کہا۔۔چندا نے پھر نا سمجھی سے اُسے دیکھا

ابھی نہیں تو کیا اپنی اولاد کے دسویں جنم دن پر شادی کرنی ہے تم دونو نے۔۔۔۔۔۔اُلو کا پٹھا۔۔۔۔۔کمینہ۔۔۔۔

وہ اچانک ہی غصے میں آئی چندا ایکدم سے سیدھی ہوئی

سب سمجھتی ہوں میں اُس کے بہانے۔۔

سوچتا ہے کے اپنے راؤڈی دماغ سے شاطر گری کر کے تم سے اور اپنے کارنامے سے جان چھڑالیگا۔۔۔

لیکن شاید وہ بھول گیا کے میں ابھی زندہ ہوں۔۔۔

اُس نے کارنامہ کہہ کر چندا کے پیٹ کی طرف دیکھا

میرے ہوتے ہوئے۔۔۔۔۔

میرے نانا جان کے گھر میں۔۔۔

میرے ماما کا بیٹا

اتنی آسانی سے نہیں جیت سکتا۔۔۔

وہ آنکھوں میں عزم لیے بول رہی تھی اور سب چندا کے سر سے گزر رہی تھی

اسے ساری دنیا کے آگے قبول کرنا ہوگا کے یہ کارنامہ اسی کا

ہے۔۔۔۔

وہ ہاتھ کو جھٹکا دیتے ہوئے سیدھی ہوئی

بی بی جی وہ بہت اچھے ہے۔۔۔۔۔۔۔ مجھ سے بہت پیار

کرتے ہیں۔۔۔

چندا کو احساس ہوا کہ وہ اُس کے منگیتر کو برا بولے جا رہی ہے

تو دھیمی آواز میں منمنای۔

نین کا دِماغ گھوم گیا بڑے ضبط سے اُسے دیکھا

چندا میری بہن۔۔۔۔۔۔۔۔۔ عشق اچھے اچھے کو اندھا بنا دیتا

ہے۔۔۔۔اس لیے تم وہ نہیں دیکھ پا رہی جو میں دیکھ رہی

ہوں۔۔۔۔۔۔۔اوپر سے تم بہت بھولی ہو۔۔۔۔۔۔۔وہ تمہیں

اپنے جھانسے میں پھنسا کر تمہاری زندگی برباد کر دینا چاہتا

ہے۔۔۔۔۔۔۔

تم نہیں جانتی کے وہ کتنا بڑا دھوکے باز اور لیچڑ آدمی ہے۔

وہ دانت پیستے ہوئے اُسے ساحل کا اصلی روپ دکھانے کی

کوشش کر رہی تھی

اگر تم نے ابھی اپنی آنکھیں نہیں کھولیں تو بہت

پچھتاؤ گی۔۔۔۔

ایک دن آئیگا جب تم کہیں کی نہیں رہ جاؤ گی۔۔۔

دنیا میں تمہارا جینا مشکل ہو جائے گا۔۔۔۔

تمہارے بچہ بھکاری بن کر در بدر بھٹکے گا۔۔۔

اور وہاں اُس کا باپ کسی اور مصوم سی چندا کے ساتھ وہی

راس رچانے میں مگن ہو گا۔۔۔۔

وہ چنداا اور اُس کے بچے کے ماضی کو لے کر پریشان بھی تھی

۔۔۔

Zubi Novels Zone

آپ کہنا چاہتی ہے کے وہ مجھے دھوکہ دے رہا ہے۔۔۔وہ

مجھ سے پیار نہیں کرتا۔۔۔۔

چندا پہلی دفعہ اندازہ لگا کر صدمے سے بولی اور نین نے تھکی

تھکی سی سانس خارج کی

اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کے تمہیں میری بات سمجھ آئی۔۔۔۔

اب تو میرا اسٹیمنا بھی ختم ہونے کے قریب ہے۔۔۔۔۔

وہ اُکتا کر دھیرے سے بڑبڑائی

لیکن ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔۔۔۔ کل ہی تو اُنہوں نے مجھے کہا تھا کہ وہ میرا ساتھ کبھی نہیں چھوڑیں گے۔۔۔۔۔۔

چندا تقریبا رونے کو ہو گئی

کیوں کے وہ جانتا ہے تم اُس کی باتوں پر یقین کر لو گی۔۔۔۔ سب میری طرح نہیں ہوتے نا جو سامنے والے کی شکل دیکھ کر اُس کے کمینے پن کا اندازہ لگا لے۔۔۔۔

نین نے اُسے اپنی عقل و سمجھداری سے متعارف کرایا

اب میں کیا کروں بی بی جی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ پریشان سی نین کو دیکھنے لگی نین نے سوچنے والے انداز میں اِدھر اُدھر دیکھا پھر ایکدم سے آنکھیں کھول کر چندا کو دیکھنے لگی۔

جس کا مطلب تھا سمجھدار دِماغ میں خطرناک آئیڈیا آچکا ہے

تم اُسے ابھی کے ابھی پیچھے والے گارڈن میں بلاؤ۔۔۔

اور اس سے کہو کے اگر تم سے سچ میں پیار کرتا ہے تو کل کے کل تم سے نکاح کرے۔۔۔۔

اُسے اُس کے سارے وعدے یاد دلاؤ۔۔۔

دیکھتے ہیں کے تمہارے پیار میں کتنی طاقت ہے

نین نے چندا کو دونوں کندھوں سے تھامتے ہوئے کہا۔۔

اور اگر اُس نے انکار کیا تو پھر دیکھو میں کیا کرتی ہوں۔۔۔۔۔

رخ بدلا اور اپنی شرٹ کی آستین اوپر چڑھاتے ہوئے اس طرح بولی کے چندا گھبرا گئی۔۔ پتہ نہیں اُس کے منگیتر کا کیا حشر ہونے والا ہے

ٹھیک ہے بی بی جی۔۔۔۔۔ میں اُسے ابھی بلاتی ہوں۔۔۔۔۔۔۔

چنداسر ہلاتی باہر نکل گئی۔

ساحل شیرازی اب تمہاری خیر نہیں۔۔۔۔۔۔۔

آج دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو کر رہے گا۔۔۔۔

وہ ساحل کو تصور میں لا کر آنکھوں میں چنگاریاں لیئے اُسے گھورنے لگی۔۔

اُس نے ایک ایجنسی میں فون کر کے چار پانچ تگڑے پہلوانوں کو بلوالیا تاکہ اگر ساحل نکاح سے انکار کرے تو وہ وہیں پیچھے کے گارڈن میں اُس کی قبر بنا کے اُس کا کھیل ختم کر دے۔۔۔۔۔

کیوں کے اُس کے حساب سے ایسے لوگوں کا انجام موت ہی ہونا چاہئے

وہ ساحل کے انجام کو سوچ کر خوش ہوتی ہوئی باہر نکلی تا کہ پیچھے کے گارڈن میں جا کر دیکھ سکے ساحل چندا کو کونسی گٹھی پلا کر اپنے قابو میں کرتا ہے

ابھی دروازے سے باہر نکل کر پچھلے گارڈن کی طرف جانے ہی لگی تھی کے اُسے اندر ساحل کی بائیک آتی دکھائی دی۔۔۔۔

وہ رک گئی۔۔اسے یقین ہو گیا کے وہ چندا کے بلاوے پر ہی آیا ہے۔

۔جب کے اُس بلا کو سامنے دیکھ کر ساحل نے اندر آتے آتے بائیک کا رخ واپس موڑ دیا اور گھر سے باہر رہنے میں ہی بھلائی جانی ورنہ پتہ نہیں اب کس کے بچے کا باپ ہونے کا الزام اُس پر لگا دیتی۔۔۔۔

ارے کہاں جا رہے ہو تم۔۔۔۔۔۔رکو۔۔۔۔۔

وہ حیرت سے اُسے پکارتی رہ گئی لیکن وہ گیٹ سے باہر نکل کر غائب ہو گیا۔۔۔ نین پیر پٹختی ہوئی آگے بڑھ گئی

اُس نے گیٹ کے باہر سے ہی جھانک کے دیکھا اور جب تسلی ہو گئی کے وہ وہاں نہیں ہے تو شکر کی سانس لیتا واپس اندر آ گیا

بائیک پورچ کے نیچے لگائی اور اُتر کر اندر جانے ہی لگا کے وہ آتما کی طرح ایکدم سے سامنے ٹپک گئی۔۔۔وہ بوکھلا کر سیدھا ہوا

تم ابھی تک یہاں ہو۔۔۔۔۔۔

وہ اُسے دیکھ کر ہاتھ باندھتے ہوئے بولی ساحل نے دانت بھینچے

یہی تو بات ہے اپن کی۔۔۔۔۔ورنہ تیرے کو دیکھنے کے بعد تو آدمی سیدھا قبر میں پہنچ جائے

وہ غصے سے بولا

تمہیں تمہارے کیے کی سزا دلائے بغیر مرنے بھی نہیں دوں گی میں۔۔۔۔۔۔۔

نین ابرو اٹھا کر اُسے وارن کرتے ہوئے بولی اور اُس کی بات پر ساحل کا دِماغ گھوما

اے شانی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ غصے سے آگے بڑھا

اے شانے۔۔۔۔۔۔۔

نین نے بھی اُسی کے اندازِ میں جواب دیا

اے سٹکیلی۔۔۔۔۔۔

ساحل نے آگے ہوئے ہاتھ اُٹھایا

اے سڑیلے۔۔۔۔۔۔۔۔

نین نے بھی اُس کی نقل کی

اے کھسکیلی مرغی۔۔۔۔

وہ اُس کے اور پاس ہوا آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولا

اے ہٹیلے بندر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نین نے اُس کے کندھے پر ہاتھ مارا۔ جیسے ساحل نے غصے سے دیکھا

زیادہ شانی بن رہی ہے۔۔۔۔ایک رفاٹاپڑاناتوتُوادھر اور

تیرامنہ اُدھر گرے گا۔۔۔۔۔

ساحل نے اُس کے آگے چٹکی بجائی اور نچلا لب دانتوں میں

دبایا

ہاتھ تو لگاکے دکھاؤ۔۔۔۔۔اگر تمہارے ساحل کا ساہٹا کر

تمہیں حل نہیں کر دیا تو میرا نام بھی نین تارا نہیں۔۔۔۔۔

وہ بھی اُس کی ہی طرح چٹکی بجا کر بولی اور لب دبایا۔۔۔۔

ساحل نے پ

ماتھے پر بل ڈالے اُسے گھورا

تم ہوں گے کہیں کے غنڈے لیکن یہاں کی غنڈی میں ہوں

میرے ساتھ زیادہ لوفر گری کی نا تو یہیں کسی پیڑ پر لٹکے ہوئے ملو گے۔۔۔

اب میں نے بھی یوٹیوب سے ممبئی کی ٹپوری بھاشا سیکھ لی ہے تاکہ تمہیں تمھارے انداز میں جواب دے سکوں

اُس نے اپنا کالر جھٹکتے ہوئے فخر سے بتایا ساحل ایکدم سے ہنسنے لگا اُس کے گال پر ڈمپل گہرا ہونے لگا۔

وہ حیرت سے اُس کی ہنسی کو دیکھ رہی تھی

کیا ہوا اپنی انسلٹ پر ہنسی آرہی ہے۔۔۔

وہ کھسیا کر بولی

نہیں داؤد کی قسمت پر۔۔۔۔اُس کی تو واٹ لگ گئی

وہ ہنستے ہوئے بولا

کیا مطلب ہے تمہارا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نین نے غصے سے اُس کا کالر پکڑ لیا۔۔۔اور ایک ایک لفظ پر زور دیتے ہوئے بولی۔۔ ساحل کی ہنسی پل میں تھم گئی۔۔۔۔ سرد نگاہوں سے اُسے ایسے دیکھا کے وہ خود ہی گھبرا کے گلا تر کرتی اُس کا کالر چھوڑ کر پیچھے ہو گئی۔۔

تمہیں داؤد کی نہیں اپنی فکر کرنی چاہیے۔۔ کیوں کے آج تمہاری اور چندا کی زندگی کا فیصلہ ہے۔۔۔۔۔۔

وہ اپنی گھبراہٹ مٹاتے ہوئے بولی۔۔۔جب کے چندا کا نام سن کر ساحل کے خون میں ایک دم سے اُبال اا ٹھا

چندا کی ماں کی آنکھ۔۔۔۔۔۔۔

دیکھ اگر تو نے پھر سے اُس چندا اور اُس کے پاپی پیٹ والا ڈراما چالو کیا نا تو ماں قسم میں تیرے کو اِدھر سے ہی امریکہ پارسل کر دوں گا۔۔۔۔۔۔۔

وہ ایکدم ہی غصے میں بھڑک اٹھا کے نین گھبرا گئی۔۔

لیکن چندا کو انصاف دلانے کے۔لیے ہمت تو رکھنی تھی

کتنے بڑے دھوکے باز ہو تم۔۔۔ وہاں اپنی میٹھی میٹھی باتوں سے چندا کی آنکھوں میں دھول جھونکتے ہو۔اُس کے ساتھ ایلو ایلو کرتے ہو اور یہاں میرے سامنے اُسے پہچاننے سے بھی انکار کرتے ہو۔۔۔۔ جھوٹے مکار۔۔۔۔

وہ ناگواری سے بولی

بیوقوفوں کی رانی۔۔۔۔۔۔اپن نے کسی چندا کا منہ بھی نہیں دیکھیلا ہے آج تک کے کیسا ہوتا۔۔۔۔۔

وہ غصے سے بولا۔اُسے یقین نہیں ہوا کے اتنی خوبصورت لڑکی اتنی بیوقوف ہو سکتی ہے

اچھا تو ٹھیک ہے چلو میرے ساتھ اور یہی بات اُس کے سامنے بولو۔۔۔کم سے کم اُس کی آنکھوں سے تمہاری جھوٹی محبتﺆ کا پردہ توہٹیگا۔کیا ہوا ڈر گئے۔۔۔۔

وہ اُسے اکسانے لگی اور وہ انکار نا کردے اس لیے اُسے ڈر کا طعنہ بھی دے مارا

چل کم سے کم یہ قصہ ختم تو ہو گا۔۔۔۔۔

وہ دانت پیس کر بڑبڑاتا ہوا بولا اور نین خوش ہو کر جلدی سے گارڈن کی طرف بڑھی

لیکن پیچھے بھی دیکھتی رہی کے کہیں وہ بیچ میں ہی بھاگ نا جائے۔۔۔۔

لیکن وہ کیوں بھاگتا۔۔۔۔۔اُسے تو اپنے ہونے والے بچے کی ماں کا چہرہ دیکھنا تھا

دونوں اُس طرف پہنچے تو وہاں ایک الگ ہی رومانٹک سین چل رہا تھا۔۔۔۔۔

چندا کے ساتھ ایک آدمی کھڑا اُس کے دونوں ہاتھ تھامے اُس سے باتیں کر رہا تھا اور وہ شرما کر نیچے منہ کیے مسکرا رہے تھی

اب یہ کون ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

نین نے آنکھیں پھاڑے دونوں کو دیکھا

یہ ہے تیری چندا کا چندو۔۔۔۔۔۔۔

ساحل نے جتاتے ہوئے کہا وہ حیرت سے چندا کو دیکھنے لگی۔۔۔ لیکن اِسے اپنی سمجھداری پر بھی پورا یقین تھا۔۔۔

اچانک ہی وہ ساحل کی طرف مڑی

کیسے مرد ہو تم۔۔۔ غیرت نام کی کوئی چیز ہے کے نہیں۔۔۔۔ایک پرایا آدمی تمہاری گرل فرینڈ سے چپک رہا ہے اور تمہیں کوئی فرق ہی نہیں پڑ رہا۔۔۔۔ تمہارے بچے کی ماں بننے والی ہے وہ عورت۔۔۔

وہ غصے سے واپس اُس ٹاپک پر آ گئی ساحل نے دونوں ہاتھوں سے اپنے سر پر تھپڑ مارا۔۔۔ مطلب سر پیٹا

میں کیا تیرے کو شکل سے بشیر بھنگار والا لگتا ہوں جو ایسے کباڑ میں انٹریسٹ لوں گا۔۔۔۔۔

اپن کی گرل فرینڈ کو جب دیکھے گی نہ تو بے ہوش ہو جائے گی تو۔۔۔۔

وہ ابرو اٹھا کے جتاتے ہوئے بولا اور اُس کی بے وقوفی پر افسوس کرتا ہوا وہاں سے چلا گیا

مطلب چندا اس کی بات کر رہی تھی وہ اس لڑکے سے پیار کرتی ہے۔۔۔۔۔

وہ ابھی بھی اپنی پہیلی میں اُلجھی ہوئی تھی۔۔ شدید صدمے میں تھی لیکن اپنی سمجھداری پر شک بھی نہیں تھا

پیار اس سے اور ایلو ایلو ساحل کے ساتھ۔۔۔۔۔۔ای ی ی

آخر میں اُس نے وہی نتیجہ اخذ کیا اور جو اُس کی سمجھداری پر اُنگلی نا اٹھائے اور ایک نیا سین سوچ کر جھجھری لیتی ہوئی وہنٹ سے بھاگ گئی

ΔΔΔΔΔΔΔ

زندگی سے تھکی تھکی ہو کیا

تم یونہی بے وجہ جی رہی ہو کیا

تم کو چھو کر چمکنے لگتا ہوں۔۔

تم کوئی نور کی بنی ہو کیا

دیکھ کر تم کو باغ مہکتے ہے۔۔۔

تم گلوں سے بھی بولتی ہو کیا

آج بھی شام بھیگی بھیگی لگتی ہے
تم کہیں پھر سے رو رہی ہو کیا۔۔۔۔

میں تو سوچتا ہوں اب دن رات یہی
تم۔ایک پل بھی مجھے سوچتی ہو کیا

وہ خاموش آنکھیں مندیں گاڑی میں بیٹھی ہوا کے جھونکوں کو چہرے پر محسوس کر رہی تھی۔
اتنے ہفتے بعد وہ ہسپتال سے باہر نکلی تھی اُس نے داؤد سے نہیں پوچھا تھا کے وہ اُسے کہا لے جا رہا ہے لیکن اُسے اندازہ تھا کہ وہ اُسے کسی یتیم خانے میں چھوڑنے جا رہا ہو گا۔
آخر کوئی غیر کب تک اور کیوں اُسے آسرا دیتا۔۔۔۔

لیکن جو بھی تھا اب کوئی خوف نہیں تھا۔۔۔۔

بس زندگی کے آخری پنے کا انتظار تھا

کیوں کے کہتے ہیں کہانی کے انت میں سب ٹھیک ہو جاتا ہے

گاڑی رکی تو اُس کے کانوں سے پانی کا شور ٹکرانے لگا اُس نے

آہستہ سے آنکھیں کھولیں۔۔۔۔

سمجھنے کی کوشش کی وہ کس جگہ ہے

داؤد نے اُس کی جانب کا دروازہ کھول کر اُس کی طرف ہاتھ

بڑھایا۔۔۔۔۔ فلک نے اُس کے ہاتھ کو نظر انداز کیے گیٹ

کے ہینڈل کا سہارا لیا اور گاڑی سے اتر گئی

داؤد لب بھینچے اپنا ہاتھ دیکھتا رہ گیا

وہ گاڑی سے نکل کر باہر آئی اور سامنے جب ندی پر نظر پڑی تو سیکنڈ کے ہزارویں حصے میں جِسم کو بجلی نے چھو کر لرزا دیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔چہرے کا رنگ ایکدم سے سفید ہو گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔دل زوروں سے دھک دھک کرنے لگا۔۔۔۔

جسم میں شعلے بھرنے لگے۔۔۔۔۔۔

وہ وہی جگہ تھی جہاں سکندر نے ارحم کو مارا تھا۔۔۔۔
اُس کے بالوں میں آگ لگائی تھی۔۔۔۔۔اُسے اپنی شیطانیت کا ایک اور روپ دکھایا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔
وہ ساکت ہو گئی۔۔۔۔۔جِسم کا سارا خون جیسے منجمد ہو گیا۔۔۔

پہچانتی ہو نہ اس جگہ کو۔۔۔۔۔۔۔۔۔یہیں جان لی تھی نا اُس نے تمہارے بھائی کی۔۔۔۔۔۔

داؤد نے اُس کے پل پل بدلتے بے رنگ چہرے کو دیکھا۔۔۔۔۔

وہ چونک کر خشک نگاہوں سے داؤد کی جانب دیکھتی تیز تیز سانسیں لینے لگی۔۔اُسے لگا اُس کا دم گھٹ رہا ہے

میں نے اتنے دنوں میں تمہیں کبھی روتے ہوئے نہیں دیکھا۔۔۔

تم نے اپنے غم کو دل میں پناہ دے کر سکون کے راستے روک دیے ہیں فلک۔۔

وہ ایکدم سے بات بدل گیا۔ تھا۔۔۔۔۔۔۔ فلک کی سانسیں مزید بکھرنے لگی تھی۔۔۔۔۔

اُسے آس پاس کی ہوائیں زہر کی مانند سانسوں میں اترتی محسوس ہو رہی تھی۔۔ اپنے پیروں پر کھڑے رہنا مشکل لگنے لگا۔ لیکن داؤد نے اُسے سہارا نہیں دیا

تم اس لیے نہیں روتی نا کے کوئی تمہارا درد نہیں سمجھے گا۔ تمہیں سہارا نہیں دے گا۔۔۔۔

داؤد اُس سے دو قدم دوری پر کھڑا تھا۔۔۔۔ دونو ہاتھ پینٹ پاکٹ میں ڈالے۔۔ اُس کے لرزتے وجود کو تھامنے سے خود کو بہت مشکل سے روکے ہوئے

تمہیں ڈر ہے نا کے کہیں تمہارے جذبات ضایع نا ہو جائے

تمہارے آنسو بے مول نا ہو جائے۔۔۔

وہ سنجیدہ نظروں سے اُسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

فلک کی سانسیں ٹوٹنے کو تھی اُس نے لڑکھڑاتے ہوئے ہاتھ گاڑی کی طرف بڑھا کے سہارا لیا تھا۔۔۔ لیکن دیکھ اب بھی داؤد کو رہی تھی۔۔تا کہ جان سکے وہ اُسے یہاں کیوں لایا ہے

لیکن یہاں تم رو سکتی ہو فلک۔۔۔۔۔۔۔۔

اپنے بھائی کو سنا سکتی ہو اپنا ہر غم۔۔۔۔۔۔۔

اپنا دل ہلکا کر سکتی ہو اُس کے آگے۔۔۔

وہ نا ہو کر بھی تمہارے ساتھ ہی ہے۔۔۔۔۔۔

داؤد نے بل آخر اُسے وہ مقصد بتایا۔۔۔ فلک پلک جھپک کر اسے دیکھنے لگی۔۔۔ سانس معتدل ہونے لگی داؤد ایک قدم آگے بڑھا

بتاؤ اُسے کے کیا کیا ہوا ہے تمہارے ساتھ۔۔۔۔۔

اُس کے جانے کے بعد کیا ظلم کیے گئے تم پر۔۔

وہ اُس کی خشک آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا فلک کے گلے میں گولہ سا پھنسنے لگا

شکایت کرو اُس سے کے کیوں وہ تمہیں تنہا کر کے گیا

پوچھو کے اب اُس کی بہن کو جینے کی ہمت کون دیگا۔۔۔

بتاؤ اُسے کے تم اُس کے نا ہونے سے کتنی اکیلی ہو گئی

وہ فلک کے اور پاس ہوا اُسے بازوؤں سے تھاما۔۔ فلک نے اُس سے نظریں ہٹا کر اُس جگہ دیکھا جہاں کچھ وقت پہلے اُس نے ارحم کی بے بس آنکھیں دیکھی تھی۔۔۔۔۔ آخری دفعہ اُسے سانس لیتے دیکھا تھا

بھائی۔۔۔۔۔۔

فلک نے زیرِ لب اُسے پکارا۔۔ آنکھ سے آنسو ٹوٹ کر گرا۔۔۔

جو ارحم کی موت کے بعد آج آزاد ہوا تھا۔۔۔۔۔ وہ بے آواز اُسے پکارتی سسکنے لگی۔۔۔۔ سسکیاں آواز میں بدلی اور اور

آواز چینخوں میں۔۔۔۔بنا لفظوں کے اُس نے خود پر گزری ایک ایک کہانی بیان کر دی۔۔۔۔اور داؤد اُسے سنبھالتا رہ گیا۔۔۔۔

ارحم تک اُس کی اواز اب کبھی نہیں جا سکتی تھی لیکن اُس کے دل سے کچھ بوجھ ضرور آزاد ہو جانا تھا۔۔۔۔۔

۔

بھائی ئی ئی ئی۔۔۔۔۔۔۔

وہ زور زور اُسے پکارنے لگے۔۔۔۔۔۔۔۔۔ندی کے شور میں اُس کی آواز گم ہوتی گئی داؤد نے ضبط سے آنکھیں میچ کر کھولیں۔۔۔۔اور اُسے اپنے بازؤں میں لیا

بھائی مجھے بھی اپنے ساتھ لے جاؤ۔۔۔۔۔۔

یہاں میرا کوئی نہیں ہے بھائی۔۔۔۔۔

وہ سسک سسک کر روتی اُس کے بازو کو اپنے آنسوؤں سے بھگونے لگی۔۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

ٹنشن ناٹ۔۔۔۔۔۔۔اپن کو معلوم ہے اس سے سب کیسے اگلوانا ہے

وہ آستین اوپر چڑھاتا ہوا کان میں لگے بلوٹوتھ پر بات کرتا آگے بڑھ رہا تھا

اپنے آپ کو قابو میں رکھنا ساحل۔۔۔۔۔۔۔میری پوری نظر ہے تم پر۔۔۔۔۔غصے میں اُسے کچھ کر کے ہاتھ آیا موقعہ برباد مت کرنا۔۔

پرتاب نے اُسے فوراً وارن کہا

حد ہے یار۔۔۔۔جیسے میں کوئی جلاد ہوں۔۔۔۔ٹھیک ہے آپکی قسم ہاتھ بھی نہیں لگاؤں گا اُسے۔۔۔۔

وہ منہ بنا کے بڑبڑایا اور بیسمینٹ کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا

خیر اب اتنے بھی شریف نہیں ہو تم۔۔۔۔۔۔ لیکن حد پار مت کرنا ورنہ میں تمہاری ٹانگیں توڑ دوں گا۔۔۔۔۔۔۔

پرتاب نے تاسف سے کہا وہ جیکی کی طرف بڑھا جو اب بھی بندھا ہوا بے بس و بے حال پڑا تھا۔۔۔۔

ساحل کو دیکھتے ہی اُس کی آنکھوں میں نفرت و ناگواری اُتر آئی تھی

کیسا ہے باس۔۔۔۔۔۔۔۔ عیش کر رہا ہے نہ اپن کے راج میں۔۔۔

چل اب بتا کون ہے سپلائر۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ ٹیبل کی دُوسری طرف رکھی چیئر اور بیٹھتے ہوئے بولا

پہلے ہی کہہ چکا ہوں کے میں تمہارے کسی سوال کا جواب نہیں دوں گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ایک بار مجھے یہاں سے نکلنے دو اُس کے بعد تمہارا حشر دنیا یاد رکھے گی ساحل شیرازی۔۔

وہ دانت پیس کر بولا ہاتھ اب بھی پیچھے بندھے ہوئے تھا

تو یہاں سے نکلنے کے خواب دیکھنا بند کر۔۔۔۔۔۔۔

اِدھر تیری سانس تو چل رہی ہے اگر باہر نکلا نا تو پبلک تیرا قیمہ بنا دیگی۔۔۔۔۔اتنے ثبوت ہے اپن کے پاس تیرے خلاف۔۔۔۔

کچھ دن اور جینے دے رہا ہوں تو چپ کر کے بیٹھ نا کائے کو بھاؤ کھا ریلا ہے۔۔۔۔۔۔۔

چل اب جلدی میرے سوال کا جواب دے۔۔۔۔۔۔

وہ کرسی سے ٹیک لگائے آرام سے بیٹھتے ہوئے بولا

میں تمہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اہ۔۔۔۔۔۔۔

جیکی غصے سے انکار کرتا اچانک کراہ اٹھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اُس کا رنگ زرد پڑ گیا۔۔۔۔چہرے کی ہوائیاں اُڑ گئی۔۔۔۔۔شدید تکلیف کے آثار چہرے پر نظرِ آنے لگے جب کے وہ سکون سے ٹھوڑی پر ہاتھ رکھے بیٹھا اُسے دیکھ رہا تھا۔۔

اُس کے پیچھے کھڑے گارڈ حیرت سے جیکی کو دیکھ رہے تھے۔۔۔جو بنا کچھ کیے ہی تڑپ رہا تھا

ہتھیار کہاں سے آرہے ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سرد لہجے میں پوچھتے ہوئے اُسے دیکھا اور جبڑے کچھ اور سخت ہوئے تو جیکی کی روح فنا ہونے لگی۔۔۔۔وہ کرسی پر سر پٹکھنے لگا۔۔۔بے بسی تھی کے ہاتھ پیچھے بندھے ہوئے تھے اور جان سخت مشکل میں آگئی تھی

بتاتا ہوں۔۔۔۔۔۔بتاتا ہوں۔۔۔

وہ درد سے چلایا۔۔۔ساحل کے تاثرات نرم ہوئے تو جیکی کی تکلیف میں کمی ہونے لگی وہ تیز تیز سانسیں لینے لگا

ساحل نے اوپر کونے میں لگے کیمرے کی طرف دیکھ کر ہاتھ اٹھائے اور جتایا کے دیکھو میں نے ہاتھ بھی نہیں لگایا

اُدھر پرتاب جی بھر کر حیران سر کھجا رہا تھا کے آخر یہ کیا تماشا ہے۔۔۔۔۔۔

اب کیا یہ دِماغ سے جیکی کو کنٹرول کر رہا تھا۔۔

واقعی اُس کے تاثرات بدل رہے تھے اور جیکی اتنا طاقتور ریسلر تڑپ رہا تھا

میں۔۔۔۔۔ کبھی اُس سے نہیں ملا۔۔۔۔۔۔۔۔

بس اُس کے آدمی سے میٹنگ ہوئی ایک دو بار۔۔۔۔

باقی سارا کام فون پر ہی چلتا ہے۔۔۔۔۔

جیکی نے ہار مان کر اُسے بتانا شروع کیا وہ سنجیدگی سے اُسے دیکھنے لگا

پیمنٹ لینے بھی اُس کا آدمی ہی آتا ہے۔۔۔۔۔۔۔

میں صرف اُس کا نام جانتا ہوں۔۔۔

راگا۔۔۔۔۔

وہ جتنا جانتا تھا بتا دیا

ساحل نے گارڈز سے کہہ کر اُس کا ایک ہاتھ کھولا اور اُس کا فون اُس کی طرف بڑھایا

فون کر اُسے۔۔۔۔۔۔۔اور بول کے پولیس ریڈ کی وجہ سے پارٹی کو مال نہیں ملا اسلئے تجھے تیرا پیمنٹ واپس چاہیے۔۔۔۔۔۔۔آج شام باندرا برج کے پاس تیرا ایک

آدمی وہ پیمنٹ لینے آرہا ہے۔۔۔۔۔۔۔کیونکہ ابھی پولیس کی تُجھ پر نظر ہے۔اس لیے تو میٹنگ نہیں کر سکتا۔۔۔۔بات کر اُس سے اور ذرا بھی میرے دماغ پر زور پڑا تو جانتا ہے نا کیا ہو گا

ساحل نے سنجیدگی سے کہتے ہوئے آخر میں اُسے وارن کیا تو وہ گھبرا کے اُسے دیکھنے لگا اور جلدی سر ہلا دیا

میں بلکل سیف ہوں۔۔۔۔۔۔۔مال مجھ تک نہیں پہنچا پا راگا۔۔۔مجھے میرا پیمنٹ واپس چاہیے۔۔۔۔۔۔۔اسی لیے فون کیا تمہیں

جیکی فون شروع ہے ہی جلدی سے مدے پر آیا۔۔اُس کی جان سولی پر۔ لٹکی ہوئی تھی

مال کا کیا ہے جیکی بھائی۔۔۔ نہیں پہنچا تو پہنچ جائے گا۔۔۔۔ ہم کونسا آپکا پیسہ لے کے بھاگ رہے ہیں۔۔۔۔۔۔۔

راگا نے ہنستے ہوئے جواب دیا

پارٹی کو اپنا پیمنٹ واپس چاہیئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جب تک معاملہ گرم ہے کوئی ڈیل نہیں ہو گی۔۔۔۔

میں کسی لفڑے میں نہیں پڑنا چاہتا۔۔۔۔۔

وہ ساحل کا اشارہ دیکھ کے جلدی سے بولا ساحل نے اُسے داد دی اور اُس کے آگے ایک بیس کا نوٹ رکھ کر نمبر کی طرف اِشارہ کیا

آج شام میرا ایک آدمی پیمنٹ لینے باندرا برج کے پاس آئیگا۔اُس کے پاس بیس کا نوٹ ہوگا جس کا نمبر ہے۔۔۔۔

اُس نے ساحل کے اشارے کے مطابق اُسے نوٹ کا سیریل نمبر بتایا اور دوسری جانب سے مثبت جواب ملنے پر ساحل نے فون بند کر کے میز سے اٹھالیا۔۔۔

وہ خود جیسے ہی کرسی سے اٹھا جیکی نے سکون کی سانس لی۔۔۔۔

سر اس نے اتنی آسانی سے سچ کیسے اُگل دیا۔۔۔۔۔۔

وہ باہر نکلا تو گارڈ نے اُس پر اپنی حیرت ظاہر کی

کمزور رگ پکڑ میں آگئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ مسکرا کر بولا اور وہاں سے نکل گیا۔۔۔اب گارڈ بھی صدمے میں سر کھجا رہا تھا

ΔΔΔΔΔΔΔΔ

مرنے والے کی واپسی کی اُمید کسی کو نہیں ہوتی لیکن کھوئے ہوئے کے لوٹنے کا انتظار سب کو ہوتا ہے۔

مگر وہ جانتی تھی کے اُس کے لوٹنے کا کسی کو نہ انتظار تھا نہ چاہ۔۔۔۔۔۔

اُس کے قدم منوں بھاری ہو گئے تھے۔۔۔۔

اپنے گھر کے دروازے کو تکتے ہوئے اُس کی آنکھیں بیتے زخموں کے درد یاد کر کے بھیگنے لگی تھی۔۔۔

دل کشمکش میں تھا کے اندر جائے یا نہیں کیوں کے اُس کے ہونے سے اُس گھر میں صرف بربادیاں ہی ہوئی تھی۔۔

۔پتہ نہیں اُس کی اماں اُسے دیکھ کر کیسا برتاؤ کرے گی اگر اُنہیں اُس کے آنے کا افسوس ہوا تو وہ کس طرح اُن کی بے رخی برداشت کریگی

اُس نے دل تھامے ایک نظر پیچھے گاڑی کے ساتھ لگ کے کھڑے داؤد کو دیکھا اور۔۔۔آہستہ سے لکڑی کے مضبوط دروازے پر دستک دی۔

شمع نے دروازہ کھولا اور اُسے دیکھا تو دیکھتی رہ گئی۔

اپنی آنکھیں بے یقینی سے جھپکی اور تڑپ کر فلک کے گلے لگ گئی۔۔۔۔۔۔

فلک اسے گلے لگائے زوروں سے رونے لگی۔۔۔۔

اماں بھی آواز پر باہر آئیں۔اور دونوں پر نظر پڑتے ہی پتھر بن گئی۔۔۔

فلک ایکدم سے سانس روکے اُنھیں دیکھنے لگی۔۔۔

دل خوفزدہ ہوا

شمع سے الگ ہو کر وہ قدم بڑھاتی اپنی اماں کے قریب پہنچی اور اُن کے سینے سے لگ گئی

اُن کے چہرے پر کوئی تاثر نہیں تھا نہ خوشی نا غصّہ نا حیرت۔۔۔۔

پورے گاؤں میں اُس کی موت کی خبر پھیل چکی تھی اس لیے اچانک اُس کے واپس آنے پر سب حیرت کا شکار تھے۔۔۔
گھر کے باہر لوگ جمع ہونے لگے تھے داؤد باہر اپنی گاڑی میں ہی بیٹھا رہا۔۔۔ایکدم سے اُسے فلک کے ساتھ دیکھ اُس کے گھر والے جانے کیا سوچے۔۔۔اس خیال سے وہ اندر نہیں گیا

اماں اُسے دیکھ کر خوش نہیں ہو پائیں کیوں کے ارحم کی موت کا غم پھر تازہ ہو گیا تھا۔۔۔۔۔۔ لیکن اُس کے آنے سے اُن کے دل کو اتنی تسلی تھی کے وہ زندہ سلامت ہے

بس اُن کی نظر میں اُس کا لوٹ کر آنا غلط تھا۔۔

کیوں کے سب جانتے تھے سکندر اب بھی اُسے ڈھونڈ رہا ہے وہ اپنی بے عزتی کا بدلہ لینے کے لیے دوبارہ فلک کی زِندگی عذاب بنائے گا اور پھر سے اُن کا گھر جل اٹھے گا

رحمت تک جب فلک کے آنے کی خبر پہنچی تو وہ بھی بھاگا بھاگا گھر پہنچا اور فلک کو سینے سے لگائے رونے لگا۔۔

اکثر کچھ چیزوں کا احساس کسی نقصان کے بعد ہوتا ہے۔۔۔

ماں باپ سے بڑھ کر سگا کوئی نہیں ہوتا لیکن لڑکیوں کے وجود پر جو عزت کا بھار ڈالا گیا ہے اس پر بات آئے تو سب ماند پڑ جاتا ہے

وہ اپنے باپ کے سینے سے لگی سسک سسک کر رو رہی تھی کے اچانک ہی کسی نے اُس کا بازو سختی سے دبوچ کر اُسے کھینچ کر رحمت سے الگ کیا۔۔۔

وہ سانس روکے سامنے کھڑے اپنی زندگی کے کال کو۔ دیکھنے لگی جو اُس کا بازو تھام کر آنکھوں میں انگارے لیے اُسے گھور رہا تھا

اُس کی آنکھیں خوف سے پھٹی رہ گئی۔۔۔۔۔جِسم میں چنٹیاں رینگنے لگی۔۔۔۔۔۔دل لرزنے لگا۔۔۔۔

میں نے تم سے کہا تھا نا کے سکندر کی جیت کے راستے میں کوئی نہیں آسکتا۔۔۔تمہاری موت بھی نہیں۔۔۔۔۔۔

وہ اُسے سرخ سرد نگاہوں سے دیکھتا ہوا بولا۔۔۔۔

اماں کو جس بات کا ڈر تھا وہ چند منٹوں میں ہی صحیح ثابت ہو گیا تھا۔۔۔۔باقی سب بھی پریشان کھڑے تھے۔شمع بھی گھبرا گئی کے جانے اب کیا ہو۔۔۔۔رحمت آگے بڑھنے لگا لیکن امّاں نے روک دیا کیوں کر سکندر کچھ بھی کر سکتا تھا

اور اب سکندر کے جنون کی گواہ یہ دنیا بنے گی۔۔۔۔

وہ اُس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولا فلک خوف سے بے ترتیب سانسیں لینے لگی۔۔۔۔

سکندر نے بازو اور اُنگلیوں کی گرفت سخت کرتے ہوئے اُسے تکلیف پہنچانے کی کوشش کی کے اچانک سکندر کا ہاتھ کسی نے مضبوطی سے پکڑ کر فلک کے بازو سے ہٹایا۔۔۔

سکندر نے غصے سے اُسے دیکھا جو فلک کے برابر کھڑا نفرت سے اُسے گھور رہا تھا

فلک۔۔۔کیا یہ وہی ہے جس نے تمہارے ساتھ زیادتی کی۔۔۔

داؤد نے فلک کی جانب دیکھا وہ سکندر کے خوف سے اب بھی بد حواس تھی۔۔۔آنکھیں بہہ رہی تھی۔۔۔۔لب کانپ رہے تھے

فلک کیا اسی نے تمہیں مرنے کی راہ پر پہنچایا۔۔۔
داؤد نے سکندر کی جانب دیکھا اور اُس کی کلائی پر انگلیاں سخت کی۔۔۔سکندر کے تاثرات بھی اُس سے مختلف نہیں تھے
سارے لوگ یہ نظارہ دیکھ کر حیرت میں تھے

جواب دو فلک۔۔۔۔۔۔۔۔کیا اس نے جان لی ارحم کی

۔۔۔۔۔۔

وہ بے حد غصے سے چلایا۔۔۔۔۔ سکندر کے لبوں پر زہر خند مسکراہٹ آئی۔۔ فلک نے داؤد کی طرف دیکھا اور سر اثبات میں ہلایا۔۔۔۔۔۔۔۔

داؤد نے سکندر کی کلائی کو موڑتے ہوئے اتنی سختی سے جھٹکا دیا کے وہ پورا ہل گیا۔۔۔۔۔۔

اج کے بعد اس لڑکی کو ہاتھ لگانا تو دور اگر نظر اُٹھا کر بھی دیکھا تو یاد رکھنا۔۔۔۔۔ تیرے شیطانی جنون کے انجام کی گواہ یہ کائنات ہو گی۔۔

داؤد نے اُسے اسی کے لفظوں میں جواب دیا وہ اپنے ہاتھ کو جھٹکتے ہوتا ہنسا

بیچ میں آکر ہیرو بننے سے پہلے سکندر شاہ کو جان لو تو اچھا ہو گا۔۔۔۔زیادہ نہیں تو میری جان سے اُس کے بھائی کی موت کا قصہ ہی سن لو۔۔۔۔۔تمہارے لیے بہتر ہو گا۔۔۔۔

وہ ہنستے ہوئے بولا

زندگی اور موت خدا کے ہاتھ میں ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جب تک وہ نہیں چاہتا میرا کوئی کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔۔

اگر تو کسی کی جان لے کر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ایک لڑکی پر اپنی طاقت دکھا کے خود کو بہت بڑا توپ سمجھتا ہو تو یہ تیری غلطی ہے۔۔۔۔

کیوں کے میری نظر میں یہ مردانگی نہیں بزدلی ہے۔۔۔

وہ سنجیدگی سے بولا اور یہی چیز سکندر سے برداشت نہیں ہوتی تھی وہ ایک دم سے داؤد پر جھپٹا۔۔۔۔اُس کا گریبان پکڑ کر اُسے مکا مارنے کی کوشش کی لیکن داؤد نے اُس کے پیٹ میں لات مار کر اُس کی کوشش ناکام بنادی۔۔۔۔ سکندر کراہ کے رہ گیا

الجھنے سے پہلے جان لے داؤد شیرازی دوستوں کے لئے جان اور دشمنوں کے لیے وبال جان ہے۔۔۔۔

وہ آنکھوں میں نفرت لیے اُسے وارن کرتا ہوا بولا

قانون نے قسم دلائی ہے ورنہ آج تیرا قصہ یہیں ختم کر دیتا۔۔۔

لیکن یاد رکھ تُجھے تیرے کیے ہر گناہ پر پچھتانے کو مجبور کر

دوں گا ایک دن۔۔۔۔

اس دنیا کے لیے ایک مثال نہ بنا دیا تجھے تو میرا نام بھی داؤد

شیرازی نہیں

داؤد کے لب و لہجے پر سب ہی حیرانی سے اُسے دیکھنے لگے

۔۔۔حیرت تھی کے وہ اجنبی ہو کر کیوں فلک کے لیے اپنی

جان مشکل میں ڈال رہا تھا

کمال۔۔۔۔۔۔۔

سکندر نے مسکرا کر تالی بجائی اور فلک کے قریب آیا

تو تم نے اسے ڈھونڈا ہے مجھ سے بچنے کے

لیے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔یہ ہے تمہارا محافظ۔۔۔باڈی

گارڈ۔۔۔رکشک۔۔۔۔

وہ فلک کی طرف دیکھتا ہوا ہنستا گیا۔۔۔وہ سر جھکائے کھڑی

تھی کے کہیں اب ارحم کے بعد داؤد اُس کی وجہ سے نہ مارا

جائے

کیوں اتنے قتل کا گناہ چڑھا رہی ہو مجھ پر۔۔

آنا تو ایک دن تمہیں میری ہی پناہ میں ہے۔۔۔

وہ مسکرا کر چیلنجنگ انداز میں اُسے دیکھنے لگا داؤد نے مٹھیاں

بھینچیں

کیوں کے میں ایک بار جو ٹھان لیتا ہوں اُس سے کبھی پیچھے نہیں ہٹتا۔۔۔۔

وہ فلک کی جھکی آنکھوں کو دیکھ کر سرد لہجے میں بولا

تمہاری خاطر اسے ایک چانس دیتا ہوں۔۔

فیصلہ تم کرو گی کے مجھ سے شادی کر کے اسے جینے کا موقع دینا ہے

یا ایک اور جنازہ دیکھنے کی منتظر ہو تم۔۔۔۔

وہ آہستہ آواز میں اُسے باور کروا رہا تھا فلک نے خوف زدہ ہو کر اُسے دیکھا

کل تک سوچ لو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اُس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا اور داؤد کو ایک نظر گھورتا ہوا وہاں سے چلا گیا۔۔۔۔۔۔۔

اُس کے جاتے ہی ایکدم سے خاموشی چھا گئی۔۔

اماں نے جلدی سے جا کر دروازہ بند کر دیا لوگ جو باہر کان لگائے کھڑے تھے دیکھتے رہ گئے

کیا ضرورت تھی تجھے یہاں واپس آنے کی۔۔۔۔۔۔۔۔

اچھا تھا تو سب کے لیے مری ہی رہتی۔۔۔

کم سے کم سے پھر یہ سب نا دیکھنا پڑتا

تجھے بھی اور ہمیں بھی۔۔۔۔۔۔۔۔

اماں اُس کے پاس آ کر غصّے سے بولیں رحمت نے تاسف سے سر ہلایا

اماں۔۔۔۔۔۔۔

شمع نے نہایت افسوس سے اپنی ماں کو دیکھا جب کے فلک کے پاس ہمیشہ سے رونے کے علاوہ کوئی آپشن نہیں تھا

فلک نے ایسا کچھ نہیں کیا ہے جو اسے چھپنے کے ضرورت پڑے۔۔۔۔۔۔۔غلط سکندر ہے اور اُسے اُس کے کیے کی سزا ضرور ملے گی۔۔۔۔۔۔

جواب داؤد نے دیا۔۔۔۔۔۔۔بہت مشکل سے اپنے لہجے کو نرم رکھے۔۔۔۔۔دل میں دکھ بھی تھا کے جس کے اپنے اُس کا حوصلا توڑ دے وہ کس کے سہارے کھڑی رہتی

فلک تمہیں ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔میں ہوں تمہارے ساتھ۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ فلک کی طرف دیکھ کر بولا جواب بھی سر جھکائے کھڑی تھی۔اُس کے کہنے پر نظریں اٹھا کر اُسے دیکھا

وہ مار دیگا آپکو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ نم لہجے میں بولی۔کوئی تاثر نہیں کوئی احساس نہیں لیکن اتنی سی فکر بھی داؤد کے لیے بہت خوش کن تھی

اس ڈر سے میں پیچھے نہیں ہٹوں گا فلک۔۔۔۔۔

اور نہ ہی تمہیں اپنے قدم پیچھے لینے ہے۔۔۔۔

یاد رکھنا اگر تم نے ہار مان لی تو وہ تمہارے بھائی کی ہار ہو گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔انصاف کی ہار ہو گی۔۔۔

کل کو پھر کسی اور فلک کے ساتھ وہی سب ہو گا۔

وہ بھی کسی سکندر کے ہاتھوں برباد ہو کر رہ جائے گی

اسے بھی زندگی سے زیادہ موت آسان لگے گی۔۔۔۔۔

وہ بھی تمہیں ہارتے دیکھ لڑنے کی ہمت نہیں کریگی۔۔

وہ سنجیدگی اور تحمل سے اُسے سمجھانے لگا۔۔اور اُس کی باتیں فلک کے خوف کو جذب کرنے میں کامیاب ہو رہی تھی

تمہیں اُن سب کے لیے مثال بننا ہے فلک۔۔۔

بتانا ہے سکندر جیسے لوگو کو کے تم کوئی مٹی کی بے جان شے نہیں جسے استعمال کر کے توڑ دیا جائے۔۔۔۔۔۔۔

تم آگ ہو۔۔۔۔۔جو اوروں کے لیے جلنا بھی جانتی ہے۔ اور خود کو چھیڑنے والے کو جلانا بھی جانتی ہے۔۔۔۔۔

داؤد اُس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے بولا۔۔۔ شمع نے اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے سر ہلایا۔۔۔۔ جیسے اُس کی بات سے اتفاق ہو

اماں اُسے دیکھ کر ارحم کی باتیں یاد کرنے لگیں جو کبھی ایسے ہی فلک کے ساتھ کھڑا تھا۔

مجھے اپنا ہاتھ دو فلک۔۔۔۔۔۔۔وعدہ کرو مجھ سے کے سکندر سے اپنے ہر دکھ کا حساب لو گی۔۔۔۔۔۔۔

داؤد نے اپنی ہتھیلی اُس کے آگے بڑھائی۔۔۔۔۔رحمت نے آگے بڑھ کر فلک کو تھامے ہمت دلائی اور سر ہلا کر اشارہ کیا اُس وقت فلک نے خود میں انجانی سی طاقت محسوس کی مانو پھر سے ارحم اُس کے ساتھ ہے

اُس نے داؤد کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے اُس کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دیا۔۔۔آنکھیں برس رہی تھی۔ لیکن دِل اب مضبوط بن کر لڑنے پر راضی تھا۔۔

باپ ہو کر بھی اپنی بیٹی کو یتیموں کی طرح چھوڑ دیا تھا میں

نے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ لیکن اب ایسا نہیں کروں

گا۔۔۔۔۔اب میں بھی اپنی بیٹی کے ساتھ ہوں۔۔۔۔۔۔

رحمت نے اُس کا چہرہ تھامے شرمندگی سے کہا وہ اُن کے

سینے سے لگ کر سسک سسک کے رونے لگی

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

بس یہی چیز رہ گئی تھی۔۔۔۔۔

اُس لڑکے نے کیس پھر سے اوپن کر دیا ہے۔اور اس بار اُس

لڑکی کے بھائی کے قتل کا الزام بھی لگا یا ہے

سمجھ نہیں آرہا کے کیا کریں۔۔۔

بڑی مشکل سے تو یہ مصیبت ٹلی تھی۔۔۔

شام تک کورٹ کا نوٹس حویلی پہنچ چکا تھا اور اب بہادر شاہ گہرے صدمے میں تھا۔۔۔۔۔۔کیوں کے پہلے سکندر کیس ہارنے والا تھا اور اب توار حم کی موت کا الزام بھی تھا جو اُسے پھانسی تک پہنچا سکتا تھا

آپ کو کچھ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔۔بس برات لیجانے کی تیاری کریں۔۔۔۔۔

سکندر سکون سے بولا بہادر شاہ حیرت سے اُسے دیکھنے لگا

دماغ خراب ہے تمہارا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اتنا سب ہونے کے بعد بھی تمہیں اُس لڑکی سے شادی کرنی ہے

میں یہاں سوچ سوچ کر پریشان ہوں کے کیسے اس نئی مصیبت سے چھٹکارا ملے اور تمہیں کوئی فرق تک نہیں پڑ رہا

۔۔۔۔۔۔۔۔

مت بھولو وہ کوئی عام آدمی نہیں سی بی آفیسر ہے۔۔۔۔

اُسے ارحم کی طرح ختم کر دینا آسان مت سمجھو تم۔۔۔۔۔۔

بہادر شاہ اس کی بے فکری پر غصے بھڑکا

میرے لیے کوئی چیز مشکل نہیں ہے۔۔ میرے فلک کو پانے کے راہ میں جو بھی آئیگا جان سے ہی جائے گا۔۔۔۔۔۔

وہ غصے سے کہتا باہر نکل گیا۔۔۔۔ گھمنڈ ہی تو انسان کا سب سے بڑا دشمن ہے

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

باندرا برج کے نیچے ایک سردار نیلی پگڑی اور کالے سوٹ بوٹ میں کھڑا راگا کے آدمی کا منتظر تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تقریباً دس منٹ بعد ایک آدمی اُس کے قریب آیا اور اُس سے کھلے پیسوں کا پوچھا جس پر سردار نے بیس کا نوٹ اُس کی طرف بڑھایا۔۔اُس نوٹ پر لکھے نمبر کو اپنے ہاتھ کے لکھے نمبر سے ملایا اور سر ہلا کر سردار کو اشارہ کیا۔۔۔۔۔۔

راگا کے آدمی نے اُس کی طرف سلور بریف کیس بڑھایا

سردار نے وہ بریف کیس کھولا تو دو ہزار کی نوٹوں سے بھرا ہوا تھا۔۔۔ سردار نے بریف کیس بند کر کے اُسے او کے کا اشارہ کیا اور دونوں نے ایک دوسرے سے ہاتھ ملایا۔۔۔۔۔۔۔۔

دونوں مخالف سمت پلٹ کر آگے بڑھ گئے

۔۔۔۔۔۔۔لیکن سردار تھوڑی ہی دوری پر پہنچ کر واپس اُس سمت پلٹا اور راگا کے آدمی کے پیچھے چلنے لگا۔۔۔۔یہ مارکیٹ ایریا تھا سڑک پر کافی بھیڑ تھی اور بھیڑ کو چیرتے ہوئے راگا کا آدمی آگے بڑھ رہا تھا اُس کے پیچھے پیچھے سردار تھا۔۔جو اُس کی نظروں میں آئے بغیر اُس کا پیچھا کر رہا تھا۔۔۔

اچانک ہی راگا کا آدمی چلتے چلتے رک گیا اور پلٹ کر دیکھا۔۔۔

سردار جھت سے ایک گاڑی کی آڑ میں ہو گیا لیکن راگا کا آدمی اُسے دیکھ چکا تھا۔۔۔۔اور یقیناً کوئی آس پاس سے نظر رکھے ہوئے تھا کیوں کے اتنی بھیڑ میں کسی کا پیچھا کرنا اتنی آسانی سے نوٹ نہیں کیا جا سکتا تھا۔۔۔

کسی نے اُسے بتایا تھا کے سردار اُس کے پیچھے ہے۔۔۔۔وہ گاڑی کی اوٹ سے باہر نکلا تو راگا کا آدمی بھیڑ میں گم ہو چکا تھا۔۔۔۔۔

اُس نے باز جیسی نظروں سے چاروں طرف جائزہ لیا اور بھیڑ کے بہت آگے وہی آدمی تیزی سے آگے جا رہا تھا۔۔۔

وہ بھی اُسی طرف بڑھا۔۔۔ جس موڑ پر وہ پلٹا وہاں سے بھیڑ ختم ہو چکی تھی اب صرف تیز رفتار گاڑیوں سے بھری سڑک تھی جِسے کراس کیے وہ دوسری سمت پہنچا تھا۔۔۔

سردار نے بھی اُس کے تعاقب میں سڑک کراس کی راگا کے آدمی نے اپنے قدموں کی رفتار اور تیز کر دی تھی یقیناً وہ یہ جان کر کے کوئی اُس کے پیچھے ہے اب اپنا راستہ تبدیل کر چکا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ تیز تیز چلتا ایک طرف گلی میں پلٹ گیا اور سردار بھی اُس کے پیچھے اُس گلی میں مڑ گیا لیکن گلی مکمل ویران تھی۔۔۔۔

وہاں کوئی نہیں تھی۔۔۔راگا کا آدمی کہیں چھپ گیا تھا وہ ابھی کچھ سمجھتا کے ایکدم ہی اُس آدمی نے پیچھے سے نکل کر اُس پر حملا کر دیا۔۔۔

وہ منہ کے بل زمین پر گرا۔۔۔۔اُس کی پگڑی نکل کر دور جا گری۔۔۔فوراََ ہی اٹھ کھڑا ہوا۔اور۔وہ جو اُس کی طرف دوبارہ بڑھ رہا تھا اُس کے ہاتھ جھٹک کر ایک زوردار لات گھما کر اُس کے منہ پر ماری۔۔۔۔۔

وہ گرتے گرتے بچا اور ساحل نے فوراََ اُس کی گردن کو بازو کر درمیان دبوچ کر اُس کی سانس روک دی۔۔۔۔۔

بتا راگا کہاں ملے گا۔۔۔۔۔۔

اُس نے پوری قوت سے اُس کی گردن دباتے ہوئے کہا۔۔۔۔وہ سانس رکنے کی وجہ سے تڑپ رہا تھا۔۔۔۔اُس کا بازو ہٹانے کی کوشش کر رہا تھا۔۔ لیکن ساحل اپنی گرفت سخت کرتا جارہا تھا

اُس نے خود کی جان بچانے کے لیے منہ کھولا ہی تھا کے ایکدم سے کسی نے اُس کے سینے پر گولی چلادی۔۔۔۔۔۔۔ساحل نے جھٹکے سے آگے دیکھا جہاں ایک بائیک سوار گلی کے آخر میں روڈ کی طرف کھڑا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اُس کی گرفت میں موجود آدمی کے ہاتھ پیر بے جان ہو کر ڈھیلے پڑ گئے تھے۔۔۔ساحل نے اُسے دھکّا دیا اور بائیک سوار کی طرف بھاگا۔۔۔۔۔۔

وہ بائیک کی سپیڈ تیز کیے آگے بڑھ چکا تھا لیکن ساحل بھی اتنی ہی تیزی سے دوڑ کر اُس کی بائیک کے پیچھے بھاگتا رہا۔۔۔۔۔۔

بائک سوار نے بار بار پلٹ کر دیکھا تو ساحل کو اپنے پیچھے ہی پایا۔۔۔۔وہ اسپیڈ بڑھاتا گیا۔۔۔۔اور موڑ کاٹتا گیا تاکہ ساحل تھک کر رک جائے۔۔۔۔۔۔

ساحل رک کر سڑک کنارے کھڑی ایک بائیک پر سوار ہوا

اور فل سپیڈ میں اُس بائک کا پیچھا کرنے لگا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

دونوں کے درمیان کافی فاصلہ تھا لیکن بڑھتی ہوئی سپیڈ سے

اندازہ ہو رہا تھا کے وہ جلد ہی اُس تک پہنچ جائے

گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بائیک سوار بار بار پیچھے دیکھتا آنے والے ہر ٹرن پر گاڑی پلٹا رہا

تھا

۔وہ لوگ مین سڑک سے ایک کچے راستے پر آچکے تھے جہاں

نا لوگوں کی چہل پہل تھی نا روشنی۔۔

ساحل کو پورے جوش میں اپنے پیچھے لگا دیکھ اُس بائیک سوار نے اُس پر گولی چلائی۔۔۔اُس نے بروقت سائیڈ میں ہو کر خود کو بچایا اور سپیڈ پھر بڑھا دی۔۔۔۔

بائیک سوار گھبرا گیا تھا اُس نے ایک ہاتھ سے بائک سنبھالے ایک کے بعد ایک گولی چلانا شروع کر دیا۔۔۔۔ساحل کبھی جھک کر اور کبھی سائیڈ میں ہو کر خود کو بچاتا رہا لیکن ایک گولی سامنے کے ٹائر میں لگی تو گاڑی کنٹرول سے باہر ہو کر سلیپ ہو گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔فل اسپیڈ میں ہونے کی وجہ سے گرنے کے باوجود گاڑی رکی نہیں اور سلیپ ہوتی کافی دور تک جاتی گئی جس میں اُس کا نیچے دبا ہوا پیر سڑک پر رگڑنے سے اچھا خاصا زخمی ہو گیا۔۔۔۔

بائک سوار پر سکون ہو کر وہاں سے بھاگ گیا۔۔۔

بائک کے رکنے پر ساحل نے اپنا درد برداشت کیے اٹھنے کی کوشش کی لیکن اُس کا پیٹ گاڑی میں پھنسا ہوا تھا جو کافی جھٹکے دینے کے باوجود نہیں نکلا

اُس نے سامنے دیکھا تو بائیک سوار نظروں سے اوجھل ہو چکا تھا وہ غصے سے زمین پر ہاتھ مار کر رہ گیا۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔ\\\

اپنے کہے کے مطابق وہ اگلی صبح فلک کے گھر پہنچا۔۔۔۔۔

ساتھ میں اور بھی کئی لوگ تھے۔۔۔۔ نکاح کا پورا انتظام تھا

اور داؤد کو مارنے کا بھی لیکن وہاں پہنچتے ہی حیرت کا جھٹکا لگا

کیوں کے وہاں پولس کی پوری فوج موجود تھی۔۔

اُس کے ساتھ آئے آدمی تو اتنی فوج دیکھ گھبرا گئے تھے لیکن

سکندر کو کسی کا ڈر نہیں تھا وہ ڈھٹائی دے آگے بڑھا

آپ اندر نہیں جا سکتے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔دروازے پر ہی ایک افسر نے اُسے روک لیا۔۔۔

اگر گیا تو۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اُسے سرد نگاہوں سے گھور کر بولا

تو ہمیں گرفتار کرنا ہو گا۔۔۔۔۔۔۔

افسر نے سخت لہجے میں جواب دیا

یہ کہاں کا قانونِ ہے۔۔۔۔۔

وہ ہنس کر بولا۔ داؤد اُسی وقت دروازے سے باہر نکلا

یہ ہمارا قانون ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ تم جیسے گھٹیا لوگوں کے لیے بنایا ہے۔۔۔۔۔ جب تمہیں قانون کے راستے ہی راستے لگانا ہے تو یہ سب تو کرنا پڑے گا۔۔۔۔۔۔

داؤد اُسے دیکھ کر مسکراتے ہوئے بولا سکندر نے غصے سے اُسے دیکھا پیچھے فلک اور رحمتِ کے ساتھ شمع بھی کھڑی تھی۔۔۔

جب تک اس کیس کا فیصلہ نہیں ہو جاتا۔۔۔۔۔اگر فلک یا اُس کی فیملی پر زرا بھی کوئی آنچ آئی تو اُس کا ذمے دار تمھیں مانا جائے گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔یہ رہے کورٹ کے آرڈرز

داؤد وہاں کھڑے سپاہی سے کاغذات لے کر اُس کے اوپر پھینکتے ہوئے بولا۔۔

سکندر کو نا بندشیں پسند ہے نہ بندشوں کے پرواہ ہے۔۔۔۔۔۔۔

سکندر نے وہ کاغذات اُس کی آنکھوں کے سامنے پھاڑ دیے فلک کو غصّے سے دیکھتا ہوا اندر کی طرف بڑھنے لگا لیکن داؤد

نے بھی اُسے روکنے میں دیر نہیں کی۔۔ایکدم سے اُس کے

سامنے آگیا

سکندر نے فوراً بندوق نکال کر اُس کے سر پر تان دی۔۔۔

فلک کا دل خوف سے حلق میں آگیا۔۔۔۔۔۔۔۔اگر وہ ارحم

کی طرح اُسے بھی مار دیتا تو ایک اور جان کا قرض فلک پر

آجاتا۔۔۔۔

شمع اور رحمت بھی گھبرا گئے۔۔۔۔

داؤد مسکرایا کیوں کے یہی تو وہ چاہتا تھا۔۔۔۔۔

سکندر کے بندوق نکالتے ہی وہاں کھڑے سارے سپاہیوں

نے اُسے اپنی بندوق کا نشانہ بنالیا۔۔۔ایک ساتھ سارے

ہتھیاروں کے انلوک ہونے کی آواز پر سکندر اک لمحے کو گھبرا گیا۔۔۔

حیرت سے اپنے اطراف نظر ڈالی

پوری سینا اُسے ایسے گھیرے کھڑی تھی جیسے وہ کوئی دہشت گرد ہو۔۔

اُس کا دھیان بٹتے دیکھ داؤد نے فوراً بندوق چھین لی

۔۔۔۔۔فلک کی جان میں جان آئی

گرفتار کرو اسے۔۔۔۔۔۔چارج لگاؤ کے سب کی موجودگی میں اس نے مجھ پر حملا کر کے مارنے کی کوشش کی۔۔۔۔۔۔

داؤد گن وہاں کھڑے افسر کے حوالے کرتے ہوئے

بولا۔۔۔

اور داؤد کے حکم پر عمل کرتے ہوئے وہ فوراً ہتکڑی لیے

سکندر کی طرف بڑھا

مجھے گرفتار کرو گے تم۔۔۔۔۔۔

سکندر غصے سے دھاڑا۔۔۔۔۔۔ کسی کی اُنگلی اٹھانے کی ہمت

اُس سے برداشت نہیں ہوتی تھی کہاں کے گرفتار ہونا

سامنے والے نے اُسے غصے سے گھورتے ہوئے اُس کے ہاتھ

پکڑ کر ہتکڑی لگائی

یہاں سب بکاؤ نہیں ہوتے سکندر شاہ۔۔۔۔۔۔

اور وقت وقت کی بات ہوتی ہے۔۔۔۔۔

وقت برا ہو تو کتے کو بھی شیر بنانا پڑتا ہے۔۔۔۔

لیکن میرے ہوتے ہوئے اب تیرا وہ وقت کبھی نہیں آئیگا

داؤد جتاتے ہوئے بولا۔۔۔۔رحمتِ نے تشکر بھری نظروں

سے اُسے دیکھا

تم نہیں بچو گے۔۔۔۔۔۔۔۔۔آج تم نے سکندر سے دشمنی

مول لے کر اپنی جان کا سودا کر لیا ہے۔۔۔۔۔۔۔

سکندر غصے میں بھرا جاتے جاتے اُسے دھمکی دینے

لگا۔۔۔۔۔داؤد نے سر جھٹکا۔۔۔۔۔۔

وہ وہاں کھڑے کچھ گارڈز کو ہدایت دے کر اندر آیا تو اب بھی سب پریشان۔تھے کے سکندر جیل جانے کا بدلہ لینے کے لیے پتہ نہیں کیا کرے

وہ چپ نہیں بیٹھے گا۔۔۔۔۔

فلک نیوز کے آتے ہی آہستہ آواز اور فکر مند لہجے میں کہا

کیس کو۔فاسٹ ٹریک پر ڈال دیا ہے میں نے۔۔۔۔۔۔۔دو دن بعد سنوائی ہے۔۔۔۔۔تب تک سکندر جیل سے باہر نہیں آسکتا۔۔۔۔۔

اور سنوائی کے بعد اُسے سزا سے کوئی نہیں بچا سکتا۔۔۔۔

داؤد نے اُس کی پریشانی دور کرنے کی کوشش کی۔ مگر وہ بھی گھبرائی ہوئی تھی

تم فکر مت کرو۔۔۔۔

وہ اُسے گہری نظروں سے دیکھتا آہستہ سے بولا

آجاؤ بیٹا کھانا کھالو۔۔۔۔۔۔۔۔۔

رحمتِ کی آواز پر وہ فوراً سنبھلا اور نظریں اُس کے چہرے سے ہٹائی

Zubi Novels Zone

نہیں انکل۔مجھے نکلنا ہے۔۔۔۔۔ہوٹل میں کھالوں گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اُس نے مسکراتے ہوئے انکار کیا وہ اُس گاؤں سے کچھ فاصلے پر ہی ایک جگہ لاج میں ٹھہرا ہوا تھا۔۔۔

بھائی آئیں نا۔۔۔۔۔ہمیں اچھا لگے گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

شمع نے بھی اسرار کیا تو وہ منع نہیں کر پایا اور مسکرا دیا۔۔

شمع نے وہاں دری بچھائی ہوئی تھی۔۔۔۔ایک طرف چولہے پر اماں روٹیاں سینک رہی تھیں۔۔۔شمع اُنہیں کھانا پروس رہی تھی اور رحمت اور داؤد کھانا کھا رہے تھے۔۔

فلک ایک طرف بیٹھی اُس جگہ کو دیکھ رہی تھی جہاں روز رات ارحم اماں سے بالوں میں تیل لگواتے ہوئے ڈھیروں باتیں کرتا تھا۔۔۔۔۔۔۔

جہاں بچپن میں وہ تینوں لائن لگا کر بیٹھتے تھے۔۔۔

اُس آنگن میں اب بھی ارحم کی موجودگی کا احساس ہو رہا تھا۔۔۔

جیسے وہ ابھی باہر گیا ہو اور پھر لوٹ آئیگا۔۔۔

اماں اُس کے پیچھے بڑبڑا رہی ہو اور فلک اُنہیں سمجھا رہی ہو کے آجائے گا۔۔۔

اب تو یہ کہنا بھی نہ ممکن تھا اور یہ تسلی بھی فضول تھی۔۔۔وہ اپنی اماں کے دکھ کا اندازہ بھی نہیں لگا سکتی تھی۔نا اُن کے دکھ کے لیے کوئی اُمید دلا سکتی تھی

کیسا بنا ہے۔۔۔۔

شمع اُس کے آگے پانی کا گلاس رکھتے ہوئی پوچھنے لگی۔۔

داؤد نے فلک سے نظر ہٹا کر اُسے دیکھا

بہت اچھا۔۔۔۔۔۔۔

وہ مسکرا کر بولا۔۔۔۔۔

بیٹا سکندر کے جیل۔میں جانے پر اُس کا باپ چُپ نہیں بیٹھے گا۔۔۔اچھا ہے کے تم ابھی ذرا چو کنا رہو۔۔۔۔

رحمتِ نے اُسے سمجھانا چاہا

ڈونٹ وری انکل۔۔۔۔۔میں نے سارا انتظام کر رکھا ہے۔۔۔۔۔وہ مجھے کچھ نہیں کرے گا۔۔۔۔۔۔۔

داؤد نے اُنہیں تسلی دلائی اور اپنی جگہ سے اٹھ گیا

فلک ہاتھ دھلوا دو بیٹا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

رحمتِ نے فلک کو پکارتے ہوئے کہا وہ سر ہلاتی ہوئی اپنی جگہ سے اٹھی۔۔اور انگن کے ایک حصّے میں بنے واش ایریا کی طرف داؤد کے ہاتھ دھلوائے۔۔۔۔

تھینک یو۔۔۔۔۔۔۔

داؤد نے گیلے ہاتھ اُس کے دیے تولیے سے صاف کرتے ہوئے کہا۔

کوئی پریشانی ہے۔۔۔۔۔کچھ کہنا ہے۔

اُس کی آنکھوں میں اُلجھن دیکھ کر داؤد فکر مند ہوا

آپ کا۔۔۔۔۔۔۔نام کیا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ بہت جھجھکتے ہوئے پوچھ بیٹھی جو سوال اُس کے دِماغ میں کل سے چل رہا تھا۔۔۔دیکوں کے اتنے دن میں وہ اُس کا نام تک نہیں جان پائی تھی۔۔۔۔۔۔

داؤد اُس کے یوں پوچھنے پر مسکرا دیا تو وہ خواہ مخواہ شرمندہ ہو گئی۔۔۔۔

میرا نام نہیں جانتی تم۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اُس نے دھیمے لہجے میں شرارت سے پوچھا

فلک نے سر جھکایے اہستہ سے نفی کی۔۔۔۔۔

تمہیں جو اچھا لگے وہ پکار لینا۔۔۔۔۔میرے لیے کافی ہے

وہ مسکراتے ہوئے بولا اور وہاں رکھے اپنے جوتے پہننے لگا

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

بڑی مامی۔۔۔۔۔۔داؤد نے کب واپس آنا ہے

سب لوگ رابعہ بیگم کے کمرے میں بیٹھے کل پکنک پر جانے کی پلانگ کر رہے تھے تب وہ منہ بنا کے بولی۔۔

داؤد کے غائب ہونے پر اُسے سخت غصّہ آرہا تھا۔۔ لیکن وہ فون تک نہیں اٹھا رہا تھا کے وہ اُس پر غصّہ نکال سکتی

۔میں نے بات کی ہے اُس سے کہہ رہا تھا دو تین دن لگے گے اُس کا کام پورا ہوتے ہوئے۔۔۔۔۔۔۔۔

رابعہ بیگم نے مسکرا کر جواب دیا جب کے اندر ہی اندر داؤد سے خفا بھی تھیں کے اُس نے نین کے آنے کے بعد سے ایک بار بھی اُسے وقت نہیں دیا تھا

وہ سر ہلاتی اپنی نانو کے قریب ہوئی

نانو۔۔۔۔۔۔۔۔داؤد دھیرے دھیرے ہاتھوں سے نکلتا جا رہا ہے میں تو کہتی ہوں اُس کے ہاتھ پیلے کر دیجئے اب جلدی سے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اپنی نانو کے کان میں گھستے ہوئے اُنہیں صلح دینے لگی

میں بھی یہی سوچ رہی ہوں۔۔۔۔۔۔۔

نانو نے مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا نین نے آنکھیں پھیلائی

دھیرے نانو۔۔۔۔۔۔ورنہ ممی میرا فیس نیلا کر دیگی۔۔۔۔۔۔

وہ کن انکھیو سے زینب کو دیکھ کر بولی جو آسیہ بیگم سے باتوں میں لگی تھی نانو نے ہنستے ہوئے اُس کے گال پر چپت لگائی۔۔

مما میں تو نہیں آرہی پکنک پر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جیا نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا

آپ سے کسی نے آپکی مرضی پوچھی ہے۔۔۔۔۔

نین نے اُسے گھورتے ہوئے کہا۔۔۔

مجھے کل اپنا اسائمینٹ پورا کرنا ہے یار۔۔۔۔۔

وہ بیچارگی سے بولی

وہ سب بعد میں۔۔۔کل ہم سب صرف مستی کرے گے

وہ پورے جوش میں ہاتھ اٹھاتے ہوئے بولی اور روما نے بھی اُس کا ساتھ دیا۔۔۔ باقی سب ھنسنے لگے

نین تم ہمارے نئے پروفیسر کو نہیں جانتی۔۔۔۔۔۔ انتہائی کھڑوس اور غصیل انسان ہے وہ۔۔۔۔۔۔۔ نا بابا مجھے کلاس میں اپنی انسلٹ نہیں کروانی اُن کے ہاتھوں۔۔۔۔۔۔۔ میں چلی سونے۔۔۔۔۔

وہ جلدی سے کہہ کر وہاں سے اٹھی اور باہر نکل گئی۔۔۔
جب کے نین اب اُس کے نا آنے کا سن کر پریشان ہو چکی تھی وہ بھی اٹھ کر اُس کے پیچھے بھاگی

جیا۔۔۔۔۔۔۔۔ جیار کو۔۔۔۔۔۔۔

وہ اُسے پکارتی اُس کے پیچھے سیڑھیاں چڑھنے لگی لیکن ساحل کو ہال کے دروازے سے اندر آتے دیکھ رک کر واپس پلٹ گئی.

وہ نائیٹ ٹراؤسز اور ٹی شرٹ میں دھیرے دھیرے چلتا اندر آرہا تھا چہرے پر درد کے تاثرات تھے۔

ماما کے بیٹے۔۔۔۔۔۔۔۔ پیر میں کیا ہوا تمہارے

وہ اُسے عجیب طرح سے رک رک کر چلتے دیکھ حیرت سے پوچھنے لگی۔۔۔ ساحل نے چونک کر اُسے دیکھا اور سیدھا ہوا

کچھ نہیں۔۔۔۔۔۔۔ بس تھوڑا فریکچر ہے۔۔۔۔۔۔ تیرے کو کیا۔۔۔۔

اُس نے جھنجھلا کر جواب دیا۔۔۔ایک تو درد سے جان نکل رہی تھی اوپر سے نین جیسی مصیبت سے سامنا ہو گیا تھا

لگتا ہے آج بہت پٹ کر آئے ہو کسی سے۔۔۔۔۔۔۔

وہ اُس کے چڑنے اور مزے لیتے ہوئے بولی ساحل نے دانت بھینچ کر اُسے گھورا اور اپنے روم کی طرف جانے لگا

رکو رکو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔مجھے بات کرنی ہے تم سے۔۔

وہ ایک دم سے اُس کے سامنے آتے ہوئے بولی

بول۔۔۔۔۔۔۔

وہ غصے سے آنکھیں گھما کر بولا

میں تمہیں ایک سجیشن دینا چاہتی ہوں۔۔۔اگر تم اپنے بات کرنا کا سٹائل چینج کر لو نا تو تم تھوڑے بہت شریف لگ سکتے ہو

وہ مسکراتے ہوئے بولی۔۔۔۔

چنداوالے معاملے میں کو بے قصور ثابت ہو گیا تھا لیکن وہ اب بھی اُس اور تھوڑا بہت شک رکھتی ہے تھی

آخر کو خدا کی دی ہوئی نعمت تھی اُس کی عقل تھوڑا تو یقین کرنا ہی تھا اُس پر۔۔۔۔۔۔

اپن کو شریف بننے کا کوئی شوق ویک نہیں ہے تو جا کے کسی اور کو ڈھونڈ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ بیزاری سے بولا آگے بڑھنے لگا تو وہ پھر سامنے آگئی

سنو نا۔۔۔۔۔میں تمھاری ہیلپ کرتی ہوں۔۔۔۔۔۔

ایسی ٹیوشن دوں گی نہ کے زِندگی بھر مجھے دعائیں دیتے رہو گے۔۔۔

وہ کالر جھاڑتے ہوئے بولی ساحل نے ضبط سے سانس لی

دیکھ۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اُسے گھور کر وارن کرنے کہا لیکن نین نے ٹوک دیا

دیکھ نہیں دیکھو۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اصلاح کرتے ہوئے بولی

دیکھ تو۔۔۔۔۔۔۔

وہ زچ ہوا

تو نہیں آپ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نین نے اصلاح پر فوکس کیا

کائیکو پیچھے پڑی ہے۔۔۔۔۔۔

وہ اکتایا

کائکو نہیں کیوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اُس نے پھر اصلاح ضروری سمجھی

دیکھ اب اپن کا سٹک ریلا ہے۔۔۔۔۔۔

وہ ایک قدم آگے ہوا۔۔۔۔اور جتنے غصے سے بولا وہ تھوڑا گھبرا گئی اصلاح کے چکر میں منہ تھوڑی بگڑوانا تھا

کیا ہے تمہیں اپن تپن کے بنا بات نہیں کر سکتے۔۔۔۔
وہ نروس ہو کر بھی ڈھٹائی سے بولی

نہیں۔۔۔۔۔ تیرے کو ٹیوشن دینی تو جا کر داؤد کو میرا بھیجا کلٹی مت کر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ایک تو چوٹ لگی ہے اوپر سے مصیبت۔۔۔۔

وہ غصے سے بڑبڑایا۔۔۔۔

لیکن ابھی تو تم نے کہا کے فریکچر ہے۔۔۔۔

نین نے اُسے مشکوک نظروں سے گھورا

فریکچر میں بھی درد رہتا ہم انسانوں کو۔۔۔۔۔اور دوسرے پر رحم بھی کر لیتے ہیں۔۔۔۔۔

وہ اُسے کہتا آگے بڑھا اور آہستہ سے قدم سیڑھیوں پر رکھتے ہوئے اوپر چڑھنے لگا

ہاں یہ تو ہے بھلے تم وائلڈ مین ہو لیکن ہو تو انسان ہی نا۔۔۔۔چلو میں لے چلتی ہوں تمہیں اوپر۔۔۔۔۔

وہ جلدی سے آگے کی سیڑھی پر چڑھی اور اُس کے آگے ہاتھ بڑھاتے ہوئے بولی۔۔۔ساحل نے سنجیدگی سے اُس کی ہتھیلی کو دیکھا اور ہاتھ مار کر نیچے کیا۔۔

جا کر اپنا کام کر۔۔۔۔بڑی آئی

اُسے بیزاری سے دیکھتا ہوا اوپر بڑھ گیا نین نے اُس کی پشت پر زبان دکھائی۔۔۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔ

ادھوری کہانی پر خاموش لبوں کا پہرہ ہے۔۔

چوٹ روح کی ہے اس لیے درد ذرا گہرا ہے۔۔۔۔۔

داؤد نے نیہا سے بات کر کے اُسے دوبارہ کیس لڑنے کے لئے راضی کر لیا تھا۔۔۔حالانکہ اُس کے پاس اُس سے بہتر وکیل ہائر کرنے کا آپشن بھی تھا لیکن چونکہ نیہا اپنی قابلیت سے پہلے ہی اس کیس کو کلیئر کر چکی تھی اس لیے داؤد کو اُس پر بھروسہ کرنا صحیح لگا۔۔۔اور وہ راضی بھی ہو گئی۔۔۔۔

سکندر کا جرم تو وہ پہلے ہی ثابت کر چکی تھی۔۔اچانک ارحم کی موت اور فلک کے غائب ہونے کی وجہ سے وہ کیس بند ہو گیا تھا ورنہ سکندر کو سزا ہو کر رہتی۔۔۔

اب بھی اُس نے فلک کو یقین دلا یا تھا کے سکندر کو پھانسی ہونا یقیناً ہے۔۔۔۔۔

نیہا اور داؤد اس وقت فلک کے گھر پر ہی موجود تھے اچانک بیچ سے کھلے آنگن میں پتھروں کی بارش ہونے لگی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سب گھبرا گئے تھے۔۔۔ باہر سے شور کی آواز آرہی تھی داؤد اُن پتھروں سے بچتے ہوئے دروازے تک پہنچا اور دروازہ کھول کر باہر نکلا۔۔۔

کیا ہو رہا ہے یہ سب۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ زور سے چلایا۔۔۔ وہاں لوگوں کی بھیڑ جمع تھی۔۔ باہر کھڑے گارڈز بھی اُس بھیڑ پر قابو پا کر اُنہیں روکنے کی کوشش کر رہے لیکن یہ اُن کے بس میں نہیں تھا

نکالوان سب کو اس گاؤں سے۔۔۔۔۔۔۔۔یہ ہماری بہن بیٹیوں کا ماحول خراب کر رہے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔

اُن میں سے ایک داؤد کو دیکھ کر چیخ اٹھا اور پتھر اٹھا کر اُس کے سر پر دے مارا۔۔۔۔۔داؤد کے سنبھلنے سے پہلے اُس کی پیشانی پر پتھر لگا۔۔۔۔۔چہرے پر درد کے آثار نمایاں ہوئے

سب گھر سے باہر نکل آئے تھے داؤد کے ماتھے سے خون بہتا دیکھ اُنہیں پریشانی سے گھیر لیا۔۔فلک بھی گھبرا کے اُسے دیکھنے لگی

نکالو انہیں یہاں سے۔۔۔۔۔ہمارے گاؤں میں گندگی پھیلا رہے ہیں یہ لوگ۔۔۔۔۔۔

ایک اور آدمی آگے بڑھ کر بولا۔۔

رحمت اپنی بے شرم بیٹی کو لے کر اس گاؤں سے نکل جاورنہ
اچھا نہیں ہوگا۔۔۔

وہاں کے سرپنچ نے تیز لہجے میں اُسے دھمکی دی

یہ سب کیا ہے مولانا صاحب۔۔۔۔۔۔۔۔۔

رحمت حیرت سے اپنے جاننے والے مولانا کو اُس بھیڑ میں
دیکھتے ہوئے سوال کرنے لگا۔۔۔

داؤد ہاتھ اپنے ماتھے سے ہٹا کر غصے سے ہاتھ جھٹکنے لگا

اُسے ایک پل نہیں لگا سمجھنے میں کے یہ سکندر کے جیل جانے
کاری ایکشن ہے

رحمت تمہارے گھر کا ماحول دیکھ کے ہمارے گاؤں کی بچیوں کا ذہن خراب ہو رہا۔ ہے اس لیے بہتر ہے تم اس گائوں سے نکل جاؤ ورنہ ہمیں زبردستی کرنی پڑے گی۔۔۔۔۔۔۔

مولانا نے اُس کے سوال کا جواب دیتے ہوئے وارن کیا

میں تو کہتا ہوں یہ لوگ جہاں رہے گے گند پھیلے گی اس لیے اس لڑکی کو ہی ختم کر دیتے ہے۔۔۔۔یہی جڑ ہے فساد کی۔۔۔۔۔

پہلے قانون اور کیس کے چکر میں پورے گاؤں میں اپنا اشتہار لگایا اب ایک اور غیر مرد کے ساتھ کھلے عام گاؤں میں گھوم رہی ہے

ایک آدمی بے حد نفرت سے کہتا ہوا فلک کی جانب اشارہ کرنے لگا وہ سانس روکے اپنی اماں کا سہارا لیتی آنسو بہانے لگی۔۔۔

اور داؤد نے اپنے قدم آگے بڑھائے

شہر میں اب تک اس کے ساتھ رنگ رلیاں مناتی رہی اور اب یہاں گاؤں میں بھی راس رچا رہے ہیں دونو۔۔۔۔۔۔۔۔اور ماں باپ بے شرموں کی طرح۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ آدمی بن دھوک اول فول بکنے لگا داؤد نے آگے بڑھ کر اُس کے گریبان سے پکڑا اور ایک زوردار مکا مار کے اُسے دور دھکیلا وہ زمیں پر جا گرا۔۔۔۔

سب کی آواز بند ہو گئی

اے لڑکے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سرپنچ نے اُسے غصے سے پکارا

اگر کسی نے فلک کے خلاف ایک غلط لفظ بھی کہا تو یہیں اُس کی قبر بنادوں گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ غصے سے سرپنچ کو گھورتے ہوئے بولا

سرپنچ جی ہم سالوں سے یہاں رہ رہے ہیں۔ سب جانتے ہیں ۔۔۔۔۔ میری بچیاں ایسی نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔

رحمت نے آگے بڑھ کر بے بسی سے کہا۔۔وہ سر جھکائے آنسو بہارہی تھی جانے زندگی میں اور کون کون سے دن آنے باقی تھے

تو پھر یہ آدمی تیرے گھر میں کیا کر رہا ہے۔۔۔۔۔۔
کیا رشتا ہے اس کا تیری بیٹی سے۔۔۔۔۔۔۔
کیوں اتنا اچھل رہا ہے یہ اسے انصاف دلانے کو۔۔۔۔۔۔۔
کیوں اتنا سگا بن رہا ہے تیرا۔۔۔۔۔۔۔۔۔
سرپنچ سے غصے سے کہا

کیوں کے میں تم لوگوں کی طرح بے حس نہیں ہوں۔۔۔۔

میرا دل تم لوگوں کی طرح مردہ نہیں جو کسی کے دکھ درد کو محسوس نہ کر سکے۔۔۔

جواب داؤد نے دیا۔۔رحمت نے نم آنکھوں سے اُسے دیکھا

کتنی شرم کی بات ہے کے سرے عام تم لوگ ایک لڑکی کے کردار پر اُنگلی اٹھاتے ہوئے اپنے گھر کی بیٹیوں کو بھول جاتے ہو۔۔۔۔۔

سوچو اگر اُس کے ساتھ وہی سب ہوا ہوتا تو کیا تب بھی تم لوگ یہاں آ کر اُس کے کردار پر سوال اٹھاتے۔۔۔۔۔

کیا تب بھی تم لوگ یہی الفاظ استعمال کرتے اُس کے لیے۔۔۔

تمہاری بہن تمہاری بیٹی تمہاری ماں اگر کبھی ایسے حالات تک آجاتی تب بھی اُس پر یہی طعنے کستے

وہ غصے سے گرج کر بولا تھا وہاں کھڑے سارے سن ہو کے اُسے دیکھنے لگے

اس لڑکی کو میں بہت کم دنوں سے جانتا ہوں۔۔۔۔آپ سب اسے مجھ سے بہت پہلے سے جانتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔شاید کچھ تو اس کے جنم کے وقت سے دیکھتے آئے ہیں اسے۔۔۔۔۔۔۔

کیا آپ نے اس میں کبھی ایسی کوئی بات دیکھی جس نے آپ کو اسے بد چلن اور خراب ماننے پر مجبور کر دیا۔۔۔

داؤد نے فلک کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا جس کا سر ہنوز جھکا ہوا تھا۔۔۔۔اماں داؤد کو دیکھتے ہوئے پلو سے اپنے آنسو صاف کرنے لگیں

۔آج جب آپ سب کو اس کے ساتھ کھڑے ہو کر اسے سہارا دینا چاہیے آپ لوگ یہاں آ کر اس کی ہمت توڑنے کا کام کر رہے ہیں

اتنی آسانی سے آپ لوگوں نے پل میں فیصلہ سنا دیا کے یہ فساد کی جڑ ہے۔۔۔۔

کیا کوئی اندازہ لگا سکتا ہے کے کتنا مشکل تھا اُس کیلئے اکیلے اُس انسان کا سامنا کرنا جس نے اُس کی زندگی عذاب بنادی تھی۔۔۔

آپ میں سے کوئی نہیں تھا اس کے ساتھ۔۔ یہ اکیلی لڑتی رہی۔۔۔ اپنے بھائی کو کھو دیا۔۔۔۔ اپنے آپ کو مٹا دینے کی کوشش کی۔۔۔۔ آج پھر بہت مشکل سے سنبھلی ہے اور آپ لوگ اسے پھر توڑنا چاہتے ہیں

داؤد نے تاسف سے وہاں کھڑے لوگوں کو دیکھا جن میں کچھ کے چہرے اور شرمندگی تھی اور کچھ غصے سے اُسے دیکھ رہے تھے

۔۔۔۔کیا آپ سب کی نظر میں سکندر شاہ سہی اور فلک غلط ہے۔۔کیا آپ لوگ یہی چاہتے ہیں سکندر بچ جائے اور کل کو گاؤں کی کسی اور لڑکی کے ساتھ بھی یہی سب ہو۔۔۔۔

آپ میں کسی پر بھی وہ وقت آئے جو آج ان پر ہے

وہ رحمت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا۔۔اُن میں سے کچھ نے ہمدردی سے رحمت کی جانب دیکھا

جس طرح آج آپ سب ایک جُٹ ہو کر یہاں ایک بے گناہ لڑکی پر الزام لگائے جا رہے ہو اگر اتنی ہمت کر کے اُس سکندر شاہ کے آگے کھڑے ہوتے تو یہ مرنے کو مجبور نہیں ہوتی۔۔۔۔

میرے یہاں آنے کی نوبت نہیں آتی۔۔۔۔۔نا آپ لوگوں کو یہاں آکر یہ جوش دکھانے کی ضرورت پڑتی۔۔۔۔۔۔۔۔

نیہا نے داؤد کو دیکھ کر سر ہلاتے ہوئے اُس کی بات اور ہمت کی تائید کی

داؤد نے فلک کی جانب دیکھا جو اب بھی سر جھکائے کھڑی تھی۔۔

میں نہیں جانتا اس رشتے کو کیا کہتے ہے۔۔۔ لیکن اِس لڑکی سے میرا درد کا رشتا ہے۔۔۔۔۔۔اس کے درد نے مجھے اس سے جوڑا ہے۔۔۔۔۔۔

وہ اُس کی جھکی نگاہوں کو دیکھتے ہوئے بولا فلک نے آنکھیں بند کر کے آنسو روکنے کی کوشش کی

اُس سے نظریں ہٹا کر سامنے کھڑے سرپنچ کو دیکھا

۔۔اور میں نے خود سے وعدہ کیا ہے کے میں اپنی آخری سانس تک اس کا ساتھ دوں گا۔۔۔۔۔مجھے کوئی نہیں روک سکتا۔۔۔

وہ پختہ لہجے میں وہاں کھڑی بھیڑ کو باور کراتے ہوئے اندر چلا گیا۔۔۔

نیہا اپنے ساتھ فلک کو بھی اندر لے آئی اور ساتھ اُس کے ماں باپ کو یقین دلایا کے کل کی سنوائی کے بعد یہ لوگ اپنا منہ بند کر لیں گے۔۔۔۔۔

وہاں کھڑے لوگ آپس میں چہ میگوئیاں کرتے ہوئے دھیرے دھیرے کم ہونے لگے

داؤد کی پیشانی پر ہلکی سی چوٹ لگی تھی۔۔۔۔ شمع نے دوائی لگانی چاہی لیکن داؤد نے اُسے روک دیا اور وہاں رکھا اپنا کورٹ اور موبائل اٹھا کر گھر سے باہر نکل گیا۔۔۔۔۔

فلک پریشان ہو کر اُسے دیکھنے لگی۔۔۔ چہرے کے تاثرات بے حد سرد تھے۔۔۔

اور فلک کو ڈر تھا اس بات پر غصّہ ہو کر کہیں وسکندر سے اُلجھ نا بیٹھے۔۔۔ کیوں کے سکندر کچھ بھی کر سکتا تھا

وہ باہر نکلا تو رحمت اب تک وہیں کھڑا تھا اُسے دیکھ کر اُس کے آگے دونوں ہتھ جوڑ دیے

میں تم سے معافی مانگتا ہوں بیٹا۔۔۔۔۔

وہ شرمندہ ہوا کے اُن کی خاطر آج داؤد کو اتنا کچھ سننا اور سہنا پڑا

پلیز انکل اس طرح مت کریں۔۔۔۔۔۔

داؤد اُن کے ہاتھ نیچے کرتے ہوئے بولا اور پر سوچ نظروں سے اُنہیں دیکھتے ہوئے گلا تر کیا

میں آپ سے ایک بات کہنا چاہتا ہوں۔۔۔حالانکہ فلحال ایسی کوئی بات کرنے کا میرا ارادہ نہیں تھا لیکن میں جانتا ہوں سکندر فلک کو پریشان کرنے کے لیے کسی بھی حد تک جا سکتا ہے۔۔۔۔۔۔

میں اُسے اس کی کسی کوشش میں۔کامیاب نہیں ہونے دوں گا۔۔۔لیکن اُس کے لیے مجھے ان لوگوں کا منہ بند کرنا پڑے گا۔۔۔۔۔

ان کے سوال کا جواب دینا پڑیگا۔۔۔۔۔تاکہ آئندہ یہ فلک پر اُنگلی نا اٹھائے

میں نہیں چاہتا ان سب کے الزام فلک کے زخموں کو اور گہرا کریں۔۔۔۔

وہ نظریں نیچے کیے بولا رحمت اُسے سوالیہ نظریں سے دیکھنے لگا

فلک سے نکاح کرنا چاہتا ہوں میں۔۔۔۔۔

وہ اُن کی طرف دیکھ کر پر اعتماد لہجے میں بولا۔۔۔۔۔

اُس وقت نا اُسے نین سے اپنی منگنی یاد رہی نا اپنی مام کی خوشی نا سالوں سے جڑا رشتا بس فلک اور فلک ہی اُس کی سوچ کا پہلا اور آخری مرکز تھی

رحمت ساکت کھڑا اُسے دیکھ رہا تھا

بیٹا تم بہت اچھے انسان ہو۔۔۔۔۔۔ تمہارا احسان زندگی دے کر بھی نہیں چکا سکتا میں۔۔۔۔۔۔۔ لیکن فلک سے شادی۔۔۔۔۔۔۔ تم جانتے ہو نا۔۔۔۔

رحمت نے بے بسی سے کہا داؤد نے فوراً اُن کی بات کاٹی

پلیز انکل۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ایسی کوئی بات مت کیجئے جس سے میں شرمندہ ہو جاؤں۔۔۔۔۔۔ میں نے یہ فیصلہ بہت پہلے

لے لیا تھا۔۔۔۔۔اور اسے کوئی حقیقت اثر انداز نہیں کر سکتی۔۔۔۔۔۔

دنیا بھلے اُس کی۔خامیاں ڈھونڈھتی ہو پر مجھے اُس کی خوبیاں گننے سے وقت نہیں ملتا۔۔۔۔۔

وہ اُن کی طرف دیکھ کر جب بولا تو رحمت نے اُس کی آنکھوں میں فلک کے لیے بے تحاشا چاہت اور مان محسوس کیا تھا

آخری فیصلہ آپکا اور فلک کا ہو گا۔۔۔۔۔

وہ سر جھکائے کہتا وہاں سے نکل گیا۔۔۔۔۔۔اور رحمت خدا کی اس نئی نوازش پر تشکر سے آنسو بہانے لگا

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

نکاح۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ جھٹکے سے اٹھ کھڑی ہوئی

گھر میں چند لوگ جمع تھے اماں کے پوچھنے پر جب رحمتِ نے بتایا کہ فلک اور داؤد کے نکاح کے لیے مولوی اور گواہ ہے تو

وہ صدمے سے اپنے باپ کو دیکھنے لگی۔۔

اماں بھی حیران تھی جب کے شمع تو بے حد خوش تھی

نہیں بابا۔۔۔۔۔۔۔۔ایسی بات مت کریں۔۔۔۔۔۔۔

میرا ساتھ دینے کی ایسی سزا مت دیں اُنہیں۔۔۔۔۔۔

وہ دیوار سے لگتی بکھرے ہوئے لہجے میں بولی۔۔۔

وہ بھلا کسی کے لائق تھی جو داؤد جیسے بہتر انسان پر اُسے
تھونپ دیا جائے

یہ اسی کی خواہش ہے بیٹا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔
داؤد نے خود تم سے شادی کی خواہش ظاہر کی ہے۔۔۔۔۔۔
رحمت نے اُس کے سر پر دھماکہ کیا وہ سانس لینا بھول گئی
ایک لمحے میں اُسے سکندر سے مشابہت دے دی
وہ بھی صرف اُسے پانے کے لیے اُس کا ساتھ دے رہا تھا
اُس کی بھی وہی نیت تھی جو سکندر کی تھی۔۔۔
اُس کے تن بدن میں کپکپی ہونے لگی

وہ انسان نہیں فرشتہ ہے۔۔۔۔

سب کچھ جانتے ہوئے پورے دل سے تمہیں اپنانا چاہتا ہے۔۔۔۔

رحمت کی خوشی اُس کے چہرے سے عیاں تھی اماں بھی خوش تھیں بھلے اُس سے نفرت کرنے کا دعویٰ کیا تھا لیکن تھی تو اولاد ہی اُس کے لیے داؤد جیسا لڑکا سوچ سے بھی آگے کی بات تھی۔۔

جب کے فلک کو داؤد ڈر نفرت کے ساتھ بے تحاشا دکھ بھی ہی رہا تھے کے اُس نے کیسے سوچ لیا ایک مرد بنا کسی مطلب کے اُس کا ساتھ دے رہا ہے

میری پوچھو تو میں بے حد خوش ہوں بیٹا۔۔۔۔

ایسا لگتا ہے خدا نے آخری امتحان بھی آسان کر دیا

رحمت اُس کی حالت سے بے خبر مسکرا کر بولا فلک نے خالی خالی نظروں سے اپنے باپ کو دیکھا جس کی آنکھیں عرصے بعد دکھ افسوس ڈر پریشانی ہر چیز سے پاک بے حد پر سکون تھیں۔اپنی اماں کو دیکھ جو اُسے حسرت سے دیکھ کر اپنی نم آنکھیں صاف کر رہی تھی

اُن کے چہرے پر بے چینی، حقارت، غصّہ یا ناراضگی نہیں بلکہ اطمینان تھا

انکار مت کرو آپی۔۔۔۔۔۔۔اللہ نے بھیجا ہے اُنہیں تمہارے لیے۔۔۔۔

اللہ کے اس فیصلے کو قبول کر لو۔۔۔۔۔۔۔۔۔

شمع نے اُس کے ساتھ لگتے ہوئے مسکرا کر کہا اُس نے

آنکھیں ضبط سے بند کر کے کھولیں۔

ایک اور درد اُس کی کہانی میں جڑ گیا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔ

۔اُسے نہیں پتہ تھا کے سب کو کیا جواب دیگا۔۔۔

کیسے نین کا سامنا کریگا۔۔۔۔۔۔

کیسے اپنی صفائی دیگا

بس وہ بے حد خوش تھا۔۔۔۔۔۔۔

فلک کو اپنا بنا کر اپنے نام سے جوڑ کر وہ دل و جان سے پر سکون

تھا۔۔۔۔۔

اُس کا ارادہ نہیں تھا کے وہ یوں افرا تفری میں فلک سے نکاح کرے بلکہ وہ پہلے نین سے اپنی فیملی سے بات کر کے اُنہیں منا کر یہ قدم اٹھانا چاہتا تھا

لیکن سکندر نے جس طرح اُس کے نام کے ساتھ فلک کے کردار پر سوال اٹھائے تھے یقیناً وہ اس بات کو لے کر عدالت میں بھی فضول گوئی ضرور کرتا۔۔۔

اور فلک کا اُسے پتہ تھا کے اگر یہی باتیں ہوتی رہی تو وہ اپنی بچی کچی ہمت بھی کھو دیگی۔۔۔

اس لیے اُس نے اس سوال کو ہی بے معنی کر دیا

نکاح کے بعد سب جا چکے تھے وہ کافی دیر وہیں رکا رہا اس اِنتظار میں کے فلک کمرے سے باہر آئے اور وہ ایک دفعہ

اُسے دیکھ سکے۔۔۔۔پورے استحقاق سے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کافی دیر گزرنے کے بعد بھی ایسا نہیں ہوا۔۔۔۔۔۔اُس کی آنکھیں بے چینی سے فلک کی منتظر تھیں اور وہ وہاں داؤد کے ایکدم بدل جانے پر اپنے دکھ کو سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی کے اُسے داؤد سے نفرت سے زیادہ ناراضگی کیوں محسوس ہو رہی ہے

کلائی پر بندھی گھڑی میں وقت دیکھا تو رات کے دس ہو رہے تھے

میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔فلک سے بات کرنا چاہتا تھا ایک دفعہ۔۔۔۔۔

وہ تھوڑا جھجھکتے ہوئے بولا جانے سے پہلے ہر حال میں اُسے دیکھنا تھا۔۔۔۔۔۔

ہاں بیٹا۔۔۔۔۔۔۔فلک اندر ہے۔۔۔۔۔۔۔۔
رحمت نے مسکرا کر جواب دیا۔۔۔۔۔وہ اٹھ کر کمرے میں چلا گیا۔۔

فلک کونے میں زمین پر دیوار سے ٹیک لگائے بیٹھی تھی۔۔
نظر داؤد کے پیروں پر پڑی تو جھٹکے سے سر اٹھا کر اُسے دیکھا اور ایکدم سے کھڑی ہو کر دیوار سے لگ گئی۔
آنکھیں خوف و غم سے بھیگ رہی تھی۔۔۔۔پلکیں لرز رہی تھی۔

داؤد صرف ایک لمحے کو حیران ہوا اور پھر سنجیدگی سے اُسے دیکھتا قدم قدم آگے بڑھا

اُسے قریب آتے دیکھ وہ دیوار میں لگتی سانس روک کر اُسے دیکھنے لگی۔۔۔ سفید دوپٹے میں اُس کا چہرہ سارے جہاں کی سادگی و دلکشی سمیٹے داؤد کے دل میں اتر تا دھڑکن بڑھا رہا تھا

تم مجھ سے ڈر کیوں رہی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اُس کے سامنے رکا آہستہ سے پوچھنے لگا۔۔ فلک نم آنکھوں میں وحشت کیے اُسے دیکھنے لگی۔۔۔۔

فلک۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

داؤد نے اُسے سرگوشی میں پکارا۔۔۔۔ہاتھ اُس کی طرف بڑھا کر اُس کا ہاتھ تھام لینے کی کوشش کی۔ فلک کے خوف میں اضافہ ہوا اُس نے ہاتھوں دیوار سے لگا دیا

کیا تمہیں مجھ پر بھروسہ نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ بے حد دھیمے خشک لہجے میں بولا فلک نے اُس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے سر نفی میں ہلا یا

ٹھیک ہے پہلے یہاں بیٹھو۔۔۔۔۔۔آرام سے

داؤد نے ایک گہرا سانس لیتے ہوئے اُسے وہاں رکھی چارپائی پر بیٹھنے کا اشارہ کیا وہ یونہی کھڑی رہی۔ داؤد خود اُس جگہ بیٹھ گیا اور اُسے پاس آنے کا اشارہ کیا

وہ بہت ہمت کر کے چار پائی کے دُوسرے کنارے پر بیٹھ گئی

کیا سوچ رہی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔

داؤد نے اُس کی اُنگلیوں کی حرکت دیکھتے ہوئے پوچھا جو آپس میں اُلجھ رہی تھی فلک نے اُس کی جانب دیکھا تو اب آنکھوں میں خوف نہیں ناراضگی تھی

آپ بھی وہی چاہتے ہے۔جو سکندر چاھتا تھا۔۔۔۔
وہ بھی مجھے جیتنا چاہتا تھا۔۔۔۔۔آپ بھی مجھے حاصل کرنا چاہتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔
اُس نے بھی اپنی منمانی کی۔۔۔۔۔آپ نے بھی اپنی مرضی چلائی۔۔۔۔۔۔

اُس نے جو کیا اُس پر غصّہ آیا نفرت ہوئی

آپ نے جو کیا اُس پر دکھ ہوا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اُس نے ٹوٹے لفظوں میں ایک ایک کر کے اُس سے سارے شکوے کر دیے ساری مشکل بیان کر دی۔۔۔اپنا خوف ظاہر کر دیا

اور جواب میں وہ صرف مسکرایا۔۔

میں تمہیں حاصل نہیں کرنا چاہتا۔۔۔تمہارا ہونا چاہتا ہوں۔۔۔

اُس نے فلک کی پہلی بات کا جواب دیا۔۔۔اُسے سنجیدگی سے دیکھتے ہوئے

تمہیں جیتنا نہیں چاھتا۔۔۔۔خود کو ہار دینا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔

اُس کا لہجہ مدھم ہوا پر سوز ہوا۔۔۔

اُس کی پر تپش نگاہوں سے فلک کو اپنے دل کی دھڑکنیں بڑھتی محسوس ہوئی

میں کچھ نہیں چاہتا۔۔۔۔۔۔صرف تمہیں چاہتا ہوں فلک۔۔۔

وہ آنکھوں میں آنکھیں ڈالے سلگتے ہوئے لہجے نے بولا۔فلک نے گھبرا کے نظریں جھکائیں

تم میرے لیے کوئی کھیل نہیں میری محبت ہو۔۔۔۔۔۔

داؤد نے کھلے لفظوں میں اپنی محبت کا اظہار کیا

میں کسی کی محبت نہیں ہو سکتی۔۔۔۔۔

وہ جھکی نظریں اُس کے پیروں پر جمائے بولی۔۔۔اپنے دوپٹے کا ایک سرا اٹھا کر اُس کے سامنے کیا

اماں کہتی ہے کے میرے آنچل پر جو داغ لگے ہے نا وہ بہت گہرے ہے۔۔۔ کبھی نہیں مٹنے والے۔۔۔۔۔۔۔۔۔اب۔ میرے ساتھ ہی یہ ختم ہوں گے۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کوئی ان داغوں سے بھی محبت کر سکتا ہے کیا

وہ اپنے آنچل کو چہرے کے آگے کرتی بھیگے لہجے میں بولی۔۔۔

داؤد نے ہاتھ بڑھا کر اُس کے ڈوپٹے کو اُس کے چہرے کے آگے سے ہٹاتے ہوئے ہاتھ میں تھاما

مجھے تو تمہارا آنچل آسمان پر لہراتے سفید بادل کی طرح پاک لگتا ہے۔۔۔۔ جنہیں کوئی چھو نہیں سکتا۔۔۔۔ میلہ نہیں کر سکتا۔۔۔۔۔۔ جنہیں یہ داغ نظر آتے ہیں اُن کی نظر میں کھوٹ ہے فلک۔۔۔۔۔۔۔اُن کی نظر غلط ہے۔۔۔۔۔
وہ بے وقوف ہے جو تمہاری آنکھوں میں معصومیت نہیں دیکھتے

تمہارے وجود کی پاکیزگی نہیں دیکھتے۔۔۔۔۔۔۔
وہ اُس کے دوپٹے کو تھامے اُس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔۔

اُن کی نظر جو دیکھتی ہے وہ تمہاری کمی نہیں کسی اور کے گناہ کی گندگی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

اور یہ چیز تمہیں کبھی بھی کمتر نہیں بنا سکتی۔۔۔۔۔۔۔

کم سے کم میری نظر میں تو ہر گز نہیں۔۔۔۔۔۔

وہ اُسے اپنی نظر میں اُس کی اہمیت کا احساسِ دلاتے ہوئے بولا

فلک کی سانسیں سینے میں شور کرنے لگی۔۔۔۔

نئے نئے رشتے نے نئے نئے جذبے کے احساس کو جگانے کی کوشش کی

میں جب تمہارا نام بھی نہیں جانتا تھا نہ تب سے خدا نے تمہاری محبت ڈال دی تھی میرے دل میں۔۔۔۔۔۔۔

یہ سب باتیں اُس محبت کو کمزور کیسے کر سکتی ہے۔۔

تمھارا میرا عمر بھر کا ساتھ اللہ کی مرضی ہے۔۔

میں کون ہوتا ہوں اُس کی رضا کے خلاف جانے والا۔۔

وہ مسکرا کر بولا اور سنجیدگی سے فلک کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے دوپٹے کو قریب کیے گہرا سانس لے کر اُس کی خوشبو کو سانسوں میں اُتارا۔۔۔۔

وہ اُس کی نظروں سے گھبرا کر پھر سر جھکا گئی

اور اب میری بات غور سے سنو۔۔۔۔۔۔۔ تم آئندہ کبھی یہ سب باتیں سوچ کر خود کو تکلیف نہیں دو گی۔۔۔۔

تم نے اپنے لیے جو کہنا سوچنا تھا سوچ لیا۔۔۔۔اب داؤد کی فلک کے بارے میں یہ سب باتیں نہیں چلے گی۔۔۔۔۔۔

وہ اُسے جتاتے ہوئے بولا فلک نے نظریں نہیں اٹھائی عجیب سے احساس نے پریشان کیا ہوا تھا

جس دن مجھ پر بھروسہ کرنا سیکھ جاؤ فلک اُس دن تمہاری ہر مشکل مجھے دے دینا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کوئی پریشانی قریب بھی آئے تو آکر مجھ میں پناہ لے لینا۔۔۔۔میں بچا لوں گا تمہیں

وہ دھیمے پر سوز لہجے میں بولا فلک کے لئے وہاں بیٹھنا مشکل ہو گیا۔۔۔۔

اُس کی بدلتی حالت کی گواہی اُس کی لرزتی پلکوں نے دی

اچھا میرا نام پتہ چل گیا تمہیں۔۔۔۔۔

داؤد نے اُسے مزید پریشان نا کرنے کا سوچتے ہوئے بات بدلی

فلک نے سر ہلا دیا

کس نے بتایا۔۔۔۔۔۔۔۔

اُس نے مسکراتے ہوئے پوچھا

کل آپ نے کہا تھا۔۔۔۔۔ تو میں نے سنا۔۔۔ لیکن پھر یاد نہیں آرہا تھا۔۔۔

اُس نے ادھورے ادھورے الفاظ میں جواب دیا

اب یاد آگیا۔۔۔۔۔۔۔۔

بتاؤ پھر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کیا نام ہے میرا۔۔۔۔

وہ سر پیچھے ٹیکتے ہوئے سکون سے اُسے دیکھنے لگا

داؤد۔۔۔۔۔۔۔۔

فلک نے آہستہ آواز میں نظریں جھکائے اُس کا نام

پکارا۔۔۔جس نے اُسے دل وجان سے متوجہ کیا

تم مجھے ایسے داؤد کہہ کر بلاؤ گی۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ شرارت سے لب دبا کر بولا فلک نے سوالیہ نظریں اٹھا کر

اُسے دیکھا

تمہارے یہاں لڑکیاں شوہر کو نام لے کر بلاتی ہے۔۔۔۔

اُس نے سنجیدگی کا مظاہرہ کیا فلک نے سر نفی میں ہلا دیا

تو کیسے بلاتی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

داؤد کے پوچھنے پر وہ اُلجھ کر انگلیاں مروڑنے لگی

اماں۔۔۔۔۔ بابا کو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ارحم۔۔کے بابا کہہ کر بلاتی ہے

داؤد کے دوبارہ پوچھنے پر اس نے آہستہ آواز میں کہا

لیکن تم مجھے ابھی تو ایسے نہیں بلا سکتی اُس میں تھوڑا ٹائم لگے گا۔۔۔۔۔۔۔

وہ ہنس کر بولا اور فلک دھک دھک کرتے دل سے وہاں سے اُٹھنے لگی

بیٹھو۔۔۔جانے کیوں لگی۔۔۔۔شوہر کی ہر بات مانتے ہے نہیں تمہارے یہاں

وہ اُس کی کمزوری کا فائدہ اٹھا رہا تھا وہ واپس بیٹھ گئی

ہمارے یہاں لڑکیاں شوہر کا نام نہیں لیتی۔۔۔۔۔اُنہیں ایک خاص اندازِ سے پکارتی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

داؤد نے اُسے شرارت سے دیکھا وہ بلکل محسوس نہیں کر پائی۔۔۔

۔

ہمارے شہر میں سب لڑکیاں اپنے شوہر کو "مائے لوو" کہہ کر بلاتی ہے۔۔۔۔

داؤد کو اپنی شرارت پر خود بھی بہت ہنسی آئی جسے اُس نے مشکل سے روکا۔۔۔

مطلب۔۔۔۔۔۔۔

فلک نہ سمجھی میں بے ساختہ پوچھ بیٹھی

اس کا مطلب ہوتا ہے۔۔۔۔۔ قابل احترام۔۔۔۔ قابل عزت۔۔۔۔ جو آپ سے بڑا ہو۔۔۔۔۔۔ عمر میں رتبے میں۔۔۔۔۔۔ خاص شوہر کے لیے ہی بنا ہے یہ لفظ۔۔۔۔۔

اُس نے فلک کی ناسمجھی کا پورا فائدہ اٹھایا۔

تو آج سے تم بھی مجھے ایسے ہی بلانا۔۔۔۔اوکے۔۔۔۔۔۔

اُس نے فلک کو دیکھ کر جتایا وہ فرمابرداری سے سر ہلا گئی

ایک بار بلا کر دکھاؤ۔۔۔۔۔۔۔۔

داؤد نے جان لٹاتی نظروں سے اُسے دیکھا دل چاہا اُسے کھینچ کر خود سے لگا لے لیکن ایسا کر کے وہ فلک کے ڈر کو سچ ثابت نہیں کر سکتا تھا

مم۔۔۔مائے۔۔۔مائے لوو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اُس نے بہت جھجھکتے ہوئے اُس کی فرمائش پوری کی۔۔

داؤد سنجید گی سے اُسے دیکھنے لگا۔۔۔۔۔۔۔۔دل بے ایمان ہونے جو مجبور کر رہا تھا

یس مائے لوو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اُس نے محبت سے بھیگے انداز میں اُس کا جواب دیا وہ سٹپٹا گئی۔۔۔داؤد کا انداز ہی ایسا تھا

آپ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔آپ مجھے ایسے کیوں۔۔۔۔۔

وہ اُلجھ کر پوچھنے کہیں

اب تم مجھے اتنی عزت دو گی تو بدلے میں مجھے بھی دینی پڑے گی نہ۔۔۔۔۔۔۔

وہ اُس کے چہرے کو آنکھوں میں بسائے بولا۔

اچھا میں چلتا ہوں ورنہ سب سوچ گے کے اسے ملنے کا چانس کیا دیا یہ تو باہر نکلنے کا نام نہیں لے رہا۔۔۔۔۔۔ کل ملے گے

وہ اپنی جگہ سے اٹھا تو فلک بھی کھڑی ہو گئی

اور ہاں کل عدالت جانے کے لیے داؤد کی فلک کو ڈرنے کی اجازت نہیں ہے۔۔۔۔۔۔ سر اٹھا کر پوری ہمت سے قدم آگے بڑھانے ہے تمہیں۔۔۔۔۔۔۔

اُس نے جتاتے ہوئے کہا تو فلک نے سر ہلا دیا

پہلے کے مقابلے دل پر سکون تھا۔۔۔

دل تو نہیں کر رہا پر جانا پڑے گا۔۔۔۔۔۔۔ایک بار مجھے پھر سے ویسے ہی بلاؤ نا۔۔۔۔۔۔۔

وہ اُس کی طرف ہلکا سا جھکا تو فلک جلدی سے پیچھے ہوئی

مائے۔لوو۔۔۔۔

گھبراہٹ میں وہ ایک سانس میں بول اٹھی

داؤد نے دل پر ہاتھ رکھ کر آنکھیں بند کی۔۔۔وہ حیرت سے اُسے دیکھنے لگی

اب تو مجھے چلے ہی جانا چاہیے۔۔۔۔

وہ مسکرا کر بے چاری شکل بنائے بولا۔۔۔اور پلکیں جھپکا کر اُسے دیکھتا باہر نکل گیا۔۔۔۔۔

فلک اُس کے رویے کو سوچ کر اپنے دل اور ہاتھ رکھے سانس لینے لگی

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

مجھے معاف کر دینا بیٹا۔۔۔۔۔۔۔اپنی ماں کو معاف کر دینا۔۔۔۔۔

اُس کے کانوں میں گونجتے الفاظ اُس کے زہن کو بے چین کرنے لگے۔۔۔۔۔۔۔۔۔دھندلا دھندلا سا منظر جہاں اُس کی ماں اُس کا چہرہ تھامے اُسے پیار کر رہی تھی۔۔۔

ریل گاڑی کی آواز۔۔۔۔۔

تیزی سے دور ہوئے منظر۔۔۔۔۔

مسافروں کی چہل پہل۔۔۔۔۔۔۔

ٹرین کا ہارن۔۔۔۔۔۔

بند آنکھوں کے پردے پر دھندلی دھندلی یادیں سفر کرنے لگی۔۔۔۔۔

نم پیشانی پر بے شمار سلوٹیں پڑی۔۔۔۔۔۔۔۔سانسیں تیزی سے لیتے ہوئے وہ ایکدم سے آنکھیں کھول کر اٹھ بیٹھا۔۔۔۔۔۔۔

سانس بے ترتیب چلنے لگی۔۔۔۔۔۔۔

سرخ آنکھوں میں بے سکونی اور اُلجھن ہمیشہ کی طرح۔۔۔۔۔۔

چہرے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے پر سکون ہونے کی کوشش کی اور بیڈ سے سر ٹکائے آنکھیں بند کرلیں

درد میں خدا کے بعد ماں یاد آتی ہے۔۔چاہے وہ دور ہو یا قریب۔۔۔۔پاس ہو یا جدا۔۔۔۔۔اچھی ہو یا بری۔۔۔۔۔۔

اُسے آج تک اس سوال کا جواب نہیں ملا تھا کے اُس کی ماں نے اُسے خود سے الگ کر کے دنیا کی بھیڑ میں تنہا کیوں چھوڑا۔۔۔۔۔۔

ایک ماں اتنی بے رحم کیسے ہو سکتی ہے جو ایک پانچ سال کے بچے کو کسی کچرے کی طرح پھینک دے۔۔۔۔۔تا کہ وہ لوگوں کے پیروں تلے کچلا جائے۔۔اُس سے اُس کا بچپن چھین لیا جائے۔۔۔

ٹرین کے اس سفر نے اسے دوسری دنیا تک پہنچایا تھا۔۔جہاں وہ ایک مشہور چور گینگ کا حصہ بن کر ساحل سے ٹونی بن گیا تھا۔۔۔۔۔

جس کا کام چوری اور چار سو بیسی تھا۔۔۔

ایک دن باہر گزرتا اور چھ دن جیل میں۔۔۔۔۔۔۔

اُسے کسی چیز سے مطلب نہیں تھا سوائے اپنے کام اور اُس کام کے بدلے معاوضہ۔۔۔۔۔۔۔

ہر روز وہی منظر وہی الفاظ وہی خواب اُسے سونے نہیں دیتے تھے۔۔۔۔

کبھی ماں کی باتیں۔۔۔ کبھی دادی کی کہانیاں۔۔۔ کبھی بچوں کے ساتھ مستی کرتے پل۔۔۔

اپنے بچپن کی دھندلی یادوں میں بھی اس نے اپنی ماں اور دادی کا چہرہ دیکھا تھا۔۔۔ نا اُسے اپنے باپ کا نام پتہ تھا نا اُس کا چہرہ یاد کرنے پر اُسے کچھ یاد آتا تھا۔۔۔

شاید اُس نے کبھی اپنے باپ کو دیکھا ہی نہیں تھا

شروع شروع میں تو اُس نے جانی کو بہت زچ کیا تھا کے اُسے اُس کی ماں سے ملائے۔۔۔ جانی ٹالتا رہتا تھا اُسے اس بات سے کوئی غرض نہیں تھی۔۔۔۔۔۔

وہ ساحل سے چوری کرواتا تھا اور بدلے میں اُسے دو وقت کا کھانا دیتا تھا۔۔۔

وہ ہر دن اس آس میں گزارتا کے شاید کبھی اُس کی ماں مل جائے۔۔۔۔۔۔۔ کبھی وہ راستے میں اُس سے ٹکرا جائے۔۔۔۔

کہیں سے ڈھونڈھتی ہوئی آجائے۔۔۔ لیکن یہ محض آس ہی تھی حقیقت نہیں۔۔۔۔

دھیرے دھیرے جانی نے اُس کی وہ آس بھی ختم کر دی تھی۔۔۔۔۔اُس کی ایک ہی ضد سے عاجز آ کر اُسے ایسے جواب دینے لگا تھا کے وہ کوئی سوال ہی نہ کر پائے۔۔۔۔۔

شروع میں تو اُسے ناجائز اور گندے خون کا مطلب سمجھ نہیں آیا۔۔۔ لیکن سمجھنے میں بہت زیادہ وقت بھی نہیں لگا۔۔۔۔۔

اور جب اپنے آپ سے سوال کیا تو جانی کی باتیں بے معنی نہیں لگی

اُس کی ماں نے اُسے الگ کیا تو ضرور وہ اُسے ساتھ رکھنا ہی نہیں چاہتی ہو گی وہ واپس گیا تو بھی اُسے دھتکار دے گی۔۔۔۔۔

ضرور وہ ایک ناجائز عمل کا نتیجہ ہے۔۔۔اُس کی ان چاہی اولاد ہے جس کو اُس نے پھینک دیا۔۔۔۔۔۔۔۔

معاشرے کے ڈر سے۔۔۔۔۔بدنامی کے ڈر سے۔۔۔یا اور کسی وجہ سے

اور اُس کی باتیں جھوٹ ہو یا سچ لیکن ساحل کے پاس اُنہیں جھٹلانے کا کوئی جواز نہیں تھا۔۔۔۔۔۔جانی سے ناخود سے۔۔۔

کچھ حادثات کی بدولت حالات اور زندگی بدل گئے تھے۔۔۔ایک دفعہ پھر قسمت کے سکے نے رخ بدلا تھا۔۔ وہ ساحل سے ساحل شیرازی بن گیا تھا۔۔۔

کا قابل افسر بن (N.I.A) چور سے این۔آئے ۔اے گیا تھا۔

اُس نے کھل کر جینا سیکھ لیا تھا۔۔۔۔۔

لیکن اِس کے وجود پر اب تک سوالیہ نشان جوں کا توں تھا وہ چاہتا تو اُس نشان کو ہٹا سکتا تھا۔۔۔۔۔وجہ معلوم کر سکتا تھا لیکن اُس نے کبھی یہ کوشش نہیں کی۔۔۔۔

اس ڈر سے کے جانی کی باتیں اور اس کے اندازِا گر سچ ہوئے تو زندگی بھر وہ سکون سے جی نہیں پائے گا۔۔۔

اُسے اپنے وجود پر سوالیہ نشان گوارہ تھا لیکن ناجائز ہونے کا سچ نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔

فون کی آواز پر اُس نے سیدھے ہو کر سرخ آنکھیں کھولیں اور تھکی تھکی سی سانس خارج کرتے ہوئے فون کان سے لگایا۔۔

Sahil here۔۔۔۔۔۔۔

سر جیکی نے سوسائیڈ کی کوشش کی ہے۔۔۔۔۔۔اسے فوراً ہاسپٹل لے جانا ہو گا۔۔

اُس کے فون اٹھاتے ہی گارڈ نے ہڑبڑی میں بتایا۔۔

کیا بکواس کر رہا ہے۔۔۔۔۔۔۔

وہ ایکدم سے سیدھا ہوا۔۔گارڈ نے اُسے بتایا کے جیکی کے ہاتھ کہیں سے بلیڈ لگ گیا تھا جس سے اُس نے اپنی کلائی کی نسیں کاٹ لی تھی۔۔۔۔

شاید اُسے اندازہ ہو گیا تھا کے وہ اب یہاں سے نہیں بچنے والا نا وہ بھاگ سکتا تھا نہ کوئی اُسے بچانے آ سکتا تھا۔۔۔۔۔۔

اور یہاں مافیا کے مطلق جاننے کے لیے اُسے بری طرح ٹارچر کیا جائیگا۔۔۔اس لیے اُس نے مرنا بہتر سمجھا

اور تم لوگ کیا سالے جھک مارنے کو بھیٹیلے اُدھر۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ غصے سے کہتا اپنے پیر کی تکلیف کو برداشت کرتا بیڈ سے اٹھا اور فون کان اور کندھے سے جوڑے شرٹ پہننے لگا

سوری سر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

گارڈ نے شرمندگی سے کہا

تیرے سوری کی ماں کی آنکھ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اگر وہ مر انا تو تو بھی مرا سمجھ لے۔۔۔۔۔۔۔۔

ڈاکٹر کو بلاؤ ادھر ہی۔۔۔۔۔۔۔۔۔اور دھیان رکھنا سالہ

ہوشیاری نا کرے کوئی۔۔۔۔۔۔

اُس نے دھمکی دیتے ہوئے کہا فون جیب میں ڈالا

جلدی جلدی جوتے پہن کر ہاتھ میں اپنے بینڈز ڈالے اور

بالوں کو ہاتھ سے ترتیب دیتا ہوا باہر نکلا۔۔۔۔

اُس نے اب تک جیکی سے صرف راگا کے بارے میں ہی جانا تھا

جب کے اُسے اندازہ تھا کے الیگل فائٹ میں شامل ہونے والے تمام غیر ملکی مافیا سے لنک کے بارے میں جیکی بہت کچھ جانتا ہو گا

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

سب پکنک پر محابلیشور گئے ہوئے تھے رابعہ بیگم کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی اس لیے وہ اُس کے ساتھ گھر ہی رکی ہوئی تھی۔۔۔

اُس کا بھی بہت دل تھا ساتھ جانے کو لیکن کالج جانا زیادہ ضروری تھا۔۔۔

کلاس میں بیٹھنے کے باوجود سارا دھیان موبائل پر تھا جہاں نین اور روما اپنی تصویریں بھیج کے اُس کا مزید دل جلا رہیں تھیں

اُس نے غصے سے فون رکھا اور لیکچر اور دھیان دینے لگی

چند سکنڈ بعد پھر میسج ٹون بجی اس دفعہ اُس کی دوستوں کا میسج تھا جنہوں نے اُسے کالج کے سیکنڈ فلور پر بنے لاسٹ کلاس روم میں بلایا تھا جو ہمیشہ بند رہتا تھا۔۔۔

جیا وجہ پوچھنے لگی تو آگے سے کوئی جواب نہیں آیا۔۔۔

لیکچر ختم ہوتے ہی وہ باہر نکلی اور سیکنڈ فلور پر بنے اُس روم تک پہنچی۔۔۔

دروازہ اندر سے بند تھا جیا نے ناک کیا تو اُس کی دوست نے تھوڑا سا دروازہ کھولا

یہاں کیا کر رہے ہو تم لوگ۔۔۔۔۔

اور مجھے یہاں کیوں بلایا۔۔۔۔۔۔

کلاس کا ٹائم ہو رہا ہے نا۔۔۔۔

وہ اُسے دیکھ کر حیرت سے بولی

اندر تو آؤ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اُس کی دوست نے اُسے اندر کھینچا اور آس پاس کا جائزہ لے کے کسی کو نہ پاتے ہوئے دروازہ بند کر دیا

وہ اندر آئی تو حیرت سے آنکھیں کھلی رہ گئی۔۔۔جہاں اُس کی تینوں سہیلیاں سگریٹ ہاتھ میں لیے ایک کے بعد ایک کش لگا رہی تھی دروازہ بند کرنے کے بعد وہ لڑکی بھی آ کر بیٹھی اور سیگریٹ لیے اُس کا دھواں اندر اُتارنے لگی

یہ یہ۔۔۔۔۔یہ کیا ہے دشا۔۔۔۔۔

کیا کر رہے ہو تم لوگ۔۔۔۔۔

وہ حیرت اور صدمے سے اُن چاروں کو دیکھنے لگی دشا نے سیگریٹ اُس کی طرف بڑھائی جیسے وہ ناسمجھی سے دیکھنے لگی

دیکھ کیا رہی ہے لے نا۔۔۔

دیشا نے مسکراتے ہوئے کہا

یہ غلط ہے۔۔۔۔ تم لوگ پلیز چلو یہاں سے کوئی دیکھ لے گا
وہ گھبرا کے سر نفی میں ہلاتی ہُوئی بولی
کسی نے اُس کی بات کو خاطر میں نہیں لیا اور اپنا کام جاری رکھا۔۔۔۔ وہ دھویں سے بھرے کمرے میں بمشکل سانسیں لیتی تاسف سے اُن لوگوں کی دیکھنے لگی

یااللہ۔۔۔۔۔ مجھے یہاں سے جانا ہے۔۔۔۔۔۔
وہ گھبرا کے جانے کو پلٹی لیکن ہادیہ نے اُسے روک لیا

یار رک تو۔۔۔۔۔۔۔
ایک بار ٹرائے تو کر۔۔۔

بہت مزا آئیگا۔۔۔۔۔

وہ اُسے راضی کرنے کی کوشش کرنے لگی جیا نے غصے سے

اُسے پیچھے کیا

بلکل نہیں۔۔۔۔اگر کسی نے دیکھ لیا نا تو سیاپا ہو جائے

گا۔۔۔

اور اگر ڈیڈ یا بھائی کو معلوم پڑا تو میری بینڈ بج جائے گی

میں جا رہی ہوں۔۔۔۔۔۔۔

وہ دونوں ہاتھ اٹھا کر بولی۔۔۔۔ جلدی سے بھاگ کے

دروازہ کھولا۔اور باہر نکلتے ہی کسی سخت چیز سے ٹکرائی۔۔۔

دھک دھک کرتے دل سے پیچھے ہو کر دیکھا تو سامنے کھڑے شخص کو دیکھ کر آنکھیں دو گنی ہو گئی اور سانسیں رک گئی

شش۔۔۔شاد سر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اُس نے پتھریلے تاثرات سے خود کو گھورتے پرفیسر شاد ابراہیم کو دیکھ کر اٹکتی سانسوں سے کہا۔۔۔

ساری لڑکیاں ہڑبڑا کر اٹھ کھڑی ہوئی

کیا ہو رہا ہے یہاں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

شاد نے اُن کا کارنامہ دیکھنے کے بعد سرد لہجے میں پوچھا۔۔۔

سب کی سب ایک دوسرے کو دیکھنے لگی۔۔جب کے جیا تو جیسے پتھر کی ہو گئی تھی۔۔۔

وہ اُسے سائیڈ پر کرتا آگے بڑھا اور وہاں موجود سگریٹ اٹھا کر ایک نظر اُن سب ڈالی۔۔۔۔۔سب کا دل کیا کے غائب ہو جائے

You all-----in the class room now

اُس نے سنجیدگی سے کہا اور خود باہر نکلا

سر سر۔۔۔پلیز سر۔۔۔۔۔۔

جیا نے اُسے روکنا چاہا لیکن وہ اُس کی کوئی دلیل سننے کے موڈ میں نہیں تھا اُس کا بازو پکڑے اُسے اپنے ساتھ کھینچتا نیچے لے گیا پیچھے کھڑی ساری لڑکیاں بھی گھبرا کر اُس کے پیچھے چلنے لگیں

سر پلیز۔۔۔۔۔میں نے کچھ نہیں کیا ہے۔۔۔۔۔

I was just going to the class ---

I m sorry sir------- please sir

وہ روتی ہوئی اُسے صفائی دینے لگی۔۔۔۔

یہ بات اُس کے گھر تک پہنچ گئی تو کیا ہوگا یہ سوچ کر ہی اُس کا دل گھبرانے لگا حلانکہ اُس کی کوئی غلطی بھی نہیں تھی لیکن وہ جانتی تھی اب آسانی سے چھوٹ نہیں ملے گی

کیوں کہ پروفیسر شاد ابراہیم نے اُنہیں رنگے ہاتھوں پکڑا تھا

Attention everyone-------

اُس نے کلاس روم میں آکر اُسے چھوڑا اور پانچوں کو ایک طرف کھڑے ہونے کا اشارہ کرتے ہوئے سب کو متوجہ کیا--

وہ پانچوں سر جھکائے ایک لائن میں کھڑی ہوگئی

آج ہمارے درمیان کچھ بہت ہی ذہین اور اکسٹرا ٹیلنٹڈ ہستیاں موجود ہے-----

جو تعلیم کے ساتھ دوسرے بھی کئیں ہنر جانتی ہے---

میں آج ان سب سے آپ کو ملوانا چاہتا ہوں تاکہ آپ بھی

اُن کچھ سیکھیں۔۔۔۔

اُس کے طرزِ مخاطب سے ہی سب سمجھ گئے کے پھر کسی کی

شامت آئی ہے

ان کے ماں باپ نے تو یہاں صرف پڑھنے بھیجا ہے لیکن ان

ذہین لڑکیوں نے صرف کتابی علم نہیں بلکہ سیگریٹ نوشی کی

بھی کلاسز لینی شروع کی ہے۔۔۔

تاکہ اپنے ماں باپ کا سر فخر سے بلند کر سکے۔۔

اُس نے اُن پانچوں کی تعریف کرتے ہوئے اُنہیں مزید سر

جھکانے پر مجبور کیا۔۔۔۔

پوری کلاس مزے لے کر ہنسنے لگی

اب اتنا بہترین ہنر اگر یہ ہم سب کے ساتھ بھی بانٹیں تو کتنا اچھا ہو گا۔۔۔۔۔۔۔۔ہے نہ

شاد نے پوری کلاس سے پوچھا جس پر سب نے جوش سے یس سر کہا

چلیئے۔۔۔۔۔۔آپ سب اپنا مشغلہ یہاں دوہرائیں۔۔۔۔

اپنے دوستوں کے ساتھ اپنا ٹیلنٹ شیئر کرے۔۔۔۔

شاد نے سگریٹ جلا کر ایک ایک کر کے اُن سب کے ہاتھ میں تھمائی جیا کے ہاتھ کانپنے لگے

Come on friends lets give them a big round of applause------

شاد نے تالی بجائے ہوئے کہا سب ہنسنے لگے اپنی اتنی بے عزتی پر اُن سب کو اپنی غلطی کا احساس ہوا

I said now------

وہ اتنی زور سے بولا کے سب نے ہڑبڑا کر سگریٹ منہ سے لگائی سوائے جیا کے------

پوری کلاس ہنس کے مزے لے رہی تھی

مس جیا---------شرمانے کی ضرورت نہیں ہے-----

اگر آپ کے مطابق یہ غلط کام ہے تو آپ کو کرنا نہیں چاہیے

تھا۔۔۔

اور اگر غلط نہیں ہے تو سب کے سامنے کیسی

شرم۔۔۔۔شروع ہو جائیں

اُس نے ہاتھ باندھتے ہوئے کہا جیا نے سر اٹھا کر روتی

آنکھوں سے اُسے دیکھا

سر میں نہیں کچھ نہیں کیا۔۔۔۔آئے سویر۔۔۔۔۔۔

میں نے ان لوگوں کو بھی منع کیا تھا۔۔۔

پلیز سر۔۔۔۔۔۔مجھے معاف کر دیجئے۔۔۔

وہ روتے ہوئے صفائی دینے لگی

مس جیا۔۔۔۔ سزا سب کی برابر ہوتی

ہے۔۔۔۔۔۔اسموک۔۔۔۔۔۔

اُس نے غصے سے کہا اور اُسے سخت نظروں سے دیکھتے

سگریٹ کی طرف اشارہ دکھایا۔۔۔

وہ مجبوراً لرزتے ہاتھوں سے سگرٹ لبوں تک لے گئی۔۔۔۔

ہلکی سی سانس اندر لیتے ہی اُس کا دم بری طرح گھٹا اور وہ

زوروں سے کھانسنے لگی جس پر سب کی ہنسی تیز ہوئی

یہ آپ لوگوں کی پہلی اور آخری غلطی تھی۔۔۔

آئندہ اگر اس کالج میں کسی نے بھی ایسی کوئی حرکت کی تو یہی

چیز آپ کے پرنٹس کے سامنے ہوگی۔۔۔۔۔۔

Get out--------

وہ غصے سے ایک ایک کو دیکھتا جتا کر بولا سب سے پہلے جیا سگریٹ پھینک کر بھاگتی ہوئی کلاس روم سے باہر نکلی۔۔۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔ

وہ روتی ہوئی گھر پہنچی اور اندر داخل ہونے سے پہلے ہی اپنے آنسو مٹا کر خود کو نارمل کرنے کی کوشش کی۔۔۔
لیکن اپنی اتنی انسلٹ ہونے پر جہاں دکھ تھا وہیں شاد پر بے حد غصّہ بھی تھا

وہ تیزی سے اندر جاتے جاتے راہداری میں ساحل سے ٹکرائی۔۔۔۔۔وہ ہڑبڑا کر پیچھے ہوا۔۔۔جیا کو دیکھا تو اُس کا چہرہ آنکھیں بدلے ہوئے تھے۔۔۔

کیا کر کے آئی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔کیا ہوا ہے تجھے۔۔۔۔۔۔

وہ اُسے غور سے دیکھتا پوچھنے لگا جس پر جیا پھٹ پڑی

یو ایڈیٹ۔۔۔۔جنگلی۔۔۔۔۔۔تم سے کتنی بار کہا ہے کے میرے راستے میں مت آیا کرو۔۔۔۔۔مجھ سے بات کرنے کی کوشش مت کیا کرو۔۔۔۔۔تمہیں سمجھ کیوں نہیں آتی۔۔۔۔۔۔بلڈی ہیل

وہ غصے سے چینخ پڑی لیکن ساحل کو اندازہ ہوا کے وہ رو رہی ہے تو غصّہ ہونے کی بجائے پریشان ہوا

کسی نے کچھ کہا تجھ سے۔۔۔۔۔۔۔

اُس نے نرمی سے پوچھا لیکن جیا کے دِماغ پر تو پہلے ہی غصّہ سوار تھا

۔کتنے ڈھیٹ اور بے شرم ہو تم۔۔۔۔۔۔۔۔

اتنی بے عزتی کرنے پر بھی باز نہیں آتے۔۔۔۔

آوارہ کتے بھی تم سے بہتر ہوتے ہے۔۔۔

اُنہیں بھی ایک بار جھڑک دو تو دوبارہ راستے میں نہیں آتے۔۔۔

تم تو اُن سے بھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ شاد کا سارا غصہ ساحل پر نکال گئی

جیا۔۔۔۔۔۔۔۔

ایکدم سے اُس کا ہاتھ اٹھا لیکن جیا کے چہرے تک پہنچنے سے پہلے ہی روک کر اُسے غصے سے گھورتا باہر نکل گیا۔۔۔

وہ دونوں ہاتھ چہرے پر رکھے رونے لگی۔۔۔۔۔۔

دل کیا اپنے آس پاس سب کچھ ختم کر دے

ΔΔ\ΔΔΔΔΔ

فلک تمہیں سکندر کے سامنے بلکل بھی گھبرانا نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔پوری ہمت اور بنا ڈرے کورٹ کے سامنے بیان دینا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

اُس نے گاڑی ڈرائیو کرتے ہوئے فلک کو سمجھایا اُس کی جانب دیکھا تو وہ کسی اور ہی دنیا میں گم تھی وہ فوراً سمجھ گیا کے ابھی سے وہ ڈر رہی ہے۔۔۔شاید اس ڈر سے کے عدالت میں پھر کوئی اُلٹے سیدھے سوال نا پوچھے جائیں

فلک۔۔۔۔۔۔۔

اُس نے اونچی آواز میں پکارا تو وہ چونکتی ہڑبڑا کر اُسے دیکھنے لگی۔۔۔

کیا پریشانی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

داؤد نے پیشانی پر بل ڈالے اُسے دیکھا وہ بغیر جواب دیے چہرہ پھیر گئی

تمہاری اماں سے تمہاری شکایت کروں گا کے تم اپنے شوہر کی عزت نہیں کرتی۔۔۔۔ کسی بات کو اہمیت نہیں دیتی۔۔۔۔

داؤد نے اُسے خطرناک دھمکی دے ڈالی جس پر وہ حیرت اور پریشانی سے اُسے دیکھنے لگی

میں نے کہا تھا نا گھبرانے کی اجازت نہیں ہے

تمہیں۔۔۔۔داؤد نے ابرو اٹھا کر اُسے گھورا۔۔۔وہ محض

سر جھکا گئی

اچھا آج تم نے وہ نہیں کہا۔۔۔۔۔۔۔

وہ مسکراتی آنکھوں سے سامنے دیکھ کر ڈرائیو کرنے لگا

فلک نے اُس کی جانب دیکھا

وہی جو تمہیں مجھے بلانا ہے۔۔۔۔۔۔

داؤد نے ایک نظر اُس کی جانب دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا

فلک اب بھی خاموش دوبارہ سامنے دیکھنے لگی۔۔اُسے پڑھنا

نہیں آتا تھا لیکن پتہ نہیں کیوں اُسے لگ رہا تھا داؤد اُسے جو

بلانے کو کہہ رہا ہے اُس کا مطلب اُس کے بتائے گئے مطلب سے کچھ الگ ہے۔۔۔۔۔۔اُس کی معنی نگاہوں سے تو یہی لگتا تھا کے وہ اُس کے ان پڑھ ہونے کا فائدہ اٹھا کر اُس سے کچھ اور بلوا رہا ہے

اب تو پکا میں تمہاری امی سے تمہاری شکایت کروں گا۔۔۔

وہ اُس کے خاموش رہنے پر مصنوعی خفگی سے بولا وہ گھبرا گئی

مائے لو۔۔۔۔۔۔۔

ہڑ بڑا کر ایک ہی جسٹ میں اُس کی فرمائش پوری کر دی وہ دلکشی سے مسکرایا

Yes my love-------

جان لٹاتی نظروں سے اُسے دیکھا وہ سٹپٹا کر منہ پھیر گئی۔۔داؤد مسکرا کر گاڑی چلانے لگا

کورٹ پہنچتے ہی اُسے بے شمار باتیں یاد آنے لگی۔۔۔۔ایسے سوال جنہیں سوچ کر اُس کا دل لرز اُٹھا۔۔۔

وہ خوفزدہ نظروں سے اُس عمارت کو دیکھنے لگی داؤد نے اس کی طرف کا دروازہ کھولا

باہر آؤ-----------

اُسے پکار کر اُس کی طرف ہاتھ بڑھا یا وہ اُس کا ہاتھ پکڑے باہر نکلی-----

سر ہیئر نگ کا وقت ہو گیا ہے لیکن نیہا میم ابھی تک نہیں آئی

وہاں کھڑے نیہا کے اسسٹنٹ نے پریشانی سے اُسے بتایا تو وہ فون نکال کر نیہا کو کال ملانے لگا

کئی بار کال کرنے کے بعد بھی اُس نے فون نہیں اٹھایا تو دوڑی کو پریشانی نے آن گھیرا

کیا حال ہے میرے سر کار کے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ سر جھکائے ایک جگہ کھڑی تھی جب سکندر کی آواز پر اُس کے بدن میں بجلی کوند گئی۔۔۔اُس نے سر اٹھا کر اُسے دیکھا جو پولیس کی وین سے نکل کر اُس کی طرف آ رہا تھا۔فلک نے گلا

تر کرتے ہوئے اپنے ڈوپٹے کے کونے کو مُٹھی میں

جکڑا۔۔۔

داؤد اُس سے فاصلے پر کھڑا فون میں لگا ہوا تھا۔۔

افف یہ آنکھیں اور ان میں اپنا خوف کتنا سکون دیتا ہے سکندر

کو۔۔۔۔ تمہیں اندازہ بھی نہیں۔۔۔۔۔۔

وہ آگے بڑھا اُس کی آنکھوں میں دیکھنے لگا جہاں اب بھی وہی

خوف وہی لرزش تھی

فلک کی اُس کے یوں دیکھنے سے سانس رکنے لگی۔۔۔

کب تک یہ کھیل چلتا رہیگا۔۔۔۔۔۔۔۔اب میں بور ہو چکا

ہوں یار۔۔۔۔آخر میں تو تمہیں میرے پاس ہی آنا

ہے۔۔۔۔۔۔کیوں اِنتظار کی گھڑیاں بڑھا کر اپنی معصوم جان پر ستم کروانا چاہتی ہو۔۔۔۔

وہ اُس کے ڈوپٹے کے حالے میں دمکتے چہرے کو آنکھوں میں اتارتے ہوا بولا۔فلک کو اپنا کھڑے ہونا مشکل لگنے لگا۔۔۔

۔۔۔۔تمہارے خواب اور ارادے ضایع نہیں جائیں گے سکندر۔۔۔ان دونوں کے ساتھ آرام سے زندگی گزارنا جیل کی چار دیواری میں۔۔۔۔موت کا وقت آنے تک۔۔۔۔۔

داؤد وہاں آکر فلک کے ساتھ کھڑا ہوا تو فلک کی جان میں جان آئی اُس نے بلکل غیر محسوس انداز میں داؤد کا بازو تھاما

مر گئے مجھے مارنے والے۔۔۔۔۔۔۔۔۔میری جان گواہ ہے اس بات کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سکندر ہنسا اُس کی ہنسی میں کتنی وحشت تھی صرف فلک جانتی تھی۔۔۔بھیگی آنکھوں سے زمین کو تکتی وہ بے ترتیب سانسیں لینے لگی۔۔۔اُس کی سخت ہوتی گرفت سے ناخن داؤد کے بازو میں چبھنے لگے جس پر وہ فلک کی طرف متوجہ ہوا

فلک۔۔۔۔۔۔۔

داؤد نے اُس کا چہرہ تھام کر اوپر کیا۔۔۔ سکندر کو اُس کی یہ گھبراہٹ مزا دینے لگی

تمہیں اس سے ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

میری طرف دیکھو فلک۔۔۔۔۔ فلک

۔داؤد نے اُس کے چہرے کو جھٹکے سے اوپر کیے اُسے نظریں اٹھانے اور مجبور کیا

تم جتنا ڈرو گی اتنا وہ ڈرائے گا تمہیں۔۔۔

تمہیں اُس کی یہ کوشش ناکام کرنی ہے۔۔

اس کے آگے تمہاری نظر جھکی تو داؤد کا سر نیچا ہو جائے گا۔۔۔

داؤد اُس کی بھیگی آنکھوں میں دیکھتا ہوا سخت لہجے میں بولا۔۔۔۔۔

دیکھو اس کی طرف اور کہو کے تم اُس سے نہیں ڈرتی۔۔۔۔۔ داؤد نے سکندر کو نفرت سے دیکھتے ہوئے کہا۔۔ لیکن اُس کے چہرہ سکندر کی طرف کرنے کے بعد فلک صرف گھبرا کر سکندر کو دیکھ رہی تھی

فلک میں کیا کہہ رہا ہوں سنا تم نے۔۔۔۔۔
داؤد نے اُس کے بازو پکڑے اُسے جنجھوڑا۔۔۔ سکندر ہنس رہا تھا

دیکھو اُس کی آنکھوں میں اور بولو کے تم اُس سے نہیں ڈرتی۔۔۔۔۔ بولو

وہ غصے سے بولا فلک اُس کے اس انداز پر گھبرا گئی

م میں۔۔۔۔ میں تم سے نہیں ڈرتی۔۔۔۔۔۔

اُس نے داؤد کے کہنے پر عمل کیا لیکن سکندر کو اُس کے لرزتے لبوں کی ہمت اور آنکھوں کے خوف کا امتزاج مزا دینے لگا

بتاؤ اُسے کے تم اپنے ساتھ ہوئے ہر ظلم کا حساب لو گی۔۔۔۔ تم اُسے اُس کے کیے کی سزا دو گی۔۔۔۔۔

داؤد نے اُس کے چہرے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔۔۔وہ سکندر کے مسکرانے پر اندر ہی اندر کانپ رہی تھی کیوں کے جب بھی وہ مسکراتا تھا فلک برباد ہوتی تھی

فلک اگر تم نے آج ہمت نہیں دکھائی تو میں کبھی تمہارا ساتھ نہیں دوں گا۔۔۔

داؤد نے اُس کی نظروں کا رخ اپنی جانب کرتے ہوئے خفگی سے کہا۔۔۔۔لیکن وہ اب بھی خوفزدہ سی زمین کو دیکھ رہی تھی

داؤد نے اُس کے چہرے سے ہاتھ ہٹایا تو فلک نے ایکدم سے اُسے دیکھا۔۔۔وہ خفا نظروں سے اُسے دیکھا دو قدم پیچھے ہوا اور پلٹ کر وہاں سے جانے لگا

مائے لوو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

فلک نے سانس رکے گھبراکراُسے پکارا۔۔۔۔۔

داؤد کا دل اُس لمحے رک گیا۔۔۔۔۔جب کے سکندر تو فلک

کے یوں پکارنے پر حیرت سے بے ہوش ہوتے ہوتے بچا

Yes my love..........

داود نے پلٹ کر محبت بھی لہجے نے اُسے جواب

دیا۔۔۔سکندر کی مسکراہٹ اب پریشانی میں بدل گئی

مجھے چھوڑ کر مت جائیے۔۔۔۔۔۔

وہ روتے ہوئے بولی داؤد مسکرا کر اُسے دیکھتا اُس کے قریب آیا

تمہیں چھوڑنے کے لیے تھوڑی اپنا بنایا ہے۔۔۔۔ لیکن اگر تمہیں اتنا بھروسہ نہیں کے میرے ہوتے تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا تو میرے ساتھ ہونے کا کیا فائدہ۔۔۔۔۔۔
تمہیں اپنے دشمن کے آگے مضبوط ہونا ہو گا فلک اب تم فلک نہیں۔۔۔۔ فلک داؤد ہو۔۔۔

اُس نے فلک کا چہرہ تھامے اُسے سمجھایا جب کے اُس کے آخری الفاظ سکندر کی سماعتوں پر بم کی طرح گرے اور اُس کا دِماغ سن ہو گیا۔۔۔

دوادا نے فلک کے آنسو صاف کیے اور اُسے اپنے ساتھ لگائے وہاں سے جانے لگا لیکن ایکدم ہی دھیان سکندر کی طرف گیا جو حیرت سے سن کھڑا تھا

ارے ہاں۔۔۔۔۔۔۔۔ تم نے ہمیں ہماری شادی کی مبارک باد نہیں دی۔۔۔۔۔۔ دشمنی الگ بات ہے لیکن اتنی فرمیلٹی تو کرنی چاہیے نہ۔۔۔۔۔

وہ ہنستے ہوئے کہتا سکندر کا خون جلانے لگا۔۔۔۔ جب کے فلک بس وہاں سے غائب ہو جانا چاہتی تھی

یہ تم نے اچھا نہیں کیا۔۔۔۔۔۔۔ اگر تم سوچتی ہو کے یہ جان کر میں پیچھے ہٹ جاؤں گا تو تم غلط ہو۔۔۔۔۔۔۔

مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا کے تمہارا اس سے کیا رشتا ہے۔

تم ہمیشہ سے ہمیشہ تک صرف سکندر کی ملکیت ہو۔۔۔۔

بس اس آدمی کی موت تم نے میرے ہاتھ میں لکھ دی

ہے۔۔۔

سکندر غصے سے فلک کو دیکھتا ہوا بولا اور اندر چلا گیا داؤد نے

اُس کے غصّے پر سر جھٹکا جب کے فلک اب داؤد کے لیے

پریشان ہو چکی تھی

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

https://wa.me/923444499420

وہ جلد بازی میں وہاں پہنچا لیکن تب تک جیکی دم توڑ چکا تھا۔۔۔۔۔ساحل کے آنے سے پہلے ہی ڈاکٹر اُس کی موت کی اطلاع دے کے جا چکا تھا۔۔۔۔۔۔

دونوں گارڈز اُسے دیکھ کر سر جھکائے کھڑے تھے۔۔۔۔۔اُس نے خود جیکی کی نبض چیک کر کے کنفرم کیا اور پھر غصے سے اُس کی کلائی جھٹک کر اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔
ایک تو جیا سے ہوئی بے عزتی اُس پر جیکی کی موت۔۔۔۔
غصّہ اور ضبط چہرے سے ظاہر ہو رہا تھا۔۔

سٹی ہاسپٹل لے کے جاؤ اس کو۔۔۔۔۔۔۔

وہ نہایت سنجیدگی سے بولا گارڈز نے حیرت سے اُسے دیکھا کے مرنے کے بعد اُسے ہاسپٹل کیوں لے جانا تھا۔۔

لیکن سر۔۔۔۔۔۔

ایک نے اپنی اُلجھن دور کرنے کی کوشش کی لیکن اُس نے

ایکدم سے ایسے دیکھا کے وہ جہاں کا وہیں چُپ ہو گیا۔۔

یس سر۔۔۔۔۔۔۔

وہ دونوں ایکدم سے سیدھے ہوئے اور اُس کے آرڈر پر عمل

کرنے لگے۔۔۔۔۔۔ایک تو وہ سیریس ہوتا نہیں تھا اور ہوا تو

حد سے زیادہ ہوتا تھا۔۔۔

گارڈز جیکی کی لاش کو اٹھا کر باہر لے جانے لگے اُس نے اپنا

فون نکال کر اُس کر نمبر ڈائل کرتے ہوئے کان سے لگایا

آج کی بریکنگ نیوز۔۔۔۔ جیکی پولیس کے ہاتھ لگ گیا ہے۔۔۔۔ابھی وہ سٹی ہاسپٹل میں ہے۔۔۔۔اور بہت جلد پولیس اُس سے الٹی کروالے گی۔۔۔۔۔۔۔

اُس نے فون آن ہوتے ہی سنجید گی سے بتایا

Ok boss--------

دوسری جانب سے جواب سن کر اُس نے فون کان سے ہٹایا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

سکندر نے طنز کرتی نگاہوں سے فلک کی جانب دیکھا۔۔
اُس کے لبوں کی زہریلی مسکراہٹ اُس کی فتح کی گواہ تھی۔۔

وہ کیس جیت گیا تھا اور اس جیت کا غرور اُس کے چہرے سے نظر آرہا تھا۔۔۔۔۔
فلک سر جھکائے بیٹھی تھی دل ناامید ہو گیا تھا کے اگر اب بھی ہار ہی ملی ہے تو شاید انصاف ملنا قسمت میں ہی نہیں۔۔۔
شاید خدا بھی سکندر کا ساتھ دے رہا ہے

نیہا غیر حاضر تھی۔۔۔ داؤد نے بہت کوشش کی لیکن نا اُس سے رابطہ ہو سکا نہ اُس کے غائب ہونے کی وجہ معلوم ہوئی۔۔۔۔ اُس نے عدالت میں کئی بارِ انتظار کے لیے وقت

مانگا لیکن جب وہ موقع بھی ختم ہو گیا تو عدالت نے اپنا فیصلہ سکندر کے حق میں سنا دیا۔۔۔۔۔جج پہلے ہی اس موقع کی تلاش میں تھا کے وہ سکندر کو بری کر سکے اور کوئی سوال نا اٹھے۔۔۔۔۔اور نیہا نے اُسے یہ موقع دے دیا تھا۔۔۔

اُس نے نیہا کی غیر حاضری کو فلک کے خلاف استعمال کر کے سکندر کو کیس سے بری کر دیا تھا۔۔۔۔

بہادر شاہ نے موچھوں کو تاؤ دیتے ہوئے داؤد کی جانب دیکھا جو ضبط سے سرخ ہوتی آنکھوں میں نفرت لیے بیٹھا تھا۔۔۔

اُسے ایک پل لگا سمجھنے میں کے وہ جج سکندر کا خریدا ہوا ہے۔۔۔ لیکن اُس نے کوئی ترک نہیں اٹھایا کیوں کے وہ

جانتا تھا اپنے وکیل کی غیر موجودگی میں اُس کی کوئی بات کا فائدہ نہیں ہوگا۔۔۔اس لیے وہ خاموش بیٹھا رہا

اب کیا ہوگا۔۔۔۔۔۔۔۔

اُس نے داؤد کی جانب دیکھتے ہوئے پریشانی سے کہا۔

وہ لوگ گھر جانے کے لیے نکلے تھے اور داؤد خاموشی سے ڈرائیو کر رہا تھا۔۔۔اُسے فلک کو گھر ڈراپ کر کے سب سے پہلے نیہا سے جواب مانگنا تھا جس نے اُنہیں عین وقت پر دھوکہ دیا تھا

وہی ہوگا جو سکندر کے ساتھ ہونا چاہیے

اُس نے سنجیدگی سے کہا

لیکن عدالت تو اُسے آزاد کر چکی ہے۔۔۔۔

فلک نے نا سمجھی سے پوچھا

آج کورٹ میں بھلے وہ چھوٹ گیا ہو لیکن ہمارے پاس اب بھی موقع ہے۔۔۔اب ہم ہائے کورٹ میں اپیل کریں گے۔۔۔۔اور اگر نوبت آئی تو میں سپریم کورٹ تک جاؤں گا لیکن سکندر کو اُس کی سزا ضرور ملے گی۔۔۔۔۔۔۔۔وہ زیادہ دن اپنے انجام سے بھاگ نہیں پائے گا

وہ ڈرائیو کرتے ہوئے اسے اپنا ارادہ بتا رہا تھا فلک حیران بھی تھی اور ڈر بھی تھا کے وہ سکندر کے خلاف یوں ہی کھڑا رہا تو سکندر اُس کی جان کا دشمن بن جائے گا ارحم کی۔ طرح

مجھے ڈر لگ رہا ہے۔۔۔۔۔۔اگر۔۔۔اُس نے آپ کو کچھ کر دیا تو۔۔۔۔۔

اُس نے جھجھکتے ہوئے اپنا خدشہ بیان کیا۔۔۔۔داؤد نے گاڑی سلو کرتے ہوئے اُس کی جانب دیکھا۔۔۔۔

اتنی ٹینشن میں یہ بات کہہ کر تم نے میرے دل کو خوش کر دیا فلک۔۔۔۔۔ تمہیں میری اتنی فکر ہے تو میں خود کو کوئی نقصان نہیں ہونے دوں گا۔۔

وہ اُس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے محبت سے بولا فلک گھبرا کر چہرہ سامنے کر گئی وہ مسکر کر ڈرائیو کرنے لگا

تمہیں سکندر کی دھمکیوں سے ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔۔وہ کمزروں پر اپنی طاقت آزما کر خود کو بہت بہادر سمجھنے لگا ہے۔۔۔۔۔میں بہت جلد اُس کا غرور توڑ دوں گا۔۔۔۔۔

اُس نے فلک کو تسلی دیتے ہوئے کہا وہ خاموشی سے سامنے دیکھتی خدا سے اُس کی حفاظت کی دعاء مانگنے لگی

وہ لوگ گھر پہنچے تو سب بے صبری سے اُن کے اور عدالت کے فیصلے کے منتظر تھے۔۔۔

اور جب اُس نے ہارنے کی خبر سنائی تو سناٹا چھا گیا۔۔۔

مایوسی پھیل گئی۔۔۔۔۔

اب ہم فلک کا کیس ممبئ ہائی کورٹ میں لڑیں گے۔۔۔۔۔۔۔

اس نے ساکت بیٹھے رحمت کی جانب دیکھتے ہوئے کہا اُنہوں نے صرف سر ہلا دیا

مجھے آج ہی ممبئ نکلنا ہے اور میں چاہتا ہوں فلک بھی میرے ساتھ چلے۔۔۔۔۔۔

اُس نے سر جھکائے اپنے دل کی بات کہی تو فلک نے حیرت سے اُسے دیکھا۔۔۔۔۔اماں اور رحمت بھی اُسے دیکھنے لگے

فلک میرے ساتھ ہو گی تو مجھے اطمینان رہے گا ۔۔۔۔۔ سکندر کا کوئی بھروسہ نہیں ہے ۔۔ میں کوئی رسک نہیں لینا چاہتا ۔۔۔

وہ اُن سب کی حیرانی محسوس کر کے وجہ بتانے لگا ۔۔

اور آپ بلکل بھی ٹینشن مت لیجئے گا میں نے یہاں آپ سب کے پروٹیکشن کا پورا انتظام کر دیا ہے ۔۔۔۔۔ گارڈز پوری سیکورٹی دیں گے آپ لوگوں کو ۔۔۔۔۔ سکندر کا اس گھر کے قریب بھی آنا مشکل ہے ۔۔۔۔۔۔۔

اُس نے ایک نظر فلک کو ۔ دیکھا جو پریشان کھڑی تھی شاید اُس کے ساتھ جانے کے خیال سے ۔۔ لیکن وہ فیصلہ کر چکا تھا

اب فلک کو ایک لمحے کے لیے بھی خود سے دور نہیں رکھے گا۔۔۔اُسے جلد سے جلد اپنے گھر میں بھی فلک کی جگہ بنانی تھی

تمہارے آنے کے بعد سے ہمیں اس سب کے فکر نہیں ہے بیٹا۔۔۔۔۔اور فلک اب تمہاری امانت ہے اس لیے ہمیں تمہارے کسی فیصلے سے اعتراض نہیں لیکن بس ایک پریشانی ہے۔۔۔

تم نے بنا اپنے گھر والوں کو بتائے فلک سے نکاح تو کر لیا۔۔۔ لیکن کیا وہ لوگ سب جاننے کے بعد اسے قبول کریں گے۔۔

رحمت نے اُس کے سامنے اپنا خدشہ ظاہر کیا۔۔۔

داؤد خود بھی اس سوال کا جواب نہیں جانتا تھا۔۔

کیا ہو گا جب اچانک سب کو یہ بات معلوم ہو گی۔۔۔

عبّاس صاحب کو تو شاید وہ سمجھا لے لیکن رابعہ بیگم

زینب۔۔اور نین۔۔۔۔

میرے مام ڈیڈ مجھ سے بہت پیار کرتے ہیں اور مجھے پورا یقین

ہے وہ میری خوشی کے آگے ان بے معنی باتوں کو اہمیت نہیں

دیں گے۔۔۔۔۔۔

آپ بلکل فکر مت کیجئے۔۔۔۔۔۔میں فلک کو کوئی پرابلم

نہیں ہونے دوں گا۔۔۔۔۔

اُس نے اُن کے ساتھ خود بھی یقین دلانا چاہا اُس کی آخری بات پر رحمت نے مسکراتے ہوئے سر ہلایا

وہ وہاں سے اٹھ کر اپنے کمرے میں آگئی۔۔۔۔

اُسے تو لگا تھا کے آج اُس کیس کے ساتھ اُس کے اور داؤد کے رشتے کا فیصلہ بھی ہو جائیگا۔۔۔

اُسے یقین تھا کے داؤد نے صرف اُس سے ہمدردی میں آکر شادی کی ہے اور کیس ختم ہوتے ہی جب سکندر کا خطرہ ٹل جائے گا وہ اسے اس رشتے سے آزاد کر دے گا

لیکن داؤد اُسے اپنے ساتھ لے جانا چاہتا تھا

وہ اُلجھن میں تھی کے کیوں وہ دنیا کے سامنے اُسے اپنی بیوی کی حیثیت دے کر اپنا مذاق بنانا چاہتا ہے۔۔۔

وہ داؤد کو سمجھ نہیں پا رہی تھی۔۔۔۔۔

آپی۔۔۔۔۔۔۔۔کہتے ہے نا بہت اچھا ہونے سے پہلے بہت برا ہوتا ہے۔۔۔۔۔شاید اللہ نے داؤد بھائی جیسے انسان کا ساتھ دے کر آپ کی ساری آزمائشوں کا صلہ دے دیا ہے۔۔۔۔
شمع اُسے اپنی سوچ میں غرق دیکھ کر اُس کے قریب بیٹھتی ہوئی بولی۔۔۔۔فلک نے چونک کر اُسے دیکھا

کیا سوچ رہی ہو۔۔۔۔۔
شمع نے مسکرا کر اسکے چہرے پر ہاتھ رکھا

۔اگر وہ میری آزمائشوں کا صلہ ہے تو میں اُن کے کس گناہ کی سزا میں ملی ہوں اُنہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اُس نے شمع کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔۔ شمع نے سر نفی میں ہلایا۔۔

میں کسی کے قابل نہیں ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میں صرف ایک بوجھ ہوں۔جِسے کوئی بھی زیادہ دِن برداشت نہیں کر سکتا۔۔۔

فلک نے بکھرے ہوئے لہجے میں کہا اُس کی آنکھ سے آنسو ٹوٹ کر گرا

وہ تم سے محبت کرتے ہیں۔۔۔۔۔۔

شمع نے اُس کے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا

وہ صرف اچھے انسان ہے اس لیے ہمدردی میں اتنا غلط فیصلہ لے لیا۔۔۔۔۔بہت جلد وہ اس فیصلے پر پچھتا کر اپنی بھول سدھار لیں گے۔۔۔۔۔۔۔

تم پریشان مت ہو۔۔۔اس بار مجھے کوئی فرق نہیں پڑے گا۔۔۔کیوں کے میں کوئی امید نہیں لگاؤں گی ۔۔بلکہ پہلے سے تیار رہوں گی۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ سر جھکائے ہوئے رک رک کر بولی۔۔۔۔۔۔ شمع کی زبان تالو سے لگ گئی اُس کی آنکھیں بھی بھیگنے لگی۔۔۔۔۔ایک پل کو اُس کے دل میں بھی خیال آیا کے اگر سچ میں ایسا ہو جائے تو کیا ہو گا۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔مائے لوو کا مطلب کیا ہے۔۔۔۔۔۔۔

اچانک ہی وہ شمع کی طرف دیکھ کر پوچھنے لگی تو شمع جی بھر کے حیران ہوئی

تم کو یہ کس نے کہا۔۔۔۔

اُس نے مسکراہٹ چھپا کر پوچھا وہ نظریں جھکا گئی

وہ کہتے ہیں اُن کے یہاں سب لڑکیاں اپنے شوہر کو یہی کہہ کر بلاتی ہے۔۔۔۔۔۔

اُس نے ہچکچاتے ہوئے داؤد کا ذکر کیا شمع نے داؤد کو دِل ہی دل میں داد دی ساتھ ہی اپنی بہن کی معصومیت پر جی بھر کر پیار آیا

ہاں تو سچ کہا اُنہوں نے۔۔۔۔اس کا مطلب ہوتا ہے۔۔۔

نیک انسان

شمع نے ہنسی روک کر کہا۔۔

لیکن اِنہوں نے تو کچھ اور مطلب بتایا تھا۔

فلک پریشان ہو کر اُسے دیکھنے لگی

ایک لفظ کے بہت سارے مطلب ہوتے ہیں آپی۔۔۔۔۔

بس تم اُنہوں نے جو کہا وہ۔ کرو۔۔

کم سے کم خدا کی دیے اس تحفے سے منہ مت موڑو۔۔۔۔۔

اگر اُمید نہیں لگانی تو مت لگاو۔۔۔۔ لیکن جب تک وہ

مہرباں ہے تم بھی ساتھ دے کر وفا نبھاؤ۔۔۔۔۔

شمع نے محبت سے اُس کے ساتھ لگتے ہوئے کہا۔۔۔۔

ایک پل کو جو خیال پریشان کرنے آیا تھا اب وہ بھی ختم ہو

گیا۔۔ داؤد واقعی اُس کی آزمائشوں کا صلہ تھا

ΔΔΔΔΔΔ

اس نے ڈور بیل بجائی تو نیہا نے دروازہ کھولا اُسے دیکھ کر ایک پل کو حیران ہوئی اور فوراً نظریں چرا کر اُسے اندر آنے کی جگہ دی

کورٹ نا آنے کی وجہ بتا سکتی ہیں آپ۔۔۔۔۔۔۔

نیہا کے بیٹھنے کا کہنے کو نظر انداز کیے وہ پاکٹ میں ہاتھ ڈال کر کھڑا سنجیدگی سے پوچھنے لگا

آئی ایم سوری داؤد۔۔۔۔۔ میں فلک کا کیس نہیں لڑ سکتی۔۔۔۔۔۔

نیہا نے منہ پھیرے جواب دیا

وہ تو اب میں آپکو لڑنے بھی نہیں دوں گا۔۔کیوں کے مجھے آپ جیسی غیر ذمے دار اور دھوکے باز وکیل کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بس یہ جاننا تھا کے کتنے پیسوں میں خریدا ہے سکندر آپکو

وہ ضبط سے دانت بھینچے بولا نیہا میں غصّے سے اُسے دیکھا

اگر پیسوں سے مجھے خریدا جا سکتا تو بہت پہلے ہی وہ کامیاب ہو چکا ہوتا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ضروری نہیں کے پیچھے ہٹنے والی سب دھوکے باز ہی ہو کوئی مجبور بھی ہو سکتا ہے۔۔۔

اُس نے غصے سے جواب دیا داؤد نے ابرو اچکا کر اُسے دیکھا

۔اُس نے ہاسٹل سے میرے بیٹے کو کڈنیپ کر لیا تھا۔۔۔۔

مجھے دھمکی دی تھی کے اگر میں کورٹ تک پہنچی تو اُسے کچھ

کر دیں گے۔۔۔۔۔۔

اُس نے سر جھکائے اپنے نا آنے کی وجہ بتائی داؤد کے تاثرات

ایکدم سے نرم ہوئے

آپ نے مجھے بتایا کیوں نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔اور آپ کا بیٹا

کہاں ہے وہ ٹھیک تو ہے نہ۔۔۔۔۔۔

اُس نے فکر مندی سے پوچھا

وہ ٹھیک ہے۔۔۔۔۔۔۔اُس وقت میں کوئی ایکشن نہیں لے سکتی تھی۔۔۔اُن لوگوں نے مجھ پر نظر رکھی ہوئی تھی۔۔۔۔۔

میں فلک کا ساتھ دینا چاہتی ہوں داؤد۔۔۔
اس لیے کبھی نہ اُس کی دھمکی سے ڈر کر کیس چھوڑا نا اُس کی کسی لالچ میں آئی۔۔۔۔۔۔

لیکن اب مجھے ڈر لگ رہا ہے۔۔۔۔۔۔وہ میرے بیٹے کے ساتھ کچھ بھی کر سکتا تھا۔۔۔۔۔میں اپنی فیملی کی جان داؤ پر لگا کر فلک کا ساتھ نہیں دے سکتی۔۔۔
میرے لیے یہ ممکن نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نیہا نے اپنی صفائی دیتے ہوئے اپنے پیچھے ہٹنے کی وجہ بیان کی۔۔۔وہ بے بس تھی۔۔۔۔۔

میں سمجھ سکتا ہوں۔۔۔۔۔۔اینڈ آئے ایم سوری۔۔۔میں نے آپ سے اس طرح بات کی بغیر وجہ جانے۔۔۔۔۔میں بہت شرمندہ ہوں۔۔۔۔

آپ کی جگہ میں بھی ہوتا تو وہی کرتا جو آپ نے کیا۔۔۔۔۔

آپ نے اپنی طرف سے پھر بھی بہت کچھ کیا ہے اُس کے لیے تھینکس۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

داؤد کو سچ میں افسوس ہوا اُسے غیر ذمے دار اور دھوکے باز کہنے پر

آگے کیا سوچا ہے تم نے۔۔۔۔۔۔۔۔

نیہا نے سر نفی میں ہلاتے ہوئے پوچھا

فلحال میں فلک کو۔ممبئ لے جا رہا ہوں۔۔۔۔۔۔ہائے کورٹ میں اپیل کی ہے اب دیکھتے ہیں کیا ہوتا ہے۔۔۔۔اچھا میں چلتا ہوں آپ خیال رکھیے گا۔۔اور اگر کوئی پریشانی ہو تو بلا جھجک یاد کیجیے گا۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اُس کی بات کا جواب دیتا ہوا وہاں سے جانے لگا

داؤد۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔نیہا نے اُسے پکار کر روکا۔

میں فلک کو دیکھ کر ہمیشہ سوچتی تھی کے شاید وہ بہت بد قسمت ہے۔۔۔۔۔

لیکن اب تمہیں دیکھ کر۔۔۔۔۔۔۔۔

She is so lucky-------

اُس نے مسکراتے ہوئے کہا تو وہ بھی مسکرا دیا

No-------I am lucky------

اُس نے مسکرا کر جواب دیا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا

ΔΔΔΔΔΔ

ΔΔΔΔΔΔ

راگااور اُس کاایک آدمی وارڈ بائے کے کپڑے پہنے ٹوپی کو چہرے کے آگے تک کر کے ہاسپیٹل کے اس کمرے میں داخل ہوئے جہاں جیکی کا علاج ہو رہا تھا۔۔۔

دروازے پر پولیس والے کھڑے تھے لیکن وہ ہاسپٹل اسٹاف کو نہیں روک سکتے تھے اس لیے وہ باآسانی اندر پہنچ گئے

اُس کمرے میں کوئی نہیں تھا

صرف دو بیڈ تھے جن میں ایک پر مکمل چادر سے ڈھکا ہوا وجود پڑا تھا۔۔۔اور دوسرے پر جیکی تھا

کچھ مشینیں چل رہی تھی

ہوش میں آکر پولیس کے سامنے ہمارا نام لیگا

یہ۔۔۔۔۔۔۔مار دو اسے۔۔۔

راگا نے گن اپنے آدمی کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا وہ بندوق

ہاتھ میں لے کر جوش میں آگے بڑھا اور جھٹکے سے بندوق

جیکی کے سر پر تان دی۔ لیکن اُس نے محسوس کیا کے جیکی بے

ہوش نہیں مردہ ہے۔۔۔

اور غور کرنے پر یہ اندازہ سہی ثابت ہوا

بھائی یہ تو پہلے سے مرا ہوا ہے۔۔۔۔

وہ راگا کی طرف دیکھتے ہوئے بولا

راگا حیران ہوتا یا سمجھتا اُس کے پہلے ہی ساتھ والے بیڈ پر پڑے وجود نے چادر پھیک کر بیڈ سے چھلانگ لگائی۔دونوں ہڑ بڑا گئے

ویئیچ تو۔۔۔۔۔یہ سانبھا تو پہلے سے ہی ٹپکیلا ہے۔۔۔۔۔۔

اب تیرا کیا ہو گا کالیہ۔۔۔۔۔

وہ ایکدم سے اُس کے سامنے رکتا گن اُس کی ناک سے لگائے مسکرا کر بولا۔۔۔۔۔

راگا اور اُس کے آدمی نے دونوں ہاتھ ہوا میں اٹھائے

وہیں کہیں سے دونوں گارڈز بھی نکل کر باہر آئے اور اُن سے ہتھیار چھین کر اپنے تابع میں۔لیے

کون ہے تو۔۔۔۔۔۔

راگا نے اُسے دیکھتے ہوئے سرد لہجے میں پوچھا اُس نے بیزاری سے منہ بنایا

سالہ جو آتا ہے وہی ڈائیلاگ مارتا ہے۔۔۔۔۔۔

کھسکیلے۔۔۔۔۔یہ کوئی ٹائم دکھتا تیرے کو جان پہچان کا۔۔۔۔۔۔۔اے لے کے جاؤرے اسکو۔۔۔۔

وہ شدید غصے اور بیزاری سے بول کر گارڈز کو اشارہ کرنے لگا

گارڈ اُسے پکڑنے ہی لگا کے راگا نے ایکدم سے اُس پر حملا کر کے اُسے دھکا دیا اور بھاگنے کی کوشش کی۔۔۔۔۔۔

وہ فوراً سنبھل کر کھڑا ہوا اور راگا کو آگے بڑھتا دیکھ وہاں پڑا ٹول اٹھا کر اُس پر پھینکا جو اُس کی کمر پر بری طرح لگا اور وہ کراہ کر زمین پر گرا

گجب۔۔۔۔اپن سے ہشیاری۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ساحل نے اُسے کالر سے پکڑ کر اٹھایا اور غصے سے دانت پیستے اُسکا سر دیوار پر مارا۔۔۔۔راگا کے ہاتھ پیر ڈھیلے ہو گئے۔۔۔حواس سن ہو گیے۔۔۔۔سر سے خون بہنے لگا۔۔۔وہ آنکھیں بند کرتا گرنے لگا تو ساحل نے اُسے گارڈ کی جانب دھکیلا

کائے کو مجبور کرتے تم۔لوگ مار پیٹ کرنے کو۔۔۔۔۔

اریسٹ کر رہے تو چپ کر کے ارسٹ ہو جاؤنا۔۔۔

ہاتھ گندے کر دیے اپن کے۔۔۔۔

Oh god---- I hate violence------

وہ غصے سے کہتا اپنے ہاتھ کندھے پر جھٹکنے لگا۔۔۔ گارڈز دونوں کو لے کر باہر نکلے اور اُس نے جیکی کی لاش کو دیکھ کر آنکھ دبائی۔۔۔۔۔

جو زندہ سے زیادہ مر کر کام آیا تھا

ΔΔΔΔΔΔΔΔ

وہ خاموشی سے ڈرائیو کر رہا تھا۔۔۔دل۔میں ڈر تھا کے

جانے کیا ہو گا۔۔۔۔۔اُسے فلک کے ساتھ دیکھ کر اور اُس کی

شادی کی خبر جان کے کس پر۔کیا گزرے گی۔۔۔۔

نین کو وہ کیا جواب دیگا

کیسے سب کا سامنا کریگا

کیسے منائے گا اپنی ماں کو

فلحال تو صرف اپنی شادی کے مطلق ہی بتانا مشکل لگ رہا تھا

فلک کے ماضی میں جو ہوا وہ جب سب کو معلوم ہو گا تو کیا ہو گا

یہ وہ سوچنا بھی نہیں چاہتا تھا

لیکن ایک بات تو طے تھی کے وہ فلک کا ساتھ کبھی نہیں

چھوڑے گا۔۔۔۔۔۔اُس پر کوئی سوال نہیں اٹھنے دیگا۔۔۔

وہ زندگی کے ہر موڑ پر اُس کا ساتھ دینے کا فیصلہ کر چکا تھا

فلک الگ پریشان تھی کے جانے اب قسمت اُسے کہاں لے

جانے والی تھی۔۔۔۔

اور اُس کی قِسمت داؤد کو کیا کیا رنگ دکھانے والی تھی۔۔۔

ΔΔΔΔ\ΔΔΔ

https://wa.me/923444499420

شیرازی مینشن میں قدم رکھتے وقت فلک کا دل بہت

زوروں سے دھڑک رہا تھا۔۔۔رات کے بارہ بجنے والے

تھے اور گھر میں بلکل سناٹا تھا۔۔۔۔۔۔

سب لوگ پکنک سے واپس آکر تھکے ہارے اپنے اپنے کمرے میں بے سود پڑے تھے۔۔۔۔

ڈور بیل کی آواز پر رابعہ بیگم نے اٹھ کر دروازہ کھولا۔۔۔

اُنہیں داؤد پہلے ہی اپنے آنے کا بتا چکا تھا اس لیے وہ اب تک جاگ رہیں تھی

سامنے داؤد کو دیکھ کر اُن کے چہرے پر مسکراہٹ دوڑ گئی۔۔

وہ فوراً اُس کے گلے سے لگی۔۔۔۔۔داؤد نے آنکھیں بند کر کے کھولیں اور مسکرایا۔۔۔اس اُمید سے کے شاید وا اپنی ماں کو راضی کرلے گا

رابعہ بیگم کی نظر جب فلک پر پڑی تو اُسے حیرت سے دیکھتے ہوئے پیچھے ہوئی

یہ لڑکی کون ہے داؤد۔۔۔۔۔

اُنہوں سے سر سے پیر تک فلک کو دیکھا۔۔۔۔۔۔نیلے رنگ کے سوٹ میں دوپٹے کو سر پر لپیٹے۔۔۔خوبصورت لیکن بہت ہی سادہ سی فلک سر جھکائے کھڑی تھی۔۔

مام۔۔۔۔۔۔۔

اُس نے گلا تر کرتے ہوئی اُنہیں دیکھا۔۔۔۔۔

یہ فلک ہے۔۔۔۔۔۔۔۔ میں۔۔۔۔۔ مطلب

اُسے اپنی بات بیان کرنے کے لیے لفظ ہی نہیں مل رہے تھے

فلک کو مزید گھبراہٹ ہونے لگی

کیا بات ہے داود۔۔۔

رابعہ بیگم نے ناسمجھی سے اُسے دیکھا۔۔۔

مام میں نے فلک سے نکاح کرلیا ہے۔۔۔۔ یہ میری بیوی ہے

اُس نے ایک ہی سانس میں کہہ دیا اور رابعہ بیگم آنکھیں

پھاڑے اُسے دیکھتی رہی۔۔

وہ اُن کے یوں دیکھنے پر سر جھکا گیا

میرے ساتھ آؤ۔۔۔۔۔

اُنہوں نے اس خیال سے کے نین یا زینب میں سے کوئی یہ

سب نا جان لے اُسے اپنے کمرے میں آنے کو کہا۔۔۔۔اور

خود آگے چل دیں۔۔۔

اس نے فلک کی جانب دیکھا اور آنکھوں سے تسلی دیتے

ہوئے اُسے ساتھ لیے رابعہ بیگم کے کمرے میں پہنچا۔۔۔

عبّاس صاحب وہاں موجود نہیں تھے شاید وہ کہیں باہر گئے

ہوئے تھے

کیا مذاق کیا ابھی تم نے میرے ساتھ۔۔۔۔۔۔

رابعہ بیگم نے اُسے اپنے سامنے کھڑے کرتے ہوئے غصے

سے پوچھا

مام یہ کوئی مذاق نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔میں جانتا ہوں میں نے آپ کو بناء بتائے اتنا بڑا فیصلہ لے کر بہت غلط کیا ہے۔۔۔۔ لیکن سچویشن ہی کچھ ایسی تھی کے مجھے اچانک ہی یہ قدم اٹھانا پڑا۔۔۔ورنہ میں آپ سے چھپا کر فلک سے نکاح نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔۔

وہ اُن کا ہاتھ تھامے اُنہیں سمجھانے لگا

داؤد تمہیں اندازہ بھی ہے تم کیا بول رہے ہو۔۔۔۔ تمہاری منگنی ہو چکی ہے نین سے۔۔۔۔۔شادی ہونے والی ہے تم دونوں کی۔۔۔۔۔اور اچانک تم ایک انجان لڑکی کو میرے

سامنے لاکر اپنی بیوی بتا رہے ہو۔۔۔۔۔۔۔۔دِماغ جگہ پر ہے تمہارا کے اگر کسی کو پتہ چلا تو کیا ہو گا۔۔۔۔۔۔

میں کچھ نہیں جانتی۔۔۔۔ابھی کے ابھی اس لڑکی کو وہاں چھوڑو جہاں سے لائے تھے۔۔۔۔۔

رابعہ نے اُس کا ہاتھ جھٹک کر دور کیے غصے سے فلک کی جانب دیکھا جو ہنوز سر جھکائے کھڑی تھی

جب کے اُن کی آخری بات پر داؤد کی پیشانی پر بل پڑے

شاید آپ نے ٹھیک سے سنا نہیں مام۔۔۔۔

فلک میری بیوی ہے۔۔۔۔

میں نے فلک سے شادی جلد بازی میں کی ہے۔۔۔۔ مجبوری میں نہیں۔۔۔۔۔۔

میں اس سے محبت کرتا ہوں۔۔۔۔۔۔۔یہ اب میری زندگی کا حصہ ہے۔۔۔یہ کہیں نہیں جائے گی۔۔۔۔

اُس نے اُنہیں فلک کی اہمیت جتاتے ہوئے کہا

اور نین اُس کا کیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔کیسے بتاؤ گے اُسے۔۔۔۔۔۔کیا گزرے گی اس پر۔۔۔۔۔۔۔اور سوچا ہے تمہاری پھوپھی پر کیا گزرے گی۔۔۔یہ تم نے کیا کر دیا داؤد

رابعہ بیگم پریشانی سے سر تھام گئیں اُنہیں کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کے اچانک سے یہ کیا ہو گیا

۔نین بہت سمجھدار ہے مام۔۔۔وہ مجھے معاف کردے گی ۔۔۔۔۔۔پھُوپھی اور باقی سب کو بھی میں منالوں گا۔۔۔۔۔۔

وہ اُنہیں سمجھاتے ہوئے بولا رابعہ بیگم نے اُسے کڑی نظروں سے دیکھا

بس داؤد۔۔۔۔۔۔۔۔یہ لڑکی نا تمہاری بیوی ہے نہ میں اسے اپنی بہو مانو گی۔۔۔۔۔۔۔میرے لیے صرف نین ہی میری بہو ہے۔۔۔۔۔اس لڑکی کو میں اس گھر میں نہیں رہنے دوں گی۔۔۔۔

اور تم۔۔۔۔۔اتنا سب سننے کے بعد کھڑی کیا ہو نکل جاؤ یہاں سے۔۔۔۔۔۔۔۔

اُنہوں نے داؤد کو اپنا فیصلہ سناتے ہوئے فلک کی جانب دیکھ کے ناگواری سے کہا۔۔ فلک نے سہمی نگاہوں سے اُنہیں دیکھا

مام۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔فلک سے اس طرح بات مت کیجئے۔۔۔

اور یہ کہیں نہیں جائے گی۔۔۔۔۔۔میری بیوی کی حیثیت سے اس گھر میں میرے کمرے میں رہے گی۔۔۔۔۔

اگر آپکو اس کے یہاں رہنے سے پرابلم ہے تو ٹھیک ہے میں اسے لے کر کہیں اور شفٹ ہو جاؤں گا۔۔۔۔

وہ غصّہ کنٹرول کیے بولا رابعہ بیگم بے یقینی سے اُسے دیکھنے لگی کیوں کے وہ بحتبدی دھمکی دے گیا تھا

اس لڑکی کے لیے۔۔۔تم اپنی ماں اپنا گھر۔۔۔اپنی فیملی سب چھوڑ دو گے۔۔۔۔۔۔۔۔

انہوں نے حیرت اور تاسف کا اظہار کیا۔۔

اگر آپ کو فلک کا یہاں ہونا گوارہ نہیں ہے تو مجھے ایسا کرنا پڑیگا مام۔۔۔۔کیوں کے اسے خود سے الگ تو میں نہیں کر سکتا۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اُنہیں باور کرتا فلک کا ہاتھ تھامے وہاں سے باہر نکل گیا اور رابعہ بیگم اُسے دیکھتی رہ گئی۔۔۔۔۔

اُنہیں فلک سے بے انتہا نفرت محسوس ہوئی۔ جِس نے اُن کے بیٹے کو اتنا اُن سے دور کر دیا تھا۔۔۔۔۔ کے وہ اُس کے لیے سب چھوڑنے کو تیار تھا

وہ فلک کو اپنے روم میں لے آیا۔۔۔اور بے بسی سے سر تھامے صوفے بیٹھ گیا کیوں کہ اُسے اپنی ماں کو منانا اتنا آسان نہیں لگ رہا تھا اور ابھی تو فلک کے بارے میں اُنہیں کچھ پتہ نہیں تھا تب وہ اتنا غصّہ تھی۔۔۔۔اگر معلوم ہوتا تو جانے کیا کرتیں

اُس کا دھیان اچانک فلک کی طرف گیا تو سر اٹھا کر اُسے دیکھا وہ وہیں کی وہیں کھڑی اُسے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔بے تاثر نظروں میں

اُس نے جو سوچا تھا وہ سچ ثابت ہوا تھا اُس کے آتے ہی داؤد کی زِندگی میں پریشانی آگئی تھی۔۔۔۔۔

وہ داؤد کے لیے بھی مشکل بن گئی تھی۔۔۔۔

داؤد گہری سانس لیتا اٹھ کر اُس کے پاس آیا

تم یہیں رکو۔۔۔۔۔۔۔میں تمہارے لیے کھانے کو لے کر آتا ہوں۔۔۔

اُس نے فلک کو بیڈ پر بٹھاتے ہوئے کہا اور خود روم سے باہر نکل گیا۔۔۔۔۔۔۔

Zubi Novels Zone

وہ اُس کے لیے کھانا گرم کر کے روم میں لایا لیکن وہ روم میں نہیں تھی۔۔۔۔وہ حیران ہوا کیوں کے فلک کو اچھی طرح جانتا تھا

کھانے کی ٹرے ٹیبل پر رکھ کر واشروم کی طرف بڑھا

فلک۔۔۔۔

دروازے پر دستک دیتے ہوئے اُسے پکارا لیکن کوئی جواب نہیں آیا تو دروازہ کھول کر دیکھا لیکن وہ واشروم میں بھی نہیں تھی۔۔۔

وہ اب صحیح معنی میں پریشان ہو چکا تھا۔۔۔دل گھبرا کر دھڑکنا بھولا اور وہ بالکنی ڈریسنگ روم میں بھی اُسے نا پا کر کمرے سے باہر نکلا۔۔

چاروں طرف نظر دوڑائی لیکن اُسے فلک کہیں نظر نہیں آئی۔۔۔۔

اُسے اندازہ تھا کے فلک کتنی کمزور دل ہے۔۔۔

کہیں کوئی غلط قدم نہ اٹھالے یہ دھڑکا اُسے ھمیشہ لگا رہتا تھا۔۔۔اس وقت بھی پریشانی سے اُس کے ماتھے پر پسینہ آنے لگا

ZNZ
Zubi Novels Zone

فلک۔۔۔۔۔۔

وہ اُسے پکارتا ہوا گھر کے گارڈن میں تلاش کرنے لگا لیکن و وہاں بھی نظر نہیں آئی تو گیٹ اور کھڑے واچ مین کی طرف بھاگا

میرے ساتھ جو لڑکی آئی تھی اُسے دیکھا تم نے۔۔۔۔۔

اُس نے تیز ہوتی سانسوں کے درمیان پوچھا

جی سر۔۔۔۔اس طرف گئی ہے۔۔۔۔۔

واچ مین نے گیٹ سے دائیں جانب کی سڑک کی طرف اشارہ کیا۔۔۔۔۔وہ فوراً اُس سمت بھاگا۔۔۔۔۔

رات کا وقت تھا۔۔۔۔۔چاروں طرف اندھیرا اور سناٹا تھا۔۔اُس کے لیے انجان جگہ تھی۔۔۔۔اُسے نا راستوں کا پتہ تھا نا منزل کا لیکن بس یہاں سے دور نکل جانا چاہتی تھی تاکہ اُس کا براسا یاداؤد کی زِندگی سے دور ہو جائے۔۔۔۔۔وہ

سیدھی سڑک پر سست قدموں سے آگے بڑھتی جارہی تھی۔۔۔

آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔۔۔اور دل میں داؤد کو ایک بار پھر تکلیف دینے کا افسوس تھا۔۔۔

خاموشی میں اُسے کسی کی موجودگی کا احساس ہوا تو وہ ایکدم سے رک گئی۔۔۔۔ پیچھے پلٹ کر دیکھا تو داؤد اُسے دیکھ کر اطمینان محسوس کرتا کچھ فاصلے پر ہی رک گیا تھا۔۔۔
وہ سانس روکے اُسے دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

داؤد اپنی بے ترتیب سانسیں بحال کرتا خفا نظروں سے اُسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

تم جا رہی ہو نا مجھے چھوڑ کر۔۔۔۔۔۔

اُس نے بہت آہستہ سے پوچھا فلک نظر جھکا گئی وہ آہستہ قدم بڑھاتا اُس کے پاس آیا

Zubi Novels Zone

جاؤ۔۔۔۔۔

میں تمہیں نہیں روکوں گا۔۔

وہ پر درد نگاہیں اس کے چہرے پر ٹکائے اُداسی سے بولا

فلک نے اُس کی آنکھوں میں دیکھا جہاں اپنے لیے ڈھیروں شکایتیں تھی

کیونکہ ہمیشہ سے میں تمہیں روک ہی تو رہا ہوں۔۔۔۔۔

کبھی مرنے سے روک رہا ہوں

کبھی ڈرنے سے روک رہا ہوں

کبھی رونے سے روک رہا ہوں

لیکن آج میں تمہیں اپنے لیے نہیں روکوں گا۔۔۔

کیوں کے یہ لڑائی تو صرف میری ہے۔۔۔

تم نے تو مجھ سے محبت کی ہی نہیں۔۔۔

دل تو صرف میں نے لگایا ہے۔۔۔۔۔

تو میں کس حق سے تمہیں روکوں۔۔۔۔۔

وہ اُس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بے بس انداز میں بولا۔۔اور فلک کو اُس کی یہ بے بسی بلکل اچھی نہیں لگی

ایسی بات نہیں ہے۔۔۔میری وجہ سے آپ اپنی ماں کا دل دکھائیں اُن کے گناہ گار بنے میں یہ کبھی نہیں چاہوں گی۔

وہ روتے ہوئے اپنی صفائی دینے لگی

میں اُن کا دل دکھا رہا ہوں تو اُنہیں منا بھی لوں گا۔۔۔۔۔۔ میں غلط نہیں ہوں۔۔۔مجھے میرا ہمسفر چننے کا حق خدا نے دیا ہے۔۔۔اور میں نے اپنے لیے تمہیں چنا ہے۔۔۔میں تمہیں پاکر مکمل ہو چکا ہوں

اگر میری مام یہ بات نہیں سمجھ رہی تو میں کیا کروں

وہ اُس کے صفائی دینے پر غصے سے بولا فلک کو اُس کے سخت لہجے پر مزید رونا آیا

آپ کیوں مجھ میں خود اُلجھا رہے ہیں۔۔۔۔
میں آپ کے قابل بھی نہیں ہوں۔۔۔۔
میرے پاس آپکو دینے کے لیے کچھ بھی تو نہیں ہے۔۔
میں تو اپنا سب کچھ کھو کر آئی ہوں۔۔۔
میں خود ادھوری ہوں آپ کو کیا مکمل کروں گی۔۔۔

وہ روتے ہوئے بولی داؤد نے تھکے انداز میں آنکھیں بند کر کے کھولیں

آپ بہت اچھے انسان ہے۔۔۔۔۔

آپ کے لیے کوئی بہت اچھی لڑکی ہی بنائی ہو گی خدا نے۔۔۔۔

جس کے تن اور من پر بے شمار زخم نہیں ہو گے

جس کے پاس آپ کو دینے کے لیے سب کچھ ہو گا

جس کے ماضی کی پرچھائیاں آپ کی زندگی پر سیاہی نہیں پڑنے دیگی۔۔

آپ کی ماں نے آپ کے لیے جِسے چنا ہے اُسے اپنا لیجئے

اُن کی بات مان لیجئے۔۔۔۔۔یہی صحیح ہے

وہ بے بسی سے اُسے سمجھا رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔اور داؤد بنا

پلک جھپکے اُسے دیکھ رہا تھا

اگر تمہیں یہ لگتا ہے کے تمہارے یہاں سے چلے جانے پر میں ایسا کچھ کروں گا تو یہ بھی کر کے دیکھ لو۔۔۔

کیوں کے میری زندگی میں اب تمہاری جگہ کوئی نہیں لے سکتا۔۔۔۔۔

نائین نادنیا کی کوئی اور لڑکی۔۔۔۔۔میرے جیتے جی تو یہ ممکن نہیں۔۔۔

شاید تم نہیں جانتی لیکن جب بات محبت کی آتی ہے تو اچھے برے سے بہت آگے نکل جاتی ہے۔۔۔۔۔

میرے لیے تم میرے سکون کا سبب ہو۔۔۔۔۔جسے میں دور نہیں کر سکتا۔۔۔۔

وہ اُس کے بازو تھامے اُسے اپنے قریب کرتے ہوئے بولا

میں آپ کا دل نہیں دکھانا چاہتی تھی

وہ نظریں چرا کر بولی اپنی جلد بازی میں یوں اُسے پریشان کرنے پر بہت شرمندگی ہوئی

لیکن تم میرا دل دکھا چکی ہو۔۔۔۔۔وہ بھی بہت بری طرح۔۔۔۔۔۔کیا یہ گناہ نہیں ہے۔۔۔

وہ فوراً بولا اُس کا چہرہ ہاتھ سے اوپر اٹھا کر اُس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے شکوہ کرنے لگا۔۔۔۔۔۔۔۔فلک کو بے حد ندامت محسوس ہوئی

داؤد اُس سے دور ہو کر اُسے ناراض نظروں سے دیکھتا واپس جانے کے لیے پلٹ کر اُس سے دور ہونے لگا

مائے لوو۔۔۔۔۔۔

اُس نے ایکدم سے پکارا اُس کی آواز داؤد کے دل میں گونج اٹھی۔۔۔۔اُس کے لبوں کو مسکراہٹ چھو کر گزر گئی۔۔وہ اُس کی جانب پلٹ کر سنجیدگی سے اُسے دیکھنے لگا

مجھے معاف کر دیجئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ نم نگاہوں سے دیکھتے ہوئے بولی

ایسے معاف نہیں کر سکتا پاس آ کر میرے گلے لگ کر معافی مانگو تو سوچوں گا۔۔۔۔۔

وہ سرد لہجے میں بولا۔۔۔فلک رونا بھول کر اُسے دیکھنے لگی

جی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اُس کے منہ سے حیرت سے نکلا اور اپنے آس پاس دیکھا۔۔

وہ۔لوگ بیچ سڑک پر کھڑے تھے۔۔۔۔۔ ممبئی کے پوش علاقے میں بنی سوسائٹی میں سارے بڑے بڑے بنگلے بنے ہوئے تھے۔۔۔

جی ہاں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔داؤد نے دونوں ہاتھ باندھتے ہوئے کہا۔۔

وہ سر جھکا گئی۔۔۔بہت ہمت کر کے اُس کے قریب آئی ۔۔۔اور لب کاٹنے لگی

داؤد نے اُسے اپنے بازؤں میں لیتے ہوئے خود سے قریب کر کے اُس کی مشکل آسان کر دی۔۔۔۔۔۔۔۔

مجھے معاف کر دیجئے۔۔۔۔۔۔میں آئندہ ایسی غلطی نہیں کروں گی۔۔۔

وہ دوبارہ سے بولی اور اور جلدی سے پیچھے ہو کر ہاتھ اُس کے سینے میں ہٹایا

کل صبح میں سب کو سچ بتا دوں گا اور دیکھنا پھر سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔۔۔

نین کو میں جانتا ہوں۔۔۔۔۔۔۔وہ ہماری سچویشن ضرور سمجھے گی۔۔۔۔اُس کے بعد مام کو تو وہ خود ہی منا لیگی۔۔۔۔دیکھنا تم

داؤد اُسے تسلی دیتا ہوا آہستہ سے اُس کی آنکھوں سے نمی صاف کرنے لگا

اب تو آپ نے مجھے معاف کر دیا نا۔۔۔

وہ اُس کی جانب دیکھ کر بولی

اتنی آسانی سے کیسے۔۔۔۔۔۔ تمہیں ہر روز مجھے یوں ہی ھگ کرنا ہو گا جیسے ابھی کیا تھا۔۔۔۔ تبھی معافی ملے گی۔۔۔۔مائے لوو

وہ شرارت سے کہتے ہوئے مسکرایا تو وہ سر جھکا گئی

اب واپس گھر چلیں۔۔۔۔۔۔۔۔

فلک نے اُس کے پوچھنے پر سر ہاں میں ہلا دیا

کھانا لایا ہوں تمہارے لیے۔۔۔۔ کھالو تھوڑا۔۔۔۔ میں ابھی آیا۔۔۔

وہ کمرے میں آکر کھانے کی ٹرے اُس کے آگے رکھتے ہوئے بولا۔۔۔اور خود ڈریسنگ روم میں چلا گیا۔۔۔۔۔

ایزی سوٹ پہنے باہر آیا تب تک فلک ویسے ہی بیٹھی تھی۔۔

اُسے اب یہ خیال پریشان کر رہا تھا کے اُسے آج داؤد۔

کے ساتھ اُس کے کمرے میں سونا ہے۔۔۔۔۔

اُس کا دل یہ سوچ کر گھبرا رہا تھا

داؤد اُسے یونہی بیٹھے دیکھ آکر اُس کے ساتھ بیٹھا اور نوالہ بنا کے اُس کی طرف بڑھایا

میرا دل نہیں ہے۔۔۔۔۔۔

اُس نے سر نفی میں ہلاتے ہوئے کہا داؤد نے اُسے گھور کر دیکھا تو اُس نے منہ کھول کر اُس کے ہاتھ سے نوالہ لیا۔۔وہ اُسے کھانا کھلانے کے ساتھ خود بھی کھانے لگا۔۔۔

کھانے سے فارغ ہو کر وہ ٹرے اٹھا کر باہر نکل گیا۔۔فلک نے چاروں طرف نظر گھما کر دیکھا تو وہ کمرہ اُن کے پورے

گھر کے برابر تھا۔۔۔۔۔۔اتنا صاف ستھرا۔۔۔اتنا خوبصورت کے ایک ایک چیز بس دیکھے جانے کے لائق تھی۔۔۔۔۔

سفید اور آسمانی رنگ کی کثرت تھی۔۔۔

دیواروں کا رنگ۔۔۔پردے۔۔۔فرنیچر پینٹنگ سب سفید اور آسمانی رنگ کے امتزاج میں تھے

بے حد خوبصورت۔۔۔۔۔۔اور سراہنے کے قابل

وہ دروازہ کھول کر واپس اندر آیا۔۔۔۔

بہت رات ہو رہی ہے چلو جلدی یہاں آ کر سو جاؤ۔۔۔۔۔۔۔

۔۔داؤد نے بیڈ پر اُس کے لیے تکیا سیٹ کرتے ہوئے کہا۔۔

وہ پریشان سی اُسے دیکھنے لگی اور ہچکچاتے ہوئے اُس کے بیڈ پر بیٹھ گئی

آپ۔۔۔۔ کہاں سوئیں کے۔۔۔۔۔۔

اُس نے جھجھکتے ہوئے پوچھا

میں یہاں۔۔۔۔۔۔آپ کے پاس۔۔۔۔۔

داؤد نے بیڈ کی دوسری سائیڈ لیٹتے ہوئے مسکرا کر کہا۔۔۔

وہ گھبرا کے نظریں چرائے انگلیاں مروڑنے لگی

ڈونٹ وری میں رات کو نیند میں ہاتھ پیر نہیں چلاتا۔۔۔۔

تمہیں کوئی پرابلم نہیں ہو گی۔۔۔۔۔۔سو جاؤ۔۔۔۔

وہ مسکراتے ہوئے بولا تو وہ سر تکیے پر رکھ کر اُس کی طرف چہرہ کیے لیٹ گئی۔۔۔۔اُسے داؤد پر اب اتنا تو بھروسہ تھا کے آنکھیں موند کر اُس کے کہے پر یقین کر سکتی تھی۔۔ لیکن دل میں ایک خوف بھی تھا۔۔۔۔جو اتنی آسانی سے ختم ہونا ممکن نہیں تھا

داؤد کروٹ اُس کی جانب کیے سنجیدگی سے اُس کے چہرے کو دیکھنے لگا۔۔۔۔اُس کے اتنے قریب اپنی مکمل دسترس میں ہونے کے احساس سے انجانے جذبات بیدار ہونے لگے۔۔۔۔۔۔

دل بے ایمان ہونے لگا۔۔۔۔۔۔۔

نظریں بھٹک کر اُس کی آنکھوں سے لرزتے لبوں پر آئی۔۔۔

اور اُس کی گہری نظروں کی تپش سے فلک کا گلا سوکھنے لگا۔۔۔پلکیں لرزنے لگیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ اپنی بڑھتی دھڑکنوں پر ہاتھ رکھ کر خود میں سمٹنے لگی۔۔۔

ہاتھ پکڑ لوں تمہارا۔۔۔۔۔۔۔

اُس کی بھاری سرگوشی پر فلک نے حیرت سے آنکھیں کھولے اُس کی جانب دیکھا۔۔۔۔۔۔۔وہ جواب کا انتظار کیے بغیر اُس کی آنکھوں میں دیکھتا بیڈ پر رکھا اُس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیے انگوٹھے سے ہتھیلی سہلانے لگا۔۔۔۔۔

میں نے کبھی نہیں سوچا تھا کے میں بیوی کے معاملے میں اتنا شریف ثابت ہونے والا ہوں کے اُس کا ہاتھ پکڑنے کے لیے بھی اجازت لوں گا۔۔۔۔۔۔

وہ دھیمے لہجے میں مسکراتے ہوئے بولا

فلک کو اُس کی اُنگلیوں کے حرارت دیتے لمس سے عجیب سی بے چینی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔ گھبراہٹ سے جسم پسینہ ہو رہا تھا۔۔۔۔اُس کی نظریں اپنے ہاتھ اور داؤد کی حرکتِ کرتی اُنگلیوں پر ہی ٹکی تھی۔۔۔۔۔

داؤد اُس کے ایک ایک ایکسپریشن کو نوٹ کر رہا تھا اور اُس کی دلی کیفیت کو بخوبی سمجھ رہا تھا۔۔۔۔

فلک نے ایکدم سے اپنا ہاتھ کھینچ کر اُس سے آزاد کیا۔۔۔

اور گہرے سانس لینے لگی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اُس کی قربت کو برداشت کرنے کی کوشش کر رہی تھی

لیکن اپنی زندگی کے اُن دردناک لمحوں کا خوف اُس کوشش

اور حاوی ہو رہا تھا

۔اُس نے پلکیں اٹھا کے داؤد کی جانب دیکھا تو اُس کی آنکھیں

بند تھی

یا شاید اُسے دکھانے کے لیے بند کر چکا تھا

ΔΔΔΔΔΔΔΔ

رابعہ بیگم ساری رات جاگتی رہیں تھی۔۔۔۔اُن کے دل کو

ایک پل سکون نہیں تھا۔۔۔۔وہ بس یہ سوچ سوچ کر پاگل

ہو رہیں تھی کے داؤد کو کس طرح روکے۔۔۔۔۔ فلک کو

اُس کی زندگی سے کیسے نکالے۔۔۔۔۔۔

جو ترکیب اُن کے دماغ میں آ رہی تھی وہ اُن کی نظر میں غلط

تھی کیوں کے اس کے لیے جھوٹ کا سہارا لینا پڑتا

لیکن اس وقت وہ بس کسی بھی طرح فلک اور داؤد کی شادی کا

قصہ ختم کرنا چاہتی تھیں۔۔۔اور یہ ایک ہی صورت میں ہو

سکتا تھا اگر نین کی شادی داؤد سے ہو جاتی

کیا بات ہے بھابھی کیا سوچ رہیں ہے آپ۔۔۔۔۔ زینب نے

اُنہیں پریشان دیکھ کر پوچھا۔۔۔۔

وہ چونک کر زینب اور اپنی ساس کو دیکھنے لگیں

زینب تم سے ایک بات کہوں۔۔۔انکار تو نہیں کرو گی۔۔۔

اُنہوں نے زینب کا ہاتھ تھامتے ہوئے حسرت بھرے انداز میں پوچھا

بتائیں نا بھابھی کیا بات ہے۔۔۔۔۔۔۔

زینب نے اُن کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر کہا

ہم سب نے فیصلہ کیا تھا کے دو سال بعد داؤد اور نین کی شادی کریں گے لیکن میں چاہتی ہوں کے اب نین جلد سے جلد میری بہو بن جائے

اُنہوں نے بغیر اِدھر اُدھر کی باتیں کیے سیدھے مدے کی بات کی زینب اور زہرہ بیگم دونوں حیران رہ گئیں

کیوں نہ تم لوگ اپنا لندن جانے کا پروگرام کینسل کر کے کچھ دِن اور یہاں رک جاؤ۔۔۔۔میں اب نین کو یہاں سے جانے نہیں دینا چاہتی۔۔۔۔۔۔
دیکھو تم اسے جلد بازی سمجھو۔۔۔۔۔۔یا کچھ بھی کہو لیکن میں چاہتی ہوں کے نین اور داؤد کی شادی اسی مہینے ہو جائے۔۔۔۔اب مجھ سے اِنتظار نہیں ہوتا
رابعہ بیگم نے اُن کی حیرانی بھانپ کر اپنی بات پر زور دیا

لیکن بھابھی یہ کیسے ممکن ہے۔۔۔۔۔اتنے اچانک۔۔۔۔۔۔ نین ابھی بچی ہے۔۔۔۔اُسے گھر داری کی کوئی سمجھ نہیں ہے۔۔۔۔۔اُسے تو بات کرنے کا ڈھنگ نہیں۔۔۔اور ابھی تو وہ پڑھ بھی رہی ہے۔۔۔۔ایسے ایکدم سے شادی۔۔۔

زینب نے پریشانی سے اپنی ماں کو دیکھا

دیکھو زینب میں تمہاری مشکل سمجھتی ہوں لیکن تم بلکل فکر مت کرو۔۔۔۔ نین کو یہاں کوئی پریشانی نہیں ہو گی۔۔۔۔وہ بس ایک گھر سے دوسرے میں ہی تو جا رہی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔اور پڑھائی بھی آسانی سے کر سکتی ہے یہاں۔۔۔۔۔ کیوں امی

رابعہ بیگم نے اپنی ساس کو اپنی سائیڈ لینا چاہا اُنہوں نے مسکرا کر سر ہلا دیا

رابعہ بلکل صحیح کہہ رہی ہے۔۔۔۔۔دو ہی سال بعد بھی تو شادی ہونی ہے جلدی ہو جائے تو کتنا ہی اچھا ہو گا۔۔۔۔۔میرا بھی بڑا دل ہے کے اب نین یہیں میرے پاس رہے۔

اُنہوں نے بھی محبت بھرے لہجے میں کہا تو زینب اپنی ماں کو دیکھتی رہ گئی

بھابھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔یوں اچانک اتنی جلدی سب تیاریاں کیسے ہو گی۔۔۔

مجھے کچھ بھی سمجھ میں نہیں آرہا۔۔۔۔

زینب اُلجھ کر باری باری دونوں کو دیکھنے لگی

تیاریوں کا کیا ہے۔۔۔۔۔۔وہ سب ہو جائے گا تم بس ایک بار ہاں تو کہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بلکہ نین سے بھی ایک بار پوچھ لو۔۔۔وہ کیا چاہتی ہے

رابعہ بیگم نے بے تابی سے کہا تو وہ سر ہلا گئیں

ٹھیک ہے بھابھی۔۔۔۔۔لیکن مجھے پہلے وقار سے بات کرنی ہو گی۔۔

رابعہ بیگم نے اتنے سے جواب پر بھی خوش ہو کر سر ہلا دیا

ΔΔΔΔΔΔΔΔ

صبح بخیر۔۔۔۔۔۔۔میری زندگی کی رونق۔۔۔۔۔

اُس نے بھیگے گلاب سے اُس کے نرم گالوں کو چھوتے ہوئے میٹھی سی سرگوشی کی۔۔۔۔۔فلک نے اُس کی سانسوں کو اپنے چہرے پر محسوس کر کے فوراََ آنکھیں کھولیں اور گھبرا کے اٹھ بیٹھی

کتنا حسین لگ رہا ہے یہ کمرہ آج۔۔۔۔۔تمہارے ہونے سے

وہ مسکرا کر گلاب اُس کی طرف بڑھاتے ہوئے بولا فلک نے

نظریں جھکائے جھجھکتے ہوئے گلاب تھام لیا

دوپٹہ اُس کے بالوں سے سرک کر نیچے ہو گیا تھا۔۔۔ چھوٹے

چھوٹے بال چہرے پر آکر گالوں کو چھو رہے تھے۔۔۔

صبح صبح اس سے حسین منظر داؤد کے لیے کوئی نہیں ہو سکتا تھا

جب کوئی گلاب دیتا ہے تو بدلے میں اُسے بھی کچھ دیا جاتا ہے

وہ اُس کی گھنی پلکوں کو دیکھتے ہوئے بولا فلک نے نظریں اٹھا

کے اُسے دیکھا

ایک پیاری سی مسکراہٹ۔۔۔۔۔۔۔

وہ مسکراتے ہوئے بولا لیکن فلک یونہی بیٹھی رہی اُس کی فرمائش پر ذرا بھی غور نہیں کیا پوری کرنا تو بہت دور کی بات

جب سے داؤد اُس سے ملا تھا ہنستے تو کیا اُسے کبھی مسکراتے ہوئے بھی نہیں دیکھا تھا۔۔۔ لیکن اُس کا دل کہتا تھا کے وہ مسکراتے ہوئے اور زیادہ خوبصورت لگتی ہو گی۔۔اور داؤد کا دل وہ حسین منظر دیکھنے کا شدت سے خواہش مند تھا۔۔۔

بڑی بے رحم لڑکی ہو تم۔۔۔۔۔۔۔

وہ سر جھکائے مسکراتے ہوئے بولا اور وہاں سے اٹھ گیا

تیار ہو جاؤ نیچے جانا ہے۔۔۔۔ تمہیں تمہارے سسرال سے انٹرڈیوس کروانا ہے نہ

وہ مسکراتے ہوئے بولا اور کپڑے نکال کر اُس کی طرف بڑھائے وہ حیران ہوئی کیوں کے وکپڑے اُس کے نہیں تھے۔۔شاید نئے تھے جو اُس نے کب اور کہاں خریدے فلک کو اندازا ابھی نہیں تھا لیکن اُس کوئی سوال نہیں کیا اور خاموشی سے کپڑے لے کے واشروم میں چلی گئی۔۔۔

وہ فلک کے جانے کے بعد شیشے میں دیکھتا اپنے بالوں میں برش کرنے لگا تب دروازے پر دستک ہوئی

Good morning mr daud the super cop-----

نین نے ہنستے مسکراتے چہرے سے پورے جوش میں اُسے وش کیا تو وہ مسکرادیا

Good morning nain ----------

اُس نے بھی خوشدلی سے جواب دیا

جب سے ہم یہاں آئے ہیں آپ آل ٹائم غائب رہتے ہے۔۔۔ یہاں تک کے ہم دو دن بعد واپس جا رہے ہیں اور آپ کا اب بھی کوئی پتہ نہیں۔۔۔ یہ کوئی نئ ٹرک ہے مہمان جلدی بھگانے کی۔۔۔۔۔۔۔

اُس کے لہجے میں کوئی ناراضگی یہ طنز نہیں بلکہ ہلکا پھلکا سا لہجہ تھا

باہر کیوں کھڑی ہو اندر آؤ نا۔۔۔۔۔۔۔

وہ اچانک سنجیدہ ہو کر بولا اُسے بہت برا لگ رہا تھا

یہ سوچ کر کہ نین کو کیسا لگے اُس کے فلک کے نکاح کے مطلق جان کر۔۔۔۔۔وہ اتنی پیاری ہمیشہ ہنستی ہوئی لڑکی کے چہرے پر دکھ نہیں دیکھنا چاہتا تھا

شادی کے پہلے لڑکی کا لڑکے کے کمرے میں آنا الاود ہے

وہ آس پاس نظر ڈالتی آہستہ آواز اور رازدارانہ انداز میں پوچھنے لگی وہ ہنس دیا

Come on yaar come in

مجھے بات کرنی ہے تم سے۔۔۔۔۔

وہ ہنس کر سر نفی میں ہلاتے ہوئے بولا تو وہ بھی ہنس دی

دونوں اندر جاتے اُس کے پہلے ہی عشرت کی پکار پر نین رک گئی

نین۔۔۔۔۔۔ تم یہاں ہو اور میں تمہیں پورے گھر میں ڈھونڈ ڈھونڈ کر تھک گئی۔۔۔۔۔۔

عشرت ہانپتی ہوئی بولی

لیکن بھابھی میں تو گھر میں ہی ہوں۔۔۔۔

اُس نے سیانے پن سے جواب دیا

جلدی چلو ناشتا کرنے وہاں بڑی ماں نے ہمیں بھی سولی پر لٹکایا ہوا ہے۔۔۔۔۔۔ تمہیں کیا پتہ گرما گرم پراٹھے دیکھنے کے بعد اپنی بھوک کو کنڑول کرنا کتنا مشکل ہوتا ہے۔۔۔۔۔ چلو بھی

وہ نین کا ہاتھ پکڑے اُسے کھینچتی ہوئی بیچارگی سے بول رہی تھی

افقو بھابھی۔۔۔۔ مجھے داؤد کو ڈھنگ سے مارننگ وش تو کرنے دو۔۔۔۔۔۔۔

وہ اپنا ہاتھ چھڑاتے ہوئے بولی

بھابھی مجھے نین سے بات کرنی ہے۔۔۔۔ پلیز

داؤد نے بھی عشرت کو دیکھ کر کہا تو وہ دونوں کو دیکھ کر معنی خیزی سے مسکرا کر اوو کرنے لگی

دیور جی میں ناشتے کے بعد پورے دن کے لیے اسے یہاں بھیج دوں گی آپ کو جتنی باتیں کرنی ہے کرتے رہیے گا لیکن ابھی نہیں کیوں کے صبح صبح میں بڑی ماں کی اُس سے زیادہ ڈانٹ افورڈ نہیں کر سکتی۔۔۔۔۔

وہ اُسے نو کا سگنل دے کر نین کا ہاتھ پکڑے وہاں سے لے گئی۔۔۔ نین نے داؤد کو دیکھتے ہوئے رونی صورت بنا کر مصنوعی آنسو صاف کیے تو وہ ہنسی روک نہیں پایا

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

ناشتے کی ٹیبل پر سب بیٹھے اسی موضوع پر بحث کر رہے تھے۔۔۔۔۔زینب نے وقار صاحب سے بات کی تو اُنہوں نے بھی پہلے حیرت ظاہر کی پھر اپنی رضامندی دے دی۔۔۔۔آخر کو اس میں کوئی برائی بھی نہیں تھی۔۔۔۔۔سب کی صلح صحمتی سے ایک ہفتے بعد کی تاریخ طے کر دی گئی تھی

اور نین سے پوچھنے کی تو ضرورت ہی محسوس نہیں ہوئی۔۔۔کیوں کے بقول زینب کے وتو شادی کے لیے اتنی اتاولی تھی جتنے آجکل کے لڑکے بھی نہیں ہوتے

اپنی شادی کا سن کر وہ شرمانے کی بجائے خوشی سے مسکرا رہتی

اب بھی وہ ٹیبل پر بیٹھی اُن سب کی باتوں میں حصہ لینے کی

پوری کوشش کر رہی تھی کے شادی کونسی تاریخ میں ہونی

۔۔کونسی جگہ ہونی ہے۔۔۔۔۔۔کھانا کیا بننا ہے

زینب اُسے آنکھیں دکھا دکھا کر چپ کرنے کی کوشش میں

اپنی آنکھوں پر ظلم کر چکی تھی لیکن اُس پر کوئی اثر نہیں ہوا

تھا۔۔۔بلکہ اُس کی فرمائشوں کو سن ہ کر تو عشرت اور شیرین

بھی منہ پر ہاتھ رکھے اُسے دیکھ رہی تھیں

بس عبّاس صاحب رابعہ بیگم اور نانو ہی اُس کی باتوں کو مسکرا

کے انجوئے کر رہے تھے۔۔۔راہب اور ذارب بھی ہنس کے

اُس کا ساتھ دے رہے تھے۔۔۔۔

وہ اپنی شادی کے لیئے سچ میں بہت اُتاولی ہو رہی تھی

ساحل گھر کے اندر آیا تو سب اُنہیں باتوں میں مشغول تھے۔۔۔

مٹھائی۔۔۔۔۔۔۔

اُس نے مٹھائی کا ڈبہ عبّاس صاحب کے سامنے رکھا تو وہ پلٹ کے اُسے دیکھنے لگے

وہ آپ بولتے تھے ناکام سے لگو۔۔۔۔۔۔کام سے لگو۔۔۔تو اب اپن کی نوکری لگ گئی ہے۔۔۔۔۔۔۔کالج میں

وہ پیچھے کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے بولا۔۔۔عبّاس صاحب کا چہرہ خوشی سے کھل گیا دادی بھی مسکرا کر اُسے دیکھنے لگی۔۔۔۔۔۔باقی سب کے چہرے بیزار ہو گئے

کیا سچ میں۔۔۔۔۔۔۔۔یہ تو بہت اچھی بات ہے

وہ اپنی جگہ سے اٹھ کر اُس کے پاس کھڑے ہوئے مسرت سے بولی

میں بہت خوش ہوں۔۔۔۔کم سے کم تم نے میری کوئی بات تو مانی۔۔۔۔۔۔۔۔۔ویسے کیا جاب ہے۔

۔اُنہوں نے مسکرا کر کہتے ہوئے اُس کا کندھا تھپتھپا یا۔۔۔۔ نین بھی تجسس سے اُسے دیکھنے لگی جب کے ربیعہ بیگم ناگواری سے منہ پھیرے بیٹھی تھیں

بس سمجھ لو کالج کی پوری ذمے داری اپن کے ہی اوپر ہے۔۔۔۔اوپر سے لے کر نیچے تک سارے کام اپن کو ہی دیکھنے ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ کالر جھاڑتے ہوئے بولا عبّاس صاحب اور خوش ہوئے مٹھائی کا پورا پیس اُس کے منہ میں ڈالا۔۔۔ نین نے بھی داد دینے والے انداز میں اُسے دیکھا

ایسی کونسی پوسٹ ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اُنھوں نے ایک مٹھائی اپنے منہ میں ڈالتے ہوئے پوچھا۔۔

چپراسی کی۔۔۔۔۔۔۔

وہ نہایت آرام سے بولا اور عباس صاحب کو جو جھٹکا لگا اُس کی بدولت مٹھائی حلق سے اتر کر گلے میں پھنس گئی۔۔۔۔۔۔

اُس نے زبان دانتوں میں دبائی۔۔۔۔

شیرین نے جلدی سے آگے بڑھ کر اُنہیں پانی کا گلاس تھمایا نین کی حیرت مسکراہٹ میں بدل گئی اُس نے مشکل سے ہنسی روکی

۔۔۔۔۔۔تم کالج کے چپراسی کی نوکری کرو گے۔۔۔یہ کام ڈھونڈا ہے تم نے اپنے لیے۔۔۔۔کچھ اور نہیں ملا تمہیں

وہ سنبھل کر غصے سے بولے

آپ ہی تو بولتے ہو نہ کے کوئی کام بڑا چھوٹا نہیں ہوتا۔۔۔۔اور آپکو بھی تو اپن کو کالج بھیجنے کا بہت شوق تھا

اُس نے سر جھکائے عبّاس صاحب کی گولی اُنہیں کو پلانی چاہی

مجھے تمہیں وہاں پڑھنے بھیجنا تھا۔۔۔۔۔۔۔کلاس کا گھنٹا بجانے کے لیے نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔مجھ سے ایک بار پوچھ تو لیتے۔۔۔۔

اپنی کمپنی چھوڑ کر کوئی کام کرنا بھی چاہتے ہو تو وہ یہ۔۔۔چپراسی کی نوکری۔۔۔۔

وہ غصے سے بھڑک اٹھے اُس نے منہ چھپانے کی کوشش کی لیکن کوئی جگہ نہیں ملی

بڑے پاپا ہماری کمپنی میں اسٹاف کو تمیز سے بات کرنی ہوتی ہے نا اس لیے۔۔۔۔۔۔۔۔اگر یہ وہاں آگیا تو سارے ورکر کام چھوڑ کر اس کی بھاشا ٹرانسلیٹ کرنے میں لگ جائیں گے راہب اُس کا مزاق اڑاتے ہوئے بولا اُس نے ابرو اٹھا کر اُسے دیکھا جب کے وہ عبّاس صاحب کے گھورنے سے پہلے ہی چپ کر چکا تھا۔۔۔

عبّاس صاحب نے دوبارہ سے اُسے دیکھا تو وہ جھٹکے سے سیدھا ہو کر فوراََ دادی کی طرف بڑھا کیوں کے فلحال سب کے سامنے اور بے عزتی نہیں کروانی تھی

دادی۔۔۔۔۔آج اپن کا پہلا دن ہے۔۔۔۔دعا کرنا کے ترقی ہو جائے۔۔۔۔

وہ اُن کے پاس آکر کرسی کے قریب گھٹنا ٹکائے بیٹھتا ہوا بولا تو اُنہوں نے محبت سے دیکھتے ہوئے اُس کے سر میں ہاتھ پھیرا۔۔۔۔وہ اُن کا ہاتھ لبوں سے لگا کر وہاں سے اٹھ کر باہر نکل گیا۔۔۔۔۔۔۔

اچھا بڑی مامی۔۔۔۔۔۔۔۔۔میرا شادی کا لہنگا نا۔۔۔۔وہائٹ اور ریڈ ہونا چاہیئے۔۔۔۔۔۔وہ بھی ایکدم یونق ڈیزائن کا۔۔۔۔۔۔

ساحل کے جاتے ہی اُس نے سب کی توجہ پھر اپنی شادی پر دلائی تو سب مسکرانے لگے۔زینب نے اپنا سر تھام لیا۔۔۔

Good morning--------

داود نے فلک کے ساتھ وہاں آکر سب کو اپنی طرف متوجہ کیا رابعہ بیگم نے اُس کے ساتھ فلک کو دیکھ کر ناگواری سے دانت پیسے

--

داؤد تم کب آئے بیٹا۔۔۔۔۔۔۔۔

دادی نے اُسے دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا وہ اُن کی طرف بڑھا

رات کو آگیا تھا دادی تب آپ سو رہیں تھیں

وہ اُن کے کندھے پر چہرہ رکھتے ہوئے مسکرا کر لاڈ سے بولا

اسلام علیکم۔۔۔۔۔۔۔۔۔

فلک نے سر جھکائے جھجھکتے ہوئے سب کو سلام کیا رابعہ بیگم کے علاوہ سب نے جواب تو دیا لیکن آنکھوں میں حیرت لیے اُسے دیکھ۔رہے تھے

وعلیکم السلام بیٹا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

داؤد یہ بچی کون ہے۔۔۔۔۔

دادی نے مسکرا کر اُسے دیکھتے ہوئے داؤد سے پوچھا وہ سیدھا ہو کر سب کو دیکھنے لگا

دادی وہ۔۔۔۔۔۔میں آپ سب کو یہی بتانا چاہ رہا
تھا۔۔۔۔یہ فلک ہے۔۔۔۔یہ

۔یہ ہماری نئی میڈ ہے۔۔۔۔۔۔۔
اُس کی بات مکمل ہونے اس پہلے ہی رابعہ بیگم گڑ بڑی سے
بولیں۔۔۔۔۔۔داؤد نے حیرت سے اُنہیں
دیکھا۔۔۔۔فلک کو سمجھ تو نہیں آیا لیکن اُس کا دل مسلسل
گھبرا رہا تھا۔۔۔

گھر میں اتنا کام بڑھ گیا ہے نا۔۔۔۔۔۔چندا بھی سب الٹا
سیدھا کرنے لگی ہے آجکل اور ان دونوں کا دھیان تو ہمیشہ
بس تیار ہونے میں رہتا ہے۔۔۔

رابعہ بیگم مشکل مسکراتی ہوئی بول رہی تھی۔۔۔۔داؤد

حیرت وتاسف سے اُنہیں دیکھ رہاتھا۔۔۔۔جب کے اپنے

ذکر پر عشرت اور شیرین کے منہ کھل گئے تھے

اتناکام کرواکے بھی اُن پر یہ الزام لگا تھا

اس لیے میں نے داؤد سے کہا تھا کہ وہ کسی اچھی سی میڈ کا

انتظام کردے۔۔۔۔

ویسے بھی اب جب ہم نے نین اور داؤد کی شادی کی تاریخ

طے کردی ہے تو دوگنا کام بڑھنے والا۔ہے گھر میں

اُنہوں نے داؤد کی جانب دیکھ کر جتاتے ہوئے کہا۔۔۔وہ

آسودگی سے مسکرادیا۔۔

فلک کے دل کو اُن کی بات سے کچھ ہوا۔۔اُس نے اپنے آنسو روکنے کی کوشش کی

بیٹھو بیٹا ہم سب کے ساتھ ناشتا کرو۔۔۔۔۔۔۔

دادی نے فلک کو دیکھتے ہوئے پیار سے کہا۔۔۔۔۔اُس نے داؤد کی طرف دیکھا تو اُس نے سر ہلا کر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔۔ وہ دادی کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گئی اور اُس کے بیٹھتے ہی رابعہ بیگم اُسے نفرت سے دیکھتی اٹھ گئیں

مام آپ نے جھوٹ کیوں بولا۔۔۔۔۔۔۔۔۔اور نین اور میری شادی کا کیا ڈراما ہے

رابعہ بیگم اٹھ کر جانے لگیں تو وہ اُن کے پیچھے آیا اور ان کا راستہ روکتا ہوا بولا

میں نے جو کیا صحیح کیا اور خبر دار جو تم نے کسی سے کہا کہ وہ لڑکی تمہاری بیوی ہے۔۔۔۔۔ تم اپنی ماں کا مرا ہوا منہ دیکھو گے داؤد۔۔۔۔۔

تمہاری شادی نین سے ہو گی اور وہ بھی آنے والی دو تاریخ کو۔۔

اُنہوں نے غصے سے کہتے ہوئے اُسے دھمکی دی کیوں کے اُن کے پاس اس کے علاوہ کوئی راستہ نہیں تھا۔۔۔۔ایک بار نین سے داؤد کی شادی ہو جاتی تو فلک کو وہ خود چھوڑ دیتا

ٹھیک ہے مام میں چپ رہوں گا۔۔۔۔۔۔۔۔بیٹا ہوں آپکا اپنی ماں کے جھوٹ کا مان رکھنے کے لیے اتنا تو کر ہی سکتا ہوں

وہ ایک گہری سانس لیتے ہوئے بولا

لیکن یاد رکھیے گا۔۔۔۔نانین سے میری شادی ہونا ممکن ہے نہ فلک کا مجھ سے الگ کیا جانا ممکن ہے۔۔۔۔

آپ نے یہ جو جھوٹ بول کر بات بگاڑی ہے نہ اب اسے سنبھالے گی بھی آپ ہی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

میں انتظار کروں گا کے آپ خود ہی اس معاملے کو سمیٹ لیں۔۔۔۔۔اس سے پہلے کے بہت دیر ہو جائے

وہ اُنہیں جتاتا ہوا وہاں سے چلا گیا فلک کے پاس۔۔۔رابعہ بیگم نے دکھ سے اُسے دیکھا

ΔΔΔΔΔΔΔ¶¶

اب ایک ریس میرے اور جیا کے بیچ۔۔۔۔۔۔۔

دشاء نے تھکی تھکی سی سانس لیتے ہوئے۔۔۔

وہ لوگ اس وقت اپنی سکیٹنگ پریکٹس کے ساتھ ایک دوسرے سے مقابلے میں بھی ہاتھ آزما رہی تھی

بلکل نہیں اب میں بہت بور ہو چکی ہوں اور مجھے گھر جانا ہے۔۔۔

جیا سر نفی میں ہلاتی آستین سے چہرے پر پسینے کی نمی صاف کرنے لگی

کم آن یار جیا ایسے بھاگو تو مت۔۔۔۔۔۔آئے نو مجھ سے کوئی نہیں جیت سکتا لیکن انسان کو ہمت نہیں ہارنا چاہیے۔۔۔۔۔

دیشا نے ہنسی اڑاتے لہجے میں کہا تو باقی تینوں بھی ہنسنے لگی

اوہ پلیز۔۔۔۔ڈونٹ بی سو اسمارٹ۔۔۔۔۔۔۔۔تم اچھی طرح جانتی ہو کے اس گیم میں مجھے کوئی نہیں ہرا سکتا۔۔۔

وہ ہنستی ہوئی بولی

ہو جائے پھر ایک گیم۔۔۔۔۔۔۔۔

دشا نے ابرو اٹھاتے ہوئے کہا

جیتنے پر کیا ملے گا۔۔۔۔۔۔۔

وہ کندھے اچکا کر بولی

جو تم کہو۔۔۔۔۔۔۔۔اور ہارنے پر۔۔۔۔۔۔دشا نے مسکرا کر اُسے دیکھا

جو تم چاہو۔۔۔۔۔۔۔
جیا بھی اُسی کے انداز میں بولی اور اپنے اسکیٹنگ شوز پہننے لگی
وہ چاروں ایک دُوسرے کو دیکھ کر معنی خیزی سے مسکرانے لگی

اُن میں سے ایک نے جیا کے سکیٹنگ شو کا ایک سکرو ڈھیلا کر دیا تھا کیوں کہ اُسے ہرانا اُن کے لیے بے حد ضروری تھا۔ ریس میں وہ دشا سے آگے آگے تھی لیکن اچانک ہی

سکیٹنگ کا ایک وہیل نکل کر الگ ہو گیا تو وہ ڈگمگا کر بری طرح گر پڑی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اُس کے ہاتھ اور گھٹنے بری طرح زخمی ہو گئے وہ رونے لگی

سب جلدی سے اُس کے۔ پاس آئیں اور اُسے سہارا دے کر اٹھایا۔۔۔۔۔

اُس کے ہاتھوں پیروں پر بینڈ تج کرنے کے بعد اُسے شرط یاد دلائی۔۔۔

او کے بتاؤ کیا کرنا ہے مجھے۔۔۔۔۔۔۔

وہ بیزاری سے بولی

میرے گھر چل کے بات کرتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔

دشانے باقی سب کو اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔جیا کو اُن کے چہرے دیکھ کر کچھ غلط ہونے کا احساس ہو رہا تھا۔۔۔وہ آہ کرتی ہوئی اپنی جگہ سے اٹھی اور سنبھل کر آگے بڑھنے لگی

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

بتاؤ نا کیا کرنا ہے مجھے۔۔۔۔۔۔پھر مجھے گھر بھی جانا ہے

جیا بیزار سی ہو کر بولی۔۔۔۔اُس کے پیروں ہاتھوں میں ہلکی ہلکی چوٹ تھی لیکن بہت جلن محسوس ہو رہی تھی

دشانے اپنی الماری کھول کر کچھ کپڑے اُس کی طرف بڑھائے

تجھے نایہ ڈریس پہن کر دلبر سانگ پر ڈانس کرنا ہے۔۔

ہادیہ نے چہک کے کہا۔۔۔جیا نے وہ ڈریس ہاتھ میں۔لے کر منہ کھولے اُسے دیکھنے لگی۔۔۔۔

بلیک کلر کی ڈائمنڈ سے جھلمل کرتی منی سکرٹ۔۔۔۔

اور بلیک ہی چھوٹا سا سٹرپ لیس ٹاپ

یہ۔۔۔یہ ڈریس۔۔۔۔چھی۔۔۔۔یہ میں نہیں پہنوں گی۔۔۔۔

اُس نے ناگواری سے وہ کپڑے دور اچھالے۔۔۔۔۔

جیا تم۔نے شرط لگائی تھی کے ہم جو کہیں گے مانو گی۔۔

اُن میں سے ایک نے اُسے یاد دلایا

ہاں لیکن یہ کیا فضول ساٹاسک ہے۔۔۔۔۔مجھے نہیں پسند
میں گھر جارہی ہوں
وہ غصے سے کہتی اٹھ کھڑی ہوئی

جیا بات تو سنو۔۔۔۔۔۔ صرف ہم چاروں لڑکیاں ہی تو ہے
یہاں۔۔۔۔اتنا کیوں شرما رہی ہو یار ہم کونسا تمہیں پبلک
میں ڈانس کرنے کی کہہ رہے ہے
ہادیہ نے اُس کا ہاتھ پکڑ کر روکتے ہوئے کہا وہ غصے سے اُسے
گھورنے لگی

دیکھو جیا اگر تم میں ہمت نہیں ہے تو تمہیں چیلنج لینا ہی نہیں چاہیے تھا۔۔۔۔اور اب جب لے لیا ہے تو پورا کرو۔۔۔۔۔
ورنہ کہہ دو سب کے سامنے کے تم لوزر ہو۔۔۔۔۔

دشا ہاتھ باندھے اُسے اکسانے کی کوشش کر رہی تھی اور اُس کی یہ کوشش کامیاب ہوئی۔۔۔۔وہ خود کو لوزر تو نہیں کہلوانا چاہتی تھی۔۔

اُن سب پر ایک تاسف زدہ نظر ڈال کر وہ کپڑے لیے چینجنگ روم کی طرف بڑھ گئی۔۔۔۔

حالانکہ اُسے ویسٹرن کپڑے پہننے کی عادت تھی لیکن وہ ڈریس حد سے زیادہ بولڈ تھی۔۔۔

وہ کپڑے چینج کر کے باہر نکلی تو چاروں اُسے سر سے پیر تک دیکھتی رہ گئیں۔۔۔۔۔

سکرٹ گھٹنوں سے خاصا اوپر تک تھا۔۔۔۔۔

اور اوپر کا ٹاپ کندھوں پر تو تھا ہی نہیں درمیاں میں پیٹ بھی مکمل نظر آرہا تھا۔۔۔ میدے جیسی رنگت کالے رنگ میں چمک رہی تھی۔۔۔اور اُس پر چوٹ کے نشان بھی واضح تھے وہ خود میں سکڑنے کی تگ ودو میں لگی سکرٹ کو نیچے کھینچنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔۔

ہادیہ نے آگے بڑھ کر اُس کے بالوں سے کلچر نکال کے میوزک آن کرتے ہوئے اُسے ڈانس کرنے کا اشارہ کیا اور وہ سب پیچھے ہو کر کھڑی ہو گئیں۔۔۔

کمرے کی مدھم روشنی میں بنا میک اپ کے بھی اُس کا حسن قیامت خیز نظر آ رہا تھا

دلبر دلبر۔۔۔۔۔۔۔

دلبر دلبر۔۔۔۔۔۔

گانا شروع ہونے کے بعد بھی وہ یونہی کھڑی خشک گلے کو تر کرتی اُن چاروں کو دیکھنے لگی۔۔۔دشا نے اُسے پھر سے اشارہ

کیا تو اُس نے پیروں کو آہستہ آہستہ سے حرکت دینی شروع کی۔۔۔

ایک سوچ یہ بھی تھی کے وہاں صرف اُس کی فرینڈز ہی تو ہے۔۔۔اس لیے اسے ڈرنے کی ضرورت ہی نہیں

ہوش نہ خبر ہے

یہ کیسا اثر ہے۔۔

ہوش نہ خبر ہے

یہ کیسا اثر ہے۔۔۔

تم سے ملنے کے بعد دلبر۔۔۔

تم سے ملنے کے بعد دلبر۔۔

وہ باقاعدہ ٹھیک ٹھاک اسٹیپ لے کر ڈانس کرنے لگی اور اُس کی چاروں دوست انجوئے کرتی تالیاں بجا رہی تھیں

دِلبر۔دلبر

دلبر دلبر۔۔

اُس کے۔کھلے۔بال شانو پر بکھرے اُس کے ہر اسٹیپ پر ساتھ دے رہے تھے کمر پورے جوش میں حرکت کر رہی تھی۔۔۔۔اُس کے چہرے پر اب گھبراہٹ نہیں بلکہ اسمائیل تھی۔۔۔وخود اب انجوئے کر رہی تھی

تُو میرا خواب ہے۔۔۔۔

تُو میرے دل کا قرار۔۔۔

وہ پوری پیچھے کو جھکی

دیکھ لے جان من۔۔۔

دیکھ لے۔۔۔۔۔بس ایک بار۔۔۔۔

اُس نے سیدھے ہو کر دل پر ہاتھ رکھے بولڈ انداز میں آگے کو دیکھتے ہوئے سینے کو حرکت دی۔۔۔

چین کھو گیا ہے۔۔۔۔۔

کچھ تو ہو گیا ہے۔۔۔۔۔

چین کھو گیا ہے۔۔

کچھ تو ہو گیا ہے۔۔۔۔۔۔

تم سے ملنے کے بعد دلبر۔۔۔

تم سے ملنے کے بعد دلبر۔۔۔۔۔

وہ ہاتھ کمر پر رکھے جھومنے۔لگی کے اچانک ہی اُس کا پیر مڑا

اور وہ لڑکھڑا کر گر پڑی۔۔۔

چاروں ہڑبڑا کر اُس کی طرف بھاگی لائٹ آن کر کے اُسے

زمین سے اٹھایا۔۔۔

جیا تم ٹھیک ہو۔۔۔۔۔۔۔

ہادیہ نے اُس کے چہرے پر رونے والے تاثرات دیکھ کر

پریشانی سے کہا

آب تو چیلنج پورا ہو گیا نا۔۔۔۔۔اب جان چھوڑو میری۔۔۔۔

وہ اُس کا ہاتھ جھٹک کر وہاں سے اٹھتی چینجینگ روم کی طرف بڑھی۔۔۔۔۔

اُسے پہلی دفعہ اُن سب سے دوستی کرنے پر۔پچھتاوا ہو رہا تھا۔۔۔

اُس نے اپنی منٹلیٹی کے اُسے ڈاؤن مارکیٹ لوگوں سے دور رہنا ہے۔۔کے چلتے اپنی اچھی خاصی سہیلیوں کو چھوڑ کر یہ گروپ جوائن کیا تھا۔۔۔۔تاکہ اُس کی ریپوٹشن بنی رہی لیکن اِن لوگوں نے ہمیشہ اُسے یوز ہی کیا تھا

ΔΔΔΔΔΔ\\ΔΔΔ

∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆

داؤد کو ضروری کام کی بنا پر گھر سے باہر جانا پڑا تھا حالانکہ فلک کو اکیلا چھوڑنے کا اس کا بلکل دل نہیں تھا۔۔۔

اس بیچ فلک نے رابعہ بیگم کے جھوٹ کو سچ ثابت کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی۔۔۔۔۔

وہ تب سے بس کام کیے جا رہی تھیں

عشرت اور شیرین کے ہاتھوں میں تو لاٹری لگ گئی تھی۔۔۔۔

وہ اُسے آرڈر پر آرڈر دیے جا رہیں تھی اور فلک خاموشی سے سر جھکائے عمل کر رہی تھی۔۔۔۔۔۔

رات سب کا۔ کھانہ ہونے کے بعد اب وہ کچن سمیٹ رہی تھی جب رابعہ بیگم اُسے نخوت سے دیکھتی اُس کے پاس آئیں

اُمید ہے تمہیں تمہاری اوقات کہ اندازہ ہو گیا ہو گا۔۔

جب تک اس گھر میں ہو۔۔یہی تمہاری جگہ ہے

خبردار جو میرے بیٹے کے آس پاس بھی نظر آئی۔۔

رابعہ بیگم نے اُسے ناگواری سے دیکھتے ہوئے کہا وہ سر جھکائے سننے لگی

میں تم جیسی لڑکیوں کو اچھے سے جانتی ہوں۔۔

پتہ نہیں کس لیے پھنسایا ہے میرے بیٹے کو۔۔۔

یاد رکھنا میں تمہارے کوئی ارادے پورے نہیں ہونے دوں گا

ایک بار نین سے شادی ہونے دو اُس کے بعد وہ خود تمہیں یہاں سے دفع کر دیگا

بس اللہ کرے یہ شادی خیریت سے ہو جائے

اُنہوں نے غصے سے اُسے نیچا دکھاتے ہوئے آخر میں دھیمے لہجے میں کہا

آمین۔۔۔۔۔۔

اُس نے آہستہ آواز میں کہا تو رابعہ بیگم حیرت سے اُسے دیکھنے لگیں

بڑی ماں۔۔۔۔۔ثریا آنٹی کا فون آیا ہے

عشرت نے اندر آئے ہوئے فون اُن کی طرف بڑھایا تو وہ فلک پر ایک ناگوار نظر ڈال کر فون لیے باہر نکل گئی

تم کھڑی کیا ہو یہ جھوٹے برتن سمیٹو جلدی جلدی۔۔اور کچن صاف کر کے ہی سونا۔۔۔۔۔۔

عشرت نے گردن اکڑا کر اُس پر۔رعب دکھایا وہ سر ہلا کر واپس کام میں لگ گئی۔۔

وہاں رکھے جھوٹے برتن صاف کر کے اپنی جگہ پر رکھنے لگی

داؤد گھر آ کر اُسے اپنے روم میں نا پا کر سیدھے کچن میں آیا اور وہاں اکیلے کام کرتے دیکھ اُس کا دماغ گھوم گیا۔۔۔

فلک رکھو اسے۔۔۔۔۔۔

تمہیں یہ سب کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔

اُس کے ہاتھ سے گلاس چھین کر زور سے سلیپ پر رکھتے ہوئے بولا۔۔۔۔

کیا کر رہے ہیں ٹوٹ جائے گا۔۔۔۔۔۔

وہ ہڑبڑا کر بولی۔۔۔اور اُس گلاس کو اٹھا کر دیکھنے لگی

میں تم سے کچھ کہہ رہا ہوں نہ چلو یہاں سے

تم یہ سب نہیں کرو گی۔۔۔۔۔۔

اُس نے دوبارہ سے گلاس چھینا اور اُس کی کلائی تھام کر اُسے کھینچتا ہوا کچن سے باہر لایا۔۔۔۔۔۔۔ فلک نے اُس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھا تو وہ رک کر اُسے دیکھنے لگا

آپ اتنا غصّہ کیوں ہو رہے ہیں۔۔۔۔۔

مجھے اس سب سے کوئی پریشانی نہیں ہے۔

مجھے اچھا لگتا ہے کام کرنا۔۔۔۔۔

وہ اپنی کلائی سے اُس کا ہاتھ ہٹاتے ہوئے بولی

لیکن مجھے نہیں اچھا لگتا۔۔۔۔۔

مام تمہیں اس طرح ٹریٹ نہیں کر سکتی۔۔۔۔

وہ غصے سے بولا اُسے اندازہ تھا کہ اُس کے پیچھے رابعہ بیگم کا سلوک کیسا رہا ہوگا

آپ اپنی امی کے لیے کوئی گلا مت رکھیے وہ بہت اچھی ہے۔۔
مجھے اُن سے کوئی شکائت نہیں ہے۔۔۔۔وہ جو چاہتی ہے مان لیجئے۔۔۔۔
اُس نے نرمی سے داؤد کو سمجھانے کی کوشش کی۔۔۔

مجھے غصّہ مت دلاؤ۔ فلک۔۔۔۔

وہ اسے گھورتا ہوا بولا۔۔۔بیوی ہو کر وہ اُسے کسی اور سے شادی کرنے کی کہہ رہی تھی

آپ چاہتے تھے نا میں آپ سے دور نا جاؤں۔۔میں نے آپ کی بات مان لی

میں چاہتی ہوں آپ بھی اپنی امی کی بات مان کر اُس لڑکی سے شادی کر لیں۔۔۔۔۔

وہ اُس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولی

فلک پلیز۔۔۔۔۔میں الریڈی بہت پریشان ہوں۔۔۔۔

اس طرح کی باتیں مت کرو۔۔۔

وہ بے چارگی سے بولا۔۔۔۔مزید کہتا کے مین دروازے سے ساحل کو آتے دیکھ خاموش ہو گیا۔۔۔فلک بھی اُس کے پاس سے ہٹ کر واپس کچن میں جانے لگی

اتنے رات تک کہاں تھے۔۔۔کالج والے اوور ٹائم کروا رہے ہے کیا اپنے پیون سے۔۔۔۔

اُس نے گہرا طنز کیا ساحل نے بیزاری سے منہ بنایا

بس یار اب تو شروع مت ہو جا۔۔۔پہلے ہی اپن کی کھوپڑی میں آگ لگی وی ہے

داؤد اُسے گھور کر رہ گیا

یہ کون ہے۔۔۔۔۔۔۔

ساحل نے اُسے دیکھتے ہوئے کچن کی طرف اشارہ کیا جس پر وہ لاجواب سا کھڑا اُسے دیکھنے لگا

یہ۔۔۔۔۔۔یہ ہماری مہمان ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اُسے اُس پل۔جو سوجھا وہی کہہ دیا رابعہ بیگم۔نے اُسے اِس مشکل میں پھنسا دیا تھا وہ خود کو بہت بے بس محسوس کے رہا رہا تھا

اچھا۔۔

۔ہائے بھابھی۔۔۔۔۔۔۔

وہ سر ہلا کر کچن کے دروازے کی طرف دیکھتا فلک کو ہائے کرنے لگا۔۔۔۔داؤد نے حیرت سے اُسے دیکھا اور ساحل نے جتاتی نظروں سے

غیروں کی بھی خبر رکھتا ہوں۔۔۔۔تو تو پھر جان پہچان کا ہے۔۔

۔۔۔شرم نہیں آتی تُجھے اتنا بڑا کانڈ کر دیا۔۔۔۔۔اور یہاں شان سے کھڑا بیوی کو مہمان بتا رہا ہے سالے پہلے تو بس ڈرپوک تھا اب لگتا ہے بے غیرت بھی ہو گیا تو۔

وہ سرد لہجے میں دھیمی آواز میں بولا داؤد لب بھینچ کر رہ گیا وہ کڑوے الفاظ تھے لیکن سچ تھے

بھابھی سے شادی کر کے اُس لڑکی کو پہلا دھوکہ دیا اب اُس سے شادی کر کے اُس کو دوسرا دھوکہ دے رہا ہے

وہ غصے سے بولا

جب سب جان گئے ہو تو یہ بھی جان گئے ہوں گے کے میں نے کس سچویشن میں یہ شادی کی تھی۔۔۔۔اُس وقت کسی کو بتانے یا سمجھانے کا وقت نہیں تھا۔۔۔۔اور اب جب میں سب کو بتانا چاہتا ہوں تو ما م سمجھنے کو تیار نہیں۔۔

اور تم میری ہیلپ کرنے کی بجائے طعنے دے رہے ہی

داؤد نے بھی غصے سے جواب دیا

تیری ہیلپ۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ ہلکا سا ہنسا اور داؤد نے نظریں چرائی

اپن کی تو اکھی۔زندگی تیری ہیلپ کے چکّر میں لگی پڑی ہے۔۔ چل ایک ایڈوائس دیتا ہوں۔۔۔۔۔

تُو ناہاتھوں میں چوڑیاں پہن لے

اس سے زیادہ تو کچھ نہیں کر سکتا

وہ مسکرا کر بولا اور اُسے گھورتا ہوا سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا

داؤد نے پریشانی سے سر تھام لیا کوئی ایک بھی اُسے نا سمجھ رہا تھا نہ اُس کا ساتھ دے رہا تھا۔۔

شاید حد سے زیادہ سیدھے ہونے کا یہی انجام ہوتا ہے

وہ غصے سے کچن کی طرف بڑھا

فلک۔سارا کام ختم کر کے وہیں اپنے لیے چٹائی ڈال رہی تھی

فلک روم میں چلو۔۔۔۔۔۔۔

وہ اُس کے سر پر پہنچ کر غصے سے بولا

مجھے یہیں رہنے دیجئے۔۔۔۔اگر کسی نے مجھے آپ کے کمرے میں دیکھ لیا تو اچھا نہیں ہو گا۔۔۔۔۔۔

وہ انکار کرتی ہوئی بولی اور داؤد نے ضبط نے آنکھیں بند کر کے کھولتے ہوئے ایکدم سے اُسے اپنے بازؤں میں اٹھالیا

اُس نے بمشکل اپنی چینخ روکی۔۔۔۔حیرت سے آنکھیں پھاڑے داؤد کو دیکھنے لگی۔جو اُسے کسی سامان کی طرح اُٹھائے سیڑھیاں عبور کر رہا تھا۔۔۔

روم کا دروازہ لات مار کر کھولا اور اُسے سیدھے لے جا کر بیڈ پر لٹایا۔۔۔

اب آئندہ میں۔ تمہیں کچن میں سونے کی کوشش کرتے نا دیکھو۔۔۔آئی سمجھ۔۔۔۔
وہ پیچھے ہونے کی بجائے اُس کے چہرے پر جھکا دھیمی آواز میں بولا۔۔۔فلک نظریں جھکائے سانس روک گئی۔۔۔۔
وہ اُس کی گھنی پلکوں سے نظر ہٹا کر پیچھے ہوا تو فلک کی جان میں جان آئی۔۔۔وہ فوراً اُٹھ بیٹھی۔۔۔۔
داؤد نے ٹیبل پر رکھا فون اُس کی طرف بڑھایا

اور یہ تمہارے لیے فون لے کر آیا ہوں۔۔۔۔۔۔جب بھی گھر سے باہر جاؤں تم پورا ٹائم مجھ سے فون پر کنیکٹیڈ رہو گی۔۔۔۔

وہ اُسے جتاتا ہوا بولا۔۔۔فلک نے سر جھکائے فون تھام لیا یہ کہنے کی ہمت نہیں ہوئی کے مجھے فون چلانا نہیں آتا۔۔

داؤد نے ہاتھ سے اُس کا چہرہ اوپر کیا

اور اگر آئندہ تم نے کہا نا کے اُس سے شادی کر لو تو بہت برا کروں گا۔۔۔۔مائے لو و۔۔۔

وہ اُس کی آنکھوں میں دیکھتا ہوا جذباتیت سے بولا۔۔۔اُس کی گمبھیر آواز سے۔۔۔فلک کی دھڑکنیں تیز ہونی لگیں۔۔

بتاؤ۔۔۔۔ کہو گی اب ایسا۔۔۔

وہ اُس کے سرخ لبوں کو فوکس کرتا ہوا بولا۔۔ فلک نے پورے جوش سے گردن نفی میں ہلائی۔۔۔اُس نے مسکراتے ہوئے اُس کے چہرے سے ہاتھ ہٹایا اور وہاں سے اٹھ کر اپنے کپڑے لیے واشروم میں گھس گیا۔۔۔

فلک اپنے دل پر ہاتھ رکھے لمبی لمبی سانسیں لینے لگی

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

کیا۔۔۔ تم لوگوں نے کیسے سوچ لیا کے میں یہ گھٹیا کام کروں گی۔۔۔۔۔

وہ حیرت و غصے کی زیادتی سے چیخ کر بولی۔۔۔۔۔

وہ سب اس وقت کینٹین میں اپنی مخصوص جگہ بیٹھے تھے اُس کے آتے ہی اُسے ایسا پلان بتایا گیا کے وہ صدمے سے اُنہیں دیکھنے لگی اور جب پتہ چلا کے وپلان اسے پورا کرنا ہے تو اُس کا خون کھول اٹھا

جیا کیا تم بھول گئی شاد سر نے پوری کلاس کے سامنے ہماری کیسے انسلٹ کی تھی۔۔ سب ہنس رہے تھے ہم پر۔۔۔۔

بس ہمیں اُس انسلٹ کا بدلہ لینا ہے۔۔۔۔۔

اور تمہارے پاپا اس کالج کے ٹرسٹی ہے۔۔۔۔۔۔ تمہیں تو کوئی کچھ بھی نہیں کہے گا۔۔۔۔۔۔۔ تم آرام سے یہ کام کر سکتی ہو

اُن میں سے ایک نے کہا

تم سب کا دماغ خراب ہو گیا ہے۔۔۔۔۔ چھوٹے موٹے پرینکس کی بات الگ ہے لیکن اِتنا بڑا الزام وہ بھی شاد سر پر۔۔۔ یہ غلط ہے میں ایسا کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتی۔۔۔۔۔۔۔

وہ غصے سے بولی

شاد سر نے ہماری انسلٹ کی تم لوگوں کی وجہ سے۔۔۔۔ نہ تم لوگ اُنہیں موقع دیتیں نا وہ ہمیں سب کے سامنے مذاق بناتے۔۔۔۔۔۔

اُسے شاد سر پر غصّہ تھا لیکن اتنا نہیں کے وہ اُن سے بدلہ لینے کے لیے کچھ بھی کر لیتی۔۔۔ایک طرح سے اُن کے کالج میں سگریٹ پینے پر شاد سر کا غصّہ لازمی تھا

اور تم۔۔۔۔۔تم نے تو کچھ نہیں کیا تھا نہ۔۔۔اُنہوں نے تمہیں کیوں انسلٹ کیا پھر۔۔۔۔۔

Zubi Novels Zone

دشا نے ھنکارا ابھرتے ہوئے کہا

۔کیوں کے تم لوگوں کی بدولت میں بھی وہیں موجود تھی۔۔۔۔۔اور ہمیں ساتھ دیکھ کر کسی کو بھی یہی لگنا تھا۔۔۔شاد سر اپنی جگہ صحیح ہے۔۔۔

ہم سب کو وہ بات بھول جانی چاہیے اب۔۔۔۔

اُس نے بیزاری سے جواب دیا۔۔۔اُن لوگوں کی سوچ پر شدید افسوس کرتے ہوئے

تم بھول سکتی ہو گی جیا ہم نہیں بھول سکتے۔۔۔۔۔۔۔اُنہیں ہمارے پر سنل میٹر میں انٹر فیر نہیں کرنا چاہیے تھا۔۔۔ہم تو اُنہیں اس انسلٹ کا جواب دے کر رہیں گے۔۔۔۔

اور تمہیں جو کہا ہے وہ کرنا ہو گا۔۔۔۔۔ورنہ بہت برا ہو گا جیا۔

دشا نے غصے سے کہتے ہوئے دھمکی دی وہ بھی غصے سے اٹھ کھڑی ہوئی

Shame on you disha------

مجھے یقین نہ آرہا تم۔لوگ اتنا گر سکتیں ہو۔۔۔

میں تم لوگوں کی کوئی بات نہیں ماننے والی

نا آج کے بعد تم میں سے کسی کی شکل دیکھنا چاہتی ہوں

وہ غصے سے ایک ایک کو دیکھتے ہوئے وہاں سے جانے لگی

ایک۔منٹ جیا۔۔۔۔۔جانے سے پہلے یہ تو دیکھ لو

دشاں نے اُسے روکتے ہوئے مسکرا کر کہا اُس نے نا سمجھی

سے اُس کے ہاتھ میں موبائل کو دیکھا اور غصے سے موبائل

لیتے ہوئے اُس اور چلتی ویڈیو دیکھنے لگی۔۔۔

ویڈیو دیکھ کے اُس کے جسم میں ایکدم سے کرنٹ سا دوڑ گیا۔۔۔۔دل زور سے دھک دھک کرنے لگا۔۔۔۔ایسا لگا دماغ کو کسی نے منوں مٹی تلے دبا دیا ہو

وہ اُس کی کل رات کی ڈانس ویڈیو تھی۔۔۔۔اور صرف ویڈیو دیکھ کر ہی وہ اُن کی دھمکی سمجھ چکی تھی۔۔۔۔۔۔اور اگر کوئی اُسے اُن کپڑوں میں ایسے ڈانس کرتے دیکھتا تو کچھ بھی سوچ سکتا تھا۔۔۔۔۔

اگر عبّاس صاحب اور داؤد وہ ویڈیو دیکھ لیتے تو وہ زندہ نہیں رہ سکتی تھی۔۔۔

اگر تم نے ہماری بات نہیں مانی تو ہم اسے سوشل میڈیا پر وائرل کر دیں گے۔۔۔۔۔شاد سر سے بہت ہمدردی ہے نہ

تمہیں تو ٹھیک ہے۔۔۔۔۔۔۔تم ان کے بارے میں سوچو۔۔۔۔۔

دیشا نے اُس کے ہاتھ سے موبائل جھپٹتے ہوئے کہا۔۔۔۔

مجھے یقین نہیں آرہا کے میں نے تم لوگوں کو اپنا دوست سمجھا۔۔۔۔۔۔۔۔اتنی بڑی غلطی کر دی تم سب کو پہچاننے میں۔۔۔۔۔

اُس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔۔۔۔اپنی ایک غلطی کے لیے اب اُسے ایک بڑا گناہ کرنے پر مجبور کیا جا رہا تھا

زیادہ ڈائیلاگ مت مارو جیا۔۔۔۔۔

کل تک کا ٹائم ہے سوچ لو شاد سر کو کالج میں انسلٹ کروانا ہے یا خود کو پوری دنیا میں۔۔۔۔

اُن میں سے ایک نے غصے سے کہا

کم آن جیا۔۔۔ چھوٹا سا کام تو ہے۔۔۔۔ کچھ نہیں ہو گا۔۔۔۔

ہادیہ نے اُسے سمجھانے کی کوشش کی وہ نفرت نے اُن چاروں کو دیکھتی روتی ہوئی وہاں سے جانے لگی۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔ

تم دہلی آگئی مجھے بتایا بھی نہیں

اور اب کہہ رہی ہو۔۔۔ شادی پر نہیں آسکتی

کم آن ریا۔۔۔۔۔ تمہیں آنا ہی ہو گا۔۔۔۔۔۔

وہ فون پر ریا سے بات کرتی اُس کے نا آنے کی بات پر شکوہ کر رہی تھی۔

سمجھنے کی کوشش کرو نین۔۔۔۔ڈیڈ کی طبیعت خراب ہونے کی وجہ سے مجھے ایمرجینسی میں یہاں آنا پڑا ۔۔۔۔۔۔۔ابھی میرا اُن کے ساتھ رہنا ضروری ہے جب تک وہ پوری طرح ٹھیک نہیں ہو جاتے۔۔۔۔۔

ریا نے اُسے بے بسی سے کہا۔۔۔۔ورنہ وہ کونسا اپنی بیسٹ فرینڈ کی شادی پر نا جانا چاہتی

لیکن ریا اگر تم میری شادی میں نہیں رہو گی تو مجھے بلکل بھی اچھا نہیں لگے گا۔۔۔۔۔۔۔۔میں بلکل انجوئے نہیں کر پاؤں گی اگر میری بیسٹ فرینڈ ہی میرے ساتھ نا ہو

اُس نے اُداسی سے کہتے ہوئے چہرے پر ہاتھ رکھا

تم ایسا کیوں سوچتی ہو کے میں وہاں نہیں ہوں۔۔۔۔تم مجھے اپنے ساتھ ہی سمجھو۔۔۔۔۔۔۔اور ویڈیو کال پر ہم پورا ٹائم کنیکٹیڈ رہیں گے نا۔۔۔۔

ریا نے اُسے سمجھاتے ہوئے کہا

ٹھیک ہے۔۔۔۔۔تمہارا انکل کے ساتھ ہونا ضروری ہے اس لیے میں فورس نہیں کرتی۔۔۔۔لیکن پکا تم میرے ساتھ ویڈیو کال پر رہو گی نہ۔۔۔۔۔۔۔

اُس نے جتاتے ہوئے کہا

افکورز یار۔۔۔۔۔۔۔۔تم بلکل بھی ٹینشن ٹائپ مت لو۔۔۔۔کھل کے انجوئے کرو۔۔۔۔اوکے۔۔۔۔۔

I m always with you------

ریا نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔۔

کچھ دیر وہ ریا سے بات کرتی اُسے داؤد اور باقی سب کے بارے میں بتاتی رہی۔۔۔اُس سے اپنے ہر فنکشن کے لک کو لے کر آئیڈیا لیتی رہی۔۔۔

ریا نے اپنے ساتھ اُس کا بھی یونیورسٹی سے ٹرانسفر سرٹیفکیٹ لے لیا تھا اور اب نین کو ممبئی کے ہی کسی کالج میں ایڈمشن لینا تھا۔۔۔

اس کے لیے وہ جیا سے معلومات لینے کی غرض سے اُس کے روم میں آئی۔۔

جیسے ہی اُس نے دروازہ کھولا جیا جو بیڈ پر گھٹنوں پر سر رکھے بیٹھی تھی ہڑبڑا کے سیدھی ہوئی گھبرائی سی اُسے دیکھنے لگی نین کو اُس کے تاثرات دیکھ کے بے تحاشا حیرت ہوئی

کیا ہوا جیا۔۔۔۔۔۔۔ تم ایسے گھبرا کیوں گئی۔۔۔۔۔

وہ اُس کے پاس بیٹھتی ہوئی حیرت سے بولی جیا نے زبردستی مسکراتے ہوئے سر نفی میں ہلا دیا لیکن وہ اُس کی آنکھوں سے اندازہ لگا گئی کے وہ رو رہی تھی

سیر یسلی کوئی پرابلم لگ رہی ہے مجھے۔۔۔۔۔ تم ٹھیک تو ہو نا۔۔۔

اُس کے چہرے پر ہاتھ رکھتے ہوئے فکر مندی سے پوچھنے لگی

مجھے کیا ہونا ہے۔۔۔۔۔ بس اگزام ہے نہ اُسی کی ٹینشن ہے تھوڑی۔۔۔۔۔۔۔

جیا نے بہانا بناتے ہوئے سر جھٹکا

سچ بول رہی ہو۔۔۔۔۔۔بس یہی بات ہے

نین نے اُسے جانچتے ہوئے پوچھا

جیا نے اُس کا ہاتھ پکڑا۔۔ایک پل کے لیے سب بھول کر مسکرائی

بلکل سچ۔۔۔۔۔میرے بھائی کی شادی ہونے والی ہے تم میری بھابھی بننے والی ہو۔۔۔۔میں کتنی ایکسائٹڈ ہوں لیکن عین شادی کے دو دن بعد میرے ایکزام آ گئے نا بس اس لیے غصّہ آ رہا ہے۔۔۔کے اب میں تیاری کروں یا شادی انجوائے کروں

وہ اُسے اپنی ٹینشن کا ریزن بتا رہی تھی اور اُس کے نارمل چہرے کو دیکھ کر نین پر سکون ہو کر مسکرائی

پھر ٹھیک ہے۔۔۔۔۔۔ لیکن تمہیں زیادہ کنفیوز ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ تم اپنا سارا فوکس شادی پر رکھو۔۔۔ ایکسامز تو سال۔میں کتنی بار ہوتے ہے۔۔۔ بھائی کی شادی تھوڑی نا بار بار ہوتی ہے۔۔۔وہ بھی اتنی اسمارٹ پلس انٹیلیجنٹ لڑکی سے۔۔۔۔

اُس نے سیانے پن سے جواب دیا

یہ بات تو ہے۔۔۔۔۔

جیا سر ہلاتے ہوئے بولی

جیا جیا۔۔۔۔۔۔میں اتنی اکسائٹڈ ہوں کے کیا بتاؤں ۔۔۔ مجھ سے تو اگلے سات دِن گزرنے کا بھی انتظار نہیں ہو رہا۔۔۔

وہ اُس کے دونوں ہاتھ تھامے جوش میں بولی

پتہ ہے میں سوچ رہی ہوں شادی پر اپنے لیے ایک کول سی اینٹری پلان کروں۔۔۔۔۔سفید گھوڑی پر ایک زبردست آئیٹم نمبر کے ساتھ اگر میں منڈپ میں پہنچوں تو کیسا رہیگا۔۔۔۔۔

نین نے اُسے اپنا ارادہ بتاتے ہوئے اُس کا مشورہ لینا چاہا
وہ کھل کر ہنسی

دنیا کی پہلی دلہن دیکھ رہی ہوں جو اپنی شادی پر دولہے سے زیادہ ایکسائیٹڈ ہے

وہ حیرت اور خوشی سے اُس کے چہرے کو چھوتے ہوئے بولی

آپس کی بات ہے۔۔۔۔۔۔ تمہارا بھائی نا ایک نمبر کا بورنگ آدمی ہے۔۔۔۔۔ اگر میں اُس کی جگہ ہوتی نا تو شادی کی ڈیٹ آنے کے بعد بھنگڑے ڈال۔ کر پوری خاندان کو اپنے ساتھ نچاتی۔۔۔۔۔۔

اُس نے داؤد کی برائی کرتے ہوئے گردن اکڑا کر کہا

بھائی اپنی خوشی دنیا کو نہیں صرف تمہیں دکھائیں گے۔۔۔۔

شادی کے بعد۔۔۔۔۔۔۔۔

جیا نے شرارت سے ونک دیتے ہوئے کہا۔۔۔

یار مت کرو۔۔۔۔۔۔۔۔۔مجھے شرم آرہی ہے

وہ چھوٹی اُنگلی دانتوں میں دباتے ہوئے بولی۔۔۔۔تو جیا کھلکھلا کر ہنس پڑی۔۔۔

اچھا سنو۔۔۔اب تو مجھے پرمنانٹلی یہیں رہنا ہے نہ اس لیے میں نے لندن یونیورسٹی سے اپنا ٹرانسفر سرٹیفکیٹ نکلوا لیا ہے۔۔۔۔مجھے یہیں کسی اچھے سے میڈیکل کالج میں اپنا

ایڈمشن کرنا ہے۔۔۔اور اس میں تم ہیلپ کرو گی۔۔۔۔۔

اُس نے جلدی سے اُسے کام کی بات بتاتے ہوئے کہا

ویسے ہمارے کالج کی بھی اچھی خاصی ریٹنگ ہے۔۔۔

جیا نے سوچنے والے انداز نے اُسے دیکھا

Zubi Novels Zone

تب تو کوئی پرابلم ہی نہیں ہے۔۔۔

اُس نے کندھے اُچکاتے ہوئے کہا اور مسکرادی۔۔۔

جب کے کالج کے ذکر پر جیا کا دھیان ایک بار پھر دشا اور اُس کی دھمکی کی اور چلا گیا اور وہ دوبارہ پریشان ہو گئی۔۔۔اُسے سمجھ نہیں آرہا تھا کے کیا کرے کیسے بچائے خود کو ایک

انجانے میں ہوئی بھول کی وجہ سے وہ جان بوجھ کر اتنی بڑی غلطی نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔۔۔

اُس نے فیصلہ کیا کے وفلحال نا کالج جائے گی نہ اپنا فون آن رکھے گی بس اپنا دھیان داؤد اور نین کی شادی پر رکھ کر اُس بات کو بھول جائے گی۔۔۔

اور شاید تب تک وہ لوگ خود ہی پیچھے ہٹ جائیں

Zubi Novels Zone

ΔΔΔΔ ΔΔΔΔ

پورے گھر میں ڈھونڈ لیا یہ فلک مہارانی کہیں نظر نہیں آ رہی۔۔۔۔یہ آجکل کے۔نوکروں کے تو نخرے دیکھنے والے ہو گئے ہے

شیرین بڑ بڑا کر مٹھائیوں کے تھال ٹیبل اور رکھنے لگی۔۔۔۔

داؤد اور رابعہ بیگم وہیں بیٹھے تھے۔۔اُس کی بات اور داؤد نے ضبط سے لب بھینچے

بھابھی۔۔۔۔۔۔فلک نوکر نہیں ہے۔۔۔۔۔۔

اُس نے غصے سے کہا تو شیرین منہ کھولے حیرت سے اُسے دیکھنے لگی

تمہیں باتوں سے فرصت مل گئی ہو تو جا کر باہر دیکھ لو ہلدی کی ساری تیاری ہوئی ہے یا نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔

رابعہ نے بیگم نے جلدی سے اُسے ڈپٹتے ہوئے کہا کے کہیں بات بڑھی تو داؤد شیرین کے سامنے نہ کہہ دے فلک اُس کی بیوی ہے۔۔۔

جی بڑی ماں۔۔۔۔۔

شیرین برا سا منہ بنا کے تھال اٹھائے باہر جانے لگی۔۔۔

آج داؤد اور نین کی ہلدی کی رسم تھی جس کا سارا انتظام باہر لان میں کیا گیا تھا۔۔۔۔۔

گزرے ہر دن میں داؤد نے اپنی ماں کو پھر سے غصے سے بے بسی سے سمجھانے کی کوشش کی تھی کے سب کچھ یہیں روک دے لیکن وہ بھی اپنی ضد پر اڑیں ہوئی تھی یہاں تک کہ شادی میں بس دو دن باقی رہ گئے

داؤد نے ناشادی کی تیاریوں میں حصہ لیا تھا نہ شاپنگ میں رابعہ بیگم نے بہت آرام سے اُس کی بے رخی کو مجبوری بنا کر سب کے آگے بہانے بنا دیے تھے۔اُن کا یقین تھا کہ داؤد اُن کی دھمکی کے آگے مجبور ہو کر نین سے شادی کر لیگا اور فلک کا قصہ خود ختم ہو جائے گا۔۔۔

اور داؤد سوچ بیٹھا تھا کے اگر شادی کے دن تک رابعہ بیگم نے اپنے آپ اس جھوٹ کو ختم نہیں کیا تو وخاموشی سے فلک کو لے کر کہیں دور چلا جائے گا۔۔۔

کیوں کے نہ وہ رابعہ بیگم کی قسم توڑ سکتا تھا جو اُسے سب کو سچ بتانے سے روک رہی تھی نہ نین سے شادی کر سکتا تھا۔۔

مام بند کریں یہ سب۔۔۔۔۔کچھ حاصل نہیں ہونے والا

۔۔۔۔۔میں نین سے ہرگز شادی نہیں کرنے

والا۔۔۔۔۔۔۔۔یہ سب کر کے آپ بات کو بگاڑ رہیں

ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ۔ایک دفعہ پھر اُنہیں سمجھانے کی فضول کوشش کرنے لگا

اپنی ماں کو اتنا بے بس دیکھ کر بہت خوش ہو رہے ہو نا

تم۔۔۔۔

دیکھ لو تمہاری وجہ سے کیسے مجھے جھوٹ بولنا پڑ رہا

ہے۔بہانے بنانے پڑ رہے ہیں۔۔۔۔۔۔۔سب کی نظر میں

گرا رہی ہوں میں خود کو

کیا یہ سب میں اپنے لیئے کر رہی ہوں داؤد۔۔۔۔۔

کیا صرف اپنے لیے میں اتنے سارے رشتوں کو خراب ہونے سے بچانے کی کوشش کر رہی ہوں

کیا صرف میں غلط ہوں

تمہاری کوئی غلطی نہیں لگتی تمہیں

رابعہ بیگم اپنی آنکھوں میں آتی نمی صاف کرتے ہوئے بولی۔۔۔۔وہ پریشان ہو گیا اُن کر قریب ہوتے ہوئے اُن کا ہاتھ پکڑا

مام میں جانتا ہوں غلطی ہوئی ہے مجھ سے

مجھے پہلے ہی پھُوپھی اور نین کو سب بتا دینا چاہیے تھا لیکن وہ حالات ایسے نہیں تھے۔۔۔

اور اب مجھے روک کر غلط کر رہی ہیں مام

وہ بے بسی سے بولا انہوں نے بے رخی سے اپنا ہاتھ چھڑایا

میں کوئی بحث نہیں چاہتی داؤد۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تیار ہو کر باہر آ جاؤ۔۔۔آج تمہاری ہلدی ہے۔۔۔۔

وہ اپنی جگہ سے اٹھتے ہوئے بولیں

میں اجاؤں گا مام اور دیکھوں گا کب تک آپ اپنی ضد پر اڑ کر
نین اور باقی سب کو دھوکا دیتیں ہے۔۔۔۔

وہ تاسف سے کہتا ہوا وہاں سے چلا گیا

ΔΔΔΔΔΔ

بھابھی میں کیسی لگ رہی ہوں۔۔۔۔۔

شیرین رابعہ بیگم کے کہنے پر۔اُسے لے جانے آئی تو وہ گول گھومتی ہوئی مسکرا کر پوچھنے لگی۔۔۔۔شیرین نے اُسے سر سے پیر تک دیکھا۔۔۔۔۔لائٹ یلو لہنگے اور ہاٹ پنک کلر کی گلے پر پیلے ڈائمنڈ لگی شارٹ کرتی میں یلو ڈوپٹے کو ایک سائیڈ میں پن کیا ہوا تھا۔۔۔۔

لمبے بال ڈھیلی چھوٹی میں بندھے آگے سے کمر کے نیچے تک جھول رہے تھے۔۔۔۔۔۔جن کی کچھ کھلی لٹیں چہرے کو چھو رہیں تھی

تازہ موتیے کے پھولوں کے زیور پہنے۔۔۔۔۔ہاتھوں میں۔گجرے ڈالے۔۔۔۔۔۔ہلکے پھلکے میک اپ لگائے کسی

حسین وادی کی حسین شہزادی جیسی لگ رہی تھی۔۔۔۔۔ جس کی آنکھیں بے حد مصومیت اور مسکراتے لب بے پناہ خوبصورتی کی مثال تھے۔۔۔

دیکھنے والے کو کیوں نہ اُس سے جلن ہوتی جب وہ مکمل حسن والی لڑکی سنورنے کے بعد کسی کو بھی میسمیرائز کر دینے کا ہنر رکھتی تھی

بہت اچھی لگ رہی ہو اب چلیں۔۔۔۔۔

عشرت نے زبردستی کا مسکراتے ہوئے کڑوے دل سے اُس کی تعریف کی۔۔۔

ایک منٹ بھابھی۔

وہ جانے کے لیے اُس کا ہاتھ پکڑے پلٹی تو نین نے اُسے روک دیا اور اُسے سر سے پیر تک دیکھنے لگی۔۔۔۔

پیلے رنگ کی پیروں کی چھوتی گاؤن اور پنک دوپٹے میں ہمرنگ جویلری پہنے وہ بھی خوبصورتی میں کم نہیں تھی لیکن انسانی فطرت ہے کے اپنے سے زیادہ کوئی ہو تو خود میں کمی نظر آنے لگتی ہے

بھابھی آپ تو مجھ سے بھی زیادہ سندر لگ رہی ہے۔۔۔آج تو بھائی کی نظر نہیں ہٹے گی آپ سے۔۔۔۔

وہ چہرے پر ہاتھ رکھے حسرت بھرے انداز میں بولی۔۔۔شیرین کا چہرہ خوشی سے گلاب کی طرف کھل اُٹھا

بلش کرتے ہوئے تو آپ بلکل نئی نویلی دلہن لگ رہی

ہے۔۔۔اللہ کسی کی نہ نظر نا لگے میری بھابھی کو۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اُسے فلائنگ کس کر کے دونوں ہاتھوں سے بلائیں لیتے

ہوئے بولی۔۔۔۔

شیرین افسوس اور شرمندگی سے اُسے دیکھنے لگی۔۔۔۔وہ

کتنی جلدی دل جتنا جانتی تھی لیکن ہر س اور جلن بار باراُن

دونوکو نین کو دشمن سمجھنے پر مجبور کر دیتے تھے

ہمیشہ دونوں نے اُس کا برا سوچا تھا اُس کی انسلٹ کرنے کے

لیے نئے نئے طریقے سوچے تھے۔۔۔

لیکن وہ نا اُن کی بیزاری محسوس کر کے کبھی برا مانتی تھی نا

کبھی اُن کی مذاق میں کی گئی کڑوی باتوں کو سیریس لیتی

تھی۔۔۔بلکہ وہ تو اپنی انسلٹ ہونے پر خود بھی ہنسنے میں اُن کا ساتھ دیتی تھی۔۔۔

کیا ہوا بھابھی۔۔۔۔۔ایسے کیا دیکھ رہی ہیں۔۔۔۔۔۔چلنا نہیں کیا

نین نے اُسے سنجیدہ دیکھ کر حیرت سے پوچھا شیرین نے مسکراتے ہوئے سر ہلایا اور آنکھ کے کنارے کو چھو کر کاجل اُس کے کان کے پیچھے لگایا

تمہیں بھی کسی کی نظر نہ لگے۔۔۔۔اب چلو

مسکرا کر بولی اور اُسے اپنے ساتھ لے کر نیچے جانے لگی۔۔۔

گھر میں کوئی نہیں تھا شاید سب لان میں موجود تھے کیوں کے سارا انتظام وہیں کیا گیا تھا

آج اُس کی ہلدی تھی۔۔۔کل۔مہندی اور پرسوں شادی۔۔۔۔

اُس کے احساسات ہی بدلے ہوئے تھے۔۔۔۔

دل ایک نئی لے پر دھڑک رہا تھا۔۔۔۔

آنکھیں دن رات خواب بننے میں مصروف تھی۔۔۔

اب بھی اُس کے دل کی حالت عجیب ہو رہی تھی۔۔۔۔

بھابھی جب آپ کی شادی ہونے والی تھی تو کیا آپ کا دل بھی ایسے ہی دھک دھک کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔یا مجھے کوئی بیماری ہو گئی ہے۔۔۔۔۔

وہ لہنگے کو ہاتھوں میں پکڑے دھیرے دھیرے سیڑھیاں اترتے ہوئے شیرین کو دیکھ معصوم شکل بنا کر پوچھنے لگی شیرین نے ہنسی دبائی۔۔۔

گھبراؤ مت یہ تو ابھی شروعات ہے۔۔۔۔اس دھک دھک کا اصلی مزا تو ویڈنگ نائٹ کے وقت پتہ چلے گا۔۔۔۔۔

وہ اُسے معنی خیز نظروں سے دیکھتے ہوئے شرارت سے بولی۔۔۔۔وہ ایکدم سے نظریں جھکا گئی۔۔۔۔۔

چہرے پر ڈھیروں شرم نے آکر اُسے مزید نکھار دیا۔۔۔۔

وہ خود کو لاپرواہ ظاہر کرتی آس پاس ہوئی سجاوٹ کا جائزہ لینے لگی۔۔

Good evening ma'am-------

وہ سیڑھیوں سے اُترے ہی کے باہر سے آتی بلیک پینٹ کورٹ میں ملبوس لڑکی دونوں کو دیکھ کر مسکراتے ہوئے بولی

اچھا ہوا تم یہاں آگئی۔۔۔۔ تم نین کو باہر لے جاؤ میں داؤد کو دیکھتی ہوں وہ ریڈی ہے یا نہیں۔۔۔۔۔

شیرین نے اُسے دیکھ کر نین کا ہاتھ چھوڑتے ہوئے کہا

نین یہ شیزا ہے شادی کا سارا مینیجمنٹ بڑی ماں نے اسے ہی سونپا ہے۔۔۔۔اور شیزا یہ نین ہے ہماری ہونے والی دیوارنی ۔۔۔۔۔تمہیں باقی سب کاموں کے ساتھ نین پر سب سے زیادہ دھیان دینا ہے اگر اس کی فرمائش میں کوئی بھی کمی ہُوئی نا تو بڑی کو تم نہیں جانتی۔۔۔۔۔۔

شیرین دونوں کا تعارف کرتے ہوئے آخر میں اُسے جتاتے ہوئے بولی تو نین مسکرادی

ڈونٹ وری میم۔۔میں پورا خیال رکھوں گی۔۔۔۔۔

شیزا نے مسکراتے ہوئے کہا شیرین دوسری طرف جانے والی سیڑھیوں کی طرف داؤد کے کمرے میں جانے لگی اور

شیزا نین کو اپنے ساتھ باہر لیجانے لگی لیکن وہ اچانک ہی رک گئی

ارے میں اپنا فون تو روم میں ہی بھول گئی۔۔۔۔۔اب میں پکس کیسے بناؤں گی۔۔۔۔۔

اچانک سے یاد آنے پر منہ بنا کر بولی

کوئی بات نہیں میم۔۔۔۔۔میں ابھی لے آتی ہوں۔۔۔۔۔ شیزا نے جلدی سے کہا اور اوپر کی طرف بڑھی

وہ اپنے لہنگے کو دونوں ہاتھوں سے اوپر کرتی آہستہ آہستہ قدم آگے بڑھانے لگی۔۔۔

اُس نے ہمیشہ پینٹ شرٹ ہی پہنے تھے لہنگے کو سنبھالنا اُس کے لیے مشکل ترین کام تھا۔۔۔

اُس کا پورا دھیان نیچے تھا اس لیے ساحل کو اندر آتے دیکھ نہیں پائی

اُس کی جلد بازی اور اپنی بے توجہی کے وجہ سے اُس سے بری طرح ٹکرائی۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ جو پورا فون میں گھسا تیزی سے آگے بڑھ رہا تھا اُس سے ٹکراتے ہی ہوش میں آیا اور وہ نیچے گرتی اس کے پہلے اُسے کمر سے تھام لیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ آنکھیں سختی سے میچ گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

دل خوف کے۔مارے اتنی زور سے دھڑکنے لگا کے ساحل نے اُس کے پورے بدن میں لرزش محسوس کی

ساحل کی نظریں اُس کے چہرے کے نقوش میں اُلجھ سی گئی۔۔۔۔

اُس کا دھڑکتا دل ساکت ہو گیا۔۔۔۔۔۔

وہ اُس کے بازو کے سہارے آدھی پیچھے کو جھکی ہوئی تھی اور وہ اُسے سیدھا کرنے کی بجائے تھم کر اُسے دیکھنے میں مصروف تھا۔۔۔۔

موتیے کی خوشبو اُس کے حواسوں کو قابو کرتی اُس سحر کو مزید مضبوط کرنے کا کام کر رہی تھی

نین کو جب اپنی ہڈیاں ناٹوٹنے کا یقین ہوا تو اُس نے آہستہ سے آنکھیں کھولیں۔۔۔۔اور ساحل کو اپنی جانب اتنی گہری نظروں سے دیکھتے اُس کی پیشانی پر بل پڑے۔۔۔۔۔

اُس نے آنکھیں چھوٹی کر کے اُسے گھورا۔۔

ابھی وہ اُسے کچھ کہتی کے اچانک ہی اُس کے کانوں میں خوبصورت سا میوزک گونجنے لگا۔۔۔اُسے حیرت کا جھٹکا لگا۔۔۔۔

ساحل بھی ایکدم سے ہوش میں آیا اور اُسے سیدھا کر کے اُس سے دور ہوا۔۔۔۔دل ہی دل۔میں اپنی بدحواسی پر خود کو گالی سے نوازا۔

جب کے نین تو ایک نئے صدمے میں تھی کے اچانک اُس کے دل میں گٹار کیوں بجنے لگے۔۔۔۔وہ بھی دنیا کی سب سے فیمس رومینٹک دھن میں۔۔۔

ایسا تو فلموں میں ہوتا ہے جب ہیرو ہیروئن آپس میں ٹکراتے ہے۔۔۔

لیکن ماما کے بیٹے سے ٹکرا کے اُس کو ہیروئن والی فیلنگ کیوں آرہی تھی

یہ میرے کانوں میں ڈی ڈی ایل جے کا میوزک کیوں بج رہا ہے۔۔

وہ کان میں اُنگلی گھسائی صدمے سے بڑبڑائی ساحل نے اُس کی ایکٹنگ پر آنکھیں گھمائی

ایڑی۔۔۔۔۔ تیرے کان میں نہیں میرے موبائل میں بج رہا۔۔۔۔ رنگ ٹون ہے میرا۔۔۔۔۔

وہ موبائل اُس کے سامنے لہراتے ہوئے بولا نین نے سکون کی سانس لی اور غصے سے اُسے دیکھا

ایسی بھی کوئی رنگ ٹون رکھتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔مجھے لگا کہ ایس۔آر۔کے آگیا۔۔۔۔۔۔میرے آس پاس ایکدم سے سرسوں کے کھیت لہلہاتے لگے۔۔۔اچانک سے موسم رومینٹک ہوگیا۔۔۔ہائے

وہ حسرت بھرے انداز میں بولی اور اُسے پھر گھورا

کہاں یشراج فلمز کے ہیرو اور کہاں تم۔۔۔۔

اُسے سر سے پیر تک دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔۔جو آدھی کھلی بلیو چیک کی شرٹ میں ہمیشہ کی طرح لاپرواہ گھوم رہا تھا

ایک بات بتا۔۔۔۔۔۔۔۔

ساحل نے سنجیدگی سے اُسے مخاطب کیا

پوچھو۔۔۔۔۔۔

نین نے گردن اکڑا کر احسان کرنے والے انداز میں کہا

تُو بچپن سے ایسی ہے یا بعد میں کوئی خاص آپریشن کیئلا ہے

وہ نہایت سنجیدگی سے دونوں ہاتھ کمر پر رکھے اُسے دیکھنے لگا

میں تو بچپن سے جینیئس ہوں۔۔۔۔مجھے تو لگتا ہے بچپن

میں پولیو کی جگہ سمارٹنز کے قطرے پلائے گئے تھے مجھے

اگر تمہیں کبھی بھی کوئی ٹپ چاہیے ہو گی تو پوچھ لینا شرمانا مت۔۔۔۔۔۔

اُس نے چہک کر جواب دیا۔۔۔وہ اُس کی سمارٹنز پر دانت پیش کر قریب سے گزر گیا۔۔

میم۔۔۔۔۔آپ کے فیانسی بہت ہینڈ سم اور گڈ لکنگ ہے۔۔۔۔

شیزا اُس کی طرف فون بڑھاتے ہوئے مسکرا کر بولی۔۔اُن دونوں کو ساتھ دیکھ کے وہ اس لیے رک گئی تھی کے شاید یہی دونوں دولہا دلہن ہے

یہ اور میرا فیانسے۔۔۔۔۔۔۔

نین نے اوپر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے آنکھیں بڑی کر کے حیرت ظاہر کی

۔اس کو تو میں شادی کے دن اپنا دوپٹہ سنبھالنے کے لیے بھی نا رکھوں۔۔۔

وہ شیزا کے نزدیک ہو کر مسکراہٹ دبائے ہوئے بولی شیزا اُس کے انداز پر ہنس دی

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

دیور جی۔۔۔۔۔۔تیار ہو گئے ہو تو باہر آ جائیں بڑی ماں بلا رہی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔سب مہمان آ چکے ہیں

شیرین نے باہر سے ہی آواز لگائی اُس نے بالوں میں برش کرتے ہوئے سنجیدگی سے دروازے کو دیکھا اور پھر فلک کی جانب جو بیڈ پر بیٹھی اُسے ہی دیکھ رہی تھی

سب آپ کا انتظار کر رہے ہیں آپ کو جانا چاہیے۔۔۔۔۔۔

وہ اُسے شیرین کے بلاوے کو نظر انداز کرتے دیکھ بولی

کیا تمہیں بلکل بھی برا نہیں لگ رہا فلک۔۔۔۔۔

میرے نام سے کسی اور کو ہلدی لگائی جا رہی ہے کیا تم ذرا بھی پریشان نہیں ہو۔۔۔۔

وہ دکھ وافسوس سے بولا فلک اُس کی گلہ کرتی نگاہوں سے
گھبرا کر نظریں جھکا گئی

کتنا جان لیوا احساس ہے جب آپ کسی کو بے پناہ چاہے اور اُس
کے دل میں آپ کے لیے کوئی جذبات نا ہو۔۔۔۔اُسے آپ
سے کوئی فرق ہی نا پڑے۔۔آپ اکیلے اُس کے لیے تڑپتے
رہے اور وہ بے حس بنا دیکھتا رہے۔۔
وہ پیلے کرتے پر پنک اور ریلو ڈیزائن کا واسکٹ پہنتے ہوئے
اُداسی سے بولنے لگا

آپ کے لیے جذبات ہے۔۔۔۔

فلک نے سر جھکائے آہستہ سے کہا تو داؤد حیرت سے پلٹ کر اُسے دیکھنے لگا

میرے دل میں بھی آپ کے لیے بے پناہ عزت ہے
اسی لئے میں چاہتی ہوں کے آپکو ایک خوشیوں بھری زِندگی ملے۔۔۔۔۔۔۔۔جو میرے ساتھ ہونے سے نہیں مل سکتی۔۔۔۔
وہ سر جھکائے کہتی پل میں اُس کی ساری خوشفہمی دور کر گئی

نہیں چاہیے مجھے ایسے جذبات۔۔۔جو مجھے سمجھ ہی نہ سکے۔۔۔۔میں تو چاہتا ہوں کے میرے دور جانے پر تم میرا منہ توڑ دو۔۔۔۔۔

میری خاطر دنیا کی ساری عورتوں سے بال پکڑ پکڑ کر لڑو۔۔۔
لیکن یہاں تو سارا نظام الٹا ہے۔۔۔۔۔۔
وہ اُداس سا مسکرا کر واسکٹ کے بٹن بند کرتے ہوئے
بولا۔۔۔۔ فلک نے پریشان ہو کر اُسے دیکھا

جا رہا ہوں میں۔۔۔۔۔ تم یہیں رہنا۔۔۔۔۔۔ باہر آکر میری
ہلدی انجوئے کر کے نیک ہونے کے سارے ریکارڈ توڑنے
کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔
وہ خفگی سے کہتا دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔۔۔۔۔
وہ جب تک گھر میں ہوتا تھا فلک کو اپنے کمرے میں ہی رکھتا
تھا۔۔۔۔۔ اُس کے جانے کے بعد وہ سب کی نظروں سے بچ
کر باہر نکل آتی تھی۔۔۔۔

تاکہ کوئی داؤد اور اُس کے رشتے کے بارے میں شک نا کرے۔۔

ورنہ رابعہ بیگم غصّہ ہو جاتیں

ΔΔΔΔΔΔΔΔ

خوبصورتی سے سجے لان میں دو شاندار صوفے رکھے تھے۔۔دونوں کے درمیان فاصلہ تھا۔۔۔

۔۔۔وہ زیرِلب مسکرا رہی تھی جب کے داؤد سنجیدہ تاثرات لیے بیٹھا تھا۔۔۔زینب نے دل ہی دل میں دونوں کی نظر اتارتے ہوئے اُن کی خوشیوں کی دعا کی

آپی مجھے لگا آپ ڈانس کرتی ہوئی آو گی۔۔۔۔ لیکن آپ تو شرماتی ہوئی آرہی ہو۔۔۔۔۔۔۔ یہ مریکل کیسے ہوا۔۔۔

روما اُس کے ساتھ بیٹھتے ہوئے بولی معصوم سی خوشی بھی یلو فراک میں اُس کے ساتھ لگ کے بیٹھی ہلدی انجوائے کر رہی تھی۔۔ جیا عشرت شیرین اور کچھ لڑکیاں سب اُسے گھیرے ہوئے کھڑی تھیں۔۔۔۔

نین میں تم سے نہیں بولتی۔۔۔۔

عشرت نے اسے اپنی طرف متوجہ کرتے ہوئے منہ پھلا کر کہا

کیوں بھابھی کیا کیا میں نے۔۔۔۔۔۔۔

وہ حیرت سے منہ کھولے دیکھنے لگی

تم نے شیرین کی تعریف کی لیکن میری نہیں کی۔۔۔۔۔

عشرت نے شکوہ کیا تو وہ ہنس پڑی۔۔۔۔اور باقی سب بھی

بھابھی میں آپ کی تعریف کرنے کے لیے غزل لکھنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔۔۔

وہ اُسے قریب آنے کا اشارہ کر کے اُس کے کان میں بڑبڑائی

ہا۔۔۔۔مطلب یہ مجھ سے بھی زیادہ اچھی لگ رہی ہیں۔۔۔

اُس کی واضح بڑبڑاہٹ سن کر شیرین نے حیرت سے پوچھا

بھابھی آپ دونوں ہی برابر ہے میرے لیے۔۔۔۔۔آئے

لوو یو

وہ ہنس کر بولی۔۔۔

سب اُن کی باتوں کو انجوئے کر رہے تھے۔۔۔

سب سے پہلے دادی ہلدی لگانے داؤد کی طرف بڑھیں

اُن کا ہاتھ چہرے تک پہنچنے سے پہلے ہی اُس نے روک دیا

سب حیرت سے اُسے دیکھنے لگے

دادی مجھے نہیں لگوانا۔۔۔۔۔۔

وہ بیزاری سے بولا۔۔۔

داؤد یہ رسم ہوتی ہے بیٹا۔۔۔۔۔اور یہ رسمیں نبھانا بہت ضروری ہے

دادی نے اُسے پیار سے سمجھاتے ہوئے کہا

ساری دادی۔۔۔۔۔ لیکن مجھے یہ رسم نبھانے میں کوئی انٹریسٹ نہیں ہے۔۔۔۔۔۔

اُس نے بے رخی سیجواب دیا تو سب اُسے دیکھ کر رہ گئے۔۔۔نین بھی حیرت سے اُس کے چہرے کی بیزاری کو دیکھنے لگی

جانے دیجئے نا امی۔۔۔۔ویسے بھی آج کل کے بچے یہ سب کہاں پسند کرتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔

رابعہ بیگم جلدی سے سب کا دھیان داؤد سے ہٹاتے ہوئے بولیں۔۔۔اُن کے بہانے پر کسی کو کوئی خاص تسلی نہیں ہوئی لیکن سب چپ رہے۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔۔۔۔۔

دادی نے بھی مایوسی سے اُسے دیکھ کر رابعہ بیگم کی ہاں میں ہاں ملائی

نانو۔۔۔۔۔۔داؤد کے بدلے کی ہلدی بھی آپ مجھے ہی لگا دیجیۓ۔۔۔مجھے یہ رسم ڈبل نبھانے میں کوئی پرابلم نہیں ہے۔۔۔۔۔

وہ پرجوش سی مسکرا کر بولی تو سب کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی پل میں ماحول خوش کن ہو گیا

جب شادی والے دن چہرے پر پمپل نظر آئے گے تب پتہ چلے گا۔۔۔۔۔۔۔

جیا نے اُسے وارن کرتے ہوئے کہا

جیا کی بچی ڈراؤ تو مت۔۔۔۔۔۔۔

وہ خوفزدہ شکل بنا کر بولی

سب نے ایک ایک کر کے اُس کے چہرے، ہاتھوں اور پیروں پر ہلدی لگائی۔۔۔۔۔۔اور وہ کھل کر انجوئے کر رہی تھی

سب کے ساتھ سیلفی لے رہی تھی۔۔۔

شادی کی پہلی رسم ساتھ میں کر رہے ہیں۔۔ڈانس تو بنتا ہے۔۔۔۔۔

عشرت نے دونوں کو اپنی اپنی جگہ سے اٹھا کر ساتھ کھڑے کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

دونوں ایک دوسرے کے سامنے بے حرکت کھڑے رہے۔۔۔ نین حیا کے مارے۔۔۔داؤد ضبط کے مارے۔۔۔۔

خوبصورت سا گانا پلے کیا گیا اور سب شور کرنے لگے۔۔۔۔

یہ دونوں تو نائنٹیز کے کپل کی طرح شر مارہے ہے۔۔۔

سب کی ہوٹنگ اور جملے بازی جاری تھی
نین مسکراتے ہوئے سب کو دیکھنے لگی۔۔۔۔

عشرت کے دھکّا دینے پر وہ مجبوراً آگے بڑھا اور نین کے قریب ہو کر ایک ہاتھ اُس کی کمر پر اور دوسرے سے اُس کا

ہاتھ تھامے ڈانس اسٹیپ لینے لگا۔۔۔چہرے پر کوئی تاثر نہیں تھا۔۔۔

جب کے نین کا چہرہ حیااور خوشی سے دمک رہا تھا

داؤد۔۔۔

نین نے اُسے آہستہ آواز میں پکارا تو وہ سپاٹ نظروں سے اُسے دیکھنے لگا

۔مجھے بہت عجیب فیل ہو رہا ہے۔۔۔۔۔

میرا دل نہ جنریٹر کی طرح دوڑ رہا ہے۔۔۔۔ تھوڑا ڈر بھی لگ رہا ہے۔۔۔۔۔اور گُدگُدی بھی ہو رہی ہے۔۔۔۔کیا تمہیں بھی ایسا ہی لگ رہا ہے۔۔۔۔۔۔

Zubi Novels Zone

وہ تجسس بھری نظروں سے اُسے دیکھتے ہوئے اپنے دل کا حال بتانے لگی۔۔۔۔اور داؤد کو اُس کی آنکھوں میں بکھرے رنگوں نے شرمندگی اور دکھ کی حدوں تک پہنچا دیا۔۔۔۔۔۔وہ ایکدم سے رک کر اُس سے دور ہوا

مجھے ایک کال کرنی ہے نین۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ نظریں چرائے بہانہ بنا کر تیزی سے وہاں سے نکلتا چلا گیا

وہ حیرت سے اُسے جاتے دیکھتی اُس کے بدلے انداز کو سمجھنے کی کوشش کرتی رہ گئی۔۔۔

کچھ پل پہلے تک جن آنکھوں میں خوشی تھی اب صرف حیرت اور حیرت تھی

وہ اندر آکر سیدھے اپنے کمرے میں بند ہو گیا۔۔۔

اُسے آتے دیکھ کر فلک چونک کر سیدھی ہوتی اسے دیکھنے لگی۔۔۔۔۔۔

اُس نے دروازہ بند کیا اور اُسی سے ٹیک لگائے۔۔۔آنکھیں بند کر کے۔۔۔ گہری سانسیں لینے لگا۔۔۔۔۔

اُس کا دل اس پر ملامت کر رہا تھا۔۔۔ کیوں کے ہر حال۔ میں سب سے زیادہ غلط نین کے ساتھ ہونے والا تھا۔۔۔

سب سے زیادہ چوٹ اُسے پہنچنی تھی

اور اُس کی وجہ وہ تھا

آپ اس طرح کیوں چلے آئے۔۔۔سب۔۔۔ کیا سوچ رہے ہو گے

وہ اُسے دیکھ کر پریشانی سے بولی داؤد نے ایکدم سے آنکھیں کھولیں جو ضبط اور غصے سے سرخ تھیں۔۔

مضبوط قدم اٹھاتا ہوا اُس کی طرف بڑھا۔۔۔

فلک کو اچانک ہی گھبراہٹ ہونے لگی شاید اُس کے سرد انداز سے۔۔۔۔۔۔۔

داؤد نے اُس کی کمر تھامے اُسے زور سے اپنی جانب کھینچا۔۔وہ بلکل بھی اُس سے یہ توقع نہیں رکھتی تھی۔۔۔اُس کے سینے سے ٹکرا کے حیرت سے آنکھیں پھاڑے اسے دیکھنے لگی۔۔۔

وہ کبھی بھی اُس کے ساتھ سخت نہیں ہوا تھا۔۔

ایک کمرے میں رہتے ہوئے بھی ہمیشہ فاصلہ بنائے رکھتا تھا۔۔۔۔ لیکن آج اُس کا انداز سر سے پیر تک بدلا ہوا تھا۔۔۔

گرفت میں اتنی سختی تھی کے فلک کو اُس کی انگلیاں کمر میں دھنستی ہوئی محسوس ہُوئی۔۔۔۔

میں کوئی کٹ پُتلی ہوں جو ہر کوئی مجھے اپنی مرضی سے چلانے کی کوشش کر رہا ہے۔۔۔۔۔۔
میرے اپنے کوئی جذبات کوئی احساسات نہیں ہے۔۔۔۔
وہ اُس کی خوفزدہ آنکھوں میں دیکھتا ہوا غصّے اور ناراضگی کے ملے جلے تاثرات چہرے پر سجائے بولا

میں نے تمہیں اتنی چھوٹ دے دی کے تم نے ہمارے رشتے کو سیریس ہی نہیں کیا۔۔۔۔

بہت شوق ہی تمہیں مجھے خود سے دور کرنے کا

تو اب مجھے بھی ضد ہے تمہارے قریب قریب بس قریب رہنے کی۔۔۔۔۔۔

وہ اُس کے خوف سے لرزتے وجود کو دونوں ہاتھوں سے مزید خود میں بھینچے لگا۔۔۔ چہرہ اُس کے چہرے کے اتنے قریب تھا کے اُس سانسوں کی تپش فلک کو جھلسا رہی تھی۔۔۔۔ عجیب جنونی انداز اور لہجہ تھا کے وہ فلک کو داؤد نہیں کوئی اور لگا۔۔

اُس نے کسمسا کر اُس کی قید سے نکلنے کی کوشش کی

اُس کی آنکھیں بھیگنے لگی۔۔۔۔دل خوف سے تیز ہو کر دھڑکنے لگا۔۔۔اور سانسیں بے ترتیب ہونے لگی داؤد پہلی دفعہ اُس کے ساتھ اتنا بے رحم ہوا تھا۔۔۔

اُس کے اتنے شدید ردِ عمل پر بھی وہ دور ہونے کی بجائے اُسے تھامے اُس کے چہرے کو دیکھتا رہا۔۔

اسکے چہرے پر خوف۔۔آنکھوں میں نمی۔۔۔پلکوں میں لرزش۔۔۔۔پیشانی پر پسینہ۔۔۔اور تیز ہوتی سانسوں سے اسکی دلی کیفیت کا اندازہ لگانا آسان تھا۔۔۔

وہ اپنے گزرے کل سے نکلنا ہی نہیں چاہتی تھی اس خوف کو ذہن سے نکال ہی نہیں رہی تھی۔۔۔ لیکن اب داؤد کو یہ منظور نہیں تھا۔۔۔۔

فلک اُس کے سینے پر دونوں ہاتھ رکھے اُسے پیچھے کرنے کی کوشش میں ہلکان ہو رہی تھی۔۔۔ پورا وجود پسینہ ہو رہا تھا۔۔۔ آنکھوں سے مسلسل بہتے آنسو چہرے کو نم کر رہے تھے۔۔۔۔۔ سانسیں سینے میں اُلجھ رہی تھی۔۔۔

داؤد نے اُس کی پیشانی سے سر ٹکا کر آنکھیں بند کرتے ہوئے ایک گہری سانس لی۔۔۔

فلک کی ہر حرکت ساکت ہو گئی۔۔۔

وہ ٹھہر کر نم آنکھوں سے اُسے دیکھنے لگی۔۔۔۔

اُس کے لمس سے پیشانی سلگتی ہوئی محسوس ہوئی

تمہاری بے اعتباری سے لگتا ہے۔۔۔۔میری

محبت۔۔۔۔میری چاہت۔۔۔۔میری کوششیں۔۔۔میری

خواہشیں سب ضائع ہے۔۔

وہ بھاری آواز اور ٹھہرے ہوئے لہجے میں

بولا۔۔۔۔۔فلک نے اُس کی دہکتی سانسوں کو محسوس

کرکے آنکھیں بند کرلیں۔۔۔

خاموش لمحے آہستہ سے گزرتے ہوئے۔۔۔۔

داؤد نے پیچھے ہو کر اُس کی جانب دیکھا۔۔۔

فلک کی جھکی ہوئی پلکیں اب بھی نم تھیں۔۔

لیکن اب سانسیں معتدل تھیں۔۔۔۔۔دھڑکنیں پر سکون تھیں

وہ اُس سے دور ہوا۔۔۔۔فلک نے نظریں اٹھا کر اُس کی جانب دیکھا

جب تک تم مجھ پر اعتبار کرنا نہیں سیکھ جاتی۔۔۔میرے دل کو سکون نہیں ملے گا۔۔۔۔

وہ اُس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے پر سوز لہجے میں کہتا ہوا پلٹ کر روم سے باہر نکل گیا۔۔۔۔۔وہ بند دروازے کو دیکھتی رہ گئی۔۔۔

عجیب اُلجھن تھی۔۔۔۔۔گھبراہٹ تھی لیکن فکر بھی تھی۔۔۔۔

اُس کا دل داؤد کے لیے پریشان ہو رہا تھا
شمع کی باتیں یاد آ رہی تھیں
لیکن اُس کے لیے اتنی جلدی سب بھول پانا آسان نہیں تھا۔

رات گئے تک وہ اُس کے بارے میں سوچتی رہی کے وہ کہاں ہو گا کیا کر رہا ہو گا۔۔۔
وقت گزرنے لگا تو بے چینی ہونے لگی کے وہ روم میں واپس کیوں نہیں آیا۔۔دل کیا باہر جا کر دیکھ لے کے گھر میں ہے یا نہیں لیکن داؤد نے اُسے منع کیا تھا۔۔۔۔
وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی کے وہ اُسے دیکھنے کو اتنا تڑپ کیوں رہی ہے۔۔۔۔۔

اور آخر اُس کے دل کو چین ملا جب وہ رات ایک بجے روم میں آیا۔۔۔

فلک اُسے دیکھتے ہی الرٹ ہو گئی۔۔۔۔۔

داؤد نے اُسے بس ایک نظر دیکھا اور نظریں پھیرتے ہوئے نظرانداز کرتا اپنے کپڑے لے کر ڈریسنگ روم میں چلا گیا صاف مطلب تھا کے وہ اُس سے ناراض ہے۔۔

فلک کو اُس کے ایسے خشک رویے سے رونا آنے لگا

وہ باہر آیا تو وہ آنسو رگڑتی اُس سے بات کرنے کی کوشش میں تھی لیکن وہ اُسے یہ موقع دیے بغیر اپنا تکیا صوفے پر رکھ کے وہاں لیٹ گیا اور آنکھیں موند لی۔۔۔وہ حیرت سے اُسے دیکھتی دوبارہ رونے لگی

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

وہ بلکل بھی کسی کو جواب دینے یا بہانے بتانے کے موڈ میں نہیں تھا اس۔لیے صبح صبح ہی تیار ہو کر گھر سے نکلنے لگا۔۔۔۔۔۔۔۔۔تا کہ کسی سے سامنا نہ ہو

فلک کو اُس کا اگنور کرنا بلکل برداشت نہیں ہو رہا تھا۔۔۔وہ اُس سے بات کرنا تو دور اُس کی طرف دیکھ بھی نہیں رہا تھا۔۔۔ہمیشہ مہرباں رہنے والا ایسی بے رخی کرے تو دل دکھتا ہی ہے

وہ آئینے کے آگے کھڑا اپنا اوپری کورٹ پہن رہا تھا۔۔۔وہ اُسے ہی دیکھ رہی تھی لیکن داؤد اُس کے عکس سے لاتعلقی برت رہا تھا

مم۔۔۔مائے۔لوو۔۔۔۔۔۔

اُس نے آخر کو پکار کر اپنی طرف متوجہ کرنا چاہا اور اُس کے یوں پکارنے پر داؤد کا دل پھر اُسی خوش کن انداز میں دھڑکا لیکن وہ اپنے تاثرات چھپائے سختی بنائے رہا۔۔۔۔۔۔۔کیوں کے اس کی نرمی فلک کو کبھی مضبوط نہیں ہونے دیتی

اُس کے پکارنے پر سنجیدگی سے اُس کی جانب دیکھتا کلائی۔میں گھڑی ڈالنے لگا

آپ مجھ سے ناراض ہے۔۔۔۔۔

اُس نے اُداسی سے اُسے دیکھا

کیا نہیں ہونا چاہیے۔۔۔۔۔

داؤد کی گہری نظروں سے وہ نظریں جھکا کر انگلیاں مروڑنے لگی

مجھے آپ پر اعتبار ہے۔۔۔

اُس نے آہستہ سے کہا اور نظریں اٹھا کر اسے دیکھا

آپ پر اعتبار کر کے ہی تو میں نے دوبارہ جینا سیکھا ہے۔۔۔۔

مجھے آپ پر اعتبار ہے

وہ اُسے یقین دلاتے ہوئے بولی۔۔۔داؤد نے سنجیدگی سے اُسے دیکھتے ہوئے قدم اُس کی طرف بڑھائے

آزمالوں۔۔۔۔۔۔

معنی خیز نگاہیں اُس کی آنکھوں سے ہٹ کر سُرخ لبوں پر آئی اور بنا کورٹ اُتارے شرٹ کے بٹن کھولتا ہوا اُس کی طرف بڑھنے لگا۔۔۔۔۔۔۔

اُس کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئی۔۔۔۔۔۔۔دل دھڑکنا بھولا۔۔

وہ اُسے گہری نظروں سے دیکھتا قدم قدم اُس کی طرف بڑھتا رہا اور وہ پیچھے ہوتی ہوتی دیوار سے لگ گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔ نظر

اُس کے کھلے شرٹ سے جھلکتے سینے پر پڑی خوف سے گلا خشک ہونے لگا

وہ داؤد کو۔قریب آتے دیکھ سائیڈ سے جانے لگی لیکن داؤد نے دیوار پر ہاتھ رکھے اُس کا راستہ روک دیا

اُس نے حیرت اور گھبراہٹ سے اُسے دیکھا اور دوسری جانب سے نکلنے کی کوشش کی لیکن داؤد نے دوسری طرف بھی دیوار پر ہتھیلی ٹکائے اُس کی کوشش کو ناکام کیا۔۔۔

اُس کی شوخ نظروں کے ارتکاز سے اُسے اپنے لب خشک ہوتے محسوس ہوئے۔۔۔۔

اُس کے تیز پرفیوم کی خوشبو کے اثر سے سانسیں معطر ہونے لگی

داؤد نے دیوار سے ایک۔ہاتھ ہٹا کر اُس کے چہرے کے گرد

بندھے ڈوپٹے کی پن نکالی اور اُسے کھول کر فلک سے الگ

کر کے بیڈ پر پھینکا۔۔۔۔

فلک کا پورا رنگ سفید ہو گیا۔۔۔۔۔۔آنکھیں بے یقینی سے

داؤد کو دیکھنے لگی۔۔۔۔

وہ اُنگلی سے اُس کے ماتھے پر آتے بالوں کو ہٹاتا ہوا چہرے پر

لکیر بنانے لگا وہ اُس کے لمس کو محسوس کر سانس روک گئی۔

داؤد۔۔ہاتھ چہرے سے ہٹا کر کمر پر رکھتے ہوئے اور قریب

ہوا

جب میرے قریب آنے پر خوف سے سانس روکنا چھوڑ

دو گی

تب مانو گا اعتبار ہے

وہ اُس کے کان میں قریب جھکا دھیمی سرگوشی میں بولا۔۔

تیز سانسوں کی آواز نقارے کی طرح دماغ پر اثر کرنے

لیے۔۔۔داود کو۔سائے کی طرح خود پر جھکے دیکھ اُس کے

پورے بدن میں لرزش ہونے لگی۔۔۔۔

جب میری باہوں میں آکر خود کو محفوظ سمجھنے لگو گی

تب مانو گا اعتبار ہے

اُس کے لبوں نے فلک کے کان کی لو کو ہلکا سا چھوا اُس کے

بدن میں جیسے آگ سے لگ گئی وہ تیز تیز سانسیں لینے

لگی۔۔۔۔آنکھیں بھیگنے لگی

جب تم مجھ میں کھو کر ساری دنیا کو بھول جاؤ گی

تب مانو گا اعتبار ہے

وہ پیچھے ہو کر اُس کے چہرے پر جھکا پر تپش لہجے میں بولا اور

اُس کے لرزتے لبوں پر جھکنے لگا۔۔۔

فلک نے آنکھیں سختی سے میچ لی۔۔۔۔دونوں ہاتھوں سے

اپنے کپڑوں کو سختی سے جکڑ لیا۔۔۔

داؤد کی سانسوں سے اُس کے لب دہکنے لگے۔۔۔

داؤد اُس معمولی فاصلے کو بھی مٹا کر اُس کے لبوں کی نرمی کو

محسوس کرنا چاہتا تھا لیکن رک گیا۔۔۔۔اور پیچھے ہو کر اُس

سے دور ہو گیا۔۔۔۔

اُسے دور ہوتے محسوس کر فلک نے آنکھیں کھولیں اور بھیگی پلکیں اٹھا کے اُسے دیکھا۔۔دھڑکنیں معمول سے بھٹکی ہوئیں تھیں۔۔۔چہرے پر بدن کا پورا خون جمع ہوا تھا

مجھے دیر ہو رہی ہے۔۔۔۔۔۔۔اور ہاں۔۔۔۔۔

اور اپنے شرٹ کے بٹن بند کرتا ہوا ٹیبل سے کیز اور فون اٹھا کر اُس کی طرف بڑھا

آج مہندی ضرور لگوانا۔۔۔۔میری شادی کی تم سے زیادہ خوشی کس کو ہو گی

اُسے سنجیدگی سے دیکھتا ہوا بولا اور روم سے نکل گیا

۔۔۔۔۔فلک دیوار سے لگی ہی زمین پر بیٹھتی گئی اور دھڑکنوں کا شمار کرنے لگی

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ\

کیا کر رہے ہو تم لوگ۔۔۔۔۔۔یہ یہاں نہیں یہاں لگانا ہے۔۔۔۔

جلدی جلدی کرو۔۔۔۔۔

شیزا اسجاوٹ کرنے والو کو انسٹرکشن دے رہی تھی۔۔

گھر میں خوب رونق تھی۔۔۔چاروں اور مہندی کی بھینی بھینی خوشبو پھیلی ہوئی تھی۔۔۔۔

سب اپنی ہتھیلیوں کو رنگ رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔

شیزاتم نے نین کو تیار کیا یا نہیں۔۔۔۔اور مہندی والی کہاں ہے۔۔۔ مہمان آنے شروع ہو گئے ہے

جیا اُس کے سر پر پہنچی ایک کے بعد ایک سوال کرنے لگی

یس میم۔۔۔۔۔سب ہو گیا ہے۔۔۔۔ مہندی والی بھی بس پہنچ رہی ہے۔۔۔اور لیجئے برائیڈ اس ہیئر۔۔۔

شیزا نے جواب دیتے ہوئے مسکرا کر سیڑھیوں کی طرف اشارہ کیا جہاں وہ روما اور خوشی کے ساتھ ڈارک گرین لہنگے چولی میں کلائیوپر دوپٹہ لپیٹے دھیرے دھیرے سیڑھیاں اُتر رہی تھی

جیا اُسے دیکھ کر مسکرائی

تم یہ سب ختم کرواؤ جلدی سے۔۔۔ ورنہ ان لوگوں نے شادی تک بس ایسے ہی ہاتھ چلانے ہے۔۔۔۔

جیا اپنا دوپٹہ سنبھالتے ہوئے اُسے جتاتی رابعہ بیگم لوگوں کی طرف بڑھ گئی

بھیّا ادھر کریں اسے۔۔۔۔

وہ دوبارہ سے اُن لوگوں کی طرف متوجہ ہوئی کے اچانک نظر ساحل پر پڑی جو باہر سے آرہا تھا۔۔۔

اُسے دیکھتے ہی وہ سب بھول کر اُس میں مصروف ہوگئی۔۔

وہ اندر کی طرف بڑھا تو اُس کا پیر نیچے بکھری پھولوں کی مالا میں اُلجھا وہ بیزاری سے پیر سے اُسے نکالنے لگا

شیزا جلدی سے آگے بڑھی اور وہ مالا اُس کے پیر سے نکالی

سوری۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ مسکرائی تو ساحل بھی مسکراتا اُسے دیکھ کر آگے بڑھ گیا اور یہ منظر نین کی نظروں سے پوشیدہ نہیں رہ سکا

اوہ مائے گاڈ۔۔۔۔ماما کا ٹھرکی بیٹا پارٹ ٹو۔۔۔۔۔۔۔

وہ آنکھیں پھاڑے دونوں کو دیکھنے لگی۔۔۔مہندی والی اُس کے ہاتھ پر مہندی کی خوبصورت ڈیزائن بنا رہی تھی

وہ بھی بے چاری معصوم سی شیزا کے ساتھ۔۔۔۔۔

اُسے اب چندا کی طرح شیزا کے ساتھ ہمدردی محسوس ہوئی

بیگانی شادی میں ٹھرکی دیوانہ۔۔۔۔۔۔

وہ اُسے سیڑھیاں چڑھتا دیکھ بڑبڑائی اور پھر اپنی مہندی کو دیکھ کر مسکرانے لگی۔۔

شاید وہ اکیلی لڑکی تھی جسے اپنی شادی کا اتنا شوق تھا۔۔۔

اُس کا دل اپنے خواب کو مکمل ہوتا دیکھ خوش ہو رہا تھا لیکن اچانک داؤد کا کل والا رویہ یاد آیا تو مسکراہٹ سمٹ گئی

پتہ نہیں کیوں اُس کا دل اب اس بات کو سوچ کر گھبرا رہا تھا

بھابھی داؤد کہاں ہے۔۔۔۔۔۔

اُس نے شیرین کیطرف دیکھتے ہوئے پوچھا

بیٹا اُسے کچھ بہت ضروری کام تھا اس لیے مجبوراً گھر سے نکلا ہے۔۔۔۔

رابعہ بیگم نے جلدی سے مسکرا کر جواب دیا۔۔اُس نے اپنی اداسی کو چہرے تک آنے سے روکا

مجھے تو لگ رہا ہے وہ شادی سے بھاگ رہا ہے۔۔۔۔

وہ مسکرا کر ہلکے پھلکے انداز میں بولی۔۔۔زینب میں حیرت سے اُسے دیکھا

کچھ بھی بولتی ہے پاگل لڑکی۔۔۔۔۔۔

اُسے گھورتے ہوئے بازو پر چپت لگائی وہ مسکرادی لیکن وہ ادھوری مسکراہٹ تھی۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔ

وہ دیر رات کو گھر واپس آیا۔۔۔ تقریباً دو بج رہے تھے۔۔۔ روم میں۔ جانے کی بجائے ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھ کر وہاں رکھی فروٹ باسکٹ سے سیب اٹھا کر کھانے لگا۔۔۔

ماما کے بیٹے۔۔۔۔۔۔۔ بھوک لگی ہے۔۔۔۔۔

نین کے ایکدم سے آواز دینے پر۔۔۔منہ تک جاتا سیب اچھل کر گر گیا۔۔۔وہ ہنسنے لگی ساحل۔نے دانت پیستے اُسے گھورا

تیرے کو کیا۔۔۔تُو بھٹکتی آتما بن کر کائے کو گھوم ریلی ہے۔۔۔۔۔

وہ بیزاری سے کہتا دوسرا سیب اٹھا کر کھانے لگا

جیسے دانے دانے پر لکھا ہے کھانے والے کا نام۔۔

ویسے بھوکے بھوکے پر لکھا ہے کھلانے والا۔کا نام۔۔۔

واہ واہ۔۔۔۔۔۔

میں تمہارا پیٹ بھرنے کے لیے خدا کی قدرت سے بھیجی گئی

ہوں

وہ اُس کے سامنے والی۔ کرسی پر جھکی مسکرا کر بولی ساحل نے

سر نفی میں ہلایا

اب تم جلدی سے بتاؤ کیا کھاؤ گے۔۔۔۔۔۔۔۔

بٹر چکن۔۔۔

بٹر پنیر۔۔۔

چکن مسالا

ایگ مسالا

انڈا بھرجی

پنیر بھرجی۔۔۔

چکن چلی

پنیر چلی

مٹن قورمہ

کڑھائی پنیر

کشمیری پلاؤ۔

یہ سب نہیں مل سکتا کیوں کے مجھے بنانا نہیں آتا

مجھے میگی بنانی آتی ہے۔۔۔ابھی بنا کے لاتی ہوں۔۔۔۔

وہ اُسے ساری اچھے اچھے پکوانوں کے نام گنا کر آخر میں اُسی روانی کے ساتھ بولی اور کچن میں گھس گئی۔۔۔۔

اس نے یوں دیکھا جیسے کیا لڑکی ہے یہ

پانچ منٹ بعد ہی وہ ٹرے میں دو بھاپ اڑاتے نوڈلس کے بول لے کے آئی ایک اُس کے آگے رکھا۔۔دوسرا سامنے رکھ کر کرسی سنبھال لی

اگر تو یہ مہربانی اس لیے کر رہی ہے کیوں کہ تجھے اپنے ہونے والے سسرالیوں کو امپریس کرنا ہے۔تو اپن کے پیچھے ٹائم پاس مت کر

کیوں کے نہ میں اس گھر کا کچھ لگتا نا تیرا۔۔۔۔۔

اپن کی اس گھر میں ان دیواروں جیسی اوقات ہے۔۔۔۔

گھر کا حصہ تو ہے لیکن گھر والوں کا حصہ نہیں۔۔۔

وہ میگی کی بائٹ لے کر سنجید گی سے بولا

نین نے بھنویں بھینچ کر اُسے دیکھا

پہلی بات کے اتنی گہری باتیں میرے پلے نہیں پڑتی۔۔۔۔۔۔

اور ہاں میں کسی کو امپریس کرنے کی کوشش نہیں کرتی سمجھے۔

تم خواہ مخواہ کی خوش فہمیاں پال رہے ہو۔

وہ تو مجھے بھوک لگی تھی۔۔۔اب اتنی رات کو خود کے لئے بناتی تو سب کہتے کیسی بھکڑ دلہن ہے۔۔۔۔اس لیے سوچا تمہارا بہانا لے کر خود کا پیٹ بھر لوں۔۔۔۔۔

وہ مزے سے بولی حلانکہ یہ بہانا ہی تھا لیکن اچھا تھا

Enjoy the nain tara special ma-
sala maggie

میری شادی کی اسپیشل ٹریٹ صرف تمہیں مل رہی ہے۔۔۔کتنے لکی ہو تم۔۔۔۔

وہ اسے جتاتے ہوئے میگی سے انصاف کرنے لگی

ساحل نے اسپون لبوں سے لگاتے ہوئے اُسے دیکھا

سفید ڈھیلے ڈھالے کرتے اور ٹراؤزر میں۔۔ بالوں کو کلچر میں قید کیا ہوا تھا۔۔۔۔۔۔۔ہاتھ کہنیوں تک مہندی سے بھرے تھے

اپنی خوبصورتی سے بلکل لاپرواہ سادگی کی مثال بنی بیٹھی تھی

آنکھوں میں آنے والے دن کی خوشی صاف نظر آرہی تھی۔۔

اور وہ اندازہ نہیں لگا پا رہا تھا کے کل کا دن اُس کی زندگی کو کتنا توڑے گا

تو نے اپن کو اسپیشل ٹریٹ دی تو بدلے میں ایک ٹپ دیتا ہوں تجھے

اُس نے چمچ بول میں ہلاتے ہوئے سنجیدگی سے کہا نین نے میگی سے نظر ہٹا کے اُسے دیکھا

جاگتی آنکھوں سے زیادہ خواب مت دیکھ۔۔۔۔داؤد تجھ سے شادی نہیں کرے گا۔۔۔وہ اپنی پسند کی لڑکی سے شادی کر چکا۔۔۔

اُس نے نہایت آرام سے بتایا۔۔۔۔جب کے اُس کی بات نے تونین کے دماغ کو جھنجھوڑ دیا۔۔۔۔۔رنگ ایکدم سے فق ہو گیا۔۔۔وہ بہت مشکل سے لبوں کو کھینچ کر مسکرائی

یہ کوئی وقت ہے ایسا مڈل کلاس مذاق کرنے کا۔۔۔۔
آنکھیں اُس ہنسی کا بلکل ساتھ نہیں دے رہی تھی بلکہ خوف سے بھر رہی تھی

وہ جو فلک بھابھی ہے نہ اُس کی بیوی ہے۔۔۔۔۔۔وہ تو تجھے یہ بات بتانے کو مر رہا ہے۔۔۔ لیکن اُس کی ماں نے اُسے دھمکی دے کے منہ بند رکھنے پر مجبور کیا ہے۔۔۔

بے چارہ ماں اور محبت کے بیچ پس رہا ہے۔۔

اپن کو ان سب فالتو لفڑو سے کوئی مطلب نہیں ہے

بس تیری معصوم شکل دیکھ کر ترس آگیا

وہ لاپرواہ انداز میں بولا اس بات سے بے خبر کے اُس کے دلوں پر کیا گزر رہی ہے

وہ ایکدم سے اپنی جگہ سے اٹھی اور اُس کی طرف بڑھ کر اُس کا کالر پکڑ لیا

ماما کے بیٹے۔۔۔۔۔۔۔ تمہاری ہمت کیسے ہوئی یہ بکواس کرنے کی۔۔۔۔۔۔

وہ غصے سے اُس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولی۔۔آنکھ سے آنسو ٹوٹ کر گرا۔۔۔۔

ساحل اپنے گریبان جکڑے اُن ہاتھوں کو سختی سے تھامتے اپنی جگہ سے اٹھا

آج تو نے دوسری بار اپن کے کالر پر ہاتھ ڈالا ہے۔۔۔۔۔اور یہ آخری بار ہے۔۔۔۔آگے سے تیرے ہاتھ یہاں تک پہنچے تو تجھے قبر میں پہنچا دوں گا۔۔۔

جتنی عقل لپ اسٹک اور کپڑوں کے۔ میچ کرنے میں لگاتی ہے نہ اتنی لوگوں کو پہچاننے میں بھی لگا لیا کر

جا کر داؤد کو پکڑ اور اُس سے پوچھ یہ سچ ہے یا نہیں۔۔۔

وہ اُس کے ہاتھ جھٹکتے ہوئے غصے سے بولا

مجھے داؤد سے کچھ بھی پوچھنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔

میں اچھی طرح سمجھ گئی ہوں کے تم یہ سب کیوں اور کس لیے کر رہے ہو۔۔۔ کیوں کہ تم دوسروں کی خوشی برداشت نہیں کر سکتے۔۔۔ تمہیں یہاں کوئی پسند نہیں کرتا اس لیے تم سب کا برا سوچتے ہو

وہ غصے سے بولتی آنسو رگڑنے لگی وہ ہلکا سا ہنسا

نین اُس کی بات پر یقین کر کے بھی نہیں کرنا چاہ رہی رہی

مجھے لگا تھا شاید تم اتنے برے نہیں ہو جتنا سب کہتے ہیں

لیکن نہیں۔۔۔۔سب تمہارے بارے میں بلکل صحیح

ہے۔۔

تم صرف زبان کے ہی نہیں دل کے بھی بہت برے

ہو۔۔۔۔

مجھے افسوس ہو رہا ہے کے میرے ماما نانو اور داؤد تم جیسے گھٹیا

آدمی کو اپنا سمجھتے ہے۔۔۔۔۔

تم اس گھر کا کیا مکان کا حصہ بننے کے بھی قابل نہیں ہو۔۔۔

وہ اُس کے ہنسنے پر روتے ہوئے غصے سے بولی

اتنا مت بول۔کے بعد میں پچھتانے کے ٹائم بولتی بند ہو

جائے۔۔

وہ مسکراتا ہوا بولا

میں تمہیں اس گھٹیا حرکت کے لیے کبھی معاف نہیں کروں گی ساحل

وہ اُسے شکوہ کناں نظروں سے دیکھتی وہاں سے بھاگی۔۔۔۔

ساحل نے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے گہری سانس لی۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔ

ہر روز کی طرح صبح نماز کے لیے جاگنے کی نوبت نہیں آئی کیوں کے ساری رات وہ سو نہیں سکی۔۔۔۔

دماغ ساحل کی بات سے انکار کرنا چاہتا تھا لیکن دل اپنے اندر جو ڈر پال کر بیٹھا تھا اُس نے پریشان کیا ہوا تھا۔۔۔۔کے اتنی بڑی بات کوئی بے وجہ نہیں بولے گا اوپر سے پچھلے دنوں سے بدلتا داؤد کا رویہ

یہ صبح اس کے لیے بہت خاص تھی۔۔۔۔۔اس صبح کی شام اُس کی زندگی کو نیا موڑ دینے والی تھی۔۔۔۔۔اُس کی شادی کا دن اُس کے لیے ہر دن سے اہم تھا لیکن یہ صبح بہت اُلجھن بھری بھی تھی۔۔۔۔۔کتنے سوال صرف سوال تھے۔۔۔ اُن کے جواب کیا ہوں گے یہ سوچ کر دل پریشان تھا

وہ اٹھ کر بیڈ سے ٹیک لگاتی الارم بند کرنے لگی۔۔۔۔

اپنی ہتھیلی کو دیکھا تو سفید ہاتھوں پر مہندی نے بہت گہرا رنگ چھوڑا تھا۔۔دل خوش فہم ہونے لگا۔۔۔۔

ساری سوچوں کو جھٹک کر ایک گہری سانس لی اور

سست قدموں سے اٹھ کر وضو بنانے کے۔لیے واشروم کی طرف بڑھی

نماز پڑھ کر دعاء کے لیے ہاتھ اُٹھائے اور دِل نے شدت سے دعا کی کے کچھ غلط نہ ہو۔۔۔۔۔

اُس کے خواب نا ٹوٹے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کمرے سے نکل کر باہر آئی اور داؤد کے کمرے کی طرف بڑھنے لگی کوئی جواب مانگنے نہیں بلکہ اُسے بتانے کے اُس کا بھائی اُس سے کس طرح دشمنی نبھا رہا ہے۔۔۔

وہ ابھی کچھ فاصلے پر ہی تھی کے فلک کو دیکھا جو آہستہ سے دروازہ بند کرتی داؤد کے کمرے سے نکل کر جا رہی تھی۔۔۔

پتہ نہیں کیوں اُسے حیرانی نہیں ہوئی۔۔۔۔شاک نہیں لگا۔۔۔شاید دِماغ اس بات کو قبول کر چکا تھا بس دل اپنی ضد پر اڑا ہوا تھا۔۔۔لیکن اِب حقیقت کو آنکھوں سے دیکھا تو دل میں پڑی دراد بڑھتی گئی اور دل چھنک سے ٹوٹ کر بکھر گیا۔۔۔

اُس نے دیوار کا سہارا لیتے ہوئے خود کو گرنے سے بچایا۔۔اور دھندلاتی آنکھوں کو سختی سے میچ کر کھولا۔۔

چھ سال سے جتنے خواب دیکھے تھے سب ایک ایک کر کے ٹوٹتے ہوئے آنکھوں میں چبھنے لگے۔۔۔۔

وہ خالی خالی قدم اٹھاتی اپنے کمرے میں پہنچی

اور بیڈ پر اوندھی گرتے ہوئے تکیے کو اپنے لبوں کے نیچے دبا کر اپنی چینخوں کو روکنا چاہا۔۔۔۔

مستقبل کی ساری تصویریں آنسوؤں میں دھل کر مٹنے لگی۔۔۔۔

اُسے داؤد سے کوئی طوفانی عشق نہیں تھا۔۔وہ محبت کے معنی سے ناواقف تھی۔۔۔۔۔ لیکن وہ خوابوں میں جینے والی لڑکی اس سالوں سے بنپتے خواب کو بکھرتا دیکھ خود بھی بکھر گئی تھی کتنے ہی گھنٹے اُس نے روتے ہوئے بتا دیئے اُس سزا کی وجہ سے جس میں اُس کا کوئی قصور نہیں تھا۔۔۔۔

دروازے پر کھٹکے کی آواز ہوئی تو بے دردی سے آنکھوں کو رگڑتے ہوئے آنسو مٹانے کی کوشش کی

نین اٹھ جاؤ۔۔۔۔۔آج اپنی شادی والے دن بھی بارہ بجے تک سونا ہے کیا

زینب نے اُسے بیڈ پر دیکھ مسکراتے ہوئے اُس کا رخ اپنی طرف کیا اور ایک پل میں چہرے کا رنگ بدلا جب اُس کی بھیگی سرخ آنکھیں دیکھیں۔۔۔۔

نین کیا ہوا ہے۔۔۔کیوں رو رہی ہو بیٹا۔۔۔

زینب نے فکر مندی سے اُس کا چہرہ تھاما۔۔۔وہ اٹھ کر بیٹھی بے تاثر نظروں سے اپنی ماں کو دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

ہمیشہ مسکراتی آنکھوں میں اُداسی زینب کے دل کو چبھ رہی تھی

کچھ بولو نین۔۔۔۔۔۔۔۔۔

زینب نے نم لہجے میں اُسے پکارا وہ بنا جواب دیے بیڈ سے اتر کر روم سے باہر جانے لگی۔زینب حیرت و پریشانی سے اُس کے پیچھے بھاگی

وہ نیچے آئی جہاں ڈائننگ ٹیبل پر سب بیٹھے ناشتا کر رہے تھے فلک بھی وہیں موجود تھی۔۔۔۔۔

داؤد کچھ پوچھنا ہے تم سے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اُس نے سیدھے داؤد۔کو مخاطب کیا۔۔۔سب ٹھٹھک کر اُسے دیکھنے لگے۔۔۔

سادی کرتی اور ٹروزار میں بغیر ڈوپٹے کے بکھرے حلیے سے

وہ سب کے سامنے کھڑی تھی۔۔۔۔۔

آنکھیں صاف اُس کے اندرونی اشتعال کو بیان کر رہی تھی

داؤد نے سنجیدگی سے سر ہلایا

کیا فلک تمہاری بیوی ہے۔۔۔۔۔۔

اُس نے سُرخ آنکھوں سے داؤد کی طرف دیکھتے ہوئے

پوچھا۔۔سب ہی حیران ہوئے۔۔۔۔۔زینب بھی اپنی جگہ

رک گئی۔۔۔فلک چونک گئی۔۔۔جب کے رابعہ بیگم الگ

پریشان ہو اٹھیں

نین بیٹا۔۔۔۔۔۔

اُنہوں نے جلدی سے اُس کی طرف بڑھنا چاہا

ایک منٹ مام۔۔۔۔۔۔۔۔

داؤد نے اُنہیں روک دیا۔۔۔فلک کا دل زوروں سے دھک دھک کر رہا تھا۔۔۔

ہاں یہ سچ ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔فلک میری بیوی ہے

داؤد نے سنجیدگی سے جواب دیا سب کے سب صدمے سے گنگ ہو گئے۔۔۔۔۔عبّاس صاحب حیرت سے داؤد کو دیکھتے رہ گئے۔۔۔

وقار صاحب کی پیشانی بھی لکیروں سے بھر گئی۔۔۔۔

دادی نے اپنا دل تھام لیا۔۔۔۔

عشرت اور شیرین اپنی جگہ منہ کھولے داؤد کو دیکھنے لگی

سب کا یہی حال۔ تھا

تُو میں کون ہوں داؤد۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اُس نے اپنے سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔۔

داؤد نے نظریں چرائی۔۔۔

میں آج کس کی بیوی بننے والی ہوں۔۔۔۔

کیا میں ایک شادی شدہ آدمی کی دوسری بیوی بننے جا رہی

ہوں

اُس نے داؤد سے نظریں نہیں ہٹائی۔۔

سب ہی حیرت اور دکھ سے دونوں کو۔دیکھنے

لگے۔۔۔۔وقار صاحب کا غصے سے برا حال تھا

زینب نے آگے بڑھ کر اُسے اپنے سینے سے لگا لیا

رابعہ بیگم سر جھکائے بیٹھیں تھیں۔۔

فلک نے وہاں سے جانا چاہا لیکن داؤد نے اُس کا ہاتھ پکڑ کر

روک لیا

یہ کیسا مذاق ہے داؤد۔۔۔۔۔۔۔

عبّاس صاحب اُس کی طرف بڑھے اور غصے سے پوچھا

میرا اور فلک کا نکاح بہت دن پہلے ہی ہو چکا تھا۔۔۔۔اور میں یہ بات آپ سب کو بتانا چاہتا تھا لیکن مام نے مجھے روک دیا۔۔

اُس نے سر جھکائے جواب دیا عبّاس صاحب نے حیرت اور غصّے سے رابعہ بیگم کو دیکھا

میں فلک سے محبت کرتا ہوں۔۔۔ نین سے شادی نہیں کر سکتا

اُس نے فلک کی طرف دیکھتے ہوئے سنجیدگی سے کہا وہ نظریں جھکائے کھڑی تھی

تو پھر تم نے یہ بات پہلے کیوں نہیں بتائی۔۔۔۔۔۔ کیا رخصتی ہونے کا اِنتظار کر رہے تھے تم۔۔۔۔۔۔۔

وقار صاحب غصے سے چیخ اٹھے۔۔۔۔۔

وہ زینب کے سینے سے لگی۔۔۔۔اب بھی داؤد کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

داؤد۔۔۔۔۔۔۔۔یہ سچ نہیں ہو سکتا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اُس نے کسی آس کے تحت ایک دفعہ پھر اُس سے پوچھا

سوری نین۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ریئلی سوری۔۔۔

وہ نہایت دکھ و شرمندگی سے بولا۔۔۔۔۔۔

سوری۔۔۔۔۔۔۔۔

اُس نے حیرت سے دہرایااور ایکدم سے اُس کی طرف بڑھ کر اُس کے گال پر ایک زوردار تھپڑ دے مارا۔۔۔۔فلک نے گھبرا کے دونوں ہاتھ منہ پر رکھ لیے۔۔۔

تمہاری ہمت کیسی ہوئی مجھے اتنا بڑا دھوکہ دینے کی۔۔۔۔۔۔
اگر تمہیں مجھ سے شادی نہیں کرنی تھی تو صاف منع کیوں نہیں کردیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔
میں تمہیں اتنا اچھاانسان سمجھ رہی تھی

Daud the good man

Daud the hero

Daud my dream man

لیکن تم اتنے بڑے کمینے۔اور دھوکے باز نکلے داؤد

جھوٹ پر جھوٹ بولتے رہے دھوکے پر دھوکہ دیتے

رہے۔۔

میرے جذبات کے ساتھ کھیلتے رہے۔۔۔۔۔۔

وہ۔غصے سے پھٹ پڑی۔۔۔ کسی نے اُسے روکنے کی

کوشش نہیں کی کیوں کا اُس کاری ایکشن بلکل صحیح

تھا۔۔۔۔

داؤد ضبط سے دانت بھینچے کھڑا تھا

نین کا قصوروار تو وہ تھا اس لیے اُسے ایک لفظ بھی نہیں کہہ

سکتا تھا

تم نے مجھے سمجھا کیا ہے آخر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اگر تمہیں لگ رہا ہے نہ کے میں بے چاری بن کر ایک کونے میں روتی ہوئی بیٹھ جاؤں گی تو تم غلط ہو۔۔۔۔۔۔

دھوکے اور چار سو بیسی کے جرم میں جیل کروادوں گی تمہیں۔۔۔۔۔۔۔

ایسے کیس میں پھنساؤں گی کے ساری زندگی تم اور تمھاری یہ دھوکے بعض بیوی جیل میں انیورسری مناتے رہو گے

وہ غصے سے چیخ رہی تھی داؤد نے بھی اُسے غصے سے دیکھا

نین۔۔۔۔۔۔ فلک کے بارے میں کچھ نہیں۔۔۔۔۔

اُس نے اُنگلی اٹھا کر وارن کیا۔۔ نین نے اُس کا ہاتھ جھٹکا

ورنہ کیا کرلو گے تم۔۔۔۔۔۔دکھادو کیا اوقات ہے تمہاری۔۔۔۔۔۔

میں نہیں ڈرتی تم سے۔۔۔۔۔۔ڈرتے تم جیسے جھوٹے اور کمینے لوگ ہے۔۔۔جو پیٹھ پیچھے کچھ اور سامنے کچھ ہوتے ہے۔۔۔

اور یہ جو میں اتنے لحاظ میں بے عزتی کررہی ہوں نہ یہ بھی میری مجبوری ہے کیوں کے تم میرے بڑے ماما کی اولاد ہو۔۔۔

ورنہ اگر کوئی اور تمھاری جگہ کھڑا ہوتا تو جوتے مار مار کر جیل پہنچاتی اس لعنتی کو۔۔۔۔۔۔یا پھر کہیں گڑھا کھود کے دھکیل دیتی اُس کتے آدمی کو۔۔۔۔۔

بلڈی چیٹر۔۔۔۔۔

وہ غصے سے چلاتی گئی زینب نے آگے بڑھ کر اُسے تھاما

وقار صاحب تھکے تھکے انداز میں کرسی پر بیٹھے تھے

بس نین۔۔۔۔۔۔

زینب نے روتے ہوئے اُس کا چہرہ تھام کر اپنی طرف کیا۔۔۔

ممی۔۔۔۔۔۔۔

اُس نے سسکی لیتے ہوئے اپنی ماں کو دکھا اور اپنی دونوں ہتھیلیاں آگے کی

میں نے اپنی مہندی میں اس آدمی کا نام لکھا ہے

ممی۔۔۔۔۔اسے کیسے مٹاؤں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ زینب کو دیکھتے ہوئے بھاری لہجے میں بولی زینب کا دل پھٹنے کے قریب ہوا۔۔۔

عشرت اور شیرین کی آنکھیں بھی نم ہونے لگی۔۔۔۔ نانو تو باقاعدہ رو رہیں تھیں۔

میرے ساتھ چلو۔۔۔۔۔۔

زینب نے اُس کا چہرہ صاف کرتے ہوئے داؤد کو غصّے سے دیکھا اور نین کو وہاں۔سے لیجانے لگی

اللہ کرے تم پر کہیں سے کوئی پتھر آکر گر جائے۔ تمہارا سر پھوٹ جائے۔۔۔۔ تمہاری شکل بگڑ جائے۔۔۔۔ تم کسی کو منہ نا دکھا سکو کبھی۔۔۔۔

اور تمہاری اس معصوم پلس کمینی بیوی کو تو میں سوچ کر اس سے بھی خطرناک بد دعا دوں گی۔۔۔۔۔۔

جاتے ہوئے بھی اُس کا بین جاری تھا۔۔۔۔۔ کبھی داؤد کو تو کبھی فلک کو دیکھ کر رو رہی تھی۔۔

اُس کے جانے کے بعد ایک پل کو گہری خاموشی چھا گئی تھی

اگر آپکو یہ سب پتہ تھا تو آپ نے چھپایا کیوں

داؤد اور نین کی شادی کا فیصلہ کیوں کیا آپ نے

عبّاس صاحب اُس خاموشی کو توڑ کر رابعہ بیگم پر گرج کر بولے

کیوں کے میرے بیٹے نے غلطی کی ہے لیکن میں نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔۔۔ میرے لیے نین میری بہو تھی اور ہمیشہ وہی رہیگی۔۔۔۔

میں اس لڑکی کو اپنی بہو نہیں مانتی۔۔۔۔

داؤد کی شادی نین سے ہی ہو گی اور وہ اس لڑکی کو طلاق دیگا۔۔

اُنہوں نے بھی غصے سے اور ڈھتائی سے جواب دیا

بس مام۔۔۔۔۔۔۔ آپ کی وجہ سے پہلے ہے بہت کچھ غلط کر چکا ہوں میں اب اور نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔ فلک کو مجھ سے الگ کرنا ناممکن ہے۔۔۔۔ اور اگر آپ کو پرابلم ہے نہ تو ٹھیک ہے میں اسے یہاں سے لے کر جا رہا ہوں۔۔۔۔۔

وہ غم وغصے سے بولا عباس صاحب نے اُسے کڑی نظروں سے گھورا

چُپ ہو جاؤ۔۔۔۔۔۔۔۔

اور تم اس لڑکی کو لے کر اپنے کمرے میں جاؤ۔۔۔۔۔ فلحال ہمارے لیے نین کے بارے میں سوچنا زیادہ ضروری ہے۔۔۔۔۔۔

وہ غصے سے بولے داؤد ایک نظر اپنی ماں پر ڈالتا فلک کو لے کر وہاں سے چلا گیا۔۔

خوشگوار ماحول ایکدم سے ماتم میں کب اور کیسے بدل گیا کوئی سمجھ ہی نہیں پایا۔۔۔۔

رابعہ تم نے بلکل اچھا نہیں کیا۔۔۔۔۔۔۔۔میری بچی کے ساتھ

نانو نے رابعہ بیگم کو ناراض نظروں سے دیکھا اور آنسو صاف کرتی ہوئی نین کے کمرے کی طرف بڑھیں

ΔΔΔΔΔΔΔ

چُپ ہو جا بیٹا۔۔۔۔۔۔۔

وہ نانو کے پیروں پر سر رکھے مسلسل سسکیاں لے رہی تھی

انہوں نے اُس کے بالوں میں انگلیاں چلاتے ہوئے کہا

زینب اور وقار صاحب کے ساتھ عبّاس صاحب بھی وہیں موجود تھے۔۔۔کسی کے پاس بات کرنے کو کچھ نہیں تھا۔۔۔

شام کو شادی تھی سارے انتظام ہو چکے تھے مہمان آنے شروع تھے۔۔۔ سمجھ نہیں آرہا تھا کس کو کیا جواب دے۔۔۔کیسے معذرت کریں۔۔۔یا نین کو کیسے سنبھالے

داؤد نے جو کچھ کیا اُس کے لیے میں تم سے معافی مانگتا ہوں وقار۔۔۔۔۔۔۔

عبّاس صاحب نے شرمندگی سر جھکائے کہا

آپ کے معافی مانگنے سے کیا ہو گا بھائی صاب۔۔۔۔۔۔۔

کل شادی ہے۔۔۔۔۔پوری دنیا سوال کریگی کے شادی کیوں کینسل ہوئی کیا جواب دینے گے ہم۔۔۔۔

میری بیٹی پر سوال اٹھائے جائیں گے

پوری دنیا ہنسے گی ہم پر۔۔۔

بہت غلط کیا ہے داؤد نے۔۔۔

وقار صاحب کا غصّہ کسی طرح کم نہیں ہو رہا تھا۔۔۔جب کے زینب خاموش آنسو بہا رہی تھی۔۔۔۔

سمجھ نہیں آ رہا تھا داؤد سے شکائت کرے یا رابعہ بیگم۔سے یا خُدا سے

برا نا مانو تو ایک بات کہنا چاہتا ہوں تم سے۔۔۔۔۔

عبّاس صاحب نے جھجھکتے ہوئے کہا

میں جانتا ہوں اس طرح اچانک یہ بات کہنا کچھ صحیح نہیں لیکن وقت کی نزاکت کو دیکھتے ہوئے مجھے ایک ہی راہ سجھائی دے رہی ہے۔۔۔۔۔

اُن کے سہج سہج کر تمہید باندھنے پر وقار صاحب سوالیہ نظروں سے اُنہیں دیکھنے لگے

اگر تمہیں اعتراض نا ہو تو۔۔۔۔۔۔۔۔کیوں نہ نین کا نکاح ساحل سے۔۔۔۔۔۔۔

وہ رک کے بولے اور زینب کو حیرت سے اپنی طرف دیکھتے دیکھ خاموش ہو گئے نانو بھی حیرت سے اُنہیں دیکھنے لگیں۔۔۔۔

دیکھو اس طرح اچانک یہ بات کرنے کا مقصد ہے کہ ہمیں لوگوں کی باتوں کا سامنا نہ کرنا پڑے۔۔۔۔اور گھر کی بات گھر میں رہ جائے۔۔۔داؤد کی غلطی میں نہیں سدھار سکتا۔۔۔میرے پاس اس مسلے کا یہی حل ہے

باقی فیصلہ نین کا ہونا چاہیے کے وہ کیا چاہتی ہے۔۔۔۔

اُس کی مرضی سے زیادہ کوئی چیز اہم نہیں ہے۔۔۔۔

اُنہوں نے زینب اور وقار صاحب کی حیرت کو بھانپتے ہوئے صفائی دی

جب کے نین ویسے ہی پڑی تھی اُسے یقین تھا یہ بات بے معنی ہے یہیں ختم ہو جائے گی۔۔ لیکن اُسے دوسرا جھٹکا لگا جب اُس نے اپنے پاپا کا جواب سنا

آپ صحیح کہہ رہے ہیں بھائی صاحب۔۔۔۔۔۔۔

میں آپ کے اس فیصلے سے اتفاق رکھتا ہوں۔۔۔۔۔

کل نین کی شادی ساحل سے ہی ہو گی۔۔۔۔۔

یہی ہم سب کے لیئے بہتر ہے

اُس نے سر اٹھا کر حیرت و بے یقینی سے اپنے پاپا کو دیکھا جنہوں نے ایک پل میں اُس کی زندگی کا فیصلہ کر دیا تھا۔ کیوں یہ پوچھنے کے لیے اُس کے لب حرکت نہیں کر پائے

یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔

زینب نے بھی صدمے سے وقار صاحب کو دیکھا

جن حالات میں آپ کے لاڈلے بھتیجے نے ہمیں پھنسادیا ہے

اُس سے نکلنے کا بس یہی راستہ ہے۔۔۔

کل پورا شہر۔۔۔ بزنس کی دنیا کے بڑے بڑے لوگ اور

انٹرنیشنل میڈیا وقار خان کی بیٹی کی شادی میں شرکت کریں

گے۔۔۔اور وہاں جب یہ خبر پھیلے گی کے دولہا ہی غائب ہے

تو سوچا ہے تم نے کیا ہو گا۔۔۔۔۔

کتنا شرمندہ ہونا پڑے گا مجھے۔۔۔

برسوں کی بنائی عزت پل۔میں مٹی ہو جائے گی۔۔۔۔۔

ایک لمحے میں آسمان سے زمین پر اجاؤں گا میں۔۔۔۔

برسوں کی۔ محنت ضائع ہو جائے گی۔۔۔

دنیا چاہے کتنی بھی آگے بڑھ جائے لیکن جب بیٹی کی بارات نا آئے تو باپ کو اتنا ہی ذلیل ہونا پڑتا ہے چاہے وہ کسی بھی سوسائٹی کا حصہ ہو

اس لیئے بہتر ہے کہ کل بس شادی ہو جائے۔۔۔۔۔۔

وقار صاحب نے اپنے فیصلے کی وجہ بیان کردی لیکن اُسے اب بھی اُس کا قصور سمجھ نہیں آیا۔۔۔۔۔

بس اب وہ رو نہیں پا رہی تھی

زینب نے دکھ سے اپنے شوہر کو دیکھا جنہوں نے ایک موقع نہیں چھوڑا تھا یہ جتانے میں کے اُن کے لیے نام۔اور رتبہ سب سے بڑھ کر ہے اور آج تو اُن کی بے حسی نے حد پار کر دی تھی

چاہے کسی سے بھی۔۔۔۔

وہ ہماری بیٹی کے لائق نہ ہو تب بھی۔۔۔۔۔۔

بس شادی ہو جائے۔۔۔۔۔۔

آپ کی عزت بچ جائے۔۔۔

بھلے بیٹی کی زندگی تباہ ہو جائے۔

آپ کی شان بچ جائے

بھلے وہ سولی چڑھ جائے

آپ کے نام پر کوئی اُنگلی نا اٹھائے

بس شادی ہو جائے۔۔۔

زینب نے بھیگی آنکھوں سے دیکھتے ہوئے کہا وقار صاحب کو ہمیشہ کی طرح اب بھی اُن کی باتیں جذباتی لگی

زینب۔۔۔۔۔میں جانتا ہوں تم پر کیا گزر رہی ہے لیکن میرا یقین مانو میرے لیے ساحل اور داؤد دونوں برابر ہے۔۔۔۔اور ساحل زبان کا جیسا بھی ہو دل کا بہت اچھا اور نیک ہے وہ۔۔۔۔ نین کو بہت خوش رکھے گا۔

عبّاس صاحب نے اپنی بہن کو سمجھاتے ہوئے کہا

بات اچھے اور برے کی نہیں ہے بھائی۔۔۔۔

بات میری بیٹی کی زندگی کی ہے۔۔۔۔

کیا آپ اپنی جیا کی زندگی کا فیصلہ اس طرح کر سکتے ہیں کے اُسے چند ہی گھنٹوں میں کسی کو سونپ دیں جسے آپ نا جانتے ہو نا اُسے پسند کرتے ہو۔۔ نا آپکی بیٹی کے قابل ہو

مجھے نہیں پرواہ کون کیا کہے گا۔۔۔ لیکن میری بیٹی کی زندگی کا فیصلہ یوں نہیں کیا جائے گا۔۔۔

وہ کوئی مٹی کی گڑیا نہیں ہے۔۔۔۔

اُس نے پہلی دفعہ اپنے بھائی سے ڈٹ کر بات کی بنا جھجھکے

عباس صاحب نے اپنی ماں کو دیکھا وہ تو سمجھ ہی نہیں پا رہیں تھیں کیا صحیح ہے کیا غلط۔۔ کس کا ساتھ دے کس کا نہیں

اور نین ایک نقطے پر نظر ٹکائے بیٹھی تھی

تو تم کیا چاہتی ہو۔۔۔۔ تمہارے بھتیجے کی لگائی ہوئی آگ میں ہماری عزت جل کر راکھ ہو جائے۔۔۔۔اور میں سڑک پر چلنے کے قابل نہ بچوں

وقار صاحب نے غصے سے کہتے دانت پیسے

تو آپ کیا چاہتے ہیں۔۔۔۔میں اُس آگ میں اپنی بیٹی کو جھونک دوں۔۔۔۔

زینب بھی اُنہیں کے انداز میں جواب دیا

عباس صاحب دونوں کو لڑتے دیکھ پریشان ہو گئے

ممی۔۔۔۔۔۔

نین نے آہستہ آواز میں پکارااور سر نفی میں ہلاتے ہوئے

اُسے روکا

بڑے ماما۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میں ساحل سے شادی کرنا چاہتی

ہوں۔۔۔

اُس نے عباس صاحب کو دیکھتے ہوئے سنجیدگی سے کہا

نین۔۔۔۔نہیں بیٹا۔۔۔۔۔

زینب تیزی سے اُس کی طرف بڑھی

ہاں ممی۔۔۔۔۔۔ صحیح تو کہہ رہے ہیں پاپا۔۔۔۔۔۔ میری وجہ سے اُن کی ریپوٹیشن خراب ہو۔۔۔۔ لوگ اُن پر ہنسے۔۔۔۔ ایسا میں کبھی نہیں چاہوں گی۔۔۔۔۔

ڈونٹ وری پاپا میری زندگی آپ سے زیادہ اہم نہیں ہے۔۔۔۔

میں آپ کو کسی کی نظر میں نیچا نہیں ہونے دوں گی۔۔۔۔۔

آپ کے نام پر کوئی سوال نہیں اٹھے گا۔۔۔

جب تک میں زندہ ہوں میں آپکی عزت پر اُنگلی نہیں اُٹھنے دوں گی۔۔۔۔۔

وہ ذینب کو سمجھاتی ہوئی اپنے پاپا کو دیکھ کر مسکرائی۔۔

وقار صاحب اندر ہی اندر شرمندہ ہوئے کے اُنہوں نے یوں ایکدم سے اپنا فیصلہ سناتے وقت ایک دفعہ بھی اُس کی طرف نہیں دیکھا لیکن اِن کے مطابق وہ غلط بھی نہیں تھے

نین بیٹا۔۔۔۔۔۔۔میں صرف اپنے ہی نہیں آپ کے بارے میں بھی سوچ رہا ہوں۔۔۔۔۔آپ جانتی ہے نہ میں آپ سے بہت پیار کرتا ہوں۔۔۔

وہ اُس کے قریب بیٹھتے ہوئے بولے

آپ کو صفائی دینے کی ضرورت نہیں ہے پاپا۔۔۔۔۔۔

نا مجھے آپ سے کوئی شکائت ہے۔۔۔۔

شکایت کرنے کو کچھ ہے ہی نہیں۔۔۔۔

وہ نظریں جھکائے خالی خالی لہجے میں بولی

اب آپ سب جائیے نا۔۔۔۔۔۔۔مجھے تھوڑی دیر آرام کرنا ہے

پھر جلدی سے اٹھنا ہے تیار ہونا ہے۔۔۔۔۔ورنہ میں اچھی کیسے لگوں گی۔۔۔انٹر نیشل میڈیا ہو گا وہاں
مجھے بہت سندر دکھنا ہے ممی۔۔۔۔۔ تبھی تو سب تعریف کریں گے اور پاپا کا سر بلند ہو گا۔۔۔
وہ زبردستی مسکراتے ہوئے بولی وقار صاحب کو اُس کے الفاظ طنز میں بھیگے تیروں کی طرح چبھے وہ وہاں سے اٹھ کر باہر نکل گئے۔۔۔۔

عبّاس صاحب بھی اُس کے سر پر ہاتھ رکھ کر وہاں سے چلے گئے

نین۔۔۔۔۔۔

نانو نے اُس کا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں لیا۔۔۔۔۔جو ایک دن میں بلکل ویران ہو گیا تھا جیسے کوئی ساری رونقیں لے گیا ہو

نانو آپ بھی جایئے نا۔۔۔۔۔۔۔۔۔سب کو۔کام سے لگایئے ورنہ سارا انتظام کیسے ہو گا۔۔۔ماما کے بیٹے کو بھی تیار کرنا ہے نہ آپکو۔۔۔

وہ مسکرا کر اُنہیں دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔

نین ایسی باتیں مت کرو بیٹا۔۔۔ میرا دل گھبرا رہا ہے

زینب نے جھنجھلائے ہوئے انداز میں کہا

اب تو پرابلم سالو ہو گئی ہے ممی آپ کیوں پریشان ہو رہی ہیں

نین نے اُن کے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا

بیٹا تمھارے پاپا ٹینشن میں ہے اسلئے یہ سب کہہ دیا۔۔

ورنہ وہ تم سے بہت پیار کرتے ہیں

زینب نے اُسے بے بسی سے سمجھایا

میں نے کب انکار کیا ممی۔۔۔۔پاپا مجھ سے بہت پیار کرتے ہے لیکن اپنی ریپوٹیشن سے تھوڑا کم۔۔۔۔۔۔

وہ سر جھکائے مسکرا کر بولی اور اُن کی گود میں سر رکھ کر لیٹ گئی

ΔΔΔΔΔΔΔΔ

کہاں ہو تم۔۔۔۔۔۔۔۔۔گھر آؤ بات کرنی ہے۔۔۔۔۔۔

عباس صاحب نے اُسے فون کیا تو وہ کالج کے لائبرری میں کوئی کتاب ڈھونڈ رہا تھا

ابھی آیا۔۔۔۔۔

جواب دے کر فون رکھا اور اپنی مطلوبہ کتاب نکال کر اُس میں ایک چھوٹا سا پرچہ ڈال کر اُسے دوبارہ وہیں رکھ دِیا

تھوڑی ہی دیر میں اُس کی بائک گھر میں انٹر ہُوئی اور عبّاس صاحب کے کہے کے مطابق وہ سیدھا اُن کے کمرے میں پہنچا جہاں اُن کے ساتھ دادی بھی اُس کی منتظر تھی

اُن کے چہرے سے اُسنے اندازا لگا لیا کے کچھ ہوا ہے

عبّاس صاحب نے اُسے سنجیدگی سے دیکھا اور اُسے ساری کی ساری بات بتادی۔۔۔

باقی ساری باتیں تو اُس نے بے بیزار شکل بنا کر سنی لیکن جیسے ہی اُس کی اور نین کی شادی کا ذکر آیا اُس کے نقوش تن گئے۔۔۔

اور وقار صاحب پر تو اتنا غصّہ آیا کے۔اُس نے ضبط سے مٹھیاں بھینچ لی۔ جنہوں نے ایک پل۔میں ہاں کہہ دیا جب کے اُس کا بیک گراؤنڈ سب کے سامنے بہت خراب تھا۔۔۔

داؤد کی غلطی کو ہمیں سدھارنا ہو گا

میں نے فیصلہ کیا ہے آج تمہاری اور نین کی شادی ہو گئی۔۔۔

اُنہوں نے اپنی بات ختم کرتے ہوئے کہا

اس دور میں دادی بلکل خاموش ہی رہیں تھیں

اور آپ کو کیوں لگا کے یہ فیصلہ آپ لیں گے۔۔۔۔

وہ سنجیدگی سے اُنہیں دیکھتا ہوا بولا

میں تمہارا باپ ہوں کیا مجھے اتنا حق نہیں۔۔۔۔۔۔

عباس صاحب نے بے بسی سے کہا

میرا کوئی باپ نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔اور دوسری بات میں داؤد کی غلطیوں کا ٹوکرا اٹھانے کے لیے پیدا نہیں ہوا۔۔۔۔۔۔

وہ غصے سے بھڑک کر بمشکل آواز کو دبائے بولا

ٹھیک ہے لیکن کچھ سمجھتے ہو گے تم مجھے۔۔۔۔۔۔۔۔اُس ناطے ریکویسٹ کر رہا ہوں تم سے۔۔۔۔پلیز میری بات سمجھنے کی کوشش کرو۔۔۔

نین کے بارے میں سوچو۔۔۔۔۔

اگر کل شادی نہیں ہوئی نا تو اُس کی زندگی بدل جائے گی۔۔

بغیر قصور کے سزا بھگتی رہے گی وہ۔۔۔۔

میری بہن سے میرا تعلق ٹوٹ جائے گا۔۔۔

سب ختم ہو جائے گا۔۔۔۔۔

میرا نہیں اپنی دادی کہ سوچو اپنی بیٹی دے دور ہو جائیں گی

وہ۔۔۔

اب اس سب سے بچنے کا ایک ہی راستہ ہے

عبّاس صاحب کے لہجے میں بے بسی ہی بے بسی تھی۔۔۔وہ

پریشان ہو گیا

ہاں اور وہ راستہ ہے کے مجھے بلی کا بکرا بنا کے اُس مصیبت نام کی چھو کری کو میرے اوپر پھینک دو۔۔۔۔۔

ارے یار آپ کو نہیں معلوم کتنی بڑی ایڑی ہے وہ

پانچ منٹ کے اندر آدمی کے دِماغ کے انجر پنجر ڈھیلے کر سکتی ہے۔۔۔

اچھے بھلے کو ڈپریشن کے بیماری دے سکتی ہے

اللہ کے واسطے اپن کو دور رکھو اُس سے۔۔۔۔

وہ بھی بیچارگی سے بولا

معصوم سی بچی کے لیے اس طرح کی باتیں کرتے ہوئے تمہیں شرم آنی چاہیے۔۔۔۔

عباس صاحب نے غصے سے اُسے جھڑکا

ہاں تو دور رکھو میں تو کہتا ہوں جا کر کسی پلے ہاؤس میں چھوڑو اُس معصوم بچی کو۔۔۔ یہاں لوگوں کے دِماغ کو فٹبال سمجھ کر کھیلتی رہتی ہے۔۔ آپ کو نہیں معلوم کتنی بڑی آفت ہے

وہ۔۔۔۔۔

وہ جھنجھلا کر بولا اور دادی کو دیکھ کر معصوم شکل بنائی

دیکھو ساحل اگر تم نے کل اس سے شادی نہیں کی تو میں نیند کی ساری گولیاں کھا کر خود کو ختم کر لوں گا۔۔۔اُس کے بعد تمہیں جو کرنا کرو جہاں جانا جاؤ۔۔۔۔۔ داؤد نے اپنی کری تم اپنی کرو

انہوں نے اُسے خطرناک دھمکی دے ڈالی

آپ کو پتہ ہے وہ نیند کی ساری گولیوں سے بھی زیادہ خطرنک ہے۔۔۔۔یار رحم کرو میرے پر۔۔۔۔۔۔۔۔اُس کی جگہ میرے کو کسی گدھی سے شادی کرنے بولو میں کرلوں گا لیکن وہ نہیں بس وہ نہیں۔۔

وہ عاجزی سے ہاتھ جوڑتے ہوئے بولا۔۔۔۔

اور دادی کی طرف دیکھا تو وہ آنکھیں صاف کر رہی تھی وہ ایکدم سے سنجیدہ ہو کر اُن کے پاس آیا اور اُن کا ہاتھ تھام کر لبوں سے لگایا

وہ اچھی لڑکی ہے دادی میں لائق نہیں ہے اُس کے۔۔۔۔۔

کیوں اُس کی زندگی برباد کرنا چاہتے ہیں سب

وہ اب کے مکمل سنجیدگی سے اُنہیں سمجھاتے ہوئے بولا

وہ پڑھی لکھی۔۔۔میں جاہل گنوار

وہ محلوں میں پلنے والی۔۔۔۔۔میں کبھی جیل میں کبھی سڑک پر

ایک لاوارث جس کے نہ باپ کا پتہ ہے نا ماں کا۔۔۔

جس نے اپنی آدھی زندگی جیل میں گزاری ہے۔۔۔

جسے جذبات رشتے پیار محبت ان چیزوں کی کوئی سمجھ نہیں۔۔۔۔

صرف لڑنا مارنا۔۔۔۔۔یہ ہی تو آتا ہے اپن کو

کا یکو اُس لڑکی کو جان بوجھ کر کنویں میں دھکیل رہے

سب۔۔۔

اُس کی کیا غلطی ہے۔۔۔ لڑکی ہے بس اسلئے۔۔۔۔۔اتنا

آزماؤ گے اُس کو۔۔۔۔۔

عزت کے نام پر اتنا ظلم مت کرو اُس پے

لڑکیاں عزت ہوتی ہے عزت کی ٹھیکیدار نہیں ہوتی۔۔۔

چند لوگ چند باتیں کرے گے نا کرنے دو۔۔۔

سالے یہی کر سکتے ہیں۔۔۔۔۔

لیکن تم تو اُس کے بارے میں سوچو۔۔۔۔

وہ عاجزی سے اُنہیں سمجھانے لگا اور پر امید نظروں سے دیکھا کے وہ اُسے سمجھیں گی لیکن انہیں سمجھ نہیں آیا وہ جو اپنی برائیاں گنا رہا ہے وہ زیادہ ہے یا اُس کی اچھائیاں

مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا بیٹا میں کیا کہوں۔۔۔۔۔ ہر حال۔ میں نقصان تو بس اُس معصوم کے حصے ہی آنا ہے۔۔

دادی نے نم لہجے میں کہا

تمہاری یہ باتیں سن کر تو میں اپنے فیصلے پر خوش ہو رہا ہوں۔۔۔۔ تم نین کے لیے بہت اچھے ہمسفر ثابت ہو سکتے ہو۔۔

عبّاس صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا تو وہ سٹپٹا کر سیدھا ہوا

کیا فالتو کی بات کرتے ہو۔۔اور وہ کا یکو اپن کے جیسے دھرتی پر بوجھ سے شادی کرے گی۔۔۔۔۔۔۔وہ تو اپن کی شکل بھی نہ دیکھے کبھی

وہ بیزاری سے بولا

اور اگر اُس نے خود تم سے شادی کے لیے کہا تو۔۔۔تب تو تم انکار نہیں کرو گے نا۔۔۔۔۔

عبّاس صاحب نے متبسم لہجے میں کہا

مر کر بھی ایسا نہیں بولے گی وہ۔۔۔۔۔

اُس نے سر جھٹکا

۔۔۔اُس نے خود کہا کے وہ تم سے شادی کرنا چاہتی

ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

عبّاس صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا وہ جھٹکے سے سیدھا ہو

کر آنکھیں پھاڑے اُنہیں دیکھنے لگا

Zubi Novels Zone

می۔۔۔میں۔میں نہیں مانتا۔۔۔

وہ صدمے سے بولا

ٹھیک ہے چلو اسی سے پوچھ لو

عبّاس صاحب مسکراتے ہوئے کہہ کر اُسے اپنے ساتھ نین کے روم کی طرف لے گئے۔۔۔

کمرے میں اُس کے ساتھ زینب بھی تھی

زینب اُسے سمجھانے کی کوشش کر رہی تھی اور وہ بس اپنی دھن میں بیٹھی جویلری باکس کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کر رہی تھی۔۔۔۔

نین بیٹا سوچ سمجھ کر ساحل سے شادی کا فیصلہ کیا ہے نا۔۔۔۔۔۔ تمہاری خوشی سے بڑھ کر نہیں ہے کچھ۔۔۔۔

عبّاس صاحب نے اُس کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے پیار سے پوچھا وہ اُن کے پیچھے کھڑا تھا

میں خوش ہوں بڑے ماما۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔آپ فکر مت کیجئے۔۔۔

وہ اُن کا ہاتھ تھامتے ہوئے بولی

فکر تو اب اپن کو ہو رہی ہے۔۔۔۔۔۔

وہ گلا تر کرتے ہوئے بڑبڑایا

نین میری بات سنو بیٹا۔۔۔ایسے ضد نہیں کرتے۔۔۔

زینب نے تھک کر آنکھیں میچی

فکرِ مت کرو زینب۔۔۔شاید خدا یہی چاہتا ہے۔۔۔وہی ہو گا جو اُس کی مرضی ہو گی

عبّاس صاحب نے اپنی بہن کو سمجھاتے ہوئے کہا

بھائی۔۔۔۔۔یہ نادان ہے میں اسے ایسے اپنی زندگی کے ساتھ کھیلنے نہیں دوں گی۔۔۔۔۔۔۔۔وقار کی باتوں کو دل سے لگا کر تمہیں اپنی زندگی برباد نہیں کردوں گی میں نین۔۔۔۔۔
تمہاری شادی اس لڑکے سے نہیں ہو گی۔۔۔۔۔زینب روتے ہوئے بولی

ممی اگر کل میری شادی ساحل سے نہیں ہوئی تو پھر کبھی بھی کسی سے نہیں ہو گی۔۔۔۔میں آپ کی قسم کھا کر کہتی ہوں میں کبھی شادی نہیں کروں گی

وہ زینب کو سنجیدگی سے دھمکی دیتے ہوئے بولی کیوں کے اب ہر حال میں اُسے اپنے پپا کی بات کو سچ کرنا تھا

شانی۔۔۔بول تو ایسے رہی ہے جیسے چھ جنم کی محبوبہ ہے اب ساتویں جنم میں اپنا بنا کر ہی چھوڑے گی

وہ غصے سے بڑبڑایا

نین ہم تمہارے لیے داؤد سے بھی بہتر لڑکا ڈھونڈیں گے بیٹا زینب نے پھر سے کہا

میں شادی کروں گی تو ساحل سے ورنہ ٹیرس سے کود کر اپنی جان دے دوں گی۔۔۔۔۔۔۔

وہ ضدی انداز میں بولی

او بہن۔۔۔۔میرے تیرا کیا بگاڑا ہے کا یکو میرے پیچھے پڑی

ہے۔۔۔

آخر اُس کے صبر کا باندھ ٹوٹا اور وہ عبّاس صاحب کے آگے ہو

کے اُس کے سر پر پہنچا

ماما کے بیٹے تم منہ بند کر کے بیٹھے رہو اور جب نکاح کا پوچھا

جائے تب ہی منہ کھولنا سمجھے۔۔۔۔۔۔

وہ اُسے آنکھیں دکھا کر بولی۔۔۔وہ۔غصے سے دانت پیس کر

عباس صاحب کو دیکھنے لگا

دیکھا آپ نے کیسے بات کرتی یہ میرے سے۔۔۔۔۔۔

میں اُس سے شادی نہیں کروں گا۔۔۔۔۔بس بول۔دیا

میں گھر چھوڑ کر بھاگ جاؤں گا۔۔۔

میں یہاں رہوں گا ہی نہیں۔۔۔۔۔

وہ غصے سے بولا نین بیڈ سے اٹھ کر اُس کے سامنے آئی زینب

اپنا غم بھولے حیرت سے دونوں کو دیکھ رہی تھی

کیا کہا تم نے۔۔۔۔۔۔تم مجھ سے شادی نہیں کرو

گے۔۔۔۔۔

اُس کی آنکھوں میں۔دیکھتے ہوئے بھنویں سکیڑ کے گھورا۔۔

بلکل ٹھیک سنا تونے۔۔۔۔شکر کان سلامت ہے تیرے

وہ بھی اسی کے انداز میں دیکھتے ہوئے بولا

شادی تو تمہارے اچھوں کو بھی کرنی پڑے گی۔۔۔
فلحال تمہارے نخرے اٹھانے کا ٹائم نہیں ہے کسی کے پاس
شام تک خاموشی سے منڈپ میں پہنچ جانا۔۔۔۔۔۔۔۔ورنہ
مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔
وہ اُنگلی اٹھا کر بولی ساحل نے اُس کی اُنگلی کو اپنی اُنگلی میں جکڑ
کر جھٹکا

شانی۔۔۔۔تُو کیا میرے کو اپنے باپ کا پلا ہوا کتہ سمجھتی
ہے۔۔۔۔۔۔جا جو کرنا ہے کر لے۔۔ نہیں کرتا میں تیرے

سے شادی۔۔۔۔دھمکی دینے سے پہلے خود کو اوپر سے نیچے تک دیکھ تو لے۔۔۔۔

مچھر بھی تیرے کو دیکھ کر سوچتا ہو گا کے اس بے چاری کو تھوڑا سا خون ڈونیٹ کر دوں۔بات کرتی ہے

وہ اُسے سر تا پیر تک گھورتے ہوئے طنز کرتا بولا

ٹھیک ہے تو دیکھتے ہیں یہ نازک سے لڑکی تم سے شادی کرنے میں کامیاب ہوتی ہے

یا تم اپنے ان ڈولو شولو سے مجھے روکنے میں کامیاب ہوتے ہو۔۔۔

کل صبح پتہ چل جائے گا کون کتنا بہادر ہے

وہ ناک کی نوک کو۔اُنگلی سے چھوتے ہوئے بولی

کیا ہے۔۔۔یہ ہے کیا

میں تیرے سے شادی تو کسی قیمت پر نہیں کروں گا اور میری

ہٹ گئی نا تو۔۔۔

وہ اُنگلی اٹھا کر بولا

تو۔۔۔

نین نے دونوں ہاتھ کمر پر رکھے اُس کے لفظ کو کھینچا

تو میں سرف کھالوں گا۔۔۔پھر تو کرنا میری لاش سے

شادی۔۔۔۔میری قبر میں گھر بسانا

آکر۔۔۔۔۔۔۔۔جھانسی کی رانی

وہ دھمکی دے کر اُسے چڑاتا ہوا بولا اور وہاں سے نکل گیا۔۔

عبّاس صاحب نے اپنی بہن کے پریشان چہرے کو دیکھا اور نظریں بچا کر وہاں سے نکل لیے

ΔΔΔΔΔΔΔ

نین اور ساحل کی شادی کا سن کر رابعہ بیگم کو شدید جھٹکا لگا تھا۔۔۔اتنا سب ہونے کے باوجود بھی وہ اپنی سوچ پر قائم تھیں۔۔۔۔

اُنہیں نا اپنی غلطی کا احساس تھا نا افسوس۔۔

بلکہ ساحل اور نین کی شادی کا سن کر وہ بے حد غصے میں تھی۔۔۔

عباس صاحب نے اُنہیں اس معاملے سے دور رہنے کی وارننگ دی تھی۔۔۔

ویسے ہی وہ رابعہ بیگم کی ضد کی وجہ سے اُن سے سخت خفا تھے۔۔۔ لیکن فلحال اُنہیں بس نین کی فکر تھی اس لیئے اُس موضوع پر کوئی بات نہیں کررہے تھے۔۔۔ داؤد اور فلک کو بھی کچھ وقت کے لیے شادی سے دور رہنے کا آرڈر دیا ہوا تھا اور خود سارا دھیان شادی پر لگایا ہوا تھا۔۔۔۔

وقار صاحب پریشان بھی تھے اور غصّہ بھی۔۔۔

نین نے اُن کی بات کو جس طرح ضد بنالیا تھا اُنہیں غصّہ آرہا تھا کے وہ اُنہیں دشمن سمجھ رہی ہے۔۔

لیکن وہ اپنی برسوں کی۔ محنت کو بے مول نہیں ہونے دینا چاہتے تھے اس لیے یہ فیصلہ اُنہیں اب بھی صحیح لگ رہا تھا

اِس معاملے پر اُن کی زینب سے اچھی خاصی بحث ہو چکی تھی۔۔۔لاکھ سمجھانے کے بعد بھی نین اپنی ضد سے ہٹنے کو تیار نہیں تھی بلکہ وہ ایسے دکھا رہی تھی جیسے اس شادی کے لیے بہت جوش میں ہے۔۔۔کچھ ہوا ہی نہ ہو۔۔۔اُسے کوئی فرق ہی نہ پڑ رہا ہو۔۔۔

حالانکہ وہ اندر ہی اندر کتنی بری طرح بکھر چکی تھی کوئی نہیں جانتا تھا

اُس نے اپنے پاپا کی بات کو بری طرح دل سے لگا لیا تھا۔۔۔

کے اُنہیں ایک پل بھی یہ خیال نہیں آیا۔۔۔اُن کے یوں

بے حسی سے فیصلہ لینے پر اُسے کیسا لگیگا۔۔۔

وہ تو سوچتی تھی کے اُس کے پاپا اُسے سب سے زیادہ چاہتے

ہیں لیکن اُنہوں نے بتادیا تھا کے اُن کے لیے اُن کا نام و

شہرت اپنی بیٹی کی خوشی سے کئی زیادہ اہم تھا۔۔۔

وہ اب اپنی خوش فہمی کے لیے خود کو سزا دے رہی

تھی۔۔۔۔دماغ مکمل طور پر کام کرنا بند کر چکا تھا۔۔۔

اُس کے اس فیصلے کا انجام کیا ہو گا اُسے کوئی خیال نہیں

تھا۔بس غصّہ تھا جو ضد بن گیا تھا۔اور ضد پوری کرنے کے

لئے وہ جنونی بن گئی تھی کے نہ اپنا خیال تھا نا اپنوں کا۔۔۔۔

فلک کو نین کی حالت پر بے تحاشا دکھ اور افسوس ہو رہا تھا۔

اُس کی اپنی شادی والے۔دِن وہ بھی ایک درد سے گزری تھی اور آج نین بھی اسی مقام پر تھی۔۔۔

فلک کے دکھوں کی وجہ سکندر تھا اور نین کی قصور وار نا چاہتے ہوئے بھی وہ خود بن گئی تھی۔

داؤد اور فلک کو عبّاس صاحب نے نین کے سامنے نہ آنے کی سختی سے تلقین کی تھی۔۔اس لیے وہ اُسے لیے گھر سے باہر اپنے فارم ہاؤس پر آگیا تھا۔۔

نین اور ساحل کی شادی کا سن کر اُسے اور زیادہ گلٹ ہو رہا تھا کے اُس کی خاموشی کی وجہ سے نین کی زندگی تو بری طرح متاثر ہوئی ہی ہے لیکن ساحل کو بھی سزا ملی ایک زبردستی کے بندھن میں بندھنے کی۔

اُس نے یہ تو نہیں چاہا تھا۔۔۔

وہ عبّاس صاحب کو سمجھانے کی کوشش کر رہا تھا لیکن وہ اُس کی طرف دیکھنے کو بھی راضی نہیں تھے۔۔۔

اُس نے اُنہیں بہت مشکل مقام پر لا چھوڑا تھا۔

جہاں انہیں بس ڈر ہی ڈر ستا تھا۔۔۔۔

لوگوں کی باتوں کا ڈر۔۔۔۔

نین کے کوئی غلط قدم اٹھا لینے کا ڈر۔۔۔۔

اپنی بہن سے رشتے خراب ہونے کا ڈر۔۔۔۔۔۔۔۔

فلک کو آنسو بہاتے دیکھ وہ ساری سوچوں کو جھٹک کر اُس کی طرف بڑھا۔۔۔کے جو ہو گیا سو ہو گیا

اُس۔کے قریب بیٹھتے ہوئے چہرے پر ہاتھ رکھ کر اوپر اٹھایا

یہ سب میری وجہ سے ہو رہا ہے۔۔۔۔

وہ افسوس زدہ لہجے میں بولی

بلکل نہیں۔۔۔۔

داؤد نے اُس کے آنسو صاف کرتے ہوئے اُسے سینے سے لگا کر آنکھیں بند کر لیں۔۔۔

============

یہ تمہاری شادی کی شیر وانی آگئی ہے۔۔۔۔۔ جلدی سے تیار ہو جاؤ۔۔۔ نکاح کا وقت ہو گیا ہے

وہ پریشانی سے اِدھر سے اُدھر چکر کاٹ رہا تھا جب عباس صاحب اُس کے کمرے میں آتے ہوئے بولے

اُن کے ہاتھ میں سفید رنگ کی شیروانی تھی۔۔

وہ رک کر اُنہیں دیکھنے لگا

اُن کے ہاتھ سے کپڑے لے کر اُس پر نظر دوڑائی

ارجنٹ میں منگوائی ہے۔۔۔۔بہت اچھی لگے گی تم پر

عباس صاحب مسکراتے ہوئے بولے اُس نے ایکدم سے کرتے کو دونوں طرف سے کھینچ کر دو حصّوں میں تقسیم کر کے ہوا میں اچھال دیا

جواب مل گیا تم کو۔۔۔۔۔۔یا اور کچھ باقی ہے۔

وہ حیران کھڑے عباس صاحب کو دیکھتے ہوئے غصے سے بولا

اُنہوں نے مایوسی سے سر ہلا دیا

تم نے اپنے زہن میں ہمیشہ سے یہ بات محفوظ کر رکھی ہے کے تم نے مجھ پر ایک احسان کیا تھا اور اُس کا بدلا چکانے کے لیے میں تم سے اپنے پن کا ڈھونگ کرتا ہوں۔۔۔

انہوں نے افسردگی سے کہا تو وہ اُن کے لہجے پر پریشان ہوا اٹھا۔

تمہیں کبھی بھی میری محبت میں خلوص نظر نہیں آیا۔۔۔
تم نے بار بار مجھ سے کہا کہ تم مجھے اپنا باپ نہیں مانتے لیکن۔
میں نے تمہیں بیٹا بنانے کی ضد میں کسی کی پرواہ نہیں کی۔۔۔

تمہیں داؤد سے بھی زیادہ سمجھا۔۔۔۔۔۔

شائد یہی میری غلطی ہے کے میں نے تم پر حد سے زیادہ حق جتا دیا۔۔۔۔

مجھ سے بھول ہو گئی معاف کر دو۔۔۔۔۔۔۔

عبّاس صاحب بھاری دل سے کہتے ہوئے اُس کے کمرے سے نکل گئے اور وہ ضبط سے آنکھیں میچ کر سر تھام گیا۔۔۔۔

اُس کا۔ مقصد عبّاس صاحب کا دل دکھانا نہیں تھا لیکن وہ نین سے کسی صورت شادی نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔ بلکہ کبھی بھی کسی سے بھی شادی نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔

ایک تو اُسے اپنی کمزوریاں نہیں بنانی تھی جو اُس کے پروفیشن میں اُس کے۔ لیے مشکل بنے۔۔۔ دوسرا وہ جانتا تھا کے اُس

کے وجود کی حقیقت اتنی تلخ ہے کے کوئی بھی اُس سے رشتا
جوڑنا پسند نہیں کریگا

وہ ایک ان چاہا۔بے نام و وارث۔۔۔۔شاید کسی کے گناہ کا
نتیجہ۔۔۔۔جس سے ہر کوئی بس نفرت کر سکتا تھا
۔۔۔گھن کر سکتا تھا
اور نین بھی اُس کے۔ مطلق نہیں جانتی تھی اگر جانتی تو غصے
میں بھی کبھی یہ فیصلہ نہیں کرتی۔۔

عباس صاحب کی جذباتی باتیں اُسے پریشان کر رہیں
تھی۔۔۔

وہ اُس کی خاطر اپنی بیوی بچوں کی نظر میں برے بن جاتے تھے۔۔۔ہمیشہ اُس کا ساتھ دیتے تھے

ساری دنیا اُسے برا بھلا کہتی تھی لیکن صرف ایک وہ اُس کی طرفداری کرتے تھے۔۔۔۔

اور آج وہ اُس سے اتنے حق سے کچھ مانگ رہے تھے اور وہ بدلے۔میں اُن کا دل دکھا چکا تھا۔۔

اُسے ساری پریشانی کی جڑ نین ہی لگ رہی تھی۔۔۔جو اپنی ضد کے چکر میں اُسے قربان کرنے کے پیچھے پڑی تھی۔۔

نین کا خیال آتے ہی اُس کی رگیں تن گئی۔۔۔دل کیا اُس کا قتل کر دیے جو اُس کے سکون کی دشمن بن گئی تھی

غصے سے دانت بھینچے اُس کے کمرے کی طرف بڑا

نینو دی مت کرو ایسا۔۔۔۔۔۔۔مت کرو اُس سے

شادی۔۔۔۔

روما اُداسی سے بولی تو وہ آئینے میں اُسے دیکھ کر

مسکرائی۔۔۔کوئی ایسا نہیں بچا تھا جس نے اُسے نا سمجھایا ہو

لیکن وہ تو اپنے پاپا کا انتظار کر رہی تھی کے وہ کب اُسے روکے

۔۔۔۔شاید تب وہ مان جاتی

لیکن اُنہوں نے ایک دفعہ بھی اُس سے بات نہیں کی۔۔۔۔

تمہیں تو پتہ ہے نا مجھے ایڈونچرز کتنے پسند ہے۔۔۔۔اور یہ تو

میری لائف کا سب سے بڑا ایڈونچر ہے۔۔۔۔

وہ آہستہ آواز میں بولی۔۔۔۔اور مسکراتی ہوئی اٹھ کر صوفے

کے قریب نانو کے پاس آئی۔۔۔۔

رابعہ بیگم جیا بھی وہیں موجود تھیں۔۔جیا تو داؤد کی وجہ سے

اتنی شرمندہ تھی کے کچھ بول ہی نہیں رہی تھی۔۔حالانکہ

رابعہ بیگم نے بہت کوشش کی تھی نین کو روکنے کی۔۔۔۔

نانو میں کیسی لگ رہی ہوں۔۔۔۔۔۔۔

نانو کے پاس بیٹھتے ہوئے معصومیت سے پوچھا۔

دلہن کا روپ اُس کے چاند سے چہرے کو بے حد بھا رہا

تھا۔۔سفید بھاری کامدار شرارے میں وہ کوئی پری شہزادی

لگ رہی تھی۔۔۔

خاص کر اُس کی سرخ سوجی آنکھیں اُس کی خوبصورتی میں قیامت خیز اضافہ کر رہیں تھیں۔۔۔۔

رابعہ بیگم کو بے حد رشک تھا کے سب سے خوبصورت لڑکی اُن کے بیٹے کی دلہن بنے گی۔۔۔۔۔اور آج بے حد افسوس تھا کے داؤد نے اُسے کھو کر کتنی بڑی غلطی کی ہے۔۔۔۔

بہت پیاری لگ رہی ہے لاڈو۔۔۔۔۔۔۔

نانو نے اُس کا چہرہ تھامے پیشانی پر پیار کیا اور نم نگاہوں سے مسکرائی

افف نانو آپ رو کیوں رہی ہے۔۔۔۔۔۔۔میں اب یہاں رہ کر آپ کو ہمیشہ پریشان کروں گی اس لیے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ معصومیت سے پلکیں جھپکتے ہوئے بولی نانو نے اُسے اپنے سینے سے لگالیا۔۔۔۔

نین بیٹا میری بات سنو ایسے ضد نہیں کرتے۔۔۔۔۔۔

رابعہ بیگم نے محبت سے اُسے سمجھانا چاہا۔۔۔وہ نانو سے الگ ہو کر اُنہیں دیکھنے لگی

۔۔ساحل تمہارے لیئے صحیح نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔کہاں تم اور کہاں وہ جاہل گنوار۔۔۔۔۔۔ہم۔اس مسلے کا حل نکالے

گے۔۔میں داؤد سے بات کروں گی سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔

رابعہ بیگم پریشانی سے بولیں وہ اٹھ کر اُن کے پاس آئی۔۔

۔بڑی مامی۔۔۔۔۔کچھ چیزیں کبھی ٹھیک نہیں ہوتی۔۔۔۔۔

اُس نے مسکرا کر کہتے ہوئے اپنی اُنگلی سے رنگ نکال کر اُن کے ہاتھ میں تھمائی۔۔۔جو انہوں سے اُسے داود کے نام سے پہنائی تھی۔۔۔

آپ داؤداور اُس کی بیوی کو بھی شادی میں انوائیٹ کرنا۔۔۔آخر وہ دونوں بھی اس گھر کے ہی ممبر ہے

اُس نے رابعہ بیگم کو شرمندہ کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔۔

رابعہ بیگم دل ہی دل میں کلستی ہوئی باہر جانے لگی

اسی وقت ساحل وہاں پہنچا اور اُنہیں دیکھ کر دروازے میں ہی رک گیا۔۔۔۔

اُسے دیکھتے ہی رابعہ بیگم کے تن بدن میں زہر بھر گیا آج تک تو وہ صرف اُس کے ہونے سے ہی چڑا کرتیں تھیں لیکن اب اُنہیں اُس کی شکل سے بھی نفرت محسُوس ہو رہی تھی۔۔

نین کے ساتھ داؤد کی بجائے اُس کا نام جڑ رہا تھا اُن کے لئے اس سے زیادہ بڑی وجہ نہیں ہو سکتی تھی ساحل سے نفرت کرنے کی

اُنہوں نے اُسے سر سے پیر تک ناگواری سے دیکھا اور باہر نکل گئیں۔۔۔۔

وہ دادی کو دیکھ رہا تھا

آجاؤ بچوں باہر چلتے ہے۔۔۔۔۔۔۔

نانو نے مسکراتے ہوئے اُسے دیکھا

روما اور جیا اُن کے ساتھ باہر چلی گئی۔۔۔

نین اُسے نظرانداز کرتی سرخ ڈوپٹے کو سر پر سیٹ کرنے لگی۔سب کے جاتے ہی۔وہ دانت پیستے ہوئے آگے بڑھا

کیا ناٹک لگا رکھا ہے تو نے۔۔۔۔۔۔۔پاگل ہو گئی ہے

۔۔۔۔۔کوئی شادی نہیں ہو رہی ہے۔۔۔۔اُتار یہ سب

۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ غصے سے اُس کی طرف بڑھ کر اُس کے گلے سے نیکلس

نکال کر دور پھینک چکا تھا۔۔جس سے گلے پر خراش کے

نشان پڑ گئے تھے۔۔۔۔

گھونگھٹ سر سے گر کے پیچھے لٹک رہا تھا۔۔وہ شاک

کھڑی اُسے دیکھنے لگی۔

اپنے باپ کا غصّہ اپنے اوپر مت نکال۔۔۔۔۔۔۔وہ کوئی نہیں

ہوتا اپنا بوجھ تیرے اوپر لادنے والا۔۔۔۔۔۔۔

وہ غصے سے کہتا اُس کی کلائی سے چوڑیاں نکالنے کی کوشش کرنے لگا۔۔۔۔۔۔

ساحل۔۔۔۔۔۔۔

اُس نے جھٹکا دے کر اپنی کلائی کھینچی اور پیچھے ہوئی

یہ کیا بدتمیزی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔سب خراب کر دیا تم نے ۔۔۔۔

وہ اُسے غصے سے دیکھتی ہوئی چینخ پڑی

اور تو نے جو میرا دماغ خراب رکھا ہے۔۔۔۔۔۔۔اُس کا کیا۔۔۔۔

دیکھ آخری بار بول رہا۔۔۔۔۔۔بند کر۔۔۔۔بند کر یہ تماشا۔۔۔۔بند کر

وہ اُس سے زیادہ زور کی آواز میں چینج کر سامنے پڑی بوتل ڈریسنگ کے۔ شیشے پر مار کر اُسے چکنا چور کر چکا تھا

تماشا نہیں یہ ہماری شادی ہے۔۔۔۔

وہ اُسے زخمی نظروں سے دیکھتی ہوئی ایک ایک لفظ پر زور دے کر بولی

ساحل نے اُس کی دونوں کلائیاں پکڑ کر اُسے اپنی طرف کھینچا۔۔وہ سانس روک گئی۔

ایک اور بار تو نے شادی کی بات کی نا تو میں تیرا حشر بگاڑ دوں گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ ضبط سے دانت بھینچے اُس کی آنکھیں میں دیکھ کر بولا ۔۔اُس کی سخت گرفت میں جکڑی نین کی نازک کلائیاں دونوں کے درمیان دیوار بنی ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔

یہ ہماری۔۔شادی ہے ساحل۔۔۔۔۔۔

وہ ضدی انداز میں اُسے طیش دلانے لگی۔۔۔اُس نے ہاتھوں کو جھٹکا دیے گرفت اور سخت کی۔۔چہرہ اُس کے بے حد قریب کیا کے اُس کی دہکتی سانسیں محسوس کر کے نین کا دل سہم کر دھڑکنا بھولا۔۔۔۔۔۔

سرد نگاہیں اُس کے چہرے کے خوبصورت نقوش میں الجھنے لگی۔۔۔۔

سونی آنکھوں میں سرخ ڈورے۔۔۔۔۔

بکھر کر سفید پیشانی کو چھوتے براؤن بال۔۔۔۔۔۔

سرخ رنگ سے سجے سختی سے آپس میں جڑے لب

اور اُن لبوں کو چھوتا۔۔۔نوز رنگ کا سفید موتی۔۔۔

دل نے گواہی دی کے وہ دنیا کی سب سے خوبصورت دلہن ہے

کیا چاہتی ہے تو۔۔۔۔۔

وہ اُس کی ڈھٹائی پر حیرت اور غصے سے اُس کی بھیگی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا ایک کلائی آزاد کر کے دوسری کو اب بھی اتنی ہی سختی سے جکڑا ہوا تھا

میں چاہتی ہوں تم غصے میں آ کر میری جان لے لو۔۔۔۔۔

اُس نے پر درد سا مسکرا کر کہا ساحل نے اُس کی آنکھوں میں عجیب سی وحشت دیکھی۔۔تنے اعصاب ڈھیلے پڑے

بہت پچھتائے گی تو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اُسے دھیمی سرد آواز میں باور کرتا انگھوٹے سے نچلے لب کو رگڑ کر لپسٹک بکھیرتا اُسے پیچھے دھکیلتے ہوئے وہاں سے نکل گیا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔ

گھر سے دور شہر کے شاندار سیون سٹار ہوٹل میں شادی کی تقریب رکھی گئی تھی۔۔۔۔۔۔

ملک اور بیرون ملک کی بڑی بڑی ہستیاں وہاں موجود تھیں۔۔۔ بڑے بڑے بزنس سٹار اور سیاسی ہستیوں کے ساتھ ٹی وی پر لائیو کورتج کے لیے میڈیا کے کئیں نمائندے بھی موجود تھے۔۔

وقار خان لبوں پر مسکان سجائے ہر ایک کا ویلکم کرتے ہوئے تصاویر بنا رہے تھے

شادی کی تیاریوں میں اُنہوں نے اپنی شان کا بھرپور مظاہرہ کیا تھا۔۔۔

ہر کوئی اُن کی تعریف کر رہا تھا۔۔

اُن تعریفوں کے باوجود اُن کے دل میں جو دکھ و اداسی تھی اُس میں کوئی کمی نہیں آ رہی تھی۔۔

وجہ نین تھی۔۔۔ جو اُن کی اس جھوٹی شان کو بچانے کے لیے اپنی خوشیوں کی بھینٹ چڑھا رہی تھی

وہ سرخ پھولوں سے سجی راہداری میں قدم رکھتی ہوئی اسٹیج کی طرف بڑھ رہی تھی۔۔

لبوں کو زبردستی مسکرانے پر مجبور کیے۔۔۔

ہر نظر میں اُس کے لیے ستائش تھیں۔۔۔۔ حسرت تھی۔۔۔ حیرت تھی۔۔۔۔ سراہنا تھی

شیزا اور جیا نے اُسے شاندار اسٹیج پر رکھے خوبصورت صوفے پر بٹھایا۔۔۔اور اُس کے آنچل کو درست کرنے لگیں۔۔۔

وہ چاروں اور کے شور و ہنگامے میں اپنے اندر کی خاموشی اور وحشت کو مٹانے کی کوشش کرتی مسکرا رہی تھی۔۔۔ گھونگھٹ لبوں تک اُس کے چہرے کو ڈھکے ہوئے تھا۔۔

سٹیج کے نیچے لگے کیمرے مسلسل اُس کی ویڈیو اور تصاویر بنا رہے تھے۔۔۔

باقی سب گھر والے بھی وہیں موجود تھے لیکن کسی کے چہرے پر کوئی خوشی یا مسکراہٹ نہیں تھی رابعہ بیگم تو اس شادی میں شرکت سے صاف انکار کر چکی تھیں۔۔۔

عشرت اور شیرین کے چہرے پر بھی بس بیزاری تھی۔۔۔ زینب کے تو آنسو ہی نہیں رک رہے تھے آسیہ بیگم انہیں سنبھالنے کی کوشش کر رہیں تھی

جب کے عبّاس صاحب اور دادی الگ پریشان تھے۔۔

سٹیج پر ہی دونوں سائیڈ میں رکھے دو صوفوں پر گواہ اور نکاح خواہ موجود تھے۔۔۔ درمیان کے صوفے پر اکیلی نین بیٹھی تھی۔۔اِنتظار تھا تو صرف دولہے کا۔۔۔۔

ڈر بھی تھا کے اگر وہ نا آیا تو اپنی ضد کی وجہ سے ہوئی اپنے باپ کی رسوائی پر وہ خود کو معاف کر بھی پائے گی یا نہیں۔۔۔۔۔۔۔

اُس ڈر کے باعث اپنی بھول کا احساس شرمندہ کرنے لگا ۔۔۔کے اس کی ضد اُسے سرے عام تماشا نا بنا دے

پر خدا نے اُسے اس ڈر سے نجات دے دی جب اُس کے کانوں میں عباس صاحب کی مسکراتی آواز سنائی دی

لیجئے دولہا بھی آگیا۔۔۔ نکاح شروع کریں۔۔۔

اُس نے دھک دھک کرتے دل سے نظریں اٹھا کر دیکھا تو وہ سنجیدہ تاثرات چہرے پر سجائے سٹیج کی سیڑھیاں چڑھ رہا تھا

شیروانی تو اپنے حشر کو پہنچ چکی تھی اس لیے اس وقت سادے سفید کلف لگے کرتے پاجامے میں ڈارک بلیو واسکٹ پہنے ہوئے تھا۔۔

ہمیشہ سے بلکل الگ بے حد سوبر اور دلکش

سنجیدہ اور پرکشش۔۔۔

عبّاس صاحب کے اشارے پر وہ نین کے ساتھ بیٹھ گیا نظریں جھکائے۔۔۔۔لب سختی سے آپس جوڑے۔

نین کے دل میں اسکے لیے کوئی احساس نہیں تھا لیکن اس لمحے اُس کے آنے سے اُس کا مقام کچھ اونچا ضرور ہو گیا

تھا۔۔دل اُس کا شکر گزار تھا کے اُس نے سرے عام تماشا بننے سے بچا لیا تھا۔۔

وقار صاحب کے ساتھ کھڑے لوگ اُن دونوں کی جوڑی کو سراہ رہے تھے۔۔۔
اُنہیں کچھ سکون سا محسوس ہوا اُنہوں نے بغور اُسے دیکھا تو وہ اُنہیں کسی لحاظ سے نین سے کم یا اُس کے غیر لائق نہیں لگا۔۔۔۔۔

رنگ ہلکا سا سانولا تھا لیکن چہرہ بے حد پر کشش تھا۔۔ نین نقش جاذب نظر۔۔
اونچا قد اور مضبوط چوڑے شانے۔۔۔

توانا جسم مردانہ وجاہت کا منہ بولتا ثبوت۔۔

ہر پیمانے میں مکمل تھا لیکن صرف اپنی زبان اور عادت و اطوار کی وجہ سے وہ جاہل اور موالی لگتا تھا۔۔

صرف دو لوگوں کے خاطر وہ وہاں بیٹھا تھا۔۔۔۔

دادی اور عباس صاحب۔۔۔۔

اُس کا دل بھلے ہی شادی کے لیے راضی نہیں تھا لیکن اب وہ اپنے دماغ کو راضی کر چکا تھا۔۔

اسے خود سے زیادہ نین کے لیے برا لگ رہا تھا۔۔۔

کیوں کے اتنا تو وہ جانتا تھا کے اس رشتے کی عمر بہت مختصر ہو گی۔۔۔۔۔

ایک دن یہ سب ختم ہو ہی جائے گا۔۔

اور اپنی ضد کے انجام میں نین کو صرف نقصان ہی ملے گا۔۔۔۔۔۔

وہ خود کی ہی دشمن بنی ہُوئی تھی کے اپنے آگے کی زندگی کے بارے میں بلکل بھی نہیں سوچ رہی تھی

اور وہ بے بس تھا۔۔۔ کچھ نہیں کر پا رہا تھا۔۔۔

نکاح کی رسم شروع ہو چکی تھی اور اُس نے ساری سوچوں کو جھٹکتے ہوئے سر ہلا کر قبول ہے کہا۔۔۔

کاغذات پر دستخط کرتے ہوئے ایک پل کو رک کر اُس کے
گھونگھٹ میں چھپے چہرے کی طرف دیکھا۔۔
اور دل کو راضی منا کر دستخط کر دیے۔۔۔

پین نین کی طرف بڑھایا اُس نے لینا چاہا لیکن لے نہیں پائی
کیوں کے وہ پین کو سختی سے پکڑے ہوئے تھا۔۔۔
نا سمجھی سے اُسے دیکھا ایک پل کو دونوں کی نظریں
ملی۔۔۔نہایت غیر محسوس طریقے سے سر ہلاتے ہوئے
اُسے نفی کا اشارہ کیا حالانکہ زبانی کارروائی ہو چکی
تھی۔۔۔دونوں نکاح کے پاک بندھن میں بندھ چکے تھے
لیکن محض اُسے اُس کی غلطی کا احساس دلانے کی کوشش
کی۔۔۔۔

سب دونوں کو معنی خیز نظروں سے دیکھتے مسکرا رہے تھے ہوٹنگ کر رہے تھے جب کے گھر والے بہت اچھی طرح سچویشن کو سمجھ چکے تھے

نین نے اُس کا اشارہ سمجھ کر پین کو زور سے کھینچا لیکن تب بھی لے نہیں پائی تو اپنا لیفٹ ہاتھ ڈوپٹے سمیت آہستہ سے آگے بڑھا کے اُس کے بازو میں زور سے چمٹی کاٹی۔۔۔وہ اپنی آہ کو روکنے کے لیے لب سختی سے بھینچ گیا۔۔۔پین پر۔ پکڑ ڈھیلی ہوتے ہی نین نے اُسے کھینچا اور جلاتی نظروں سے اُسے دیکھ کر سائن کرنے لگی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔ

وہ کب سے ساحل کا فون ٹرائے کر رہا تھا لیکن اُس نے ایک دفعہ بھی فون نہیں اٹھایا تھا۔۔

اُسے لگ رہا تھا کے ساحل نین سے کبھی شادی نہیں کرے گا لیکن نیوز دیکھنے کے بعد وہ بے حد شاک میں تھا۔ جہاں ساحل نے اُس کے اندازے کو غلط ثابت کر دیا تھا اور اب وہ اُس سے بات کرنے کی کوشش کرنے میں بھی ناکام ہو رہا تھا

داؤد نے جھنجھلا کر موبائل بیڈ پر پھینکا۔۔

آپ ٹھیک تو ہے۔۔۔۔۔۔

فلک نے اُسے پریشان دیکھ کر جھجھکتے ہوئے پوچھا

داؤد نے اُس کا ہاتھ پکڑ کر بیڈ پر بٹھایا

کچھ سمجھ نہیں آرہا۔۔۔جو ہو رہا ہے وہ صحیح ہے یا غلط۔۔۔۔

نین کا گنہگار تو میں ہمیشہ رہوں گا۔کیوں کے اُسے بہت

چوٹ پہنچائی ہے میں نے۔۔۔

لیکن اب میں سب خدا پر چھوڑ دینا چاہتا ہوں۔۔

شاید یہ اُس کی ہی مرضی ہے۔۔۔۔

ساحل اور نین کی قسمت شاید ایک ساتھ لکھی تھی۔۔۔

وہ سر بیڈ سے لگائے تھکے تھکے انداز میں بولا فلک کو اُس کی

اُداسی دیکھ بہت دکھ ہوا

اللہ سب ٹھیک کر دیگا۔۔۔۔آپ خود کو غلط مت سمجھیے۔۔۔۔یہ سب صرف۔۔۔۔۔

شٹ اپ۔۔۔۔۔
وہ افسردگی سے کہنے لگی کے داؤد نے ایکدم ہی اُسے جھڑکا وہ حیرت سے اُسے دیکھنے لگی

خبردار جواب تم نے یہ کہا کے یہ سب تمہاری وجہ سے ہو رہا ہے
وہ غصے سے بولا فلک نے سہم کر اُسے دیکھا

تم ایسی کیوں ہو فلک۔۔۔ تم ہر بات کے لیے خود کو قصوروار کیوں سمجھتی ہو۔۔

مجھے بتاؤ کے اس میں تم کہاں سے ذمے دار ہو گئی کیا تم نے مجھ سے شادی کی فرمائش کی تھی۔۔ کیا تم نین اور میرے رشتے کے بارے میں جانتی تھی۔۔۔ کیا سب کچھ تمہارا پلان کیا ہوا تھا

کیا تم نے ناحق قبضہ کیا ہے مجھ پر

نہیں نا۔۔۔

تو پھر تم کیوں خود کو ذمے دار سمجھ رہی ہو ان حالات کے لیے۔۔۔۔

وہ بے حد غصے سے بولا کے فلک کی آنکھوں میں آنسو آ گئے

اب رو کیوں رہی ہو۔۔۔۔

وہ زچ ہو کر بولا

آپ بہت ڈانٹتے ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اُس نے روتے ہوئے نظریں جھکا کر خفگی سے کہا مسکراہٹ داؤد کے لبوں تک آئی جسے اُس نے بمشکل چھپایا

تم ڈانٹتے والی حرکتیں کیوں کرتی ہو۔۔۔۔

یہ احساس کمتری میں جینا چھوڑ دو

اب تم فلک نہیں فلک داؤد ہو۔۔۔۔

اور مجھے ایسی کمزور مزاج بیویاں بلکل پسند نہیں۔۔۔

وہ سنجیدگی سے کہتا اُس کے آنسو صاف کرنے لگا

ہاں میں تو بھول ہی گیا۔۔۔۔ تمہیں تو میری شادی نین سے نہ ہونے کا دکھ ہو رہا ہو گا نا۔۔ کیوں کے تم تو یہی چاہتی تھی۔۔۔ تمہیں تو بہت مزا آ رہا تھا

وہ خفگی سے اُس کی بھیگی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا

مجھے برا لگ رہا تھا۔۔ مجھے تکلیف ہو رہی تھی۔۔

وہ سر جھکائے جتاتے ہوئے بولی داؤد خوبصورتی سے مسکرایا

واقعی۔۔۔۔۔۔

وہ شرارت سے کہتا اُس کے قریب ہوا فلک نے خشک گلے کو تر کیا

مائے لوو۔۔۔کیا واقعی۔۔۔۔۔

داؤد نے ہاتھ سے اُس کا چہرہ اوپر کرتے ہوئے پوچھا فلک نے اُس سے نظریں بچائے لب کچلنے لگی

یا پھر بس یہ جتانا چاہ رہی ہو کے تمہیں مجھ پر اعتبار ہے۔۔کوئی فائدہ نہیں۔۔۔اتنی دور سے تو ہر گز نہیں۔۔

وہ اُسے مزید قریب ہوتا اُس کے چہرے پر جھکا اور لبوں سے اُس کے سرخ ہوتے رخسار کو چھوا

وہ صدمے سے آنکھیں پھاڑے اُسے دیکھنے لگی۔۔

دل کی دھڑکن ایکدم سے بڑھنے لگی۔۔۔

داؤد نے دوسرے گال پر بھی اپنا عمل دوہراتے نہایت نرمی سے اُسے چھوا۔۔۔۔فلک نے آنکھیں بند کر کے کھولیں ۔۔

داؤد نے سنجیدگی سے اُس کی بھیگی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے انگوٹھے سے اُس کے لب کو چھوا۔۔۔۔

دل بے ترتیب دھڑکتا اپنی خواہش اور عمل کرنے کو اکسا رہا تھا

پر حدت لمس اور آنکھوں کی بے پناہ تپش سے فلک کے بدن میں لرزش ہونے لگی تھی۔۔۔

خوف سے دل کانپنے لگا تھا۔۔۔۔۔

وہ جانتی تھی داؤد اُسے تکلیف نہیں دے سکتا لیکن ڈر تھا جو ساتھ۔ چھوڑنے کو تیار نہیں تھا۔۔۔

اور حیرت تھی کے کیا واقعی کوئی اُسے چاہ سکتا تھا۔۔

کیا آپکو۔۔۔۔ میرے ناپاک وجود سے گھن نہیں آتی۔۔۔

وہ اپنے ارادے پر عمل کرتا اُس کے پہلے ہی وہ بے تاثر لہجے میں بولی

داؤد کی نظریں لبوں سے ہٹ کر آنکھیں پر آئی

حیرت سے اُسے دیکھا۔۔۔

جو لڑکی اپنی عزت۔۔۔۔۔۔اپنی نسوانیت سب کھو چکی ہے
اُسے کیوں اپنانا چاہتے ہیں آپ۔۔۔۔
وہ جھنجھلائے سے انداز میں بولی اور داؤد لب بھینچے پیچھے
ہوا۔۔۔فلک کی بات سے اُس کے دل میں دھواں سے بھر
گیا

وہ اُسے اُن باتوں کو بھلانا چاہتا تھا لیکن وہ بار بار وہی بات دوہرا
کر خود کے ساتھ اُسے بھی تکلیف دیتی تھی۔۔

میں شاید تمہیں پہلے ہی وضاحت دے چکا ہوں اور ہزار بار سمجھا بھی چکا ہوں کے بھول جاؤ اُس بات کو۔۔۔۔میرے لیے تم۔۔۔۔۔۔۔

وہ سنجیدگی سے کہتے کہتے ایکدم رک کر اُسے دیکھنے لگا اور وہاں سے اٹھ گیا

میں کیوں تمہیں سمجھا رہا ہوں جب کے تمہیں سمجھنا تو ہے نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اُداس سے مسکراہٹ کے ساتھ کہتا روم سے باہر نکل گیا اور فلک چہرے پر ہاتھ رکھے رونے لگی

ΔΔΔΔΔΔΔ

نکاح کے بعد آدھی شادی سے وہ غائب رہا تھا۔۔۔بنا پرواہ کیے کے کون کیا کہے گا لوگ کیا باتیں کرے گے۔۔عباس صاحب نے اپنی جانب سے اُس کے کسی دوست کے ایکسیڈنٹ کا بہانا بنایا تھا حالانکہ پورا وقت اُسے کال کرتے رہے

لیکن اُس نے نا اُن کا فون اٹھایا نا داؤد کا

رات کے بارہ بجنے کے بعد بھی وہ ابھی تک گھر سے باہر اپنے پرسنل فلیٹ پر اپنے بیڈ روم میں بیٹھا

سامنے رکھی تصویروں کو دیوار پر لگے وائٹ بورڈ پر چپکاتا مارکر سے اُن کے درمیان لکیریں بنا رہا تھا۔۔۔

اور وہ تصویریں آپس میں جوڑنے پر بورڈ میپ کی شکل اختیار کر رہا تھا۔۔

نظریں اُن تصویروں کو جانچ رہیں تھیں لیکن ذہن سارا دن بھر کے واقعے میں اُلجھا تھا۔۔

سمجھ نہیں آرہا تھا کیا کرے۔۔۔۔

اچانک چند ہی گھنٹوں میں گلے پڑی مصیبت سے کیسے بچے۔۔۔

ایک دفعہ پھر اُس کا فون بجا اور داؤد کا نام جگمگانے لگا اُس نے سگریٹ ہاتھ سے جھٹک کر زمین پر پھینکا اور غصے سے فون اٹھا کر کان سے لگایا

کیا ہے۔۔۔کائے کو بار بار فون کر رہا ہے۔۔۔شانتی نہیں
پڑی تیرے کو ابھی بھی۔۔۔۔۔

وہ فون اٹھاتے ہی برس پڑا

ساحل تم۔۔۔۔۔۔
داؤد نے کچھ کہنا چاہا لیکن۔۔۔۔۔۔

کچھ مت بول۔۔۔پہلے ہی اپن کی ہٹی پڑی ہے۔۔۔ایسا نہ ہو
فون میں گھس کر تیرا تھوبڑا بگاڑ دوں

سالے۔۔۔دل تو کر رہا ہے تجھے نیمبو کی طرح نچوڑ

دوں۔۔لیکن بس بھابھی کی وجہ سے چھوڑ دیا

پر تو یاد رکھنا میں معاف نہیں کروں گا تیرے کو۔۔۔

یہ جو تو نے اُس ولایتی آفت کے ساتھ اٹکایا ہے نہ میرے کو

میرے روم روم کی بد عا لگے گی تجھے سالے دیکھنا۔۔۔

وہ اپنی ساری بھڑاس داؤد پر نکال کر فون بند کر چکا تھا اور یقیناً

داؤد اتنی کڑوی باتیں سن کر حیرت میں ہو گا

چند۔منٹ اور گزرے تھے کے پھر سے عبّاس صاحب کی

کال آنے لگی وہ شدید جھنجھلا یا دل کیا اپنا سر دیوار میں مار

دے۔۔۔لیکن اُس سے خود کا ہی نقصان ہونا تھا

آخر کو وہ زچ ہو کر گھر جانے کو اٹھ گیا

موبائل اور گاڑی کی کیز اٹھائی اور روم لاک کرتے ہوئے

وہاں سے نکل گیا

گھر پہنچا تو چاروں طرف سناٹا چھایا تھا۔۔۔شادی والی رونق

اور شور و گل بلکل ختم ہو چکے تھے۔۔۔

طوفان کے بعد والی خاموشی تھی یا پہلے والی سمجھنا مشکل تھا

اُس نے اپنی بائیک پارک کی اور سیدھے اپنے کمرے میں

پہنچا۔۔۔اور اُسے خطرناک دھچکا لگا جب نین کو پورے شان

سے اپنے بیڈ پر براجمان دیکھا۔۔۔

ایک پل کو تو وہ گھبرا ہی گیا۔۔۔۔

آنکھیں پوری پھٹ پڑی

نین آگے رکھے پیروں کے گرد بازو لپیٹے بیڈ سے ٹیک لگائے بیٹھی تھی سرخ گھونگھٹ کی اوٹ سے اُسے دیکھتے ہی سیدھی ہوئی۔۔۔۔۔

اُس نے یقین دہانی کے لیے آس پاس دیکھا اُسے وہ سو فیصد اپنا ہی کمرہ لگا آج بھی بلکل سادہ تھا۔۔۔ کوئی سجاوٹ نا تام جھام۔۔۔۔

لیکن ایک ان چاہے وجود کا اضافہ دیکھ اُس کی جان تک جھنجھلا گئی۔۔۔

اُسے اُمید نہیں تھی کے وہ آج کے آج ہی یوں اُس کے کمرے میں پہنچ جائے گی۔۔۔ لیکن وہ تو کچھ بھی کر سکتی تھی۔۔۔

جب چند گھنٹوں میں اُس کا اسٹیٹس چینج کر کے اُسے سنگل سے میریڈ بنا سکتی تھی تو یہ کونسی بڑی بات تھی۔۔

اُس نے کیز اور موبائل ٹیبل پر رکھتے ہوئے بیچارے انداز میں اُسے دیکھا جو سر جھکائے بیٹھی اپنے پیروں کو گھور رہی تھی

وہ یوں دلہن کی طرح اُس کے انتظار میں کیوں بیٹھی ہے جیسے ابھی ابھی دونوں لو میرج کر کے آئے ہو

سوچ کر اُس نے غصے سے دانت بھینچے اور اسے کڑی نظروں سے گھور کر واشروم میں چلا گیا

وہ تب بھی ویسے ہی بیٹھی تھی۔۔پتھر کی طرح۔۔۔دل سے لے کر روح تک سب خالی ہو چکا تھا۔۔۔۔۔

سمجھ نہیں آرہا تھا داؤد کے دھوکہ دینے کا غم منائے یا اپنے پاپا کی ناراضگی چیخ چیخ کر ساری دنیا کو بتائے۔۔۔

وہ رو نہیں رہی تھی اس لیے ضبط سے آنکھوں میں سرخ ڈورے جمع ہو گئے تھے۔۔۔۔

دل میں بے پناہ غبار بھر گیا تھا جو سوچنے سمجھنے کی ساری صلاحیتیں مفلوج کر چکا تھا۔۔۔

وہ گھنٹوں سے اپنی جگہ سے ہلی نہیں تھی۔۔۔

اے ہیر وئن۔۔۔۔بند کر اپنا یہ ڈراما۔اور اٹھ وہاں سے۔۔۔۔ساری رات تیرے سین دیکھنے کا موڈ نہیں ہے میرا۔۔۔

وہ چینج کر کے باہر نکلا تب بھی وہ اپنی جگہ پر ویسے ہی موجود تھی وہ جھنجھلا کر بولا۔

وہ ایکدم چونک کر اُسے دیکھنے لگی چینج کر کے بلیک ٹی شرٹ اور گرے ٹریک پینٹ میں بیزار گی اور غصے سے اُسے دیکھ رہا تھا

جو بھی بکواس کرنی ہے بعد میں کرنا پہلے یہاں آکر میرا گھونگھٹ ہٹاؤ۔خاموشی سے

وہ سنجیدگی سے بولی

اس آرڈر پر اُس کا دِماغ گھوم گیا

گیلے بالوں میں چلتا ہاتھ رک گیا

کیوں تیرے ہاتھ کیا کرائے پر گئے ہے۔۔۔۔۔

وہ اُس کے گھونگھٹ میں ڈھکے چہرے کو گھور کر بولا

وہ غصے سے بیڈ سے اُتری اور اپنا لہنگا سنبھالتی ہوئی اُس تک

پہنچی۔۔ قدموں میں لڑکھڑاہٹ واضح تھی

دیکھو مجھے نا تم سے بحث کرنے کا شوق ہے نا میں تمہیں اپنا

چہرہ دکھانے کے لیے مر رہی ہوں۔۔۔۔۔۔ وہ تو نانو نے کہا

تھا کہ یہ رسم ہے بس اسلئے۔۔۔۔۔ جو کہا ہے کرو

وہ اپنی ایک ایک بات پر زور دیتے ہوئے بولی۔۔اُسے ضد چڑھی تھی خود کو نارمل اور بلکل خوش دکھانے کی جیسے اس شادی سے بڑھ کر اُس کے لیے کچھ نہیں ہو

اس کے بعد بھی ایک رسم رہتی ہے تو بولے تو دودھ پی کے اس کی شروعات بھی کردوں۔۔،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔
ایکدم سے اُس کا گھونگھٹ پلٹ کر ایک قدم اُس کی طرف بڑھا
اور غصے سے بولا وہ اُس کے سرد انداز پر گھبرا کر نظریں پھیر گئیں۔

ایک توزبردستی آکراپن کے سرپر بیٹھ گئی۔۔۔اور بات ایسے کررہی ہے جیسے اس کا جنم جنم کا عاشق ہوں۔۔۔۔۔

وہ پیچھے ہو کر غصے سے بڑبڑایااُس کا صدمہ ختم نہیں ہو رہا تھا۔۔۔۔وہ بلی کا بکرا بن گیا تھا۔۔۔

دل داؤد کو بدعا پر بدعا دینے کو کر رہا تھا

دیکھو تمہیں جو بھڑاس نکالنی ہے صبح نکالنا آج کے دن میں جتنے تماشے افورڈ کر سکتی تھی کر چکی ہوں اب پلیز مجھے سونے دو۔۔۔۔

وہ اس کی بڑبڑاہٹ پر جھنجھلا کر بولی اور بیڈ پر آکر اپنی جویلری اتارتے ہوئے سائیڈ ٹیبل پر رکھنے لگی

لوگوں کی نیند حرام کر کے اس کو اپنے سونے کے پڑی

ہے۔۔۔۔سالہ میری قسمت ہی خراب ہے

وہ صوفے پر کشن ایک طرف رکھتے ہوئے وہاں لیٹ گیا

بھڑاس نکالنا جاری تھا۔۔۔۔

تم وہاں صوفے پر کیوں سو رہے ہو۔۔۔۔بیڈ پر

آؤ۔۔۔۔۔۔۔۔

آنکھیں بند کرتے ہی اُس کی آواز آئی تو وہ ایکدم سے اٹھ بیٹھا

اور حیرت سے اُسے دیکھنے لگا۔۔۔۔۔۔کیا لڑکی تھی وہ۔۔۔۔

وہ اپنا اگلا حکم سنا کر اُس کی گھوری سے لاپرواہ اپنی چوڑیاں

نکالنے میں مصروف تھی۔۔۔۔۔

ایک۔ نظر اُسے دیکھا جو ضبط کی آخری حد پر تھا۔اور آبرو اس انداز میں اٹھائی جیسے کہہ رہی ہو

اس میں اتنا حیران کیوں ہو رہے ہو

تو کیا خود کو لیلیٰ اور مجھ کو تیرا مجنوں سمجھتی ہے۔۔۔۔۔

ابے اتنا نارمل نہیں ادھر کچھ۔۔۔۔تو نے زبردستی شادی کی ہے میرے سے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔داؤد کے باپ نے اگر اپن کو اِموشنل بلیک نہیں کیا ہوتا تو تیری شکل نہیں دیکھتا کبھی۔۔۔۔۔۔

وہ ایکدم سے برس پڑا وہ اٹھ کر اُس کے پاس آئی

آواز آہستہ رکھو۔۔۔۔۔۔ سارے گھر والوں کو جگانے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔۔ میں بھی کوئی تم سے شادی کر کے شکرانے ادا نہیں کر رہی ہوں سمجھے۔اسلئے۔۔۔۔۔یہ سیریل والی بہوؤں کی طرح نخرے مت دکھاؤ مجھے۔۔۔۔

وہ اُنگلی اٹھا کر اُسے غصے سے دیکھتے ہوئے بولی

اُس لمحے واقعی محسوس ہوا جیسے وہ ایک معصوم ہیروئن ہو اور سامنے کھڑی لڑکی اُس کی زندگی کا ولن۔۔۔

ایک تو زبردستی شادی کر لی اور اب ایک کے بعد حکم چلائے جا رہے تھے۔۔۔۔۔

کیا الٹی قسمت پائی یار۔۔۔۔۔۔۔

وہ صدمے سے صوفے پر گر گیا۔۔۔۔۔

وہاں سے اٹھو اور آ کر بیڈ پر لیٹو فوراً۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اُسے دوبارہ لیٹتے دیکھ اپنے لفظوں پر۔زور دیتے ہوئے بولی

وہ ان سنی کر کے پڑا اُسے گھورتا رہا

دل کیا اُس کی خوبصورت شکل بگاڑ دے

ساحل۔۔۔۔۔

اب اگر تم نہیں اٹھے نا تو میں باہر جا کر بڑے ماما کو بتاؤں گی

کے آپ کا یہ ایڈاپٹڈ بیٹا میرے ساتھ ڈیلی سوپ والے

ڈرامے کر رہا۔۔۔

وہ دانت پیستے ہوئے بولی اور قدم باہر کی جانب بڑھانے لگی

چل ٹھیک ہے۔۔۔

وہ ایکدم ہی سیریس ہو کر اپنی جگہ سے اٹھا اور اُس کا ہاتھ پکڑ کر اُسے ساتھ لیے بیڈ پر گرا

اتنی اچانک حرکت پر وہ سانس لینا بھول گئی آنکھیں پھاڑے اُسے دیکھنے لگی

ساحل اُسے کوئی بھی موقع دیے بغیر کروٹ بدل کر اُسے بیڈ سے لگاتا اُس پر جھک گیا۔۔۔۔۔۔۔

اس جنونی انداز پر اُس کا دل نئی رفتار سے دھڑکنے لگا۔۔۔ وہ اس کے اتنے قریب آنے پر سب کچھ بھول گئی۔۔۔

پلکیں جھپکنا۔۔۔ سانس لینا۔۔۔۔ اُسے روکنا سب کچھ۔۔۔

اس سے پہلے کے وہ اُسے غصے سے گھور کر اُس کی گردن پر جھکتا وہ پوری قوت سے اُسے پیچھے دھکیل کے اٹھ بیٹھی اور بیڈ سے اُتر گئی

آنکھیں خوف سے کھلی ہوئی تھی اور دل زوروں سے دھڑک رہا تھا

کیا۔۔۔کیا بدتمیزی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اُس کی پیشانی نم ہو گئی وہ حیران رہ گیا کے یہ بلا بھی ڈرنا جانتی ہے

اٹھ کر بیٹھتے ہوئے اُسے غور سے دیکھا

کیا بد تمیزی۔۔۔۔۔بہت بیوی بننا ہے نہ تیرے کو تو اب

ناٹک کیوں دیکھا رہی ہے۔۔۔۔بن نا

وہ سنجیدگی سے اُس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے آہستہ آواز

میں بولا

میں نے تمہیں بیڈ پر آنے کے لیے صرف اس لیے کہا تا کہ

تمھیں صوفے پر ایڈ جسٹ نا کرنا پڑے۔۔۔۔۔اس کا غلط

مطلب لے کر ایسی واحیات حرکتیں کرنے کے لیے

نہیں۔۔۔

جب شادی کے بعد ایک روم میں رہ سکتے ہیں تو ایک بیڈ پر

سونے سے کیا پرابلم ہے

وہ اپنے تاثرات سنبھال کر پہلے والی ٹون میں آچکی تھی لیکن
دل اب بھی بھٹکا ہوا تھا۔۔۔۔
اس لیے لہجے میں لرزش تھی

ساحل سنجیدگی سے اُسے دیکھ رہا تھا جو ایک ہی پل میں شیرنی
سے بلی بن گئی تھی

میں جانتی ہوں تم یہ شادی نہیں کرنا چاہتے تھے۔۔۔۔میری
ضد کی وجہ سے بڑے ماما اور نانو نے تمہیں مجبور کیا ہے اس
شادی کے لیے۔۔۔اور اس بات کا گلٹ بھی ہی مجھے۔۔۔۔
اس لیے میں تمہیں اب اور کوئی تکلیف نہیں دینا
چاہتی۔۔۔۔

اگر تمہیں میرے ساتھ ایک بیڈ شیر کرنے کا مسلہ ہے تو تم مجھے کہہ سکتے ہو میں صوفے پر چلی جاؤں گی۔۔۔۔

وہ اب بلکل نارمل انداز اور نرم لہجے میں بولی اور بنا اُس کی طرف دیکھے ڈریسنگ روم میں بند ہو گئی۔۔شاید یہ صفائی اس لیے دی تا کہ آگے ایسا کوئی خطرہ نا اٹھانا پڑے۔۔۔

وہ تاسف سے اُسے دیکھتا بیڈ کی ایک طرف لیٹ گیا

ایک بات تو سمجھ آگئی تھی کے وہ سب کچھ کر سکتی تھی دنیا بھر کی بولڈ بن سکتی تھی لیکن اس معاملے میں نہایت کمزور تھی۔۔۔یا شاید خوفزدہ۔۔

اُس نے آنکھیں بند کیے ہی اُسے واپس روم میں آتے محسوس کیا اپنے آس پاس اُس کی موجودگی کو محسوس کر کے اُسے عجیب سا محسوس ہو رہا تھا

پیروں میں بندھی پایل کے گھنگرو کی آواز کانوں کو سخت بری لگ رہی تھی کیوں کے اس سے دل بے چین ہو رہا تھا

شاید اچانک ہوئے اضافے کو دل ماننے میں وقت لینا چاہ رہا تھا یا کچھ اور۔۔۔۔۔۔

وہ آکر بیڈ کی دوسری سائیڈ پر لیٹی تو اُس نے آنکھیں کھولیں اور دانت بھینچے

تُو تو صوفے پر سونے والی تھی نا۔۔۔۔۔۔

نہایت چبھتے ہوئے لہجے میں لیکن آہستہ آواز میں کہا بنا رخ موڑے۔۔۔۔۔۔۔اُس نے دانت زبان تلے دبائی

ہاں۔۔۔۔۔۔وہ

میں نے بولا تھا اگر تم کہو گے تو میں صوفے پر چلی جاؤں گی لیکن تم۔نے تو کچھ کہا ہی نہیں۔۔۔

وہ بلکل نارمل انداز میں بولے دل میں پریشان بھی تھی کے وہ کوئی الٹی سیدھی حرکت نہ کرے اور صوفے پر سونا بھی نہیں تھا کے اپنی شادی کا انجام برا نظر نہیں آنا چاہیے

میری اتنی تابعدار کب سے ہو گئی تو۔۔۔۔۔۔

وہ دانت پیس کر بولا

بس ابھی ابھی۔۔۔۔۔آخراب جیسے بھی ہو میرے ہسبنڈ ہو۔۔۔میرے سائیں ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔کچھ تو لحاظ کرنا پڑیگا نا۔۔۔

اُس نے لاپرواہ انداز میں کہا۔۔۔

شانی۔۔۔۔۔۔

وہ بڑبڑاتا آنکھیں بند کر گیا۔۔۔

اُس نے سر تکیے پر رکھے آنکھیں بند کر کے سونے کی کوشش کی لیکن نیند کہاں آنی تھی جب دل ٹوٹ کر بکھر گیا تھا۔۔۔۔

اب تک تو پھر بھی شور و گل میں ذہن بنٹا ہوا تھا

لیکن یہ تنہائی۔۔۔۔رات کی خاموشی اُس کے لیے جان لیوا ثابت ہو رہی تھی

دن کا ایک ایک لمحہ دِماغ میں خنجر کی طرح وار کر رہا تھا۔۔۔۔

وہ پیروں کو۔ سختی سے آپس میں رگڑ رہی تھی

ZNZ Zubi Novels Zone

ساری دنیا بری لگ رہی تھی۔۔۔

زندگی بوجھ لگ رہی تھی۔۔

دل پھٹتا ہوا محسوس ہو رہا تھا

سانس سینے میں الجھنے سے دم گھٹ رہا تھا۔۔

اور گھٹن جب برداشت کے باہر ہوئی تو وہ ایکدم سے اٹھ بیٹھی۔۔۔

پیر سمیٹ کر گھٹنوں پر چہرہ ٹکائے منہ سے تیز تیز سانس خارج کرتی غیر مرئی نقطے کو گھورنے لگی۔۔۔۔

ساحل نے اُس کی بے سکونی کو محسوس کر کے بھی نظرانداز کرنے کی کوشش کی لیکن جب مزید نظرانداز کرنا ناممکن ہوا تو ہلکا سا رخ موڑے اُسے دیکھا۔۔

بلیک نائٹ سوٹ میں بھیگا بھیگا سا سہا وجود

چہرے پر بے انتہاء بے چینی۔۔۔۔۔

سرخ آنکھوں میں بے سکونی۔۔۔۔

کھلتی بند ہوتی گھنی لمبی پلکیں۔۔۔

لرزتے خود کو تکلیف دیتے گلابی نازک لب۔۔

اپنے ٹراؤزر کو سختی سے بھینچے سفید نازک انگلیاں۔۔

اور کمرے میں گونجی بے ترتیب سانسوں کی مدھم آواز

وہ بس اُسے دیکھے گیا۔۔۔۔

دل نے بہت شدت سے اُس کی ہر تکلیف کو سمجھنے اور محسوس کرنے کی کوشش کی۔۔۔۔تو بے حد ہمدردی محسوس ہوئی۔۔۔

وہ اسے تنگ نہیں کرنا چاہتا تھا لیکن جانتا تھا اُسے یونہی اُس کے حال پر چھوڑ دیا تو ساری رات تڑپتی رہے گی۔۔

اے بھٹکتی آتما۔۔۔۔

کیا رات کے وقت انسانوں کو ڈرانے نکلی ہے۔۔

وہ بوجھل آواز اور جھنجھلائے لہجے میں بولا نین نے چونک کر اُسے دیکھا۔

پورا کا پورا چھ فٹ کا آدمی لے لیا۔۔۔

کمرہ لے لیا۔۔۔بیڈ لیا۔۔۔۔اب کیا خون پی کر مانے گی اپن کا۔۔۔

وہ اُس کی آنکھوں میں دیکھتا سنجیدگی سے بولا نین نے بیزاری سے آنکھیں چھوٹی کیں

کیا تکلیف ہے تمہیں۔۔۔۔میں اپنی جگہ ہوں نہ۔۔۔۔ تمہیں تو نہیں کچھ کہہ رہی۔۔۔

وہ اُس کے جواب پر اپنی جگہ اٹھ بیٹھا

تکلیف ہے۔۔۔تو ایسے بیٹھی ہے تو اپن کو ایسا لگ رہا جیسے کوئی چڑیل سر کے پاس بیٹھی ہے پتہ نہیں کب کیا کر دے گی۔۔۔ایسے نیند نہیں آئیگی مجھے

وہ مشکوک نظروں سے دیکھتا ہوا بولا نین نے منہ کھولے اُسے دیکھا

تم مجھے چڑیل نہیں بلا سکتے راؤڈی۔۔۔۔

وہ اُسے آنکھیں دکھاتی اُنگلی اٹھا کر بولی

ورنہ کیا کریگی تو۔۔۔

ساحل اُس کی اُنگلی میں اُنگلی پھنسائی

میں تمہارا منہ توڑ دوں گی۔۔۔۔۔

وہ اُس کی اُنگلی جھٹک کر غصے سے بولی وہ ہنسا

۔۔۔۔۔اِپنے آپ کو دیکھا تو نے۔۔۔۔۔میرا منہ توڑنے کے لیے تُجھے تیری جیسی ستر اسّی اور لگے گی۔۔۔

وہ اُس کے نازک بدن کی اور اشارہ کرتا ہوا بولا

میری حالت پر مت جاؤ۔۔۔۔میں اندر سے بہت سٹرانگ ہوں۔۔۔۔۔۔اگر سچ میں مجھے غصّہ آ گیا نا تو اچھا نہیں ہو گا۔۔۔۔

وہ سارے غم بھول کر اُس سے لڑنے کے فل موڈ میں آچکی تھی۔۔

ہاں پتہ ہے تو تورومن رین کی سگی ماں لگتی ہے نہ۔۔۔اُس نے تیرے سے ہی تو سیکھا ہے سب۔۔۔۔

ساحل نے ہاتھ ہوا میں اٹھاتے ہوئے داد دینے والے انداز میں کہا

افف کِتنی لولیول کی بکواس کرتے ہو تم۔۔۔۔۔

تمہاری یہ فضول بکواس سننے سے بہتر میں سو جاؤں۔۔

وہ برا سا منہ بنا کے اُسے چڑاتے ہوئے بستر پر لیٹ گئ وہ بھی زیرِلب مسکراتا اپنی جگہ لیٹ کر سونے کی کوشش کرنے لگا۔۔۔ لیکن پھر۔۔۔ تھوڑی دیر بعد اُسے نین کا بے چین ہو کر بار بار پیر رگڑنا۔۔۔ کروٹ بدلنا محسوس ہوا

اُس نے کروٹ نین کی جانب لی تو وہ گھٹنے پیٹ سے لگائے سکڑ کر لیٹی سختی سے آنکھیں میچ کر سونے کی کوشش کر رہی تھی۔۔

ہاتھ نے تکیے کو سختی سے پکڑ رکھا تھا۔۔۔

گلے میں گہرائی بڑھتی گھٹتی جارہی تھی

کیاہوا۔۔۔۔۔۔۔

اُس نے آہستہ آواز میں پوچھا نین نے جھٹ سے آنکھیں کھول کر اُسے دیکھا

نیند۔۔۔نیند نہیں آرہی ہے۔۔۔۔۔۔

وہ تھوڑے وقفے بعد بے چین نظروں سے اُسے دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔اور دوبارہ سے آنکھیں میچ لی۔۔۔

دماغ میں دھماکے ہو رہے تھے۔۔۔۔

پھر سے گھٹن کا احساس بدرہا تھا۔۔

گہری ہوتی خاموشی میں کان سائیں سائیں کر رہے تھے

جب ساحل کے گنگانے کی آواز نے اُس خاموشی کو توڑا

کچھ پا کر۔۔۔۔۔ کھونا ہے۔۔۔۔۔
کچھ کھو کر۔۔۔۔۔ پانا ہے۔۔۔۔۔

اُس کے دھیرے دھیرے گنگنانے کی دلفریب آواز پر نین نے آہستہ سے آنکھیں کھول کر اُسے دیکھا وہ سیدھا لیٹا چھت کو دیکھ رہا تھا۔۔۔ صرف لب ہل رہے تھے

جیون کا۔۔۔۔۔۔ مطلب تو۔۔۔

آنا اور۔۔۔۔۔ جانا ہے۔۔۔۔۔۔

وہ بہت رک رک کر گنگنا رہا تھا اور اُس کی آواز اتنی خوبصورت اتنی دلفریب تھی کے نین سب بھول کر میسمرائز سی اُسے دیکھے گئی۔۔

دو پل کے۔۔۔۔جیون سے۔۔۔۔۔

ایک عمر۔۔۔۔چرانی ہے۔۔۔۔۔

زندگی اور۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کچھ بھی نہیں

تیری میری۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کہانی ہے۔۔۔۔۔

اچانک سے اُسے سب کچھ پر سکون ہوتا محسوس ہوا دل دماغ سب اپنی جگہ تھم کر اُس کی جادوئی آواز میں کھوئے تھے

نین کی پلکیں بوجھل ہو رہی تھی جنہیں مشکل سے کھولے وہ ساحل کو دیکھ رہی تھی

زندگی اور۔۔۔۔۔۔۔ کچھ بھی نہیں۔۔۔۔

تیری میری۔۔۔۔۔۔۔ کہانی ہے۔۔۔۔۔۔

ساحل نے اُس کی جانب دیکھا سنجیدگی سے اور گنگناتا رہا۔۔

۔تیری میری کہانی ہے۔۔۔۔

تیری میری۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نین نے آنکھیں بند کرلیں تو وہ رک گیا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔ

وہ پھر سے اذان کی آواز سن کر کانوں پر ہاتھ رکھ کے بیٹھی تھی۔۔۔۔

داؤد کی آنکھ کھلی اور اُسے خوفزدہ پریشان دیکھا تو جلدی سے اٹھ بیٹھا۔۔۔

کیا ہوا فلک تم ٹھیک ہو۔۔۔۔۔

اُس کے کان سے ہاتھ ہٹا کر اپنے ہاتھوں میں لیتے ہوئے فکرمندی سے پوچھا اُس نے بھیگی آنکھوں سے اُسے دیکھا۔۔

اُس کے تاثرات دیکھ کر داؤد کو اندازا ہوا کے وہ اذان کی آواز سن کر مضطرب ہو رہی ہے

اذان سن کر اتنا پریشان کیوں ہو رہی ہو تم۔۔۔۔

وہ حیرت سے پوچھنے لگا

دل نماز کے لیے آواز دے رہا ہے لیکن میں کیا کروں میں خدا کے سامنے کھڑے ہونے کے قابل نہیں ہوں

اب۔۔۔۔۔

وہ نظریں جھکائے بھیگے لہجے میں بولی

تم نے کیسے جانا کے تم قابل نہیں ہو۔۔۔۔

داؤد نے سنجیدگی سے پوچھا

خدا ایک ناپاک وجود کی عبادت کبھی قبول نہیں کریگا

اُس نے داؤد کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے جواب دیا

وہ ہم میں سے کس کو قبول کرتا ہے کس کو نہیں یہ صرف وہ جانتا ہے۔۔۔اس کا فیصلہ میں یا تم نہیں کر سکتے فلک

وہ اُس کا چہرہ تھامتے ہوئے بولا

یہ لوگ جو پانچ وقت کی نماز پڑھتے ہے۔۔۔

دِن رات دین واسلام۔ کی باتیں کرتے ہیں کیا ہمیں معلوم ہے اُن میں سے کون نیک کون گناہ گار ہے۔۔ کون پاک ہے کون ناپاک ہے۔۔۔۔

وہ سب اُس کے آگے اپنے گناہوں کو جانتے ہوئے بھی جھکتے ہے کیوں کے اُنہیں معلوم ہے خدا سب کو یہ حق دیتا ہے

وہ اُسے سمجھاتے ہوئے بولا فلک کی نظریں ہنوز جھکی ہوئی تھی

جو لاکھوں گناہ کر کے خدا کے سامنے سر جھکاتے ہیں

وہ اُنہیں بھی نہیں دھتکارتا

اگر کافر بھی توبہ کے لیے اُس کے در پر آئے

تو وہ اُسے بھی نہیں دھتکارتا

تو تم نے کیوں سوچ لیا کے وہ تمہاری عبادت قبول نہیں کریگا۔۔۔

اور تم نے کیوں سوچ لیا کے تم ناپاک ہو۔۔۔۔

گناہ کسی اور کا اور سزا تمہیں ملے۔۔۔

یہ دنیا کا انصاف ہو سکتا ہے خدا کا نہیں۔۔۔

اُس کے لیے میں تم سب برابر ہے۔۔۔۔

وہ بے حد نرمی سے اُسے سمجھانے لگا فلک اُسے دیکھتی اُس کی باتوں کو ذہن نشین کر کے اپنی سوچ کو نفی کرنے کی کوشش کرنے لگی۔۔آخر اُس کی بات میں حقیقت تھی۔۔۔

آئندہ تم کبھی یہ خیال اپنے دل میں مت آنے دینا۔کے وہ تمہیں قبول نہیں کریگا

اس طرح تو تم اللہ کو ناراض کر رہی ہو۔۔

ایک بار نماز پڑ کر دیکھو تمہارے دل کے سارے خدشے مٹ جائے گے۔۔۔۔۔ساری بے سکونی ختم ہو جائے گی

وہ مسکرا کر اُس کی آنکھوں سے نمی صاف کرتے ہوئے بولا اور اُسے قریب کر کے اپنے سینے سے لگایا

ΔΔΔΔΔΔΔΔ

ساحل کے بڑبڑانے کی آواز پر اُس نے بیزاری سے آنکھیں کھولیں۔۔۔ذہن بلکل تازہ تھا گزری کوئی کڑوی بات یاد نہیں تھی

گہری نیند کے زیرِ اثر خود کو انجان کمرے میں پا کر ادھر اُدھر نظریں دوڑائیں۔۔اور اپنے ساتھ بیڈ پر ساحل کو سوتے دیکھ حیرت سے اٹھ بیٹھی۔۔۔

ایک پل کو اُس کے کمرے میں ہونے کا صدمہ لگا تھا لیکن پھر یاد آ گیا کے اب یہ نامراد راؤڈی ہی تو اُس کا شوہر ہے تو سکون کی سانس لی

Zubi Novels Zone

نئیں۔۔۔نئیں کروں گا شادی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ خواب میں اُس شادی سے احتجاج کر رہا تھا جو حقیقت میں ہو چکی تھی

ساحل کی دھیمی بڑبڑاہٹ پر وہ پیشانی پر لکیریں ڈالے اُس کی طرف کھسکتی غور سے اُسے سننے لگی وہ کروٹ اُس کی مخالف سمت لیے سویا تھا

ماما کی بھانجی۔۔۔۔۔ تیرے کو تو ایک دن بنا ویزا کے لندن پارسل کروں گا۔۔۔۔۔

نیند سے بوجھل آواز میں اُس کی بڑبڑاہٹ جاری تھی۔۔

اچھا۔۔ تو خوابوں میں۔ میرے خلاف سازشیں ہو رہیں ہے۔۔

ابھی بتاتی ہوں۔۔۔۔۔

وہ آنکھیں چھوٹی کر کے اُسے گھورتی واپس اپنی جگہ لیٹی اور ساحل کو پیچھے سے ایک زوردار لات ماری۔۔۔

وہ دھڑام سے بیڈ کے نیچے گرا اور بری طرح ہڑ بڑا گیا کے یہ اچانک سے کیسی آندھی آگئی۔۔۔جِس نے اُس کے پورے وجود کو ہلا ڈالا

نین نے جھٹ سے آنکھیں میچ لی۔۔۔۔اور سوتی بن گئی

جب نیند کا خمار اُترا تو ساحل کو حالات کا اندازہ ہوا اُس نے غصے سے نین کی جانب دیکھا اور ہاتھوں کے سہارے زمین سے اٹھا۔۔۔

وہ بظاھر سکون سے سوتی اندر ہی اندر چوکنا تھی

میرا اسکون حرام۔ کر کے خود کیسے سکون سے پڑی ہے۔۔۔اے زبردستی کی مصیبت۔۔۔۔اب کونسی روح گھس کر ناچ رہی ہے تیرے اندر۔۔۔

وہ غصّے سے بڑبڑاتا اُس کے سر پر پہنچا لیکن وہ ویسے ہی پڑی رہی۔۔۔ایک پل کو اُس کا معصوم اور پر سکون چہرہ دیکھ کر غصے سے دھیان بھٹکنے لگا لیکن اُس نے ایسا ہونے نہیں دیا

اے ہیروئن۔۔۔آنکھیں کھول۔۔۔۔مجھے پتہ ہے تو جاگ رہی ہے۔۔۔۔ناٹک مت کر سمجھی نا۔۔۔

وہ دانت پیس کر بولا نین نے انگڑائی لیتے ہوئے ہلکی سے آنکھیں کھولیں۔

کیا ہے کیوں صبح صبح چلا رہے ہو۔۔۔۔۔ سکون سے سو جاؤ

نہ۔۔۔۔۔۔

وہ بوجھل آواز میں بیزاری سے بولی ساحل نے اُس کی معصومیت پر دانت پیسے

تیرے منہ سے نہ سکون لفظ بھی گالی جیسا لگتا ہے۔۔۔۔

لات کیوں ماری تو نے مجھے۔۔۔۔۔۔۔

وہ غصے سے بولا نین نے حیرت سے اُسے دیکھا

لات اور میں نے۔۔۔۔۔۔ وہ بھی تمہیں۔۔۔۔۔

کیا بول رہے ہو۔۔۔۔۔۔۔ میں ایسا کر سکتی ہوں بھلا

وہ ایک ایک لفظ پر زور دیتے ہوئے پلکیں جھپک کر نہایت معصومیت کا مظاہرہ کرتے ہوئے اُسے آگ لگا گئی

کتنی معصوم ہے نہ تو۔۔۔رک

اُس نے ٹی شرٹ کی ہاف سلیوز کو اوپر تک چڑھاتے ہوئے اُسے خونخوار نظروں سے گھورا وہ بجلی کی تیزی سے اٹھی اور بیڈ کے دوسری سائیڈ ہو گئی۔۔۔

ساحل خطرناک انداز میں اُس کی طرف بڑھا

دیکھو ماما کے بیٹے۔۔۔وہی رک جاؤ۔۔۔آگے مت بڑھنا۔۔۔

وہ ہاتھ آگے کر کے اُسے روکتی اُس کے مضبوط پھولے ہوئے بازؤں کو دیکھ کر گلا تر کرنے لگی

لات ماریگی میرے کو۔۔۔۔۔۔۔۔ تیری تو۔۔۔۔

وہ سر ہلا کر اُسے گھورتا اُس کی طرف بڑھا نین پھرتی سے اچھل کر بیڈ پر چڑھ گئی

اتنی ہڑبڑاہٹ میں کے اگلے ہی پل پیر مڑنے سے پیچھے گری ۔۔۔۔

ساحل نے اُس کی چینخ سن کر جلدی سے اُسے بازؤں میں تھاما اور وہ اُس کی باہوں میں جھولتی آنکھیں سختی سے میچ گئی۔۔

اُس کے دل کی تیز دھڑکنیں ساحل بھی باآسانی سن سکتا

تھا۔۔۔۔۔۔۔

غور سے اُس کی بند سہمی آنکھیں دیکھ کر مدھم سا مسکرایا لیکن۔

جلد ہی مسکراہٹ چھپالی۔۔۔۔

دروازے پر دستک ہوئی تب نین نے آنکھیں کھولیں اور

حیرت سے ادھر اُدھر دیکھا کے وہ ہوا کے بیچ میں کیسے لٹکی

ہے۔

ساحل نیچے اتارو مجھے۔۔۔۔۔۔۔

وہ اُسے دیکھ کر سنجیدہ ہو کر بولی اور ہاتھ پیر مارے

پہلے بتا۔۔لات کیوں ماری۔۔۔۔۔۔۔

ساحل نے اُس کی کوشش ناکام بناتے ہوئے پوچھا

تم نیند میں میری برائیاں کیوں کر رہے تھے۔۔۔

وہ آنکھیں گھماتے ہوئے بولی

نیند میں کیا میں پورے ہوش میں بھی تیری برائی کر سکتا۔۔۔ تیرے باپ کا ڈر تھوڑی پڑا ہے میرے کو۔۔۔

وہ اُس پر طنز کرتا مسکرایا

کر کے تو دیکھو۔۔۔ پھر پتہ چلے گا کون کتنا بہادر ہے۔۔۔۔۔

وہ اُسے آنکھیں دکھاتے ہوئے بولی ساحل نے ابرو اٹھا کر اُسے دیکھا لائیک ریئلی اور ایکدم سے اُسے بیڈ پر پٹخ دیا

آہ ہ ہ ہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ زور سے چیختی اپنا شولڈر سہلانے لگی اور وہ لاپرواہ بنا واشروم کی طرف بڑھ گیا۔۔

نین نے کشن اٹھا کر اُس پر مارا۔۔اور دروازہ کھولنے کے لیئے اٹھی

دروازہ کھولا تو سامنے اپنے پاپا کو دیکھ کر کل کی ایک ایک بات پھر سے ذہن پر سوار ہونے لگی۔۔۔ سکون بے سکونی میں بدلنے لگا

اُس نے رخ پھیر لیا

نین۔۔۔میرا بیٹا مجھ سے اب تک ناراض ہے۔۔۔

وقار صاحب نے اُس کا رخ اپنی جانب کرتے ہوئے اُس کا چہرہ تھاما اور بہت محبت سے بولے۔۔۔

نین نے اُن کی جانب دیکھنے سے گریز کیا

اپنے پاپا کو سمجھو بیٹا۔میں نے جو کیا وہ تمہاری اور ہم سب کی بھلائی کے لیے کیا ہے۔۔۔۔

عین موقع پر شادی کینسل کرنا کوئی چھوٹی بات نہیں تھی۔۔۔جانتا ہوں تم ناراض ہو لیکن اپنے پاپا کی مجبوری بھی تو سمجھو نا۔۔

وہ نرمی سے اُسے سمجھاتے اپنی صفائی دینے لگے نین نے خفگی

سے اُنہیں دیکھا اور اُن کے ہاتھ ہٹائے

وقار صاحب نے گہری سانس لی

تمہاری ممی چاہتی ہے کے تم اُس سے طلاق لے لو۔۔۔

لیکن مجھے نہیں لگتا کے تم اتنی جلد بازی میں فیصلہ

کرو گی۔۔آخر یہ چھوٹی بات تو نہیں ہے بیٹا۔۔

وہ اُس کی بے رخی کے باوجود بھی اُس سے بات کر رہے تھے

اور وہ سر جھکائے کھڑی تھی۔۔دکھ تھا تو یہ کے اب بھی

اُنہیں اپنا فیصلہ غلطی نہیں لگا تھا۔۔۔وہ تو مجبوری تھی جِس کی

بھینٹ اُس کی زندگی چڑھائی تھی

صرف یہی پرابلم ہے نہ کے وہ لڑکا پڑھا لکھا نہیں ہے۔۔ مڈل کلاس ہے۔۔ اُس میں مینرز نہیں ہے۔۔۔۔

تم بلکل فکر مت کرو۔۔۔۔ ہم اُس کی اچھے سے کاونسیلنگ کروائے گے۔۔

ہماری سوسائٹی کے طور طریقے۔۔۔ اصول سب سیکھ جائیگا وہ۔۔۔۔

کوئی کہہ نہیں پائیگا کے وہ پڑھا لکھا نہیں ہے یا تمہارے لائق نہیں ہے۔۔۔۔

اُسے سر سے پیر تک بدل دیں گے ہم۔۔۔۔۔

وہ اب بھی اپنی بے حسی پر قائم تھے۔۔اب بھی اُن کی باتوں میں بیٹی کی پرواہ نہیں دکھاوے اور نام کی پرواہ جھلک رہی تھی کے ایک کم تر انسان کو اپنا داماد بنا تو لیا اب اُسے اپنی سوسائٹی کے لائق کیسے بنایا جائے۔۔

اُس نے آسودگی سے مسکرا کر اُنہیں دیکھا

آپ کو یہ سب کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے پاپا۔۔۔وہ جیسا بھی ہے بہت اچھا ہے۔۔۔۔

وہ جب بولی تو نہ بات میں بناوٹ تھی نا لہجے میں کوئی چبھن۔۔۔

ہاں شاید کچھ چیزوں سے تکلیف ہو مجھے

لیکن یہ اتنا بھی مشکل نہیں ہے۔۔۔۔

ایڈجسٹ کرلوں گی میں۔۔۔۔

صرف زندگی بھر کی ہی تو بات ہے

اُس نے مسکراتے ہوئے کہا۔وقار صاحب کواُس پر غصّہ آنے لگا جواُن کی بات سمجھنے کی بجائے اب بھی اپنی فضول ضد پر قائم تھی

آپ فکر مت کیجئے۔۔اُس کے ویک پوائنٹ کی وجہ سے یہ رشتاٹوٹنے نہیں دوں گی میں۔۔۔۔واقعی یہ چھوٹی بات نہیں ہے کے وقار خان کی بیٹی کواُس کے شوہر نے شادی کے اگلے دن ہی طلاق دے دی۔۔۔۔

اگر ایسا ہوا تو آپ کے شیئرز تو نیچے آجائے گے۔۔۔

انٹرنیشنل میڈیا آپ کو بریکنگ نیوز بنادے گا

وہ فکرمندی سے اُنہیں دیکھتے ہوئے بولی

بٹ ڈونٹ وری پاپا۔۔۔۔۔۔ایسا کبھی نہیں ہوگا۔۔۔نا

میں کبھی ایسا کروں گی نہ ساحل ایسا کرے گا۔۔۔

میں اُسے اور اُس کی فیمیلی کو ایک بھی شکائت کا موقع نہیں

دوں گی۔۔۔۔جو وہ مجھے چھوڑنے کا سوچے بھی۔۔۔۔

پوری دنیا کو آپ پر باتیں نہیں کرنے دوں گی۔۔۔۔

میں ایک اچھی بیوی ایک اچھی بہو بن کر دکھاؤں گی تاکہ آپکو

کبھی شرمندہ نہ ہونا پڑے۔۔۔

اِس کی باتوں میں عجیب سا جنون تھا آنکھوں میں شدید ضد اور وحشت تھی وقار صاحب تاسف سے اُسے دیکھتے وہاں سے چلے گئے۔۔۔

اُس نے کانپتے ہاتھوں سے دروازہ بند کیا اور اُس سے ٹیک لگاتی چھت کو گھورتے ہوئے لمبی لمبی سانسیں لینے لگی۔۔۔ اب بھی ایک آنسُو ضایع نہیں ہونے دیا نایہ شکائت کی کے مسلہ تو سارا اس بات کا ہے کے ایک ہی پل میں میری زندگی کا فیصلہ کر کے مجھ سے زیادہ اہمیت اپنے نام ورتبے کو دے کر مجھے توڑ دیا۔

یہ کوئی نئی بات نہیں تھی کے کوئی لڑکی اپنی خوشیوں کو خاندان کی عزت کے آگے قربان کردے۔۔۔ہمیشہ سے یہ ہوتا ہی رہا تھا۔۔

لیکن نین۔۔۔۔۔

جتنا شدید اپنے سب سے اہم ہونے کا بھرم تھا
چوٹ بھی اتنی ہی شدت سے لگی تھی

ΔΔΔΔΔΔΔ

وہ بنا شرٹ کے اپنے پرسنل جم یعنی روم ٹیرس پر کھڑا دونوں ہاتھوں میں وزن دارڈ مبلز تھامے باری باری اُنہیں اوپر اُٹھا رہا تھا۔۔۔

بدن پسینے سے نم تھا۔۔۔اوراس وزن کے زور سے بازؤں کے ساتھ پورے جسم کی رگیں اُبھر کر واضح ہو رہی تھی۔۔۔۔

پورا دھیان صرف اور صرف ایکسر سائز پر تھا جب اچانک ہی ہواؤں کا رخ بدلا۔۔۔۔

سنیے جی۔۔۔۔۔

کانوں میں میٹھی شہد سی آواز گونجی تو اُس نے سر اٹھا کر سامنے دیکھا جہاں سلائیڈ ڈور کھول کے نین مسکراتے ہوئے اُس کے سامنے کھڑی تھی

گہری نیلی ساری میں نک سک سی تیار بھر بھر کے کلائیوں میں چوڑیاں پہنے۔۔۔کانوں میں جھمکے گلے میں نیکلس۔۔۔۔۔۔۔آنکھوں میں گہرا کاجل ڈالے بالوں کی لمبی چوٹی آگے کمر تک جھول رہی تھی۔۔۔

لیکن وہ جس سے سب سے زیادہ حیران ہوا وہ تھا اُس کا پکارنا اتنی عزت سے۔۔۔۔۔۔۔سنیئے جی

وہ اُسے سر سے پیر تک گھورتا دوبارہ ہاتھوں میں موجود وزن کو اوپر اٹھانے لگا

آپ تیار نہیں ہوئے۔۔۔ ہمیں ساتھ میں نیچے جانا ہے

نہ۔۔۔

وہ اُس کے دیکھنے پر شرمانے کی آسکر لیول ایکٹنگ کرتے

ہوئے پلو کو اُنگلیوں پر لپیٹتے ہوئے بولی

تم سے ڈائریکٹ آپ۔۔۔

اُس نے آئبرو اٹھا کر اُسے دیکھتے سوچا

پھر سے نیا دورہ پڑا ہے اس بھوتنی کو۔۔۔۔

دانت پیس کر بڑبڑاتے ہوئے اُسے گھور کر دیکھنے لگا

کیسی لگ رہی ہوں میں۔۔۔۔۔۔۔

وہ شرما کر پلکیں جھپکتی ہلکا سا مسکراتے ہوئے پوچھنے لگی۔۔اُس نے آنکھیں گھمائی

بتایئے نا۔۔۔۔۔۔۔

وہ اپنی بات کو دہراتی آگے بڑھی اُس کا پیر اپنی ساڑی کے اوپر پڑا ساڑی کی پلیٹس اندر سے باہر نکل گئیں

وہ ایک ہی قدم آگے بڑھی اور نیچے کی ساڑی قدموں میں آچکی تھی۔۔۔

نین کی صدمے سے ہچکی نکلی۔۔۔سانس جہاں کی تہاں رک گیی۔۔۔۔

ساحل کا حال بھی خطرناک تھا۔۔ صدمے سے پتھر بن گیا تھا

دونوں کی حیرت سے پھٹی آنکھوں نے پہلے زمین چومتی ساڑی کو اور پھر ایک دوسرے کو دیکھا۔۔۔۔

اُس کے ساکت ہاتھوں سے دمبلز چھوٹ کر گرے تو پوری چھت ایک پل کو ہل گئی۔۔۔۔۔۔
نین جلدی سے ساڑی دونوں ہاتھوں سے اُٹھا کے اندر بھاگی۔۔۔

وہ اُس کے غائب ہوتے ہی ہوش میں آیا اور رکی سانس خارج کی۔۔۔

چاروں طرف نظر دوڑائی کے کسی نے دیکھا تو نہیں۔۔۔۔۔۔اور نین کو تصور کر کے جھجھری لی۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔ

وہ تیار ہو کر نیچے آیا تو عبّاس صاحب جوش و خروش سے اُس کے گلے لگے۔۔۔وقار صاحب نے بھی زبردستی کی مسکراہٹ لبوں پر سجالی

کل وقار اور زینب واپس لندن جارہے ہیں اور وقار چاہتا ہے کے تم اور نین بھی اُن کے ساتھ جاؤ

عباس صاحب نے اُس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔۔۔اُس کا دماغ گھوم گیا

میں کیا تم لوگ کو سیل کا ستامال دکھتا ہوں۔۔۔۔بیٹی الگ کھینچ رہی ہے۔۔ باپ الگ کھینچ رہا ہے۔۔۔۔۔جمائی بنا کر چین نہیں پڑا جواب گھر جمائی بنانے کے پیچھے پڑا ہے

وہ نہایت بدلحاظی سے بولا۔۔۔ویسے تو وقار صاحب پر غصّہ تھا ہی کے وہ بہت بے حس ہے لیکن فلحل اس بد تمیزی کی وجہ یہ تھی کے اُنہیں اپنی غلطی کا احساس ہوا اور وہ ابھی کے ابھی اُسے سدھار لے۔۔۔اپنی بیٹی کو اُس سے الگ کر لے

ساحل۔۔۔۔۔۔

عبّاس صاحب نے غصے سے اُسے ٹوکا جب کے اپنی بے عزتی

پر وقار صاحب صدمے میں تھے

تمیز سے بات کرو۔۔۔۔۔۔یہ تمہارے سسُر

ہے۔۔۔۔ بڑے ہے تم سے۔۔۔۔

عبّاس صاحب نے شرمندگی سے وقار کو دیکھتے ہوئے اُسے

تنبیہ کی

سسر۔۔۔۔ سسر نہیں اسور ہے یہ اسور۔۔۔

اور اس اصور کو بول دو کے اپن کے ساتھ زیادہ رشتے داری نا

جھاڑے۔۔۔۔۔۔

جو اپنی بیٹی کا نہیں ہوا وہ اپن کا کیا خاک ہو گا

وہ غصے سے کہتا وقار صاحب کو نفرت بھری نظروں سے دیکھ کر باہر نکل گیا اور وہ اس عزت افزائی پر زہر کے گھونٹ پی کر رہ گئے

ΔΔΔΔΔΔΔΔ

ہمیں تو لگا تھا آج کے دن بڑی ماں اپنے لاکر کی چابی لا کر نین کے ہاتھ میں سونپ دیں گی لیکن اِب بڑی ماں نین کی شکل بھی نہیں دیکھ رہیں ہے

عشرت دھیرے سے شیرین کے کان میں منمنائی۔۔

ٹیبل پر ناشتا لگایا جا رہا تھا اور سب ہی آ چکے تھے۔۔۔داؤد اور فلک اب تک فارم ہاؤس پر ہی تھے۔۔۔۔رابعہ بیگم چہرے پر ناگواری سجائے بیٹھیں تھیں۔۔۔باقی سب بھی بیزار۔ نظر آ رہے تھے سوائے نین کے وہ اب بھی اتنی ہی خوش اور پر جوش تھی۔۔۔۔

یا دکھنے کی کوشش کر رہی تھی

کیا ہونے والا تھا اور کیا ہو گیا۔۔۔۔۔۔۔جو بھی ہو لیکن نین کے ساتھ اچھا نہیں ہوا۔۔۔شاید ہماری ہی نظر لگی ہے اُسے۔۔۔ہمیشہ اُس سے جلتے رہتے تھے ہم دونوں۔۔۔۔

شیرین نے دکھ سے اُسے دیکھتے ہوئے کہا جو نانو سے پیار لے
رہی تھی۔۔۔۔اُس کی مسکراہٹ کے پیچھے چھپے کرب کو
سمجھنا اتنا مشکل بھی نہیں تھا

وہ تو بڑی ماں کی وجہ سے وہ جو اسے ہماری مالکن بنانے میں
لگیں تھیں۔۔۔۔اگر ابھی اس کی شادی داؤد سے ہو گئی ہوتی
نا تو یہاں ایسے شانتی سے نہیں بیٹھی ہوتی
ہمارے سر پر۔کھڑی ہم پر حکم چلا رہی ہوتی
عشرت نے اپنا پلڑا اجھاڑتے ہوئے کہا۔۔۔
آسیہ بیگم کی گھوری پر دونوں کی کھسر پھسر تھمی
کھڑی ہی رہنا ہے ناشتا بھی پروسنا ہے سب کو۔۔۔۔
اُنہوں نے دونوں کو آنکھیں دکھاتے ہوئے کہا

جی ممی جی۔۔۔۔۔

دونوں کورس میں کہتی جلدی جلدی پلیٹس لگانے

لگیں۔۔۔

عبّاس صاحب بھی ساحل کو ساتھ لیئے ٹیبل پر پہنچے ساتھ ہی

اُن کا لیکچر جاری تھا کے وقار سے بد تمیزی نہیں کرنی چاہیے

تھی۔۔۔وغیرہ وغیرہ۔۔۔

وہ بیزاری سے سنتا گیا اپنی چیئر پر بیٹھتے ہوئے جب نظر نین

پر گئی تو بیٹھنے سے پہلے ہی ہڑ بڑا کے اٹھ گیا۔۔۔

اسے پھر اُسی ساڑی میں دیکھ اُسے صدمہ لگا۔۔

کیوں کے اتنے لوگوں کے بیچ پھر سے وہی حادثہ ہو جاتا تو کیا

ہوتا۔۔۔،۔۔

کیا ہوا بیٹھو۔۔۔۔۔۔

عبّاس صاحب نے اُسے دیکھتے ہوئے کہا تو وہ مجبوراً بیٹھ گیا لیکن ٹینشن کے مارے بے چینی ہو رہی تھی وہ دوبارہ وہی منظر نہیں دیکھنا چاہتا تھا۔۔ جس نے تھوڑی دیر پہلے اُسے پورا ہلا دیا تھا

نین اُسے پیاری سی اسمائیل دیتے ہوئے اُس کے پاس آئی اور اُس کی پلیٹ میں سرو کرنے لگی۔۔۔۔

اُس کے ہاتھ آگے کرنے پر آنچل اوپر ہوا تو ساحل نے چور نظروں سے اُس کے پیٹ کی جانب دیکھا اور وہاں ساڑی کی پلیٹس پر بڑی سے بال پن لگی دیکھ اُس کے دِل میں ڈھیروں اطمینان اُترا۔۔۔

اُس نے گہری سانس لی۔۔۔۔

نین کے بدلے تیور ملاحظہ کیے جو اُس پر حد سے زیادہ مہربان ہو رہی تھی اور خاموشی سے ناشتا کرنے لگا

رابعہ بیگم نے جلتی نگاہوں سے یہ منظر دیکھا کہاں وہ نین کو اپنے بیٹے کی زِندگی میں دیکھنا چاہتی تھیں یہ سنگھار یہ خوبصورت مسکان سب اپنے بیٹے کے لیے چاہتی تھیں اور کہاوہ اُس شخص کی ہو کر کھڑی تھی جِس سے اُنہیں سخت نفرت تھی

بیٹا تم کھڑی کیوں ہو بیٹھو ناشتہ کرو

نانو نے پیار سے اُسے دیکھا جو بلکل ساحل کی چیئر کے قریب کھڑی تھی۔۔۔۔۔ گہری نیلی ساری میں سجی دھجی آج ایکدم الگ لگ رہی تھی۔۔۔۔۔۔ نئ نویلی دلہن

نہیں نانو میں ان کے بعد ہی ناشتہ کروں گی۔۔۔۔ آپ کہتی ہے نا اچھی بیوی شوہر کا پیٹ بھرنے کے بعد ہی کچھ کھاتی ہے وہ مُسکرا کر سادگی سے بولی جب کے اُس کی بات پر ساحل کو جوس پیتے پیتے اچھو الگ گیا۔۔۔۔۔

سب پر حیرت کے پہاڑ ٹوٹ پڑے۔۔۔۔۔۔

عشرت اور شیرین کی آنکھیں تو اُبل کے باہر آ رہی تھی۔۔۔

جیا اور روما منہ کھولے ایک دوسرے کو دیکھ رہی تھیں

بس ایک زینب ہی غم میں تھی باقی سب صدمے میں تھے

ساحل نے اپنا تنفس بحال کر کے نین کو دیکھا جو اُس کے دیکھنے پر شرما کر پلو اُنگلی پر لپیٹنے لگی۔۔۔۔۔۔۔

بیٹھ وہاں اور چپ کر کے کھانا کھا۔۔۔۔۔۔

وہ دانت بھنچتے ہوئے ضبط سے بولا

نہیں جی پہلے آپ آرام سے ناشتہ کیجئے میں بعد میں کھالوں گی۔۔۔۔۔۔۔

وہ فوراً سر نفی میں ہلا کر بولی۔۔۔۔۔۔۔۔اُس نے بیچارگی سے عبّاس صاحب کو دیکھا جو ہنسی ضبط کرنے کے آخری مرحلے پر تھے۔۔۔۔

وہاں سے مدد نا ملنے پر معصوم شکل بنا کر اپنی دادی کو دیکھا تو وہ نین کو دیکھ کر مسکرا رہی تھی

وہ ایکدم سے اپنی جگہ سے اٹھ گیا اور باہر جانے لگا نین ہڑ بڑا کر اُس کے پیچھے دوڑی۔۔۔۔

وہ تیزی سے باہر کی طرف بڑھ رہا تھا۔۔ عباس صاحب نے اُسے روکنا چاہا لیکن نانو نے اُنہیں منع کر دیا

ساڑی میں پیر اُلجھا تو وہ دونوں ہاتھ اُس کی پشت پر لگائے گرنے سے بچی۔۔۔ وہ خود گرتے گرتے بمشکل سنبھلا۔۔۔۔۔۔ اور ایکدم سے اُسے تھام لیا۔۔۔۔

وہ اُس کا ہاتھ اپنی کمر پر محسوس کر کے ہڑ بڑا کے اُس سے الگ ہوئی

ساحل اُسے غصّے سے گھورتا جانے کے لئے پلٹ گیا

سنیے جی۔۔۔۔۔اس طرح بھوکے پیٹ مت جایئے۔۔۔۔۔ورنہ میرے گلے سے بھی نوالہ نہیں اُترے گا۔۔۔۔۔۔۔۔

نین اپنے فوم میں آکر اُس کے پیچھے پیچھے چلنے لگی وہ غصے سے پلٹا

نوالہ۔۔۔۔۔۔تیرے گلے سے تو پورا آدمی اُتر جائے۔

۔۔۔۔۔تو تو لوگوں کو زندہ نگلنا جانتی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اُس کی طرف پورا جھکتے ہوئے بولا وہ سہمی نگاہوں سے اُسے دیکھنے لگی۔۔۔۔

سنیے جی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ پھر جانے کو پلٹا تو نین نے پھر پکارا وہ دروازے کے باہر رک کر فضا میں گہری سانس خارج کرنے لگا۔۔۔۔

آپ جارہے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ معصوم سی شکل بنا کر پلکیں جھپکتے ہوئے بولی

نہیں میں آرہا ہوں۔۔۔۔ پیر اُلٹے ہے نہ میرے اس لیے جاتا دکھ رہا تیرے کو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ دانت پیس کر بولا نین نے سر جھکا کے نچلا لب دانتوں میں دبایا تو وہ اُس سے نظریں ہٹا گیا۔۔

میں نے آپکا موڈ خراب کر دیا اُس کے لیے

سوری۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اتنی معصومیت سے بولی تو ساحل کا دل حیرت سے پاگل ہونے لگا

آپ کے لیے رات کو کھانے میں۔ کیا بناؤں۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ فوراً سر اٹھا کر بولی

زہر۔۔۔۔۔۔۔

ساحل نے جل کے جواب دیا نین نے ایکدم سے اُس کے لبوں پر ہاتھ رکھ دیا اور اتنی ہی تیزی سے ہٹا بھی گئی۔۔۔۔وہ خود حیران رہ گیا

ایسا مت بولیے۔۔۔۔۔۔اللہ آپکو لمبی عمر دے۔۔۔۔۔۔۔

وہ اپنی حرکت پر اندر ہی اندر شرمندہ ہو کر بولی

اللہ بس میرے کو برداشت کی طاقت دے۔۔۔۔۔۔۔

وہ بے بسی سے بڑبڑایا۔۔۔۔

اب میں جاؤں جی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اُس کی طرف دیکھ کر اُسی کے اندر میں بولا تو نین نے شرما کر سر ہلا دیا

جی لیکن شام کو جلدی آیئے گا۔۔۔۔۔۔۔
وہ پلو کو اُنگلی پر لپیٹتے ہوئے بولی

وہ کس خوشی میں۔۔جی۔۔۔۔۔۔۔
اُس نے مٹھیاں بھینچ کر پوچھا

آج صبح سے آپ کو سر درد تھا نا اس لیے۔۔۔۔۔۔۔میں آپ کے سر میں جڑی بوٹیوں والے تیل سے مالش کر دوں گی

وہ ساری کا پلو دانت میں لیتے ہوئے ایسے بولی جیسے دونوں واقعی صدیوں کے محبت کرنے والے ہو

اسے تو یاد نہیں آیا کے کب اُس کے سر میں درد تھا لیکن حامی بھر گیا

ٹھیک ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اُس نے مسکرا کر سر ہلایا

جانو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ہنی مون پر چلیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اچانک اُس کے ہی انداز میں بولا تو وہ کرنٹ کھا کر سر اٹھائے اُسے دیکھنے لگی۔۔ اپنی بڑی بڑی آنکھوں میں حیرت لیے

پاگل کہیں کی۔۔۔۔۔۔۔۔سائیکو کیس

وہ اُسے خطرناک گھوری سے نوازتا وہاں سے نکل گیا

وہ منہ بسور کر اندر آگئی

اگر کوئی دیکھتا تو سوچتا کے بے چاری معصوم لڑکی کو اُس کا جلاد شوہر پریشان کرتا ہے۔۔۔۔

لیکن اِصل حقیقت سے تو ساحل اور اس کا خدا ہی واقف تھے

ΔΔΔΔΔΔ

نین تم ٹھیک ہو نا بیٹا۔۔۔۔

زینب نے اُس کی پیشانی چومتے ہوئے نم نگاہوں سے اُسے دیکھا

بلکل ٹھیک ہوں ممی۔۔۔۔
وہ میٹھا سا مسکرائی اپنے گود میں بیٹھی خوشی کے بالوں سے کھیلنے لگی

تم نے کل سے کچھ نہیں کھایا تھوڑا کھالو۔۔۔۔
زینب نے اُس کے چہرے پر ہاتھ رکھتے ہوئے فکر مندی سے اُسے دیکھا۔۔

نہیں ممی۔۔۔۔میرا دل نہیں کر رہا۔۔۔۔۔

اُس نے اپنی ماں کا ہاتھ ہٹاتے ہوئے آہستہ سے کہا کل سے اُس نے ایک نوالہ نہیں لیا تھا لیکن چہرے پر ایک شکن بھی نہیں تھی۔۔۔ بلکل تروتازہ لگ رہی تھی بھلے اندر سے جتنی کمزور ہو گئی ہو

کب تک ضد کرتی رہو گی نین۔۔۔۔۔۔بس کرو بیٹا۔۔۔۔اپنی ماں کو اتنا نہیں ستاتے۔۔۔۔
چلو جلدی سے اپنی پیکنگ کرو ہم کل واپس جا رہے ہیں۔۔۔
زینب نے اپنے آنسو پونچھتے ہوئے کہا

میں کیسے جا سکتی ہوں ممی۔۔۔مجھے تو اب یہیں رہنا ہو گا نا۔۔۔۔

ایسے چلی جاؤں گی تو لوگ کیا کہے گے۔۔۔شادی کے اگلے
ہی دن سسرال چھوڑ کر مائیکے آگئی۔۔۔۔
ایک دن بھی نہیں نبھا سکی۔۔۔۔
پاپا کی ریپوٹیشن کا سوال ہے۔
میں کیسے جاسکتی ہوں پھر۔۔۔۔
وہ اپنی ماں کو مصنوعی حیرت سے دیکھتی سر سراتے لہجے میں
بولی زینب نے پریشانی سے سر تھام لیا

پاپا سے کہہ دینا ممّی کے بلکل فکر نا کرے
اُن کی بیٹی اُن کی عزت پر کوئی آنچ نہیں آنے دیگی۔۔۔۔۔
وہ اپنی ماں کو اتناد کھ دینے پر خود کو ملامت کرتی خوشی کو لیے
اُن کے پاس سے اٹھ کر باہر آگئی

ΔΔΔΔΔΔΔ

فلک کے منع کرنے کے باوجود وہ اُسے شاپنگ پر لے گیا تھا اور اپنی پسند سے ڈھیر ساری چیزیں خرید کر دی تھی۔۔۔
اب چونکہ سب جان چکے تھے اس لیے اُسے کوئی فکر نہیں تھی۔۔۔
فلک تو بس اُس جگہ سے گھبرا رہی تھی۔۔
پورا وقت اُس کا بازو تھامے ہوئے تھے جیسے کبھی ارحم کا تھام کر رکھتی تھی
وہ شاپنگ کے بعد کورٹ کیس کی کچھ فرمائلٹیز پوری کر کے شیرازی مینشن آ گئے تھے

اور داؤد اُسے لیئے سیدھے اپنے کمرے میں گیا تھا کیوں کے وہ آتے سے ہی کوئی بدمزگی نہیں چاہتا تھا

یہ تم پر بہت اچھا لگے گا۔۔۔۔

داؤد نے شاپنگ بیگ سے سُرخ خوبصورت دوپٹہ اُس کے شولڈر پر رکھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔۔

لیکن وہ اب بھی پریشان سے سر جھکائے کھڑی تھی۔۔

داؤد نے۔ہاتھ سے اُس کا چہرہ اوپر کر کے اُس کی آنکھوں میں دیکھا

میں کیس نہیں کرنا چاہتی۔۔۔۔

وہ اپنے من میں چلتی پریشانی بیان کرنے لگی

کیوں۔۔۔۔۔

داؤد نے بنا حیران ہوئے پوچھا

وہ پھر سے بچ جائے گا۔۔۔۔۔۔اُسے کبھی سزا نہیں ملے گی

وہ عاجزی سے بولی

ایسی باتیں مت کرو فلک۔۔۔۔یقین رکھو وہ اس دفعہ نہیں بچے گا۔۔۔۔

داؤد نے اُسے سمجھانے کی کوشش کی

اور اگر بچ گیا تو۔۔۔اُس نے آپ کو کچھ کر دیا تو۔۔۔میں کیسے جیوں گی آپ کے بنا۔۔۔۔۔

وہ اپنی جھنجھلاہٹ میں اپنے لفظوں سے داؤد کو حیران کر گئی۔۔۔

وہ اگلے ہی پل ہلکا سا مسکرایا

پھر سے کہنا۔۔۔

اُس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے چاہت بھرے لہجے میں بولا

آپ کو ذرا بھی چوٹ آئی تو مجھے بہت تکلیف ہو گی۔۔۔

وہ نظریں جھکائے ہوئے جھجھک کر اعتراف کرنے لگی اور اپنی بے غرض محبت کے عزاز میں داؤد کے۔لیے یہ اعتراف بھی بہت تھا

داؤد نے قریب ہو کر اُس کی پیشانی سے پیشانی ٹکائی

میری اتنی پرواہ مجھے محبت کا اشارہ دے رہی ہے۔۔۔۔۔۔ وہ اُس کی لرزتی پلکوں کو دیکھ کر دھیمے گمبھیر لہجے بولا فلک آہستہ سے پیچھے ہُوئی تو وہ حسرت سے اُسے دیکھتا رہ گیا

دروازے پر دستک ہوئی تو اُس نے آگے بڑھ کر دروازہ کھولا

بڑے صاحب نے آپ دونوں کو نیچے بلایا ہے۔۔۔

ملازم نے اُسے اطلاع دی تو اُس نے سنجیدگی سے سر ہلا دیا

روم سے دونوں نکلے ہی تھے کے سب سے پہلا سامنا زینب سے ہو گیا۔۔۔زینب کی آنکھوں میں اپنے لیے خفگی و غصّہ دیکھ داؤد کی نظریں شرمندگی سے جھک گئی

جب کے زینب اُسے اور فلک کو غصے سے دیکھتی وہاں سے جانے لگی کے داؤد نے ایکدم سے ہاتھ پکڑ کر روک دیا

پھُوپھی پلیز۔۔۔۔۔اس طرح مت کیجئے۔۔۔۔

چاہے جو سزا دے دیں لیکن اس طرح منہ مت موڑیئے مجھ سے۔۔۔۔۔۔میں تہہ دل سے معافی مانگتا ہوں آپ سے

اُس کے ہاتھ کو لبوں سے لگاتے ہوئے بولا

ایک دفعہ جا کر میری بیٹی کو دیکھ لو داؤد اُس کے بعد بتانا کے
میری جگہ تم ہوتے تو کیا معاف کرتے۔۔۔

زینب نے بے تاثر لہجے میں کہتے ہوئے اپنا ہاتھ چھڑایا اور
وہاں سے چلی گئی وہ بس دیکھ کے رہ گیا

وہ فلک کو ساتھ لیے ڈرائنگ روم میں پہنچا جہاں گھر کے تمام
افراد موجود تھے۔۔۔ نین زینب روما اور جیا کے علاوہ
رابعہ بیگم نے فلک کو ناگواری سے دیکھ کر پہلو بدلا
جب کے عشرت شیرین بھی بیزار نظروں سے اُس کا جائزہ
لے رہیں تھیں جو بلکل۔ سادہ سے گلابی سلور سوٹ میں سر کو
ڈوپٹے سے ڈھکے اُن کے سامنے کھڑی تھی

اب بولو کیا وضاحت دینی ہے اپنی غلطی کی۔۔۔

عبّاس صاحب نے اُسے دیکھتے سنجیدگی سے پوچھا۔۔۔۔

ڈیڈ۔۔۔میں بلکل بھی نین کو یا آپ سب کو ہرٹ نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔۔۔فلک سے شادی کا فیصلہ مجھے بہت اچانک کرنا پڑا۔۔۔۔

اور میں اپنے فیصلے پر بلکل بھی شرمندہ نہیں ہو بس مجھے اس بات کا گلٹ ہے کے میں نے آپ سب کو بنا بتائے یہ قدم اٹھایا۔۔۔

اُس نے بہت کم لفظوں میں سر جھکائے اپنی صفائی دے کے بات ختم کر دی

عبّاس صاحب نے ایک گہری سانس لی اور آٹھ کر اُس کے پاس ائے

جو ہوا اُسے ہم بدل نہیں سکتے بہتر ہے کے سب بھول کر آگے بڑھا جائے۔۔۔۔
آج شام میں نے ایک چھوٹی سے پارٹی رکھی ہے۔۔۔۔۔
نین اور ساحل کے ساتھ تمہاری شادی کا بھی اناؤنسمینٹ کرنا ہے۔
اُنہوں نے گویا اپنا فیصلہ سنایا جس پر سب تو خاموش رہے لیکن رابعہ بیگم غصے سے بھڑک اٹھیں

آپ ایسا سوچ بھی کیسے سکتے ہیں۔۔۔۔

یہ لڑکی جس کا کوئی نام نا پتہ اسے آپ ہماری بہو بنا کر کھڑا کرے گے ساری دنیا کے سامنے۔۔۔

اُنہوں نے ناگواری سے فلک کو دیکھتے ہوئے کہا داؤد نے ضبط سے آنکھیں بند کر کے کھولیں

ہاں کیوں کہ۔۔۔۔آپ کے بیٹے نے بہو بنایا ہے اسے۔۔۔
اور اب اچھا ہے کے آپ اور ہم سب بھی اس بات کو قبول کر لیں۔۔

عبّاس صاحب نے لہجے بمشکل نارمل رکھے جواب دِیا رابعہ بیگم نے غصے سے سر جھٹکا

عباس کی بات بلکل صیح ہے رابعہ۔۔۔۔

اپنی ناراضگی ختم کرو۔۔۔۔اس طرح رشتوں میں

کڑواہٹ مت گھولو۔۔۔۔جو ہوا سو ہوا اُسے خدا کا فیصلہ

سمجھ کر قبول کرلو۔۔۔

کم سے کم اپنے بیٹے کی خوشی کا تو سوچو۔۔۔

زہرہ بیگم نے بھی اپنے بیٹے کی بات کی تائید کرتے ہوئے

اُنہیں سمجھانے کی کوشش کی

بچے جب غلط راستے پر جائے تو ماں باپ انہیں شاباشی نہیں

دیتے۔۔۔میں اس لڑکی کو ہرگز اپنی بہو نہیں مان

سکتی۔۔۔۔

اُنہوں نے ہنکارا بھرتے ہوئے جواب دیا اور فلک کو کاٹ دار نظروں سے گھور کر وہاں سے چلی گئی داؤد نے پریشان ہو کر اُنہیں دیکھا

جب کے فلک کی آنکھیں بھیگنے لگی کے اُس کی وجہ سے داؤد کتنا بے با ہو گیا ہے کتنا پریشان

تسلی رکھو داؤد۔۔۔رابعہ کا غصّہ جائز ہے فکرِ مت کر وہ زیادہ دن ناراض نہیں رہے گی تم سے۔۔۔۔

دادی نے اُسے سمجھاتے ہوئے کہا وہ اُن کے پاس آ کر اُن کا ہاتھ تھامے اُنہیں دیکھنے لگا

دادی کیا آپ نے ہمیں معاف کر دیا۔۔۔

اُس نے بہت آس سے پوچھا اُنھوں نے منہ پھیر کر اُس کی آس ختم کر دی

سارے قصے میں سب سے زیادہ تو میری لاڈو نے ہی سہا ہے داؤد۔۔۔۔ وہ معاف کر دے تو سمجھنا میں نے بھی معاف کر دیا۔۔ خوش رہو

اُنہوں نے تھکے تھکے سے لہجے میں کہا اٹھ کر فلک کے پاس آئیں اُس کے سر پر ہاتھ رکھا اور اپنے کمرے میں چلی گئیں۔ ایک ایک کر کے سب ہی وہاں سے جانے لگے

سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔۔۔

عبّاس صاحب نے اُسے دیکھ کر تسلی دی اور باہر نکل گئے

ΔΔΔΔΔ

شادی کی بعد کچن میں خود اپنے لیے کافی بنانا کچھ خاص اچھا نہیں لگتا ویسے

پرتاب نے اُسے کچن کاؤنٹر کے آگے کافی پھینٹتے دیکھ طنز اچھالا۔۔۔اُس نے کھا جانے والی نظروں سے اُنہیں دیکھا جو آج کسی طرح سنجیدہ ہونے کو تیار نہیں تھے بس اُس کی ٹانگ کھینچے جا رہے تھے

مت بات کرو سر شادی کی۔۔۔کلیجہ جلتا ہے اپن کا۔۔۔۔

وہ منہ بنا کے بولا اور کاؤنٹر پر رکھے موبائل کو اٹھا کر جیب میں رکھا

دل تو کر رہا ہے تیل ڈال کر خود کو آگ لگا لوں

وہ داؤد۔۔۔۔۔۔۔۔

ایک نمبر کا شانا نکلا وہ سالہ۔۔۔خود تو نکل گیا اور خود کی مصیبت اپن کے گلے ڈال گیا۔۔۔

وہ کافی کے مگ سامنے رکھتے ہوئے آ کر صوفے پر بیٹھ گیا۔۔۔

پرتاب نے مسکراتے ہوئے ایک مگ اٹھا لیا

ڈال کیا گیا وہ مصیبت تو خود آ کر میرے سے چپک گئی ہے۔۔۔۔۔

پوری دنیا میں میں ہی دکھا اُس کو۔۔۔۔۔۔۔

باتیں تو ایسے کرتی ہے جیسے روزے رکھ رکھ کے میرے سے شادی کی منتیں مانگ رہی تھی۔۔۔۔

وہ طیش میں کہتا کافی کا سپ لینے لگا جب کے پرتاب نے زوردار قہقہہ لگایا

آپ ہنس لو۔۔۔۔۔۔ہاں ہنس لو جوک ہی تو بن گیا ہوں نہ میں۔۔۔۔۔۔۔

وہ خفگی سے کہتا اُنہیں گھورنے لگا

نہیں سوری۔۔۔۔۔۔

تم کچھ اوورری ایکٹ کر رہے ہو۔۔۔ٹھیک ہے ہوتا ہے

۔۔۔۔۔۔

پرتاب نے گلا کھنکار کر مصنوعی سنجیدگی طاری کی

ہوتا ہے۔۔۔۔۔کدھر ہوتا ہے۔۔۔۔۔

تاریخ گواہ ہے آج تک صرف مردوں نے زورزبردستی کی شادی کی ہے

میں سالہ پہلا آدمی ہوں جس کے ساتھ زورزبردستی ہوئی ہے۔۔۔۔۔۔۔

وہ بیچارے انداز میں بولا اور پرتاب نے بمشکل قہقہ چھپایا

یہ ظلم کم تھا جو لڑکی بھی وہ مل گئی جو اور ہی دنیا کی مخلوق ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

اُس نے نین کی ساری حرکتیں یاد کر کے کہا جو اُسے ایک رات اور آدھے دِن میں پورا ہلا چُکی تھی

نہیں یار۔۔۔۔۔وہ بہت اچھی لڑکی ہے۔۔۔۔تم اُسے سمجھ نہیں رہے

پرتاب نے مسکراتے ہوئے کہا جب کے وہ انہیں گھورنے لگا

اچھی لڑکی ہے تو اپنے بیٹے سے شادی کراتے نا اُس کی صبح لات مار کر نیند سے جگاتی تب معلوم پڑتا کتنی اچھی لڑکی ہے۔۔۔۔چھوڑو آپ میرا درد سمجھو گے ہی نہیں۔۔۔

ہمدردی تو صرف لڑکیوں کے لیے ہوتی ہے۔۔ابھی کسی لڑکی کی ساتھ ایسا ہوتا نا تو پورا زمانہ بیچارے آدمی کو دہائی دینے میں لگ جاتا۔۔۔لڑکی سے ہمدردی میں دو جہاں ایک کر دیتا لیکن مرد کا تو دکھ کسی کو دکھتا ہی نہیں نا

وہ کافی بھولے اپنا دکھڑا رونے لگا۔۔۔شاید ہی اُس سے زیادہ بیچارہ مرد کوئی ہو گا جو فورس میر تج کا شکار ہوا ہو

پرتاپ کی ہنسی رکنے کا نام نہیں لے رہی تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔ

جیا تمہارے لیے فون ہے۔۔۔۔۔

عشرت اُس کے روم میں آئی اور اُسے پکارتے ہوئے اپنا فون تھمایا

میرے لیئے۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ حیران ہوتی سیدھی ہوئی اور فون کان سے لگایا

ہائے جیا۔۔۔ کیسی ہو۔۔۔۔ اور کیسی رہی تمہارے بھائی کی شادی۔۔۔ وی ہوپ بہت انجوائے کیا ہوگا تم نے۔۔۔۔۔ ہمیں تو جھوٹے منہ نہیں پوچھا۔۔۔۔۔۔

دشا کی آواز سن کر اُس کا دل براہو گیا جو بات وہ پچھلے چن دِن میں مکمل فراموش کر چکی تھی وہ یاد کر کے دل خوف سے دھڑکنے لگا

کیوں فون کیا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اِس نے دھیرے سے پوچھا عشرت واپس جا چکی تھی

تمہیں یاد دلانے کے لیے کے اب شادی سے فری ہو چکی ہو تو کام سے لگ جاؤ۔۔۔ کل کالج فنکشن میں تمہیں اپنا بیسٹ پرفامنس دینا ہے۔۔۔۔۔۔

دشا مسکراتے لہجے میں کہہ کر اُسے بے چین کے گئ

میں نے کہہ دیا نا میں ایسا کچھ نہیں کروں گی

وہ دبی آواز میں چینخ پڑی

تم نے پکا سوچ لیا ہے نہ کے نہیں کرنا۔۔کیوں کے اب میں زیادہ بحث کرنے کے موڈ میں نہیں ہوں۔۔۔۔بس ایک بٹن دبا کر یہ ویڈیو انسٹا پر پوسٹ کر دوں گی

دشا نے غصے کہا

فور گاڈ سیک دشا دھمکیاں دینا بند کرو۔۔۔۔۔۔۔اور تم کچھ بھی کر لو میں تمہاری بات نہیں مانوں گی

وہ عاجزی سے کہتی فون بند کر گئی

ہمت کر کے دشا کو جواب دے تو دیا لیکن اب عجب سی بے چینی ہونے لگی کے جانے اب کیا ہو

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

دادی نے عشرت اور شیرین کے فلک کو تیار کرنے کو ذمے داری سونپی تھی۔۔۔۔

حالانکہ دونوں کو فلک بلکل پسند نہیں تھی کیوں کے وہ اُن کے سٹینڈرڈ کے مطابق بہت ڈاؤن تھی لیکن دادی کا حکم مانتے ہوئے دونوں بے دلی سے اُسے تیار کرنے پر مجبور ہوئی تھیں۔۔۔۔

فلک نے انکار کرنے کی کوشش کی تھی لیکن دونوں نے اُسے یہ طعنہ دے کے چپ کروادیا تھا کے اس خاندان کی بہو بنی ہو تو یہاں کے طور طریقے بھی ماننے ہوں گے۔۔۔

ورنہ لوگوں کو پتہ چل جائے گا کے تم کسی گاؤں کی انپڑھ لڑکی ہو

اُن کی بات سن کر وہ خاموش رہی۔۔۔۔

بیوٹیشن نے اپنے ہنر سے اُس کی سادگی کو خوبصورتی سے سجا کر اُسے چار چاند لگا دیئے تھے۔۔۔

اُس کے کندھے سے نیچے آتے بے ترتیب بالوں کو بھی سے سیٹ کر کے ایک خوبصورت جوڑے میں قید کیا ہوا تھا

پیچ کلر کے ہیوی لہنگے اور کرتے میں قیمتی جویلری آور میک اپ میں وہ اس قدر بدل چکی تھی کے کسی کا بھی ایک نظر میں اُسے پہچان پانا ناممکن تھا۔۔۔

اُس نے خود جب آئینے میں اپنے آپ کو دیکھا تو ہاتھ سے چہرے کو چھو کر تسلی کرنی پڑی کے یہ وہی فلک ہے جو کچھ گھنٹوں پہلے تھی۔۔

عشرت اور شیرین بھی اُسے دیکھ کر دل۔میں تعریف کیے بنا نہیں رہ پائیں۔۔۔۔

اُن سب کے جانے کی بعد وہ کنفیوز سی بیٹھی اپنی اُنگلیاں مروڑ رہی تھی۔۔۔اُسے سب کا سامنا کرنے سے اتنے لوگوں کے بیچ جانے سے بہت ڈر لگ رہا تھا۔۔۔

اگر کوئی اُس کے مطلق سب جانتا ہو اور لوگوں نے الٹی سیدھی باتیں کی تو۔۔۔۔

وہ تو خیر بدنامی کی عادی ہو چکی تھی لیکن اُس کے سیاہ مقدر کی وجہ سے داؤد کا نام متاثر ہوا اس بات کا ڈر اُسے چین نہیں لینے دے رہا تھا

دروازہ کھلنے کی آواز پر وہ سیدھی ہوئی۔۔۔۔

داؤد خوشی اور شانو کو اُس سے ملانے لے کر آیا تھا لیکن اُسے دیکھ کر دروازے پر ہی جم گیا۔۔۔۔۔

آج سے پہلے اُس نے فلک کو صرف سادے اور سمپل حلیے میں دیکھا تھا

یُوں تو وہ سادگی میں بھی اُس کے دِل کو اپنی جانب کھینچتی تھی لیکن اِس وقت تو سر سے پیر تک سجی سنوری اُس کے لیے

امتحان بنی ہوئی تھی کے وہ اپنا دل خود میں رہنے دے یا نکال کر اُس کے حوالے کر دے وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا

چاچو۔۔۔۔۔۔۔

شانو نے اُس کا ہاتھ ہلایا تو وہ ہوش میں آتا اُس سے نظریں ہٹا گیا

فلک اُس کی چاہت بھری نظروں سے گھبرا کر اپنی جگہ کھڑی خود کا جائزہ لینے لگی۔۔۔اور حلق تر کرنے لگی تھی

وہ آگے بڑھ کر اُس کے قریب آیا اُسے گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے۔۔۔

آج میں تمہیں ہماری فیمیلی کی بہت ہی خاص ہستیوں سے ملوانے جارہاہوں۔۔۔۔

داؤد مسکراتے ہوئے بولا اور خوشی کو اپنی گود میں اٹھا لیا۔۔۔

خوشی۔۔۔۔شانو۔۔۔۔۔۔چاچی کو ہائے کرو۔۔۔۔

اُس نے دونوں کو اشارہ کیا

ہائے چاچی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اِس کے کہتے ہی شانو نے پورے جوش میں عمل کیا۔۔۔جب کے خوشی ٹکر ٹکر فلک کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

فلک نے مسکرا کر شانو کے گال کو چھوا اور داؤد اُسے دیکھ کر مسحور ہو گیا۔۔۔۔۔۔

اُن بچوں کی بدولت آج پہلی دفعہ اُس کر لبوں کو مسکراتے دیکھا تھا۔۔۔۔اور داؤد کا دل اس مسکراہٹ کو دیکھ خوش کن انداز میں دھڑکا تھا

فلک اُس سے بے خبر خوشی کی طرف متوجہ ہوئی اور ہاتھ اُس کی طرف بڑھایا لیکن وہ پیچھے ہو کر سر داؤد کے کندھے میں چھپا گئی۔۔داود نے مسکراتے اُسے سیدھا کیا اور فلک سے ملنے کا اشارہ کیا

اُس نے ایک نظر فلک کو دیکھا دوسری نظر داؤد کو

خوشی کی چاچی تو نین چاچی ہے نہ۔۔۔۔۔۔

وہ آنکھوں کو چھوٹی کر کے داؤد کو دیکھنے لگی فلک اور داؤد دونو ایکدم سے سنجیدہ ہوئے

خوشی کو وہ ہی اچھی لگتی ہے۔۔۔۔

خوشی کو اُن کے ساتھ کھیلنا بہت پسند ہے۔۔۔

خوشی اُن کے ساتھ ہی رہے گی یہ چاچی نہیں ہے۔۔۔۔۔

وہ سر ہلاتی داؤد کی گود سے اُتر کر باہر بھاگ گئی

خوشی کو دیکھو بیٹا۔۔۔۔

داؤد نے شانو کو اُس نے پیچھے جانے کا اشارہ کیا اور خود فلک کی طرف متوجہ ہوا جس کی مسکراہٹ اب اُداسی میں بدل چکی تھی

وہ بچی ہے۔۔۔۔ سمجھ جائے گی دھیرے دھیرے

وہ اُس کے چہرے پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولا فلک نے سر ہلا دیا

اف۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اچانک ہی وہ آنکھیں میچ کر ہاتھ دل پر رکھے بیڈ پر گر گیا تو وہ بوکھلا گئی

کیا ہوا آپ ٹھیک تو ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جلدی سے اُس کی طرف بڑھی پریشانی سے پوچھنے لگی داؤد اٹھ کر بیٹھا

پتہ نہیں کیا ہو رہا ہے مجھے۔۔۔۔۔۔

وہ اُس کے چہرے کو دیکھتا پریشان لہجے میں بولا فلک کو اُس کی فکرِ ہونے لگی

تمہیں دیکھ کر میرے اندر نازور زور کی آواز گونج رہی ۔۔۔۔۔داؤد یہ تمہاری بیوی ہے۔۔۔داؤد یہ تمہاری بیوی ہے۔۔۔

وہ سنجیدگی سے بولا لیکن فلک نا سمجھی سے اُسے دیکھنے لگی وہ مدھم سا مسکرایا

یہ بات تو مجھے پہلے سے ہی پتہ ہے لیکن دِل نہ آج مجھے اکسانے پر لگا ہوا کمبخت۔۔۔۔۔۔۔۔۔آج اسے چین ہی نہیں آ رہا

وہ اُسے محبت سے دیکھیے ہوئے بولا فلک نظریں جھکائے پیچھے ہوئی۔۔وہ اٹھ کر اُس کے قریب ہوا

کہہ رہا ہے۔۔۔۔۔آج اپنے سارے حق استعمال کر کو داؤد۔۔۔۔

اُس کے کان کی طرف جھکتے ہوئے سر گوشی کی فلک کا دل زوروں سے دھڑکنے لگا۔۔۔

وہ پیچھے ہوا اور اُس کی حیران پریشان آنکھوں میں جھانکا اور ایک سرد آہ خارج کی

لیکن ڈونٹ وری۔۔۔۔۔۔۔ میں اسے خوش کرنے کے چکر میں تمہیں ناراض نہیں کروں گا۔۔۔۔۔۔۔

سمجھالوں گا کے انتظار کرے۔۔۔۔۔۔۔

اُداس سے شکل بناتے ہوئے بولا حلانکہ صرف شرارت تھی

لیکن فلک کے دل کو کچھ ہوا۔۔۔۔۔

کیوں کے وہ ہر بار ہی اُس کی خوشی اور مرضی کو اہمیت دیتا تھا

لیکن فلک نے اس بات کا کبھی خیال نہیں کیا

چلیں۔۔۔۔۔

وہ مسکراتا اُس کی طرف ہاتھ بڑھا کر بولا تو وہ چونکی اور ہاتھ اُس کے ہاتھ میں دے کر اُس کے ہمراہ باہر نکل گئی

∆∆∆∆∆∆∆∆

عبّاس صاحب نے ایک کے بعد ایک فون کر کے اُسے زچ کیا ہوا تھا۔انہوں نے گھر میں پارٹی رکھی تھی جو اصل میں اُس کی طوفانی شادی کا ریسیپشن تھا

اُس پارٹی میں پہنچنے کے لیے اُسے پورے شیرازی خاندان کے نمبروں سے مسیج آ رہے تھے

اس کا دل تو چاہ رہا تھا اُن سب کا نمبر بلاک کر دے۔۔

شہر چھوڑ کر کہیں روپوش ہو جائے۔۔۔۔

لیکن ایسا کر کے وہ اور ذلیل نہیں ہونا چاہتا تھا

آخر بدل نخواستہ اٹھ کر گھر آ گیا۔۔۔

گھر کے لان میں روشنی کا سیلاب آیا ہوا تھا۔۔۔
کہنے کو چھوٹی سی پارٹی اتنی بھی چھوٹی نہیں تھی۔۔۔
اچھا خاصا مجمع تھا۔۔۔ شور شرابا تھا

وہ گاڑی بن دھوک گیٹ کے اندر گھسا لایا تھا۔۔۔۔۔
گاڑی کی بھاری آواز نے باقی ساری آوازوں کو سناٹے میں بدل دیا تھا۔۔۔

لان مہمانوں سے بھرا تھا اور سب حیرت سے اُس انسان کو دیکھ رہے تھے جو رات میں کالا چشمہ لگائے سب کی موجودگی سے لاپرواہ بائیک لیے اندر گھس رہا تھا۔۔۔۔۔

وائٹ شرٹ گرین کارگو میں بلکل ٹپوری والے حلیے میں بٹن کھلے چھوڑے شان سے چلا آرہا تھا

چہرے پر ایک شکن تک نہیں تھی۔۔۔ کسی کو دیکھنا اُس کے لیئے ضروری نہیں تھا

عباس صاحب نے تاسف سے اُسے دیکھا جو بائیک اپنی والی جگہ پارک کر کے اندر جا رہا تھا

اسکے اندر جاتے ہی راہب کو اُنہوں نے اُس کے پیچھے بھیجا۔۔۔ جِس نے جلدی سے عبّاس صاحب کا پیغام اُس تک پہنچایا کے تیار ہو کر باہر آ جائے۔۔۔

وہ سنی ان سنی کر کے اپنے روم میں گھس گیا۔۔۔۔۔

اِس کے روم میں پہنچنے کی دیر تھی کے نین اُسے دیکھتے ہی بیٹھے سے اٹھ گئی اور گہرا مسکرائی۔۔۔۔۔۔ جیسے اُس کے آنے سے کھل اٹھی ہو۔۔۔۔۔۔

وہ ڈیپ ریڈ ساڑھی میں مکمل تیار اُس پر بجلیاں گرانے کو کھڑی تھی۔۔۔ آج بال کھلے کمر پر بکھرے تھے۔۔۔۔۔ لبوں پر گہری سُرخ لپ اسٹک تھی۔۔۔۔ اور آنکھوں میں گہرا کاجل

ساحل نے تو اُسے ساڑھی میں دیکھتے ہی نظریں گھما لی کیوں کے وہ کوئی رسک نہیں لینا چاہتا۔۔۔۔

آپ آگئے۔۔۔۔۔۔

اُس نے شرما کر مسکرا کر اطراف کے ماحول کو حسین بنانے کی کوشش کی۔۔۔۔۔

اس کا دورہ ابھی تک ختم نہیں ہوا۔۔۔۔۔

وہ دانت بھینچے ہوئے بڑبڑایا۔۔۔۔ نین اُس کی طرف بڑھی تو اُسے کن انکھیو سے گھورا۔۔۔۔۔

اتنی دیر کر دی آپ نے۔۔۔میں کب سے آپ کا انتظار کر رہی ہوں۔۔۔

وہ آنکھوں میں خفگی لیے اُسے شکوہ کرنے لگی۔۔۔اُس کی ایکٹنگ پر وہ عش عش کر اٹھا۔۔

کیوں صبح جو خون پیا وہ کم پڑ گیا تھا۔۔۔۔

وہ سنجیدگی سے بولا اور آگے بڑھ گیا نین نے نا سمجھی سے اُس کی پشت کو دیکھا

جلدی سے تیار ہو جائیے ہمیں نیچے جانا ہے نہ۔۔۔

وہ اُس کی بات پر سر جھٹک کر مسکرائی۔۔۔۔اور آگے بڑھی جہاں وہ اپنے لیے کپڑے نکال رہا تھا

میں نہیں آرہا تو جا۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ بیزاری سے بولا

یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں میں ایسے کیسے جا سکتی ہوں آپکے بنا۔۔۔۔۔۔ یہ پارٹی خاص ہمارے لیے دی ہے بڑے ماما نے اگر آپ نہیں چلے گے تو کیسا لگے گا۔۔۔
ویسے بھی نانو کہتی ہے شادی کے بعد میاں بیوی کو کسی بھی تقریب میں اکیلے نہیں جانا چاہئے۔۔۔۔

وہ پریشانی سے اُسے سمجھا رہی تھی اور وہ ایک ٹک اُسے دیکھ رہا تھا ایسا محسوس ہوئے رہا تھا جیسے آس پاس سیریل کا میوزک گونج رہا ہو۔۔۔۔۔

جہاں معصوم دلہن اپنے جلاد پتی سے منتیں کر رہی ہو

تیرا دِماغ خراب ہے کیا۔۔۔۔ صبح تو۔ میکولات مارتی ہے اور شام کو نہا دھو کر میرے پیچھے پڑ جاتی ہے۔۔۔۔ چل کیا رہا ہے۔۔۔

وہ اُسے غصّے سے گھورتا ہوا بولا نین کچھ جواب دیتی اُس کے پہلے ہی دروازے پر دستک ہوئی۔۔۔

تُم اب تک تیار نہیں ہوئے بیٹا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔نیچے سب اِنتظار کر رہے ہیں تم دونوں کا۔۔۔۔ چلو جلدی سے آجاؤ۔۔۔۔۔۔۔۔۔

دادی نے اندر آتے ہی شکوہ کیا اُس نے سر اقرار میں ہلایا تو نین کھل کر مسکرائی اور وہ اُسے گھورتا واشروم کی طرف بڑھا۔۔۔۔

دادی کو تو انکار کر نہیں سکتا تھا اس لیے اُسے پارٹی کا حصہ بننا پڑا۔۔۔۔۔

بلیک شرٹ گرے جینس میں لاپرواہ سا تیار ہوا ابھی وہ بہت پر کشش لگ رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔

نین اُس کے ہمراہ چلتی پارٹی میں پہنچی تب کئیں نظریں اُن کی متعارف تھیں۔۔۔۔۔

کیوں کے وہ ہر لحاظ سے ایک دوسرے کے لیے پرفیکٹ تھے۔۔۔۔ نین کی خوبصورتی دیدنی تھی تو ساحل کی بھرپور پرکشش پرسنلٹی بھی قابلِ قدر تھی

نین کی نظر جب فلک اور داؤد پر پڑی تو ایک پل کو وہ سانس روک گئی تھی۔۔۔۔ جِسم میں جیسے کسی نے جلتے انگارے بھر دیئے تھے۔۔۔۔ پورا بدن سلگ رہی تھا۔۔۔۔

دیکھنے والوں کے لیے تو وہ مسکرا رہی تھی لیکن اندر ہی اندر کتنے دھماکے ہو رہے تھے یہ صرف وہ جانتی تھی۔۔۔۔

ایک۔ بار بھی کسی نے اس کے بارے میں نہیں سوچا تھا کے وہ اُن دونوں کے درمیان رہ کے کیسا محسوس کریگی۔ اُسے کِتنی تکلیف ہو گی۔۔۔۔

بس اُسے لا کر کھڑا کے دیا تھا سب کے درمیان کے وہ غیروں کے آگے رو بھی نہ سکے

اور وہ بھی ضبط کی حدوں کو توڑ کے اپنے درد کو برداشت کر رہی تھی۔۔۔۔

اُس نے لاکھ سب کے کہنے پر بھی دو دن میں ایک نوالہ نہیں لیا تھا۔۔۔۔۔ اور ان دو دنوں سے وہ مسلسل ایک جنگ لڑ رہی تھی۔۔۔۔۔۔ جِسم اس ظلم پر بے جان ہوا جا رہا تھا لیکن وہ پھر بھی خود کو گھسیٹ رہی تھی۔۔۔

اب بھی اپنے چکراتے سر پر قابو پانے کی کوشش کرتے ہوئے بمشکل مسکرا رہی تھی ۔۔۔۔۔

لیکن وہ اُس کے ساتھ کھڑا اُس کی ایک ایک حرکت کو محسوس کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔اس سے معمولی فاصلہ ہونے کے باوجود نین کے بدن میں ہوتی لرزش اُس سے چھپی نہیں تھی۔۔۔

جبھی وہ اپنا توازن کھو کر لڑکھڑائی تو اس نے فوراً اُسے تھام لیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سب ہی اُس کی طرف متوجہ ہوئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جب کے ساحل نے اُسے چھوا تو اُس کا بدن تپتا ہوا محسوس ہوا۔

نین آنکھیں بند کر کے کھولتے ہوئے سیدھی ھو کر اُس سے الگ ہوئی

نین بیٹا تم ٹھیک ہو نا۔۔۔۔۔۔

آسیہ بیگم نے فکر مندی سے پوچھا۔۔۔نانو زینب جیا روما عشرتِ شیرین سب پریشان سے اُس کے پاس کھڑے تھے۔۔۔۔۔۔

داؤد بھی اُسے دیکھ رہا تھا لیکن پاس جانے کی غلطی نہیں کی ۔۔۔۔۔۔۔

میں بلکل ٹھیک ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔آپ سب پریشان مت ہو نانو۔۔۔آئے ایم فائن۔۔۔۔۔

وہ آسودہ مسکرائی۔۔۔۔۔

ہاں کوئی پریشان مت ہونا اس کا نوکر ہے نہ پاس میں کھڑا اسے سنبھالنے کو۔۔۔۔۔

وہ اُسے گھور کے بولا نین نے معصوم شکل بنائے اُسے دیکھا

دیکھ ابھی کے ابھی اندر دفعہ ہو جا۔۔ بول رہا ہوں تیرے کو وہ دبی آواز میں اس پر بھڑکا زینب نے اُس کے اس طرح بات کرنے پر غصے سے اُسے دیکھا

نین۔۔۔۔۔۔۔ تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔۔۔۔۔۔ تم نے کل سے کچھ نہیں کھایا۔۔۔اندر چل کر کچھ کھالو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

عشرت نے اُسے فکر مندی سے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔زینب تو خاموش کھڑی تڑپ رہی تھیں کیوں کے نین تو کوئی بات سننے والی نہیں تھی

نہیں بھابھی میں ٹھیک ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔ایسے پارٹی کے درمیان سے جانا اچھا نہیں لگتا نا۔۔۔۔۔۔۔

وہ انکار کرتی ہوئی بولی ساحل نے ضبط سے آنکھیں بند کر کے کھولیں اور ایکدم سے اُسے اپنے بازوؤں میں اٹھالیا وہ بری طرح بوکھلا کر اُس کی گردن کو تھام گئی

اور حیرت سے منہ کھولے اُسے دیکھنے لگی

وہ سب کی حیران نظروں کو نظرانداز کیے اُسے لیے اندر کی طرف بڑھا

ساحل۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔نیچے اتارو مجھے۔۔۔۔سب دیکھ رہے ہیں۔۔۔۔

وہ سب گھر والو کو خود کو تکتے دیکھ شرمندہ ہوئی

لیکن ساحل ان سنی کرکے اُسے اندر لے آیا اور سیدھے ڈرروینگ روم کے صوفے پر اتارا۔۔۔۔۔

اُن کے پیچھے ہی روما ہاتھ میں کھانے کی پلیٹ لے کر اندر آئی۔۔۔۔ساحل نے اُس کے ہاتھ سے پلیٹ لی اور صوفے پر اُس کے سامنے بیٹھ گیا

منہ کھول۔۔۔۔۔۔۔۔

اسپون اُس کی طرف بڑھاتے ہوئے بولا۔ لیکن وہ منہ پھلائے بیٹھی رہی

ویسے تو چوبیس گھنٹے منہ بند نہیں ہوتا۔۔۔اب کھولنے بول رہا تو کھل نہیں رہا

وہ اُس نے بیزاری سے آنکھیں گھماتے ہوئے کہا روما اُس کی بات پر مسکرانے لگی

مجھے بھوک نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔

وہ روٹھے ہوئے انداز میں بولی

کھالے۔۔۔۔میرا دماغ تیری خوراک نہیں ہے جو بس اسے کھانے کے پیچھے پڑی رہتی ہے۔۔۔۔۔۔۔منہ کھول۔۔۔۔۔۔

وہ سنجیدگی سے کہتا اسپون زبردستی اُس کے لبوں سے لگا گیا تو نین کو منہ کھولنا پڑا۔۔۔

ایک چمچ مزیدار بریانی اندر جاتے ہی اُس کی بھوک جاگ اٹھی اور اُس نے دوسرے نوالے کے لیے خود منہ کھول دیا

ہاں لے۔۔۔۔۔تیرے باپ نے خریدا تو ہے میرے کو تیرے ناز اٹھانے کے لئے۔۔۔

وہ دوسرا چمچ اُس کی طرف بڑھاتے ہوئے بولا۔۔۔

روما اُس کی باتوں کو انجوائے کر رہی تھی کیوں کے بھلے باتیں تلخ تھی لیکن وہ اُس کے لیے فکر مند ہو رہا تھا

نین نے خاموشی سے تھوڑا کھانا کھا کر پھر اُسے روک دیا۔۔۔

وہ بھی پلیٹ ٹیبل پر رکھتا وہاں سے اٹھ گیا۔۔۔۔

تُو یہاں سے اٹھی نا تو دنیا سے اٹھا دوں گا۔۔۔۔۔

اسے اُنگلی اٹھا کر وارن کیے خود اپنے روم میں چلا گیا اور روما اُس کے پاس بیٹھ گئی تا کہ وہ اکیلی پریشان نہ ہو۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

وہ چینج کر کے سونے کے لئے بیڈ پر لیٹی تو اُس کا فون بجنے لگا۔۔۔۔

اتنی رات کو انجان نمبر دیکھ کے حیرت ہوئی گھبراتے ہوئے فون کان سے لگایا ۔۔۔۔ لیکن کچھ بولی نہیں۔۔۔۔

ہائے جانے من۔۔۔۔ آج رات فری ہو کیا۔۔۔۔۔۔۔۔

فون اسپیکر سے کسی مرد کی آواز اُبھری اُس کے غلیظ الفاظ سن کر جیا کا خوف سے سانس خشک ہو گیا اُس نے فوراً فون بند کر دیا اور گہرے گہرے سانس لینے لگی۔۔۔

صرف چند سیکنڈ کی خاموشی تھی اور اُس کا فون پھر بجا اُس نے فوراً فون کی آواز بند کر کے اُسے سائیلینٹ پر کر دیا۔۔۔

دروازے کی طرف نظر ڈالی جو کھلا تھا۔۔۔۔

جلدی سے بھاگ کے دروازہ بند کیا اور فون چیک کرنے لگی جِس پر مسلسل میسیج آرہے تھے نہایت ہی واہیات اور گندے قسم کے۔۔۔۔۔۔۔۔

اُس کے دماغ میں کلک ہوا اُس نے فوراً دشا کا نمبر ملایا۔۔۔

مجھے پتہ تھا تم مجھے کال ضرور کرو گی۔۔۔۔۔

فون اٹھاتے ہی دشا چہک کر بولی۔۔

کیا کیا ہے تم نے۔۔۔۔۔۔

وہ خشک لبوں پر زبان پھیرتے ہوئے پوچھنے لگی

زیادہ کچھ نہیں بس جو کہا تھا وہی کیا ہے۔۔۔۔ڈونٹ پینک وڈیو میں چہرہ چھپا کر صرف کیپشن میں اویلیبل کے ساتھ تمہارا نمبر ڈالا ہے بس۔۔۔۔

ابھی تک لوگوں کو یہ نہیں پتا کے یہ لڑکی جیا عباس شیرازی

ہے۔۔۔۔۔۔

دوست ہو یار تم ہماری اتنا مارجن تو دے ہی سکتے ہے

تمہیں۔۔۔۔

دشا کمینگی سے ہنسی۔۔۔۔جیا آنکھیں بند کر کے بے آواز
لیکن شدّت سے رودی

لیکن بس کل تک کل میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ پھر اُسے دھمکی دینے لگی لیکن

نہیں دشا۔۔۔۔۔۔۔۔پلیز۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جیانے بے بسی سے اُس کی کی منت کی جب کے وہ ہنہ کر کے فون رکھ چکی تھی اور جیا اب اپنی چھوٹی سی غلطی کے۔لیے رو رہی تھی

©©©©©©©©©

زیادہ سے زیادہ دو گھنٹے وہ پارٹی میں۔رہا تھا اور جب واپس روم میں لوٹا تو اُن دو گھنٹوں میں روم کا پورا نقشا بدل دیا گیا تھا۔۔۔۔

روم کے ایک ایک کونے کو بے حد خوبصورتی سے سجایا

ہوا۔ تھا۔۔۔

بیڈ چاروں اور سے پھولوں کی لڑیوں سے گھرا تھا۔۔۔اور

درمیان میں سفید چادر پر سُرخ پتیوں سے دل اور اُس کے

آس پاس میں این اور ایس بنایا گیا تھا

پورے کمرے میں جگہ جگہ لگی موم بتیاں تاریکی میں جگمگا۔

کر حسین نظارہ پیش کر رہی تھیں۔۔۔

اُس نے آنکھیں پھاڑے پورے کمرے کا جائزہ لے کر خشک لبوں پر زبان پھیری۔۔۔۔۔۔

دماغ تیل لینے گیا ہے ان لوگوں کو۔۔۔۔۔میں اور وہ آفت۔۔۔۔۔ کبھی نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔

اُس نے پر سوچ انداز میں بیڈ پر لکھے الفابیٹ دیکھ کر کبھی نہیں کہتے ہوئے ہلایا۔۔۔۔دروازے کو لات مارت کر بند کیا اور آگے بڑھ کر اُن پتیوں کو ہاتھ سے ادھر اُدھر کرتے ہوئے وہ الفابیٹ مٹانے لگا۔۔۔۔۔

جو بھی ہو لیکن یہ سب دیکھ کر تو وہ بھوتنی بھی انکمفرٹیبل ہو جائے گی۔۔۔۔۔۔اُس کے آنے سے پہلے ہی ہٹا دیتا ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اُس نے نین کا سوچا اور جلدی سے پتیاں بیڈ سے جھٹکنے لگا۔۔

جیسے آج صبح سے اُسے دورہ پڑا ہے کہیں وہ بھی اس سب کا تو نہیں سوچ رہی ہو گی۔۔۔۔۔ایسا نہ ہو کے اُس نے یہ سب کروایا ہو۔۔۔۔۔۔مجھے کوئی اشارہ دینے کے لیے۔۔۔۔

وہ یکدم سے ہاتھ روک۔ کر کھڑا ہو گیا۔۔۔۔حیرت سے سوچا اور پھر خود کی۔ سوچ پر خود کو ہی تھپڑ مارا

شٹ اپ ایڈیٹ۔۔۔۔۔۔کیا سوچ رہا ہی
فضول۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

خود کو تھپڑ۔مار کر جھڑ کتے ہوئے آگے بڑھ کر مومبتیاں
بجھانے لگا۔۔

دو تین کینڈل ہی بجھی تھی کے دروازہ کھلنے کی آواز ہوئی وہ
فورًا جا کر صوفے پر بیٹھا موبائل یوز کرنے لگا۔۔۔۔

تاکہ اس معاملے سے اپنی لاتعلقی ظاہر کر سکتے۔۔۔۔

نین ٹرے میں دودھ کا گلاس لیے اندر آئی۔۔۔ایک ہاتھ سے دروازہ بند کیا اور کنڈی۔لگائی۔۔۔

ساحل نے صدمے سے اُسے دیکھا کے اُس نے کنڈی کیوں لگائی۔۔۔

وہ ساحل کو صوفے پر دیکھ مسکراتے ہوئے اُس کی طرف بڑھی۔۔۔

اُس کے بڑھتے قدموں کو دیکھ کر ساحل کا دل دھک دھک کرنے لگا

نین کے چہرے پر شرمیلی سی مسکان دیکھ اُسے اپنے خدشے صحیح ثابت ہوتے محسوس ہوئے۔۔۔۔۔۔۔

نین کی مسکراہٹ اُسے بڑی معنی خیز لگ رہی تھی۔۔۔

ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ بڑے خطرناک ارادے لیے اُس کے قریب آرہی ہو۔۔۔۔۔

اچانک ہی اُسے اپنی فکر ہونے لگی کے جانے اُس کے ساتھ کیا ہو۔۔۔۔۔۔

وہ سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔۔۔۔۔

لیجئے نا۔۔۔ بادام والا دودھ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ شرما کر گھنی پلکیں جھکائے اُس کے سامنے کھڑی دودھ کا گلاس اُس کی طرف بڑھاتے ہوئے بولی۔۔۔ساحل نے خشک ھوتے گلے کو۔ تر کیا

نہیں چاہیے اپن کو۔۔۔۔۔۔۔۔ تو پی۔۔۔۔۔

وہ بظاہر سختی سے بولا لیکن دل اندر گھبراہٹ سے دھک دھک کر رہا تھا۔۔۔

لیکن بھابھی نے کہا تھا یہ تو خاص آپ کے لیے
ہے۔۔۔۔۔۔۔اسپیشل ہیلدی اینڈ ایزجیٹک۔۔۔۔۔

وہ مسکرا کر اُس پر خوف کی بجلیاں گراتے ہوئے بولی

کیوں۔۔میں کونسی جنگ لڑنے جارہا ہوں۔۔۔۔۔۔ہٹا اسے

اُس نے مشکوک نظروں سے گھورتے ہاتھ سے گلاس پیچھے کیا
نین نے ہڑبڑا کے گلاس کو گرنے سے بچایا

ٹھیک ہے۔۔۔جیسے آپکی مرضی۔۔۔۔۔

وہ اچھے بچوں کی طرح اُس کی بات مانتی گلاس ٹیبل پر رکھنے لگی ساحل نے اُسے سر سے پیر تک گھورتے پہلو بدلا۔۔۔اُس کے انداز اتنے بھی معنی خیز نہیں تھی جتنے ساحل کو۔ محسوس ہو رہے تھے۔۔اُسے تو وہ آج خونی دلہن لگ رہی تھی

شرٹ نکال دیجئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ پھر سے اُس کے سرپر۔ کھڑی تھی اور اُس کی بات سن کر تو وہ اپنی جگہ سے اچھل گیا آنکھیں صدمے سے پھٹی تھی

مطلب سیدھے ڈائریکٹ۔۔۔۔۔

کّک کیوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کیوں کیوں نکالوں۔۔۔

بہت محنت و مشقت سے پیشانی پر بل ڈال کر پوچھا

دودھ گر گیا ہے نا۔۔۔۔۔

نین نے شرٹ کی طرف اشارہ کیا جہاں آخری بٹن کے پاس
تھوڑا سا دودھ گرنے سے گیلا ہوا تھا

تو تیرے باپ۔ کا کیا جا رہا ہے۔۔۔ گرنے دے میرے کو
کوئی پرابلم نہیں ہے

وہ۔اپنی گھبراہٹ پر ہی غصّہ ہوااور غصے سے بولتا سکون سے بیٹھ گیا نین اُس سے تھوڑا فاصلے رکھ کر سوفے پر بیٹھ گئ

جیسی آپکی مرضی۔۔۔۔۔میں نے اس لیے کہا کہ بعد میں۔ بھی تو۔اُتارے گے ہی۔۔۔۔۔۔۔

اُس نے پھر فرماندار بیوی کا رول نبھایااور سکون سے کہتی اُسے بے سکون کر گئی

کیوں۔ کیوں۔۔۔۔کیوں اتاروں گا بعد میں۔۔۔۔۔

وہ آنکھیں سکیڑ کر اُسے گھورتے ہوئے ہکلا کر پوچھنے لگا

سوتے وقت چینج نہیں کریں گے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نین نے معصومیت سے پلکیں جھپکیں۔۔۔اُس کی معصومیت بھی ساحل کو بہت معنی خیز لگ رہی تھی

نہیں۔۔۔۔۔ نہیں کروں گا۔۔۔۔آج میں یہی کپڑے پہن کر سوں گا

وہ اُس سے نظریں ہٹا کر سختی سے بولا

جیسی آپکی مرضی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نین نے پھر شرافت سے سر ہلا دیا

چند سیکنڈ کی خوفناک خاموشی رہی جس میں ساحل کی تیز دھڑکنوں کی ٹک ٹک واضح تھی۔۔۔۔

چلیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نین نے اُس خاموشی کی توڑتے ہوئے نرم نگاہوں سے اُسے دیکھا وہ آنکھیں پھاڑے سیدھا ہوا

کلکّ۔۔۔ کہاں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ناچاہتے ہوئے بھی آواز پھر پھڑ پھڑائی۔۔

سونے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نین نے سادگی سے آنکھیں جھپکیں

سس۔۔۔ سونے۔۔۔۔ آسٹریلیا جانا ہے۔۔۔۔۔۔۔

اسے کن نظروں سے دیکھتے ہوئے بولا

نہیں جی۔۔۔۔۔۔ بیڈ پر۔۔۔۔۔۔

وہ سمجھداری سے مسکرائی

۔۔تو جا۔۔۔۔۔میں یہیں سوؤں گا آج۔۔۔۔۔

اُسے گھورتے ہوئے ہلکا سا پیچھے کھسکا

نہیں جی یہاں۔کیسے سو سکتے ہیں آپ یہ صوفہ بہت چھوٹا ہے۔۔۔۔۔ چلیں ناورنہ مجھے بیڈ پر اکیلے سونا اچھا نہیں لگیگا۔۔۔۔

وہ معصوم صورت پر بیچارگی طاری کرتے ہوئے اُس کے نزدیک کھسکی اور وہ ایکدم سے اپنی جگہ چھوڑ کر اٹھ گیا

تیرے اندر شرم ورم نام کی کوئی چیز ہے یا نہیں۔۔۔۔

لڑکیاں تو ایسے موقع پر بہت سختی دکھاتی ہے۔۔۔

روم شیئر نہیں کرتی۔۔۔بیڈ شیئر نہیں کرتی۔۔۔۔

تم۔میرے پاس مت آنا دور رہنا وغیرہ وغیرہ۔۔۔

اور تو کھینچ کھینچ کر مجھے اپنے ساتھ سلانے پر تلی ہے۔۔۔

سچ سچ بتا ارادے ٹھیک ٹھاک ہے نہ تیرے۔۔۔۔۔

سوتے میں کچھ کریگی تو نہیں میرے ساتھ۔۔۔

وہ چاہ کر بھی غصے کی بجائے گھبرائیے لہجے میں بولا نین حیرت سے اُسے دیکھتی اٹھ کھڑی ہوئی

آپ ایسا کیوں کہہ رہے ہے۔۔۔۔۔۔۔میں کیوں کچھ کروں گی۔۔۔۔وہ تو میں بس آپ کو یہاں صوفے پر ایڈجسٹ کرتے نہیں دیکھ سکتی۔۔۔آخر آپ میرے شوہر

ہے۔۔۔۔آپ کی فکرِ کرنا میرا فرض ہے۔۔۔۔۔۔مجھے کل خدا کو جواب دینا ہے

وہ پریشانی سے بولی اور ساحل نے بے حد حیرت سے اُسے دیکھا کیوں کے وہ بلکل سنجیدہ لگ رہی تھی۔۔۔۔۔۔

اُس کی باتیں بلکل بھی بناوٹی نہیں تھی۔۔۔۔

یا شاید وہ ایکٹنگ بہت اچھی کرتی تھی

بس کر۔۔۔۔۔۔ورنہ میں بے ہوش ہو جاؤں گا۔۔۔۔

وہ بیزاری سے کہتا واپس اپنی جگہ بیٹھ گیا۔۔۔۔

نین ایک پل اُسے فکر مندی سے دیکھتی اُس کے قدموں میں بیٹھی اور اُس کے پیروں سے جوتے نکالنے لگی۔۔۔۔

ساحل نے بے تحاشا چونک کر اُسے دیکھا۔۔

وہ اُس کے جوتے نکال کر اُس کے پیروں کو دھیرے دھیرے دبانے لگی

کیا کر رہی ہے۔۔۔۔۔۔۔

اُس کے ہاتھ اپنے پیر سے ہٹاتے ہوئے حیرت سے پوچھا

پیر دبا ہوں آپ کے۔۔۔۔۔۔۔۔۔آپ کی سیوا کر کے ہی تو
میں اچھی بیوی بن سکتی ہوں نہ۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ مسکرا کر بولی اور دوبارہ سے ہاتھ اُس کے پیر پر رکھ
دیئے۔۔۔۔۔

ساحل کی حیرت کی کوئی انتہا نہیں تھی کیوں کے پہلی دفعہ
اُسے محسوس ہو رہا تھا کے وہ جو کر رہی ہے وہ کوئی ناٹک نہیں
بلکہ اُس کے دماغ میں بھرے غبار نے اُسے سوچنے سمجھنے سے

مفلوج کر دیا ہے۔۔۔۔۔وہ بس اپنے دِماغ میں ایک بات کو قید کر کے باقی سب کچھ بھول گئی ہے۔۔۔۔۔

اُس نے ایکدم سے اُس کے ہاتھ بری طرح خود سے دور جھٹکے۔۔۔ نین نے ہڑ بڑا کر اُسے دیکھا

دور ہو مجھ سے۔۔۔۔۔۔

وہ طیش میں آکر اپنی جگہ سے اٹھا اور اُسے غصے سے دیکھ کر بولا وہ بری طرح گھبرا گئی اور ہڑ بڑا کے کھڑی ہوئی

کیا ہوا آپ غصّہ کیوں کر رہے ہیں مجھ سے کوئی غلطی ہو گئی کیا۔۔۔۔مجھے معاف کر دیجئے میں آپکو بلکل بھی پریشان نہیں کروں گی۔۔۔۔۔آپ بس غصّہ مت کرنا۔۔۔۔

وہ سہمے سے لہجے میں کہتی اُسے مزید حیران کر گئی۔۔۔

وہ اُس کی بڑی بڑی آنکھوں میں جھلملاتے آنسو دیکھنے لگا

آپ ناراض مت ہونا بس۔۔۔جو چاہے گے کروں گی۔۔۔

وہ سر نفی میں ہلاتے ہوئے اُس کی منت کر رہی تھی ساحل نے دانت سختی سے بھینچے اور پیچھے سے اُس کی گردن اور آگے سے اُس کے لبوں پر ہاتھ مضبوطی سے رکھے اُس کا منہ بند کر دیا

بس۔۔۔۔بس۔۔۔بس۔۔۔

وہ بہت زور سے چلایا۔۔۔ نین خوفزدہ نظروں سے اُسے دیکھنے لگی

ایک لفظ نہیں بولیگی تو اب

وہ اُس کی سرخ سہمی نگاہوں میں دیکھ کر غصے سے بولا لبوں پر ہاتھ کی سخت گرفت سے نین کی سانس رکنے لگی

ساحل نے اُس کے۔لبوں سے ہاتھ ہٹا کر دونوں بازو پکڑے اُسے قریب کھینچا

تجھے پتہ بھی ہے تو کیا کر رہی ہے۔۔۔۔

دیکھ خود کو یہ تو نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔

تیرے غصے نے تُجھے ذہنی مریض بنا دیا ہے

پاگل لگ رہی ہے تو کوئی۔۔۔۔۔۔۔

اپنی سیلف رسپکٹ کو مار دیا ہے تو نے جو۔۔۔۔

وہ اُس کی آنکھوں میں سختی سے دیکھتا کہتے کہتے رکا۔۔۔وہ سانس روکے کھڑی تھی

جو میرے آگے یوں بچھ رہی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ دبی آواز میں بولا۔۔۔۔۔ نین بے تاثر نظروں سے اُسے دیکھنے لگی تھی۔۔۔۔دل ہزاروں کی رفتار سے دوڑ رہا تھا

ارے فرسٹیشن نکالنی ہے تو نکال دے

نا۔۔رو۔۔۔چلا۔۔۔غصّہ کر۔۔۔۔۔۔سب کو سنا دے جا کر

کس نے تیرے ساتھ کیا کیا۔۔آگ لگا دے اپنے دکھ دینے

والوں کو

لیکن یہ تماشا بند کر۔۔۔

وہ اُس کے وجود کو جھٹکا دیتے ہوئے بولا۔۔۔۔نین نے آنسو

بھری آنکھوں۔میں خفگی لیے اُسے دیکھا۔۔۔۔۔اُس کی

گرفت معمولی سی نرم ہوئی

خود کو یوں ذلیل مت کر اپنی نظر میں۔۔۔۔

بے جان گڑیا نہیں ہے تو

وہ اُس کی آنکھوں میں دیکھتا افسوس زدہ لہجے میں بولا۔۔۔

اگلے چند پل کے لیے نین کی آنکھوں نے اُسے خود میں جکڑے رکھا۔۔۔اُس کے ہاتھ بازو آزاد کر کے اُس کی کمر پر آئے

کیوں روں میں۔۔۔۔کس کے لیے روں۔۔۔کسے سناؤں

کس کس بات کر لیے سناؤں۔۔

وہ ٹوٹے ہوئے لہجے میں بے حد دھیرے سے بولی اُس کی
آنکھوں میں دیکھتے ہوئے

اپنی قسمت پر روؤں جس نے اچانک ہی مجھے اتنا بڑا جھٹکا دے
کر میری دنیا تحس نحس کر دی

اُس داؤد لعنتی کے لیے روؤں جس نے مجھے دھوکہ دینے سے
پہلے میری غلطی نہیں بتائی۔۔۔۔۔۔

اُس انجان لڑکی پر غصّہ کروں جس نے ایک پل میں میرے
چھ سال کے خواب مجھ سے چھین لیے۔۔۔۔۔

اپنے پاپا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اپنی بربادی پر جی بھر کر آنسو بہاتی ہوئی اُس کے سامنے شکوے کرتے کرتے سسکی لے کر رکی۔۔۔۔وہ سنجیدگی سے اُس کے آہستہ سے ملتے سرخ لبوں کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

اُنہوں نے میری زندگی کا اتنا بڑا فیصلہ کرتے وقت یہ نہیں سوچا کے مجھ پر کیا گزر رہی ہے اس وقت۔۔۔۔میں کیا چاہتی ہوں۔۔۔۔اُنہیں تو اپنا اسٹارڈم عزیز تھا سوسائٹی میں اپنی ناک اونچی رکھنی تھی۔۔۔۔

اُنہیں میری خوشی میرے دکھ کی کوئی پرواہ نہیں تھی۔۔۔۔

۔کتنی سفاکی سے کہہ دیا کے ہاں بس شادی ہو جائے ورنہ انٹرنیشنل میڈیا۔۔۔۔۔۔

وہ اُس کی شرٹ کے دوسرے بٹن پر نظریں جمائے بے تحاشا روتے ہوئے ہچکی آنے سے رک گئی۔۔۔۔۔

ایک۔۔۔سامان کی۔طرح پھینک دیا مجھے کسی اور کی جھولی میں تاکہ میرے وجود سے اُن کی برسوں کی محنت اثرانداز نا ہو۔۔۔۔۔۔

وہ سسکتے ہوئے اُس کی شرٹ کو تھام کر رونے لگی۔۔۔۔

ساحل نے اُسے نہیں روکا۔۔۔۔تاکہ وہ رو کر اپنا سارا درد بہا دے۔۔۔۔

ہاں تو نہیں ہو گی۔۔۔۔میں بھی تو یہی چاہتی ہوں۔۔۔میں اُن کی یہ خواہش ہی تو پوری کر رہی ہوں کے اُن کا نام ہمیشہ بلند رہے۔۔۔۔۔اسی۔لیے تو۔مجھے اچھی بیوی بننا ہے۔۔۔تمہیں خوش رکھنا ہے۔۔۔تاکہ تم مجھے واپس اُن کی زندگی میں نا پھینک دو۔۔۔رونا نہیں ہے مجھے

وہ سر جھکائے ہی اضطرابی کیفیت میں کہتی آنسو رگڑنے لگی اور ساحل کی طرف دیکھا

تم مجھے کیوں روک رہے ہو ماما کے بیٹے۔۔۔۔ کیوں نہیں کرنے دیتے مجھے بیوی جیسا برتاؤ۔۔۔۔

وہ غصے سے کہتے کہتے شکوہ کرنے لگی۔۔

مجھے چھوڑ کر میرے پاپا کو بدنام کرنا چاہتے ہو کیا۔۔۔

اُس کی کالر تھام کر۔اُسے خفگی سے دیکھا۔۔وہ اُس کی بھیگی آنکھوں کو دیکھ کر اپنے دل کی حالت عجب محسوس کر رہا تھا

بولو نا کیا دیکھ رہے ہو۔۔۔۔جانتی ہوں پسند نہیں کرتے مجھے لیکن تھوڑا برداشت تو کر۔سکتے ہو نا۔۔۔۔۔پلیز پلیز پلیز۔۔

وہ بے بس لہجے میں کہتی اُس کے بازو سے پیشانی ٹکا کر رونے لگی۔۔۔۔ساحل نے اُس کی پیشانی کے سلگتے لمس اور سانسوں کی تیز حرارت کو محسوس کر کے اُسے پیچھے کیا

طبیعت ٹھیک نہیں ہے تیری۔۔۔۔۔۔چل میرے ساتھ۔۔۔۔

اُسے سیدھا کرتے ہوئے فکر مندی سے بولا اور اُس کی کلائی تھامی۔۔۔۔ لیکن نین نے فوراً اپنی کلائی چھڑا کر جانے سے انکار کردیا

نہیں آؤں گی میں۔۔۔ پہلے بولو۔۔۔۔ مجھے نہیں چھوڑو گے نا۔۔۔۔

وہ سر نفی میں ہلاتی زکام زدہ لہجے میں بولی۔۔۔۔ پلکیں بھاری ہوتی بار بار بند ہو رہی تھی

بکواس بند کرو ورنہ تھپڑ کھائے گی۔۔۔۔۔۔

تُو کوئی فوکٹ کا مال نہیں ہے سمجھی نا۔۔۔

وہ غصے سے اُس کا ہاتھ پکڑ کر کہتا اُسے کھینچنے لگا۔۔۔

چھوڑو مجھے۔۔۔۔۔۔۔ نہیں آؤں گی میں۔۔۔۔۔

نین نے جھٹکے سے اپنا ہاتھ چھڑایا اور اُسے پیچھے دھکیل دیا۔۔۔۔۔۔اور وہ آسانی سے پیچھے ہو بھی گیا۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اُسے غصّے سے دیکھتی جا کر بیڈ پر بیٹھ گئی اور اپنی کلائیوں سے چوڑیاں نکال نکال کر پھینکنے لگی ساتھ ہی اُس کی بڑبڑاہٹ جاری تھی

کہیں نہیں جاؤں گی۔۔۔۔۔۔۔مجھے نفرت ہے سب سے۔۔۔۔۔

وہ سسکیاں لے کر بڑبڑاتی اپنے بدن سے ایک ایک زیور نوچ کر زمین پر پھینکنے لگی۔۔۔۔۔۔۔ساحل پیچھے ہو کر دیوار سے ٹیک لگائے بہت اطمینان سے اُسے ابزرو کر رہا تھا

نئیں جاؤں گی میں۔۔۔۔نئیں جاؤں گی

وہ تھکی آواز میں چینختی بیڈ کے گرد لٹکتی پھولوں کی لڑیاں کھینچ کھینچ کر پھینکنے لگی۔۔۔۔۔۔

وہاں سجاوٹ کیے ایک ایک سامان کو اٹھا کر زمین بوس کرنے لگی۔۔۔۔۔۔

بیڈ سے چادر تکیے کھینچ کر پھینک دیے۔۔۔۔

آس پاس رکھے گلدان موم بتیاں سب تحس نحس کر دی۔۔۔۔

بڑ بڑاہٹ جاری تھی جِسے سمجھنا ناممکن تھا۔۔۔۔

سسکیاں بھی جاری تھی جو بے جان چیزوں کی آوازوں تلے دب گیئں۔۔۔۔۔

جوش دم توڑ کر کمزور ہوا جا رہا تھا لیکن اُس کی تڑپ کم نہیں ہو رہی تھی۔۔۔۔۔۔

کچھ پل پہلے تک کھلتا چہرہ اب دم توڑتے پھول کی تصویر بنا ہوا تھا۔۔۔

کاجل بکھر کر آنکھوں کے گھیرے سیاہ کر گیا تھا۔۔۔

لبوں سے لپسٹک بکھر کر نیچے تک پھیل گئ تھی۔۔۔

ساڑھی کا آنچل کندھے سے گر کر نیچے جھول رہا تھا

وہ بھی اُس کمرے کی طرح بکھری ہوئی تھی

اور وہ خاموش کھڑا اُسے دیکھ رہا تھا بنا پلکیں جھپکے۔۔۔۔

وہ بند ہوتی آنکھوں کو بمشکل کھولے اُس اور بڑھی جہاں ٹیبل پر کانچ کی بوتل رکھی تھی۔۔۔۔۔اُسے اٹھانے کے لیے ہاتھ بڑھایا لیکن ساحل سیدھا ہوا اور اُس کے اٹھانے کے پہلے ہی وہ بوتل اٹھا کر اُس کی طرف بڑھائی۔۔۔۔۔۔۔

اُس نے ایک نظر ساحل کی جانب دیکھا۔۔۔۔وہ بوتل تھامی اور پھر پوری طاقت سے دانت بھینچے وہ بوتل زمین پر پھینکنے لگی۔۔۔۔لیکن اچانک ہی رک گئی اور پھر اُس کی جانب دیکھا جو آنکھوں میں بھرپور سنجیدگی لیے اُسے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

نین کے دیکھنے پر اُس نے ہاتھ آگے بڑھا کے اُسے قریب آنے کا اشارہ کیا۔۔۔۔وہ بے تحاشہ اُمڈ آنے والے آنسوؤں کو گلے میں ہی روکتی اُسے دیکھنے لگی۔۔۔۔اور بوتل جہاں کی وہاں رکھ دیے

ساحل نے آہستہ سے اُسے قریب کھینچ کر اپنے سینے سے لگایا اُس نے مزاحمت کرنے کی کوشش کی لیکن وہ دونوں بازوؤں کو اُس کے گرد تنگ کیے گرفت مضبوط کر گیا۔۔۔۔

وہ کسمسائی۔۔۔۔اُس کے کندھے پر۔مکے مارے اور پھر اچانک اُس کے بازوؤں میں ٹوٹ کر بکھرتی شدتوں سے رو پڑی۔۔۔۔۔

وہ اُسے مزید خود میں بھینچ کر اُس کے بخار زدہ بدن کی تیز تپش محسوس کرنے لگا۔۔۔

اُس کے آنسوؤں رکنے کا نام نہیں لے رہے تھے۔۔۔ ہچکیاں سانس روک رہی تھی اور بدن بے جان ہو رہا تھا۔۔۔

شرٹ بھیگتی جا رہی تھی۔۔۔۔۔ سانسیں بدن جلا رہی تھی

وہ اُسے سختی سے تھامے اُس کے بازوؤں میں ڈھستی جا رہی تھی۔۔۔۔۔

ساحل اُسے سنبھالتے خود بھی نیچے بیٹھتے چلا گیا۔۔۔۔

اُسے خود سے جدا نہیں کیا۔۔۔۔۔ گہری سانس لے کر خود کو کمپوز کرنے لگا۔۔۔

جب کوئی۔۔۔ پریشان کرتا تھا۔۔۔۔۔۔ تو۔۔۔ پاپا سے ۔۔۔ کہتی تھی۔۔۔

ممی ڈانٹتی تھیں۔۔۔۔۔ تو پاپا سے شکائت۔۔۔ کرتی تھی

اب پاپا کی شکایت۔۔۔۔ کس۔۔۔ کس سے کروں

وہ بے ترتیب زمین پر اُس کے قریب بیٹھی اُس کے کندھے پر سر رکھے روئے جا رہی تھی۔۔۔۔۔ سسکیوں کے درمیان

کہتی نیچے ہوتے ہوئے سر اُس کے گود میں اُس کے فولڈ کیے ہوئے پیر پر رکھ کر سیدھی ہوئی۔۔۔۔

کیسے۔۔۔۔ سمجھاؤں خود کو۔۔۔۔کے میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اُس کی طرف دیکھتی ہوئی بولنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن لفظ نہیں مل رہے تھے اپنے درد کو بیان کرنے کے لیے

بس۔۔۔۔۔۔

اُسے زبردستی کی کوشش کرتے دیکھ ساحل نے اُس کے لبوں پر اُنگلی رکھتے ہوئے اُسے روک دیا

بہت ناٹک ہو گیا چل اٹھ ڈاکٹر کے پاس چلتے ہے۔۔۔تجھے کچھ ہو گیا تو میں پھنس جاؤں گا۔۔۔

وہ ساڑھی کا پلو اُس کے سینے اور کندھے پر درست کرتے ہوئے بولا۔۔۔۔

تم تو۔۔ویسے بھی پھنس ہی گئے ہو ماما کے بیٹے۔۔۔۔میرے مرنے سے تو تمہیں فائدہ ہی ہو گا۔۔۔۔جان چھوٹ جائیگی۔۔۔۔

وہ نیم وا آنکھوں سے اُسے دیکھتی زبردستی لب پھیلا کے مسکرائی

ڈاکٹر سے تیری زبان کا علاج بھی کرتے ہیں۔۔۔۔بہت چلتی ہے قسم سے

وہ انگوٹھے سے اُس کی آنکھ سے کان تک سفر کرنے والا آنسو صاف کرتے ہوئے بولا

میں نہیں جاؤں گی۔۔۔

نین نے اُس کا ہاتھ پکڑ کر انکار کیا۔

دیکھ بہت ہو گیا اب اٹھ ورنہ مار کھائے گی۔۔۔۔

وہ اُسے آنکھیں دکھا کر دھمکانے لگا۔۔ نین اپنی ساری طاقت جمع کر کے اُس کے بازو کو تھامے اٹھی۔۔۔۔

کیا تم۔۔۔۔ میرے لیے۔۔۔۔۔ داؤد کو۔۔۔۔۔۔۔۔ مار سکتے ہو۔۔۔۔

وہ بھیگی سرخ آنکھوں سے اُس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔۔

میں اُسے ماروں گا تو۔۔۔۔۔۔۔ تیرا درد کم ہو جائے گا۔۔۔

وہ اُس کے چہرے پر آتے بال پیچھے کرتے ہوئے دھیمے بھاری لہجے میں بولا۔۔۔۔

تھوڑا۔۔۔۔۔۔ تھوڑا تھوڑا۔۔۔۔

وہ گلا تر کرتے ہوئے بولی۔۔۔۔

لیکن تم۔۔۔۔۔۔اُسے۔۔۔۔۔۔۔۔بہت

بہت بہت۔۔۔۔۔

Zubi Novels Zone

مارنا اُس کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ٹانگیں توڑ دینا۔۔۔

۔۔۔۔اُسے سمجھ آنا چاہیے۔۔۔۔۔۔۔۔
کے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کسی کو ہرٹ کرنا
کتنا۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ آنکھیں بند کیے بڑبڑاتی ہوئی اُس کے سینے سے سر ٹکا گئی
لیکن بند آنکھوں سے بھی بے آواز بڑبڑا رہی تھی۔۔۔

ریلیکس۔۔۔۔۔۔۔۔ریلیکس

ساحل اُس کے گرد بندھے ہاتھ سے اُس کی پیشانی سہلانے لگا۔۔۔اُسے پر سکون کرنے لگا اور وہ اُس کے اُنگلیوں کے نرم لمس سے دھیرے دھیرے غنودگی میں جانے لگی

ΔΔΔΔΔΔΔ

وہ پارٹی کے اختتام پر واپس روم میں آیا تو فلک آرام سے پھولوں سجے بیڈ پر سوئی تھی۔۔۔۔

اُس نے کپڑے تبدیل نہیں کیے تھے شاید بہت بری تھک چکی تھی اس لیے ایسے ہی لیٹ گئی۔۔۔۔۔۔۔

اس طرح کی پارٹی اٹینڈ کرنے کا اُس کا پہلا تجربہ تھا اس لیے پورا وقت وہ بہت نروس رہی تھی۔۔۔۔۔اوپر سے سب کی

حیران نظریں اُس پر تھی کیوں کے داؤداور اُس کی شادی
سب کے لئے ایک بریکنگ نیوز تھی۔۔۔

گھر والوں کا انداز بھی اُس کے ساتھ بہت لیادیا تھا۔۔
لیکن داؤد نے پورا وقت اُسے اپنے ساتھ ہونے کا یقین دلایا تھا۔۔
ایک پل کے لیے بھی تنہا محسوس نہیں ہونے دیا۔۔۔۔۔
وہ اُس کے لیے خاص تھی وہ اُسے اس بات کا ہر موڑ پر یقین دلاتا تھا۔۔

وہ دروازہ دھیرے سے بند کر کے اندر آیا تاکہ اُس کی نیند میں خلل نہ ہو۔۔۔۔اُسے ایک نظر مسکرا کر دیکھتے ہوئے ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا

یہ کمرہ بھی بہت خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔۔۔۔دادی نے ہی عشرت اور شیرین کو یہ کام سونپا تھا کے بھلے بہت کچھ غلط ہو چکا ہو لیکن اب سب بھول کر بہت اچھے سے دونوں کی ساری رسمیں ادا کرنی ہے۔۔
اُلجھے ہوئے رشتوں کو سلجھانا ہے۔۔۔۔۔

وہ چینج کر کے اپنی سائیڈ پر لیٹ گیا اور بہت فرصت سے اُس کے چہرے کو دیکھنے لگا۔۔۔۔۔۔

جیسے نظریں کتنی ہی پیاسی ہو اور وہ آج ساری پیاس بجھا کر جی بھر کر سیراب ہونا چاہتا ہو۔۔۔۔۔۔

فلک تو ہوش میں اُس کی نظروں سے خوفزدہ ہو جاتی تھی اسلئے آج وہ اُس کی نیند کا بھرپور فائدہ اٹھا رہا تھا۔۔۔

فلک کی گھنی گالوں پر بچھی پلکیں۔۔۔ سُرخ نازک لب۔۔۔ اور پر کشش سراپا اُسے اپیل کر رہے تھے۔۔۔ دل بے خود ہو رہا تھا۔۔۔ نظریں بھٹک کر اُسے بہکانے کا کام کر رہی تھی۔۔۔

اوپر سے سانسوں میں گھلتی کمرے میں بکھرے پھولوں کی بھینی بھینی خوشبو آگ میں گھی کا کام انجام دے رہی تھی

اُس کی والہانہ نگاہوں کی تپش کا ہی اثر تھا کے فلک نیند میں
بھی اُنہیں محسوس کر کے بے چین ہوتی کسمسا کر سیدھی
ہوئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ذرا سی حرکت سے اُس کی چوڑیوں اور پایل نے خاموشی میں
جو مدھر آواز بکھیری تھی۔۔۔۔۔۔۔۔وہ بہت بھلی
تھی۔۔۔

اُس کا ہاتھ گلے میں پڑے بھاری نیکلیس پر رکھا تھا جس سے
یقیناً اُسے بہت اُلجھن ہو رہی تھی

داؤد اٹھ کر بیٹھا اور بہت احتیاط سے ہاتھ اُس کی گردن میں ڈالتے ہوئے پیچھے سے نیکلیس کی ڈور ڈھیلی کی اور آہستہ سے اُسے باہر نکال کر سائڈ میں رکھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بال ہٹا کر سرخ ہوتی گردن کو بہت دھیرے سے اُنگلیوں کے پوروں سے سہلایا۔۔۔۔۔۔بے خود نگاہیں اس کے سرخ لبوں پر جمی تھی اور دل فلک کی نیند کا فائدہ اٹھانے پر بھرپور اکسا رہا تھا لیکن پھر بھی وہ اپنی ایمانداری پر قائم تھا

جب کے وہ اُس کے حرارت دیتے لمس کے زیرِ اثر نیند سے جاگ کر بھی آنکھیں بند کیے پڑی تھی۔۔۔

دل بہت زوروں سے دھڑک رہا تھا۔۔۔۔

داؤد نے اُس کے دونوں کانوں کے آویزے بھی جدا کر کے سائیڈ پر رکھے اور اُس کی کلائیوں سے چوڑیاں نکالنے لگا۔۔۔۔

فلک نے آہستہ سے آنکھیں کھولیں تو داؤد کی نظریں اُس کے چہرے پر ہی تھی۔۔۔
نظروں کے تصادم نے ماحول پر بہت گہرا اثر چھوڑا۔۔۔۔۔ وہ اُس کی گہری نظروں سے نروس ہو کر پلکیں جھکاتی آہستہ سے اٹھ بیٹھی۔۔۔۔۔

اُس کی کلائی اب بھی داؤد کے ہاتھ میں تھی۔ جن سے وہ دھیرے دھیرے چوڑیاں جُدا کر رہا تھا۔۔۔

لیکن نظریں مسلسل اُس کو چہرے پر ٹکی بے خودی کا پیغام بنی ہوئی تھی جن کے اثر سے فلک کی سانسیں اُتھل پتھل ہو رہی تھی۔۔۔۔

کلائی مکمل خالی ہونے کے بعد اُس نے آہستہ سے اپنی جانب کھینچی جس کے باعث فلک ایکدم سے اُس کی طرف جھک کر اُس کے قریب ہو گئی۔۔

آنکھیں حیرت وخوف سے پھیل گئی۔

داؤد نے ہاتھ آگے بڑھا کر اُس کے بالوں سے پن کھینچ کر انہیں آزاد کیا۔۔۔۔۔۔

اُس کی گردن پر ہاتھ رکھے چہرے پر جھکا اور دائیں گال کو لبوں سے چھوا بے حد نرمی سے وہ سانس روک کر آنکھیں بند کر گئی۔۔۔۔دل اتنا تیز دھڑکنے لگا مانو نکل کر باہر آجائے گا۔۔۔

وہ پیچھے ہوا اور مدھم سا مسکرا کے اُس کی بند آنکھوں کو دیکھا۔۔۔۔

تمھارے اس خوبصورت روپ نے میرے صبر کے سارے باندھ توڑ دیے ہے مائے لوو۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اُس کی بند آنکھوں کو دیکھتے ہوئے گمبھیر سرگوشی میں بولا۔۔۔۔ فلک نے آہستہ سے آنکھیں کھولیں۔۔۔۔ وہ اُس کے بے حد قریب تھا سایا بن کے اُس پر چھایا ہوا تھا۔۔۔۔ سانسوں سے اُس کے چہرے کو مہکا رہا تھا۔۔۔۔

میرے اندر کے شریف آدمی کو بدمعاش بننے پر اکسا رہی ہو تم آج۔۔۔۔۔۔۔

وہ اُس کی لرزتی پلکوں کی حرکت پر مسکراتا ہوا بولا۔۔۔۔فلک کے چہرے پر بکھرے حیا کے ڈھیروں رنگ بے حد حسین تھے۔۔۔۔۔۔۔

اُس پر داؤد کا یوں تعریف کرنا اُس کے ننھے سے دل کے حسین جذباتوں کو جگا رہا تھا۔۔۔جو دم توڑ چکے تھے۔۔۔

وہ اُس کے دوسرے گال کو چھونے کے ارادے سے آگے بڑھا تو فلک نے ایکدم سے اپنے چہرے پر دونوں ہاتھ رکھ لیے۔۔۔۔۔۔۔۔

داؤد کے لیے اُس کا یہ ردِ عمل بے حد حیران کن تھا۔۔۔کیوں کے اس کے لب مسکرا رہے تھے۔۔۔

وہ ہمیشہ خوفزدہ ہو جاتی تھی لیکن آج اُس کے چہرے پر کوئی خوف نہیں بلکہ حیا کی لالی تھی۔۔۔

داؤد کو حیرت کے ساتھ بے حد خوشی بھی ہوئی اُس نے فلک کے چہرے سے ہاتھ ہٹا کر اپنے ہاتھوں میں لیے اور بے خود نگاہوں سے اُس کی بند آنکھوں کو دیکھتا اُس کے لبوں پر جھکنے

لیکن وہ اُس کے لبوں کو چھوتا اُس کے پہلے فلک ایکدم سے چہرہ اُس کے سینے سے لگ کر چھپا گئی۔۔۔۔

وہ ہنستے ہوئے اُسے خود میں بھینچ گیا۔۔۔۔۔۔۔۔

۔آج تو داؤد کی قسمت بڑی مہربان نظر آرہی ہے۔۔۔۔۔۔

وہ مسکراتے لہجے میں بولا۔۔۔۔۔۔۔۔

فلک نے آنکھیں سختی سے میچ کر اُس کی شرٹ کو تھاما

خود سے وعدہ کیا تھا کے وہ آج داود کو مایوس نہیں ہونے دیگی

۔۔۔۔جس نے اُسے اُس کی سوچ سے زیادہ ساتھ و سہارا دیا

اُس کی اُداسی کی وجہ نہیں بنے گی۔۔۔۔۔

اُس کے لیے تھوڑا مشکل ہوگا داؤد کی قربت کو

سہنا۔۔۔سکندر کی دی تکلیف کو بھولنا لیکن یہ یقین بھی تھا

کے داؤد یہاں بھی اُس کی تمام مشکلیں آسان

کردیگا۔۔۔۔۔۔۔

اور واقعی اُس نے فلک کا مزید امتحان نہیں لیا۔۔۔۔اُس

کے لیے یہ پیش قدمی ہی بہت تھی۔۔۔۔۔۔

کیوں کے اُسے یقین تھا اس کے لیے بھی فلک کو بہت ہمت جتانی پڑی ہو گی۔۔۔۔۔

اپنی باقی خواہشیں کچھ اِنتظار کی گھڑیوں کے حوالے کیے فلک کو سینے سے لگائے سونے کی کوشش کرنے لگا۔۔۔

©©©©©

صبح کی نماز کا الارم خاموش کمرے میں گونجا تو سب سے پہلے نین کا ذہن بیدار ہوا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بھاری پلکوں کو بمشکل کھولنے کی کوشش کی تو دھندلے منظر صاف ہونے لگے۔۔۔۔۔

وہ رات والی پوزیشن میں ہی دیوار سے لگ کر بیٹھے بیٹھے سویا ہوا تھا۔۔۔۔۔

اور نین اس کے سینے سے چہرہ ٹکائے دونوں بازو اُس کے گرد باندھے اُس سے لپٹ کر سوئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔ دونوں پیر اُس کے پیر کے نیچے تھے

کمرے کی بکھری حالت دیکھ آہستہ آہستہ گزری رات کا واقعہ ذہن کے پردے پر صاف ہونے لگا تو وہ ایکدم سے سیدھی ہوئی۔۔۔۔۔۔ سر اُٹھا کر اُسے دیکھا جو آنکھیں بند کئے سکون سے پڑا تھا۔۔۔۔۔

اُسے احساسِ ہونے لگا کے کیسے وہ رات کو اُس کے سامنے کھل گئی تھی۔۔۔۔۔اُس کے سامنے سب اُگل دیا تھا۔۔۔۔۔۔وہ تو یقیناً اُس پر اندر ہی اندر ہنس رہا ہو گا۔۔۔۔

وہ اپنی بے ساختگی پر خود کو جی بھر کر کوستی پیچھے ہونے لگی لیکن ساحل کے گلے میں پہنی چین اُس کی کرتی کے بٹن میں اُلجھی ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

اُس نے آہستہ سے اُس کی چین کو اپنے بٹن سے جدا کیا اور اپنے پیر اُس کی ٹانگ کے نیچے سے کھینچ کر الگ کیے۔۔۔۔۔۔جس کے اثر سے ساحل کی نیند بھی کھل گئی۔۔۔۔۔

اُس نے بوجھل نیند بھری آنکھیں کھول کر نین کو دیکھا۔۔۔

نین اُس کی نظروں سے کنفیوز ہوتی بالوں کو کان کے پیچھے کرتے ہوئے وہاں سے اٹھی۔۔۔۔اور ساڑھی کو سنبھالے محتاط قدم بڑھاتی چینجینگ روم میں چلی گئی۔۔۔۔۔

ساحل کو تو اُسے دیکھ کر یہی اندازا ہوا کے وہ اب رات کے مقابلے بہتر ہے وہ بھی وہاں سے اٹھ کر بیڈ پر آ کے لیٹ گیا اور آنکھیں بند کرلی۔۔۔

۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یااللہ میری مدد کر۔۔۔۔۔۔۔

بھلے ساحل کے لیے دل میں کبھی کچھ ہو نا ہو۔۔۔۔۔۔

لیکن اگر داؤد کے لیے کچھ بھی ہے تو اُسے ختم کر دے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ جائے نماز پر ہاتھ دعا کے لیے اٹھائے خدا سے فریاد کرنے لگی۔۔۔۔۔

جتنا رونا تھا وہ رو چکی تھی اب دِل بلکل خالی ہو چکا تھا۔۔۔۔۔۔وہ داؤد کو لے کر اب کچھ بھی نہیں سوچنا چاہتی تھی۔۔۔۔۔نا اپنے پاپا کی باتوں کو پھر یاد کرنا چاہتی تھی

نماز سے فارغ ہو کر وہ اپنے ہاتھوں برباد ہوئے کمرے کو سمیٹنے لگی۔۔۔۔۔

اپنا سارا سامان اٹھا کے ایک جگہ رکھا اور باقی کچرا ابھی صاف کر کے روم کی حالت کچھ حد تک بہتر کر دی

اُس کا کام جاری ہی تھا۔۔۔بیڈ پر بکھرے پھول سمیٹ رہی تھی کے ساحل کے بڑبڑانے کی آواز پر رک گئی۔۔۔۔۔اُسے بڑبڑاہٹ کچھ سمجھ نہیں آئی تو ہلکی سی اُس کی اور جھکی اور غور سے سننے لگی

اپن پر ڈورے ڈال رہی ہے یہ ڈینجر سنریلا۔۔۔۔۔لیکن ساحل اس کی اداؤں کے جال میں نہیں پھنسنے والا۔۔۔۔۔۔

وہ نیند سے بھاری آواز میں بڑبڑا رہا تھا یقیناً شروع شروع میں نین کے جو تیور تھے انہیں یاد کر کے۔۔۔

نین نے آنکھیں چھوٹی کر کے اُسے گھورا

ایک بار۔۔۔۔۔اپن کی سٹکی نا تو اُس کو بیچ کمرے میں چنوا کر کہیں فرار ہو جاؤں گا۔۔۔۔

نیند کے خمار میں ڈوبی آواز رک رک کر نکل رہی تھی

اچھا۔۔۔۔۔۔میرے خوابوں میں مجھ سے ہی

میاؤں۔۔۔۔۔۔۔۔۔رکو ذرا

وہ سر ہلا کر اُسے گھورتی اپنی سائیڈ پر لیٹی اور اُسے پیچھے سے
ایک زوردار لات مار کر پھر سے سوتی بن گئی۔۔۔۔

اس ایکشن ریپلے کی بدولت ساحل کے خوابوں میں بم
دھماکے ہوئے۔۔۔
جب کے حقیقت میں وہ بیڈ کے نیچے پڑا کراہ رہا تھا۔۔۔۔

تیری تو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔
اُسے غصے سے گھورتا اُس کی طرف بڑھا
اُس کی سونے کی ایکٹنگ پر دانت پیسے اور اُسے کچھ کہتے کہتے
رک گیا۔۔۔

کیوں کہ پتہ تھا وہ یوں سیدھے سے توڈراما بند کریگی نہیں

اُس نے بھی اُلٹے طریقے سے کام لیا۔۔۔

ٹی شرٹ کی فٹنگ مست ہے۔۔۔۔۔۔

وہ اُسے سر سے پیر تک دیکھتے ہوئے بولا نین نے پٹ سے

آنکھیں کھولیں۔۔۔

اٹھ کر اُسے گھورتے پیروں کی جانب پڑا کمفرٹر اپنے گلے تک

کھینچ لیا

یو ٹھر کی کہیں کے۔۔۔۔ خبر دار جو مجھ پر گندی نظر ڈالی

آنکھیں نکال لوں گی تمہاری۔۔۔۔۔۔

وہ ایکدم سے غصے سے بھڑک کر بولی ساحل نے دونوں ہاتھ سینے پر باندھے اُسے سکون سے ملاحظہ کیا تو اُسے دھیان آیا کے وہ کیوں سوتی بنی تھی اور اب اٹھ کر کتنی بڑی غلطی کی ہے۔۔۔۔

اُس نے زبان دانتوں میں دبائی اور مسکرا کر ساحل کو دیکھا

Wow you are looking so good mama ke bete۔۔۔۔۔۔

وہ بیڈ سے اُتر کر اُس کے پاس آتی حیرت سے اُسے سر تا پیر دیکھ شہد میں ڈوبے لہجے میں بولی۔۔۔۔

ساحل نے اُسے خشمگین نظروں سے گھورا۔۔۔اس نے معصومیت سے پلکیں جھپکیں۔۔

ارے بڑے ماما آپ یہاں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ ایکدم سے سنجیدہ ہو کر اُس کے پیچھے دیکھ کر بولی تو ساحل نے بھی پیچھے دیکھا لیکن وہاں کوئی نہیں تھا بلکہ دروازہ بند تھا اور وہ اُس کے پلٹنے کا فائدہ اٹھا کر وہاں سے غائب ہو چکی تھی۔۔۔۔۔۔

ساحل نے واشروم کے بند دروازے کو گھور کر اپنی قسمت کو کوسا۔۔۔۔۔۔

وہ شاور لے کر واشروم سے باہر نکلی تو ساحل اُس کا سارا سامان نکال کر بیڈ پر پڑے سوٹ کیس میں بھر رہا تھا بلکہ ٹھوس رہا تھا۔۔۔

کل ہی اُس کا سامان نانو نے اُس کے کمرے سے ساحل۔کے کمرے میں سیٹ کروایا تھا۔۔۔۔

وہ گیلے بالوں کو ایسے ہی چھوڑے اُسے حیرت سے دیکھنے لگی۔۔۔۔

ساحل نے پلٹ کے اُسے دیکھا اور سوٹ کیس بند کر کے بیڈ سے نیچے اتار کر اُس کی طرف بڑھایا

Zubi Novels Zone

یہ رہا تیرا بوریا بستر۔۔۔۔۔۔۔۔اٹھا اور نکل جا اپنے ماں باپ کے ساتھ۔۔۔۔۔۔

دو دن سے تیرے کو جھیل جھیل کر آدھا پاگل ہو چکا ہوں

۔۔۔۔

اب کلٹی ہو اِدھر سے۔۔۔۔۔۔

وہ اُسے دیکھ کر سنجیدگی سے بولا

میں یہاں رہوں گی یا نہیں یہ ڈیسائڈ کرنے والے تم۔ کون ہوتے ہو۔۔۔۔۔۔

وہ ناگواری سے اُسے دیکھ کر ٹاول پھینک کر اُس کی طرف بڑھی

تم سے شادی کیا کرلی تم۔ تو خود کو میرا مالک سمجھنے لگے کسی خوش فہمی میں مت رہنا ماما کے بیٹے۔۔۔۔۔

جس سچویشن میں میں تھی نا۔۔۔۔۔ تم سے تو کیا اگر کسی راہ چلتے گدھے سے بھی شادی کرنی پڑتی تو کرلیتی۔۔۔

بہت زیادہ سیریس مت لو اس شادی کو۔۔۔۔۔

وہ ماتھے پر بل ڈالے غصے و ناگواری سے بولی۔۔۔

اچھا اور کل جو تُجھے بیوی کے دورے پڑے تھے۔۔۔۔۔ مجھ پر اتنے لاڈ ڈال رہی تھی وہ کس خوشی میں تھا۔۔

ساحل نے بھی جواباً غصے سے پوچھا

وہ تو۔ میں غصے میں تھی اسلئے تمہیں اتنی عزت دے دی ۔۔اُسے سہانا خواب سمجھ کر بھول جاؤ۔۔۔۔یہی بہتر ہے تمہارے لیے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اُسے آنکھیں دکھا کر بولی ساحل نے بیزاری سے اُسے دیکھ کر سر جھٹکا جیسے بہت وہ خوش تھا اُس کے عزت دینے سے

اور نیند میں کیا کہہ رہے تھے تُم۔۔۔۔۔میں تم پر ڈورے ڈال رہی تھی۔۔۔۔

خود کو نیچے سے اوپر تک دیکھا بھی ہے تم نے کبھی۔۔۔۔۔ شکل ہے تمہاری ڈورے ڈالنے کے قابل۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ آنکھوں کو مزید بڑی کیے اُسے سر سے پیر تک اشارہ کرنے لگی

بے عزتی سہنے کے عادت ہے اپن کو۔۔۔۔۔۔

ہوش سنبھالنے کے بعد سے ہر دِن ایک نئے انسان سے بے عزت ہوا ہوں تو بھی بھڑاس نکال لے کوئی واندا نہیں۔۔۔۔

ساحل نے اُسے سنجیدگی سے دیکھتے ہوئے جواب دیا۔۔۔۔

نین کو اُسی پل اپنی بات پر شرمندگی ہوئی

لیکن خود کی سوچ۔۔۔۔۔۔ یہاں رہے گی تو دِن رات داؤد کو کسی اور کے ساتھ دیکھ کر دل جلاتی رہے گی۔۔۔۔

اور سن لے۔۔۔۔۔ تیرے رونے دھونے کا نہ اُس کو گھنٹہ بھی فرق نہیں پڑنے والا سمجھی۔۔۔۔۔

اس لیے بول رہا ہوں اپنے ماں باپ کے ساتھ واپس جا۔۔۔۔ سب بھول جائے گی خود ہی دھیرے دھیرے۔۔۔

وہ سنجیدگی سے اُسے سمجھاتے ہوئے بولا وہ جو اُس سے تلخ بات کرنے پر شرمندہ تھی اپنی غلطی بھول کر غصّے سے اُسے دیکھا۔۔۔۔

مجھے داؤد سے اب رتی برابر بھی لینا دینا نہیں۔۔۔کوئی فرق نہیں پڑتا وہ کسی کے ساتھ بھی ہو۔۔۔۔

تمہاری بھاشا میں۔۔۔۔داؤد گیا تیل لینے۔۔۔۔

اُس کی وجہ سے میں کہیں نہیں جاؤں گی۔۔۔۔۔۔

وہ غصے سے اُسے جتاتی ہوئی بولی

سب پتہ ہے اپن کو کتنا فرق پڑتا کتنا نہیں۔۔۔۔۔

اُس نے طنز کیا جو نین کو بری طرح چبھا۔۔۔۔

وہ اُسے عاجزی سے دیکھتا پلٹ گیا لیکن نین نے اگلے ہی پل اُس کے بازو کو پکڑے اُس کا رخ اپنی جانب کیا

یوراوڈی۔۔۔۔۔۔مجھے ایموشنل کر کے سہارا دینے کا ڈراما

کیااور اب تانے مار رہے ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اُس کی آنکھوں میں خفگی سے دیکھتی سختی سے اُس کا بازو

پکڑ کے بولی ساحل نے اُسے سنجید گی سے دیکھتے اُس کا ہاتھ ہٹا

کے پیچھے کیا

سمجھا رہا ہوں۔۔۔۔۔۔سمجھنا ہے تو سمجھ۔۔۔

کیوں کے یہاں تو تجھے میں ویسے بھی رہنے نہیں دوں

گا۔۔۔۔۔۔دو دن برداشت کیا لیکن اِب نہیں کروں

گا۔۔۔

وہ اُس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولا

اچھا تم مجھے یہاں سے نکالو گے۔۔۔۔

یہ گھر میرے نانا جان کا ہے سمجھے نا۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اُنگلی اٹھا کر اُسے جتاتے ہوئے بولی

تو اس گھر میں کدھر بھی جا کے مر۔۔۔یہ روم اپن کا ہے سمجھی نا۔۔۔۔

وہ بھی اسی کے انداز میں بولا

Zubi Novels Zone

میرج سرٹیفکیٹ کے حساب سے یہ روم اور یہاں کی ہر چیز تمہارے ساتھ میری بھی ہے۔۔۔۔

نین نے پورے کمرے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ڈٹ کے جواب دیا

اُس حساب سے تو پھر۔۔۔تو بھی میری ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ بے ساختگی میں ایکدم سے کہہ گیااور نین کے ساتھ خود بھی حیران ہوا

مطلب تُجھے اٹھاکر کدھر بھی پھینک سکتاہوں میں۔۔۔

وہ فوراًہی بات کو نیارخ دے کر بولا جس پر نین نے آنکھیں چھوٹی کیں

اگر مجھے امیچینشن میں بھی ہاتھ لگایاناتوہاتھ توڑدوں گی تمہارا۔۔۔

نین نے بڑے ہی زبردست دھمکی دی جس پر ساحل نے

ابرو اٹھا کر اُس کا سر سے پیر تک جائزہ لیا۔۔۔۔

مانو طنز کیا کے یہ نازک جان اُس کا ہاتھ کیسے توڑے گی

اا۔۔۔انڈر ایسٹیمیٹ مت کرو مجھے۔۔۔۔۔

وہ اُس کی نظروں کا مفہوم سمجھ کر لبوں پر زبان پھیرتے

ہوئے بولی

ٹھیک ہے کوشش کر کے دیکھ لے۔۔۔۔۔

اُس نے اطمینان سے کہتے ہوئے شرٹ کے بٹن کھول کر

اُسے جسم سے الگ کر کے بیڈ پر پھینکا۔۔۔۔

نین نے بلیک بنیان میں جھلکتے اُس کے دونوں پھولے ہوئے بازؤں کو دیکھ کر حلق تر کیا

وہ تو۔۔۔۔۔ج ج۔۔جب تم مجھے ہاتھ لگاؤ گے تب دیکھے گے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ بہادری کا مظاہرہ کرتی بہت محتاط طریقے سے اُس کے قریب سے آگے بڑھ کے کمرے سے باہر نکل گئی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔ

https://wa.me/923444499420

وہ کالج گیٹ کے باہر ہی بائیک پارک کر کے اندر کی طرف بڑھا۔۔۔اُسے ایسا محسوس ہوا جیسے وہ کسی کی نظر میں ہے۔۔۔۔۔۔

لیکن اِس نے پلٹ کر نہیں دیکھا۔۔۔

نارمل انداز میں آگے بڑھتا رہا حلانکہ دماغ پوری طرح چوکنا تھا۔۔۔۔

آس پاس چند ایک لوگ تھے۔۔۔۔۔آج شام کالج میں ایک فنکشن تھا جس کی تیاری چل رہی تھی۔۔۔۔۔۔سارا اہتمام گراؤنڈ میں ہی کیا جارہا تھا

وہ آگے بڑھتے بڑھتے رک گیا اور نیچے جھک کر اپنے جوتے کی پہلے سے بندھی لیس کو کھول کر دوبارہ باندھنے لگا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

غیر محسوس طریقے سے کچھ فاصلے پر کھڑی بائیک کے سائلنسر پر نظر ڈالی جس میں پیچھے کی پرچھائی نظر آرہی تھی۔۔ جہاں ایک آدمی کالج کے گیٹ کے باہر سے ہی اُس پر پوری واچ رکھے ہوئے تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ فون کان سے لگائے یقیناً اُسی کی ہی خبر کہیں پہنچا رہا تھا

وہ سیدھا ہوا اور بجائے پلٹ کر اُسے دیکھنے کے مسکرا کر اپنے راستے پر آگے بڑھتا کالج کے اسٹاف روم میں گھس گیا۔۔۔۔

اُس کے نظر سے غائب ہوتے ہی وہ آدمی بھی وہاں سے چلا گیا۔۔۔۔۔۔

ΔΔΔΔ\\\

Good morning my love۔۔۔۔۔۔۔

وہ کچن میں تھی جب داؤد نے آکر دھیرے سے اُس کے کان میں کہا وہ بری طرح بوکھلا گئی۔۔۔۔۔ہاتھ سے چمچ گرتے گرتے بچا۔۔۔۔

وہ صبح اٹھتے ہی کچن میں آگئی تھی تاکہ سب کے لیے ناشتہ بنا سکے۔۔۔۔۔۔

اور وہاں موجود ملازم کام میں اُس کی پوری مدد کر رہے تھے۔۔۔۔۔

اُس نے ہڑ بڑا کر آس پاس دیکھا لیکن اِن میں سے کوئی نہیں تھا۔۔۔۔۔۔ صرف داؤد ہی اُس کے نزدیک کھڑا تھا

آج ہمیں کورٹ جانا ہے۔۔۔۔۔۔ یاد ہے نا

داؤد پیچھے ہو کر اُسے یاد دلاتا کچن سلیپ پر رکھے سامان کا جائزہ لینے لگا۔۔۔

اُنہیں صرف کچھ کاغذی کاروائی مکمل کرنی تھی کیوں کے ہیئرنگ میں ابھی وقت تھا۔۔۔۔۔

وہ سکندر کی طرف سے بہت محتاط تھا لیکن اُس کے لیے حیرانی کی بات تھی کے سکندر بلکل خاموش بیٹھا تھا۔۔۔اُس پر نظر رکھ رہے لوگوں کو بھی کوئی مشکوک بات نظر نہیں آرہی تھی

میں نے سب کے لیے چائے اور ناشتہ بنایا ہے۔۔۔ لیکن مجھے ڈر لگ رہا ہے۔۔۔۔۔ اگر سب ناراض ہو گئے

تو۔۔۔۔

وہ اُس کے سوالیہ نظروں سے دیکھنے پر پریشان سی اُنگلیاں چٹخاتے ہوئے بولی داؤد پر سوچ انداز میں مسکرایا

اب تک تم ایک جنگ لڑ رہی تھی۔۔۔ اب تمہیں ایک اور جنگ لڑنی ہے۔۔۔۔۔

اب تک اپنے لیے لڑ رہی تھی۔۔۔

اب ہمارے لیے بھی لڑنا ہے۔۔۔۔

وہ مسکراتے ہوئے بولا۔۔۔۔فلک پریشان سی اُسے دیکھنے لگی

میں جانتا ہوں فلک کے ایک نا ایک دن اس گھر کے لوگ تمہیں اپنا ہی لے گے۔۔۔کیوں کے مجھے یقین ہے کہ تم اُنہیں منانے کی بہترین کوشش کرتی رہو گی۔۔۔۔۔۔۔۔اور میں تو پھر تمہارے ساتھ ہوں ہی۔۔۔لیکن یاد رکھنا۔۔۔۔

داؤد اُسے سنجیدگی سے دیکھتے ہوئے کہتے کہتے رکا اور اُس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا

خود کو بے مول مت سمجھنا۔۔۔۔۔۔۔۔

نا بے مول ہونے دینا۔۔۔۔۔۔۔

یہ کوشش بھلے تمہارا امتحان ہو سکتی ہے لیکن سزا نہیں۔۔۔۔۔۔

کسی کو بھی اپنے مان سمان کو چوٹ مت پہنچانے دینا۔۔۔۔۔

اُس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال بے حد نرمی سے اُسے سمجھایا۔۔۔ فلک خاموش ہی رہی

ویسے اس کوشش کی شروعات تم دادی سے کرو گی تو زیادہ اچھا ہو گا کیوں کے وہ مان جائے تو تمہیں ایک بہت بڑا سپورٹ مل جائے گا۔۔۔۔۔۔۔۔

کیوں کے میری دادی اس فیمیلی کی بیک بون

ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ ہلکے پھلکے انداز میں کہتا مسکرایا۔۔۔۔اور اُسے جانے کا

اشارہ کیا جس پر فلک نے سرہاں میں ہلایا۔۔۔

چولہے سے چائے اُتار کر ایک کپ میں انڈیلی اُسے ٹرے میں

ترتیب سے رکھ کر وہ اُس کے کہے مطابق دادی کے کمرے کی

طرف بڑھی

داؤد بھی اُس کے ساتھ ہی تھا لیکن خود دروازے سے دوری

پر رک کر ہی اُسے اندر جانے کا اشارہ کیا۔۔۔وہ جھجھکتی

گھبراتی وہاں پہنچی

دروازہ کھلا ہی تھا دادی بیڈ کے سرہانے بیٹھی تسبیح پڑھ رہیں تھیں

اُس نے ہلکا سا دروازہ بجایا

آجاؤ۔۔۔۔۔۔۔۔

دادی نے اُسے دیکھ کر بنا کوئی تاثر دیے اجازت دی

اسلام علیکم۔۔۔۔۔۔

اُس نے بہت پیارے انداز میں اُنہیں سلام کیا جس کا جواب اُنہوں نے آہستہ سے دے کر تسبیح پر اپنا ذِکر جاری رکھا

دادی ماں۔۔۔۔۔۔۔چائے۔۔۔۔۔۔

اُس نے چائے کا کپ اُن کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا

میں صرف عشرت کے ہاتھ کی بنی چائے ہی پیتی

ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اُنہوں نے سہولت سے انکار کر دیا جو سچ بھی تھا۔۔۔وہ

اُداس ہوتی ہاتھ پیچھے کرنے لگی۔۔۔۔۔۔

لیکن داؤد نے اُس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھے اُسے ایسا کرنے سے

روکا۔۔۔فلک نے حیرت سے اُسے دیکھا کے کب وہ وہاں

آ گیا تھا

فلک کے ہاتھ کی چائے پی کر تو دیکھئے دادی۔۔۔۔۔۔۔بہت اچھی بناتی ہے۔۔۔

اُس نے کپ آگے کرتے اسرار کیا دادی نے ہار مانتے ہوئے تسبیح رکھ کر کپ تھام لیا۔۔۔

داود نے مسکرا کر فلک کی جانب دیکھا۔۔۔

وہ بھی دھیما سا مسکرائی کے جہاں وہ نااُمید ھوتی تھی وہ وقت پر پہنچ کر کام بنا دیتا تھا۔۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔۔۔۔۔

دادی نے چائے کا ایک سپ لیتے ہوئے فارمل سی تعریف کی کیوں کے ناراضگی اپنی جگہ تھی لیکن اُنہیں اپنے سب بچے بے حد عزیز تھے۔۔۔وہ اُن کا دِل نہیں دکھا سکتیں تھیں

اور فلک کے لیے تو یہی بہت تھا۔۔۔۔۔۔۔کے اُنہوں نے چائے پھینک نہیں دی۔۔۔وہ اتنے میں ہی بہت خوش ہوئی

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

کھیر پوری۔۔۔۔

آلو کے پراٹھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

میٹھی بھات۔۔۔۔۔۔

آج کوئی تہوار ہے۔۔۔۔۔۔۔

زارب نے حیرت سے عشرت کو دیکھ کر کہا

ڈائننگ ٹیبل پر کارن فلکس۔۔۔ سینو یچ اور جوسز کے علاوہ

آج دیسی انداز کا ناشتہ دیکھ سب ہی حیران ہوئے۔۔۔

انگریزی ناشتے کی چھٹی ہے شاید۔۔۔۔

عبّاس صاحب نے بھی مسکراتے ہوئے اپنی جگہ سنبھالی

پاپا آج کا ناشتا فلک نے بنایا ہے۔۔۔

شیرین نے بیزار سی شکل بنائے اُنہیں اطلاع

دی۔۔۔۔۔۔ فلک بھی وہیں کھڑی پلیٹیں لگا رہی

تھی۔۔۔اندر ہی اندر گھبرائی ہوئی۔۔ لیکن عباس صاحب کو

شیرین کی بات پر مسکراتے دیکھ اُس کے دِل کو کچھ تسلی ہوئی۔۔۔۔۔

رابعہ بیگم وہاں سے اٹھ کر جانے لگی لیکن عباس صاحب میں اُنہیں روک دیا اور تنبیہہ نظروں سے دیکھ کر گویا حکم دیا کے وہ اب اُن کی کوئی حرکت برداشت نہیں کرے گے

داؤد بھی مسکراتے ہوئے اپنی بیوی کے ہاتھ کے بنے ناشتے سے انصاف کر رہا تھا۔۔۔۔۔

زینب اور کمال صاحب وہاں موجود نہیں تھے۔۔۔۔۔۔۔ جیا بھی اپنے کمرے میں بند تھی۔۔۔۔

ساحل گھر سے باہر جا چکا تھا اور نین اپنے کمرے میں تھی۔۔۔۔۔۔

باقی سب بھلے ہی منہ بنائے تھی لیکن ناشتے کی برائی کرنا اُن کے اختیار میں نہیں تھا

ایسا ذائقہ برسوں بعد آیا ہے کھانے کا۔۔۔۔۔ خوش رہو۔۔۔۔۔۔

عبّاس صاحب نے چند نوالے لے کر خوش دلی سے کہتے ہوئے فلک کو دیکھا۔۔۔ وہ سر جھکائے مسکرائی

داؤد کو جہاں باپ کی بات پر خوشی ہوئی وہیں اُس نے دکھ سے اپنی ماں کو دیکھا جو اُن کے اس رویے پر پیچ تاب کھاتی زبردستی وہاں بیٹھی تھیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

عباس صاحب جیسے ہی وہاں سے اٹھے وہ بھی لمحہ ضایع کیے بنا وہاں سے چلیں گئیں۔۔۔۔۔۔۔۔

نین آجاؤ بیٹا۔۔۔۔۔۔ناشتہ کرلو۔۔۔۔۔۔

نانو نے اُسے نیچے آتے دیکھ پکارا تو وہ مسکراتی اُن کی طرف بڑھی۔۔۔۔

داؤد اور فلک کو وہاں دیکھ اُس نے اپنے دِماغ کو اُن سے بھرپور دور رکھنے کی سعی کی۔۔۔۔

کیوں کے اب اُسے اُن دونو سے کوئی مطلب نہیں رکھنا تھا۔۔۔۔

نا کوئی شکائت نا غصّہ نا ناراضگی کچھ بھی ضایع نہیں کرنا تھا۔۔۔

وہ آکر اپنی نانو اور روما کے درمیان والی کرسی پر بیٹھ گئی۔۔۔۔داؤد کے بلکل سامنے۔۔۔۔داؤد نے ایک نظر اُسے دیکھا اور سر جھکائے ناشتا کرنے لگا

سب کو وہ خاموش سی لگی لیکن اِس کی یہ خاموشی اُس کی بھڑاس سے بہتر تھی۔۔۔۔

عشرت اور شیرین نے تو اُسے پینٹ شرٹ میں دیکھ کر ہی سکون کا سانس لیا کے چلو یہ نارمل ہوئی ورنہ ایک دن میں دو بار اُسے ساڑھی پہنانے کی محنت کرنی پڑی تھی دونوں کو۔۔۔۔

اوپر سے نین کی ہنگامے خیز ایکٹنگ پر سب کو شاک پر شاک لگ رہے تھے اُن سے بھی نجات ملی

اب وہ چُپ چپ سی سر جھکائے بیٹھی تھی

نین یہ پراٹھا لو نا۔۔۔۔۔ فلک نے بنایا ہے۔۔۔۔

عشرت نے جان بوجھ کر فلک کا نام لیتے ہوئے پلیٹ اُس کے آگے رکھی کے کوئی تو فلک کے کھانے کی کھل کر برائی کرے گا۔۔۔۔

نین نے نظریں اٹھا کر سامنے رکھی اُس پلیٹ کو دیکھا ۔۔۔۔۔اور سرعت سے اُسے اٹھا کر اپنے پیچھے پھینک دیا۔۔۔۔

اتنی زور سے کے پلیٹ کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے پورے گھر کے کونوں تک پھیل گئے۔۔۔۔۔

وہاں ایکدم سے سناٹا چھا گیا کیوں کہ اس کی اُمید تو کسی کو نہیں تھی

فلک کا دل دھڑکنا بھولا۔۔۔۔۔

وہ سانس روکے اُسے دیکھنے لگی

زہر کھالوں گی مگر یہ نہیں کھاؤ گی۔

وہ عشرت کو خونخوار نظروں سے دیکھتی بولی اور سامنے پڑے بریڈ پر بٹر لگانے لگی۔۔۔۔

داؤد نے تاسف سے اُسے دیکھا۔۔۔۔۔وہاں سے اٹھ کر فلک کے پاس آیا اور اُسے وہاں سے لے گیا

صرف فلک کا نہیں نین کا بھی خیال کرتے ہوئے۔۔۔۔کیوں کے وہ اُن کی موجودگی کو فلحال برداشت نہیں کر سکتی تھی

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نین بیٹا ہمارے ساتھ گھر چلو نا۔۔۔ تمہیں یہاں چھوڑ کے جانے کا دل نہیں کر رہا۔۔۔۔۔۔

وہ زینب کے گلے لگی بمشکل اپنے آنسو روکے ہوئے تھی۔۔۔ کیوں کے آج وہ لوگ واپس جا رہے تھے۔۔۔۔۔ اُس کا دل بہت اُداس تھا۔۔۔ لیکن وہ کچھ کہہ نہیں رہی تھی نا اُنہیں روک رہی تھی

بس زینب۔۔۔۔۔

کمال صاحب نے زینب کی بات کاٹی۔۔۔۔ نین نے تب بھی
اُن کی جانب نہیں دیکھا اپنی ماں کے سینے سے لگی کھڑی رہی

۔اس کی منتیں کرنا بند کرو۔۔۔۔۔۔۔۔ یہ نہیں آئے گی
ہمارے ساتھ۔۔۔۔۔
کیوں کے یہ تو ہمیں اپنا دشمن سمجھتی ہے۔۔۔ تو کیوں مانے
گی اپنے دشمنوں کی۔۔۔۔۔

اب بڑی ہو گئی ہے۔۔۔۔۔۔ اپنے فیصلے کر سکتی ہے
۔۔۔اسے ضرورت نہیں ہماری۔۔۔۔۔۔
چلو یہاں سے۔۔۔۔۔۔۔

وہ اپنی ناراضگی کو غصے میں ظاہر کرتے ہوئے

بولے۔۔۔۔۔۔

نین تب بھی چُپ ہی رہی۔۔۔۔۔۔وہ کوئی بات نہیں کر

رہی تھی۔۔۔۔۔۔

زینب نے اُسے خود سے الگ کرتے ہوئے اُس کا چہرہ تھام کر

اُس کی پیشانی چومی۔۔۔۔۔

کب سے رکا ہوا آنسو لڑھک کر نین کے گال پر بہنے لگا۔۔۔

روما بھی آکر اُس سے لپٹ کر رونے لگی۔۔

زینب اپنے بھائی ماں اور باقی سب سے وداع لیتی رابعہ بیگم سے بھی ملیں۔۔۔۔

نین کی بلکل فکر مت کرنا زینب۔۔۔۔۔میں اُسے یہاں کوئی تکلیف نہیں ہونے دوں گی۔۔۔۔۔۔۔

رابعہ بیگم نے زینب کو تسلی دی جو بلکل بھی اثر نہیں رکھتی تھی کیوں کے زینب کو اب کسی پر یقین نہیں تھا

بھلے حالات بدل گئے ہو لیکن نین کے لیے میری محبت نہیں بدلے گی۔۔۔
وہ۔کل بھی مجھے عزیز تھی اور اب ہے۔۔۔۔۔

میں اُس کا بہت خیال رکھوں گی۔۔۔۔

رابعہ بیگم نے اپنی جانب سے پورا یقین دلایا وہ سر ہلاتی آگے بڑھ گئی۔۔۔۔۔

ایک دفعہ پھر نین سے مل کر۔۔۔۔اُسے ڈھیروں دعائیں دے کر۔۔۔۔۔بہت ساری نصیحتیں۔ کر کے خدا کے بھروسہ چھوڑتی اُس سے بہت دور جانے کے لیے نکل گئی۔۔۔۔

جب کے کمال صاحب نے لاکھ چاہنے کے باوجود جاتے ہوئے بھی اُس کی جانب دیکھا تک نہیں۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔ

اُس کے لیے کالج فنکشن کوئی معنی نہیں رکھتا تھا نہ اُس کی وہاں ضرورت تھی اس لیے شام ہوتے ہی وہ وہاں سے نکل گیا۔۔۔۔۔۔

اپنی بائک تک پہنچ کر چابی ہی لگائی تھی کے پیچھے سے چار تگڑے آدمی اپنی گاڑی سے اتر کر اُس کی طرف بڑھے ایک نے اُس کا کالر پکڑ کر جھٹکے سے اُس کا رخ اپنی جانب کیا۔۔۔۔۔اور بندوق اُس کی آنکھوں کے سامنے تان دی۔۔۔۔۔

ساحل کی سنجیدہ سرد نگاہیں اپنے کالر سے اُس کے چہرے تک آئی۔۔۔۔

خاموشی سے گاڑی میں بیٹھ جا۔۔۔۔۔۔

وہ آدمی دھمکی آمیز انداز میں بولا دُوسرے نے اُسے ہلکا سا دھکا دیا اور آگے بڑھ کر گاڑی کا دروازہ کھولا وہ جھٹکے سے اپنا کالر چھڑا کر اُن کے کہے کے مطابق گاڑی میں بیٹھ گیا۔۔۔۔۔۔

گاڑی فل سپیڈ سے آگے بڑھتی ہوئی اگلے دس منٹ بعد ایک بڑے سے سفید بنگلے کے آگے رکی۔۔۔۔

ساحل نے زوردار لات مار کر دروازہ دھکیلا اور اُتر کر باہر آیا۔۔۔۔۔۔

اور اُس کے پیچھے وہ چار مستنڈے بھی کراہتے ہوئے باہر نکلے جو اُسے لینے آئے تھے۔۔۔۔کسی کی آنکھ نیلی تھی کسی کا منہ لال تھا کسی کا چہرہ سوجا تھا۔۔۔۔

وہ دونوں آستینوں کو فولڈ کر کے کھنی سے اوپر تک کرتا شان سے اندر داخل ہوا

دروازے کے سامنے ہی بڑے سے شاندار صوفے پر بیٹھا تھا کے کے اور اُس سے بلکل لگ کر اُس کے گلے میں ہاتھ ڈالے بیٹھی تھی اُس کی گرل فرینڈ مایا۔۔۔۔۔۔

ساحل اور اُس کے پیچھے آتے اپنے آدمیوں کی حالت دیکھ کر کے کے داد دینے والے انداز میں اُسے دیکھتا مسکرایا۔۔۔۔

ساتھ بیٹھی مایا نے بالوں کو اپنے گلے سے ہٹاتے ہوئے مسکراتی نظروں سے سر سے پیر تک اُس کا جائزہ لیا۔۔۔

وہ پاس پڑی ایک کرسی کھینچ کر ٹھیک کے کے سامنے آیا اور ٹانگ پر ٹانگ رکھے بیٹھ گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ویلکم ٹو کے ولڈ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔
کے کے سگریٹ کو ٹرے میں رگڑتے ہوئے مسکرا کر بولا

کیوں بلایا اپن کو ادھر۔۔۔۔۔۔۔۔
اُس نے سنجیدگی و بیزاری سے پوچھا

طوفان۔۔۔۔۔۔۔طوفان کی طرح تیور ہے

تمہارے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔آتے ہی ہلا دیا سب کچھ۔۔۔

کے کے اُس کے تیور ملاحظہ کرتے ہوئے ہنسا

کام کی بات کر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔فوکٹ کا ٹائم نہیں ہے میرے

پاس۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ ٹانگ جھلاتا ہوا مایا پر ایک نظر ڈال کر بولا جو اُس پر ٹرسی

نظریں گڑائے بیٹھی تھی

میرے لیے کام کرو گے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کے کے اُس کی بیزاری پر ابرو اُچکاتا ہوا بولا

میں صرف پیسے کے لیے کام کرتا ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اُس نے فوراً جواب دیا

پیسہ تمہیں تمہاری سوچ سے زیادہ ملے گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ لیکن۔۔۔۔۔۔۔

ففٹی پرسنٹ۔۔۔۔۔۔۔

اُس نے کے کے کی بات درمیان میں ہی کاٹ دی جس پر وہ خاصا بدمزہ ہوا

غداروں سے مجھے سخت نفرت ہے۔۔۔۔

وہ سرد لہجے میں بولا ساحل مسکرایا جس پر۔اسکے نمایاں ہوتے ڈمپل نے مایا کا دل لوٹ لیا وہ کے کے سے دور ہوتی ہاتھ میں جام لے کر ساحل کو فرصت سے دیکھنے لگی

تب تو تجھے خود سے بھی نفرت ہو گی کیوں کے ایماندار تو تو بھی نہیں لگتا۔۔۔

وہ مسکراتا اُس کی بات کا جواب دے کے بولا اُس کے جواب پر مایا بھی مسکرائی۔۔

آجکل چپراسی کی نوکری کر رہے ہو سننے میں آیا ہے۔۔۔۔

کے کے نے گویا اُس سے بدلہ لینے کی کوشش کرتے اُس کی اوقات دکھانی چاہی۔۔۔

میرے منہ بولے باپ کو میری ایمانداری کی کمائی چاہیے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔لیکن تو ٹینشن مت لے۔۔۔جب کام ہو گا۔۔۔ پہنچ جاؤں گا

وہ اپنی جگہ سے اٹھتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔

اور ہاں آئندہ اپن کو اٹھانے کے لیے اپنے ان چائنیز کتوں کو مت بھیجنا۔۔۔سالے دو منٹ نہیں ٹکے۔۔۔۔۔

اُس نے جاتے جاتے رک کر اُن چاروں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا جو اُس سے پٹ کر منہ سجائے کھڑے تھے

اُس نے ایک کی طرف ہاتھ بڑھایا جو اُسے غصے سے گھور رہا تھا

لک کیا دے رہا ہے۔۔۔۔۔۔ہاتھ ملانا۔۔۔۔

ساحل نے سرد نظروں سے اُسے دیکھا۔اُس نے جبڑے بھینچتے ہوئے اُس سے ہاتھ ملایا۔۔۔۔۔

ساحل نے اُس کے ہاتھ کو اتنی سختی سے جکڑا کے دھیرے دھیرے ہڈیاں کڑکڑانے کی آواز سب کو سنائی دی جب کے وہ بلبلا اٹھا۔۔۔۔

اُسے سمجھ آگئی کے یہ اُس کا کالر پکڑنے کی سزا تھی

چھوڑ مزا نہیں آیا۔۔۔۔۔

ساحل نے ایکدم سے اُس کا ہاتھ چھوڑا اور باہر نکل گیا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

کالج فنکشن اپنے عروج پر تھا۔۔۔۔

اوپن گراؤنڈ کو بلکل تھوڑا بہت سا سجایا گیا تھا

ایک سٹیج لگا تھا جہاں پرفامنس پیش کی جارہی تھی

سارے سٹوڈنٹ بہت انجوائے کر رہے تھے۔۔۔۔

کالج پارٹی بھی بلکل کلب پارٹی جیسی ماڈرن تھی۔۔۔

نا کوئی رول تھے نا ریگولیشن۔۔۔۔۔

سب کھل کر ہنگامہ کر رہے تھے۔۔۔۔۔۔

سر۔۔۔۔۔

ایک لڑکی کے پکارنے پر اُس نے کسی سے بات کرتے کرتے پلٹ کر پیچھے دیکھا۔۔۔۔۔

کوئی لڑکی سیکنڈ فلور کے لیبورٹی روم میں پھنس گئی ہے شاید ۔۔۔۔۔۔اور دروازہ باہر سے لاک ہے۔۔۔۔

وہ۔لڑکی پریشانی سے اُسے اطلاع دینے لگی شاد بھی اُس کی بات پر حیران ہوا کے وہاں اندر کوئی کیسے جا سکتا تھا جب کے وہ جگہ ہمیشہ لاک رہتی ہے

اچھا میں دیکھتا ہوں پیون سے کہو کیئرز لے کر پہنچے وہاں۔۔۔۔۔۔

اُس نے پر سوچ انداز میں سر ہلاتے ہوئے اُسے تاکید کی اور وہاں سے نکلا۔۔۔

اُس لڑکی نے شاد کے جاتے ہی دور کھڑی دشا کی طرف دیکھتے ہوئے اُسے تھمب دکھایا تو وہ مسکرائی۔۔۔۔

سب گراؤنڈ میں تھے اس لیے رومز اور کوریڈور سنسان پڑا تھا۔۔۔

وہ تیزی سے قدم بڑھاتے ہوئے سیکنڈ فلور پر پہنچا اُس لڑکی کے بتائے مطابق سیدھا لبورٹی کی جانب

وہاں پہنچ کر دروازے کو ہلکا سا پش کیا تو وہ آسانی سے کھل گیا۔۔۔

وہ حیران ہوتا اندر آیا۔۔۔۔کے وہاں تو کسی کے ہونے کے آثار نہیں تھے۔۔

اندر اندھیرا تھا اُس نے لائٹ کے بٹن بھی دبائے لیکن وہ آن نہیں ہوئی۔۔۔

اُس نے اندھیرے میں ہی ایک نظر پورے کمرے پر ڈالی اور کوئی نظر نہیں آتا تو اسے مذاق سمجھ کر واپس جانے لگا لیکن جانے کے لئے قدم بڑھاتے ہی اُسے کسی کی سسکی سنائی دی

وہ چونک کر رکا۔۔۔۔۔۔

کون ہے یہاں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اُس نے اطراف میں نظر دوڑائیں

Is there any one۔۔۔۔۔۔۔۔

جواب نہ ملنے پر جھنجھلا کے پوچھا۔۔۔۔۔

اُس کی سخت آواز پر سہم کر جیا رک کی اونٹ سے نکل کر آگے آئی

جیا تم یہاں۔۔۔۔۔۔یہ سب۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

شاد اُسے دیکھ کر حیران ہوا۔۔۔۔ نظر اُس کے بکھرے بال بکھرے میک اپ کے بعد کندھے سے پھٹی آستین پر پڑی تو شدید جھٹکا بھی لگا۔۔۔ جلدی سے اُس کی طرف بڑھا۔۔۔۔

وہ سر جھکائے کھڑی تھی۔۔۔۔۔۔۔

جیا تم ٹھیک ہو۔۔۔۔۔۔۔۔

اُس نے جیا کا بازو ہلاتے ہوئے اُسے اپنی جانب متوجہ کرنا چاہا وہ سر اٹھا کر بھیگی بے تاثر نظروں سے اُسے دیکھنے لگی

جیا کچھ پوچھ رہا ہوں میں۔۔۔۔بتاؤ کیا ہوا۔۔۔۔۔تم یہاں کیسے آئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اُس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے فکرمندی سے پوچھنے لگا۔۔۔۔اور حقیقت میں اُسے بہت گھبراہٹ ہو رہی تھی کے اُس کے ساتھ کچھ غلط نہ ہوا ہو۔۔۔۔

جیا اپنی بے بسی پر روتی ایکدم سے اُس کے سینے سے سر ٹکا گئی۔۔۔۔

وہ ساکت رہ گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سمجھ نہیں آیا کیا کرے اُسے خود سے الگ کرے۔۔۔نا کرے۔۔۔۔۔رو کے سمجھائے۔۔۔۔کچھ نہیں سوجھا۔۔۔۔

ZNZ
Zubi Novels Zone

وہ بس روئے جا رہی تھی۔۔۔۔

اسی وقت دروازہ کھلا اور دشا کے ساتھ کچھ سٹوڈنٹس اور ٹیچرز بھی اندر آئے۔۔۔۔

شاد نے اُسے خود سے دور کیا۔۔۔ غلطی نہ ہو کر بھی وہ تھوڑا پریشان ہو گیا

جیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔
کس نے کیا یہ سب۔۔۔۔۔

دشا اُس کے پاس آتی ہمدردی سے اُسے اپنے ساتھ لگائے پوچھنے لگی۔۔۔۔
وہ شرمندہ نظروں سے شاد کو دیکھ رہی تھی اور وہ بہت حیران تھا اُس کے اس رویے سے۔۔۔۔۔

جیا گھبراؤ مت بتاؤ کس نے کی تمہاری یہ

حالت۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

دشا نے اُسے دوبارہ پوچھا اور اُس کے بازو پر گرفت سخت

کرتے اُسے اشارہ کیا

افراتفری دیکھ کر اور بھی لوگ وہاں جمع ہوتے جا رہے

تھے۔۔۔۔۔۔

ZNZ
Zubi Novels Zone

بولو جیا۔۔۔۔۔۔جواب دو۔۔۔۔۔

وہاں کھڑی اُن کی ہندی پروفیسر نے بھی زور دیا

شش۔۔۔۔۔شاد سر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ بہت مشکل سے دو الفاظ ادا کر پائی جب کے شاد کے لیے یہ سب سے بڑا جھٹکا تھا۔۔۔۔۔۔

اُس کی بے یقینی کی کوئی انتہا نہیں تھی۔۔۔بس جیا کے لبوں سے نکلا اپنا نام اُس کی سماعتوں میں گونج رہا تھا

جیا پوری بات بتاؤ۔۔۔۔۔۔کیا ہوا یہاں پر۔۔۔۔۔۔۔۔

ایک اور پروفیسر نے سختی سے پوچھا۔۔۔

اُس نے آنکھیں بند کر کے ساری ہمت یکجا کی

شاد سر نے۔۔۔۔۔۔مم۔۔مجھے یہاں۔۔۔بلایا کے اُنہیں کوئی۔۔۔۔۔کوئی۔۔۔۔کام ہے۔۔۔۔۔۔اور میرے

ساتھ۔۔۔۔زز۔۔۔زروزبردستی کی۔۔۔۔۔۔۔مجھے
ہیرس کیا۔۔۔۔۔۔

وہ روتی ہوئی اُس پر جھوٹا الزام لگا رہی تھی۔۔۔۔گلے میں
کانٹے چبھ رہے تھے۔۔۔۔پورا بدن کانپ رہا
تھا۔۔۔دِل خوف سے تھر تھر کر رہا تھا

سب حیرت و ناگواری سے شاد کو دیکھ رہے تھے جو اپنی جگہ
سن کھڑا جیا کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔ

https://wa.me/923444499420

جیا نہیں آئی اب تک۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آسیہ بیگم نے کھانا لگنے کی اطلاع دی تو دادی نے گھڑی پر نظر ڈالتے ہوئے پوچھا جو رات کے دس بجا رہی تھی

نین بلکل اُن کے ساتھ بیٹھی تھی نظریں دور ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھے داؤد اور اُس کے پاس کھڑی فلک پر تھی۔۔۔

فلک ٹیبل پر کھانا لگا رہی تھی اور داؤد مسلسل اُسے دیکھتا نظروں سے اُسے تنگ کر رہا تھا۔۔۔۔

اُس کی مسکراتی نظروں میں فلک کے لیے چاہت ہی چاہت تھی

بہت ہی خوش کن منظر تھا لیکن نین کے لیے نہایت تکلیف

دہ۔۔۔۔۔۔

اُس کی آنکھیں بری طرح جل رہی تھی۔۔۔۔

دل دھواں دھواں ہو رہا تھا۔۔۔۔

پورے جسم میں شعلے بھڑک رہے تھے۔۔۔۔ لیکن باہر

سے بدن سرد تھا

اپنے ریجیکٹ کرنے والے کو کسی اور کے ساتھ اتنا خوش اتنا

پرسکون دیکھ وہ کتنی مشکل سے سانس لے رہی تھی کسی کے

لیے اندازہ لگانا بھی مشکل تھا۔۔۔

دادی میری ابھی بات ہوئی ہے۔۔۔وہ کہہ رہی تھی لیٹ نائٹ تک پارٹی چلے گی اس لیے اُسے گیارہ بج جائے گے۔۔۔۔۔۔۔۔

شیرین نے دادی کی بات کا جواب دیا

اتنی رات تک رہنا ضروری ہے کیا۔۔۔۔۔۔

دادی نے فکر مندی سے پوچھا

دادی سب دوست ہے اسکی وہاں اور آپ ٹینشن مت لو انجوئے کر رہی ہے وہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔

شیرین نے اُنہیں سمجھاتے ہوئے کہا

کھانے کے وقت سب بچے ساتھ نا ہو تو اچھا نہیں لگتا

دادی نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

ساحل بھی اسی وقت گھر میں داخل ہوا سب سے پہلی نظر نین پر ہی پڑی۔۔۔۔

اُس کی نظروں کے زاویے میں داؤد کو دیکھتے قدم دھیمے ہو کر آگے بڑھنے لگے۔۔۔۔۔۔۔

وہ واقف تھا اُس کے احساس اُس کی تڑپ سے اس لیے بے تاثر نظروں میں بھی اُسے حسرت نظر آئی۔۔۔۔

داؤد کو۔ کھو دینے کا دکھ نظر آیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

دل اور دماغ تو شاید اس حقیقت کو برداشت کر بھی لے لیکن

مردانا انا کو یہ گوارہ نہیں گزرا کے اُس کی بیوی کسی غیر کی

حسرت کرے۔۔۔۔۔۔۔

کسی کا سوگ منائے۔۔۔۔۔۔۔۔

اندر نا گواری کی آگ بھڑک اٹھی۔۔

نین کی طرح وہ بھی اندر ہی اندر سلگنے لگا جبڑے سختی سے

بھینچے

چلو ساحل بھی آج وقت پر گھر آگیا ہے اب جلدی سے کھانا

لگاؤ سب ساتھ مل کر کھائیں گے۔۔۔۔۔۔۔۔

دادی نے اُسے آتے دیکھ مسکرا کر کہا اور نین کے کندھے کو چھو کر اُسے متوجہ کیا

اُس نے چونک کر پلکیں جھپکیں۔۔۔

نظریں اُس آگ دیتے منظر سے ہٹائی اور خود پر قابو پاتی وہاں سے اٹھ گئی

نانو میں اپنے روم میں جا رہی ہوں۔۔۔۔۔

دھیرے سے کہتے ہوئے اُنہیں دیکھا

کھانا تو کھا لو بیٹا۔۔۔۔۔۔۔

انہوں نے بھی اٹھتے ہوئے کہا

نہیں مجھے بھوک نہیں لگ رہی نانو۔۔۔۔۔ریسٹ کرتی ہوں۔۔۔

وہ سر جھکائے کہتی وہاں سے جانے کے لیے پلٹی۔۔۔۔۔

ساحل کے قریب سے ہو کر گزرنے لگی تو اُس نے اُسے روکنے کے لیے آگے بڑھ کر بازو کی بجائے اُس کی کمر کو تھاما ۔۔

آگے سے ہاتھ اُس کے پیٹ پر رکھے اُسے کھینچ کر جانے سے روکا۔۔۔۔اور یہ اُس کی بہت بڑی غلطی تھی کیوں کے اس نے جلتی آگ کو چھو لیا تھا

نین کو اُس کے سخت ہاتھ کی گرفت اپنے پیٹ پر محسوس ہوئی تو خطرناک جھٹکا لگا۔۔۔۔۔

وہ حیرت سے اُس کی جانب پلٹی۔۔۔۔

کائیکو دادی سے بھاؤ کھا رہی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔ تھوڑا سا کھا لے گی تو مر تھوڑی جائے گی۔۔۔۔۔۔۔

لاکھ کوشش کے باوجود اُس کے ذہن کی ناگواری لہجے میں سما گئی۔۔۔۔

نین نے پوری آنکھیں کھول کر اُسے دیکھا۔۔

اگلے ہی پل اُس کا ہاتھ اٹھا اور ساحل کے گال پر پڑنے والے تھپڑ کی آواز نے وہاں موجود ہر فرد کو سناٹے میں ڈال دیا۔۔۔۔

دادی نے گھبرا کر دل تھام لیا۔۔۔ عشرت اور شیریں نے منہ پر ہاتھ رکھ لیا۔۔۔داؤد بھی اُس طرف متوجہ ہو کر حیرت سے سن رہ گیا۔۔۔۔
فلک بھی سانس روک گئی تھی
مرد بھی سب شاک کھڑے تھے۔۔۔۔بس رابعہ بیگم کے دل کو ٹھنڈک محسوس ہو رہی تھی۔۔۔۔۔

نازک اُنگلیوں کے تھپڑ کے زور سے اُس کے چہرے کا رنگ

بہت تیزی سے بدلا تھا۔۔۔۔۔

بال بکھر کے پیشانی پر آ گئے تھے

نظریں شاک سے جہاں کی تحاں ٹھہری ہوئیں

تھی۔۔۔۔۔۔

احساسِ ذلت سے آنکھیں سرخ ہو گئیں تھی

اُس نے دانت سختی سے بھینچ کر سرد سرخ نظروں سے اُسے

دیکھا

آئندہ مجھے ہاتھ مت لگانا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نین بے خوف سی اُس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے نہایت سخت لہجے میں بولی۔۔۔۔۔اُس پر ساحل کی قہر برساتی نظروں کا اثر بھی نہیں ہوا۔۔۔۔

اندر سلگتے دل کی ساری بھڑاس اُس نے ساحل پر نکال دی

ایک بار تمہیں پھر سے سمجھا رہی ہُوں۔۔۔۔۔۔اس شادی کو بلکل بھی سیریس مت لینا ساحل
مجھ پر حق جتانے کی کوشش بھی مت کرنا کیوں کے میں نے رشتا جوڑا ضرور ہے لیکن اس رشتے کی میرے نزدیک کوئی حیثیت نہ ہے نہ کبھی ہو گی۔۔۔۔۔۔۔

وہ اُس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے ایک ایک لفظ پر زور دے کر اُسے وارن کرتی سب کو حیران چھوڑ کر وہاں سے چلی گئی۔۔۔۔۔۔۔۔

داؤد اپنے شاک سے باہر آکر تیزی سے اُس کی طرف بڑھا لیکن وہ بھی اُس کے پاس پہنچنے سے پہلے ہی آگے بڑھ کر تیزی سے سیڑھیاں چڑھ گیا۔۔۔۔۔داؤد محض دیکھتا رہ گیا دادی اس صورتِ حال پر بری طرح پریشان ہو کر گرنے سے بچنے کے لیے داؤد کا ہاتھ تھام گئیں۔۔۔۔۔اُس نے فوراً اُنہیں سنبھالتے ہوئے اپنے ساتھ لگا کر صوفے پر بیٹھایا

عبّاس صاحب کو پہلی دفعہ اپنے فیصلے پر دکھ ہوا کے شاید اُن دونوں کی زندگی کو سمجھوتے کی نظر کر کے اُنہوں نے بہت غلط کیا ہے۔۔۔۔۔

رابعہ بیگم کی طنز کرتی نظروں نے اُنہیں مزید شرمندہ کیا اور وہ دلبرداشتہ ہوتے ہوئے وہاں سے چلے گئے

وہ وہاں سے سیدھی اپنے اُس کمرے میں آئی تھی جہاں ساحل سے شادی کے پہلے تک رکی ہوئی تھی۔۔۔۔

اندر آکر اُس نے دروازہ بند کیا۔۔۔

لڑکھڑاتے قدموں سے آگے بڑھ کر بیڈ تک پہنچی اور آہستہ آہستہ ڈھتی زمین سے لگ گئی۔۔۔۔۔۔

کب سے حلق میں پھنسے آنسو رواں ہوتے دل میں جلتی آگ کو ٹھنڈا کرنے کی ناکام کوشش کرنے لگے۔۔۔۔۔
وہ بیڈ کے سہارے زمین پر بیٹھی بالوں میں ہاتھ پھنسائے با آواز رو کے اپنے اندر کا غبار باہر نکالنے لگی۔۔۔۔۔

وہاں اُسے سنبھالنے سمجھانے تسلی دینے بلکہ سننے تک کے لیے کوئی نہیں تھی۔۔۔۔
اور جس نے کبھی سہارا دیا تھا اُسے اُس کا انعام دے کر آئی تھی۔۔۔۔

وہ گھٹی گھٹی آواز میں رو کر اپنے آپ پر ہی افسوس کر رہی تھی کے ذرا سی قسمت کی کروٹ نے اُسے کیا سے کیا بنا دیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اگر میں اُسے ماروں گا۔۔۔۔ تو تیرا درد کم ہو جائے گا۔۔۔۔۔

Zubi Novels Zone

اُسے ساحل کے الفاظ یاد آرہے تھے۔۔۔۔ جن میں اُس کے لیے بے حد اپنائیت تھی۔۔۔۔۔۔۔۔
وہ اپنی ہتھیلی کو دیکھنے لگی جس سے ساحل پر ناجائز کا غصّہ نکالا تھا

اور زور زور سے اُس ہاتھ کو زمین پر مارنے لگی۔۔۔۔۔۔۔

خود کو اُس پل کے لیے کوسنے لگی۔۔۔۔۔۔

اپنے درد سے پھٹتے سر کو تھامتے ہوئے سر زمین سے لگائے

گٹھری کی طرح پڑی تڑپنے لگی۔۔۔۔۔

وہ اُس سکون کو ترس رہی تھی جو گزری رات ساحل کی

اُنگلیوں کے لمس نے اُسے دیا تھا۔۔۔۔

اور بدقسمتی سے آج وہ بھی میسر نہیں تھا کے چند پل اُس

سکون کی بدولت ہوش کھو دے سب غموں سے نجات

حاصل کر لے۔۔

وہ اپنی بد نصیبی کو رو رہی تھی۔۔۔۔۔۔

اپنی بے وقوفی کو رو رہی تھی

بس روئے جا رہی تھی لیکن درد کے بادل نہیں چھٹ رہے

تھے۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔ

جیا تھکے تھکے قدموں سے اندر داخل ہوئی۔۔۔۔۔اُس کے

حواس بلکل بھی کام نہیں کر رہے تھے۔۔۔اُس کی ایک

دوست اُسے گھر چھوڑنے آئی تھی ورنہ اُسے اتنی بھی سود

نہیں تھی کے گھر جانے کا دھیان آئے۔۔۔۔۔۔۔

شیرین اور عشرت اُس کا انتظار کرتے ہوئے وہیں رکی ہوئی

تھی۔۔۔

اُس کی بدحواسی دیکھ اُنہیں تشویش ہو رہی تھی لیکن اُس کی

دوست نے صفائی دیتے ہوئے اُس کی طبیعت خرابی کا بہانا بنا

دیا تھا کے اگر جیا کو بتانا ہوا تو وہ خود سچ بتا دے گی۔۔۔

اس کی دوست کی صفائی سے بھی دونوں کو کوئی خاص تسلی

نہیں ہوئی تھی پھر بھی اُنہوں نے یقین کر لیا

جب کے جیا تو بنا رکے سیدھے اپنے کمرے میں چلی گئی تھی

جو گناہ وہ کر آئی تھی ایک بے قصور انسان پر جھوٹا الزام لگانے

کا اُس کے دل میں ہزاروں تیر پیوست ہوئے تھے۔۔۔۔

بہت شور تھا اُس کے آس پاس باتیں ہو رہی

تھیں۔۔۔۔۔۔بحث ہو رہی تھی ہمدردی ہو رہی تھی

لیکن اُس کا ذہن کچھ سمجھنے کی حالت میں نہیں بچا تھا۔۔۔

شاد اُس پر غصہ کر رہا تھا۔۔۔اُسے جھنجھوڑ کر ہوش دلانے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔اُس سے سوال کر رہا تھا

جیا جیا کی آواز اُس کے کانوں میں گونج رہی تھی لیکن وہ بے جان پتھر کی طرح کھڑی تھی۔۔۔

اُسے نہیں پتہ تھا کیا ہوا اور کیا ہو گا وہ بس خود کو بچانے کے لیے کسی اور کو پھنسا چکی تھی۔۔

شاد کو حیرت ہو رہی تھی کے جیا نے اُس پر اتنا بڑا الزام کیوں لگایا۔۔۔ولا کھ اُس سے سوال کرتا رہا لیکن کچھ کار گر ثابت نہیں ہوا۔۔

اُس کی بے بسی کچھ لوگوں کو بہت مزہ دے رہی تھی۔۔۔ان کا بدلہ پورا ہو گیا تھا۔۔۔شاد کی سب کے سامنے بے عزتی ہو گئی تھی۔۔۔۔

جیا کی حالت دیکھتے ہوئے پرنسپل نے اس معاملے کو کل پر چھوڑتے ہوئے سب کو وہاں سے جانے کا کہہ کر پارٹی ختم کردی تھی۔۔۔

اب جو فیصلہ ہونا تھا کل ہونا تھا

ΔΔΔΔΔΔΔ

نین کی ایک حرکت کی وجہ سے گھر کا ماحول افسردہ ہو گیا تھا۔۔۔

سب نے بہت بے دلی سے کھانا کھایا تھا جب کے وہ دونوں تو تب سے اپنے اپنے کمرے میں غائب تھے۔۔۔۔

عبّاس صاحب نے دونوں سے بات کر کے اُنہیں سمجھانے کا فیصلہ کیا تھا لیکن دادی نے اُنہیں روک دیا کے فیلحال اُن کے بیچ کوئی کچھ نہ بولے۔۔۔۔

فلک اس سب ماحول کی وجہ خود کو ہی مان کر شرمندہ تھی اگر وہ داؤد کی زِندگی میں نہیں آتی تو نین کی آج ایسی حالت نہیں ہوتی

سب میری وجہ سے ہو رہا ہے۔۔۔۔۔

وہ دونوں روم میں آئے تو وہ نم لہجے میں کہتی بیڈ پر بیٹھ گئی

داؤد نے گہرا سانس لیا کیوں کے اُسے فلک سے یہی اُمید تھی

اماں صحیح کہتی ہے۔۔۔۔ میں۔۔۔۔۔۔

وہ۔ مزید بولنے لگی تو داؤد میں فوراً اُس کے لبوں پر اُنگلی رکھ دی

شّش۔۔۔۔۔۔۔

اُس کی حیرت زدہ آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا

ایک۔ لفظ نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اُس نے فلک کے لبوں کو دھیرے سے سہلایا وہ سانس روک گئی

کچھ بھی تمہاری وجہ سے نہیں ہوا۔۔۔۔۔۔۔

وہ اُس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔ فلک نے آہستہ سے اُس کا ہاتھ پیچھے کیا اور رخ موڑ گئی

آپ کو تو۔۔۔۔۔ ہمیشہ یہی لگتا ہے۔۔۔۔ لیکن میں جانتی ہوں۔۔۔۔

اُس نے اپنی گھبراہٹ پر قابو پاتے ہوئے کہا لیکن ایکدم سے داؤد اُسے ساتھ لیے بیڈ پر گر گیا۔۔۔۔۔

وہ صدمے سے گنگ آنکھیں پھاڑے اُسے دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

وہ۔ آرام سے اُسے خود پر گرائے بیڈ پر پڑا تھا۔۔۔۔۔

تم بہت بولتی ہو اور بہت ہی بکواس بولتی ہو۔۔۔۔۔۔۔ کرنی ہی ہے تو پیار بھری باتیں کرو۔۔۔

وہ اُس کی خوفزدہ شکل دیکھ کر شرارت سے مسکراتے ہوئے بولا

یہ۔۔۔۔ یہ آپ کیا کر رہے ہے۔۔۔۔

فلک نے اٹھ کر دور ہونے کی کوشش کی لیکن داؤد کے دونوں ہاتھ اُس کی کمر کے گرد بندھے اُس کا راستہ روکے ہوئے تھے

تم۔نے جو کھانا کھلایا ہے نہ اُس کا نشا چڑھ رہا ہے مجھ

پر۔۔۔۔۔۔

وہ اُس کی مزاحمت پر شوخ لہجے میں کہتا اُسے ساتھ لگائے

کروٹ بدل گیا۔۔۔۔

فلک کا دل حلق میں آگیا تھا وہ اُس کے اوپر پورا جھکا ہوا

۔۔۔اور فلک بے بس سی بیڈ پر پڑی تھی

خوف سے اُس کی سانسیں چلنے سے انکار کر رہی تھی۔۔۔

دل زور زور سے دھڑکتا اپنی گھبراہٹ کا احساس دلا رہا تھا

جب کے داؤد بے خود سا اُس کے سُرخ لبوں کو دیکھ رہا تھا

فلک۔۔۔۔۔۔۔

اُس نے لبوں کو چھوتے بالوں کو پیچھے ہٹا کر بھاری گمبھیر لہجے میں اُسے پکارا تو فلک نے خشک گلے کو تر کیا

بتادوں کیا تمھیں

میرا دل کیا کہہ رہا ہے۔۔۔۔

وہ بہکے بہکے انداز میں کہتا اُس کے لبوں کو اُنگلیوں سے چھونے لگا۔۔۔۔۔

اُس کے حرارت دیتے لمس سے فلک کے لب لرزنے لگے۔۔۔

نن۔۔ نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔

اُس نے جلدی سے سر نفی میں ہلایا

بتانے دو نا پلیز۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اُس نے کان کے قریب جھکتے دھیمے بے حد بھاری لہجے میں سرگوشی کی۔۔۔۔

کان کے بلکل نیچے گردن کو لبوں سے چھوا تو وہ آنکھیں سختی سے میچ گئی

اُس کی شرٹ کو سختی سے تھام لیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مم۔۔۔مائے لوو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اُسے باز رکھنے کی غرض سے جھجھکتے ہوئے پکارا لیکن اُس کے تخاطب نے داؤد کو مزید بہکنے پر مجبور کیا

یس مائے لوو۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ شدت سے چور لہجے میں کہتا اس کے لبوں پر جھکا اور ساری مزاحمت اپنے لبوں پر سمیٹ لی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

فلک نے بہت سختی سے اُسے تھام لیا۔۔۔۔

وہ اپنے صبر کی اچھی خاصی قیمت وصول کر کے پیچھے ہوا اور اس کے بھیگے لبوں کو انگوٹھے سے چھوا۔۔۔۔

وہ آنکھیں بند کیئے پڑی گہرے گہرے سانس لے رہی تھی۔۔۔

تیز دھڑکنوں کی آواز داؤد تک سنائی دے رہی تھی۔۔۔۔۔۔

بدن لرز رہا تھا۔۔۔۔۔

اور شرٹ پر گرفت جوں کی توں تھی۔۔۔

وہ اُسے دیکھتا رہا۔۔۔۔۔۔۔۔

جب اس نے آہستہ سے آنکھیں کھولیں اور خفگی سے اُسے گھورا وہ مسکرادیا

میرا کوئی قصور نہیں تم نے ضرور کھانے میں کچھ ملایا تھا ورنہ دیکھا کبھی مجھے یوں بہکتے۔۔۔۔۔

وہ اُس کی خفا نظروں میں دیکھتے ہوئے شرارت سے بولا

بہت خراب ہیں آپ۔۔۔

وہ دونوں ہاتھوں سے اُسے پیچھے کرتی دھیمی آواز میں بڑبڑا کر وہاں سے اٹھی اور ڈریسنگ روم میں گھس گئی

وہ بستر پر سر گراتے ہوئے کھل کر ہنسا

ΔΔΔΔΔΔΔΔ

کتنے گھنٹے یونہی گزر گئے تھے اُسے کوئی ہوش نہیں تھا جب روتے روتے تھک گئی اور ذرا سنبھلی تو اپنی جگہ سے اٹھ کے واش روم میں گئی

چہرے پر پانی کے چھپکے مارے اور خود کو کمپوز کیا

سب سو چکے تھے۔۔۔۔گھر کی ساری لائٹ بھی بند ہو گئی تھی۔۔۔

اسے ساحل سے معافی مانگنی نا ہوتی تو آج وہ وہیں سو جاتی۔۔۔ لیکن سوری کہے بنا تو اب نیند نہیں آنی تھی۔۔۔
بھلے وہ اپنی کہی بات پر شرمندہ نہیں تھی لیکن ساحل کو سب کے سامنے تھپڑ مارنا اُس کے نزدیک لاکھ صفائی کے بعد بھی صحیح نہیں تھا

وہ روم میں آئی تو وہ کہیں نہیں تھا ٹیرس کی طرف سے آواز آ رہی تھی۔۔۔
اُس نے تھوڑا سا ڈور سائیڈ میں کر کے دیکھا تو ساحل اُس کا غصّہ پنچنگ بیگ پر نکال رہا تھا۔۔۔۔

اور جانے کب سے نکال رہا تھا کے آسمانی شرٹ ساری پسینے سے بھیگ کر بدن سے چپکی ہوئی تھی۔۔۔

چہرہ اور بال بھی پورے پسینے سے تر تھے۔۔۔۔

نین کی موجودگی کو محسوس کر کے اُس کے تیزی سے چلتے ہاتھ رکے تھے اور دو چار سیکنڈ کی تاخیر سے اتنا زوردار پنچ مارا کے پنچنگ بیگ پھٹ گئی اور اندر بھری ریت ساری پھسل کر بہہ گئی۔۔۔

نین کی آنکھیں پوری کی پوری کھلی اور اُس نے لوز ہو کر لٹکتی پنچنگ بیگ کو دیکھ کر گلا تر کیا

اُس نے اپنے سوری کا پر گرام فوراً پو سپون کر دیا
ورنہ جتنے غصے میں وہ لگ رہا تھا اُس کی حالت بھی ویسی ہی ہو
سکتی تھی۔۔۔

وہ جلدی سے پچھلے قدم لوٹ کر روم میں آگئی اور بیڈ پر بیٹھ
کر زور زور سے سانس لینے لگی۔۔۔۔۔۔۔
اب واقعی ڈر لگ رہا تھا کہ وہ اُس تھپڑ کا بدلہ لینے کے لیئے پتہ
نہیں اُس کے ساتھ کیا کرے گا۔۔

وہ سوچ ہی رہی تھی کے کیسے خود کو تیار رکھے اُس سے مقابلے
کے لیے کے تبھی وہ روم میں آیا۔۔۔۔۔۔۔
نین فوراً سیدھی ہو کر بیٹھ گئی۔۔۔۔۔

ساحل کے سخت تیور دیکھ کر اُس کی جان ہوا ہو رہی
تھی۔۔۔۔دل زوروں سے دھک دھک کر رہا تھا

ساحل نے اُسے اگنور کیے اپنی بھیگی شرٹ نکال کر صوفے پر
پھینکی۔۔۔
اُس کے بازو دیکھ کے نین نے لبوں پر زبان پھیری کیوں کے
اس ہاتھ کا تھپڑ اگر پڑتا تو وہ سیدھی دنیا سے ہی اٹھ جاتی۔۔۔

وہ اُس کی سوچ سے بے خبر وارڈروب سے کپڑے لے کر
واشروم میں گھس گیا۔۔۔
نین نے اُسے جاتے دیکھ کر سانس خارج کی۔۔

ایک سوچ آئی کے اُس کے باہر آنے سے پہلے سو جائے لیکن
پھر خیال آیا اگر اُس نے سوتے میں کچھ کر دیا تو۔۔۔۔۔
اٹھا کر کہیں پھینک آیا تو

ایک سوچ آئی کے روم سے نکل جائے لیکن پھر خود ہی نفی کی
کے اس طرح تو وہ اُسے ڈرپوک سمجھے گا اور وہ ڈرپوک
تھوڑی تھی وہ تو بہت بہادر تھی۔۔۔۔
وہ الگ بات تھی کے یہ سوچتے ہوئے اُس کا چہرہ خوف سے
پیلا پڑ رہا تھا
😂
لاکھ سوچنے کے بعد بھی اور کوئی آئیڈیا نہیں سوجھا تو اُس نے
احتیاط کے طور پر کانچ گلدان بیڈ کے سائیڈ ٹیبل پر رکھ لیا کے

اب جو ہو گا دیکھا جائیگا۔۔۔اور نوبت آئی تو گلدان کی مدد لی جائے گی۔۔۔۔۔۔

ساحل شاور لے کر باہر نکلا تو وہ بہادری دکھاتی بیڈ پر تکیے درست کرتی وہاں لیٹ گئی۔۔۔
اور یوں ظاہر کیا جیسے اُسے تو کچھ پڑی ہی نہیں ہے جب کے گھبراہٹ سے پیر کانپ رہے تھے۔۔
اور کن انکھیوں سے بار بار اُسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔
وہ ہاتھ سے بالوں کا پانی جھٹکتے ہوئے اُس کی جانب ہی بڑھنے لگا تو دکھاوے کی بہادری بھی چھو ہو گئی
بیڈ تک پہنچا کے وہ ایکدم سے اٹھ کر بیٹھی اُسے خوفزدہ نظروں سے دیکھتے ہوئے

بلیک ٹی شرٹ کی آستین سے اُس کے نمایاں ہوتے بازوؤں کی رگیں واضح نظر آرہی تھی۔۔۔

ساحل نے اُس کی طرف ہاتھ بڑھایا تو جلدی سے چہرے پر ہاتھ رکھ لیے۔۔۔۔

اُس نے دانت پیس کر اُسے گھورا اور اُس کے قریب سے تکیا اٹھالیا

ٹینشن مت لے تھپڑ کا بدلہ نہیں لوں گا تیرے سے

وہ اُس کے چہرے پر رکھے ہاتھوں کو دیکھ کر بولا تو نین نے پہلے ایک ہاتھ صرف آنکھ سے ہٹا کر اُسے دیکھا اور اُس کے ھاتھ میں تکیا دیکھ شکر کرتی دونوں ہاتھ ہٹا گئی

اپن کا بھی سالہ کوئی اسٹینڈر رہے تیرے جیسی بکری پر ہاتھ اٹھا کر ڈاؤن نہیں کر سکتا

وہ اُسے جتاتے ہوئے بولا اور صوفے کی طرف بڑھ گیا

تم نے مجھے بکری کہا۔۔۔

وہ اٹھ کے اُس کے پیچھے آئی حیرت سے کہتی

وہ تکیا صوفے پر ڈال کر اُس کی طرف پلٹا

دھیرے بول کسی بکری نے سن لیا تو برا مان جائے گی

عمر بھر بد عائیں دے گی میرے کو۔۔۔۔

وہ اُسے آنکھیں دکھاتے ہوئے بولا نین لا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا

دیکھو ماما کے بیٹے میرے منہ مت لگو۔۔۔۔

اُس نے غصے سے کہا

منہ لگنے کے لیے سامنے والا کا منہ بند بھی ہونا چاہیے۔۔ تو تو

شروع ہو کر بند ہونے کہا نام نہیں لیتی

ویسے بھی تیرے منہ لگنے سے بہتر میں زہر کو منہ لگا لوں

وہ فوراً اُس کی بات کاٹ کر بیزاری سے بولا

یہ ٹوچ ہو رہا ہے ہاں۔۔۔۔۔۔

نین نے ضبط سے مُٹھی اور دانت بھینچے

یہ ٹوچ تیری مچ مچ سے تو اچھا ہی ہے۔۔۔۔۔۔۔

وہ آنکھیں گھما کر بولا

اللہ کرے تمہارے سر پر کوئی چڑیل آ کر بیٹھ جائے

وہ نے حد جھنجھلا کر چلائی

بیٹھ تو گئی تو آ کر۔۔۔اب تیرے ہوتے کس چڑیل کی ہمت ہو گی

وہ دونوں ہاتھ سینے پر باندھے اطمینان سے بولا

نین نے آنکھیں بند کر کے کھولیں

او گاڈ۔۔۔اگر میں کسی جن شیطان سے بھی شادی کرتی نا تب بھی اتنی پریشان نہیں ہوتی جتنی تم سے شادی کر کے ہوں۔۔۔۔

وہ چینخ پڑی جا کے بیڈ سے پلو دور تک پھینکا

خون کے رشتوں میں شادی نہیں ہوا کرتی۔۔۔۔۔۔

وہ لاپرواہی سے کہتا لائٹ بند کر کے صوفے پر لیٹ گیا

پتہ ہے۔۔۔۔ورنہ کیا میں تم جیسے ایلین سے شادی کرتی۔۔۔۔۔۔

وہ اُسے منہ چڑا کر بولی ساحل نے کان پر تکیہ رکھ لیا مطلب نا
اب کچھ سننا نا کہنا تھا

راؤڈی۔۔۔۔ تم وہاں کیوں سوئے یہاں آؤ اپنی جگہ پر لیٹو
وہ اُسے وہاں سوتے دیکھ سب بھول کر سنجیدگی سے بولی
ساحل سے تکیا چہرہ سے ہٹایا

پاگل سمجھی اپن کو تیری جیسی گدھی کے ساتھ سویا تو لات
مار۔مار کر بیٹھنے کے قابل نہیں چھوڑے گی
وہ غصے سے اسے گھور کے بولا

افسوس لیکن سونا تو پڑیگا۔۔۔۔۔

وہ معصوم صورت بنا کر پلکیں جھپکتے ہوئے بولی

ورنہ کیا کر لیگی۔۔۔۔۔۔

ساحل نے سنجیدگی سے دیکھا

ورنہ میں بڑے ماما کو بلاؤں گی کے آ کر تمہیں لوری سنائے۔۔۔۔۔۔

وہ مسکرا کر بولی دل جلانے والے انداز میں

تُو پاگل ہے کیا کیوں میرے کو اُدھر ہی سلانے کے پیچھے پڑی رہتی۔۔۔۔۔

وہ عاجز ہو کر غصے سے بولا

کیوں کے مجھے یہ ڈیلی سوپ والے نخرے بلکل اچھے نہیں لگتے بحث مت کرو یہاں آؤ۔۔۔

وہ آنکھیں گھما کر کہتی اُس کی جگہ سے کمفرٹر ہٹانے لگی وہ اُسے گھورتا رہا

اچھا نہ اب کک نہیں ماروں گی آجاؤ۔۔۔۔۔

وہ احسان کرنے والے انداز میں بولی وہ پیر پٹخ کر بیڈ پر آکر اپنی جگہ لیٹ گیا۔۔۔۔

ورنہ وہ ساری رات اُس کا سر کھاتی۔۔۔نا خود سوتی نا اُسے سونے دیتی

بھلے وہ نارمل بی ہیو کر رہا تھا لیکن اندر لگی آگ اب تک ٹھنڈی نہیں پڑی تھی۔۔۔۔

کہیں نہ کہیں بہت برا لگ رہا تھا اُس کا یہ کہنا کے اُس کے نزدیک اس شادی کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔۔۔۔۔

وہ نہیں جانتا تھا کیوں لیکن وہ یہ بات برداشت نہیں کر پا رہا تھا کے وہ داؤد کو چاہتی ہے

ماما کے بیٹے۔۔۔۔۔

نین نے اُسے دھیرے سے پکارا لیکن اُس نے جاگتے ہوئے بھی جواب نہیں دیا۔۔۔۔ نا آنکھیں بند کی اسی زاویے پر دیکھتا رہا

۔۔۔۔آئے ایم سوری۔۔۔

مجھے تمہیں ایسے تھپڑ نہیں مارنا چاہئے تھا۔۔۔۔۔

وہ ندامت بھرے لہجے میں بولی۔۔۔۔۔۔۔۔

اُس نے تب بھی کوئی جواب نہیں دیا۔۔۔۔

لیکن نین کو پتہ تھا وہ جاگ رہا ہے اس لیے اپنی بات کہہ کر پر سکون ہو گئی

Zubi Novels Zone

ایک بات بتا۔۔۔۔۔۔۔

وہ چند پل کی خاموشی کے بعد دھیرے سے بولا نین نے آنکھیں بند کرتے کرتے کھول دیں

تُو۔۔۔۔۔۔۔۔۔پیار و یار کرتی ہے کیا داؤد سے۔۔۔۔

وہ بنا اُس کی طرف پلٹے سنجیدگی سے پوچھنے لگا۔۔

پتہ نہیں۔۔۔۔۔ لیکن اگر میں اُس سے پیار نہیں کرتی تو اُس کے خواب کیوں دیکھتی۔۔۔۔۔اُس کے جانے سے مجھے اتنی تکلیف کیوں ہوتی۔۔۔۔۔۔

نین اُس کے گھنے بالوں پر پر سوچ نظریں جمائے دھیرے سے بولی

ساحل نے کروٹ بدل کر رخ اُس کی جانب کیا

کونسے خواب دیکھے تو نے داؤد کے۔۔۔۔۔۔۔۔

لیمپ کی مدھم روشنی میں اُس کے چہرے کو دیکھتا پوچھنے لگا۔۔۔۔

میں جو اپنے میڈیکل گریجویشن کے خواب دیکھتی تھی اُس میں داؤد ہوتا تھا۔۔۔۔۔

میرے گول گپے والے خواب میں بھی وہ تھا۔۔۔۔

وہ افسوس بھرے لہجے میں بولی ساحل نے اُسے گھورا

ایڑی۔۔۔۔ صحیح سے بتانا۔۔۔ڈیٹیل میں۔۔۔۔۔

وہ بدمزہ ہو کر بولا

جیسے میرے گریجویشن ڈے پر کالج میں میرا نام اناونس ہو رہا ہے۔۔۔میں نے ٹاپ کیا ہے۔۔۔پرنسپل سر میری تعریف کر رہے ہیں۔۔۔

مجھے میئر سر بیسٹ سٹوڈنٹ کا ایوارڈ دے رہے ہیں

سب میرے لیے تالیاں بجا رہے ہیں اور داؤد بھی ہے وہاں وہ بھی تالیاں بجا رہا ہے۔۔۔۔۔

وہ اُسے اپنا ہمیشہ والا خواب سناتے ہوئے بولی ساحل نے بیڈ پر رکھے اُس کر ہاتھ کو دیکھتے ہوئے اُسے چھونے کو خواہش کو بمشکل روکا

بس اتنا ہی ہے یہ اور بھی۔۔۔۔۔۔۔۔

ساحل نے اُس کے چُپ ہونے پر پوچھا

بس اتنا ہی۔۔۔۔۔۔۔

نین نے سر ہلا دیا

تُو ناسچ میں کھسکیلی ہے۔۔۔۔۔

تیرے اس سپنے میں داؤد ہے تو مطلب تیرے کو اُس سے پیار ہے۔۔۔

وہ تکیے کو ٹھیک کر کے اونچا ہوتا ہوئے بولا۔۔۔۔اور یہ کہتے ہوئے خود کو زیادہ یقین دلا رہا تھا۔۔۔ نین اُسے نا سمجھ انداز میں دیکھنے لگی

تب تو تجھے پرنسپل سے بھی پیار ہے۔۔۔ کیوں کے وہ بھی ہے تیرے سپنے ہے۔۔۔۔۔۔اور باقی میئر اور جو تالی بجا رہے اُن سب سے پیار و یار ہے تیرے کو۔۔۔۔۔۔۔

وہ اُس کی بات پکڑ کر اپنی مرضی کے معنی اخذ کرتے ہوئے
بولا نین نے برا سا منہ بنایا

کیا فضول بکواس ہے۔۔۔۔۔۔۔۔مجھے کیوں ہو گا اُن سب
سے پیار۔۔۔۔۔۔
وہ چڑ کے بولی

تو داؤد سے کیسے ہوا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔
ساحل نے سنجیدگی سے پوچھا۔۔۔
اُسے کوئی جواب نہیں سوجھا

لیکن داؤد نے رشتا توڑا تو مجھے ہرٹ ہوا نہ۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ بے بسی سے بولی

کیوں کے تیرے دِماغ سے یہ بات ہضم نہیں ہو رہی کے وہ تیرے کو ریجیکٹ کر کے گیا ہے۔۔۔۔۔

تم سب عورت لوگوں کا پرابلم سیم ہے۔۔۔۔۔کوئی کتا بھی تم کو چھوڑ کے پیچھے والی کو سونگھنے چلا جائے نا تو تب بھی ایسے ہی روتی ہے۔۔۔۔
وہ اُسے تفصیل سے وجہ سمجھاتے ہوئے بولا

ماما کے بیٹے۔۔۔۔۔۔۔۔آئے ایم ناٹ عورت۔۔
نین نے عورت کہے جانے پر آنکھیں دکھائی

تو کیا مرد۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اُس نے سر کو جنبش دے کر پوچھا نین نے اسے سخت نظروں سے گھورا

اچھا ایک بات بتا۔۔۔۔۔۔۔داؤد تیکو بھابھی کے لیے نہیں چھوڑتا۔۔۔

اگر کسی اور وجہ سے چھوڑتا۔۔۔

مطلب ایسا سوچ کے داؤد کو کوئی خطرناک والی بیماری ہو جاتی۔۔۔۔

ایڈز جیسی۔۔۔۔

وہ سوچتا ہوا بولا

اللہ توبہ۔۔۔۔۔۔۔

نین نے اُس کی بات پر منہ پر ہاتھ رکھ لیا

سن نا۔۔۔۔۔۔۔مطلب کوئی بھی بیماری

۔جو تیرے سے شادی کرنے سے تیرے کو بھی لگ سکتی

۔۔۔۔اور تب وہ تیرے سے شادی کرنے سے منع کر دیتا کیا

تب بھی تیرے کو اتنا ہی برا لگتا۔۔۔۔۔۔۔۔

اُس نے سنجیدگی سے پوچھا تو نین سوچ میں پڑ گئی صاف

جواب تھا کے نہیں لگتا برا لیکن اتنی آسانی کہہ کیسے سکتی تھی

اچھااُس کے بعد بھی تواُس سے شادی کرتی کیا۔۔۔۔ تیرے کو خطرہ ہے تو بھی جاتی اس کے ساتھ۔۔۔۔

وہ اُس کے خاموش رہنے پر دوبارہ پوچھنے لگا

کبھی نہیں۔۔۔۔۔۔جان بوجھ کرزِندگی خطرے۔میں کیوں ڈالتی اپنی۔۔۔۔

وہ فوراً بولی۔۔۔۔اوراُس لمحے ساحل کو حقیقت میں اطمینان محسوس ہوا۔۔۔

کیوں کے بھلے ہی اُس کی باتیں ساری فضول تھی لیکن اس آخری بات پر تواُس نے خود کو یقین دلا یادیا تھا کے نین داؤد سے کم سے کم محبت نہیں رکھتی

تو پھر کیا تیرے کو گھنٹہ پیار ہے اُس

سے۔۔۔۔۔۔۔۔۔سونگ کر رہی ہے خالی فوکٹ

کے۔۔۔۔۔

سو جا۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ پر سکون ہو کر بات ختم کر کے اُسے جھڑ کتا کروٹ بدل گیا

جب کے اب وہ بڑی کشمکش میں تھی۔۔۔ساحل کی باتیں

صیحح بھی لگ رہی تھی اور اپنا درد غیر معمولی بھی لگ رہا تھا۔۔

لیکن جب اُس نے خود سے سوال کیا کے کیا واقعی وہ داؤد کے

کسی اور وجہ سے چھوڑ جانے پر اتنی ہی دکھی ہوتی تو جواب وہی

ملا جو اُس نے ساحل کو دیا تھا۔۔۔

لیکن وہ تب بھی بہت بے چین تھی اس کشکش سے۔۔۔۔

راؤڈی۔۔۔۔۔تم گانا بہت اچھا گاتے ہو۔۔۔۔۔سناؤنا پلیز۔۔۔۔

وہ اچانک دھیان آنے پر بولی

میں اور گانا۔۔۔۔جاگتے میں خواب دیکھ رہی ہے۔۔۔۔۔

اُس نے آنکھیں بند رکھے ہی جواب دیا

بنومت۔۔۔۔۔۔اُس رات گایا تھا تم نے۔۔۔۔۔۔۔گاؤنا پھر سے

نین نے اُس کے بازو پر ہاتھ رکھے ریکوسٹ کی

ساحل نے اُس کی طرف دیکھ کر اُسے گھورا سائیڈ ٹیبل سے
اُس کا فون اور ہینڈ فری اٹھا کر اُس کے ہاتھ میں تھمائی

یہ سن اور سونے دے مجھے۔۔۔۔۔
بیزاری سے کہتا واپس لیٹ گیا اور نین نے منہ بنا کر ہینڈ فری
لگالی۔۔۔تاکہ فلحال اسی سے کام چلا لے

ΔΔΔΔΔΔΔ

وہ نیند سے جاگی تو خود کو داؤد کے بے حد قریب پایا وہ اُسے
اپنے حصار میں لیے سو یا تھا۔۔
فلک کو اُس کی بند آنکھوں کے باوجود شرم نے آن
گھیرا۔۔۔

اُس نے داؤد کا ہاتھ اپنے اوپر سے ہٹانے کی کوشش کی لیکن بدلے میں اُس کی گرفت اور سخت ہوتے پایا۔۔

وہ اُسے مزید خود میں بھینچنے لگا تو وہ گڑ بڑا گئی۔۔۔

دور ہونے کی کوشش بھی چھوڑ کر اب خاموشی سے پڑی اُس کے چہرے کو دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

داؤد کو دیکھ کر اُسے سو بار بھی اپنی قسمت پر رشکِ ہی محسوس ہوتا تھا کیوں کہ وہ بہت خاص تھا۔۔۔۔۔چاہے جانے کے قابل۔۔۔

اور اُس کے لیے تو اور زیادہ۔۔۔

کیوں کے اس کی بھٹکتی زندگی کو خوبصورت رخ دیا تھا داؤد نے

اُس کے غم سمیٹ لیے تھے

اور جو خواہشیں اور احساس دم توڑ چکے تھے اُنہیں دوبارہ بیدار کیا تھا

وہ اب پہلے جیسی نہیں رہی تھی۔۔۔۔

وہ اب خود کو کمتر محسوس نہیں کرتی تھی

اب اُسے اپنے چار لوگوں کی نظر میں آنے سے خوف نہیں آتا تھا

داؤد کی قربت بری نہیں لگتی تھی

اب سب بدل گیا تھا۔۔

وہ اُسے دیکھنے میں اتنی مصروف تھی کے اُسے داؤد کے جاگنے کا بھی احساس نہیں ہوا۔۔۔

جب کے وہ صبح صبح اُسے اس قدر خود میں مگن دیکھ خوشی سے نہال ہو گیا۔۔۔۔

دھیرے سے آگے بڑھ کر اُس کی ناک کو لبوں سے چھوتے ہوئے اُسے اُس کی اہمیت کا احساسِ دلایا۔۔۔

وہ چونک کر ہوش میں آئی اور کمسا کر اُس کی گرفت سے نکلنے کی کوشش کی۔۔۔۔

کہاں مائے لوو۔۔۔۔۔۔

داؤد نے اُس کی کوشش ناکام کرتے ہوئے مسکرا کر پوچھا۔۔۔۔۔

نماز پڑھنے۔۔۔

اُس نے جواب دیا جسے سن کر داؤد کو بے تحاشہ حیرت کے ساتھ خوشی بھی ہُوئی۔۔۔۔۔۔

وہ بے یقینی سے اُسے دیکھنے لگا۔۔۔۔۔۔

اب مجھے اپنا آپ ناپاک نہیں لگتا۔۔۔۔۔۔

وہ اُس کی حیران نظروں میں دیکھتے ہوئے بولی

داؤد کی حیرت سنجیدگی میں بدلی۔وہ اُس سے مزید کچھ سننے کے انتظار میں تھا

اب دنیا کی نہیں۔۔۔۔۔۔آپ کی نظر سے دیکھتی ہوں خود کو۔۔۔۔۔۔

وہ نظریں جھکائے بولی داؤد نے اُسے خود میں بھینچتے ہوئے اُس کی پیشانی کو لبوں سے چھو کر اُسے آزاد کیا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

نماز کے بعد سوئی تو پھر اُس کی آنکھ ساحل کے بڑبڑانے سے ہی کھلی تھی۔۔۔اُس نے جھنجھلا کے پیر پٹخے اور کروٹ بدل کر سونے کی کوشش کی لیکن ساحل کی بڑبڑاہٹ جاری تھی جس کے بدولت سونا بڑا مشکل تھا

لیکن ساحل کی بڑبڑاہٹ واضح سننے کے بعد تو اُس کی نیند چھو کر کے اُڑ گئی تھی۔۔۔وہ ہڑ بڑا کے اٹھ بیٹھی اور صدمے سے اُسے دیکھنے لگی جو کہہ رہا تھا

اے اوپر والے۔۔۔ماما کی بھانجی کو اٹھا لے۔۔

وہ نیند میں بلکل صاف بڑبڑا رہا تھا نین نے اُسے حیرت سے دیکھ اُنگلی دانتوں میں دبائی

سو رکعت شکرانہ پڑھوں گا۔۔۔۔۔۔

وہ بھنچی آواز میں بولا۔۔۔۔ نین نے اُس کا گلا دبانے کی شدید خواہش کو بمشکل مٹھیاں بھینچ کر ضبط کیا

میرے خدا۔۔۔ کیا دھڑلے سے میرے مرنے کی دعائیں مانگ رہا ہے یہ کمینہ آدمی۔۔۔۔۔۔وہ بھی خوابوں میں۔۔۔۔

وہ معصوم شکل پر سلوٹیں ڈالے بے چارگی سے بڑبڑائی۔۔۔

یااللہ۔۔۔پلیز اس راؤڈی کی دعا قبول مت کر لینا۔۔۔۔۔۔۔۔۔میں مرنا نہیں چاہتی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جلدی سے اوپر دیکھ کر بولی تب دوبارہ ساحل کی آواز آئی

سو بھوکوں کو بریانی کھلاؤں گا۔اس کے چوتھے پر۔۔۔

وہ اُس سے چھٹکارے کی ہر قیمت چکانے کو تیار تھا نین کی آنکھوں میں غصے سے چنگاریاں بھرنے لگی۔۔۔۔

کتنا سوچا تھا کے آج اسے لات نہیں ماروں گی۔۔۔۔۔

لیکن یہ لات کا بھوت لات سے ہی مانے گا۔۔۔۔۔۔

مرے گے میرے دشمن۔۔۔۔یعنی تم وائلڈ مین۔۔۔۔

وہ دانت پیس کر اُسے دیکھتی اپنی جگہ لیٹی اور کک کو لوڈ کرتے ہوئے آنکھیں بند کر کے ایک زوردار دھکّا روز والے نشانے پر لگایا۔۔۔

لیکن اگلے ہی پل اُسے کچھ غلط ہونے کا اندازہ ہوا۔۔۔کیوں کے لات کو آج روز والی فیلنگ نہیں آئی تھی

اُس نے ہلکی سی آنکھیں کھولیں۔۔۔۔اور وہ کھلی کی کھلی رہ گئیں جب ساحل کا رخ اپنی جانب دیکھا اُس کی آنکھیں صدمے سے پھیلی دیکھی۔۔۔۔

اُسے دونوں ٹانگوں کو سختی سے بھینچ کر گھٹنوں کو اوپر پیٹ تک کیے دیکھا۔۔۔

ایک۔پل لگا سمجھنے میں کے وہ اُس کے آنکھیں بند کرتے ہی کروٹ بدل چکا تھا اور غلط نشانہ کچھ زیادہ ہی غلط جگہ جا کر لگا تھا۔۔۔

او۔۔۔۔نو۔۔

وہ دونوں ہاتھ منہ پر رکھے ایکدم۔سے اٹھ بیٹھی

وہ۔اُس کی لات کے زور سے تو نیچے نہیں گرا لیکن صدمے کے اثر سے ضرور پیچھے لڑھک کر زمین بوس ہو گیا۔۔۔

نین بھی ہڑ بڑا کر اپنی جگہ سے اٹھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔اُس کی طرف بھاگی

وہ زمین پر پڑا۔۔۔لب سختی سے بھینچے زور زور سے زمین پر مکے مار رہا تھا۔۔ٹانگوں کو اُسی پوزیشن میں رکھے۔۔۔اُسے لگا تھا وہ اُسے بیٹھنے کے قابل نہیں چھوڑے گی لیکن وہ تو اُسے کسی بھی قابل نہیں چھوڑ رہی تھی

سوری سوری سوری۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ بھاگ کر اُس کے پاس پہنچی۔۔۔۔۔ایک سانس سے سوری کی رٹ لگاتی اُس کے پاس بیٹھی۔۔۔۔

اونو۔۔۔۔۔۔میں تو پیچھے مارنے والی تھی تمہیں ابھی پلٹنا ضروری تھا کیا۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اپنی غلطی میں بھی اُس کی غلطی ڈھونڈ ھتی اُسے سنانے لگی

تو ساحل نے اتنی سخت مشکل میں ہونے کے باوجود اُسے خوں خوار نظروں سے گھور کر دیکھنا ضروری سمجھا جب کے منہ بند ہی رکھا ورنہ کھلتا تو ضرور گالی نکل جاتی

نین نے زبان دانتوں میں دبائی۔۔۔۔اور اُس کا بازو سہلانے لگے

سوری یار۔۔۔۔۔سو سوری۔۔۔۔۔غلطی سے ہوا۔۔۔۔سچ

میں۔۔۔۔۔۔۔۔بہت زور سے لگی کیا۔۔۔۔۔دکھاؤنا

مجھے۔۔۔۔۔

وہ اس ایکشن کے ری ایکشن کا سوچ کر گھبراتی مسلسل اُس کا

بازو سہلا کر بولتی گئی

دکھاؤں۔۔۔۔۔۔۔۔

اُس کی آخری بات پر ساحل نے اُسے کھا جانے والی نظروں

سے دیکھ کر دانت پیستے ہوئے پوچھا

نن۔۔۔نہیں مت دکھاؤ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ ہڑ بڑا کر بولی۔۔۔۔اُسے لگ رہا تھا ساحل اُسے آنکھوں سے نگل لیگا۔۔۔جب کے وہ گہرے گہرے سانس لیتا اُس کا ہاتھ اپنے بازو سے جھٹک کر سیدھا ہونے لگا

سوری نا۔۔۔۔۔سچ میں غلطی سے ہوا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ سخت ندامت محسوس کر رہی تھی۔۔۔اوپر سے گھبراہٹ بھی ہو رہی تھی

دور ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ساحل نے اُسے جھڑک کر پیچھے کیا اور منہ سے سانس لیتا اٹھ کر وشروم میں چلا گیا۔۔۔۔۔

نین نے اُسے جاتے دیکھ اپنے ماتھے پر زور سے ہاتھ مارا

۔۔۔۔۔

کک مارنے والے پل کو یاد کر کے خطرناک جھرجھری لی

اُس کے باہر آنے تک وہ روم میں چکر پر چکر کاٹتی رہی۔۔۔

ساحل نم چہرے کو ٹاول سے صاف کرتا باہر نکلا تو فوراً الرٹ ہو گئی۔۔۔

ساحل نے خشمگیں نظروں سے اُسے گھورا

Everything is ok na mama ke bete۔۔۔۔

وہ اُسے مشکوک نظروں سے دیکھتی تفتیشی انداز میں پوچھنے لگی

تیری ایوری تھنگ کی تو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ساحل غصے سے اُسے دیکھ کر ٹاول پھینک کر اُس کی طرف بھاگا

ممی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اُس کا ارادہ بھانپ کر نین نے آنکھیں پھاڑ کے دروازے کے باہر دوڑ لگائی۔۔۔

وہ بھی اُس کے پیچھے بھاگا۔۔

نین اوپر فلور پر ہی سیدھی سیدھی بھاگتی گئی اور وہ اُس کے پیچھے پیچھے تھا۔۔

جب کے اُس فلور کے آخری کمرے کے بعد وہ ڈیڈ اینڈ پر آ گئی تھی اور آگے بھاگنے کا کوئی راستہ نہیں تھا مطلب وہ پھنس گئی تھی

پیچھے پلٹ کر دیکھا تو وہ اُسے خطرناک تیوروں سے دیکھتا اُس کے بلکل سامنے کھڑا تھا۔۔

آج تو تیری ٹانگوں کی گیم بجا کے رہوں گا۔۔۔۔

وہ ٹی شرٹ کا گلا پکڑ کر اُسے کالر کی طرح جھٹکتے ہوئے بپھرے شیر کی مانند اُس کی طرف بڑھا

رک جاؤ راؤڈی۔۔۔۔۔۔ تمہیں تمہارے

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ ہڑ بڑا کر کہتی ایک سیکنڈ کو رک کر آس پاس دیکھنے لگی

ڈولوں کی قسم۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اور نظر اُس کے بائیسیپ پر پڑتے ہی جلدی سے بات پوری کی۔۔۔۔۔

ساحل دانت بھینچے اُس کے قریب پہنچا۔۔۔۔

نین نے معصومیت سے دونوں ہاتھ اوپر کر کے اُس کے آگے سرینڈر کر دیا۔۔۔

وہ اپنی جیت پر خوش ہوتا اُس کے پہلے ہی نین نے انہیں ہاتھوں کو اُس کے سینے پر رکھے اُسے پیچھے دھکیل دیا اور اُس کے ذرا سے پیچھے ہوتے ہی وہاں سے بھاگی

اب کے وہ سیدھا سیڑھیوں سے نیچے بھاگی۔۔۔تاکہ پھنسنے کا کوئی چانس نا رہے

ساحل بھی اُس کی چالاکی پر مٹھیاں بھینچ کر اُس کے پیچھے لپکا

بڑے ماما۔۔۔۔۔نانو۔۔۔۔۔بھابھی۔۔۔۔۔کوئی بچاؤ مجھ اس ایل ایل سے۔۔۔

وہ سب کو نیچے دیکھ کر ایک ایک سے مدد کی گہار لگاتی ساتھ بھاگ بھی رہی تھی اور ساحل بھی بنا کسی کی پرواہ کیے اُس کے پیچھے لگا ہوا تھا۔۔۔۔

دونوں صوفے ٹیبل کرسی ہر چیز کو پار کر کے چوہا بلی کی طرح بھاگ رہے تھے

اور وہاں موجود سارے لوگ جو کچھ دیر پہلے رات والے واقعے کو لے کر پریشان تھے اب صدمے سے دونوں کو دیکھ رہے تھے۔۔۔۔

جو بیٹھتے تھی وہ کھڑے ہو گئے جو جہاں تھے وہیں رہ گئے۔۔۔۔داؤد فون پر بات کرتے کرتے رک گیا۔۔۔۔۔شیرین خوشی کی پونی بناتے بناتے رک گئی

فلک دادی کو چائے دیتے دیتے رک گئی

عباس صاحب پیپر کا صفحہ پلٹتے پلٹتے رک گیے

رابعہ بیگم فلک کو گھورتے گھورتے رک گئیں

غرض سب فریز ہو گئے سوائے دونوں کے

نین اُس کے کسی طرح ہاتھ نہیں آرہی تھی اور وہ بھی ہار ماننے کو تیار نہیں تھا

کبھی صوفے کے اوپر کبھی کرسی کے پیچھے کبھی ٹیبل کے اطراف بس بھاگم بھاگ جاری تھی

رک جاؤ دونوں۔۔۔۔۔یہ سب ہو کیا رہا ہے۔۔۔۔۔۔۔کوئی بتائے گا۔۔۔۔

عبّاس صاحب ہوش میں آتے غصے سے بولے نین رک کر فوراً اُن کے پیچھے آگئی

بڑے ماما۔۔۔۔۔دیکھیے نا کیسے میری جان کے پیچھے پڑا ہے یہ راکشش۔۔۔۔

وہ ساحل کو اپنے پاس آتے دیکھ اُنہیں ڈھال بنا کر تیز سانسوں سمیت معصومیت سے بولی ساحل نے دانت پیس کر اُسے پکڑنا چاہا لیکن عبّاس صاحب کی وجہ سے رکنا پڑا۔۔۔بھاگ کر اُس کی بھی سانسیں پھول رہی تھی

ساحل۔۔۔۔۔۔کیا حرکت ہے یہ۔۔۔۔۔۔کیوں پریشان کر رہے ہو نین کو۔۔۔۔۔۔۔۔۔

عبّاس صاحب اُسے سنجیدگی سے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگے

پہلے آپ اس سے پوچھو کیا کیا اس نے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میری لائف کی ماں بہن کر رکھی اس بھوتنی نے۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ تیز سانسوں کو قابو کرتا غصے سے بولا۔۔۔وہ نکل کر سامنے آئی کیوں کے عبّاس صاحب کے ہوتے کوئی خطرہ نہیں تھا

بڑے ماما میں نے کچھ نہیں کیا۔۔۔۔۔۔۔۔ میں تو اچھے سے سوئی تھی۔۔۔ یہی ایکدم سے نیند سے اٹھ کر میرے پیچھے پڑ گیا۔۔۔

وہ معصومیت کے ریکارڈ توڑتے ہوئے بولی۔۔۔ سب ہی بڑے تجسس و دلچسپی سے اُنہیں دیکھ رہے تھے اور رابعہ بیگم ناگواری سے

Zubi Novels Zone

جھوٹ بول رہی ہے یہ شانی۔۔۔۔۔۔۔۔۔ تیری تو۔۔۔۔۔۔

وہ غصے سے اُس کی طرف بڑھنے لگا لیکن عبّاس صاحب کے آنکھیں دکھانے پر رک گیا

اچھا تو بتاؤ کیا کیا میں نے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ دونوں ہاتھ کمر پر رکھے ڈھٹائی سے اُس کے مقابل آئی

تونے میرے کو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ غصے سے بولتے بولتے ایکدم رک گیا اُنگلی بھی جہاں کی وہیں رک گئی

ایک نظر اپنے چاروں طرف ڈالی اور لب بھینچے اب اُن سب کے سامنے کیا بتاتا کے صبح صبح اُس پر کونسی قیامت ٹوٹی ہے

چُپ کیوں ہو گئے بتاؤ نا سب کو کے کیا کیا میں نے تمہارے ساتھ۔۔۔۔۔۔

وہ اُس کی بے بسی کا فائدہ اٹھا کر مزید پھیل گئی پھر اب سب کا سپورٹ بھی تھا

ساحل نے سرد نظروں سے اُسے گھورا

بتاؤ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

شیرین بھی بے صبری سے بول پڑی وہ سر جھکا گیا۔۔۔

کیسے بتائے گا بھابھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بولتی جو بند ہو گئی ہے،۔۔۔۔۔

وہ ہنس کر بولی ساحل نے ایکدم سے سر اٹھا کر اُسے دیکھا تو فوراً دانت اندر کر لیئے

تیرے کو تو آج میں نہیں چھوڑوں گا۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ گردن ہلا کے کہتا اُس کی طرف بڑھا اور بغیر کوئی لحاظ کیے

اُسے اپنے کندھے پر اٹھا لیا۔۔۔۔

اُس کے چھکّے چھوٹ گئے۔۔۔ صدمے سے گنگ ہو

گئی۔۔۔

عشرت اور شیرین نے ہاؤ کرتے منہ پر ہاتھ رکھ لیا۔۔۔۔۔

دادی نے مسکراہٹ دبائی۔۔۔۔۔۔

داؤد بھی ہنس دیا

عبّاس صاحب کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا

وہ سب کو نظر انداز کیے اُسے اٹھائے سیڑھیوں کی طرف

بڑھا

اچھا ہوا زینب پھُوپھی یہ سب دیکھنے سے پہلے ہی واپس چلی گئیں۔۔۔۔۔

شیرین صدمے کی کیفیت میں بڑبڑاتی ہوئی اُنہیں دیکھنے لگی

چھوڑو مجھے یو جنگلی۔۔۔راؤڈی۔۔۔۔کمینے۔۔۔۔ایل ایل کہیں کے۔۔نیچے اتارو

وہ اُس کے کندھے پر زور زور سے مکے مارتی دونوں پیر ہلا ہلا کر اُس کی گرفت سے نکلنے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔لیکن ساحل پر کوئی اثر نہیں ہوا

وہ اُسے اٹھا کر اوپر روم اور روم سے سیدھا ٹیرس کی طرف لے آیا

بارڈر لائن پر بنی چھوٹی دیوار کے پاس لا کر نیچے اُتارتے ہوئے سیدھے دیوار پر بٹھایا اور بلکل اُس کے سامنے کھڑا رہا اُس کے دونوں بازو سختی سے جکڑے تاکہ وہ بھاگنے کی کوشش بھی نہ کر سکتے

بول پھینک دوں یہاں سے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اُسے پیچھے دھکّا دینے کا مصنوعی ایکشن کرتے ہوئے پوچھا۔۔۔

نہیں۔۔۔۔۔۔۔

وہ خوف سے اُسے دیکھتی فوراً اُس سے لپٹ گئی۔۔۔۔ سر اُس کے سینے سے لگائے دونوں ہاتھوں سے اُسے جکڑ لیا

۔۔۔وہ بری طرح چونک گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ نین کے بازؤں پر گرفت خود بخود چھوٹ گئی۔۔۔۔

اُس کے نرم نازک وجود کے اثر سے دل دھڑکتے دھڑکتے رک گیا

ساحل مجھے مت پھینکنا پلیز۔۔۔۔۔۔۔۔۔ سوری آ گین۔۔

اُسے اونچائی سے ویسے بھی ڈر لگتا تھا اور اس وقت تو بہت زیادہ لگ رہا تھا۔۔۔

وہ ساکت کھڑا تھا۔۔۔کچھ سوجھ نہیں رہا تھا کیا کرے۔۔۔۔

چھپکلی دور ہو۔۔۔۔۔۔۔

اُس نے ایکدم سے جھنجھلا کر بازو پکڑ کے نین کو دور ہٹانا چاہا لیکن وہ بری طرح اُس سے چمٹی ہوئی تھی ذرا بھی الگ نہیں ہوئی

نہیں پہلے بولو نہیں پھینکو گے مجھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اُس نے دور ہٹنے کی شرط رکھی

ٹھیک ہے۔۔۔۔۔۔ نہیں پھینکتا۔۔۔۔۔۔۔۔۔اب دور ہٹ۔۔۔۔۔۔۔

جتنا وہ اپنی کیفیت سے گھبرایا ہوا تھا اس وقت کوئی بھی شرط مان سکتا تھا۔۔۔۔۔۔

نین دھیرے سے اُس سے الگ ہوئی۔۔۔۔۔۔۔ڈرتے ڈرتے نیچے دیکھا اور جلدی سے دیوار سے اُتر گئی۔۔۔۔۔۔

وہ تیزی سے پیچھے ہٹا۔۔۔

آگے سے اگر تونے اپنی ٹانگ کو کنڑول میں نہیں رکھا تو وہیل چیر پر نظر آئیگی زندگی بھر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ سمجھی

وہ اُسے وارن کرتا وہاں سے چلا گیا اور نین نے اُس کے سامنے تو سر ہلا یا لیکن اُس کے پلٹتے ہی اُسے زبان دکھائی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

پروفیسر شاد ابراہیم۔۔۔آپ پر مولسٹیشن کا الزام لگا ہے۔۔اس لیے آپکو ڈس مس کیا جاتا ہے۔۔۔۔

شاد کے سن ہوتے دِماغ میں پرنسپل کی آواز گونجی۔۔

سر مجھے صفائی کا ایک موقع ملنا چاہیے۔۔۔۔۔

وہ بنا نظریں اٹھائے نہایت ضبط سے بولا

۔

Zubi Novels Zone

میں نے آپ کو پہلے ہی انفورم کیا تھا مسٹر شاد کے میرے لیے اس کالج کی ریپوٹیشن سے بڑھ کر کچھ نہیں جو کے آپ کی وجہ سے اچھی خاصی خراب ہو چکی ہے۔۔۔اب میں آپ کے لیے کچھ نہیں کر سکتا۔۔۔۔۔

پرنسپل نے اُسے صاف جواب دے کر اس کی ریکویسٹ کو رد کر دیا۔وہ ایکدم سے اپنی جگہ سے اٹھا اور شیشے کے دروازے کو زور سے دھکیل کر باہر نکلا۔۔۔۔۔۔۔

باہر نکلتے ہی اس کے تیز قدموں کو بریک لگ گئے اس لڑکی کو سامنے دیکھ کر جس کی وجہ سے وہ آج بے گناہ ہو کر بھی رُسوا ہوا تھا۔۔۔

وہ اپنے کیے عمل کا ری ایکشن جاننے کے لیے پرنسپل کے آفس کی طرف آئی تھی لیکن اب پروفیسر شاد کو سرخ آنکھوں میں نفرت لیے گھورتے دیکھ وہ خوف سے کانپ گئی

شاد قدم بڑھاتا اس کے نزدیک آکر رکا۔۔۔۔۔

بہت غلط کیا تم نے۔۔۔۔۔۔۔

تمہاری وجہ سے میرا نام میرا کریئر سب خراب ہو گیا۔۔۔۔

وہ نفرت بھرے لہجے میں کہہ کر دانت بھینچے مزید قریب ہوا جیا تھوک نگلتے ہوئے پیچھے ہوئی

جو جھوٹا الزام لگا کر تم نے میری عزت مٹی میں ملائی ہے اب میں اس الزام کو حقیقت بناؤں گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔ جسٹ ویٹ اینڈ واچ۔۔۔۔۔۔

وہ سرد لہجے میں اُسے وارن کرتا اُس کے کندھے سے ٹکرا کر آگے نکل گیا اور وہ اپنی جگہ سن رہ گئی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔ

سب ناشتے کی ٹیبل پر بیٹھے تھے سوائے داؤد کے وہ صبح صبح ہی کہیں چلا گیا تھا۔۔۔۔۔۔ نین اس لیے بے فکری سے بیٹھی ناشتے کے ساتھ باتوں میں مصروف تھی

فلک بھی وہیں روز کی طرح ناشتہ سرو کر رہی تھی لیکن نین نے اُسے بلکل ہی نظر انداز کیا ہوا تھا

ویسے بھی ساحل کی فضول گوئی کچھ کارآمد ثابت ہُوئی رہی جس کے بعد وہ خود کو یقین دلا رہی تھی کے داؤد اُس کیلئے اتنا بھی کو خاص نہیں تھا

ساحل نیچے آیا تو وہ خوشی کو اپنی گود میں بیٹھائے ہنستی ہوئی اُسے تنگ کر رہی تھی۔۔۔

دِل نے اعتراف کیا کے وہ ہنستے ہوئے اور زیادہ خوبصورت لگتی ہے

ساحل کو سیڑھیوں پر دیکھ کر اُس نے ٹیڑھا منہ بنایا جس پر ساحل نے ایبرو اٹھا کر اُسے گھورا۔۔۔۔۔

دادی نے اُسے پکارا تو بس چند سیکنڈ رک کر ناشتے سے انکار کرتے ہوئے باہر جانے لگا۔۔ کیوں کے اُسے جلدی تھی۔۔۔

منہ چھپا رہا ہے سب سے۔۔۔۔۔۔

عشرت نے دھیرے سے شیرین کے قریب ہو کر ہنسی روکتے ہوئے کہا وہ دونوں بلکل نین کے پاس کھڑی تھیں اس لیئے اُسے ایک پل لگا سمجھنے میں کے وہ ساحل کا مذاق اڑا رہیں ہے اُس تھپڑ کی وجہ سے جو اُس نے بنا غلطی کے اُسے مارا تھا۔۔

ساحل شیرازی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اُس نے بہت زور سے ساحل کو پورے نام کے ساتھ پکارا۔۔۔۔ عشرت اور شیرین بری طرح ہڑ بڑا گئی۔۔۔۔

سب کے سب چونک کر اُسے دیکھنے لگے۔۔۔۔

وہ دروازے سے ابھی تھوڑا ہی دور تھا۔۔۔ وہیں رک گیا۔۔۔ لیکن پلٹا نہیں بلکہ اُس کے یوں نام لینے پر دانت پیسے۔۔۔ کیوں کے اکیلے میں تو وہ آدھے نام سے بھی نہیں بلاتی تھی

اباؤٹ ٹرن۔۔۔۔۔۔۔

نین نے اُس کے رکنے پر حکم صادر کیا

ساحل نے آنکھیں گھمائی اور بنا پلٹے ہی آگے بڑھنے لگا

بڑے ماما۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اُس نے رونی صورت بنا کر عباس صاحب کو دیکھتے ہوئے اپنی معصومیت کا احساس دلایا

ساحل۔۔۔۔ناشتا کر کے جاؤ۔۔

عباس صاحب پر اُس کی بے چارگی اثر کر گئی اُنہوں نے فوراً آواز لگائی۔۔۔۔اُس نے آنکھیں اور لب سختی سے بھینچے۔۔۔۔

غصّے سے پلٹ کر اُسے گھورا جو اُس کے پلٹنے پر فاتحانہ انداز میں مسکرا رہی تھی

وہ پیر پٹخ کر ٹیبل تک پہنچا کرسی کو زور سے کھینچ کر بیٹھ گیا۔۔۔۔

منہ پھلا کر دادی کو دیکھا جو مسکرا رہیں تھیں

خوشی نین کی گود سے اُتر کر اُس کے پاس آگئی

نین نے اُس کے آگے کی پلیٹ میں پوہا اور اسپراؤٹس ڈالتے ہوئے لب دبا کر مسکراہٹ روکی۔۔۔

وہ یونہی سیدھا بیٹھا رہا۔۔۔۔۔ غصّہ ناک پر چڑھائے۔۔

چلو آج میں تمہیں اپنے بیوٹیفل ہاتھوں سے کھلاؤں گی۔۔۔

نین نے خود ہی پلیٹ سے بائٹ لے کر اسپون اُس کی طرف بڑھایا۔۔۔۔

عشرت اور شیرین کے منہ کھل گئے۔۔۔۔۔رابعہ بیگم نے نا گواری سے منہ پھیرا۔۔۔۔۔اور عباس صاحب بہانا ڈھونڈھتے ہوئے وہاں سے اٹھ گئے۔۔۔نانو مسکرا کر دونوں کو دیکھ رہیں تھیں۔۔۔۔۔

اور ساحل۔۔۔۔۔۔

وہ اُسے گھور رہا تھا۔۔۔۔

منہ کھولو نا کیا غبارہ بن کر بیٹھے ہو۔۔۔۔

وہ منہ بناتی ہوئی اسپون مزید لبوں کے قریب کر کے بولی

دادی میرے کو بتانا اس کو کونسی ڈاکٹر کو دکھاؤں کے اس کے دورے بند ہو جائیں۔۔

اُس نے دادی کو دیکھتے ہوئے عاجزی سے پوچھا اُس کے منہ کھولنے کا فائدہ اٹھا کر نین نے فوراً چمچ گھسا دیا۔۔۔۔۔وہ گڑ بڑا کر رہ گیا۔۔۔۔۔

پوہا اُس کے لبوں سے کچھ نیچے شرٹ اور خوشی کے بالوں میں گرا

مجھے کسی ڈاکٹر کی ضرورت نہیں نا یہ کوئی پاگل پن ہے

کل غصّہ تھا بس اس لیے ہاتھ اٹھ گیا بھول جاؤ نا سوری بھی کہہ چکی ہوں۔۔۔۔انسان اپنوں پر ہی تو غصّہ کرنا ہے نہ۔۔۔۔

وہ معصوم شکل بنا کے بولتی سب کو حیران کر گئی۔۔۔۔

اپنی طرف سے اُس نے پچھلے دن کی غلطی کا ازالہ کر لیا تھا۔۔کل سب کے سامنے اُسے تھپڑ مار کر جو مذاق بنایا تھا آج سب کے سامنے اپنا پن جتا کر اُس کی عزت رکھ لی تھی۔۔۔

بلکل صحیح کہہ رہی ہے لاڈو۔۔۔۔۔۔ضروری نہیں غصے میں کہی بات کو دل سے لگالیا جائے تم دونو کو اب ایک دوسرے کو سمجھنا اور ساتھ دینا چاہیے۔۔۔۔۔۔

دادی نے مسکرا کر کہتے ہوئے نین کی بات کی تائید کی جس پر دونوں نے ایک دوسرے کو سنجیدگی سے دیکھا۔۔۔۔

دادی صرف تیرے لیے برداشت کر رہا ہوں اس بھوتنی کو۔۔۔۔ورنہ جتنا اس نے میرا سکون حرام کیا ہوا ہے نا میرا بس چلے تو اسے راتوں رات غائب کر دوں۔۔۔۔

وہ اُس کے بڑھائے چمچ سے بائٹ لیتے ہوئے بولا ساتھ ہی خوشی کے بالوں کو صاف کرنے لگا

دیکھا نانو ایسی باتیں کرتا ہے یہ۔۔۔۔۔۔۔تو مجھے غصّہ آتا ہے اس پر۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نین نے غصے سے اُسے گھور کر ساتھ اُسے کھلانا جاری رکھا

اور تو جو کرتی ہے وہ کچھ نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ بائٹ لیتا ہوا بولا دونوں جتنی جلد بازی میں لڑ رہے تھے ناشتہ بھی جاری تھا سب بس دیکھے جا رہے تھے

کیا کیا میں نے۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ ماتھے پر بل ڈال کر پوچھنے لگی

بس بس۔۔۔۔۔۔بچوں کی طرح لڑتے ہو تم دونوں

۔۔۔۔۔۔۔

ساحل کے کچھ کہنے سے پہلے دادی نے درمیان میں آکر

اُنھیں روک کر چُپ کرایا۔۔۔

نین نے اُسے گھورتے ہوئے چمچ بڑھایا اور ساحل نے بھی گھورتے ہوئے ہی بائٹ لیا۔۔۔۔

وہ۔۔۔۔۔۔۔داؤد کی بہن نہیں آئی ناشتے پے۔۔۔۔۔۔

وہ کچھ سوچ کر سر جھکائے ہی پوچھنے لگا جس پر رابعہ بیگم نے چونک کر اُسے دیکھا

جیا کالج گئی ہے۔۔۔۔۔۔۔

نین نے اُس کے سوال کا جواب دیا

تمہیں اس بات سے کیا مطلب۔۔۔۔۔بہتر ہے تم اپنے کام سے کام رکھو۔۔۔۔۔اس فیمیلی میں کسی پر دھیان دینے کی ضرورت نہیں ہے تمہیں

رابعہ بیگم نے ناگواری سے اُسے دیکھتے ہوئے جتایا۔۔۔

جیا کا ذکر اُس کے منہ سے اُنہیں ذرا برداشت نہیں ہوا

اٹس او کے بڑی مامی۔۔۔۔۔۔۔۔۔ساحل نے تو بس ایک نارمل سا سوال پوچھا ہے۔۔۔آپ اتنا ناراض کیوں ہو رہیں ہے۔۔۔۔

نین نے مسکراتے ہوئے حیرت ظاہر کی۔۔

مجھے کسی باہر والے کا اپنے بچوں کے بارے میں بات کرنا پسند نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔

اُنہوں نے خشک لہجے میں جواب دیا۔۔۔ نین ہاتھ روک کر حیرت سے اُنہیں دیکھنے لگی۔۔۔۔۔۔

ساحل نے اُس کی کلائی تھام کے اوپر کرتے ہوئے چمچ سے بائٹ منہ میں لیا نین نے گھبرا کر اُس کی جانب دیکھا۔۔

وہ اُسے سنجیدگی سے دیکھ کر کلائی چھوڑتا خوشی کو نیچے اتارتے ہوئے اپنی جگہ سے اٹھ گیا۔۔۔۔

اچھا دادی۔۔۔چلتا ہوں۔۔۔

وہ دادی کو دیکھ کر کہتا وہاں سے نکل گیا۔۔۔نین اُسے جاتے ہوئے دیکھتی رہی۔۔۔اُسے رابعہ بیگم کی بات بہت بری لگی تھی۔۔۔۔اُن کے لہجے۔میں ساحل کے لئے نفرت غصّہ حقارت جانے کیا کیا تھا۔۔۔جس کا ساحل تو عادی تھا لیکن نین کو بلکل برداشت نہیں ہو رہا تھا

نانو ممی کا فون آرہا ہے میں آتی ہوں ابھی

وہ اپنا فون بجنے پر اُس کی طرف متوجہ ہو کر کہتی وہاں سے اٹھ کر روم میں آ گئی

سمجھ نہیں آتا ان دونوں کا کبھی ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہوتے ہیں کبھی جیسے ان سے بیسٹ کپل تو کوئی ہے ہی نہیں۔۔۔۔۔

عشرت نے اُسے جاتے دیکھ بیزاری سے کہا شیرین نے بھی اُس کی بات کی تائید کی

تم دونوں کو اِس گپے بازی سے فرصت ملے تو کام بھی کر لینا

رابعہ بیگم نے دونوں کو جھڑکا تو دونوں منہ بنا کے رہ گئیں

ΔΔΔΔΔΔΔ

میں بلکل ٹھیک ہوں ممی۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ انگوٹھے سے تکیے پر لائن بناتی زینب کو یقین دلانے لگی

میں تمہارے بتانے کی محتاج نہیں ہوں نین۔۔۔۔۔۔مجھے معلوم ہے تم کیسی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔

زینب نے خفگی سے کہا

پھر سے کہہ رہی ہوں بیٹا۔۔۔۔۔۔۔۔مان

جا۔۔۔۔۔۔ایسے ہرٹ مت کر خود کو۔۔۔۔

زینب نے بے بسی سے کہا اُس نے بہت مشکل سے آنکھوں تک آتے آنسو روکے

ممی اتنے ڈیلی سوپ دیکھ کر بھی آپ نے کچھ نہیں سیکھا۔۔۔۔

آپ کو مجھے بولنا چاہئے کے نین اب تمہارا سسرال ہی تمہاری دُنیا ہے۔۔۔۔ تمہارا شوہر ہی اب تمہارے لیے سب کچھ ہونا چاہئے۔۔۔۔

تمہیں حالات کا جم کر سامنا کرنا چاہیے وغیرہ وغیرہ

اور آپ کہہ رہی ہے بھاگ کر آجاؤ۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اُس نے ہلکے پھلکے انداز میں کہا لیکن آواز میں گھلتی نمی کو روک نہیں پائی

کوئی کام ڈھنگ سے نہیں ہوتا تم سے۔۔۔۔۔۔۔ایسی باتیں کر کے تم یہ بتا رہی ہو کے تم بہت نارمل ہو وہاں پر۔۔۔۔۔۔۔۔ لیکن یہ جو تمہاری آواز میں نمی ہے نا یہ چھپائی نہیں جا رہی تم سے

زینب نے مصنوعی غصے سے اُسے جتایا

بہت یاد آرہی ہے ممّی آپ کی۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ آنکھیں بند کرتے ہوئی بولی۔۔۔

تو آجاؤنا بیٹا۔۔۔۔۔ کیوں سہلہ رہی ہو بلاوجہ۔۔۔۔

زینب نے پھر اُس کی منت کی

کیا ممی۔۔۔۔۔امو شنل ظلم نہ کروایسے۔۔۔۔۔مجھے بھلے کیا ہونا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میں تو بہت مست ہوں۔۔۔۔

میں سہنے والوں میں نہیں لوگوں کا جینا حرام کرنے والوں میں سے ہوں۔۔۔۔اس لیے آپ بے فکر رہو۔۔۔۔۔

وہ فوراً سنبھل کے اپنے اوتار میں آتی بولی تا کہ۔اسکی ماں مزید پریشان نہ ہو۔۔۔۔

اُنہیں اپنی باتوں سے بہلانے کی کوشش کرنے لگی

ΔΔΔΔΔΔΔΔ

شادی کر رہا ہے تو۔۔۔۔۔۔۔

وہ حیرت سے اُسے دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔۔۔

بریک ٹائم تھا وہ اور اُس کا کلیگ یاسر۔۔۔۔۔اکیڈمی کے کیفیٹریہ میں بیٹھے تھے آس پاس بڑی چہل پہل تھی۔۔۔۔

جب یاسر نے اُسے اپنی شادی کی دعوت دی تو وہ حیرت سے بولا

یاسر نے مسکراتے ہوئے سر ہلا دیا

مت کر یار بول رہا ہوں مت کر۔۔۔۔۔۔۔بہت پچھتائے گا۔۔۔وقت ہے سنبھل جا مت کر

وہ اُسے خوف دلانے والے انداز میں بولا

تُو شادی کے نام سے اتنا ڈرتا کیوں ہے۔۔۔۔

یاسر اس کی بات پر ہنسا

۔۔۔شادی سے ڈر نہیں لگتا بھائی۔۔۔۔۔ولن جیسی بیوی سے لگتا ہے

وہ نین کو تصور کرتا بھولی معصوم شکل بنا کر بولا

تو پہلا بندہ ہے جو نئی شادی میں۔ڈُ کھڑے رو رہا ہے۔۔۔۔

یاسر کی ہنسی نہیں رک رہی تھی

کیوں کے میری بیوی دنیا کا اکلوتا پیس ہے۔۔

اس نے آنکھیں گھمائی۔۔۔گلاس لبوں سے لگا کر جوس کا ایک گھونٹ لیا

یہ تو بتا۔۔خوبصورت ہے۔۔۔۔۔۔

یاسر نے اسے مشکوک انداز میں گھورا۔۔۔۔ایکدم سے کئی تصویریں ذہن کے پردے پر۔لہرائی۔

پتہ نہیں غور سے دیکھا نہیں کبھی۔۔۔۔۔

وہ گلاس کے کنارے پر۔انگلی گھماتے ہوئے بے نیازی سے بولا

بے نیازی بتا رہی ہے دل جواب سے گھبراتا ہے۔۔

یاسر نے اسے دیکھ کر شرارت سے کہا۔۔۔اس نے جواب میں اسے گھورنا ضروری سمجھا

پھر بھی کتنی خوبصورت ہے۔۔۔

یاسر نے اسے دیکھتے اشتیاق سے پوچھا۔۔۔اس کے لب مسکراہٹ میں ڈھلے

اتنی کے۔۔۔۔۔

شریف سے اس کی شرافت لوٹ لے۔۔۔

وہ مسکرا کر کہتا آنکھ ونک کرتے ہوئے وہاں سے اٹھ گیا

یاسر نے زوردار قہقہہ لگایا

تب تو تیرے مزے ہے۔۔۔ تُو تو پھر خاصا شریف ہے۔۔۔۔

وہ بھی اٹھتا ہوا اُس کے ساتھ ہو لیا دونوں کا رخ ٹریننگ روم کی طرف تھا

نووے۔۔۔۔۔۔۔میرا اور اُس کا ایسا کوئی سین نہیں ہے

وہ لاپرواہی سے کہتا آہستہ قدم اٹھاتا آگے بڑھنے لگا

تو کیا ہوا سین بن جائے گا۔۔۔جانا کہاں ہے۔۔۔۔۔۔اب تو زندگی بھر کی بات ہے۔۔۔دل مہرباں ہو ہی جائے گے۔۔۔۔۔

یاسر نے شاعرانہ انداز میں کہا

کوئی چانس نہیں۔۔۔۔۔۔نارملی لڑکیوں کو دیکھ کر دل میں لڈو پھوٹتے ہے۔۔۔یہ صرف ایک ہے جسے دیکھ کر دماغ میں گھنٹے بجتے ہے کے پتہ نہیں اب کیا کریگی۔۔۔۔

وہ اُس کی طرف دیکھ کر تاسف زدہ لہجے میں کہتا اُسے قہقہہ لگا نے پر مجبور کر گیا

دونوں اندر جانے لگے کیوں کے بریک کا وقت ختم ہو گیا تھا۔۔

لیکن ساحل۔کا موبائل بجا تو وہ دروازے پر ہی رک گیا نمبر دیکھ کے پیشانی پر ڈھیروں بل پڑے

ہاں بول۔۔۔۔۔۔۔۔۔

فون کان سے لگاتے ہوئے سنجیدگی سے کہا دوسری جانب کی بات سنی

ہاں پتہ ہے مجھے۔۔۔۔۔۔ کرتا ہوں میں کچھ۔۔۔۔۔

اُس نے سننے کے بعد سنجیدگی سے کہا لیکن سامنے والا شاید جلد بازی میں تھا

یار تو شانت رہ نا پلیز میں دیکھ رہا ہوں نہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ عاجزی سے بولا دوسری جانب سے اُس کی بات کاٹی گئی

تھوڑا ٹائم دیگا مجھے۔۔۔۔۔۔

وہ غصے سے کہتا فون بند کر گیا

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

ان دونوں کے درمیان میں نوک جھوک اور جھگڑے تھے لیکن ایک دوسرے کے لیے فکر واحساس بھی تھا اور یہ بات کوئی سمجھے نا سمجھے دادی کو ضرور سمجھ آرہی تھیں۔۔۔۔

رابعہ بیگم کے تلخ لفظوں پر نین کی ناپسندیدگی اور ساحل کا

لاکھ بیزاری کے باوجود نین کے ہر احساس کو سمجھ کر اُس کا

ساتھ دینا۔۔۔۔۔۔اُس کا غصّہ تک برداشت کرنا

اُن سے کچھ بھی ڈھکا چھپا نہیں تھا۔۔۔

اُن کی نظر میں وہ دونوں ایک دوسرے کے لیے بلکل صحیح

تھے دونوں ادھورے تھے اور ایک دوسرے کو مکمل کر سکتے

تھے بس ضرورت تھی تو دونوں کو ایک دوسرے کے مزید

قریب کرنے کی۔۔۔

اور یہ کوشش اُنہیں ہی کرنی تھی۔۔۔۔

دادی کیا سوچ رہیں ہے آپ۔۔۔۔۔۔

عشرت شیرین اور فلک تینوں ہی اُن کے پاس بیٹھیں تھیں۔۔۔

انہوں نے ہی تینوں کو بلایا ہوا تھا تا کہ اس کوشش میں اُن کی مدد لے سکیں

کچھ نہیں۔۔۔۔ تم دونوں مجھے یہ بتاؤ میرے یہ کڑے کیسے لگتے ہے تم دونوں کو۔۔۔۔۔۔

دادی نے مسکراتے ہوئے نفی کر کے اپنی کلائی میں پہنے چار بھاری خوبصورت کنگنوں کو ہاتھ سے آگے کرتے ہوئے پوچھا

جنہیں دیکھ کر عشرت اور شیرین کی آنکھیں چمک اُٹھیں
جب کے فلک سب سے لاتعلق دادی کے کپڑے تہہ کر رہی
تھی

یہ کڑے تو بہت سے بھی بہت خوبصورت ہے دادی۔۔۔
عشرت نے حسرت بھری نظروں سے اُن کی کلائیوں کو
دیکھتے ہوئے کہا شیرین کا حال بھی الگ نہیں تھا

ہوں گے کیسے نہیں تین تین تولے کا ایک کڑا
ہے۔۔۔ بلکل خالص سونے کے بنے ہے
تمہارے دادا جی کی اماں نے منہ دکھائی پر دیے تھے۔۔۔۔
دادی نے تفصیل بتاتے ہوئے اُن کڑوں کی ویلیو بڑھائی

میں سوچ رہی ہوں کے یہ کڑے تم چاروں میں سے کس کو دوں۔۔۔

دادی نے پر سوچ نظروں سے کنگنوں کو دیکھتے ہوئے پوچھا

عشرت اور شیرین کی آنکھیں صدمے سے پھیل گئیں

سچی دادی۔۔۔۔۔یہ کنگن آپ ہمیں دینے کا سوچ رہیں ہے۔۔۔۔

شیرین نے حلق سے آواز نکالتے ہوئے پوچھا

دادی آپ یہ کڑے نہ مجھے دے دینا میں اسے بلکل ویسے سنبھال کر رکھوں گی جیسے آپ رکھتیں ہے۔۔۔۔

عشرت اُن کے ہاتھ کو پکڑ کر دباتے ہوئے بولی

ایسے کیسے۔۔۔۔۔۔۔میں جو دادی کی اتنی خدمت کرتی ہوں

,اُن کا خیال رکھتی ہوں کڑے تو مجھے ہی ملنے چاہیے۔۔۔

شیرین اُن کا ہاتھ اُس سے چھین کر خود کے ہاتھ میں لیتے

ہوئے جلدی سے بولی

اچھا مطلب میں دادی کی خدمت نہیں کرتی۔۔۔۔۔۔

عشرت نے فوراًاُن کا ہاتھ دوبارہ سے تھاما۔۔۔دادی نے

جھٹک کر اپنا ہاتھ چھڑایا

چُپ ہو جاؤ دونوں۔۔۔۔۔۔میں یہ کڑے اُسی کو دوں گی جو ثابت کرے گی کے وہ زیادہ قابل ہے اور اس کے لیے تم دونوں کو میرا ایک کام کرنا ہو گا۔۔۔

دادی نے دونوں کو ڈپٹتے ہوئے کہا

کونسا کام دادی۔۔۔

دونوں نے ایک سر میں پوچھا فلک نے بھی اُن کی جانب دیکھا

خُدا کی حکمت کے آگے کسی کا زور نہیں چلتا۔۔۔حالات کی نزاکت نے نین اور ساحل کو نکاح کے رشتے میں جوڑا ہے۔۔ لیکن وہ دونوں بلکل بھی اپنے رشتے کو سنجیدہ نہیں لے رہے ہیں۔۔۔۔۔۔

ہمیں ہی اُنہیں اس کی اہمیت کا احساسِ دلانا ہے۔۔

دونوں کے دل بے حد جذباتی ہے۔۔۔۔بس درمیان میں ایک گرہ لگانے کی ضرورت ہے

جو تم دونوں کو لگانی ہے۔۔۔۔

دادی نے دونوں کو سمجھاتے ہوئے کہا دونوں نا سمجھی سے انہیں دیکھ رہیں تھیں

اُن دونوں کو قریب لانا ہے تاکہ اُنہیں ایک دوسرے کو سمجھنے اور قبول کرنے کا موقع ملے۔۔۔۔

دونوں ایک دوسرے سے لڑنے کی بجائے ایک دوسرے کا خیال رکھے۔۔

تُم میں سے جو بھی میرا یہ کام کرے گا اُسے انعام میں میں یہ دوں گی۔۔۔۔۔

دادی نے اُنہیں تفصیل سے سمجھاتے ہوئے کہا تو دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا فلک بھی بہت غور سے اُنہیں سن رہی تھی۔۔۔۔

دادی تب تو یہ انعام میں ہی جیتوں گی۔۔۔کیوں کے یہ تو میرے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے

عشرت مسکراتی ہوئی شیرین کو جتاتی نظروں سے دیکھ کر بولی

کیوں میں کیا ہالیڈے پر جا رہی ہوں۔۔۔۔۔۔دادی میں ہی اُن دونوں کو ایک ساتھ لاوں گی۔۔۔۔ جھگڑا وگڑا بھول کر لوو برڈز بن جائیں گے دونوں۔۔۔۔

شیرین نے بھی برابر کا جواب دیا۔۔۔۔
دادی نے مسکرا دونوں کو دیکھا۔۔۔۔

بھابھی کیا اس کام میں میں بھی آپ دونوں کی مدد کر سکتی ہوں۔۔۔۔

پہلی دفعہ وہ بولی۔۔۔کیوں کے وہ نین کی تکلیف کی وجہ خود کو سمجھتی تھی تو اُس کی زندگی کو کچھ بہتر بنائے کی کوشش کا موقع جانے نہیں دینا چاہتی تھی

دونوں نے اُسے بیزاری سے دیکھا اور دادی نے مسکرا کر

ٹھیک ہے اگر ہمیں ضرورت پڑی تمہاری تو ہم بتادیں گے۔۔۔ لیکن لالچ میں تو نہیں کر رہی نا۔۔۔ کیونکہ انعام تمہیں نہیں ملنے والا۔۔۔

عشرت نے ناک بھویں چڑھاتے ہوئے احسان جتا کر کہا یہ سوچ کر کے کام آئیگی

نہیں بھابھی مجھے کچھ نہیں چاہئے۔۔۔۔ میں بس آپ کی مدد کرنا چاہتی ہوں

وہ جلدی سے مسکرا کر بولی

ΔΔΔΔΔΔΔ

وہ اندر ہی اندر بری طرح شرمندہ تھی ایک پل بھی سکون نہیں مل رہا تھا۔۔۔شاد کی نفرت بھری نظریں اپنے وجود کے پار ہوتی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔

سارے دن سے وہ کمرے میں بند تھی۔۔۔۔۔۔ طبیعت خرابی کا بہانا بھی دھیرے دھیرے سچ ہوتا جارہا تھا۔۔۔۔ خود کو اتنا کمزور محسوس کررہی تھی کے اٹھنا بھی مشکل لگ رہا تھا

اُس نے بہت ہمت کر کے شاد سر سے معافی مانگنے کا فیصلہ کیا اور اُن کے نمبر پر کال ملائی۔۔۔۔

دوسری جانب سے فون اٹھالیا گیا لیکن وہ ایک لفظ نہیں بول پائی۔۔۔۔۔ایسا لگا حلق میں آواز ہی نہیں بچی ہو۔۔۔۔

بولو جیا۔۔۔۔۔۔۔۔

اُس کے بنا کچھ بولے بھی اُس نے جان لیا کے جیا ہی ہے۔۔۔نہایت سرد لہجے میں بولا

سر۔۔۔۔۔سر۔۔۔۔۔آئے ایم ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آئے ایم سوری۔۔۔۔۔۔۔میں نے جو کیا۔۔۔

وہ۔سسکتی ہوئی ٹوٹے پھوٹے الفاظ میں اُس سے معافی مانگنے لگی

میں۔۔۔۔میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔سچ میں نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔۔۔۔سوری سر۔۔۔۔سوری سوری سوری۔۔۔۔

دوسری جانب خاموشی تھی اور وہ روتی ہوئی مسلسل سوری کی گردان کیے جا رہی تھی

مجھے ملنا ہے تم سے۔۔۔۔۔۔۔۔کالج میں ہوں۔۔۔۔۔

شاد نے جواب میں صرف اتنا کہا

وہ حیرت زدہ سی رونا بھول گئی

سر اس وقت۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اپنی حیرت ظاہر کرتی اُس کے پہلے ہی فون بند ہو چکا تھا اُس نے گھڑی پر۔ نظر ڈالی جو رات کے نو بجا رہی تھی۔۔

اس وقت کالج میں تو بہت سناٹا ہو گا اور ایسی سچویشن۔ میں جب شاد کے دل میں اُس کے لیے بے حد نفرت تھی اس وقت وہ وہاں جا کر کوئی رسک نہیں لے سکتی تھی۔۔۔

اس وقت کیسے جا سکتی ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اُنگلیاں مروڑ رہی تھی شدید بے چینی تھی کشمکش تھی۔۔ گھبراہٹ تھی خوف تھا۔۔۔۔۔

جو ختم نہیں ہونی تھی جب تک وہ شاد سے معافی مانگ کر اُسے اپنی مجبوری نہیں بتا دیتی۔۔۔۔۔۔۔

اس لیے اُس نے یہ رسک لینے کا فیصلہ کیا۔۔۔۔۔

اور اپنا پرس کندھے پر لٹکاتے ہوئے روم سے باہر نکلی۔۔۔

اُس نے گاڑی سے جانے کی بجائے ٹیکسی لی تھی کیوں کے وہ بنا کسی کو بتائے گھر سے نکلی تھی۔۔۔

اُس کی توقع کے مطابق کالج میں گہرا سناٹا تھا۔۔۔۔۔۔

اور نیم اندھیرا بھی۔۔۔ گیٹ پر واچمن بھی موجود نہیں تھا

ہر بڑھتے قدم کے ساتھ۔اُس کا خوف مزید بڑھتا جا رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

دل کی رفتار حد سے سوا تھی۔۔۔۔

گراؤنڈ میں ہی کالج کینٹین کی کرسی پر شاد اُس کا منتظر بیٹھا تھا۔۔۔۔۔۔۔

اُسے دیکھتے ہی وہ خشک گلے کو۔ تر کرتی آگے بڑھی

شہش۔۔۔۔شاد سر۔۔۔۔۔۔۔۔

اُس نے لرزتی آواز میں پکارا تو وہ جو سر۔ جھکائے زمین کو گھور رہا تھا سر اٹھا کر اُسے دیکھا

تمہارا ہی اِنتظار کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سرد نظروں نے اُسے دیکھتے ہوئے کہتا اپنی جگہ سے اٹھ کر اُس کے پاس آیا۔۔۔۔۔

جیا کا دل خوف سے بری طرح لرز رہا تھا

دو دن پہلے اسی جگہ ایک سٹوڈنٹ نے آکر مجھ سے کہا تھا کے میں اُس کا رول ماڈل ہوں۔۔۔۔۔۔وہ میری طرح بننا چاہتا ہے۔۔۔۔۔۔۔مجھے فالو کرتا ہے۔۔۔۔۔۔۔

وہ جیا کے اطراف میں چکّر کاٹتے ہوئے بولنے لگا وہ بے حرکت کھڑی تھی

آج اُسی سٹوڈنٹ کی نظر میں میرے لیے حقارت تھی۔۔۔۔۔۔۔

اُس نے آج کہا کے وہ اپنی سوچ پر شرمندہ ہے۔۔۔

صرف وہی نہیں مجھے ریسپکٹ دینے والے ہر اسٹوڈنٹ کی نظر آج مجھے نفرت سے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

وہ اُس کے گرد دائرے کی شکل میں چکر لگاتا نہایت سنجیدگی سے بول رہا تھا اور جیا نظریں جھکائے آنسو بہا رہی تھی

میں نے دِن رات محنت کر کے ایک مقام بنایا تھا اور تم نے چند لمحوں میں مجھے وہاں سے گرا دیا۔۔۔۔۔۔

جتنے ایوارڈز ملے تھے اُس سے زیادہ آج خطاب ملے ہیں۔۔

وہ۔ اُسکے سامنے آ کر رکا سرد نظروں سے اُسے دیکھ کر ٹھٹھرنے پر مجبور کر گیا

ریپسٹ۔۔۔۔۔۔۔

بدکار۔۔۔۔۔۔

بلتکاری۔۔۔۔۔۔۔

شیطان صفت۔۔۔۔۔۔۔

سب تمہاری بدولت۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اُسے نفرت بھری نظروں سے دیکھتا ایک ایک لفظ پر زور دیتا ہوا بولا۔۔۔۔۔جیا کے پورے بدن میں لرزش ہونے لگی وہ بمشکل اپنے پیروں پر کھڑی تھی

اور سب سے بڑی بات میں اس عزت افزائی کی وجہ تک نہیں جانتا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جواب دو جیا کیوں کیا تم نے ایسا۔۔۔۔۔

وہ اُس کی جھکی نظروں پر۔ نظریں گڑائے سرد لہجے میں پوچھنے لگا

میں مجبور تھی سر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میرے پاس کوئی آپشن نہیں تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اُسے بے بسی سے دیکھتے ہوئے بولنے لگی

میں سچ میں ایسا نہیں چاہتی تھی۔۔۔۔۔ مجھ سے غلطی

جسٹ۔۔۔۔شٹ اپ۔۔۔۔۔۔۔

وہ روتے ہوئے بولے جا رہی تھی کے اُس کی دہاڑ پر بری طرح گھبرا گئی۔۔۔۔سانس اور لفظ حلق میں اٹک گئے۔۔۔

شاد نے جارحانہ انداز میں آگے بڑھ کر اُس کے دونوں بازوں جکڑے اُسے کھینچا

آنسو بہا کر انوسینٹ بننے کی کوشش مت کرو جیا۔۔۔۔۔۔

جو تم نے کیا ہے اُس کے بعد میری نفرت کا انداز بھی نہیں لگا سکتی تم۔۔۔۔۔۔۔۔

اُس کی آنکھوں میں آنکھیں گاڑے ایک ایک لفظ کو چبا کے بولا جیا خوفزدہ سے سانس روکے اُسے دیکھ رہی تھی

تم نے مجھ پر ریپ اٹیمپ کا الزام لگایا نا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اگر میں اس الزام کو سچ کر دوں تو۔۔۔۔۔۔۔

اُس کی بھیگی نظروں کو اپنی سرد نگاہوں سے گھائل کرتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔

اُس کی بات سن کر جیا کی روح فنا ہونے لگی۔۔۔

تمہارے جھوٹ کو سچ میں بدل دوں تو۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اُس کے چہرے کے مزید نزدیک ہوا کے اُس کی سانسیں جیا کا چہرہ جلانے لگی۔۔۔۔۔۔

تمہیں اس مذاق کے پیچھے کی حقیقت کا تجربہ ہو جائے گا۔۔۔۔۔

آسانی ہو جائے گی تفصیل بتانے میں دنیا کو۔۔۔کہانیای نہیں بنانی پڑے گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اُس کے لرزتے لبوں کو فوکس کر کے اُسے کمر سے تھامے خود سے لگاتے ہوئے بولا

نو سر۔۔۔۔۔پلیز۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ روتی ہوئی آنکھیں سختی سے میچ کر چہرہ پھیر گئی

شاد نے ہاتھ سے اُس کا چہرہ اپنے سامنے کیا

جو کوشش کر سکتا ہے وہ کامیاب بھی تو ہو سکتا ہے نہ۔۔۔

وہ جلتی ہوئی سر گوشی کر کے ہاتھ اُس کے چہرے سے گردن تک لاتے ہوئے اُس کے چہرے پر جھکنے لگا

جیا نے پوری قوت لگا کر اُسے پیچھے دھکیل دیا اور وہاں سے بھاگنے کے لیے پلٹی لیکن چار قدم پر ہی کسی سے بری طرح ٹکرائی۔۔۔۔۔

خوف سے سانس روکے سر اٹھایا تو ساحل کو وہاں دیکھ کر جیسے جسم جو جان چھوڑنے لگا تھا دوبارہ زندہ ہو گیا۔۔۔۔۔

ل

ساحل۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ بے آواز اُس کا نام لیتی اُس کے سینے سے لگ کر شدتوں سے رونے لگی۔

ساحل نے شاد کو غصے سے دیکھتے ہوئے اُسے خود سے دور کیا

چُپ۔۔۔۔رونا بند کر۔۔۔۔۔۔ایک آنسو مت نکال۔۔۔۔۔

وہ اُسے پیچھے کر کے سختی سے بولا جیا بھیگی سہمی نگاہوں سے اُسے دیکھنے لگی

کیا کیا اس نے تیرے ساتھ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اُس نے سرد نظروں سے جیا کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔وہ سر جھکائے آنسو بہانے لگی تھی

جواب دے۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ زور سے بولا تو جیا نے آنکھیں سختی میچ لی۔۔۔

اُس کے لب ہل رہے تھے لیکن وہ بول نہیں پار ہی رہی جتنا

شاد کا خوف تھا اُس سے کچھ کم ساحل کے غصے کا بھی تھا

میں دیتا ہوں جواب۔۔۔ کل اس نے مجھ پر ایک جھوٹا الزام

لگایا تھا۔۔۔ آج میں اُسے سچ ثابت کر رہا ہُوں۔۔۔۔۔۔ مجھے

نہیں لگتا اسے کوئی اعتراض ہو سکتا ہے

جو اپنی عزت کا جھوٹا تماشا بنا سکتی ہے۔۔۔۔۔ اُس کے لیے

ریپ کونسی بڑی بات ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

شاد اُس کی طرف قدم بڑھاتا ہوا جیا کو ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔

تو۔۔۔۔اس کا ریپ کرے گا۔۔۔۔۔۔

اُس نے جیا کا بازو پکڑ کر اُسے سائیڈ پر کرتے ہوئے ٹھنڈے لہجے میں پوچھا سرخ نظریں آگ برسا رہی تھیں۔۔۔۔۔

بہتر ہے تم ہمارے بیچ میں نا بولو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔یہ تمہارا مسلہ نہیں ہے۔۔۔۔۔

شاد نے بھی بدلے میں اُسے وارن کیا

تو ایک بار اسے ہاتھ لگا کے دکھا۔۔۔۔۔۔اگر دکھا دیا تو میں منہ بند کر کے نکل جاوں گا یہاں سے۔۔۔۔۔۔مجھے اس زمین کی قسم۔۔۔

وہ دونوں ہاتھ سینے پر باندھتے ہوئے سنجیدگی سے بولا

تم جانتے ہو۔میرے لیے بہت مشکل نہیں ہے

شاد اُس کے مقابل کھڑا اُس کی آنکھوں میں دیکھ کر جتاتے

ہوئے بولا

تو جانتا ہے اپن کے ہوتے ہوئے نا ممکن ہے

وہ اُسی طرح کھڑا اُسی کے انداز میں بولا

اپنی طاقت پر گھمنڈ کرنا چھوڑ دو ساحل

شیرازی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

شاد نے دانت بھینچے ہوئے کہا

سچ پر یقین کرنا سیکھ لے پروفیسر۔۔۔۔۔

اُس نے اطمینان سے جواب دے

شاد نے غصے سے اُسے دیکھتے پھرتی سے جیا کی طرف ہاتھ بڑھایا

جیا نے خوف سے آنکھیں بند کر کے ساحل کے بازو سے شرٹ کو جکڑ لیا

لیکن اُس کے بازو کو چھونے سے پہلے ہی شاد کی ہتھیلی ساحل کے ہاتھ میں اور اُنگلیاں ساحل کی انگلیوں میں پھنسی تھی۔۔۔۔۔۔۔

شاد کا ہاتھ اپنے آگے کرتے ہوئے اُس نے زوردار جھٹکا دیا جس سے شاد کے پورے جسم کو کرنٹ لگا اور وہ جھنجھنا کر پیچھے ہوا

۔۔۔۔۔۔۔۔ایک اور چانس لے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اُسے ہاتھ جھٹکتے ہوئے دیکھ کر بولا۔۔اس دفعہ وہ بھی پورے طیش میں آگے بڑھا۔۔۔۔۔۔

ساحل نے لات اٹھا کر اُس کے پیٹ میں مارتے ہوئے اُسے روکا۔۔۔

وہ کراہ کر پیچھے ہوا۔۔۔ایسا نہیں تھا کے وہ ساحل کا مقابلہ نہیں کر سکتا تھا۔۔۔۔لیکن فلحال اُسے صرف جیا سے مطلب تھا اور ساحل کو درمیان سے ہٹانے میں

جیااس سچویشن سے بری طرح پریشان اور گھبرائی بس روئے جارہی تھی

۔۔۔۔۔۔۔۔چل آ۔۔۔۔۔۔۔۔۔اور اگر اس بار نہیں دکھایا ناتو میں تجھے دکھاؤں گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

شاد کو غصے میں گھورتے دیکھ وہ ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے بولا

اس دفعہ شاد جیا کی بجائے سیدھا اُس کی طرف بڑھا آگے بڑھ کر اُسے مارنے کے لیے ہاتھ گھمایا

ساحل نے اُس کے ہاتھ کو ہوا میں ہی تھام کر۔۔۔۔۔۔۔پھر پیر سے اسے پیچھے دھکیلا۔۔۔۔۔

اور اس دفعہ وہ لڑکھڑا کر زمین پر گرا۔۔۔۔

دکھا ہاتھ لگا کے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ساحل پوری قوت سے دھاڑتے ہوئے بولا کے جیا کے کان سائیں سائیں کرنے لگے۔۔۔۔

اُس کی آواز گراؤنڈ کو دیواروں سے ٹکرا کے وہاں گونج اٹھی۔۔۔
جیا نے سسکی لیتے ہوئے بھیگی نظریں اُس کی جانب اٹھائی

تُم سے بہتر تو گلی کے کتے ہے۔۔۔اُنہیں بھی ایک بار جھڑک دو نا تو دوبارہ راستے میں نہیں آتے۔۔۔۔

اُسے اپنے ہی کہے الفاظ یاد آئے۔۔۔۔وہ لڑکھڑا کے زمین پر ڈھہ گئی۔۔۔۔شرمندگی ہی شرمندگی تھی جس انسان کو دن رات اُس کی اوقات کے طعنے دیئے تھے

بار بار بے عزت کیا تھا وہ اُس کی عزت بچانے کے لیے کھڑا تھا قِسمت نے جیا کو بدلے کا یہ تھپڑ بہت زوروں سے مارا تھا

ہاتھ لگا کر دکھا اسکو۔۔۔۔۔

وہ اُس کی کالر پکڑ کر اُسے اٹھاتے ہوئے اپنے مقابل کھڑا کر کے بولا

تم جانتے ہو اُس نے کیا کیا۔۔۔۔

شاد غصے سے چلایا

اس نے تجھ پر زور زبردستی کا الزام لگایا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ لیکن تو بدلے میں یہ نہیں کر سکتا

وہ اُس کی کالر کو۔ جھٹکا دیتے ہوئے دھیمے سخت لہجے میں بولا

یہ جھوٹی ہے دھوکے باز گنہگار ہے۔۔۔۔۔ لیکن تو یہ نہیں کر سکتا۔۔۔۔۔۔۔۔

اُس کی آنکھیں آگ اُگل رہی تھی شاد کی آنکھوں میں دیکھتا ہوا ایک ایک لفظ چبا کر بول۔ رہا تھا۔۔۔۔

جیا کچھ دوری پر بیٹھی آنسو بہا رہی تھی

بدلہ لینا ہے تو کچھ بھی کر سکتا ہے۔۔۔۔ لیکن ریپ نہیں کر سکتا۔۔۔۔

اُس نے ہر لفظ کو سختی سے ادا کر کے گردن نفی میں ہلائی اور ایک زوردار مکہ مار کر اسے پرے دھکیلا

میں نے تجھ سے کہا تھا نہ۔۔۔

مجھے تھوڑا ٹائم دے۔۔۔۔

میں سب ٹھیک کر دوں گا۔۔۔

تو پھر تو نے کیوں نہیں مانی

کیا سوچ کر ہاتھ لگایا اُسے

جانتا ہے نا میری بہن ہے وہ۔۔۔۔

وہ قدم بقدم اُس کی طرف بڑھتا ہوا غم و غصے سے بول رہا تھا

میں بس اُس سے جواب چاہتا ہوں ساحل۔۔۔۔۔۔۔۔۔

شاد نے جبڑے میں ہوتے درد کو برداشت کرتے ہوئے ضبط سے کہا۔۔۔۔

ایسے جواب مانگے گا تو۔۔۔۔۔۔۔۔۔ایسے مانگے گا۔۔۔۔۔

ساحل نے غصے سے کہتے ہوئے اُس کے چہرے پر تھپڑ مارا۔۔۔۔۔

جس کی آواز خاموشی میں زوروں سے گونج اٹھی جیا سنبھل کر اپنی جگہ سے اٹھتی ہوئی اُس کی طرف بڑھی۔۔۔۔

ساحل بس کرو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔پلیز

وہ بھاگ کر اُس تک پہنچتی اُس کے دوبارہ اٹھے ہاتھ کو روکتے ہوئے بولی

ساحل غصے سے اُس کی طرف پلٹا اور وہی ہاتھ کا الٹا تھپڑ اُسے مارتے مارتے رک گیا۔۔۔

اُس نے خوف سے آنکھیں بند کر لیں تھیں۔۔۔۔۔دل رک گیا تھا

دل تو کر رہا ہے تجھے بھی اس کے ساتھ باندھ کر مرنے تک ماروں۔۔۔۔۔ کیسی عورت ہے کیسی انسان ہے تو۔۔۔۔۔ بھیجا نہیں ہے کیا تیرا۔۔۔۔

وہ اُس پر برس پڑا

ایک نظر شاد کو گھور کر دیکھا اور جیا کا ہاتھ پکڑتے ہوئے اُسے وہاں سے لے جانے لگا جیا اُس کے ساتھ کھینچتی چلی گئی

وہ چند فاصلے تک ہی پہنچے تھے کے شاد نے اچانک اٹھ کر دوڑتے ہوئے لات مار کر اُس کی پیٹھ پر زوردار وار کیا۔۔۔ وہ اِس حملے سے بے خبر تھا اس لیے اُس دھکے کے زور سے بری طرح منہ کے بل زمین پر گرا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جیا کی رونما چینخ چاروں اور گونج اٹھی

جب تک یہ جواب نہیں دیتی اسے نہیں لیجانے دوں گا۔۔۔۔

شاد اُسے غصے سے دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔۔اُسے اب ضد چڑھ چُکی تھی۔۔۔۔وہ ساحل سے ہار کر جیا کو نہیں چھوڑنا چاہتا تھا

وہ ہاتھوں کے سہارے زمین سے اٹھا۔

ہتھیلی سے اپنی پیشانی کو چھوا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔
اور ہتھیلی نظر کے آگے کی تو وہ خون سے سرخ ہو گئی تھی۔۔۔۔۔۔کیوں کے زمین پتھریلی تھی اس لیے اُس کی پیشانی پر بہت گہری چوٹ لگی تھی۔۔۔۔

وہ ہتھیلی سے نظریں ہٹا کر دانت سختی سے بھینچتا ہوا اُس پر جھپٹا تھا۔۔۔۔

شاد بھی پوری طرح اُس سے سامنے کو تیار تھا۔۔۔۔

دونوں آپس میں بری طرح اُلجھ کر ایک دوسرے پر بھاری پڑ رہے تھے۔۔۔۔۔

شاد اُس کے ہر وار کو ناکام کرنے کی کوشش کر رہا تھا اور ساحل بھی غصے میں سب بھول کر اُسے مارے جا رہا تھا

ساحل اُس کے مقابلے فائٹنگ میں زیادہ بہتر تھا اور غصے میں تو ویسے بھی وہ کسی کے ہاتھ نہیں آتا تھا اس لیے شاد پر بھاری پڑتا جا رہا تھا

اور دھیرے دھیرے شاد اُس کے آگے کمزور پڑتا جا رہا تھا

وہ ساری سود بھلائے اُسے زمین پر لگائے اُس کے۔ منہ پر۔مکے در مکے برسائے جارہا تھا۔۔۔

اُس کی حالت بہت بری کر چکا تھا۔۔

وہ خود بھی کافی زخمی ہو گیا تھا لیکن خود کو روکنا اب اُس کے خود کے بس میں بھی نہیں رہا تھا

جیا دونوں کو لڑتے دیکھ پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی۔۔

وہ دونوں ایک دوسرے کی جان لے کر ہی ہار مانتے اگر وہاں اچانک سے چند آدمی آکر اُنہیں ایک دُوسرے سے دور نہیں کرتے۔۔۔

جیا کی جان میں جان آئی تھی

شاد تو زمین پر پڑا کراہ رہا تھا

اور تین آدمیوں نے بڑی مشکل سے اُسے پکڑ کر روکا ہوا

تھا۔۔۔

سر سے پیر تک حالت تر بدر ہو چکی تھی۔۔۔ بال بری طرح

بکھرے ہوئے تھے

سانسیں بے ترتیب چل رہیں تھیں

کپڑے مٹی سے اٹے ہوئے تھے

سرِ سے خون بہہ رہا تھا

لبوں کے کنارے سے خون رس رہا تھا۔۔۔

ہاتھ بھی جگہ جگہ سے زخمی تھے

اور سب سے بڑھ کر اُس کی آنکھیں۔۔۔۔

جو غصے سے سامنے والے کو بھسم کر دینے کو بے چین تھی

وہ بری طرح جھٹپٹا رہا تھا لیکن جو اُسے تھامے تھے وہ بھی زور میں کچھ کم نہیں تھے

اُسے آزاد نہیں ہونے دے رہے تھے۔۔۔۔۔۔

دو آدمیوں نے سہارا دے کر شاد کو اٹھایا تھا اُس کا پورا چہرہ زخمی ہو گیا تھا۔۔۔آنکھیں بند ہو رہی تھی۔۔۔۔لیکن تب بھی اُن میں ساحل کے لیے نفرت و غصّہ تھا۔۔۔۔

وہ لوگ سہارا دے کر اُسے وہاں سے باہر لے گئے تھے لیکن تب بھی ساحل کو جکڑا ہوا ہی تھا۔۔۔

چھوڑ سالے۔۔۔۔۔۔

وہ غصے سے چینخ کر ایک کو دیکھنے لگا تو اُن تینوں نے اُسے آزاد کر دیا۔۔۔

سوری سر۔۔۔۔۔

وہ آدمی گڑ بڑا کر بولا تو ساحل نے اُسے گھور کر جیا کی جانب دیکھا۔۔۔

وہ اپنے صدمے میں اتنی مگن تھی کے اُس نے نوٹس ہی نہیں کیا۔۔۔

چلے گی اب۔۔۔۔۔یا کچھ رہ گیا ہے۔۔۔۔۔

وہ اُسے دیکھ کر غصے سے بولا وہ اُسے دیکھتی جلدی سے سر ہلا گئی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

رابعہ بیگم بار بار گھڑی دیکھتیں ہال میں چکر کاٹ رہیں تھیں جب وہ دونوں اندر داخل ہوئے۔۔۔۔۔

جیا کے اتنے رات گئے اچانک سے غائب ہونے پر وہ پہلے ہی

پریشان تھیں۔۔۔۔اُسے دس فون کر چکی تھیں۔۔۔

عباس صاحب کہیں باہر گئے ہوئے تھے اور داؤد بھی گھر پر

نہیں تھا

وہ مضطرب سی اُس کا انتظار کر رہیں تھی

اب اُسے ساحل کے ساتھ اندر آتے دیکھ اُن کی پیشانی پر بے

شمار بل پڑے۔۔۔

جیا۔۔۔۔۔۔۔کہاں گئیں تھی تم۔۔۔۔

۔۔اور اس لڑکے کے ساتھ کیا کر رہی ہو۔۔۔۔۔۔

رابعہ بیگم نے جانچتی نگاہوں سے جیا کو دیکھتے ہوئے
پوچھا۔۔۔ مسلسل رونے سے آنکھیں سرخ سوجی صاف نظر
آرہی تھی بال بھی کچھ بکھرے بکھرے سے تھے

اُن کے سوال کرنے پر دونوں نے ایک دوسرے کی جانب
دیکھا۔۔۔
پورے راستے اُنہوں نے کوئی بات نہیں کی
تھی۔۔۔دونوں کے دماغ اپنے آپ میں مگن تھے اور اب
دونوں کشمکش میں تھے کے کیا جواب دیں

بولو۔۔۔کیا اس نے کچھ کیا ہے۔۔۔۔

اُنہوں نے اُس کی خاموشی پر ساحل کو زہریلی نظروں سے دیکھا

وہ زخمی بھی تھا اور کپڑوں کی حالت بھی کافی خراب تھی لیکن یہ نئی بات نہیں تھی

وہ اکثر کسی نہ کسی سے جھگڑ کر آتا تھا

جیا سر جھکائے سوچنے لگی کیا جواب دے کے ساحل فوراً بول پڑا

۔۔۔۔۔۔۔یہ۔۔یہ اپن کو راستے پے مل گئی تھی۔۔۔۔۔۔اُدھر دوسری لڈکیو کے ساتھ باہر گھوم رہی تھی۔۔۔۔میں نے کہا یہ کوئی ٹائم ہے مستی کرنے

کا۔۔۔زبردستی لے آیااس کواس لیے روتی صورت بنارہی

ہے۔۔۔۔۔

وہ جلدی سے جواب دیتاہوا بولا

تمہاری ہمت کیسے ہوئی میری بیٹی کے ساتھ زبردستی سے

پیش آنے کی۔۔۔۔تم ہوتے کون ہو دخل دینے والے کے

وہ کیا کرتی ہے کیا نہیں۔۔۔۔۔

رابعہ بیگم غصے سے آگ بگولا ہوئیں وہ سر جھکائے سننے لگا

اُس کا صرف ایک بھائی ہے۔۔۔۔۔۔ تمہیں اُس کا بھائی بننے

کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

ہم ماں بیٹی سے رشتا جوڑنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے
تمہیں۔۔۔۔۔ سمجھے تم۔۔۔۔

انہوں نے اُسے اچھی خاصی سناتے ہوئے کہا۔۔۔ جیا سر
جھکائے سوچ رہی تھی کے اُس نے بھی کتنی دفعہ یہ باتیں
دوہرا کر ساحل کو تکلیف پہنچائی تھی۔۔۔
اور آج وہ اُسے بچانے کسی مسیحا کی طرح آگیا تھا
بے شمار آنسو آنکھیں بھگونے کو بے چین تھے وہ اُنہیں چھپاتی
اپنے روم کی طرف بڑھ گئی

جب کے اوپر نین گرل کو سختی سے تھام کر کھڑی حیرت اور
افسوس سے ربیہ بیگم کو دیکھ رہی تھی۔۔

اُن کے دل میں ساحل کے لیے جو زہر بھرا تھا اُن کے لفظوں سے جھلک رہا تھا اور نین کو اُن کے الفاظ سخت برے لگ رہے تھے

آئندہ اگر تم نے ہمارے کسی معاملے میں انٹرفیئر کیا تو بہت برا ہو گا۔۔۔۔۔۔۔

رابعہ بیگم اُسے وارن کرتے ہوئے بولیں اور وہاں سے چلی گئیں۔۔۔

نین وہیں کھڑی اب ساحل کو غصے سے دیکھ رہی تھی کے۔۔ کیسے وہ اُس کے سامنے رعب جھاڑتا ہے اور یہاں صفائی میں ایک لفظ نہیں بول رہا

ساحل گہری سانس لے کراوپر جانے کی بجائے جیا کے روم
کی طرف بڑھا۔۔۔

نین اُسے جیا کے روم کی طرف جاتا دیکھ پہلے تو حیران ہوئی
اور پھر اُس کے پیچھے جانے کو غصے سے سیڑھیوں کی طرف
بڑھی

وہ ادھ کھلے دروازے کو کھول کر اُس کے روم میں آیا تو جیا
زمین پر بیٹھی سر بیڈ سے لگائے رو رہی تھی۔۔۔اُسے دیکھتے
ہی اپنی جگہ سے اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔۔۔

دیکھ جو ہوا سو ہوا۔۔۔تو گھر میں کسی کو مت بتانا۔۔۔۔۔سب خالی فو کٹ کے پریشان ہو جائے گے۔

وہ نرمی سے اُسے سمجھاتے ہوئے بولا

کچھ دیر پہلے سے بلکل مختلف انداز تھا۔۔۔۔۔جیا سر جھکائے رو رہی تھی

۔۔۔۔۔میں سنبھال لوں گا سب۔۔۔۔تو ٹینشن مت لے۔۔۔۔۔۔۔بس تو۔۔۔۔۔

وہ اپنائیت سے اُسے سمجھانے لگا کے وہ روتی ہوئی ایکدم سے آکر اُس کے سینے سے لگتی سسکیاں لینے لگی۔۔۔

I m sorry sahil-------i m really sorry------

برے تم نہیں بری میں ہوں------بہت بری ہوں میں---

وہ روتی ہوئی بڑبڑانے لگی ساحل نے گہرا سانس لے کر اُس کے بالوں پر ہاتھ رکھا---

نین نے دروازے کو زور سے بجا کر دونوں کو اپنی موجودگی کا احساس دلایا اور پلٹتے ہی ساحل کو بڑی ہی خطرناک نظروں سے گھورا

جیا پیچھے ہو گئی---اپنے آنسو صاف کیے

بہت رات ہو رہی ہے۔۔۔ چلو یہاں سے۔۔۔۔۔۔۔

وہ اُسے دانت پیس کر دیکھتی اُس کا ہاتھ پکڑ کر کھینچتی ہوئی

وہاں سے باہر لے گئی۔۔۔

تیرے کو کیا ہوا۔۔۔۔۔۔۔

وہ۔ حیرت زدہ سا اُسے دیکھ کر سیڑھیاں چڑھنے

لگا۔۔۔۔اوپر پہنچتے ہی وہ رک کے اُسے دیکھنے لگی

جب بڑی مامی کو تمہارا جیا سے بات کرنا پسند نہیں ہے تو

تمہیں کیا ضرورت ہے اپنی انسلٹ کروانے کی۔۔۔۔۔۔

وہ غصے سے اُس کا ہاتھ جھٹک کر خود روم میں چلی گئی۔۔۔

ساحل اُسے دیکھتا رہ گیا۔۔۔۔

وہ اُس کے لیے ہمدردی رکھتی تھی یا کچھ بھی حیران کن ہی تھا۔۔۔

وہ دھیرے سے مسکراتا آگے بڑھا

اُس کی مسکراہٹ میں بھی بے حد تھکاوٹ تھی۔۔۔درد کے باعث دِماغ اور جسم بے حد نقاہت محسوس کر رہے تھے۔۔۔

سر پر تو چوٹ تھی ہی گردن اور بازوؤں پر بھی ہلکی ہلکی خراشیں تھی۔۔۔۔

اپنے اور شاد کے ساتھ اچانک ہونے والی اس جنگ کو لے کے دل دِماغ الگ پریشان تھے۔۔۔کیوں کے بات اُس تھوڑی دیر کی لڑائی پر ختم تو نہیں ہونی تھی۔۔۔

وہ اندر آکر جوتوں سمیت منہ کے بل بیڈ پر لیٹ گیا۔۔۔ تھکے تھکے اندازِ میں آنکھیں بند کرلیں۔۔۔

راؤڈی۔۔۔تم ٹھیک ہو۔۔۔۔۔

نین چینج کر کے باہر نکلی اور اُسے بیڈ پر ترچھا آدھے پیر بیڈ سے باہر لٹکائے سوتے دیکھ فکر مندی سے پوچھنے لگی۔۔۔۔

اُس نے کوئی جواب نہیں دیا تو آ کر اُس کے سرہانے بیٹھی۔۔۔

پیشانی گھنے بالوں سے ڈھکی ہوئی تھی۔۔۔چوٹ ٹھیک سے نظر نہیں آرہی تھی
جب کے گردن پر نشان واضح تھے جو شرٹ کے اوپری بٹن کھلے ہونے کے باعث صاف نظر آرہے تھے

۔نین نے جھجھکتے ہوئے ہاتھ بڑھایا اور پیشانی سے بال ہٹا کر پیچھے کیے۔۔۔جس کے بعد زخم صاف نظر آرہا تھا۔۔۔

کسی کے ساتھ مار پیٹ کر کے آئے ہو نا۔۔۔۔

وہ چوٹ کا نشان دیکھ کر اُسے گھورتے ہوئے بولی

ساحل نے سیدھا ہو کر اُس کی طرف کروٹ لی اور بند آنکھوں سے ہی اپنی پیشانی پر رکھا اُس کا ہاتھ تھام کر چہرے کے نیچے رکھ لیا۔۔۔۔۔

وہ اُسے گھورنا بھول کے حیرت سے اپنے ہاتھ کو دیکھنے لگی۔۔۔

تپش زدہ لمس کے زیرِ اثر دل تیزی دھڑکنیں لگا۔۔۔

عجیب سی گھبراہٹ تھی جِس کی وجہ سے وہ بلکل انجان تھی

چلو۔۔۔۔۔۔ڈڈاکٹر کے پاس چلتے ہے۔۔۔۔۔

وہ اپنا ہاتھ کھینچنے کی ہلکی سی کوشش کرتے ہوئے بولی

وہ کس لیے۔۔۔۔۔۔

ساحل نے آنکھیں کھول کر اُسے دیکھتے ہوئے دھیرے سے پوچھا۔۔۔

جب چوٹ لگتی ہے تو۔۔۔۔ علاج کروانا پڑتا ہے۔۔۔

وہ اُس سے نظریں چرائے بولی۔۔۔ ساحل کو اُس کے نروس سے انداز نے بے حد محظوظ کیا

ایسا بھی ہوتا ہے کیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ دھیمے لہجے میں بولا اور چہرے کو اُس کی ہتھیلی پر دھیرے سے رب کیا۔۔۔ شیو کی چبھن محسوس کر کے وہ بری طرح دھڑکتے دل کے زیرِ اثر ہڑبڑا کر ہاتھ کھینچ گئی۔۔۔۔۔

ساحل کا دل بھی عجیب انداز میں دھڑکنے لگا۔۔۔۔

بول نہ۔۔۔۔۔۔

وہ گہری نظروں سے اُس کے پل پل رنگ بدلتے چہرے کو دیکھنے لگا

ماما کے بیٹے تم بچپن سے ہی ایسے سائیکو ہو کیا

نین سنبھل کر اُسے گھورتے ہوئے بولی

بچپن۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ کیا ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اپن تو نہیں جانتا کسی بچپن کو۔۔۔۔۔۔۔

وہ سنجیدہ ہو کر اُسے دیکھتا پر درد لہجے میں بولا۔۔۔

نین کو اُس کے بدلے ہوئے انداز بے حد اُلجھا رہے تھے وہ اٹھ کر فرسٹ ایڈ باکس لیے اُس کے پاس آئی

پیر اوپر کر کے اُس کے قریب جھکی اور اُس کی پیشانی کو کاٹن سے صاف کرنے لگی۔۔۔ ساتھ ہی دھیرے دھیرے پھونک بھی مار رہی تھی

وہ سنجیدگی سے اُسے دیکھنے لگا

تُم یہ وائلینس چھوڑ کیوں نہیں دیتے۔۔۔۔۔۔۔۔ایک نارمل انسان کی طرح کیوں نہیں رہتے۔۔۔۔۔۔۔۔۔کیا ملتا ہے مار پیٹ کر کے۔۔۔۔۔

وہ اپنے کام پر فوکس رکھتے ہوئے بولی

دماغ کام سے لگا رہتا ہے۔۔۔۔۔

وہ سیدھا ہوتا ہوا ہنس کر بولا۔۔ نین ہاتھ روک کر تھوڑی پیچھے ہوئی

نظر دائیں گال پر گہرے ہوتے ڈمپل پر پڑی جو اُس نے فوراً ہٹا لیں اور پیشانی پر بینڈ تیج لگانے لگی

ایک بات بولوں تمہیں۔۔۔۔

وہ مصروف سے انداز میں پوچھتی بنڈ تیج کے سرے کو ماتھے سے چپکانے لگی

ساحل نے محض ہمم کہتے پوچھنے کا اشارہ دیا

تمہاری اسمائیل بہت اچھی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

لیکن جب سچی والا ہنسو گے نا تو اور بھی اچھی لگے گی

وہ اُسے دیکھ کر کہتی گردن پر لگی خراش پر سفید کریم لگانے لگی

تیرے کو کون بولا کے میں۔۔۔۔۔۔۔ سچی والا نہیں ہستا۔۔۔۔۔

وہ اُسے سنجید گی سے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا

تمہاری آنکھیں۔۔۔۔۔۔۔

نین نے ہاتھ روک کر اُس کی آنکھوں میں دیکھا

تم یہاں سے اسمائیل کرتے ہو۔۔۔۔یہاں سے نہیں کرتے۔۔۔۔

اُس نے اپنی اُنگلی سے لبوں اور آنکھوں کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔

وہ دوبارہ اپنے کام۔میں مصروف ہو کر کالر کو گردن اور کندھے سے تھوڑا ہٹا کر وہاں مرہم لگانے لگی

اور ساحل چند لمحوں کے لیے اُس کی گہری براؤن آنکھوں میں کھو سا گیا۔۔۔

کوئی اُس کی ہنسی کو اتنی گہرائی سے بھی محسوس کرتا ہے یہ بات اُس کے لیے جتنی حیران کن تھی اتنی ہی خوش کن بھی۔۔۔

اُسے ایسا محسوس ہونے لگا جیسے اُس کا دل سینے سے نکل کر کھینچا چلا جا رہا ہو۔۔۔۔۔

سچ بولتے ہیں لوگ۔۔۔زیادہ پڑھنے سے انسان کا دماغ خراب ہو جاتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

چل لائٹ بند کر کے سو جا۔۔۔۔۔۔

وہ اُس کا ہاتھ خود سے ہٹا کے اُٹھ بیٹھا اپنے بے قابو ہوتے احساسات کو لگام دیتے ہوئے گہری سانس خارج کی۔۔۔۔

پیروں کی مدد سے جوتے زمین پر گرائے اور سیدھے ہو کے تکیے پر سر رکھے لیٹ گیا

کھانا نہیں کھاؤ گے۔۔۔۔۔۔۔

نین نے اُسے سونے کی تیاری میں دیکھ کر پوچھا۔۔۔

کھالیا تھا باہر۔۔۔۔۔۔

اُس نے آہستہ سے جواب دیتے ہوئے آنکھیں بند کر لیں۔۔۔۔

ہمیشہ سے ہی جب بھی وہ درد میں ہوتا تھا اُسے اپنے بچپن کی دھندلی یادیں اور زیادہ یاد آتی تھی۔۔۔

درد اور بڑھ جاتا تھا۔۔

وہ باکس جگہ پر رکھے ہاتھ دھو کر اپنی سائیڈ پر لیٹ گئی۔۔۔۔ کروٹ اُس کی جانب کیے غور سے اُسے دیکھنے لگی

وہ آنکھوں پر بازو رکھے لیٹا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔بے قراری اُس کے انداز سے ہی ظاہر ہو رہی تھی۔۔۔۔

وہ کبھی بھی اتنا سیریس نہیں ہوتا تھا۔۔۔۔۔

بہت۔۔۔۔۔۔درد ہو رہا ہے کیا ماما کے بیٹے۔۔۔۔۔۔۔

وہ اندازہ لگا کر فکر مندی سے پوچھنے لگی۔۔۔ساحل نے بازو ہٹا کر آنکھیں کھولے اُس کی جانب دیکھا اور بس دیکھتا رہا۔۔۔۔

کیا دیکھ رہے ہو۔۔۔۔۔بولو نا۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اُس کے مسلسل سنجیدگی سے دیکھنے پر کنفیوز ہو کر بولی

یاد کرنے کی کوشش کر رہا ہوں کے پچھلی بار کب اپن سے کسی نے یہ سوال پوچھا تھا۔۔۔

وہ بے تاثر لہجے میں کہتا کروٹ اُس کی جانب کیے پوری طرح اُس کی طرف متوجہ ہوا

اِس میں کونسی ایسی نئ یا عجیب بات ہے

نین نے آنکھیں گھماتے ہوئے سوال کیا

میرے جیسوں کے لیے ہے۔۔۔

ساحل نے اُسے دیکھتے ہوئے جواب دیا

تمہارے جیسوں۔۔۔۔۔۔مطلب کسی خاص کیٹگری میں آ

تے ہو تم۔۔۔

وہ ناک چڑھا کر بولی

ہاں۔۔۔۔وہ جو کچرے میں پڑے ملتے ہیں نا۔۔۔۔۔اُس

کیٹگری میں۔۔۔

وہ مسکرا کر بولا تو نین نے اُسے گھور کر دیکھا۔۔۔

تُو سچ میں پاگل ہے۔۔۔۔۔۔مانا کے تُو غصے میں تھی ٹنشن

میں تھی لیکن کچھ تو سوچ سمجھ کر دولہا پکڑتی۔۔۔۔۔میرے

جیسے سے شادی کر لی۔۔۔جس کے نہ باپ کا

پتہ نہ ماں کا

وہ اُس کے فیصلے پر افسوس جتاتا ہوا بولا نین نے سنجیدگی سے
اُسے دیکھا کے اُس کے مذاق میں بھی بے پناہ کرب تھا

مجھے تمہارے ماں باپ سے کیا لینا دینا۔ میرے لیے تو ویسے
بھی تم میرے ماما کے بیٹے ہو۔
اور میرے لیے یہی کافی ہے۔۔۔۔
وہ مسکرا کر شان بے نیازی سے بولی اُنگلیاں بیڈ شیٹ پر
حرکت کر رہی تھی

اور اگر حقیقت اس سے بھی کڑوی ہوئی تو۔۔۔ تب بھی
افسوس نہیں کریگی۔۔۔۔۔
ساحل نے سنجیدہ ہو کر جانچتی نظروں سے اُسے دیکھا

نہیں۔۔۔۔

نین نے اُس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے جواب دیا اُنگلیوں کی حرکت جاری تھی

کیوں۔۔۔۔۔

ساحل نے ہاتھ نازک اُنگلیوں پر رکھ کر اُس کے ہاتھ کی حرکت کو روکا۔۔۔

۔تم تھوڑی پیچھے پڑے تھے میرے۔۔۔۔میں نے اپنی مرضی سے شادی کی ہے۔۔۔دھمکیاں دے دے کر راضی

کروایا ہے تمہیں۔۔۔۔۔۔افسوس یا شکایت کا حق ہی نہیں مجھے۔۔۔

اُس نے مسکرا کر جواب دیا

بس یا اور کچھ۔۔۔۔

ہاتھ کھینچنے کی کوشش کرتے ہوئے مزید بولی۔۔۔۔ساحل نے ہاتھ ہٹا کر اُسے آزاد کر دیا۔۔۔۔ لیکن نظریں مسلسل اُس کے چہرے پر ٹکی تھیں

اُس کی گہری نظروں سے نروس ہوتی وہ رخ موڑ کر دوسری جانب کر گئی اور آنکھیں بند کر کے سونے کی کوشش کرنے لگی

ΔΔΔΔΔΔΔ

ایسا کیا کروں کے یہ دونوں لڑاکوں کپل سے رومینٹک کپل بن جائے اور دادی مجھے وہ کنگن دے دے۔۔۔
عشرت آنکھوں میں چمک لیے سوچ رہی تھی

دونوں کو خوشی اور ایکسائٹمنٹ کے مارے ساری رات نیند نہیں اور اس وقت بھی دونوں اُنہیں خیالوں میں گم تھیں۔۔۔
سب کے ساتھ بیٹھیں پھل کاٹتے ہوئے سپنے دیکھ رہیں تھی

اس سے پہلے کے اس کے ناکارہ دِماغ کو کوئی آئیڈیا سوجھے۔۔۔مجھے جلدی سے دونوں کا گڈ کپل والا سین بنا کر دادی کو دکھانا ہو گا۔۔۔

شیرین نے بھی کن انکھیوں سے اُسے دیکھتے ہوئے سوچا

یہ بھی آئیڈیا ہی سوچ رہی ہے شائد اگر مجھ سے پہلے یہ کامیاب ہو گئی تو مجھے تو کڑے کبھی نہیں ملنے۔۔۔

عشرت نے اُس کی طرف دیکھ کر منہ بناتے ہوئے سوچا

اسے تو وہ کڑے میں جیتنے نہیں دوں گی۔۔۔

شیرین نے بھی بدلے میں برا منہ بنایا دونوں ایک دوسرے کو غصے سے دیکھ آنکھوں آنکھوں میں چیلنج کر رہیں تھی

تُم مجھے روک نہیں سکتی

عشرت آنکھوں سے بولتی اُسے چیلنج کرنے لگی

تُم بھی مجھے نہیں روک سکتی

شیرین نے بھی اُسے گھورتے ہوئے ڈٹ کر سوچا۔۔۔

رابعہ بیگم فرصت سے دونوں کے تاثرات دیکھتیں حیران بیٹھیں تھی آخر کو جھنجھلا گئیں

تُم دونوں کے دماغ سلامت ہے۔۔۔۔ایسے کیا گھور رہی ہو ایک دوسرے کو جاؤ جا کر چائے لاؤ میری

اُنہوں نے دونوں کو جھڑک کر ہوش دلایا دونوں ہڑ بڑا گئیں

جی بڑی ماں۔۔۔۔۔۔۔

ایک سر میں کہتی دونوں ساتھ اٹھ کھڑی ہوئے دادی نے تسبیح پڑھتے ہوئے مسکرا کر اُنہیں دیکھا اُن کا نشانہ بلکل صحیح لگا تھا

اُن دونوں کو حکم دینے کے چند سیکنڈ بعد ہی اُن کے سامنے چائے آگئی اُنہوں نے حیرت سے چائے دینے والی کو دیکھا۔۔۔

اور فلک کی وہاں موجودگی پر اُن کی آنکھیں غصے سے بھر گئیں

بڑی ما۔ں۔۔۔۔۔۔۔آآ۔۔۔آپ کی چائے۔۔۔

وہ مسکراکر گھبراتی ہوئی بولی رابعہ بیگم نے ہاتھ مار کر چائے کا
کپ پھینک دیااور غصے سے اٹھیں۔۔
جب کے فلک کادل کو بری طرح لرز اُٹھا

اچھا ہو گا اگر اپنی منحوس شکل کو مجھ سے دور ہی رکھو جب تک
میں تمہارا کوئی انتظام نہیں کر دیتی۔۔۔
اُنہوں نے اُسے نفرت سے دیکھتے ہوئے کہااور وہاں سے چلی
گئیں فلک کی آنکھوں میں آنسو آ گئے

کوئی بات نہیں بیٹا۔۔۔۔۔حوصلہ رکھو۔۔۔۔۔۔
دادی نے اُسے سمجھاتے ہوئے اپنے پاس بٹھایا

ΔΔΔΔΔΔΔ

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

اُس نے آنکھیں کھولیں تو ذہن کافی ہلکا پھلکا تھا۔۔۔۔

سب سے بڑی بات کے آج بہت دِن بعد وہ نیند پوری ہونے پر جاگا تھا ورنہ تو اب اُسے لات کھا کر اُٹھنے کی عادت ہونے لگی تھی۔۔۔۔۔

شاید آج کک کوئین کو اُس پر ترس آیا ھوا تھا جو اُسے بخش گئی تھی

لات یاد آتے ہی لات مارنے والی پر دھیان گیا۔۔۔ چہرہ موڑ کر دیکھا تو وہ اپنی جگہ پر نہیں تھی۔۔۔۔۔۔۔

وہ کوئی اندازا لگاتا اُس کے پہلے واشروم کے دروازے کی آواز نے اُس کا دھیان کھینچا۔۔۔۔

وہ ہاتھ لے کر نکھری نکھری سی گیلے بالوں کو رگڑ کر پانی جھٹکتے ہوئے باہر آئی۔۔

سفید ڈھیلے ڈھالے کرتے اور بلیو ٹراوزر میں اُس کے بھیگے بھیگے دلکش وجود نے ساحل کی ساری توجہ اپنی جانب کھینچ لی۔۔۔۔۔۔

وہ ارد گرد سے بے نیاز بستر پر لیٹا بازو آنکھوں سے نیچے تک رکھے مسمیرائز سا اُسے دیکھتا رہ گیا۔۔۔

اور وہ بے خبر ڈریسنگ کے سامنے کھڑی بالوں کو خشک کر رہی تھی۔۔۔

اگر اُسے پتہ چلتا کے ساحل شیرازی صبح صبح اُسے تاڑنے میں مصروف ہے تو بھوکی شیرنی بن کر اُس پر ٹوٹ پڑتی۔۔۔

وہ بے حد خوبصورت تھی۔۔۔اور ہر کوئی اس بات سے واقف تھا۔۔۔

لیکن اس لمحے ساحل نے پہلی دفعہ اُس کی خوبصورتی کو بہت سنجیدگی سے نوٹ کیا تھا۔۔۔

اُس کی سرمئی آنکھیں۔۔ گھنی لمبی پلکیں۔۔ تیکھے نقوش۔۔۔ گلابی نازک لب۔۔۔ کمر سے نیچے تک آتے گھنے براؤن بال۔۔۔اور متناسب سراپا

کیسے وہ اُسے دیکھ کر دل کو اُس کی طرف بڑھنے سے روک سکتا تھا جب کے احساس ملکیت بھی اب بے قابو ہوتے دل کو شہہ دے کر مزید بہکانے میں لگا تھا۔۔

وہ نین کے بالوں سے ایک ایک کر کے گرتی پانی کی ننھی بندوں کو موتی کی طرح اُس کی گردن کو چھوتے ہوئے گلے کی گہرائی میں گم ہوتے دیکھ رہا تھا۔۔۔

جب نین نے اپنے ایک شولڈر پر جمع بالوں کو سمیٹ کر پیچھے کیا تو ڈھیروں مہکتی بوندیں بارش بن کر اُس پر برس پڑیں۔۔۔۔

اُس نے آنکھیں بند کر کے گہرا سانس لیتے ہوئے اُن کی خوشبو کو سانسوں میں اترتا ہوا محسُوس کیا۔۔۔

اُس نے خود میں جن کے نا ہونے کا دعویٰ کیا تھا وسارے جذبات سانس لے کر زندہ ہونے لگے۔۔۔۔۔

شاید یہ نکاح کے پاک رشتے کا ہی اثر تھا جو دو اجنبیوں کے بیچ ڈور بن کے اُنہیں جوڑ دیتا ہے۔۔۔اُن کے احساسات جذبات دل سب کچھ اُس ڈور سے باندھ دیتا ہے

وہ دھڑکنوں کی بڑھتی بگڑتی رفتار سے پریشان تھا لیکن ایک میٹھا سا احساس بھی تھا جو بے حد پیارا لگ رہا تھا۔۔۔۔بے حد خوش کن تھا

اُس نے آنکھیں کھولیں اور نین کی جانب دیکھا جو اب آنکھوں میں کاجل ڈالتے ہوئے شیشے کے کچھ قریب جھکی ہوئی تھی

اُس کے لب دھیمی سی مسکراہٹ میں ڈھلے اس خیال سے کے اُسے روز لات مارنے والی۔۔۔۔اُسے بات بات پر پریشان کرنے والی۔۔۔۔اُس کے ماما کی بھانجی۔۔۔۔۔۔۔اپنی شرارتوں سمیت اُس کے دل میں اترتی جارہی ہے۔۔۔۔۔ لیکن اگلے ہی پل مسکراہٹ سمٹ بھی گئی۔۔۔۔جب نین کا تھپڑ اور اُس کے الفاظ یاد آئے

میں نے رشتا جوڑا ضرور ہے لیکن میری نظر میں اس رشتے کی کوئی حیثیت نا ہے نہ کبھی ہو گی۔۔۔۔۔۔۔

اُس نے سنجیدگی سے اُسے دیکھتے ہوئے گہرا سانس لے کر کروٹ بدل لی۔۔۔۔۔۔ جیسے اپنے جزبات سے منہ موڑنے کی کوشش کی ہو۔۔۔۔

کیوں کے زبردستی تو اُسے نین کو زندگی میں سوار نہیں ہونا تھا۔۔

اور اُسے نین سے اس طرح کی کوئی امید نہیں تھی کے وہ بھی وہی محسوس کریگی۔۔۔۔۔

وہ کتنی ہی دیر خاموش پڑا دیوار کو گھورتا رہا

ماما کے بیٹے اٹھ جاؤ۔۔۔۔۔۔۔

نین نے اُسے مصروف سے انداز میں آواز دی اُس نے دھیرے سے آنکھیں بند کرلی۔۔۔۔

لگتا ہے گڈ مارننگ کک کے عادی ہو گئے ہو تم جاگو بھی

اب۔۔۔۔۔۔ورنہ بتا دو سیدھے۔۔۔

نین آ کر اُس کے سر پر کھڑی دھمکی بھرے انداز میں

بولی۔۔۔۔۔

ساحل نے آنکھیں کھول کر سنجید گی سے اُسے دیکھا۔۔۔۔

کیا ہے۔۔۔۔۔

بے رخی سے پوچھا۔۔۔۔۔

کل کس سے لڑ کر آئے تھے تم۔۔۔۔۔۔

نین دونوں ہاتھ باندھتے ہوئے اُسے سخت تیوروں سے گھورتے ہوئے بولی

تیرے سے مطلب۔۔۔۔۔۔

وہ بیزاری سے کہتا اٹھ بیٹھا

مجھے مطلب ہے۔۔۔۔

میرے گھر میں یہ گنڈا گردی نہیں چلیگی۔۔۔۔۔یہاں رہنا ہے تو شریف بن کر رہنا پڑے گا۔۔۔۔

آج کے بعد تم کسی سے جھگڑا نہیں کرو گے۔۔۔ سمجھ گئے

وہ اُسے وارن کرنے والے یا آرڈر دینے والے انداز میں بولی

ساحل اُسے سنجیدگی سے دیکھتا اٹھ کے اُس کے قریب آیا۔۔۔

ایک تھپڑ خود کو بھی مارتا کہ یاد رہے
جس حیثیت سے میرے پر حق جتا رہی ہے اُس رشتے کی کوئی حیثیت نہیں ہے
یہی کہا تھا نا تو نے۔۔۔۔۔۔

وہ اُس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے جتا کر بولا نین حیرت سے اُسے دیکھنے لگی۔۔۔اُس کے بدلے انداز سمجھ سے بلکل پرے تھے

وہ اُس سے جھگڑے یا جوابی حملے کی اُمید رکھتی تھی یہ سیریس لہجہ اُسے حیران کر رہا تھا

وہ اپنے دل کی بھڑاس اُس پر واضح کرتا وہاں سے چلا گیا اور نین نے نا سمجھی سے اُسے دیکھتے کندھے اُچکا دیے۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔ

کیا کروں کیا کروں۔۔۔۔۔۔۔۔

شیرین اُن دونوں کے روم کے دروازے پر کھڑی سوچ رہی تھی کے ایسا کیا کرے جس سے نین اور ساحل جھگڑے کی بجائے پیار محبت کرتے نظر آئے

ساحل روم میں نہیں تھا اور نین اندر بیٹھی موبائل پر ریا سے بات کر رہی تھی۔

ہاں موبائل۔۔۔۔۔۔۔۔

اچانک سے شرین کی آنکھیں چمکیں۔۔۔

بیڈ کے پاس ٹیبل پر ساحل کا بھی موبائل رکھا تھا

دونوں کے موبائل سے ایک دوسرے کو رومینٹک سے میسیج بھیج دیتی ہوں

پھر نین سوچے گی کے ساحل اُس سے پیار کرتا ہے

ساحل سوچے گا نین اُس سے پیار کرتی ہے پھر دونوں مل جائیں گے۔۔۔

اُس نے جلدی جلدی سارا پلان ترتیب دے دیا اور خود ہی

سوچ سوچ کر خوش ہونے لگی۔۔۔۔۔

نین۔۔۔۔۔۔

مسکراکر نین پکارتی اندر آئی

نین نے اُسے دیکھ کر ریا کو بائے کہتے ہوئے فون رکھ دیا

جی بھابھی۔۔۔۔۔

شیرین کو دیکھتی وہ اٹھ کھڑی ہوئی

مجھے ذرا اپنا فون دینا میرا موبائل نہیں مل رہا ہے اور مجھے

ارجنٹ اپنی ممی سے بات کرنی ہے۔۔۔۔۔۔

شیریں نے بہانا بناتے ہوئے کہا نین نے مسکرا موبائل اُسے تھما دیا۔۔۔

اور وہ تمہارا پرفیوم بھی دکھاؤنا مجھے۔۔۔اپنے لیے آرڈر کرنا ہے

ساحل کا موبائل حاصل کرنے کے اُس نے دوسرا بہانا بنایا
اور جیسے ہی نین ڈریسنگ ٹیبل کی طرف پلٹی جھٹ سے
موبائل اٹھا کر دوپٹے کے پیچھے چھپا کیا اور یہ سب کرتے
ہوئے وہ بری طرح گھبرا رہی تھی
جو بھی تھا تھی تو چوری ہی۔۔۔۔

نین سے پرفیوم لینے کے بعد وہ جلدی سے اپنے روم۔میں
آئی پہلے نین کے موبائل سے ساحل کے نمبر پر میسیج بھیجااور
پھر ساحل کا موبائل اٹھایاتو وہ لاک تھا

ارے یہ تولاک ہے اب اسے کیسے کھولوں۔۔۔۔۔
نین کے۔ نمبر سے تو مسیج بھیج دیااب اس سے کیسے
بھیجوں۔۔۔
وہ پریشان ہو کر دانتوں میں اُنگلی دبائے سوچنے
لگی۔۔۔۔۔۔ باہر دروازے سے لگ کر کھڑی عشرت اُس کی
ساری کاروائی پر غور کر رہی تھی

اچھاتو یہ بات ہے۔۔۔۔۔

اُس کا پلان سمجھ کر سر ہلاتے ہوئے بولی

شانو۔۔۔۔۔۔

اچانک ہی شیرین کو شانو یاد آیا جو اکثر ساحل کے موبائل کے ساتھ نظر آتا تھا مطلب اُسے لاک پتہ تھا

وہ دونوں فون اٹھا کر شانو کے روم میں پہنچی۔۔۔۔اُس سے لاک کھلوایا اور پھر اُس کے فون سے نین کے نمبر پر میسیج کر دیا

اپنا کام پورا ہونے کے بعد وہ واپس اُن کے روم تک آئی اندر جھانکا تو روم خالی تھا دبے پیر اندر آکر دونوں کے موبائل

الگ الگ جگہ رکھ چھوڑے اور اُسی طرح باہر آ کر اپنی فتح پر تالی بجائی

اب آئیگا مزا۔۔۔۔۔۔۔

اُسے تو سوچ سوچ کر ہی مزا آ رہا تھا کڑے اپنی کلائیوں میں نظر آ رہے تھے۔۔۔

میں پہلے دادی کو لے آتی ہوں وہ جب خود ان دونوں کی پیار بھری باتیں سننے گی تو مجھے خوشی سے گلے لگا لیں گی۔۔

وہ بے حد پر جوش سی کہتی جلدی سے نیچے بھاگی۔۔۔اُسے جاتے دیکھ عشرت نکل کر باہر آئی اور منہ بنایا

میرے ہوتے ہوئے کڑے کے خواب خواب ہی رہ جائیں گے تمہارے۔۔۔۔

اُسے گھورتی کہہ کر خود ساحل نین کے روم میں پہنچی موبائل اٹھا کر چیک کیا کے شیرین نے کیا میسیج بھیجا ہے تو اُس کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئی

ساحل تم بہت اچھے ہو۔۔۔۔۔۔۔بہت ہینڈسم ہو۔۔۔۔میں تمہیں آئندہ تنگ نہیں کروں گی۔۔۔۔غصّہ نہیں کروں گی۔۔۔۔کیوں کے مجھے تم سے پیار ہو گیا ہے۔۔۔۔

وہ میسیج دیکھ کر پریشان ہوئی

اور نین کو کیا بھیجا ہے۔۔۔۔۔

جلدی سے نین کا فون اٹھا کر چیک کرنے لگی۔۔۔۔

ساتھ ہی واشروم کی طرف دیکھا جہاں سے پانی گرنے کی آواز آرہی تھی۔۔۔۔دونوں میں سے ایک واشروم میں تھا اور ایک ٹیرس پر

نین تم بہت خوبصورت ہو۔۔۔۔میرا دل چرالیا ہے تم نے۔۔۔آئے لوو یو۔۔۔۔

نین کو بھیجے میسیج پر تو صدمے سے اُس نے منہ پر ہاتھ رکھ لیا

ایسے تو دونوں ایک ہو جائے گے اور میرے کڑے۔۔۔۔۔

وہ پریشان سے پیشانی پر بل ڈالے سوچنے لگی۔۔۔

اور پھر جلدی جلدی عشرت کے بھیجے میسیج ڈیلیٹ کر دیے

نین کو کیا بھیجوں جسے پڑھ کر وہ غصّے سے آگ بگولا ہو جائے۔۔۔اور بجائے پیار کے دونوں کی سخت لڑائی ہو جائے

اب وہ ساحل کا موبائل ہاتھ میں تھامے سوچنے لگی لیکن اُسے کچھ سجھائی نہیں دیا

کیا سن کر مجھے سب سے زیادہ غصّہ آتا ہے

اُس نے خود سے سوال کیا

موٹی۔۔۔۔۔۔

جلدی ہی جواب مل بھی گیا جس پر اُس کا چہرہ کھل اُٹھا اُس نے مسکرا کر سر ہلاتے نین کے نمبر پر میسیج بھیجا اور موبائل جہاں کا وہاں رکھ کر باہر آ گئی

دادی آج تو آپ میرے ہاتھ ہی چوم لیں گی میرا کام دیکھ کر۔۔۔۔

شیرین دادی کے ساتھ سیڑھیاں چڑھتی گردن اکڑا کر بولی اس نے اُنہیں یقین دلا دیا تھا کے وہ آج ایک۔ کرشمہ ہوتے دیکھیں گی۔۔۔

اور دادی اُسے اُمید میں پیروں کو تکلیف دے کر سیڑھیاں چڑھ رہی تھی

آپ دیکھنا دادی دونوں کیسے پیار سے ایک دوسرے کو لپٹے ہوئے ہوں گے

شیرین نے شرما کر کہا تو دادی نے اُسے گھور کر دیکھا وہ زبان دانتوں میں دبا گئی۔۔

ماما کے بیٹے ے ے۔۔۔۔۔۔۔۔

اسی لمحے نین کی ایسے زوردار چینخ گونجی کے شیرازی مینشن کی دیواریں دہل اٹھیں۔۔۔۔

دادی اگلی سیڑھی پر بڑھتا پیر کانپ کر نیچے ہو گیا۔۔۔۔۔۔ شیرین بھی بوکھلا اٹھی

اور ساحل

وہ ٹیرس پر بینچ پر لیٹا تھا چینخ سن کر اوپر اٹھتا بھاری باربیل اُس کی پکڑ سے چھوٹتے چھوٹتے بچا۔۔۔

۔۔۔۔وہ اُسے پیچھے پھینک کر فورًا اُٹھا اور روم میں دوڑا اُس کے روم میں پہنچنے کی دیر تھی کے ایک بوٹل ہوا میں گھومتی ہُوئی۔اُسکی طرف آئی اور پیچھے کی دیوار پر بجی ۔۔۔۔اگر وہ بروقت جھکتا نہیں تو یقیناً اُس کے سر پر پڑتی۔۔۔

یو کمینے۔۔۔۔ٹھرکی۔۔۔وائلڈ مین۔۔۔تمہاری ہمت کیسے ہوئی مجھے ایسا میسیج بھیجنے کی۔۔۔۔۔

وہ اُسے غصے سے دیکھ کر چیخ اٹھی اور دوسری بوتل اٹھا کر اُس کے سر کا نشانہ لیا

کیا کر رہی ہے لگ جائے گی۔۔۔۔۔بیوہ کریگی کیا خود کو۔۔۔۔

وہ اُس کے بوتل پھینکنے سے پہلے ہی چیخ کر بولا نین نے دانت پیستے اُسے گھور کر بوتل اُس پر پھینکی وہ فوراً سائیڈ پر ہوا۔۔۔ باٹل پھر دیوار پر۔لگ کر ٹوٹی اور شیریں نے آنکھیں میچ کر ایک کھولتے ہوئے دادی کو دیکھا جو ابھی بھی صدمے میں تھیں

آج تو میں تمہارا منہ توڑ کر ہی رہوں گی

وہ اپنے نشانہ چوکنے پر بدمزہ ہوتی آستین چڑھاتے ہوئے اُس کی طرف بڑھی

اُس کے خطرناک تیور دیکھ وہ حیران ہوتا سائیڈ سے ہو کر دور ہوتے کہا

ابے۔۔بنا بریک کی کھٹارا پہلے بکے گی کیا ہوا۔۔۔۔۔۔۔۔

اُسے اپنے پیچھے لگے دیکھ وہ بھاگ کر حیران ہوتا بیڈ کے دوسری سائیڈ ہو گیا

تم نے مجھے موٹی کیوں کہا۔۔۔۔ تمہارے باپ کا کھاتی ہوں کیا۔۔۔۔

اور تمہیں کس اینگل سے میں موٹی لگتی ہوں جو تم مجھے موٹی بول رہے ہو۔۔۔

وہ بیڈ کی مخالف سائیڈ کھڑی کمر پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولی

اپن کا دماغ تیرے جیسا کھسکیلا نہیں ہے۔۔۔ تیرے کو تو مچھر بھی اپنی برادری کا سمجھتے ہو گے حالت دیکھ کر۔۔۔۔

میں کیوں موٹی سمجھوں گا۔۔۔

وہ حیرت اور عاجزی سے بولا

تو میسیج کیوں کیا۔۔۔۔۔

وہ چیخ اٹھی

کونسا مسیج۔۔۔۔۔۔

ساحل کی حیرت اپنی جگہ تھی

نین نے دانت پیستے اُسے دیکھا اور موبائل کھول کر اُس کے سامنے کر دیا

یہ والا۔۔۔۔۔۔

وہ اُسے خونخوار نظروں سے گھورتے ہوئے بولی

یہ میں نے نہیں کیا۔۔۔

وہ حیرت سے سر کھجانے لگا

اچھا مطلب تمہارے موبائل میں کوئی نیا فیچر ہے جس سے خود بخود ہی مسیج ٹائپ ہو کر سینڈ بھی ہو جاتا ہے

دیکھو ماما کے بیٹے مجھے بے وقوف مت سمجھو میں جانتی ہوں یہ تم نے ہی کیا ہے

وہ موبائل بیڈ پر پٹخ کر آگے ہوئی وہ بے ساختہ پیچھے کھسکا حلانکہ درمیان میں بیڈ بھی تھا

سوری دادی پتہ نہیں یہ کیسے ہو گیا۔۔۔

دادی کو گھورتے دیکھ شرین صدمے سے بولی۔۔۔

دادی واپس نیچے جانے لگیں اور شیرین وہیں سیڑھیوں پر بیٹھ گئی۔۔۔

ارے جو بولنا ہے منہ پر بولو نا۔۔۔ویسے بھی مسیج پر لڑائی میں مزا نہیں آتا مجھے۔۔۔۔میں تو جو کرتی ہوں ڈنکے کی چوٹ پر کرتی ہوں۔۔۔تمہاری طرح چھپ چھپ کر وار نہیں کرتی۔۔۔

اگر لڑنا ہے تو سیدھے میدان میں آؤ۔۔۔۔۔۔

ڈر کیا رہے ہو۔۔۔

اُس کی ڈیرنگ جاری تھی۔۔۔۔

ساحل جواب تک حیران پریشان تھا اُس کے بات پر سیدھا ہو کر اُسے سنجیدگی سے گھور کے دیکھا

نین غصے سے اُسے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔ناک منہ سے

دھواں نکل رہا تھا۔۔۔۔

دانت ایسے بھینچے تھے جیسے ساحل کو چبا جائے گی

چل آ۔۔۔۔۔۔۔

وہ اُس کے سامنے آیا اور ٹی شرٹ اتار کر پھینک دی۔۔۔۔و

بری طرح سٹپٹا گئی۔۔۔

ساری بہادری اڈن چھو ہو گئی۔۔۔

اُسے شرٹ لیس دیکھ کر شرم سے زیادہ گھبراہٹ ہوئی کیوں

کے اُس کے پھولے بازوؤں کی ایک ایک رگ واضح نظر

آرہی تھی۔۔۔اُس کے بازو سے نظر ہٹا کے نین نے اُس کے

چہرے کو دیکھا اور ایسے مسکرائی جیسے کسی نے سر پر گن رکھ کر ہنسنے کا آرڈر دیا ہو

ارے۔۔۔۔تت۔۔ تم نے تو سیریس لے لیا۔۔۔۔۔۔
میں تو مزاق کر رہی تھی۔۔۔۔۔۔
اُس نے سیز فائر کیا ساحل نے ابرو اچکا کے گردن ہلائی۔۔۔
اُس کے خطرناک تیور دیکھ کر وہ بیڈ پر چڑھ گئ

رکو ماما کے بیٹے۔۔۔۔۔
ایک گھر میں رہتے ہوئے ایسے لڑنا اچھا لگتا ہے کیا بھلا۔۔۔۔۔دنیا کیا کہے گی۔۔۔۔۔سماج کیا کہے گا۔۔۔۔
وہ روتی مسکراتی کیفیت میں بولی

بہت شوق ہے نہ تیرے کو میرے سے لڑنے کا آج تو تیرا

شوق پورا کر کے چھوڑوں گا۔۔۔۔۔۔۔۔

ساحل نے آگے بڑھ کر اُس کا پیر زور سے کھینچا وہ آہ کرتی

دھڑام سے بستر پر گری۔۔۔

ساحل اُس کے سنبھلنے سے پہلے ہی گھٹنہ بیڈ پر ٹکائے اُس پر

جھکا دونوں ہاتھ اُس کے دائیں بائیں بیڈ پر رکھے درمیان میں

تھوڑا فاصلہ رکھتے ہوئے

اب بول۔۔۔۔ سامنے ہوں۔۔۔۔۔ دکھا کیا کر سکتی

ہے۔۔۔۔۔۔

وہ اُس کے بے حد قریب جھکا۔اُس کی خوف زدہ نگاہوں میں دیکھتے ہوئے بولا

وہ سن ہو کر سانس روکے اُسے دیکھنے لگی۔۔۔۔۔۔

زبان تالو سے لگ گئی۔۔۔۔۔۔۔

آنکھیں خوف و حیرت سے پھیل گئی۔۔۔

دل اتنی زور سے دھڑکنے لگا کے اُس کے اثر سے پورے بدن میں لرزش ہونے لگی

ساحل نے ایک نظر اُس کے گلابی لرزتے لبوں کو دیکھا اور اُس سے دور ہوتے ہوئے بیڈ سے اُترا

وہ موقع پاتے ہی جلدی سے اٹھ کر ٹیرس کی طرف

بھاگی۔۔۔اس ڈر سے کے وہ اُس کے پیچھے آکر اُسے نیچے ہی

ناپھینک دے دروازہ بھی بند کر دیا۔۔

جب کے ساحل وہیں کھڑا گہری سانس لے کر بالوں میں

ہاتھ پھیرنے لگا

شیرین صدمے۔میں اُس جگہ بیٹھی تھی اُسے سمجھ نہیں آرہا

تھا اُس کے محبت بھرے میسیج جھگڑے کا باعث کیسے بن گئے

عشرت بھی مسکرا کے اسے دیکھتی آکر اُس کے ساتھ ہی

سیڑھیوں پر بیٹھ کر مزے سے ایپل کھانے لگی

یہ سب تم نے کیا نا۔۔۔۔۔

شیرین۔نے منہ بنا کے اسے گھورتے ہوئے پوچھا

کیا۔۔۔کس بارے میں بات کر رہی ہو۔۔۔۔۔

عشرت نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا اور پھر زور زور سے ہنسنے لگی

ΔΔΔΔΔΔ

آپ کا یہ بولنا ہے کے اُس کو جو کرنا ہے کرنے دیتا میں۔۔۔۔ منہ پر اُنگلی رکھ کر دیکھتا رہتا۔۔۔۔۔

وہ پرتاب کے سمجھانے پر غصے سے بولا۔۔۔پرتاب نے تاسف سے سر ہلا دیا

کیوں کے اُسے اُس کی غلطی سمجھانا دنیا کا مشکل ترین کام تھا

ٹھیک ہے جیا نے غلط کیا۔۔۔۔۔۔

اپن سب کو پتہ تھا کے وہ جھوٹ بول ریلی
لیکن بدلے میں وہ پروفیسر کیا اُس کے ساتھ زبردستی کرے گا

اور میں کیا اُس سالے کو کرنے دوں گا۔۔۔۔۔۔
وہ غصے سے کہتا سگریٹ جلانے لگا

وہ غلط بھی تھا تو تم اُسے یوں مار نہیں سکتے۔۔۔۔۔ قانون نہیں توڑ سکتے تم۔۔۔۔۔
پرتاب نے پہلی دفعہ لہجے میں سختی لا کر اُسے جتایا

یہ سہی ہے۔۔۔۔۔۔وہ کمینے پن پر اُتر کر کسی کے بہن کے ساتھ کچھ بھی کر سکتا ہے پر میں سالہ قانون کا غلام اُسے روکنے کو قانون نہیں توڑ سکتا۔۔۔۔۔۔ گجب

وہ سگریٹ کا کش لگاتے ہوئے تالی بجا کر بولا پرتاب نے غصے سے اُسے دیکھا

ٹھنڈے دماغ سے سوچا کرو ساحل۔۔۔۔۔۔۔ تمہاری ان حرکتوں کی وجہ سے تمہاری آئیڈنٹٹی کو بھی خطرہ ہو سکتا ہے۔۔۔۔ایسے موقعے پر پر سکون رہنا بھی تمہاری جاب کا ایک حصہ ہی ہے۔۔۔

دشمن کے سامنے طاقت سے زیادہ دماغ استعمال کرنے کی ٹریننگ دی جاتی ہے تمہیں

اور تم بھی جانتے ہو کے شاد کے ارادے غلط نہیں ہو سکتے۔۔۔وہ جیا کے ساتھ کوئی غلط حرکت نہیں کر سکتا بھلے غصے میں کچھ بھی کہہ لے

وہ کوئی مجرم نہیں۔۔۔۔ہم میں تم میں سے ہی ایک ہے۔۔۔۔۔

پرتاب نے بھی اس بار اُس کے غصے کا جواب غصے سے دیا

جو بھی ہو لیکن میں نظر کے سامنے غلط ہوتا برداشت نہیں کر سکتا۔۔۔۔

ویسے بھی میں اُسے اتنا نہیں مارنا چاہتا تھا۔۔۔وہ تو اُس نے میرے پر ہاتھ اٹھایا اور میری سٹک گئی۔۔۔۔۔

اُس نے غصے میں ہی سہی اپنی غلطی کا اعتراف کیا تو پرتاب نے ٹھنڈی سانس لی اور اٹھ کے اُس کے پاس آئے

اس لیے کہتا ہوں اپنے غصے پر قابو کرنا سیکھو۔۔۔۔۔

خیر جو ہوا سو ہوا۔۔۔آئندہ دھیان رکھنا

اُس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہے سمجھانے والے انداز نے تھپکی دی

مجھے ضروری کہیں جانا ہے۔۔۔تم سے اکیڈمی میں ملاقات ہو گی

اُنہوں نے گھڑی پر نظر ڈالتے ہوئے کہا

میں نے لیو لی ہے کچھ دن کے لیے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسنے بیزار سے لہجے میں کہا

بہتر ہے شاد اور تمہارا سامنا نا ہی ہو تو اچھا ہے۔۔۔۔۔کے

کے کا کیا مسلہ ہے

اُنہوں نے میز سے اپنا فون اور فائل اٹھاتے ہوئے پوچھا

ٹائم پاس ہے اپن کے لیے۔۔۔۔ویسے بھی جب تک اُس

لڑکی کا پتہ نہیں لگتا سنگھانیہ کا کیس پینڈنگ میں ہے۔۔۔۔

تب تک کے کے ساتھ انٹر ٹینمنٹ ہو جائے گا۔۔۔

ویسے بھی وہ سالہ اپن کا بگ فین ہے۔۔۔۔۔۔
وہ پہلی دفعہ مسکرا کر بولا

نین کے ساتھ کیسی جا رہی ہے۔۔۔۔۔ کچھ بنا
پرتاب نے مسکرا کر اُسے دیکھتے ہوئے ذو معنی لہجے میں پوچھا
تو اُس نے برا سا منہ بنایا

سر اُس کا تو نام مت لو۔۔۔۔۔ میری مست لائف کی ایسی تیسی کر رکھی اُس نے
وہ بدمزہ ہو کے بولا پرتاب ہنستے ہوئے باہر نکل گیا

@@@@@

کھانا بہت اچھا بنا ہے آج۔۔۔۔

دادی نے پہلا نوالہ منہ میں ڈالتے ہیں خوشدلی سے اُس کی تعریف کی فلک خوش ہو کر مسکرائی جب کے نین اُداس ہو کر اُنہیں دیکھنے لگیں۔اُس کی نانو فلک کی تعریف کرے یہ بات اُسے پسند نہیں آرہی تھی

جب سے فلک بنا رہی ہے کھانا ایسا ہی بنتا ہے کے انسان تعریف کیے بنا نہیں رہ سکتا

آسیہ بیگم نے بھی مسکرا کر اُسے دیکھا

واقعی بیٹا تمہارے ہاتھ میں بہت ذائقہ

ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہمیشہ خوش رہو۔۔۔۔۔

دادی نے اُسے محبت بھرے لہجے میں دعا دی تو نین نے خفگی

سے اُنہیں دیکھتے ہوئے سر جھکالیا

آج سب غائب ہے ناشتے سے۔۔۔۔۔

دادی نے سونی سونے ٹیبل کو دیکھتے ہوئے کہا

ہاں دادی راہب۔ضارب اور پاپا جی جلدی آفس چلے

گئے۔۔۔اور داؤد تو کل سے ہی باہر گیا ہوا ہے۔۔۔جیا کی

طبیعت خراب نہیں اسلئے وہ سو رہی ہے ابھی

شیرین نے اُن کے سامنے پانی رکھتے ہوئے تفصیل سے بتایا

اور ساحل۔۔۔۔۔۔

دادی نے ساحل۔کے مطلق پوچھا

وہ کونسا وقت کے حساب سے چلتا ہے۔۔۔۔۔۔یا تو سو رہا ہو گا یا نکل گیا ہو گا مٹر گشتی کرنے۔۔۔۔۔۔

عشرت نے ہنس کے جواب دیا جس پر نین نے سر اٹھا کر اُسے گھورا

مٹر گشتی کیوں اپنی جاب پر گیا ہو گا نا۔۔۔۔چپراسی والی۔۔۔۔۔

شیرین نے بھی ساتھ دیا اور دونوں ہنسنے لگی۔دادی دونوں کو آنکھیں دکھانے لگیں لیکن اُنہوں میں دھیان نہیں دیا

لیکن یہ چپراسی والی جاب اچھی ہی ہے۔۔۔پہلے کی طرح مار پیٹ کرکے تو گھر نہیں آتا اب۔۔۔۔۔۔۔ورنہ پہلے تو بس گنڈا گردی کرتا رہتا تھا

عشرت نے کان کو ہاتھ لگا یا وہ آپ خاموشی سے سر جھکائے اُن کی باتیں سن رہی تھی

غلط فہمی ہے تمہاری۔۔۔۔آج شکل نہیں دیکھی اُس کی کل پھر سے کسی سے لڑائی کرکے آیا تھا پکے میں۔۔۔۔۔۔وہ کبھی شریف نہیں بن سکتا زیادہ دن۔۔۔۔۔

شیرین نے منہ بناتے ہوئے کہا

جن کا کوئی وارث نہیں ہوتا۔۔۔اُن کی زندگی ایسی ہی ہوتی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سڑکوں پر پلنے والے محلوں کے خواب دیکھ کر زبردستی لوگوں کی زندگی میں گھس ضرور آتے ہے لیکن اُس سے اُن کی اوقات نہیں بدلتی۔۔

رابعہ بیگم نے اُن دونوں کی بات پر ناگواری سے کہا۔۔

وہ جو کچرے میں ملتے ہیں نا۔۔۔اُس کیٹگری میں۔۔۔۔

اُسے ساحل کے الفاظ یاد آئے۔۔۔اُسے بار باراُس کی کمتری کا احساس دلایا جاتا تھا۔۔۔وہ تب بھی خاموش رہتا تھا لیکن نین اتنی صابر نہیں تھی اُس کی حد یہیں ختم ہو چکی تھی

بس کیجئے۔۔۔۔۔۔۔

ابھی رابعہ بیگم مزید بولنے ہی والی تھیں کے وہ ایکدم سے چمچ پلیٹ میں پٹخ کر اٹھ کھڑی ہوئی سب ششدر سے اُسے دیکھتے رہ گئے

نین۔۔۔۔۔۔۔۔

رابعہ بیگم نے حیرت سے اُسے پکارا

۔۔۔آپ اس طرح ساحل کی انسلٹ نہیں کر سکتیں بڑی مامی۔۔۔۔

وہ اُن کی طرف دیکھ کر ناگواری سے بولی۔۔۔انداز وارن کرنے جیسا تھا جتانے جیسا تھا۔۔۔ عشرت اور شیرین تو اُس کی ہمت پر صدمے میں تھیں۔۔

سب کے سامنے اُس کے سخت لہجے میں بات کرنے پر رابعہ بیگم اندر ہی اندر کلس کے رہ گئیں

یہ تم کہہ رہی ہو نین۔۔۔۔جو موقع ڈھونڈتی ہے اُس کی بے عزتی کرنے کا

رابعہ بیگم نے پیشانی پر بل ڈالے کہا

میں کر سکتی ہو بڑی مامی۔۔۔۔۔آپ نہیں کر

سکتیں۔۔۔۔۔

اُس نے اُن کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے گردن ہلا کے

کہا۔۔۔ بڑی ڈھٹائی سے۔۔۔

رابعہ بیگم دیکھتی رہ گئیں

کیوں کے میں اسے تنگ کرنے کے لئے کرتی

ہوں۔۔۔۔۔۔۔اور آپ اُسے نیچاد کھانے کے لیے کرتی

ہے۔۔۔۔۔۔

اُس نے بہت سکون بھرے لہجے میں کہا دادی نے مسکرا کر

اُسے دیکھا۔۔۔۔ حیرت کے ساتھ خوشی بھی تھی کے وہ

ساحل کے خلاف ایک لفظ نہیں سن سکتی۔۔۔

بلکہ اُس کے لئے رابعہ بیگم کے سامنے کھڑی ہو گئی

اُس لڑکے کے لئے تم ہم سے لڑ رہی ہو نین۔۔۔۔

رابعہ بیگم نے صدمے سے بھرپور لہجے میں پوچھا نین نے فوراً اُن کی بات کاٹی

اِک منٹ بڑی مامی۔۔۔۔آپ کا سینٹنس ایسے ساؤنڈ کر رہا ہے لائیک۔۔۔۔۔۔

تم اُس راہ چلتے اجنبی کے لئے ہم سے لڑ رہی ہو نین

وہ کوئی ان نون نہیں ہے بڑی مامی۔۔۔۔۔ ہسبنڈ ہے میرا۔۔۔۔ میرے نام میں میرے سر نیم سے پہلے آتا ہے وہ۔۔۔

کچھ تو ویلیو ہوگی نا اُس کی۔۔۔۔۔۔

آپ اُسے بلا وجہ بار بار بے عزت کریں گی تو مجھے برا نہیں لگے گا کیا

وہ خفگی و غصے سے بولی۔۔۔۔ رابعہ بیگم نے آگے بڑھ کر اُس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔۔۔

اُنہیں ساحل کی یہ طرفداری اور نین کا رویہ سخت برا لگا لیکن وہ نین سے تلخ کلامی کر کے اُس کے دل خراب نہیں کر سکتیں تھیں

نین بیٹا تم اُس لڑکے کے ساتھ ہمدردی کر رہی ہو جو اُس کے لائق نہیں ہے۔۔۔۔۔اُس کی کسی بات میں مت آجانا وہ بہت چالاک ہے۔۔۔۔۔۔۔

تمہیں اپنے جال میں پھنسانے کی کوشش کر رہا ہے

انہوں نے نرمی سے اُسے سمجھاتے ہوئے ساحل کے خلاف کرنا چاہا۔۔۔

ریلی بڑی مامی۔۔۔۔۔وہ مجھے پھنسانا چاہتا ہے

اُس نے حیرت سے اُنہیں دیکھتے ہوئے اُن کا ہاتھ شانے سے ہٹایا

ایک دِن نہیں گزرا شادی کے بعد سے جب اُس نے مجھے اس

گھر سے اپنی زندگی سے جانے کو نہ کہا ہو۔۔۔۔۔

کبھی غصے سے۔۔۔ کبھی سمجھا کر۔۔۔۔ کبھی بیزاری سے ہر

بار یہ جتایا ہے اُس نے کے میرے ہونے سے وہ سخت عاجز

ہے۔۔۔۔۔مجھے بلکل برداشت نہیں کر سکتا

اب یا تو وہ آپکی سوچ سے بھی زیادہ چالاک ہے جو اس طرح

اپنی امیج خراب کر کے مجھے پھنسا رہا ہے

یا آپ کی نظر شاید کمزور ہو گئی ہے جو اُسے کچھ اور ہی سمجھ

رہی ہیں۔۔۔۔

اُس نے افسوس بھرے لہجے میں کہا

نین۔۔۔۔۔۔۔۔۔ تمیز میں رہو۔۔۔۔۔۔

رابعہ بیگم نے غصے سے اُسے دیکھا

میں بد تمیزی نہیں کروں گی بڑی مامی لیکن آپ بھی پلیز اُسے الٹا سیدھا مت بولنا مجھے بلکل اچھا نہیں لگتا۔۔۔
اُس نے ریکویسٹ بھی دھمکی بھرے لہجے میں کی

میرے گھر میں۔مجھے جو غلط لگے گا میں اُسے بولوں گی۔۔۔
رابعہ بیگم نے سخت لہجے میں جتایا

آپ کے گھر میں داؤد بھی ہے بڑی مامی۔۔۔۔اگر دیکھا جائے تو وہ بھی غلط ہے اُسے تو کچھ نہیں کہا آپ نے آج تک۔۔۔

ارے وہ کیا آپ نے خود جان کر بھی اپنے شادی شدہ بیٹے سے
میری شادی کرانی چاہی۔۔۔غلط تو آپ بھی ہوئی
نا۔۔۔۔خود کو کچھ نہیں کہا آپ نے کبھی۔۔۔۔

یا خود کو اور اپنے بیٹے کو سب کے سامنے غلط کہنا آپکو اچھا نہیں
لگتا اس لیے الگ کسی کمرے میں یہ کام انجام دیتیں ہے
آپ۔۔۔۔۔

اگر ایسا ہے تو ساحل کو بھی پلیز ایسے ہی ٹریٹ کیا
کریں۔۔۔۔آفٹر آل رول سب کے لیے ایک ہونے
چاہیے نہ

وہ لگاتار بولتی ان کی ہر بات کا کرارا جواب دے کر اُنہیں ہے یقین کرتی گئی۔۔

بنا کوئی لحاظ کیے۔۔۔

سب ششدر اُسے دیکھتے رہ گئے

رابعہ بیگم اُسے غصے اور حیرت سے گھور رہیں تھیں

نین بیٹا۔۔۔۔۔اس طرح بات نہیں کرتے

نانو نے بات مزید بڑھ جانے کے ڈر سے اُسے تنبیہ پکار کے روکا

میں غلط کہہ رہی ہوں کیا نانو۔۔۔۔۔وہ پاگل آدمی میرے سامنے اتنی زبان چلاتا ہے اور یہاں اُسے کوئی کچھ بھی بول کر چلا جائے ایک لفظ نہیں کہتا آگے سے۔۔

وہ نانو کو دیکھ کر جواب دیتی سب کو خفگی سے دیکھ کر وہاں سے چلی گئی

رابعہ بیگم نے اُس کے رویے کو سوچ کر خود کو یقین دلانا چاہا کے یہی اُن کی پسند ہے۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔ

وہ روم سے باہر نکلنے سے بھی گریز کر رہی تھی کے کوئی اُس
کی پریشانی نوٹ کر کے سوال جواب نا کرنے لگے۔۔۔
اُسے ابھی بھی شاد کی طرف سے ٹینشن تھی کے وہ اُس سے
بدلہ لینے کی کوشش کریگا۔۔۔۔
اُس نے طے کیا تھا کے وہ کچھ وقت کے لیے اپنے ننیہال چلی
جائے گی۔۔۔۔۔
تاکہ یہ معاملہ مکمل طور پر ختم ہو جائے

وہ بیڈ پر سکڑی سمٹی بیٹھی تھی جب نین کو اندر آتے دیکھ
سیدھی ہو کر مسکرائی

جیا تم ٹھیک ہو نا۔۔۔۔۔۔ کل رات کچھ ہوا تھا کیا تم اپسیٹ لگ رہی تھی۔۔۔۔ ساحل بھی بہت پریشان تھا۔۔۔۔

نین اُس کے قریب بیٹھتے ہوئے جانچتے انداز میں اُسے دیکھنے لگی

کچھ نہیں ہوا نین۔۔۔۔ بس ایسے ہی۔۔۔۔ تم بتاؤ نا کچھ کام تھا۔۔۔۔۔۔

جیا نے اُس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے بات بدلی،

تھوڑی شاپنگ کرنی تھی مجھے۔۔۔۔ اور کالج میں ایڈمیشن بھی کرنا ہے۔۔۔ چلو نا تم میرے ساتھ۔۔۔۔۔

نین نے مسکرا کر کہا۔۔۔ عشرت دونوں کو دیکھ کر اندر آتے

آتے دروازے پر ہی رک گئی

آج۔۔۔۔۔آج تو میری طبیعت بلکل ٹھیک نہیں لگ رہی

نین۔۔۔۔ہم کسی اور دِن چلے پلیز۔۔۔۔۔۔۔

جیا اُس کی بات پر پریشان ہو کر جلدی سے بہانا بتاتے ہوئے

بولی

ٹھیک ہے کوئی بات نہیں لیکن پکا کوئی پرابلم نہیں ہے

نہ۔۔۔۔

نین سوچ کر اثبات میں سر ہلاتے ہوئے دوبارہ پوچھنے لگی

نین کو شاپنگ کرنی ہے اگر ساحل بناء کہے اُس کے لیے شاپنگ کر کے ڈھیر سارا سامان لے آئے تو وہ تو خوشی سے نہال ہو جائے گی۔۔۔۔

عشرت کو نین کی بات سے دونوں کو ملانے کا زبردست آئیڈیا سوجھا۔۔۔

مجھے کچھ کرنا بھی نہیں پڑیگا دونوں خود ہی ایک ہو جائیں گے۔۔۔

وہ بھی شیرین کی طرح اپنی پلاننگ سوچ سوچ کر خوش ہونے لگی

لیکن خرچہ بہت ہو گا۔۔۔۔۔۔

اچانک ہی خیال آیا کے شاپنگ پر پیسے خرچ کرنے پڑے گے تو پریشان ہو گئی

تو کیا ہوا۔۔۔اُن کڑوں کے لیے پچاس ساٹھ ہزار تو خرچ کر ہی سکتی ہوں نا۔۔۔۔دادی کی فیورٹ بن جاؤں گی سو الگ۔۔۔۔۔۔

اُس نے خود کو تسلی دیتے ہوئے راضی کیا اور مسکرا کے اندر اُن دونو کی طرف بڑھی

ΔΔΔΔΔΔ

کائے کو بلایا اپن کو۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ کے کے کے سامنے والے صوفے پر بیٹھتے ہوئے سنجید گی

سے پوچھنے لگا

ایک کام ہے تمہارے لیے۔۔۔۔۔۔

کے کے نے شراب کا گلاس لبوں سے لگاتے ہوئے ٹیبل پر

پڑی تصویر کو سیدھا کیا۔۔۔

وہ کسی آدمی کی تصویر تھی جو کے کے ساتھ کھڑا تھا۔۔۔

دیکھنے سے دونوں کی دوستی نظر آتی تھی۔۔

یہ میرا پرانا کتا میرا مال کھا کے ملک چھوڑ کر جا رہا

ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

میں چاہتا ہوں تم آج کی رات اُس کی آخری رات بنا

دو۔۔۔۔۔

کے کے نے نفرت بھرے لہجے میں کہا۔۔۔وہ نا محسوس سا مسکرایا یہ سوچ کر کے اس دنیا میں کوئی کسی کا دوست نہیں ہوتا۔۔بس دشمن ہوتے ہے

ہو جائے گا۔۔۔۔۔۔

اُس نے سنجیدگی سے کہتے ہوئے وہ تصویر اٹھائی اور اپنے موبائل میں ایڈ کرنے لگا

چیئرز۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کے کے نے خوش ہو کر مسکراتے ہوئے گلاس دوبارہ لبوں سے لگایا

اسی وقت مایا نے پیچھے سے آ کر اُس کے گلے میں بانہیں ڈالتے ہوئے بڑی ادا سے کان میں کچھ کہا۔۔۔وہ سنجیدگی سے سن کر سر ہلاتا اپنی جگہ سے اٹھ کر اندر جانے لگا۔۔۔۔
اور مایا مسکراتی نظروں سے ساحل کو دیکھتی اُس کی طرف بڑھی۔۔۔۔

گرے کلر کی لانگ گاؤن جو ایک سائیڈ سے گھٹنے کے اوپر تک کھلی تھی۔۔۔۔۔گہرے میک اپ۔۔ سرخ لپ اسٹک

اور اپنی قاتل اداؤں سے وہ کسی بھی مرد کو زیر کرنے کی

طاقت رکھتی تھی۔۔

اسی ناز و غرور سے چلتی آکر ساحل کے ساتھ اُس کے بے حد

قریب بیٹھ گئی۔۔۔۔

وہ اپنی جگہ سے اٹھتے اٹھتے رہ گیا۔۔۔۔

مایا نے پیر پر پیر رکھے تو دونوں پیر برہنہ ہو گئے۔۔۔

رخ پورا ساحل کی طرف تھا

ساحل نے سرد نگاہوں سے اُسے دیکھا کوئی حیرت نہیں ہوئی

کیوں کے یہ بہت عام بات تھی

کبھی ہمارے بھی کام آجایا کرو۔۔۔۔۔۔

وہ ساحل کے کندھے پر کہنی ٹکا کر سارے بال ایک کندھے پر سمیٹتے ہوئے بولی

جس سے اُس کی گردن شولڈر اور گہرا گلا مکمل طور پر ساحل کے سامنے واضح ہوئے۔۔۔۔۔۔۔

تیز پرفیوم۔ کا جھونکا فضا میں بکھر گیا

تیرا کونسا کام ہے۔۔۔۔۔

اُس نے لاپرواہی سے کہنی کندھے سے نیچے کرتے ہوئے پوچھا۔۔مایا نے مسکرا کر ہاتھ اُس کے سینے پر رکھا

کبھی اکیلے میں ملاقات ہو تو بتاؤں گی۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اُس کے شرٹ کے بٹن سے چھیڑ چھاڑ کرتے ہوئے معنی خیز لہجے میں کہتی اُسے ونک دیتے ہوئے پیچھے ہوئی اور ٹیبل پر۔پڑے خالی گلاس میں شراب انڈیل کر اُس کی طرف بڑھائی۔۔۔

میں نہیں پیتا۔۔۔۔۔چڑھ جاتی ہے۔۔۔۔

اُس نے گلاس پیچھے کرتے ہوئے انکار کیا وہ دلفریب سا مسکرائی

چڑھ جائے تب ہی تو اصل مزا ہے۔۔۔۔۔۔۔

وہ گلاس سے اُس کی پیشانی سے گلے تک لکیر بناتی اُس کی کھلی شرٹ سے جھلکتے سینے کو دیکھنے لگی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اپن کو مزے لینے کا کوئی شوق نہیں ہے۔۔۔۔تو اپنے بائے فرینڈ پر دھیان دے۔۔۔۔۔

وہ اُس کا ہاتھ پیچھے کر کے بیزاری سے کہتا وہاں سے اٹھ گیا۔۔۔

مایا کی مسکراتی نظروں نے بہت دور تک اُس کا تعاقب کیا۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔ

ارے رابعہ یہ کون ہے۔۔۔۔

رابعہ بیگم اپنی سہیلیوں کے ساتھ بیٹھیں تھیں

فلک ٹیبل پر ناشتا سرو کرنے لگی تو ایک خاتون نے پوچھا۔۔۔

یہ۔۔۔۔۔۔۔

رابعہ بیگم نے زہر نظروں سے اُسے دیکھا۔۔۔۔وہ سر جھکائے ٹیبل پر ناشتے کی ٹرے رکھ رہی تھی۔دل گھبرا بھی رہا تھا کے رابعہ بیگم سب کے سامنے غصّہ نا کر دے

یہ ہمارے گھر کی نئ نوکرانی ہے۔۔۔۔۔

رابعہ بیگم نے ناگواری سے اُس کا تعارف کروایا۔۔۔

تمہاری نوکرانی دیکھنے میں تو اچھے گھرانے کی لگتی ہے۔۔۔۔۔۔

ایک عورت مسکراتی ہوئی بولی۔۔۔

شکل وصورت سے کیا ہوتا ہے۔۔۔۔ حیثیت تو وہی رہتی ہے جو ہے۔۔۔

رابعہ بیگم نے طنز کیا جس پر فلک نے لب بھینچے۔۔۔۔۔

اُنہوں نے فلک کو حقارت سے گھورتے ہوئے جوس کا گلاس اٹھایا۔۔۔ جس کی وجہ سے وہاں رکھا ایک گلاس دھکا لگ کر گر پڑا۔۔

وہ سنبھل کر۔ پیچھے ہوئیں

دیکھ کیا رہی ہو۔۔۔۔۔۔ صاف کرو۔۔۔۔

انہوں نے فلک کو غصے سے دیکھتے ہوئے حکم دیا وہ جلدی سے سر ہلاتی سامنے پڑے ٹشو باکس سے ٹشوز اٹھا کے جھکی لیکن۔

اُس کے عمل کرنے سے پہلے ہی کسی نے اُس کے ہاتھ کو پکڑ کر روک دیا

اُس نے حیرت سے دیکھا تو اُس کے پاس داؤد کھڑا تھا۔۔۔۔۔۔

وہ دو دن بعد اُسے دیکھ رہی تھی اس کے یوں اچانک سامنے آنے پر دل زوروں سے دھڑکنے لگا تھا

میں کر دیتا ہوں مام۔۔

دو مجھے۔۔۔۔۔۔

وہ رابعہ بیگم کی طرف دیکھ کر جتاتے ہوئے بولا جو اُسے دیکھ کر گھبرا گئیں تھیں۔۔۔

اور فلک کے ہاتھ سے ٹشو لے کر جوس صاف کرنے لگا۔۔۔فلک تو سن کھڑی تھی رابعہ بیگم صبر کا کڑوا گھونٹ پی کے رہ گئیں۔۔۔

سب عورتیں حیرت سے داؤد کو دیکھ کر کھڑی ہو گئیں تھیں

یہ تم کیا کر رہے ہو داؤد۔۔۔۔۔

آخر اُن میں سے ایک بول پڑی

آنٹی میری بیوی کرے یا میں ایک ہی بات ہے نا۔۔۔۔۔۔۔

وہ مسکرا کر بولا جس پر سب حیرت زدہ سے ایک دوسرے کو دیکھنے لگیں

رابعہ تم تو کہہ رہی تھی یہ تمہاری نوکرانی ہے

اُس عورت نے رابعہ بیگم کو شرمندہ کرنا ضروری سمجھا۔۔۔وہ ضبط کر تیں رہ گئیں۔۔

فلک پریشانی سے اُنگلیاں مروڑ رہی تھی

مام مزاق کر رہیں تھیں۔۔۔۔۔۔۔آپ لوگ مام کو تو جانتیں ہے۔۔۔۔

داؤد مسکرا کر اُنہیں ٹالتے ہوئے بولا

اچھا رابعہ۔۔۔۔ہم لوگ چلتے ہے۔۔۔۔

جو عورتیں رشکِ و حسرت سے دیکھتیں تھیں آج اُن عورتوں کی نظر میں ناپسندیدگی تھی یہ بات رابعہ بیگم کی نفرت مزید بڑھا گئی

خوش ہوا اپنی ماں کو سب کے سامنے بے عزت کر کے۔۔۔۔

،اُنہوں نے سب کے جاتے ہیں خاموش کھڑے داؤد کو دیکھ کر بھیگے لہجے میں کہا

میں نے آپکو بے عزت نہیں کیا مام۔۔۔بلکہ جو آپ فلک کے ساتھ کر رہیں تھیں اُس سے روکا ہے۔۔۔

آپ اسے اپنی بہو نہیں مانتی نا مانیں۔۔۔ لیکن اِسے لوگوں کے سامنے شرمندہ کرنے کا حق بھی نہیں ہے آپکو۔۔۔۔

وہ غصے کو ضبط کرتے ہوئے بولا

اس لڑکی کی اتنی امپوٹنس ہے تمہاری لائف میں کے ماں کا کوئی لحاظ کوئی قدر ہی نہیں رہی۔۔۔۔۔

رابعہ بیگم نے دکھ سے اُسے دیکھتے ہوئے کہا فلک کی آنکھوں میں آنسو آنے لگے کے وہ لاکھ کوشش کے بعد بھی رابعہ بیگم کو نہیں منا سکتی تھی

مام میں کیسے سمجھاؤں آپکو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ بے بسی سے کہتا سر تھام گیا

رہنے دو بیٹا۔۔۔۔۔۔۔۔ہر ماں کی محبت ایک دن کسی لڑکی کی محبت کے آگے ماند پڑ جاتی ہے۔۔۔۔۔تم کونسے نئے ہو۔۔۔۔۔۔

رابعہ بیگم مسکرا کر طنز کرتی وہاں سے چلی گئیں وہ پریشان کھڑا تھا سمجھ نہیں آرہا تھا کے اور کتنے دن اُسے اِنتظار کرنا پڑیگا اپنی ماں کی رضا کے لیے۔۔۔

فلک نے آگے بڑھ کر ہاتھ اُس کے بازو پر رکھے اُسے متوجہ کیا تو وہ اُسے سینے سے لگا کر خود میں بھینچے لگا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔ

وہ بھاگتی ہوئی روم میں آئی اور دروازہ بند کر کے زوروں سے ہنسنے لگی۔۔۔۔۔۔

باہر شانو اور خوشی کھڑے دروازہ پیٹ رہے تھے جن کے ساتھ وہ چھپن چھپائی کھیل رہی تھی اور اپنی باری آنے پر وہاں سے بھاگ آئی تھی۔۔۔۔

بیچارے بچے اُس کی چالاکی پر اُسے پکڑنے دوڑ رہے تھے لیکن وہ ہاتھ نہیں آرہی تھی۔۔۔۔۔۔۔

اور اب بھی دروازہ پیٹ کر خود ہی وہاں سے چلے گئے۔۔۔

دروازے پر خاموشی ہوئی تو وہ دھیرے سے دروازہ کھول کر ادھر ادھر دیکھنے لگی اور دونوں کے نا ہونے پر خوش ہو کر سکون کی سانس لیتی واپس اندر آئی۔۔۔

دروازہ بند کر کے پلٹی ہی تھی کے دو خوفناک چہرے بلکل اُس کے سامنے تھے جنہیں دیکھتے ہی اُس کی زوردار چینخ نکل گئی۔۔۔۔وہ زمین بوس ہوتی اگر پیچھے دروازے کا سہارا نہ ملا ہوتا۔۔۔۔

اس کی پتلی حالت دیکھ کر بچے چہرے سے ماسک نکال کر زور زور سے ہنسنے اور کودنے لگے۔۔۔۔

وہ اُنہیں غصے سے گھورتے گھورتے ہنس پڑی اور اُن کے پیچھے دوڑی۔۔۔

وہ ٹیرس کے راستے سے اندر آئے تھے چھوٹی سے دیوار پھلانگ کر

وہیں سے باہر بھاگ گئے وہ اُنہیں دھمکاتی رہ گئی۔۔۔

اُن کے جانے کے بعد بری طرح تھکی گھرے گھرے سانس لیتی واپس روم میں آئی اور بیڈ پر گر گئی۔۔۔

اُس کے سر کے پاس ہی ایک بیگ رکھی تھی جسے دیکھ کر وہ حیران ہوتی اٹھ بیٹھی اور اُسے پہچانئے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔بیگ کے باہر نوٹ لگا ہوا تھا۔۔۔جس پر۔لکھا تھا

تمہارے لیے ایک چھوٹا سا گفٹ۔۔۔ان کپڑوں کو دیکھ کر خیال آیا کے یہ تم پر بہت خوبصورت لگے گے تو لے آیا میں تمہیں بس ایک بار ان کپڑوں میں دیکھنا چاہتا ہوں

اور اُس نوٹ کے نیچے ساحل لکھا دیکھ وہ بے ہوش ہوتے ہو تے بچی۔۔۔۔۔

ماما کا بیٹا۔۔۔ میرے لیے گفٹ لایا ہے۔۔۔

صدمے سے اُس کے منہ سے نکلا۔۔۔۔۔

اُس نے جلدی سے بیگ کھول کر اندر سے اُس کا دِیا گفٹ نکالا تو دوسرا شاک لگا اور اس شاک کے بعد آنکھوں کر ساتھ منہ بھی کھلا رہ گیا۔۔۔۔

میں شیرین کی طرح باتیں نہیں کرتی دادی۔۔۔ آج آپ اپنی آنکھوں سے دیکھنا کے دونوں کیسے ایک دوسرے سے

صرف پیار سے بات کریں گے دیکھ کر لگے گا ہی نہیں کے کبھی یہ لڑے بھی تھے۔۔۔

اُدھر عشرت اپنی کارکردگی پر۔ خوش ہو کر آسمان میں اُڑ رہی تھی۔۔۔۔
اور شیرین اُس کے کارنامے کو بگاڑنے کے بعد اندر ہی اندر انجام پر۔ ہنس رہی تھی۔۔

ساحل بھی وہیں تھا دیر سے آنے پر عباس صاحب کی ڈانٹ سن رہا تھا۔۔۔ کیوں کے کھانے پر بھی اُس کا کافی انتظار کرتے رہے تھے۔۔۔

دیکھیے دادی نین نیچے ہی آ رہی ہے۔۔۔۔

نین کو سیڑھیاں اترتے دیکھ عشرت جلدی سے بولی۔۔۔

دادی نے مسکرا کر اُسے دیکھا جو سیریس سی سیدھے ساحل کے پاس آئی تھی۔۔۔عباس صاحب اُسے دیکھ کر ساحل کو۔گھورتے اپنے کمرے میں چلے گیے تھے

ماما کے بیٹے۔۔۔۔۔روم میں چلو ذرا

وہ اُن جاتے ہی ساحل کے پاس آکر مسکراتے ہوئے بولی

لیکن ساحل کو اُس کی مسکراہٹ بھی بڑی خطرناک لگی۔۔۔

۔۔۔کیوں۔۔۔۔

اُس نے تشویش زدہ لہجے میں پوچھا

اگر سب کے سامنے ذلیل نہیں ہونا چاہتے تو منہ بند کر کے

روم میں چلو۔۔۔ورنہ

وہ ہنس کر۔اُس کے کندھے سے مصنوعی دھول جھٹکتے ہوئے

اُسے دھمکانے لگی۔۔۔۔

اُس نے حیرت سے اپنے شولڈر پر رکھے اُس کے نازک ہاتھ

کو دیکھا

دیکھا دادی میں نے کہا تھا نا۔۔۔۔

عشرت دونوں کو قریب کھڑے ہو کر مسکراتے ہوئے بات کرتے دیکھ خوشی سے نہال ہو گئی۔۔۔اور شیرین پریشان کے اُس کی کار کردگی فیل کیسے ہو گئی جب کے دادی خوش ہو کر مسکراتی اُن دونو کو۔ دیکھنے لگی

نین اُسے گھورتی واپس چلی گئی اور اُس کے تیور دیکھ ساحل نے گلا تر کیا

دل کیا یہیں سے باہر بھاگ جائے لیکن ایسے کیا عزت رہ جاتی اس لیے ہمت کر کے روم میں جانے لگا

یہ تو کچھ بھی نہیں دادی۔۔۔بس دو منٹ بعد آپ دیکھنا کیا دھماکا ہوتا ہے۔۔۔

اُن کے جاتے ہی عشرت اترا کر بولی اور اُس کے بولتے ہی دروازہ بند ہونے کی دھماکے دار آواز پر سب ایک دوسرے کا منہ دیکھتے رہ گیا۔۔۔۔۔

وہ اندر آیا تو نین دروازے کے پیچھے تیار کھڑی تھی۔۔۔۔اُس کے آگے آتے ہی دھاڑ سے دروازہ بند کیا۔۔۔

وہ گھبرا کر پلٹا۔۔۔۔

حیرت سے اُسے دیکھنے لگا

یو ٹھرکی لوفر کمینے۔۔۔۔۔۔غلیظ آدمی۔۔۔تمہاری ہمت کیسے ہوئی میرے ساتھ ایسی واہیات حرکت کرنے کی۔۔۔

وہ قدم اُس کی طرف بڑھاتی ہوئی غصے سے

چلائی۔۔۔۔۔۔ عشرت نے آنکھیں سختی سے میچ لیں۔۔۔۔

شیرین کے ہسنے پر آنکھیں کھول کر اُسے غصے سے گھورنے

لگی۔۔۔۔دادی نے دونوں کو آنکھیں دکھائی اور اٹھ کر

سونے کے لیے چل دیں۔۔

کیوں کے عشرت نے اپنی کارکردگی دکھانے کے لیے اُنہیں

ابھی تک جگا کر رکھا ہوا تھا

اے شانی۔۔۔۔۔۔زبان سنبھال۔۔۔۔ورنہ دوں گا

ایک۔۔۔۔۔۔۔

وہ اُس کے الفاظ پر غصے سے کہتا اُس کی طرف بڑھا

تم پہلے اپنے گندے دِماغ کو کنڑول کر لو

ورنہ میری زبان کنڑول میں نہیں رہنے والی۔۔۔۔

وہ اُنگلی اٹھا کر اُس کے چہرے کے آگے کرتے ہوئے بولی

بن بھیجے کی عقلمند۔۔۔۔بولے گی کیا ہوا۔۔

وہ اُس کا ہاتھ جھٹک کر غصے سے بولا

کیا سوچ کر تم نے مجھے ایسا گفٹ دیا۔۔۔

وہ دانت پیستے ہوئے بڑبڑائی۔۔۔ساحل نے حیرت میں بھی

ہنس کر اُسے دیکھا

گفٹ اور تجھے۔۔۔۔۔۔

کھسکیلی

ابے۔۔۔ کھسکیلی۔۔۔۔

گفٹ ان کو دیتے ہے جن کے ہونے سے زندگی میں خوشی یا سکون رہتا

جینا حرام کرنے والو کو گفٹ نہیں دیا کرتے۔۔۔۔

وہ ہاتھ سے اُس کے سر سے پیر تک اشارہ کر کے جتاتا ہوا بولا۔۔۔۔ نین نے منہ کھولے اُسے دیکھا اور ایک دم سے بھڑک اٹھی

تو مت دو۔۔۔۔۔ میں کونسا مری جا رہی ہُوں تم جیسے فٹیچر سے گفٹ لینے کے لیے۔۔۔۔۔۔

وہ بھڑک کر بولی

میں بھی وہ سگنل والی بھکارن کو گفٹ دے دوں گا تجھے نہیں

دوں گا۔۔۔۔

ساحل آنکھیں گھما کر اُسے آگ لگاتے ہوئے بولا

نین نے شاپنگ بیگ اٹھا کر اس میں موجود ڈریس نکالی اور

اُس کے منہ پر پھینکی

تو یہ بھی اُس کو ہی دیتے نا۔۔۔۔یہاں کیوں لے کر

آئے۔۔۔۔اسی کو پہنا کر اُس کا آئٹم ڈانس دیکھتے۔۔۔۔روح

ٹھنڈی ہو جاتی تمہاری۔۔۔

وہ سلگ کر چلائی جب کے وہ صدمے سے اُس ڈریس کو۔ دیکھ رہا تھا جو اکثر بار ڈانسرز کو پہنے دیکھی تھی۔۔۔

بھڑکیلے رنگ کی چمکتی چھوٹی سی لال ڈریس جو اوپر سے کھلے شولڈر کی تھی

یہ میں نہیں لایا۔۔۔

اُس نے وہ ڈریس نین کی طرف پھینک کرنا گواری سے کہا

نین کی پیشانی پر بل پڑے۔۔۔

اچھا تو اب یہ بھی خود چل کے یہاں آگیا ہے۔۔۔۔۔اور یہ نوٹ بھی اپنے آپ نازل ہو گیا۔۔۔اور بڑے ادب سے تمہارا نام بھی خود ہی تحریر ہو گیا یہاں۔۔۔ہے نہ

وہ شاپنگ بیگ پر لگے نوٹ کو کھینچ کر اُس کے منہ پر پھینکتے ہوئے بولی

عقل کی دشمن۔۔۔۔۔۔۔۔۔بولا نا میں نہیں لایا

یہ۔۔۔۔۔۔اور میرے کو کوئی شوق بھی نہیں تیرے کو

ایسے دیکھنے کا تیرے سے اچھی اچھی ملتی ہے مارکٹ میں۔۔

اُس نے نوٹ پھاڑ کر پھینکتے ہوئے آخری لائن آہستہ سے کہی

کیا کہا تم نے۔۔۔۔

نین نے اُسے گھور کر پوچھا

ہوا آنے دے۔۔۔۔۔۔

وہ جھنجھلا کر کہتا اُسے سامنے سے سائیڈ میں کر کے آگے بڑھا جیکٹ اُتار کر بیڈ پر پھینکی اور بیڈ پر لیٹ گیا

ماما کے بیٹے میں بتا رہی ہوں مجھے ہلکے میں مت لو۔۔۔۔ میرے ساتھ ایسی ذلیل حرکتیں کر کے صبر نہ آزماؤ میرا۔۔۔

وہ اُسے اطمینان سے سونے کی تیاری کرتے دیکھ جل کر دھمکانے لگی کیوں کے ابھی اُس کا کچھ دیر اور لڑنے کا موڈ تھا۔۔

تو کیا ابھی تک تُو صبر کر رہی تھی۔۔۔۔

وہ حیرت سے اُسے دیکھتا پوچھنے لگا

اور نہیں تو کیا۔۔۔۔۔۔ تمہیں اتنا برداشت کیوں کرتی

ورنہ۔۔۔

وہ ناگواری سے جتا کر بولی ساحل نے گہری سانس لی

تو۔۔۔۔میرے کو برداشت کر رہی ہے۔۔۔۔ گجب۔۔

وہ حیرت و حسرت بھرے لہجے میں کہتا آنکھیں بند کر گیا۔۔

نین اُسے گھور کر وہ ڈریس بیگ میں اور بیگ ڈسٹ بین میں

پٹخ کر اپنی جگہ پر آگئی۔۔۔

ابھی وہ سونے کی تیاری میں ہی تھی کے ساحل کا فون بجنے لگا۔۔۔

اُس نے بھاری ہوتی آنکھیں کھول کر فون اٹھایا ضروری نمبر دیکھ کر اپنی جگہ سے اٹھ کر سائیڈ پر آگیا

اوراوکے کر کے فون کان سے لگایا۔۔۔

کے کے نے جس شخص کو ختم کرنے کی بات کی تھے اُسے اُس کی تفصیل دی جارہی تھی

اور ساتھ یہ بھی بتایا گیا کے وہ صبح چار بجے کی فلائٹ سے ہی ملک چھوڑنے والا ہے۔۔۔اور ساحل کے پاس اپنا کام پورا کرنے کیلئے صرف تین گھنٹے تھے۔۔

وہ خاموشی سے تفصیل سن رہا تھا

نین نے گھڑی پر نظر ڈالی جو ایک بجا رہی تھی اور ساحل کو مشکوک نظروں سے دیکھنے لگی۔۔۔اُس کے سنجیدہ ایکسپریشن کو گہرائی سے نوٹ کر کے اندازہ لگانے لگی کے وہ کسی لڑکی سے تو بات نہیں کر رہا۔۔۔

وہ فون کان سے ہٹا کر پلٹا تو فوراً سیدھی ہوئی۔۔۔

اتنی رات کو کس کے فون آتے ہے تمہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اُسے جانچنے والے انداز میں دیکھتی پوچھنے لگی

کسی کے بھی آئے تیرے سے مطلب۔۔۔۔۔۔

ساحل نے بیزاری سے جواب دیتے ہوئے فون پاکٹ میں گھسایا اور ٹیبل سے اپنی باقی چیزیں سمیٹنے لگا

تمھارے لکشن مجھے بڑے ہی خراب لگتے ہے۔۔۔۔

کان کھول کر سن لو۔۔۔۔۔۔۔۔اِدھر اُدھر منہ کالا کر کے اگر

میرے ماما کو بدنام کیا نا تو زندہ دفنا دوں گی تمھیں۔۔۔۔۔۔

وہ کچھ دیر پہلے اُس کے گفٹ کے نام پر ملے ڈریس کو مدے

نظر رکھ کر شکی لہجے۔میں بولی ساحل نے محض اُسے گھورنے

پر اکتفا کیا کیوں کے اب وہ لڑنے کے موڈ میں نہیں تھا۔اس

لیے خاموشی سے جوتے پہننے لگا

اب جا کہاں رہے ہو۔۔۔۔۔۔

وہ اُسے جوتے پہنتے دیکھ حیرت سے پوچھنے لگی

مرنے۔۔۔۔۔

ساحل نے جل کر جواب دیا۔۔ نین نے دانت پیس کر بیڈ پر پڑی بلیک جیکٹ اُس کے منہ پر اچھالی

جہاں بھی جانا ہے جیکٹ پہن کر جاؤ۔۔۔

اگر ٹھنڈ میں بیمار پڑے ناتو تمہاری خیر نہیں۔۔۔۔۔۔

وہ دھمکی بھرے لہجے میں بول کر کمبل سر تک تانے لیٹ گئی

وہ جیکٹ چہرے سے ہٹا کر کمبل کو گھور کر رہ گیا

پھر بھی کہتی ہے مجھے برداشت کر رہی ہے

وہ تاسف سے اُسے دیکھتا جیکٹ پہنتے ہوئے باہر نکلا

ΔΔΔΔΔΔ

وہ بے حد مضطرب تھی۔۔ یہ سوچ سوچ کر کے اُس کی وجہ سے داؤد اور اُس کی ماں کے درمیان میں دوریاں آگئیں ہے۔۔۔

وہ اُن کے بیچ دیوار بن گئی ہے۔۔۔

اُسے ایک پل سکون نہیں مل رہا تھا کے اُس کی وجہ سے داؤد اور رابعہ بیگم دونوں اپنی اپنی جگہ پریشان ہے۔۔۔۔

اُس نے کتنی کوششیں کو تھی اُنہیں منانے کی لیکن دن بدن اُن کی نفرت کو بڑھتے ہی پایا تھا

اُسے اپنے خلاف تو سب کچھ قبول تھا لیکن داؤد دکھی ہو یہ وہ نہیں سہ پا رہی تھی۔۔۔

اور داؤد کی ساری پریشانیاں صرف اُس۔کے ہونے سے تھی اس لیے وہ اُس کی زندگی سے نکل جانا چاہتی تھی۔

اُس نے پلٹ کر داؤد کی جانب دیکھا۔۔۔جو دوسری جانب کروٹ لیے سو رہا تھا یا سونے کا دکھاوا کر رہا تھا۔۔۔۔

اپنے آنسو پونچھتے ہوئے بہت آہستہ سے اپنی جگہ سے اٹھی اور اندھیرے میں ہی آگے بڑھی تاکہ اُس کی ذرا سی بھی حرکت سے داؤد کو احساس نہ ہو جائے

ابھی اُس کا ہاتھ دروازے کے ہینڈل پر ہی تھا کے کمرے کی لائٹ روشن ہو گئی۔۔۔۔اُس نے آنکھیں سختی سے میچ کر کھولیں۔۔۔

فلک۔۔۔۔۔۔

داؤد نے اُسے پکارا تو دھیرے سے پلٹتے ہوئے اُس کی جانب دیکھا۔۔اور نظریں جھکا گئی۔کیوں کے وہ جانتی تھی اُس نے پھر اُس سے دور جانے کی کوشش کر کے اُسے دکھ ہی دیا ہے

یہاں آو۔۔۔۔۔۔۔۔۔

داؤد نے سنجیدگی سے اُسے دیکھتے ہوئے ہاتھ بڑھا کر قریب بلایا۔۔۔

وہ مرے مرے قدموں سے چلتی بیڈ کے قریب پہنچی اور اُس کے ہاتھ میں ہاتھ رکھتے ہوئے پاس بیٹھ گئ

مجھے یہاں سے جانے دیجئے۔۔۔۔ورنہ آپ کی زندگی میں کبھی کچھ صحیح نہیں ہوگا۔۔۔۔

وہ سر جھکائے آنسو بہاتی بے بسی سے بولی

تم ہر بار دور جانے کی بات اس لیے کرتی ہو کیوں کے تم نے اب تک ہمارے رشتے کو سیریس لیا ہی نہیں۔۔۔۔۔۔

داؤد نے گہری سانس لیتے ہوئے افسوس سے کہا فلک نے اُس کی طرف دیکھتے ہوئے سر نفی میں ہلایا داؤد نے اُس کے لبوں پر۔اُنگلی رکھ دی

تمہیں اس بات پر اب تک یقین نہیں ہے کے میں تمہیں اپنی زندگی کا اپنی روح کا حصہ بنا چکا ہوں۔۔

کیوں کے شاید میں نے صرف زبان سے کہا ہے اب تک کوئی عملی مظاہرہ نہیں کیا۔۔۔۔۔۔

داؤد نے بے حد سنجیدگی سے کہتے ہوئے ہاتھ اُس کی گردن میں ڈالے گال کو انگوٹھے سے سہلایا

فلک سانس روکے اُسے دیکھنے لگی

میں نے ہی تمہیں اب تک آزادی دے رکھی تھی اور اب میں ہی تمہیں ایسے بندھن میں باندھ دوں گا کے تم مجھ سے الگ ہونے کا خیال بھول جاؤ گی۔۔۔۔

مجھ سے دور جانے کوشش چھوڑ دو گی

اُس نے فلک کو خود سے قریب کرتے ہوئے گمبھیر لہجے میں کہا

وہ حیران ہوتی۔۔۔ گھبراتی۔ کچھ کہتی اُس کے پہلے ہی اُس کے لبوں پر جھک کر اُنہیں نرمی سے قید کر گیا۔۔۔۔

فلک سن سی اُس کی گرفت میں قید ہو کر رہ گئی۔۔۔۔اُس کی دھڑکنیں ساکت ہو گئی۔۔۔۔۔اُس کا یہ قدم اُس کے لیے بہت غلط ثابت ہوا۔۔۔

اُس نے داؤد کے سینے پر ہتھیلی رکھتے ہوئے اسے روکنے کی کوشش کی

لیکن وہ اُس کی کلائی تھام کر اُسے بیڈ پر لٹاتے ہوئے اُس کی ہر کوشش کو ناکام کرتا اپنے کہے پر عمل کرنے لگا۔۔۔۔۔۔

فلک نے اُس کے لبوں کا دہکتا ہوا لمس گردن پر محسوس کر کے آنکھیں سختی سے میچتے ہوئے خود کو اُس کے سپرد کر دیا

ΔΔΔΔΔΔΔ

عشرت اور شیرین کچن میں ایک دوسرے کے سامنے آئیں تو غصے سے ایک دوسرے کو گھورتیں برتن پٹخ پٹخ کر کام کرنے لگی۔۔۔۔

دونوں کا بس نہیں چل رہا تھا ایک دوسرے کے منہ نوچ لے

تم نے میرا کام بگاڑ کر بلکل اچھا نہیں کیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آخر کو عشرت نے دھمکی آمیز لہجے میں کہا

تُم نے تو جیسے کچھ کیا ہی نہیں۔۔۔۔۔۔ تم اگر ٹانگ نا اڑاتی تو آج وہ کڑے میرے پاس ہوتے۔۔۔

شیرین نے آنکھیں سکیڑ کر اُسے گھورتے ہوئے منہ بنایا

اور تم بیچ میں نہیں آتی تو میں اُنہیں پہن کر اپنی سیلفی اپلوڈ کر رہی ہوتی

عشرت نے کمر پر۔ہاتھ رکھتے ہوئی جتا کر کہا اور پھر چھوٹا سا منہ بناتی وہاں پڑی کرسی پر بیٹھ گئ

اگر ایسے ہی چلتا رہا تو ہم دونوں ہی کڑوں سے ہاتھ دھو بیٹھیں گے

اور مجھے تو لگتا ہے دادی غصے میں وہ کڑے نین یا فلک میں سے کسی کو دے دیں گی

عشرت نے مایوسی سے اپنا خدشہ ظاہر کیا

نہیں نہیں ایسا مت بولو یار۔۔۔۔۔

شیرین نے گھبرا کے رونی شکل بنائے کہا

شیرین کیوں نہ ہم دونوں مل کر کوشش کریں اُن کو ملانے کی

عشرت ایکدم سے کرسی سے اٹھ کر جوش میں بولی

ہاں یار یہ آئیڈیا بلکل صیح ہے

اور جب انعام ملے گا تو ہم آپس میں بانٹ لیں گے۔۔۔۔

ایک بار وہ کڑے تم پہننا۔۔۔ایک بار میں پہنوں گی۔۔۔

اُس کے آئیڈیا پر شیریں کی بھی آنکھیں چمکی

ہاں یہ بلکل صیح ہے۔۔۔لیکن کیا کریں اُن دونو کو ملانے

کے۔لیے۔۔۔

عشرت خوش ہو کر سر ہلاتی ہوئی پوچھنے لگی

یہ تو سوچنا پڑیگا۔۔۔کیوں کہ ایک بار کو ٹام اور جیری کی دوستی کرانا آسان ہے لیکن اِن کی صلح کروانا بہت مشکل۔۔۔۔

شیرین نے منہ بسور کر کہا

یار ہمارے بچے کب کام آئے گے۔۔۔اُن کی مدد لیتے ہیں نا ویسے بھی دونوں بچے اُن سے بہت کلوز ہے بچوں کی باتیں تو ٹال بھی نہیں سکتے دونوں

عشرت کی بتی جلی تو اکسائٹڈ ہو کر بولی

ہاں پوائنٹ ہے۔۔۔۔ہم بچوں کو کہتے ہیں کے دونوں آپس میں کٹی ہے اور دونوں کی بٹی کروائیں۔۔۔۔۔۔

شیرین چہک کر بولی اور دونوں اب خوشی مل کر کام کرنے لگی

ΔΔΔΔΔΔ

اُمید ہے اب تم مجھ سے دور جانے کا خیال اپنے زہن سے نکال دو گی۔۔۔۔

Zubi Novels Zone

داؤد نے اُسے اپنے حصار میں قید کیے اُس کے بالوں پر کیس کرتے ہوئے کہا

آپ کی امی آپ سے ناراض ہے کیا آپکو فرق نہیں پڑتا۔۔۔۔

فلک نے اُسے خفگی سے دیکھ کر ہارے ہوئے لہجے میں پوچھا۔۔

فرق پڑتا ہے فلک لیکن مجھے تمہارے دور جانے سے بھی فرق پڑتا ہے

داؤد نے اُس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے نرمی سے گال سہلا کر کہا

مام کبھی نہ کبھی مان جائے گی

تم سے الگ ہونا اس بات کا سولوشن نہیں ہے

وہ بے بس لہجے میں بولا

آپ نے کبھی سوچا ہے کے آپ کی امی ابھی اتنی نفرت کرتی ہے مجھ سے۔۔۔۔ حالانکہ وہ ابھی تو میرے بارے میں سب کچھ جانتیں بھی نہیں ہے

اُنہیں حقیقت معلوم ہو گی تب کیا ہو گا۔۔۔۔

وہ اُس کی آنکھوں میں دیکھتی سوال کرنے لگی یہ ڈر اُس کے دل میں ڈیرہ ڈال کر بیٹھا تھا

اور داؤد کا حال بھی الگ نہیں تھا

فلک بس دو ہفتے اور اُس کے بعد میں مام کو سب کچھ بتا دوں گا۔۔۔۔۔

داؤد نے اطمینان سے جواب دیا

پھر کیا ہو گا۔۔۔۔۔

فلک نے سوالیہ نظروں سے اُسے دیکھا

پھر یا تو وہ میری خوشی کے لیے تمہیں قبول کر لیں گیں یا ان کی خوشی کے لیے میں تمہیں اس گھر سے دور لے جاؤں گا۔۔۔

داؤد نے اُس کی پیشانی سے بال ہٹاتے ہوئے حتمی لہجے میں کہتے ہوئی اُس کی پیشانی پر لب رکھے

ΔΔΔΔΔΔ

ماما کا بیٹا ساری رات سے غائب ہے۔۔۔۔

ضرور کہیں جا کر لڑکیوں سے فلرٹ کر رہا ہو گا کمینہ

وہ نیند سے جاگ کر ساحل کی غیر موجودگی پر بے حد حیران ہوئی تھی

وہ رات بھر گھر سے باہر کیا کرتا رہا ہو گا یہ سوچ کر عجیب عجیب خیال آ رہے تھے جن سے اُس کے غصے میں اضافہ ہو رہا تھا

اب بھی وہ بار بار گھڑی دیکھتی باہر لان میں ہی چکر لگا رہی تھی تاکہ وہ آئے اور اُسے وہی اچھی خاصی سنادے

آنے دو اسے آج تو بتاتی ہوں۔۔۔۔

وہ دونوں مٹھیاں بھینچ کر ضبط سے بڑبڑائی۔۔

اُسے یہ سوچ کر کے رات بھر ساحل کسی لڑکی کی ساتھ نہ
ہو۔۔۔شدید ٹینشن ہو رہی تھی

لیکن یہ اُس کی لائف ہے وہ کچھ بھی کرے مجھے کیا۔۔۔۔
آخر اپنی ٹینشن پر خود ہی جھنجھلا گئی

ایسے کیسے کچھ بھی کرے گا آخر ہے تو میرا ہسبنڈ ہی نہ اُس کی
بے عزتی میں میری بے عزتی ہے۔۔۔۔۔
وہ خود کو۔خود کی صفائی دیتے ہوئے بولو نظریں بیتاب سے
گیٹ پر ٹکی ہوئی تھی
اور کان اُس کی بائیک کی آواز سننے کو بے چین تھے

میرا نام خراب کرنے نہیں دوں گی اُس راؤڈی کو۔۔۔۔۔

ورنہ سارا سماج مجھ پر تھو تھو کرے گا

کہے گا۔۔۔۔۔

دیکھو وہ جا رہی ہے ٹھرکی کی بیوی۔۔۔۔۔

وہ جا رہی ہے لفنگے کی بیوی۔۔۔

سالوں کی عزت مٹی میں مل جائے گی۔۔۔۔۔

وہ طیش میں بڑبڑاتی اور تیزی سے چکر لگانے لگی

نین۔۔۔۔۔۔

رابعہ بیگم کی پکار پر وہ رک کے اُن کی طرف متوجہ ہوئی

کل تم مجھ سے ناراض تھی۔۔ کیا اب بھی ناراض ہو

رابعہ بیگم نے اُس کی ٹھوڑی پر ہاتھ رکھتے ہوئی پیار سے پوچھا

بلکل نہیں بڑی مامی بلکہ میں نے آپ سے جو بد تمیزی کی اُس کے لیے ریئلی سوری
پر پلیز آپ ساحل کو انسلٹ مت کرنا۔۔۔۔مجھے اچھا نہیں لگتا

وہ معذرت کرتے ہوئے بھی ساحل کی طرفداری کرنے سے پیچھے نہیں ہٹی اور یہی بات رابعہ بیگم کو سخت زہر لگی

ساحل کے نہیں میں تمہارے بارے میں بات کرنے آئی
اُنہوں نے ناگواری سے کہا

دیکھو نین تم جانتی ہو میرے لیے جیا اور تم میں ذرا بھی فرق نہیں ہے میں تمہیں بھی اپنی بیٹی کی طرح ہی چاہتی

ہوں۔۔۔

میں نے ہمیشہ صرف تمہیں ہی اپنی بہو مانا ہے۔۔

اُنہوں نے اپنے لہجے کو نرم کیے محبت سے کہا

اب ان باتوں کا کیا مطلب رہ جاتا ہے بڑی مامی۔۔۔۔

اُس نے مسکرا کر گہری سانس خارج کی

وہ لڑکی داؤد کے اور اس گھر کے لیے بلکل صحیح نہیں

ہے نین۔۔۔

تم خود سوچو داؤد کیا پہلے ایسا ہی تھا۔۔۔۔

تم بچپن سے جانتی ہو نہ اُسے

بتاؤ ایسا کر سکتا ہے کیا وہ۔۔۔۔

اُس لڑکی نے ہی کیا ہے یہ سب۔۔۔۔اُسی نے مجبور کیا

میرے بیٹے کو۔۔۔۔

رابعہ بیگم کے لہجے میں فلک کے لیے نفرت ہی نفرت تھی

وہ اُسے یہ جتانے کی کوشش کرنے لگیں کے وہ بھی فلک کی

بجائے اُسے داؤد کے ساتھ دیکھنا چاہتیں ہے

نین اُن کی بات پر لاپرواہی سے ہنسی

پتہ نہیں کیوں بیٹے کی شادی ہوتی ہے تو اُس کے سارے

کارنامے کی ذمے دار بیوی ہی نظر آتی ہے ماوں کو۔۔۔۔

اُس نے طنز کرتے اُنہیں شرمندہ کرنا چاہا

بڑی مامی کچھ پریکٹیکل بات کیجئے۔۔۔داؤد کوئی چھوٹا بچّہ نہیں ہے جسے لالیپاپ کا لالچ دے کر کوئی کچھ بھی کر والے۔۔۔۔

اُس کی اپنی بھی عقل ہے۔۔۔

آپ کیسے کہہ سکتی ہے کے اُسے کسی نے مجبور کیا۔۔۔پھنسایا اینڈ آل۔۔۔۔

اُس نے اُنہیں آئینہ دکھایا رابعہ بیگم لاجواب ہو کر رہ گئیں

جو بھی ہو مجھے کوئی لینا دینا نہیں۔۔۔۔۔داؤد کا چیپٹر میری لائف میں کلوز ہو چکا ہے۔۔۔میں لعنت بھیج چکی ہوں اُس پر۔۔۔

اور اب اُس کے بارے میں سوچنا بھی نہیں ہے مجھے۔۔۔۔

اُس نے عاجزی و سخت بیزاری سے کہا

نین۔۔۔۔۔

رابعہ بیگم نے اُس کے بیزار تاثرات دیکھتے ہوئے بھی اُسے سمجھانا چاہا لیکن۔۔۔۔

ریا کا فون آرہا ہے بڑی مامی۔۔۔۔۔میں بات کر لوں

وہ فون آنے کا فائدہ اٹھا کر اُنہیں ٹالتی اُن کے سر ہلاتے ہی اندر کی طرف بڑھ گئی

ΔΔΔΔΔ

پاپا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

خوشی ذارب کو اندر آتے دیکھ لپک کر اُس کی طرف بڑھی۔۔۔وہ اُسے دیکھ کر ہنستا ہوا نیچے جھکا تو اُس کے گلے میں جھول گئی

سب ساتھ بیٹھے تھے جیا کے اپنے نانی کے گھر جانے کا موضوع چل رہا تھا اور نین سب سے بے نیاز ساکت سے خوشی اور زارب کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

وہ خوش کن منظر نین کے لیے کتنا تکلیف دہ تھا صرف نین جانتی تھی۔۔۔

پاپا مجھے آپ سے ایک بات کرنی ہے۔۔۔۔۔مجھے نا ایک بھائی چاہئے

وہ صوفے پر دوزانو بیٹھتی کمال صاحب کا بازو تھام کر پر جوش سی بولی۔

جس پر کمال سے ہنستے ہوئے زینب کو دیکھا جو صدمے میں تھی

استغفر اللہ یہ لڑکی۔۔۔۔۔۔۔ نین تم نے مار کھانی ہے آج مجھ سے

زینب سرخ ہوتیں غصے سے گھورنے لگی

افففو ممی۔۔۔۔۔۔ شرمانے سے پہلے میری پوری بات تو سن لو۔۔

نین نے عاجزی سے کہا کمال صاحب نے منہ پر مُٹھی رکھے ہنسی چھپائی

پاپا وہ آشرم والا جو چیکو ہے نا آپ اُس کو اڈوپٹ کر لو نا پلیز۔۔۔۔۔۔۔۔۔ مجھے اُس کو بھائی بنانا ہے۔۔۔۔۔

وہ لاڈ ڈالتے ہوئے بولی اُن کا بازو زور سے ہلاتے ہوئے

اچھا اچھا۔۔۔ لیکن یہ تو بتاؤ اچانک سے میری بیٹی کو بھائی کی

ضرورت کیوں پڑ گئی۔۔۔۔

کمال صاحب نے مسکراتے ہوئے پوچھا

پاپا میرا نا بہت اندر والا دل کر رہا ہے کے میرا بھائی

ہو۔۔۔ میں اُس سے اپنے سارے کام کراؤں۔۔

اُس پر رعب جماؤ۔۔۔

اور وہ مجھے کچھ بولے تو

اُس کے بال کھینچ کھینچ کر لڑائی کروں۔۔۔

اور اور اور۔۔آپ سوچو نا میری اور رومی کی تو شادی ہو جائے گی ہم دونوں اپنے سسرال چلے جائیں گے۔۔۔۔

آپ اور ممی تو اکیلے ہو جاؤ گے نا پاپا۔۔۔۔۔

تو کتنا اچھا ہے نہ اگر آپ کے پاس کوئی ہو آپ کا خیال رکھنے کے لیے۔۔۔آپ اور ممی پھر سے پیرینٹس بن جائے گے۔۔۔

وہ کیوٹ کیوٹ سے فیس بنا کر کہتی اتنی پیاری لگی کے کمال صاحب نے اُسے اپنے ساتھ لگاتے ہوئے اُس کی پیشانی چوم لی

سنا آپ نے آپ کی بیٹی کی خواہشیں۔۔۔

وہ مسکراتے ہوئے زینب کو دیکھ کر بولے

نین میڈم۔۔۔یہ ہمارے پرنٹس بننے کے نہیں نانانانی بننے کے دِن ہے۔۔۔

زینب نے ہنستے ہوئے کہا

ممی پلیز۔۔۔۔۔

وہ خفگی سے اُنہیں دیکھتی کمال صاحب کے کندھے میں منہ چھپا گئی

دیکھا اپنی باری کیسے منہ چھپایا جارہا ہے

زینب نے دل ہی دل میں اُس کی نظر اتارتے ہوئے کہا

پاپا۔۔۔۔

اُس نے اپنے پاپا کو دیکھ کر بھولی بیچاری شکل بنا کر ماں کی شکائت کی

زینب۔۔۔۔بہت غلط بات ہے۔۔۔۔

ہم ابھی اتنے بھی بوڑھے نہیں ہوئے ہے کے ہمارے پرنٹس بننے کے دن نہیں بچے۔۔۔۔

کمال صاحب نے شرارت سے کہا زینب شرم سے دوہری ہُوئی اور نین نے کھلکھلا کر ہنستے ہوئے اپنی ماں کو دیکھا

بلکل آپ پر گئی ہے یہ۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ غصے سے دونوں باپ بیٹی کو گھور کر بڑبڑائی

اسی لیے تو یہ میری آنکھ کا تارا ہے۔۔۔۔میرا نین تارا

کمال صاحب نے اُس کا چہرہ دونوں ہاتھوں میں تھامتے ہوئے

محبت اور فخر سے کہا۔۔۔

نین کیا سوچ رہی ہو۔۔۔۔

عشرت نے اُس کا شولڈر ہلایا تو وہ بری طرح چونکی۔۔۔

ماضی سے نکلی تو کانوں میں اطراف کا شور سنائی دینے لگا۔۔۔

اُس نے سانس سینے میں ہی روکے ڈھیروں آنسو آنکھوں میں

آنے سے روکے

اور سر نفی میں ہلایا

چند پل کے لیے سانس لینا تک مشکل ہو گیا۔۔۔
لیکن اُس نے ظاہر نہیں ہونے دیا

خوشبو بتا رہی ہے کہ آج فلک نے کھانے میں کچھ خاص بنایا ہے
آسیہ بیگم نے گہری سانس لیتے ہوئے کہا۔۔گھر میں مسالو کی بہت زوردار خوشبو بکھری ہوئی تھی

جی چاچی۔۔۔۔۔آج ملائی پنیر بنایا ہے۔۔۔دادی ماں کو بہت پسند ہے نہ۔۔۔۔

فلک نے مسکرا کر سر جھکائے جواب دیا۔۔۔دادی اُس کی بات پر مسکرائی پیار سے اُس کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے اُسے اپنے پاس بٹھایا

اُنہیں اُس کے بدلے ہوئے روپ پر بے حد پیار آیا

جب کے نین یہ سب دیکھ کر بری طرح سلگ اٹھی۔۔۔

وہ اندر ہی اندر جل رہی تھی اور فلک جس کی وجہ سے سب ہوا تھا کتنی نارمل کتنی خوش تھی۔۔۔۔

اپنی نانو کے پاس فلک اُسے سخت بری لگ رہی تھی

اُسے اپنی نانو پر حیرت بھی ہوئی کے کیسے اُنہوں نے اُس کی خوشیوں کی دشمن کو اپنا بنالیا تھا

وہ خفگی و غصے سے اُنہیں دیکھتی وہاں سے اٹھ کر سیدھے کچن میں گئی۔۔۔

اگر وہ میرے ساتھ برا کر سکتی ہے تو میں کیوں نہیں کر سکتی۔۔

اُس کا دل کیا فلک کا بنایا سب کھانا پھینک دے لیکن اِس سے وہ نانو کی اور سب کی نظر میں بری تھوڑی ہوتی اس لیے اُس نے سلیپ پر پڑا مرچی پاؤڈر کا ڈبہ اٹھا کر ڈھیر ساری مرچی دونوں سبزی کے برتنوں میں انڈیل دی۔۔۔۔
تاکہ جو لوگ فلک کے کھانے کی تعریف کر رہے ہیں اُس پر غصّہ کرے۔۔۔۔۔

ایسا کرتے ہوئے اُس کے ہاتھ بری طرح کانپ رہے تھے
لیکن فلک سے بدلے کا جنون جو سوار تھا
اُس کے غصے اور جلن نے اسے ایسا قدم اُٹھانے پر مجبور کیا۔جو
وہ کبھی نہیں کر سکتی تھی

شرارت میں تو اُس نے بہت اُلٹے سیدھے کام کیے تھے پر پہلی
دفعہ اُس نے کسی کا برا کیا تھا۔۔۔یہ سوچ کر کے اُسے سکون
ملے گا لیکن الٹا اثر ہوا۔۔۔وہ مزید بے چین ہو گئی۔۔۔
اسے اندر ہی اندر کوئی خوف بے سکون کرنے لگا۔۔۔
وہ روم میں آکر بے حد مضطرب سی ادھر اُدھر چکر کاٹنے
لگی۔۔۔
اُنگلیاں مروڑنے لگی۔۔۔

دل بری طرح گھبرایا ہوا تھا

جیسے کوئی چوری پکڑے جانے کا ڈر ہو۔۔۔

چنداُسے کھانے پر بلانے آئی تو اُس نے انکار کر دیا۔۔۔اُسے سب کے سامنے جانے سے بھی ڈر لگ رہا تھا۔۔۔۔

وہ صوفے پر ایک کونے میں پوری سمٹ کے بیٹھ گئی تھی۔۔۔جب دروازہ کھلا تو ہڑ بڑا کر سیدھی ہوئی۔۔۔اپنی جگہ سے ہی اٹھ گئی۔۔دل بری طرح اچھل پڑا تھا

ساحل نے اندر آتے ہوئے حیرت سے اُسے دیکھا۔۔۔

اُس کے چہرے پر بے حد خوف و وحشتِ تھی۔۔۔۔۔۔۔

بڑی بڑی آنکھوں میں شدید بے چینی تھی

وہ غور سے اُسے دیکھتا اُس کی طرف بڑھا۔۔۔

کیا کر کے آئی ہے تو۔۔۔۔

اُس کی پسینے سے نم پیشانی کو دیکھتے ہوئے پوچھا

میں نے کچھ بھی نہیں کیا۔۔۔۔۔

اُس نے حلق تر کرتے ہوئے ہڑ بڑا کر جواب دیا۔۔۔۔ سر تیزی سے نفی میں ہلا۔۔۔

پسینے کی بوند کان کے قریب سے نکل کر گردن پر پھسلنے لگی

وہ کل رات کا گیا اب واپس لوٹا تھا اور نین اُسے ایک خطرناک لیکچر سنانے کے ارادے میں تھی لیکن فلحال تو اُس میں کھڑے ہونے کی بھی سکت نہیں رہی تھی

تجھ جیسی بنداس لڑکی بنا وجہ کے تو پسینہ نہیں ہو رہی ہو گی۔۔۔

اُس نے سنجیدگی سے اُسے جانچتے ہوئے کہا۔۔۔ نین لبوں پر زبان پھیرتے ہوئے زمین پر کچھ ڈھونڈھنے لگی۔۔۔

ساحل نے ہاتھ سے اُس کا چہرہ اوپر کیا۔۔

تو ہمیشہ جو اتنی مست رہتی ہے نہ صرف اس لیے کیوں کے تو کبھی کچھ غلط نہیں کرتی۔۔۔۔

کبھی کوئی الٹا سیدھا کام بھی کرتی ہے تو تیرے دل کو پتہ ہوتا ہے کے وہ غلط نہیں ہے۔۔۔

لیکن ابھی تو جو بھی کر کے آئی نا۔۔اُسے تیرا دل غلط کہہ رہا ہے۔۔اور اسی لیے تجھے شانت نہیں رہنے دے رہا۔۔۔۔۔

وہ اُس کا چہرہ اوپر کیے اُس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا

نین اُس کے تجزیے پر حیران رہ گئی۔۔۔ضبط کا ایک آنسو ٹوٹ کر پلکوں کو بھگوتا نیچے گرا

شکل دیکھ اپنی۔۔۔۔۔ایسی سفید ہوگئی ہے جیسے کسی نے خون چوس لیا ہو۔۔۔۔۔۔۔

اُس کی تھوڑی کے نیچے سے ہاتھ ہٹاتے ہوئے کہا نین نے کچھ کہنا چاہا پر اُس نے روک دیا

میرے کو صفائی مت دے۔۔۔۔ تو کچھ بھی کرے اپن کا کچھ نہیں جانے والا لیکن ایک بات یاد رکھ

کسی اَور کا کام بگاڑنے کے چکر میں اپنا نقصان کرنا گھاٹے کا سودا ہے۔۔۔

دو ٹکے کی پریشانی دینے کے لالچ میں اپنی سب سے قیمتی چیز۔۔۔۔ سکون مت کھو دینا

وہ اُسے سمجھانے والے انداز میں کہہ کر اُس سے نظریں ہٹاتا ڈریسنگ روم کی طرف بڑھا

وہ چند پل ساکت کھڑی رہی اور پھر اُنگلیوں سے آنسو سمیٹ کر روم سے باہر نکلی

نیچے آئی تو سب ڈائننگ ٹیبل پر کھانے کے لئے بیٹھے ہوئے تھے

فلک اپنے ہاتھوں سے دادی کی پلیٹ میں سبزی پروس رہی تھی کے نین نے فوراً آگے بڑھ کر اُس کا ہاتھ روک دیا

نانو۔۔۔۔یہ کھانا مت کھائیے۔

اُس نے سر جھکائے کہا۔۔۔سب حیرت سے اُسے دیکھنے لگے نانو نے بھی نا سمجھی سے اُسے دیکھا۔۔داؤد لب بھینچ کر اُسے دیکھنے لگا۔۔۔

۔۔۔اس میں بہت مرچی ہے

سب کی سوالیہ نظریں دیکھ اُس نے وجہ بتائی۔۔۔

لیکن یہ تو فلک نے بنایا ہے اور وہ تو بہت اچھا کھانا بناتی

ہے۔۔۔۔۔

شیرین نے حیرت سے کہا۔۔۔فلک نے بھی پریشان ہو کر

اُسے دیکھا

مرچی میں نے ملائی ہے بھا بھی۔۔۔

تاکہ آپ سب جو اس کی اتنی تعریف کرتے ہیں غصّہ کرنے

لگ جائے

اُس نے بنا ہچکچائے اپنا گناہ قبول کیا سب دنگ رہ گئے۔۔۔

حیرت سے اسے دیکھتے رہے۔۔۔

نانو حیرت کے ساتھ دکھ میں تھی۔۔

اُنہیں اُسے سمجھانے کا کوئی حل نہیں سوجھ رہا تھا

عباس صاحب کو اچھا لگا کے غصے میں غلط قدم اٹھانے کے
باوجود اُس کی اچھائی نے اُسے چُپ رہنے نہیں دیا

صرف رابعہ بیگم کو اُس کے اس عمل سے کافی خوشی ہُوئی کے
وہ فلک سے اتنی نفرت کرتی ہے مطلب داؤد اب تک اُس
کے دل سے نہیں نکلا

تو پھر اب بتا کیوں دیا نین۔۔۔۔
داؤد نے سنجیدگی سے پوچھا

کیوں کہ اسے نیچا دکھانے کے لیے میں خود نہیں گر سکتی۔۔۔۔

وہ اُس کی طرف دیکھتے ہوئے جتا کر بولی۔۔

باہر سے وہ جتنی پر سکون نظر آ رہی تھی اندر اتنا ہی طوفان سنبھالے تھی۔۔۔

پیشانی پر ایک شکن نہیں تھی لیکن دل میں تلاطم برپا ہوا تھا

چندا کھانا باہر پھینک دو۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ چندا کو آرڈر دیتی وہاں سے جانے لگی۔۔۔۔

میں اسے ٹھیک کر دیتی ہوں دادی ماں۔۔۔۔

فلک نے جلدی سے کہتے ہوئے باؤل اٹھا کر چندا کو دیا

وہ تیزی سے سیڑھیاں چڑھتے ہوئے سیدھے روم میں آئی

آنسو ضبط کرنا اب ناممکن سا تھا

دروازہ بند کر کے اُس سے لگ کر زمین پر بیٹھتی گئی اور دونوں

بازو پیروں کے گرد لپیٹ کر پیشانی گھٹنوں پر رکھے زوروں

سے رونے لگی۔۔۔۔۔۔۔۔

ساحل بیڈ پر سکون سے لیٹا ہوا تھا۔۔۔۔۔۔۔بنا حیران ہوئے

سنجیدگی سے اُسے دیکھنے لگا۔۔۔

گھبراہٹ اب آنسوؤں میں بدل گئی تھی۔۔۔۔۔

خوف اور بے چینی سسکیاں بن گئے تھے۔۔۔

وہ موم کی طرح پگھل گئی تھی۔۔

ساحل تب تک اُسے دیکھتا رہا جب تک اُس سے دیکھا گیا۔۔۔

جب اُس کی سسکیاں برداشت کے باہر ہونے لگی تو اٹھ کر اُس کی طرف بڑھا۔۔۔

گھٹنا فرش پر ٹکائے بلکل اُس کے سامنے بیٹھ گیا۔۔۔

نین نے اُس کی موجودگی کو محسوس کر کے سر اٹھا کر سرخ بھیگی آنکھوں سے اُسے دیکھا۔۔۔

ساحل نے ہاتھ اُس کے چہرے کے طرف بڑھایا

لیکن نین نے اُسے خفگی سے دیکھتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھوں سے اُس کے ہاتھ کو جھٹک کر اُسے خود کو چھونے سے روکا

اُس نے دوبارہ کوشش کی۔۔۔

تب بھی اُس نے اسی طرح ہاتھ جھٹک کر پرے کیا تو ساحل نے ایکدم سے اُس کی دونوں کلائیاں پکڑ لی۔۔۔۔۔۔

اور اُس کی مزاحمت کو مات دیتے ہوئے کھینچ کر اُسے اپنے سینے سے لگایا۔۔۔

وہ چند سیکنڈ جھٹپٹاتی رہی اور پھر ہار کر اُس کی پناہ میں بکھرتے ہوئے بے آواز روتی ہچکیاں لینے لگی

سب کو۔۔۔۔وہ اچھی لگتی ہے

سب اُسے پسند کرتے ہیں۔۔۔۔

میں کسی کو پسند نہیں ہوں۔۔۔۔۔۔

وہ روتے روتے ہچکیاں لیتی شکائت بھرے انداز میں اُسے سنا رہی تھی۔۔۔

ساحل گہری سانس لے کر ایک ہاتھ سے اُس کے بازو کو سہلانے لگا۔۔۔

بے حد مصومیت تھی اُس میں جو آج ختم ہو جاتی اگر وہ اپنی غلطی نا سدھار لیتی

وہ اچھا کھانا بنانا جانتی ہے تو کیا وہ مجھ سے بیٹر ہو گئی۔۔۔۔۔

سب کو چھین لیا اُس نے

اب وہ میری نانو کو بھی چھین لے گی مجھ سے۔۔۔۔۔

وہ پھوٹ پھوٹ کر روتی اپنا خدشہ ظاہر کرنے لگی

اُس کے بچکانہ خوف وخیال پر ساحل نے نچلا لب دانتوں میں دبا کر مسکراہٹ روکی

کیوں کے وہ ہنسی اس کی نظر میں آجاتی تو وہ ساحل کو قتل بھی کر سکتی تھی

ماما کے بیٹے۔۔۔۔

سسکی روک کر پیچھے ہوتے ہوئے اُسے پکارا وہ فوراً سنجیدہ ہوا۔۔۔

کیا تمہیں بھی وہ مجھ سے زیادہ اچھی لگتی ہے۔۔۔

وہ اُس کی کھلی شرٹ کو تھام کر اس کی آنکھوں میں دیکھتے
ہوئے پوچھنے لگی

ساحل نے بغور اُس کے بھیگے چہرے۔۔۔ نم آنکھیں اور گلابی
لبوں کو دیکھا۔۔۔

نہیں۔۔۔ تجھ سے زیادہ مجھے کچھ بھی اچھا نہیں
لگتا۔۔پوری دنیا میں بھی نہیں۔۔
وہ بے خود سا اُس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بے ساختہ دل
کی بات لبوں سے ادا کر گیا۔۔

سچ کہہ رہے ہو۔۔۔

نین نے اُس کے دھیمے بھاری لہجے میں دیے جواب پر گلا تر کرتے ہوئے دوبارہ پوچھا

اُس کا سوال اتنا سنجیدہ نہیں تھا جتنی سنجیدگی سے ساحل نے جواب دیا تھا۔۔

تبھی اُس کا دل زوروں سے دھڑکنے لگا۔۔۔۔

ساحل نے اُس کے چہرے پر آتے بالوں کو پیچھے کرتے ہوئے اُن میں اُنگلیاں پھنسا کر ہاتھ پیچھے اُس کے سر پر رکھا

تیرے سر کی قسم۔۔۔۔

نہایت دھیمے لہجے میں کہتے ہوئے اُسے یقین دلایا۔۔۔

وہ اُس کی گہری نظروں اور بہکے بے خود لہجے پر کنفیوز سی ہو کر نظریں جھکائے اُس سے ذرا سی دور ہوئی۔۔۔دوبارہ دروازے سے لگ کر بیٹھ گئی۔۔۔

ساحل بھی اُس کی نقل کرتے ہوئے اُس کے قریب بیٹھ گیا دیوار سے لگ کر۔۔۔۔۔

۔۔۔۔پاپا کو میری بلکل یاد نہیں آتی ہوں گی کیا۔۔۔وہ مجھ سے بات تک نہیں کرتے۔۔۔۔

اُس نے بھیگے اُداس لہجے میں کہا

تو تو بات کرلے۔۔۔۔

ساحل نے آسان ساحل بتایا

میں نہیں کروں گی۔۔۔۔جب اُنہیں میری ناراضگی سے
فرق نہیں پڑتا تو میں کیوں مانو۔۔۔کیوں بات کروں۔۔۔۔
نہیں کروں گی میں

وہ ضدی انداز میں سر ہلاتے ہوئے خفا خفا لہجے میں بولی

ممی پاپا۔۔۔رومی سب اتنے دور ہو گئے مجھ سے۔۔
کبھی کبھی لگتا ہے جیسے میں بلکل اکیلی ہوں۔۔۔۔۔کوئی
نہیں ہے میرے پاس۔۔۔۔۔

وہ سر جھکائے آنسُو روکتے ہوئے بولی

ساحل نے ہاتھ بڑھا کر اُس کے چہرے پر رکھتے ہوئے اُسے
اپنی طرف کیا

میں نہیں ہوں۔۔۔۔۔۔

اُس کی طرف جھک کر اُس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے دھیمے گمبھیر لہجے میں سوال کیا۔۔۔

نین ہونکوں کی طرح اُسے دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

وہ اُس کے ایکدم قریب آگیا تھا۔۔ وہ اُس کی آنکھوں میں اپنا عکس بہت صاف طور پر دیکھ سکتی تھی

ٹیرس کے کھلے دروازے سے آتی ہوا کے زور سے اُس کی پیشانی پر بکھرے بال حرکت کر رہے تھے۔۔۔۔

آنکھیں تپش دے رہی تھی۔۔۔۔

لہجہ پر سوز تھا۔۔۔

وہ بہت بدلا ہوا سا لگ رہا

اور اُس کا بدلہ ہُوا انداز جتنا دلکش تھا اتنا ہی خوفناک بھی

تھا۔۔۔کم سے کم نین کے لیے۔۔۔

تم بھی تو پیچھا چھڑانا چاہتے ہو نا۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اُس کا ہاتھ چہرے سے ہٹا کر سامنے دیکھتے ہوئے

بولی۔۔۔اب وہ اپنے سارے دکھ بھول کر ساحل کے

بدلے رویے میں اُلجھ گئی تھی۔۔۔۔۔

سارا دھیان صرف اُس کی باتوں پر تھا۔۔جنہیں سوچ کر بھی

دل گھبرا رہا تھا

۔۔۔تیرا دل چاہ رہا ہے تو نہیں چھڑاتا۔۔۔۔۔

وہ مدھم سا مسکرا کر بولا نین نے جیسے سنا ہی نہیں۔۔۔۔انجان بن کر اِدھر اُدھر دیکھنے لگی

اور وہ بس اُسے ہی دیکھتا رہ گیا

اُس کی گہری نظریں نین کو خود پر ہی محسوس ہو رہی تھی اور وہ اتنی پریشان تھی کے اپنے اندر اُسے گھورنے کی یا کچھ کہنے کی ہمت بھی نہیں جٹا پا رہی تھی

ایسا لگ رہا تھا جیسے ساری بہادری پر ساحل قبضہ کر کے بیٹھ گیا ہو۔۔۔

بہت رات ہو رہی ہے چل سو جاتے۔۔۔۔

ساحل نے اُس کی مشکل آسان کرنے کی غرض سے کہا پر پتہ نہیں کیا سوچ کر وہ خوفزدہ ہوئی

میں نہیں سوئوں گی۔۔۔۔۔

جلدی سے سر ہلاتی منع۔ کر گئی

تو کیا جاگرن کروائے گی مجھ سے بھی۔۔۔۔ چل نہ۔۔۔

وہ حیرت و عاجزی سے بولا۔۔۔

تم کو کس نے روکا ہے۔۔۔۔ جا کر سو جاؤ۔۔۔۔

وہ پیشانی پر بل ڈالے حیرت زدہ سی بولی۔۔

تیرے بنا دل نہیں کر رہا جانے کو۔۔۔۔۔

وہ نین کی گھبراہٹ انجوے کرتے ہوئے شرارت سے مسکرا کر بولا۔۔

دد دماغ۔۔۔۔۔دماغ صحیح ہے تمہارا۔۔۔۔

وہ اُس کے بدلے تیور دیکھ کر صدمے سے بڑبڑاتی ہاتھ زمین پر رکھے تھوڑا دور کھسکی۔۔۔

دماغ صحیح ہے۔۔۔۔۔

دل صحیح نہیں ہے۔۔۔۔۔۔

اور ارادے تو۔۔ بلکل بھی نہیں۔۔۔۔

وہ اس کی طرف چہرہ جھکا کے اُسے شوخ نظروں سے دیکھتے ہوئے بے باکی سے بولا اور اپنی بات کے اختتام پر اُس کے لرزتے گلابی لبوں کو دیکھ کر انگھوٹے سے اپنے گلے کو چھوتے ہوئے نین کو مزید گھبرانے پر مجبور کر گیا۔۔۔

کک۔کیا کہا۔۔۔۔

نین نے پلکیں جھپک کر آنکھیں مزید پھاڑے اُسے دیکھا ۔۔۔تاکہ وہ اپنے الفاظ کی درستگی کر لے لیکن آگے بھی ڈھیٹ تھا

ناٹک مت کر سن لیا تو نے۔۔۔۔۔

وہ سنجیدگی سے اُس کی آنکھوں میں جھانک کر جتاتے ہوئے بولا

دیکھو ماما کے بیٹے۔۔۔۔ مجھے سب کچھ برداشت ہے لیکن ٹھرکی پن بلکل برداشت نہیں۔۔۔

نین نے تھوک نگل کر ساری ہمت جمع کرتے ہوئے اُسے دھمکی دی لیکن صدمے کے مارے آواز میں بھی لرزش تھی

سب کچھ کر لوں پھر۔۔۔۔۔۔۔۔

اُس کی دھمکی سے جواب اخذ کر کے وہ بے شرمی و بے باکی سے بولا۔۔ لبوں پر بڑی دلکش مسکراہٹ تھی۔۔۔۔

ڈمپل ہلکا سا واضح تھا

نین کو تو اُس کی بات سن کر جیسے سانپ سونگھ گیا۔۔۔۔۔منہ کھولے اُسے دیکھتی رہ گئی

اُس شیرنی کی بھیگی بلی جیسی حالت دیکھ وہ ایک دم سے ہنس پڑا

کھسکیلی۔۔۔۔۔۔۔۔

اُس کے سر پر چپت لگا کر اُسے چڑاتے ہوئے ہنستا گیا۔۔۔

اُسے ہنستے دیکھ نین نے ناگواری سے گھورا

وہ ہنستے ہنستے سر پیچھے دیوار سے ٹکا گیا۔۔۔اور آنکھیں بند کر کے گہری سانس لینے لگا۔۔۔

نین نے سکون کی سانس لی اور اُسے خفگی سے گھور کے وہاں سے اٹھ گئی۔۔۔۔اس سے پہلے کے وہ کوئی اور شرارت کر کے اُسے مزید شاک دے

وہ بیڈ پر۔اپنی جگہ سے کشن ہٹا کر لیٹنے ہی لگی تھی کہ۔۔۔۔۔۔

کوئی صبح۔۔۔۔۔۔

جہاں رات سے نہ ملے۔۔۔۔۔۔

ساحل کی میٹھی دِل فریب آواز پر وہ ٹھہر کر اُسے دیکھنے لگی۔۔

اُڑ کے وہاں۔۔۔۔۔۔

چلو آؤ تم ہم چلیں۔۔۔۔۔۔۔

وہ آنکھیں موندے دھیمی آواز میں گنگنا رہا تھا۔اور نین کو سب کچھ ٹھہرا ہوا سا لگ رہا تھا۔۔۔۔

کوئی صبح جہاں رات سے نہ ملے

اُڑ کے وہاں۔ چلو آؤ تم ہم چلیں

اُس نے آنکھیں کھول کر نین کی طرف دیکھتے ہوئے اپنی اور اُس کی طرف اشارہ کیا

پنکھ لایا ہوں میں

اُڑ چلووووو۔۔۔

اُس نے ٹیرس کی طرف آسمان کی جانب اشارہ کیا تو نین اُس کی اُنگلی کے اشارے پر آسمان کو دیکھنے لگی۔۔

وہ اٹھ کر اُس کی طرف بڑھا وہ آسمان کی طرف دیکھ رہی تھی اُس کے سامنے چٹکی بجا کر اُسے جگایا اُس نے پلکیں جھپکیں۔۔۔

چل وہاں جاتے ہیں۔۔۔

چل وہاں جاتے ہیں۔۔۔

پیار کرنے چلو۔۔۔۔۔۔

ہم وہاں جاتے ہیں

وہ اُس کی طرف مسکراتی نظروں سے دیکھتا گنگنانے لگا

اُس کی آواز میں اتنا سرور تھا کے نین مسمرائز سی ہو کر اُسے دیکھتی رہی۔۔۔

وہ خاموش ہوا تو چونک کر حال میں لوٹی۔۔۔

اُس سے نظریں ہٹا کر سنبھلتی اپنی جگہ لیٹ گئی۔۔۔۔

ساحل کی نظریں اُسے عجیب احساس سے دوچار کر رہیں تھی۔۔۔۔۔

سینے سے تم۔۔۔۔۔

میرے آکے لگ جاؤنا۔۔۔۔۔۔۔

وہ بھی آکر اپنی جگہ لیٹ گیا

اُس کی جانب کروٹ کیے اُسے بے حد سنجیدگی سے اُس کی آنکھوں میں دیکھنے لگا۔۔۔

ڈرتی ہو کیوں۔۔۔۔۔

ذرا پاس تو آؤ نا

دھن میری دھڑکنوں کی سنو۔۔۔۔

نین نے اُس سے نظریں چراتے ہوئے کروٹ بدل لی تو وہ خاموش ہو کر آنکھیں موندے سونے کی کوشش کرنے لگا

ΔΔΔΔΔΔΔΔ

ہم آپ کے ساتھ نہیں کھیلیں گے آپ چیٹر ہو۔۔۔۔۔
معصوم سی خوشی دونوں ہاتھ باندھے منہ پھلا کر بولی۔۔۔ نین نے جلدی سے اُس کے منہ پر ہاتھ رکھا

دھیرے یار۔۔۔۔۔۔ کچرا کرواؤ گے کیا تم لوگ میرا۔۔۔
کیا چیٹنگ کی میں نے۔۔۔

وہ ماتھے پر بل ڈالے دونوں کو گھور کر بولی

آپ اپنی باری آنے پر بھاگ جاتی ہو۔۔۔۔۔۔

شانو نے بھی بدلے میں اُسے گھورتے ہوئے جتایا تو اُس نے زبان دانتوں میں دبائی

نہیں یار مجھے چکر آ گیا تھا اُس دن۔۔۔۔

وہ جلدی سے بہانا بناتی مسکرائی

ہر بار آپ ایک ہی بہانا بناتی ہو۔۔۔

خوشی منہ بنا کر بولی

اچھااس بار نہیں بھاگوں گی نہ پلیز ایک چانس دو۔۔۔پرومس نہیں بھاگوں گی۔۔

وہ معصوم شکل بنا کر دونوں کان پکڑتے ہوئے بولی

ٹھیک ہے لیکن پہلے آپکو ساحل چاچو سے دوستی کرنی پڑے گی۔۔۔

شانو نے اُس کے سامنے شرط رکھی جس پر اُس نے حیرت زدہ سے شکل بنائی

ہیں۔۔۔۔یہ کیا فالتو کی بات ہے۔۔۔ہم تینوں کی ٹیم میں تمہارا چاچو کدھر آگیا

تنک کر پوچھا

ممی نے بولا ہے کے آپ چاچو سے ہمیشہ کٹی رہتی ہے اس لیے آپ دونوں کو بٹی کرنا ہے اور ہمارے ساتھ کھیلنا ہے۔۔مل مل کے رہنا ہے جیسے ممی پاپا رہتے ہیں

خوشی نے اُس کے سوال کرنے پر رک رک کر کہتے ہوئے سارا بھانڈا پھوڑ دیا۔شانو کے چُپ رہنے کے اشارے کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے۔۔۔دروازے سے باہر کھڑی عشرت اور شیرین دونوں نے اپنا سر پیٹ لیا۔۔

اُس نے آنکھیں سکیڑ کر دونوں کو باری باری دیکھا

وہ سمجھ گئی کے ضرور کوئی کھچڑی پکا رہی ہی دونوں بھابیاں

آپ بھی تو کہتی ہو نہ کے کٹی کرنا غلط بات ہے۔۔۔۔۔۔

شانو نے اُس کے دیکھنے پر کہا

اچھا دادا جی سمجھ گئی۔۔۔۔اب ہم کھیلیں۔۔۔۔۔

اُس نے دونوں کو ٹالنے کے انداز میں کہا اندر رہی اندر عشرت اور شیرین پر پیچ و تاب کھاتے ہوئے

خوشی پہلے چاچو کو لے کے آئے گی۔۔۔۔۔۔

خوشی اپنی مما کے دیے انسٹرکشن پر فرمابرداری سے عمل کرتی وہاں سے باہر بھاگی وہ روک بھی نہیں پائی

کیا کہا آپ کی مما اور چاچی نے۔۔۔۔۔

اب اُس کا رخ شانو کی طرف تھا۔۔۔

یہی کے آپ کی اور ساحل چاچو کی فرینڈ شپ کروانی ہے

اُس نے فوراً دروازے کی جانب دیکھا اور نین پلٹ کر اُس کی نظروں کا زاویہ سمجھتی اُس کے پہلے ہے عشرت شیرین چھپ چکی تھی۔۔۔

حالانکہ بچے اُن کی پول کھول چکے تھے لیکن پھر بھی دونوں کو اُمید تھی کے آج کامیابی مل ہی جائے گی۔۔

انہوں نے دادی کو بھی بلاوا بھیج دیا تھا کے وہ آئے اور دیکھیں نین ساحل کیسے ساتھ مل کے بچوں کے ساتھ انجوئے کر رہے ہیں بنا جھگڑا کیے

بھابھی لوگ نے ضرور کوئی الٹی پٹی پڑھائی ہے بچوں کو ابھی بات کرتی ہوں۔۔۔۔۔

وہ دانت پیس کر سوچتی خطرناک انداز میں باہر کی جانب بڑھنے لگی کہ دروازے پر ہی اُس کی اور ساحل کی خطرناک ٹکر ہوئی۔۔۔ جس کے باعث وہ گرتے گرتے سنبھلی۔۔

چہرے سے ہی نظر آرہا تھا کے وہ خوشی کی وجہ سے سخت گہری نیند سے جاگ کر آیا ہے۔۔۔۔آنکھیں زبردستی کھلی رکھنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔۔

اندھے کہیں کے دیکھ کر نہیں چل سکتے۔۔۔۔۔۔۔

آنکھیں کیا شو کے لیے رکھی ہُوئی ہے۔۔۔۔

وہ غصے سے اُس پر برس پڑی

دیکھنے کو ہی ہے۔۔۔۔۔ لیکن سامنے شکل بھی تو دیکھنے لائق

ہو۔۔۔۔۔

وہ جمائی روک کر بیزاری سے بولا

کیا کہا تم نے میری شکل دیکھنے لائق نہیں ہے۔۔۔۔

خود کو دیکھا ہے غور سے لنگور کہیں کے

وہ بھڑک کر بولی۔۔۔۔۔۔

اے شانی۔۔۔۔زبان سنبھال ورنہ کھینچ کر پھینک دوں گا۔۔۔۔بول رہا ہوں ہاں۔۔۔

وہ اُس کے لنگور کہنے پر غصے سے بولا۔۔۔ عشرت اور شیرین نے خاموشی سے ایک دوسرے کو دیکھا۔۔

چندا ایک ہاتھ سے جھاڑو سنبھال کر دادی کو سہارا دیے اوپر لے کر آ رہی تھی۔۔

ہاتھ تو لگا کے دکھاؤ تمہارا قیمہ نا بنا دیا تو میرا نام نین تارا نہیں۔۔۔

وہ کمر پر ہاتھ رکھ کر دوسرے ہاتھ سے قیمہ بنانے کی حرکت کرتی بولی

دونوں بچے ساکت سے روبوٹ کی طرح نین کے بولنے پر نین کو ساحل کر بولنے پر ساحل کو دیکھ رہے تھے

تو مجھے شکل سے ہی کسی قصائی کے خاندان کی لگتی ہے

ساحل۔نے گرن ہلا کر اُسے سر سے پیر تک دیکھا۔۔۔

اپنی شکل دیکھی ہے کبھی آئینے میں۔۔۔۔۔

وہ منہ کھول کر حیران ہوتی ناگواری سے بولی

روز دیکھتا ہوں۔۔۔۔نوابوں جیسی ہے۔۔۔۔

وہ بالوں میں ہاتھ پھیر کر شان سے بولا

ہاں۔۔۔نوابوں کے خانساماں جیسی۔۔۔۔۔۔۔بلکہ اُن کی
بھی تھوڑی اچھی ہی ہو گی تم سے۔۔۔

وہ اُس کی ہنسی اڑاتے ہوئے بولی

نین عشرت اور دادی کے ساتھ چندا بھی دروازے پر کھڑی
تھی سب بت بنے دونوں کو دیکھ رہے تھے

تو اُن میں سے کسی کو پکڑتی نا میری زندگی کا ٹکوا اُجاڑی۔۔۔

وہ غصے میں بولا

کرم پھوٹ گئے تھے میرے۔۔۔۔۔۔جو تم سے شادی
کر کے اپنا اتنا بڑا نقصان کر لیا

اُس نے سر پر ہاتھ مار کر افسوس جتاتے ہوئے کہا

لیکن تُجھ سے شادی کر کے اپن کا ایک بہت بڑا فائدہ ہوا ہے

۔۔۔۔

ساحل پر سوچ انداز میں بولا

کونسا۔۔۔۔۔۔

نین نے آنکھیں چھوٹی کر کے اُسے گھورتے ہوئے پوچھا

سارے گناہوں کی سزا جیتے جی ہی مل گی

وہ اُس کی طرف دیکھ کر شکر منانے والے انداز میں بولا

نین کا منہ پورا کھل گیا

بندر کیا جانے ادرک کر سواد۔۔۔ تمہیں اندازہ بھی نہیں کے میرے لیے کتنی دور دور کے رشتے آتے تھے۔۔۔۔

وہ اُسے ناگواری سے گھور کر بولی

پاس والے تیرے کو جانتے ہوں گے نا۔۔۔اسلئے دور سے آتے تھے۔۔

وہ ہنسا۔۔۔۔

تُم بھی اچھے سے جانتے ہو ماما کے بیٹے کے پوری دنیا میں بھی تمہیں دوسری مجھ جیسی کوئی نہیں مل سکتی۔۔۔

وہ دانت پیس کر جتاتے ہوئے بولی

تجھے کیا لگتا ہے میں دوسری بھی تیرے جیسی ہی ڈھونڈوں گا۔۔۔ابے ہٹ

اُس نے بیزاری سے کہتے سر جھٹکا۔۔۔ نین کو تو آگ ہی لگ گئی

بس بہت ہو گیا اب منہ بند کر لو ورنہ۔۔۔۔۔۔

وہ اُسے شعلہ بار نگاہوں سے گھورتی اُنگلی اٹھا کر بولی

ورنہ کیا کریگی۔۔۔۔۔۔

ساحل نے ابرو اٹھا کر اُسے گھورتے ہوئے ٹی شرٹ کی آدھی آستین مزید اوپر چڑھائی قدم اُس کی طرف بڑھایا

نین تو شاید آج اُس کے ڈولوں سے بھی ڈرنے والی نہیں تھی آس پاس نظر دوڑائی اور چندا کو جھاڑو پکڑے کھڑی دیکھ آگے بڑھ کر اُس کے ہاتھ سے جھاڑو جھپٹ لی۔۔۔

چندا کے صدمے میں تب بھی فرق نہیں پڑا۔۔۔۔

عشرت اور شیرین نے منہ پر ہاتھ رکھ لیا اور دادی نے سر تھام لیا

دونوں بچے بھاگ کر اپنی اپنی ماں سے لپٹ گئے

وہ خوں بخوار نظروں سے اُسے دیکھ کر جھاڑو کا ڈنڈا ہتھیلی پر بجاتی اُس کی طرف بڑھی تو وہ حیرت سے اُسے دیکھ رہا تھا۔۔

ساحل نے سر ہلا کر نفی کا اشارہ کیا لیکن نین کے بعض نہ آنے والے تیور دیکھ اُس کے جھاڑو پکڑ کے ہوا میں مارتے ہی اچھل کر پیچھے ہوا۔۔۔۔

دیکھ منہ سے بات کر سمجھی نا۔۔۔

وہ اُسے وارن کرنے والے۔انداز میں بولتا پیچھے ہوتا گیا

تمہارے دِماغ کا کچرا یہ جھاڑو ہی صاف کریگی آج۔۔۔

وہ سر ہلا کر کہتی اُس کی طرف بڑھی تو وہ بھاگ کر دور ہوا

اور اگلے دو منٹ تک آگے آگے ساحل اور پیچھے پیچھے نین دونوں بھاگ کر پورے کمرے کے چکّر کاٹ کر بچوں کے روم۔کا ستیاناس کر چکے تھے۔۔

ساتھ ہی اُن کی زبانی جنگ بھی جاری تھی۔۔۔

دادی کی روکنے کے لیے نکلی آواز بلکل دب چکی تھی اُن کے شور میں

Zubi Novels Zone

آخر میں وہ بھاگتا ہوا دادی کی طرف بڑھا اور اُنہیں اپنی ڈھال بنا کر۔قدم۔روکتے ہوئے سانس لی۔۔۔

نین بھی پھولتی سانسوں کو کنڑول کرتی اُس کی طرف بڑھی۔۔۔دادی۔کے سائیڈ سے ہو کر اُسے مرنے دوڑتی لیکن اُنہوں نے روک دیا

بس کرو دونوں۔۔۔۔۔

دادی نے غصے سے دونوں کو گھر کا۔۔۔۔اور نین کے ہاتھ سے جھاڑو چھین کر چندا کو تھمائی

وہ دونوں ایک دوسرے کو گھورنے میں مصروف تھے

تم میرے ساتھ آؤ۔۔۔

دادی نے نین کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا اور اُسے اپنے ساتھ لے گئی تاکہ پھر جنگ نا شروع ہو جائے

لیکن وہ جاتے جاتے بھی اُسے زبان دکھانا نہیں بھولی

ΔΔΔΔΔ

لگتا ہے کڑے ہمیں کبھی نہیں ملنے۔۔۔ہم کچھ بھی کر لیں

ان دونوں کا لڑنا بند نہیں ہو گا

شیرین ہاتھ پر چہرہ ٹکائے سیڑھیوں پر بیٹھی تھی عشرت کو۔

آتے دیکھ گرل سے سر لگائے رونی صورت بنا کر بولی

عشرت مسکرا کر اُس کے پاس بیٹھ گئی

میں تو کہتی ہوں جا کر دونوں کے پیر پکڑ لیتے ہیں کے اللہ کے

واسطے لڑنا چھوڑ دو۔۔۔

وہ بے بسی سے کہتی مصنوعی آنسو پونچھنے لگی

تم بہت جلدی نااُمید ہو جاتی ہو۔۔۔ابھی میں جو کر کے آئی ہوں نہ اُس کے بعد تو لڑنے کا کوئی چانس نہیں۔۔۔

عشرت دونوں ہاتھوں سے دھول جھاڑتے ہوئے فخر سے بولی

کیا کر کے آئی ہو تم۔۔۔۔۔۔

شیرین نے حیرت سے اُسے دیکھا

میں نے اور فلک نے دونوں کو ایک ساتھ باتھروم میں بند کر دیا ہے۔۔۔

عشرت پوری اُس کی طرف رخ کر کے ایکسائٹڈ سی بولی

کیسے۔۔۔۔۔۔

شیرین کی منہ اور آنکھیں دونوں کھل گیے

ساحل نے حبیب سے کہا کہ اُن کے باتھروم کا اندر کا لاک خراب ہو گیا ہے اس لیے پلمبر کو بلائے

اُس وقت میں نے سن لیا تھا۔۔۔۔

پھر۔۔۔۔۔۔

شیرین نے درمیان نے بیتابی سے پوچھا

پھر میں نے فلک سے کہا نین کے اوپر جوس گرادے اب وہ باتھرُوم میں گئی ہے اور ساحل اندر ہے۔۔۔۔

میں نے فلک کو بول دیا ہے جیسے ہی نین اندر جائے باہر والی کنڈی لگا دینا۔۔۔

وہ ہنسی روکتے ہوئے بتانے لگی شیرین بھی اچانک سے کھل گئی

نین کو ویسے بھی اُن دونوں پر شک ہو گیا تھا اس لیے عشرت نے فلک کا سہارا لیا۔۔۔

فلک کے یہ کام کرتے ہوئے چھکے چھوٹ گئے تھے

یہ آئیڈیا ملا کہاں سے تمہیں۔۔۔

شیرین نے داد دینے والے انداز میں پوچھا

فلموں میں دیکھا ہے یار۔۔۔ہیرو ہیروئن زیادہ رومینٹک باتھروم میں ہی ہوتے ہے۔۔۔۔۔

عشرت شرماتے ہوئے بولی

ہاں یہ تو ہے۔۔۔۔۔۔ لیکن ہم یہاں کیا کر رہے ہیں دادی کو لے چلتے ہے نہ۔۔۔۔

شیرین نے جلدی سے کہا

وہی تو دادی نہیں آرہی ہے سخت غصے میں ہے وہ۔۔۔۔

عشرت نے منہ بنا کر بتایا

ہم ناان کی باتیں ریکارڈ کر کے سنا دینگے دادی کو۔۔۔۔۔

شیرین نے دوسرا آئیڈیا بتایا

ہاں۔یہ صحیح ہے چلو جلدی۔۔۔۔۔

عشرت اُس کے آئیڈیا پر سر ہلاتے ہوئے کہا اور دونوں اٹھ کر اوپر کی طرف بڑھیں

ΔΔΔΔΔΔ

چھی کتنا گندا لگ رہا ہے۔۔۔۔۔۔

وہ اپنی پنک شرٹ کے گلے سے نیچے تک بنے یلو نشان کو دیکھتی ہوئی منہ بنا کر بڑبڑاتی واشروم کی طرف بڑھی

اُس کی بیزار سی آواز اور دروازہ کھلنے پر ساحل بری طرح ہڑبڑا گیا اور جلدی سے ٹاول کھینچ کر صابن لگے بدن پر ہی باندھنے لگا۔۔۔

نین شرٹ کے بٹن کھولتے ہوئے آگے بڑھتی گئی اور وہ منہ کھولے اُسے دیکھتا رہ گیا۔۔ صدمے سے آواز تک نہیں نکلی۔۔۔

اُس نے تیسرا بٹن کھولتے ہوئے کسی احساس کے تحت سر اٹھایا تو آنکھیں حیرت سے پھٹی اور منہ سے خوفناک چینخ نکلی

آآآآآآ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ ساحل کو دیکھتی حلق کے بل اتنی تیز چلائی کے ساحل کا دماغ تک ہل گیا۔۔۔اور یقیناً باتھروم کی چھت بھی چینخ اتنی لمبی تھی کے رکنے کا نام نہیں لے رہی تھی وہ بھاگ کر آگے بڑھا چار قدم کی دوری مٹائی اور ایک ہاتھ اُس کی گردن پر رکھے دوسرے سے منہ سختی سے بند کیا۔۔۔۔۔۔

ایڑی چلا کائے کو رہی ہے۔۔سب کیا سمجھے گے۔۔۔۔۔۔

وہ اُس کی خوفزدہ آنکھوں میں دیکھتے ہوئے دانت پیس کر بولا۔۔

نین نے زور سے جھٹک کر اُس کا ہاتھ منہ سے ہٹایا اور پیچھے ہُوئی

تم یہاں کیا کر رہے ہو۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ صدمے سے بولی پلکیں حیرت سے جھپکتے ہوئے۔

کھسکیلی۔۔۔۔۔۔۔۔آدمی صابن لگا کر شاور کے نیچے کھڑا کیا کر سکتا ہے۔۔ تیری عقل کے حساب سے بتا ۔۔۔۔

وہ اُس کی عقل پر ماتم کرتا تاسف سے بولا نین نے اُسے سر سے پیر تک بس امیجن کر کے ہی منہ پھیر لیا۔۔۔دیکھنے کی نوبت بھی نہیں آئی

دروازہ لاک نہیں کر سکتے تھے تم۔۔۔

وہ منہ پھیر کر غصے سے بولی

لاک خراب ہے اُس کا۔۔۔۔۔تو نکل نا باہر۔۔۔۔

وہ بیزاری سے بولا

ہاں جا ہی رہی ہوں مجھے بھی کوئی شوق نہیں تمہیں نہاتے دیکھنے کا۔۔۔۔۔

وہ ناگواری سے کہتی شرٹ کے بٹن بند کرتی آگے بڑھ کر دروازہ کھولنے لگی لیکن دروازہ اُسکی کوشش کے بعد بھی نہیں کھلا

یہ دروازہ کھل کیوں نہیں رہا۔۔۔

وہ ہینڈل کو بار بار پریس کرتی حیرت سے بولی

پیچھے ہو۔۔۔۔۔۔

ساحل نے آگے بڑھ کر اُسے سائیڈ پر ہونے کو کہا وہ بنا اُس کی طرف دیکھے ایک سائیڈ ہو گی ساحل نے بھی اپنی طرف سے کوشش کی لیکن دروازہ نہیں کھلا

باہر سے بند ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اُس کی طرف دیکھ کر بولا نین نے حیرت سے منہ کھولے اُسے دیکھا اور دروازہ بجانے لگی

کوئی ہے کھولو دروازہ۔۔۔۔۔۔

اُس کے زور زور سے دروازہ بجانے پر جہاں عشرت اور شیرین ہنس رہی تھی وہیں فلک بری طرح گھبرا رہی تھی وہ تو دروازہ کھولنے بڑھ بھی گئی لیکن عشرت اور شیرین دونوں نے ایک ایک بازو پکڑ کے اُسے کھینچ لیا

نین کے دروازہ پیٹنے پر بھی نہیں کھلا تو اُس نے ہاتھ روک کر ساحل کی جانب دیکھا اور اُسے گھورتی گئی

ایسے دیکھ کیا رہی ہے۔۔۔۔۔

وہ اُس کے گھورنے پر سر کو جنبش دے کر پوچھنے لگا

سچ سچ بتاؤ کیا سازش کی ہے تم نے میرے خلاف۔۔۔۔۔۔۔

وہ اُسے کی شکل کو مشکوک نظروں سے گھورتی ہوئی پوچھنے لگی اُس کی بات پر اب ساحل نے اُسے گھورنا ضروری سمجھا

ایسے کیا گھور رہے ہو۔۔۔۔۔۔۔

وہ آگے سے بھڑک اٹھی

یہاں تو بلکل بھی آواز نہیں آرہی ہے کیسا بوگز پلان بنایا تھا تم نے۔۔۔

شیرین ہاتھ میں فون پکڑے اِنتظار میں کھڑی تھی عشرت بھی کان لگا کر سننے کی کوشش میں تھی لیکن آواز باتھروم سے باہر تک آہی نہیں رہی تھی

مجھے کیا پتہ تھا لیکن پھر بھی اندر کچھ تو ہو رہا ہو گا نا۔۔ایک

منٹ

عشرت نے سوچتے ہوئے آگے بڑھ کر بہت دھیرے سے

دروازہ کھول دیا۔۔۔

بولو نا کیا ہے۔۔۔۔۔

نین نے دوبارہ پوچھا تھا

ا

دروازہ ایک انچ کھلا تھا اندر کا کچھ نظر نہیں آرہا تھا لیکن آواز

اب وہ لوگ سن سکتے تھے

کہیں میری خوبصورتی دیکھ کر تمہارے اندر کا شیطان تو نہیں جاگ گیا نا۔۔۔۔۔۔۔

وہ ساحل کے سنجیدگی سے گھورنے پر شرٹ کو گلے کے پاس سے پکڑتی ہو بولی۔۔

عشرت اور شیرین کی بھی آنکھیں کھل گئی۔۔

فلک نے خشک گلے کو تر کیا

اور وہاں ساحل نے اُس کی ایکٹنگ پر اپنا سر پکڑ لیا

سر پکڑ کر کیا کھڑے ہو۔۔۔ دیکھو ماما کے بیٹے میرے ساتھ کوئی ایسی ویسی حرکت کرنے کی سوچنا بھی مت۔۔

ورنہ کل کی بریکنگ نیوز ہو گی کے ایک آدمی نہاتے نہاتے بنا کپڑوں کے ہی قتل کر دیا گیا۔۔۔

وہ اُسے پیشانی پر ہاتھ رکھ کر کھڑے دیکھ دھمکی دینے والے انداز میں بولی۔۔۔
ساحل نے ایکدم سے نظریں اٹھا کر اُسے ایسے گھورا کے وہ فوراََ مسکرانے پر مجبور ہوئی

مذاق کر رہی ہوں۔۔۔اب اتنے بھی بڑے کمینے تھوڑی ہو تم۔۔۔پتہ ہے مجھے۔۔۔۔
وہ زبردستی کا ہنستے ہوئے بولی

دیکھ تو مجھے شانتی سے جینے نہیں دیتی سونے نہیں دیتی کم سے کم سکون سے نہانے تو دے۔۔۔۔۔

وہ بیزاری و بے بسی سے بولا بدن پر لگا صابن بھی سوکھنے لگا تھا

میں۔۔۔۔۔۔

میں تمہیں شانتی سے نہیں جینے دیتی۔۔۔۔اتنا بڑا الزام مجھ پر۔۔۔۔۔۔

سکون تو تم نے میرا برباد کیا ہوا ہے۔۔۔۔۔۔

پھر بھی مجال ہی جو میں نے کبھی اف بھی کیا ہو

وہ حیرت و بے یقینی سے دل پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولی۔۔

معصومیت کی ایکٹنگ کرتے ہوئے اُسکے تاثرات اتنے خوبصورت تھے کے ساحل کے لب مسکرائے

عشرت اور شیرین نے ایک دوسرے کو دیکھا اور رونے لگ گئی۔۔ کیوں کے اُن کی ہر کوشش کے باوجود وہاں جھگڑا ہی ہو رہا تھا

بھابھی۔۔۔۔ آپ دونوں رو کیوں رہی ہے

فلک دونوں کو روتے دیکھ بری طرح بوکھلا گئی۔۔۔

لگتا ہے ہماری خواہش کبھی پوری نہیں ہو گی۔۔۔۔

دونوں نے باتھ روم کے دروازے کو حسرت سے دیکھا اور تھکے تھکے قدموں سے روم سے باہر جانے لگی

فلک بھی اُن دونوں کے پیچھے باہر نکل گئی

ہنس رہے ہو تم۔۔۔۔۔۔

وہ اُسے مسکراتا دیکھ گھور کر بولی۔۔۔اُس نے سنجیدہ ہونے کی بجائے کھل کر مسکراتے ہوئے اُس کے چہرے سے نظریں پھیریں۔۔۔

نین نے اُسے غصے سے دیکھتے ہوئے آگے بڑھ کر ہینڈ شاور اٹھایا اور اُس کے منہ کے قریب کر کے چلا دیا۔

یہ لو۔۔۔۔۔

اُس کے منہ پر پانی کی بوچھاڑ پڑی تو وہ ایک پل کو بوکھلا گیا اور حیرت زدہ سا اُسے دیکھنے لگا

لیکن اگلے ہی پل سنبھل کر زیرِ لب مسکرایا۔۔۔۔۔

اُس کی طرف دیکھتے ہوئے چہرے پر پڑتی بارش کو انجوئے کرتے گیلے بالوں میں ہاتھ پھیر کر نین کو ونک دی۔۔۔

اُس کے آنکھ مارنے پر وہ صدمے سے اُسے دیکھتی رہ گئی ہینڈ شاور اُس کے ہاتھ سے چھوٹا لیکن زمین پر گرنے سے پہلے ہی ساحل نے ہاتھ نیچے کر کے اُسے کیچ کر لیا اور اُس کا رخ نین کی طرف کر دیا

راؤڈی یہ کیا کر رہے ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اپنی جگہ اچھل پڑی۔۔ساحل اُس کے سر اور چہرے پر پانی

برسانے لگا۔۔وہ دائیں ہو کر بچتی تو شاور کا رخ دائیں

ہو جاتا۔۔۔۔بائیں ہوتی تو بائیں ہو جاتا۔۔۔

پانی کے زور سے ہیئر کلپ میں بندھے بال بھی کھل کر

بکھرنے لگے

اُس کے لیے بول پانا بھی مشکل ہو رہا تھا اور ساحل کو روکنا

ناممکن

وہ اُس کی جھنجھلاہٹ سے محظوظ ہوتا شاور کو اُس کے ہاتھ کی پہنچ سے بچائے رکھے اُسے بھیگتا دیکھ رہا تھا کے لب مسکراتے مسکراتے دھیرے سے تھم گئے۔۔۔

شرارت بھری نظریں سنجیدہ ہو کر اُس کے بھیگے مرمری وجود پر ٹھہر گئیں۔۔۔۔۔۔۔

دل رفتار سے بھٹکنے لگا۔۔۔۔۔۔۔۔

لگا زمین کی گردش تھم سی گئی ہو

بے خودی سی ذہن پر چھا گئی

جس کے زیرِ اثر شاور والا ہاتھ خود بخود نیچے ہو گیا۔۔

نین نے آنکھیں سختی سے میچی ہوئی تھی۔۔۔۔پانی بند ہونے کے بعد بھی وہ ساکت کھڑی تھی

اور ساحل سب کچھ بھول کر اُسے دیکھنے میں مصروف تھا

بھیگی پلکوں سے موتی ٹوٹ کر گر رہے تھے

بھیگے گلابی لبوں پر ٹھہری پانی کی بوندیں تازہ گلاب پر چمکتی شبنم کی مانند تھی۔۔۔

جنہیں چھونے کا تصور کیا تو لگا لب دھنس جائے گے

شفاف گردن کو چھو کر گزرتا ان دیکھی لکیر بناتا پانی گلابی شرٹ کے گلے سے اندر اُتر رہا تھا۔۔۔

بھیگے دلکش بدن کے واضح نشیب و فراز۔۔۔

بھاری آہوں سے سینے میں مچلتی سانسیں۔۔۔

اور احساسِ فراواں سے لرزتا گلزار بدن۔۔۔۔۔

کسی طلسم سے کم نہیں تھا۔۔۔۔

ایک انوکھی خوشبو تھی جو ساحل کے گرد حصار بنا کر اُسے قید کر رہی تھی

اُس خوشبو میں نشہ تھا جو حواسوں کو مدھوش کر کے تشنگی کو بڑھا رہا تھا۔۔۔۔۔۔

احساسِ طلب کو جگا رہا تھا۔

جذباتِ دل کو بڑھا رہا تھا

نین نے چند لمحے سکون سے گزرنے کے بعد آنکھیں کھولیں اور اُسے ایک نظر گھور کر خود کی حالت پر غور کرنے لگی۔۔ بنا اُس کی کیفیت کا اندازہ لگائیے

جو دم بخود سا اُسے دیکھ رہا تھا

قیامت خیز بھیگا بدن آگ کی طرح تھا جو اپنی لپٹوں سے اُس کے جذبات کو سلگانے کا کام کر رہا تھا

سن۔۔۔۔۔

اُس نے بے خود بے ساختہ اُسے آواز دی۔۔۔ لب بہت دھیرے سے ہلے

نین نے سر اٹھا کر اُسے غصے سے گھورا

بہت خوبصورت لگ رہی ہے۔۔۔۔۔

وہ مدھوش سے لب و انداز میں بولا اُس کی گہری نظروں کے ارتکاز پر نین کو کچھ عجیب سا لگا۔۔۔دل تیزی سے دھڑکنے لگا۔۔

اُس نے پلکیں جھکا کر آہستہ سے شرٹ کی ایک سائیڈ کو کھینچ کر کھلے گلے کو ڈھکنے کی سعی کی اور نچلے لب کو دانتوں میں دبا کر چھوڑا

وہ اُس کی ایک ایک حرکت کو دل تھامے بس دیکھتا رہ گیا۔۔

یہ تمہیں کوئی تعریفیں کرنے والی سچویشن لگتی ہے۔۔۔۔

وہ ہچکچا کر اُسے دیکھتی حیرت ولاپرواہی سے بولی

اور تھوڑی دیر پہلے تو تم کہہ رہے تھے تیری شکل دیکھنے لائق نہیں ہے

وہ کچھ سنبھل کر اُسے گھورتی ہوئی بولی لہجے میں بہادری بھی تھی اور گھبراہٹ بھی تھی

وہ گہری سانس خارج کر کے مسکرایا۔۔۔اور شاور کو پیچھے دیوار کے ساتھ ہینگ کیا

وہ تو میں کہہ رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔

وہ اُس کی طرف دیکھ کر مسکراتے ہوئے میں پر زور دے کر بولا

اور یہ کون کہہ رہا ہے۔۔۔

نین نے نا سمجھی سے پوچھا۔۔ایک نظر پیشانی پر بکھرے بھیگے بالوں کو دیکھا جن سے پانی کی بوندیں وقفے وقفے سے گر رہیں تھیں

میرا دل۔۔۔۔۔۔

اُس نے دھیرے سے کہا۔اُسے گمبھیر نظروں سے دیکھتے ہوئے۔۔

تمہارا دل بہت اُبل رہا ہے آجکل بات بات میں بول۔رہا ہے۔۔۔

وہ اُسے مشکوک نظروں سے دیکھتی ہوئی بولی۔۔۔

تیرے کو دیکھ کر دل کا دماغ خراب ہو جاتا ہے

وہ مسکرایا۔۔ڈمپل ہلکا سا واضح ہوا اُس کی بات پر نین کی دھڑکنیں بے چین سے ہوئی

ہوش میں تو ہو تم۔۔۔

وہ ناگواری لہجے میں سمو کر نظریں چرائے بولی

اتنی سٹرانگ چڑھنے کے بعد کون ہوش میں رہتا ہے۔۔۔

ساحل نے معنی خیز لہجے میں کہہ کر مسکراتے نچلا لب دانتوں میں دبایا

کل رات بھی بہت الٹی سیدھی باتیں کی تم
نے۔۔۔۔۔۔۔۔۔دیکھو وائلڈ مین میرے ساتھ یہ ایل ایل
حرکتیں مت کیا کرو سمجھے۔۔۔۔۔
وہ اُسے گھورنے لگی حلق تر کرتے ہوئے۔۔۔۔
۔رات تو اُس کی باتوں کو مزاق سمجھ کر وہ فراموش کر چکی تھی
لیکن اب اُس کے تیور دیکھ دل حلق کو آرہا تھا۔۔۔

ایل ایل حرکت اُسے نہیں کہتے۔۔۔۔
ساحل نے برا مانتے ہوئے اُسے جتا کر کہا

پھر کسے کہتے ہیں۔۔۔۔۔۔

نین نے آنکھیں سکیڑ کر پوچھا۔۔۔

وہ دیکھ۔۔۔۔۔۔۔

اُس نے مسکرا کر اوپر اشارہ کیا چھت اور دیوار کو جوڑنے والی لکیر پر۔۔۔

نین نے بھی تیزی سے گردن موڑی جیسے واقعی وہاں اُس کے سوال کا جواب ہے۔۔۔۔۔

اُس کی نظریں اور دھیان اوپر ہوتے ہی ساحل نے آگے بڑھ کر ہاتھ اُس کے پیٹ پر رکھا اور جھک کر لبوں سے اُس کے گال کو چھوا کان کے بے حد قریب۔۔۔۔۔

نین سانس تک لینا بھول گئی۔۔۔۔ جہاں کی وہاں ٹھہر گئی۔۔۔۔۔۔۔

اُس کے ہاتھ کا لمس محسوس کرتے ہی پیٹ کو سانس کھینچ کر اندر بھینچ لیا۔۔

نرم لبوں کا دہکتا لمس محسوس کر کے دھڑکن رک گئی۔

اور سانسیں کان پر محسوس کر کے پورے بدن میں ایک سرد لہر دوڑ گئی

اُس نے صدمے سے نکلنے کی کوشش کرتے نظریں اور پھر چہرے کا رخ اُس کی جانب کیا وہ اُس کے بے حد قریب تھا ہاتھ اب تک اُس کے پیٹ پر رکھے ہوئے تھا جس کے باعث وہ سانس لینے سے بھی گھبرا رہی تھی۔۔۔

کک کیا۔۔۔ کیا۔۔۔ کیا۔۔۔۔ کیا۔۔۔ تھا۔۔یہ۔۔۔۔

وہ اپنے بے حد قریب اُس کا چہرہ اُس کی مسکراتی نظریں دیکھ بمشکل بول پائی

جواب۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ساحل نے چاہت بھری نظروں سے اُس کی آنکھوں اور لرزتے لبوں کو دیکھ کر کہا۔۔

نین کی دھڑکنیں اتنی تیز تھی کے اُسے لگ رہا تھا پورے گھر میں اُن کی آواز گونج رہی ہو گی۔۔ پہلی دفعہ وہ کچھ ایسا محسوس کر رہی تھی

ساحل کی بے باک نظروں نے اُس کے لبوں کو چھوا تو اُس نے گھبرا کر اپنے لب بھینچ لیے اور اُس کا ہاتھ خود سے جھٹک کر خفت اور شرم سے سرخ ہوتی بے ترتیب سانسیں لینے لگی

کیا۔۔۔۔۔ کیا سمجھتے کیا ہو تم۔۔۔۔خ خود کو۔۔۔۔ شرم نہیں آتی تمھیں۔۔۔۔ ایسے کرتا ہے کوئی۔۔۔

وہ بری طرح گھبرائی۔۔

تو پھر کیسے کرتے ہے۔۔۔۔۔۔

اُس نے انجان بنتے ہوئے کہا اور اُس کے کچھ سمجھنے سے پہلے ہی

اُس کی گردن پر ہاتھ رکھے جھک کر دوسری جانب کے گال پر کس کیا۔۔۔

لبوں کے بلکل قریب۔۔

نین کی آنکھیں حیرت سے پھٹی رہ گئی۔۔۔۔

وہ لڑکھڑا کر گرنے کو ہوئی تو ساحل نے کمر میں ہاتھ ڈالے

اُسے سنبھال کر خود سے لگایا

نین نے اپنی ہتھیلی اُس کے دھڑکتے دل پر رکھی تو ساحل نے
لب آہستہ سے گال سے ہٹائے

ایسے۔۔۔۔۔۔
وہ معمولی سا پیچھے ہوا اُس کے چہرے سے بھیگے بال ہٹاتے
ہوئے شدتِ جذبات سے دہکتی نگاہوں سے اُس کی آنکھوں
میں دیکھ کر پوچھنے لگا۔۔۔
وہ تو مانو قومہ میں جا چکی تھی۔۔۔ نا ہوش تھا نہ حواس۔۔۔۔۔
اُس کے حصار میں اُس کے سہارے سے کھڑی تھی۔۔۔
ہتھیلی اُسنکے سینے پر رکھے
ساکت سی مورت بن کر اُسے دیکھ رہی تھی

ساحل نے گہری سنجیدہ نگاہوں سے اُسے دیکھتے ہوئے اُس کے لرزتے لبوں کو اُنگلیوں سے چھوا تو وہ پوری جان سے کانپ گئی۔۔۔۔

پورے بدن میں کرنٹ سا دوڑ گیا۔۔۔۔ وہ ہوش میں آئے زور سے اُسے پیچھے دھکیل دیا اور لڑکھڑاتے قدموں سے باہر کی طرف بھاگی

وہ اُسے جاتے دیکھ کر بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے دلکشی سے مسکرایا

نین کی قسمت تھی کے دروازہ کھلا ہوا تھا وہ جلدی سے باہر نکل گئی اور بھیگے بدن سمیت ہی بستر پر گر کر دل پر ہاتھ رکھے تیز تیز سانسیں لینے لگی

اُسے اندازہ بھی نہیں تھا کے اُس کی حالت ایسی کیوں ہو رہی ہے۔۔

ΔΔΔΔΔΔ

عشرت شیرین اور فلک بیڈ پر بیٹھیں تھیں۔۔

تینوں کے تاثرات ایسے تھے جیسے مجرموں کے کورٹ کی کاروائی کے وقت ہوتے ہیں

اور نین جج بنی اُس کمرے میں چکر کاٹ رہی تھی مضبوط قدم آگے بڑھاتے ہوئے

کنڈی کس نے لگائی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

اچانک اُن تینوں پر سرد نظریں ڈالتے ہوئے اُس نے رعب سے پوچھا اور بجلی کی تیزی سے عشرت اور شیرین نے اُنگلی کا اشارہ فلک کی طرح کیا فلک بری طرح سٹپٹا گئی۔۔۔
آنکھیں پھاڑے دونوں کو دیکھنے لگی جو سارا الزام اُس کے سر ڈال کے خود معصوم بن بیٹھیں تھیں

نین نے پیشانی پر بل ڈالے فلک کو دیکھا۔۔۔

داؤد کی بیوی۔۔۔۔۔۔۔تم نے کس کے کہنے پر کنڈی لگائی تھی۔۔۔۔۔

وہ ایک ابرو اٹھا کر اُسے گھورتی ہوئی پوچھنے لگی کیوں کے اُسے یقین تھا فلک خود تو ایسا نہیں کرنے والی تھی

انہوں نے مجھ سے کہا تھا

فلک نے فوراً اُنگلی کا اشارہ دائیں جانب کیا جہاں عشرت اور شیرین بیٹھیں تھی۔۔۔

دونوں کی گھوری کو نظر انداز کیے بنا۔۔۔

دونوں چور کی طرح نین کے گھورنے پر سر جھکا گئیں

بھابھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ خفگی سے دونوں کو دیکھتی پیر پٹخ کر اُن کی طرف بڑھی

کیاہو گیاہے آپ لوگوں کو۔۔۔آپ نے مجھے اس آوارہ بیل کے ساتھ باتھروم میں کیوں بند کر دیا تھا۔۔۔اگر وہ میرے ساتھ کچھ الٹا سیدھا کر دیتا تو۔۔۔۔

پتہ ہے میں کتنا گھبرا گئی تھی۔۔۔۔

وہ خفگی وغصے سے بولتی اُن کے پاس بیٹھ گئی

کیااُس نے کچھ کیا تھا نین۔۔۔۔۔۔۔۔

عشرت کی آنکھیں چمکی اُن سے مشکوک لہجے میں پوچھا نین کو ساحل کا ہاتھ اپنے پیٹ پر سرسراتا ہوا محسوس ہوا وہ ہڑ بڑا کر اپنی جگہ سے اٹھ گئ

اُس کی مجال ہے۔۔۔۔۔۔جو میرے ساتھ کچھ کرے۔۔۔ٹانگیں توڑ دوں گی اُس کی۔۔۔۔

وہ نم پیشانی پر ہاتھ پھرتی گلا تر کرتے ہوئے بولی۔۔۔حالانکہ وہ اُس کے بعد سے ساحل کی نظروں سے بھی غائب رہی تھی جب تک اُس کے گھر سے جانے کا یقین نہیں ہوا تھا کمرے میں کیا پورے گھر میں نظر نہیں آئی تھی

تمہاری بات اور ایکسپریشن میچ نہیں ہو رہے ہیں نین۔۔۔۔

شیرین نے کھڑے ہو کے اُس کے چہرے کو سنجیدگی سے
دیکھتے ہوئے کہا کیوں کے واقعی جتنی بڑی دھمکی دے رہی
تھی اتنی ہی چہرے سے گھبرائی بھی تھی

افف بھابھی ایکسپریشن کو چھوڑیئے نا اور مجھے بتائیں کے آپ
دونوں نے ایسا کیوں کیا
وہ بیزاری سے اُس کی طرف دیکھتی ہوئی بولی

نین ہم تو بس تم دونوں کے بیچ انڈر اسٹینڈ نگ کرانے کی
کوشش کر رہے ہیں۔۔ اتنا لڑتے ہو تم دونوں اچھا لگتا ہے
کیا۔۔۔
عشرت بھی اپنی جگہ سے اٹھ کر نرمی سے بولی

آپ کو کیا لگتا ہے بھابھی۔۔۔۔۔۔میں لڑائی کرتی ہوں۔۔۔میری وجہ سے جھگڑے ہوتے ہیں۔۔۔۔۔۔ شکل دیکھیں میری۔۔۔۔۔۔۔۔بتائیں کیا میں کسی سے بھی اونچی آواز میں بات کر سکتی ہوں کبھی۔۔۔۔۔۔

وہ بیچاری سی شکل بنا کر بولی تو عشرت اور شیرین دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا اور فلک بس نین کو دیکھتی رہ گئی

وہ تو اُس راؤڈی کے بچے کی الٹی سیدھی حرکتوں کی وجہ سے مجھے دل پر پتھر رکھ کر جھگڑا کرنا پڑتا ہے۔۔۔

ورنہ میں تو نہایت ہی ڈیسنٹ لڑکی ہوں

وہ پلکیں جھپکتی معصومیت سے بولی۔۔۔اس بات سے انجان کے وہ یہ بول کر اُن تینوں کو خطرناک صدمہ پہنچا چکی تھی

ΔΔΔΔΔΔΔ

دادی میں نے غلط اور صحیح کا فرق آپ سے ہی سیکھا ہے۔۔۔۔۔اور میں جانتا ہوں کوئی مجھے سمجھے نا سمجھے آپ ضرور سمجھے گیں کے میں نے فلک سے شادی کر کے کچھ غلط نہیں کیا۔۔۔۔

بہت اچانک قسمت اُسے میری زندگی میں لے آئی تھی۔۔۔

جب وہ اپنی زندگی سے ہار مان کر بری طرح ٹوٹ چکی تھی۔۔۔۔

کھانے کے بعد سب اپنے اپنے کمرے میں جا چکے تھے وہ نانو کے کمرے کی طرف آئی تھی تا کہ کچھ دیر اُن کے ساتھ بیٹھے

اصل میں تو اُسے ڈر لگ رہا تھا کے ساحل کے آنے کے بعد وہ اکیلی روم۔ میں اُسنکا سامنا کیسے کریگی

داؤد کو اندر دیکھ کر وہ دروازے پر ہی رک گئی

وہاں سے چلی جانا چاہتی تھی لیکن داؤد کے سنجیدہ الفاظوں نے اُس کے قدم جکڑ لیے اور وہ غیر ارادے طور پر وہیں کھڑی اُس کی باتیں سنتی رہ گئی

وہ جانتا تھا کے کوئی اُسے سمجھے نا سمجھے دادی ضرور سمجھیں گی۔۔

اسی لیے فلک کے مطلق سب کچھ بتاتا چلا گیا۔۔۔۔اُس کا ملنا
اُس کے ساتھ ہوئی زیادتی۔۔۔اُس سے جڑی ہر بات

۔۔۔۔۔

جیسے جیسے وہ کہتا گیا نین کی دھڑکنیں سینے میں بری طرح
ہلچل کرنے لگی۔۔۔۔

وہ ڈھنگ سے سانس بھی نہیں لے پائی۔۔۔
وہ سننے کی ہمت نہیں رکھتی تھی اور فلک نے یہ سب سہا تھا یہ
سوچ کر اُس کے قدم لرزنے لگے۔۔۔۔۔دماغ میں دھماکے
ہونے لگے

دادی اپنی نم آنکھیں صاف کرتے ہوئے اُس کے سر اور ہاتھ پھیر رہیں تھیں

داؤد دادی کے پیر پر سر رکھے نم لہجے میں بولے جا رہا تھا لیکن نین کا دماغ اب اُس کی بات سمجھنے سے قاصر تھا۔۔۔

میں کیسے اُس کا ہاتھ نہ تھامتا۔۔۔ کیسے ٹوٹنے دیتا اُسے کیسے اپنے دل کی نا سنتا۔۔۔

وہ ناہو کر بھی حصہ بن گئی تھی میرے وجود کا اسی لیے میں نے اُسے ہمیشہ کے لیے اپنی زندگی کا حصہ بنالیا

میں نے کیا غلط۔۔۔۔

وہ بے بس لہجے میں بولے جا رہا تھا جب اچانک ہی نین کے زمین پر گرنے سے بری طرح چونکا۔۔۔

دادی نے بھی آواز پر گھبرا کر اُسے دیکھا جو۔دروازے سے لگ کر زمین پر بیٹھی بے ترتیب سانس لیے رہی تھی

نین۔۔۔۔۔۔

داؤد ہڑ بڑا کر اُس کی طرف بڑھا۔۔۔

نین تم ٹھیک ہو نا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ وحشت زدہ نظروں سے زمین پر جیسے کچھ تلاش کر رہی تھی۔۔۔۔داود نے اُس کے بازو پر ہاتھ رکھے فکر مندی سے پوچھا۔۔

وہ خالی خالی نظروں سے اُسے دیکھنے لگی

فلک۔۔۔۔فلک۔۔۔۔۔۔

وہ اُس سے پوچھنے کی کوشش کر رہی تھی کے کیا فلک وہی ہے جس کے بارے میں وہ اُسے پہلے بتا چکا تھا لیکن لفظ اور بے ترتیب چلتی دھڑکنیں اُس کا ساتھ نہیں دے رہی تھیں

پھر بھی داؤد نے سمجھتے ہوئے سر اثبات میں ہلا دیا۔ دادی اپنی جگہ ہی بیٹھی اُنہیں دیکھ رہیں تھیں۔۔۔

انہوں نے شکر ادا کیا کے نین نے سب کچھ سن لیا تھا اب کم سے کم اُس کا دل کچھ تو ہلکا ہوتا

نین نے داؤد کو غصے و خفگی سے دیکھتے ہوئے ایکدم سے اُس کے منہ پر نازک سے ہاتھ کر تھپڑ مار دیا۔۔۔ وہ ہکا بکا رہ گیا۔۔۔ حیرت سے اُسے دیکھنے لگا

لعنتی کہیں کے پہلے نہیں بتا سکتے تھے۔۔۔۔۔۔

وہ شدید غصے سے اُسے دیکھتی ہوئی بولی لیکن بولتے میں ہی اُسکی آواز بھیگ کر دھیمی ہو گئی تھی

تم کہاں موقع دے رہی تھی مجھے بتانے کا۔۔۔۔۔ میں تو کب سے کوشش میں تھا۔۔۔۔

وہ خفگی سے اُسے گھور کر گال سہلاتے ہوئے بولا

میں تمہارا اگلا دبا کر جینے کا موقع نہ دوں تو مر جاؤ گے کیا

خاموشی سے۔۔۔۔۔۔ ذلیل آدمی۔۔۔۔۔

اٹھاو تو سہی مجھے۔۔۔۔۔

وہ غصے سے بھڑکتی اُٹھنے کی کوشش کرنے لگی۔۔خود کو رونے سے لاکھ روکنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن روک نہیں پا رہی تھی

داؤد نے اُس کا ہاتھ پکڑ کر اُسے کھڑا کیا۔۔وہ چل کر اپنی نانو کے پاس آئی اور اُن کے گلے لگتے ہوئے سسک سسک کر رونے لگی

اُنہوں نے بھی اُسے رونے دیا تاکہ اُس کا دل ہلکا ہوں جائے

نین میں سچ میں تمہیں ہرٹ نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔اگر میں فلک کے لیے اپنی فیلنگز کو اگنور بھی کر دیتا تو میں تم سے شادی کر کے تمہیں کبھی خوش نہیں رکھ پاتا۔۔۔۔

وہ دونوں دادی کے کمرے سے باہر آ گئے تھے۔۔۔کافی دیر ہو چکی تھی نین بھی خود کو سنبھال کر روم میں جانے لگی تھی جب وہ اُسے دیکھتے ہوئے سنجیدگی سے بولا

جانتی ہوں لیکن تم مجھے پہلے بتاتے تو اتنا سب کچھ نہیں ہوتا نا۔۔۔۔

اتنی پرابلم کیوں ہوتی

وہ رک کر اُس کی جانب دیکھتی ہوئی افسوس سے بولی رونے سے اُس کی آنکھیں سرخ ہو گئیں تھیں

Zubi Novels Zone

میں نے کوشش کی تھی نین۔۔۔۔۔۔

وہ تاسف سے بولا

ہاں لیکن میں نے ہی نہیں سنی ہو گی۔۔۔۔میری ہی غلطی بتاؤ اس میں۔۔۔

وہ اُسے گھور کے بولی وہ ہنس دیا

میں یہ سوچتی رہی کے ایسی کیا کمی تھی مجھ میں جو تم نے مجھے ریجیکٹ کر کے فلک کو چنا۔۔۔۔۔۔۔

ہر روز ٹارچر ہوتی رہی یہ سوچ کر۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اور فلک۔۔۔۔اُسے بھی اتنا کچھ۔۔۔۔او گاڈ۔۔۔۔

اُس نے اُداسی سے کہتے ہوئے آنکھیں بند کر کے کھولیں

آئی ایم سو سوری داؤد۔۔۔۔۔۔۔۔

اُس کی طرف دیکھ کر شرمندگی سے بولی کیوں کے وہ نا صرف فلک کو بہت برا بھلا کہہ چکی تھی بلکہ اُس سے سخت برا رویہ بھی رکھا ہوا تھا۔۔۔

داؤد دھیرے سے مسکرایا

ویسے ساحل کی سچویشن دیکھ کر مجھے لگتا ہے خدا نے مجھے زیادہ ذلیل ہونے سے بچا لیا۔۔۔۔

وہ مسکرا کر شرارت سے بولا نین بھی زبردستی کا مسکرائی۔۔اُداسی اُس کی آنکھوں سے عیاں تھی۔۔۔

وہ فلک کے بارے میں۔ سوچ کر اُداس ہو رہی تھی لیکن

خوش بھی تھی کے کم سے کم اب داؤد اُس کی زندگی سے ہر

درد کو دور رکھنے والا تھا

You okey na-------

داؤد نے اُسے گم صم دیکھ کر سنجیدگی سے پوچھا

میں بلکل ٹھیک ہوں-----

اگر میرے تھوڑے سے درد کے بدلے تم فلک کو ڈھیر

ساری خوشیاں دیتے ہو تو میں بہت خوش ہوں

داؤد-------

وہ بھیگے اُداس لہجے میں بولا

آئے پرامس۔۔۔۔۔۔۔۔۔

داؤد نے مسکرا کر اُس کے چہرے پر ہتھیلی رکھتے ہوئے اُس سے وعدہ کیا وہ پھیکا سا مسکرائی

پہلی دفعہ شاید گزرے ایک سال میں پہلی دفعہ وہ بہت خوشی خوشی اُس گھر میں داخل ہوا تھا۔۔۔

دل میں بے قراری۔۔۔آنکھوں میں بے تابی اور خیالوں میں کئیں ارمان لیے۔۔۔

لیکن جس کے لیے وہ سارے ارمان تھے وہ داؤد کے پاس کھڑی مسکرا رہی تھی۔۔۔

وہ خوش پر سکون لگ رہی تھی لیکن ساحل کا دل بری طرح ٹوٹ کر قدموں میں بکھرا پڑا تھا۔۔۔۔

اُس نے ادھوری حقیقت دیکھ کر ہزاروں اندازے لگا لیے اور نتیجے میں اس بات کو قبول کر لیا کے وہ اُسے پانے سے پہلے ہی کھو چکا ہے۔۔۔۔

اُس نے نین کے مسکراتے لبوں سے جلتی نظریں ہٹا کر آنکھیں ضبط سے بند کی اور اندر جانے کی بجائے وہیں سے پلٹ کر دوبارہ باہر نکل گیا

ΔΔΔΔΔΔ

دادی بہت غصے میں ہے۔۔۔۔۔میری بات بھی نہیں سن

رہی ہے۔۔۔

شیرین اور عشرت دونوں بچوں کو سلانے کو بعد اپنے اپنے

کمرے میں جانے کی بجائے ٹیرس پر کھڑی باتیں کر رہیں

تھی جب شیرین پریشانی سے بولی

لیکن ہم کوشش تو کر رہے ہیں نا اب وہ دونوں ہی ایسے

ڈھیٹ ہے تو ہم کیا کرے

ان دونوں کی جگہ کوئی اور ہوتا تو ابھی تک صلح بھی ہو جاتی ہنی

مون بھی ہو جاتا اور ہم رشتے داروں میں مٹھائی بھی بانٹ

چکے ہوتے خوشخبری کی۔۔

لیکن اُن دونو کی تو جنگ ہی ختم نہیں ہو رہی

عشرت نے غصے و بیزاری سے کہا مٹھیاں بھینچھتے ہوئے

میں تو سوچ رہی دادی سے جا کر کہہ دوں کے نہیں ہوتا ہم سے۔۔۔۔۔اب ایک ہی راستہ ہے آپ اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر بستر پر لیٹ جائیں اور دھمکی دے دیں کے جلدی سے سیدھے ہو جاؤ ورنہ میں چلی خدا کے پاس

شیرین مصنوعی ہچکی لیتے ہوئے بولی

نہیں یار۔۔۔۔۔اللہ نا کرے دادی کو کچھ ہو۔۔۔

عشرت نے جلدی سے اُس کی طرف دیکھ کر کہا

میں تو بس جھوٹ موٹ کا بول رہی ہوں۔۔۔۔ورنہ دادی تو بہت اچھی ہے۔۔۔۔اگر اُنہیں کچھ ہو گیا تو ہمیں بڑی ماں سے کون بچائے گا۔۔۔۔۔۔

لیکن اِن دونوں کا کیا کرے۔۔۔

شیرین نے صفائی دیتے ہوئے سر ہاتھوں میں تھام کر کہا

ابھی تو میں سونے جا رہی ہوں کیوں کے سوچ سوچ کر میرا دِماغ پنکچر ہو چکا ہے۔۔۔۔۔

عشرت سر نفی میں ہلاتی اٹھ کھڑی ہوئی اور شیرین نے بھی اُس کی تائید کی تھکے تھکے قدم اُٹھا کر اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔۔۔

کمرے میں پہنچی تو گُھپ اندھیرا تھا۔۔ جنجھلا کر سوئچ بورڈ کی طرف ہاتھ بڑھا کر لائٹس آن کی تو ایک پل کو حیران رہ گئی کیوں کے اس کا روم کچھ بدلہ بدلہ سا تھا۔۔۔۔۔

کمرے میں ڈھیر ساری کینڈیلز جلائی ہوئی تھی۔۔۔۔بلونز بکھرے ہوئے تھے اور کمرہ بے حد مہک رہا تھا۔۔۔۔۔

وہ منہ میں اُنگلی دبائے سوچ ہی رہی تھی کے یہ سب کس نے کیا ہوگا جب پیچھے سے آکر زارب نے اُسے اپنے حصار میں لیا اور اُس کے گال پر کس کیا

کیا کر رہے ہو ہٹو نہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ جھنجھلا کر اُس کے ہاتھ اپنے گرد سے ہٹانے لگی

میں نے تمہارے لیے یہ اسپیشل انتظام کیا ہے۔۔۔۔

اپنی جان کو منانے کے لیے۔۔ تمہیں۔۔۔اچھا نہیں لگا

وہ اُس کے کان کے قریب محبت بھرے لہجے میں بول۔ کر

بالوں کو کان کے پیچھے کرنے لگا

پتہ نہیں میرا موڈ نہیں ہے کچھ دیکھنے کا چھوڑو مجھے سونا

ہے۔۔۔۔۔۔

وہ اپنی ٹینشن کی وجہ سے بیزار ہو کر کہتی اُس کے ہاتھ جھٹک

کر آگے بڑھی لیکن زارب نے کلائی پکڑ کر دوبارہ اُسے اپنی

جانب کھینچ لیا۔۔

اتنی محنت کرنے کے بعد تمہیں لگتا ہے میں تمہیں سونے دوں گا۔۔۔۔۔

وہ اُس کی گردن کے گرد ہاتھ باندھے شرارت بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے بولا

یہاں میرا موڈ آف ہے اور تمہیں رومینس سوجھ رہا ہے۔۔۔۔۔۔۔

شیریں نے منہ بنا کر شکوہ کیا

روم کا ماحول اتنا رومینٹک ہے تو کس کمبخت کو رومینس نہیں سوجھے گا۔۔۔

وہ اُس کی طرف جھکتے ہوئے مسکرا کر بولا اور اُس کی ناک پر کس کیا جب کے وہ بنا پلک جھپکے اُسے دیکھ رہی تھی

کیا کہا تم نے۔۔۔۔۔۔

اُس نے حیرت سے پوچھا۔۔۔

یہ سب تمہیں منانے کے لیے کیا ہے میری جان۔۔۔۔

وہ ہنس کر اُس کی حیرت دور کرتے ہوئے اُسے مزید قریب کھینچنے لگا

اُس کے بعد۔۔۔۔۔۔

شیرین نے جلدی سے بیتابی سے کہا زارب نے سوچنے کے انداز میں اُسے دیکھا

روم کا ماحول رومینٹک ہو تو موڈ تو خود بخود رومینٹک ہو ہی جاتا ہے نا۔۔۔

وہ مسکرا کر اُس کے لبوں کو دیکھتا ہوا بولا اور شیرین ایکدم سے چمک اٹھی اُس کا چہرہ دونوں ہاتھوں سے تھام کر اونچی ہوئی اور اُس کے لبوں پر زبردست سی کس کر کے پیچھے ہوئی

آئے لوو یوُ و و۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ خوشی اور ایکسائٹمنٹ کے چکر میں جوش میں کہتی روم سے باہر کو بھاگی جب کے زارب بیچارہ ہکا بکا کھڑا تھا۔۔۔

باہر نکلتے ہی سیدھی وہ عشرت کے روم میں آئی اور دروازے پر اتنی زور سے دستک دی جیسے کہیں بھونچال آگیا ہو

راہب اور عشرت ہڑبڑا کر دروازے پر پہنچے

جلدی باہر آؤ۔۔۔۔۔ بات کرنی ہے۔۔۔
وہ عشرت کو دیکھتی ہوئی بولی دونوں حیران کھڑے تھے۔۔۔
عشرت باہر آگئی تو وہ اُسے کھینچتی ٹیرس کی طرف لے گئی
راہب سر نفی میں ہلاتا رہ گیا۔۔۔۔

کیا ہوا اتنی رات کو کیوں بلایا۔۔۔۔

عشرت اُسے حیرت سے دیکھتی ہوئی پوچھنے لگی۔۔۔ جس کے چند منٹ میں مزاج ہی بدل گئے تھے

بہت زبردست آئیڈیا مل گیا۔۔۔۔۔

شیرین خوشی کے مارے ہاتھ جھٹکتے ہوئے بولی

پھر سے۔۔۔۔۔۔۔۔۔ عشرت نے بری سی شکل بنائی

سنو تو۔۔۔۔اس آئیڈیا کے بعد دونوں دور رہ ہی نہیں سکتے۔۔۔۔۔

شیرین نے ہنسی روکتے ہوئے کہا

ایسا کیا آئیڈیا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

عشرت نے اُسے غور و سنجیدگی سے دیکھا جس پر شیرین اُسے خوش ہو کر بتانے لگی کے اُنہیں نین اور ساحل کے روم کو خوبصورت سا سجانا چاہیے وہاں کے ماحول کو ایسا کر دینا چاہیے کے وہ خود بخود قریب آنے پر مجبور ہو جائیں اور بھی بہت کچھ آئیڈیا اُس نے فوراً بنا لیے تھے

تمہیں یہ اچانک سے کیسے سوجھا۔۔۔۔۔

عشرت سر ہلاتی ہوئی بولی

زارب کی وجہ سے۔۔۔۔۔۔۔۔

شیرین نے شرما کر اُنگلی دانتوں میں دبائے جواب دیا

ہائو۔۔۔۔ تم نے اُنہیں بھی ہماری ٹیم میں شامل کر لیا۔۔۔۔۔۔۔

عشرت حیرت سے بولی

ارے نہیں۔۔۔۔ میں بتاتی ہوں۔۔۔۔۔۔

شیرین نفی کرتی اُسے پوری بات بتانے لگی اب تو کوئی چانس نہیں تھا کیوں کہ رات ہو چکی تھی اس لیے اُنہوں نے اپنے پلان اور کل عمل کرنے کا طے کیا

ΔΔ\ΔΔΔΔ

وہ رات کے بارہ بجے اندھیرے میں ایک پارک کے بینچ پر اکیلا بیٹھا تھا۔

چاروں طرح جو سناٹا تھا ویسا ہی سناٹا اُس کے اندر بھی چھایا ہوا تھا۔۔۔۔

وہ ہرگز اتنا کمزور نہیں تھا کے چھوٹے سے زخم پر ٹوٹ جائے۔۔۔

لیکن پہلی محبت کا پہلا درد برداشت کرنا اُس کے لیے اتنا بھی آسان نہیں تھا

وہ آج اس ارادے سے گھر پہنچا تھا کے نین سے اپنی محبت کا اظہار کرے گا اُسے بتائے گا کے وہ اُسے کتنی اچھی لگتی ہے

لیکن اُسے داؤد کے ساتھ دیکھ کر۔۔۔۔

داؤد کو نین کے چہرے کو چھوتے دیکھ کر۔۔اُس کے سارے ارادے سب خواہشیں جل کر راکھ ہو چکی تھی۔۔۔۔۔۔

وہ اتنا بڑا دل نہیں رکھتا تھا کے نین کو کسی اور کی محبت سمیت قبول کر لے۔۔۔۔
اُس کی آنکھوں میں اپنے عکس کے ساتھ کسی ِکے لیے حسرت دیکھ سکے۔۔۔۔۔۔

سالہ۔۔۔بہت ِرومینٹک رومیو بن رہا تھا۔۔۔اب لگ گئی نا۔۔۔

وہ پر درد سا مسکرا کر خود پر ہی جھنجھلایا۔۔۔سرخ آنکھوں میں بے انتہا تڑپ تھی

اور فلاسفی جھاڑ۔۔۔بول۔۔۔۔۔بول کے وہ داؤد سے پیار نہیں کرتی۔۔۔۔۔

اور جھوٹ بول خود سے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ خود پر ہی غصّہ ہونے لگا کتنا اُس نے خود کو اور نین کو یقین دلایا تھا کے وہ داؤد سے محبت نہیں کرتی۔۔۔۔۔۔
لیکن اب اُسے اپنا ہی یقین ٹوٹتا دکھ رہا تھا

کا یکو نہیں کریگی وہ داؤد سے پیار۔۔۔۔

کائے کو کریگی تیرے جیسے لاوارث سے۔۔۔۔۔۔اور کائے کو کرے۔۔۔۔۔۔

تو ہے کیا قابل اُس کے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ پڑھی لکھی۔۔۔۔۔۔تو سالہ ایک نمبر کا جنگلی

گنوار۔۔۔۔۔۔۔

وہ اتنی خوبصورت اور تو تو تھوبڑے سے ہی گلی کا گنڈا لگتا ہے

وہ محلوں کی شہزادی۔۔۔۔۔۔۔۔۔اور۔۔۔۔۔

وہ اپنے آپ کو آئینہ دکھاتا بولتے بولتے رکا

اور تو سڑک چھاپ آوارہ۔۔۔۔

وہ کیا کوئی سمجھدار لڑکی نہیں کریگی تیرے جیسے کو پسند۔۔۔۔

اُس نے خود کی ہی کمیاں گن کر خود کو یقین دلایا کے اگر نین

اُسے پسند نہیں کرتی تو بہت بڑی بات نہیں ہے۔۔

وہ شاید لائق ہی نہیں ہے۔۔۔۔

کچھ دیر یونہی خاموش بیٹھا رہا اور پھر دھیرے سے سرخ آنکھیں اٹھا کر سامنے دیکھا

گنڈا نہیں ہوں میں۔۔۔۔
اُس نے خود ہی خود کی نفی کرتے ہوئے بے آواز کہا

I m a well educated highly skilled NIA officer۔۔۔۔

اس نے فخر سے سوچا کے وہ داؤد سے کسی طور کم نہیں۔۔۔۔۔

پر میرا کام میری پہچان نہیں ہے۔۔۔۔۔۔
میں تو اپنے گھر کو اپنا گھر نہیں کہہ سکتا۔۔۔۔۔۔
اپنی کامیابی دنیا کو دکھا نہیں سکتا۔۔۔۔۔۔
دنیا کے لیے تو میں یہی ہوں۔۔۔۔۔۔۔اور یہی رہوں گا۔۔
اُس نے بے بسی سے سر جھٹکتے ہوئے سوچا

ہمیشہ سے سوچا تھا کے کبھی دل نہیں لگاؤں گا۔۔۔ پتہ نہیں کیسے۔۔۔۔۔۔۔۔ کیسے۔۔۔۔۔

وہ بے بسی سے کہتے کہتے گہرا سانس بھر کر رہ گیا۔

بن سوچے بن چاہے ہی وہ اس راستے پر چل پڑا تھا

جب کوئی اُس سے سوال کرتا تھا کے اُسے ڈر کیوں نہیں لگتا۔

وہ کیسے ہر مشکل سچویشن کو اتنی آسانی سے ہینڈل کر لیتا ہے تو

وہ یہ جواب دیتا تھا کے اُس کی کوئی کمزوری نہیں ہے۔۔۔۔

اُسے فکر نہیں کے اُس کی وجہ سے کوئی اپنا نقصان اٹھائے گا

اُسے موت کا ڈر نہیں ہے کیونکہ اُسے پتہ ہے اُس کے مرنے

کے بعد رونے والا کوئی نہیں ہو گا

اس لیے وہ ہمیشہ ہی رشتے بنانے اور دل لگانے سے پرہیز کرتا

تھا لیکن یہ مصیبت تو زبردستی نازل ہو گئی تھی

بنا اجازت ہی اُس پر قبضہ جما گئی تھی

اور اب اُسے لگ رہا تھا کے نین کے دل کی بات ایک طرف

۔۔داؤد ایک طرف

لیکن وہ نین سے محبت کر کے بہت بڑی غلطی کر چکا تھا کیوں

کہ اپنی زندگی میں اُسے شامل کر کے وہ اُسے خطروں کے

علاوہ کچھ نہیں دے سکتا تھا۔۔۔

اچھا ہے کے زیادہ آگے بڑھنے سے پہلے ہی سنبھل

جاؤں۔۔۔۔۔۔۔میں اُسے دے بھی کیا سکتا ہوں۔۔۔۔

وہ جو ڈیزرو کرتی ہے وہ نہیں دے سکتا اُسے کبھی۔۔۔۔۔۔

ایک گنڈے بدمعاش قاتل کی بیوی بن کر رہ جائے گی وہ دنیا

میں۔۔۔۔اور حقیقت میں میری کمزوری۔۔۔۔۔۔

کوئی خوشی نہیں دے پاؤں گا اُسے۔۔۔

میں بھٹکتا رہتا ہوں اُسے کیسے سیف رکھو گا

اوپر سے سو دشمن پال رکھے ہیں کسی نے اُسے کوئی چوٹ

پہنچائی تو۔۔۔۔۔تو۔۔۔۔۔میں کیا کروں گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ بے چین سا ہو کر سوچتا اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرنے لگا

ΔΔΔΔΔΔ

تم نے اسے روکا نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔کچھ کہا نہیں۔۔۔۔۔

وہ ریا سے ویڈیو کال پر بات کر رہی تھی جب وہ اُس کی بات پر

حیرت سے بولی

میں اُسے روکنا چاہتی تھی۔۔۔دل تو کر رہا تھا زمین پر گرا کر چپل سے ماروں اُسے لیکن پتہ نہیں مجھے کیا ہو گیا تھا میں کچھ کر ہی نہیں پا رہی تھی۔۔۔

ایسا لگ رہا تھا جیسے میری پوری باڈی فریز ہو گئی ہے۔۔۔آواز تک نہیں نکل رہی تھی۔۔۔۔

مجھے تو لگتا ہے اس میں بھی اُس ماما کے بیٹے کا ہی ہاتھ ہے اُس نے ہی مجھے کوئی ایسی دوائی سنگھائی ہو گی جس سے میرا دماغ سن ہو جائے اور میں کچھ کر نہ سکوں

وہ طیش و غصے سے بولی حالانکہ ریا سمجھ چکی تھی کے وہ کیوں فریز ہوئی ہو گی۔۔۔ تبھی ہنسی چھپانے کو منہ پر ہاتھ رکھ لیا

پھر کیا ہوا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اُس نے ہنسی روکتے پوچھا

مت پوچھ یار میں بڑی مشکل سے بھاگی ورنہ پتہ نہیں وہ میرے ساتھ کیا کرنے والا تھا۔۔۔۔۔۔مجھے تو بہت زیادہ ڈر لگ رہا ہے

پہلے تو وہ بلکل بھی ایسا نہیں تھا۔۔ہاں لڑتا جھگڑتا بکواس کرتا تھا لیکن دو دنوں سے تو اُس کے تیور ہی بدلے ہوئے ہے۔۔۔۔۔دیکھتا بھی اب ایسے ہے جیسے میں کوئی دنیا کا عجوبہ ہو۔۔۔

وہ گہری سانس لیتی ایک بار پھر شروع ہو گئی

وہ ریا سے کوئی بات نہیں چھپاتی تھی اور اُس نے ساحل کے بدلے رویے اور حرکتوں کا بھی اُسے بتادیا تھا
اور ریا اُس کی طرح وہم پالنے کی بجائے سنجیدگی سے سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی

نین مجھے کیا لگ رہا ہے۔۔۔۔۔۔۔وہ شاید تم سے پیار کرنے لگا ہے۔۔۔۔۔۔۔
اُس نے اپنی سوچ کے مطابق نتیجہ اخذ کر کے نین کو بتایا جس پر وہ ایکدم سے سیدھی ہوئی

کیا بول۔رہی ہو۔۔۔۔۔ایسا نہیں ہو سکتا۔۔۔۔۔وہ اور مجھ سے پیار۔۔۔۔۔ہرگز نہیں۔۔۔۔۔

وہ مجھے پسند بھی نہیں کرتا۔۔۔۔

سخت عاجز ہے مجھ سے۔۔۔۔۔۔

وہ جلدی سے بولی حالانکہ ریا کی بات سچ ہو سکتی ہے یہ سوچ کر

اُس کا دل تیزی سے دھڑکا تھا

تو پھر تمہیں کیا لگتا ہے کیا وجہ ہو سکتی ہے اُس کے اس بہیویر

کے پیچھے۔۔۔۔

ریا اُس کی بات پر اُسے گھورتی ہوئی پوچھنے لگی

مجھے لگتا ہے اُس کی نیت خراب ہو گئی ہے مجھ پر۔۔۔۔۔۔

پہلے وہ باہر کی لڑکیوں کو تاڑتا تھا۔۔۔ پھر سوچا ہوگا گھر میں ہی

تو اتنی حسین لڑکی موجود ہے کیوں نہ اُسے ہی شکار بنایا جائے

لیکن میں اُس کی چال کبھی کامیاب نہیں ہونے دوں گی

ریا۔۔۔۔

آج رات پوری تیاری کر کے رکھی ہے۔۔۔۔کچن سے جتنے

اوزار ملے سب تکیے کے نیچے چھپا دیے ہے۔۔

ذرا بھی اُس نے کچھ کیا ناوہی ذبح کر دوں گی کمینے کو۔۔۔۔

وہ نان سٹاپ بولتی اپنے خطرناک تجزیے سے ریا کو پریشان کر

گئی۔۔۔

افف نین۔۔۔۔پلیز بی سیریس۔۔۔۔کسی بات پر تو نارمل

انسانوں جیسا سوچا کرو۔۔۔۔ایسا نہیں ہے۔۔۔۔۔تم بلا

وجہ کے شک کر رہی ہو بیچارے پر۔۔۔۔

ریا نے اپنا سر تھام کر اُسے سمجھاتے ہوئے کہا

تمہیں بڑا پتہ ہے جو اُس کی طرفدار بن رہی ہو۔۔۔میں رہتی ہوں اُس کے ساتھ اُس کی رگ رگ میں جو ٹھرک کے جراثیم ہے نہ اُن سے بھی واقف ہوں میں۔۔۔۔ چلو ابھی میں رکھتی ہوں بہت نیند آرہی ہے مجھے۔۔۔۔۔

وہ بیزاری سے کہتی آخر میں جمائی لیتے ہوئے بولی

ہاں اچھا ہی ہے جو اُس کے آنے سے پہلے سو جاؤ ورنہ وہ پھر سے کوئی دوائی دے کر تمہیں فریز نا کر دے۔۔۔

ریا نے ہنستے ہوئے شرارت سے کہا جس پر نین نے اُسے گھورا

اوکے گڈ نائیٹ۔۔۔۔ صبح بات کرتے ہیں

وہ جلدی سے کہتی فون بند کر گئی اس سے پہلے کے نین ساحل کی بجائے اُس کی کلاس لگا دے

ΔΔΔΔΔΔΔ

وہ دیر رات کو بنا کوئی ہلچل کیے آہستہ سے کمرے میں آیا دروازہ بھی بہت دھیرے سے بند کیا تا کہ کسی بھی آواز سے نین کی نیند میں خلل نا ہو۔۔۔۔

کیوں کہ اس وقت وہ بلکل بھی اُس کا سامنا نہیں کرنا چاہتا تھا اندھیرے کے باعث اُس کا پیر ٹیبل سے ٹکرایا اور وہاں پڑا خالی گلاس زمین پر گر پڑا جس کی آواز سے نین ہڑ بڑا کر اٹھ بیٹھی۔۔۔۔۔

وہ اُس کا انتظار کرتی کچھ منٹ پہلے ہی سوئی تھی۔۔۔اس لیے
گلاس کی آواز پر کچی نیند فوراً ٹوٹ گئی
وہ لائٹ آن کر کے نیند بھری آنکھوں سے ساحل کو دیکھنے
لگی جو اُسے جاگتے دیکھ اب زمین سے گلاس اٹھا رہا تھا

ماما کے بیٹے۔۔۔۔یہ کوئی وقت ہے گھر آنے کا۔۔۔۔۔۔۔۔
وہ گھڑی میں دو بجے سے اوپر کا وقت دیکھ کر ماتھے پر بل
ڈالے بولی وہ اُسے نظر انداز کیے خاموشی سے صوفے پر بیٹھ
کر پیروں سے جوتے نکالنے لگا

اتنی رات کو کونسے محلے کی لڑکیاں تاڑنے گئے
تھے۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اُس کی خاموشی پر اُسے مشکوک نظروں سے گھورتی ہوئی بولی لیکن وہ اب بھی نظریں جھکائے۔ بیٹھا تھا نین بیڈ سے اُتر کر اُس کی طرف بڑھی۔

جواب دو۔۔۔ایسے منہ سجھا کے کیوں بیٹھے ہو۔۔۔۔۔۔

وہ صوفے پر اُس کے پاس بیٹھتی بالوں کو کان کے پیچھے اڑستے ہوئے بولی

دیکھ ابھی اپن کا بات کرنے کا موڈ نہیں ہے تو جا یہاں سے۔۔۔۔

وہ بنا اُس کی طرف دیکھے ضبط سے بولا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔اتنے سیریس کیوں لگ رہے ہو۔۔۔کسی لڑکی کے بھائی نے پکڑ کر پیٹ دیا کیا تمھیں۔۔۔۔

وہ اُسے غور سے دیکھتی ہنسی روکتے ہوئے بولی۔۔۔

اُسے ہنستے دیکھ ساحل کے تن بدن میں آگ لگ گئی۔۔۔۔وہ کانٹوں پر چل رہا تھا اور نین کو ہنسی سوجھ رہی تھی اُسے جی بھر کر غصّہ آیا۔۔۔۔اُس نے غضب بھری نظروں سے نین کو گھورا

تیرے کو ایک بار میں سمجھ نہیں آتی کے میرے کو بات نہیں کرنے کی تیرے سے۔۔۔۔۔

وہ غصے سے دانت بھینچ کر بولا اور اُس کے پاس سے اٹھ کر جانے لگا

نین نے فوراً اٹھ کر آگے بڑھتے ہوئے اُس کا ہاتھ پکڑ کر اُسے روک لیا۔۔۔۔۔۔۔

۔۔

اُس کے ہاتھ کی چھوٹی اُنگلی نین نے سختی سے تھامی ہوئی تھی۔۔۔وہ بس اُسے دیکھتا رہ گیا

کیا پرابلم ہے تمہاری۔۔۔۔۔۔

وہ اُس کی طرف دیکھ کر حیرت و خفگی سے بولی۔۔۔ساحل نے چند پل اُسے دیکھتے ہوئے بمشکل اپنے دل کو مضبوط

کر کے اتنی زور سے اُس کا ہاتھ جھٹکا کہ وہ ایکدم سے گھبرا گئی۔۔۔۔

تُو۔۔۔۔تو ہے میری پرابلم۔۔۔۔۔۔۔

وہ اپنے لہجے کو بھی اتنا ہی سخت کیے غصے سے برس پڑا وہ سہمی سی کھڑی تھی دل کی دھڑکنیں بری طرح بکھر گئی تھی اپنے ایک سوال کے بدلے اتنے سخت ری ایکشن کی وہ ہر گز اُمید نہیں رکھتی تھی۔۔

پنوتی ہے تو۔۔۔۔میری لائف کی سب بڑی پنوتی۔۔۔۔۔۔

جب سے آئی ہے سب کچھ ایسی تیسی کر رکھا ہے۔۔۔۔۔۔۔

اچھی خاصی مست زندگی تھی کوئی ٹینشن نہیں تھی۔۔۔۔۔ تیرے آنے کے بعد سے جینا حرام ہو گیا ہے میرا۔۔۔

وہ اپنے لہجے میں نفرت سموئے بول رہا تھا نین حیرت سے سانس روکے اُسے سن رہی تھی۔۔

ماما کے بیٹے اس طرح کیوں بات کر رہے ہو مجھ سے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ صدمے کی کیفیت میں بڑبڑاتی ہوئی اُس سے پوچھنے لگی۔۔۔ حلق میں آنسوؤں کی نمی کا گولا جمع ہونے لگا

کیوں کے تیرے کو برداشت کرنا بہت مشکل ہو گیا ہے

اب۔۔۔۔۔۔۔

میں بیزار ہو گیا ہوں تیری دن رات کی چک چک

سے۔۔۔۔۔۔۔

باہر سے تھک کر انسان گھر آتا ہے یہ سوچ کر کے سکون ملے

گا

لیکن تیرے آنے کے بعد سے ایک پل کا سکون نہیں رہا

لائف میں۔۔۔۔۔۔

وہ بیزاری سے کہتے ہوئے اُس سے آنکھیں نہیں ملا پایا ورنہ

شاید ایک لفظ بھی کہہ پانا مشکل ہوتا

۔۔ نین نے دونوں ہاتھ سختی سے لبوں پر رکھے اور حیرت سے

اُسے دیکھنے لگی۔۔

زبردستی کی مصیبت بن کر میرے گلے پڑ گئی ہے

تو۔۔۔۔۔۔۔۔

تیرے کو اندازا بھی ہے کے میں کتنی مشکلوں سے جھیل رہا

ہوں تیرے کو۔۔۔۔

ایک ایک پل یہ سوچ کر کنڑول کر رہا ہوں کے ایک نا ایک

دن چلی جائے گی لیکن تو تو جان ہی نہیں چھوڑ رہی۔۔۔۔۔۔

اُس نے بالوں میں۔اُنگلیاں پھنسائے ضبط سے کہا۔۔

اُس کی بڑی بڑی آنکھوں میں آنسو بھرنے لگے وہ آہستہ سے

آگے بڑھ کر اس کے قریب ہوئی اور شکائت بھری نظروں

سے اُس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے اُس کی شرٹ کو ہلکے

سے پکڑ کر کھینچا

پلیز ساحل۔۔۔۔۔اس طرح غصّہ مت کرو۔۔۔۔۔

آئے ایم سوری۔۔۔۔۔۔آئے پرامس میں اب تمہیں پریشان نہیں کروں گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔راؤڈی وائلڈ مین کمینہ ٹھرکی کچھ نہیں بولوں گی۔۔۔۔کک بھی نہیں ماروں گی۔۔ بلکل بھی تنگ نہیں کروں گی بس اس طرح غصّہ مت کرو مجھ پر۔۔۔۔۔

وہ اُس کی شرٹ تھامے اُس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے اپنے لفظوں سے اُسے حیران کر گئی۔۔۔۔

وہ سرخ ہوتی بے تاثر نظروں سے اُسے دیکھتا رہا۔۔

اُسے لگا تھا وہ غصّہ کریگی اُس سے جھگڑے گی لیکن نین نے اُسے بے یقین کر دیا تھا۔۔۔

اُس کی ناراضگی کے بدلے اپنی بے جا غلطیاں بھی سدھار نے کو راضی ہو گئی تھی

اور کیوں۔۔۔۔

اس کا جواب تو وہ خود بھی نہیں جانتی تھی

ساحل نے بمشکل اُس کے چہرے سے نظریں ہٹائیں ورنہ شاید وہ لڑنا چھوڑ کر اُسے گلے لگا بیٹھتا

تو کچھ کرنا چاہتی ہے تو ایک کام کر۔۔۔۔۔

اپنا سامان اٹھا اور نکل جا یہاں سے۔۔۔۔۔۔

اس گھر سے۔۔۔۔۔۔روم سے۔۔۔۔۔۔اپن کی لائف سے۔۔۔چلی جاتو پلیز چلی جا۔۔۔۔۔

چھوڑ میرا پیچھا۔۔۔۔۔شانتی دے میرے کو۔۔۔۔۔

وہ اُس کا ہاتھ خود سے دور کرتے ہوئے بے رخی سے بولا

ابھی میں نے کیا کیا جو تم اچانک سے اس طرح۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے اُسے جانچتے انداز میں دیکھنے لگی۔۔۔

اچانک نہیں۔۔۔۔۔۔پہلے دن سے ہی میرے کو تیرے ساتھ نہیں رہنے کا تھا۔۔۔۔۔بس مجبوراً سہہ رہا

تھا۔۔۔۔۔۔یہ سوچ کر کے تیرا دل ٹوٹا ہے۔۔۔تو دکھ میں ہے۔۔۔لیکن تیرے دکھ کے ختم ہونے کے اِنتظار میں اپن کی زندگی کو روگ لگ گیا ہے

اُس نے نین کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بے بسی سے کہا اُس کے لفظوں میں بھی سچائی تھی لیکن وہ نہیں جو وہ دکھانے کی کوشش کر رہا تھا

اب تو میرے کو بخش دے۔۔۔۔۔جانا۔۔۔۔۔تیرے باپ کے گھر جا کر رہ۔۔۔۔وہی جھیل سکتا ہے تیرے کو۔۔۔۔۔میں نہیں جھیل سکتا۔۔۔

وہ اُس کے آگے دونوں ہاتھ سختی جوڑ کر بولا اور ایک نظر اُسے دیکھتا روم سے باہر جانے لگا لیکن نین نے اُس کا بازو پکڑ کر اُسے رکنے پر مجبور کر دیا

ساحل۔۔۔

میں نے کیا کیا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ گھٹی گھٹی آواز میں پوچھتی ہوئی بھیگی نظروں سے اُسے دیکھنے لگی۔۔۔۔۔اُسے نہیں یاد تھا کے وہ کب اتنا سخت ہوا تھا جو اپنے رویے سے اُسے تکلیف پہنچا کر بھی بے خبر بنا ہوا ہو کب اتنا بے رحم ہوا تھا کے اُس کے آنسوؤں سے بھی لاپرواہ کھڑا ہو

اُس نے نین کی ناراض نگاہوں سے نظریں پھیرتے ہوئے اُس کی نازک اُنگلیاں بازو سے ہٹائی

اگر میری بات کا جواب دیے بنا تم گئے تو پھر کبھی کوئی سوال نہیں کروں گی۔۔

وہ اُس کے بازو چھڑا کر پلٹتے ہی بے تاثر سے انداز میں بولی

لیکن وہ بنا پرواہ کیے وہاں سے چلا گیا۔۔۔اسے روتا ہوا چھوڑ کر۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔ

آج کی فائٹ میں کروں گا۔۔۔۔۔۔۔

نین کو بے چینی دے کر اُسے بھی کہاں سکون ملنے والا تھا۔۔۔۔اور اپنی بھڑاس نکالنے کا اُس کے پاس یہی طریقہ تھا۔۔۔

کے کے کے خاص خفیہ مقام پر جہاں رات کو فائٹ ہوتی تھی۔۔۔اس وقت وہ وہیں موجود تھا

کے کے بھی اپنے خاص آدمیوں اور مایا کے ساتھ اپنی سیٹ پر بیٹھا سامنے ہوتے کھیل سے لطف اندوز ہو رہا تھا

لیکن بردر آج تو معمولی مقابلہ ہے۔۔۔۔

کے کے کے خاص آدمی نے اُس کی بات کا جواب دیتے ہوئے کہا۔۔

وہ اتنا معمولی نہیں تھا کے کسی بھی فائٹ میں شامل ہو جائے۔۔۔اُس کا نام وہاں کبھی نہ ہارنے والوں میں درج تھا

جو بھی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔اپن کو فائٹ کرنی ہے۔۔۔۔۔۔۔

اُس نے سر جھکائے کہا تو کے کے اشارے پر وہ آدمی سر ہلاتا ہوا وہاں سے اٹھ گیا۔۔۔

بے تحاشا شور میں بھی دل میں گونجتی نین کی سسکیاں چھپنے کا نام نہیں لے رہی تھیں۔۔۔

عجیب سی بے چینی تھی۔۔۔بے بسی تھی

نہ حقیقت قبول کرتے بن رہی تھی

نہ جھٹلانے کی کوششوں میں کوئی دم تھا۔۔۔

وہ خالی ذہن سے زمین کو تکے جارہا تھا

اُس لیے احساس نہیں ہوا کے کب مایا آکر اُس کے پاس بیٹھ گئی تھی۔۔۔۔۔

اُس نے چونک کر مایا کی جانب دیکھا تو اُسے اندازہ ہوا کہ کے کے وہاں موجود نہیں تھا۔۔۔

اور اُس کے وہاں سے جانے کا فائدہ اٹھا کر اتنے لوگوں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے مایا اُس کے ساتھ بے تکلفی سے بیٹھی ہوئی تھی

ویسے بھی وہاں کسی کو اتنی فرصت نہیں تھی کے اُن پر دھیان دیتا۔۔۔

کیا بات ہے تمہارا موڈ کچھ خراب ہے آج۔۔۔۔
مایا شوخ نظروں سے اُسے دیکھتی ہوئی مسکرا کر بولی اُس نے بیزاری سے نظریں پھیریں اور سامنے دیکھنے لگا

اگر تم مجھے موقع دو تو میں تمہارا موڈ بہت اچھے طریقے سے بحال کر سکتی ہوں۔۔۔۔
وہ اُس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے چہرے پر رکھتے ہوئے گردن تک لیجاتی معنی خیز لہجے میں بولی

ساحل نے جھٹک کے اپنا ہاتھ چھڑاتے ہوئے غصے سے اُسے دیکھا

میرا موڈ بحال کرنے کی کوشش میں تیری شکل بھی بگڑ سکتی ہے۔۔۔۔۔
وہ اُنگلی اٹھا کے اُسے وارن کرتے ہوئے غصے سے بولا

منظور ہے۔۔۔۔۔۔۔۔
وہ بے شرمی سے ہنس کر اُنگلی سے اُس کے چہرے کو چھونے کی کوشش کرنے لگی
لیکن ساحل نے اُسے سرد نظروں سے گھورا اور اُس کی کلائی پکڑ کر مروڑتے ہوئے اُس کی پشت سے لگائی

وہ کراہ کر اُسے دیکھتی مسکرانے لگی۔۔۔

جیسے اُس کی یہ حرکت بھی اُسے پسند آئی ہو

ساحل نے اُس کی بے شرمی پر نفرت و ناگواری سے گھورتے

ہوئے اُس کا ہاتھ جھٹک کر آزاد کیا

اسی وقت اُس کا فون بجنے لگا اُس نے نین کا نمبر دیکھ کر فون کو

بند کر کے واپس جیب میں رکھ دیا۔۔۔ پچھلی دو بار کی طرح

وہ اُس کی تیسری کال بھی اگنور کر چکا تھا۔۔اُس کی نظر میں

خود کی گرانے کی کوشش میں اندر ہی اندر خود بھی تڑپ رہا تھا

لگتا ہے بیوی سے جھگڑا ہوا ہے۔۔۔۔۔۔

بڑی بیوقوف ہے جو تمہاری قدر نہیں کرتی۔۔۔۔

وہ اُس کی ناگواری محسوس کر کے بھی ڈھٹائی سے اُس کے ساتھ چپکی بیٹھی تھی۔۔۔اپنے مطابق اندازہ لگا کر افسوس زدہ لہجے میں بولی۔۔۔۔

ساحل نے کوئی جواب نہیں دیا وہ بس نین کو سوچنے میں مگن تھا۔۔۔

اور جو قدر کرتے ہے تم اُن سے نظریں پھیرتے ہو۔۔۔۔۔۔۔

وہ بے باکی سے اُس کے تھائی پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولی ساحل نے اپنے پیر سے اُس کا ہاتھ جھٹک کر اُسے وارن کرنے والے انداز میں دیکھا اور وہاں سے اٹھ گیا۔۔۔۔

وہ بنا برا منائے مسکراتی ہوئی اُسے جاتے دیکھنے لگی

ΔΔΔΔΔΔΔΔ

سب انتظام ہو گیانا۔۔۔۔۔میں نے نین سے کہہ دیا ہے کے اُس کے روم میں ایک کاکروچ تھا وہاں کی صفائی کروانی ہے اسلئے اندر نا جائے

سب کی موجودگی کا خیال کرتے ہوئے عشرت دھیرے سے پوچھتے ہوئے بتانے لگی۔۔۔۔

صحیح کیا۔۔۔۔ باقی سب تو سیٹ ہے لیکن ایک بات سمجھ نہیں آرہی۔۔۔۔ ہم دادی کو یہ سب کیسے دکھائیں گے۔۔۔۔

مطلب ایسی سچویشن میں دادی کو اُن کے روم میں لیجاتے
ہوئے مجھے تو بڑی شرم آئیگی۔۔۔
شیریں مصنوعی سا شرماتے ہوئے بولی جس پر عشرت نے
سوچنے والے انداز میں اسے دیکھا

ڈونٹ وری دادی کو دکھانے کی ضرورت ہی نہیں
ہے۔۔۔۔اگلی صبح جب نین کو شرماتے اور ساحل کو
مسکراتے دیکھیں گی تو دادی خود ہی سمجھ جائے گی کے ٹام اینڈ
جیری کا کپل رومینٹک ہو گیا ہے
عشرت اپنی عقل لگا کر مسکراتے ہوئے بولی تو شیریں نے
بھی اپنی ہنسی روکی

میں نے تو کرڑے رکھنے کے لیے بینگل باکس بھی آرڈر کر دیا ہے دیکھو کتنا خوبصورت ہے۔۔۔۔

وہ پر جوش سی مسکرا کر اپنا فون عشرت کے آگے کر کے اسے تصویریں دکھانے لگی۔۔۔

وہاں سب اپنی اپنی باتوں میں مگن تھے جب کے نین جیسے وہاں ہو کر بھی نہیں تھی۔۔۔۔۔

ساری رات اُس نے روتے سسکتے گزاری تھی۔۔۔۔

آنکھوں میں تیرتے سُرخ ڈورے اس کی تڑپ کا ثبوت تھے۔۔۔

اُس نے ساحل کو فون بھی کیا تھا لیکن وہ تو اچانک ہی ایسا بیر پال کر بیٹھا تھا کے ساری کسر پوری کر دی تھی۔اُس کا فون اٹھانے کی بجائے موبائل ہی آف کر چکا تھا

اُس کی اب تک کی زندگی میں کبھی کسی نے ایسے لہجے میں بات تک نہیں کی تھی۔۔۔

ساحل اُس کے وجود کی اتنی تذلیل کر چکا تھا کے وہ خود پر ہی شرمندہ تھی۔۔۔اُس کا کنفیڈنس چور چور ہو گیا تھا

بھلے اُس کی حرکتیں بے حد بچکانہ تھی۔۔

باتیں الٹی سیدھی تھی وہ اول فول بک دیا کرتی تھی

لیکن وہ اُس سے تب بھی اس طرح بے رخی سے کیسے بات کر سکتا تھا۔۔۔ جانے وہ اُس سے کس بات کا بدلہ لے رہا تھا۔۔

اُس کی کونسی غلطی پر اس قدر خفا تھا۔

نین کیا بات ہے بیٹا اتنی اُداس کیوں ہو۔۔۔۔۔۔

نانو نے اُس کی غائب دماغی دیکھ شولڈر پر ہاتھ رکھتے ہوئے پوچھا۔

نانو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اُس نے اُن کی طرف دیکھا اور ایکدم سے اُن کے ساتھ لگتی شدتوں سے رونے لگی

سب کے سب حیرت سے اُسے دیکھتے رہ گئے۔۔

وہ بچوں کی طرح اُن سے لپٹ کر پھوٹ پھوٹ کر روتی افسوس کررہی تھی۔۔۔

نین۔۔۔۔کیا ہو گیا بیٹا۔۔۔۔۔

نانو اُس کے یوں رونے سے بری طرح گھبرا گئی تھیں۔۔۔

اچانک سے ماحول ہی بدل گیا تھا سب ساکت تھے

مجھے نہیں پتہ نانو۔۔۔۔۔۔۔مجھے کچھ بھی نہیں

پتہ۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ رو رو کر بولے جا رہی تھی۔۔۔۔

اگر ساحل اُسے اس طرح ٹوٹتے دیکھتا تو اپنی ساری بے رخی بھول کے اُسے سینے سے لگالیتا۔

نین سنبھالو خود کو۔۔۔۔۔ پانی پیو۔۔۔۔۔

عشرت نے اس کا بازو سہلاتے ہوئے اُسے نانو سے الگ کیا

فلک نے جلدی سے پانی کا گلاس اُس کی طرف بڑھایا تو وہ گلاس تھامنے کی بجائے فلک کو دیکھ کر اُس کا ہاتھ تھام کر چہرے سے لگاتی رونے لگی۔۔۔

اُسے بس رونے کا بہانا چاہیے تھا جیسے۔۔

فلک اُسے دیکھ کر خود بھی رونے کو ہو گئی تھی

کہیں اُس لڑکے نے تو تم سے کچھ نہیں کہانا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

رابعہ بیگم نے اپنے لہجے میں ساحل کے لیے ناگواری سموئے کہا۔۔۔ لیکن عبّاس صاحب کی تنبیہ نظروں کی وجہ سے مزید کچھ کہنے سے بعض رہیں

میرا دل گھبرا رہا ہے بیٹا۔۔۔۔۔۔۔ مجھے بتاؤ کیا ہوا تمہیں۔۔۔۔۔۔

نانو نے اُس کا چہرہ تھامتے ہوئے فکرمندی سے پوچھا تب اُن کی آواز میں نمی گھل گئی تھی

مجھے ممی کی بہت یاد آرہی ہے نانو۔۔۔۔۔

وہ اُن کا دونوں ہاتھوں سے پکڑتی ہوئی ہچکی کے درمیان بولی۔۔۔۔

سچ میں اُس کا دل چاہ رہا تھا اس وقت اُڑ کے اپنی ماں کے پاس چلی جائے اور اسکی گود میں سر رکھ کر بہت روئے

تو اس میں اتنا رونے والی کیا بات ہے لاڈو۔۔۔۔ ہم سب ہے نہ یہاں۔۔۔۔۔۔ ممی کی یاد آرہی ہے تو اُن سے بات کر لو۔۔۔۔۔۔۔

نانو نے اُس کے آنسو پوچھتے ہوئے محبت سے کہا

اگر تمہارا دل چاہ رہا ہے تو میں ساحل سے کہتا ہوں وہ تمہیں ملوالائے گا زینب سے۔۔۔۔

عبّاس صاحب نے آگے بڑھ کر اُس کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا

نہیں بڑے ماما۔۔۔۔۔۔۔ میں ٹھیک ہوں۔۔۔۔اس کی۔ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔۔۔
وہ آنکھیں رگڑ کر سر جھکائے جواب دیتی وہاں سے اٹھ کر چلی گئی۔

ΔΔΔΔΔΔ

Are you in your sensen nain-----

اُس آدمی نے تمہیں اتنا ہرٹ کیا اور تم خاموشی سے سنتی رہی۔۔۔۔ایسے کیسے بلا وجہ سنا سکتا ہے وہ تمہیں۔۔۔۔۔اور تم اب تک وہاں کیا کر رہی ہو۔۔۔۔۔

ریا اُس کی بات پر غصے سے بولی

پچھلی دفعہ ساحل کے لیے اُس کی رائے ایکدم سے بدل چکی تھی۔۔ نین کی باتوں سے اُس نے اندازہ لگایا تھا کے شاید وہ انسان اُس کے لیے اچھا ثابت ہو سکتا ہے لیکن نین سے اُسکے گزری رات کے رویے کا جان کے اس کی سوچ اتنی ہی تیزی سے بدل گئی

تو میں کیا کروں ریا۔۔۔ کہاں جاؤں ۔۔۔اتنے دن میں پاپا نے ایک دفعہ فون کر کے یہ تک نہیں پوچھا کے میں کیسی ہوں۔۔۔۔۔۔

اُنہیں میری یاد تک نہیں آئی ریا۔۔۔۔۔۔۔

وہاں وہ مجھے وداع کر کے پر سکون ہے اور یہاں ساحل میرے ہونے سے پریشان

سچ کہہ رہی ہوں خود کے لئے بوجھ بن گئی ہوں میں۔۔۔۔۔۔۔۔ صحیح کہہ رہا تھا وہ کے مجھے مشکلوں سے برداشت کر رہا ہے۔۔۔۔۔سب ہی تو مجھ سے پریشان ہے۔۔۔

پاپا پاداؤ دا اور اب ساحل کوئی بھی مجھے پسند نہیں کرتا۔۔۔۔۔میں سچ میں پنوتی ہوں۔۔۔۔۔۔

وہ صرف ریا سے اپنا دل ہلکا کر سکتی تھی لیکن اب بھی اُس کے آنسو رکنے کا نام نہیں لے رہے تھے

نین خبردار جو تم نے آئندہ ایسا کہا۔۔۔۔۔۔۔۔ تمہیں کوئی حق نہیں ہے میری دوست کے بارے میں ایسی بکواس کرنے کا۔۔۔۔ پاگل تو وہ ہے جو تمہیں نہیں سمجھتے اور ایسی بکواس کرتے ہیں۔۔۔۔۔۔ جنہیں تمہاری قدر نہیں وہ نہایت بیوقوف ہے۔۔۔۔

تمہارے پاپا تم سے ناراض ہے اور داؤد نے تو تمہیں بتادیا نا کے اُس نے کیوں فلک سے شادی کی۔۔۔۔۔۔۔رہی بات ساحل کی مجھے تو لگتا ہے وہ سچ میں جاہل ہے جو تمہیں سمجھا نہیں۔۔۔۔۔ تمہیں اُس کی باتوں کو دل سے لگا کر خود کو۔پریشان نہیں کرنا ہے نین۔۔۔۔۔۔

تم ابھی کے ابھی یہاں دہلی آو میرے پاس۔۔۔۔ایک پل مت رکو وہاں۔۔۔

ریااُس کی بات پر اُسے ڈپٹتی سمجھاتے ہوئے بولی

نہیں ریا۔۔۔۔۔۔۔۔میں ایسے نہیں آسکتی۔۔۔

اُس نے آج تک کبھی مجھ سے ایسے بات نہیں کی۔۔۔۔۔ کبھی مجھے ہرٹ نہیں کیا۔۔۔میں نے اُسے بہت بار باتیں سنائی۔۔۔۔۔سب کے سامنے سلیپ کیاپر اُس نے مجھ سے کوئی بدلا نہیں لیا۔۔۔۔اُس نے ہمیشہ مجھے پیمپر کیا ہے آج اگر اُس نے مجھ سے اتنار وڈ ہو کر بات کی ہے تو مجھے جاننا ہے مجھ سے کیا غلطی ہوئی ہو گی۔۔۔

وہ اپنی آنکھ کے کنارے کو اُنگلی سے چھوتے ہوئے پر سوچ لہجے میں بولی

تمہاری سیلف رسپیکٹ کہاں گئی نین۔۔۔۔۔ تم نے اُس کی بکواس سن کر اُسے کچھ کہا نہیں اور اب بھی تم اپنی غلطی جاننے کی بات کر رہی ہو۔۔۔۔

نین اگر تم اپنی انسلٹ برداشت کر کے بھی وہاں رکی ناتو میں تم سے کبھی بات نہیں کروں گی۔۔۔۔۔

ریا اُس کی بات پر غصے سے وارن کرتے ہوئے بولی اور فون بند کر دیا

نین نے کان سے ہٹا کر فون کو دیکھا اور اُسے دوبارہ کال ملانے لگی۔۔ لیکن ریا نے فون نہیں اٹھایا۔۔

وہ ہار کر کوشش ترک کرتی آنکھیں بند کر کے سر صوفے سے ٹکا گئی

رات بھر جاگنے اور رونے کے باعث اب اُسے سخت نیند آرہی تھی۔

شیریں اور عشرت نے اُسے روم میں جانے سے روکا ہوا تھا یہ کہہ کر کے وہاں صفائی چل رہی ہے۔۔۔۔۔

اس وقت بھی وہ عشرت کے کمرے میں بیٹھی ہوئی تھی لیکن اب سخت نیند محسوس کر کے صوفے سے اٹھ کر باہر جانے لگی۔۔۔۔

دروازے سے باہر ہی نکلی تھی عشرت سامنے سے آگئی

نین کہاں چلی تم۔۔۔۔۔

اُسے جاتے دیکھ وہ بوکھلا کر اُس کا بازو پکڑتے ہوئے پوچھنے لگی

جب تک ساحل نا آتا وہ اُسے وہاں جانے نہیں دے سکتی تھی

بھابھی میں سونے جارہی ہوں۔۔۔۔بہت نیند آرہی

ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ جمائی روکتے ہوئے بولی

ارے۔رکو تو دیکھو نا مجھے تمھیں کچھ دکھانا ہے۔۔۔۔۔

وہ اُسے روکتی اپنے ساتھ واپس روم میں لائی اور صوفے پر

بٹھایا۔۔۔۔۔

نین کچھ کہتی اُس کے پہلے ہی ٹیبل کے نیچے سے اٹھا کر اُس

کے ہاتھ میں ایک گفٹ باکس تھمایا

آج تم اپ سیٹ تھی نااس لیے میں اور شیرین تمہارے لیے ایک گفٹ لے کر آئے ہیں

عشرت نے اُس کی سوالیہ نظروں پر مسکراتے ہوئے بتایا

Wow bhabhi this so sweet----

اُس نے مسکرا کر کہتے ہوئے باکس کھولا تو اُس میں بلیک کلر کی خوبصورت ساڑھی تھی جس کی بارڈر پر سفید موتیوں کی باریک ڈیزائن بنی ہوئی تھی

اتنی پیاری ساڑھی ہے------سو

بیوٹیفل------تھینک یو بھابھی---

وہ شفون کے نرم کپڑے کو گال پر محسوس کرتی ہوئی خوش ہو کر بولی

صرف تھینکیو سے کام نہیں چلے گا۔۔۔۔ تمہیں یہ پہن کر دکھانی پڑے گی۔۔۔۔۔

عشرت نے جتاتے ہوئے کہا

ابھی۔۔۔ نہیں نہیں بھابھی پلیز۔۔۔۔میں بہت تھکی ہوئی ہوں۔۔۔مجھے ابھی سونا ہے۔۔۔۔۔

وہ حیران ہو کر جلدی سے سر ہلا کر منع کرتی ہوئی بولی

نین تم ہماری خوشی کے لیے اتنا نہیں کر سکتی۔۔۔۔۔۔۔۔

عشرت نے جذباتی انداز میں کہا تو وہ پریشان ہو کر اُسے دیکھنے لگی

بھابھی اتنی رات کو۔۔۔۔۔۔۔آپ کو پتہ ہے مجھے باندھنی بھی نہیں آتی اور کیری کرنا بھی بہت مشکل ہے میرے لیے۔۔۔

وہ منہ بنا کے اپنی مشکل بتانے لگی

نین میں ہوں نا۔۔۔۔۔تم بس یہ پہن کر آؤ جلدی سے۔۔۔۔

عشرت نے اُس کے ہاتھ میں میچنگ بلاؤز اور انر تھما کر اٹھتے ہوئے کہا وہ ناچارہ اٹھ کر چینج کرنے پر مجبور ہوئی۔۔

اب جب وہ دونوں اُس کے لیے اتنے دل سے تحفہ لائی تھیں تو نین اُن کی فرمائش رد کر کے اُن کا دل کیسے توڑ سکتی تھی

عشرت نے خود اُسے صحیح سے ساڑھی پہنائی اور ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے بٹھا کر اُس کے کانوں میں ایر نگز پہنانے لگی۔۔۔۔

بھابھی آپ یہ کیا کر رہی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔اس سب کی کیا ضروت ہے

وہ حیران ہو کر اُسے شیشے میں۔دیکھتے ہوئے بولی۔۔

آج ہی تو خاص ضرورت ہے تمہیں تیار ہونے کی۔۔۔

تمہارے حسین چہرے کو اور زیادہ حسین بنانے کی تاکہ

ساحل تم سے اپنی نظریں نا ہٹا سکے۔۔۔

عشرت اُس کے دوسرے کان میں ایر نگ ڈالتے ہوئے

مسکرا کر بولی تو نین کو اندازہ ہوا کے کچھ تو کھچڑی پکائی جارہی

ہے۔۔۔

عشرت نے اُس کے منع کرنے کے باوجود ایک نا سنی۔۔اور

اس پر اپنا ہنر آزمانے لگی

ایک تو بلیک کلر یونہی اس پر بہت خوبصورت لگ رہا تھا اس پر عشرت نے میک اپ اور ہلکی پھلکی جویلری پہنا کر اُس کی خوبصورتی کو مزید بڑھا دیا تھا۔۔

بھلے اُس کی آنکھوں میں اب بھی اُداسی تھی۔۔۔

لبوں پر سرخ لپ اسٹک لگا کر بالوں کو برش کر کے کھلا چھوڑے جب اُس نے آئینے میں نین کا جائزہ لیا تو بیساختہ اُس کے منہ سے ماشاءاللہ نکلا۔۔۔۔

اُس نے کاجل کا مصنوعی تل اُس کے نچلے لب کے لپ لائن پر بنایا اور اُسے خود کو آئینے میں دیکھنے کا اشارہ کیا۔۔

نین نے نظریں اٹھا کر آئینے میں خود کو دیکھا۔۔۔ تو اُسے ساحل کے الفاظ یاد آئے۔۔۔۔

سن۔۔۔۔۔بہت خوبصورت لگ رہی ہے۔۔۔۔۔

اُس نے جب کہا تھا تب وہ بلکل ہی عام حلیے میں تھی اب کے مقابلے بہت سادہ سی۔۔۔کپڑوں کا خیال تھا نا بالوں کا

۔۔۔۔

اُس نے بے ساختہ سوچا کے کیا آج وہ اُسے دیکھ کر ایسا کچھ کہے گا اور پھر فورًا ہی اپنی سوچ کو جھٹک کر عشرت کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرائی

نین تم نے کبھی خود کو غور سے دیکھا ہے۔۔ کِتنی خوبصورت ہو تم لیکن تمہیں ذرا قدر نہیں اپنی خوبصورتی کی۔۔۔۔۔

ایسے لاپرواہ ہو کر گھومتی ہو کبھی تیار نہیں ہوتی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ذرا نمائش نہیں کرتی اپنے حسن کی۔۔۔۔۔

تمہارا دل نہیں کرتا کے ساحل تمہاری خوبصورتی کی تعریف کرے۔۔۔

تمہیں سراہے۔۔۔۔۔

وہ اُس کے پیچھے کھڑی آئینے میں اُسے دیکھتے ہوئے اُس کی تعریف کرنے کے ساتھ اُسے چھیڑنے والے انداز میں پوچھنے لگی

نہیں بھابھی میری ایسی کوئی خواہش نہیں ہے۔۔۔

اُس نے پلکیں جھکا کر آہستہ سے جواب دیا

لیکن آج تو وہ تمہارے حسن کے گن گاتے نہیں تھکے گا۔۔۔۔

عشرت ہنس کر اُس کے گلے میں باہیں ڈالتے ہوئے بولی

بھابھی آپ۔۔۔۔ایسی۔۔۔۔۔۔ایسی باتیں کیوں کر رہی ہیں آپ۔۔۔۔

نین نے نروس ہو کر اُسے دیکھا

سب جان جاؤ گی۔۔۔۔۔آج کی رات تو تم زندگی بھر نہیں بھولو گی۔۔۔۔

عشرت نے معنی خیز لہجے میں کہتے ہوئے اُسے ونک دی۔۔۔اُس نے گلا تر کرتے ہوئے آئینے میں اپنے عکس کو دیکھا

ΔΔΔΔΔΔΔ

کہاں تھے تم کل سے۔۔۔۔۔گھر کیوں نہیں آئے۔۔۔

عبّاس صاحب نے فون کر کے اُسے گھر آنے کا آرڈر دیا اور اُس کی کلاس لگائی ایک تو نین کو روتے دیکھ وہ ویسے ہی

پریشان تھے اور پھر جب اُنہیں معلوم ہوا کے وہ رات بھر سے گھر سے غائب تھا تو اُن کا خون کھول اٹھا

چوٹ کیسے لگی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کچھ پوچھ رہا ہوں تم سے۔۔۔۔

اُس کے خاموش سر جھکائے کھڑے رہنے پر وہ غصے سے بولے اُس کے چہرے پر آنکھ کے نیچے، پیشانی اور ہونٹوں اور ہلکے واضح چوٹ کے نشان تھے

کل ایک کمپیٹیشن میں فائٹ کیا اس لیے تھوڑی۔۔۔۔۔

اُس نے سر جھکائے ہی جواب دیا

منع کیا تھا نہ تمہیں فائٹنگ کرنے کو۔۔۔۔۔مار پیٹ کا شوق ابھی تک ختم نہیں ہوا تمہارا۔۔۔۔۔۔

اور یہ کیا حرکت ہے گھر سے غائب رہنے کی۔۔۔۔۔۔ بھول رہے ہو کے اب تمہاری شادی ہو چکی ہے۔۔۔اس گھر میں بیوی ہے تمہاری۔۔۔۔۔

عبّاس صاحب نے ماتھے پر بل ڈالے اُسے گھورتے ہوئے کہا وہ ہمیشہ تو شرارت سے اُن کی ڈانٹ پر کوئی جواب دے دیا کرتا تھا لیکن اِس وقت بلکل خاموش تھا

اُس کی طرف سے تو ایسے غافل ہو جیسے وہ کوئی بے جان شے ہے۔۔۔۔۔۔جو لا کر رکھ دی گئی ہے تمہارے کمرے میں۔۔۔۔۔

اُنہیں نین کارونا یاد آیا تو وہ افسوس سے بولے ساحل نے اب سر نہیں اٹھایا بس خود سے سوال کیا کے کیا وہ اُس سے غافل ہے

کان کھول۔ کر سن لو آئندہ اگر تم نے نین کے معاملے۔ میں کوئی غیر ذمے داری برتی۔۔ یا رات کو گھر سے غائب رہے تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔۔۔۔۔

عباس صاحب نے اُس کی جھکی نگاہوں کو گھورتے ہوئے وارن کیا اور اپنے کمرے میں چل دیے

اُس کا تو اب بھی دل نہیں تھا کے اپنے کمرے میں جائے نین کا سامنا کرے لیکن عبّاس صاحب کی اُس کے نزدیک جو

اہمیت تھی اُس کے بعد اتنی آسانی سے اُن کی بات کو نظر انداز نہیں کر سکتا تھا

ΔΔΔΔΔ

https://wa.me/923444499420

وہ بنا شرٹ کے چھت پر بچھی یوگا میٹ پر سیدھا لیٹے دونوں ہاتھ آپس میں جوڑ کر سر کے نیچے رکھے بے دھیانی سے سٹ اپس کرتے ہوئے مسلسل نین کو سوچ رہا تھا۔اپنی سوچوں میں اُلجھا۔۔۔۔۔

الجھنوں سے گھرا۔۔اپنی بے بسی سے سخت پریشان۔۔۔۔

اپنی ایکسر سائز پر بھی اُس کا بلکل دھیان نہیں تھا زمین سے سر اٹھا کر گھٹنوں تک آنے کے بعد وہ اچانک رک گیا۔۔۔اور ہاتھ سر سے ہٹا کر زمین پر ٹیکے یونہی بیٹھے بیٹھے سامنے دیکھنے لگا

ہو کیا گیا ہے مجھے اتنا چائلڈش کیوں بی ہیو کر رہا ہوں۔۔کیوں خود پر کنڑول کھو رہا ہے میرا۔۔وہ اپنی بے بسی پر جھنجھلا کر بڑبڑایا

چند دن ہی تو ہوئے ہے اس کے ساتھ رہتے پھر چھوڑنے میں اتنی تکلیف کیوں ہو رہی ہے۔۔۔۔کیوں ایسا۔۔۔

وہ دھڑکتے دل کو محسوس کر کے کہتا رک گیا اور پیر آگے کرتے ہوئے

خشک لبوں پر زبان پھیری۔۔خاموش نظروں سے سامنے دیکھنے لگا۔۔۔۔تصور میں بس نین تھی۔۔۔۔

بہت خوبصورت ہے۔۔۔۔ساتھ رہتی ہے۔۔۔نکاح۔میں ہے بس اس لیے دماغ لگ گیا اس کی طرف۔۔۔اس سے زیادہ نہیں ہے کچھ۔۔۔۔۔۔۔فالتو سوچ رہا ہوں میں۔۔۔۔

اور کروں گا بھی کیا دل کی مان کر۔۔۔۔اپنے ساتھ اُس کی زندگی بھی خطرے میں ڈال دوں گا

اُس نے گہرا سانس بھر کے ہاتھ بالوں میں پھنسائے خود کو
تسلی دی۔۔۔اپنی جگہ سے اٹھا اور بینچ پر پڑی
ٹی شرٹ اٹھا کے پہنتے ہوئے روم میں آیا۔۔

نین ابھی سو کر اٹھی تھی۔۔۔
ہاتھ انگڑائی لینے اوپر اٹھے تھے
اُسے دیکھ کر آہستہ سے نیچے کیے۔۔

وہ ٹی شرٹ کو سینے سے نیچے
کھینچتے ہوئے نین کو اگنور کر کے
آگے بڑھا۔۔۔۔جو نین کو بے حد

محسوس ہوا۔۔۔

Good morning۔۔۔۔

اُس سے اپنا یوں نظر انداز کیے جانا

برداشت نہیں ہوا تو بھاری دل کے

ساتھ لبوں کو پھیلائے خود ہی

اُسے متوجہ کیا۔۔۔۔

ساحل نے اپنے کپڑے نکالتے ہوئے

ایک نظر آئینے۔میں اُسے دیکھا۔

اور نظریں پھیریں۔۔اپنی کل کی

بے اختیاری اُسے نین سے نظریں

نہیں ملانے دے رہی تھی۔۔۔

جس طرح وہ اُن لمحوں میں
بہک رہا تھا یقیناً نین نے بھی
محسوس کیا تھا

کیا سوچا پھر تو نے۔۔۔۔۔۔
اُسے جواب دینے کی بجائے
مصروف سے انداز میں سنجیدگی
سے پوچھا

کس بارے میں۔۔۔۔۔۔

نین ناسمجھی سے پوچھتی بیڈ
سے اُتر کر اُس کی طرف آئی

واپس جانے کے بارے میں۔۔۔۔
کب کی ٹکٹ بک کروں۔۔
وہ وارڈروب میں لگی شرٹیں
آگے پیچھے کرتے ہوئے نہایت
اطمنان سے بولا۔۔

نین کا اپنے بال ٹھیک کرتا ہاتھ
وہیں رک گیا۔۔وہ بے یقین سی ہو کر
اُس کی بے رخی دیکھنے لگی

مجھے لگا کل وہ بات ختم ہو گئی۔۔۔۔۔

وہ اُسے دکھ سے دیکھتی ہوئی بولی

جب تک ہمارا میٹر ختم نہیں ہوتا

بات کیسے ختم ہو جائے گی۔۔۔۔۔۔

ساحل نے اُس کی طرف دیکھ کر

جتاتے ہوئے کہا۔۔۔۔اور وارڈروب

کا ڈور آگے کر کے اُسے بند کیا

میں گھر نہیں جانا چاہتی۔۔۔۔۔

نین نے اُسے دیکھتے ہوئے بے بسی

سے کہا۔۔۔۔۔یہ کہہ نہیں پائی کے

اُس کے پاپا اُس کے نا ہونے سے

پر سکون ہے اس لیے وہ وہاں

جا ہی نہیں سکتی۔۔۔

تو یہاں رہ تیری مرضی۔۔۔۔

میرے کو کوئی غرض نہیں۔۔

بس تیرا میرا سب ختم کر۔۔۔۔۔

وہ سنجیدگی سے اُس کی آنکھوں

میں دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔

نین نے نظریں جھکائی

میں ایسا بھی نہیں چاہتی۔۔۔۔۔۔۔

اُس نے آہستہ سے کہا۔۔۔ لیکن

اتنے نہیں کے وہ سن نا سکے۔۔

وہ ہاتھ میں موجود کپڑے بیڈ

پر ڈالتے ہوئے اُس کے قریب آیا

دیکھ لڑ جھگڑ کر بھی الگ ہونا ہے

اور اچھے سے بھی تو اچھے سے

ہو جاتے نا۔۔۔۔ کیوں تماشا دکھانا

دنیا کو۔۔۔۔

وہ اُسے سمجھانے والے انداز میں

بولا حالانکہ وہ خود کو کس طرح سمجھائے یہ سوچ کر وہ پاگل

ہو رہا تھا۔ نین نے ناراض نظروں

سے اُسے دیکھا۔۔۔۔۔ کِتنی جلدی

اپنا ہو کر کتنی آسانی سے

بیگانہ ہو گیا تھا وہ۔۔۔۔

وہ اتنی بے بس تھی کے اُسے اپنی

اُداسی اور درد کی وجہ خود

نہیں معلوم تھی جو اُسے بتا کر

کوئی دلیل دیتی

شام تک آرام سے ریڈی کر لے اپنے

مائنڈ کو۔۔۔۔ پیپر لے آؤں گا۔۔۔

سائن کر دینا۔۔۔۔

ساحل نے اُس کے بازو پر ہلکے سے

ہاتھ رکھے اپنائیت سے کہا۔۔۔

اُس نے سر نفی میں ہلاتے ہوئے

کچھ کہنے کے لیے لب کھولے

تو ساحل نے فوراً اُنگلی رکھ کر

اُنہیں کچھ کہنے سے روک دیا

بس اب کوئی اور بات نہیں۔۔۔۔

وہ اُس کی آنکھوں میں دیکھتے

ہوئے بہت دھیرے سے بولا

نین کی بے چین اُداس نظریں
دیکھ کر اُس کا دل بے قابو ہو کر
اُسے سینے سے لگانے کو مجبور
کرتا اُس کے پہلے ہی ہاتھ لبوں
سے پیچھے کر کے نظریں اُس سے
ہٹائی اور کپڑے لے کر اندر چلا گیا۔۔۔

وہ نظریں جھکائے خاموشی سے
زمین کو گھورنے لگی۔۔۔ جانے اُس
کی قسمت میں آگے کیا لکھا تھا

ΔΔΔΔΔ

سب ناشتے کی ٹیبل پر موجود تھے۔۔۔

نین خاموش سی بیٹھی تھی

اور عشرت شیرین اُس کی خاموشی

کو سمجھ کر کوئی نتیجہ نکالنے

کی کوشش کر رہی تھی۔۔ویسے

اُنہیں اپنے پلان پر پورا بھروسہ

تھا لیکن نین کی خاموشی سے

سمجھ نہیں پا رہیں تھیں کے وہ

خوشی سے خاموش ہے یہ غم میں۔۔۔

اب اُنہیں ساحل کا اِنتظار تھا کے

وہ آئیگا تو اُسکا بدلا رویہ دیکھ

کر اُن کے ارمان پورے ہوں گے

نین اتنی چُپ کیوں ہو سب ٹھیک

ہے نہ۔۔۔۔۔

عشرت نے اُس کی کرسی کی

طرف جھک کر سرگوشی میں

پوچھا تو اُس نے چونک کر

اُس کی جانب دیکھا

رات کو کیا ہوا۔۔۔۔۔سب اچھا رہا نا

وہ اُس کے دیکھنے پر رازداری سے

پوچھتی مسکرائی۔۔۔۔ نین نے ایکدم

سے خود کو اُس کے مضبوط حصار

میں محسوس کیا۔۔۔۔اُس کی سانسوں کی حرارت گردن

پر محسوس ہُوئی

تو اسکا دل دھڑکنے لگا۔۔۔

بھابھی پلیز۔۔۔۔۔ابھی۔مجھے

بات نہیں کرنی۔۔۔۔

وہ جھنجھلا کر بیزاری سے

بولی۔۔۔ عشرت پریشان ہو گئی۔۔۔

پیچھے ہو کر نین کو دیکھنے لگی

اُس کا ری ایکشن بلکل اُن کی

امیدوں پر نہیں اترتا تھا۔۔۔

تبھی اُس نے ساحل کو سیڑھیوں

سے اُترآتے دیکھا۔۔۔

دونوں کی آنکھیں چمک اٹھی کے

اب تو انہیں اپنے سوال کا جواب

مل ہی جائے گا۔۔

وہ سفید شرٹ کی آستین کو اوپر

تک فولڈ کرتا ہوا نیچے اترنے لگا

تو نظروں کا مرکز وہی تھی۔۔۔۔

اُس کی گہری نظریں خود پر

محسوس کر کے بھی پلیٹ پر

نظریں جمائے بیٹھی تھی

آ جاؤ شہزادے۔۔۔۔ ناشتا کر کے جاؤ۔۔۔۔

وہ اپنی دھن میں اُسے دیکھتا باہر

جانے لگا تو دادی نے اُسے پکار کر روکا

دادی۔۔۔۔ لیٹ ہو رہا اپن کو۔۔۔۔۔

وہ موبائل میں ٹائم دیکھ کر انکار

کرتا ہوا بولا۔۔۔۔ آج اُسے کالج جانا تھا

اپنی ڈیوٹی جوائن کرنی تھی اور

اصل میں اکیڈمی جانا تھا کیوں کے

چھٹیاں کرتے کافی دن ہو چکے تھے

دس منٹ زیادہ لیٹ ہو جانا۔۔۔

آجاؤ بیٹھو۔۔۔

داؤد نے زور دیتے ہوئے کہا تو

وہ آگے سے کچھ کہہ نہیں پایا۔۔۔

اور خاموشی سے آگے بڑھ کر دادی

کے پاس والی کرسی پیچھے کھینچی۔۔۔

نانوا گر یہ یہاں بیٹھا تو میں

یہاں نہیں رکوں گی۔۔۔۔۔۔۔۔

اُس کے بیٹھنے سے پہلے ہی وہ

بول پڑی تو سب نے اُسے حیرت سے

دیکھا۔۔۔اُس کے۔لہجے میں کوئی لچک

نہیں تھی۔۔۔بے نیازی سے ناشتا کر رہی

تھی۔۔۔ نظریں اٹھا کر دیکھنا اُس نے

ضروری نہیں سمجھا تھا۔۔ساحل

سنجیدگی سے اُسے دیکھنے لگا

نین کیا ہوا بیٹا۔۔۔ایسے کیوں

کر رہی ہو۔۔۔۔۔۔

نانو نے حیرت سے پوچھا۔اُس نے

جواب دینے کی زحمت نہیں کی۔۔۔

رابعہ بیگم مسکرائیں جب کے

باقی سب پریشان تھے

وہ دادی کے پریشانی سے خود

کی۔ طرف دیکھنے پر جلدی سے

مسکرایااور سر نفی میں ہلاتے ہوئے

اُنہیں تسلی دے کر باہر نکل گیا۔۔۔۔

اُس کا وہاں سے جانا محسوس کرنے

کی دیر تھی کے آنسو روکنے کے

چکر میں نین کے گلے میں

سانسیں پھنسنے لگی۔۔

وہ فوراً وہاں سے اٹھی اور
اپنے روم۔میں جانے لگی

شیرین اور عشرت کا دل تو بری
طرح ٹوٹ چکا تھا اپنی ایک اور
کوشش کو ناکام ہوتے دیکھ کیوں
کے آج تو اُن کی لڑائی بھی بہت
سنجیدہ لگ رہی تھی۔۔

دونوں سب کے جانے کے بعد ٹیبل
اور بیٹھی سوگ منا رہی تھی

بھابھی آپ دونوں کو چائے دوں۔۔۔

فلک نے وہاں آکر اُن دونو سے پوچھا

جو ہاتھ چہرے کے نیچے رکھ کر

بیٹھیں تھیں۔۔تینوں سب کے آخر

میں ناشتا کیا کرتیں تھیں

فلک چوہے مارنے کا زہر ہے۔۔۔۔۔

عشرت نے اُس کی طرف دیکھ

کر پوچھا

زہر۔۔۔۔۔۔۔۔ہاں بھابھی لیکن چوہے

تو نظر نہیں آرہے اس لیے

ایسے ہی رکھا ہے

فلک نے سادگی سے جواب دیا

تھوڑا سا میری چائے میں ڈال کر

لے آؤ

عشرت روہانسی ہو کر بولی

اور تھوڑا سا میری چائے میں۔۔۔

وہ عشرت کی بات پر صدمہ کرتی

کے شیرین بھی بول اٹھی ٹرانس

کی سی کیفیت میں۔۔۔

یااللہ۔۔۔۔۔۔۔یہ آپ دونوں کیا کہہ

رہیں ہے۔۔۔۔۔۔

فلک نے دل پر ہاتھ رکھ لیا

اتنی محنت کی پھر بھی کچھ نہیں

ہوا۔۔۔پتہ نہیں کس پتھر سے بنے ہے

یہ دونوں۔۔۔

شیرین نے اتنی زور سے ٹیبل پر

ہاتھ مارے کہ ٹیبل دہل اٹھا

میرا تواب وشواس اٹھ گیا ہے

محنت اور کوشش سے۔۔۔۔۔دل کر رہا

ہے خود کو گولی مار لوں۔۔۔۔

عشرت نے بھی مٹھیاں سختی

سے بھنچیں۔

۔

اللہ نا کرے بھابھی۔۔۔۔آپ دونوں

اتنا پریشان کیوں ہو رہیں ہے۔۔۔۔

سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔۔

فلک دونوں کی باتیں سن کر

بری طرح گھبرا گئی۔۔۔۔اور دونوں

کے کندھے پر ہاتھ رکھا

دونوں بھی اُس کا ہاتھ پکڑ کر اُس

سے چہرہ لگائے رونی صورت بنائے

بیٹھ گئیں۔۔جب کے فلک بے بس

کھڑی اُنہیں دیکھ رہی تھی

ΔΔΔΔΔΔ

اپنی کلاسز ختم ہونے کے بعد اُسے

آدھا گھنٹہ کالج میں ہونا ہوتا

تھا۔۔۔دکھاوے کی پیون والی ڈیوٹی

نبھانے کے طور پر۔۔۔۔

وہ ہاتھ میں موجود بہت ساری کتابوں

کو سنبھالتا اسٹاف روم میں داخل ہوا

تو دروازے پر ہی اُس کے قدم رک گئے

صوفے پر نین کو بیٹھے دیکھ۔۔۔

سفید شرٹ ٹاپ اور بلیو جینس میں

ہمیشہ کی طرح بلکل سادے سے حلیے

میں بالوں کو سمیٹ کر ہیئر کلپ میں

قید کیے۔۔۔ موبائل پر نظریں جمائے

بیٹھی تھی

اُس کا وہاں ہونا ساحل کو اپنا وہم ہی

لگا ویسے بھی وہ اُس کے حواسوں پر

اتنی سوار ہونے لگی تھی کے وہ ہر جگہ

اُسے محسوس کرتا تھا۔۔۔یقیناً یہ بھی
بس اُس کا خیال ہو گا

بلکل دِماغ خراب ہو گیا ہے اس بھوتنی
کے چکر میں۔۔۔اب تو یہاں بھی دکھ
رہی ہے۔۔۔

اُس نے پریشانی سے سوچا اور بکس
وہاں رکھے ٹیبل پر پٹخ دی۔۔۔

نین کا دھیان اُس کی طرف گیا۔۔۔اُسے
ایک نظر دیکھ کر وہ لاپرواہی ظاہر

کرتی موبائل میں دیکھنے لگی۔۔۔اُسے
اہمیت نہیں دینا چاہتی تھی

ساحل نے ہاتھوں سے دھول جھاڑ کر
دوبارہ اُس کی جانب دیکھا۔۔تو وہ
پھر نظر آئی
وہ اُس کے دماغ سے نکل ہی نہیں
رہی تھی۔۔۔۔اُس نے بے بسی سے سر
تھام کر آنکھیں بند کی اور تھکے
تھکے قدموں سے چلتا صوفے پر
گر گیا ٹھیک نین کے اوپر۔۔۔۔۔۔۔کیوں
کے اس کے حساب سے تو وہ

وہاں تھی ہی نہیں۔۔۔۔

آآآآآ۔۔۔۔۔

نین کی فلک شگاف چینخ پر اُس
کی جان کیا روح تک لرزا ٹھی۔۔۔۔
وہ اپنے بھاری وجود سے اُس کے
پیروں پر بہت خطرناک ظلم کر
چکا تھا۔۔۔۔

نین کی چینخ پر وہ ہڑبڑا کر اٹھتے
اٹھتے صوفے پر اُس کے بلکل پاس گر

گیا۔۔ پیر اس کے پیروں کے اوپر ہی

تھے وہ صدمے سے اُسے دیکھنے لگا۔۔۔۔۔

نین خود سمجھ نہیں پا رہی تھی کے

اُس نے ایسے کیوں کیا ایکدم دھپ

سے اُس کی گود میں کیوں آکر بیٹھ گیا۔۔۔اس چکر میں نین

کے پیر

ٹوٹتے ٹوٹتے رہ گئے تھے

ماما کے بیٹے۔۔۔یہ کیا ہے ہو دگی ہے۔۔

اُس نے ساحل کی ٹانگیں خود پر سے

دور پھینکی اور اپنے درد کرتے پیر

پکڑ لیے وہ فوراً سیدھا ہوا

تو تو۔۔۔تو۔۔۔۔تو سچ میں۔۔۔۔۔۔

سچ میں ہے یہاں۔۔۔۔۔۔

وہ بے یقینی سے اُسے دیکھتا

پوچھنے لگا

نہیں۔میں کہاں ہوں یہ تو میرا ہولو

گرام ہے۔۔۔اندھے کہیں کے۔۔۔۔۔۔۔پیر توڑ

دیے میرے۔۔۔۔۔۔۔ممی۔۔۔۔۔۔

وہ اُس پر چینخ کر اپنے پیروں کی

تکلیف کو رونے لگی۔۔۔۔۔۔۔اٹھنے کی

کوشش کی تو اٹھ بھی نہیں پائی

ایکدم سے لڑکھڑا کر گرنے کو ہوئی

ساحل نے فورًا سنبھال کر اُسے صوفے

پر بٹھایا

۔۔۔۔۔سوری۔۔۔میرے کو۔تو دکھی

نہیں۔۔۔۔۔۔میں کچھ سوچنے میں۔لگا

تھا۔۔بہت درد ہو رہا ہے کیا۔۔۔۔۔

وہ اس کے قریب کھسک کر ہاتھ سے

اُس کے پیر کو سہلانے لگا۔۔۔اُس کی

بھیگی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے نرمی

سے بولا تو اُس کے اپنائیت بھرے انداز

سے جہاں نین کو سکون ملا وہیں بے

تحاشا آنسو بھی آنے لگے

بہت۔۔۔۔۔۔۔

وہ اُس کی آنکھوں میں دیکھتی ہوئی

شکوہ کرنے لگی ساحل کو سمجھنے

میں وقت نہیں لگا کے وہ کیا کہنا چاہ

رہی ہے

ڈاکٹر کے پاس چلوں۔۔۔۔

اُس نے دوسرے پیر کو ہلکے ہاتھ سے
سہلاتے ہوئے پوچھا۔۔ نین کو ایکدم سے
احساس ہوا تو اُس کا دل دھک دھک
کرنے لگا اُس نے آہستہ سے اُس کا
ہاتھ ہٹا کے پیچھے کیا۔۔۔

ساحل نے دوسرے ہاتھ سے چھونے
کی کوشش کی لیکن اُس نے روک دیا

ہمدردی مت جتاؤ میرے ساتھ۔۔۔
وہ اُس کا دوسرا ہاتھ جھٹکتے ہوئے

بولی۔۔۔۔اور اپنے آنسُو صاف کیے

میرے وجہ سے ہوا اس لیے جتا رہا

ورنہ نہیں جتاتا۔۔۔۔۔۔۔۔یہاں کیا

کر رہی ہے تو۔۔۔

وہ اُس کی حرکت پر برہم ہوتا

پوچھنے کے ساتھ پھر اُس کے گھٹنے

سے اوپر ہاتھ سے سہلانے لگا۔۔

فورم سبمٹ کرنے آئی تھی۔۔۔۔۔۔

تمہیں کیا۔۔۔۔۔۔

وہ منہ بنا کر بولی اُس کے سہلانے سے پیروں کو آرام بھی مل رہا تھا لیکن۔

عجیب سی گھبراہٹ بھی ہو رہی تھی

تو کسی کو ساتھ لاتی۔۔۔اکیلے کیوں آئی۔۔۔۔ نئ جگہ ہے۔۔۔۔ یہاں کسی کو جانتی نہیں اور اکیلی نکل آی۔۔۔

وہ ماتھے پر بل ڈالے بولا۔۔۔

کسی کو۔ میرا ساتھ پسند نہیں۔۔۔۔۔

میں اکیلی ہی ہوں۔۔۔۔

وہ طنز کرتے ہوئے بولی۔۔۔جو ساحل کو

بہت چبھا۔۔۔۔۔

مجھے گھر جانا ہے تم یہ دے دینا۔۔۔۔

وہ سائیڈ میں رکھے کاغذات اُس کی

طرف بڑھا کر بیگ کی سٹرپ شولڈر پر ڈالتے ہوئے

بولی۔۔۔

چل چھوڑ آتا ہوں تیرے کو۔۔۔۔

ساحل۔نے پیپرز لے کر ٹیبل پر رکھے

اور اپنی جگہ سے اٹھ کر بولا۔۔۔

تُم چھوڑ آئے ہو۔۔۔

نین نے۔ سر اٹھا کر اُس کی آنکھوں میں

دیکھتے ہوئے کہا ساحل نے سختی سے۔

لب بھینچے۔۔۔

اُسے ہاتھ پکڑ کر صوفے سے اٹھایا۔۔

نین کو بے تحاشا درد محسوس ہوا

جس کی وجہ سے اُس نے ساحل کا

بازو تھامتے ہوئے آنکھیں سختی سے

میچ لیں۔۔۔

لیکن اگلے ہی پل اُسے کچھ بہتر

محسوس ہوا تو اُس سے دور ہوئی۔۔۔

اُس کا ہاتھ اپنے ہاتھ سے ہٹایا۔۔۔

ساحل نے غصے سے اُسے دیکھا اور

ایکدم سے اپنے بازؤں میں اٹھالیا وہ

بری طرح بوکھلا گئی۔۔۔ گھبرا کر اُس

کی شرٹ تھام گئی حیرت سے اُسے

دیکھنے لگی۔۔۔

وہ جتاتی نظروں سے دیکھتا اُسے لیے

باہر نکلا بنا پرواہ کیے کے کون کیا

سوچے گا۔۔۔۔۔۔۔

مجھے تمہارے ساتھ نہیں جانا

ساحل۔۔۔ چھوڑو مجھے

وہ جھنجھلا کر بولی۔۔۔۔ ساحل نے

اُسے اپنی بائیک کے پاس آکر ہی اُتارا

منہ بند کر کے چل تیرے کو نہیں

پتہ یہاں کا۔۔۔اِدھر اُدھر ہو جائے

گی۔۔۔اوپر سے حالت دیکھ۔۔۔ چل بھی

نہیں پارہی ہے۔۔۔ کوئی اٹھالے

راستے میں

وہ آنکھوں پر بلیک گلاسز چڑھا کر گاڑی میں چابی لگاتے ہوئے

بولا

تمھیں کیا فرق پڑتا ہے۔۔۔۔میرے

ساتھ کچھ بھی ہو جائے۔۔۔۔کیوں

پرواہ کر رہے ہو اتنی۔۔۔۔

وہ غصے سے بولی خفگی سے اُسے

دیکھتے ہوئے۔۔۔ساحل نے سنجیدگی

سے اُس کی طرف دیکھا دل۔سے

آواز آئی کی بتا دے کیوں ہے اتنی

پرواہ۔۔۔۔کیوں پڑتا ہے فرق

تیری نہیں اپنی پرواہ کر رہا ہوں۔۔۔۔۔۔

تیرے نام۔کے ساتھ جو میرا نام لگا ہے

نہ اُس پر۔ آنچ نہ آئے بس اس لیے۔۔۔۔۔۔

ایک بار یہ نام تُجھ سے الگ ہو گیا تو

کدھر بھی جا میری بلا سے۔۔۔۔۔ بیٹھ

ابھی

وہ دل کے مخالف جا کر سرد مہری

سے جواب دیتا نین کے دل کے ٹکڑے

کرتے ہوئے بائیک پر بیٹھ کر اُسے

سٹارٹ کرنے لگا نین اُسے دیکھتی

خاموشی سے بائیک پر بیٹھ گئی

۔۔۔بحث کا کوئی فائدہ بھی نہیں تھا

ΔΔΔ

https://wa.me/923444499420

گھر آ کر اندر لیجانے کے لیے وہ دوبارہ اُسے اٹھانے لگا تو وہ بوکھلا کر پیچھے ہوئی

نو

کیا کر رہے ہو میں ٹھیک ہوں۔۔۔اتنی بھی کوئی لگی نہیں ہے۔۔۔چل سکتی ہوں۔۔۔

وہ اُسے آنکھیں دکھا کر بولی اور اندر جانے لگی۔۔

اُس کا فون بجا تو وہ اُس کے پیچھے جاتے جاتے رک گیا اور کال اوکے کرتے ہوئے باہر آ گیا

نین روم میں آئی تو وہاں رابعہ بیگم پہلے سے موجود تھیں۔۔۔۔وسط میں کھڑے ہو کر گہرائی سے اُس کے کمرے کا جائزہ لے رہی تھیں۔۔۔

۔حالانکہ رات کو کی گئی ساری سجاوٹ صبح ہی اُس نے صاف کروادی تھی لیکن شاید اُنہیں کچھ اندازہ ہو گیا تھا تبھی وہ ایک ایک چیز کو جانچ رہیں تھی

بڑی مامی۔۔۔۔۔آپ یہاں۔۔۔۔۔

وہ اندر آکر ہینڈ بیگ بیڈ پر ڈالتے ہوئے بولی

میں تم سے ہی ملنے آئی تھی لیکن چندا نے بتایا کہ تم کہیں باہر گئی ہو۔۔۔۔

اُنہوں نے مسکرا کر اُسکی جانب دیکھا

جی کالج گئی تھی۔۔۔۔۔اپنے ڈاکیوں مینٹ سبمٹ کروانے۔۔۔۔

وہ بیڈ پر بیٹھتے ہوئے بولی۔۔رابعہ بیگم مسکراتی ہوئیں اُس کے پاس آئی

بہت اچھا کیا۔۔۔۔اب تمہیں ہمیشہ یہیں تو رہنا ہے اسلئے اچھا ہے تم اپنی پڑھائی بھی جلد سے جلد شروع کرو۔۔۔۔

ویسے بھی آجکل تم اتنی اُداس رہتی ہو پڑھائی میں دل۔لگ جائے گا تو باقی سب ٹینشن بھول جائے گی۔۔

رابعہ بیگم اپنائیت سے کہتیں اُس کے پاس بیٹھ گئی تو وہ زبردستی کا مسکرائی

کل تمہیں روتے دیکھا تب سے میرا دل کتنا بے چین ہے میں تمہیں بتا نہیں سکتی۔۔۔۔۔۔مجھے معلوم ہے تم اُس جاہل انسان کو اب بلکل بھی برداشت نہیں کر پا رہی ہو

۔۔۔۔۔۔

انہوں نے ہمدردانہ لہجے میں کہا تو نین کی آنکھوں میں ہلکی سی حیرت اُبھری

بلکل اُس طرح جس طرح میں اُس لڑکی کو اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھ کر تل تل مرتی ہوں۔۔۔۔

فلک کاز کر کرتے ہوئے اُن کے لہجے میں بے حد ناگواری تھی

لیکن ِتم مایوس مت ہونا۔۔۔۔میں جانتی ہوں داؤد بھلے ہی ابھی اُس لڑکی کے جال سے نہیں نکل پارہا لیکن وہ زیادہ دن میری ناراضگی برداشت نہیں کرے گا۔۔۔اُسے اُس لڑکی کو چھوڑنا ہی ہوگا تب ہی ہم سب سکھ سے جی پائے گے۔۔۔داؤد اور تم۔۔۔۔۔

اُنہوں نے آخر میں مسکراتے ہوئے اُس کے چہرے پر ہاتھ رکھنا چاہا جِسے نین نے تیزی سے جھٹک دیا

بڑی مامی پلیز۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔آپ کیا بولے جا رہی

ہے۔۔ میں آپ سے کہہ چُکی ہوں کے مجھے داؤد سے کوئی لینا

دینا نہیں ہے۔۔۔۔

آپ میرا نام اُس کے ساتھ مت لیا کریں پلیز۔۔۔

اور آپ کیا سوچ رہی ہے میں نہیں جانتی بس اتنا بتا دوں کے

میری لائف میں داؤد اب بلکل بھی میٹر نہیں کرتا۔۔وہ

میرے لیے بس میرا کزن ہے اُس سے زیادہ کچھ

نہیں۔۔۔۔۔۔

نہ کبھی ھو سکتا ہے۔۔۔۔

وہ اُن کی باتوں کو خاموشی سے سن رہی تھی لیکن اُن کی اگلی

بات کا اندازہ لگا کر ایکدم بھڑک اٹھی

لیکن جلد ہی اُسے اپنے لہجے کا اندازا ہوا تو اُن کی حیران پریشان شکل دیکھ کر گہری سانس لیتے ہوئے خود کو پر سکون کیا

میری بات سنیں بڑی مامی۔۔۔۔۔۔

فلک بہت اچھی ہے۔۔۔۔۔آپ اُس سے اپنی ساری بد گمانیاں ختم کر دیں۔۔۔اسے دل سے اپنا لیں۔۔۔وہ آپ کے لیے بہت اچھی بہو ثابت ہو گی۔۔۔مجھ سے تو بہت زیادہ اچھی۔۔۔۔۔

وہ اُن کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتی ہوئی بولی

اچانک تمہیں اُس سے اتنی ہمدردی کیوں ہونے لگی نین۔۔۔۔۔

رابعہ بیگم نے اُس کے ہاتھ سے اپنا چھڑا کے سنجید گی سے اُسے دیکھا

ہاں بڑی مامی اچانک ہی ہونے لگی ہمدردی۔۔۔۔۔جب تک مطلبی بن کر سوچا تو اُس میں صرف برائیاں ہی نظر آئیں۔۔۔پر جب اُسے پچھلی باتوں سے ہٹ کر دیکھا۔۔تو لگا کے وہ بہت اچھی ہے۔۔۔۔۔بہت صاف اور پاک دل کی مالک ہے۔۔۔۔۔۔

وہ تو بنا غلطی کے بھی نظر ملا کر بات کرنے سے کتراتی ہے۔۔۔

جال بچھانے کھیل کھیلنے والے کام وہ کیا کریگی بڑے مامی

آپ بھی پچھلی باتوں کو ذہن سے نکال کر دیکھیں گی تو اُس کی اچھائی نظر آئیگی آپکو۔۔۔۔

یہ نظر آئیگا کے داؤد اُس کے ساتھ کتنا خوش ہے۔۔۔۔۔

نین اُنہیں سمجھاتے ہوئے بولی رابعہ بیگم اُسے دیکھتیں رہ گئی۔۔۔اُنہیں تو لگتا تھا وہ فلک سے نفرت کرتی ہے اس لیے اُن کی خواہش مکمل ہونے میں زیادہ تکلیف نہیں ہو گی لیکن آج وہ نین کی سوچ دیکھ کر حیران ہی رہ گئیں

اُسے فلک پر غصّہ ضرور تھا۔۔۔وہ اُسے ناپسند کرتی تھی لیکن سچائی جاننے کے بعد تمام بدگمانیاں ختم ہو چکی تھیں۔۔

میں نے صرف تمہیں اپنی بہو مانا ہے نین۔۔۔۔

رابعہ بیگم نے اپنی بات پر زور دیتے ہوئے کہا

میں تو آپکی بہو ہوں نہ بڑی مامی۔۔۔ساحل اور داؤد دونوں

ہی تو آپ کے بیٹے ہے۔۔۔۔تو بہو تو میں ایسے بھی ہوں نہ

آپکی

وہ مسکرا کر بولی جب کے اُس کی بات سن کر اُن کا حلق تک

کڑوا ہو گیا۔۔

انہوں نے بڑی مشکل سے اپنی ناگواری چھپائی

ایک بات بتاؤ نین۔۔۔۔۔۔۔

اُنہوں نے اُس کی بات کو ان سنی کرتے ہوئے اُسے جانچنے

والے انداز میں دیکھا نین نے ہلکا سا سر ہلایا

تُم اس لڑکے کے ساتھ ایک کمرے میں رہتی ہو اُس نے تمہارے ساتھ کچھ کیا تو نہیں نہ۔۔۔۔۔۔

رابعہ بیگم نے رازداری سے پوچھا۔۔۔ گہری نظروں سے اُس کے تاثرات کا ایکس رے کرتے ہوئے۔۔۔۔ نین سن سی اُنہیں دیکھنے لگی۔۔۔ خون کی گردش ایکدم سے تیز ہوتی گئی

مجھے سمجھ نہیں آرہا آپ کیا پوچھ رہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ سپاٹ لہجے میں پوچھنے لگی۔۔۔۔ صرف لب ہلے چہرے پر ذرا بھی لکیر نہیں تھی

۔رابعہ بیگم اُس کی نا سمجھیں پر جھنجھلا گیئں

اُس نے چھوا تو نہیں نا تمہیں

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اُنہوں نے اُسے دونوں بازوؤں سے پکڑ کر سخت لہجے میں

پوچھا وہ اُن کی جھنجھلاہٹ دیکھ دھیرے سے مسکرائی

چھوا نا۔۔۔۔بہت بار چھوا۔۔۔۔۔۔بے حد شدت

سے۔۔۔۔۔۔۔۔بار بار چھوا

وہ مسکرا کر اُنہیں دیکھتی پر اسرار سے انداز میں

بولی۔۔۔۔وہ اُن کے سوال کا مطلب اور وجہ واضح سمجھ چکی

تھی۔۔۔

۔۔اُسے اچانک ہی اُن سے بے حد نفرت محسوس ہونے لگی

رابعہ بیگم نے پہلے حیرت اور پھر غصے سے اُسے دیکھا۔۔

اور تم نے چھونے دیا۔۔۔۔روکا نہیں

اُسے۔۔۔۔۔کیوں۔۔۔۔

وہ غصے سے اُسے دیکھتیں اُس کے بازوؤں سے ہاتھ جھٹک کر

وہاں سے اٹھ گئیں

نہیں روک سکی۔۔۔۔۔۔۔مجھے تو پتہ بھی نہیں چلا کہ کب وہ

اتنے قریب آگیا۔۔۔۔۔میں کچھ کر ہی نہیں پائی۔۔۔اور

روکتی بھی کیوں آخر وہ میرا شوہر ہے۔۔۔۔حق رکھتا ہے مجھ

پر

نین کے اطمینان میں ذرا بھی فرق نہیں آیا

وہ دل جلاتی مسکراہٹ لبوں پر سجائے کھوئے ہوئے لہجے میں بولی

میں سمجھتی تھی تم میرے بیٹے کے لیے بلکل صحیح لڑکی ہو۔۔۔۔۔ میں دِن رات سوچ رہی تھیں کے کیسے سب ٹھیک کروں۔۔۔ کیسے تمہیں اور داؤد کو ایک کروں۔۔۔اور تم۔ یہاں اُس لڑکے کے ساتھ عیش کرنے میں لگی ہوئیں تھی۔۔

تمہارا اپناپن۔۔ تمہاری محبت۔۔ شادی ٹوٹنے کا دکھ سب دکھاوا تھا

مجھے تم سے یہ امید نہیں تھی نین۔۔

رابعہ بیگم ایکدم سے اُس پر بھڑک اٹھیں۔۔۔وہ اُس کی بد تمیزی کے باوجود اس سے نرمی سے بات کرتیں تھی تو صرف اس لیے کیوں کے اُنہیں اپنی طرف سے اُسکا دل خراب نہیں کرنا تھا۔۔

لیکن اِب یہ جان کر کر وہ ساحل کی صرف وکالت ہی نہیں کرتی بلکہ اُس کے ساتھ خوشحال ازدواجی زندگی گزار رہی ہے۔۔۔اُن کے دماغ میں آگ لگ گئی

وہ اُنہیں دیکھ کر غصے سے اٹھ کھڑی ہوئی

مجھے آپکو کوئی صفائی دینے کی ضرورت نہیں ہے بڑی مامی اور رہی بات یہ کے

آپ مجھے اور داؤد کو لے کر سوچ رہیں تھی تو بس میرے

ایک سوال کا جواب دے دیجئے۔۔۔۔ کیا یہی سوال جو ابھی

آپ نے مجھ سے کیا۔۔۔۔ وہ آپ نے داؤد سے بھی پوچھا

ہے۔۔۔۔

وہ بھی اُن کے غصے کے جواب میں غصے سے بولی۔۔۔۔ اُس

کی آخری بات پر رابعہ بیگم نے ناگواری سے اُسے گھورا اور

سختی سے دانت پیسے

نہیں نا۔۔۔۔۔۔ مجھے آپ سے یہ امید نہیں تھی بڑی

مامی۔۔۔۔۔۔ کِتنی دوغلی ہیں آپ۔۔۔۔۔۔

اُن کی خاموشی پر وہ افسوس کرتے ہوئے بولی

نین۔۔۔۔۔

۔۔اُس کے الفاظ اور لب و لہجے پر بے ساختہ اُن کا ہاتھ اٹھا تھا

نین نے گھبرا کر آنکھیں میچ لیں۔۔۔۔۔

خوف کے مارے دل زوروں سے دھڑکا

لیکن جب اُسے اُن کا ہاتھ ہوا میں رکتا محسوس ہوا اُس نے

آنکھیں کھولیں۔۔۔۔

دیکھا تو اُس کے چہرے سے چند انچ کے فاصلے پر ہی وہ اُن کا

ہاتھ روکے کھڑا تھا

رابعہ بیگم اُسے حیرت اور بے یقینی سے دیکھ رہی تھیں۔۔

اس کو مت ماریئے پلیز۔۔۔۔

یہ تھوڑی کم بھیجے کی ہے۔۔۔

زبان بہت چلاتی ہے۔۔۔

لیکن اِس کے دل۔میں کچھ نہیں رہتا۔۔۔

وہ اُن کا ہاتھ جلدی سے چھوڑ کے عاجزی سے بولا۔۔۔۔۔ نین اُسے دیکھتی رہ گئی

تمہاری اتنی ہمت کے تم میرا ہاتھ روکو۔۔۔۔

رابعہ بیگم ابھی بھی بے یقینی کی کیفیت میں تھیں۔۔۔اُنہیں حیرت ہو رہی تھی کے نظر اُٹھا کر نا دیکھنے والا ہاتھ روک سکتا ہے

اگراس نے کچھ غلط ولت بول دیا تواپن کی طرف سے سوری

لے لو۔۔۔بس اس پر ہاتھ مت اٹھانا۔۔

وہ نظریں جھکائے بولا تو لہجے میں ذرا بھی سختی نہیں تھی

۔۔۔ریکویسٹ کرنے والا انداز تھا۔۔۔نین بنا پلک جھپکے

اُسے دیکھے جا رہی تھی۔۔

اب تم مجھے بتاؤ گے کے میں کیا کروں گی اور کیا

نہیں۔۔۔۔دو کوڑی کی اوقات نہیں ہے

تمہاری۔۔۔۔اور میرے سامنے کھڑے ہو کر مجھے سکھاؤ

گے۔۔۔۔۔۔

رابعہ بیگم بے حد زور سے اُس پر چلائی۔۔۔نین نے ساحل

سے نظر ہٹا کے اُنہیں حیرت سے دیکھا

بڑی مامی پلیز۔۔۔۔اس طرح بات مت کیجئے

وہ اُن کے زور سے چلانے پر سمجھ گئی تھی کے وہ سب کو جمع کر کے بات کو بڑھانا چاہتیں ہے تبھی افسوس بھرے لہجے میں بولی

لیکن اِنہوں نے اُس کی طرف دیکھا بھی نہیں

ابھی اور اسی وقت اس گھر سے نکل جاؤ۔۔۔۔دفعہ ہو جاؤ یہاں سے۔۔۔۔۔۔

وہ سیدھے ساحل کی طرف دیکھ کر بولیں اُسی وقت عبّاس صاحب بھی وہاں پہنچے اور رابعہ بیگم کی بات سن کر اُنہوں نے سختی سے مٹھیاں بھنچیں

یہ سب کیا ہو رہا ہے رابعہ۔۔۔۔

وہ صورتِ حال سمجھنے کی کوشش کرتے ہوئے پوچھنے لگے ۔۔۔زور کی آوازوں سے گھر کے باقی سب بھی وہاں جمع ہونے لگے۔۔۔

نوکر بننے کی حیثیت نہیں اور بیٹا بنا لیا آپ نے اسے۔۔۔آج میرا ہاتھ پکڑنے کی جرات کی ہے کل کو ہاتھ اٹھانے کی ہمت بھی کرے گا۔۔۔۔

وہ عبّاس صاحب کی طرف دیکھ کر غصے سے بولیں اُنہوں نے ایک نظر اُس کے خاموش چہرے کو دیکھا۔۔۔۔

اسے کہہ دیں عبّاس کے ابھی اور اسی وقت میرے گھر سے نکل جائے اور آپ نہیں کہہ سکتے تو مجھے بتادیں میں اسے دھکّے مار کر نکلوا سکتی ہوں۔۔۔۔

اُنہوں نے ساحل کی طرف اُنگلی اٹھا کر ناگواری سے کہا۔۔۔۔۔رابعہ بیگم کی نفرت دیکھ نین کی آنکھوں میں آنسُو آنے لگے۔۔۔۔۔جب کے وہ بے تاثر کھڑا زمین کو گھور رہا تھا

ہوا کیا ہے کوئی کچھ بتائے گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

عباس صاحب کا بازو پکڑ کر کھڑی دادی نے آگے بڑھتے ہوئے لرزتی آواز میں پوچھا۔۔۔ساحل نے منہ سے سانس خارج کرتے اُن کی طرف دیکھا۔۔

کچھ نہیں ہوا دادی۔۔۔۔تو ٹینشن مت لے۔۔۔۔اپنا خیال رکھ۔۔۔۔۔

وہ مسکرا کر اُن کا ہاتھ پکڑتے ہوئے بولا اور اُسے لبوں سے لگا کر وہاں سے جانے لگا لیکن عبّاس صاحب نے اُسے ہاتھ دکھا کے وہیں رکنے کا اشارہ کیا

وہیں کھڑے رہو۔۔۔۔کہیں نہیں جاؤ گے تم۔۔۔۔۔چھوٹی چھوٹی باتوں کا ایشو بنانا چھوڑ دو

رابعہ۔۔۔۔۔۔۔ساحل سے تمہیں تکلیف ہے میں جانتا ہوں لیکن وہ یہاں سے کہیں نہیں جائے گا۔۔۔

اُنہیں نے ساحل کو روک کر رابعہ بیگم کو جتاتے ہوئے کہا

سوچ سمجھ کر فیصلہ کرلیں عبّاس کیوں کہ اب اس گھر میں یا تو میں رہوں گی یا پھر یہ جاہل انسان۔۔۔۔۔۔۔بہت برداشت کیا ہے میں نے اسے۔۔۔۔۔آپ کی ہمدردی اس کے لیے اتنی بڑھ گئی ہے کہ آپ کے لیے میں۔۔۔۔۔۔میری مرضی میری پریشانی کچھ معنی نہیں رکھتی۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اُن کی بات سن کر جذباتی ہوتے ہوئے بولی نین افسوس سے اُنہیں دیکھنے لگی

پتہ نہیں آپ کیا سوچ کر اس جاہل جنگلی کو اٹھا کر گھر لے آئے۔۔۔بنا سوچے سمجھے بنا کسی کی پرواہ کیے۔۔
بیٹا بیٹا کرتے آپ کی زبان نہیں تھکتی۔۔۔

کس نظر سے آپ کو یہ مجرم یہ قاتل اپنا بیٹا بنانے کے لائق لگا ۔۔۔۔۔۔ جس کے نام کا پتہ ہے نا خاندان کا۔۔۔۔ پتہ نہیں کس کا گندا خون ہے۔۔۔۔

اُس نے نفرت بھری نظر ساحل پر ڈالتے ہوئے کہا اُس نے ضبط سے سرخ ہوتی آنکھیں بند کر کے کھولیں۔ نین نے سختی سے منہ پر ہاتھ رکھ لیا۔۔ اگر اُسے اندازہ ہوتا کے اُس کی ایک بات کی وجہ سے ساحل کو اتنا کچھ سننا پڑیگا تو وہ اپنی زبان پر کنڑول رکھتی

رابعہ۔۔۔۔۔۔۔

عبّاس صاحب نے غصے سے اُنہیں پکارا

ایسے ہی۔۔۔ایسے ہی ہر بار آپ نے مجھے روکا۔۔۔ کبھی کچھ نہیں کہنے دیا۔۔۔ہمیشہ اس کی حمایت کرنے کو کھڑے رہے میں نے ہمیشہ نظر انداز کیا لیکن آج نہیں۔۔۔۔آج اس گھر سے یہ نہیں گیا تو میں چلی جاؤں گی۔۔۔۔

۔اُنہوں نے فوراً کہا۔۔۔۔اُن کی دھمکی پر سب حیرت سے اُنہیں دیکھ رہے تھے اور عباس صاحب غصے سے

ساحل کہیں نہیں جائے گا۔۔۔۔۔ تمہیں جو۔۔۔۔۔۔

عبّاس صاحب غصے سے کہتے ہوئے اُن کی طرف بڑھنے لگے لیکن ساحل نے بیچ میں آکر اُن کے سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے انہیں روک دیا

آپ کو دادی کی قسم ہے بات کو مت بڑھاؤ۔۔۔۔۔۔اپن کا یہاں سے جانا ہی سہی ہے۔۔۔

وہ اُنہیں روکتا ہوا بولا عبّاس صاحب نے بے چارگی سے اُسے دیکھا۔۔

آج اگر آپ میرے کو روکے تو میری اپنی نظر میں بھی کوئی ویلیو نہیں ہو گی۔۔۔۔۔میرے کو جانے دو۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اُن کے کچھ بھی کہنے سے پہلے نہایت بے بس لہجے میں بولا

تُم۔میرے بیٹے ہو۔۔۔۔۔۔

اُنہوں نے ہمیشہ کی طرح اُسے جتایا رابعہ بیگم نے ناگواری سے سر جھٹکا

آپ کا بیٹا ہونے کے لیے میرے کو اس گھر میں رہنا ضروری نہیں ہے۔۔۔ میں کدھر بھی رہوں آپ کا بیٹا ہی رہوں گا۔۔۔

وہ مسکرا کر بولا عبّاس صاحب نے دکھ بھری نظر رابعہ بیگم پر ڈالی اور اُس کمرے سے نکل گئے۔۔

اُس نے دادی کی طرف دیکھا اور اُن کے گلے لگ گیا۔۔۔ نین اپنے آنسو صاف کرتی آگے بڑھی اور اس کے پاس جا کر اُس کا بازو پکڑ لیا۔۔۔

دادی اور ساحل دونوں نے اُسے دیکھا

یہ تم کیا کر رہی ہو نین۔۔۔۔۔۔۔۔

اُس کا ارادہ سمجھ کر رابعہ بیگم حیرت سے بولیں۔۔۔

میں بھی ساحل کے ساتھ جاؤں گی۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ ساحل کو دیکھتے ہوئے بولی وہ بھی خاموشی سے اُسے دیکھ رہا تھا دادی نے اُس کی بات پر آہستہ سے سر ہلایا

پاگل ہو گئی ہو تم۔۔۔ کوئی ضرورت نہیں ہے تم یہیں رہوں گی۔۔۔۔۔

رابعہ بیگم غصے سے بولیں۔۔۔۔ اُنہیں نین کا ساحل کے ساتھ ہونا کسی صورت منظور نہیں تھا

اگر یہ نہیں رہیگا تو میں بھی یہاں نہیں رہوں گی۔۔۔۔۔۔۔

وہ اُس کے بازو پر گرفت مزید سخت کرتی اُنہیں دیکھ کر ڈھٹائی سے بولی

تُم اس لڑکے کے لیے ہم سب کو اپنی نانو کو چھوڑ کر جانا چاہتی ہو نین۔۔۔۔

رابعہ بیگم نے افسوس بھرے لہجے میں کہا۔۔

اس گھر میں اس کمرے میں اس کی بیوی کی حیثیت سے ہی رہ رہی ہوں بڑی مامی۔۔۔جب یہ یہاں نہیں تو میں کیسے یہاں رہ سکتی ہوں۔۔۔

وہ ساحل کی۔ طرف دیکھ کر نظریں جھکاتے ہوئے بولی۔۔ وہ خاموش اُسے دیکھے جا رہا تھا۔۔۔ اگر وہ داؤد کے لیے کچھ محسوس کرتی تھی۔۔۔ اگر وہ داؤد کے سامنے رہنے کے لئے اُس کے ساتھ تھی تو اس وقت اُس کا ہم قدم ہونا کیا محض ساحل کا وہم تھا۔۔۔ یا باقی ساری باتیں وہم اور یہ حقیقت تھی

تمہارے سارے رشتے بس اس کے ساتھ ہے۔۔۔

ہم سے کوئی ناتہ نہیں رہ گیا تمہارا۔۔۔۔

یہ خود لوگوں کا محتاج ہے۔۔۔ تمہیں کیسے سنبھالے گا۔۔۔۔ کہاں رکھے گا۔۔۔ کیا کھلائے گا۔۔۔

رابعہ بیگم اونچی آواز میں بولیں ساحل کو حقارت سے دیکھتے ہوئے

میں نہیں جانتی۔۔۔۔۔پر جس بھی طرح رکھے گا رہ لوں گی۔۔۔۔۔جہاں لے جائیگا چلی جاؤں گی۔۔۔۔

وہ اُن کی طرف دیکھ کر ضدی انداز میں بولی

پاگل مت بنو نین۔۔۔۔۔

بس رابعہ۔۔۔۔۔۔۔۔جانے دو اُسے۔۔۔۔

دادی نے ایکدم سے اُن کی بات کاٹ کر اُنہیں روک دیا۔۔۔۔

یہ آپ کیا کہہ رہیں ہے۔۔۔۔۔اس لڑکے کے حوالے کر دیں گی اپنی ناتی کو۔۔۔۔ چھوڑ دیں گی اس کے ساتھ بھٹکنے کے لیے

اُنہوں نے حیرت سے اپنی ساس کو دیکھا۔۔۔

اگر تمہیں اتنا خیال ہوتا تو اس طرح گھر کا ماحول خراب نہیں کرتیں۔۔۔۔۔ بڑوں کا کام سمجھداری سے ہر معاملے کو سلجھانا ہوتا ہے اس طرح واویلا کر کے گھر کی عزت کا تماشا نہیں بنایا جاتا۔۔۔

دادی نے اُن کی بات کے جواب میں تاسف سے کہا وہ ہنہ کر کے رہ گیئں

اور تمہیں میری ناتی کی فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔وہ تم سے زیادہ سمجھدار ہے اپنا صحیح غلط جانتی ہے۔۔۔۔

وہ تمہاری طرح آنکھوں پر نفرت کا چشمہ چڑھا کر نہیں دیکھتی اُسے ساحل کی اچھائی نظر آتی ہے

اُسے ساحل پر بھروسہ ہے۔۔۔۔

اُنہوں نے جتاتے ہوئے کہا اور نین کی طرف دیکھ کر مسکرائیں

یہ دونوں ایک دوسرے کے لیے کافی ہے

اور مجھے یقین ہے دونوں ہر حال میں ایک دوسرے کا ساتھ دیں گے۔۔۔۔

اُنہوں نے نین کے چہرے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔۔۔

میری دعائیں تم دونوں کے ساتھ ہیں۔۔۔۔

اُنہوں نے اُس کی پیشانی پر پیار کرتے ہوئے ساحل کی جانب دیکھا۔۔۔اُس نے سر ہلایا اور باہر جانے لگا

بہت بڑی غلطی کر رہی ہو تم نین۔۔۔۔

رابعہ بیگم نے اُسے روکنے کی غرض سے کہا۔۔۔

اُس نے اُن کی طرف خفگی سے دیکھا۔۔۔۔۔اور ساحل کے ساتھ اُس روم سے اور پھر اُس گھر سے باہر نکل آئی۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔ

وہ باہر ہی لان میں کھڑا گہری سوچ میں گم گھر کے داخلی دروازے کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

اُسے کوئی بہت زیادہ لگاؤ نہیں تھا اُس گھر سے۔۔۔۔ نین کے آنے سے پہلے تو وہ کم ہی گھر آیا کرتا تھا۔۔۔۔ وہ گھر بھی اُس کی زندگی میں بہت سارے بدلے سرایوں میں سے ایک تھا۔۔۔۔

لیکن دکھ اُسے اُن لوگوں کے لیے تھا جو اُسے اُس گھر کا فرد بنا کر لائے تھے۔۔۔ جنہیں اُس سے مطلب تھا

دادی۔۔۔۔۔عباس صاحب۔۔۔۔۔داؤد اور دونوں

بچے۔۔۔۔۔۔۔

جنہیں اُس کے رہنے سے بھی فرق پڑتا تھا اور یقیناً جانے سے

بھی پڑنے والا تھا۔۔۔۔

پہلے دن سے اُسے معلوم تھا کہ رابعہ بیگم اُسے پسند نہیں کرتی

۔۔۔۔۔لیکن وہ یہ نہیں جانتا تھا کے اُن کی سوچیں کچھ الگ

ہی جانب گھومتی تھی

عباس صاحب کا اُس سے لگاؤ اُنہیں مشکوک لگتا تھا۔۔۔

وہ اُسے اتنی اہمیت دیتے تھے کے وہ شک میں مبتلا ہونے لگی

تھی۔۔۔کے کہیں وہ اُن کا ہی کوئی انش تو نہیں

لیکن اُن کے سارے شک شبہات فضول تھے۔۔۔بے معنی تھے۔۔۔۔اُس کا اُن سے تعلق الگ مناسبت کا تھا۔۔۔۔۔وہ بس اُس کے کیے گیے احسان اور اپنی ایک غلطی کے پچھتاوے میں اُس کے اتنے اسیر ہو گئے تھے
کوشش کرتے تھے کے بدلے میں اُسے ایک بہتر زندگی دے سکے۔۔۔
یہی حال داؤد کا بھی تھا۔۔۔۔۔

ساحل۔۔۔۔۔۔

نین نے اُسے کھویا ہوا دیکھ پکارا تو اس نے بھنویں چڑھا کر نین کو دیکھا۔

تو واپس اندر جا۔۔۔۔۔ میرے ساتھ آنے کی ضرورت نہیں

ہے۔۔۔۔

وہ اُسے دیکھتا پر سوچ لہجے میں بولا نین نے حیرت سے اُسے

دیکھا

دکھاوے کے لیے بول رہے ہو نا تم۔۔۔ کیوں کے اگر سچ

میں تم چاہتے کے میں تمہارے ساتھ نہ آؤں تو اندر ہی منع کر

دیتے۔۔۔۔ لیکن تم نے نہیں کیا۔۔۔۔۔ پھر اب یہ

فورمیلیٹی کرنے کی کیا ضرورت ہے۔۔

وہ حیرت سے بولی لیکن واقعی یہاں ساحل کو اپنی غلطی نظر

آرہی تھی کے وہ کیسے خاموشی سے اُسے ساتھ لے

آیا۔۔اُس وقت کیوں اُسے یہ خیال نہیں آیا کے وہ اُسے اپنے ساتھ کیسے رکھ سکتا ہے جب کے وہ اپنے رشتے کو ختم کرنے کا فیصلہ لے چکا تھا۔۔۔

اُس نے نین سے دور ہونے کا اتنا صحیح موقع ہاتھ سے کیسے جانے دیا

دیکھ میں تے کو اپنے ساتھ نہیں لے جا سکتا۔۔۔۔۔۔ تیری مامی بلکل صحیح بول رہی ہے۔۔ میرا اپنا کوئی ٹھکانہ نہیں ہے تیرے کو لے کر کدھر بھٹکوں گا۔۔۔۔۔

وہ بیزاری سے بولا۔۔۔۔۔ نین کا دماغ گھوم گیا۔۔۔۔

مجھے کچھ نہیں پتہ۔۔۔۔۔ تمہیں مجھے ساتھ لے کر جانا ہی ہو گا۔۔۔

اندر میں نے اتنے تڑاکے سے بول دیا کے میں جا رہی ہوں اور اب تم کہہ رہے ہو میں تمہیں اپنے ساتھ نہیں لے جا سکتا۔۔۔۔۔

میری بھی کوئی سیلف رسپکٹ ہے کے نہیں۔۔۔۔۔۔

تُم چاہتے ہو اب میں بے غیرتوں کی طرح واپس اندر جاؤں اور بولوں سوری بڑی مامی میں نے اپنا پلان کینسل کر دیا ہے۔۔۔۔۔۔ ہرگز نہیں۔۔۔۔

وہ اُس کی بات پر بھڑک اٹھی۔۔۔ شدید غصے میں مٹھیاں بھینچے ہوئے کہا

تُو پاگل ہے کیا۔۔۔میں کیا بول رہا ہوں سمجھ نہیں آرہا۔۔۔۔۔۔تو اندر جا ابھی۔۔۔

وہ بھی بدلے میں غصے سے بولا

میں اندر جاؤں گی تو تمہارے ساتھ۔۔۔اکیلی نہیں۔۔۔چلنا ہے تمہیں۔۔۔۔۔

وہ دونوں ہاتھ باندھے اعلان کرتے ہوئے بولی ساحل نے غصے سے دانت بھینچتے ہوئے گاڑی کے ٹائر کو لات ماری

تیری اس لمبی زبان کی وجہ سے ہی ہوا ہے یہ سب۔۔۔ذرا کنڑول میں نہیں رکھتی۔۔ضرور کچھ بکواس کی ہو گی ایسے ہی۔۔۔۔۔۔

میں نے کچھ بھی غلط نہیں کہا۔۔۔۔اُنہوں نے جو سوال پوچھا تھا اُس کا جواب دیا ہے بس۔۔۔۔میں بلکل بھی شرمندہ نہیں ہوں
وہ اُس کے الزام لگانے پر اُس کی بات کاٹ کے دھیمی آواز میں چلائی۔۔

کونسا سوال۔۔۔۔

ساحل نے سنجیدہ ہو کر حیرت سے پوچھا

اُنہوں نے مجھ سے پوچھا کے کیا۔۔۔۔۔

وہ غصے سے کہتے کہتے رکی اور خاموش ہو کر اُس کی طرف دیکھا

کیا فرق پڑتا ہے۔۔۔۔جو ہونا تھا وہ تو ہو گیا نا۔۔۔۔۔۔۔اب ہم کیوں اُس بات پر بحث کریں۔۔۔۔۔سچ تو یہ ہے کہ اپنے مطلب سے آگے اُنہیں کچھ نظر نہیں آ رہا۔۔۔۔۔۔۔نا میں نا داؤد نا فلک۔۔۔۔۔

وہ ساحل کی سوالیہ نظروں سے نظریں پھیر کر اُداسی سے بولی

اُن کو تیرے سے نہیں میرے سے پرابلم ہے۔۔۔تو یہاں رہ سکتی ہے کوئی تیرے کو ایمبیرز نہیں کریگا

وہ اُسے سمجھاتے ہوئے بولا نین نے اُسے غصے سے گھورا۔۔

وہ اُسے بے شرموں کی طرح واپس اندر جانے کو کہہ رہا تھا

اُس کے گھورنے پر ساحل نے بے بسی سے سر تھام لیا خود پر غصّہ آنے لگا کے کیوں اُسے اندر ہی ساتھ آنے سے منع کیوں نہیں کے دیا

کہاں جائے گی میری ساتھ۔۔۔

وہ اُس کی طرف دیکھ کر سر ہلاتے ہوئے پوچھنے لگا

جہاں بھی تم جاؤ گے۔۔۔۔

نین نے منہ پھلا کر کہا

میں مرد ہوں سڑک پر بھی رات گزار سکتا ہوں میرے کو کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔۔۔۔

وہ جتا کر بولا۔۔۔

مجھے بھی کوئی فرق نہیں پڑے گا۔۔۔۔۔جب تک تمہارے ساتھ ہوں۔۔۔

اُس نے ساحل کے ہی انداز میں جواب دیا۔۔

تو سچ میں کھسکیلی ہے۔۔۔۔

یہ زمین اور وہ آسمان۔۔۔۔فرق ہے نہ دونوں میں۔۔۔۔

وہ اُسے تاسف سے دیکھتے ہوئے اُنگلی کے اشارے سے بولا

یہی فرق تیرے اور میرے میں ہے۔۔۔۔ سمجھ میں نہیں آتا

کیا تیرے کو۔۔۔میں تیرے کو ایسی لائف کبھی بھی نہیں

دے سکتا۔۔۔۔

ایسا گھر ایسی زندگی میرے بس میں نہیں ہے۔۔۔۔

وہ بیزاری سے جھنجھلائے انداز میں بولا۔۔۔

ماما کے بیٹے پلیز ایسی بھاری باتیں مت کرو میرے

ساتھ۔۔۔۔۔۔پلیز۔۔۔۔

میں اندر نہیں جاوں گی۔۔۔

تمھی نا کہا تھا نا کے جب تک میرے ساتھ تمہارا نام جڑا ہے

تمہیں مجھ سے فرق پڑتا ہے۔۔۔۔۔

تو پھر کیا اپنی بیوی کو سب کی نظروں میں شرمندہ ہوتے دیکھ

فرق نہیں پڑیگا تمہیں

ایسے کیسے پیچھے چھوڑ سکتے ہو تم مجھے۔۔۔۔۔

وہ پریشان ہو کر بولی۔۔۔وہ اس وقت کسی صورت اُس گھر

میں نہیں رہنا چاہتی تھی۔۔۔اگر وہ اب واپس جاتی تو رابعہ

بیگم کی کہی ساری باتیں اُن کے لیے صحیح ہو جاتی۔۔۔نین

کا بھرم ٹوٹ جاتا۔۔۔

ساحل نے سنجیدگی سے اُسے دیکھا اور

بائیک پر بیٹھ کر بائیک اسٹارٹ کرتے ہوئے اُسے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

ΔΔΔΔΔΔ

آپ نے ایسا کیوں کیا مام۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

داؤد نے بہت ضبط سے اپنی ماں سے سوال پوچھا۔۔۔۔۔۔

اُسے گھر آکر جب یہ بات پتہ چلی تو شدید جھٹکا لگا۔۔۔۔۔۔

لیکن اُس نے بہت صبر سے کام لیا۔

تُم مجھ سے سوال نہیں کر سکتے داؤد۔۔۔ میں ماں ہوں تمہاری۔۔۔۔۔۔

رابعہ بیگم نے اُسے غصے سے آنکھیں دکھائیں

سمجھ نہیں آتا اس بات پر حیرت کروں یا افسوس۔۔۔۔۔۔۔

داؤد سر جھکائے دکھ وافسوس سے بولا

ماتم مناؤ ماتم۔۔۔۔۔۔۔شاید اُس سے تمہیں زیادہ خوشی ملے۔۔۔۔۔میرا کلیجہ چھلنی کرنے میں کونسی کسر چھوڑی ہے تم نے۔۔۔۔پہلے اس دو ٹکے کی لڑکی کو لے آئے میرا دل جلانے اور اب اُس غیر لڑکے کے لیے اپنی ماں کے ہونے پر افسوس جتا رہے ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

رابعہ بیگم اچانک سے روتے ہوئے بولی۔داؤد نے ضبط سے آنکھیں بند کی

ساحل سے اتنی نفرت کیوں ہے آپکو۔۔۔۔۔

وہ تاسف سے بولا۔۔۔

عبّاس صاحب خاموشی سے اپنی جگہ بیٹھے تھے۔۔اُنھوں نے منہ پر چُپ لگالی تھی۔۔۔۔۔اُنہیں اب زینب کی فکرِ ہو رہی تھی کے اُسے معلوم ہو گا تو کیا ہو گا

ہے مجھے اس سے نفرت۔۔۔۔۔میرا بیٹا اور میرا شوہر اُس کی لیے میرے مقابل کھڑے ہے مجھ سے لڑ رہے ہیں۔۔۔۔اس سے بڑھ کر کیا وجہ چاہیے مجھے

وہ غصے سے چلا کر بولیں

مام آپ نہیں جانتی اُسے۔۔۔۔۔۔وہ نہیں ہوتا تو میں نہیں ہوتا۔۔۔۔۔میری زندگی ایسی نہیں کچھ اور ہی ہوتی۔۔۔۔۔۔۔۔اُس نے۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔اپنے الفاظ ضایع مت کرو داؤد۔۔۔۔یہ نہیں سمجھ سکتی۔۔۔۔۔۔۔

عبّاس صاحب نے اُس کی بات کے درمیان ٹوکتے ہوئے کہا

آپ تو سمجھتے ہے نہ ڈیڈ۔۔۔۔۔

آپ نے کیسے جانے دیا اُسے۔۔۔۔۔۔

روکا کیوں نہیں۔۔۔۔۔۔

وہ باپ کی جانب دیکھ کر خفگی سے بولا

کیسے روکتا۔۔۔۔۔۔۔کتنے اور امتحان مانگتا اُس کے صبر سے۔۔۔۔۔۔اچھا ہی ہوا جو وہ چلا گیا۔۔۔۔۔۔۔اُمید ہے اب اس گھر میں سکون رہے گا۔۔۔

وہ نظریں زمین پر گاڑے ہارے ہوئے لہجے میں بولے لیکن داؤد نے ہار نہیں مانی

اگر وہ واپس نہیں آیا ناما م تو آپ سمجھنا کے آپ نے مجھے بھی خود سے بہت کر دیا۔۔۔

وہ اپنی ماں کو وارن کرنے والے انداز میں کہتا اُن کے روم سے نکل گیا۔۔۔اُسے سب سے پہلے ساحل کو ڈھونڈھ کر واپس گھر لانا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔ

وہ اُسے اپنے ساتھ خود کے فلیٹ میں لے جا سکتا تھا لیکن اُس کے لیے کچھ فورمیلیٹی پوری کرنا ضروری تھا۔۔۔۔

وہ اُس کی آفیشل جگہ تھی اور وہاں اُس کے ساتھ جانے کے لیے ساحل کو اپنے ریکارڈ میں اُس کی آئیڈنٹٹی ویریفائے کرنا پڑتا۔۔۔

یہ کام وہ بعد میں بھی کر سکتا تھا۔۔۔۔
کچھ دن کی مہلت لے کر فورمیلیتی کو ٹّال سکتا تھا

فلحال کے لیے کسی دوست کی جگہ بتا کر وہ اُسے وہاں لے جا سکتا تھا لیکن پرابلم یہ تھی کے وہ اُسے چھوڑنا چاہتا تھا اُسے اپنے ریکارڈ میں کبھی بھی اپنی وائف کے طور پر ایڈ نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔کے اگر آگے جا کے کچھ ہو بھی۔۔۔اُس کی پہچان کسی کی نظر میں بھی آئے تو نین پر خطرہ نا ہو۔۔۔۔۔۔۔

اس لیے کشمکش میں تھا کے اُسے وہاں لے جائے یا نہیں۔۔۔

اُس نے پریشان ہو کر ایکدم سے گاڑی سائیڈ کر کے روک دی۔۔۔۔۔

نین نے گھبرا کر اُس کے شولڈر پر ہاتھ رکھا اور دھیرے سے گاڑی کے نیچے اتری۔۔

گاڑی اتفاق سے ایک عالیشان ہوٹل کے سامنے رکی تھی

واؤ ہم یہاں رہے گے۔۔۔۔۔

نین نے اُس ہوٹل کی اونچی بلڈنگ کو دیکھتے ہوئے حیرت سے پوچھا ساحل نے اُس کی نظروں کا تعاقب کیا اور اُسے سخت تیوروں سے گھور کے دیکھا۔

اتنی مہنگی جگہ رہنے کی کیا ضرورت ہے لیکن۔۔۔۔ کوئی چھوٹا موٹا کرائے کا گھر دیکھ لیتے۔۔۔

وہ اُس کے گھورنے سے انجان اُس کی طرف دیکھ کر معصومیت سے بولی

کرائے کا گھر کیوں۔۔۔۔بنگلہ خرید لیتے نہ میری جان کے لیے

میرا اسسر بہت امیر ہے۔۔۔بول۔دیتا ہوں کے بھیج دے دو چار کروڑ۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اُس پر طنز کے تیر چلا کے آخر میں غصے سے دیکھتے ہوئے بولا

مطلب ہم یہاں نہیں رہ رہے۔۔۔۔۔

نین نے اُس کے طنز کو اگنور کیے منہ بنا کر کہا۔۔۔۔

نہیں بلکہ تو واپس جا رہی ہے گھر۔۔۔

وہ سامنے بہتی سڑک پر نظریں جمائے فیصلہ سنانے والے انداز میں بولا

میں وہاں نہیں جاسکتی۔۔۔شوہر کے بنا سسرال میں کوئی ویلیو نہیں ہوتی۔۔

نین نے سیریس ہو کر کہا

سسرال سے پہلے وہ تیرا ننیحال ہے۔۔۔

ساحل نے جتا کر کہا

تُم سے کس نے کہا کہ ننھیال اپنا ہوتا ہے۔۔۔ننھیال میں میں بس مہمان کی حیثیت رکھتی ہوں اُس سے زیادہ نہیں

نین نے پیشانی پر بل ڈالے اُس کی بات کا جواب دیا

ٹھیک ہے تو اپنے ماں باپ کے پاس تو جا سکتی ہے نا۔۔۔۔وہ تو تیرا اپنا گھر ہے۔۔۔میں ٹکٹ کر دیتا ہوں تیری۔۔۔تو واپس چلی جا۔۔۔

ساحل نے اُسے سنجیدگی سے دیکھتے ہوئے کہا نین نے اُداس ہو کر اُسے دیکھا

وہ میرا اپنا گھر کیسے ہو سکتا ہے۔۔۔۔وہاں تو میں مہمان تھی۔۔۔۔۔پرائی امانت تھی۔۔۔۔۔۔وہ اپنا گھر ہوتا تو اتنی آسانی سے نہیں چھوٹ جاتا۔۔۔

وہ نظریں نیچے کیے انگلی سے بائیک کی سیٹ پر لکیر بناتی مایوسی سے بولی۔۔ساحل سنجیدگی سے اُسے دیکھنے لگا

لڑکی کا اپنا کوئی گھر نہیں ہوتا ماما کے بیٹے۔۔۔۔

ماں باپ کا گھر شروع سے پرایا کہلاتا ہے۔۔۔اور سسرال اپنا سمجھنے نہیں دیا جاتا۔۔۔

ماں باپ کے لیے پرائے گھر کی امانت اور سسرال کے لیے پرائے گھر سے آئی۔۔۔

وہ خود کو رونے سے بعض رکھے پر درد لہجے میں بولی اور سر اٹھا کر اُس کی جانب دیکھا۔۔۔

میرا ابھی اپنا کوئی گھر نہیں ہے۔۔۔۔اسی لیے تو تمہارے ساتھ جانے کے لیے تمہاری اتنی منتیں کر رہی ہوں۔۔۔۔۔

نہ چاہتے ہوئے بھی اُس کے آخری الفاظ بھیگ گئے۔۔۔۔۔۔۔۔

اُس نے جلدی سے پلکیں جھپکیں۔۔۔

میں جانتا ہوں۔۔۔تو اپنے باپ سے ناراض ہے۔۔۔۔اُس نے صحیح نہیں کیا تیرے ساتھ۔۔۔۔لیکن بھول جا اُس بات کو۔۔۔باپ ہے تو کیا اُس کو غلطی کرنے کا حق نہیں ہے۔۔۔۔

تیری غلطیاں بھی تو معاف کرتا ہو گا نا۔۔۔۔۔تو بھی بھول جا۔۔۔معاف کر دے اُسے۔۔۔

وہ نرمی سے اُسے سمجھاتے ہوئے بولا

میں معاف کر چکی ہوں۔۔۔۔۔پر واپس نہیں جانا چاہتی۔۔۔۔۔

وہ بنا اُس کی جانب دیکھے بات ختم کرنے والے انداز میں بولی۔

میرا گھر تیرے رہنے کے بلکل لائق نہیں ہے یار۔۔۔
وہ بہانا بنانے کی غرض سے بے ساختگی میں کہہ گیا نین نے حیرت سے اُسے دیکھا

تمہارا گھر بھی ہے۔۔۔۔۔۔تو پھر تم اتنا کیوں سوچ رہے

ہو۔۔۔چلو نہ ہم وہاں چلتے ہے۔۔۔۔۔

وہ جلدی سے بولی تو ساحل کو اپنی غلطی کا اندازہ ہوا

تو وہاں نہیں رہ پائے گی۔۔۔۔وہ بہت پرانا مکان ہے ٹوٹا پھوٹا

اور بلکل گاؤں میں ہے۔۔۔۔۔۔یہاں سے بہت دور۔۔۔

وہ بات بناتے ہوئے بولا تا کہ وہ خود ہی انکار کر دے

ایڈجسٹ کر لیں گے نا۔۔۔۔۔

نین نے یقین دلایا

نہیں ہو گا ایڈ جسٹ۔۔۔۔۔وہاں بجلی پانی کچھ نہیں

ہے۔۔۔۔۔اندھیرے میں گرمی میں رہنا

پڑے گا۔۔۔۔۔جنگل کے بیچوں بیچ ہے کبھی بھی جنگلی جانور

حملا کر سکتے ہیں

ساحل نے کچھ سوچ کر اُسے مزید ڈرانے کی کوشش کی اور

کامیاب بھی ہوا

سریسلی۔۔۔۔۔

وہ جنگلی جانور والی بات پر پریشان ہو کر پوچھنے لگی

ہاں نا۔۔۔نہیں تو میں کیا فالتو اپنا گھر چھوڑ کے اُدھر رہتا

کیا۔۔۔۔۔۔

اُس کے گھبرانے سے ساحل کو اُمید ملی کے شاید وہ پیچھے ہٹ جائے

جو بھی ہو ہمارے پاس دوسرا آپشن بھی تو نہیں ہے

نہ۔۔۔۔۔ تم مجھے وہاں لے چلو۔۔۔

نین نے تھکے تھکے انداز میں کہا

کتنی ڈھیٹ ہے۔۔۔۔۔۔

وہ منہ ہی منہ میں بڑبڑایا

تیرے کو معلوم ہے اُدھر انٹرنیٹ بھی نہیں ہے۔۔۔۔

اُس نے کچھ سوچ کر ایک اور کوشش کی

کیا۔۔۔۔۔۔۔

نین کو شدید صدمہ لگا وہ منہ کھولے اُسے دیکھنے لگی

ایسا نہیں ہو سکتا۔۔۔۔

یہ جھوٹ ہے نہ۔۔۔۔۔مزاق کر رہے ہو نا تم۔۔۔۔

وہ بے یقینی سے پوچھنے لگی۔۔۔ساحل کا دل خوش ہو گیا

۔۔اپنا تیر نشانے پر۔ لگتا دیکھ

بغیر انٹرنیٹ کے کوئی کیسے جی سکتا ہے۔۔۔۔

ایسی زندگی بھی کوئی زندگی ہوتی ہے۔کیا۔۔۔آکسیجن نا ملے

تو چلتا ہے لیکن انٹرنیٹ کے بنا نہیں جی سکتی میں۔۔۔

وہ مانو رونے کو ہو گئی تھی۔۔۔

وہی تو۔۔۔۔۔۔۔اسی لیے تُجھے بول رہا ہوں پاگل کے تو
نہیں رہ پائے گی۔۔۔۔۔تیرے بھلے کے لیے سمجھا رہا ہوں
لندن چلی جا۔۔۔
وہ آگ میں گھی ڈالتے ہوئے اپنی مسکراہٹ چھپا کر بولا

یہ کیسی آزمائش ہے قسمت کی۔۔۔۔۔۔۔۔کیوں زندگی
امتحان لے رہی مجھ سے۔۔۔
پر میں ہار نہیں مانو گی۔۔۔
اُس کی ایکٹنگ دیکھ کر ساحل کے کانوں میں ٹی وی سیریل کا
میوزک گونج رہا تھا۔۔وُاس کے آخری جملے اور ٹھٹکا

عورتوں نے بڑی بڑی قربانیاں دی ہے زندگی کی راہ میں۔۔۔۔میں کیا ایک انٹرنیٹ کا تیاگ نہیں کر سکتی۔۔۔

وہ اُس کی طرف دیکھ کر جذباتی لہجے میں بولی ساحل کی خوشی چھو کر کے اڑ گئی

میں رہ لوں گی۔۔۔۔۔۔۔چلیں

اُس نے مصنوعی آنسو صاف کرتے مسکراتے ہوئے کہا

کیا زبردست نوٹنکی کرتی ہے تو۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ دانت پیس کر بولا

سیم ٹو یو۔۔۔۔۔ لیکن میں تمہارا پیچھا اتنی آسانی سے نہیں چھوڑنے والی

وہ اُسے آنکھیں دکھا کر ڈھٹائی سے بولی۔۔۔۔۔

وہ اپنا سر دیوار پر مارتے مارتے رہ گیا۔۔۔ضبط سے لب بھینچے بائیک پر بیٹھا اور زوردار کک مار کے بائیک سٹارٹ کی

بول تو دیا ہے۔۔۔۔اب لے کے کہاں جاوں

وہ بائیک آگے بڑھاتا ایک ہی بات سوچ رہا تھا۔۔

◆◆◆◆◆◆◆

اُسے سوجھ نہیں رہا تھا کے نین کو لے کر کہاں جائے۔۔۔ایسا کونسا بہانا کرے کے وہ واپس لوٹنے کو راضی ہو جائے۔۔۔۔

وہ اُسے کسی خطرے میں نہیں ڈالنا چاہتا تھا اسلئے شدّت سے کوشش کر رہا تھا کے وہ اپنے گھر چلی جائے

شہر سے باہر جاتی سڑک پر پچھلے پندرہ منٹ سے وہ گاڑی بھگا رہا تھا جب اُس کی نظر اُس سڑک کی ایک سائیڈ میں بنے فارم ہٹ پر پڑی

کھیتوں کی نگرانی کے لیے اکثر کسان کھیتوں میں ہی گھر بنا کر رہتے ہیں تاکہ اپنی فصل کی چوکیداری کر سکے۔۔اُسے نقصان سے بچا سکے

ایسا ہی وہ کوئی گھر تھا جو پرانے گھروں کی طرح مٹی سے بنا چھوٹا سا کچا مکان لگ رہا تھا۔۔جو اپنے ٹھیک سامنے کھڑے گھنے درخت کی اونٹ سے جھلک رہا تھا

اُس نے پر سوچ نظروں سے اُس مکان کو دیکھتے ہوئے گاڑی کو بریک لگائی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یہاں کیوں رک گئے۔۔۔۔۔بیچ راستے میں
نین نے بائیک سے اُتر کر آس پاس میں نظریں ڈالتے ہوئے حیرت سے پوچھا

اِدھر اچ تو اپن لوگ کا گھر ہے۔۔۔۔
ساحل نے اُس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔یقیناً اس سنسنان جگہ وہ معمولی سا جھونپڑا دیکھ کر وہ اپنا ارادہ ترک کر کے اُلٹے قدم لوٹ جاتی۔۔۔۔۔جیسا کے وہ چاہتا تھا

یہاں۔۔۔۔

نین نے پریشان نظروں سے اُسے دیکھتے ہوئے پوچھا

۔۔۔۔سنسان جگہ تھی۔۔۔چاروں اور ہریالی تھی اور شام

ہونے لگی تھی اس لیے بارش کے کیڑے شور مچا رہے

تھے۔۔۔ایسی جگہ گھر۔۔۔

ہاں وہ دیکھ رہی ہے۔۔۔۔وہ ہے میرے باپ دادا کا

مکان۔۔۔

ساحل نے اُس کے تاثرات دیکھتے ہوئے اُس کے پیچھے اُنگلی

سے گھر کی جانب اشارہ کیا۔۔نین نے پیچھے پلٹ کر دیکھا

وہ مکان سڑک سے چند گز اندر تھا۔۔۔ مکمل نظر نہیں آ رہا تھا کیوں کہ درخت کی شاخوں نے اُسے آگے سے چھپایا ہوا تھا۔

کھیتوں میں کوئی فصل نہیں تھی۔۔ لیکن بارش کی وجہ سے گھر کے چاروں اور دور دور تک اونچی گھاس کی ہریالی بچھی ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔۔ بس سڑک سے اُس گھر تک کا پتلا سا راستہ صاف نظر آ رہا تھا۔۔۔

لیکن وہ تو کسی فارمر کا گھر لگتا ہے
نین نے غور سے اُس ہٹ کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

ہاں تو۔۔۔۔۔۔۔۔میرے دادا پر دادا سب اِدھر کھیتی باڑی ہی کرتے تھے۔۔۔۔

اُس نے منہ بھر کر جھوٹ بولا اور خود کو لعنت بھی بھیجی کے باپ۔کا پتہ نہیں اور باتیں دادا پر دادا کی۔۔۔

جب کے نین ذہن میں آنے کے بعد یہ سوال نہیں پوچھ پائی تاکہ وہ شرمندہ نا ہو

وہ لوگ یہاں کیسے رہتے ہوں گے اتنی سنسان جگہ ہے اُنھیں ڈر نہیں لگتا ہو گا کیا۔۔۔۔

اُس نے فکر مندی سے سوچا۔۔۔۔حالانکہ وہ جگہ دیکھنے میں خوبصورت تھی۔کچھ دیر تک تفریح کے لیے اچھی تھی۔۔۔۔لیکن رہنے کے لئے صحیح نہیں تھی۔۔اُسے تو

ویسے ہی اندھیرے سے ڈر لگتا تھا اور یہ جگہ تو تھی بھی بے حد سنسان بیاناں میں

ڈر لگتا تھا نہ۔۔۔۔۔اسلئے تو یہاں سے چلے گئے۔۔۔۔ ہم بھی واپس چلتے ہے۔۔۔۔ چل

ساحل نے جلدی سے بولتے ہوئے اُس کا ہاتھ پکڑ کر اُسے بائیک پر بیٹھنے کا اشارہ کیا

لیکن۔۔۔ ہم کہاں جائے گے پھر۔۔۔۔

نین نے اپنا ہاتھ چھڑاتے ہوئے پوچھا

تو تیرے گھر جائے گی۔۔۔۔اور میرا کیا۔۔۔

میں رہ لوں گا کدھر بھی۔۔۔۔۔۔۔

وہ بیزاری سے بولا

ایسے کیسے۔۔۔۔۔۔ تمہیں لگتا ہے میں تمہیں اکیلا چھوڑ دوں گی۔۔۔۔۔۔

نین نے اُس کی بات پر معصومیت سے کہا ساحل نے ضبط سے دانت پیستے ہوئے سوچا کے ہاں سچ میں تو میری جان لیے بنا نہیں چھوڑے گی

میں یہاں ہی رہوں گی تمہارے ساتھ۔۔۔۔

اور جب ہم دونوں ہے ایک دوسرے کے ساتھ تو ڈر بھی نہیں لگیگا۔۔۔

اُس نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔ایک طرح سے اُسے سپورٹ کرنا چاہا

جب کے ساحل جبڑے بھینچے اُسے گھورنے میں مصروف تھا

چلیں اندر۔۔۔۔

نین نے اُس کی گھوری کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے اُس کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا

تیرے کو یہ جگہ رہنے لائق لگتی ہے کہیں سے۔۔۔۔۔۔ چل نہ یار پلیز

وہ سخت جھنجھلا گیا۔۔۔دل کیا اپنا سر پھوڑ لے

لیکن ہمارے پاس کوئی اور آپشن نہیں ہے ماما کے بیٹے۔۔۔۔بس اب بحث مت کرو چلو منہ بند کر کے۔۔۔۔چلو

نین نے تنگ آکر اُس کا بازو پکڑ کر کھینچا ساحل کو مجبوراً گاڑی سے اترنا پڑا اور اُس کے اترتے ہی وہ اُسے کوئی بھی موقع دیئے بغیر کھینچتی اُس کچے راستے سے اندر لے جانے لگی۔۔۔۔

چند قدم ہی اندر جانے پر دائیں جانب بنا تھا وہ چھوٹا سا مٹی کا گھر جس کی دیواروں پر کوئی رنگ و روغن نہیں تھا۔۔۔

چھت کو یلو سے بنی ہوئی تھی گھر کے دروازے کے کافی آگے تک اُس چھت کا سایہ تھا۔۔اور اُس سائے کے نیچے گھر کی دیوار سے بلکل لگ کر مٹی کا چولہا بنا ہوا تھا جس کا رنگ کہیں سے کالا اور کہیں سے سرمئی ہو گیا تھا۔

مٹی سے فلور کیا ہوا بڑا سا کھلا آنگن جس پر ڈھیروں سوکھے پتّے جمع ہو گئے تھے۔۔کافی کچرا پڑا ہوا تھا۔۔۔

گھر کے پچھلے حصے میں دو الگ الگ ٹوائلٹ باتھروم بنے ہوئے تھے۔۔۔

اور وہیں چند قدم کے فاصلے پر ایک طرف بورویل موٹر کے ساتھ ایک بڑا سا پانی کا پائپ رکھا ہوا تھا جو عام طور پر ہر کھیت میں فصل کو پانی دینے کی غرض سے ہوتا ہے۔۔۔موٹر کے

نزدیک ہی ایک چھوٹا سی سیمنٹ کی پانی کی ٹانکی بنی ہوئی تھی جس کا پانی کافی گندا ہو گیا تھا۔۔

۔۔سامنے کے آنگن میں دروازے کے ٹھیک سامنے دس قدم کی دوری پر ایک بڑا سا نیم کا درخت تھا جس کی شاخیں کافی دور تک پھیلی ہوئی تھی۔۔۔۔۔

ویسا ہی ایک بڑا سا درخت گھر کی دائیں جانب بھی تھا جس کی شاخیں گھر کی چھت کو چھو رہی تھی۔۔۔۔

اور اُسے سائیڈ سے ایک پیلے پھولوں کی بیل دیوار پر چڑھتی چھت کی جانب جا رہی تھی۔۔۔۔

وہ جگہ اتنی خوبصورت اور پر سکون لگ رہی تھی کے نین کو اندھیرے اور سنسان جگہ کا ڈر بلکل بھول گیا

کتنی خوبصورت جگہ اور کتنا پیارا گھر ہے نہ

وہ بے ساختہ اُس کے بازو سے چہرہ لگاتے ہوئے میسمرائز ہو کر اُس جگہ کو دیکھتی ہوئی بولی۔۔۔ساحل نے ایک پل اسے سنجیدگی سے دیکھا اُس کے چہرے کی خوشی ہی انوکھی تھی لیکن اگلے ہی پل۔۔۔۔۔۔

اے ہشار۔۔۔چُپ کر کے چل یہاں سے۔۔۔۔۔جب سانپ بچھو کاٹے گا نہ تو پتہ چلے گیا کتنا پیارا گھر ہے

اپنا ہاتھ اُس سے چھڑا کر ساحل نے اُسے غصے سے گھورا

تو کیا ہوا۔۔۔اگر سانپ کاٹے گا تو تم زہر چوس کر نکال دینا۔۔۔جیسے فلموں میں کرتے ہیں۔۔۔۔

وہ بلکل بھی سیریس ہونے کے موڈ میں نہیں تھی۔۔۔شرارت سے پلکیں جھپکتے ہوئے بولی

ہاں میری تو مت ماری گئی ہے نا۔۔۔۔۔۔

وہ آنکھیں گھما کر بڑبڑایا۔۔۔

لکڑی کے چھوٹے سے دروازے پر صرف کنڈی چڑھائی ہوئی تھی کوئی تالا نہیں تھا۔

اس لیے نین نے آسانی سے دروازہ کھول لیا۔۔۔

اور اُس کے تاثرات دیکھ کر دوبارہ اُسے ہاتھ پکڑ کر اندر لائی۔۔۔۔وہ جلدی سے نیچے جھکا اور اُس کے ہمراہ اندر آیا

اندر چھوٹی سی کھڑکی تھی لیکن چونکہ شام گہری ہوتی جا رہی تھی اس لیے اندر کافی اندھیرا ہو گیا تھا
ساحل۔نے دروازے کے قریب کی لگے چھوٹے سے سوئچ بورڈ کی بٹن دبائی تو وہاں درمیان میں لگا بلب روشن ہو گیا

باہر سے گھر جتنا خوبصورت تھا اندر سے اتنا ہی گندا۔۔۔۔پورے گھر میں کچرا ہی کچرا پڑا تھا۔۔۔۔

کہیں پرالی کے گٹھے بندھے پڑے تھے تو کہیں کھیتوں میں استعمال ہونے والے کیمیکل کے بڑے بڑے

.بورے۔۔۔۔۔۔

کہیں کھیتوں میں استعمال ہونے والے اوزار کدال درانتی وغیرہ

دیواروں پر بڑے بڑے جالے لگے ہوئے تھے۔۔چاروں اور دھول مٹی۔۔۔۔

حال نما گھر کے درمیان میں بڑا سا لکڑی کا بامبو تھا جس کے سہارے چھت تھی۔۔۔

دیوار میں بنی دو دیوار نسب شیلف تھی جس میں ایک میں کھانے کے برتن وغیرہ

اور دوسرے میں بستر رکھے ہوئے تھے۔۔

وہاں ایک چارپائی بھی پڑی ہوئی تھی اور یہ سب دیکھ کر

صاف اندازہ ہو رہا تھا کے کچھ دن پہلے تک وہاں کوئی رہتا تھا۔

ان یقیناً وہ ساحل کے دادا پر دادا تو نہیں ہو سکتے تھے

یہ سب سامان دیکھ کر تو ایسا لگ رہا ہے جیسے یہاں کچھ دنوں

پہلے تک کوئی رہتا تھا۔۔۔

وہ دانتوں میں اُنگلی دبائے ایک ایک چیز کو دیکھتی سوچنے لگی

۔ساحل نے زبان اُس کی طرف دیکھ کر دانتوں میں دبائی۔۔

اور اُس کے پلٹتے ہی منہ پھیر کر انجام پلس معصوم بن گیا

اور تم نے تو کہا تھا کے یہاں بجلی پانی نہیں ہے لیکن باہر بورویل موٹر لگی ہے۔۔۔ مطلب پانی بھی ہے اور بجلی بھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔ایک منٹ۔۔۔۔۔۔

اُس نے ساحل کی جانب دیکھ کر سوچتے ہوئے کہا اور درمیان میں رک کر اپنا فون نکال کر چیک کیا تو اس میں فل نیٹورک نظر آ رہا تھا

اور نیٹورک بھی ہے۔ یہاں تو۔۔۔۔۔۔۔

وہ موبائل اُس کے سامنے کرتے ہوئے سوالیہ انداز میں بولی

تیرے کو یہاں رہنے کا ہے نہ۔۔۔۔۔ تو منہ بند کر کے رہ جاستی. سوال جواب مت کر سمجھی نا۔۔۔۔۔

وہ اُس کی بات کا کیا جواب دیتا اس لیے بلاوجہ ہی چڑ گیا۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے اتنا بھڑک کیا رہے ہو ہارٹ بیٹ بڑھ گئی میری۔۔۔۔۔

وہ اُس کے اچانک اتنے خطرناک ری ایکشن پر دل پر ہاتھ رکھتے ہوئے حیرت زدہ سی بولی۔۔

اُسے ساحل کی جھنجھلاہٹ صاف نظر آرہی تھی لیکن اُس کے پیچھے کی وجہ وہ نہیں جانتی تھی۔۔۔

وہ تو کتنی اُمید لگائے بیٹھا تھا کے اس گھر کو دیکھ کر نین تارا ابرا سامنہ بنا کر وہاں سے بھاگ جائے گی اور یہاں اُس کی امیدوں پر ڈھیروں پانی ڈال کر وہ انجوئے کر رہی تھی۔۔۔

جگہ کم ہے اوپر سے سارا کباڑ بھرا ہوا ہے یہاں۔۔۔

ایسا کرتے ہے پہلے سب فالتو کی چیزیں باہر نکال دیتے ہیں۔۔

وہ کمر پر ہاتھ رکھتے ہوئی طائرانہ نظر پورے ہال پر ڈالتے ہوئے بولی

پھر تو کدھر رہے گی۔۔۔۔۔۔۔

ساحل نے اُس کی بات اُچک کر سنجیدگی سے پوچھا چند سیکنڈ لگے نین کو اُس کی بات سمجھنے میں اور پھر اُس کا منہ کھل گیا

تمھارے سر پر۔۔۔۔جو بولا ہے وہ کرو۔۔۔۔

وہ خود کو فالتو چیز کہے جانے پر غصے سے بولی

میں کچھ نہیں کرنے والا۔۔۔۔۔۔ تیرے کو یہاں رہنے کا ہے تو خود ہی دیکھ اپنا۔۔۔۔۔۔۔

وہ ہاتھ اوپر کر کے اُسے صاف جتاتے ہوئے بولا

نین نے اُسے ناک بھلا کر گھورا اور خود ہی کچھ کرنے کی سوچ کر اپنی آستین کو اوپر فولڈ کرتی ہوئی آگے بڑھی۔۔۔

سب سے پہلے اُس نے وہاں پڑے بھرے ہوئے بورے ہٹانے کی کوشش کی لیکن اُس کے نازک بازؤں میں اتنا زور نہیں تھا کے وہ اُسے ہلا بھی سکتی۔۔۔

ذراسی کوشش میں ہی اُس کی ساری انتڑیاں ایک جگہ جمع ہو کر مزید ہمت کرنے سی انکار کر چکی تھیں۔۔۔

سردی کے باوجود ماتھے اور گلے پر پسینہ آنے لگا تھا حالانکہ بوری اپنی جگہ سے ایک انچ بھی نہیں ہلی تھی۔۔۔۔

اُس نے ہلکا سا سر گھما کر ساحل کی طرف دیکھا تو وہ دیوار سے ٹیک لگائے کھڑا فرصت سے اُس جنگ کا نظارہ انجوئے کرنے میں مصروف تھا نین کے پلٹنے پر اُسے آنکھوں ہی آنکھوں میں داد دیتے ہوئے آگے بڑھو کا اشارہ کر کے اُس کا جوش بڑھایا۔۔۔

نین نے زبردستی مسکرا کر داد وصول کی اور پھر بورے کو
ایسے گھورا جیسے کہہ رہی ہو کیا ہو جاتا اگر تھوڑا ساہل ہی
جاتے۔۔۔۔

میری عزت رکھ لیتے تھوڑی۔۔۔۔

آخر اُس نے خود کو یہ سوچ کر تسلی دی کے وہ بورا ہی غلط ہے
اور وہاں سے آگے بڑھ کر پرالی کے گٹھے اٹھانے کی کوشش
کی لیکن وہ اُٹھانا تو اتنا مشکل نہیں تھا جتنا سنبھالنا

اُسے اپنے آگے پکڑ کر دو قدم چلتے ہی وہ پیچھے لڑھکنے لگی بڑی
مشکل سے خود کو سنبھالا اور گرنے کے ڈر سے اُس گٹھے کو

وہیں چھوڑ کر جلدی سے ہاتھ جھٹکے اور اپنے کپڑے

بھی۔۔۔۔

ساحل نے بہت مشکل سے اپنی اسمائیل کنٹرول کی۔۔۔

اب وہ شیلف میں رکھے برتنوں کی طرف بڑھی کے کم سے کم اُنہیں تو نکال سکے نچلے دو خانوں کے برتن آسانی سے نکال کر نیچے رکھے لیکن اوپر والے خانے تک اُس کا ہاتھ پہنچ نہیں رہا تھا

اچھا صرف یہ سامان تو نکال دو

مجھ سے نہیں ہو گا۔۔۔ میرا ہاتھ چھوٹا پڑ رہا ہے۔

آخر اُسے یقین تھا اُس کے بس میں تو یہ سب نہیں ہے اسلئے اپنے اٹیٹوڈ کو قائم رکھتے ہے بہانے بہانے اُس سے مدد مانگی

تو زبان سے ٹرائے کر وہ تو بہت لمبی ہے۔۔۔

ساحل نے دیدہ دلیری سے اُسے ترکیب سجھائی

لڑنے کا موڈ ہو رہا ہے۔۔۔۔۔

نین نے آنکھیں سکیڑ کر اُسے گھورا اُس نے ضبط سے دانت بھینچے

Zubi Novels Zone

جب سے تیرے سے شادی ہوئی ہے بس مرنے کا موڈ ہوتا ہے میرا۔۔۔۔

وہ ایکدم سے پھٹ پڑا اپنی شرٹ اتار کر دروازے پر رکھی اور اُسے پیچھے کر کے وہاں سے برتن نیچے اتارنا لگا۔۔۔

اُسے اچانک جوش میں آتے دیکھ جہاں وہ اُس کے کام کرنے سے خوش ہوئی وہیں اُس کے تیور دیکھ کر دور کھڑے ہونے میں ہی اپنی عافیت نظر آئی۔۔۔اسلئے فوراً پیچھے ہو گئ

پتہ نہیں اور کون کون سے دن دکھائے گی

سالہ اچھا خاصا جی رہا تھا میں۔۔۔۔۔۔۔۔جب سے آئی ہے ایک دن سکون کا نہیں گزرا۔۔۔ کبھی لاتیں مار رہی ہے۔۔۔۔ کبھی جھاڑو سے ڈرا رہی ہے۔۔ کبھی سب کے سامنے تھپڑ مار رہی ہے۔۔۔۔

میری ایک عزت کا ہزار بار جنازہ نکال کر رکھ دیا ہے۔۔۔۔۔ اس سے تو اچھا ہوتا مجھے کسی توپ سے اڑا دیتی۔۔۔کم سے کم عزت کی موت تو نصیب ہوتی۔۔۔۔

وہ اب جوش خروش سے ہاتھ پیر چلا کر سارا سامان گھر سے باہر آنگن میں لے جا لے جا کر رکھتے ہوئے ساتھ ہی اپنی بھڑاس بھی نکالے جا رہا تھا۔۔۔

نین دیوار سے لگ کر خاموش کھڑی اُسے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔

اب اس پاگل کیس کی وجہ سے میں اس جنگل میں بھٹکوں گا۔۔۔۔۔۔

ٹارزن بن کر یہاں سے وہاں کودوں گا۔۔

اور ماسی بن کر گھر کی صفائی بھی کروں گا

خاک میں گئی انٹیلیجنس کی نوکری۔۔۔۔۔

بھاڑ میں گئے سارے میڈلز۔۔۔۔۔۔۔۔

چولہے میں گیا کریئر۔۔۔۔۔۔۔

وہ ایک ایک کر وہاں پڑے سارے بورے اٹھا کے باہر پھینکتے ہوئے غصے میں اپنی زبان کا کنٹرول کھوتا جا رہا تھا اُسے بھی نہیں معلوم تھا وہ کیا بول رہا ہے۔۔

کیا۔۔۔۔۔بول کیا رہے ہو۔۔۔۔۔۔۔کچھ سمجھ نہیں آ رہا مجھے۔۔۔۔۔۔۔

نین کو اُس کی باتوں پر سخت حیرت ہوئی اُسے لگا اُس نے کچھ غلط سنا ہے وہ انٹیلیجنس اور میڈلز کی بات کیوں کرے گا

ساحل نے ایک پل کو رک کر اُسے دیکھا اور پھر ایکدم سے اُس کے پاس آیا۔اُسکے بے حد قریب۔۔۔۔

پاگل ہو گیا ہوں میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اپنے دونوں ہاتھوں سے اپنے سر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اُسے اتنی خطرناک نظروں سے گھورا کے وہ خوفزدہ ہو کر دیوار میں گھسنے لگی۔۔۔

۔تیرے کو دیکھ دیکھ کے میرا ابھی بھیجا کھسک گیا ہے۔۔۔۔۔۔

وہ غصے سے بولتا پیچھے ہوا اور دوبارہ سے اپنے کام میں لگ گیا نین نے رکی سانس بحال کی۔۔۔

جتنے دھماکے سرحدوں پر نہیں ہوتے اتنے میری لائف میں ہو رہے ہے

میرے اوپر تو ایک پکچر بنی چاہیے۔۔۔۔جس کا نام ہو گا

زبردستی کی بیوی کا ستایا شوہر۔۔۔

قسم سے ریکارڈ توڑ کمائی کریگی۔۔۔۔۔

وہ اپنے دل کے دکھڑے سناتے ہوئے مسلسل ہاتھ چلا کر گھر

سے سارا سامان نکال کر اسے پورا خالی کر چکا تھا۔۔۔

خالی ہونے کے بعد زیادہ بہتر لگ رہا تھا۔۔۔اُس نے جھاڑو

لے کر پہلے پوری صفائی کی نین نے آگے بڑھ کر ساتھ دینا چاہا

تو اُسے غصے سے آنکھیں دکھا کر وہاں سے باہر نکل جانے کا

اشارہ کیا۔۔۔۔

وہ منہ بنا کر باہر آگئی اور اور چارپائی سیدھی کر کے اُس پر بیٹھ گئی۔۔۔

ساحل نے گھنٹہ لگا کر پہلے جھاڑو سے گھر کی صفائی کی پھر موٹر آن کر کے پائپ لگا کر اوپر سے نیچے تک اُسے پانی سے دھویا۔۔۔

باہر نکالے گئے غیر ضروری سامان دوائیاں اوزار کیمیکل پر الی اور وہاں رہنے والوں کے استعمال شدہ بستر چادریں وغیرہ کو اُس نے گھر کے سائیڈ والے حصے میں حفاظت سے رکھ دیا اور ایک پلاسٹک شیٹ سے اچھے سے کور کر دیا تاکہ وہ محفوظ رہے۔۔۔

اور جو ضروری سامان تھا برتن سٹول چارپائی وغیرہ وہ پانی سے دھو کے صاف کر کے واپس اندر اُن کی جگہ پر رکھ دیئے۔۔۔
تاکہ اُن کے رہتے کام میں آسکے۔۔۔۔

آنگن خالی ہونے کے بعد اُس نے پانی سے پورے آنگن کو بھی دھو کر صاف کیا اور اُس کے بعد اُس آنگن اور گھر کا نقشہِ بلکل بدل چکا تھا۔۔۔۔۔
وہ گھر اب اُن کے رہنے کے قابل ہو چکا تھا لیکن ساحل کی اپنی حالت اس چکر میں کافی بری ہو چکی تھی۔۔۔
کپڑے بال چہرہ سب بد تر ہو چکے تھے اور اُس کے پاس اب کپڑے بھی نہیں تھے کے نہا کر چینج کر لے۔۔۔

جب کے نین تو گھر کو بار بار دیکھ کر خوش ہوئے جا رہی تھی

ویسے ایک بات ہے۔۔۔غصے میں تم نے گھر کا نقشہ ہی بدل دیا۔۔۔اب یہ لگ رہا ہے رہنے لائق۔۔۔۔۔

وہ چاروں اور نظر دوڑا کر خوش ہوتے ہوئے بولی ساحل نے بیزاری سے اُسے دیکھتے ہوئے اپنے بالوں سے گرد صاف کی۔۔۔

لیکن اِب مجھے سخت بھوک لگ رہی ہے۔۔۔۔کھانے کا بھی تو کچھ کرونا۔۔

وہ اچانک سے بھوک یاد کر کے معصوم صورت بنا کر بولی۔۔۔

میرا سکون نگل کر پیٹ نہیں بھرا تیرا جواب بھی کھانا مانگ رہی ہے۔۔۔۔۔۔

ساحل نے بیچارگی سے اُسے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

نین نے منہ بنایا اور فون پر کھانا آرڈر کرنے لگی۔۔۔

ساحل کو اپنی حالت دیکھ کر غصّہ بھی آرہا تھا اور خود پر ترس بھی آرہا تھا کے کیسے وہ کام والی ماسی بن گیا تھا۔۔۔ فلحال اُسے اپنے کپڑوں کی سخت ضرورت تھی اور سوچ رہا تھا کے کیا کرے کیسے کپڑوں کا انتظام کرے جب اُسے باہر گاڑی کا ہارن سنائی دیا۔۔۔۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

وہ دونوں ہارن کی آواز سن کر گھر سے باہر نکلے تو دیکھا داؤد

سڑک پر اپنی کار پارک کیے اندر آرہا تھا۔۔۔

چہرے سے ہی صاف نظر آرہا تھا کے وہ سخت غصے میں

ہے۔۔ بڑی مشکل سے وہ اُن دونوں کی موبائل لوکیشن کے

سہارے اُن تک پہنچا تھا۔۔۔۔۔۔

ساحل کے پاس آتے ہی اُس نے غصے سے اُس کی ویسٹ پکڑ

کر کھینچی

تمہاری ہمت کیسے ہوئی گھر چھوڑنے کی۔۔۔ کس سے پوچھ کر آئے تم یہاں۔۔۔۔۔۔

وہ شدید غصے میں قہر برساتی نظروں سے اُسے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا۔۔ نین ماتھے پر بل لیے اُسے دیکھ رہی تھی

تو شانتی سے بات سن میری۔۔۔۔۔۔

ساحل نے سکون سے سمجھانے والے انداز میں کہا

شٹ اپ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ مجھے میری بات کا جواب دو۔۔۔ گھر چھوڑنے کا سوچا کیسے تم نے۔۔۔۔۔۔

وہ اُس کا سکون دیکھ کر مزید جھلا گیا۔۔۔

سٹاپ اٹ داؤد۔۔۔۔۔۔

ساحل کو تو اثر نہیں ہوا لیکن نین کو ہر گز اُس کا غصّہ کرنا اچھا نہیں لگا۔۔اُس کے ہاتھ ساحل سے دور کرتے ہوئے بولی

ساحل نے گھر نہیں چھوڑا۔۔۔ بڑی مامی نے اُسے نکالا ہے ۔۔۔۔۔۔وہ ایسا چاہتیں تھیں

اُس نے داؤد کے اپنی جانب دیکھنے پر جتانے والے انداز میں کہا

اور اس نے جانے سے پہلے میرا نہیں سوچا کے میں کیا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔

وہ غصے سے کہتا ساحل کی جانب دیکھنے لگا جو لب بھینچے کھڑا تھا

جانتا ہوں مام غلط ہے اُنہوں نے اپنی باتوں سے ہمیشہ تمہیں ہرٹ کیا ہے لیکن تم نے میرا نہیں سوچا دادی کا ڈیڈ کا ہم میں سے کسی کا نہیں سوچا

اگر اُن کی بات بری بھی لگی تو اگنور کر سکتے تھے

تم۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ہم بیٹھ کر بات کر سکتے تھے۔۔۔مام کو سمجھا سکتے تھے۔۔۔۔۔

داؤد نے براہ راست ساحل کو دیکھتے ہوئے دکھ وہ افسوس سے کہا اُس نے لاپرواہی سے نظروں کا زاویہ بدل کر گہری سانس خارج کی

اور تم نین۔۔۔۔اسے روکنے کی بجائے تم بھی اس کے ساتھ چلی آئی۔۔آئے کانٹ بلیو دس

اُس نے نین کی طرف دیکھ کر شکایتی انداز میں کہا۔۔ لیکن وہ اُس کے شکائت کرنے پر شرمندہ نہیں ہوئی بلکہ دل کیا کہہ دے تمہاری ماں کے بے عزت کرنے کے بعد اُسے وہاں رہنے کا کس منہ سے کہتی

پر وہ چُپ رہی کیوں کے داؤد کو اُس کی ماں کی وجہ سے مزید شرمندہ کرنا اُسے صیحح نہیں لگا

ابھی کے ابھی واپس چلو تم دونو۔۔۔۔۔ایک پل اس جگہ نہیں رکنے دوں گا میں۔۔۔۔۔۔۔

داود نے دونوں کو خاموش دیکھ کر اپنا فیصلہ سنایا۔۔۔۔ نین نے ساحل کی جانب دیکھا جو ہمیشہ کی طرح اب بھی اپنے دفاع میں کچھ کہنے کی بجائے خاموش کھڑا تھا۔۔۔

داؤد کی بات پر اُسے دیکھ کر ہاں میں سر ہلایا داؤد کو کچھ سکون ملا

ٹھیک ہے چل۔۔۔۔۔۔۔۔۔ چل واپس۔۔۔۔۔ زیادہ سے زیادہ کیا ہو گا گھر میں دو چار تماشے اور ہوں گے۔۔۔۔ عباس شیرازی کے گھر کی آوازیں باہر جائیں گی۔۔۔لوگ سنیں گے باتیں کریں گے۔۔۔اور کیا ہو گا

وہ اگلے ہی پل سنجیدگی سے کہتا اُسے پریشان کر گیا

تیری ماں تُجھ سے اور تیرے باپ سے زوروں سے لڑے گی۔۔۔۔۔تم دونوں میرے واسطے اُن سے بحث پر بحث کروگے۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ غصے میں شاید گھر چھوڑ کر چلی جائیگی۔۔۔۔گھر کا ماحول ماتم جیسا ہو جائیگا۔۔۔۔دادی ٹینشن میں بیمار پڑ جائے گی۔۔۔۔اور میں وہیں رہوں گا کونے میں کھڑا ہو کر سوچوں گا سالہ میں پیدا ہی کا یکو ہوا تھا۔۔۔۔۔۔۔

اُس نے نارمل انداز میں کہتے ہوئے آخری جملے پر دانت سختی سے بھینچے۔داؤد اُسے بے بسی سے دیکھتا رہ گیا آخر کو اُس کی باتیں کچھ غلط بھی نہیں تھیں۔۔۔

اُس نے آنکھیں بند کر کے پیشانی کو اُنگلیوں سے دبایا اور پھر آنکھیں کھول کر داؤد کو دیکھا

دیکھ تیرے ساتھ ہونے کے واسطے اُس گھر میں ہونا ضروری نہیں ہے میرا۔۔۔۔۔تو خود کو میری جگہ رکھ کر سوچ یار میرے کو کیسا لگتا ہوگا

اپنی وجہ سے تم لوگوں کو آپس میں لڑتا دیکھ میرے کو بہت شرم آتی ہے۔۔۔۔۔

میرے کو دور رہنے دے اُس گھر سے وہاں میری ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔۔

وہ بے بسی و پریشانی سے بولا۔۔۔

یہ سب غصّہ نفرت صرف اسلئے ہے کیوں کے مام کچھ نہیں جانتی تمہارے بارے میں۔۔۔۔۔

میں ابھی جا کر اُنہیں بتادوں کے تم نے میرے بدلے کی زندگی جی ہے میرے حصے کی سزا کاٹی ہے۔۔ قتل تم سے نہیں مجھ سے ہوا تھا تو وہ تم سے نظریں نہیں ملا پائیں گیں نفرت تو دور۔۔۔

یار تو منہ بندر کھ نا پلیز۔۔۔۔۔۔۔۔

داؤد کو روانی سے بولتے دیکھ وہ ایکدم سے آگے بڑھ کر اُسے گھورتے ہوئے بولا اور ایک نظر نین کو دیکھا جو بڑے غور سے داؤد کی بات سنتی سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔

تیرے کو کِتنی بار بولا ہے کہ پرانی باتیں مت نکالا کر۔۔۔۔۔۔۔اب ایک اور لفظ بولا ناتو پٹ جائے گا مجھ سے۔۔۔۔۔۔

وہ آواز دھیمی کیے اُسے آنکھیں دکھا کر دھمکاتے ہوئے بولا

ٹھیک ہے۔۔۔میں اپنا منہ بند کرلیتا ہوں تم گھر چلو۔۔۔نین کم۔۔۔

داؤد نے لاپرواہی سے سر جھٹک کر کہتے ہوئے نین کی طرف دیکھا

بات سن میری۔۔۔۔۔۔ابھی اگر میں آیا تو تیری ماں کا بہت دل دکھے گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سوچ گی اُن کی کسی کو پرواہ ہی نہیں ہے۔۔۔۔

تھوڑا غصّہ کم ہونے دے۔۔۔۔۔

کچھ دن جانے دے۔۔۔۔میں آجاؤں گا واپس۔۔

وہ اُس کے شولڈر پر ہاتھ رکھے اُسے سمجھاتا ہوا بولا۔۔داؤد نے بے بسی سے اُسے دیکھا

پکلے۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ ہار مان کر بولا اور لب سختی سے بھینچے

ساحل نے غصے سے اُسے دیکھا اور پھر آنکھیں گھما کر اپنا ہاتھ پیچھے سے نین کے سر پر رکھا۔۔۔۔

اس کے سر کی قسم۔۔۔۔اب خوش

وہ نین کی حیرت بھری نظروں سے لاپرواہ دانت پیس کر

داؤد کو بولا تو وہ چاہ کے بھی مسکرائے بغیر نہیں رہ سکا۔۔۔۔

نین اُسے گھور کر رہ گئی۔۔۔

ٹھیک ہے اگر تم یہی چاہتے ہو تو میں تمہارے ساتھ

ہوں۔۔۔۔مت چلو گھر۔۔۔ لیکن تم لوگ یہاں نہیں

رہو گے کم سے کم۔۔۔

یہ کوئی رہنے لائق جگہ نہیں ہے۔۔

تم لوگ میرے ساتھ چلو میرے فلیٹ میں۔۔۔۔

جب تک سب صحیح نہیں ہو جاتا تم دونوں وہیں رہو گے۔۔۔

داؤد نے آخر ہتھیار ڈالتے ہوئے گھر چلنے کی ضد چھوڑ دی لیکن وہ اُن دونو کو اُس ویران جگہ نہیں رہنے دینا چاہتا تھا۔

اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے داؤد۔۔۔۔۔۔ ہمیں نہیں چاہیے تمہارا کوئی سپورٹ۔۔۔ میں نہیں چاہتی بڑی مامی پھر سے اس بات کا طعنہ دے کے ہم نے تم سے مدد یا سہارا لیا ہے۔۔۔ اسلئے بہتر ہے تم ہمارے بارے میں نا سوچو۔۔۔۔ ہم یہیں ٹھیک ہے۔۔۔۔

ساحل کے انکار کرنے سے پہلے نین نے منع کر دیا اور ساتھ ہی انکار کی وجہ بھی ظاہر کر دی۔۔ داؤد اُسے حیرت سے دیکھتا رہ گیا وہ اور ایسی عقلمندی کی باتیں حیران ہونا بنتا بھی تھا

سوری میں اس طرح بات کر رہی ہوں لیکن تمہیں نہیں پتہ بڑی مامی نے کس طرح بیہیو کیا ساحل سے۔۔۔مجھے تو اب تک یقین نہیں آرہا کے وہ ایسا کر سکتیں ہے۔۔۔۔۔

وہ اُس کی حیرت محسوس کر کے صفائی دینے لگی۔۔۔

نین۔۔۔۔۔۔۔۔

داؤد نے اُسے سمجھانا چاہا لیکن ساحل نے اُسے روک دیا

تو اسکو چھوڑ نا یار فالتو سینٹی ہو رہی ہے

تو مجھے اپنے کپڑے دے گاڑی میں ہو تو۔۔۔۔۔

وہ داؤد کو مزید پریشان نہیں کرنا چاہتا تھا اس لیے بات کو وہی ختم کرنا چاہا

اپنے گندے کپڑوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا تو داؤد سر ہلاتے ہوئے پلٹ کر اپنی گاڑی کی جانب بڑھا

♦♦♦♦♦♦♦♦

سگریٹ کے دھوئیں کے اُس پار دھندلا سا منظر تھا۔۔۔۔جہاں ایک پانچ سال کا بچہ ہنستا ہوا۔۔۔۔ درخت کے گرد اپنے چھوٹے چھوٹے پیروں سے دائرے بنا رہا تھا اور اُس کی ماں اُس کے پیچھے اُسے پکڑنے میں ہلکان ہو رہی تھی۔۔۔

یا شاید جان کر اُسے نا پکڑ پانے کا ناٹک کر رہی تھی۔۔۔تا کہ وہ اپنی جیت پر خوش ہو سکے۔۔۔۔۔۔

ساحل۔۔۔۔۔۔۔

بیٹا ایسا نہیں کرتے اپنی امی کو ایسے نہیں تنگ

کرتے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اُس کے کانوں میں وہ مٹھی مٹھی سی آوازیں گونج رہی تھی جو

کہیں بہت دور سے سنائی دیتی تھی۔۔۔ہمشہ سے

سگریٹ کے دھویں کے غائب ہوتے ہی وہ منظر وہ آواز سب

گم ہو جاتے اور وہ پھر ایک کش لگا کر سانس فضا میں خارج

کر کے ایک نیا منظر دیکھتا۔۔۔

یہ کھیل کافی دیر سے جاری تھا۔۔۔۔

تینوں نے ساتھ مل کر کھانا کھایا تھا اور پھر داؤد کچھ دیر کے بعد وہاں سے چلا گیا تھا۔۔۔

داؤد کے جانے کے بعد سے وہ باہر آ کر اُس جگہ میں اپنا پچھلا بھولا ہوا کچھ ڈھونڈھ رہا تھا۔۔۔

وہ جگہ اُس کے بچپن کی یادوں سے شاید میل کھاتی تھی اسی لیے وہ رات کے اندھیرے میں بھی اُس سبز زمین میں کچھ یادیں ڈھونڈھنے کی کوشش کر رہا تھا

فریش ہو کر اُس نے داؤد کے کپڑے پہنے تھے۔۔۔ بلیک جینس اور گرے شرٹ جو اُس کے لحاظ سے تھوڑا چھوٹا تھا۔۔۔

وہ گھر کے ٹھیک سامنے موجود درخت سے بازو لگا کر سردی سے لاپرواہ کھڑا سائیڈ میں دیکھ رہا تھا۔۔۔

نین کھانے کے بعد سونے کی کوشش کر رہی تھی لیکن اتنی سردی میں بنا بستر کے سو پانا بھی مشکل تھا۔۔۔۔۔۔نا گرم کپڑے تھے نا رضائی۔۔۔۔۔۔۔

وہ ساحل کا انتظار کرتی رہی کے وہ شاید کوئی حل نکالے گا۔۔۔ لیکن وہ کافی دیر تک واپس اندر نہیں آیا تو خود ہی باہر چلی آئی

ماما کے بیٹے۔۔۔۔۔۔۔

اُسے سامنے اپنے آپ میں گم دیکھ کر وہیں سے آواز دی جسے سن کر بھی اثر لیے بنا وہ جوں کا توں کھڑا رہا۔۔

وہ دونوں کو ہتھیلیوں کو رگڑتے اُس کے پاس آئی اور ہاتھ اُس کے بازو پر رکھتے ہوئے اُسے اپنی جانب متوجہ کیا

کونسی دنیا میں چلے گئے۔۔۔ سونا نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔

ساحل نے اُس کی جانب دیکھا تو حیرت سے پوچھنے لگی

یہ جگہ بہت جانی پہچانی لگتی ہے۔۔۔

بہت ملتی ہے اپن کے خوابوں سے۔۔۔۔۔۔

وہ دوبارہ سے اسی سمت دیکھتا ہوا بولا سگریٹ دور پھینک دیا

یہ جگہ ہے ہی اتنی حسین۔۔۔۔۔سچ میں خوابوں جیسی لگ رہی ہے۔۔۔۔۔۔

نین نے مسکراکراپنے آس پاس نظر ڈالی۔۔۔ساحل نے اپنی سوچوں سے نکل کر سنجیدگی سے اُسے دیکھا۔۔۔وہ اُس کی بات کا مطلب اپنے مطابق اخذ کر کے خوش ہو رہی تھی جب کے وہ چاہتا تھا یہ جگہ اُسے بری لگے وہ یہاں رہنے سے انکار کرے اور یہاں سب الٹ ہو رہا تھا

دو دن کے بعد یہی چیز بول کے دکھانا۔۔۔تو مانوں گا۔۔۔۔

اُس نے طنز کیا کیوں کے یقین تھا وہ زیادہ دن یہاں نہیں رہ پائے گی۔۔۔جب کے نین نے اُس کے پل میں بدلتے رویے پر اُسے گھورا

تُم سیدھے منہ بات نہیں کر سکتے۔۔۔۔۔۔

وہ اُسے گھور کر سیریس انداز میں بولی

تیرے کو اپنا اچھا برا کچھ سمجھ نہیں آتا کیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔ تیرے آگے بہت اچھی زندگی پڑی ہے اُس کو کیوں خراب بنانے پر لگی ہے۔۔۔۔

ساحل نے بیزاری سے کہا۔۔۔وہ تھک چکا تھا اُسے سمجھا سمجھا کر

ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔میں جانتی ہوں میرے لیے کیا صحیح ہے کیا نہیں۔۔۔۔

وہ جھنجھلا کر بولی۔۔۔۔

اچھا۔۔۔۔یہ سب صحیح لگتا ہے تیرے کو۔۔۔۔میرے ساتھ بھٹکنا چاہتی ہے ایسے جنگلوں میں۔۔۔۔یہاں رہ کر ڈاکٹر بننے کے خواب دیکھنا چاہتی ہے۔۔۔۔۔ایسے کچھ بن جائیگی تو۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اُس کی طرف پلٹ کر غصے سے بولا

۔۔۔۔۔اگر کوئی لڑکی کچھ بننا چاہے تو ضروری نہیں کے وہ اپنی لائف کی پرابلمز سے بھاگ جائے۔۔۔۔۔اُنہیں فیس کرنا چھوڑ دے۔۔۔۔ضروری نہیں ہے کے اُس کی لائف میں سب بلکل پرفیکٹ ہی ہو۔۔۔۔ورنہ وہ کامیاب نہیں ہو سکتی۔۔پرابلمز تو سب کو زندگی میں ہوتی ہے نا تو کیا وہ لوگ آگے نہیں بڑھتے

وہ اُسے سنجیدگی سے دیکھتے ہوئے بولی

یہ تیری نہیں میری لائف کی پرابلمز ہے جس میں تو زبردستی گھس رہی ہے۔۔۔۔

ساحل نے غصے سے جتا کر کہا اُسے کچھ نہیں سوجھا کے کیا بولے حالانکہ دل۔چاہ رہا تھا کہہ دے تمہاری زندگی مجھ سے جڑی ہے تو میں کیوں نہ گھسوں۔لیکن وہ بولنا نہیں چاہتی تھی

مسلہ کیا ہے تمہارے ساتھ۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اپنی جھنجھلاہٹ میں کچھ نہ سوجھا تو اُسے غصے سے دیکھتی چلائی

مسلہ۔۔۔۔۔۔۔۔

ساحل نے سوالیہ نظروں سے دیکھتے اُس کا بازو پکڑ کر اُسے اپنی طرف کھینچا۔۔۔۔۔۔۔

وہ گھبرا کر سانس روکے حیرت سے اُسے دیکھنے لگی۔۔

کھلے بال آگے آکر چہرے کو چھونے لگے

مسلہ یہ ہے کہ تم مجھے اپنے آپ میں اُلجھا رہی

ہو۔۔۔۔۔۔۔مجھے میرے راستوں سے بھٹکا رہی

ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔مجھے آزاد رہنے دو۔۔۔۔۔

وہ اُسے خود سے بے حد قریب کیے اُس کی آنکھوں میں دیکھتا

شدتِ ضبط سے بھاری ہوتے لہجے میں بولا۔۔۔۔۔

نین کو اُس کے بدلے لب و لہجے کی حیرت۔۔۔اور اپنی

گھبراہٹ میں سمجھ ہی نہیں آیا کے وہ کیا اور کیوں ایسا کہہ رہا

ہے

ک۔۔۔۔کیا مطلب۔۔۔۔۔

وہ نا سمجھی سے پوچھنے لگی تو ساحل نے اُس کے ہلتے گلابی لبوں کو دیکھا اور اچانک ہی اُسے اپنے دل کی دھڑکنوں کا رخ بدلتے محسوس ہوا۔۔۔

بدلتی دھڑکنوں کے ساتھ ہی نظر بھی بدلی۔۔۔۔۔

احساسِ بھی بدلے تو وہ جلدی سے اُس کا بازو آزاد کر کے پیچھے ہوا

میں تیرا غلام نہیں ہوں سمجھی نا۔۔۔۔۔۔۔۔۔جواب تے کو۔۔۔مطلب بھی سمجھاتا پھروں۔۔۔۔۔

وہ اپنی جھنجھلاہٹ میں اُس پر مزید بگڑ کے بولا۔۔۔اُس کے تاثرات لہجے کا ساتھ نہیں دے رہے تھے

نین اُس کی بے رخی پر پریشان ہو کر اُسے دیکھنے لگی۔۔۔

ساحل نے ایک دفعہ پھر اُس کے بند لبوں کو دیکھا اور سختی سے مُٹھی بند کی

صبح سے اپنی خدمت میں لگا کے رکھا ہے۔۔۔۔۔نوکر سمجھ رکھا ہے اپنے باپ کا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔
وہ اپنے آپ پر غصے کے چکر میں اُس پر برس کر اُس کا بری طرح دل دکھائے اندر چلا گیا۔۔
نین نے پلکیں جھپکتے ہوئے آنسوؤں کو باہر آنے سے روکا۔۔۔۔

سب سے بڑی بے بسی۔۔۔۔۔سب سے بڑا چیلنج تو یہ تھا کہ وہ اپنی سیلف ریسپیکٹ کو روند کے اُس کے لاکھ بار دھکارنے

کے بعد بھی وہیں کھڑی تھی۔۔۔۔اُس سے دور نہیں جانا چاہتی تھی۔۔۔۔۔۔جا ہی نہیں پارہی تھی

لیکن وہ یہ بات اُسے بتا بھی نہیں سکتی تھی ورنہ جب وہ وجہ پوچھتا تو وہ کیا کہتی جب خود ہی انجان تھی۔۔۔۔

وہ کچھ دیر وہیں کھڑی رہی اُس کی باقی ساری باتوں کی طرح اپنی اس تذلیل کو بھی دِماغ سے نکالنے کی کوشش کرتے ہوئے دل کو پرسکون کرکے اندر جانے لگی

پہلے کی بنسبت اب اندر سردی کم ہو گئی تھی کیوں کے ساحل نے ایک کونے میں کچھ گھاس اور لکڑیوں سے آگ جلائی ہوئی تھی۔۔۔۔

وہ خود اُس آگ سے تھوڑا فاصلے پر دیوار سے لگ کر پیر آگے کیے بیٹھا تھا۔۔۔

نین خاموشی سے چار پائی پر آکر لیٹ گئی اور رخ اُس کے مخالف سمت کیے آنکھیں بند کر لیں۔۔۔۔۔

نئی جگہ ویسے ہی اُسے نیند نہیں آتی تھی اور اب تو بنا بستر کے بنا تکیے کے سردی میں سونا تھا کپڑے بھی بہت انکمفرٹبل تھے اور وہ چار پائی بھی۔۔۔۔ جس کی رسیاں اُس کے بدن میں چبھ رہی تھی۔۔۔

وہ بے چینی سے ادھر سے اُدھر ہوتی ہلکان ہو رہی

تھی۔۔۔جب کے ساحل زمین پر ہی آرام سے سو رہا

تھا۔۔۔

نین کی رات ایسے ہی بے چینی میں گزر رہی تھی آخر کو وہ

غصے سے اٹھ بیٹھی۔۔۔اور سونے کا ارادہ ترک کر دیا۔۔

کچھ دیر خالی دیواروں کو گھورتی رہی اور پھر تھک کر سر گھٹنوں

پر رکھے ساحل کو دیکھنے لگی۔۔۔

کتنی ہی دیر تک اُس کے پر سکون چہرے کو دیکھتی رہی جب

اُسے وہ سکون بے چینی میں۔بدلتا محسوس ہوا

۔۔

پیشانی پر سلوٹیں پڑنے لگی۔۔۔

وہ سرادھر سے اُدھر کرتا منہ سے سانس لینے لگا جیسے اکثر ہم بے چینی میں کرتے ہیں۔۔۔۔

نین حیران ہو کر اپنی جگہ سے اٹھی اور اُس کے پاس آئی ہاتھ اُس کے شولڈر پر رکھا تو ساحل نے نیند میں ہی تیزی سے اُس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے شولڈر پر دبایا۔۔۔۔۔

اور تیزی سے سانسیں لینا لگا۔۔

نین کو اُس کی دھڑکنیں بھی کافی تیز محسوس ہوئی

ساحل۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نین نے اُسے پکارا اپنے ہاتھ کو شولڈر سے مخالف سمت کرتے اُس کا ہاتھ پکڑنا چاہا تو وہ اُسکے پہلے ہی اُنگلیوں کو آپس میں اُلجھا کر گرفت سخت کر گیا۔۔۔۔

لیکن بے چینی میں۔کوئی کمی نہیں آئی۔۔۔۔خشک لبوں کو بھینچ کر سر کو ادھر اُدھر کرتا رہا نین نے فکر مندی سے اُسے دیکھتے ہوئے اپنا دوسرا ہاتھ اُس کے چہرے پر رکھا اور اُسے دوبارہ پکارا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس کی پیشانی پر اُبھری لکیریں مٹنے لگی اور اُس نے دھیرے سے آنکھیں کھول کر نین کو دیکھا

کیا ہوا۔۔۔۔تم ٹھیک ہو۔۔۔۔۔۔۔۔

نین نے اُس کے چہرے سے ہاتھ ہٹا کر بالوں کو کان کے پیچھے کرتے ہوئے پوچھا۔۔وہ بنا کوئی جواب دیے اُس سے نظریں ہٹاتا اُس کا ہاتھ چھوڑ کر اٹھ بیٹھا۔۔

نین نے جلدی سے اٹھ کر اپنے سرہانے پڑی پانی بوتل لا کر کھولتے ہوئے اُس کی طرف بڑھائی۔۔اُس نے سر ہلا کر انکار کر دیا۔۔۔

کیا ہوا ہے تمہیں۔۔۔۔۔۔

نین نے بوتل بند کرتے ہوئے اُسے دیکھا وہ اُسے کیا بتاتا کے یہ تو ہر دن کی بے چینی ہے

تو سوئی کیوں نہیں ابھی تک۔۔۔۔۔۔

وہ بجائے جواب دینے کے اُسے دیکھتا الٹا سوال کرنے لگا

مجھے نیند نہیں آ رہی ہے اُس پر۔۔۔

اُس نے بیچارگی سے چارپائی کو دیکھتے ہوئے کہا

یہاں سو۔۔۔۔۔۔۔۔

ساحل نے سر سے اپنے کچھ فاصلے پر اشارہ کرتے ہوئے کہا

لیکن تم ٹھیک تو ہو نہ۔۔۔۔

نین نے سر ہلاتے ہوئے پوچھا

تو سو۔۔۔۔

وہ سر ہلاتے ہوئے کہتا کروٹ بدل کر واپس لیٹ گیا۔۔۔

نین جانتی تھی وہ کچھ نہیں

بتائے گا اس لیے خاموش ہو گئی

لیکن وہ ارادہ کر چکی تھی

کے کل ہی داؤد سے اپنے ہر

سوال کا جواب حاصل کریگی

جو باتیں اب تک راز تھی

اُنہیں جان کر ہی رہیگی

وہ بھی اُس سے کچھ فاصلے

پر لیٹ کر سونے کو شش کرنے لگی

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

رات کو جتنی دوری تھی صبح دونوں ایک دوسرے کے اتنے ہی نزدیک تھے۔

بے حد قریب ہو کر ایک دوسرے سے لگ کر سوئے ہوئے تھے

سردی کی شدت سے کب فاصلے کی دیوار ٹوٹی اور کب دوری ختم ہوئی دونوں کو ہی اندازہ نہیں ہوا تھا۔۔۔

نین دنیا سے بے خبر پوری اُس کے سینے سے لگ کر سوئی ہوئی تھی رخ مخالف جانب تھا۔۔ سر اُس کے بازو پر تھا

ساحل کا ہاتھ اُس کے سر کے نیچے سے ہو کر آگے سے اُس کے گلے پر تھا

اور دوسرا ہاتھ اُس کے پیٹ پر رکھے اُسے خود سے لگایا ہوا تھا

چہرہ اُس کے بالوں کو چھو رہا تھا

پیر پر پیر رکھا ہوا تھا غرض وہ سرتا پیر ایک ہو کے بھی بے خبر تھے

چھت کی چھوٹی چھوٹی گیپس سے روشنی کی لکیریں گھر میں جگہ جگہ سپاٹ لائٹ کا کام کر رہی تھی اور ایسی ہی ایک سپورٹ لائٹ ساحل کی آنکھ کو نشانہ بنائے ہوئے تھی۔۔

اُس کی سکون بھری نیند کو توڑنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔

وہ اُس روشنی سے ہوتی اُلجھن کی وجہ سے آنکھیں مزید میچ کر اُس سے بچنے کے کوشش کر رہا تھا۔۔۔۔۔

ذہن مکمل مدھوش تھا۔۔۔اُنگلیوں پر محسوس ہوتی نرمی بیدار نہیں ہونے دے رہی تھی۔۔۔۔بلکہ نیند کے خمار میں نشہ سا گھل رہا تھا

اپنے ہاتھ کی راہ میں رکاوٹ بنتی شرٹ کو راستے سے ہٹانے کی کوشش میں وہ پیٹ سے اوپر کر چکا تھا۔۔۔۔۔

لب اُس کے بالوں کو چھوتے ہوئے گردن تک جا رہے تھے

گرفت میں سختی بڑھ رہی تھی۔۔۔۔۔

ہاتھ دھیرے دھیرے حرکت کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔

پیر اُس کے پیر پر رب ہو رہا تھا

وہ آدھی رات کے بعد مشکلوں سے سوئی تھی اسلئے بلکل بھی کچھ محسوس نہیں کر پا رہی تھی ورنہ اتنے سب میں تو یقیناً بے ہوش ہو چکی ہوتی۔۔۔۔

بے خبری کی یہ قربت بڑھتی رہتی اگر ساحل کا ذہن آنکھ میں گھستی اُس روشنی کی وجہ سے دھیرے دھیرے جاگ نہیں رہا ہوتا۔۔۔۔۔۔۔

وہ آنکھیں زبردستی کھولنے پر مجبور ہوا۔۔۔چند سیکنڈ لگے ذہن کو بیدار ہو کر حواس میں لوٹنے کے لیے۔۔۔
اُس روشنی کے راستے سے خود پیچھے ہوا تو وہ نین کے بالوں میں چمکنے لگی
تب اُس کا دھیان اپنے حصار میں موجود نین کی جانب گیا۔۔
اُس نے بھاری ہوتی آنکھیں بند کر کے کھولیں
نین کو خود کے اتنے قریب پا کر اُس کا دل رفتار سے دھڑکا۔۔۔۔

وہ سر اٹھا کر بے خود سا اُس کے چہرے کو دیکھنے لگا۔۔۔۔۔

گالوں پر۔ بچھی گھنی پلکیں۔۔۔گلابی نرم و نازک لب اور

ملائم گالوں کو چھوتے ریشمی بال۔۔۔۔۔۔۔

اُس کے لیے یہ صبح بھی خواب سی تھی۔۔۔اور یہ پل بھی بس

ایک خوبصورت خیال سا تھا۔۔۔۔۔

اُس نے بے ساختہ جھک کے اُس کے چہرے کو لبوں سے چھوا

کان کے قریب۔۔۔۔۔بے حد آہستگی سے کے اُس کے

چھونے سے کوئی نشان نہیں رہ جائے۔۔۔۔۔

نین نے نیند میں ہی کسمسا کر گلے پر رکھے اُس کے ہاتھ پر اپنا

ہاتھ رکھا

ایکدم ہی اُسے اپنی پوزیشن کا اندازہ ہوا تو وہ

چونکا۔۔۔۔۔۔۔۔

اُس کا پیر نین کے پیر پر تھا ہاتھ اُس کے گرد بندھا اُس کے

گلے سے تھوڑا نیچے رکھا تھا۔۔۔دوسرا اُس کے پیٹ پر تھا وہ

بھی شرٹ کو ہٹا کر۔۔۔۔۔۔۔

اُس کی نیند بھک سے اُڑی۔۔۔۔ہڑبڑا کر پیٹ سے ہاتھ ہٹایا

۔۔۔ جھٹکے سے اُس سے دور ہو کر اٹھ بیٹھا

غور کیا تک واپنی جگہ سے نین کے پاس آگیا تھا جب کے نین

جہاں سوئی تھیں بھی اُسے جگہ تھی۔۔۔

اُس کے ایکدم سے دور ہونے کی وجہ سے وہ سیدھی ہو گئی تھی۔۔۔اور ساحل آنکھیں پھاڑے سفید میدے جیسی کمر کو گھور رہا تھا۔۔۔

اور اپنی ہتھیلی کو بھی۔۔۔۔۔

اُسے اپنے ہاتھ میں دھک دھک سنائی دے رہی تھی۔۔۔ایسے لگ رہا تھا جیسے وہ روئی جیسا لمس اب بھی ہتھیلی پر ہے۔۔۔

اُس کا دل کہہ رہا تھا کے ایک بار پھر اُسے چھوئے۔۔۔۔۔۔ لیکن وہ مر کر بھی یہ غلطی نہیں کرنا چاہتا تھا کیوں کے اگر نین کو معلوم ہوتا تو وہ اُسے کچا چبا جاتی۔۔۔

اس لیے بڑھتے ہاتھ کو فوراً ہی پیچھے کر کے چہرے پر پھیرتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا

گلا تر کرتے ہوئے چاروں اور دیکھنے لگا کے کوئی اُسے یہ سب کرتے دیکھ تو نہیں رہا تھا۔۔۔ بلکہ اُس کی سوچیں تو کسی کو سنائی نہیں دی رہی تھی

عجیب سی گھبراہٹ تھی۔۔۔۔ جیسے کوئی چوری کر لی ہو اور اب سزا سے ڈر لگ رہا ہو۔۔۔
اُس کی بند آنکھوں کو دیکھ کر اُس کے بے خبر ہونے کا یقین کرتا وہ جلدی وہاں سے باہر نکل گیا۔۔۔۔۔
نین ابھی تک بے خبر گہری نیند کی آغوش میں تھی

♦♦♦♦♦

وہ بھرپور نیند لے کر بھی زمین پر سست سی پڑی تھی سورج سر پر آرہا تھا لیکن اُس کی اُباسی کم ہونے کا نام نہیں لے رہی تھی۔۔۔

ساحل کچھ دیر ادھر اُدھر ٹہلنے کے بعد مارکیٹ چلا گیا تھا کیوں کہ وہاں کھانے پینے کا کوئی سامان نہیں تھا۔۔۔ناچائے ناکافی ناکچھ

۔۔۔اُسے اب گھر سے باہر جانے کے لیے کپڑوں کی بھی ضرورت تھی اور نین کے پاس بھی کپڑے نہیں تھے۔۔۔

وہ جینس میں کتنی مشکل سے سوئی تھی وہ محسوس کر سکتا تھا۔۔۔

اس لیے سوچا جا کر ضرورت کے حساب سے کچھ کپڑے بھی لے آئے۔۔۔

اب نین کو تو وہ جگانے سے بھی گھبرا رہا تھا بلکہ اُس کے پاس جانے سے بھی اجتناب برت رہا تھا۔۔۔
اس لیے اکیلے ہی نکل گیا

وہ گھر میں اکیلی تھی آنکھیں بند کیے پڑی تھی جب اُسے کسی کی نظروں کی تپش محسوس ہوئی۔۔۔

اُس نے بیزاری سے آنکھیں کھولیں تو سامنے ایک انجان

آدمی کھڑا تھا

جو کافی ڈراونا تھا۔۔۔یوں ایکدم سے سامنے آکر نین کو تو

ڈراونا ہی لگا

کالا رنگ بھاری جسامت۔۔۔ بڑی بڑی موچھیں اور سر پر

سفید پگڑی۔۔۔

وہ پڑے پڑے ہی حلق پھاڑ کر چینخی

آآآآآ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نین کی خطرناک ہارٹ اٹیک دینے والی چینخ پر وہ جو اتنی ہی

حیرت سے نین کو گھور رہا تھا دہل کر پیچھے گرتے گرتے بچا

چور چور چور۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اٹھ کر کھڑی ہوئی اور زوروں سے چلانے لگی وہ آدمی صدمے میں ہڑ بڑایا سا اُسے دیکھنے لگا

ماما کے بیٹے۔۔۔۔۔

اُس نے اتنی زور کی آواز میں چلا کر اُسے پکارا کے درخت پر بیٹھے پرندے بھی اُڑ کر بھاگنے لگی۔۔۔

بیچارہ چور کان پر ہاتھ رکھنے پر مجبور ہوا ورنہ اس کیا دماغ پھٹ جاتا

ساحل ہوتا تو اُس کی چینخ پر وہاں آتا لیکن وہ تھا ہی نہیں نین نے ادھر اُدھر نظر دوڑائی اور پھر جہاں رات آگ جلی ہوئی تھی وہاں پڑی ایک لکڑی اٹھا کر تلوار کی طرح سنبھال لی

میرے گھر میں چوری کرو گے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ابھی بتاتی ہوں۔۔۔

وہ اچانک سے بہادر شاہ ظفر بن کر لکڑی ہوا میں لہراتی دانت پیس کر بولی وہ بوکھلا کر دونوں ہاتھوں سے رکنے کا اشارہ کرتا باہر بھاگا نین بھی اس کے پیچھے لکڑی لیے باہر نکلی۔۔۔۔

اتنا بھاری بھر کم آدمی ایسے ڈرتا دیکھ کسی کو یقین نہیں ہوتا۔

اے اے لڑکی رک جا۔۔۔۔۔۔کون آ ہے تو۔۔۔۔

وہ اُسے اُس ایریا سے بھگاتی اُس کے پہلے وہ دور سے اُسے رکنے کا کہتا نا گواری سے پوچھنے لگا۔۔۔لیکن شکل ابھی تک گھبرائی ہوئی تھی

اچھا ایک تو میرے گھر میں چوری کرنے آئے اور اوپر سے میرا انٹروڑکشن مانگ رہے ہو۔۔۔جاؤ نہیں بتاؤں گی ۔۔۔
وہ آنکھیں چھوٹی کر کے اُسے گھورتی ناک چڑھا کر بولی

میں کیوں ادھر چوری کروں گا۔۔۔یہ گھر مازا آ ہے ۔۔۔۔تمھی کائے کر تو یانا(یہ گھر میرا ہے تم کیا کر رہی ہو یہاں)

وہ مراٹھی زبان میں غصے سے بولا اُسے سر تا پیر گھورتے
ہوئے نین کی غصے سے ناک پھولنے لگی

واہ بھئی تم تو بڑے ہی خاص ٹائپ کے چور ہو۔۔۔لوگ تو
مال چراتے ہیں تم تو گھر ہی اپنا بتانے لگے۔۔۔۔خود کو بہت
بڑا گنڈا سمجھتے ہو شاید۔۔۔۔
وہ اُسے داد دیتے انداز میں بولی۔۔

لیکن تمہیں نہیں پتہ میرا ہسبنڈ تم سے بھی بڑا گنڈا
ہے۔۔۔اُس کا ایک ہاتھ پڑا نا تو تمہیں یہ چوری کا پروفیشن
چوز کرنے پر ہی افسوس ہو گا۔۔۔۔

اُس نے بھنویں چڑھا کر اپنے شوہر کا رعب جتایا۔۔۔وہ آدمی پریشان کھڑا تھا کے اپنے ہو گھر میں اُسے چور بنادیا گیا تھا اسی وقت ساحل کی بائیک آواز کرتی سڑک سے مڑ کر اندر کی طرف آرہی تھی

لو آگیا۔۔۔اب دیکھو تمہاری کیسے بینڈ بجاتا ہے۔۔۔
وہ ساحل کو آتے دیکھ مزید بہادر ہو کے لکڑی کو ہتھیلی پر رگڑتے ہوئے بولی۔۔

وہ بھی آنگن میں اسے کسی اِنجان آدمی کے سامنے لکڑی لیے کھڑی دیکھ بائیک سے بنا سامان نکالے ہی جلدی سے اُن کی طرف بڑھا

ماما کے بیٹے یہ آدمی ہمارے گھر میں چوری کرنے آیا

ہے۔۔۔۔۔۔

وہ پاس آیا تو لکڑی پھینک دی اور پہلی دفعہ اپنی گھبراہٹ

چہرے پر لا کر دونوں ہاتھوں سے اُس کا بازو پکڑتے ہوئے

بولی

کون ہے تو۔۔۔۔۔۔

ساحل نے اُس آدمی کو سنجیدگی سے دیکھتے ہوئے پوچھا وہ ہر

گز بھی چور نہیں لگ رہا تھا

رگھوراؤ۔۔۔۔اس گھر اور ان کھیتوں کا مالک۔۔۔۔تم دونو

میرے گھر پر قبضہ کر کے مجھے ہی چور بنا رہے ہو ابھی پولیس

کو فون کرتا ہوں۔۔۔۔۔۔

وہ اپنی گھنی موچھوں کو تاؤ سے کر اپنا نام بتاتا نا گواری سے

بولا۔۔۔۔

ساحل نے نین کی جانب دیکھا۔اُس نے اپنا گھر بتایا تھا اس

لیے وہ اُسے چور سمجھ رہی تھی

ہاں ہاں کرو۔۔۔۔ہم نہیں ڈرتے تمہاری دھمکیوں

سے۔۔۔۔۔یہ گھر ہمارا ہے۔۔۔

وہ ساحل کے دیکھنے سے لاپرواہ ڈھٹائی سے بولی۔۔ہاتھ سے

سینہ بجا کر ہمارا کہتے ہوئے

ساحل نے اُس کا ہاتھ پکڑ کر اُسے ایسا کرنے سے روکا

یہ گھر ہمارا نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔

اُس کے حیرت سے دیکھنے پر دانت پیس کر بولا۔۔۔

یہ گھر ہمارا نہیں ہے۔۔۔۔۔۔

وہ بے یقینی سے اُس کی آنکھوں میں دیکھ کر روبوٹ کی طرح پوچھنے لگی۔۔۔۔۔ساحل نے سر نفی میں ہلایا۔۔۔

جب کے رگھوناتھ نے خوش ہو کر پھر سے موچھوں کو تاؤ دیا۔۔

نین کو اُس کا جھوٹ سمجھ آیا تو دل کیا اُس کے بال پکڑ کر کھینچ لیے۔ لیکن فلحال اُسے سامنے کھڑے آدمی سے کہیں چھپنا تھا جسے وہ نہ جانے کیا کیا کہہ چکی تھی۔۔۔

شرمندہ نظروں سے اُس کی جانب دیکھا

چور انکل۔۔۔۔۔ مطلب انکل آئے ایم سوری۔۔۔۔۔

وہ ساحل کا بازو چھڑا کر بیچاروں سی صورت بنا کر بولی۔۔۔

اُس آدمی نے ناگواری سے سر جھٹکا

تم دونوں ابھی کے ابھی میرے گھر سے باہر نکلو ورنہ حوالات میں نظر آؤ گے۔۔۔۔

اُس نے غصے سے دونوں کو دیکھتے دھمکی دی

اے بنا بتی کے چراغ زیادہ پھڑ پھڑ مت کرو ورنہ بجھ جائے گا۔۔۔۔۔جا رہے ہم لوگ۔۔۔۔۔

ساحل نے اُس کے لب و لہجے پر غصے سے کہا۔۔۔

ایک منٹ۔۔۔۔۔۔

اُس نے نین کو ساتھ لیجانے کے لیے اُس کا ہاتھ پکڑا تو نین نے اُسے روک دیا

اور اس سے ہاتھ چھڑا کر آگے بڑھی

بھیا۔۔۔۔آئے ایم۔ سوری میں نے آپکو چور کہا پر مجھے نہیں پتہ تھا یہ گھر آپکا ہے۔ ہم نے یہاں کوئی قبضہ نہیں کیا بلکہ مجبوری ہمیں یہاں لے آئی ہے۔۔۔

وہ منہ بسور کر معصومیت سے بولی اب یہاں رہنے کے لیے کچھ تو جگاڑ لگانا تھا وہ انکل سے بھیا تک آچکی تھی

ساحل نے ابرو اچکا کر اُسے دیکھا۔۔کے آخر اب اس کے کیا ارادے ہے

مجبوری۔۔۔۔

رگھوناتھ کی ناگواری اور غصے میں کمی نہیں آئی۔۔ وہ ناک بھوں چڑھا کر بولا

اصل میں ہم دونوں ایک دوسرے سے بے حد محبت کرتے ہیں۔۔۔۔۔

وہ نظریں جھکائے اُنگلیاں مروڑتے ہوئے ساحل کو خطرناک شاک لگا گئی۔۔۔۔ وہ آنکھیں بڑی کیے اُسے دیکھنے لگا جب کے رگھوناتھ اب بھی نارمل انداز میں اُسے دیکھ رہا تھا

لیکن ہمارے گھر والے نا اس محبت کے سخت خلاف ہے وہ ہمیں ایک نہیں ہونے دینا چاہتے تھے۔۔ کیوں کے میرے

پاپا بہت رئیس ہے اور یہ بہت غریب گھر سے آتے

ہیں۔۔۔

وہ سر اٹھا کر اپنی معصوم صورت رگھو ناتھ کو دکھاتی اپنی دکھ

بھری محبت کی داستان سنانے لگی

ساحل نے اُس کی ایکٹنگ پر دانت پیسے

جب کے رگھو ناتھ کے تنے اعصاب نرم پڑے مانو نین کا دکھ

اُسے محسوس ہو گیا ہو

لیکن محبت تو حیثیت نہیں دیکھتی نا بھیا۔۔۔ ہم نے گھر والوں

کو منانے کی بہت کوشش کی۔۔ ہر ترکیب لگائی لیکن وہ لوگ

نہیں مانے۔۔۔ ہمیں ایک دوسرے سے الگ کر دیا۔۔۔۔

ساحل کو اُس کی آواز کے ساتھ اُداس سا بیک گراؤنڈ میوزک
سنائی دینے لگا اُس نے تاسف سے سر ہلایا

مجبوراً ہم دونوں نے گھر سے بھاگ کر شادی کر
لی۔۔۔۔۔۔
اب ہمارے گھر والوں نے ہم سے رشتا توڑ دیا ہے ہمارے
پاس رہنے کے لیے کوئی جگہ نہیں ہے۔۔۔۔کئی دنوں سے
بھٹک رہے تھے کے ہمیں یہ گھر ملا۔۔۔
وہ پھر سر جھکائے زمین کو دیکھنے لگی۔۔۔پلکیں تین چار بار
یوں جھپکیں کے معصومیت اوور لوڈ ہو گئی
رگھوناتھ کو اُس سے ہمدردی ہونے لگی۔۔۔

اس گھر کو دیکھ کر ایسا لگا جیسے یہ ہمارے کسی اپنے کا

ہے۔۔۔ ہم نے سوچا جب تک ہمیں کوئی جگہ نہیں مل جاتا

ہم یہاں رہ لیتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔

کم سے کم سردی میں مرنے سے بچ گئے تو اس جگہ کے مالک

کو دعائیں لگے گی ہماری۔۔۔ ہمارے ساتھ اُن کا بھی بھلا ہو

جائے گا۔۔۔۔

وہ گھر کو پیار بھری نظروں سے دیکھتی جذباتی انداز میں بولی

رگھوناتھ کا بھی دل جذباتی ہونے لگا

جب کے ساحل کا دل کر رہا تھا دنیا سے ہی غائب ہو جائے

تاکہ ایسے لوگوں سے جان چھوٹے

اب اگر آپ کہے تو ہم یہاں سے چلے جائیں گے۔۔۔۔اس بارش اور سردی میں سڑکوں پر بھٹکتے بھٹکتے کچھ دن اور گزار دیں گے

اگر بیمار ہو گئے تو یونہی کسی راہ پر ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑے دم توڑ دیں گے اور پھر میونسپلٹی کی گاڑی ہمیں اٹھا لے جائے گی۔۔۔۔۔

وہ اُس کی طرف رخ کر کے نا آنے والے آنسو رگڑ کر افسوس سے بولی رگھوناتھ نے سر نفی میں ہلایا

اگر ہماری سچی محبت کی یہی سزا ہے تو یہی صحیح۔۔۔۔۔۔

وہ دور آسمان کی جانب دیکھ کر بکھرے لہجے میں کہتی دونوں ہاتھ چہرے پر رکھے رونے لگی

میں نے آج تک جتنے کرمنلز کو دھویا ہے نہ اُن کی اجتماعی
بدّعاؤں کا نتیجہ ہے یہ لڑکی
وہ اُسے رونے کی اتنی غضب کی ایکٹنگ کرتا دیکھ ٹھنڈی
سانس لے کر سوچنے لگا

بس بہن بس۔۔۔۔۔۔۔۔۔رونا نہیں۔۔۔۔ تمہارا یہ بھائی
ہے نا۔۔۔۔۔ تمہیں کچھ نہیں ہونے دیگا۔۔۔۔۔
رگھوناتھ سے بلکل بھی برداشت نہیں ہوا اُسے روتے
دیکھ۔۔۔۔۔۔وہ تسلی دیتا ہوا بولا۔ نین نے چہرے سے ہاتھ
ہٹا کر مصنوعی ہچکی لیے اسے دیکھا۔۔۔اُس کی سوکھی
آنکھوں میں بھی آنسودِ کھائی دے رہے تھے

ساحل تماشائی بن کے دونوں کے ناٹک دیکھ رہا تھا

تم دونوں کے گھر والوں نے ساتھ چھوڑ دیا تو کیا ہوا تمہارا بھائی ابھی زندہ ہے۔۔۔ تمہیں کہیں بھٹکنے نہیں دیگا۔۔۔ وہ سینہ ٹھوک کے بولا اُس کے بس رونے کی کسر رہ گئی تھی۔۔۔

پاگل کی اولاد۔۔۔۔۔۔۔

ساحل اُس بے وقوف کو دیکھ کر دانت پیستے ہوئے بڑبڑایا

آج کے بعد تمہیں کبھی پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔۔۔اپنے بھائی پر بھروسہ رکھو۔۔۔۔۔میں سب ٹھیک کردوں گا

وہ اپنائیت سے بولا تو نین نے سر ہلادیا اندر رہی اندر اپنی ایکٹنگ کو داد دی

یہ گھر آج سے تمہارا۔۔۔۔ تمہارے بھائی کی طرف سے شادی کا تحفہ سمجھو۔۔۔۔اور کسی بھی چیز کی ضرورت پڑے تو بس ایک فون کردینا۔۔۔۔۔۔۔

تم دونوں بھی بلکل جھجھکنا مت۔۔۔۔

می تمچا سمور آہے۔۔۔۔۔۔

(میں تم لوگوں کے سامنے کھڑا ہوں)

وہ خوش ہو کر ساحل کو دیکھتے ہوئے فخر سے سینہ تانے

بولا۔۔

ساحل نے آنکھیں گھمائی

سچ بھیا۔۔۔آپ انسان نہیں فرشتہ ہو۔۔۔۔۔

وہ اُس کی آنکھیں گھمانے کا اثر لے اُس سے پہلے نین نے اُس

کا دھیان اپنی طرف کھینچ لیا

بھائی بھی اپنے جیسا کھسکیلا ہی ڈھونڈا شانی نے۔۔۔

وہ اُسے گھورتے ہوئے بڑبڑایا اور سر جھٹک کر اُنہیں

چھوڑے بائیک کی طرف بڑھا۔۔وہاں سے سارا سامان

نکال کر گھر میں رکھا اور خود اپنے لیے لائے کپڑے اٹھا کے نہانے چلا گیا۔۔۔۔۔

اُن دونوں کی رشتے داری بڑھانا جاری تھی

کچھ دیر رگھونا تھ وہیں رکا نین کو تسلیاں دے کر اُس کا غم ہلکا کرتا رہا اور پھر وہاں سے چلا گیا

اُس کے جانے کے بعد نین اپنی ایکٹنگ پر خوش ہو کر کودنے لگی۔۔۔

ساحل باہر آیا تو وہ اکیلی تھی۔۔۔

دیکھا میرا کمال۔۔۔۔۔۔۔

اُس نے جھومتے ہوئے مصنوعی کالر جھاڑا

تیرے کو تھوڑی سی بھی شرم نہیں آتی نا۔۔۔سیدھے اچھے آدمی کو کیسے اُلو بنایا تو نے۔۔۔۔کسی کو تو بخش دے۔۔۔۔۔۔

وہ ٹاول سے بال خشک کرتا اُس کے پاس آتے ہوئے بولا

او ہیلو راؤڈی۔۔۔تم تو اپنا منہ بند ہی رکھو۔۔۔۔۔۔ایک تو میں نے تمہارا پھیلا یارائتہ سمیٹا اور تم مجھے ہی شرم دلا رہے ہو۔۔۔۔۔۔

وہ اُس کی بات پر ناک چڑھا کر بولی

۔تمہیں شرم نا آئی مجھ سے یہ کہتے کے یہ گھر تمہارا خاندانی ہے۔۔۔۔

اگر میں یہ سب ڈراما نہیں کرتی ناتو رگھونا تھ تمہارے ساتھ مجھے بھی جیل میں چکی پسواتا۔۔۔۔

اور یہ مت سوچنا کے میں اُدھر تمہارے ساتھ رہتی۔۔۔۔۔

تم پر کڑنیپنگ کاالزام لگا کر خود نکل جاتی اور تم زندگی بھر وہیں سڑتے رہتے۔۔۔۔ بات کرتے ہو

وہ مغرور انداز میں اُسے باور کراتے ہوئے بولی ساحل نے نظرانداز کیے آگے بڑھ کر ٹاول دروازے پر ڈالا اور گھر کے اندر آیا

میں نے تمہیں جیل جانے سے بچایا احسان مانو میرا سمجھے۔۔۔۔۔

وہ اُس کے پیچھے اندر آئی اُس کے اگنور کرنے پر آنکھیں گھماتے ہوئے جتا کر بولی

ایک اور احسان کر۔۔۔میری جان چھوڑ دے۔۔۔پلیز۔۔۔۔۔

وہ اُس کیطرف دیکھ کر عاجزی سے بولا اور شاپر سے بڑا سا آئینہ نکال کر اُسے دیوار میں لگی کیل کے سہارے لگانے لگا

ابھی میرا ایک احسان چکاؤ تو سوچوں گی۔۔۔۔۔۔۔۔فلحال تو مجھے کپڑے چاہیے۔۔۔۔۔ چینج کرنا ہے۔۔۔۔

وہ اُسے بلیک شرٹ پینٹ میں دیکھ کر اُس کے لائے ڈھیر سارے شاپرز کو دیکھتی خوش ہو کر بولی

میرے کو کیوں بول رہی ہے۔۔۔۔وہ ہے نہ تیرا اہم دماغ بھائی۔۔۔۔بول کے گیانا کے می تمچا سمور آ ہے۔۔۔۔۔جا کر بول کے تیرے لیے کپڑوں کا شو روم بنا دے بازو میں۔۔۔۔

وہ آئینے میں اپنا جائزہ لیے کر بالوں میں برش کرتے ہوئے بولا

تمہاری طرح مطلب پرست نہیں ہوں میں۔۔۔جو کسی کی اچھائی کا فائدہ اٹھاوں۔۔۔۔۔اُس نے یہاں رہنے دیا پیار سے بہن بول دیا یہ بہت ہے۔۔۔۔۔۔

وہ اُسے آئینے میں گھور کر بولی اور سامان چیک کرنے لگی۔

زیادہ تر کھانے کی چیزیں اور کچن کا سامان تھا باقی دو شاپر زمیں کپڑے تھے۔۔۔ایک میں ساحل کے اور دوسرے میں اُس کے سائز کے دو ڈریس تھے لیکن دونوں بھی سلوار سوٹ دوپٹے کے ساتھ۔۔۔

جنہیں دیکھ کر اُس کا منہ بن گیا

یہ سب کیا ہے۔۔۔میں سلوار سوٹ نہیں پہنتی۔۔۔میرے لیے کچھ اور لانا تھا۔۔۔

اُس نے منہ بسور کر کہا

تیرا پرسنل سیکریٹری نہیں ہوں سمجھی نا۔۔۔چاہیے تو لے ورنہ خود لے کے آ۔۔۔

وہ ہاتھوں میں بینڈز ڈالتے چڑ کر بولا

اُسے کونسا لڑکیوں کی شاپنگ کا تجربہ تھا

دکاندار کو اندازاً اُس کا سائز بتا کے جو اُس نے سامنے رکھا وہ لے آیا تھا۔۔۔اُس پر بھی نخرے۔۔۔۔۔

نین نے اُسے گھورتے ہوئے اُس کی بیک کو زبان دکھائی اور مجبوراً وہی کپڑے لیے باہر نکل گئی۔۔۔۔

باتھ لے کے ڈھیلے ڈھالے بلیو اور وائٹ سوٹ میں بالوں کو ٹاول میں لپیٹ کر باہر نکلی تو وہ جو چولہے میں آگ لگا رہا تھا ہاتھ روک کر اُسے دیکھنے لگا۔۔۔

بھیگے چہرے اور بغیر دوپٹے کے بھیگے وجود کی رانیاں ہی ایسی تھی کے صبح اپنا اُسے باہوں میں بھر کر سونا یاد آ گیا۔۔۔۔

وہ احساس جسم کی تپش بڑھانے لگا جو اُس کے قریب ہونے پر بیدار ہوا تھا۔۔۔دل میں جذباتِ تشنگی کی آگ سلگنے لگی۔۔۔

وہ اُسے قریب آتے دیکھ فوراً اُس سے نظریں ہٹائے چولہے کی طرف متوجہ ہوا۔۔اور لکڑیوں کو آگے پیچھے کر کے خود کو مصروف ظاہر کرنے لگا

یہ کیا کر رہے ہو۔۔۔۔۔

نین اشتیاق سے اُسے دیکھتی وہیں بنی چھوٹی سی منڈیر پر بیٹھ گئی

Zubi Novels Zone

یہ کھانے کا سامان ہے۔۔۔۔اور چولہا بھی جلا دیا ہے۔۔چل جلدی سے شروع ہو جا۔۔بھوک لگ رہی ہے۔۔۔۔۔اور میرے کو نکلنا بھی ہے۔۔

وہ ہاتھ جھٹک کر صاف کرتا ہوا وہاں سے اٹھ کر بولا

میں۔۔۔۔۔

نین نے نا سمجھی سے اُسے دیکھتے سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے

پوچھا ساحل نے اُس کی جانب دیکھا

لیکن مجھے تو کھانا بنانا نہیں آتا۔۔۔۔

وہ مسکراتے ہوئے بولی

ناٹک مت کر۔۔۔۔دیر ہو رہی میرے کو۔۔۔۔

وہ اُسے گھور کے بیزاری سے بولا آدھا دن ویسے بھی گزر چکا

تھا اور اُسے کے کی دس کالز آچکی تھی

ریلی مجھے نہیں آتا۔۔۔۔

وہ اس کے گھورنے پر زور دیتے ہوئے بولی

تیرے کو کچھ بھی بنانا نہیں آتا۔۔۔

وہ حیرت سے سنجیدہ ہو کر پوچھنے لگا

اں۔۔۔۔کچھ کچھ چیزیں آتی ہے۔۔۔۔۔

اُسے اپنی صاف انسلٹ ہوتی نظر آئی تو بالوں سے ٹاول نکال کر بے دھیانی سے بولی

جیسے۔۔۔۔

ساحل نے دانت پیس کر اُسے دیکھا

جیسے۔۔۔۔۔ میگی بنانا۔۔۔انڈے ابالنا۔۔۔۔پاپڑ فرائے کرنا۔۔۔اور

بس اتنے کام مت گنا۔۔۔۔۔میرے کو تھکان ہو رہی ہے۔۔۔۔

وہ سوچ سوچ کر بتانے لگی تو ساحل نے اُس کی بات روک کر غصے سے کہا

اب کھانا بھی اُسے خود ہی بنانا تھا

اُس نے شرٹ اُتار کر باہر ہی درخت کی ایک کٹی شاخ پر لٹکائی۔۔۔ جینس کے بوٹم کو اوپر فولڈ کیا

درخت کے۔ پاس پڑی اینٹیں اٹھا کر چولہے سے دوری پر رکھی اور اُن پر ایک خالی شاپر رکھے اُس پر بیٹھ کر سبزی کاٹنے لگا۔۔۔

لوگوں کے تو صرف پیاز کاٹتے ہوئے آنسو نکلتے ہیں اُس کے آلو کاٹتے ہوئے بھی ان دیکھے آنسو نکل رہے تھے۔۔۔۔۔۔
کل رات سے اُس کے حالات ایکدم سے بدل گئے تھے۔۔۔ اتنی محنت تو کسی گھریلو خاتون کو نہیں کرنی پڑتی جتنی وہ کل سے کیے جارہا تھا۔۔۔۔
اگر ٹرینگ اور اکیلے رہنے کے چکر میں اُس نے کھانا بنانا نہیں سیکھا ہوتا تو آج اُس بہانے شاید بچ جاتا۔۔۔

واؤ تم تو بہت ہی اچھی سبزی کاٹتے ہو۔۔۔۔۔

اوپر سے نین وقفے وقفے سے اُس کے جلے پر نمک چھڑک رہی تھی

کاش کے تیری زبان بھی سبزی ہوتی۔۔۔۔

وہ بڑبڑا کر زور زور سے ہاتھ چلانے لگا۔۔۔۔

میں بھی ہیلپ کروں۔۔۔۔

وہ آستین اوپر کرتی ایکسائیٹڈ ہو کر بولی

ہاں جا کر ادھر بیٹھ۔۔۔۔۔۔

ساحل نے اُسے گھور کے دور ہونے کا اشارہ کیا وہ منہ بنا کے رہ گئی۔۔

اُس نے چولہے میں آگ بڑھائی اور اُس پر برتن رکھے بڑی مہارت سے سبزی بنانے لگا۔۔

نین بہت غور سے اُسے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

اُس کی گہری سنجیدہ آنکھیں اور ماتھے پر بکھرے گھنے براؤن بال بے حد دلکش لگ رہے تھے۔۔
لیکن اُس سے بھی زیادہ خوبصورت تھا اُس کا انداز۔۔۔اُس کی پرواہ۔۔۔۔

وہ چاہتا تو یہ تھا کہ وہ اس جگہ سے بیزار ہو کر یہاں سے چلی جائے لیکن ہر ضرورت پوری کر کے خود ہی اپنی ترکیب کو ناکام بنا رہا تھا۔۔۔۔ ہر چیز اُس کے لیے اویلیبل کر کے اُسے کوئی کمی محسوس ہی نہیں ہونے دے رہا تھا۔۔ اور اس کے لیے خود اتنی محنت کر رہا تھا۔۔۔۔

نین کو اُس کے اس انداز میں بے حد اپنا پن اور چاہت محسوس ہو رہی تھی۔۔ جو وہ غصّہ کر کر کے بھی اُس کی اتنی کیئر کر رہا تھا۔۔

ویسے ایک بات کہوں۔۔۔۔

وہ چہرے پر ہتھیلی رکھے اُسے مسکراتی نظروں سے دیکھتے ہوئے بولی۔۔ نظروں کے سامنے ہلکا ہلکا دُھواں پھیلا ہوا تھا

میرے منع کرنے سے تو جیسے چُپ ہی رہ جائے گی

وہ سبزی میں چمچ چلاتے ہوئے دانت پیس کر بولا۔۔

سچ میں ایسا لگ رہا ہے جیسے ہم نے گھر سے بھاگ کر شادی کی

ہے اور اب یہاں اپنی گرہستی بسا رہے ہیں۔۔۔

تمہیں نہیں لگ رہا۔۔۔۔

وہ اُس کی بڑبڑاہٹ کو اگنور کیے مزے سے بولی

ایسا نہیں لگ رہا جیسے ساتھ میں۔ایک نوکر بھی لے کر بھاگی

تھی۔۔۔

وہ جل کے بولا۔۔۔۔۔۔ نین نے اُسے گھور کر دیکھا اور اٹھ کر اندر چلی گئی۔۔۔

آلو مٹر کی سبزی کی خوشبو اندر تک آ رہی تھی وہ بالوں میں برش کر کے اُنہیں کلپ میں قید کیے اُس کے لائے سارے سامان کو شیلف میں رکھنے لگی۔۔۔۔۔
کھانے کی چیزوں کو وہاں پہلے سے موجود صاف برتنوں میں رکھنے لگی۔۔۔۔

اُس کے پہنے ڈریس کے ساتھ ہم رنگ دوپٹہ بھی موجود تھا لیکن اُسے ڈوپٹے کی عادت نہیں تھی اس لیے اُسے بھی باقی کپڑوں کے ساتھ رکھ دیا۔۔

اُس نے آنلاین سٹور سے میٹریس اور کنفرٹر بھی ارڈر کر دیا کیوں کے اُسے آج سردی نہیں برداشت کرنی تھی

اُس کے پرسنل اکاؤنٹ میں کچھ پیسے تھے

سوچ سوچ کر موبائل پر ایک ایک چیز ارڈر کر رہی تھی جب اُس کے نمبر پر زینب کی کال آئی اُسے اندازہ ہو گیا کے اُنہیں معلوم ہو چکا ہے۔۔۔

اتنا سب ہو گیا اور مجھے تمہاری بجائے اوروں سے پتہ چل رہا ہے نین۔۔۔۔ تم اپنی ماں کو کچھ سمجھتی بھی ہو یا نہیں۔۔۔

فون اٹھاتے ہی زینب غصے سے اُس پر برس پڑی۔

ریلیکس ممی۔۔۔۔۔۔

اُس نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔۔

کیاریلیکس۔۔۔۔۔ تمہاری بیو قوف حرکتوں کی وجہ سے میں کبھی ریلیکس رہ سکتی ہوں۔۔۔۔ تمہیں کیاضرورت تھی ساحل کے ساتھ گھر چھوڑ کر جانے کی۔۔۔۔میں اور تمہارے ڈیڈ کل ہی وہاں آرہے ہیں تمہیں لینے۔۔۔۔بہت ہوئی تمہاری منمانی۔۔۔۔ نااب تم اُس لڑکے کے ساتھ رہو گی ناہی بھائی کے گھر اب تم انڈیا میں ہی نہیں رہوں گی۔۔۔

زینب نے غصے سے کہتے ہوئے اُسے اپنا فیصلہ سنایا

پلیز ممی۔۔۔میں کہیں نہیں جارہی ساحل کو چھوڑ

کے۔۔۔۔۔۔

وہ ایکدم سے کہہ گئی لیکن پھر جلد ہی اندازا ہوا تو سنبھل کے

بولی

ممی آپ ہی تو کہتی ہے نا کے لائف اتنی ایزی نہیں ہوتی

۔۔۔۔بہت امتحان دینے پڑتے ہیں۔۔۔تو اب جب میں

سیریس ہو کر سیچویشن سے لڑنا چاہتی ہوں تو آپ مجھے کیوں

روک رہیں ہے۔۔۔

اُس نے عاجزی سے کہا تو زینب سر تھام گئیں

کیوں کے تم اُس راستے کی مشکلوں سے لڑ رہی ہو جس کے آگے تمہاری منزل نہیں ہے۔۔۔۔ تمہارا اُس راستے سے پلٹ جانا ہی بہتر ہے۔۔۔۔۔

اُنہوں نے نرمی سے اُسے سمجھانا چاہا

منزل ہے ممّی۔۔۔۔۔یہیں میری منزل ہے۔۔۔۔مجھے کہیں نہیں پلٹنا۔۔۔۔

وہ اُن کی بات کاٹ کر جلدی سے بولی۔۔اُس کے لہجے میں ضد تھی ڈھٹائی تھی

مجھے سمجھ نہیں آ رہا نین کے تم کیا چاہ رہی ہو۔۔۔۔۔

زینب نے اُلجھ کر پوچھا۔۔۔۔

فلحال تو بس آپ وعدہ کریں کے آپ مجھے لے کے بلکل

پریشان نہیں ہوں گی۔۔۔بس اتنا سمجھ لیں کے میں اس

چھوٹے سے گھر میں رہوں یا دنیا کے کسی بھی کونے میں جب

تک ساحل کے ساتھ ہوں سیف اور سیکیور ہی رہوں

اُس نے اُنہیں یقین دلاتے ہوئے کہا تو زینب خاموش ہو

گئی۔کیوں کے نین بھلے ہی گھما کے بات کر رہی تھی لیکن

اُنہیں سب سمجھ آرہا تھا۔

اچھا ٹھیک ہے یہ بتاؤ کیا کر رہی ہو۔۔۔۔

اُنہوں نے ہار کر بات ختم کرتے ہوئے کہا

میں تو کچھ نہیں کر رہی لیکن آپکو پتہ ہے ساحل میرے لیے آلو مٹر کی سبزی بنا رہا ہے۔۔۔۔۔

وہ چارپائی پر آلتی پالتی مار کر بیٹھتے ہوئے مزے سے بتانے لگی

اچھا۔۔۔۔

زینب کو بے حد حیرت ہوئی

ہاں اور کل اُس نے گھر کی ایسے صفائی کی نامّمی کے کیا بتاؤں۔۔۔۔۔

وہ خوش ہو ہو کر کل کی باتیں بتانے میں لگ گئی۔۔۔۔اُس کے نارمل انداز سے زینب بھی کچھ پر سکون ہو گئی۔۔۔۔

♦♦♦♦♦♦

فلک روم میں آئی تو داؤد بیگ میں کپڑے بھر کر زبردستی اُسے بند کر رہا تھا

یہ آپ کیا کر رہے ہیں۔۔
وہ حیرت سے اُسے دیکھتی اندر آکر پوچھنے لگی

ہم یہاں نہیں رہے گے فلک۔۔۔۔۔۔ چلو یہاں سے۔۔۔۔۔۔

وہ بیگ لاک کر کے اُسے مضبوطی سے تھام کر اُس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے بولا۔۔اور اُسے لیے کمرے سے باہر نکلنے لگا

لیکن میری بات تو سنیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ ہڑ بڑا کر اُس کا بازو پکڑ کے اُسے روکتی پریشان ہو کر بولی

داؤد نے رک کر اُس کی طرف دیکھا

فلک تمہیں یقین ہے نا مجھ پر۔۔۔

وہ اُس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے سنجیدگی سے پوچھنے لگا تو

فلک نے دھیرے سے سر اثبات میں ہلا دیا

تو بس جو میں کہتا ہوں وہ کرو۔۔۔ چلو میرے

ساتھ۔۔۔۔۔۔۔

وہ اُس کے چہرے پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولا

فلک کو کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ اُس کے ساتھ کھینچتی چلی

گئی۔۔۔

باہر سب ڈرائنگ روم میں موجود تھے اُنہیں دیکھ کر اور داؤد

کے ہاتھ میں بیگ دیکھ کر حیران ہوئے۔۔

رابعہ بیگم گھبرا کر اپنی جگہ سے اٹھتی اُن کے سامنے آئی

داؤد یہ سامان۔۔۔ کہاں جا رہے ہو تم۔۔۔۔

وہ دھک دھک کرتے دل کے ساتھ پوچھنے لگیں داؤد نے
لب سختی سے بھینچ کر نظریں پھیر لیں جیسے اُن کی بات کا
جواب دینا بھی اُسے منظور نہ ہو

یہ سب کیا ہے بیٹا۔۔۔۔۔۔
آخر دادی نے پریشان ہو کر پوچھا

دادی میں گھر چھوڑ کر جا رہا ہوں۔۔۔۔
ساحل یہاں نہیں ہے تو میں بھی یہاں نہیں رہنا چاہتا۔۔۔۔
وہ اُن کی طرف دیکھ کر دھیرے سے بولا

تُم اپنی ماں کو چھوڑ کے جا رہے ہو داود۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

رابعہ بیگم بے یقینی سے اُسے دیکھتیں بھرائی آواز میں بولی

اچھا ہے نہ مام۔۔۔اس گھر سے بھیڑ اور کم ہو جائے گی ۔۔۔ایک ساحل کے ہونے سے آپ کو اتنی تکلیف تھی اب تو دو اور لوگوں کا بوجھ ختم ہو جائے گا۔۔۔آپ سکون سے رہ سکتیں ہے۔۔۔۔۔

وہ اُن کی طرف دیکھ کر جتاتے ہوئے بولا تو اُن کے دل کو کچھ ہوا

تمہیں لگتا ہے تمہاری ماں تم سے دور ہو کر جی بھی سکتی ہے۔۔۔۔۔۔۔

اُن کی آنکھیں نم ہو گئی لہجہ بے بس ہو گیا فلک پریشانی سے داؤد کو دیکھنے لگی

مجھے تو یہ بھی لگتا تھا کے میری ماں میری خوشی کے لیے میری بیوی کو قبول کر لیں گیں۔۔۔۔ میرے بھائی کو اپنا بنا لیں گیں۔۔۔ میرا ساتھ دیں گی۔۔۔ لیکن سب طرح سے غلط ثابت ہوا ہیں۔۔۔۔۔۔

اب تو دل کو سمجھا لیا ہے کے میری مام کے لیے میری خوشی سے بڑھ کر اُن کی انا اور نفرت ہے۔۔۔۔

اس لیے اس گھر سے چلے جانے کا فیصلہ کیا ہے تا کہ خود ہی برا بن جاوں

آپ کی انا بھی نہ ٹوٹے اور میرے رشتے بھی قائم رہے

وہ دکھ وہ افسوس سے بولا۔۔۔سب خاموش کھڑے تھے

جیسے وہاں صرف دو لوگ موجود ہو

ایسا مت بولو داؤد۔۔۔۔۔۔۔میرے لیے تم سے بڑھ کر کچھ

نہیں ہے۔۔۔۔۔

انہوں نے تڑپ کے اُس کے چہرے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا

پلیز مام۔۔۔۔مجھے جانے دیجئے۔۔۔۔۔۔چلو فلک۔۔

اُس نے اُن کا ہاتھ ہٹایا اور فلک کو لیے آگے بڑھنا لگا لیکن

رابعہ بیگم نے دونوں ہاتھ پھیلا کر اُس کے آگے دیوار بنادی

نہیں داؤد تم کہیں نہیں جاؤ گے۔۔۔ تمہیں جو کرنا ہے کرو۔۔مجھے سب منظور ہے۔۔۔۔۔اس لڑکی کے ساتھ رہنا ہے رہو۔۔۔ساحل کو اس گھر میں رکھنا ہے رکھو۔۔۔۔ لیکن تم۔ کہیں مت جاؤ۔۔۔ کہیں مت جاؤں بیٹا تمہاری ماں مر جائے گی۔۔۔۔۔

اُنہوں نے اُس کا راستہ روکے اُس کے آگے سارے ہتھیار ڈال کر بے بسی سے روتے ہوئے کہا۔۔۔اُنہیں داؤد کو کھونے کا ڈر بری طرح تڑپا گیا

فلک سے تو یوں بھی میں الگ نہیں ہونے والا ماما۔۔۔نا مجھے ساحل کو اس گھر میں لانے میں کوئی خاص مشکل پیش آئیگی

بات تو ساری یہ ہے کے آپ کی نفرت میں میں کوئی کمی نہیں لاسکتا۔۔۔۔۔۔ان دونوں کو ہی میرے ساتھ کی سزا آپ کی نفرت کی صورت ملتی رہے گی۔۔۔۔۔

بہتر ہے کے یہ آپ سے اور آپکی نفرت سے دور ہی رہیں۔

وہ بھیگتے لہجے میں کہتا سائیڈ سے نکلنے لگا لیکن فلک نے اُس کے کھینچنے پر بھی قدم آگے نہیں بڑھائے اُس نے حیرت سے پلٹ کے اُسے دیکھا

فلک چلو۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اُسے پکارا تو فلک نے اُس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے سر نفی میں ہلا کر انکار کے دیا

فلک۔۔۔۔۔۔۔

اُس نے تنبیہ اُسے پکارا لیکن وہ آگے نہیں بڑھی بلکہ اپنا ہاتھ اُس سے چھڑوالیا

آپ غلط کر رہے ہیں۔۔۔۔۔۔

وہ جھجھکتے ہوئے بولی رابعہ بیگم سانس روک کر داؤد کو دیکھنے لگی

تم نے میرا ساتھ دینا کا وعدہ کیا ہے فلک

وہ دانت پیس کر غصے سے بولا

ہاں لیکن اِس وقت آپ غصے میں ہے۔۔۔۔۔بعد میں آپکو پچھتاوا ہو گا۔۔۔۔۔آپ خود بھی سکون سے نہیں رہ پائیں گے۔۔۔۔۔۔یہ آپکی امی ہے۔۔۔۔۔

وہ اندر ہی اندر گھبرائی سی بڑی ہمت کر کے بولی۔۔

ان کے لیے سب سے زیادہ نا قابلِ برداشت وجود تمہارا ہے فلک۔۔۔یہ سب سے زیادہ تم سے نفرت کرتیں ہیں۔۔۔۔۔

اُس کی آواز غصے اور ضبط سے اونچی ہوئی

اور سب سے زیادہ آپ سے محبت کرتیں ہے۔۔۔۔ مجھ سے نفرت کی وجہ سے آپ ان کی محبت نہیں ٹھکرا سکتے۔۔۔۔

وہ اُسے احساس دلانے کی کوشش کرنے لگی رابعہ بیگم نے حیرت سے اُسے دیکھا

دادی نے دل ہی دل میں اُس کی سراہنا کی

بات اس وقت صرف تمہاری نہیں میرے بھائی کی بھی ہے فلک۔۔۔۔۔ تم میرے ساتھ چل رہی ہو یا نہیں۔۔۔۔

وہ غصے سے دھاڑا تو وہ سہم کے دل تھام گئی۔۔۔رابعہ بیگم بھی بری طرح گھبرا گئیں اُن کے دل سے دعا نکلی کے فلک انکار کردے

کیوں کے اگر وہ انکار نہیں کرتی تو داؤد کبھی نہیں رکتا۔۔ کسی کے کہنے سے نہیں رکھتا

خدا کی حکمت تھی کے جو اُنہیں ایک آنکھ نہیں بھاتی تھی۔۔۔ جس کو وہ گھر سے نکالنے کے لیے دن رات کوششیں کرتی تھیں۔۔ آج شدتِ دل سے دعا کر رہیں تھی کے وہ اُس گھر سے جانے سے انکار کے دے

اوپر والا کب ہمیں اپنے ہی ارادوں کے آگے جھکا دے کب ایک پل میں ہمارا گھمنڈ توڑ دے کوئی نہیں جانتا تھا۔۔۔

فلک نے سر انکار میں ہلایا تو اُن کی رکی سانس بحال ہوئی جب کے داؤد کو بے انتہا تکلیف ہوئی

اوکے۔۔۔۔۔تو یہی مرو۔۔۔۔۔

اُس نے ناراضگی و غصے سے کہااور خود آگے بڑھنے لگا فلک کی

دھڑکنیں رک گئیں اُسے لگا وہ سانس نہیں لے پائیگی

مائے لوو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اُس نے بے ساختہ شدت سے اُسے پکارا وہ دروازے تک

بھی نہیں پہنچا تھا اُس کے یوں پکارنے پر۔دھڑکتے دل کے

ساتھ رک کر اُس کی جانب دیکھا۔۔۔۔

اُس کی آنکھوں میں ڈھیر سارے آنسو۔۔۔بے پناہ خوف اور

تڑپ دیکھ اُسے اپنا وعدہ یاد آیا کبھی اُسے خود سے دور نا کرنے

کا وہ بے بسی سے لب بھینچے بیگ غصے سے پھینک کر واپس

اپنے کمرے میں چلا گیا

رابعہ بیگم نے اپنے آنسو پونچھتے ہوئے خُدا کا شکر ادا کیا

فلک ساکت سی وہیں کھڑی رہیں

تم نے بہت اچھا کیا بیٹا۔۔۔

دادی نے اُس کے پاس آتے اُس کے بازو پر ہاتھ رکھتے ہوا کہا

تو وہ اُن کے گلے سے لگ کر رونے لگی

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

واؤ بہت ٹیسٹی ہے۔۔۔

پہلا نوالہ لیتے ہی وہ اُسے داد دینے والی نظروں سے دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔

ایک ہی پلیٹ میں آلو مٹر کی سبزی کے ساتھ باہر سے لائے بریڈ پاؤ ایڈ جسٹ کیا ہوا تھا کیوں کہ اُسے بھی روٹی بنانی نہیں آتی تھی

ہو گا ہی نا میری بربادی کا تڑکا جو لگا ہے۔۔۔۔۔

ساحل نے بھی بریڈ پاؤ کے ساتھ سبزی کا بائٹ لیتے ہوئے اُسے گھور کر کہا۔۔۔ نین نے اُسے آنکھیں چھوٹی کر کے دیکھا اور خاموشی سے کھانا کھانے لگی۔۔۔۔۔

تو یہ سب سامان اندر رکھ دے سہی سے اور اندر ہی رہنا ادھر اُدھر مت جانا

وہ کھانے کے بعد باہر جانے لگا تو اُسے جتاتے ہوئے اپنی شرٹ پہننے لگا

کیوں مجھے کوئی چرا کر لے جائے گا۔۔۔۔

نین نے کھانا کھاتے شرارت سے مسکراتے ہوئے کہا

لے بھی گیا تو واندا نہیں دس پندرہ منٹ میں خود ہی واپس چھوڑ کے بھاگے گا۔۔۔یہ تو جنگلی جانوروں کی وجہ سے بول رہا جن بیچاروں کو عقل نہیں ہوتی۔۔۔

وہ جوتے پہنتے ہوئے آنکھیں گھما کر بولا۔۔

اچھا تو وہ مجھے کچھ کریں گے تو تمہیں برا لگے گا۔۔۔۔

نین نے شوخ انداز میں مسکرا کر کہا جانے کیوں دل چاہ رہا تھا وہ منہ سے کہے کے ہاں تمہاری فکر ہے۔۔۔۔پرواہ ہے ۔۔۔قدر ہے

برا تو لگے گا نہ۔۔۔۔۔بیچاروں کو تیرا زہر چڑھ گیا تو مر مرا جائے گے۔۔۔

وہ اُس کی امیدوں پر پانی پھیرتے ہوئے بولا تو نین نے اُسے آنکھیں چھوٹی کر کے گھورا۔۔

Mama ke bete you are so mean------

وہ اُسے گھورتے ہوئے بولی--

Thank you---

اُس نے لاپرواہی سے کہا لیکن فوراً ہی پلٹ کر بے ساختہ آنے والی مسکراہٹ کو لبوں میں دبایا---

گھر کے لیے جو سامان چاہیے وہ آرڈر کر دینا کارڈ کی ڈیٹیل بھیجی ہے تیرے کو----

رات کے لیے کھانا پیک کروا کر لے آؤں گا میں کچھ اور چاہیے تو فون کرنا-----

وہ اُسے تاکید کرتا وہاں سے جانے لگا تو نین نے اُسے روکا

سنو نا۔۔۔۔۔

وہ اُسے روک کر اپنی جگہ سے اٹھ کر اُس کے پاس ائی

کب کب کھانا پیک کروا کر لاتے رہو گے۔۔۔۔اب جا رہے ہو تو کسی کُک کا انتظام کر لو نا۔۔۔جو دو وقت کا کھانا بنا دے۔۔

وہ لاڈ ڈالنے والے انداز میں بولی ساحل نے دانت پیس کر اُسے دیکھا

ہاں۔۔۔۔ تیرے باپ نے جو نکاح کے وقت چپکے سے میرے جیب میں چیک ڈالا تھا ناُاسے کیش کروا کر تیرے لیے ایک کک ایک دھوبی ایک ماسی۔۔۔۔ایک ڈیزائنر ایک سیکریٹری سب کا انتظام کر دوں گا اور کچھ۔۔۔۔

وہ جل کے طنز کرتا غصے سے بولا تو نین نے اُسے خفگی سے دیکھا

میں تیرے باپ جتنا امیر نہیں ہوں سمجھی۔۔۔۔

شام تک کچھ بنانا سیکھ لینا۔۔۔ ورنہ بھوکی رہنا تو میں سکھا ہی دوں گا

وہ بے رخی سے کہتا بائیک کی طرف بڑھا اور اُسے دیکھتے بائیک سٹارٹ کر کے زن سے بھگا ئی۔۔۔

شام تک کچھ بنانا سیکھ لینا۔۔۔۔

وہ اُس کے غائب ہوتے ہی برا سا منہ بنا کے اُس کی نقل

اتارنے لگی۔۔۔

♦♦♦♦♦

یہ کام صرف ساحل کر سکتا ہے کال کرو اُسے۔۔۔۔۔۔

کے کے نے اپنے خاص آدمی کے ساتھ کسی خاص موضوع پر

بات کرتے ہوئے سنجیدگی سے کہا۔۔۔۔تو اُس نے سر ہلا

کر پاس کھڑے کچھ لوگوں کو جانے کا اشارہ کیا۔

سر آپکو نہیں لگتا آپ اُس بندے پر حد سے زیادہ بھروسہ کر

رہے ہیں۔۔۔کافی ٹیڑھا لگتا ہے وہ

کے کے کا خاص آدمی ہر کام میں اُسے ساحل کو فوقیت دیتے

دیکھ سنجیدگی سے بولا تو کے کے نے مسکرا کر سگار کا دھواں ہوا

کے سپرد کیا۔۔

مایا نے بھی سکرین سے نظریں ہٹا کر اُس کا جواب سننے کے

لیے نظریں گھمائی

میری آنکھوں کو وفادار اور غدار کی پہچان ہے

وراج۔۔۔۔۔ تمہیں بھی میں نے چنا تھا اُسے بھی میں نے

چنا ہے۔۔۔۔اور میرا انتخاب کبھی غلط نہیں ہوتا۔۔۔

وہ اُس کی طرف دیکھ کر بولا وراج ہلکا سا مسکرا کر سر ہلاتا اٹھ کر باہر چلا گیا

وراج کی بات غلط نہیں ہے کے مجھے بھی محسوس ہو رہا ہے کے تم آجکل کچھ زیادہ ہی امپریس ہو رہے ہو اُس سے۔۔۔۔
اُس کے جانے کے بعد مایا نے سامنے رکھے فروٹس سے انگور اٹھا کے منہ میں ڈالتے ہوئے کہا۔۔۔۔

اُس کا جوش اور جذبہ مجھے اپنی یاد دلاتا ہے۔۔۔۔۔ایسا ہی جنون تھا میری رگوں میں ہر طاقت کو مات دے کر اس

بلندی کو حاصل کرنے کا جو کسی کی سوچ سے بھی پرے

ہو۔۔۔۔

اسی جوش نے مجھے کچھ نہیں سے کے کے بنایا

ہے۔۔۔۔۔انڈر ورلڈ کا بے تاج بادشاہ جس کا نام ہی دھشت

کی پہچان ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کے کے نے سگار ایش ٹرے میں رگڑتے ہوئے گرور سے

کہہ کر مایا کی جانب دیکھا

وہی آگ اُس لڑکے کی آنکھوں میں بھی ہے۔۔۔۔۔میں

نے اُسے دیکھا ہے کے وہ موت کو چھو کر بھی ہار نہیں مانتا

جب تک سامنے والے کو زمین سے نا لگا دے لڑتا رہتا

ہے۔۔۔۔۔

اُس نے پر سوچ نظریں اُس پر ٹکائے ساحل کی تعریف کی تو

مایا ہلکا سا ہنسی

کہیں تمہیں اُس میں اپنا کھویا ہوا بیٹا تو نظر نہیں آ رہا نا

۔۔۔پلیز ڈونٹ ٹیل می کے تم ابھی تک اُس کے ملنے کے

خواب دیکھ رہے ہو۔۔۔

وہ ہنس کر اپنے بال شولڈر پر درست کرتے ہوئی بولی کے کے

نے درشتگی سے اُس کا سفید بازو پکڑ کے اپنی طرف کھینچا

مجھے خواب دیکھنے کی ضروت نہیں ڈارلنگ۔۔۔۔۔میں جو

چاہو اُسے حاصل کرنا جانتا ہوں۔۔۔۔

اپنے بیٹے کو ڈھونڈھنے میں میں بہت جلد کامیاب ہو جاؤں گا۔۔۔۔۔

وہی تو ہو گا میرے اس عالیشان ایمپائر کا مالک۔۔۔کے کے ورلڈ کا اصلی وارث دار

وہ مسکراتے لہجے میں بولا تو مایا نے کندھے اچکائے اور اُس کے قریب ہو کر گلے میں باہیں ڈال دیں۔۔۔

اسی وقت سامنے سے ساحل اندر داخل ہوا وہ کے کے شولڈر پر۔ سر رکھے شوخ نظروں سے اُسے دیکھنے لگی۔۔

بلیک شرٹ پینٹ میں ہمیشہ کی طرح چہرے پر سنجیدگی لیئے بھاری قدم بڑھاتا اندر آرہا تھا۔۔۔

آگ تو واقعی بہت ہے۔۔۔۔

وہ اُسے سرتاپیر ستائشی نظروں سے دیکھتے ہوئے مسکرا کر

بڑبڑائی اور نچلا لب کاٹتے ہوئے کے کے گرد اپنے

بازؤں کی گرفت سخت کر دی۔۔۔۔

♦♦♦♦♦♦♦

داؤد کہاں ہو تم۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ساحل کے جانے کے کچھ دیر بعد جب اُسے پچھلی رات کا

واقعہ یاد آیا تو اُس نے فوراً اپنے ارادے پر عمل کرتے ہوئے

داؤد کے نمبر پر فون کیا

میں گھر پر ہوں۔۔۔۔کچھ کام تھا تمہیں۔۔۔۔۔سب ٹھیک ہے نہ۔۔۔۔

داؤد نے فکر مندی سے پوچھا۔

ہاں بس مجھے بات کرنی تھی تم سے۔۔۔۔بہت ضروری ہے

پر فون پر نہیں ملنا ہے مجھے تم سے

وہ ناخن درخت کی کھال پر ہلکے ہلکے سے رگڑتے ہوئے بولی

میں تمہاری طرف ہی آرہا ہوں۔۔۔دادی نے کہا ہے

تمہارے کپڑے وغیرہ دینے تو وہیں بات ہو گی پھر

۔۔۔۔۔۔۔۔

داؤد نے جواب دے کر فون بند کر دیا۔۔۔۔

اور دوبارہ سے آنکھیں بند کر کے سر صوفے سے ٹکا دیا۔۔۔

فلک دھیرے سے دروازہ کھول کر اندر آئی۔۔۔ وہ محسوس

کر کے بھی اُسی طرح بیٹھا رہا۔۔۔۔۔

فلک نے اُس کے قریب بیٹھ کر جھجھکتے ہوئے ہاتھ اُس کے

بازو پر رکھا لیکن اُس نے کوئی حرکت نہیں کی

فلک کا دل ڈوبنے لگا۔۔۔

وہ کبھی اُس سے اس قدر غصّہ نہیں ہوا تھا کے اُسے روتے

دیکھ بھی نظرانداز کرے اور آج ہوا تو فلک سے سہا نہیں جا رہا

تھا۔۔۔

مائے لوو۔۔۔

اُس نے داؤد کے بازو پر چہرہ رکھتے ہوئے آسودگی سے اُسے پکارا داؤد نے بند آنکھوں کو مزید میچا

فلک کو ہمت کرنی پڑی اُس کے چہرے کو ہاتھ سے چھو کر اپنی جانب کیا تو داؤد نے زبردستی آنکھیں کھول کر ناراض نظروں سے اُسے دیکھا۔۔۔

آپ ناراض ہے مجھ سے۔۔۔۔

اُس نے بھیگی آواز میں پوچھا۔۔۔

کیا مجھے ناراض نہیں ہونا چاہیے۔۔۔

کیا میں یہی ڈزرو کرتا ہوں کے تم اس طرح میرا ہاتھ چھوڑ دو۔۔۔

وہ اُس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بے تاثر لہجے میں بولا

اگر میں کبھی اُس راستے جانا چاہوں جہاں مجھے نہیں جانا چاہیئے اور آپ سے کہوں آپ بھی میرا ساتھ دیں تو کیا آپ مجھے نہیں روکے گے۔۔۔۔

اُس نے ہمت کر کے اُس سے سوال کیا

میں کم سے کم سب کے سامنے تمہارا مان توڑ کر تمہیں منہ کے بل نہیں گرا دیتا

وہ اُسے سنجیدگی سے دیکھتے ہوئے بولا اور اپنا بازو اُس کے ہاتھوں سے نکالتے ہوئے وہاں سے اٹھ گیا فلک اُسے جاتے دیکھتی رہ گئی۔۔

♦♦♦♦♦♦

وہ پہلی دفع اُس گھر میں بے حد بوریت محسوس کر رہی تھی۔۔۔ساحل تھا نا کوئی اور۔۔۔۔۔۔وہ اکیلی تھی اور چاروں اور صرف ہریالی۔۔۔۔۔

داؤد کی کار گھر کے ٹھیک پاس آ کر رکی وہ جو پیڑ کی نچلی ٹہنی پر بیٹھی تھی جلدی سے اُتر کر اپنے کپڑے جھٹک کر درست کرتے ہوئے اُس کی طرف بڑھی۔۔۔۔۔۔وہ اب بھی بنا دوپٹے کے ہی تھی۔۔۔اُسے اس میں کوئی خرابی نہیں لگ رہی تھی۔۔۔۔

ڈرائیور دو بڑے بڑے بیگز لے کر اندر آیا۔۔۔اور داؤد کی ہدایت پر وہ بیگز لے جا کر اندر گھر میں رکھے۔۔۔۔

نین کیا ہوا سب ٹھیک۔۔۔۔۔ تمہیں کچھ بات کرنی تھی ڈرائیور کے باہر جاتے ہی اُس نے نین کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا

تم بیٹھو نا۔۔۔۔۔ سوری میں چائے نہیں پوچھ سکتی۔۔۔۔۔۔ کیوں کے مجھے چولہا جلانا نہیں آتا اور چائے بھی بنانی نہیں آتی

وہ اُسے بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے بناشر مندہ ہوئے سکون سے بولی تو داؤد ہنستے ہوئے آنگن میں بچھی چارپائی پر بیٹھ گیا

سمجھ نہیں آرہا کیسے پوچھوں۔۔۔۔۔۔پر میرے ذہن میں نا بہت سوال اٹھتے ہیں ساحل کو لے کر۔۔۔۔
میں اُس کے بارے میں کچھ نہیں جانتی۔۔۔۔بس ادھوری ادھوری باتیں سنی ہے وہ بھی سچ نہیں لگتی۔۔۔۔
ساحل سے پوچھوں گی تو وہ بتائے گا نہیں۔۔۔۔۔بس اب تم ہی میری اُلجھن دور کر سکتے ہو داؤد۔۔۔۔
وہ سیریس ہو کر اُس کے ساتھ بیٹھتے ہوئے بولی تو داؤد بھی سنجیدہ ہوا اور اُلجھ کر اُسے دیکھنے لگا

پلیز ٹیل می کے اُس کے پاسٹ میں ایسا کیا ہے جو اُسے راتوں کو بے چین کرتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔کونسی بات وہ تمہیں اور بڑے ماما کو سب سے چھپانے پر مجبور کرتا ہے۔۔۔۔۔کیوں بڑی مامی اُس سے اتنی نفرت کرتی ہے۔۔۔۔

مجھے سب کچھ جاننا ہے داؤد۔۔۔۔

وہ بے تابی سے بولی تو داؤد نے اُسے دیکھتے گہری سانس لی۔۔۔

اگر کوئی اور پوچھتا تو وہ ساحل کے منع کرنے کا خیال کرتے ہوئے کبھی نہیں بتاتا لیکن اُسے لگا کے نین کو جاننے کا پورا حق ہے تو انکار نہیں کر سکا

اُس سے میری پہلی ملاقات گیارہ سال پہلے ہوئی تھی۔۔۔۔اُس وقت میں دسویں کلاس کا اسٹوڈنٹ تھا۔۔۔

اِس نے پر سوچ نظریں دیوار پر جما کر ماضی کو یاد کرتے ہوئے بولنا شروع کیا

دولت عیش و آرام اسٹارڈم ہر چیز میسر تھی۔۔۔۔ یہ چیزیں زندگی کو عالیشان تو بنا دیتی ہے لیکن اِکثر ہمارے وجود میں زہر بھی گھول دیتی ہے۔۔۔

میں ٹاپ بزنس مین آف دا ورلڈ کا اکلوتا بیٹا داؤد شیرازی تھا اسٹارڈم کے نشے نے بہت آگے تک پہنچا دیا تھا۔۔۔۔۔
عمر بھی ایسی تھی کے قدم غلط راستوں کی اور بڑھتے جاتے تھے۔۔۔اور روکنے والا کوئی نہیں تھا۔۔۔۔

اُنہیں راستوں پر چلتے چلتے میں ڈر گز کے شکنجے میں

آ گیا۔۔۔۔

کچھ دوستوں نے ایک دو بار زبر ستی کی اور پھر میں خود اپنے

ساتھ زبردستی کرنے پر مجبور ہوتا گیا

لوگ غلط کہتے ہیں کے جو ذہنی پریشانی کا شکار ہو وہی اس

دلدل میں پھنستا ہے۔۔۔۔ میرے پاس تو سب کچھ

تھا۔۔۔۔۔مام جان سے زیادہ چاہتی تھی۔۔۔۔ڈیڈ سب

کچھ کر گزرتے تھے دادا دادی کی آنکھوں کا تارا تھا

پھر بھی میں ڈر گز کے نشے کی لت میں بری طرح پھنس گیا

ایسا کے ایک دن بھی بنا ڈر گز کے گزرتا تو لگتا تھا جان نکل جائے گی۔۔۔۔۔۔۔۔

گھر میں کسی کو بھنک بھی نہیں لگنے دی۔۔۔ایک دفعہ مام کو شک ہوا تو میں بری طرح ڈر گیا بھلے کتنا بھی آزاد ماحول ملا ہو لیکن میں جانتا تھا کے مام ڈیڈ مجھے کبھی معاف نہیں کریں گے۔۔۔۔۔۔

میں نے ضد کر کے ہاسٹل جوائن کر لیا۔۔۔

ایک ہی شہر میں ہو کر بھی ہاسٹل میں رہنے پر ڈیڈ راضی نہیں ہوتے تھے پر مام نے میری ضد کی وجہ سے اُنہیں منا لیا۔۔

ہاسٹل میں میرے لیے آسانی ہوتی گئی کھلے عام سب کچھ کرتے ہوئے مجھے کوئی ڈر نہیں رہا۔۔۔کسی کی پرواہ نہیں تھی

کالج بس نام کو ہی رہ گیا تھا اصل جینا تو بس ڈرگز کی خاطر تھا۔۔۔

سینئر سٹوڈنٹس میں سے کچھ لڑکے ڈرگز سپلائے کرتے تھے میری پاکٹ منی میری قیمتی چیزیں سب کم پڑنے لگی تھیں۔۔۔مام سے پیسے مانگتا تو وہ مجھے ڈیڈ کی چوری سے پیسے بھیج دیتیں۔۔لیکن پھر اُنہوں میں بھی سوال کرنے شروع کر دیے کے آخر میں اتنے پیسوں کا کرتا کیا ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔

میں اتنی بری طرح دھنس چکا تھا اُس دلدل میں کے ڈرگز

کے بدلے خود کو بھی بیچنا پڑے تو بیچ دیتا۔۔۔

داؤد شیرازی اُن لوگوں کے آگے بھیکاریوں کی طرح منتیں

کرتا۔۔۔

وہ لوگ جھڑکتے۔۔۔۔دھکیلتے۔۔۔۔مزاق اڑاتے لیکن

مجھے کچھ محسوس نہیں ہوتا تھا سوائے اسکے کے اگر ڈرگز نہیں

ملی تو میری سانس نہیں چلے گی

ایسے ہی ایک دن جب مجھے ڈرگز کی سخت ضرورت تھی اور

وہ لوگ ایک سنسان جگہ بلا کر مجھے پیسوں کے لیے مار

رہے تھے۔۔

اُس وقت ساحل نے مجھے آکر بچایا تھا۔۔۔۔۔

اُس نے خود نے بھی اُن لوگوں سے بہت مار کھائی تھی۔۔۔

مجھے تو بہت ڈر لگتا تھا اُن لوگوں سے لیکن وہ کسی سے ڈرتا نہیں

تھا اپنے سے بڑے اور اُن خطرناک لوگوں سے بھڑ گیا

تھا۔۔

مجھے وہاں سے بچا کر نکال لایا تھا۔۔۔

لیکن مجھے پتہ تھا اب میرا باہر نکلنا بھی مشکل ہو جائے گا وہ

لوگ مجھ سے بدلہ ضرور لیں گے۔۔۔

ڈر گزنا ملنے کی ٹینشن تو تھی۔

ساتھ اپنی جان کی بھی فکر ہونے لگی

میں بہت گھبرایا ہوا تھا اُس نے مجھے سمجھایا کے مجھے ڈرنے کی بجائے ہمت سے لڑنا چاہیے۔۔ لیکن میں لڑنا وڑنا نہیں جانتا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔مجھے پتہ تھا میں اُن سے مقابلہ نہیں کر سکتا۔۔۔۔۔

اُس نے مجھے صلاح دی کے میں پولیس کمپلینٹ کر دوں لیکن میں ایسا نہیں کر سکتا تھا ورنہ میرے ڈر گز والی بات گھر تک پہنچ جاتی۔۔۔۔۔۔

اور یہ سوچ کر ہی مجھے ڈر لگتا تھا۔۔۔۔۔کے اگر مام ڈیڈ کو پتہ چلا تو کیا ہو گا

میں اُس کی بات انسنی کر کے وہاں سے چلا گیا تھا۔۔۔۔۔میرا ایک ایک لمحہ عذاب کی طرح گزر رہا تھا ایک تو ڈر گز کی

طلب نے مجھے پاگل کر دیا تھا اوپر سے اس بات کا ڈر کے میرے ہاسٹل سے نکلتے ہی وہ لوگ مجھے مار دیں گے مجھے قید ہونے پر مجبور کئے ہوئے تھا۔۔۔۔

لیکن جب میری طلب میرے دماغ پر حاوی ہو گئی تو جان کا ڈر بھول گیا اور میں آدھی رات کو اُن لوگوں کے پاس پہنچ گیا ڈر گز کے لیے کیوں کے اُن کے سوا مجھے کسی دوسرے کا پتہ نہیں تھا۔۔۔۔۔

اُن لوگوں نے مجھے مارا تو نہیں لیکن میری بے بسی کا فائدہ اٹھا کر مجھ سے دوگنی قیمت مانگی میں نے ان لوگوں سے تھوڑا وقت مانگا تو انہوں نے مجھ سے ایک کام کرنے کی شرط

رکھی۔۔۔۔۔اُن کے دیے مال کو مجھے ایک جگہ پہنچانے کا کام سونپا جس میں بہت رسک تھا۔۔

شاید وہ لوگ اس طرح مجھ سے بدلہ لینا چاہتے تھے

لیکن میرے پاس کوئی راستہ نہیں تھا اسلئے میں راضی ہو گیا۔۔۔۔پولیس کو شاید پہلے سے شک تھا اسلئے جیسے ہی میں اُس بار میں اُن لڑکوں کے دیے ڈر گز لیے پہنچا اس جگہ کو پولیس نے گھیر لیا میں بہت بری طرح گھبرا کر افراتفری کا فائدہ اٹھاتے ہوئے وہاں سے بھاگا لیکن پولیس میرے پیچھے تھی۔۔۔

اگر میں پکڑا جاتا تو میرا بچنا مشکل تھا۔۔۔۔۔

اُس وقت دوسری دفعہ مجھے ساحل نے بچایا۔۔۔۔اتفاق سے قسمت نے پھر اُسے میری مصیبت کے راستے میں بھیج دیا تھا اُس نے مجھے ایک سیف جگہ چھپالیا جہاں پولیس مجھ تک نہ پہنچ سکے۔۔۔۔۔۔۔

میں نے اُسے ساری بات بتادی جس پر وہ کافی غصّہ ہوا اور مجھے بہت سنایا۔۔۔

لیکن مجھے برا نہیں لگا بلکہ دو بار مجھے مصبیت سے بچانے کے لیے میں اُس کا احسان مند ہو گیا تھا۔۔۔

میں نے اُس سے دوستی کرلی۔۔۔زبردستی کی

(وہ ہنسا)

اُس کے تاثرات بلکل بھی میرے ساتھ دوستی کے حق میں نہیں تھے۔۔۔۔

اُس نے مجھے بتایا کہ وہ ایک چور ہے۔۔۔اُس کا نام ٹونی ہے۔۔۔۔۔ ممبئ کے دھاراوی میں رہتا تھا۔۔۔اور ہر ہفتے میں دو بار جیل ضرور جاتا تھا۔۔۔۔

دھیرے دھیرے ہی سہی اُس کی اور میری دوستی ہو گئ تھی۔۔۔شروع شروع میں وہ بیزاری سے بات کرتا تھا بعد میں اُس کا رویہ میرے ساتھ اچھا ہو گیا۔۔۔۔۔لائف تھوڑی نارمل ہو گئ تھی۔۔۔۔۔۔میں اُس سے روز ملتا رہتا

تھا اُسے اپنے ساتھ کلب وغیرہ لیجاتا رہتا تھا۔اُس کی چوری میں حصہ بھی لیتا تھا

میری ڈرگز کی عادت کا اُسے پتہ تھا اُس کے سامنے ہی میں سب کرتا تھا وہ مجھے کچھ نہیں کہتا تھا لیکن خود کبھی میرے کہنے پر بھی نشا نہیں کرتا تھا۔۔۔
مجھے میرے دوستوں کے ذریعے دوسرے ڈرگز سپلائر کا راستہ مل گیا تھا
وہ لڑکے کہیں انڈر گراؤنڈ ہو گئے تھے کیوں کے اُنہیں پولیس کا ڈر تھا لیکن میرے ہاتھوں اُن کا بہت نقصان ہو چکا تھا میں جانتا تھا۔۔۔

لیکن مجھے کوئی ڈر نہیں تھا کیوں کہ اب میرے ساتھ ٹونی تھا۔۔۔۔۔۔۔

اُس نے بہت بعد میں مجھے بتایا تھا کے اُس کا اصل نام ساحل ہے۔۔۔۔اُس کی ماں اُسے پانچ سال کی عمر میں ایک ٹرین میں چھوڑ گئی تھی۔۔۔۔اُسے کچھ یاد نہیں تھا سوائے اس کے کہ اُس کا نام ساحل ہے۔۔۔۔۔۔۔
وہ ممبئ پہنچ کر دوسرے کے رحم پر پلتے پلتے اُن کے راستوں پر چل پڑا تھا۔۔۔چور بن گیا تھا۔۔۔۔

دو وقت کی روٹی کے ساتھ اُسے ناجائز اور لاوارث ہونے کے تانے ملتے رہتے تھے لیکن اُسے کوئی پرواہ نہیں تھی۔۔۔

چودہ سال کی عمر میں بھی وہ بہت سنجیدہ تھا۔۔۔ بڑوں کی طرح باتیں ہمت شاید اُس عمر میں کسی میں نہیں ہوتی۔۔۔

ہم بہت اچھے دوست بن گئے تھے۔۔۔ وہ ہاسٹل میں بھی اکثر میرے ساتھ رہتا تھا۔۔۔ کالج میں بھی ملنے آتا تھا۔۔۔ اپنی چوری کی باتیں اور لاک اپ سے بھاگنے کے قصے سناتا تھا

ایک دفعہ ڈیڈ مجھ سے ملنے آئے میں خوش ہو کر اُن سے ملنے لگا لیکن اُنہوں نے ایکدم سے میرے منہ پر تھپڑ مار دیا۔۔۔۔ پہلی دفعہ شاید ڈیڈ نے ہاتھ اٹھایا تھا۔۔۔۔

میری حیرت کے بدلے اُنہوں نے جواب دیا کے اُنہیں

میری ڈرگز کی عادت کے بارے میں پتہ ہے۔۔۔۔

میری روح فنا ہو گئی تھی جان کر۔۔۔۔۔

میں انکار کرتا رہا۔۔۔۔

نہیں ڈیڈ یہ سچ نہیں ہے۔۔۔۔ جھوٹ ہے۔۔۔ میرے

دوست سے پوچھ لیں۔۔۔۔

ساحل میرے ساتھ تھا اُس کا سہارا لینے کی کوشش

کی۔۔۔۔اُسے اپنا گواہ بنانے کی کوشش کی

ڈیڈ نے ساحل کی طرف دیکھا اور غصے سے مجھے ایک اور تھپڑ

مار کر کہا کے اسی نے مجھے یہ بات بتائی ہے۔۔۔۔

مجھے پہلے سے بھی زیادہ زور کا جھٹکا لگا وہ ایسے سکون سے کھڑا تھا جیسے کچھ ہوا ہی نہیں۔۔۔۔

ڈیڈ نے مجھے بہت سنایا لائف میں سب سے زیادہ بے عزت بس اُسی وقت ہوا تھا میں۔۔۔۔

مجھے زبردستی گھر لے آئے۔۔۔۔۔

پر گھر میں یہ بات کسی کو نہیں بتائی۔۔

مجھے ساحل پر اتنا غصّہ تھا کے بس نہیں چل رہا تھا اُس کا کیا کروں۔۔۔۔

دوست ہو کر اُس نے میرے ساتھ اتنا بڑا دھوکہ کیا تھا۔۔۔

ڈیڈ کو لگا گھر آنے سے اُن کے ڈرانے سے ڈر کر چھوڑ دوں گا
لیکن چھوڑتا تو تب جب میرے لیے ممکن ہوتا۔۔۔

میں چند دن اُنہیں یقین دلا کر کے میں اُن کے سمجھانے سے
لائن پر آچکا ہوں چوری چھپے پھر سے اپنا کام جاری کر چکا
تھا۔۔۔۔رات کو اپنے کمرے میں اور دن کو کالج میں ایسے
کے کسی کو پتہ نہ چلے۔۔۔

اُس کے چند دن بعد جب ساحل کالج میں مجھ سے ملنے آیا تو
میں نے اُسے بہت مارا بہت دھمکیاں دی۔۔۔کے آخر
دوست ہو کے اُس نے میری پیٹھ پر وار کیوں کیا۔۔

تواُس نے اپنے حق میں بس اتنا کہا کے دوست ہو اس لیے کیا ورنہ کبھی نہ کرتا۔۔۔

سیدھی سی بات تھی کے وہ مجھے اس دلدل سے نکالنا چاہتا تھا مجھے بچانے کی کوشش کر رہا تھا اسلئے ڈیڈ کو بتایا تاکہ وہ مجھے روک لیں

لیکن مجھے اُس وقت یہ بات اپنے حق میں نہ لگی اور میں نے اُسے صاف لفظوں میں جتادیا کے اُس سے اب میرا کوئی تعلق نہیں مجھے اُس جیسے دوست کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔

اُس کے تاثرات سے لگا نہیں کے اسے کوئی فرق پڑا ہو گا لیکن میں جانتا تھا اُسے دکھ ضرور ہوا ہے

میرے لیے اُس کا قصہ ختم ہو چکا تھا۔۔۔۔وایک بیکار مطلبی دوست بن کر میری لائف کے صفحوں سے مٹ چکا تھا۔۔۔

لیکن قسمت ایسا نہیں چاہتی تھی۔۔

بلکہ ہونا تو کچھ اور ہی تھا۔۔۔۔۔۔

مجھے اندازہ بھی نہیں تھا کے وہ میرے لیے نہیں بلکہ میں اُس کے لیے مطلبی ثابت ہونے والا تھا۔۔۔۔

اُس کے کیے احسان پر اپنی ساری زندگی اپنی ہی نظروں میں شرمندہ ہو کر گزارنے والا تھا

اُس نے خشک لبوں پر زبان پھیری اور گہری سانس لے کر خود کو کمپوز کیا۔۔۔

♦♦♦♦♦♦♦♦

کچھ دن گزرنے کے بعد میں نے اُسے یاد کرنا بھی چھوڑ دیا تھا۔۔۔

مجھے فرصت نہیں تھی اُسے یاد کرنے کی اور میں سوچتا تھا کے وہ بھی مجھے بھول گیا ہو گا

لیکن میں غلط تھا۔۔۔۔۔

گروپ اسٹڈی کے بہانے میں ایک دوست کے ساتھ ریو پارٹی میں گیا تھا۔۔۔۔۔

مجھے یقین تھا کسی کو خبر تک نہیں ہونے والی۔۔

لیکن میری قسمت خراب تھی

ڈیڈ اچانک وہاں پہنچ گیے۔۔۔

اُنہیں کیسے پتہ چلا یہ میں لاکھ کوشش کے باوجود سوچ نہیں پایا۔۔

لیکن اُس دِن ڈیڈ کی آنکھوں میں اپنے لیے بے پناہ فکر اور تڑپ دیکھی تھی

وہ میرے لیے بہت پریشان تھے۔۔۔اُس دن اُنھوں نے غصّہ نہیں کیا بلکہ بے بسی سے مجھے سمجھایا کے یہ سب غلط ہے۔۔۔میں یہ عادت چھوڑ دوں۔۔۔۔۔۔۔اور میں چاہ کر بھی کہہ نہیں پایا کے ڈیڈ میں تو چھوڑنا چاہتا ہوں لیکن یہ عادت مجھے نہیں چھوڑ رہی ہے

ڈیڈ کی باتوں میں غلطی سے ساحل کا نام نکل گیا تھا۔۔۔

میری حیرت کو غصے میں بدلتے لمحہ نہیں لگا۔۔۔۔

میں نے اُسی وقت فون کر کے اُسے ملنے بلایا

رات سے صبح ہونے تک کا انتظار بھی میرے لیے ناممکن تھا

غصے کی آگ جل رہی تھی دماغ میں۔۔ بدلا لیے بنا ٹھنڈی نہیں ہونے والی تھی۔۔۔

ڈرائیونگ سیکھ لی تھی اس لیے بنا کسی کو بتائے آدھی رات کو خاموشی سے گاڑی لے کر نکل گیا۔۔۔۔۔۔

اُسے ایک بار سے تھوڑی دوری پر بلایا تھا جہاں ہم پہلے ملتے رہتے تھے۔۔۔۔

سنسان جگہ تھی۔۔۔

وہ باہر ہی کھڑا تھا۔۔۔۔میں نے جاتے سے ہی غصے سے اُسے مارنا شروع کر دیا تھا۔۔۔

پہلے تو وہ مار کھاتا رہا۔۔۔۔مجھے سمجھانے کی بات کرنے کی کوشش کرتا رہا لیکن جب میں نہیں رکا تو اُس نے بھی مجھے مارنا شروع کر دیا۔۔۔

میں اُس سے مقابلے کی حیثیت نہیں رکھتا تھا۔۔دو تین تھپڑ کھا کے ہی میری طاقت ختم ہو گئی۔۔۔لیکن غصّہ ختم نہیں ہوا۔۔۔۔۔

میں نے موقع پاتے ہی اپنے ایک دوست کو میسج کر دیا کے پولیس کو لے آئے

وہ پولیس سے بھاگتا رہتا تھا سو چا اُسے پکڑ وا دوں۔۔۔۔۔

ایسے نہیں تو ایسے صحیح۔۔۔بدلا لینا تھا بس۔۔۔

میں شانت ہو گیا تو وہ بھی رک گیا۔۔۔۔

مجھ پر غصّہ کرنے لگا۔۔۔۔افسوس کرنے لگا۔۔۔مجھے سنانے لگا اور میں اُسے غصے سے گھورتے ہوئے سنتا رہا مجھے بس پولیس کا انتظار تھا۔۔۔

لیکن پولیس سے پہلے وہاں وہ لڑکے آ گیے جنہوں نے مجھے پھنسانے کی کوشش کی تھی۔۔۔۔۔

میں بہت ڈر گیا۔۔۔۔۔۔۔

وہ پانچ تھے۔۔۔۔بہت طاقتور تھے

میں بھاگنے کی سوچ ہی رہا تھا کے انہوں نے ایکدم سے مجھے پکڑ لیا ساحل حرکت کرتا اُس سے پہلے دو لڑکوں نے اُسے بھی جکڑ لیا

وہ مجھے مارنے لگے۔۔۔

پوچھنے لگے کے میں نے اُن کا مال کہاں چھپایا۔۔

وہ سوٹ کیس تو پولیس سے بھاگنے کے چکر میں میں پتہ نہیں کہاں چھوڑ چکا تھا اُنہیں کیسے بتاتا۔۔۔

اپنے نقصان کا سارا غصّہ وہ لوگ مجھ پر نکالنے لگے۔۔۔

میرے اندر اُنہیں روکنے کی ہمت نہیں تھی۔۔۔دِماغ مار کھا کھا کر سن ہو گیا تھا۔۔

ساحل نے کس طرح خود کو چھڑایا۔۔۔ کس طرح اُن لوگوں کو مجھ سے دور کیا میں نہیں دیکھ پایا۔

جب دیکھا تو وہ پانچوں سے اکیلے لڑ رہا تھا۔۔۔ میرے لیے۔۔۔۔۔ مجھے بچانے کے لیے۔۔۔۔

میں اُس سے بدلہ لینا چاہتا تھا اُسے جیل بھیجنا چاہتا تھا اور وہ میرے لیے اُن لوگوں سے مار کھا رہا تھا

اُس میں ہمت بھی تھی اور طاقت بھی تھی لیکن وہ پانچ تھے ہم سے بہت بڑے اور طاقتور تھے۔۔۔۔۔۔

وہ کمزور پڑ رہا تھا اور وہ لوگ اُس پر بھاری پڑ رہے تھے۔۔

پانچوں نے مل کر اُسے قابو کر لیا تھا اور زمین پر گرا کر بے دردی سے مار رہے تھے۔۔۔۔۔

لاتوں سے ڈنڈوں سے۔۔۔

مجھے بہت ڈر لگ رہا تھا۔ سمجھ نہیں آ رہا تھا کیا کروں۔۔۔

لیکن اتنا پتہ تھا کے وہ لوگ اُسے مرنے تک مارتے رہیں گے۔۔۔

میں بہت ہمت کر کے اٹھا اور زمین پر پڑا ڈنڈا اٹھا کر ایک کے سر پر دے مارا۔۔۔۔

ہاتھ کانپ رہے تھے۔۔۔ ذرا بھی طاقت نہیں تھی کے اُس ڈنڈے کا کوئی اثر ہوتا۔۔۔ لیکن ہاں میں اُنہیں اپنی طرف متوجہ کر چکا تھا۔

اور ایسا کر کے بہت بری طرح خوفزدہ بھی تھا کے پتہ نہیں اب وہ لوگ میرے ساتھ کیا کریں گے۔۔۔۔

میرے قدم پیچھے ہوتے جا رہے تھے۔۔۔روح کانپ رہی تھی اور نظریں کسی کو ڈھونڈھ رہی تھی جو اُس سنسان سڑک سے گزرتے ہوئے ہمیں دیکھ لے اور بچا لے

ساحل زمین پر لہولہان پڑا تھا۔۔

ہوش میں تھا لیکن حالت ایسی تھی کے اٹھنے کی کوشش کر کے بھی ناکام ہو رہا تھا

پیچھے ہوتے ہوتے میرے پیروں سے کچھ ٹکرایا تھا جو ایک گن تھی شاید ساحل سے مار پیٹ کے وقت اُن میں سے کسی کے پاس سے گر گئی تھی۔۔۔

میں نے فوراً جھک کر وہ گن اٹھالی اور اُن لوگوں پر تان

دی۔۔۔۔

محض خود کو بچانے کی خاطر اُنہیں دھمکانے کی غرض

سے۔۔۔

لیکن وہ ڈر نہیں رہے تھے۔۔۔بلکہ ہنس رہے تھے۔۔۔۔

میرا مزاق بنا رہے تھے کے میں کیسے کانپتے پیروں سے کھڑا

ہونے کے باوجود اُنہیں مارنے کی دھمکی دے رہا

ہوں۔۔۔۔۔

اُن کی ہنسی دیکھ کر مجھے اور زیادہ گھبراہٹ ہو رہی تھی۔۔

اُن میں سے ایک لڑکا۔۔۔چلا گولی۔چلا گولی بولتا ہوا میری

طرف بڑھ رہا تھا اور مجھے نہیں پتہ کے کیسے مجھ سے ٹریگر

دب گیا۔۔۔۔۔

میں نے اُس کے سینے پر گولی چلادی تھی۔۔۔۔

جتنے حیران وہ لوگ تھے اتنا ہی میں بھی تھا۔۔۔۔۔۔

ساحل بھی بری طرح گھبرا گیا تھا۔۔۔۔

وہ آدمی کھلی آنکھوں سمیت ہی زمین بوس ہو گیا تھا۔۔۔۔

اُس کے ساتھی سب اسی پل وہاں سے بھاگ گئے اور

میں۔۔۔۔۔۔

میں سانس نہیں لے پا رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔ یہ سوچ کر کے میں

نے کسی کو مار دیا میرے وجود میں جان نہیں بچی

تھی۔۔۔۔۔ میں زمین پر بیٹھا ساکت آنکھوں سے اُس کے

مردہ جسم کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

ساحل لڑکھڑاتے ہوئے اٹھ کے میرے پاس آیا تھا مجھے وہاں سے چلنے کو کہہ رہا تھا۔۔۔اٹھانے کی کوشش کر رہا تھا لیکن مجھ سے ذرا بھی حرکت نہیں ہو پا رہی تھی

بس اُس کی آواز کانوں میں گونج رہی تھی وہ بھی دھندلی دھندلی سی

وہ تھک کر رک گیا۔۔میرے ساتھ بیٹھ گیا۔۔۔چاہتا تو بھاگ بھی سکتا تھا لیکن نہیں گیا۔۔وہیں بیٹھا رہا میری طرح

خاموشی مزید بڑھ گئی تھی۔۔۔موت کا سا سناٹا تھا جب ڈیڈ کی گاڑی وہاں آ کر رکی۔۔۔

وہ میرے ہاتھوں میں گن اور سامنے پڑی لاش دیکھ کر بھی بے یقیں تھے۔۔۔۔

مجھ سے سوال کر رہے تھے۔۔۔۔

مجھے جھنجھوڑ رہے تھے۔۔۔۔

ساحل کی طرف دیکھ رہے تھے۔۔۔اُس سے سوال کر رہے تھے لیکن ہم دونوں چپ تھے۔

وہاں پولیس کا سائرن سنائی دیا تو اُنہوں نے گن میرے ہاتھ سے چھین کر خود لے لی۔۔۔

پولیس وہاں پہنچی تو اُنہوں نے خود کو قاتل بتایا بولے کے یہ خون میں نے کیا ہے۔۔۔۔

وہ آفیسر اُن کے دوست تھے اے سی پی پرتاب سنگھ ۔۔۔

انہیں یقین نہیں ہوا اور کچھ وہ مجھے دیکھ کر بھی سمجھ گئے باقی سب کو اُنہوں نے وہاں سے بھیج دیا
ڈیڈ سے پوری بات پوچھنے لگے تو ڈیڈ نے کہا کہ وہ اس قتل کا الزام خود پر لیں گے تا کے میری زندگی خراب نا ہو۔۔۔۔
پرتاب انکل نے اُنہیں سمجھانا چاہا۔ بھروسہ دلانا چاہا کے وہ کوشش کریں گے سیلف ڈیفنس کا معاملہ بنا کے مجھے بچانے کی۔۔۔
لیکن ڈیڈ نہیں چاہتے تھے کے میرا نام بھی اُس قتل سے جڑے دنیا مجھے قاتل کی نظر سے دیکھے۔۔۔۔۔ پولیس فورس

جوائن کرنے کا میرا خواب ادھورا رہ جائے۔۔۔میں سماج میں مجرم کہلاؤں۔۔۔

وہ میرے لیے خود کی زندگی قربان کرنے کو تیار تھے۔۔۔

لیکن ساحل نے اُنہیں روک دیا۔۔۔اور گن اُن سے لے کر یہ کہہ دیا کے قتل اُس نے کیا ہے میں نے نہیں۔۔۔

نظر سے نا دیکھنے کے باوجود بھی ڈیڈ اُس کا جھوٹ سمجھ گیے تھے۔

ماننے کو تیار نہیں تھے۔۔۔

حیرت زدہ بھی تھے کے غیر ہو کر وہ کیوں خود پر ہماری مصیبت لے رہا ہے۔۔۔

اور اُس سے پوچھا بھی کے کیوں وہ اپنی زندگی خراب کرنا

چاہتا ہے۔۔۔

تب اُس نے صرف اتنا کہا تھا کے اگر آپ ابھی اپنے بیٹے کو

بچانے کے لیے جیل چلے جائیں گے تو آپ کی غیر موجودگی

میں اُسے کون بچائے گا۔۔۔۔

اسے ڈر گز کے دلدل سے کون نکالے گا۔۔

وہ رک کر نین کی جانب دیکھنے لگا۔۔۔جو بھیگی آنکھوں میں

اُداسی لیے اسے دیکھ رہی تھی

یہ ساری باتیں مجھے ڈیڈ سے بہت بعد میں پتہ چلی

تھی۔۔۔اُس وقت تو میں ہوش میں ہی نہیں تھا۔۔

اُس حادثے نے میرے دماغ پر بہت گہرا اثر کیا تھا۔۔

میرا دماغ مفلوج ہو چکا تھا

اگلے چھ مہینے تک ایک ہاسپٹل میں میرا ٹریٹمنٹ چلتا رہا۔۔

سب بھول گیا تھا لیکن ڈرگز نہیں بھولی تھی۔۔

ڈرگز کی طلب نے مجھے پاگل کر دیا تھا۔

دن رات دورے پڑتے تھے۔۔۔۔رگوں میں خون دوڑنا چھوڑ دیتا تھا۔۔۔

بہت مشکل وقت تھا وہ۔۔۔خیر۔۔

پچھلی باتیں یاد کر کے ضبط سے اُس کی آنکھیں بے حد سرخ ہو رہیں تھیں۔۔۔

ڈیڈ نے گھر میں کسی کو نہیں بتایا تھا۔۔۔

ایکسیڈنٹ کا بہانا کر دیا تھا۔۔۔

چھ سات مہینے بعد جب میں کچھ ٹھیک ہوا تب ڈیڈ سے پوچھا

کے اُس رات کے بعد کیا ہوا تھا تب ڈیڈ نے مجھے سب بتایا

کے کس طرح اُن کے لاکھ منع کرنے کے بعد ساحل نے وہ

الزام خود پر لے کر خود کو پولیس کے حوالے کیا تھا۔۔

اٹھارہ سال سے کم تھا اور سیلف ڈیفینس کا کیس تھا۔۔۔اس

لیے اُسے سات سال کی سزا ہوئی تھی۔۔۔۔

میں اُس سے ملنے گیا تھا اُس سے کہہ دیا کے میں اپنے حصے کی زندگی اُسے نہیں جینے دوں گا سب کو بتا دوں گا کے قاتل وہ نہیں میں ہوں۔۔۔

لیکن اِس نے۔۔۔۔۔

اُس نے اپنی دوستی کے بدلے مجھ سے بس ایک وعدہ مانگا کے میں اُس رات اُس حادثے کا ذکر کبھی کسی سے نہیں کروں گا۔۔۔ غلطی سے بھی کوئی بات زبان پر نہیں آنے دوں گا۔۔۔۔ جو ہوا سب کچھ بھول جاؤں گا۔۔۔۔

اُس کی بات پر عمل کرتے ہوئے میں نے اُس سچ کو راز ضرور بنالیا لیکن بھولنا میرے لیے نہ تب ممکن تھا نہ آج ہے۔۔۔۔۔

اُس نے خشک ہوتے گلے کو تر کیا اور نین کی جانب دیکھا ۔۔وہ زمین پر نظریں گڑائے کھڑی تھی۔۔

اُن لمحوں کو یاد کر رہی تھی جب سب نے کسی نہ کسی طرح اُسے کبھی جاہل گنوار کبھی گنڈا موالی ہونے کا طعنہ دیا تھا اُس نے خود نے بھی۔۔۔

کیا وہ لوگ اندازہ لگا سکتے تھے کے اُس انسان کے پاس کیسا دل تھا۔۔۔۔

میں کتنی بھی ایمانداری سے اپنی ڈیوٹی کر لوں لیکن آج تک خود پر فخر نہیں کر پایا کیوں کے جب اپنے معاملے میں میں انصاف نہیں کر سکا تو اوروں کو کیا دے پاؤں گا۔

وہ نین کو اپنی سوچوں میں خاموش دیکھ دکھ و افسوس سے بولا

تم نے ساحل کی مدر کے بارے میں معلوم نہیں کیا۔۔۔اُنہیں ڈھونڈھنے کی کوشش نہیں کبھی۔۔۔

وہ اُس کے خاموش ہونے پر گلا صاف کر کے دھیرے سے پوچھنے لگی

میں چاہتا تو تھا نین لیکن ساحل نے مجھے ایسا کرنے نہیں

دیا۔۔۔۔۔اُس نے بہت سختی سے منع کیا تھا مجھے۔۔۔۔۔

وہ اُسے پرسوچ نظروں سے دیکھتے ہوئے بولا

لیکن اب مجھے اُنہیں ڈھونڈھنا ہے کیا تم میری ہیلپ کروگے

پلیز۔۔۔

نین درخت کے سہارے سے ہٹ کر اُس کے ساتھ چارپائی

پر بیٹھتے ہوئے بہت اُمید سے دیکھتی پوچھنے لگی۔

یہ بھی کوئی پوچھنے کی بات ہے۔۔۔۔۔افکورس میں تمہاری

ہیلپ کروں گا۔۔۔بلکہ میں نے بہت سارے کلوز

ڈھونڈھ لیے ہے ہمیں زیادہ مشکل نہیں ہوگی۔۔۔

وہ اُس کے فیصلے پر خوش ہوتے ہوئے بولا

تھینک یو سو مچ داؤد اسی بات پر۔۔۔۔۔۔۔

اُس نے مسکرا کر کہتے ہوئے ہاتھ اوپر کیا تو داؤد نے ہنستے ہوئے تالی دی۔

کچھ کھانے کو لاتی ہوں۔۔۔۔۔

وہ سر ہلاتے ہوئے اٹھی اور ساحل کے لائے فروٹس لا کر اُس کے پاس رکھے۔۔۔

فروٹس کھانے کے ساتھ وہ دونوں نارمل موڈ میں باتیں کر رہے تھے۔۔۔

داؤد اُسے وہی پُرانے قصے سنا رہا تھا۔۔۔ساحل کی پسند نہ پسند بتا رہا تھا۔۔۔

نین کا آرڈر کیا ہوا سامان آیا تو اُسے گھر میں ترتیب دینے میں داؤد نے بھی اُس کی ہیلپ کی۔۔۔۔

دونو مل کر باتوں کے ساتھ کام کرتے رہے۔۔۔۔داؤد کا موڈ بھی بحال ہو گیا تھا۔۔۔۔

صبح والی ٹینشن بھول گئی تھی۔۔۔نین سے ساحل کی محنت اور رگھوناتھ کے قصے سن کر وہ ہنس ہنس کر بے حال ہو رہا تھا

شام ہونے لگی تھی۔۔۔۔اندھیرا پھیل رہا تھا

داؤد نے سامنے والے پیڑ پر ایک رسی کا اونچا سا جھولا بنا دیا تھا۔۔

اور نین کو اُس میں بیٹھنے کا کہہ کر خود اُسے دھکّا دے رہا تھا۔۔۔

وہ ہنس ہنس کر انجوئے کر رہی تھی اُسی درمیان ساحل کی بائیک وہاں آکر رکی وہ داؤد کی گاڑی دور سے ہی دیکھ چکا تھا اور اُس کا تھوڑا بہت ٹھیک موڈ بری طرح خراب ہو چکا تھا۔

آ گیے تم۔۔۔۔میں اور داؤد تمہاری ہی باتیں کر رہے تھے۔۔میں نے ابھی کہا داؤد سے کے تم آج جلدی آؤ گے اس لیے تم سے مل کے جائے۔۔۔۔

وہ اُسے دیکھ کر جھولے سے اترتی ہوئی خوشدلی سے بولی۔۔۔ویسے بھی آج ذہن ودل میں صرف وہی بسا ہوا تھا۔۔

پہلے پتہ ہوتا تو آتا ہی نہیں۔۔

وہ اُسے اگنور کیے دھیرے سے بڑبڑاتا آگے بڑھا۔

اُن دونوں کو ایک ساتھ ہنستے مسکراتے دیکھ دل میں آگ جل اٹھی تھی جس کا دھواں آنکھوں میں چبھ رہا تھا۔۔

دونوں کتنے پر سکون تھے جب کے اُس کا دل بری طرح بے چین ہو چکا تھا۔۔۔

نین کو بغیر دوپٹے کے اتنی بے باکی سے داؤد کے ساتھ ہنستے مسکراتے دیکھ

یہ چھوڑو نا چلو مجھے تمہیں کچھ دکھانا ہے۔۔۔۔آؤ نا داؤد۔۔۔

وہ اُس کے ہاتھ سے کھانے کا شاپر لے کر چارپائی پر رکھتی اُس کا ہاتھ پکڑے اندر لے جانے لگی ساتھ داؤد کو بھی اشارہ کر کے بلایا

وہ اندر پہنچا تو چھوٹی چھوٹی ڈیکوریشن لائٹس سے گھر میں پھیلے اُجالے نے اُس کا استقبال کیا۔۔۔

دیواروں پر لائٹس کی لڑیاں لٹک رہی تھی

ایک کونے میں دیوار سے تھوڑا فاصلے پر اونچا سا بستر لگایا ہوا تھا جس پر سفید چادر اور سفید ہی تکیے رکھے ہوئے تھے۔۔۔۔

داؤد جو گھر سے اُن کے کپڑے لے کے آیا تھا سب فولڈ کر کے ترتیب سے شیلف میں جمے ہوئے تھے۔۔۔

پورا گھر پرفیوم کی خوشبو سے مہک رہا تھا۔۔۔

لیکن اِس کے دل کیفیت نے اُس کے دماغ کو ذرا بھی کچھ محسوس کر کے خوش نہیں ہونے دیا۔۔

کیسا ہے۔۔۔۔۔۔

وہ ابھی تک اُس کا بازو تھامے کھڑی ایکسائیٹڈ سی اُس کے بے تاثر چہرے کو دیکھ رہی تھی

ساحل نے بنا کچھ کہے یا اُسے دیکھے اُس کی اُنگلیاں اپنے بازو سے ہٹا کر ہاتھ دور کیا

میں نے اور داؤد نے مل کر کیا ہے۔۔اچھا لگا نا تمہیں۔۔۔۔

وہ اُس کی حرکت کو نظر انداز کیے خوش ہو کر اُسے دیکھتی پوچھنے لگی۔۔اُسے ساحل کے ایسے رویے کی عادت تھی لیکن داؤد کو حیرت ہو رہی تھی۔۔

وہ اُس کی بات جیسے سن ہی نہیں رہا تھا۔۔۔آگے بڑھ کر شلیف میں رکھے اپنے کپڑوں میں سے ٹی شرٹ اور ٹریک پینٹ نکال رہا تھا

داؤد کہہ رہا ہے کیوں نہ ہم ادھر ایک بیڈ بھی لگوالیں۔۔

وہ اُس کی عاجزی نوٹ کر کے بھی بولے جا رہی تھی اور اندر ہی اندر خوش بھی ہوئے جا رہی تھی

ساحل نے پلٹ کر سنجید گی سے اُسے دیکھا

تو داؤد کے گھر ہی کیوں نہیں چلی جاتی اُس کے گھر میں بہت بیڈ ہے۔۔۔۔۔ میں غریب ہوں اتنا سب افورڈ نہیں کر سکتا۔۔۔

وہ بیزاری سے کہتا شرٹ کے بٹن کھولنے لگا تو داؤد نے ماتھے پر بل ڈالے اُسے دیکھا۔۔ اُس کے اس تلخ رویے کی اُس کی بے رخی کی وجہ پوچھنے کی کوشش کی لیکن نین نے اشارے سے اُسے روک دیا۔۔

وہ دونوں باہر آگیے جب کے ساحل کلس کر دانت بھینچے شرٹ کو دور پھینکتا سر تھامے کھڑا تھا

تم نے مجھے اُس سے پوچھنے کیوں نہیں دیا کے وہ کس بات پر غصّہ ہے۔۔۔۔

داؤد نے باہر آکر پریشان ہوتے پوچھا

ایک بات بتاؤں۔۔۔۔۔۔۔۔

نین نے جواب دینے کی بجائے دھیرے سے پوچھا تو وہ کنفیوز ہوا۔۔

ماما کا بیٹا تمہیں اور مجھے ساتھ دیکھ کر جیلس ہوتا ہے۔۔۔۔

وہ بے حد دھیرے سے بولی اُس کی سرگوشی جیسی آواز مدھم سی اندر بھی سنائی دے رہی تھی جس پر وہ مزید جل بھن رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ریئلی۔۔۔۔۔۔۔۔

جب کے داؤد حیران تھا کے ایسا بھی ممکن ہے

ہاں لیکن اصل بات یہ نہیں ہے۔۔۔

وہ اتنے ہی دھیمے سے بولی

تو۔۔۔۔

داؤد نے نا سمجھی سے پوچھا

جلتے ہوئے وہ بہت کیوٹ لگتا ہے۔۔۔۔

وہ مسکرا کر بولی تو داؤد ایک دم سے ہنسنے لگا۔۔۔اور نین نے بھی ہنسنے میں اُس کا ساتھ دیا

جب کے دونوں کی ہنسی اُس کے دل میں کانٹے کی طرح چبھ رہی تھی۔۔۔

بیلٹ کھولتے ہوئے اُس کے ہاتھ ہنسی سن کر ایک پل کو تھمے اور پھر پوری شدت سے بیلٹ کھینچ کے نکالا۔

جو بھی ہو لیکن میں اپنے بھائی کو اور جلتے نہیں دیکھ سکتا۔۔۔اس لیئے مجھے اب جانا ہے۔۔۔۔

وہ ہنسی کنٹرول کرتے ہوئے بولا

میرا کام مت بھولنا۔۔۔

نین نے اُسے یاد دہانی کروائی وہ سر ہلاتا باہر نکل گیا۔۔۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦

داؤد کے جانے کے بعد وہ فوراً اندر آئی تو ساحل چینج کرنے کی بجائے یونہی خاموش کھڑا تھا ہاتھ میں موجود بیلٹ کو ہتھیلی پر لپیٹتے کھولتے کسی گہری سوچ میں گم تھا۔۔

وہ بس یہ اندازہ لگا سکتی تھی کے وہ اُس کے اور داؤد کے بارے میں سوچ رہا ہے لیکن کیا۔۔۔

یہ سمجھنے سے انجان تھی۔۔۔

۔اُسے دونوں میں سے کسی پر شک نہیں تھا نہ وہ تنگ نظر تھا لیکن بس اُسے نین کا داؤد سے بات کرنا اُس کے ساتھ ہونا بلکہ اُس کی طرف دیکھنا بھی چبھتا تھا۔۔۔

کہیں دماغ میں یہ بات گھر بنا کر بیٹھی تھی کے شاید وہ اُس سے محبت کرتی رہی ہو گی اُس کے دل میں داؤد بسا رہا ہو گا شاید آج بھی کہیں موجود ہو گا۔۔۔۔

شاید آج بھی وہ افسوس کرتی ہو گی اُسے کھونے کا

اور یہ سوچ اُسے آگ میں جھونک دیتی تھی۔۔۔

خود کے نا ہونے کا ملال نہیں تھا لیکن داؤد کو وہ سوچے یہ بات ناقابل برداشت تھی۔۔۔

دل میں درد بھی تھا غصّہ بھی ناراضگی بھی اور بے بسی بھی کے وہ کچھ کہہ بھی نہیں سکتا تھا۔اُسے بتا بھی نہیں سکتا تھا۔۔۔۔

نین نے اُس کے ہاتھ میں موجود بیلٹ لیا تو وہ چونک کے اُس کی طرف دیکھنے لگا۔۔وہ بیلٹ لے کر زمین پر ڈالتی ایکدم سے اُس کے سینے سے لگ گئی۔۔۔۔

وہ ساکت رہ گیا۔۔۔

دل ٹھہر گیا۔۔۔۔

سوال کرنے کو کھلتے لب فریز ہو گئے۔۔۔

نازک بازوؤں کی گرفت نے اُسے خود میں جکڑ لیا۔۔۔

اُس نے ہاتھ اٹھا کر اُسے تھامنا چاہا لیکن پھر اپنے ہی خواہش کی نفی کر کے اُس کے دونوں بازوؤں کو پکڑ کر اُسے خود سے دور کیا

یہ۔۔۔ کیا ہے یہ۔۔۔۔

اُس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے دھیرے سے پوچھنے لگا

کچھ نہیں بس تم سے یہ کہنا تھا کے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اُس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتے کہتے رک کر پلکیں جھکا گئی۔۔۔ ساحل نے اُس کے لرزتے لبوں کو دیکھا جو کچھ کہنے کی کوشش میں کھلتے بند ہوتے جا رہے تھے

تم بہت اچھے ہو۔۔۔۔۔۔

وہ نظریں اٹھا کر مسکراتے ہوئے بولی تو ساحل نے محسوس کیا کے اُس نے بات بدل دی ہے

اچھا۔۔۔دوپہر تک تو میں کمینہ تھا راؤڈی تھا۔۔اب اچانک اچھا ہو گیا۔۔۔داؤد نے کوئی پٹّی پڑھائی ہے۔۔۔

وہ طنز کرتا ہوا بولا

پٹی نہیں پڑھائی ایک کہانی سنائی ہے۔۔۔۔۔

وہ پیچھے ہوئی زمین پر پڑی اُس کی شرٹ اٹھاتے ہوئے بولی۔۔۔وہ سوالیہ انداز میں اُسے دیکھنے لگا

اپنے ایک دوست کی جس نے گیارہ سال پہلے دوستی کی نئی تاریخ تحریر کی تھی۔۔,

وہ اُس کی طرف دیکھتے ہوئے بولی تو وہ ایکدم سے سیریس ہوا۔۔۔اُسے لمحہ لگا سمجھنے میں کے داؤد اُسے ساری باتیں بتا چکا ہے اور اُس نے کلس کر دانت بھینچے اُسے گالی سے نوازا

کیا تمہیں ڈر نہیں لگا تھا, خود کی زندگی کا اتنا بڑا فیصلہ لیتے ہوئے۔۔۔

اُس کے پوچھنے پر وہ سنجیدگی سے اُسے دیکھنے لگا۔۔دل کی بات لبوں پر نا آجائے۔اس ڈر سے اپنی سانسیں پل بھر کو گلے میں ہی روک لی اور پھر بیگانگی سے گویا ہوا

سارا دن داؤد کے ساتھ گپے لڑائے ہے یہ بھی اُسی سے پوچھ لینا تھا۔۔۔شاید بتا دیتا

سرد انداز میں کہتا اپنی ٹی شرٹ اٹھا کر پہننے لگا جیسے وہ ذرا بھی اہمیت نہیں دیتا اُس کی ہمدردی کو نہ اُس کے جذبات کو۔۔نا اُسے کوئی دلچسپی ہے اُس کے ساتھ اپنے معاملات شیئر کرنے میں

پتہ ہے۔۔۔۔مجھے اب بھی ڈاوٹ ہے کے وہ تم تھے۔۔۔۔۔مطلب اتنا سڑیل انسان اتنا اچھا کیسے ہو سکتا ہے وہ اُس کی بے رخی پر اُسے آنکھیں چھوٹی کر کے گھورتے ہوئے تاسف سے بولی۔۔۔

وہ اُسے نظرانداز کیے بستر پر جانے لگا تو اُس کا بازو پکڑ کر روکا۔۔

ماما کے بیٹے تم نے بڑی مامی کی بھائی بھابھیوں کی اتنی باتیں کیوں برداشت کی تم نے سب کو بتا کیوں نہیں دیا۔۔۔

اُس نے سنجیدگی سے پوچھا لیکن وہ چپ رہا۔۔زمین کو دیکھتا رہا

اُس دن بھی جب بڑی مامی نے تمہاری اتنی انسلٹ کی تم چاہتے تو اُنہیں جتا سکتے تھے کے تم نے اُن کے بیٹے کی خاطر دس سال جیل میں گزارے ہے

دس نہیں یار صرف تین۔۔۔۔۔

ساحل نے اُس کی بات کاٹ کر جھنجھلائے انداز میں کہا تو وہ حیرت سے اُسے دیکھنے لگی

تین۔۔۔۔۔۔

نین نے ناسمجھی سے پوچھا

مطلب اپن کے لیے وہ بس تین سال جیسے تھے۔۔

اُس نے منہ پھیر کر جواب دیتے بات سنبھالی

یہ بات بس کہنے کے لیے اچھی لگتی ہے لیکن سب کو پتہ ہے

کے ایسی زندگی آسان نہیں ہوتی اور خاص کر تب جب خود

ہی جان بوجھ کر بنا کوئی غلطی کے چنا ہو ہم نے۔۔

اس کے بدلے تم ایک بیٹر لائف چوز کر سکتے تھے۔۔۔

Zubi Novels Zone

وہ اپنائیت بھرے لہجے میں بولی وہ خاموش رہا۔۔۔بہت سی باتیں تھی جو داؤد بھی نہیں جانتا تھا۔۔اور وہ کسی کو بتانا بھی نہیں چاہتا تھا۔

لیکن اُس فاصلے نے اُس کی زندگی کو نیا راستہ دیا تھا اس لیے نہ اُسے کوئی دکھ تھا نہ افسوس

میں نے داؤد سے کہا ہے کہ تمہاری امی کو ڈھونڈھنے میں میری ہیلپ کرے۔۔۔

اُسے خاموش دیکھ کر وہ مسکراتے ہوئے بولی تو ساحل نے حیرت سے سر اٹھا کر اُسے دیکھا اور وہ حیرت اگلے ہی لمحے غصے میں بدلی

دیکھنا بہت جلد۔۔۔۔

وہ مزید کچھ کہتی اُس کے پہلے ساحل نے اُس کا بازو پکڑ کے اپنی جانب کھینچا وہ گھبرا کر اُسے دیکھنے لگی

میں کبھی تیرے کوئی معاملے میں گھسا کیا۔۔۔۔ کبھی انٹرفیر کیا تیرے مسلوں میں۔۔۔ نہیں نا۔۔۔

وہ اُس کی خوفزدہ آنکھوں میں دیکھتے ہوئے جارحانہ انداز میں بولتا رکا۔۔۔

نین نے اُس کا ہاتھ سخت ہونے کے باوجود خود کو آزاد کرنے کی کوشش نہیں کی بلکہ پرسکون سی اُسے دیکھنے لگ گئی۔

تو تو بھی مت کر۔۔۔۔۔۔

میرے کو نہیں ڈھونڈھنا کسی کو۔۔اور تیرے کو اگر داؤد سے ملنے بات کرنے کا بہانا چاہیے تو کوئی اور بہانا ڈھونڈھ۔۔یہ ٹاپک دماغ سے نکال دے

وہ غصے سے بولا اور ساتھ ہی اپنے اندر جلدی حسد کی آگ بھی کم کرنے کی کوشش کی

مجھے نہیں پتہ تم کیوں جیلس ہوتے ہو مجھے اُس کے ساتھ دیکھ کر لیکن ہاں مجھے اُس سے بات کرنے کے لیے کسی بہانے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔کیوں کے میں فیئر ہوں میرے دل میں کوئی چور نہیں ہے۔۔۔

وہ بلکل نارمل ہو کر اُسے دیکھتے ہوئے بولی۔ ساحل نے اُس کے بے خوف اور جتاتے انداز پر اُس کے بازو سے ہاتھ ہٹا کر نظروں کا زاویہ بدلا

وہ میرے لیے صرف میرا کزن ہے اُس سے زیادہ کچھ نہیں۔۔۔اور یہ بات سب سے پہلے تم نے مجھے ریالائز کرائی تھی۔۔۔۔

وہ اپنی بات پر زور دیتے ہوئے بولی

میں نے تو بس بہتے پانی میں پتھر پھینک کے اُسے روکنے کی کوشش کی تھی۔۔جب کے اُس کا رکنا ممکن بھی نہیں۔۔۔۔

وہ بنا اُس کی طرف دیکھے دھیرے سے بولا

کیا کہنا چاہتے ہو تم۔۔۔۔

وہ حیرت سے اُسے دیکھنے لگی نہ اُس کا رویہ سمجھ آ رہا تھا نہ

باتیں

میرے کچھ کہہ دینے سے کیا بدلتا ہے

فرق تو سارا تیرے سمجھنے کا ہے

وہ اُس کی طرف دیکھ کر سنجیدگی سے بولا۔ آنکھیں بے تاثر

تھیں

اور تمہیں کیا لگتا ہے میں کیا سوچتی ہوں۔۔

وہ اُس کی آنکھوں میں کچھ ڈھونڈھتی اسی کے انداز میں پوچھنے لگی۔

پتہ نہیں

پر شاید اُس میں کوئی کاش آتا ہو۔۔

آنکھوں میں ہلکی سی خفگی لیے اُسے دیکھتا دھیمے سے بولا تو وہ پریشان ہو کے اُسے دیکھنے لگی وہ سوچتا تھا کے داؤد کے نا ملنے کا اُسے افسوس ہے۔۔۔

نہیں ساحل ایسا نہیں ہے۔۔

وہ جلدی سے بولی۔۔ وہ ہلکا سا ہنس کر سر جھٹک گیا

جو بھی ہو مجھے فرق نہیں پڑتا۔۔اب سونے دے یار پلیز۔۔۔

بیزاری سے کہتا بستر کی طرف بڑھا۔۔۔وہ مایوس سی اُسے دیکھنے لگی۔۔۔

دماغ کہہ رہا تھا کے میں کیوں اُسے دلیلیں دوں کے میرے دل میں کیا ہے اور کیا نہیں۔۔

لیکن دل چاہتا تھا کے اُس کی ساری غلط فہمیاں دور ہو جائے۔۔

وہ ذہن کو جھٹک کر لائٹ بند کرتی خود بھی بستر پر آگئی۔۔۔

صرف چند لڑیاں روشن تھی جن کا مدھم مدھم سا اُجالا تھا

کھانا۔۔۔

اُسے سونے کی تیاری میں دیکھ وہ نا چاہتے ہوئے بھی پوچھ بیٹھا

بھوک نہیں ہے داؤد کے ساتھ فروٹس وغیرہ کھا لیے تھے۔۔

وہ تھکی تھکی سے آواز میں کہتی بالوں سے کلپ نکال کر انہیں ایک شولڈر پر سمیٹنے لگی۔۔۔

وہ اُس کی سفید گردن اور بنا دوپٹے کے وجود کو دیکھتا سوچنے لگا کہ کس طرح وہ یونہی داؤد کے ساتھ آرام سے باتوں میں لگی تھی

دوپٹہ بھی تھا یہ کپڑوں کے ساتھ کدھر گیا۔۔۔۔

اُس نے بے نیازی سے سوال کیا۔۔۔

مجھے عادت نہیں ہے اسلئے نہیں لیا۔۔۔

نین نے اپنی جگہ پر لیٹتے ہوئے جواب دیا اُس کے لہجے میں اب بھی ساحل کی باتوں کی وجہ سے اُداسی تھی

اِدھر کی لڑکیاں غیر مردوں کے سامنے دوپٹہ ضرور لیتی ہے۔۔۔۔

وہ جتانے والے انداز میں بولا

جینس پر کون دوپٹہ لیتا ہے۔۔۔۔

نین نے اُس کی جانب دیکھ کے بیزاری سے پورا

یہ کپڑوں کے ساتھ تو لے سکتی نا۔۔۔۔۔۔

اُس نے اندر ہی اندر کلس کر جواب دیا۔

کیوں بنا دوپٹے کے کیا برائی لگتی ہے ان میں۔۔۔

اب وہ فوم میں آکر اُسے آنکھیں دکھا کر پوچھنے

لگی۔۔۔ساحل کی نظر ایک پل کو بھٹکی تو اُسے ساتھ لگا کر

سونے والا منظر نگاہوں میں گھوم گیا۔۔۔

وہ ہڑبڑا کر نظریں ہٹاتا ایکدم سے اٹھ بیٹھا۔۔۔۔۔۔

نین حیرت سے اُسے دیکھنے لگی۔۔۔

وہ پریشان سا سوچنے لگا کہ اگر آج بھی اُس سے ایسا کچھ ہو گیا

تو۔۔۔۔۔

اُس نے لبوں پر زبان پھیرتے ہوئے نین کی جانب دیکھا

تو اُس نے آنکھوں سے سوال کیا کے کیا ہوا۔۔۔

وہ اُس کا اشارہ اگنور کرتا اپنے سرہانے موجود تکیا اٹھا کر

درمیان میں رکھنے لگا

Zubi Novels Zone

اب یہ کیا ہے۔۔۔۔

وہ حیرت سے پوچھتی اٹھ بیٹھی

دیوار۔۔۔۔۔

اُس نے بنا دیکھے جواب دیا

ماما کے بیٹے میں بلکل سائلنٹلی سوتی ہوں اپنی جگہ پر۔۔۔مجھے ہاتھ پیر مارنے کی عادت نہیں ہے نیند میں۔۔۔اوکے

وہ آنکھیں چھوٹی کر کے اُسے گھورتی جتا کر بولی

پر میرے کو خود کا بھروسہ نہیں۔۔۔۔۔

وہ منہ ہی منہ میں بڑبڑایااور نین کے نا سمجھی سے دیکھنے پر ہاتھ سر کے نیچے رکھ کر دوسری سمت منہ کیے سو گیا

نین نے اُس کے بالوں کو گھورتے ہوئے درمیان سے تکیا اٹھا کر اُس کے سر پر مارا۔۔اور خود اپنی جگہ لیٹ گئی۔۔۔

اُس نے دوبارہ سے تکیا درمیان میں رکھ لیا،

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

رات کو جلدی سونے کی وجہ سے وہ صبح جلدی جاگ گئی تھی۔۔

سردی شدت کی تھی۔سورج بادلوں میں چھپا تھا چاروں اور کہرا چھا تھا۔۔۔اندر آگ جلائی تھی جس کی وجہ سے گھر گرم تھا۔۔
لیکن جیسے ہی انگڑائی لیتے ہوئے باہر نکلی تو سرد ہوا نے اُسے ٹھٹھرتے پر مجبور کر دیا گال سردی سے سرخ ہو گئے اور ہونٹ کانپنے لگے

اُس نے چاروں طرف دیکھا تو ساحل باہر بھی کہیں نہیں تھا لیکن چولہے میں تھوڑی تھوڑی آگ جل رہی تھی۔اور پانی کا خالی ہانڈا اُس پر رکھا تھا

یقیناً وہ نہانے گیا تھا

چائے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اُسے جلتا چولہا دیکھ اچانک ہی چائے کی سوجھی۔۔۔اُسے تو چائے پسند نہیں تھی

لیکن سوچا اتنا سردی میں باتھ لینے کے بعد اگر ساحل کو چائے مل گئی تو وہ خوش ہو جائے گا۔۔۔

اُس نے آس پاس پڑی سوکھی گھاس اور باریک باریک لکڑیاں چولہے میں گھسا کے آگ تیز کی۔۔۔اور اُس پر چھوٹی سی پتیلی رکھی

ذہن پر زور دینے لگی کے چائے عام طور پر بنتی کیسے ہے۔۔۔۔

کچھ سوجھا نہیں تو بنا وقت ضایع کیے فون نکال کر گوگل سے پوچھا

Zubi Novels Zone

صرف دودھ۔چائے پتی۔۔۔شکر اور تھوڑا پانی۔۔۔

یہ تو بہت ایزی ہے ابھی بنالوں گی میں۔۔۔

گوگل کا جواب پڑھ کر خوش ہوتے ہوئے تالی ماری اور اُس ترکیب پر عمل کر کے چائے کے سارے اجزاء پتیلی میں ڈالے۔۔

مسالے والی چائے بناتی ہوں۔۔۔ ساحل اور زیادہ خوش ہو جائے گا۔۔۔
اچانک اُسے کیا سوجھی کے اُس کی آنکھیں چمک اٹھی

لیکن یہ مسالہ ہوتا کون سا ہے۔۔۔ گرم مصالحہ۔۔۔
اب نئ مشکل تھی فون دیکھا تو اُس کی چار جنگ ختم ہو چکی تھی وہ اپنے ہی ذہن میں جواب کھوجنے لگی

نہیں وہ نہیں ہوتا ہو گا۔۔۔

ادرک والی چائے ہوتی ہے تو شاید ادرک لہسن والا مسالہ ہوتا ہو گا۔۔۔ہاں۔۔

اپنی سمجھداری پر زور دیتے ہوئے سوچا اور جواب ملنے پر خوش ہو کر چٹکی بجائی۔۔۔

لیکن اب میں ادرک لہسن کہاں سے لاؤں۔۔۔۔
ایک۔ نئی فکر نے ذہن پر زور دینے پر مجبور کیا

تو کیا ہوا پیسٹ تو ہے نہ وہ بھی تو ادرک لہسن کا ہی ہے۔۔۔

وہ فوراً یاد کرتی اٹھ کر اندر آئی ریڈی میڈ جنجر گارلک پیسٹ لا کر اُس نے آدھا چمچ چولہے پر رکھی چائے میں جھونک دیا۔۔۔

چائے میں اُبال آنے لگا تو وہ الرٹ ہو کر پانی کا گلاس لیے تیار بیٹھ گئی اور جیسے ہی چائے اوپر آنے لگی فوراً پانی ڈال کر چولہے کی آگ بجھا دی۔۔۔۔

کیوں کے گرم گرم برتن کو اتنی جلد بازی میں چولہے سے اتارنا اُس کے بس میں نہیں تھا۔۔۔

چائے کو دیکھ کر دل میں لڈو پھوٹنے لگنے

آخر پہلی دفعہ چائے جو بنائی تھی

خوشبو تو بہت اچھی آرہی ہے۔۔۔۔ تھوڑا سا بلیک پیپر بھی ڈال دیتی ہوں اور مزا آئیگا۔۔۔

اُس نے ہانڈی سے اُڑتی بھاپ کو سانسوں میں محسوس کر کے خوش ہو کر ایک اور آئیڈیا سوچا۔۔۔اور اٹھ کر اندر بھاگی

لیکن کالی مرچ اُسے کہیں نہیں ملی۔۔۔

وہ ڈھونڈھ ہی رہی تھی کے ساحل اندر آگیا۔۔۔۔

اتنی سردی میں اُسے نہا کر نکلتے دیکھ نین نے جھجھری لی جب کے وہ بال سکھا کر جلدی جلدی تیار ہونے لگا تھا

ماما کے بیٹے مجھے کالی مرچ نہیں مل رہی ہے۔۔۔۔۔

وہ جھنجھلا کر اُس سے پوچھنے لگی کے لانے اور کھانا بنانے والا وہ تھا تو اُسے تو پتہ ہو گی ہی

کیوں چاہیے۔۔۔۔۔۔

اُس نے بالوں میں چلتا برش روک کے ایک پل کو اُس کی جانب دیکھا

کام ہے بس۔۔۔۔۔

اُس نے چائے کا نہیں بتایا کیوں کے وہ اُسے سرپرائز دینا چاہتی تھی

کالی مرچ نہیں ہے وہ اُدھر گرم مسالہ پاؤڈر ہے۔۔۔۔لے لے۔۔۔

اُس نے مصروف سے انداز میں دوبارہ بالوں میں برش چلاتے ہوئے کہا

بٹ مجھے کالی مرچ چاہیے۔۔۔

اُس نے پریشان ہو کر کہا

گرم مسالے میں بھی تو کالی مرچ ہوتی ہے نا

ساحل نے بلکل بھی دماغ پر زور نہیں دیا کے وہ کیا کرنے والی ہے۔۔۔وہ اپنے میں لگا تھا جب کے اُس کی بات سن کر وہ چونک اٹھی

اچھا مجھے نہیں پتہ تھا۔۔۔۔ تھینکس۔۔۔

خوش ہو کر اُس کے بتائے پیکٹ کو اٹھا کر باہر آئی۔۔۔

برتن معمولی ٹھنڈا ابھی ہو چکا تھا اُسے کپڑے کی مدد سے پکڑ کر ساری چائے مگ میں چھان لی

اور گرم مصالحہ پاؤڈر اوپر سے ڈال کر اچھے سے مکس کر دیا۔۔۔

ساحل بھی تب تک تیار ہو کر باہر آ گیا

۔۔۔۔۔ سرپرائز۔۔۔۔

وہ باہر آتے ہی ایکدم سے چائے کا مگ اُس کے سامنے کرتی ہوئی بولی

چائے۔۔۔۔۔۔

اُس کے نا سمجھی سے دیکھنے پر چائے کا مگ آگے کیا

کون لایا۔۔۔

اُس نے مگ تھامتے حیرت سے پوچھا

میں نے بنائی ہے۔۔۔۔۔۔

اُس نے بالوں کو کان کے پیچھے کرتے ہوئے فخر سے بتایا

تو نے۔۔۔۔۔ تیرے کو آتی ہے۔۔

وہ حیرت سے پوچھنے لگا

اتنی معمولی سی چیز یہ تو بچوں کو بھی آتی ہے۔۔۔۔ میرے لیے تو کوئی بات ہی نہیں۔۔۔۔

اُس نے مصنوعی کالر جھاڑا ساحل نے داد دینے والے انداز میں اُسے دیکھا۔۔۔

اسی وقت اُس کے موبائل میں میسیج ٹون بجی۔۔۔

زندگی میں پہلا اچھا کام کیا ہے تو نے۔۔۔۔۔

دو دن کی ساری تھکان اس چائے کو دیکھتے ہی نکل گئی۔۔۔۔۔

وہ فون نکالتے ہوئے خوش ہو کر کہتا میسیج چیک کرنے لگا

پی کر تو دیکھو باقی سب بھی نکل جائے گا۔۔۔۔ مطلب بچی کچی تھکان بھی چھو ہو جائے گی۔

وہ چٹکی بجا کر اپنی قابلیت پر خوش ہوتے ہوئے بولی

ساحل ایک ہاتھ میں مگ تھامے دوسرے سے موبائل میں کچھ ٹائپ کرنے لگا

اتنے خوش نصیب ہو تم کے تمہیں نین تارا کے ہاتھوں کی بنی اسپیشل چائے نصیب ہوئی۔۔۔ یہ شرف کسی کو نہیں ملا آج تک۔۔۔

وہ اُس کے چائے پینے کے انتظار میں کھڑی اپنی ہی تعریفیں کیے جا رہی تھی ساحل نے موبائل سے نظریں ہٹا کر اُس کی بات پر آنکھیں گھماتے ہوئے مگ لبوں سے لگایا۔۔۔۔۔

بڑا سا گھونٹ منہ میں۔ لیا تھا جو گلے سے نیچے اترنے سے پہلے ہی فوارہ بن کر باہر نکل گیا۔۔۔۔۔۔

وہ تو اُس نے منہ سائیڈ میں کر لیا تھا اسلئے نین بچ گئی لیکن پھر بھی وہ بری طرح ہڑ بڑا گئی۔۔۔۔

ساحل کے منہ کے زاویے ہی ایسے تھے

اُس نے کھا جانے والی نظروں سے اُسے دیکھتے موبائل اور مگ دونوں اُس کے ہاتھوں میں پکڑا یے اور ذرا دور جا کر تھوکتے ہوئے اپنی زبان سے اُس ذائقے کو ختم کرنے کی کوشش کی۔۔۔

وہ حیران پریشان سی اُسے دیکھتے ہوئے کھڑی تھی۔۔۔

کیا ہوا چائے اچھی نہیں لگی۔

اُس کے واپس اپنی طرف آتے ہی حیرت و معصومیت سے پوچھنے لگی۔۔اور اس سوال نے تن بدن میں لگی آگ کے اندر پیٹرول کا کام کیا

تیری تو۔۔۔۔۔۔۔

اُس نے آگ برساتی نظروں سے اُسے دیکھتے ہوئے غصے سے اُس کا گلا دبانے کو ہاتھ بڑھائے اور بڑی مشکل سے مٹھیاں بھینچ کر اُنہیں روکا

وہ اُس کے ارادے دیکھ کر ایکدم۔سے آنکھیں پھاڑے سیدھی ہوئی۔۔۔

چائے اچھی تھی۔۔۔
تیرا دماغ کھسکیلا ہے۔۔۔۔۔
وہ ایکدم سے قریب ہو کر چلایا نین نے آنکھیں میچ لی۔۔۔۔
وہ غصے سے اُسے دیکھتا پیچھے ہو گیا۔۔۔ساری سردی چائے کے ایک گھونٹ نے ہے غائب کر دی تھی اب تو کانوں سے بھی گرم بھانپ نکل رہی تھی

اوپر والے یہ کیسا عذاب نازل کیا میرے پر۔۔۔۔۔

وہ ضبط سے اوپر دیکھتا پوچھنے لگا نین آنکھیں کھول کر اُسے دیکھا

تو تیری شکل مت دکھانا میرے کو ورنہ کمتی ہو جائے گی دنیا سے کسی دن

وہ اُس سے دور جاتے جاتے پلٹ کر اُسے وارن کرتے ہوئے بولا اور آگے بڑھ کر اپنے شوز پہننے لگا۔۔۔

نین نے اُس کے مڑتے ہی چائے کا مگ ڈرتے ڈرتے لبوں کے نزدیک کیا اور بلکل ذرا سا گھونٹ لیا۔۔

اُسکے چہرے کا رنگ ہی اُڑ گیا۔۔۔

اُس نے جلدی سے تھوک کر جھرجھری لی۔۔۔۔اگر چائے اتنی خطرناک حد تک خراب نہیں ہوتی تو وہ اُسے جواب ضرور دیتی

آج سلیکشن ہے۔۔ویسے ہی اتنا لیٹ ہو گیا۔۔۔۔اور اوپر سے تیری یہ چائے پتہ نہیں کونسے جانور کے دودھ کی چائے بنائی ہے۔۔۔
وہ جوتے پہنتے ہوئے بڑبڑاۓ جارہا تھا۔۔نین خاموشی سے سنتے سنتے چونکی

سلیکشن۔۔۔۔۔

اُس نے نا سمجھی سے پوچھا تو وہ رک کے سیدھا ہوا اور خاموشی سے اُسے دیکھنے لگا

کالج میں۔۔۔کس کو۔۔۔۔۔۔کس کو کونسا کام دینا ہے اُس کا سلیکشن ہے جلدی بلایا تھا۔۔نکلتا ہوں میں دوپہر تک آجاؤں گا۔۔۔

وہ جلدی سے بات بدل کر کہتا اپنی بائیک کی طرف بڑھا۔۔

♦♦♦♦♦♦♦

وہ بائیک پارک کر کے تیز تیز قدموں سے سیڑھیاں چڑھ کر کالج کے لائبریری ہال میں پہنچا۔۔۔۔

ہمیشہ کی طرح وہاں خاموشی کا راج تھا۔۔

چند ایک سٹوڈنٹ تھے جو اپنی اپنی جگہ مطالعے میں مصروف تھے۔۔۔

وہ بنار کے اُس ہال کے آخری کارنر کے دروازے کا لاک کھول کر اندر گیا۔۔۔

جس کے باہر سسٹم ریکارڈز کا بورڈ لگا تھا۔۔

جہاں اُس کی ڈیوٹی ہوتی تھی۔۔۔۔

وہ چھوٹا سا کمرہ پورا پرانی فائلوں اور رجسٹرز سے بھرا ہوا تھا۔۔۔

اور روشنی بھی بس نام کو ہی تھی۔۔

اندر پہنچ کے اُس نے دروازہ بند کیا۔۔

اور دروازے کے ساتھ والی دیوار پر لگے ایک بک شیلف کو تھوڑا سا سائیڈ میں پش کیا۔۔۔

دیوار میں ایک الیکٹرونک ڈیوائس لگی تھی جس کا رنگ دیوار کی طرح ہی سفید تھا۔۔ صرف ایک چھوٹی محض ایک انچ کی بلیک سکرین نظر آرہی تھی۔۔۔

اُس نے گلے میں موجود چین کے اندر پینڈینٹ کی طرح لٹکتے چھوٹے سے کارڈ کو اُس اسکرین کے سامنے کیا تو وہ فوراروشن ہو گئی۔۔۔اور کلک کی آواز کے ساتھ اُس کے چہرے کے سامنے نیلے رنگ کی روشنی جگمگانے لگی۔۔۔

ساحل نے اُس روشنی کے ٹھیک سامنے ہو کر اُس میں آنکھیں گاڑے پلکیں دوبارہ جھپکیں تو وہاں ایک دروازہ کھل

گیااور وہ نیلی روشنی دو حصوں میں تقسیم ہو کر غائب ہو گئی۔۔۔

وہ دروازہ کھلتے ہی اُس لفٹ میں داخل ہوا۔۔۔۔

اور لفٹ کا دروازہ بند ہوتے ہی شیلف خود بخود اپنی جگہ آگئی۔۔۔وہ کمرہ پہلے کی طرح ہو گیا۔۔

لفٹ نیچے دوڑتی اُسے انڈر گراؤنڈ ایریا میں بنے ٹریننگ سینٹر میں لے گئی جو این آئے اے کی اکیڈمی تھی جہاں بیس سلیکٹیڈ کینڈیڈز کو خفیہ طور پر ہر طرح کی ٹریننگ دی جاتی تھی ۔۔۔

کوئی وہاں سٹوڈنٹ کی طرح آتا تھا۔۔۔کوئی پروفیسر کی طرح تو کوئی کسی بہانے تاکہ لوگوں کو اندازہ بھی نہ ہو کے وہ لوگ کس مقصد سے جڑے ہے۔۔۔

لفٹ کا دروازہ کھلتے ہی سامنے جو دیوار تھی اُس پر انگریزی میں لکھا کرما۔۔۔نیلے اور سفید رنگ کی روشنی سے جگمگا رہا تھا۔۔۔

Zubi Novels Zone

وہ لفٹ سے نکل کر بھاگتا ہوا چینجینگ روم میں گھسا اور اگلے سات منٹ بعد اسی تیزی سے بلکل بدلے ہوئے لک کے ساتھ باہر نکلا۔۔۔

وہائٹ شرٹ اور ڈارک گرین کورٹ پینٹ پر سفید اسٹرپس

والی گرین ٹائے اور بلیک شوز پہنے۔۔۔

بالوں کو ہاتھ سے سنوارتا ٹریننگ ہال کی جانب بھاگا۔۔

جہاں آج سارے سٹوڈنٹ ایک جیسے یونیفارم پہنے قطار میں

کھڑے تھے

اور اُن کے مقابل اُن کے چیف پوڈیم کے سامنے کھڑے

اسپیچ دے رہے تھے ساتھ ہی دو اور سینئیر ممبرز چیف کے

آس پاس کھڑے تھے۔۔۔ جن میں سے ایک ڈی سی پی

پرتاب بھی تھے

You are late ------

دروازے پر ہی ٹریزر نے اُس کا آئیڈنٹی کارڈ آگے کر کے اُسے روکتے ہوئے آنکھیں دکھا کر کہا۔۔۔

Sorry sugar۔۔۔۔۔

وہ معصوم شکل بنائے کارڈ اُس کے ہاتھ سے لے کے گلے میں ڈالتے ہوئے بھاگ کے اپنی جگہ پر پہنچا پہلی قطار میں سب سے آگے۔۔

اُس کے ٹھیک ساتھ دوسری قطار میں سب سے آگے شاد کھڑا تھا۔۔

آپ سب کی ٹریننگ ختم ہو چکی ہے۔۔۔۔اب آپ لوگ

جوئننگ کے لیے بلکل تیار رہے۔۔۔۔۔۔وقت آگیا ہے اپنے

دیش کے دشمنوں کو اُن کے انجام تک پہنچانے کا۔۔۔۔۔

ویلکم ٹو کرما۔۔۔۔۔

چیف کی آواز خاموش ہال میں گونج رہی تھی۔۔۔۔سب

دونوں ہاتھ پیچھے باندھے کھڑے تھے

این آئی اے کا سب سے خطرناک اور خُفیہ سیکشن۔۔۔۔۔

جہاں ساری ایجنسیوں کی پاور ختم ہوتی ہے وہاں سے کرما کی

شروعات ہے

جو کوئی نہیں کر سکتا وہ کرما کرتا ہے۔۔۔۔

آپ لوگ ناہندو نا مسلم نہ سکھ سب سے پہلے اب آپ ایک سولجر ہے۔۔۔۔

جن کا فرض اپنے ملک اور اسکے لوگوں کی حفاظت کیلئے جینا یا مرنا ہے۔۔

آپ ایک اندھیر دنیا ہے جو اُجالے میں ہو کر بھی عام نظروں سے اوجھل ہے۔۔۔۔۔۔۔

بھیڑ میں ہو کر بھی تنہا ہے۔۔۔۔

سفر آسان نہیں ہو گا۔۔۔۔۔ تھک کر رک جانے کا موقع نہیں ملے گا۔۔۔ گرے تو سنبھالنے کو کوئی ساتھی نہیں ہو گا۔۔۔

خود اٹھنا ہے۔۔۔ خود بڑھنا ہے۔۔۔ اکیلے چلنا ہے۔۔۔۔

خوشی ہو یا غم اپنے ساتھ جینی ہے۔۔

جیت پر خود ہی خوش ہونا ہے

ہار میں بھی خود ہی حوصلا دینا ہے۔۔

آپ کے ساتھ صرف آپ ہے۔۔۔

آپ دکھاوے کے لیے چاہے کچھ بھی ہو لیکن آپ کا حقیقی

وجود یہ ہے۔۔۔۔

اور جب آپ اپنے حقیقی وجود کو جیئیں تو اپنے سارے

احساس تمام جذبات کو بھول کر کے جیئیں

اچھے بیٹے اچھے بھائی اچھے ہسبنڈ اور اچھے دوست سے بڑھ کر آپ کے لیے ایک ایماندار اور نڈر سولجر ہونا ضروری ہے۔۔۔

اپنی ظاہری دنیا یا رشتے کو کبھی اپنے فرض کے درمیان نا آنے دیں

جب آپ اپنے دشمن کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھیں تو اُسے صرف اُس کی موت نظر آنی چاہیے۔۔۔۔

اگر اُس نے آپ کی آنکھوں میں خوف دیکھ لیا تو سمجھ لینا کے آپ کے حقیقی وجود کی موت ہو گئی۔۔۔

اگر کوئی ڈر جھجک ہے اور واپس پلٹنا چاہتے ہے تو ابھی پلٹ جائیں کیوں کے آگے جا کر واپسی کا راستہ ممکن نہیں

اُنہوں نے کم لفظوں میں اُن سب کو بہت کچھ باور کرواتے ہوئے اپنی اسپیچ ختم کی۔۔

Is That clear---------

اور جب اونچی اور سخت آواز میں پوچھا تو سب نے ایک سر میں جواب دیا

Yes sir----

اور چند لمحوں کے لیے خاموشی چھا گئی

The top ten positions of first rank----

پھر اُنہوں نے ایک ایک کر کے سب کی پوزیشن اناؤنس کی اور سینئیر آفیسر ز اُن کے کہے کے مطابق ایک ایک کو میڈل اور کارڈ دینے کے ساتھ اُن کی ذمے داری بتانے لگے۔۔۔ کچھ کو سیکورٹی کا کام ملا۔کچھ کو غیر ملکوں میں موجود اپنے سیکشنز میں جگہ دی گئی تو کچھ کو جاسوسی کے کام سونپے گئے شاد کو بھی میڈل سے نوازتے ہوئے ٹیکٹیکل ٹیم میں جگہ دی گئی تھی۔۔۔۔

اس دوران اُس کے دل کی دھڑکنیں اپنی باری کے انتظار میں خطرناک حد ایک تک تیز تھیں

فرسٹ پوزیشن آف دس سیشن۔۔۔

اور لاسٹ میں کہتے کہتے چیف رک کر مسکرائے

شاید نام لینے کی بھی ضرورت نہیں کیوں کے اس کینڈیڈ یٹ نے پہلے ڈیوٹی جوائن کی سب سے مشکل مشن کو سرے انجام دیا اور بعد میں ٹرینگ لی ہے۔۔۔۔

ساحل شیرازی۔۔۔۔۔

وہ اُس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے مسکرا کر بولے۔۔۔۔

وہ بھی بدلے میں مدھم سا مسکرایا۔۔

سینئیر آفیسرز کے ساتھ موجود ٹریز نے اُسے کورٹ اور شرٹ اتارنے کو کہا اُس نے اپنا کورٹ نکال کر شرٹ کو شولڈر سے نیچے کیا۔۔۔۔

اُس کے بازو پر لیزر گن رکھ کر اُس کا بٹن دبایا گیا۔۔۔

اُس نے ہلکی سی چبھن محسوس کر کے آنکھیں بند کر کے کھولیں۔۔

لیکن جب گن پیچھے ہٹائی گئ تو اُس کا بازو جو کا تو تھا۔۔۔وہاں ذرا بھی تبدیلی نہیں ہوئی تھی

وہ حیران سا کوئی نشان ڈھونڈھنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن کچھ نہیں ملا تو سوالیہ نظروں سے پرتاب کی جانب دیکھا۔۔اُنہوں نے مسکراتے ہوئے ایک سکینر اُس کے بازو کے اسی جگہ کے سامنے رکھا تو وہ بیپ دے کر سکرین پر ایک بلیک کلر کا لوگو دکھانے لگی۔۔

جس میں کرما کے نیچے ایم سکسٹی تھری لکھا ہوا تھا۔۔

وہ اُس کی ایجینٹ آئیڈنٹٹی تھی۔۔

جو ہو کر بھی نظر نہیں آتی تھی صرف وہ سکینر ہی اُسے دیکھ سکتا تھا

اُس نے مسکرا کر پرتاب کو دیکھا

اُنہوں نے سکینر ہٹا کر ساتھ کھڑے آفیسر کے ہاتھ سے گن لے کر اُسے سونپی۔۔۔

اُس نے شرٹ اوپر کر کے دونوں ہاتھوں سے گن لیتے ہوئے اُسے دیکھا

حالانکہ گن تو اُسے پہلے ہی مل چکی تھی لیکن اُس کی اس پوزیشن کی طرح یہ گن بھی بہت خاص تھی

مجھے تمہیں یہ پوزیشن دیتے ہوئے بہت فخر محسوس ہو رہا ہے۔۔۔۔ تم پر بھی اور اپنی پرکھ پر بھی۔۔

ہولڈیور ہیڈ ہائے۔۔۔۔

پرتاب نے اُس کی شرٹ پر میڈل لگاتے ہوئے کہا۔۔۔اور فخر سے اُسے دیکھا

ایجنٹ ایم سکس تھری رپورٹنگ سر۔۔

(Agent M63 Reporting Sir)

اُس نے سیلوٹ کرتے ہوئے سینہ تانے کہا۔۔۔

سب دوبارہ سے اپنی اپنی پوزیشن میں آ گیے اور باقی کے بچے کینڈیڈٹ کو اُن کی ذمے داریاں سونپی گئی۔۔

تقریباً ایک گھنٹے تک یہ سب چلتا رہا۔

آپ خوش ہے۔۔۔۔

جب سب باہر نکلنے لگے تو اُس نے پرتاب سے سوال کیا۔۔

بہت زیادہ۔۔۔ بلکہ افسوس کر رہا ہوں کے میری کوئی بیٹی
کیوں نہیں ہے ورنہ میں بہت پہلے تمہیں اپنا داماد بنا لیتا۔۔۔
بس تمہیں اپنی لینگوتج بدلنی پڑتی۔۔
وہ ہنستے ہوئے بولے۔۔۔

تب تو اچھا ہے سر کے آپ کی کوئی بیٹی ہے ہی نہیں۔۔۔۔
اُس نے بھی ہنس کر جواب دیا اور دونوں باہر نکل آئے۔۔۔
وہ اگر اپنی کامیابی کی سب سے بڑی وجہ کسی کو مانتا تھا تو وہ
پرتاب سنگ ہی تھے۔۔
جنہوں نے اُس کی زندگی کو نیا رخ دیا تھا۔۔۔

اُس نے تو ہوش آنے کے بعد سے صرف چیلنجز ہی دیکھے تھے۔۔۔۔زندگی خود چیلنج تھی۔۔۔۔جانے کب تک ایسے ہی بھٹکتے بھٹکتے گزرتی جانی تھی۔۔۔

اُس نے جب یہ دیکھا کے عباس صاحب اپنے بیٹے کی خاطر اپنی زندگی قربان کر دینے کو تیار ہے تو اُس وقت اُسے پہلی دفعہ خود کا یتیم ہونا شدت سے محسوس ہوا۔۔۔

کیوں کے اُسے کبھی کوئی نہیں ملا تھا ایسا جو اُسے اُس عذاب جیسی زندگی سے بچالے۔۔۔اُس پر قربان ہونے والا کوئی نہیں تھا

اُس نے خاص اُن کی وجہ سے وہ گناہ اپنے سر لیا کے کم سے کم داؤد اُس باپ جیسے نعمت سے محروم نہ ہو جائے۔۔۔ کم سے کم اُس کی زندگی عذاب سے بچ جائے۔۔۔۔

وہ کیس پرتاب کے ہاتھ میں تھا

پرتاب کو بہت حیرت ہوئی تھی کیوں کے یہ معمولی بات نہیں تھی۔۔۔

اُس کا سرِ اٹھا کر عدالت میں کہنا کے قتل میں نے کیا ہے۔۔
سات سال کی سزا ملنے پر پیشانی پر ایک شکن نا آنکھوں میں ذرا سا دکھ۔۔۔۔

جیسے اُس کے لیے معمولی بات ہے۔۔۔

پرتاب کے دل دماغ میں بس گئی تھی اُس کی دلیری

۔۔۔۔اُنہوں نے کچھ دن اُسے اگنور کرنے کی کوشش کی

لیکن جب کچھ سوال پریشان کرنے لگے تو کچھ دن بعد ہی اُس

سے ملنے پہنچ گیے۔۔۔۔۔۔

اُس سے کہا کہ وہ اُسے جیل سے نکال سکتے ہیں اگر وہ چاہے

تو۔۔۔

لیکن اُس نے انکار کر دیا کے اُس کا آزاد ہونا مطلب تو داؤد کا

اُس جگہ آنا ہے۔۔۔۔

پرتاب نے اُس سے اس فیصلے کی وجہ پوچھی تو اُس نے بیزاری

سے کہا کہ اُس کی زندگی پہلے بھی ایسی تھی اور اب بھی ایسی

رہے گی۔۔

زیادہ کچھ نہیں بدلا بس پہلے وہ کبھی کبھی باہر چلا جاتا تھا اب پرمننٹ اندر رہو گیا۔۔۔

پرتاب کے سمجھانے کا اثر نہیں ہوا تو وہ واپس آ گئے اُسے اُس کے حال پر چھوڑ کر۔۔

تین سال یو نہی گزر گئے۔۔۔

اُن کا تبادلہ ہوا پروموشن ہوا اور مصروفیت میں ساحل نام کا قصہ کہیں دھندلا ہو گیا

جب تین سال بعد ایک دن اخبار میں اُنہوں نے ساحل کی تصویر دیکھی جہاں خبر چھپی تھی کے جیل میں کچھ دہشت گردوں نے حملا کر کے اپنے ساتھیوں کو آزاد کرنے کی کوشش کی۔۔۔اور ساحل نے اُن لوگوں کی کوشش نہ

صرف ناکام کی بلکہ اُنہیں وہاں سے بھاگنے تک کا موقع نہیں دیا۔۔

سب کے لیے یہ خبر قابل حیرت تھی۔۔۔۔

اُس میں کئی سپاہی گھائل بھی ہوئے اور کئیں مارے بھی گئے لیکن ساحل کو ایک خراش بھی نہیں آئی تھی۔۔۔

پرتاب کا ذہن اُس کا کارنامہ دیکھ کر ایک فیصلہ لے چکا تھا۔۔۔

اُنہوں نے خود اُس پورے معاملے کی تفتیش کروائی اور اُس خبر کو بلکل صحیح پایا۔۔۔

وہ تین سال بعد پھر سے ساحل سے ملے لیکن اس دفعہ کسی ہمدردی کی خاطر نہیں بلکہ اُس کی بہادری اور بے خوفی کو صحیح مقام تک پہنچانے کے لیے۔۔۔

وہ بظاہر ایک نارمل پولیس آفیسر تھے لیکن حقیقت میں این آئے اے سے جڑے تھے۔۔ خُفیہ طور پر اُنہیں معلومات فراہم کرنا اُن کی ذمے داری میں شامل تھا۔۔۔
اُنہوں نے ساحل کے سامنے ایک ڈیل رکھی کے اگر وہ اُن کا ایک کام میں ساتھ دے تو وہ اُسے جیل سے آزادی دلوادیں گے۔۔۔

پہلے تو اُس نے صاف طور پر انکار کر دیا لیکن اُن کے بہت سمجھانے کے بعد کے وہ اپنی ہمت اور طاقت کا صحیح استعمال کر سکتا ہے۔۔۔

ملک کے کام آکر خود کو عام سے اہم بنا سکتا ہے۔۔۔۔

اُن کے بہت اپنائیت سے سمجھانے کے بعد اُس نے اُن کی بات مان لی اور اُن کے کہے پر عمل کرتے ہوئے جیل میں رہ کر ہی ایک مشن کو انجام دیا۔۔۔

جہاں جیل میں موجود کچھ دہشت گردوں کے ذریعے اُن کے باقی ساتھیوں کا پتہ لگانا تھا۔

اُس نے اُن کے ساتھ وقت گزارتے ہوئے اُن سے اپنے تعلقات بڑھائے۔۔۔خود کو اُن کا مرید ظاہر کرتے ہوئے جیل سے بھاگنے کا پلان بنایا۔۔۔

اور جب وہ لوگ اُس کے ساتھ فرار ہوئے تو اُس سے خوش ہو کر بنا کوئی شک شبے کے اُسے اپنے ساتھ لے گئے۔۔۔
وہ اُن لوگوں کا ساتھی بن کر وہاں رہتا تھا اور ہر ایک خبر پرتاب تک پہنچاتا تھا۔۔۔
اُن لوگوں کی ایک ایک حرکت سے تنظیم کو باخبر کرتا تھا۔۔۔

اور ایک دن اُس کی مدد سے این آئے اے نے ایک بڑے گینگ کا خاتمہ کیا۔۔۔

وہ مشن ختم ہونے کے بعد اُسے معلوم ہوا کہ یہ کام وہ کس کے لیے کر رہا تھا اور پرتاب کے بارے میں بھی اندازہ ہو گیا کے وہ کون ہے۔۔۔

این آئے کے چیف بھی اُس کے اتنے خطرناک کام میں ساتھ دینے سے کافی متاثر ہوئے اور اُسے این آئے اے میں شامل کر لیا گیا۔۔۔

اُس کی پڑھائی شروع ہوئی۔۔۔

خُفیہ طور پر۔۔۔۔

وہ دنیا کی نظر میں جیل میں تھا لیکن حقیقت میں اُس کی زندگی اب سفر میں گزر رہی تھی۔۔۔ کبھی ٹریننگ کے لیے اُسے

دوسرے شہروں میں بھیجا جاتا تو کبھی مشنز پر دوسرے ملکوں میں دن گزرتے۔۔۔۔

اکثر داؤد یا عباس صاحب اُس سے ملنے آتے تو اُنہیں خالی لوٹنا پڑتا جیلر بہانا بنا کر اُنہیں بھیج دیتا کے اُس کے برتاؤ کی وجہ سے اُسے کسی سے ملنے کی پرمیشن نہیں ہے

اُس کی سات سال کی سزا جب ختم ہُوئی تو وہ ایک بہت خطرناک مشن کی تیاری پر تھا اُس کا دنیا کی نظر میں جیل میں ہونا ضروری تھا اُس لیے ایک جھوٹے مرڈر کا کیس لگا کے مزید تین سال کی قید بڑھا کر اُسے اسپیشل سیل کے بہانے اُس مشن پر بھیج دیا گیا۔۔۔

وہ این آئے میں شامل ہونے والا سب سے کم عمر کا

کینڈیڈیٹ تھا۔۔۔

اُس نے کئی خُفیہ مشنز میں کامیابی حاصل کی۔۔۔۔۔۔۔۔

لیکن اُسے آفیشل پوسٹ نہیں ملی تھی۔۔۔کیوں کے اُس کی

ایج لمٹ کے لحاظ سے کم تھی

وہ بس اسپیشل آفیسر کی حیثیت سے کام کرتا رہا تھا

لیکن آج وہ آفیشل طور پر این آئے اے کا ایجنٹ بن گیا

تھا۔۔

یہ دن اُس کے لیے بہت خاص تھا

ΔΔΔΔΔ

یہ دن اُس کی زندگی کا بہت خاص دن تھا لیکن آج کے دن وہ خوش ہونے کی بجائے سلیبریٹ کرنے کی بجائے دل جلا رہا تھا کیوں کہ گھر پہنچتے ہی نین نے گندے کپڑوں کی پوٹلی اُسے پکڑا دی تھی کے یہ دھوبی کو دے آؤ

لیکن وہ ہمیشہ کی طرح ہم غریب ہے والا ڈائیلاگ مار کر اُسے کپڑے دھونے کا حکم دے چکا تھا۔۔۔

لیکن وہ بھی نین تھی۔۔۔۔اُس نے کہہ دیا کے وہ اکیلے کپڑے نہیں دھونے والے ساحل کو اُس کی ہیلپ کرنی ہو گی۔۔۔

اور مجبوراً اب وہ اُس کے ساتھ کپڑے دھو رہا تھا۔۔۔۔

ساتھ کیا بلکہ اکیلا ہو کپڑے دھو رہا تھا

نین یہ کیسے وہ کیسے کر کے سب اُس پر تھوپتی گئی

پسینے کے ساتھ ڈھیروں ان دیکھے آنسو بھی ایجنٹ ایم سکس

تھری کی بد نصیبی کو رو رہے تھے

پتہ نہیں کونسے سالے آدمی رہتے جن کو شریف خاندان کی

شریف لڑکیاں مل جاتی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ جلے ہوئے انداز میں بڑبڑایا اور اُس کے دوپٹے کو پانی کی

بکیٹ سے نکال کر ہوا میں جھٹکا۔۔

اُس کے وہم میں بھی نہیں تھا کے کبھی دھوبی بن کر کپڑے

دھونے پڑے گے

لیکن اُس کی زندگی کی ہیروئن نماولن نے اُسے یہ دن بھی

دکھادیا تھا

مطلب میں شریف نہیں ہوں۔۔۔۔

اُس نے ابرو اچکا کر اُسے دیکھا وہ ہنہ کر کے سر جھٹک گیا اور ڈوپٹے کو پیڑ اور چھت سے بندھی رسّی پر ڈال کر پھیلانے لگا

ہاں میں تو چمبل کی فیمس ڈاکو ہوں۔۔۔۔ میرے پاپا وہ بزنس مین نہیں ہے وہ تو لندن میں لوگوں کی سپاری لیتے ہیں۔۔۔۔

اور میری ممی اور رومی وہ تو محلے کی بکریاں چرا کر بیچتی ہے۔۔۔۔۔ ہے نا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اُس نے غصے سے قدم اُس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا وہ پیچھے ہوتے ہوتے دیوار سے لگ گیا۔۔۔۔۔

اے شانی۔۔۔۔۔۔پیچھے ہٹ۔۔۔۔۔۔

وہ اُسے غصے سے گھورتا ہوا ایکدم سیدھا ہوا۔۔۔۔

اُس کے جھٹکے سے آگے ہونے پر وہ فوراً پیچھے ہوئی۔۔۔

اور دور رہا کر میرے سے۔۔۔۔۔۔مجھے تجھ سے بری

آتماؤں کا احساس ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ بیزاری سے کہتا دوبارہ اپنے کام میں لگ گیا بکیٹ سے

کپڑے نکال کے جھٹکنے لگا وہ غصّے سے دانت پیستے ہوئے جھک

کر اپنی بکیٹ سے کپڑے نکالنے لگی

کیوں کے تمہارے فارغ العقل دِماغ میں کوئی بڑا فالٹ ہے۔۔۔ جا کر ڈاکٹر سے چیک کرالو۔۔۔۔۔۔۔۔ جیسے لوگوں کو کورونا ہوتا ہے نا ویسے تمہارے دِماغ کو کوئی بڑی بیماری ہو گئی ہے

وہ اُس کی شرٹ کو زور سے نچوڑتے ہوئے بولی گویا اُس کا غصّہ نکالا۔۔۔ ساحل نے ہاتھ میں موجود کپڑا اچھینک کر اُس کے ہاتھ سے اپنی شرٹ کھینچی

جیسے لوگوں کو کورونا ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔۔

ویسے میرے کو تو ہو گئی ہے۔۔۔

تُو ہے میری بیماری۔۔۔۔۔۔

سالہ جان ہی نہیں چھوڑتی۔۔۔۔۔

وہ اُسے غصے سے دیکھ کر بولا اور اپنی شرٹ رسی پر پھیلائی

تم مجھے کورونا وائرس سے کمپیر کر رہے ہو

نین نے اُسے آنکھیں چھوٹی کر کے گھورا

پاگل سمجھی۔۔۔۔۔۔۔۔تو اور کورونا کے برابر

ارے اگر کورونا کو پتہ چل گیا نا کے اس کو تیرے کو ہونا ہے تو

وہ صدمے سے ہی مر جائے

اور اگر بائے چانس بچ گیا نا تو خودکشی کر لے

۔۔۔۔۔۔۔۔لٹک کے مر جائے بیچارہ

وہ اُسے دیکھتا ہوا اُس کا خون جلانے لگا۔۔۔ نین کا صبر جواب دے گیا اُس نے پانی کی آدھی بھری بکیٹ اٹھا کر اُس کے منہ پر اچھال دی۔۔۔۔۔۔۔

وہ اچھل کر رہ گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سر تا پیر پانی میں بھیگ گیا

اور تمہارے اندر آنے کے لیے تو جیسے وہ بڑا ہی بیچیں ہو گا شکرانے ادا کرے گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ میرے نصیب میں ساحل کا خون میرے نصیب میں ساحل کا خون۔۔۔۔۔۔۔

وہ غصے سے چلائی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ساحل نے سنبھل کر دانت بھینچے اُسے دیکھا اور بکیٹ اٹھا کر پانی اُس کے اوپر پھینکنے کی کوشش کی لیکن وہ فوراً سائیڈ پر ہو کر بچ گئی اور اُسے ٹھمب دکھا کے ہنسنے لگی۔۔۔

ساحل نے کلس کر آگے بڑھتے ہوئے اُسے کندھے پر اٹھایا وہ بری طرح بوکھلا گئی۔۔۔

وہ اُسے سامان کی طرح لیے آگے بڑھا اور پانی کی چھوٹی سی ٹاکی میں پھینکا۔۔۔

وہ ہڑبڑا کر سنبھلتی منہ کھولے اُسے دیکھنے لگی وہ ہاتھ جھاڑ کر آگے بڑھتا زمین پر پڑے کپڑوں کو اٹھا کر واپس نچوڑنے لگا

۔۔۔۔

ساتھ ہی بڑبڑاہٹ جاری تھی جو اُس کے درد کا ازالہ نہیں کر سکتی تھی۔۔۔

نین بمشکل باہر نکل کر اُسے زبان چڑاتی کپڑے بدلنے اندر چلی گئی

یہ کیسا لگ رہا ہے۔۔۔۔۔

فلک نے ایک دوپٹہ اپنے شولڈر پر۔رکھتے ہوئے پوچھا

اچھا ہے۔۔۔۔۔۔۔

داؤد نے ویسے ہی روکھے انداز میں جواب دیا تو وہ بجھے دل سے اُسے دیکھتی دوپٹہ واپس رکھنے لگی

وہ داؤد کو منانے کی غرض سے شاپنگ کا بہانا بنا کے اُس کے ساتھ مارکیٹ آئی تھی لیکن وہ اب بھی ویسے ہی بے رخی برت رہا تھا

لے کیوں نہیں رہی۔۔۔۔۔۔

وہ اُسے دوپٹہ واپس رکھتے دیکھ ماتھے پر بل ڈال کر پوچھنے لگا

آپ تو بتا ہی نہیں رہے کے کیا لوں۔۔

وہ نظرن جھکائے خفگی سے بولی۔۔۔۔

یہ روٹھنے منانے والا کھیل اُس کے لیے کتنا مشکل تھا بس وہی جانتی تھی

کھانا اچھا ہے یہ لے لو۔۔۔۔۔

داؤد نے مصنوعی غصے سے کہا

وہ تو آپ نے ایسے ہی بے دلی سے کہہ دیا۔۔۔ورنہ اگر پسند ہوتا تو آپ ذرا کھل کر کہتے۔۔۔۔

وہ نظریں اٹھا کر اُسے دیکھتی اُداسی سے بولی۔۔۔داؤد نے دونوں ہاتھ سینے پر باندھے اُسے دیکھا

میں اچھی طرح سے سمجھ رہا ہوں کے تم مجھے شاپنگ کے لیے کیوں لے کر آئی ہو لیکن یہ سب کر کے کوئی فائدہ نہیں ہے فلک میں اب بھی تم سے راضی ہونے کے موڈ میں نہیں ہوں۔۔۔

وہ اُسے سنجیدگی سے دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔

ٹھیک ہے پھر جب تک آپ مان نہیں جاتے میں کچھ نہیں خریدوں گی۔۔۔۔اور گھر بھی نہیں جاؤں گی

اُس نے بھی معصوم سی دھمکی دی۔۔جسے سن کر اُس نے بمشکل مسکراہٹ ضبط کی

پریشان مت کرو فلک۔۔۔۔۔

مصنوعی سنجیدگی سے بولا۔۔۔

پھر بتائیں۔۔۔کیسا لگ رہا ہے یہ۔۔۔

وہ دوسرا دوپٹہ خود سے لگاتے ہوئے معصومیت سے بولی تو داؤد نے مسکرا کر اُسے دیکھا۔۔۔اُس کی یہ پریشان شکل بہت کیوٹ تھی

بلکل تم جیسا خوبصورت۔۔۔لے لو

محبت بھرے لہجے میں کہہ کے اُس کے ہاتھ سے دوپٹہ لے کر کارٹ میں ڈالا

قیمت تو دیکھ لیں اُس کی۔۔۔

فلک نے ہڑبڑا کر کہا

قیمت دیکھنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔۔

وہ اُس کے پہلے والے دوپٹے کو بھی اٹھا کر کارٹ میں رکھتے ہوئے بولا۔۔

اماں کہتی ہے بنا قیمت جانے کچھ بھی نہیں اٹھانا چاہیے۔۔۔۔
وہ ہاتھ سے دوپٹے کے دوسرے حصے کو پکڑ کر اُسے روکتی ہوئی بولی

اس کے پیسے تم نے اپنی امّاں سے مانگ کر دینے ہے۔۔۔۔
داؤد نے ہنسی روکتے ہوئے پوچھا

نہیں آپ سے۔۔۔۔
فلک نے اُلجھ کر جواب دیا

تو پھر میں جو کہتا ہوں وہ کرو

وہ مسکرا کر اُس کے ہاتھ سے دوپٹہ لیتے ہوئے بولا۔۔

فلک اُسے نارمل دیکھ کر ہی سکون محسوس کر رہی تھی ورنہ تو اُس کی خاموشی بڑی جان لیوا تھی۔۔۔۔

وہ داؤد کے اشارے پر ہینگ کی ہُوئی کرتیوں کو آگے پیچھے کر کے دیکھنے لگی۔۔اپنی دھن میں کپڑوں کو غور سے دیکھتے ہوئے ایکدم سے اُس نے ایک کپڑا آگے کیا تو اُس کے سامنے کوئی کھڑا تھا۔۔۔وہ گھبرا کر سیدھی ہوئی سانس رک گئی اور دل زوروں سے دھڑکنے لگا

وہ سکندر تھا اور اُس کی مکروہنسی تھی۔۔۔۔۔ہمیشہ کی طرح اُسے چبھتی بیباک نظروں سے دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔۔۔

وہ خوف سے بری طرح لرزی۔۔۔

کپڑوں پر اُس کی گرفت سخت سے سخت ہوئی۔۔۔

داؤد کی طرف دیکھا تو وہ فون پر جھکا ہوا تھا۔۔۔ لیکن فلک کے حلق سے آواز نہیں نکل رہی تھی۔۔۔اُس نے دوبارہ اُس جگہ دیکھا تو حیران ہوئی کیوں کے وہاں کوئی نہیں تھا۔۔۔۔ اُس نے گلا تر کرتے ہوئی کپڑوں کو سائیڈ کرتے اُسے تلاشنے کے کوشش کی لیکن وہاں کوئی نہیں ملا تو پریشان ہو کر کھڑی سوچنے لگی کے یہ سچ تھا یہ محض اُس کا وہم۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کیا ہوا۔۔۔۔۔

داؤد نے اُس کی طرف دیکھتے اُسے پریشان پایا تو اُس کی پیشانی پر چمکتی پسینے کی بوندوں کو حیرت سے دیکھتا پوچھنے لگا

مجھے لگا۔۔۔۔۔ جیسے وہاں کوئی ہے۔۔۔۔۔
وہ گھبرائی سی آواز میں بولی لیکن سکندر کا نام نہیں لیا۔۔۔ کیوں کے اُسے یہ صرف اپنا وہم لگ رہا تھا۔۔۔۔ سکندر تو اُس کی زندگی سے نکل چکا تھا وہ اب اتنے دن بعد اچانک کیوں آتا۔۔۔۔۔۔

تم سے کتنی دفعہ کہا ہے فلک کے گھبرانا چھوڑ دو۔۔۔۔۔۔۔ ڈر کو خود پر حاوی مت ہونے دیا کرو۔۔۔۔۔۔ تم بلاوجہ ہی ہر چیز سے خوفزدہ ہوتی ہو۔۔۔۔

وہاں تو کچھ ہی ہے نہیں۔۔

داؤد نے اُسے اپنے ساتھ لگاتے ہوئے فکر مندی سے کہا۔۔۔ فلک نے پر سکون سی سانس لی

ڈرنا تو میں نے کب کا چھوڑ دیا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔اب میں پہلے والی فلک نہیں ہوں۔۔۔اب تو میں بہت بہادر ہوں۔۔۔

وہ پیچھے ہو کر بولی تا کہ داؤد کو تسلی ہو جائے وہ اب اُسے اُن پچھلی باتوں کے لیے پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی

اچھا مجھے تو کبھی بہادری نظر نہیں آئی۔۔۔۔

داؤد نے حیرت جتاتے ہوئے بولا

کیوں کے آپ جو ہر وقت میرے ساتھ ہوتے ہے۔۔مجھے بہادری دکھانے کا موقع کہاں ملتا ہے۔۔۔۔۔آپ محافظ بن کر کھڑے ہوتے ہیں سامنے۔۔۔۔

وہ مسکراتے ہوئے بولی تو داؤد نے جانچنے نظروں سے اُسے دیکھا۔۔۔۔۔

یہ باتیں تم مجھے امپریس کرنے کے لئے کر رہی ہو نا۔۔۔تاکے میں تمہیں معاف کر دوں۔۔۔۔۔۔

وہ ابرو اٹھا کر گھورتے ہوئے بولا تو فلک نے مسکرا کر سر نفی میں ہلایا

بہادر کا پتہ نہیں لیکن چالاک ہو گئی ہو تم۔۔۔۔

وہ ہنس کر بولا اور دونوں ہنستے مسکراتے آگے

بڑھے۔۔۔۔۔ پیچھے کسی کی جلتی نظروں میں اپنا عکس

چھوڑتے ہوئے۔۔۔

◆◆◆◆◆◆◆◆◆

تمہاری آواز اتنی دھیمی کیوں ہے طبیعت تو ٹھیک ہے

نہ۔۔۔۔

نین سے بات کرتے ہوئے اُسے اُس کی آواز بوجھل محسوس

ہُوئی تو فکر مندی سے پوچھنے لگا

میں ٹھیک ہوں تم بتاؤنا

تمہیں کیسے پتہ کے وہ راجستھان کے ہی کسی گاؤں سے ہے

مطلب صرف راجستھان ہی کیوں۔۔۔۔۔

وہ وہ اُس کی بات کو اگنور کرتی بیتابی سے پوچھنے لگی۔۔۔

کیوں کے میں نے اُس ٹرین کا معلوم کیا تھا۔۔۔۔۔وہ غریب رتھ ایکسپریس اُس وقت راجستھان کے پشکر سے ہی نکلتی تھی اور اُس کا سٹاپ ممبئی اسٹیشن ہوتا تھا۔۔۔۔۔۔

ساحل نے بتایا تھا وہ اُس ٹرین میں صبح کے وقت بیٹھا تھا

۔۔۔۔

ہو سکتا ہے صبح کے سات بجے۔۔۔یا آٹھ یا شاید نو بجے

ایگزیکٹ ٹائم ہمیں نہیں پتہ لیکن دس بجے تک کا وقت ہم امیجن کر لیتے ہیں۔۔

اُس وقت پُشکر سے یہ ٹرین صبح سات بجے نکلتی تھی۔۔۔اور ہر اسٹیشن پر صرف دس یا پانچ منٹ کے لیے رکتی تھی۔۔۔ تو پشکر کے بعد اگلے تین گھنٹے میں یہ ٹرین جس جس اسٹیشن سے ہو کر گزرتی تھی اُن میں سے ہی ایک ساحل کے گاؤں کا بھی اسٹیشن تھا۔۔۔

داؤد نے اُسے تفصیل سے سمجھایا۔۔۔

تو تم اُن سب گاؤں میں پتہ کرونا۔۔۔

وہ فوراً بولی اُسے بہت جلدی تھی ساحل کے ماں باپ اور اُس کے گھر کے بارے میں معلوم کرنے کی

اتنا آسان نہیں ہے نین۔۔۔۔۔ تین گھنٹوں میں یہ ٹرین کل نو جگہ رکتی ہے۔۔۔۔۔اور یہ علاقے کافی بڑے ہے ان میں سے ایک ایسا گھر ڈھونڈھنا جس کے کسی ممبر کا نام ہمیں پتہ ہے نا کسی کی کوئی تصویر ہے بہت مشکل ہے۔۔۔

داؤد نے پیشانی مسلتے ہوئے کہا

تو اب کیا کریں۔۔۔

وہ بجھے لہجے میں بولی

یہی سوچ رہا ہوں میں۔۔۔

داؤد بات ہی کر رہا تھا جب اُسے ساحل کی بائیک آتی دکھائی دی

اچھا ساحل آگیا میں بعد میں بات کرتی ہوں۔۔

وہ جلدی سے کہتی فون بند کر کے اپنی جگہ سے اٹھی۔۔

وہ صبح سے گھر سے نکلنے کے بعد اب شام کو لوٹا تھا۔۔۔وہ بڑی شدت سے اُس کے انتظار میں تھی۔۔۔۔

اتنی دیر کر دی تم نے کب سے اِنتظار کر رہی ہوں۔۔۔۔

وہ بائیک روک کر اندر آتا اُس کے پہلے ہی وہ آگے بڑھ کر خفگی سے بولی

کیوں کوئی نیا ٹارچر سوجھا ہے۔۔۔

وہ سیریس انداز میں پوچھنے لگا تو نین نے اُسے گھور کر دیکھا لیکن اِس کے گھورنے میں روز والی سختی نہیں تھی بلکہ اُس کا چہرہ مرجھایا مرجھایا سا تھا۔

بھوک لگی ہے۔۔۔۔ کھانے کیلئے۔۔۔۔۔

وہ دانت پیس کر جتاتے ہوئے بولی

بول تو ایسے رہے ہے جیسے میرے بنا تو نے آج تک کھانا کھایا ہی نہیں۔۔۔۔ آرڈر کیا کچھ۔۔۔۔۔

وہ طنز کرتا آگے بڑھتے ہوئے پوچھنے لگا۔۔۔۔

نہیں آرڈر نہیں کیا۔۔۔آج میں نے اپنے ہاتھوں سے کھانا بنایا ہے تمہارے لیے۔۔۔

اُس نے خوشی خوشی بتایا تو وہ ایکدم سے رک کر حیرت سے پلٹا۔۔۔

صدمے سے اُسے دیکھنے لگا۔۔

اُس کے یوں دیکھنے پر وہ فخر سے شولڈر کی دھول جھٹکنے لگی

جوک تھا۔۔۔۔۔ہنسوں۔۔۔۔

صدمے سے نکلنے کی کوشش کرتے ہوئے پوچھا۔۔

I m serious-----

نین نے غصے سے چبا کر کہا

تم بیٹھو نا میں سرو کرتی ہوں۔۔۔۔۔

وہ اُس کے مسلسل دیکھنے پر عاجزی سے بولی

ساحل کو اب بھی یقین نہیں ہوا۔۔۔۔۔یہی لگا کے یا تو یہ

مزاق ہے یا باہر سے کھانا بلا کر اپنا نام بتانے کی کوشش

۔۔۔۔وہ ہاتھ دھو کر واپس آیا تو نین بہت جوش و خروش سے

کھانا نکال کے زمین پر بچی چھوٹی سی چٹائی پر رکھ رہی

تھی۔۔۔۔۔۔

وہ بہت حیران ہوتا آ کر اپنی جگہ پر بیٹھا۔۔۔۔اور کھانے کو

دیکھا تو یقین ہو گیا کے یہ باہر سے تو کم سے کم نہیں لایا

گیا۔۔۔۔۔۔

P

دال کا رنگ بتا رہا تھا کے اُس میں ہلدی کی کمی ہے اور مرچ مصالحہ جی بھر کر بھرا گیا ہے۔۔۔۔اور گلانے کی توزحمت ہی نہیں کی گئی۔۔۔۔۔۔

ٹماٹر اور پیاز کے ایک ایک انچ کے ٹکڑے اوپر ہی تیر رہے تھے۔۔۔

اور اُدھر چاولوں کو جلا کر ہائی لائٹ کیا گیا تھا کہیں سے براؤن تھے کہیں سے کالے اور کہیں سے سفید۔۔۔۔۔

تو نے سچ میں کھانا بنایا ہے۔۔۔۔

وہ آنکھیں پھاڑے اُسے دیکھتا حیرت سے پوچھنے لگا۔۔۔۔ کھانا چاہے کیسا ہو لیکن اُس کا بنانا حیران کرنے والی بات تھی۔۔۔ نین نے مسکرا کر سر ہلایا

گجب شانی چھوکری۔۔۔۔وہ کل والی تیری مسالہ چائے پی کر بچ گیا تو یہ دھا سو کھانا کھلا کر بدلا لینا چاہتی ہے میرے سے۔۔۔۔سچ بتا اِس میں کیٹ ناشک ملایا نا تو نے۔۔۔۔۔۔۔

وہ اُسے مشکوک نظروں سے دیکھتے ہوئے بولا تو نین نے اُسے ناراض نظروں سے گھورا۔۔۔۔کچھ بولی نہیں تو وہ حیران ہوا

تیری بیٹری اتنی ڈاؤن کیوں ہے۔۔۔۔روز تو بہت انرجی ہوتی ہے۔۔۔۔

اُسے بغور دیکھنے لگا اُس کی آنکھیں لال تھی شاید دھویں کی وجہ سے

آج تمہارے لیے کھانا بنانے کے چکر میں انرجی ویسٹ جو کی ہے تھک گئی ہوں بہت۔۔۔اور تمہیں قدر ہی نہیں۔۔۔۔آج میں نے سچ میں بلکل دھیان سے کھانا بنایا ہے ایک ایک اسٹیپ فالو کر کے۔۔۔کچھ بھی غلط چیز نہیں ڈالی۔۔۔۔۔پکا۔۔۔۔

وہ معصومیت سے بولتی اُسے یقین دلانے لگی۔۔۔

ساحل نے بیچار گی سے اُس کھانے کو دیکھا بھلے غلط چیزیں نا ڈالی ہو لیکن صحیح چیزیں بھی غلط طریقے سے ڈالی گئی تھی۔۔۔

کل کی چائے کے بعد یہ کھانا ٹیسٹ کرنے کی ہمت اُس میں نہیں رہی تھی۔۔۔۔

وہ چاول میں چمچ ہلا کر اُسے بہت غور سے دیکھ رہا تھا۔۔اٹھا کر پلیٹ میں ڈالنے کی طاقت ہاتھ میں آنے سے انکاری تھی

دیکھ کیا رہے ہو لو نہ۔۔۔۔

نین نے جھنجھلا کر کہا تو وہ اپنی پلیٹ میں چاول ڈالنے لگا۔۔۔۔

تیرے کو نہیں لگتا یہ چاول تو نے تھوڑے سے جلا دیے

۔۔۔۔

وہ چاولوں کے رنگ کو گھورتے ہوئے نہایت ادب سے

بولا۔۔۔

میں نے کہاں جلائے۔۔۔وہ تو خود ہی جل

گیے۔۔۔۔۔اب میں ہوں ہی اتنی خوبصورت۔۔۔۔اچھے

اچھے انسان جل جاتے ہیں یہ تو چاول ہے۔۔۔۔

نین نے اپنا پلڑا اجھاڑتے ہوئے کہا تو ساحل نے ابرو اٹھا کر

وہ فوراََ سیدھی ہو کر چاولوں پر دال ڈالنے لگی ú اُسے دیکھا

اس کا نام کیا ہے ویسے۔۔۔۔۔۔۔

وہ دال کی کنڈیشن دیکھ کر اندازہ نہیں لگا پایا تو سادگی سے

پوچھنے لگا

آ۔۔۔۔۔

نین نے ذہن پر زور ڈالنے کی کوشش کی کے اُس نے کونسی

ریسیپی ٹرائے کی ہے لیکن یاد نہیں آیا

تمہیں نام سے مطلب ہے یا کھانے سے۔۔۔

وہ نام جاننے کے اِنتظار میں اُسے دیکھ رہا تھا وہ بیزاری سے بولی

معلوم تو ہونا چاہیے نہ کے کیا کھا کر مرا تھا۔۔۔۔۔

وہ معصومیت سے اُسے دیکھتا ہوا بولا نین کا صبر جواب دے گیا۔۔۔

مت کھاؤ۔۔۔۔۔۔بھاڑ میں جاؤ۔۔۔۔۔۔

وہ غصے سے چلا کر وہاں سے اٹھ کر جانے لگی تو ساحل نے ہنستے ہوئے اُس کا ہاتھ پکڑ کر اُسے روکا۔۔۔۔

وہ خار دار نظروں سے اُس کی دلکش مسکراہٹ کو دیکھتی ہاتھ چھڑانے لگی ساحل کی نظر اُس کے ہاتھ پر گئی تو اُس کی مسکراہٹ سمٹ گئی۔۔۔

وہ ایکدم سے سیریس ہوا

نین واپس بیٹھ کر منہ پھیر گئی تھی

ہاتھ دکھاادھر۔۔۔۔۔۔۔

اُس نے بازو پکڑے اُس کارخ اپنی طرف کرتے ہوئی

سنجید گی سے کہاتو نین نے ہتھیلی اُس کے سامنے کردی۔۔۔

ساحل نے اُس کے ہاتھ کو پلٹ کر دیکھاتو پیچھے انگوٹھے کے

قریب جلنے کانشان تھا۔۔۔۔۔۔۔

سفید نازک ہاتھوں پر وہ نشان دیکھ نہایت تکلیف محسوس

ہوئی

Zubi Novels Zone

یہ کیاہے۔۔۔۔۔

وہ اُس کے چہرے کودیکھتاپوچھنے لگاجو یقیناً جلنے کے درد کی

وجہ سے ہی مرجھایاہواتھا۔۔

نین کو جیسے اچانک یاد آیاکے اُس کاہاتھ بھی جلاہے۔۔۔۔

ہاں دیکھو میرا ہاتھ بھی جل گیا کھانا بنانے میں۔۔۔اور میں تمہیں کھانا کھلانے کی اکسائٹمنٹ میں بتانا بھی بھول گئی۔۔۔دیکھو اِدھر بھی۔۔۔۔۔

وہ فوراً بولی اور دوسری ہتھیلی بھی آگے کی جس کی پانچوں اُنگلیاں اوپر سے سرخ ہو گئی تھی یقیناً گرم برتن پکڑنے سے۔۔۔

اور کلائی پر بھی جلے کا نشان تھا

وہ اُس کے ہاتھوں سے نظر ہٹا کر اُس کے چہرے کو دیکھنے لگا۔۔۔اُس کی سرخ بھیگی محسوس ہوتی آنکھوں کو۔۔۔اور ہلتے نازک گلابی لبوں کو۔۔۔

وہ اُس کی خاطر درد سہنے کو رونے کو ہر مشکل سے گزرنے کو راضی تھی۔۔۔۔

اور یہ احساس دل میں پنپتے جذبات کو لاکھ دبانے کے بعد شہہ دینے کی پرزور کوشش کر رہا تھا۔۔۔

کتنا بڑا نشان ہے۔۔۔۔اتنا درد ہو رہا ہے مجھے۔۔۔۔اتنی روئی بھی ہوں میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اور۔۔۔۔

وہ دونوں ہاتھوں کو باری باری دیکھتی اُسے گنوائے جارہی تھی کے اُس کی طرف دیکھ کر رک گئی۔۔۔وہ غیر معمولی نظروں سے اُسے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔ نظریں اُس کے حرکت کرتے گلابی لبوں پر تھی۔۔۔

اُس نے دھڑکتے دل سے نظریں جھکاتے اپنا ہاتھ اُس کے ہاتھ سے چھڑایا۔۔۔۔۔

ٹیسٹ۔۔۔۔۔۔ٹیسٹ نہیں کروگے تم۔۔۔۔۔۔

کنفیوز سی ہو کر بولی تو ساحل نے اُس کے چہرے سے نظریں پھیریں

کیا ضرورت تھی چولہے کے پاس آنے کی۔۔۔۔۔

سنبھل کر اُسے دیکھتا دھیرے سے بولا

تم نے تو کہا تھا کے کھانا بنانا سیکھ لو۔۔۔ہم غریب ہے کُک افورڈ نہیں کر سکتے۔۔۔۔۔۔۔۔۔بنا چولہے کے پاس آئے کیسے سیکھتی۔۔۔۔

وہ اُسے یاد دلاتی منہ بنا کے بولی

میں نے تو واپس تیرے باپ کے گھر جانے کا بھی بولا تھا۔۔۔وہ تو نہیں مانی۔۔۔

ساحل نے اُسے گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔۔ایک پل کو وہ گڑبڑا گئی کے کیا جواب دے۔۔۔

بکواس باتیں نہیں مانتی میں۔۔۔۔۔تم کھانا کھاؤ ورنہ میں پھینک دوں گی اب۔۔۔

جواب میں چڑ کر کہتی غصے سے بولی ساحل نے سب کھانا واپس رکھ کر ڈھکا اور اپنی جگہ سے اٹھ کر آگے بڑھتے جوتے پہنے لگا۔۔

کہاں جا رہے ہو ٹیسٹ تو کرو نہیں اچھا لگا تو مت کھانا۔۔۔

وہ اُسے جاتے دیکھ روہانسی ہو کر بولی۔۔۔اپنی محنت یاد کر کے اُس کا دل کیا زوروں سے روئے۔۔۔

اٹھ۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ حیرت سے اُسے دیکھ رہی تھی ساحل نے اُس کی کلائی پکڑ کر اُسے اٹھایا۔۔۔۔۔

اور بائیک کی طرف بڑھا

لیکن جانا کہاں ہے۔۔۔۔۔۔۔

وہ حیرت سے پوچھنے لگی۔۔۔۔

منہ بند کر کے بیٹھ۔۔۔۔۔۔۔

اُس نے بائیک سٹارٹ کرتے ہوئے گھور کے دیکھا تو جلدی سے پیروں میں سینڈل پہن کر اُس کی بات پر عمل کرتی پیچھے بیٹھ گئی۔۔۔

ٹھیک سے سنبھلی بھی نہیں تھی کے اُس نے بائیک آگے بڑھا لی۔۔۔۔ نین نے ہڑبڑا کر اُس کے گرد ہاتھ باندھتے ہوئے اُسے دانت پیس کر گھورا۔۔۔۔۔۔

ہتھیلی اُس کے سینے پر رکھی لیکن جلی ہوئی اُنگلیاں تھوڑی دور تھی۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔ

وہ اُسے ڈاکٹر کے پاس لے گیا۔۔۔
اُس کے جلے نشانات پر دوائی کروائی اور پھر کھانے کے لئے
اُسے ایک ریسٹورانٹ میں لے آیا۔۔۔
اس سب میں اُس کا یہ فائدہ ہوا کے اُسے وہ خطرناک کھانا
ٹیسٹ نہیں کرنا پڑا۔۔۔

درد تو نہیں ہو رہانا۔۔۔۔

نین کو منہ پھلائے کھانا کھاتے دیکھ پوچھا

میں نے اتنی محنت سے کھانا بنایا اور تم نے ٹیسٹ بھی نہیں کیا۔۔۔۔میری محنت کی بددعا لگے گی تمہیں۔۔۔۔۔۔دیکھنا یہ کھانا ہضم نہیں ہو گا تم کو۔۔۔
وہ اُس کی بات کے جواب میں جل کر غصے سے بولی بمشکل آواز کو دھیمی رکھے

جو کھانا تو نے بنایا تھا نہ اُس سے اچھا تہاڑ جیل کے قیدیوں کو ٹارچر کے طور پر دیتی ہے سرکار۔۔

یہ ہضم نا ہو تو دوائی سے کام چل جائے گا۔۔۔ لیکن وہ کھانا کھاتا تو تین دن بعد میری قل خوانی ہو رہی ہوتی۔۔۔ بھری جوانی میں کنوارا مر جاتا میں۔۔۔۔۔

وہ مزے سے کھانا کھاتا اُسے مزید جلاتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔اُس کے کنوارا کہنے پر۔۔ نین نے آنکھیں چھوٹی کر کے اُسے گھورا

کنورا۔۔۔۔۔

پینتالیس کلو کی بیوی سامنے بیٹھی ہے اور خود کو کنوارا بول رہے ہو۔۔۔۔۔ تمہارے جھوٹ تو شیطان کو بھی شرمندہ کرتے ہوں گے۔۔۔۔۔۔۔

وہ اُسے تاسف سے دیکھتے ہوئے شرم دلانے والے انداز میں بولی

اُس کو کیا معلوم اِدھر۔۔۔۔۔۔

وہ سر نیچے کرکے مسکراتا بڑبڑانے لگا لیکن نین کو بڑی توجہ سے خود کی طرف متوجہ دیکھ رک کر سیدھا ہوا

کیا۔۔۔۔۔۔۔

اُس کے رکنے پر نین نے آنکھیں چھوٹی کر کے پوچھا۔ اُس نے انجان بنتے ہوئے سر نفی میں ہلا دیا

سب سمجھ رہی ہوں میں۔۔۔۔۔۔

خود کو کنوارا بتا بتا کر لڑکیوں کے سامنے فلیش مارتے پھرتے ہو۔۔۔۔

اسلئے منہ سے وہی نکلتا ہے ہر وقت۔۔۔

وہ دانت پیستے ہوئے بڑبڑا کر بولی۔۔

ساحل نے کوئی جواب نہیں دیا۔آنکھیں گھما کر بیزاری ظاہر کیے۔خاموشی سے کھانا کھانے لگا

تبھی اُس کا فون بجا تو وہ نمبر دیکھ کے وہاں سے اٹھ کر تھوڑا فاصلے پر جا کر بات کرنے لگا۔۔۔۔

نین کھانا کھاتے ہوئے مشکوک نظروں سے اُسے دیکھ کر اندازہ لگانے لگی کے آخر اتنی پرائیویسی میں کس سے بات کر رہا ہو گا۔۔۔اور جب یہ خیال آیا کہ کہیں کسی لڑکی سے تو نہیں۔۔۔۔۔

یہ سوچ آتے ہی فوراً سیدھی ہوئی اور وہاں سے اٹھ کر دھیرے سے اُس کی طرف بڑھی کان آس پاس کے شور سے ہٹا کر اُس کی آواز پر لگائے۔۔۔۔

کوئی ایکشن مت لینا۔۔۔۔۔ میں آرہا ہوں ابھی۔۔۔۔

وہ سنجیدگی سے بات کر رہا تھا۔۔۔ دوسری جانب سے خبر ملی تھی کے جس لڑکی کو وہ لوگ ڈھونڈھ رہے ہیں وہ کہیں دیکھی گئی تھی۔۔۔۔ اور اُسے پکڑنے کے لئے وہ اُس سے پرمیشن لے رہے تھے لیکن وہ اُن لوگو کو کچھ بھی کرنے سے منع کیے خود آنے کا کہہ چکا تھا۔۔۔

نین سننے کی کوشش کے باوجود کچھ سن نہیں پارہی تھی اس لیے تھوڑی اور نزدیک ہونے کو آگے بڑھی

جے ڈی مال۔۔۔۔۔

عین اُس کے بڑھتے ساتھ ہی وہ بھی پلٹا تھا۔۔۔وہ بری طرح اُس سے ٹکرا گئی تھی۔۔۔۔

اور ہڑ بڑا کے دو قدم پیچھے ہوتی سیدھی ہو کر سانس روکے اُسے دیکھنے لگی۔۔۔۔

وہ پہلے تو حیران ہوا اور پھر فوراً ہی اُس کی حرکت سمجھ کر اُسے غصے سے گھورا

میرا کھانا ہو گیا۔۔۔۔ چلیں۔۔۔

وہ اپنی چوری پکڑے جانے پر زبردستی مسکرا کر بولی

ایک کام کر تو کیب لے کر گھر جا میرے کو کچھ کام

ہے۔۔۔۔۔۔

وہ فون بند کرتے ہوئے بولا۔۔۔ نین نے منہ کھولے اُسے

دیکھا

۔۔۔۔ماما کے بیٹے جھوٹ مت بولو۔۔۔

تمہیں کوئی کام وام نہیں ہے میں نے سنا تم جے ڈی مال جانے

کی بات کر رہے تھے۔۔۔ وہاں کونسی تمہاری ڈیوٹی لگی ہے

جو مجھے کام کا بہانا سنا رہے ہو

سب سمجھتی ہوں میں ضرور کسی لڑکی سے ملنے جا رہے ہو نا

وہ ایکدم سے نڈر ہو کر اُسے آنکھیں دکھاتے ہوئے بولی۔۔۔

میں کہیں بھی جاؤں کسی سے بھی ملنے جاؤں تیرے کو کیا تو گھر جا۔۔۔

وہ عاجزی سے کہتا آگے بڑھا ٹیبل سے چابیاں اٹھائی اور باہر جانے لگا نین نے تیزی سے اُس کا بازو پکڑ لیا

میں نہیں جاوں گی مجھے بھی تمہارے ساتھ چلنا ہے۔۔۔ ویسے بھی مجھے وہاں سے شاپنگ کرنی ہے اپنے لیے۔۔۔۔ تمہاری چھچھوری حرکتوں سے مجھے کوئی مطلب نہیں۔۔۔

وہ اُسے روک کر بولی۔۔۔۔۔

جو چاہیے بتا دے میں لے آؤں گا۔۔۔تو گھر جا۔۔۔دماغ مت گھما۔۔۔

وہ آس پاس کے لوگوں کا خیال کر کے غصے سے دانت بھینچے بولا

میں اپنی پرسنل شاپنگ کسی سے نہیں کرواتی۔۔۔۔اور تم سے تو ہرگز نہیں کروانی۔۔۔۔۔۔جو لینا ہے میں خود لوں گی۔۔۔بس تم مجھے لے چلو۔۔۔۔

وہ آنکھیں گھما کر اپنی بات پر ڈھٹائی سے جم کر بولی اُس نے آنکھیں ضبط سے بند کر کے کھولیں

گھر جانا ہے تو چلی جاو ورنہ یہیں بیٹھی رہ۔۔۔

وہ اپنا بازو جھٹکے سے چھڑا کر بولا اور جانے کو پلٹا تو وہ ایکدم سے بھاگ کر اُس کے سامنے آگئی

۔۔۔۔میں نا گھر جاؤں گی نہ یہاں رکوں گی۔۔۔۔۔تم مجھے اپنے ساتھ لے جاؤ گے نہیں تو۔۔۔۔

وہ اُسے گھورتے ہوئے وارن کرنے والے انداز میں

بولی۔۔ساحل نے ادھوری بات پر ابرو اٹھا کر سوالیہ انداز میں اُسے دیکھا

میں شور مچا کے سب کو جمع کرلوں گی۔۔۔۔اور کہوں گی کے تم مجھے۔۔اپنی اتنی خوبصورت اسمارٹ اور معصوم سی بیوی کو یہاں اس انجان جگہ اکیلی چھوڑ کے جا رہے ہو۔۔کیوں کے

تمہیں میرے پاپا نے جہیز نہیں دیا۔۔۔اسلئے تم مجھے چھوڑ رہے ہو۔۔۔۔۔

وہ دھیمی آواز میں اُسے خطرناک دھمکی دیتے ہوئے بولی

ساحل نے یوں سانس چھوڑی جیسے کوئی فرق ہی نہیں پڑا اور سائیڈ سے ہو کر آگے بڑھا ایک پل کو تو پریشان ہوئی لیکن اگلے ہی پل

گاؤں والوں ں ں۔۔۔۔۔

اُسے دروازے کے ہینڈل کو تھامے دیکھ زور کی آواز میں چلائی تو مانو وہاں سب کو سانپ سونگھ گیا۔۔۔۔ایکدم سے خاموشی چھا گئی۔۔سب لوگ اُس کی طرف متوجہ تھی

ساحل نے بھی حیرت سے پلٹ کر دیکھا۔۔۔۔غصے سے
ناک پھلائے اُسے گھور رہی تھی
آخر اُسے یاد آیا کے وہ اُس کی بیوی نین تارا ہے جو کچھ بھی کر
سکتی ہے

ایک نظر آس پاس ڈالی۔۔۔جہاں لوگ کھاتے
کھاتے۔۔۔بات کرتے کرتے۔۔۔۔چلتے چلتے اور کچھ تو باہر
نکلتے نکلتے رک کے اُس کی طرف دیکھ رہے تھے۔۔۔
وہ ہڑبڑا کر آگے بڑھا اور اُس کا ہاتھ پکڑ کر اُسے کھینچتا ہوا باہر
لایا۔۔۔
کیوں کے اس وقت اُسے اپنی عزت کا جنازہ نہیں نکلوانا تھا

۔۔۔۔۔

اُن کے جاتے ہی سب حرکت میں آئے۔۔۔اپنے اپنے کام میں لگ گئے۔۔۔۔۔آپس میں چہ میگوئیاں کرنے لگے۔۔۔۔۔مانو کسی نے ریلیز بٹن دبادیاہ

یہ لے لوں۔۔۔۔۔۔

وہ ساحل کے سخت بیزار چہرے کو دیکھ کر ریک سے بنا دیکھے ہی کچھ اٹھا کر اُس سے پوچھنے لگی محض اُس سے بات کرنے کی غرض سے۔۔۔کیوں کے ایسے زبردستی ساتھ آنے کی وجہ سے وہ اُس پر سخت غصّہ تھا۔۔۔۔

اُس کے جلے ہوئے ہاتھ سے ہمدردی اُسے مہنگی پڑی تھی

شانی۔۔۔۔۔۔یہ تیری پرسنل شاپنگ ہے۔۔۔۔۔۔

وہ اُس کے ہاتھ میں بچوں کے کھیلنے کے برتن دیکھ دانت پیس کر بولا۔۔تو نین نے اُس پیکٹ کو دیکھا اور ذبردستی مسکرائی

نہیں یہ تو میں خوشی کے لیے لے رہی ہوں اپنی شاپنگ لاسٹ میں کروں گی۔۔۔

وہ سر ہلاتی ہوئے بولی تو اُس نے ضبط سے آنکھیں بند کر کے کھولتے ہوئے منہ پھیرا۔۔۔

وہ غیر محسوس انداز میں بار بار اوپر دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

اُس مال کے فرسٹ فلور پر بنے اوپن کیفے میں شیشے کے اُس پار ریڈ شارٹ ڈریس میں بیٹھی ایک خوبصورت عورت کو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جو کافی پیتے ہوئے موبائل میں تصویریں لے رہی تھی۔۔۔۔شاید سیلفی۔۔۔

شکل پر بیزاری لیے ریک کی چیزوں سے چھیڑ چھاڑ کرتا وہ بار بار اُسے دیکھ رہا تھا۔۔۔
اور نین اب پوری شاپنگ کی طرف متوجہ تھی۔۔۔
وہ عورت کافی ختم کر کے اپنی جگہ سے اٹھی تو وہ ہاتھ میں لیا باکس رکھ کے پیچھے ہوا

تو سامان لے میں آتا ہوں ابھی۔۔۔

نین سے بولتا آگے بڑھنے لگا تو نین نے ایکدم سے اُس کا ہاتھ پکڑ کر روکا

ایک منٹ کہاں جارہے ہو تم۔۔۔۔۔۔۔۔

ماتھے پر بل ڈالے پوچھنے لگی کیوں کے اُس کے دماغ میں یہ بات گھسی ہوئی تھی کے وہ یہاں کسی لڑکی سے ملنے آیا ہے۔

ارجنٹ کال ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ ایک پل کو سوچ کر بیزاری سے بولا

لیکن مجھے تو کوئی آواز نہیں آئی۔۔۔۔۔۔۔۔

اُس نے ابرو اٹھا کر مشکوک نظروں سے گھورتے ہوئے پوچھا۔۔۔

ساحل نے دانت سختی سے بھینچ کر اُسے چھوٹی اُنگلی دکھا کر اشارہ کیا۔

جاؤں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اُس نے سخت جلے ہوئے انداز میں پوچھا

تو جاؤ نا کھڑے کیا ہو۔

وہ لاپرواہی سے بولی ساحل تاسف سے اُسے گھور کر آگے بڑھا۔۔۔

وہ لڑکی سیڑھیاں اُتر کر نیچے آرہی تھی نظریں اُس کی اب بھی اپنے موبائل پر تھی۔۔۔کلائی میں قیمتی کلچ جھول رہا تھا

وہ اُس کے پیروں میں موجود ریڈ کلر کی فلیٹ ہیل والی سینڈل کو دیکھتا سیڑھیوں پر چڑھنے لگا۔۔۔

اپنا ہاتھ لبوں تک لے جا کے تیسری اُنگلی میں موجود رنگ کو منہ میں لے کر اُس میں لگا پتھر دانت سے الگ کیا۔۔۔

جب اُس کے اور لڑکی کے درمیان چار سیڑھیوں کا فاسلہ تھا تو منہ میں سے وہ پتھر عین اُس جگہ پھینکا جہاں اُس کا اگلا قدم پڑنے والا تھا۔۔

اور وہ پتھر پیر کے نیچے آتے ہی وہ بری طرح لڑکھڑا گئی۔۔۔

موبائل ہاتھ سے چھوٹ کر آخری سیڑھی سے ٹکرا کر زمین پر گرا۔۔۔۔خوف سے سانس رک گئی تھی دونوں ہاتھ ہوا میں اٹھا لیے تھے منہ کے بل گرنے ہی والی تھی کے ساحل

نے ایکدم اُسے کمر سے پکڑ کر اپنے قریب کھینچتے ہوئے گرنے سے بچایا۔۔۔اور خود پیچھے سے سیڑھیوں کی گرل کا سہارا لیا۔۔۔

وہ آنکھیں پھاڑے حیرت سے اُسے دیکھنے لگی۔۔۔۔۔ایک پل کو یقین ہی نہیں ہوا کے وہ گرنے سے بچ گئی ہے۔۔۔

نظریں پھیر کے نیچے کھل پڑے اپنے ٹوٹے فون کو دیکھا اور پھر دوبارہ سے ساحل کو دیکھتے ہوئے سانس لی۔۔۔

Oh my god---------

اُس نے ایک ہاتھ سے ساحل کا بازو پکڑتے ہوئے دوسرا ہاتھ اپنے سینے پر رکھ کر شکر کا سانس لیا۔۔۔۔۔مانو نئی زندگی مل گئی ہو۔۔۔

Oh my god--------

ساحل نے بھی اس کے الفاظ دہرائے لیکن الگ انداز میں۔۔۔۔اُسے شوخ ستائشی نظروں سے دیکھتے ہوئے۔۔۔۔بنا مسکرائے بھی گالوں میں ہلکا ساڈمپل واضح ہو رہا تھا

تھینک یو مجھے بچانے کے لیے۔۔۔۔۔۔

وہ اُس کے اپنے حسن پر فدا ہونے والے تاثرات دیکھ کے مغرور سا مسکرائی۔۔۔

تھینک یو۔۔۔۔۔اس بیوٹی کو اتنے قریب سے دیکھنے کا موقع

دینے کے لیے۔۔۔۔۔۔

وہ بیباک نظروں سے اُسے دیکھتے ہوئے ہاتھ کی گرفت ہلکی

سی سخت کرتے ہوئے مسکرا بولا۔۔۔۔

اُس لڑکی نے ابرو اٹھا کر اُسے گھورتے ہوئے اُس کا ہاتھ اپنی

کمر سے ہٹایا اور ایک ادا سے اپنے بال جھٹکتی پیچھے ہوئی۔۔۔۔

بائے۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ آنکھیں گھما کر کہتی سیڑھیوں سے نیچے اتر کر اپنا فون

اٹھانے لگی لیکن اُس کے پہلے ہی ساحل نے نیچے اتر کر اُس کا

ٹوٹا فون اٹھا کے اُس کی طرف بڑھایا۔۔لبوں پر شریر سی

مسکان اُسے بہت سوٹ کر رہی تھی۔۔

عین اسی وقت نین کی بھی پریشان کھوجتی نظریں اُس اور اٹھیں اور پریشانی حیرت اور حیرت غصے میں بدلتے لمحہ لگا۔۔۔۔

ساحل کو اُس لڑکی کے سامنے اتنا خوش مسکراتے دیکھ جیسا خود کے ساتھ کبھی نہیں پایا تھا۔۔اُس کے تن بدن میں آگ لگ گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔دل میں درد بھی ہوا۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ لڑکی اُس کے چہرے کو دیکھتی ہاتھ سے موبائل کھینچ کے آگے بڑھی۔۔۔۔

Hey listen------

ساحل نے متبسم لہجے میں اُسے پکارا۔۔۔وہ رک گئی لیکن پلٹنے کی بجائے ویسے ہی کھڑی رہی۔۔۔۔

نین آنکھیں چھوٹی کیے ماجرا سمجھنے کی کوشش کرنے لگی سنائی تو کچھ دے نہیں رہا تھا

اگلی بار کب موقع ملے گا آپکو سنبھالنے کا۔۔۔۔

وہ وہی کھڑا میٹھے شہد سے لہجے میں بولا تو وہ مسکراتی آگے بڑھ گئی۔۔۔

نین کی نظر ساحل کے کھلتے چہرے پر تھی وہ دانت پیس کر مٹھیاں بھینچ کر اُس کی طرف بڑھی اور اُس کے پیچھے جا کر رک گئی

وہ وہیں کھڑا اُس لڑکی کو جاتے دیکھ رہا تھا اُس لڑکی نے باہری دروازے تک پہنچ کر پلٹ کے مسکراتے ہوئے اُسے دیکھا تو اُس کی باچھیں کھل گئی

وہ دلکشی سے مُسکرا کر بالوں میں ہاتھ پھیرتا شوخ نظروں سے اُسے دیکھنے کہا

نین نے لب بھینچے اُس کے ایک ایک ایکسپریشن کو نوٹ کیا اور پھر ایک زوردار لات اُس کے پیچھے مار کر اُسے خواب سے جگایا۔۔وہ منہ کے بل گرتا اگر سیڑھیوں کی گرل کو نا تھامتا

کیا ہے۔۔۔۔۔۔۔گدھی کی طرح لات کیوں مارتی رہتی سدا

پلٹ کر۔اُسے دیکھ ایک پل کو گڑبڑایا پھر سنبھل کر حیرت
اور غصے سے گھورا۔۔۔

شرم بیچ کر کھا چکے ہو جو یوں سرے عام لڑکیاں تاڑ رہے
کم سے کم اس بات کا تو لحاظ کر لو کے تمہارے ساتھ کوئی کھڑا
ہے۔۔۔ ٹھرکی کہیں کے
وہ دانت پیستے ہوئے بولی آنکھوں سے چنگاریاں نکل رہیں
تھیں

تیرے کو کیا تکلیف ہے تیرے کو نہیں لائن مار رہا نا
وہ بے زاری سے آنکھیں پھیر کر بولا

تمہاری اتنی ہمت بھی نہیں ہے کے تم۔مجھے لائن مار سکو۔۔

نین نے غصے سے بول کر چہرے پر آتی بالوں کی لٹیں پیچھے جھٹکی

صیحح بولی۔۔۔۔۔میرے کو لڑکیوں میں انٹریسٹ ہے

ناگنوں میں نہیں

وہ اُسے سر سے پیر تک دیکھتے ہوئے بولا نین نے آنکھیں

پھیلا کر قدم اُس کی طرف بڑھائے

تم نے مجھے ناگن کہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اُس کی آنکھوں میں دیکھتے غصے سے پوچھنے لگی

دھیرے بول کسی نے سن لیا تو ادھر کدھر سے نکل کر ڈس لیگی میرے کو۔۔۔اُن کو بھی اتنی انسلٹ برداشت نہیں ہوتی

وہ آنکھیں گھماتے ہوئے بولا نین کی آنکھوں میں ہمیشہ والا اشتعال اُترا

اگر میں ناگن ہوں نہ تو۔۔۔تو تم انیکانڈا ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ دھیمی آواز میں چینخ کر بولی ساحل نے منہ کھولا ہی کے سامنے ایک بزرگ عورت کو قریب رکتے دیکھ ٹھہر گیا

ایکسکیوز می۔۔۔۔۔۔۔

اُس عورت نے دونوں کو مخاطب کیا دونوں نے اُسے دیکھا

آپ دونوں ہسبنڈ وائف ہو نہ۔۔۔۔۔

اُس نے مسکرا کر پوچھا۔۔۔۔۔۔۔دونوں نے سر ہلا دیا

آپ کی لڑائی سن کر اندازا ہو گیا۔۔۔۔۔

وہ عورت ہنستی ہوئی آگے بڑھ گئی۔۔۔۔۔

دونوں نے ایک دوسرے کو۔ کھا جانے والی نظروں سے

گھورا اور مخالف سمت پلٹ گئے

لیکن اگلے ہی لمحے نین نے اُس کا کالر پکڑ کر اُس کا رخ بھی

اپنی جانب کیا اور اُسے بازو سے پکڑے کھینچتی اپنے ساتھ لے

گئی۔۔۔۔وہ بس اُسے گھور کے رہ گیا

\ΔΔΔΔΔΔ

واپس گھر آنے کے بعد بھی وہ پورا وقت فون میں بزی تھا پتہ نہیں کس سے اور کیوں اتنی لمبی لمبی باتیں ہو رہیں تھی لیکن وہ سخت پریشان تھی

یوں تو اُسے ٹھرکی اور چھچھورا بولتی رہتی تھی لیکن وہ سچ میں کسی لڑکی کو دیکھ کر خوش نظر آیا تو اندر لاوا اُبلنے لگا۔۔۔

وہ بستر پر دیوار کی طرف منہ کیے پڑی تھی اور ساحل دور چارپائی بچھا کر بیٹھا موبائل میں بزی تھا

کون تھی وہ۔۔۔۔۔۔۔

وہ ایکدم سے پلٹ کے غصے سے پوچھنے لگی۔۔۔۔۔

کون۔۔۔۔۔

ساحل۔نے موبائل سے نظر ہٹا کے نا سمجھی سے
پوچھا۔۔۔۔وہ اٹھ کر بیٹھ گئی

وہی جسے مال میں دیکھ کر تمہارے چہرے پر بہار آگئی
تھی۔۔۔۔مجھ سے بات کرتے ہوئے تو بڑے منہ بنتے ہیں
اور اُسے کیسے اپنے ڈمپلز دکھا رہے تھے
کون تھی وہ لڑکی۔۔۔۔
وہ ناگواری میں بھی خفگی لیے پوچھنے لگی

مجھے کیا پتہ کون تھی۔۔۔۔ ٹکرا گئی تھی غلطی سے بس۔۔۔۔

وہ لاپرواہی سے بولا۔۔

میرے ساتھ بہانے مت کرو ڈرائیوڈی۔۔۔مجھے پتہ ہے ضرور اُس کے ساتھ کوئی چکر چل رہا ہے تمہارا۔۔۔۔۔

وہ اُنگلی اٹھا کر غصے سے بولنے لگی

ساحل نے سنجیدگی سے اُسے دیکھا

چل بھی رہا ہے تو کیا۔۔۔۔۔ تیرے کو کیا فرق پڑتا ہے۔۔۔۔۔۔

اُس کا بے نیازی سے کہنا نین کو ایک پل کو لاجواب کر گیا

ہاں بس یہ بول۔ کر بات ختم کر دو۔۔۔مجھے کیا فرق پڑتا ہے۔۔میں کون ہوتی ہوں پوچھنے والی۔۔۔

وہ بھڑک کر بولی اور خاموش ہو کر لیٹ گئی اُسے لگا کے شاید وہ صفائی دیگا بات کرے گا لیکن جب کچھ دیر خاموشی رہی تو ہلکا سا سر اٹھا کر دیکھا وہ دوبارہ سے موبائل میں مصروف تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔ\\

وہ کچن میں کام کرتے ہوئے مسکرا رہی تھی۔۔داؤد کی ناراضگی ختم ہونے کے بعد اُس کا دل کافی ہلکا ہو گیا تھا

اور آج کل رابعہ بیگم کا رویہ بھی اُس کے ساتھ تھوڑا بہتر تھا شاید وہ داؤد کو گھر چھوڑنے کی کوشش کرتے دیکھ گھبرا گیئں تھیں یا اُنہوں نے اُس کی خوشی کی خاطر فلک کو اپنانے کا فیصلہ کر لیا تھا۔۔۔

وجہ جو بھی ہو لیکن فلک کو اب اُن کی نفرت بھری نظریں نہیں سہنی پڑتی تھی۔۔۔اِسلئے وہ بہت خوش تھی

فلک بھابھی۔۔۔۔۔۔باہر آپ سے ملنے کوئی آیا ہے۔۔۔۔۔

وہ داؤد کی پسند کا کھانا بنا رہی تھی جب چندا نے آکر اُسے خبر دی

مجھ سے ملنے۔۔۔۔۔کون۔۔۔۔۔

وہ حیرت سے پوچھنے لگی۔۔۔کیوں کے اُس سے ملنے آنے والا تو کوئی بھی نہیں تھا جس کا وہ اندازہ لگاتی۔۔۔

اُس کی اپنے گھر بھی روز بات ہوتی تھی اُسے پتہ تھا جب تک اس کی زندگی میں سب ٹھیک نہ ہو جائے اُس کے ماں باپ وہاں نہیں آئیں گے تو پھر کون۔۔۔۔

ایک لڑکی ہے کہہ رہی ہے آپ کی امّاں کا بھیجا کچھ سامان لائی ہے آپ کے لیے۔۔۔۔

چندا نے اُس کے اُلجھنے پر بتایا

لیکن اماں سے تو میں نے رات کو ہی بات کی تھی۔۔۔اُنہوں نے بتایا نہیں۔۔۔

وہ پریشانی سے بڑبڑائی

اُس کو کیا بولوں بھابھی۔۔۔۔۔۔

اُسے خاموش دیکھ کر چندا نے پھر سے پوچھا

آپ رہنے دیں میں جا کر دیکھ لیتی ہوں کون ہے۔۔۔۔۔۔۔

وہ کچھ سوچ کر بولی اُسے کوئی اندازہ نہیں ہو رہا تھا

جی۔۔۔۔۔۔

چندا سر ہلا کر کام میں لگ گئی

وہ ہاتھ صاف کر کے باہر آئی مین گیٹ کے باہر ایک سفید کار کھڑی ہوئی تھی اور گیٹ کے پاس ایک لڑکی کھڑی تھی جو اُسے دیکھتے ہی مسکرا اٹھی

میں ہوں فلک پہچانا مجھے۔۔۔۔۔
تمہاری امّاں نے تحفے بھیجے ہے تمہارے اور تمہارے
سسرال والو کے لیے وہی لے کر آئی ہوں۔۔۔
وہ اُسے دیکھ بے حد خوش دلی سے آگے بڑھ کر اُس کے گلے لگی لیکن لاکھ زور دے کر بھی فلک کا ذہن اُسے پہچان نہیں پایا

آو نا گاڑی سے سامان نکالنے میں میری مدد کرو۔۔۔۔۔

وہ لڑکی اُس کی حیرت کو نظر انداز کر کے مسکراتی ہوئی بولی۔۔۔

فلک نے سوچا شاید واقعی اُس کی امّاں نے کسی کو بھیجا ہو زیادہ زور دیئے بنا وہ گیٹ سے باہر آ گئی۔۔

لڑکی نے پچھلی طرف کا دروازہ کھولا اور اُسے آگے بڑھنے کا اشارہ کیا جیسے ہی وہ آگے ہوئی اُسے اندر دھکّا دے کر خود بھی اندر گھس گئی۔۔۔

فلک نے گھبرا کر زوردار چینخ ماری

واچ مین وہیں کھڑا تھا۔۔۔

وہ بھی مدد کرنے کی غرض سے اُن کی طرف بڑھا تھا لیکن پل کے پل اُس کی نظروں کے سامنے وہ فلک کو گاڑی کے اندر دھکیل کر وہاں سے فرار ہو چکے تھے

اے رکو۔۔۔۔۔۔۔۔

واچ مین چلاتا ہوا کچھ دور گاڑی کے پیچھے بھاگا لیکن جب کوئی فائدہ نہ ہوا اور گاڑی دور نکل گئی تو ترک کے داؤد کو فون کرنے لگا

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔ۔۔۔

کیا ہوا منہ کیوں سوجا ہوا ہے

وہ انگڑائی لیتے ہوئے باہر نکلی تو ساحل کو خود کو گھور کر منہ پھیرتے دیکھ حیرت سے پوچھنے لگی

وہ باہر جانے کے لیے تیار ہو کر اپنے لیے چائے بنا رہا تھا

تیری ٹانگیں اگر کنٹرول میں نہیں رہیں نا تو کسی دن سچ میں میرے سے کچھ ہو جائے گا۔۔۔۔

وہ غصے سے بولا۔۔۔۔ نین ایک پل۔ کو حیران ہوئی اور پھر ذہن میں آیا کے شاید وہ کل مال۔ میں کک مارنے کی وجہ سے غصّہ ہے

اچھا وہ کل۔۔۔۔ تو تم کیوں ایسی حرکتیں کرتے ہو۔۔۔۔۔۔۔۔ مجھے پتہ ہے تم ٹھرکی ہو۔۔۔۔ لیکن میرے

سامنے چھچھوری حرکتیں کروگے تو مجھے تو غصّہ آئیگا ہی

نہ۔۔۔۔۔

وہ بے نیاز ہو کر بولی

صبح کی بات کر۔۔۔

ساحل نے دانت پیس کر کہا۔۔۔

کیوں کے آج صبح پھر اُس کی نیند ایک زوردار لات کھا کر کھلی

تھی بس فرق اتنا تھا کے اس دفعہ نین نیند میں تھی۔۔۔

اور وہ بدلے میں اُس پر غصّہ بھی نہیں کر پایا تھا نہ جگانے کی

ہمت کر پایا تھا اُس کے پیٹ سے شرٹ اوپر دیکھ اُس کا دماغ

غصے سے بھٹک کر کہیں اور جا رہا تھا۔۔اسلئے وہ خاموشی سے

باہر آگیا تھا

صبح۔۔۔۔ لیکن صبح کک نہیں ماری میں نے۔۔۔اچھا ماری کیا۔۔۔۔

وہ اُس کے پاس بیٹھتی حیرت سے پوچھنے لگی ساحل نے اُسے گھورا جس کا مطلب تھا اُس کا اندازہ صحیح تھا۔۔۔۔

سوری شاید نیند میں۔۔۔۔۔ سچی جان بوجھ کر نہیں ماری ۔۔۔۔۔

وہ زبان تلے دبا کے بولی

پتہ ہے۔۔۔تو تو سب انجانے میں ہی کرتی ہے۔۔۔میری زندگی میں بھی انجانے میں ہی گھس آئی۔۔۔

وہ چائے کو زمین لکھے مگوں میں ڈالتے ہوئے بولا

بولا نا غلطی سے ہوا۔۔۔اتنا کیا بھڑک رہے ہو۔۔۔۔۔

نین نے منہ بنا کے کہا۔۔۔اُس نے سر جھٹکا۔۔وہ اُسے دیکھتی شرارت سے مسکرائی

اچھا ویسے جب میں نے کک ماری تو تم دوسری طرح منہ کر کے سوئے تھے یا میری طرف۔۔۔۔۔

وہ کچھ یاد کر کے شرارت سے ہنسی روک کر بولی تو ساحل نے دانت بھینچے اُسے خطرناک نظروں سے گھورا۔۔

کمتی ہو جائے گی کوئی دن میرے ہاتھ سے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

خونخوار نظروں سے گھورتے ہوئے بولا تو وہ ہنسی روکنے کی کوشش میں ناکام ہو کے منہ پر ہاتھ رکھے ہنسنے لگی۔۔۔

ساحل کے گھورنے سے لاپرواہ۔۔۔۔

فون بجا تو اُس کی ہنسی کو بریک لگے اُس نے فون او کے کر کے ساحل کے ہاتھ سے مگ لے کر اُس کے ہاتھ میں فون تھمایا

ماما کے بیٹے یہ پکڑو جلدی۔۔۔۔۔

بولتی ہوئی بنا کچھ کہے اُس کے ہاتھ میں فون دیا وہ نا سمجھی سے اُسے دیکھنے لگا

ممی سے بات کرو۔۔۔۔

وہ دھیرے سے بولی تو اُس کے چہرے کے تاثرات بدلے

میرے کو نہیں کرنی۔۔۔۔

وہ دھیمی آواز میں کہتا فون اُسے دینے لگا لیکن وہ غصے سے اُسے گھور کر اُس کا ہاتھ کان کے قریب لے گئی

منہ بند کر کے بات کرو۔۔۔۔۔۔

اُس کے گھورنے پر آنکھیں دکھا کر بولی

وہ کیسے کرتے۔۔۔۔۔۔

اُس نے دانت پیس کر پوچھا

ہیلو بیٹا میں زینب بات کر رہی ہوں۔۔۔۔۔۔

اُس کی آواز پر زینب نے مسکراتے لہجے میں کہا تو مجبوراً اُسے فون کان سے لگا کر زبردستی اُسے سلام کرنا پڑا۔۔۔۔۔ لیکن وِنین کو گھورنا نہیں بولا جواب آرام سے چائے کا مگ لے کر جھولے کی طرف بڑھ گئی تھی

خوش رہو بیٹا کیسے ہو۔۔۔۔۔۔

اُس کے سلام کے جواب میں انہوں نے خوشدلی سے کہا

میری چھوڑیئے آپ کے گھر میں تو سکون ہے نہ اب

میرا مطلب سب اچھا ہے نہ۔۔۔۔۔۔

وہ جل کر کہتا بات سنبھال گیا۔۔۔ نین نے اُس کی بات پر

آنکھیں پھیلائی۔۔۔

ہاں بیٹا یہاں سب خیریت ہے۔۔۔آپ کا کام کیسا چل رہا

ہے

زینب نے اپنائیت سے پوچھا پہلے جو ناگواری اور ناپسندیدگی

تھی وہ اب کہیں نظر نہیں آرہی تھی

کون سا کام۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ چپراسی کا۔۔۔ یا گنڈا گردی کا

اچھا چل رہا ہے کل ہی ایک کو اتنا دھویا کے ابھی تک ڈینجر زون میں جُھل رہا ہے آج بھی ایک سے تگڑی فائٹ ہے وہ اُنہیں جتا رہا تھا یا اپنی امیج خراب کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔

لیکن زینب نے مکمل طور پر نظرانداز کیا کیوں کے اپنی بیٹی سے جو کچھ وہ سن چکیں تھیں اُن کی رائے بدل گئی تھی۔۔۔

جب کے نین کو اچانک ہی اپنی غلطی کا احساس ہوا کہ اُس نے شاید ساحل سے بات کروا کر غلط کیا اُس کی باتیں زینب کو پریشان کر دیں گی۔۔۔

وہ اٹھ کر اُس کی طرف بڑھی اور فون لینے کے لیے ہاتھ بڑھایا

کیا تم اور نین کچھ دن کے لیے یہاں نہیں آ سکتے۔۔۔۔۔۔

نین سے ملنے کا بہت دل کر رہا ہے اگر تم نہیں کہو گے تو وہ کبھی نہیں مانے گی۔۔۔۔۔۔۔

اُنہوں نے اُس کی بات اگنور کیے پوچھا تو وہ اُس کے آگے بڑھے ہاتھ کو دیکھ کر ہنسا

میرے سے تو جیسے وہ پوچھ پوچھ کر سانس لیتی ہے۔۔۔

آپ کیا اپنی بیٹی کو اتنی فرمابردار سمجھتی ہے۔۔۔۔۔

اگر میری اتنی مانتی ہوتی نا تو کب کی چلی جاتی یہاں سے لیکن وہ تو چمگادڑ کی طرح چپک گئی ہے اِدھر۔۔۔

وہ طنز کرتا زینب کو شرمندہ کرنے کی کوشش میں تھا تا کہ وہ خود ہی نین کو اُس کے پاس سے لے جائیں۔۔۔۔جب کے

نین کے دل اب اُس کی بات سے بری طرح مایوس ہوا تھا۔۔۔

اُس نے فون لینے کی کوشش میں ہاتھ آگے بڑھایا تو ساحل نے سرد نظروں سے اُسے گھور کر اُس کا ہاتھ پیچھے جھٹکا اور اٹھ کر آنگن سے باہر گھر سے دور آ گیا۔۔۔۔وہ سر پکڑ کر بیٹھ گئی کے پتہ نہیں زینب اُس کی باتوں کو کس طرح لیں گی۔۔۔

اگر تم اس طرح بات کر کے اپنی امیج خراب کرنے کی کوشش کر رہے ہو تو مت کرو۔۔۔۔۔ہاں میں تمہیں پہلے اپنی بیٹی کے قابل نہیں سمجھتی تھی۔۔

میں اللہ سے ناراض تھی کے میری بیٹی کے ساتھ اُس نے نا انصافی کی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ جو ڈیزرو کرتی تھی اُسے نہیں ملا

لیکن جس طرح تم نے میری بیٹی کا ہر قدم پر ساتھ دیا ہے۔۔اُس کا خیال رکھا ہے مجھے نہیں لگتا کے تم سے بہتر کوئی کر سکتا تھا

زینب نے اُس کی ساری کوشش پر پانی پھیر کر اُسے خاموش کر دیا۔۔۔۔۔۔اُس کی خوشفہمی پل میں مٹ گئی

شاید تم نین کے لئے ایک بہترین انتخاب ہو۔۔۔۔۔

داؤد سے بھی بہتر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

زینب نے رک کر کہا تو اُس نے گہری سانس لی

قابلیت کو علم اور دولت کے ترازو میں تولنے کی عادت ہو گئی ہے ہمیں لیکن مجھے میری بیٹی کے لیے ہمیشہ سے وہ انسان چاہیے تھا جو اُسے سمجھے۔۔۔اُس سے بے حد محبت کرے۔۔۔۔۔اُسے ہمیشہ خوش رکھے اُس کا ہر قدم پر ساتھ دے۔۔۔۔۔۔۔۔

زینب نے سنجیدگی سے کہا تو اُس نے آنکھیں بند کر کے کھولیں

میں نے آپ سے جو سب بولا اس کے۔لیے سوری لیکن آپ نہیں سمجھتی میرے کو۔۔۔۔۔

نہ میں آپ کی بیٹی کے قابل ہے نہ بہتر

وہ میرے ساتھ کبھی بھی خوش نہیں رہ سکتی کیوں کے میرے پاس اُس کو دینے کے لیے کوئی پیار و یار نہیں ہے

اُس نے بھی سنجیدہ ہو کر اب سمجھانے کی کوشش کی۔۔۔

وہ جتنا خوش خود کو دکھا رہی ہے نہ۔۔۔۔۔۔۔ہے نہیں اِدھر آ کر دیکھو تو پتہ چلے کے کیسے پس رہی ہے اس رشتے میں ۔۔۔۔۔۔دن رات میرے جیسے جاہل کو جھیل رہی ہے

اُس نے زینب کی غلط فہمی دور کرنے کی کوشش کی لیکن اُنہیں تب بھی اپنی بیٹی کی باتوں کے آگے یہ دلیل بے معنی لگی

یہ عقل سے پیدل لڑکیوں کا سالہ یہ ہی پرابلم ہے اندر ہی اندر روتی ہے اور جو رلاتے ہے اُن کو ہنس ہنس کے دانت دکھاتی ہے

وہ باپ ہے اس لیے سمجھ نہیں سکا آپ تو اپنی بیٹی کو سمجھو

اُس کو یہاں سے لے کر جاؤ

کچھ نہیں ملے گا اُس کو زندگی بھر یہاں

ایسے ہی گھٹ گھٹ کر جیتی رہیگی اپنے باپ کی عزت سنبھالنے کے لیے

اگر کچھ نہیں تو ترس کھاؤ اس کی جان پر اور لے کے جاؤ اُس کو یہاں سے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ بنار کے سنجید گی سے کہہ کر فون بند کر گیا۔۔۔۔۔۔۔

Zubi Novels Zone

چند پل وہیں کھڑا رہا بھلے اُس کے الفاظ سخت تھے لیکن وہ نین کو اپنی زندگی کا حصہ بنا کر اُسے خطروں کی نظر نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔

اس طرح کیوں بات کی تم نے میری ممی سے۔۔۔۔

وہ اُسے اپنی طرف آتا دیکھ خفگی سے بولی ساحل نے بنا کوئی جواب دیے اُسے خاموشی سے دیکھا اور اُس فون اُس کی گود میں اچھال کر خود باہر نکل گیا۔۔۔۔

وہ بائیک کو دور جانے تک دیکھتی رہی

ΔΔΔΔΔΔΔΔ

وہ چینخی چلائی جھٹپٹائی لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا پچھلی سیٹ پر بیٹھی دونوں لڑکیوں نے اُسے مضبوطی سے جکڑے رکھا۔۔۔۔

اُس کے منہ پر پٹی باندھ دی گئی۔۔۔

اُس نے ہاتھ چلائے تو۔ایک لڑکی نے اُسے زوردار تھپڑ رسید کر کے اُس کے دونوں ہاتھ پیچھے باندھ دیے۔۔۔

وہ روتی تڑپتی اللہ سے مدد مانگتے ہوئے دل ہی دل میں داؤد کو پکار رہی تھی۔۔۔۔

پتہ نہیں اچانک سے پھر کیسے نئ مصیبت آگئ تھی جس نے ٹھہرے پانی میں ہلچل مچادی تھی۔۔۔

ایک ڈیرھ گھنٹے تک چلنے کے۔بعد گاڑی ایک فارم ہاؤس پر رکی۔۔۔

اور دو لوگ اُسے کھینچ کر باہر نکالے اندر لیجانے لگے۔۔۔۔۔

وہ اپنے پیروں کو روکنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن اُن

طاقتور آدمیوں کے آگے اُس کا زور نہیں چل رہا تھا۔۔۔اُس

کے پیر مٹی پر گھسیٹے جا رہے تھے۔۔۔۔

منہ پر بندھی پٹّی آنسوؤں سے تر ہو گئی تھی۔۔۔۔

اُسے اندر لا کر اُن لوگوں نے بازو چھوڑے تو وہ سامنے شان

سے بیٹھے شخص کو دیکھ کر سانس روک گئی۔۔۔۔

وہ سفید شرٹ اور بلیو جینس میں ہمیشہ کی طرح اپنے مغرور

انداز میں مسکراتا ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے بیٹھا تھا۔۔۔

اندازا تو اُسے ہو گیا تھا کیوں کے اُس کے نصیب میں صرف سکندر نام کی ہی تکلیف لکھی ہوئی تھی۔۔۔۔لیکن پورے راستے دعا کرتے ہوئے سوچتی رہی تھی کے شاید یہ اندازہ غلط ہو۔۔۔۔

سکندر نے باقی سب کو باہر جانے کا اشارہ کیا اور خود صوفے سے اٹھ کر اُس کی طرف بڑھا۔۔۔

اُس کے لرزتے قدم پیچھے ہونے لگے۔۔

آنکھوں نے آنسوؤں کے ساتھ خوف بھی تھے۔۔۔

وہ دھیمے دھیمے قدم بڑھاتا اُس کے پاس آ کر رکا۔۔۔

عجیب سوز زدہ انداز تھا اُس کی نظروں کا کے فلک کے بدن میں سرد لہر دوڑنے لگی۔۔۔

اُس کی تشنہ نگاہیں بھیگی پلکوں سے نیچے آئی تو اُس نے ہاتھ بڑھا کر پیچھے سے اُس کے منہ پر بندھی پٹّی کھول دی۔۔۔

فلک نے ایکدم سے سانس لی۔۔۔۔۔۔

کتنا یاد کیا کتنا اِنتظار کیا اپنے سرکار کے دیدار کی خاطر ہم نے۔۔۔۔۔۔

وہ بنا اُسے ہاتھ لگائے اُس کی طرف جھکتا دھیمے سلگتے سے انداز میں بولا فلک کے اتنے قریب تھا کے فلک گھبرا کر آنکھیں بند کر گئی۔۔۔۔اُس کی سانسوں کی تپش پیشانی جلانے لگی۔۔۔۔۔

دل شدت سے مچلنے لگا۔۔۔

تمہیں کیا لگا۔۔۔سکندر بھول گیا۔۔۔۔سکندر نے ہار مان لی۔۔۔۔

وہ ٹھہرے ٹھہرے لہجے بولتا اُس کے لرزتے لبوں کو دیکھنے لگا۔۔۔

فلک نے ہچکی لے کر آنکھیں کھولتے ہوئے اُسے دیکھا۔۔۔۔

اُس کے دلکش چہرے میں آج بھی فلک کو وہی شیطانیت نظر آئی جو پہلے تھی۔۔۔۔۔۔اُس کی سنجیدہ آنکھوں میں اپنا سیاہ مقدر نظر آیا۔۔۔

اُس نے پوری طاقت جمع کر کے اُس کے سینے پر ہاتھ رکھے اُسے زور کا دھکّا دیا۔۔۔۔

وہ ہلکا سا ہلا ضرور لیکن اُس سے دور نہیں ہوا۔۔۔ بلکہ اُس کی اس کوشش سے محظوظ ہو کے مسکرایا۔۔

اپنے سینے پر رکھے اُس کے ہاتھوں کو دیکھ کر وہ مسکراہٹ اور گہری ہوئی

وہ اپنی بے بسی پر تڑپ کے رہ گئی ہاتھ پیچھے کر کے بے بسی سے رونے لگی

میں جس چیز کو اپنا بنانے کی ٹھان لوں اُسے حاصل کرنے تک سکون سے نہیں بیٹھتا۔۔۔ ہار ماننا تو ناممکن بات ہے

میری خاموشی کو شاید تم نے میرا ڈر سمجھ لیا تھا لیکن ایک بات بتاؤں۔۔۔

وہ اب بھی اطمنان سے اُس کی گھبراہٹ اور بے بسی کو انجوئے کرتا بولے جا رہا تھا۔۔۔

دنیا کا بہادر سے بہادر انسان بھی موت سے ضرور ڈرتا ہے لیکن سکندر کو موت سے بھی ڈر نہیں لگتا۔۔۔۔اب اندازہ لگا لو کے کیا سکندر کا اپنے مقصد سے پیچھے ہٹنا ممکن تھا۔۔۔۔۔۔

وہ باور کرانے والے انداز میں بولا تو فلک نے بھیگی آنکھوں میں نفرت لیے اُسے دیکھا

خدا سے بھی ڈر نہیں لگتا تمہیں۔۔۔۔

وہ نہایت نفرت سے پوچھنے لگی۔۔۔

نہیں۔۔۔۔۔

اُس نے ایک لفظ میں جواب دیا تاثرات نہایت سرد تھے۔۔۔۔

تم شیطان سے بھی بڑھ کر شیطان ہو سکندر۔۔۔۔اللہ تمہارا بہت بھیانک حشر کریں گے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ دکھ و افسوس سے بولی حیرت بھی ہوئی کے وہ کس قدر گمراہی میں مبتلا ہے

میری نہیں۔۔۔۔فلحال اپنی سوچو۔۔۔۔۔۔جو میں کروں گا اُس کے بارے میں۔۔۔۔۔

وہ اُس کی بات پر مسکرا کر بولا۔۔۔

مجھے یقین ہے خدا پر۔۔۔۔وہ پھر داؤد کو بھیجیں گے مجھے
بچانے۔۔

وہ رندھی آواز میں بولی۔۔

اس لیے کہہ رہی ہو نا کیوں کے اب تک وہ تمہیں بچاتا رہا
ہے۔۔۔۔۔

وہ شولڈر دیوار سے لگانے اب بھی اُس کے اتنے ہی قریب
کھڑا تھا

کیوں کے میں نے اُسے بچانے دیا۔۔۔۔

لیکن اب وہ اگر میرے راستے میں آیا۔۔۔۔تو زندہ واپس نہیں جائیگا۔۔۔

تمہارے بھائی کی طرح۔۔۔۔

وہ دھیمی آواز میں نہایت پر سکون انداز میں بولا۔۔۔

فلک کی آنکھوں کے سامنے وہ منظر گھوما تو اُس کی دھڑکنیں دھیمی پڑنے لگی۔۔۔۔

ایک بار تمہیں چھونے کا گناہ کیا کیا جانم۔۔۔۔

تم نے تو سیریل کلر بنا دیا۔۔۔اب اور۔مت کرواؤ اتنے گناہ ۔۔۔۔میری ہو جاؤ۔۔۔۔

وہ اُس کی بھیگی پلکوں کو اُنگلیوں سے چھوتے ہوئے بہکے بہکے انداز میں بولا۔۔۔۔

فلک سانس روکے اُسے دیکھنے لگی۔۔۔۔

دنیا کو بتادو کے سکندر تب بھی شہنشاہ تھا اب بھی

ہے۔۔۔۔۔۔

وہ تب بھی جیتتا تھا۔۔۔۔اور آج بھی جیت پر صرف اُس کا

حق ہے۔۔۔۔

وہ اپنے انداز میں کہتا ہلکا سا مسکرایا اسی وقت باہر سے گولی چلنے

کی آواز آئی تو فلک کو لگا اُس کا رکتا دل دوبارہ دھڑکنے لگا

ہے۔۔۔۔

لو آگیا تمہارے خدا بھیجا ہوا فرشتہ۔۔۔۔سکندر کے ہاتھوں

مرنے۔۔۔

سکندر کے اطمینان میں ذرا کمی نہیں آئی جیسے وہ پہلے سے تیار بیٹھا تھا۔۔۔

فلک کا بازو پکڑ کر اُسے اپنے ساتھ لیے صوفے کی طرف بڑھا

ΔΔΔΔΔΔΔΔ

سر کوئی بھی سسپشیس ایکٹیویٹ نہیں ہے۔۔۔لوکیشن بھی ایسا کچھ نہیں دکھا رہی ہے
اور کال ریکارڈز بھی بلکل کلیئر ہے۔۔۔۔

کمپیوٹر کے آگے بیٹھے آفیسر نے کرسی کا رخ موڑتے ہوئے شاد کو بتایا۔

اُس کا یوں اچانک سامنے آنا کوئی نارمل بات نہیں ہو سکتی۔۔

کل پندرہ اگست ہے۔۔۔۔

وہ لوگ شہر کا ماحول بگاڑنے کے لیے کچھ نہ کچھ ضرور کریں گے۔۔۔

ہو سکتا ہے اپنے آدمی کو جیل سے نکالنے کی بھی کوشش کریں

ہمیں الرٹ رہنا ہو گا۔۔۔۔

اُس نے سوچتے ہوئے کہا۔۔۔۔ کیوں کے اُسے یقین تھا وہ عورت حد سے زیادہ سنبھل کر بہت ہوشیاری سے کام کر رہی ہے۔۔۔

موبائل اور سینڈل میں لگے ہوئے جی پی ایس کے ذریعے وہ اُس عورت جس کا نام رینا تھا اور اُن کے مطابق خُفیہ طور پر ایک اسمگلنگ گینگ جس میں بڑے بڑے نام شامل تھے اُس کا خاص حصہ تھی۔۔۔

وہ لوگ اُس کے ایک ایک قدم پر نظر رکھے ہوئے تھے۔۔۔ لیکن اُنہیں کچھ بھی شک کرنے لائق نہیں مل رہا تھا۔۔۔

اور اُسے پکڑ کر وہ لوگ اُنہیں آگاہ نہیں کر سکتے تھے۔۔

سر اُسے اریسٹ کر لیں۔۔۔

اُس کے ساتھ کھڑے ایک آفیسر نے صلاح دی تو شاد نے سر نفی میں ہلایا۔

ارسٹ نہیں کر سکتے۔۔۔۔

ورنہ وہ لوگ الرٹ ہو جائیں گے اور ہماری اُن تک پہنچنے کی اب تک کی ساری محنت بیکار جائیگی۔۔۔۔۔

تم لوگ اُس کی ایک ایک حرکت پر نظر رکھو۔۔۔

اُس نے انکار کرتے ہوئے اُن سب کو نئے انسٹرکشن دیے۔۔۔۔ تبھی اس کا فون بجنے لگا۔۔۔۔اُس نے انجان نمبر دیکھ کر فون کان سے لگایا۔۔ لیکن اِس کے ہیلو بولنے پر بھی آگے سے کوئی جواب نہیں ملا۔۔۔۔۔

سرمیں۔۔۔۔۔جیا۔۔۔۔۔۔

اُس کے دوبارہ پوچھنے پر جیا نے ڈرتے ڈرتے کہا۔۔۔ تو اُس کے تاثرات بدلے اُس نے فون کان سے ہٹا کر کال کاٹ دی پچھلی دو بار کی طرح۔۔۔۔۔۔۔۔

♦♦♦♦♦♦♦♦

سکندر کے آدمیوں کے روکنے کی کوشش کو ناکام بناتا وہ اندر کی طرف بڑھا۔۔۔

اُسے جب سے فلک کے اغوا ہونے کی خبر ملی تھی وہ ایک لمحہ سکون کی سانس نہیں لے پایا تھا۔۔

اور سکندر پر غصّہ اس قدر تھا کے خون دوگناہ تیزی سے دوڑ رہا تھا۔۔۔

اُسے فلک کا پتہ لگانے کے لیے زیادہ محنت نہیں کرنی پڑی تھی۔۔۔

اُس کے گلے میں پہنائے لاکٹ کی مدد سے وہ لوکیشن ٹریک کر چکا تھا۔۔۔

اور اس بات کا اندازہ سکندر کو بھی تھا اسی لیے وہ بلکل پر سکون تھا۔۔۔

جب داؤد اندر پہنچا تو وہ شان سے صوفے پر بیٹھا تھا زبردستی فلک کو اپنے ساتھ لگائے۔۔۔۔

وہی دل جلانے والی مسکراہٹ لیے۔۔۔

داؤد کے بدن میں شعلے بھر گیے۔۔۔۔۔

وہ ایکدم سے اُس تک پہنچا اور اُس کا گریبان پکڑ کر اُسے اٹھاتے ہوئے ایک زوردار مکا رسید کیا۔۔۔۔

فلک دل پر ہاتھ رکھے دونوں کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

اپنی قسمت پر روتے ہوئے کیوں کے بار بار اُسے یہ سب دیکھنا پڑتا تھا۔۔

سکندر داؤد سے بری طرح مار کھا رہا تھا یہاں تک کہ منہ سے نکلتا خون شرٹ کے اوپری حصے کو بھی سرخ کر گیا تھا لیکن اُس کے چہرے پر اب بھی وہی مکروہ ہنسی تھی۔۔۔۔۔ جیسے اُسے کوئی فرق ہی نہیں پڑ رہا۔۔۔۔۔

داؤد نے اُس کا سر بری طرح دیوار پر دے مارا تھا اور وہ چند لمحے اسی دیوار کے سہارے کھڑا رہا۔۔۔۔

پھر پلٹ کر پہلی دفعہ داؤد کو غصے اور نفرت سے گھور کے اپنی طرف آنے کا اشارہ کیا۔۔۔

وہ اُس کی ڈھٹائی دیکھ کر مٹھیاں سختی سے بند کیے اُس کی طرف بڑھنے لگا کے اُس نے ایکدم سے گولی چلائی جو داؤد کو کندھے پر لگی اور وہ لڑکھڑا کر پیچھے گرا۔۔۔۔۔

Zubi Novels Zone

فلک نے سانس روک کر منہ پر ہاتھ رکھے اپنی چیخ کا گلا گھونٹا۔۔

اور تیزی سے داؤد کی طرف بڑھی۔۔۔

اُس کے بہتے خون پر اپنی لرزتی ہوئی اُنگلیاں رکھیں اور خوف سے سکندر کو دیکھا۔۔۔

جب کے داؤد درد کے باوجود اٹھنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔

کیا سوچ رہی ہو جانم۔۔۔۔

نشانہ چونک گیا۔۔۔۔۔۔

وہ فلک کے دیکھنے پر بے ترتیب سانس لیتا ہوا بولا اور منہ سے خون صاف کر کے سر نفی میں ہلایا

تمہارے بھائی کے لیے تمہیں ایک موقع نہ دینے کا دکھ تھا۔۔۔ لیکن اِس دفعہ غلطی نہیں کروں گا۔۔۔

اُس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے جتاتے ہوئے

بولا۔۔۔فلک کا دل خوف سے دھڑکنے لگا جب کے داؤد

سرخ آنکھوں سے اُسے گھورتا اٹھ کر اُس کی طرف

بڑھا۔۔سکندر نے دوبارہ گولی چلائی لیکن اس دفعہ وہ جھک

کر اُس گولی سے بچ گیا اور دوبارہ سے سکندر پر جھپٹ کر اُسے

مکوں سے مارنے لگا

لیکن اس بار سکندر نے صرف مار نہیں کھائی بلکہ اُسے بھی

جواب دیا۔۔۔

خود بھی اُس پر وار کرنے لگا۔۔

اور موقع ملتے ہی ٹیبل پر پڑا واس اٹھا کر اس کے سر پر دے

مارا۔۔۔۔۔

یہ حملا داؤد کے لیے بے حد خطرناک ثابت ہوا۔۔۔

اُس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا۔۔۔۔

وہ لڑکھڑا کر سر دونوں ہاتھوں سے تھامے دھڑام سے زمین پر گر گیا۔۔۔

فلک پتھر بن کر ساکت سی دیکھ رہی تھی اپنی تقدیر کا ایک اور کھیل۔۔۔

دلہن تو ہر حال میں میری بننا ہے تمہیں۔۔۔

اب اس کی آنکھوں کے سامنے یا اُس کی بیوہ بن کے یہ فیصلہ تمہارا ہے۔۔۔

سکندر نے دوبارہ ساگن کا رخ داؤد کی طرف کرتے ہوئی فلک کو وارن کیا۔۔۔ وہ داؤد سے نظر ہٹا کر اُسے دیکھنے لگی۔۔۔

تیرے ارادے کامیاب نہیں ہوں گے۔۔۔۔۔۔تو

بس۔۔۔۔اپنی جیت کا سوچ کر ہی مرے گا

داؤد نے ضبط سے سانس روکے ٹوٹتے الفاظ میں کہا سکندر نے وارن کرتی نظروں سے فلک کو دیکھا اور گن پر اپنی گرفت مضبوط کی تو فلک ہوش میں آکر تیزی سے اُس کی طرف بھاگی اور اُس کا بندوق والا ہاتھ پکڑ لیا

نہیں۔سکندر۔۔۔۔۔۔

نہیں۔۔۔۔انہیں چھوڑ دو۔۔۔۔۔میری جان لے لو۔۔۔بس انہیں چھوڑ دو۔۔۔۔

اُس نے بے بسی سے روتے ہوئے سکندر کی منت

کی۔۔۔داؤد نے اُسے پکار کر روکنا چاہا لیکن اُس کے حواس

ساتھ چھوڑنے لگے آنکھیں بند ہونے لگی۔۔۔

سکندر نے مسکرا کر گن نیچے کرلی

اپنی جان کی جان لے کر جان سے جائے گا کیا سکندر۔۔۔۔۔

چاہ تو بس تمہیں اپنے ماتھے پر تاج بنا کے سجانے کی

ہے۔۔۔۔۔۔

وہ اُس کی تڑپ پر خوش ہو کر اُس کا بازو تھامے مسکراتے

ہوئے بولا۔۔۔

چلو اسے چھوڑ دیا۔۔۔۔۔

تمہارے لیے اسے زندگی دے دی۔۔۔۔

اس کے لیے تم ہمیں اپنا آپ دے دو۔۔۔۔

سکندر کو فتح دے دو۔۔۔۔

وہ جان لٹاتی نظروں سے اُسے دیکھتا ہوا بولا۔۔۔۔فلک نے آنکھیں سختی سے بند کر لیں۔۔۔۔۔اور آنسُو آزاد کر کے داؤد کی طرف دیکھا وہ بے جان سا پڑا تھا

سکندر سے خود کو چھڑا کر وہ داؤد کی طرف آئی۔۔۔

اور زمین پر بیٹھ کر داؤد کی پیشانی سے بہتے خون کو ہتھیلی سے صاف کیا

آپکو۔۔۔کچھ نہیں ہو گا۔۔۔۔۔

روتے ہوئے اُسے دیکھتی اُس کے چہرے کو چھونے لگی۔۔۔۔۔۔

سکندر انجوئے کرتا بوتل اٹھا کر پانی پینے لگا۔۔۔۔

اُس کے آدمی اندر آئے اور داؤد کو اٹھا کر باہر لے جانے لگے۔۔۔فلک نے اُنہیں روکنے کی کوشش کی تو سکندر نے اُس کا ہاتھ پکڑ لیا۔۔۔

وہ اُسے اپنی نظروں سے دور جاتے دیکھ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔۔۔۔۔۔

◆◆◆◆◆◆◆◆،

وہ پہلے تو پریشان تھی

جس طرح ساحل نے زینب سے بات کی تھی اُسے بہت دکھ ہو رہا تھا۔۔۔۔ لیکن پھر اُس نے زینب سے بات کر کے ہمیشہ کی طرح اپنی دلیلیں دے کر اُنہیں دلاسہ دے دیا تھا۔۔

اُس کے جانے کے بعد سے وہ اکیلی اُداس بیٹھی تھی۔۔۔

نا داؤد کا فون لگ رہا تھا نہ ریا کا۔۔۔

موبائل میں کچھ دیر ٹائم پاس کر کے بھی تھک گئی تھی۔۔۔

سارا دن وہ خوبصورت جگہ اُسے کھانے کو دوڑتی رہی تھی۔۔۔

اگر وہ کمزور ہوتی تو شاید رونے لگتی لیکن اِس نے تو خود ہی یہ مشکل چنی تھی۔۔۔۔۔۔۔

صبح سے شام تک کا وقت بہت طویل لگ رہا تھا۔۔۔اُسے شدت سے اپنی زندگی کے بدل جانے کا احساس ہو رہا تھا اور یہ بھی کے وہ ساحل کی خاطر سب ایڈجسٹ کرنے لگی ہے۔۔۔بدلنے لگی ہے۔۔۔

مغرب کی نماز کے بعد وہ باہر نکلی تو اُس گھر کے مالک رگھوراؤ کو ایک عورت کے ساتھ آتے دیکھا۔۔۔

ایک پل کو تو پریشان ہو گئی کے کہیں وہ اُس گھر سے جانے کا کہنے کو تو نہیں آیا۔۔۔لیکن بعد میں تسلی ہوئی جب پتہ چلا کے وہ اور اُس کی بیوی اپنے ناتی ہونے کی خوشی میں مٹھائی لے کر آئے تھے۔۔۔

اُس نے اپنی بیوی سے بھی نین کو ملایا اور وہ بہت خوش دلی سے نین سے ملی جیسے سالوں پرانی پہچان ہو

رگھو راؤ کی بیوی نے خود چولہا جلا کر تینوں کے لیے چائے بنائی۔۔۔

ساتھ ہی وہ دونوں اُسے اپنے بچوں کے بارے میں بتا رہے تھے

دونوں ہی دل کے بہت اچھے تھے یہ اندازہ نین کو ہو چکا تھا اور وہ اپنے جھوٹ بولنے پر پچھتا بھی رہی تھی۔

کچھ دیر باتوں میں وقت گزرا تو ساحل بھی واپس آگیا۔۔

یہ سالہ پھر سے آگیا۔۔۔۔۔۔

رگھوراؤ کو دور سے دیکھتے ہی اُس نے دانت پیسے۔۔ نین اُسے دیکھ کر جلدی سے اٹھ کر اُس کے پاس آئی۔۔۔

ساحل تم آگیے۔۔۔۔۔۔دیکھو تم سے ملنے کون آیا ہے۔۔۔۔۔ ہمارے رگھو بھیّا۔اور بھابھی آئے ہیں۔۔۔۔۔

وہ اُس کے پاس آکر نہایت مٹھاس بھرے انداز میں بولی ۔۔۔اُس کے لائے سوٹ میں تھی لیکن اس بار بنا دوپٹے کے نہیں تھی۔۔۔۔ بلکہ دوپٹہ گلے میں ڈلا تھا اور ایک سائیڈ سے پیر تک لٹک رہا تھا

ساحل نے اُسے بازو سے کھینچتے ہوئے قریب کیا

دماغ کی ماں بہن مت کر۔۔۔۔۔یہ تیرے دماغ سے ہلکے رشتے داروں کو خود ہی جھیل۔۔۔۔۔۔

ایکدم دھیمی آواز میں غصے سے بول کر اُن دونوں کو دیکھ کر آنکھیں گھمائیں اور آگے بڑھ کر گھر کے اندر چلا گیا ۔۔۔نین کے ساتھ دونوں بھی بس دیکھتے رہ گئے۔۔۔۔

سوری بھیا۔۔۔سوری بھابھی۔۔۔۔وہ کیا ہے نا یہ آجکل تھوڑے پریشان ہے اس لیے اتنا چڑ چڑا پن بھر گیا ہے۔۔۔۔۔۔

وہ شرمندہ ہو کر اُس کی صفائی دینے لگی۔۔۔۔۔۔

کوئی بات نہیں نین۔۔۔۔۔۔۔۔۔

رگھو کی بیوی نے ہنس کر ٹالتے ہوئے کہا۔۔۔

پریشانی کی کوئی خاص وجہ۔۔۔کوئی بڑی ٹینشن تو نہیں ہے

نہ۔۔۔۔۔

رگھو نے فکر مندی سے پوچھا

نہیں۔۔۔۔وہ تو بس گھر والو کی کمی محسوس ہوتی ہے

نا۔۔۔۔اسلئے پریشان رہتے ہیں پتہ نہیں وہ لوگ ہمیں کبھی

اپنائے گے یا نہیں یہی سوچتے رہتے ہیں دن رات۔۔۔۔۔۔

نین نے فوراً ابہانا بنایا۔۔۔افسوس بھرے انداز میں
۔۔۔اندر ساحل نے شرٹ نکالتے ہوئے اُس کے ڈرامے پر
آہ بھری اور پانی کی بوتل اٹھا کر منہ سے لگائی

سب ٹھیک ہو جائے گا بہنا۔۔۔۔ویسے میری ایک صلاح
مانو تو تم دونوں اب آئی بابا بن جاؤ۔۔۔۔

رگھو راؤ نے اس کی پریشانی دور کرنے کی صلاح
دی۔۔۔ساحل کے منہ میں جتنا پانی گیا تھا سب پھوارے کی
صورت باہر نکل کر دیواروں پر برس پڑا۔۔جب کے نین
بھی بری طرح گڑ بڑا کر آنکھیں پھاڑے بند دروازے کو
دیکھنے لگی

تم دونوں کا راجکمار آگیا نا تو گھر والے سب بھول کر سر آنکھوں پر بٹھالیں گے تم دونوں کو۔۔۔۔

نانا دادا بننے کی خوشی بہت بڑی ہوتی ہے۔۔۔۔۔

رگھو راؤ نے موچھوں کو تاؤ دیتے ہوئے کہا اُس کی بیوی بھی مسکرائی۔۔۔۔جب کے ساحل نے سانس لیتے ہوئے آنکھیں ضبط سے بند کیں

آپ یہ مٹھائی لیجئے نا۔۔۔۔۔

نین نے جلدی سے اُس کا دھیان بٹا کر بات ختم کرنے کی کوشش کی۔۔۔۔۔اور کامیاب بھی ہوئی۔۔۔اب وہ اُس

سے اپنے نانا بننے کی خوشی شیئر کر رہا تھا۔۔۔اور اپنی نواسی کی تعریفیں کر رہا تھا

ماما کے بیٹے یو آر ویری بد تمیز۔۔۔۔۔

کیا ہو جاتا اگر تم دو باتیں کر لیتے۔۔۔۔

وہ اتنے اپنے پن سے ہمارے ساتھ اپنی نا تن ہونے کی خوشی بانٹنے آئے تھے۔۔۔اور تمہارا منہ ہی سیدھا نہیں ہو رہا تھا۔۔۔

وہ اُن کے جانے کے بعد اندر آتے ہی اُس پر برس پڑی لیکن دھیان جب اُس کے پرفیوم اسپرے کرنے پر گیا تو رک کے حیرت سے اُسے دیکھنے لگی۔۔۔

وہ کپڑے چینج کر کے بلیو شرٹ وہائٹ پینٹ میں جیسے بال سنوارے تیار تھا ایسا لگ رہا تھا باہر جا رہا ہو۔۔۔

اور یہ کیا اتنا بن سنور کر کہاں جا رہے ہو تم۔۔۔۔۔۔۔۔

اُس نے ماتھے پر بل ڈالے پوچھا۔۔۔

مرنے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ساحل نے ہمیشہ کی طرح لاپرواہی سے جواب دیا۔۔۔

تو اتنا پرفیوم لگا کر جانے کی کیا ضروت ہے۔۔۔۔۔۔۔۔دو چار لڑکیوں کو ساتھ لے کر مرنے کا ارادہ ہے کیا۔۔۔ ٹھرکی انسان۔۔۔

وہ آنکھیں چھوٹی کر کے اُسے گھورتے ہوئے بولی وہ بنا جواب دیے ہاتھوں میں بینڈز ڈالنے لگا۔۔۔۔۔۔۔

ساحل۔۔۔۔۔ تم سچ میں جا رہے ہو۔۔۔۔۔

وہ اُسے سیریس دیکھ کر پریشان ہوتے ہوئے بولی

ہاں۔۔۔۔۔۔

اُس نے نین کی آنکھوں میں دیکھ کر کہا۔۔۔اور اپنے جوتے پہننے لگا

لیکن کہاں۔۔۔۔۔وہ بھی اتنی رات کو۔۔۔۔۔

اُس نے حیرت سے پوچھا گھڑی نو بجا رہی تھی۔۔۔۔

ایک دوست سے ملنے۔۔۔۔۔۔

بنا دیکھے جواب دے کے وہ باہر نکلنے کو آگے بڑھا تو نین نے

دونوں ہاتھوں سے اُس کا بازو پکڑ لیا

اتنی رات کو مجھے اس جگہ اکیلی چھوڑ کے جاؤ گے۔۔۔۔۔

وہ اُسے روک کر ناراض نظروں سے دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔

ساحل کو ایک لمحے کے لیے اپنا دل کمزور ہوتا محسوس

ہوا۔۔۔۔ ویسے ہی جیسے ہونے کا اُسے ڈر تھا۔۔۔۔

ایسا لگا پیر آگے نہیں بڑھ پائیں گے۔۔۔

ساری صبح سے اکیلی ہوں۔۔۔۔۔۔ایک ایک منٹ گزار کر تمہارا اِنتظار کر رہی ہوں۔۔۔۔۔۔اور تم پھر چلے جاؤ گے۔۔۔۔

وہ بھیگی آواز میں شکوہ کرتے ہوئے بنا کہے ہزاروں باتیں کہہ گئی۔۔۔

ساحل نے بہت مشکل سے اُس کی آنکھوں سے نظر ہٹا کر بازو چھڑوایا

یہاں رہنا تیری چوائس ہے۔۔۔۔میں نے تو کوئی زور نہیں دیا۔۔۔۔۔میری طرف سے آزادی ہے۔۔۔۔مت کر اِنتظار مت رہ اکیلی

وہ بہت ضبط سے بولا بنا نظریں اٹھائے۔

بکواس مت کرو۔۔۔۔۔۔۔۔مجھے پتہ ہے کوئی دوست وست نہیں بلکہ ضرور کسی لڑکی سے ملنے جا رہے ہو تم۔۔۔۔۔۔

وہ ایک دم سے اُس کا کالر پکڑ کر غصے سے بولی

ٹھیک ہے جا رہا ہوں۔۔۔۔پھر۔۔۔۔۔

ساحل نے سنجیدگی سے اُس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔وہ لب کھول کر دوبارہ بند کر گئی۔۔۔ہاتھ پیچھے کر لیے۔۔۔۔

تم روکو گی مجھے۔۔۔۔۔اور کیوں روکو گی۔۔۔۔۔کچھ ہے ہمارے بیچ۔۔۔۔

وہ دونوں ہاتھ سینے پر باندھتے ہوئے سنجیدگی سے پوچھنے لگا۔۔۔نین نے نظریں نیچے کیں تو ایک آنسو ٹوٹ کر گرا۔۔۔۔

کچھ نہیں ہے۔۔۔۔ایک دن ایک تھپڑ نے لمٹ طے کر دی تھی۔۔۔۔بھول گئی۔۔۔

وہ جان بوجھ کر اُس بات کا ذکر کرنے لگا کوئی تو وجہ چاہیے تھی بے رخی کی۔۔۔۔

وہ حیران پریشان سی اُسے دیکھنے لگی

اتنی پرانی بات ہے۔۔۔۔۔۔وہ کیوں دوہرا رہے

ہو۔۔۔۔۔۔۔۔

تھکے تھکے انداز میں بولی کیوں کے ساحل کی اس طرح کی

باتوں نے اُسے بہت آزما لیا تھا اب اُس کا صبر ختم ہو رہا

تھا۔۔۔۔۔۔۔

پرانی تیرے لیے ہو گی میرے لیے آج بھی اتنی ہی تازی

ہے۔۔۔۔۔

ایک آدمی پر کوئی اُنگلی بھی اٹھائے تو وہ مرتے دم تک نہیں

بھولتا۔۔۔تو نے تو ہاتھ اٹھایا تھا۔۔۔۔۔

وہ اطمینان سے کھڑا اُسے بے سکون کر رہا تھا۔۔۔۔۔نین

کو یقین نہیں ہوا کے وہ اُس تھپڑ والی بات کی اس قدر طول

دے سکتا ہے۔۔یہ محض اُسے ایک بہانا لگا جیسے کبھی داؤد کا تھا۔۔۔ کبھی اپنے بے گھر ہونے کا تھا۔اُسے خود سے دور کرنے کا بہانا

جو یہاں لگی وہ میٹر نہیں کرتی۔۔۔۔
اُس نے اُنگلی سے اپنے چہرے کو چھوا اور پھر کنپٹی کو۔۔

پر جو یہاں لگی بہت میٹر کرتی ہے۔۔۔
اُس کی آنکھوں میں دیکھ کر سرد سے انداز میں بولا

ٹھیک ہے سوری۔۔۔۔ سو بار سوری
مت جاؤ۔۔۔۔۔۔۔پلیز۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ ہار مان کر بولی اور گرنے والے انداز میں اُس کے سینے سے پیشانی ٹکا دی۔۔۔

اُس کا دل ایک لمحے کو ٹھہر سا گیا۔۔۔۔

آنکھیں بند کر کے کھولیں۔۔۔اور دونوں ہاتھوں سے اُس کا چہرہ تھام کر اپنے سامنے کیا۔۔۔۔

وہ نظریں جھکائے کھڑی تھی۔۔۔ساحل نے اُس کی بھیگی پلکوں کو دیکھتے ہوئے چہرے سے بال ہٹا کر ہاتھ گردن پر رکھا۔۔۔

اُس نے نظر اُٹھا کر اُسے دیکھا۔۔خاموش نظریں اور اپنائیت بھرے لمس سے تو نین کو ایسا محسوس ہوا جیسے اُس کی بات مان کر وہ رک گیا ہو۔۔ لیکن اچانک ہی اُسے گردن پر درد کا

احساس ہوا۔۔۔اُس نے کراہ کر سمجھنے کی کوشش کی لیکن بہت تیزی سے اُس کی پلکیں بوجھل ہو گئی ذہن سن ہو گیا اور جسم بے جان ہونے لگا۔۔اُس نے آنکھیں بند کر کے سر پیچھے کو گرا دیا۔۔۔دوپٹہ پھسل کر زمین پر گر گیا

ساحل نے اُس کی گردن کو یونہی تھامے دوسرا ہاتھ کمر کے گرد باندھے۔۔بند آنکھوں کو دیکھتے ہوئے اُسے گرنے سے بچائے رکھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بے تاثر خاموش آنکھوں سے اُس کے پر سکون چہرے کو دیکھتا رہا۔۔۔۔

جو دل میں اترتا جا رہا تھا۔۔۔۔

موبائل میں وائبریشن ہوا تو اُس نے سنبھل کر نین باہوں میں اٹھائے آگے بڑھ کر بستر پر لٹایا۔۔۔۔

اُس کے پر سکون چہرے کو دیکھتے ہوئے اُسے کمفرٹر اوڑھایا اور لائٹس بند کر کے خود باہر نکل گیا۔۔۔۔۔۔

سکندر نے اپنے آدمیوں سے کہہ کر داؤد کو ہسپتال پہنچادیا تھا۔۔۔۔

Zubi Novels Zone

سکندر نے اپنے آدمیوں سے کہہ کر داؤد کو ہسپتال پہنچادیا تھا۔۔۔۔

اس شرط پر کے فلک داؤد کی جان کے بدلے اُس سے شادی کریگی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ بس روئے جا رہی تھی۔۔۔اسی دن کا ڈر تھا اُسے جو آج آ پہنچا تھا۔۔

رو کر اپنی آنکھوں پر ظلم نا کرو۔۔۔
کل میری دلہن کو دیکھنے سارا زمانہ جمع ہو گا۔۔۔۔
وہ اُس کے قریب زمین پر بیٹھ کر اُس کے آنسو کی ایک بوند کو اُنگلی پر اٹھاتے ہوئے بولا۔۔۔فلک نے نفرت سے بھیگی نظریں اٹھا کر اُسے دیکھا۔۔۔۔

افف یہ غصّہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔
آپکی تو ہر ادا قاتل ہے سرکار۔۔۔۔
وہ اُس کے دیکھنے پر دل تھام کر بولا۔۔

فلک نے غصے سے نظریں پھیر لیں۔۔۔۔

اُس کی نظریں سنجیدہ ہو کر فلک کے چہرے کا طواف کرنے لگی۔۔۔۔۔۔

ہمیشہ کی طرح الگ سا احساس تھا جو اُسے دیکھ کر ہی محسوس ہوتا تھا۔

اگر تم سے ہار جیت کا معاملہ نا ہوتا۔۔۔ تو شاید تمہاری آنکھوں سے محبت ہو جاتی سکندر کو۔۔۔۔

وہ بے خود انداز میں بولا فلک نے ضبط سے آنکھیں بند کر لیں جب کے سکندر خود ہی اپنی بات پر ہنسنے لگا

محبت۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ ہنستا ہوا اپنے کہے لفظ کو دہرانے لگا فلک نے ناگواری سے اُسے دیکھا۔۔۔۔

وہ اٹھ کر ٹیبل پر رکھی شراب کی بوتل اٹھا کر دوبارہ اُس کے پاس آیا

کل تمہاری مجھ شادی ہے۔۔۔۔۔۔
بیچلر پارٹی تو بنتی ہے۔۔۔۔
بوتل سے ایک گھونٹ بھر کر مسکراتے ہوئے بولا

میں اُن کی بیوی ہوں سکندر تم مجھ سے شادی نہیں کر سکتی۔۔۔۔۔۔

فلک نے پریشانی و بے بسی سے کہا۔۔

میں نہیں مانتا۔۔۔۔مجھے تو نکاح شادی سب فضول ہی لگتے ہیں۔۔۔۔

میں تو جِسے پسند کروں اُسے ایسے اپنا بنالیتا ہوں۔۔۔۔۔

وہ ہنس کر بولا۔۔۔۔۔اور بوتل کو منہ سے لگا یا

میرے نزدیک نا تمہارے اس کے ساتھ نکاح کی کوئی حیثیت ہے نہ میرے ساتھ۔۔۔۔۔

یہ تو بس دنیا کو دکھانا ہے کے سکندر کچھ بھی کر سکتا ہے۔۔۔۔

وہ مغرور سے انداز میں مسکراتا ہوا بولا۔۔۔۔۔ مطلب اُسے دونوں کے نکاح سے بھی فرق نہیں پڑتا تھا

چلو میں جا کر ہماری شادی کا انتظام کرتا ہوں۔۔۔۔ تم کل دلہن بن کر ایسے سامنے آنا کے سکندر ساری دنیا کو بھول کر بس تمہیں دیکھتا رہے۔۔۔۔

وہ بھاری ہوتی آنکھوں کو جھپک کر اُسے دیکھتا ہوا بولا اور اپنی جگہ سے اٹھ کر لڑکھڑاتے قدموں سے باہر نکل گیا۔۔۔۔

فلک اللہ سے اپنے لیے مدد اور داؤد کی سلامتی کی دعائیں مانگنے لگی۔۔

♦♦♦♦♦♦♦

وہ کھڑکی کے راستے بنا آواز کیے اندر اترا اور پورے کمرے پر ایک نظر ڈالی۔۔۔

بلیو گھٹنوں سے اونچی نائیٹی میں رینا اپنے بیڈ پر گہری نیند میں سوئی تھی۔۔۔

وہ اُس پر ایک نظر ڈال کر آگے بڑھا اور بنا آواز کیے کمرے کی تلاشی لینے لگا۔۔۔ایک ایک دیوار ٹٹولی ہر ڈرا اور کھول کھول کر دیکھا۔۔۔۔۔

شاید کوئی فون کوئی ٹیب کچھ ایسا ملے جس کے ذریعے وہ اپنے لوگو سے کانٹیکٹ کرتی ہو۔۔۔کیوں کے اُس کے موبائل نمبر کے ذریعے کوئی کلو نہیں مل رہا تھا۔۔۔

اُس کمرے سے باہر نکل کر ڈرائنگ روم کچن اور دوسرے بیڈروم کا بھی ایک ایک کونہ تلاش کیا لیکن اُسے کچھ نہیں ملا۔۔۔۔۔۔۔۔

اُس کے کان میں موجود چھوٹے سے ایئر پیس میں بیپ ہوا تو اُس نے اپنی کلائی میں موجود بینڈ میں لگا بٹن پریس کیا۔۔۔

میں نے رینا کے پورے گھر کو سرچ کیا ہے لیکن یہاں کچھ نہیں ہے۔۔۔۔

شاد اُسے کوئی بات کہہ رہا تھا کے وہ درمیان میں بول پڑا آواز بلکل دھیمی تھی

وہاٹ۔۔۔۔۔ تمہیں پتہ ہے یہ کتنا رسکی ہے۔۔۔۔۔۔۔

وہ حیرت وغصے سے بولا۔۔۔

رسکی ہے تو کیا یونہی بیٹھے رہیں۔۔۔۔ صبح اُن کے کچھ کرنے کا

انتظار کرتے رہے۔۔۔۔۔۔

وہ بیڈروم کی دیوار پر لگی پینٹنگ کو اپنی جگہ سے ہٹا کر دیوار پر ہتھیلی پھیرتے ہوئے بولا

لیکن اب کیا۔۔۔۔۔۔وہاں بھی تو کچھ ہاتھ نہیں

لگا۔۔۔۔۔۔

شاد نے بیزاری سے سر جھٹک کر کہا

اب وہ خود بتائے گی۔۔۔۔۔۔۔

ساحل نے پینٹنگ کی جگہ درست کر کے اطمنان سے کہا اور وہ اُسے روکے یا کوئی سخت بات کرے اُس کے پہلے لائن ڈسکنیکٹ کر دی۔۔۔۔

وہاں وہ پیچ و تاب کھا کر رہ گیا۔۔

اور کچھ آفیسرز کو جمع کر کے اُنہیں اگلے ڈن کی پلانگ سمجھانے لگا۔۔۔

وہ پورے گھر میں کچھ نہ پا کر دوبارہ سے رینا کے بیڈروم میں آیا اور اُس بیڈروم کے واشروم کو بھی اچھے سے چیک کیا۔۔۔۔ایک ایک چیز اٹھا کے دیکھی لیکن کچھ بھی ابنارمل نہیں لگا۔۔۔

اُس نے وہاں بنی شیلف میں رکھا سامان ہٹا کر پیچھے کی دیوار کو ناک کیا تو اُس میں ایک کانچ کی بوتل فلور پر گر کر ٹوٹ گئی۔۔۔۔

اور آواز اتنی تھی کے اُسے یقین تھا ریناتل ضرور پہنچی ہو گی۔۔۔۔۔

وہ چھناک کی آواز پر ایکدم سے اٹھ بیٹھی۔۔۔
گہری نیند کے باعث آنکھیں رگڑ کر کھولیں اور سوئچ بورڈ ٹٹول کر لائٹ آن کی۔۔۔۔۔

چند سیکنڈ لگے ذہن کو بیدار اور آنکھوں کو نارمل ہونے میں تو اپنے کمرے میں ٹھیک سامنے ایک اجنبی کو دیکھا جو آرام سے

راکنگ چیئر پر بیٹھا انگلی میں اُس کیز گھماتے ہوئے اُسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

تم۔۔۔۔۔اندر کیسے آئے تم۔۔۔۔۔۔۔

وہ حیرت سے اُسے دیکھتی بیڈ سے اتری ساحل نے مسکرا کر کھلی کھڑکی کی جانب دیکھا۔۔۔

اُس نے غصے سے ساحل کو دیکھتے ہوئے ڈراور کھول کر پسٹل نکالی اور اُس کی جانب کی

کون ہو تم۔۔۔۔۔۔۔

اُسے مشکوک نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی۔۔۔

چور ہوں۔۔۔۔۔آپکی نیند چرانے آیا ہوں۔۔۔۔۔

اُس نے سر سائیڈ میں جھکا کے اُسے ونک دیتے ہوئے

کہا۔۔۔

سیدھی طرح جواب دو۔۔۔۔۔کیسے پہنچے یہاں تک۔۔۔۔

رینا نے پسٹل اُس کے نزدیک کر کے اُس کے ماتھے پر

رکھی۔۔ساحل نے ایکدم سے کھینچ کر اُسے خود پر گرا

لیا۔۔۔

آپ نے ہی پکارا تھا۔اشاروں میں۔۔۔۔۔۔۔میں

آگیا۔۔۔۔

اُس کے چہرے کو قریب کیے اُنگلی سے لکیر بنائی۔۔۔۔رینا کے تاثرات بدلے۔۔۔۔۔۔غصے کی جگہ نخرے نے لے لی۔۔۔۔

اُس نے بلکل اسی انداز میں پسٹل کا سرا ماتھے سے نیچے کرتے ہوئے شیو پر پھیرا۔۔۔

اس حرکت کے لیے جان بھی لے سکتی ہوں تمہاری۔۔۔۔
مصنوعی غصے سے اُسے دھمکی دیتے ہوئے پسٹل اُس کے لبوں تک لائی تو اُس نے مسکرا کر پسٹل کو چوم لیا

جان لینے کے لیے اس کی کیا ضروت ہے۔۔۔آپ تو یونہی نظروں سے مار دیجئے۔۔۔۔

بنا آستین کے بازو کو اُنگلیوں سے چھوتے ہوئے ہاتھ اوپر
لیجاتے اُنگلی کندھے پر موجود اسٹرپس سے الجھائی۔۔ لیکن
اُسے نیچے کرنے سے پہلے ہی رینا نے اُس کا ہاتھ جھٹک دیا اور
خود اس کی گود سے اٹھ کر دور ہوئی

انٹریسٹنگ۔۔۔۔۔۔۔
اُسے دیکھتے ہوئے کہتی پسٹل واپس رکھ کے شراب کی بوتل
اٹھا کر گلاس میں ڈالنے لگی

کیا لوگے۔۔۔۔۔۔
مسرور سے لہجے میں اُس سے پوچھا۔۔

یہ خاطر رہنے دیجئے۔۔۔۔۔۔میں مہمان نہیں عاشق

ہوں۔۔۔۔۔

اور یہ عاشقی سر چڑھ رہی ہے۔۔۔۔

اسے اُتار دیجئے بس۔۔۔۔

وہ آہ بھر کر کہتا کرسی پر ہی مانو نیم دراز ہو گیا۔۔۔۔

اگر اُس کو پتہ چلا تو سر دیوار سے مار مار کر اتار دیگی۔۔۔۔

نین کا خیال آتے ہی ایک سوچ دماغ میں آئی۔۔۔۔

وہ ایک گلاس اُسے تھما کر خود کے لئے دوسرے میں شراب

ڈالنے لگی۔۔۔

میں نے تم جیسا انسان آج تک نہیں دیکھا۔۔۔۔۔چوبیس گھنٹے پہلے تم سے معمولی سی ملاقات ہوئی تھی۔۔۔۔

اور تم میرے گھر بھی گھس آئے۔۔۔۔۔

وہ اُس سے رخ موڑے اپنا گلاس بھرتے ہوئے بول رہی تھی ساحل نے اُس پر نظریں جمائے گلاس کو پیچھے کر کے آدھے سے زیادہ شراب ٹیبل پر رکھے واس میں انڈیل دی اور جیسے ہی اُسے پلٹتے محسوس کیا گلاس منہ کے قریب کر کے لبوں سے لگا لیا

آپ کے چوبیس گھنٹے میرے لیے چوبیس دن جیسے گزرے ہے آپ کے بنا۔۔۔۔۔۔۔

اُس کے پلٹنے سے پہلے ہی وہ اپنے تاثرات سنبھال چکا تھا۔۔۔

رینا ہنس کر بال سنوارتی ہوئی شراب پینے لگی۔۔۔۔

وہ عمر میں اُس سے بہت بڑی تھی۔۔۔۔۔۔آنکھوں کے نیچے صاف جھریاں نظر آ رہی تھی۔۔۔۔

بنا بازؤں والی چھوٹی سی نائیٹ میں اُس کے سامنے بلکل کمفرٹیبل کھڑی تھی۔۔جس کا مطلب تھا اُس کے لیے یہ بلکل نارمل بات ہے۔۔۔۔

لیکن پھر بھی اگر آپ چاہے تو میں چند گھنٹے اور قربان کر سکتا ہوں۔۔۔اگر آپ مجھ سے کل ملاقات کا وعدہ کریں۔۔۔۔

وہ گلاس رکھ کر اُسے دیکھتا ہوا بولا۔۔

رینا نے اپنا گلاس ٹیبل پر رکھا اور اُس کے گلے میں باہیں
ڈالتے ہوئے اُس کے قریب ہوئی

کل کس نے دیکھا ہے۔۔۔۔۔۔
اُس پر پوری جھک کر چہرہ اُس کے چہرے کے قریب کر کے
بولی۔۔۔۔ساحل کے تاثرات سخت ہوئے اس کے پہلے
کے وہ اُس کے لبوں کو چھوئے اُسے اپنے پیٹ پر کچھ محسوس
ہوا۔۔۔۔
اُس نے پیچھے ہو کر اپنے اور اُس کے درمیان دیکھا
تک۔۔۔۔وہ گن اُس کے پیٹ سے لگائے ہوئے تھے۔۔۔

وہ گھبرا کے پیچھے ہوئے۔۔۔ساحل اسی طرح سکون سے بیٹھا تھا گن اُس کے پیٹ پر رکھے۔۔۔جب کے رینا کا چہرہ سفید پڑ گیا تھا۔۔۔

اپنی ہوس میں وہ سب نظرانداز کر گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔

گولی کھا کر الٹی کرو گی یا ایسے ہی۔۔۔۔

وہ سنجیدگی سے اُسے دیکھتا ہوا بولا۔۔۔۔

کیا چاہیے تمہیں۔۔۔۔۔۔

وہ گھبراہٹ و غصے سے پوچھنے لگی۔۔۔۔

تمہارے ہارڈ ڈسک میں جو جو ہے سب

اگلو۔۔۔۔ جلدی۔۔۔۔۔۔۔

اس دفعہ وہ نہایت سرد لہجے میں بولا۔۔۔۔

مجھے نہیں سمجھ۔۔۔۔

وہ انجان بننے کی کوشش کرنے لگی لیکن ساحل نے ایکدم سے اپنے لبوں پر اُنگلی رکھ کر اُسے بولنے سے روکا

شش۔۔۔۔۔۔۔۔ صرف ایک چانس دیا ہے۔۔۔۔۔

Because I hate voilence-----

اُسے شعلہ بار نگاہوں سے گھورتے ہوئے سیدھا ہو کر بیٹھا۔۔۔۔

رینا ابھی کچھ بولنے ہی لگی تھی کے پیچھے کھلی کھڑکی سے بنا آواز گولی چلی اور اُس کے پیشانی کے اندر دھنس گئی۔۔۔

وہ ایک ہی لمحے میں بے جان ہو کر ساحل کے اوپر گری۔۔۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔ

♦♦♦♦♦♦

سکندر کے آدمیوں نے داؤد کو زخمی حالت میں ہاسپٹل کے باہر پھینک دیا تھا۔۔۔۔۔ہاسپٹل اسٹاف نے اُسے فوراً سنبھالا اور اُس کا جلد سے جلد ٹریٹمنٹ شروع کیا گیا۔۔۔

گھر والوں کو جب آدھی رات کو یہ خبر ملی کے داؤد کو گولی لگی ہے تو سب کے سب گھبرائے بوکھلائے سے ہاسپٹل پہنچے۔۔۔جہاں اُس کا آپریشن کیا جارہا تھا۔۔۔سب ہی ٹینشن میں آگیے تھے لیکن سب سے زیادہ رابعہ بیگم صدمے میں تھیں۔۔۔۔

اُن کے آنسو نہیں رک رہے تھے۔۔۔

وہی سب سے زیادہ داؤد سے محبت کرتی تھیں۔۔۔

وہ اُن کے لیے سب کچھ تھا۔۔۔

اور اُس کی یہ حالت دیکھ اُن کا دل بری طرح تڑپ رہا تھا

عبّاس صاحب اُنہیں سنبھالنے کی کوشش کر رہے تھے۔۔۔

اُنہیں فلک کی بھی فکر ہو رہی تھی۔۔۔

اُنہوں نے اپنے جان پہچان کے سارے آفیسر ز سے بات
کر کے مدد مانگی تھی

ساحل کو کال کرنے کی کوشش کر رہے تھے لیکن اُس کا فون
نہیں لگ رہا تھا اور نین فون اٹھا نہیں رہی تھی۔۔۔۔
بہت تکلیف دہ اور مشکل وقت تھا جسے وہ ہمت سے ہینڈل کر
رہے تھے۔۔

♦♦♦♦♦

گولی لگتے ہی رینا بے جان ہو کر اُس کے اوپر گر پڑی۔۔۔وہ
اُس اچانک حملے پر ہی سنبھلنے کو تھا کے کھڑکی سے دوسری

گولی چلائی گئی جس کا نشانہ ساحل تھا لیکن وہ کرسی پر بیٹھا تھا اس لیے گولی کرسی کو چھو کر نکل گئی۔۔۔۔۔

وہ رینا کے بے جان وجود کو دھکیل کر وہاں سے اٹھا اور جھک کر بھاگتے ہوئے لگاتار چلتی گولیوں سے بچ کر اسی کھڑکی والی دیوار سے جا لگا جہاں سے گولیاں چل رہی تھی۔۔۔۔ کھڑکی سے تھوڑے سے فاصلے پر۔۔۔

وہ کھڑکی کے سامنے سے ہٹ گیا تو گولیاں بھی بند ہو گئی۔۔۔۔

وہاں کھڑا اشوڑ اب اُسے دیکھ نہیں سکتا تھا۔۔۔

اس لیے گولی نہیں چلا رہا تھا۔۔۔

اُس نے اپنی گن نکالی اور پورا پیچھے ہو کر اگلی حرکت کا انتظار کرنے لگا۔۔۔۔۔۔

کھڑکی میں گرل لگی تھی اس لیے باہر نکلنا یا اندر آنا ممکن نہیں تھا۔۔۔

چند سیکنڈ بعد اُسے بیڈروم کے دروازے کے قریب قدموں کی آہٹ محسوس ہوئی۔۔۔وہ کھڑکی کے قریب سے ہٹ کر دروازے کے پاس دیوار سے لگ کر کھڑا ہوا گن پر گرفت مضبوط کر کے بلکل الرٹ۔۔۔۔

دروازے کا ایک پٹ کھول کر وہ شوٹر گن کو آگے کیے بہت دھیان سے اندر بڑھنے لگا اور پورے کمرے میں نظر گھمائی تو اُسے کمرہ خالی نظر آیا۔۔۔ تھوڑا سا آگے بڑھ کر مڑنے پر

دیوار کی طرف اُسے ساحل نظر آیا لیکن اُس کے ٹریگر دبانے

سے پہلے وہ ایک ساتھ تین فائر کر چکا تھا۔۔۔

اور چند لمحے مچلنے کے بعد وہ آدمی کھلی آنکھوں سے مردہ پڑا

تھا۔۔۔۔

اُس نے گن نیچے کی اُس کی طرف بڑھا نیچے بیٹھ کر اُس کی

نبض چیک کی جو بند ہو چکی تھی۔۔۔۔۔

رینا کی لاش کو دیکھا اور

آنکھیں زور سے بند کرتے ہوئے اُنگلیاں بالوں میں

پھنسائی۔۔۔۔۔۔

اُسے کوئی سراغ تو ملا نہیں تھا بلکہ جس سے مل سکتا تھا وہ مر چکی تھی اور اُسے مارنے والا بھی زندہ نہیں بچا تھا کے وہ اُس سے کچھ معلوم کر سکے لیکن اتنا اُسے پتہ تھا کے رینا کا کانٹیکٹ اُس گروپ سے تھا جس تک اُسے پہنچنا تھا

بس وہ کنکٹ کیسے تھی یہ اُسے پتہ کرنا تھا۔۔۔

اُس نے شدت سے ذہن پر زور دیا۔۔۔

تو بند آنکھوں کے سامنے گھر کا وہ ایک ایک حصہ گھومنے لگا جس کی اُس نے تلاشی لی تھی۔۔۔۔۔ ہر وہ کونہ جہاں سے وہ گزرا تھا ہر وہ چیز جسے اُس نے چھوا تھا۔۔۔

تبھی اُس کے سامنے ایک تصویر آئی جو ہر منظر سے کچھ زیادہ آنکھوں کے سامنے رکی رہی شاید اُس میں کوئی کمی بیشی تھی جسے وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا

وہ تصویر اسی بیڈ روم۔کے باتھروم کی تھی جس میں وہ آئینے کے سامنے کھڑا تھا۔۔۔۔۔۔

اُس نے ایکدم سے آنکھیں کھولیں۔۔

اور اٹھ کر دوبارہ سے اس باتھروم کی طرف بڑھا۔۔۔۔۔۔

اُس تین فٹ کے آئینے کے سامنے آکر رکا اور بہت غور سے اپنے عکس کو دیکھنے لگا۔۔۔

اُس آئینے میں عکس کچھ صیح نظر نہیں آرہا تھا۔۔۔۔

جیسے نارمل آئینے میں نظر آتا ہے اُس سے۔ تھوڑا الگ تھا ۔۔۔۔درمیان سے تھوڑا ازوم تھا۔۔

اُس نے ہاتھ سے پورے آئینے کو چھو کر دیکھا۔۔۔۔اُس کے کارنر چیک کیے

اُس بڑے سے آئینے کو اُس جگہ سے ہٹا کر سائیڈ میں سلیپ پر رکھا اور چاروں اور سے اُس کی تفتیش کی۔۔۔۔

بہت غور سے دیکھنے پر اُسے آئینے کے نیچے کی کالی پٹی میں ایک چھوٹا سا کالا ہی چوکور بٹن دکھائی دیا۔۔۔

اُس بٹن کو پریس کیا تو وہ تھوڑا سا اندر ہوا۔۔۔۔

دوبارہ پریس کیا تو آئینہ درمیان میں سے کھل گیا۔۔۔۔۔۔۔۔

اُس آئینے کے اندر بلکل الماری جیسی چھوٹی چھوٹی درازیں بنی ہوئی تھیں

اور اُن درازوں میں ایک لیپٹاپ موبائل اور کچھ کارڈز رکھے ہوئے۔۔۔۔

اُس نے ایک ایک کر کے ساری چیزیں باہر نکالی۔۔۔۔اور اُس آئینے کو بلکل خالی کر کے واپس پہلے جیسا کر کے اُسی جگہ لگا دیااور جو چیزیں نکالی تھی اُنہیں اپنے ساتھ لے کر اُس گھر سے باہر نکلنے لگا

♦♦♦♦♦♦♦

وہ صبح اٹھی تو ذہن بہت اُلجھا ہوا تھا سمجھ ہی نہیں آرہا تھا کے وہ کب سو گئی تھی۔۔۔۔ساحل کو روکنے کے بعد اچانک اُسے نیند کیوں آگئی تھی۔۔۔۔

لیکن اتنا سوئی کے اب دھوپ چھت سے زمین پر برس رہی تھی نماز کا وقت بھی کب کا نکل چکا۔۔۔۔۔۔۔۔

لیکن ساحل وہاں نہیں تھا۔۔۔

اُس کے دماغ میں خیال آیا کہ وہ اُس کے اتنے روکنے کے بعد چلا گیا۔ تو آنکھیں اُداس ہو گئی۔۔۔

وہ پھر بھی کسی اُمید کے تحت اُسے دیکھنے باہر نکلی تو وہ آنگن میں موجود تھا۔۔۔ بنا شرٹ کے زمین پر پش اپس کر رہا تھا۔۔

وہ اُسے دیکھ کر حیران بھی ہوئی اور خوش بھی۔۔۔

ماما کے بیٹے تم رات کو یہیں تھے۔۔۔۔

وہ اُسے دیکھ کر خوش شاداب سی پوچھنے لگی۔۔۔۔تو ساحل رک کر اٹھ بیٹھا اور اُسے دیکھتے ہوئے اپنے ذہن کو پانچ منٹ پیچھے لے گیا۔۔۔۔

جب وہ گھر پہنچا تھا۔۔۔

رات تو ساری باہر ہی گزری تھی۔۔

صبح تک رینا سے ملے ثبوتوں کو ٹٹولنے میں لگا ہوا تھا

گھر آیا تو بائیک دور ہی روک کر بھاگتا ہوا اندر پہنچا۔۔۔

لیکن دروازے سے ہی نین کو نیند سے اٹھ کر بیٹھے دیکھا تو قدم پیچھے لے لیے۔۔۔۔۔

باہر آکر فل سپیڈ میں شرٹ نکال کر پیڑ پر لٹکائی پانی کے چند چھینٹے چہرے پر مارے تاکے پسینہ نظر آئے اور اُس کے باہر نکلنے سے پہلے زمین پر پش اپس کرنے لگا جیسے کب سے اسی کام میں لگا ہو۔۔۔

دیکھ کیا رہے ہو۔۔۔بولو نا۔۔۔

وہ اُس کے خاموشی سے دیکھنے پر گھٹنوں کے بل اُس کے قریب بیٹھتے ہوئے بولی۔۔۔

نہیں میں تو سویزرلینڈ میں تھا۔۔۔تیرے کو ہیپی انڈیپینڈینس ڈے بولنے آیا ہوں ادھر۔۔۔۔

اُس نے ہمیشہ کی طرح ٹیڑھا جواب دیا۔۔۔

نین نے اُسے گھورا اور اُس کی سرخ آنکھوں کو دیکھنے لگی۔۔۔۔

تمہاری آنکھیں اتنی لال کیوں ہو رہی ہے۔۔۔۔۔
وہ غور سے دیکھتی ہوئی پوچھنے لگی۔۔

رات بھر سویا نہیں تو۔۔۔۔۔
وہ بیچارگی سے کہتا کہتا رکا۔۔۔۔اور اُسے دیکھ کر سنبھلا۔۔۔۔۔

کیوں نہیں سوئے۔۔۔۔۔

نین نے حیرت سے پوچھا۔۔۔

مچھر۔۔۔۔۔

اُس نے فوراً سوچ کر جلدی سے کہا۔۔۔۔

لیکن مچھر تو مجھے نہیں دکھے۔۔۔۔۔

اُس نے ذہن پر زور دے کر کہا۔۔

تو۔۔۔۔۔ تو۔۔ تو۔۔ اندھی ہے۔۔۔۔۔

اُسے کچھ نہیں سوجھا تو بگڑ کر بولا۔۔۔

ٹھیک ہے میں مورٹن آرڈر کر دیتی ہوں۔۔۔۔

تاکے آج رات مچھر پریشان نا کرے تمہیں

اُس نے منہ بنا کر کہا۔۔۔۔

میری پریشانی کی اتنی فکر وہ بھی تے کو۔۔۔۔۔۔

وہ ہنس کر بولتا دونوں ہتھیلیاں زمین پر ٹیکے پیچھے کو جھکا

مجھے کوئی فکر و کر نہیں ہے۔۔۔۔ بس میرے ہوتے ہوئے

کوئی اور تمہارا خون چوسے مجھے پسند نہیں۔۔

نین نے آنکھیں گھما کر بے نیازی دکھاتے ہوئے کہا۔۔۔

مجھے بھی فالتو جوک پسند نہیں۔۔۔۔۔

ساحل اُسے گھور کے بولتا وہاں سے اٹھ گیا۔۔۔

مجھے تو تمہاری شکل بھی پسند نہیں۔۔۔

اُسے اندر جاتے دیکھ وہ زور کی آواز میں اُسے سناتے ہوئے

بولی۔۔۔۔۔

اور ہنس کے وہاں سے اٹھی۔۔۔

ان اُسے یہ صبح خوبصورت لگنے لگی تھی

کچھ دیر بعد وہ نہا کے تھوڑی دیر سونے کے ارادے سے اندر

آیا تو نین کو فون کان سے لگا کر کسی سے بات کرتے ہوئے

سخت پریشان محسوس کیا۔۔

کیا ہوا اچانک اتنی گھبرائی کیوں ہے۔۔۔

فوراً اُس کے قریب آیا اور فون کان سے ہٹا کر دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔

ساحل۔۔۔۔۔۔بھابھی کا فون تھا۔۔۔داؤد کو گولی لگی ہے۔۔۔وہ ہاسپٹل میں ہے اور فلک۔۔۔۔۔فلک کو کسی نے کڑنیپ کر لیا ہے۔۔۔۔۔

اُس نے شدید گھبرائے ہوئے انداز میں اُسے جلدی جلدی بتایا تو وہ بھی سخت حیران ہوا۔۔۔

جلدی سے اپنا فون اٹھا کر آن کیا تو اُس پر سب کی ملا کر سینکڑوں مسکالس تھی۔۔۔

اُس نے افسوس سے مٹھیاں بھینچیں۔۔۔۔اُس کا فون کل شام سے بند تھا۔۔۔ورنہ اُسے یہ بات پہلے ہی معلوم ہو جاتی

ساحل فلک کو ہماری ضرورت ہو گی۔۔۔۔

اُسے کچھ ہو نا جائے۔۔۔۔

نین نے پریشانی سے کہا تو وہ جلدی سے شرٹ پہننے لگا

ایک کام کر تو ہاسپٹل جا۔۔۔میں بھابھی کو لے آؤں گا۔۔۔۔

اُسے بولتے ہوئے شرٹ کے بٹن بند کیے نین نے سر ہلایا لیکن جب اُسے کچھ نہ ہو جائے خیال آیا تو دل دھڑکتے دھڑکتے رکا۔۔۔

مجھے بھی اپنے ساتھ ہی لے چلو نا۔۔۔۔

وہ معصومیت سے بولی تو ساحل نے ایک لمحے کو پلٹ کر دیکھا

اور پھر فوراً نظریں پھیر لیں

ابھی بحث نہیں تو ہاسپٹل جا۔۔۔۔۔

انکار کرتے ہوئے بائیک کی چابی اور موبائل اٹھا کے باہر نکلنے

لگا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔ

چھوٹے سے گاؤں کی اس بڑی حویلی میں رونقوں کا سماں

تھا۔۔۔۔۔۔۔۔ رنگوں کا میلا تھا۔۔۔ جیت کا جشن

تھا۔۔۔ سکندر کی جیت کا جشن

ایسا شاندار جشن جو دور دور تک نہ کبھی کسی نے سنا ہو گا نہ دیکھا ہو گا۔۔آخر جیت بھی تو اتنی ہی بڑی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کئی شہروں اور ملکوں کی معروف ہستیاں اس جشن میں شامل تھی۔۔۔۔۔ہر نیوز چینل کے رپورٹر وہاں موجود تھے۔۔۔شاید اس وقت اس شادی سے بڑھ کر حیرت انگیز خبر کوئی نہیں ہونی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آخر وہ ساری دنیا کو اپنی کامیابی دکھانا چاہتا تھا

تمام کیمروں کا رخ حویلی کے دروازے پر تھا جہاں آف وہائٹ شیروانی میں سر پر نیلا سافہ باندھے باہر کی طرف

بڑھتا اس شاہ خاندان کا وارث اس حویلی کی شان کسی ریاست کے راجا کی طرح معلوم ہوتا تھا

وہ راجا جو کوئی جنگ فتح کر کے لوٹا ہو اور فتح کی مسکراہٹ اس کے لبوں کو آزاد نہیں کر رہی۔۔۔

اس کی مغرور چال میں سرشاری تھی
اور گہری نیلی آنکھوں میں چمک ساری دنیا پا لینے کی۔۔۔۔۔۔

اس کے قدم منڈپ میں پڑے اور بجائے اپنی جگہ بیٹھنے کے وہ مقابل کے صوفے پر سرخ جوڑے میں سجی گھونگھٹ میں

آنکھیں ڈھکے۔۔ فلک کے قریب بیٹھ گیا۔۔۔۔دوپٹے میں چھپے اس کے ہاتھ کی انگلیوں پر اپنا مضبوط ہاتھ رکھتے ہوئے لبوں کی مسکراہٹ گہری کی اور مولوی کو نکاح پڑھانے کا اشارہ دیا۔۔۔۔۔۔۔

اس کے باپ بہادر شاہ نے اپنی موچھوں کو تاؤ دیتے ہوئے سینے کو مزید وسیع کیا۔۔۔۔۔۔اور ماں نے اپنے بیٹے کی بلائیں لیتے ہوئے اپنی قیمتی آنچل کو سنوارا۔۔۔۔۔

فلک کے گھر والوں کو جب اس بات کی خبر ہوئی تو وہ لوگ بھی حیران پریشان سے وہاں پہنچے۔۔۔۔

اُنہیں تو لگا تھا داؤد کے آنے سے اُن کی بیٹی کی بد نصیبی چھٹ گئی ہے لیکن آج وہ پھر وہیں کھڑی تھی جہاں سے بچنے کے لیے موت کو اپنانے تیار ہو گئی تھی۔۔۔۔

سکندر کے آدمیوں نے شمع اور اُس کے ماں باپ کو فلک تک پہنچنے سے پہلے ہی روک دیا۔۔۔۔

مولوی نے پڑھنا شروع کیا اور شور سکوت میں بدلنے لگا

ہر نظر اس وقت اُن دونوں پر ٹھہر گئی۔۔۔

کوئی افسوس لیے۔ کوئی حسد لیے۔ کوئی ہمدردی لیے۔۔ کوئی حیرت لیے۔۔۔۔۔۔۔۔

افسوس کے اس نے اپنے لیے ایک معمولی لڑکی کو چنا۔۔۔
افسوس کے اس لڑکی کی قسمت اسے جیتے جی جہنم میں لیے آئی

حسد کے اس نے بہتر سے بہتر رئیس سے رئیس خوبصورت سے خوبصورت لڑکی پر اس عام لڑکی کو ترجیح دی

ہمدردی کے اس کا ساتھ اس لڑکی کے لئے کسی دیو کی قید جیسا تھا۔۔۔۔ جہاں سے اب وہ کبھی آزاد نا ہو پاتی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"تو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کیسا لگ رہا ہے۔۔۔۔آج پھر اسی مقام پر۔۔۔۔۔اپنے آپ

"کو میرے نام کرتے ہوئے۔۔۔۔۔

اس نے اپنے مخصوص لہجے میں اس کے قریب سرگوشی

کی۔۔لہجہ مسکراتا ہوا غرور کی حدوں کو چھو رہا تھا

۔۔اس کے بے جان بے حرکت وجود میں کوئی ہلچل نہیں

ہوئی۔۔۔۔۔ محض دوپٹے کے پیچھے نم پلکیں

جھپکیں۔۔۔۔۔۔

آنسو بھی اب ختم ہو گئے تھی

کہیں پھر سے وہی تو نہیں سوچ رہی ہو۔۔۔۔جو پچھلی دفعہ کیا

تھا

اس کا رخ سامنے تھا سر ہلکا سا اس کی جانب جھکا ہوا اور لہجے میں طنز تھا لبوں پر مسکراہٹ۔۔۔۔

اپنی بات پر فلک کی انگلیوں میں لرزش محسوس کر کے ہلکا سا ہنسا۔۔۔۔

ڈرو مت ڈارلنگ اب میں تمہارا دشمن نہیں محافظ ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہنسی اڑاتا دھیما لہجہ۔۔۔۔۔۔۔ فلک نے دھیرے سے اپنا ہاتھ سکندر کے ہاتھ کے نیچے سے نکال کر گود میں رکھا

مولوی کے نکاح کی اجازت مانگنے پر سب اس کی جانب متوجہ ہوئے جو ہنوز چپ تھی ساکن تھی اس کی دوسری جانب کسی

لڑکی نے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے اسے جواب دینے کا اشارہ کیا تو اس نے اپنے خشک گلے کو تر کیا

کہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کے تمہیں اپنی ہار قبول ہے۔۔۔۔۔۔

سکندر نے اس کے کان کے قریب پھر سے سرگوشی کی لیکن اس دفعہ لہجے میں زہر سی کڑواہٹ گھلی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس نے ضبط سے آنکھیں بند کر لی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

وہ ہاسپٹل پہنچی تو کوریڈور میں سب سے آگے رابعہ بیگم کو دیکھا۔ جلدی سے اُن کی طرف بڑھی۔۔۔۔۔

بڑی مامی داؤد ٹھیک ہے نہ۔۔۔۔
اُن کے دونوں ہاتھ تھامتے ہوئے پوچھا کوئی ناراضگی کوئی غصّہ یاد نہیں تھا صرف فکر تھی۔۔۔۔

پتہ نہیں نین۔۔۔یہ لوگ کچھ نہیں بتا رہے۔۔۔۔نا مجھے میرے بیٹے سے ملنے دے رہے ہیں۔۔۔۔
رابعہ بیگم اُس کے پوچھتے ہی رونے لگ گئی۔۔۔ نین کے دل کو کچھ ہوا۔۔

کچھ نہیں ہو گا بڑی مامی داؤد کو۔۔۔آپ ریلیکس ہو جائیں۔۔۔

اُس نے اُنہیں سمجھاتے ہوئے صوفے پر بیٹھایا اور تسلی دینے لگی

♦♦♦♦♦♦♦

اور اِنتظار نا کرواؤ۔۔۔اب کہہ بھی دو۔۔۔

اُس کے خاموش رہنے پر وہ پھر سے بولا قاضی نے دوبارہ پوچھا لیکن فلک نے تب بھی جواب نہیں دیا۔۔۔۔۔

سکندر نے غصے سے اُسے دیکھتے ہوئے سختی سے اُس کا بازو

پکڑا۔۔

بولو۔۔۔ قبول ہے

وہ اُس کے کان کے پاس غرایا۔۔۔

فلک نے پوری طاقت لگا کے اُس کا ہاتھ جھٹکا اپنی جگہ سے

اٹھی

اور گھونگھٹ کو چہرے سے پھینک کے پہلے سے ہاتھ میں

موجود گن اوپر اٹھا کر سکندر کے نشانے پر تان دی۔۔۔

ایک ہی پل میں پورا منظر بدل گیا تھا۔۔۔سب کی آنکھیں اور منہ کھلے رہ گئے تھے۔۔جب کے سکندر شدید شاک کے عالم میں اپنی جگہ سے اٹھ تک نہیں پایا تھا

بے عزت کرنے والے کو محافظ نہیں بنایا جاتا

سکندر۔۔۔۔مجھے قبول نہیں ہے۔۔۔۔۔۔

مسلسل رونے سے آواز بھاری ہو گئی تھی اور اس وقت غضب کی سختی لیے ہوئے بے حد پراسرار لگ رہی تھی۔۔۔

سکندر اور اُس کے ماں باپ صدمے میٹھے تو فلک کے گھر والوں کی حالت بھی کچھ جدا نہیں تھی

بھلے آج میں زندگی ہار جاؤں لیکن تمہارے گھمنڈ کو جیتنے نہیں دوں گی

وہ سکندر کے حیرت سے دیکھنے پر گن کو دونوں ہاتھوں میں مضبوطی سے پکڑے بولی۔۔۔۔

اُس کا پورا بدن لرز رہا تھا۔۔۔

اے دیکھ کیا رہے ہو پکڑو اس بیوقوف لڑکی کو۔۔۔۔۔۔۔۔

بہادر شاہ نے غصے سے فلک کو دیکھ کر اپنے آدمیوں پر گرجتے ہوئے حکم دیا وہ لوگ اُس کی طرف بڑھے اس سے پہلے ہی سکندر نے ہاتھ دکھا کر روک دیا۔۔۔

اور اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا تھا

افف۔۔۔۔ ہلا دیا سکندر کو۔۔۔۔

اُس کے لہجے میں حیرت کے ساتھ تبسم بھی شامل تھا۔۔۔ دل پر ہاتھ رکھ کر بولا

پر میری جان۔۔۔۔۔۔ دوپٹہ سنبھالنے والے ہاتھ ہتھیار نہیں سنبھال سکتے۔۔۔۔۔۔

اُس کے کانپتے ہاتھوں کو دیکھ ہنس کر جتاتے ہوئے بولا۔

اُنہیں کانپتے ہاتھوں میں حرکت ہوئی اور ایک گولی گن سے نکل کر سکندر کے سینے کے اندر دھنس گئی۔۔۔۔۔۔

گولی کی آواز کے بعد فضا میں گہرہ سناٹا چھا گیا۔۔۔۔۔ مانو سب نے سانس تک روک لی ہو۔۔۔۔

سکندر بے یقین سا اپنے سینے پر ہاتھ رکھ کر دیکھنے لگا کے واقعی یہ حقیقت ہے یہ بس ایک خیال۔۔۔

اُس کی ہتھیلی خون سے رنگ گئی۔۔۔۔۔

اب تمہاری غلط فہمی دور ہوئی۔۔۔۔

اُس خاموشی میں دور دور تک فلک کی چینخ گونجی۔۔۔اور ساتھ ہی دوسری گولی کی آواز جس کے لگتے ہی سکندر لڑکھڑا کر صوفے پر گر گیا لیکن اب بھی اُسے تکلیف اور ڈر سے زیادہ حیرت ہو رہی تھی۔۔۔کے اُس کے سامنے موت بن کر کھڑی لڑکی فلک ہے۔۔

یہ ہاتھ وقت آنے پر بندوق اٹھا بھی سکتے ہے۔

اور چلا بھی سکتے ہے۔۔۔۔۔

خدمت کر سکتے ہیں تو تم جیسوں کی مرمت بھی کر سکتے ہیں۔۔

دعا کے لئے اٹھ سکتے ہیں تو اپنی حفاظت کے لیے بھی اٹھ سکتے ہیں۔۔۔۔۔۔

طاقت نہیں لگتی سکندر۔۔۔ صرف ہمت لگتی ہے۔۔۔۔۔جو مجھ میں داؤد نے بھر دی ہے۔۔۔۔

وہ اب بھی گن کا رخ اُس کی طرف کیے سرخ بھیگی آنکھوں سے اُسے گھورتی ہوئی نفرت سے بول رہی تھی۔۔۔۔

سکندر کی ماں دل پر ہاتھ رکھے کھڑی تھی اور بہادر شاہ بھی گھبرایا ہوا اپنی جگہ تھا کے اگر ایکدم بھی بڑھا یا تو فلک سے پھر گولی نا چل جائے۔۔۔۔۔

ساحل اسی وقت بھاگتا ہوا اُس جگہ پہنچا تھا لیکن دور سے ہی یہ منظر دیکھ اُس کے قدم رک گئے۔۔

ہمیشہ سوچتی تھی کے شاید کسی دن تمہیں اپنے گناہ کا احساس ہو جائے گا۔ کسی دن خدا کا خوف یاد آئیگا تو شرمندہ ہو کر جھک جاؤ گے اُس کے آگے۔۔۔
اپنے غرور کا سر کچل کر اپنی غلطی کی معافی مانگ لو گے اللہ سے۔۔۔۔۔۔اور تب میں بھی تمہیں معاف کر دوں گی۔۔۔۔
لیکن آج میں نے خود کو یقین دلا دیا کے تم اُن میں سے ہو جن کو خدا معافی کا موقع بھی نہیں دیتا۔۔۔

اور جب وہ تمہیں معاف کرنے میں راضی نہیں تو میں کیسے معاف کر دوں۔۔۔

اُس نے بھیگے بھاری لہجے میں کہتے ہوئے اُسے اٹھنے کی کوشش کرتے دیکھ تیسری گولی چلائی۔۔۔جس کے بعد سکندر کے وجود میں مزید قوت بھی ختم ہو گئی۔۔۔

اُس کے لیے سانس لینا مشکل ہوا تو چند سیکنڈ جسم تڑپنے لگا اور پھر ساکت ہو گیا۔۔۔۔

جس بھیڑ کو اُس نے اپنی جیت دکھانے جمع کیا تھا وہ لوگ اُس کی موت کے تماشائی بن گئے۔۔

بہادر شاہ اس کی بیوی گھبرا کر سکندر کی طرف بڑھنے لگے تو فلک نے گن کا رخ فوراً اُن کی طرف موڑ دیا

خبردار جو کوئی آگے بڑھا۔۔۔۔۔

آج مجھے کسی کو مار دینے یا مر جانے کا افسوس نہیں ہو گا۔۔۔کیوں کے میں نے اپنے آپ سے وعدہ کیا ہے اگر مروں گی تو لڑ کر مروں گی۔۔۔ہار مان کر جان نہیں دوں گی اب۔۔۔۔

وہ آگے بڑھتے بہادر شاہ اور اُس کے آدمیوں کو غضب ناک انداز میں دیکھتے ہوئے بولی سکندر کی ماں روتے ہوئے آگے آئی

میرے بیٹے کو چھوڑ دے۔۔

اُس کے آگے ہاتھ جوڑ کر منت کرنے لگی حالانکہ اُس میں جان نہیں بچی تھی۔۔ لیکن پھر بھی اس اُمید کے وہ بچ جائے

اُس کے ماں باپ اُس تک پہنچنے کو تڑپ رہے تھے

بہت تکلیف ہو رہی ہے اب۔۔۔

ڈر لگ رہا ہے۔۔۔۔۔۔

ترس آ رہا ہے۔۔۔۔۔

وہ اُن کی صورت دیکھ تاسف سے بولی۔۔۔۔

میرے بھائی کو مرتے دیکھ تو کسی کو ترس نہیں آیا۔۔۔۔

اُن کا خون بھی تو اسی رنگ کا تھا نہ۔۔۔۔

وہ بھی تو کسی کا بیٹا تھا کسی کا بھائی تھا نہ۔۔۔۔۔۔

اپنی اماں کے لیے سب کچھ تھا۔۔۔

تو اُس کے مرنے پر کیوں نہیں فرق پڑا کسی کو۔۔۔۔۔

روتے ہوئے زور سے چلا کر بولی اور گن سمیت ہاتھ نیچے ڈھلک گئے۔۔اُس کی ماں سر جھکا گئی۔۔۔۔۔بہادر شاہ بھی اپنے بیٹے کو دیکھ کر رونے کو ہو گیا

اُسے مارنے والے اس شیطان کو کیوں نہیں روکا کسی نے۔۔۔۔۔۔

تب کیوں نہیں روکا

جب اس نے میرے ساتھ۔۔۔۔۔۔۔

وہ زور زور سے کہتی ایکدم سے رو پڑی۔۔۔۔ساحل نے آنکھیں بند کر کے چہرے پر ہاتھ پھیرا۔۔۔۔

اُس کی اماں بھی رونے لگی تو شمع نے اُنہیں سنبھال کر خود سے لگایا۔۔۔۔

تب بھی یہ کسی کو غلط نہیں لگا۔۔۔۔تب بھی اُنگلیاں مجھ پر اٹھی۔۔۔۔۔۔میرے بابا میری اماں کا جینا دشوار کر دیا گیا۔۔۔

مجھے سب نے ایسے دیکھا جیسے میں کوئی گندگی ہوں۔۔۔۔۔۔

روتے روتے اُس کے الفاظ بھی ڈگمگانے لگے

وہ آج اپنے سارے حساب مانگ رہی تھی۔۔۔جو سب اندر تھا سب بیان کر رہی تھی۔۔۔۔

سکندر کے ماں باپ سکندر کے پاس جا کر اُسے دیکھتے رو رہے تھے

غلطی اس کی۔۔۔۔گناہ اسکا تو قصوروار میں

کیوں۔۔۔۔صرف اسلئے کیوں کے میں لڑکی ہوں۔۔۔۔

اُس نے وہاں کھڑے لوگوں کو دیکھتے ہوئے پوچھا جو اُس کی

نگاہ کے نشانے پر تھے اپنے سر جھکا گئے

میرا لڑکی ہونا ہمیشہ سے میرے اور میرے ماں باپ کے لیے

کسی سزا جیسا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

جب بھی میرے بابا کسی سے کہتے کہ میری دو بیٹیاں ہے تو

اُن کا سر جھکا ہوا ہوتا تھا۔۔۔۔

جیسے اپنا کوئی جرم بتا رہے ہو

میں سمجھ نہیں پاتی تھی کیوں۔۔۔

میری اماں کہتی تھی۔۔۔ تم لڑکی ہو نظر ملا کے بات مت کرو۔۔۔۔۔۔۔

تم لڑکی ہو زور سے نہ ہنسو۔۔۔

سر جھکا کے چلو۔۔۔۔۔ دھیمی آواز میں بات کرو۔۔۔ صبر کرنے کی عادت رکھو۔۔۔ برداشت کرنا سیکھو۔۔۔۔ تم لڑکی ہو فلک۔۔۔۔۔ سب سہہ لو۔۔۔۔

مجھے سمجھ نہیں آتا تھا کے لڑکیوں کے لئے ہی یہ شرطیں کیوں ہے۔۔۔ لیکن اس نے مجھے سب سمجھا دیا۔۔۔۔

اُس نے بھیگے لہجے میں زور زور سے سب کو سناتے ہوئے سکندر کی طرف اشارہ کیا

یہ بھی کے میری اماں مجھے اس جیسوں سے بچنے کے لیے چھپاتی تھی اور یہ بھی کے اس جیسے شیطان اپنی حوس کے سامنے کچھ نہیں دیکھتے۔۔۔وہ ہر حال میں پہنچ جاتے ہیں چاہے کوئی خود کو لاکھ چھپا لے۔۔۔
کیوں کے میں نے تو ہر بات مانی۔۔۔۔۔۔جو کہا وہ کرتی رہی۔۔۔۔۔پھونک پھونک کر قدم بڑھایے ہمیشہ۔۔۔۔۔پھر بھی بچا نہیں پائی خود کو۔۔۔۔

وہ اب تک کی ساری کسر نکال رہی تھی۔۔۔۔کیوں کے جب برداشت کی انتہا ختم ہو جائے تو دل ہر خوف سے بری ہو جاتا ہے۔۔۔۔

ساحل بھی اُس بھیڑ کا حصہ بنا اُس کی باتیں سن کر دل کو بے حد بوجھل محسوس کر رہا تھا۔۔۔۔

کاش کے اسے بھی کبھی کوئی سبق دیا گیا ہوتا۔۔۔۔
صرف اتنا سکھایا گیا ہوتا کے کسی لڑکی کی عزت کے ساتھ کبھی مت کھیلو۔۔۔۔

اپنے غرور میں کسی کو برباد نا کرو

اُس نے افسوس سے کہا تو بہادر شاہ نے اپنے سر سے پگڑی اُتار کے پھینک دی اور پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا۔۔۔۔

دولت شہرت اور طاقت کا نشا پل میں اُتر چکا تھا جب اپنی

اصل دولت کو ختم ہوتے دیکھا۔۔۔۔

سکندر کے ساتھ سب ختم ہو گیا تھا

اس کا غرور میری عزت سے بڑھ کر تھا۔۔۔۔۔۔۔۔ میرے

بھائی کی جان سے بڑھ کر تھا۔۔۔۔ ہماری زندگیوں سے

بڑھ کے اس کے لیے اس کی جیت تھی۔۔۔۔۔۔

یہ بدنیت مجھے اب بھی اُس انسان سے الگ کرنا چاہتا تھا

جنہوں نے مجھے نئ زندگی دی۔۔۔۔۔ پھر سے جینا

سکھایا۔۔۔۔۔۔۔۔۔ یہ بتایا کے سارے مرد اس جیسے نہیں

ہوتے۔۔۔۔اُنہیں ایک لڑکی کی عزت اُس کے احساس اُس

کے جذبات کی قدر ہوتی ہے۔۔۔۔۔۔اُن کے لیے لڑکی کا

وجود کھلونا نہیں ہوتا۔۔۔۔

یہ میرے داؤد کے نکاح میں ہونے کے باوجود مجھ سے شادی

کر کے پھر میری خوشیاں اجاڑ کر اپنے غرور کی تسکین چاہتا تھا

پر آج میں نے اسے جیتنے نہیں دیا۔۔۔

میں نے آج اس کے غرور کو شکست دے دی۔۔۔۔

وہ سکندر کی بند آنکھوں کو دیکھ سر تانے بولنے

لگی۔۔۔آنکھیں خطرناک حد تک لال ہو گئی تھی۔۔۔

آواز بلکل بدل گئی تھی۔۔۔۔

وہ آگے بڑھ کر سکندر کے پاس گئی۔۔

سکندر۔۔۔۔۔۔۔۔داؤد نے کہا تھا۔۔۔۔

تمہاری مدد صرف تم کر سکتی ہو فلک۔۔۔۔۔۔تو آج میں نے اپنی مدد کر لی۔۔۔۔۔

میں نے خود کو تم سے بچا لیا۔۔۔۔

ہمیشہ کے لیے آزاد ہو گئی۔۔۔۔۔

اُسے دیکھتے ہوئے اُس کے مردہ وجود سے باتیں کرنے لگی

اُس کے قدم ڈگمگائے اور وہ زمین پر گر گئی تو ساحل بھاگ کے اُس تک پہنچا

بھابھی۔۔۔۔۔۔آپ ٹھیک ہے۔۔۔۔

اُسے سہارا دے کر اٹھاتے ہوئے بٹھایا۔۔۔۔۔۔ شمع اور اُس کے ماں باپ بھی اُس کی طرف بڑھے۔۔۔

جب کے وہ ساحل کو ایسے دیکھ رہی تھی جیسے پہچانتی ہی نہ ہو

میں نے اسے مار دیا۔۔۔

جب بولی تو لہجہ بھی بلکل بیگانہ تھا جیسے خود سے بول رہی ہو

بھلے دیکھ اُسے رہی تھی۔۔۔

بہت اچھا کیا بھابھی۔۔۔

ساحل نے فوراً کہا تو وہ ایکدم سے رونے لگ گئی۔۔۔۔

شمع نے اُس کے پاس بیٹھ کر اُسے تھاما

میں قاتل بن گئی۔۔۔۔۔۔

مجھے قاتل بنا دیا اس نے۔۔۔۔۔

وہ ساحل کو بچوں کی طرح شکائت لگاتی سکندر کی طرف اُنگلی اٹھانے لگی کسی ذہنی مریض کی طرح۔۔۔۔۔

درندوں کو مارنے والے قاتل نہیں ہوتے

بھابھی۔۔۔۔۔آپ نے تو ایک یگ بدلا ہے۔۔۔۔

اُس نے داد دینے والے انداز میں کہا فلک نا سمجھی سے دیکھنے لگی تو دھیرے سے مسکرایا

Happy independence day۔۔۔۔

اُسے دیکھ کر بولا لیکن وہ بنا کوئی تاثر دیے اب شمع کو دیکھ کر بڑبڑانے لگی۔۔۔۔

♦♦♦♦♦♦♦

وہاں جو کچھ ہوا تھا اُس کی لائیو کورتیج ٹی وی پر دکھائی جا رہی تھی۔۔۔۔اور لائیو ختم ہونے کے بعد اگلی پچھلی ساری باتیں اور قصے بھی دہرائے جا رہے تھے۔۔۔۔ہاسپٹل کے کوریڈور میں لگی ٹی وی پر چلتے منظر دیکھ سب کے سب سن تھے۔۔۔۔۔۔

یہ سب کیا دکھا رہے ہیں ٹی وی پر۔۔۔۔۔۔

رابعہ بیگم بے یقینی سے عباس صاحب کو دیکھتی پوچھنے لگی اُنہیں تو یہ سب باتیں معلوم بھی نہیں تھی۔۔۔۔وہ کوئی جواب دیتے اُس کے پہلے ہی اندر سے کچھ ٹوٹنے کی زوردار آواز آئی۔۔۔۔

سب کے پیچھے نین بھی اندر آئی تو دیکھا دو لوگ داؤد کو کنٹرول کرنے کی کوشش کر رہے تھے اور وہ اُن کی قید میں مچل کر وہاں سے بھاگنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔ شولڈر سے خون پانی کی طرح بہہ رہا تھا۔۔۔

چھوڑو مجھے۔۔۔۔

وہ زور زور سے چلا کر خود کو چھڑانے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔

نین بری طرح گھبرا رہی تھی۔۔۔ اُسے ویسے بھی خون دیکھ کر گھبراہٹ ہوتی تھی اور اس وقت داؤد کا ایسا برتاؤ اُسے بے حد خوفزدہ کر رہا تھا۔۔۔ وہ دروازے کے باہر سے بھی

اُسے دیکھ کر کانپ رہی تھی۔۔۔۔۔۔اس سے پہلے کے خوف سے اُسے کچھ ہو جائے وہ وہاں سے ہٹ گئی۔۔۔

داؤد بیٹا سنبھالو خود کو۔۔۔۔۔

عبّاس صاحب بھی اُسے سنبھالنے کی کوشش کر رہے تھے

ڈیڈ فلک کو میری ضرورت ہے۔۔۔۔

پتہ نہیں وہ کس حال میں ہو گی۔۔

وہ اُنہیں دیکھ کر بے بسی سے بولنے لگا

وہ بلکل ٹھیک ہے بیٹا۔۔۔اُسے کچھ نہیں ہوا۔۔۔وہ ابھی آجائے گی تم خود کو سنبھالو۔۔۔۔۔۔اپنی ماں پر ترس کھاؤ۔۔۔۔۔

رابعہ بیگم نے روتے ہوئے اُس کا چہرہ تھام کر کہا۔۔۔۔

مام فلک مصیبت میں ہے۔۔۔۔مجھے اُس کے پاس۔۔۔۔۔۔

وہ تھوڑا شانت ہو کر بول ہی رہا تھا کے دروازہ کھلا اور ساحل کے پیچھے شمع کے ساتھ فلک کو اندر آتے دیکھ اُس کے الفاظ ادھورے رہ گئے

فلک۔۔۔۔تم۔۔۔۔۔تم ٹھیک ہو نہ۔۔۔۔۔

اُس کے پاس آتے ہی وہ اُس کا چہرہ تھام۔ کر پوچھنے لگا۔۔ لیکن فلک بلکل۔ سن تھی۔۔۔

جنگ فتح کر کے آئی ہے تیری بیوی۔۔
ساحل نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔وہ حیرت سے فلک کو دیکھنے لگا۔۔۔جو نظریں بھی نہیں ملا رہی تھی سخت صدمے میں تھی۔۔۔۔

ابھی تھوڑی پریشان ہے۔۔۔۔
ٹھیک ہو جائیگی۔۔۔۔۔۔۔
وہ داؤد کی ٹینشن محسوس کر کے بولا اور خود باہر نکل گیا۔۔۔۔

ڈاکٹر نے داؤد کو آرام سے لیٹنے کا کہتے ہوئے سب کو باہر جانے کو کہا لیکن اُس نے فلک کا ہاتھ نہیں چھوڑا اُسے وہیں روکے رکھا

عباس صاحب نے بھی رابعہ بیگم کو چلنے کو کہا۔۔۔تو وہ اُس کے پاس سے اٹھ گئیں

داؤد کا دھیان رکھنا۔۔۔۔۔۔

اور اپنا بھی۔۔۔۔

فلک کو دیکھتے ہوئے کہتی باہر نکل گئی۔۔۔

تم ٹھیک ہو نہ فلک۔۔۔۔

وہ تھوڑا سا اٹھ کر اُس کے چہرے پر ہاتھ رکھے پریشان سا پوچھنے لگا تو فلک نے اُس کی طرف دیکھا

میں نے اُسے مار دیا۔۔۔۔

اور اُسی طرح بڑبڑائی جیسے کب سے بڑبڑا رہی تھی۔۔۔۔۔داؤد نے اُسے اپنے سینے سے لگالیا۔۔۔۔

I m proud of you----

I Love you----

اُس کے بالوں کو لبوں سے چھوتے ہوئے محبت سے بولا۔۔۔۔۔

گھر چلیں۔۔۔۔۔۔

وہ باہر نکل کر نین کے پاس آتے ہوئے بولا۔۔۔

ابھی کچھ دیر بڑے ماما مامی کے ساتھ رکتی ہوں۔۔۔دونوں بہت ٹینس ہے۔۔۔۔۔

اُس نے دور سے ہی دونوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔

ٹھیک ہے میں آتا ہوں۔۔۔

وہ کندھے اچکا کر کہتا خود باہر نکل گیا

@@@@@

سولہ اگست۔۔۔۔

مطلب پلاننگ سولہ اگست کی ہے۔۔۔ لیکن کہاں کوئی جگہ تو مینشن ہو گی نا۔۔۔۔

وہ ہاسپٹل سے نکل کر سیدھا ہیڈ آفس آیا تھا۔اُن لوگوں کو پندرہ اگست کے دن شہر میں کوئی دہشت ہونے کا اندیشہ تھا اُن کی ٹیم الرٹ بھی تھی لیکن سارا دن گزرنے کے بعد ایسا کوئی واقعہ پیش آیا نا کسی پر کوئی شبہ ہوا۔۔۔

جب کے رینا کے گھر سے ملے لیپٹاپ اور موبائل کے ذریعے بہت ساری معلومات حاصل کرلی تھی اور یہ بھی کے وہ پندرہ

نہیں سولہ اگست کو کچھ کرنے والے ہے لیکن یہ معلوم نہیں ہو رہا تھا کے کونسی جگہ اور کیا۔۔۔۔

لوکیشن پتہ کرنی ہو گی۔۔۔۔۔۔ جلد سے جلد۔۔۔۔۔

وہ شاد کی طرف دیکھ کر بولا تو اُس نے غصے سے دانت پیسے۔۔۔۔

یہ سب تمہاری وجہ سے ہو رہا ہے۔۔۔۔

ہم رینا کی کسی موومینٹ سے پتہ لگا سکتے تھے لیکن اب تو وہ آپشن بھی نہیں ہے

کیا ضرورت تھی تمہیں وہاں جانے کی۔۔۔۔ نا تم وہاں جاتے ناوہ لوگ رینا کو مارتے۔۔۔۔

اُس نے غصے سے کا تو ساحل نے بھی پیشانی پر بل ڈالے اُسے
دیکھا۔۔۔

جب تک میں نے تمہیں بتایا نہیں تھا کے میں وہاں ہوں تب
تک سب صحیح تھا۔۔۔۔
رینا بھی بلکل ریلیکس تھی۔۔۔۔اُسے مجھ پر شک تک نہیں
ہوا تھا جیسے ہی میری تم سے بات ہوئی۔۔۔۔اُن لوگوں کو
خبر ہوگئی۔۔۔کے میں کیا کرنے والا۔۔۔
اور اس سے پہلے کے رینا کچھ بتائے اُسے مار دیا
ساحل نے بھی اُس سے بدلہ لینے میں کوئی کسر نہیں
چھوڑی۔۔۔

کیا کہنا چاہتے ہو۔۔۔۔میں نے کیا ہے یہ سب۔۔۔۔میں نے اُن تک خبر پہنچائی۔۔۔۔۔میں نے مروایا رینا کو۔۔۔۔

وہ خود پر الزام لگتے ہی غصے سے بھڑک اٹھا۔۔۔

وہ تو میں پتہ کر ہی لوں گا کے کس نے کیا۔۔۔۔۔

وہ تیکھی نظروں سے گھور کر جتاتے ہوئے بولا۔۔۔۔

بس کرو تم دونوں۔۔۔۔آپس میں لڑنے سے کچھ نہیں ہو گا۔۔۔۔بہتر ہے ہم آگے کے بارے میں سوچیں۔۔۔۔۔

یاسر نے جھنجھلا کر دونوں کو خاموش کروایا۔۔وہ دونوں ایک دوسرے کو گھورے جا رہے تھے۔۔۔

وہ شاد کو دیکھ کر آنکھیں گھماتا واپس کمپیوٹر کے سامنے بیٹھے شخص کی طرف آکر اُس سے بات کرنے لگا

♦♦♦♦♦

اب سب ٹھیک ہے بڑی مامی۔۔۔

آپ گھر جا کر آرام کیجئے۔۔۔

بھابی اور بھائی ہے یہاں رات کو داؤد کا خیال رکھنے کے لیے۔۔۔۔۔۔

آپ بے فکر ہو کر جا سکتیں ہے۔۔۔

صبح پھر آجائیے گا فریش ہو کر۔۔۔

نین نے اُنہیں سمجھاتے ہوئے کہا۔۔۔

فلک کو تو اُس کی حالت کے پیشِ نظر گھر بھیج دیا تھا۔تا کے وہ تھوڑی ریلیکس ہو جائے لیکن رابعہ بیگم جانے کے لیے مان ہی نہیں رہیں تھیں۔۔۔

تم بھی ساتھ چلو نا نین۔۔۔۔۔

اُس کے سمجھانے پر وہ شر مندہ سی ہو کر بولیں

نہیں بڑی مامی مجھے گھر جانا ہے۔۔ساحل وہاں اِنتظار کرے گا۔۔۔

نین نے بلکل نارمل انداز میں انکار کیا اُنہوں نے بھی دوبارہ کچھ نہیں کہا

اُن کے گھر جانے کے بعد وہ کیب لے کر گھر آگئی اور ساحل کا انتظار کرنے لگی

تھوڑی ہی دیر بعد وہ بھی گھر آگیا

اور آتے ہی جوتے نکال کر سیدھے بستر پر گرا۔۔

تمہیں کیا ہوا اتنے سست کیوں ہو رہے ہو۔۔۔

وہ اُسے اوندھے منہ چہرہ تکیے میں دیے سوتے دیکھ حیرت سے پوچھنے لگی

نیند آرہی۔۔۔۔

وہ سست انداز میں کہتا منہ دوسری جانب کر گیا۔۔۔

یہ کوئی وقت ہے سونے کا۔۔۔۔

ابھی کھانا بھی نہیں کھایا۔۔۔ صرف آٹھ بجے

ہے۔۔۔اُٹھو

وہ اُس کے نزدیک بیٹھتی ماتھے پر بل ڈالے بولی۔۔۔

ڈسٹرب مت کر یار۔۔۔۔

وہ نیند سے بھاری آواز میں جھنجھلا کر بڑبڑایا۔۔۔

ماما کے بیٹے یوں مغرب اور عشاء کے درمیان سونا اچھا نہیں

ہوتا۔۔۔

بیس منٹ بعد عشاء ہو ہی جائیگی تب تک تو اِنتظار

کرلو۔۔۔۔

اس دفعہ اُس نے شرافت سے سمجھایا۔۔اور اُس کا بازو پکڑ کر

اٹھانے لگی۔۔۔

وہ بیزاری سے اپنا بازو جھٹک کر چھڑانے کی کوشش میں سیدھا ہوا تو وہ بیلنس بگڑنے سے اچانک اُس کے قریب ہو گئی۔۔۔۔

اُس پر گرنے سے بچنے کے لیے سانس روک کر درمیان میں اُس کے سینے پر ہتھیلی رکھی تو لب اُس کے چہرے کو چھوتے چھوتے رہ گئے۔۔۔۔۔۔دل زوروں سے دھڑکا۔۔۔۔

کلپ میں قید بال ڈھیلے ہو کر تھوڑے سے باہر نکل کر گردن میں جھولنے لگے

اُس کی آنکھوں میں جب نین کا عکس اترا تو نیند خود بخود ماند پڑ گئی۔۔۔

ذہن پر نئی خماری چڑھ گئی

نرم اُنگلیوں کے لمس سے سینے میں دل دھڑکتے دھڑکتے رکا۔۔۔۔

نرم و نازک وجود کی قربت نے سرور سا بھر دیا۔۔۔

دل نے منمانی کی کے اس لمحے میں کھو کر اپنی ساری تھکان اُتار دے۔۔۔

دل پر پڑا ز بردستی کا بوجھ نکال پھینکے۔

نین نے اُس کے یوں خاموش نظروں سے دیکھنے پر پلکیں جھکائیں اور ہتھیلی پر زور دے کر پیچھے ہونے لگی تو ساحل نے اُسے دور ہوتے محسوس کر۔۔ بے ساختہ اُس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر ہتھیلی کو اُسی مقام پر جکڑ لیا۔۔۔۔۔ اور اُس کی نازک باہ پکڑ کر اُسے دوبارہ خود پر گرایا۔۔۔۔

سارے بال آزاد ہو کر ساحل کے اوپر بکھر گیے۔۔۔ کچھ سینے پر کچھ چہرہ پر کچھ شولڈر پر

وہ اُس کے پہلے سے زیادہ قریب ہوئی۔۔۔

اتنی کے اپنی سانسیں اُس کے چہرے کو چھونے کے ڈر سے تنفس کو روک دیا۔۔

وہ مسرور سا آنکھیں بند کر کے چہرے پر بکھرے گھنے بالوں کی نرمی اور خوشبو کو شدت سے محسوس کرتا کسی اور جہاں میں کھونے لگا۔۔

بے خود بے نیاز ہونے لگا۔۔

نین حیرت و نا سمجھی سے اُسے دیکھنے لگی۔ دل کی دھڑکن مزید تیز ہوئی تو گھبرا کر اُس سے دور ہوئی۔۔۔

پورے بدن میں سنسناہٹ ہونے لگی۔۔۔۔۔۔

اُس کے دور ہوتے ہی ساحل نے آنکھیں کھولیں۔۔۔جادو جیسے ختم ہو گیا تھا۔۔۔اچانک حواس بحال ہوئے تو آنکھیں سختی سے بند کر کے کھولیں اور اٹھ بیٹھا۔

--

وہ۔۔۔۔۔۔میں سوچ رہا تھا بیس منٹ تک نیند کو ۔۔۔۔کیسے روکوں۔۔۔۔

اُس نے گویا اپنی بدحواسی کی صفائی دی۔۔۔نین خاموش بلا وجہ اپنے بالوں کو ترتیب دیتی لب چبانے لگی۔۔۔

میں نے کھانا باہر ہی کھالیا تھا۔۔۔اور اب بہت نیند آ رہی ہے۔ گڈ نائٹ۔۔۔

وہ اُسے خود کو اگنور کرتے دیکھ اُس کے دانتوں کی قید میں کچلتے لب کو دیکھتا دوبارہ لیٹنے لگا کے۔۔۔۔

سنو نا۔۔۔۔میں تمہیں۔۔۔۔۔۔

نین نے اُسے روک دیا۔۔۔۔۔ سنبھل کر مسکرائی

میں تمہیں ایک سین دکھاتی ہوں۔۔۔۔ٹائیٹینک مووی کا ایک سین مجھے بہت پسند ہے۔۔ جس میں جیک اور روز۔۔۔۔۔۔

وہ اُسے جاگنے کا آئیڈیا بتاتے ہوئے موبائل پر اُنگلیاں چلانے لگی۔۔

دیکھیلا ہے میں نے۔۔۔۔

وہ اُس کی بات کاٹ کر بولا۔۔

اچھا تو پھر۔۔ ہم وہ سین ٹرائے کریں۔۔۔۔

وہ اُسے دیکھ کر پوچھنے لگی تو وہ ایکدم سے سیدھا ہوا۔۔۔

ٹ۔۔ٹرائے۔۔۔۔۔ہم۔۔۔

صدمے سے اُسے دیکھ کر پوچھنے لگا۔۔

ہاں تم اور میں۔۔۔ چلو نا کرتے ہے۔۔۔۔

وہ مسکرا کر بولی بہت ایکسائٹڈ ہو کر۔۔۔

U

تو مذاق کر رہی ہے نہ۔۔۔۔۔۔۔

وہ اُسے مشکوک نظروں سے دیکھتا پوچھنے لگا۔۔ کیوں کے اگر وہ تھوڑی دیر پہلے کی سچویشن میں نروس ہو کر پلکیں جھکا سکتی تھی۔۔۔۔۔۔ تو اس بات پر شک ہونا واجب تھا

مذاق کیوں کروں گی۔۔۔۔ مجھے سچ میں کرنا ہے۔۔۔۔ میرا بچپن سے بہت من کرتا ہے

وہ حیرت و حسرت سے بولی۔۔۔۔ ساحل کو اُس کی دماغی حالت پر شبہ ہوا۔۔

کیا بول رہی ہے ایڑی۔۔۔

وہ اُسے اوپر سے نیچے تک گھور کر بولا۔۔۔۔

اس میں برائی کیا ہے۔۔۔۔۔سب کرتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔لندن میں تو میں نے۔۔۔۔۔

ہاں لیکن یہ لندن نہیں بھارت ہے اور یہاں ایسی باتیں ڈسکس نہیں کرتے۔۔۔۔۔۔

وہ اُس کی بات کاٹ کر غصے سے بولا

کیوں۔۔۔۔۔اُس سے کیا ہوتا ہے۔۔۔۔۔

وہ اُسکی فضول بات پر نا سمجھی سے بولی۔۔۔

اُس سے لوگ بے شرم بولتے۔۔۔

ساحل نے دانت پیسے

میں لوگوں سے کہاں کہہ رہی ہوں۔۔۔مجھے تم سے مطلب

ہے۔۔۔تم میری بات مان رہے ہو یا نہیں۔۔۔

وہ جھنجھلا کر ہاتھ جھٹکتے ہوئے بولی وہ اب بھی اُسے نا سمجھی

سے دیکھ رہا تھا کے کہیں یہ کوئی اور تو نہیں۔۔۔

سامنے سے بول رہی ہے۔۔۔اگر نہیں کیا تو سچ میں تھرڈ

جنڈر سمجھے گی۔۔۔۔

اُس کے سوالیہ نظروں سے دیکھنے پر دل ہی دل میں سوچتے ہوئے انکار کرتے کرتے رک گیا۔۔۔ کیوں سوال اپنے میل جنڈر ہونے کا تھا

سوچ کیا رہے ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔ایک سین ہی تو کرنا ہے وہ بھی تمہیں نیند آرہی ہے اسلئے۔۔۔

وہ اُس کے عجیب سے رویے اور حیرت بیزاری جھنجلاہٹ سے بولی۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔ چل

ساحل نے گلا تر کرتے ہوئے کہا۔۔۔

باہر چلیں آنگن میں۔۔۔۔۔۔۔

اُس کی ہاں سنتے ہی وہ فوراً بولی

آنگن میں۔۔۔۔۔۔

ساحل کو پھر سے دھچکا لگا۔۔۔

ہاں آنگن میں اچھی فیلنگ آئیگی۔۔۔۔۔۔

نین نے سادگی سے کہا

ایسے کھلے میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ باہر کوئی دیکھے گا تو۔۔۔

وہ معصومیت بھرے انداز۔ میں بولا لیکن نین کو کچھ سمجھ

نہیں آئی

تو کیا ہوا دیکھنے دو۔۔۔۔۔۔ ہمیں کونسا ڈر پڑا ہے۔۔سب کرتے ہے۔۔۔ ہم نے کر لیا تو کیا ہو گیا۔۔میں تو سوچ رہی ہوں ریل بنا کر انسٹا پر بھی ڈال۔دوں

وہ سمجھداری سے بولتی ریل کا سوچ کر چہکی۔۔۔۔

میرے کو ایسے پبلیکلی پسند نہیں ہے۔۔۔اندر ہی بس۔۔۔۔اور ریل کا تو سوچنا بھی مت۔۔

وہ آنکھیں دکھا کر ناگواری سے بولا

ٹھیک ہے۔۔۔۔اب شروع کریں۔۔۔۔

وہ اُسے گھور کر اپنی جگہ سے اٹھی تو ساحل کو بھی مجبوراً اٹھنا پڑا۔۔۔

لیکن وہ سخت کنفیوز تھا کے یہ ہو کیا رہا ہے۔۔۔یہ اُس کے ساتھ کیسی زبردستی ہے۔۔۔۔

اندر سے فیل ہی نہیں آرہی ہے۔۔۔لائٹ بند کر دوں۔۔۔۔۔۔

وہ لبوں پر زبان پھیر کے نروس سے انداز میں بولا

نہیں لائٹ آن ہی رہنے دو۔۔۔۔۔۔

نین نے اب اُس کے نخروں پر غصے سے گھورا۔۔۔

لیکن لائٹ کا کام کیا ہے۔۔۔۔

وہ حیرت سے پوچھنے لگا۔۔

مجھے اندھیرے میں مزا نہیں آتا۔۔۔کچھ نظر ہی نہیں آئیگا۔۔۔۔میں تمہیں اور تم مجھے کیسے دیکھو گے

وہ غصے سے بھڑک کر بولی جس پر ساحل کو ایک اور بار کرنٹ لگا

۔۔

دیکھنا ضروری تھوڑی ہے یار۔۔۔۔

اُس نے پریشان ہو کر کہا۔۔

میرے لیے ہے۔۔۔۔۔۔مجھے لائٹ آن ہی چاہیے۔۔۔

نین نے گویا فیصلہ سنایا۔۔وہ دونوں ایبرو اٹھائے اُسے دیکھتا رہ گیا۔۔۔

میرے کو یہ تو معلوم تھا کے تو شرمانے والوں میں سے نہیں ہے لیکن اِتنی بولڈ ہے یہ نہیں پتہ تھا۔۔۔۔
وہ صدمے سے بھرپور لہجے میں بولا تو نین نے الجھی سے شکل بنائی۔۔

ٹائٹینک پوز کرنے میں بولڈ ہونے والی کونسی بات ہے۔۔۔۔۔
برا سا منہ بنا کے سخت جھنجھلائے انداز میں پوچھنے لگی تو ساحل کو پھر شاک لگا لیکن اس بار تھوڑا الگ۔۔

توٹائیٹینک پوز کی بات کر رہی ہے۔۔۔۔

وہ آنکھیں پھاڑے پوچھنے لگا۔۔۔

ہاں۔۔۔۔تم۔کونسے سین کا۔ سمجھے تھے۔۔۔۔۔

نین نے آنکھیں چھوٹی کر کے اُسے گھورتے ہوئے

پوچھا۔۔تو اُس نے ہاتھ گردن پر چلاتے ہوئے

وہ کار والا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

رک کر کہا تو اب نین کو خطرناک جھٹکا لگا۔۔۔۔وہ منہ

کھولے اُسے دیکھنے کے بعد غصے سے دانت بھینچ کر آگے

بڑھی اور اُس کا گریبان پکڑ کے کھینچا

ماما کے بیٹے۔۔۔۔۔۔میں تمہارا منہ توڑ دوں گی ی ی ی۔۔

غصے سے زوردار چینخی تو ساحل کے کان کے پردے ہل گئے

اُس نے ہنسی روک کے آنکھیں بند کیں۔۔۔۔چینخ رکی تب

کھول کر نین کی دونوں کلائیاں پکڑے شرٹ سے دور کر کے

اُسے گھورا۔۔۔۔

ٹھیک ہے میں غلط سمجھا۔۔۔۔۔

لیکن سمجھا بھی تو کیا غلط سمجھا۔۔۔

وہ ہاتھوں کو خود سے دور کرتے ہوئے جتاتے انداز میں بولا

سمجھا نہیں۔۔۔مطلب سمجھی نہیں۔۔

نین اُس کے لفظوں میں اُلجھ کر بولی

سمجھے گی بھی نہیں۔۔۔۔

وہ اُس کے ہاتھ جھٹک کر بولتا پھر سے بستر پر لیٹ گیا۔۔

ΔΔΔΔΔΔ

اوپر والا میرا امتحان لے رہا ہے امی۔۔۔اپنے بیٹے کی خوشی کی خاطر میں نے اپنے دل کو راضی کر لیا تھا فلک کو اپنی بہو ماننے کے لیے۔۔۔میں پورے دل سے اُسے قبول کرنے کو تیار ہو گئی تھی لیکن اب۔۔۔۔اُس کے بارے میں جو پتہ چلا ہے میں سمجھ نہیں پا رہی ہوں میں کیا کروں۔۔۔۔۔

جیا اپنے کمرے سی باہر نکل کر رابعہ بیگم کو بلانے دادی کے روم کی طرف آئی لیکن اُن کی بات سن کر دروازے میں ہی رک گیٔ۔۔۔

رابعہ بیگم اپنی پریشانی دادی سے بیان کر رہی تھی۔۔۔اُنہوں نے بڑی مشکل سے اپنی ضد کے آگے بیٹے کی خوشی کو اہمیت دے کے فلک کو اپنانے کا فیصلہ کیا تھا لیکن اب اُنہیں کچھ نئ حقیقتیں معلوم ہُوئی تو ارادہ ڈگمگانے لگا۔

ایک تو اُس کا ماضی اور اب پوری دنیا اُسے قاتل کی نظر سے دیکھ رہی ہے۔۔۔

میں ماں ہوں داؤد کی۔۔۔۔اپنے بیٹے کے لیے کیسے ایک ایسی لڑکی کو اپنا لوں جو ادھوری ہے۔۔۔۔

جسے سماج ایک الگ نظر سے دیکھتا ہے اُس کے ہونے سے کیا

داؤد کی زندگی پر اثر نہیں پڑے گا۔۔۔۔۔

اُنہوں نے بے بسی سے کہا۔۔۔جیا کو کچھ دن پہلے والا واقعہ یاد

آیا جب شاد اُس سے بدلہ لینے کے لیے اُس کے ساتھ زبرستی

کی کوشش کر رہا تھا

دیکھو رابعہ۔۔۔۔۔۔۔

دادی نے تسلی دینے والے انداز میں سمجھانے کی کوشش کی

لیکن جیا کی آواز پر رک گئی۔

مما۔۔۔۔۔۔۔مجھے آپ سے کچھ پوچھنا ہے۔۔۔

وہ اندر آکر پوچھتی رابعہ بیگم کے پاس بیٹھ گئی۔۔۔

ابھی نہیں جیا میں۔۔۔۔۔۔

اُنہوں نے روکنے کی کوشش کی لیکن۔۔۔

نہیں مجھے ابھی آپ سے کچھ پوچھنا ہے۔۔۔۔۔

وہ اُن کی بات کاٹ کر بولی تو دونوں نے حیرت سے دیکھا

کیا ہوا بیٹا۔۔۔۔۔۔۔

دادی نے فکر مندی سے پوچھا۔۔۔

دادی اگر فلک بھابھی کی طرح کوئی لڑکی کسی کی زیادتی کا شکار ہو جائے تو کیا اُس کی زندگی وہیں ختم ہو جانی چاہیے۔۔۔

کیا اُسے دوبارہ نارمل لائف جینے کا حق نہیں ملتا۔۔۔۔۔

وہ اپنی دادی کو دیکھتی ہوئی پوچھنے لگی۔۔جب کے رابعہ بیگم اُسے نا سمجھی سے دیکھ رہیں تھی۔

کیوں کے ایک لمحہ میری زندگی میں بھی آیا تھا

ایسا۔۔۔۔جب کوئی مجھ سے میرے جھوٹ کا بدلا لینے کے لیے مجھے بھی ایسے ہی رسوا کرنا چاہتا تھا۔۔۔۔۔

وہ رابعہ بیگم کی طرف دیکھ کر جھجھکتے لہجے میں بولی تو مانو اُن کے کانوں میں دھماکے ہوئے۔۔

وہ اپنی حیرت میں منہ کھولنا تک بھول گئی اور دادی بھی دل تھامے اُسے دیکھ رہیں تھیں

مجھے تو ساحل نے آکر بچا لیا تھا۔۔۔۔ لیکن شاید فلک بھابھی

کو بچانے کوئی نہیں آیا ہو گا۔۔۔۔۔

وہ افسوس سے بولی اُنہیں یہ بات بتانے کا مقصد بھی یہی تھا کہ

وہ فلک کو سمجھ سکیں۔۔۔۔۔

یہ تم کیا کہہ رہی ہو جیا۔۔۔۔ کب کی بات ہے یہ۔۔۔۔اور

تم نے ہمیں بتایا کیوں نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔

رابعہ بیگم کا سکتا ٹوٹا۔۔۔۔اُنہوں نے اُسے جھنجھوڑتے ہوئے

پوچھا

بہت دن گزر گئے مام۔۔۔۔ یاد ہے ایک بار دیر رات ساحل

کے ساتھ گھر آئی تھی اور آپ نے اُسے خوب سنایا

تھا۔۔۔اُس رات وہ میرا محافظ بن کر مجھے گھر لایا

تھا۔۔۔۔۔۔۔۔میں تو اب اُس واقیے کو بھولنے بھی لگی

تھی۔۔وہ تو آپکی باتیں سن کر اچانک مجھے احساس ہوا کے اگر

ساحل صحیح وقت پر وہاں نا آتا۔۔۔اور میرے ساتھ کچھ

ہو جاتا تو کیا مجھے بھی دنیا ایک الگ نظر سے دیکھتی۔۔۔۔

کیا میرے لیے بھی سب یہی کہتے جو آپ فلک بھابھی کے

لیے بول رہیں ہے

وہ ٹھہرے ہوئے انداز میں دھیرے دھیرے بولنے لگی رابعہ

بیگم نے روتے ہوئے اُسے سینے سے لگا لیا۔۔۔

اُنہیں اُن کے سارے سوالوں کا جواب مل گیا۔۔۔

کیوں کے جب غیر پر بیتے تو محض دکھ ہوتا ہے

لیکن جب خود پر آئے تو دل چھلنی ہو جاتا ہے۔

دادی نے دونوں ماں بیٹی کو دیکھتے ہوئے مسکرا کر خدا کا شکر ادا

کیا۔

@@@@@

وہ صبح تیار ہو کر باہر نکلنے کے لئے بائیک پر بیٹھا ہی تھا کے

نین کی آواز پر آگے بڑھتے بڑھتے رکا۔۔۔۔

رکو رکو رکو۔۔۔۔۔۔۔۔میں بھی آرہی ہوں تمہارے

ساتھ۔۔۔۔

وہ دروازہ بند کر کے دوڑتی ہوئی اُس تک آئی

گلے میں ڈالا ہوا دوپٹہ اُس کے بھاگنے سے مٹی پر نشان بناتا گیا۔۔۔

وہ اُس کے شولڈر پر ہاتھ رکھ کر بائیک پر بیٹھ گئی۔۔

کہاں۔۔۔۔۔

ساحل نے حیرت سے پوچھا۔۔

ہاسپٹل۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔داؤد اور فلک سے ملنے۔۔۔۔۔۔

وہ مسکرا کر بولی

اُتر۔۔۔۔۔۔۔

ساحل نے اُسے سنجیدگی سے گھور کے اشارہ کیا تو وہ نا سمجھی سے دیکھتی بائیک سے نیچے اتر گئی۔۔

کیب آرڈر کرا اور جا میرے کو ابھی دیر ہو رہی ہے۔۔۔۔

وہ بیزاری سے بولا اور جلدی سے آگے بڑھنے کی سوچا ہی کے نین نے اُس کا ارادہ بھانپ کر پیچھے سے اُس کی شرٹ جکڑ لگی۔۔۔

۔۔۔ایسے کونسے جھنڈے گاڑنے جا رہے ہو جو ذرا سی دیر ہو گئی تو جنگ ہار جائیگی۔۔۔

اُسے غصے سے گھورتی ہوئی دوبارہ بائیک پر بیٹھ گئی۔۔۔

پہلے۔مجھے ہاسپٹل چھوڑو اور پھر جاؤ جہاں منہ مارنے جانا

ہے۔۔۔۔۔۔

آنکھیں گھما کر اُسے آرڈر دیا وہ کلس کر دانت بھینچے مجبوراً

بائیک آگے بڑھانے لگا کیوں کے آج تک اپنی نہیں چلی تھی

تو آج کونسی چل جانی تھی۔۔۔

اچھا سنو۔۔۔تین بجے ہوپ ہاسپٹل آجانا۔۔۔۔۔۔۔۔وہ

جے ڈی مال کے سامنے جو ہے

وہ کچھ دیر بعد خاموشی کو توڑتے ہوئے بولی۔۔۔۔

ہوپ ہاسپٹل۔۔۔۔۔۔۔وہاں جا کر کیا اپنے ڈھیلے اسکرو

ٹائیٹ کرنے ہے تو نے۔۔۔۔۔۔

وہ حیرت و بیزاری سے بولا۔۔۔

بکواس مت کرو ورنہ پھر کہو گے بھری سڑک پر ذلیل کیا مجھے۔۔۔۔ جتنا کہا ہے کرو۔۔۔ رگھوانکل کی ناتی کو دیکھنے جانا ہے وہاں۔۔۔۔۔۔۔

نین نے اُس کے شولڈر پر رکھے ہاتھ کر انگلیوں سے ہلکی سے چٹکی کاٹتے ہوئے دھمکی دے کر کہا

رگھوانکل سے کچھ زیادہ ہی سگی رشتے داری نہیں ہو رہی۔۔۔۔

ہم اُن کے گھر میں رہ رہے ہیں۔۔۔۔

نین نے جتاتے ہوئے جواب دیا

تو۔۔۔۔۔۔پھر کیا زبردستی کا سالہ بنالوں اُسے جیسے تو بیوی بن گئی زبردستی کی۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ جل کر بولا۔۔۔۔۔۔

ماما کے بیٹے۔۔۔مجھے ایسا کیوں لگ رہا ہے کے تم بائیک پر کک کھانے کا نیا تجربہ کرنے کے موڈ میں ہو۔۔۔۔

وہ آنکھیں چھوٹی کر کے اُس کے بالوں کو گھورتے ہوئے بولی

اُس نے محض آنکھیں گھمائیں

اصل۔ میں ناتم نہایت ہی نا قدرے انسان

ہو۔۔۔۔ میرے جیسی خوبصورت پلس انٹیلیجنٹ پلس

کیوٹ بیوی اتنی آسانی سے مل گئی نا اس لیے کوئی قدر ہی

نہیں ہے تمہیں۔۔۔ جس دن کہیں چلی جاوں گی

ڈھونڈھتے پھروگے۔

وہ ساحل کے خاموش رہنے پر اپنی دھن میں کہتی چہرے کو

اُس کے شولڈر پر لگا گئی تھی۔۔۔

ساحل اُس کی بات پر زیرِلب مسکرایا اور دل ہی دل میں اقرار

کرتے بائیک کی سپیڈ بڑھائی

اچھا سن۔۔۔۔۔۔۔وہ تیرا بھائی اُس بچی کا نانا ہوا نا۔۔۔

بائیک ہاسپٹل کے پاس روک کر نین کو نیچے اترتے دیکھ پوچھا۔۔۔

ہاں تو۔۔۔۔۔۔

نین نے اُسے سوالیہ نظروں سے دیکھا

تو پھر تو اُس کی بہن ہونے کے ناطے اُس بچی کی کیا لگی۔۔۔۔۔۔

اُس نے مسکراہٹ روکے شرارت سے پوچھا نین نے سوچنے کے انداز میں نظریں گھمائیں

نانی۔۔۔۔۔۔؟

وہ فوراً بولا سوالیہ انداز میں اور سمجھ میں آتے ہی نین کا منہ

کھلا۔۔۔

صحیح ہے نہ۔۔۔۔۔۔

اُس نے نین کی گڑ بڑائی شکل دیکھ کر کہا۔۔بنا ہنسے بھی گال

میں گہرائی اُبھرنے لگی۔۔۔

Mama ke bete you shut upوہ بوکھلائی

سی اُسے گھور کے بولی تو وہ آنکھوں پر گلاسز چڑھاتے ہوئے

کھل کے مسکرایا نین کے دوپٹے کا زمین کو چھوتا سرا اٹھا کر

دوسرے شولڈر پر ڈالا۔۔۔اور بائیک آگے بڑھائی

نین اُس کو خوبصورت مسکراہٹ کو ذہن میں بسائے مسکراتی اندر آئی جہاں باہر ہی جیا کھڑی تھی

@@@@@@

کیسی طبیعت ہے بیٹا۔۔۔۔۔ تم نے تو مجھے ڈرا ہی دیا تھا۔۔۔۔

رابعہ بیگم پیار سے اُس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے بولی تو داؤد نے مسکرا کر اُن کا ہاتھ چوم لیا

مام آپ اب بھی میرے لیے ایسے پریشان ہوتی ہے جیسے میں چھوٹا بچہ ہوں۔۔۔

مسکراتے ہوئے بولا تو اُنہوں میں جھک کر اُس کی پیشانی چومی

میرے لیے تو ہو ہی نہ۔۔۔۔۔۔۔

وہ محبت سے بول کر مسکرائیں

تبھی فلک دروازہ کھول کر اندر آنے لگی لیکن رابعہ بیگم کو اندر دیکھ وہیں رک گئی

آجاؤ اندر فلک۔۔۔۔۔

وہ واپس جانے کو پلٹتی اُس کے پہلے ہی رابعہ بیگم نے اُسے پکارا تو وہ جھجھکتی اندر آکر بیڈ کے کنارے پر بیٹھ گئی۔

داؤد بھی اپنی میں کے نرم لہجے پر حیران تھا

میرے لیے میری انا میرے بیٹے کی خوشی سے بڑھ کر نہیں

ہے۔۔

اگر میرا بیٹا اس لڑکی کے ساتھ خوش ہے تو میں بھی خوش

ہوں۔۔۔۔۔

اُنہوں نے داؤد کی حیرت کو بھانپ کے اُس کے چہرے پر

ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔۔۔

فلک کو ایک لمحے کے لیے یقین نہیں ہوا۔

اپنے بیٹے کے لیے تو میں سب کچھ کر سکتی ہوں۔۔۔۔چند

گھنٹے تمہیں تکلیف میں دیکھ کر میں کتنا تڑپتی رہی۔۔۔خود کو

ہی تمہاری اس حالت کا ذمے دار سمجھتی رہی کیوں کے میں

ہی تمہاری خوشی کی راہ میں رکاوٹ بنی ہوئی

تھی۔۔۔۔۔ہمیشہ نحوست لگاتی رہتی تھی۔۔۔۔۔لیکن اب ایسی غلطی نہیں کروں گی

اُنہوں نے دکھ وشرمندہ سے کہا۔۔

تھینک یومام۔۔۔۔۔

داؤد اُن کی بات پر بے حد خوش ہوا

فلک نے بھی اللہ کا شکر ادا کیا کے انہوں نے دھیرے دھیرے صحیح لیکن ساری مشکلیں ختم کر دیں

بس تم بلکل ٹھیک ہو جاؤ۔۔۔گھر آجاؤ۔۔۔دیکھنا اب سب اچھا ہی ہو گا۔۔۔اور میں نین اور ساحل کو بھی گھر بلا لوں گی۔۔۔۔۔۔

اُنہوں نے مسکراتے ہوئے اُسے ایک اور سرپرائز دیا۔۔۔

جب سے وہ گیا ہے ہمارے گھر سے خوشیاں روٹھ گئی ہے۔۔۔۔شاید اُس کا دل دکھانے کی سزا مل رہی ہے۔۔۔۔ میں اُن دونوں سے معافی مانگ لوں گی۔۔۔کسی بھی طرح دونوں کو گھر آنے کے لیے راضی کر لوں گی۔۔۔۔۔۔

اُنہوں نے دیدہ دلی سے کہا۔۔

جیا کی باتیں سن کر ویسے بھی وہ خود کو ساحل کے آگے چھوٹا محسوس کر رہیں تھیں۔۔۔۔

لیکن اِنہوں نے جیا والی بات کو راز ہی رکھا۔۔۔

مام اب جب آپ نے ساحل کے لیے اپنا دل صاف کر لیا ہے

تو میں آپ کو ایک بات بتانا چاہتا ہوں۔۔۔۔

وہ اپنی خوشی لفظوں میں بیان نہیں کر سکتا تھا۔ دونوں ہاتھوں

سے اُن کا ہاتھ تھامتے ہوئے بولا۔ فلک بھی غور سے اُسے

سننے لگی

وہ ہمارے ساتھ رہ رہا تھا اس لیے نہیں کیوں کے اُسے ایک

گھر کی ضرورت تھی۔۔۔ بلکہ اس لیے کیوں کے ہمیں اُس

کی ضرورت تھی مام۔۔۔

اُس نے ہمارے لیے جو کیا وہ کوئی نہیں۔ کر سکتا

مام۔۔۔ آپ اس لیے اُس سے خفا رہتی تھی نا کیوں کے وہ

جیل میں رہ کے آیا تھا اُس نے میری جان بچانے کے لیئے
اپنی زندگی جیل میں گزاری مام۔۔۔۔۔۔۔
اگر وہ نہیں ہوتا تو شاید میں یہاں ہوتا ہی نہیں۔۔
وہ ساحل کے منع کرنے کے بعد بھی اُنہیں ساری بات بتانے
لگی تاکے اب جب وہ اُسے اپنائے تو پورے دل سے ساری
رنجشیں بھول کر اپنائے۔۔۔
اور اُس کی باتیں رابعہ بیگم کو مزید پچھتاوے دینے کو کافی تھی

@@@@@@

کچھ پتہ چلا۔۔۔۔۔۔۔

وہ اپنے کان میں ایئر پیس گھساتا کوریڈور سے گزرتے ہوئے اپنے ساتھ چلتے آدمی سے پوچھنے لگا۔۔

ہاں سر یہ پرانے کال ریکارڈز ہے۔۔۔۔۔

رینا کا فون پچھلے ایک مہینے میں گھر کے علاوہ سب سے زیادہ یہی ایکٹیو ہوتا تھا۔۔۔

وہ ٹیب کی سکرین آگے کر کے اُسے بتانے لگا

جے ڈی مال۔۔۔۔۔۔اُس دن بھی یہ وہاں تھی۔۔۔۔

وہ ٹیب سکرین کو دیکھ دو سکنڈ کو رک کر بولا اور دروازہ کھول کر اندر جانے لگا

جہاں پہلے سے باقی سارے موجود تھے

ہم نے وہاں کڑی سیکورٹی لگائی ہے سر۔۔۔۔۔۔۔یہ دیکھیے۔۔۔۔۔۔

وہ وال سکرین پر ایک کے بعد ایک چلتے کیمرے کے مناظر کو غور سے دیکھنے لگا۔۔جہاں مال کے ہر حصے میں جگہ جگہ فورسز الرٹ تھی۔

شاد سینئیر آفیسر اور پرتاب کے ساتھ پوری نظر رکھے ہوئے تھے۔جب کے وہ اُن کی باتیں سنتے ہوئے بھی کچھ اور سوچ رہا تھا

شاید ہم غلط جارہے ہیں۔۔۔۔

اچانک ہی وہ شاد کے بات کرنے کے درمیان بولا۔ تو وہاں خاموشی چھاگئی۔۔

پرتاب بھی سوالیہ نظروں سے اُسے دیکھنے لگے

سر یہ جگہ اُن کے ٹارگٹ پر نہیں ہو سکتی۔۔۔۔ کیوں کے ہم ڈے ون سے رینا کو ٹریک کر رہے ہیں۔۔۔۔

اُس نے ایک ایک اسٹیپ بہت سنبھل کر لیا ہے۔۔۔

ہمیں ذرا بھی اُس پر شک نا ہو سٹارٹ سے اس بات کا پورا دھیان رکھا ہے تو پھر وہ یہ غلطی کیوں کریگی۔۔۔۔

اُس نے پرتاب کو دیکھ کر کنفیوز سے انداز میں کہا شاد بھی اُس کی بات پر سوچ میں پڑ گیا۔۔

اسے پتہ تھا ہمارے لیے اُس کی لوکیشن معلوم کرنا معمولی بات نہیں ہے۔۔۔۔اگر یہ اُن کا ٹارگٹ ہے۔۔۔۔تو ہمیں اتنا بڑا ثبوت دے کر وہ خود کو کیوں پھنسائے گی۔۔۔

وہ پر سوچ لہجے میں سکرین کو دیکھتا پوچھنے لگا

مطلب ٹارگٹ کوئی اور ہے۔۔۔۔

پرتاب کو ہمیشہ کی طرح اُس سے اتفاق ہوا۔۔۔

اُس نے ذہن پر زور دیا تو اُس دن جب وہ مال میں نین کے ساتھ شاپنگ کر رہا تھا تب کا ایک ایک پل آنکھوں کے سامنے گھومنے لگا۔۔ جن میں سے ایک پر اُس نے غور کیا کے رینا کیفے میں اپنے فون سے تصویریں لے رہی

تھی۔۔۔اُس نے فرض کیا کے شاید سیلفی کی بجائے وہ سامنے کی تصویریں لے رہی ہو۔۔

راکیش۔۔۔مال کے سامنے کا میپ اوپن کرو۔۔۔۔۔

اُس نے دھیان آتے ہی ایک آفیسر کو اشارہ کیا جس پر اُس نے تیزی سے کی بورڈ پر اُنگلیاں چلائیں۔۔

یہ ٹھیک سامنے میٹرنیٹی ہوم ہے سر۔۔۔۔۔۔اور یہ اس طرف۔۔

وہ میپ کے سامنے بنی تین عمارتوں کے بارے میں بتانے لگا لیکن وہ ایک نئ اُلجھن کا شکار ہوا میٹرنٹی ہوم کا سن کر

تین بجے ہوپ ہاسپٹل آجانا

وہ جے ڈی مال کے سامنے جو ہے۔۔۔۔

اُس کے کانوں میں نین کی آواز گونجی۔اُس نے ذہن کو جھٹک کر لبوں پر زبان پھیری۔

پتہ کرواں تینوں جگہوں پر کوئی خاص ایونٹ ہے کیا۔۔۔۔

اُس کا لہجہ بدلا تھا۔۔۔سامنے والا اُس کی بات پر عمل کرنے لگا

ہوپ ہاسپٹل میں آج چار بجے سی ایم سر کا وزٹ ہے۔۔۔۔۔۔

جواب شاد نے دیا تو اُس کی ہارٹ بیٹ تیز ہوئی۔۔۔

ابھی چار دس ہو رہے ہیں۔۔۔

پرتاب نے گھڑی پر نظر ڈال کر بتایا

سر سی ایم صاحب نکل چکے ہیں۔۔۔۔۔

ایک آفیسر نے تیزی سے معلوم کر کے خبر دی

میں رپورٹ کرتا ہوں۔۔۔۔

شاد نے اُسے دیکھ کر فون اٹھاتے ہوتے کہا۔۔۔

تیج کو الرٹ کرو۔۔۔۔۔۔۔۔ لیکن فلحل کوئی بھی ایکشن لینے سے منع کرنا۔۔۔ جب تک میں نا کہوں

وہ شاد کو انسٹرکشن دیتا باہر نکلا۔۔۔۔۔۔کے جو فورس پہلے سے جے ڈی مال میں تعینات ہے ایکدم سے ہاسپٹل میں گھسنے سے حالات بگڑ نا جائے

اتنی آسانی سے مل گئی نا اس لیے کوئی قدر ہی نہیں تمہیں۔۔۔۔جس دن کہیں چلی جاؤں گی۔۔ڈھونڈھتے پھرو گے

وہ بائیک کے پاس آکر رکا اور ہینڈل کو سختی سے تھاما۔۔۔کبھی کسی مشکل سے نہیں گھبرایا تھا لیکن آج عجیب سا ڈر تھا۔۔۔خود کی قابلیت پر کبھی کوئی شک نہیں ہوا لیکن آج بس دل کہہ رہا تھا کے کہیں کوئی غلطی نہ ہو جائے۔

اُس نے فون نکال کر نین کا نمبر ڈائل کیا۔

کہاں۔ کہاں ہے تو۔۔۔۔۔۔۔

بظاہر نارمل لہجہ تھا لیکن دل کی دھڑکنیں بے ترتیب تھیں

میں ہاسپٹل میں ہوں تم۔۔۔۔۔۔

داؤد کے پاس۔۔۔۔۔

نین جواب دے ہی رہی تھی کے وہ بیچ میں بولا۔اس اُمید سے کو وہ بس ہاں کہہ دے

نہیں۔۔۔۔ہوپ ہاسپٹل۔۔۔۔۔۔۔بتایا تو تھا۔۔۔۔

نین نے حیرت سے جواب دے کر اُس کی وہ اُمید بھی توڑ دی۔۔اُس نے فون بند کیا اور تیزی سے بائیک پر بیٹھ کر سٹارٹر دبایا۔

♦♦♦♦♦♦

چیف منسٹر کو وہاں آنے سے روک دیا گیا تھا۔۔۔شاید اُن لوگوں کا پلان وہاں کے لوگوں اور سی ایم کو ہوسٹیج بنانے کا تھا۔تاکے اپنے ساتھی کو آزاد کروا سکے۔

وہ بلکل نارمل چہرے سے ہاسپٹل کے اندر داخل ہوا۔۔۔غیر محسوس انداز میں ایک ایک چیز پر غور کرتے ہوئے۔۔

وہاں بہت زیادہ بھیڑ نہیں تھی۔۔۔دو مرلوں کا ہاسپٹل تھا۔
جہاں نیچے ہاسپٹل اسٹاف کے علاوہ چند ایک لوگ ہی
تھے۔۔کیوں کے نیچے صرف

اوپر وارڈز تھے اور
نیچے او پی ڈی۔
وہ خاموشی سے آکر ایک بینچ پر بیٹھ کر اطراف کا جائزہ لینے
لگا۔۔۔
ایک بچہ اُس کے سامنے کی کھیل رہا تھا۔۔
ساتھ والے صوفے پر کچھ لوگ تھے اور سامنے کچھ لوگ
۔۔۔
سمجھنا مشکل تھا کے دشمن کونسے روپ میں چھپے تھے۔۔۔

اُس نے سیٹی بجا کر سامنے کھیلتے بچے کو اپنی طرف متوجہ کر کے اشارے سے پاس بلایا۔۔

وہ دوڑتا ہوا۔اُس تک آیا

تیرے کو معلوم ادھر بوم ہے۔۔۔۔

ساحل نے اُس کے شرٹ کی اوپری بٹن بند کرتے ہوئے رازدارانہ انداز میں کہا

سچی۔۔۔۔۔۔۔۔

بچا آنکھیں کھول اشتیاق سے اُسے دیکھنے لگا اُس نے سر ہلایا۔۔۔

جا جا کر سب کو بول دے۔۔۔کے یہاں بامب ہے۔۔۔

اُس نے پھر بہت دھیرے سے کہا تو بچے نے سر ہلایا

ممی ممی یہاں بوم ہے۔۔۔۔

اور چلاتا ہوا بھاگنے لگا۔۔۔

اُس نے عقابی نظریں چاروں اور دوڑائی۔۔۔

بچے کے ماں باپ حیرت سے دیکھ رہے تھے لیکن وہاں اُن کے علاوہ تین لوگ اور تھے جو اُس کے چلانے سے متوجہ ہوئے تھے۔۔۔

ایک وارڈ بائے چلتے چلتے رک گیا تھا

ایک وہیل چیئر پر بیٹھا بوڑھا آدمی آنکھیں کھول کر اُسے دیکھ رہا تھا

اور ایک پریگنینٹ عورت سیڑھیوں پر چڑھتے چھڑتے رک گئی تھی۔۔

کیا بول رہے ہو بیٹا۔۔۔ کس نے کہا ایسے۔۔۔

بچے کی ماں نے اُس کے منہ پر اُنگلی رکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔

بچے نے ساحل کی جانب اشارہ کیا تو اُس کی ماں کے ساتھ اُن تینوں کی نظر بھی اُس اشارے پر پلٹی۔۔۔ وہ اطمینان سے پیر جُھلاتا میگزین چہرے کے آگے رکھ کر کور کیے بیٹھا تھا صرف آنکھیں نظر آرہی تھی۔۔۔ جن سے تینوں کو باری باری دیکھا۔۔۔

وارڈ بائے سے نظر ملتے ہی اُسے ونک دی۔۔۔ تو اُن تینوں کو خطرے کا اندازہ ہو گیا۔۔۔ وارڈ بائے نے ایکدم سے گن نکال کر گولی چلانی چاہی لیکن اُس کے ٹریگر پریس کرنے سے پہلے ہی ساحل گن نکال کر فائر کر چکا تھا۔۔۔ میگزین ایک ہاتھ سے یونہی تھامی ہوئی تھی۔۔۔

پہلی گولی اُس وارڈ بائے کے ہاتھ پر لگی۔۔۔

دوسری اُس کے سر میں۔۔۔

تیسری اور چوتھی وہیل چیئر سے اٹھتے آدمی کے سینے پر۔۔

اور پانچویں اوپر کو بھاگنے کی کوشش کرتی عورت کے پیر میں۔۔۔

چند سیکنڈ۔۔۔اور چند سیکنڈ میں وہاں بھگدڑ مچ گئی۔۔۔لوگ اِدھر سے اُدھر بھاگنے لگے۔۔۔

سیڑھیوں سے گرتے ہوئے اُس عورت بنے مرد کی وک اور نکلی ومب نکل گئے۔۔۔
وہ فوراً سنبھلا اور پھرتی سے گولی چلائی ساحل نے جھک کر خود کو بچایا اور اُس کے سر کے اوپر فائر کیا۔۔۔۔

اسی وقت نظر اوپر اٹھی تو سب سے پہلی سیڑھی پر نین کو رک کر آنکھیں بند کئے کان پر ہاتھ رکھے دیکھا۔۔۔

وہ نیچے اتر ہی رہی تھی کے گولیاں چلنا شروع ہو گئی۔۔۔گھبراہٹ کے مارے وہ وہیں کھڑی آنکھیں میچ گئی۔۔۔کان بند کر گئی

تین لوگوں کے لاشیں پڑی تھی اور باقی لوگ باہر بھاگ رہے تھے۔۔۔
اُس نے کان میں لگے ایئر پیس میں کچھ کہا اور گن چھپا کر اوپر کی طرف بھاگا

نین کے پاس آکر ایکدم سے اُسے باہوں میں لیا تو وہ بری طرح بوکھلا گئی۔۔۔

چیخ گلے سے نکلنے سے پہلے احساس ہوا کے وہ کسی اپنے کی پناہ میں ہے تو دل کی رفتار معمول پر آنے لگی۔۔۔۔

وہ پیچھے ہوا اُس کے خوف سے سفید چہرے، لرزتے گلابی لبوں کو دیکھا اور اُس کا ہاتھ پکڑے اُسے اوپر لیجانے لگا۔۔

صرف دو سیڑھیاں اوپر چڑھی اور وہاں پہلے روم کا دروازہ کھول کر اُسے اندر لا یا

نیچے سیکورٹی فورس اندر گھسنے لگی

ساحل یہ سب کیا ہو رہا ہے۔۔۔۔

وہ گھبرائی گھبرائی سی پوچھنے لگی

تو یہی رک باہر مت نکلنا میں ابھی آیا۔۔۔

وہ بلکل بے دھیان سا کہتا آگے بڑھا لیکن نین کا دل رک گیا اُس کے پلٹتے ہی نین نے اُس کا بازو پکڑ لیا۔۔

ساحل نے پلٹ کر دیکھا۔۔

تم کہاں جا رہے ہو۔۔۔۔

وہ بے چین نظروں سے اُسے دیکھتی پوچھنے لگی۔ساحل نے کچھ نہیں کہا دھیرے سے اُس کا ہاتھ ہٹایا اور باہر نکل گیا۔وہ دیکھتی رہ گئی۔۔۔

پریشانی سے اُنگلیاں مروڑنے لگی۔۔۔

اِدھر اُدھر دیکھنے لگی اور پھر سر نفی میں ہلا کر باہر نکلنے کو دروازے کی طرف بڑھی

وہ اُدھر باہر نکلا ہی تھا کے ایک آدمی گن ہاتھ میں تھامے نیچے بھاگنے لگا۔۔۔ساحل نے فوراً ٹانگ اڑا کر اُسے گرایا۔۔اُس کی گن زمین پر گری وہ پھر اٹھائے اُس کے پہلے ٹھوکر مار کر گن دور اچھالی۔۔۔

ابھی آگے کچھ کرتا کہ اُسے دروازہ کھلتا ہوا محسوس ہوا اس نے فوراً اُس آدمی کے پیٹ میں ایک زوردار لات مار کر ایک ہاتھ سے دروازے کا ہینڈل تھامے جوتا اُس آدمی کے منہ پر رکھ کر اُس کا منہ بند کر دیا

نین دروازہ کھول کر باہر آنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن ساحل نے دروازے کا ہینڈل پکڑ کر پورا کھولنے سے روکے رکھا ایک سائیڈ میں وہ آدمی پڑا دونوں ہاتھوں سے اُس کا پیر ہٹانے کی کوشش میں مچل رہا تھا

تیرے کو بولا نا اندر رک۔۔۔۔۔

وہ دانت سختی سے بھینچے غصے سے بولا۔۔

نہیں میں اکیلی نہیں رکوں گی۔۔۔

دروازہ چھوڑو مجھے باہر آنا ہے۔۔۔۔

وہ بھی غصے و گھبراہٹ سے بولی ساحل نے اُسے پیچھے کر کے دروازہ کھینچ کر باہر سے لگا دیا اور گن نکال کر اُس آدمی پر فائر کیا۔

وہ چند پل تڑپ کر ساکت ہو گیا تو اُس نے پیر ہٹایا اور آگے بڑھا۔۔

جب کے نین زوروں سے دروازہ پیٹ رہی تھی

فورسز نے اندر آ کر سب کو باہر نکالنا شروع کیا لیکن اوپر پہنچے تو چار آدمی وہاں سارے لوگو کو ایک جگہ جمع کیے اُن پر نشانہ باندھے کھڑے تھے۔۔۔

اُنہیں مجبوراً پیچھے ہو کر نیچے جانا پڑا۔۔۔

سب اپنی جگہ کھڑے رہو کوئی بھی آگے بڑھا تو جان سے

جائے گا۔۔۔

ایک بڑے سے حال میں سب کو جمع کیے دو لوگ اُن پر

مشین گن تانے کھڑے تھے۔۔۔ کیا بچے کیا عورتیں کیا

بزرگ سب وہاں تھے۔۔۔

ایک آدمی سارے روم چیک کر کے اندر سے ایک ایک کو باہر

نکال رہا تھا۔۔

نین کے دروازہ پیٹنے کی وجہ سے اُس پر بھی فوراً دھیان گیا تھا

وہ آدمی اُسے بھی نکال کر اُس ہال میں لایا تھا جہاں سب پہلے

سے موجود تھے۔۔۔

گھبراہٹ کے مارے اُس کا دل زوروں سے دھڑک رہا تھا۔۔

ساحل اُنہیں سچویشن کو قابو کرتے دیکھ ایک کمرے میں گھس گیا تھا۔

نیچے موجود فورس کو ہولڈ کا اشارہ دیا۔۔۔

جہاں وہ کھڑا تھا وہیں ٹنگے ایک سفید کورٹ کو دیکھ کر اپنی شرٹ اُتاری اور کورٹ پہن لیا۔۔۔۔

ZNZ
Zubi Novels Zone

اپنی بلیک شرٹ کو چہرے پر باندھ کے چہرہ بلکل چھپا لیا اور دروازہ کھول کر باہر کا جائزہ لیا۔۔۔۔

جہاں ایک آدمی باری باری سب دروازے کھول کر اندر چیک کر رہا تھا۔۔

اُس روم کا دروازہ کھولتے ہی ساحل نے سامنے سے اُس پر فائر کیا اور خود باہر نکل کر ایک دیوار کی اونٹ میں ہو گیا۔۔۔

گولی کی آواز پر ایک آدمی دوڑتا ہوا وہاں آیا اور پیچھے سے ساحل نے اُسے بھی قابو کرتے ہوئے۔۔۔زمین بوس کیا۔۔

اب صرف دو آدمی تھے جو لوگوں کو اپنے نشانے پر لیے کھڑے تھے۔۔۔۔اور سب اپنی جان کے ڈر سے رو رہے تھے تڑپ رہے تھے۔۔۔

جب کے نین ایک کونے میں آنکھیں بند کئے کھڑی تھی۔۔۔ڈر کے مارے رو بھی نہیں پا رہی تھی اُسے ویسے

بھی ایسی سچویشن سے بہت ڈر لگتا تھا۔۔اور اب تو خود ہی یہاں پھنسی ہوئی تھی وہ بھی اکیلی

ساحل آگے بڑھا ایک کو دور سے ہی گولی مار کر ختم کیا۔۔۔۔اور دوسرے کی گولیوں سے بچتے ہوئے اُس کے اوپر فائر کیا تو گولی اُس آدمی کے بازو پر لگی گن چھوٹ کر گر گئی۔۔۔

وہ گھبرا گیا۔۔۔

ساحل نے آگے بڑھ کر اُس کے نزدیک پہنچ کر اُس کے منہ پر زوردار مکّہ رسید کیا اور پھر اُسے شوٹ کیا۔۔۔

Zubi Novels Zone

P

وہاں کسی اور خطرے کے نا ہونے کا یقین کر کے ایئر پیس میں

کچھ کہتا نین پر دور سے ہی ایک نظر ڈال کر باہر نکلا۔۔۔۔

سب لوگ بھی جلدی جلدی باہر بھاگنے

لگے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔لیکن نین وہیں کھڑی

تھی۔۔۔۔آنکھیں کھول کر اپنے آس پاس دیکھا اور پھر روتی

ہوئی وہیں بیٹھ گئی تھی۔۔۔۔

وہ دو منٹ بعد شرٹ کے بٹن بند کرتے ہوئے بھاگتا ہوا اُس

کے پاس آیا۔۔۔۔۔۔وہاں سے سب لوگ نکل گیے تھے جو

بچے تھے انہیں لیجایا جا رہا تھا۔۔۔

نین کو زمین پر سمٹ کر بیٹھی روتے دیکھ اُس کا دل بے سکون سا ہو رہا تھا۔

وہ اُس کے قریب آیا تو نین کی نظر اُس کے جوتوں پر پڑی۔۔۔

اُس نے بھیگی پلکیں اٹھا کر اُسے دیکھا اور غصے سے اپنی جگہ سے اٹھ کر اُس کا گریبان کھینچا۔۔اتنی زور سے کے شرٹ کی ایک بٹن ٹوٹ کر زمین پر گری۔۔۔

ساحل کے پیر تھوڑے سے آگے ہوئے

کمینے راؤڈی۔۔۔۔۔

کہاں تھے تم۔۔۔۔کب سے ڈھونڈھ رہی ہوں تمہیں۔۔۔۔۔۔۔

وہ غصے سے چلائی۔۔۔ساحل نے اُس کی سرخ بھیگی آنکھوں کو دیکھ کر لب تر کیے۔

ایسی مشکل سوچویشن میں مجھے اکیلا چھوڑ کر چلے گئے تھے کیوں۔۔۔

اُس کے سینے پر مکے برساتے ہوئے خفگی سے بولتی افسوس سے رو رہی تھی۔۔۔
ساحل نے اُس کی کلائی پکڑ کر اُسے روکا۔۔۔

میں نے تیرے کو ایک سیف جگہ چھوڑا تھا لیکن تیرے دماغ میں کچرا بھریلا ہے۔۔۔کا ئکو باہر نکلی۔۔۔میں نے بولا تھا۔۔۔

وہ بھی بدلے میں غصے سے بولا اور اُس۔کی کلائی کھینچتے ہوئے اُسے وہاں سے باہر لیجانے لگا۔۔کیوں کے اُس جگہ کو خالی کیا جارہا تھا۔۔

وہ اُس کے ساتھ کھینچتی چلی آئی۔۔۔

ساحل نے بائیک سٹارٹ کر کے بیٹھنے کا اشارہ کیا تو اُس نے ضدی انداز میں سر نفی میں ہلا کر منع کر دیا۔۔

ساحل نے غصے سے گھور کر اُسے کھینچ کر بیٹھنے پر مجبور کیا تو وہ غصے سے منہ پھلائے بائیک پر بیٹھ گئی۔۔

سارے راستے دونوں خاموش رہے۔۔۔

نین اُس سے ناراضگی کی وجہ سے

اور وہ اپنی دلی کیفییت سے پریشان

گھر جامیں تھوڑی دیر سے واپس آتا ہوں۔۔۔۔

اس نے بائیک گھر کے پاس آکر گھر سے دور سڑک پر روکی

اور سنجیدگی سے بولا

رکو۔۔۔۔پہلے نیچے اُترو۔۔۔

نین نے اُس کی بات پر غصے سے کہا۔۔

۔ساحل نے سنجیدگی سے اُسے دیکھ کر پتہ نہیں کیوں خاموشی
سے اُس کے حکم۔پر عمل کیا۔
بائیک سے اُتر کر اُس کے سامنے آ کھڑا ہوا۔۔

تم تھے کہاں اُس وقت۔۔۔۔۔۔مجھے یہ بتاؤ پہلے۔۔
وہ غصے و خفگی کے ملے جلے تاثر لیے اُس سے سوال کرنے
لگی۔۔۔

Zubi Novels Zone

وہ میں۔۔۔۔ چھپ گیا تھا۔۔۔کیوں کے میرے کو ڈر لگ رہا
تھا۔۔۔
اُسے جلدی میں جو سوجھا کہہ دیا آنکھوں کی سنجیدگی تھوڑی
کم ہوئی تھی۔۔۔ذہن تھوڑا اپنی بے چینی سے بھٹکا تھا

۔۔۔

ڈر وہ بھی تمہیں۔۔۔۔۔۔

اُس کی بات پر وہ رونا بھول کر حیرت سے بولی

ہاں کیوں میکو ڈر نہیں لگ سکتا۔۔۔ میں انسان نہیں ہوں۔۔۔

اُس نے نظریں پھیر کر کہا

یہ اتنے خطرناک بائیسپ ٹرائسپ، ایٹ پیگس رکھے ہوئے ہیں تمہیں ڈرنے کی کیا ضرورت ہے۔۔۔۔

وہ بھی اپنے غم وہ غصے سے بھٹک گئی تھی۔۔۔

اُس کی شرٹ سے بھی اُبھر کر نظر آتے بھاری بازؤں کو دیکھ کر بولی

ویڑی۔۔۔اُن کے پاس مشین گن تھی۔۔۔

ایک گولی مارتے ناتو میری ڈیڈ باڈی سے یہ بائسپ ٹرائیسیپ نکل کر نہیں جاتے بہادری دکھانے۔۔۔ویسے بھی

I hate violence۔۔۔۔۔

اُس نے آخر میں آنکھیں گھما کر کہا۔۔۔نین نے صدمے سے اُسے دیکھا

تم۔۔۔تم دھاراوی بھیونڈی کے غنڈوں کے سردار۔۔۔۔۔تم ہیٹ وائلینس۔۔۔۔۔

بے یقینی سے پوچھنے لگی تو ساحل نے دِماغ کے گھوڑے دوڑائے کے اب کیا جواب دے

دیکھ میں مانتا ہوں کے میں گنڈا ہوں۔۔۔ لیکن۔۔۔۔۔ میں۔۔۔۔۔ بہت ہی نیک گنڈا ہوں

وہ بہت سوچ سوچ کر بولا لیکن نین اُسے مشکوک نظروں سے گھور رہی تھی

میرا ڈیپارٹمنٹ بس ہڈیاں توڑنے سر پھوڑنے کا ہے۔۔۔ یہ بندوق وندوق سے میرے کو ڈر لگتا ہے۔۔۔

اُس نے بنا شرم کیے سفاکی سے جھوٹ بولا تو نین کا منہ تاسف سے کھلا

یااللہ کس قسم کے انسان ہو تم۔۔۔

وہاں ایک آدمی نے اکیلے ساروں کو مار دیا۔۔اور تم بندوق کے ڈر سے اپنی بیوی کو خطرے میں چھوڑ کر دم دبا کر بھاگ گئے۔۔۔۔لعنت ہے ایسے غنڈے ہونے پر۔۔۔۔

۔۔

وہ دکھ وافسوس سے بولی تو ساحل نے بھی افسوس سے سر ہلایا۔۔۔اور دونوں ہاتھ جینس کی جیب میں پھنسائے

مجھے سب پتہ ہے۔۔۔

تم جان بوجھ کر مجھے چھوڑ کر گئے تھے۔۔۔تاکے وہ ٹیررسٹ مجھے مار دے۔۔۔

اُس نے ایکدم ہی غصے سے کہا تو اُس کی مرنے والی بات نے ایک بار پھر ساحل کو بری طرح پریشان کیا۔۔۔

وہ پھر سنجیدہ ہو کر اُسے دیکھنے لگا۔اُس کا دل زور سے دھڑک کر یاد دلانے لگا کے ایک لمحے نے اُس کی زندگی میں نین کی اہمیت واضح کر دی تھی۔۔اُسے بری طرح کمزور کر دیا تھا۔۔۔

تمہاری تو جان چھوٹ جاتی۔۔۔۔ تمہیں تو بہانا ہی مل جاتا۔۔۔

دِن رات مجھ سے پیچ چھڑانے کے ہی خواب دیکھتے ہو نہ تم وائلڈ مین۔۔۔ لیکن اِیک بات بتا دوں ایسا کچھ ہونے والا نہیں ہے۔

وہ اُس کے جذباتِ دل سے بے خبر بس بولے جارہی تھی اور ساحل بنا پلکیں جھپکے اُسے دیکھے جارہا تھا کبھی ہلکی ہلکی نم خوبصورت آنکھوں کو اور کبھی گلابی نازک لبوں کو۔۔۔۔

اگر میں مر بھی گئی نا تب بھی پیچھا نہیں چھوڑوں گی تمہارا۔۔ آتما بن کر تمہارے آس پاس ہی بھٹکتی رہوں گی۔۔۔ جینا حرام کر دوں گی تمہارا۔۔۔۔
اتنا کے ایک دن تنگ آ کر تم خودکشی کر لو گے۔اور تم بھی میری طرح بھٹکنے لگو گے۔۔۔۔
میں بھوتنی بنو گی تو تم پشاچ بن جاؤ گے۔۔۔۔۔

وہ اُسے کڑے تیوروں سے گھورتی ایک ایک بات پر زور دے کر بولنے لگی۔۔۔اور ساحل کی خاموشی محسوس کر کے اُسے حیرت ہوئی کے وہ جواب کیوں نہیں دے رہا۔

کیا ہوا ایسی سڑی ہوئی شکل کیوں بنا رکھی ہے۔۔۔۔ٹھیک ہے تمہاری ڈرپوک گری پر مجھے غصّہ ہے لیکن اب میں ٹھیک ہوں تو چلو تمہیں معاف کر دیا۔

اُس نے دیدہ دلی سے کہا یہ سوچ کر کے شاید وہ بھی اندر ہی اندر شرمندہ ہے اپنی لاپرواہی پر۔۔۔

۔لیکن اِس کے بعد بھی اُسے اُسی طرح کھوئے کھوئے انداز میں خود کو دیکھتے پایا تو حیران ہوئی

بولوناا تنے سیریس کیوں ہوگیے ابھی تو ٹھیک تھے۔۔۔۔

وہ اُس کے بازو کو اُنگلیوں سے چھوتے ہوئے اُسے اپنی طرف متوجہ کرتے ہوئے بولی تو ساحل نے پلکیں جھپک کر نظریں اُس کے چہرے سے ہٹائیں

Mama ke bete---

are you ok---

نین نے اُسے غور سے دیکھتے ہوئے فکر مندی سے پوچھا۔۔۔

No---i m not ok---

اُس نے بنا نظریں اٹھائے ہی دھیرے سے بھاری سرگوشی کی۔۔ جیسے خود سے کہہ رہا ہوں۔۔۔

چوٹ لگی ہے تمہیں۔۔۔۔۔۔اُن غنڈوں نے کچھ کیا۔۔۔۔۔پلیز بولو۔۔۔۔

وہ پریشان سی اُس کا بازو ہلا کر پوچھتے ہوئے اُسے سر سے پیر تک جانچنے لگی

کچھ نہیں ہوا تو گھر جا۔۔۔۔۔۔
اُس نے مدھم لہجے میں کہا بنا دیکھے۔۔۔اُس کا ہاتھ ہٹا کر پلٹا۔۔۔وہ ایکدم سے اُس کے سامنے آ گئی

میں نہیں جاؤں گی۔۔۔۔پہلے تم بتاؤ۔۔۔۔
اُس کا راستہ روک کے غصے و پریشانی کی کیفیت میں بولی۔۔۔

ساحل نے اُسے سنجیدگی سے دیکھ کر لب ترکیے۔۔۔

تُو گھر جا۔۔۔۔۔

اُسے دیکھ کر روبوٹ کی طرح بولا تو نین کی پیشانی پر ڈھیروں لکیریں پڑی

Are you mad۔۔۔۔

وہ غصے سے اُسے لمبا لیکچر سنانے والی تھی لیکن ساحل نے ایکدم سے اُس کی گردن پر ہاتھ رکھے جھک کر اُس کے لبوں کی حرکت روک دی۔۔۔

اُس کے لفظوں کو اپنے لبوں میں سمیٹ لیا۔۔۔

وہ لڑکھڑا کر سانس روک گئی۔۔۔۔

ہاتھ پیچھے بائیک پر رکھ کر سہارا لیا۔۔۔

دل دھڑکتے دھڑکتے رک گیا اور آنکھیں پوری پھیل گئی۔۔۔۔

خون دوگنی تیزی سے گردش کرنے لگا۔۔۔۔۔

لبوں کی گرفت میں نرمی بھی تھی شدت بھی تھی۔۔بے پناہ تپش بھی تھی۔۔۔برف سی ناقابل برداشت ٹھنڈک بھی تھی۔۔۔

صرف نو سیکنڈ میں وہ لمس نین کی تمام رگوں میں اُتر گیا۔۔۔

صرف نو سکنڈ میں اپنی بے چینی۔بے قراری۔۔۔بے بسی۔۔۔۔ڈر۔۔۔تڑپ۔۔جلن سب کچھ سانسوں کے راستے اُس میں منتقل کر کے وہ پیچھے ہوا اور منہ سے سانس لیتے ہوئے ہاتھ گردن سے ہٹا کر دور ہوا۔۔۔

بال بکھر کر پیشانی تک آ گیے تھے

نین بد حواسی میں پلکیں تک جھپکنا بھول گئ تھی۔۔۔۔

جوں کی توں کھڑی ہلکے سے کھلے لبوں سے سانس لے رہی تھی۔۔۔

ہوا سے بال چہرے کو چھو رہے تھے۔۔۔

سب کچھ ٹھہرا ٹھہرا سا لگ رہا تھا۔۔

گھر جا۔۔۔

ساحل نے اُس کے بھیگے لرزتے لبوں سے نظریں ہٹا کر اُس کی آنکھوں نے دیکھتے ہوئے بے ترتیب لہجے میں کہا اُس کا

ہاتھ بائیک سے ہٹایا اور بائیک پر بیٹھ کر چند پلوں میں اس کی نظروں سے دور ہوتا گیا۔۔۔

نین اُس کے نظروں سے اوجھل ہونے کے بعد بھی اُس راستے کو دیکھتی رہی۔۔۔۔۔۔

کیوں کے وہ تو اُن نو سیکنڈز میں کہیں رہ گئی تھی

♦♦♦♦♦♦♦♦

وہ سب کچھ بھول گئی تھی۔۔۔۔۔

ہاسپٹل کا واقعہ، اپنا ڈر غصّہ سب کچھ۔۔۔اگر کچھ یاد تھا تو وہ لمحہ جو خیال تھا یا حقیقت اُسے سمجھ نہیں آرہا تھا۔۔۔

بس وہ پل ذہن میں آتے ہی اُس کا دل عجیب سا ہو جاتا۔۔۔

اپنے اندر سب کچھ بدلتا ہوا محسوس ہوتا لیکن۔۔

وہ احساس اچھا تھا یا برا وہ جان نہیں پا رہی تھی۔۔

شدید الجھن تھی۔۔۔ جس سے بچنے کے لیے وہ اُس کے آنے سے پہلے سو جانا چاہتی تھی۔۔

اُس سے سامنا کرنے سے بچنا چاہتی تھی۔۔۔

لیکن وہ احساس تو اُسے سونے بھی نہیں دے رہا تھا۔

اور یہی حالت دوسری طرف ساحل کی بھی تھی۔۔۔۔ وہ اپنی بے اختیاری پر خود کو سخت لعنت بھیج رہا تھا۔۔ آنکھیں بند کرتے ہی وہ پل نظروں میں سما جاتا۔۔۔ نرم لبوں کا لمس

تازہ سا اپنے لبوں پر محسوس ہوتا اور دل کی دھڑکن بڑھ جاتی۔۔۔

سارے وقت وہ کسی اور چیز پر فوکس نہیں کر سکا۔۔۔

وہ بھی کوشش کر رہا تھا کے نین سے کم سے کم فلحال سامنا نہ ہو۔۔۔

اس لیے کافی دیر سے گھر لوٹاتا کے وہ سو چکی ہو۔۔۔

بنا آواز کیے دھیمے دھیمے قدموں سے اندر آیا۔۔۔اُسے سوتے دیکھ شکر کی سانس لی۔۔اور دھیرے سے بستر کی طرف بڑھا لیکن اُس کی قسمت خراب تھی۔جو اُس کا پیر زمین پر پڑی نین کی سینڈل سے لگا اور وہ دھڑام سے منہ کے بل بستر پر گرا۔۔۔وہ بھی نین کے اوپر۔۔۔۔

حالانکہ اُس نے دونوں ہاتھ نین کے آس پاس رکھ کر خود کو مکمل اس پر گرنے سے بچالیا تھا لیکن اس اچانک حملے پر نین کی آنکھیں کھلیں اور خوف کے مارے اُس کے منہ سے زور دار چیخ نکلی۔۔۔کے اچانک اُس پر کیا آ گرا۔۔۔۔۔

وہ ساحل کو اپنے اتنے قریب پا کر آنکھیں پھاڑے سانس روکے اُسے دیکھنے لگی۔۔۔

اُس کی خطرناک چیخ سے گھبرا کر ساحل نے آنکھیں بند کرلیں تھی۔۔۔

اُس کے صرف پیر نین کے پیروں پر تھے۔۔باقی درمیان میں معمولی سا فاصلہ تھا۔۔۔

نین کے دل میں ڈر کے مارے گھوڑے دوڑ رہے تھے کے پتہ نہیں آج اچانک وہ اُسے اس طرح حیرت کے جھٹکے کیوں دے رہا ہے۔۔ پچھلے نو سیکنڈ کیا کم تھے آج کے دھماکے کے طور پر جواب وہ ایکدم سے قریب آکر نیا بم پھوڑ رہا تھا۔۔۔

Sorry-----

ساحل نے آنکھیں کھول کر دیکھا تو اُس کی شکل دیکھ کر کچھ اندازا لگاتے ہوئے فوراً کہتا اٹھ کر دور ہوا۔۔۔

اُس کے دور ہوتے ہی نین بھی فوراً اٹھ بیٹھی بلکل روبوٹ کی طرح۔۔۔

اُسے مشکوک نظروں سے گھورنے لگی۔۔

اُس کے دل کی دھک دھک گھڑی کی ٹک ٹک جیسی سنائی دے رہی تھی۔۔ جس کی وجہ سے ساحل کی نظر بے ساختہ اُس کے دل کے مقام پر گئی تو نین کی آنکھوں کے ساتھ منہ بھی کھلا۔۔۔

اُس نے جلدی سے ٹی شرٹ کے گلے کو مُٹھی میں دبوچ کر اوپر تک پکڑ لیا۔۔۔

اور اس کی سوچ کا اندازہ لگا کر ساحل ایکدم سے سیدھا ہوا۔۔۔

ایڑی۔۔۔۔۔وہ تیرے جوتے کی ٹھوکر لگی میکو۔۔۔۔۔۔تو اُس کو سائیڈ میں نہیں رکھ سکتی تھی۔۔۔۔

وہ بلاوجہ کے غصّہ ہوا اپنی خفت مٹانے کو۔۔۔اور یہ ظاہر کرنے کو کے اُس کا گرنا محض ایک ایکسیڈنٹ ہے کوئی پلاننگ نہیں۔۔۔

نین نے اپنی سینڈل کو دیکھا اور پھر اُسے ایک دفعہ شکی نظروں سے دیکھا۔۔۔

پتہ نہیں آج یہ کمینہ اتنی اشتیل حرکتیں کیوں کر رہا ہے۔۔۔۔پہلے تو ایسا نہیں تھا۔۔۔۔۔کہیں نشا وشا تو نہیں کر کے آیا۔

وہ اُسے گھورتی ہوئی سوچنے لگی۔۔

شکل سے ہی ظاہر ہو رہا تھا اُس کے دماغ میں کیا چل رہا ہو گا۔۔۔ساحل نے بھی اُس کی سوچ پڑھ کر بدلے میں اُسے

گھورا اور اُس کا ہاتھ اُس کی ہی ٹی شرٹ سے جھٹکا۔۔۔جہاں اُس نے گلے کو جکڑ رکھا تھا۔۔۔

اُسے سرد نظروں سے دیکھتا اپنی جگہ پر کروٹ بدل کر لیٹ گیا۔۔۔

نین نے پھر بھی دو منٹ لگائے اپنے شکی دِماغ کو سلانے میں اور جب اُسے شانت لیٹے دیکھ کچھ تسلی ہوئی تو خود بھی اپنی جگہ پر لیٹ کر سونے کی کوشش کرنے لگ گئی۔۔۔

کچھ دیر بعد ذہن سب بھول کر نیند کی گہرائی میں اتر گیا۔۔۔ گہری نیند کی آغوش میں تھی جب ساحل کی بڑبڑاہٹ پر اُس نے بیزاری سے آنکھیں کھولیں

وہ ہمیشہ کی طرح نیند میں بے چینی سے تڑپ رہا تھا۔۔۔ بھنوؤں کے درمیان ڈھیروں لکیریں تھی بڑبڑاہٹ غیر واضح تھی۔

ہمیشہ کی طرح

وہ اُسے دیکھ کر اٹھ بیٹھی۔۔۔

ساحل۔۔۔۔۔۔

نین نے پکارتے ہوئے اُس کے چہرے پر ہاتھ

رکھا۔۔۔ساحل نے آنکھیں سختی سے میچ کر اُس کے ہاتھ پر

چہرہ جھکایا۔۔۔

وہ اُس کے بالوں کو پیشانی سے پیچھے کرتے ہوئے بار بار اُسے

پکارتی رہی تو اُس نے دھیرے سے آنکھیں کھولیں اور منہ

سے سانس لیتا اٹھ بیٹھا۔۔۔

سردی کے باوجود پیشانی اور گلے پر پسینہ آرہا تھا۔۔۔۔

دل کی دھڑکن بڑھی ہوئی تھی۔۔

نین نے اُسے پانی دیا تو اُس نے ایک گھونٹ لے کر گلاس

سائیڈ میں رکھ دیا

تم ٹھیک ہو نہ۔۔۔۔۔

نین نے اُس کا ہاتھ تھام کر پوچھا لیکن اُس نے کوئی جواب نہیں دیا۔۔۔۔خاموشی سے زمین کو دیکھتا رہا

تم کیوں خود کو اتنی تکلیف دیتے ہو۔۔۔جو چیزیں تمہیں پریشان کرتی ہے اُنہیں اپنے دِماغ سے نکال کیوں نہیں دیتے ۔۔۔۔۔

نین نے اُسے خاموش دیکھ کر کہا وہ تب بھی کچھ نہیں بولا۔۔۔

تمہاری اس بے چینی کا ایک ہی حل ہے کے تم اپنے سوالوں کے جواب ڈھونڈو۔۔۔ساری زندگی یونہی اندر ہی اندر

تڑپنے سے بہتر ہے کے ختم کر دو اس اُلجھن کو اور سکون سے جیو۔۔۔

تمہیں اپنی ماں کو ڈھونڈھنا چاہیے ساحل۔۔۔۔۔۔

وہ چند سیکنڈ رک کر جھجھکتے ہوئے بولی کیوں کے وہ ہمیشہ اس بات پر غصّہ ہو جاتا اور اس وقت بھی وہیں ہوا اُس نے لب سختی سے جوڑ کر کھولے

آدھی رات کو لیکچر مت دے سو جا۔۔۔

اُسے دیکھ کر سپاٹ سے لہجے میں بولا اور آنکھیں گھمائی جس پر نین کو بے حد غصّہ آیا

نہیں۔۔۔پہلے مجھے بتاؤ کے تمہیں پرابلم کیا ہے تم کیوں نہیں جاننا چاہتے کے سچ کیا ہے۔۔۔۔۔ تمہیں اپنی پہچان معلوم کرنے میں کس بات کا ڈر ہے

وہ اُس کے الٹے جواب پر غصے سے بولی۔۔ بلکل ضدی بچے کی طرح۔۔۔ ساحل نے چند سیکنڈ اُسے خاموشی سے دیکھا

۔کیوں کے مجھے جو پہلے سے پتہ ہے۔میں اُس پر سچ کا سٹیمپ نہیں لگوانا چاہتا۔۔۔۔۔ یہ ادھورا سچ اُس پوری حقیقت سے زیادہ خطرناک نہیں ہے۔۔۔

اُس نے رک کر دھیرے سے کہا۔ لیکن چبھتے لہجے میں۔۔۔

اور پہچان۔۔۔۔۔ پہچان لوگوں کی نظر میں اپنے لیے گھن

دیکھ کر پتہ چل گئی تھی۔۔۔۔۔۔ایک ان چاہی

اولاد۔۔۔۔ایک زبردستی کا وجود۔۔۔۔۔۔۔۔۔جو بوجھ بن

جاتا ہے اسلئے اُسے پھینکنا پڑتا ہے۔۔۔وہ ہوں میں۔۔۔۔۔

لہجے میں چبھن تھی غصّہ تھا لیکن آنکھوں میں درد تھا کرب

تھا۔۔۔

تمہیں کیسے معلوم کے تم ان چاہی اولاد ہو بوجھ ہو۔۔۔تم نے

کیسے یہ ڈیسائڈ کر لیا۔۔۔۔۔۔اور لوگوں نے یہ کیسے ڈسائڈ

کر لیا

۔۔۔وہ کیا تمہیں تمہارے ماں باپ سے زیادہ جانتے ہیں

نین نے تاسف سے پوچھا۔۔۔

اگر نہیں ہوتا تو مجھے اس طرح کیوں چھوڑ دیا جاتا۔۔۔۔میری ہی ماں مجھے دنیا کی بھیڑ میں دھکیل کیوں دیتی۔۔۔ایسا تو کسی اولاد کے ساتھ نہیں کرتا نا کوئی۔۔۔۔

وہ غصے سے دانت بھینچ کر بولا نین نے اُسے داد دینے والے انداز میں دیکھا

مطلب تم یہ کہنا چاہتے ہو کے۔۔۔۔۔

ایک ان چاہی اولاد کو ایک عورت نے نو مہینے تک اپنے اندر کیری کیا۔۔۔اُسے اتنا درد سہ کر جنم دیا۔۔۔

اُس کی پرورش کی

اُس پر اپنا پیار لٹایا۔۔۔

اُس کی حفاظت کی۔۔۔۔

اور اچانک اُسے پانچ سال بعد یاد آیا کے ارے۔۔۔۔یہ تو ان چاہی اولاد ہے۔۔۔۔۔۔اسے تو میں اپنے پاس نہیں رکھ سکتی۔۔۔۔پانچ سال بعد اُسے خیال آیا کہ یہ مجھ پر بوجھ ہے اسے پھینک دیتی ہوں۔۔۔

اُس نے طنز کے تیر چبھا چبھا کر ساحل کو حقیقت کا آئینہ دکھانے کی کوشش کی۔۔وہ غور سے اُسے دیکھنے لگا

لائیک سریسلی۔۔۔۔۔تم اتنے ان پریکٹیکل کیسے ہو سکتے ہو ماما کے بیٹے۔۔۔۔

یہ بھی تو ہو سکتا ہے کے اُن کے اتنے بڑے فیصلے کے پیچھے کوئی اور وجہ ہو۔۔۔اُن کی مجبوری ہو۔۔۔

کیوں کے تمہیں خود کے لئے جتنا مشکل لگ رہا ہے اُس سے کئی زیادہ تمہاری مدر کے لیے ہوا ہو گا یہ قدم اٹھانا۔۔۔

وہ دکھ و تاسف سے اُسے سمجھاتے ہوئے بولی۔۔۔

میں نے دیکھا ہے جب سات بجے آنے کا کہہ کر میں ساڑھے سات کو گھر پہنچتی تو مجھے میری ممی نارمل نہیں ملتی تھی۔۔۔

ایک ماں اپنی اولاد کو چند منٹ بھی خود سے دور کر کے صرف اُس کے بارے میں سوچتی ہے۔۔۔ تو تمہیں کیوں لگتا ہے کے تمہاری ماں تمہیں خود سے الگ کر کے خوشی خوشی جی رہی ہو گی۔۔۔

یہ بھی تو ہو سکتا ہے کے اُس وقت اُن کے پاس کوئی اور راستہ نہ ہو۔۔۔

یہ بھی تو ہو سکتا ہے کے واب بھی تمہارا اِنتظار کر رہی ہو۔۔۔

تمہارے سوالوں کا جواب دینے کے لیے تمہیں ڈھونڈھ رہی ہو۔۔۔۔

ساحل حیرت زدہ سا اُسے دیکھ رہا تھا۔۔وہ کبھی سیریس نا ہونے والی کسی سمجھدار تجربے کار انسان کی طرح اُسے سمجھا رہی ہے یہ یقین کرنا کافی مشکل تھا لیکن اُس کی باتیں بے معنی نہیں تھیں۔۔۔

کیااس طرح لوگوں کی باتوں میں آکر تم اُن کے ساتھ غلط نہیں کررہے۔۔۔دنیاپر بھروسہ کررہے ہوتوماں لفظ پر بھی تھوڑاکرکے دیکھونا۔۔۔

ایک بار اپنی ماں سے پوچھو کے کیوں وہ اتنی مجبور ہو گئی تھی۔۔۔

اگر تمہارا ڈر صیح بھی ہوا تو زیادہ کچھ نہیں بدلے گا ساحل۔۔۔جو بات تم سمجھ کرجی رہے ہو مان کے جینے لگو گے لیکن اگر تم نے دیر کردی تو اس بے چینی کے ساتھ ایک گلٹ بھی ساری زندگی کے لیے تمہارے ساتھ جڑ جائیگا۔۔اور اُسے ختم کرنے کا کوئی آپشن بھی نہیں ہو گا پھر۔۔۔

وہ اُسے چپ دیکھ سنجیدگی سے بولی ساحل نے سب کچھ سن کر بھی بنا کچھ کہیں آنکھیں بند کر کے کھولیں اور دوبارہ اپنی جگہ لیٹ گیا منہ موڑ کر۔۔۔

ساحل پلیز میری بات تو سنو۔۔۔۔۔

وہ اُس کے یوں اگنور کرنے پر اُس کا بازو پکڑ کے اُس کا رخ اپنی طرح کرتے ہوئے بولنے لگی

اگر تمہارا ڈر صحیح ہوا تو میں ہوں نہ۔۔۔اکیلا نہیں چھوڑوں گی تمہیں۔۔۔

وہ اُس کے گھورنے پر اُس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے

اپنائیت سے بولی ساحل نے سنجیدگی سے اُسے دیکھا اور دوبارہ

رُخ موڑ کر سو گیا۔۔ نین نے بیچارگی سے اُسے دیکھ کر سر جھٹکا

♦♦♦♦♦

وہ صبح دیر تک سوتی رہی جب نیند سے جاگی تو ساحل شیلف

میں رکھے کپڑے بیگ پیک میں رکھا تھا۔۔۔

اُس نے حیران ہوتے اٹھ کر غور سے دیکھا تو وہ اُس کے ہی

کپڑے بیگ میں بھر رہا تھا۔

یہ کیا کر رہے ہو تم۔۔۔۔

میرا سامان کیوں نکال رہے ہو۔

صبح صبح پھر سے مجھے یہاں سے نکالنے کا بھوت سوار ہو گیا تم

پر۔۔۔۔

وہ ماتھے پر بل ڈالے بولی اُسے یہی لگا کے اُس کی رات والی

باتوں کی وجہ سے وہ اُسے ابھی جانے کو کہہ دیگا۔۔

ساحل اُس کے گھورنے کو اگنور کیے اپنے کام میں لگا رہا تو وہ

اٹھ کر اُس کے پاس آئی

چُپ کیوں ہو بولو نا۔۔۔ میرے کپڑے کیوں اس بیگ میں

بھر رہے ہو۔۔۔۔

وہ حیران پریشان سے پوچھنے لگی

کیوں۔۔۔تو نہیں چلیگی میرے ساتھ میری ماں کو

ڈھونڈھنے۔۔۔۔

وہ بنا اُسے دیکھے مصروف سے انداز میں بولا۔۔ نین کو ایک

پل کے لیے یقین نہیں ہوا کے اُس نے صحیح سنا ہے یا غلط

سیریسلی۔۔۔۔۔ تم مزاق تو نہیں کر رہے۔۔۔۔میں کوئی

خواب تو نہیں دیکھ رہی۔۔۔۔۔مجھے چٹکی کاٹو ذرا۔۔۔۔

اُس نے صدمے سے پوچھتے ہوئے ساحل کے سامنے آکر

اپنی کلائی آگے کرتے ہوئے کہا۔۔

ساحل نے اُس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کلائی پکڑ کر

چہرے کے نزدیک کی اور چھوٹی اُنگلی کو منہ میں لے کر

دانتوں سے دبایا

نین نے جلدی سے اپنا ہاتھ کھینچا۔۔۔دھیرے سے سسکی لی۔۔

دل اُس کے لبوں کا لمس محسوس ہوتے ہی کچھ یاد کر کے زوروں سے دھڑکا تھا۔۔

لیکن ہمیں پہلے پتہ لگانا ہوگا نا کے تمہارا گھر کہاں ہے۔۔۔ورنہ ہم کیسے جا سکتے ہیں۔۔۔ تمہیں معلوم ہے کیا۔۔۔

وہ فوراً دل کی حالت پر قابو پاتے ہوئے بولی۔۔۔

دو بارا اسٹیشن سے اور ایک بار بیچ راستے سے واپس لوٹا

ہوں۔۔۔۔۔۔

جب بات دوسروں کی آتی ہے تو مجھے اُن کا درد یا پریشانی زیادہ

محسوس نہیں ہوتی لیکن اپنے معاملے میں میں پتہ نہیں اتنا

کمزور کیوں ہوں۔۔۔۔

اُس نے پر سوچ نظریں سامنے جمائے دھیمے لہجے میں کہا

تمہاری ساری ٹینشن اب جلد ہی ختم ہو جائے گی۔۔۔میں

جلدی سے تیار ہو جاتی ہوں۔۔۔ویسے ہم ٹرین سے جا رہے

ہیں یا پلین سے۔۔۔۔۔

نین بہت زیادہ اکسائیٹڈ تھی اُس کی بیتابی سے نظر آرہا تھا۔۔۔

آ بیسلی ٹرین سے ہی جائیں گے۔۔۔۔۔پلین سے کیسے جا سکتے ہیں تم میرے پاپا کی طرح رئیس تھوڑی ہو۔۔۔ہم تو غریب ہے نہ۔۔۔۔وہ الگ بات ہے ٹرین یا کیب سے جاتے ہوئے ہمارے اٹھارہ گھنٹے لگ جائیں گے۔۔

اُس نے ساحل کے کچھ کہنے سے پہلے خود ہی کہہ دیا اُس کا ہمیشہ کا ڈائیلاگ مارتے ہوئے جس پر ساحل نے مسکراہٹ کو لبوں تک آنے سے روکا

چلو آج اسی خوشی میں میں اپنے ہاتھوں سے چائے بناتی ہوں۔۔۔۔

اُس نے پرجوش انداز میں چٹکی بجا کر کہا تو ساحل نے جھٹکے سے سر گھما کر اُسے دیکھا۔۔۔

پچھلی چائے کا ذائقہ اب تک نہیں بھولا تھا اور وہ نئی چائے بنانے کی بات کر کے اُسے نیا صدمہ دے رہی تھی۔۔۔

دیکھ اگر ایسی بکواس کی نا تو میں کہیں نہیں جاؤں گا۔۔۔ میرے کو نہیں پینی تیری چوہا مار چائے۔۔

وہ غصے سے بھڑک بولا۔۔

میں تو مزاق کر رہی تھی۔۔۔۔

نین نے منہ بنا کر کہا

ایسے مزاق پسند نہیں ہے میرے کو۔۔۔

وہ دانت پیس کر بولتا دوبارہ اپنے کام لگ گیا۔۔۔ نین اُسے زبان دکھا کر باہر نکل گئی

♦♦♦♦♦♦♦♦♦

نین کی باتوں سے متاثر ہو کر جانے کا فیصلہ تو کر لیا تھا لیکن دِماغ میں اب بھی جھکڑ چل رہے تھے۔۔

قدم بڑھائے یا روک لے یہ کشمکش جاری تھی۔۔۔۔

دیکھنے میں تو چھوٹی سی بات نظر آتی تھی کے بس جا کر اپنی ماں سے وجہ ہی پوچھنی ہے۔۔۔ لیکن اُس کے لیے معمولی نہیں تھی۔۔

وہ دونوں دوپہر تک تیار ہو کر باہر نکل ہی رہے تھے کہ ایک کار گھر کے پاس آ کر۔۔۔

کار شیرازی مینشن کی تھی لیکن

داؤد تو اس وقت نہیں آ سکتا تھا۔۔

اس لیے دونوں حیران ہوئے اور اُس کار سے رابعہ بیگم کو اترتے دیکھ اور زیادہ حیران ہوئے۔۔

رابعہ بیگم اُس گھر اور اُس علاقے کو دیکھتی شرمندہ سی اُن دونو کی طرف بڑھیں۔۔۔

بڑی مامی آپ یہاں۔۔۔داؤد ٹھیک ہے نہ۔۔۔

نین نے آگے بڑھ کر جلدی سے اُن کا ہاتھ پکڑتے ہوئے پوچھا۔۔۔

داؤد بلکل ٹھیک ہے بیٹا۔۔۔بس جو غلط ہے اب اُسے ٹھیک کرنا ہے۔۔۔۔

اُنہوں نے مسکراتے ہوئے دونوں کو دیکھا جب کے ساحل منہ پھیرے انجان کھڑا تھا

میں تم دونوں کو واپس گھر لیجانے آئی ہوں۔۔۔۔۔میرا سلوک معافی کے لائق تو نہیں لیکن پھر بھی میں چاہتی ہوں تم دونوں مجھے معاف کر کے میرے ساتھ گھر چلو۔۔۔۔

وہ گھر تم لوگوں کے بغیر ادھورا ہے۔۔۔۔

وہ گھر سے جس کام کی ہمت جٹا کر آئیں تھی۔سیدھے اُس پر آتے ہوئے

بنا کسی بناوٹی شرمندگی کے سچے دل سے معافی مانگتے ہوئے بولیں

۔ساحل میں نے تم سے جو کچھ کہا تمہیں اپنے الفاظوں سے جتنی چوٹ دی اُس سب کے لیے مجھے معاف کردو۔۔۔۔۔

اُنہوں نے سیدھے اُسے مخاطب کیا تو نین نے بھی اُس کی جانب دیکھا۔۔۔

ساحل نے بنا دیکھے ہی سر نفی میں ہلا کے اُنہیں معافی مانگنے سے منع کیا تھا۔۔۔

پلیز گھر چلو بیٹا۔۔۔۔ میرے لیے نہیں داؤد کے لیے عباس کے لیے اپنی دادی کے لیے۔۔۔۔ نین۔۔۔۔۔۔

اُنہوں نے اپنائیت سے کہتے ہوئے نین کو بھی دیکھا۔۔۔ نین نے سوالیہ نظروں سے ساحل کی جانب دیکھا لیکن اُس نے کچھ نہیں کہا نا ہی کوئی اشارہ بس خاموش زمین اور نظریں جمائے کھڑا رہا

سب سے وعدہ کیا ہے کے تم دونوں کو ساتھ لے کر ہی واپس لوٹوں گی۔۔۔

اگر تم دونوں گھر نہیں چلے تو میں بھی گھر نہیں جاوں گی۔۔۔۔ مجھ میں خالی ہاتھ جا کر سب کا سامنا کرنے کی ہمت نہیں ہے۔۔۔۔

دونوں کو خاموش دیکھ رابعہ بیگم افسردہ ہو کر بولیں۔۔۔

بڑی مامی اِٹس او کے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آپ سے کس نے کہا کہ ہم گھر نہیں آئیں گے۔۔۔۔

نین نے جلدی سے مسکرا کر اُن کے گلے لگتے ہوئے کہا

۔۔۔۔آپ کو بار بار معاف مانگنے کی ضرورت نہیں

ہے۔۔۔۔ہم آپ سے بلکل ناراض نہیں ہے۔۔۔۔۔۔

اور ہم گھر ضرور آئیں گے۔۔۔ لیکن اِبھی نہیں۔۔۔۔۔

اُس نے پیچھے ہو کر کہا جب کے ساحل یونہی بے نیاز بنا کھڑا

رہا۔۔

اُسے پہلے سے ہی اُن سے کوئی ناراضگی نہیں تھی ہاں اُن کی باتیں چبھتی ضرور تھیں لیکن وہ اُس کا عادی تھا۔۔۔

ابھی ہمیں کہیں اور جانا ہے اور وہاں جانا بہت ضروری ہے لیکن میں وعدہ کرتی ہوں کے ہم جلد ہی گھر آجائیں گے۔۔۔آپ ریلیکس ہو جایئے۔۔۔
نین نے اُس کی سوالیہ نظریں پڑھ کر یقین دلایا تو رابعہ بیگم کو بھی تسلی ہوئی۔۔۔وہ کچھ دیر نین سے باتیں کر کے وہاں سے چلی گئیں تو وہ دونوں بھی گھر کو اچھے سے لاک کر کے باہر نکل آئے

مطلب ہم سچ میں ٹریں سے جا رہے ہیں۔۔۔۔

افف ماما کے بیٹے بہت مشکل ہو جائے گا اتنا لمبا سفر۔۔۔۔۔۔۔

بائیک ریلوے اسٹیشن کے پاس رکی تو نین نے منہ بنا کر کہا۔۔ کیوں کے اُسے لگ رہا تھا ساحل اتنا لمبا سفر کرنے میں وقت گنوانے کی بجائے پلین سے جانے کا انتظام کرے گا لیکن اُس کا سوچنا غلط ثابت ہوا اور اب وہ اگلے سترہ گھنٹے سفر کرنے کا سوچ کر ہی تھک گئی تھی۔۔۔

کچھ نہیں ہوتا۔۔۔ مینیج کر لیں گے۔۔۔

اُس نے لاپرواہی سے کہا اور دونوں اندر کی طرف بڑھے۔۔ جہاں لوگوں کا بھاری رش تھا۔۔۔اور ساحل کی نظریں اُس رش میں کسی کو ڈھونڈھ رہی تھیں۔۔

ٹرین پلیٹ فارم پر تھی لیکن وہ اس طرف جانے کی بجائے
باہر ہی کسی کے انتظار میں کھڑا تھا

کسے ڈھونڈھ رہے ہو۔۔۔۔۔
نین نے اُسے مسلسل کسی کو تلاش کرتے دیکھ حیرت سے
پوچھا۔وہ کچھ نہیں بولا بس ایک جگہ رک کر ہوا میں ہاتھ ہلایا
شاید جسے ڈھونڈھ رہا تھا اسے دیکھ کر۔۔۔

چند سیکنڈ بعد ہی ایک آدمی اُن کی طرف آیا۔۔۔ساحل نے
اپنی بائک اور گھر کی چابی اس کی طرف بڑھائی تو نین کے
ماتھے پر بل پڑے۔۔۔۔

ارے یہ چابی انہیں کیوں دے رہے ہو۔۔ ہمارے گھر کی چابی ہے۔۔۔

وہ حیرت و ناگواری سے بولی ساحل نے اُسے آنکھیں دکھائی اور چابیاں اُس آدمی کو تھمائی

جلد ہی ہو جائیگا سر۔۔۔۔۔

وہ آدمی سر ہلا کر کہتا چابیاں لے کر چلا گیا تو ساحل بھی اُس کا ہاتھ تھامے پلیٹ فارم کی جانب بڑھا

تم نے اُس اجنبی کو ہمارے گھر اور بائیک کی کیز کیوں دی۔۔۔۔ تمہیں پتہ ہے ایسے کسی پر بھی بھروسہ کرنا کتنا خطرناک ہوتا ہے۔۔۔۔

وہ اُس کے ساتھ تیز تیز چلتی غصے سے بولے جارہی تھی وہ ٹرین کو آگے بڑھنے کے لیے تیار دیکھ قدموں کی رفتار بڑھا کر تیزی سے ٹرین میں چڑھا۔۔۔

اور اُن کے چڑھتے ہی ٹرین چلنا شروع ہو گئی۔۔۔۔

وہ وہاں کوریڈور کے سامنے ایک لائن سے بنے کپل رومز میں اپنا بکنگ نمبر تلاشنے لگا جب کے نین کو اب بھی اپنے گھر اور سامان کی فکرِ ستائے جارہی تھی

راؤوڈی ہمارا سب سامان ہے وہاں۔۔۔ تم نے ایسے کیسے کسی کے بھی حوالے کر دیا گھر۔۔۔۔ کہیں تم اُسے بیچنے کی تو نہیں سوچ رہے نا۔۔۔۔ اگر بھول گیے ہو تو یاد دلا دوں وہ گھر ہمارا نہیں ہے۔۔۔۔ہاں اُس کا مالک اچھا ہے اسلئے ہمیں وہاں رہنے دیا لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کے ہم اُس کا گھر بیچ کر اُس کے ساتھ دھوکہ کریں۔۔

میں تمہیں یہ کمینہ پن نہیں کرنے دوں گی۔۔۔۔

وہ اُس کا ہاتھ پکڑے ہونے کی وجہ سے اُس کے ساتھ ساتھ چلتی مسلسل اپنی ہی ہانکے جا رہی تھی کے۔۔۔۔

ابے یار بس کر۔۔۔۔

وہ ایکدم سے رک کر جھنجھلا کر اُس پر برسا۔۔

کتنا بولتی ہے تو۔۔۔ایک چابی دینے پر اتنا لمبا لیکچر سنا رہی ہے جیسے اُس گھر میں کو وہ نور سنبھال کر رکھا ہوا ہے۔۔۔

تھوڑا تو اپنی زبان پر ترس کھایا کر۔۔۔

وہ بھی سوچتی ہو گی کے کس کے منہ لگ گئی۔۔۔۔

اُس کی بڑبڑ سے بیزار عاجز آ کر غصے سے بولا

کون۔۔۔۔

نین نے نا سمجھی سے پوچھا

زبان۔۔۔۔۔

ساحل نے دانت پیس کر کہتے ہوئے ایک روم کا دروازہ کھولا اور اُس کا ہاتھ جھٹک کر چھوڑتے ہوئے اندر چلا گیا۔۔۔وہ بھی غصے سے اُس کی طرف بڑھی

ماما کے بیٹے بکواس کر کے میری بات کو اگنور نہیں کر سکتے تم مجھے بتاو اُسے چابی کیوں دی۔۔۔

وہ اُس کا رخ اپنی طرف کر کے دونوں ہاتھ کمر پر رکھے نہایت ضبط و غصے سے پوچھنے لگی۔ساحل نے چند سیکنڈ سنجیدگی سے اُسے دیکھا

بتادوں گا بعد میں۔۔۔۔۔

جان چھڑانے والے انداز میں بولتا اپنی برتھ پر بیٹھ گیا اور کھڑکی کھولنے لگا

افف اس راؤڈی کی عجیب باتیں۔۔۔

نین نے اُسے گھورتے ہوئے سوچا اُسے سمجھ ہی نہیں آرہا تھا کے اُس نے چابی کسی اور کو کیوں دی اور جو سمجھ آرہا تھا وہ اُس کا دل ماننا نہیں چاہتا تھا۔۔۔۔

کیا وہ گھر اب کسی اور کا ہو چکا تھا۔۔۔

♦♦♦♦

ٹرین کی رفتار بہت تیز تھی اور سفر بے حد لمبا تھا۔۔۔۔۔۔۔

کھڑکی سے آتی تیز ہوا کے زور سے بال اور شرٹ دونوں حرکت کر رہے تھے لیکن آنکھیں ساکت سی ایک جگہ ٹھہری ہوئیں تھیں۔۔۔

جان بوجھ کر اُس نے ٹرین کا سفر چنا تھا۔۔۔ کیوں کے ہمیشہ سے ہی ٹرین کی آواز اُس کے ذہن پر سوار رہتی تھی۔۔۔۔اُسے شدید گھٹن کا احساسِ ہوتا تھا۔۔۔اور اب وہ ہر گھٹن اور تکلیف کا سامنا کرنا چاہتا تھا۔

اپنی ہر کمزوری سے لڑنا چاہتا تھا۔۔۔

وہ دونوں اے سی کلاس کے ایک پرائیویٹ کمپارٹمنٹ میں تھے۔۔۔

جہاں دونوں طرف ایک ایک آرام دہ سیٹ تھی۔۔۔اور درمیان میں ٹیبل رکھی تھی۔۔۔

سردیوں کی وجہ سے اے سی کی کولنگ بند تھی اور کھڑکیاں کھلی تھی جہاں سے ٹھنڈی تیز ہوائیں اندر داخل ہو رہی تھی۔۔۔۔

جہاں نین بے حد ایکسائٹڈ تھی پوری خاندان کو فون کر کے کر کے اپنے سفر کے قصے بتا رہی تھی۔۔وہیں ساحل کے دل میں اب بھی ہزاروں الجھنیں تھیں۔۔۔۔وہ گھنٹوں سے خاموش تھا۔۔

وہ مسلسل کھڑکی کے باہر دیکھ رہا تھا جہاں ٹرین کی تیز رفتار کے آگے منظر بھاگتے جا رہے تھے لیکن اُن پر اُس کا بلکل دھیان نہیں تھا۔۔۔۔

ماما کے بیٹے سنو نا۔۔۔۔

نین فون بند کر کے اپنی سیٹ سے اٹھ کر اُس کے پاس بیٹھتے ہوئے اُسے پکڑنے لگی تو ساحل نے باہر سے نظر ہٹا کر اُسے دیکھا۔۔۔

مجھے نا سفر میں انتا کشری کھیلنا بہت پسند ہے۔۔۔ چلو نا ہم کھیلتے ہیں۔۔۔

وہ بچوں کی طرح آنکھیں کھولیں بولی ساحل نے بنا کچھ کہے
سر نفی میں ہلا کر انکار کر دیا

اتنے بورنگ انسان ہو تم۔۔۔

اچھا ایک گانا ہی سنا دو۔۔۔۔

نین نے منہ بنا کے اُسے گھورتے ہوئے نئی فرمائش کی ساحل
نے بیزار سے تاثرات کے ساتھ اُسے گھورتے ہوئے دوبارہ
چہرہ باہر کی طرف کر لیا

تم سے زیادہ سڑو انسان نہیں دیکھا میں نے اپنی زندگی
میں۔۔۔

تمہارے ساتھ سر پھوڑنے سے بہتر ہے میں ریاسے ہی بات کرلوں

وہ منہ پھلا کر کہتی فون کان سے لگا گئی۔۔ساحل نے اُس کی جانب دیکھا اور مدھم سا مسکرایا۔

نیٹورک کی وجہ سے اب کسی کا فون نہیں لگ رہا تھا۔۔

وہ اُس کو ایک دفعہ پھر گھور کر موبائل میں گیم کھیلنے لگی۔۔۔۔

اُس کے خفگی والے ایکسپریشن دیکھ کر ساحل کی مسکراہٹ مزید گہری ہوئی۔۔وہ اب پورا رخ اُس کی جانب کر کے کھڑکی سے شولڈر ٹکائے اُسے دیکھنے لگا۔

اُس کے ایکسپریشن اب گیم کے حساب سے بدل رہے تھے

۔۔

چھو کر

۔میرے من کو۔۔۔۔

کیا تو نے

کیا اشارہ۔۔۔۔۔

وہ اُسے دیکھتا دھیرے دھیرے گنگنانے لگا تو نین حیرت سے سیدھی ہو کر اُسے دیکھنے لگی۔۔۔

بدلا یہ موسم۔۔۔۔۔۔

لگے پیارا جگ سارا۔۔۔۔۔

اُس نے نظریں نین کے چہرے سے ہٹا کر باہر کی طرف کی تو نین سنجیدگی سے اُس کے چہرے کو دیکھ کر اُس کے ایک ایک نقوش میں کھونے لگی۔۔۔۔

اُس کا دل بھٹکنے لگا۔۔۔۔۔

چھو کر میرے من کو۔۔۔۔

کیا تو نے کیا اشارہ۔۔۔۔۔

وہ اُس کی آواز سے زیادہ اب اُس کے سحر میں کھونے لگی۔۔

دل کے احساسات بدل گئے تھے اور یہ چیز آنکھوں میں نظر آ رہی تھی لیکن ساحل اُن سے بے خبر تھا۔۔۔۔

اُس سحر اور اُس کی آواز میں رکاوٹ بننے والی آواز موبائل کی تھی

وہ خاموش ہو کر موبائل لیے اپنی جگہ سے اٹھا اور تھوڑے فاصلے پر چلا گیا نین کو اُس پر بے حد غصّہ آیا

ہاں۔۔۔۔۔ہیلو۔۔۔۔

اُس نے فون کان سے لگائے نین کو اگنور کیے بات شروع کی اور نین کھڑکی کی طرف کھسک کر اُسے غصے سے گھورتی رہی

نہیں وہ میں خود دیکھ لوں گا۔۔۔

میں میل کرتا ہوں۔۔۔۔

وہ اُسے خود کو گھورتے دیکھ بات کو سمیٹ کر فون بند کر گیا۔۔ اور واپس آکر اُس کے پاس بیٹھ گیا

کس کا فون تھا۔۔۔۔

اُس کے فون نیچے کرتے ہی وہ اُسے تیکھے چتونوں سے گھورتی پوچھنی لگی۔ کھڑکی کے قریب بیٹھنے سے بال اُس کے چہرے پر آرہے تھے

رانگ نمبر۔۔۔۔۔

اُس نے سفاکی سے بہانا بنا کر فون ٹیبل پر رکھا

رانگ نمبر پر اتنی لمبی بات کون کرتا ہے۔۔۔اور اتنے رانگ نمبر آتے کیسے ہیں تمہیں۔۔۔۔مجھے تو کبھی نہیں آئے

سات گھنٹے ہوئے ہیں ہمیں ٹرین میں بیٹھے اور اب تک تمہیں پورے بیس فون آچکے ہیں۔۔

وہ اُسے آنکھیں چھوٹی کر کے دیکھنے لگی۔

تیرہ۔۔۔۔

ساحل نے اُس کی درستگی کی۔۔

ہاں ٹھیک ہے تیرہ۔۔۔۔۔ تھوڑا بہت کم زیادہ تو چلتا ہے نا۔۔۔

اتنے فون لیکن کس کے۔۔۔۔۔

وہ تھوڑا گڑبڑا کر سنبھلتی ہوئی بولی

دوستوں کے۔۔۔۔۔

ساحل نے لاپرواہی سے کہا

کونسے دوست میں نے تو آج تک تمہارا کوئی دوست نہیں دیکھا۔۔۔۔

اور اگر ہے بھی تو ایسی کیا دوستی چڑھی ہوئی ہے اُن کو کے تھوڑی دیر تم سے بات نہیں کی تو سانس نہیں آتی۔۔۔۔

اُس کے اندر کا شکی جاسوس ساحل کو آنکھوں سے سکین کر رہا تھا۔۔

پتہ نہیں۔۔۔۔۔۔

اُس نے جان چھڑانے والے اندا میں کہا

لیکن مجھے سب پتہ ہے۔۔۔۔۔یہ سب نا تمہارے بہانے ہے۔۔۔۔اصل میں یہ سارے لڑکیوں کے چکر ہے تمہارے دوستوں کے بہانے لڑکیوں سے باتیں کرتے ہو تم۔۔۔۔۔

وہ چباچبا کر بولی تو وہ اُس کے انداز پر نچلا لب لبوں میں لیے ہنسی روکنے لگا۔۔۔

ہنس رہے ہو۔۔۔۔میں یہاں اتنی سیریس بات کر رہی ہوں اور تم ہنس رہے ہو۔۔۔ایک بار مجھے پتہ چل جائے کے میرا شک صحیح ہے تمہاری بتیسی نہیں توڑی تو میرا نام بھی نین تارا نہیں۔۔۔۔۔۔

اور اُس لڑکی کو تو میں۔۔۔۔۔۔

وہ اُس کے ڈمپل نمایاں ہوتے دیکھ جلال سے سرخ ہوتی اُس پر چڑھ دوڑی لیکن ایک دفعہ پھر ساحل کا فون بجا تو اُس کی زبان کو بریک لگے۔۔۔

اس سے پہلے کے ساحل موبائل اٹھائے اُس نے جھٹ سے موبائل اٹھالیا اور سکرین پر مایا لکھا دیکھ اُس کے تن بدن میں آگ لگ گئی

اب یہ مایا کون ہے۔۔۔۔۔۔

وہ آگ اگلتی نظروں سے اُسے دیکھتی ضبط سے پوچھنے لگی۔۔۔

وہ۔۔۔۔۔۔

ساحل نے بہانا بنانے کے لیے منہ کھولا۔۔

P

رانگ نمبر۔۔وہ بھی نام کے ساتھ۔۔۔

اُس نے پہلے ہی مانو وارن کر دیا کے یہ بہانا کتنا کام کر سکتا ہے۔

وہ ایک غریب بیمار ضعیف عورت ہے۔۔۔۔اُس کو علاج کے لیے پیسوں کی ضرورت ہے نااس لیے فون کرتی ہے۔۔۔

ساحل نے بیٹھے بیٹھے مایا کی کایا بدل دی۔۔۔۔

اچھا تو تم کہاں کے بل گیٹس لگے ہوئے ہو جو پیسوں کے لیے

تمہیں فون کرتی ہے۔۔۔۔

اور اگر اتنی ہی غریب ہے تو اُس کے پاس فون ہی کیسے

ہے۔۔۔۔

اُس نے اپنے تیز دِماغ کا مظاہرہ کرتے ہوئے پوچھا

میرے کو نہیں پتہ یار۔۔۔۔

ساحل نے بیزاری سے سر جھٹکا۔۔۔

پر مجھے سب پتہ ہے۔۔۔۔ تمہیں بس فیمیل جنڈر سے بات

کرنے میں انٹریسٹ ہے وہ جوان ہو یا بوڑھی۔۔۔ غریب ہو

یا امیر۔۔

بس تمہارا اٹھر کی دماغ۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ غصے سے اُس پر برسنے لگی تھی کے ٹرین کو ایک زور کا جھٹکا لگا۔۔

وہ گھبرا کر اُس کی شرٹ پکڑ گئی اور اپنی بو کھلا ہٹ میں اُسے اپنے قریب کھینچ لیا۔۔۔

ساحل اُس کے شرٹ کھینچنے سے ان بیلنس ہوا اور اُس کے اوپر گرنے سے بچنے کے لیے پیچھے کھڑکی میں لگی راڑ کو تھام لیا۔۔۔۔ لیکن تب بھی وہ اُس کے بے حد قریب آگیا تھا۔۔۔

نین سانس روک کر اُسے دیکھنے لگی

درمیان میں ذرا بھی فاصلہ نہیں تھا کے وہ سانس بھی کھل

کے لے پاتی

شرٹ پر گرفت اور سخت ہو گئی تھی اور دل بہت زوروں

سے دھڑک رہا تھا۔۔۔

ساحل۔۔نے اُس کی گھنی لرزتی پلکوں سے نظریں ہٹا کر اُس

کے کانپتے نازک لبوں کو دیکھا تو دل میں پھر ایک جانی پہچانی

خواہش بیدار ہوئی۔۔۔

اُنہیں محسوس کرنے کی طلب نے آنکھوں میں بے خودی سی

بھر دی۔۔

اُس نے ہاتھ نین کے گرد لپیٹ کر اُسے خود میں بھینچا۔۔تو

نین کو پورے بدن میں بجلی سے دوڑتی محسوس ہوئی

وہ اُس کی بدلی گرفت کو محسوس کر کے ہی اپنی دھڑکنیں بے قابو ہوتی محسوس کر رہی تھی۔۔۔۔

اُس کی سانسوں سے چہرہ جھلستا محسوس ہو رہا تھا

سمجھ نہیں آرہا تھا اس لمحے سے خود کو کیسے آزاد کرے۔۔۔

اور جب اُس کی تپش دیتی نظریں لبوں کو دہکانے لگی۔۔تو

اُسے لگا اس بار وہ سہہ نہیں پائے گی۔۔۔

ہوش کھو دیگی۔۔۔

دل شاید باہر نکل آئیگا۔۔۔

کچھ نہیں سوجھا تو زور سے آنکھیں بند کر کے پیچھے کھڑکی میں گھسنے کی کوشش کرنے لگی۔جو ناممکن تھا۔۔۔

وہ لب کھول کر اپنے دل کی کہی پر عمل کرنے ہی والا تھا کے پھر اُس کا فون بجا۔۔۔۔

بے خودی کے سلسلہ میں درار پڑی اور پھر وہ ٹوٹتا گیا۔۔۔
وہ سنبھل کر پیچھے ہوا۔
دھیرے سے سانس خارج کی۔۔۔
نین نے آزاد ہوتے ہی آنکھیں کھولیں۔۔۔
نظروں سے نظریں ملی تو پلکیں بھاری ہو گئی اُس نے جلدی سے سیدھی ہو کر چہرہ کھڑکی کی جانب کر لیا اور اپنی کب کی رکی سانس بحال کرنے لگی۔۔۔

اُس کے پلٹتے ہی گھنے بال ہوا سے اڑ کر چہرے کو چھونے لگے ساحل نے آنکھیں بند کر کے اُن کی خوشبو کو سانسوں میں اتارا۔۔۔۔۔۔۔

یہ دوری بھی ایک بے بسی ہے۔۔
یہ فاصلے۔۔۔ مجبوری ہے۔۔۔
یہ میرا آخری ستم ہے خود پر۔۔۔۔
آخری کوشش بھی تو ضروری ہے

آنکھیں کھول کر اُس کے چہرے کو دیکھتا دل ہی دل میں اُس سے مخاطب ہوا۔۔۔۔

نین اُس کی نظروں کو خود پر محسوس کر کے اندر ہی اندر نروس ہوتی رہی۔۔۔

ابھی کچھ دیر اور روکنا ہے دل کو۔۔
ابھی اور تھوڑا سا انتظار کر لو
ابھی ایک آزمائش اور باقی ہے۔۔۔
ابھی ایک جنگ لڑنی ہے۔۔

وہ اُس کی پلکوں کو اُس کے چہرے کو چھو کر لوٹتے بالوں کو اور گلابی لبوں کو دیکھتا رہا۔۔۔
آنکھوں میں بے پناہ چاہت سمیٹے

اگر موت پھر مہلت نا دے۔۔۔

اگر قسمت اجازت نا دے

تو بھول جانا ایک پرانا باب

سمجھ کر۔۔

ہو کے بھی کچھ نہیں تھا

تو کھونے کا غم کیسا۔۔۔

وہ اُس کے گلے میں تیز سانسوں کے باعث بنتی گہرائی کو دیکھے گیا۔۔

اور اگر جیت کر لوٹا

تو میں تمہارا۔۔۔۔۔

اگر زندگی موت سے جیت جائے

تو یہ تمہاری۔۔۔۔

پھر نا یہ فاصلے ہوں گے۔۔۔۔

نا ہوں گی کوئی وجہ درمیاں۔

پھر ان قاتل آنکھوں میں کہیں خود کو چھپا لوں گا۔۔۔

تمہیں خوشبو سا سانسوں میں بسا کر دھڑکن بنا لوں گا۔۔۔

اُس نے نین کے بالوں کو بہت نرمی سے ہاتھوں سے

چھوا۔۔۔

بے خود نگاہیں اس کی نازک شفاف گردن اور لبوں کے

درمیان بھٹک رہی تھی

پھر تم اور میں پانی کی بوندوں کی طرح مل کے سمندر ہو جائے

گے۔۔۔۔

ہو کے ایک آغوش محبت میں کھو جائیں گے۔۔۔

بس ایک ذرا سے اِنتظار کے بعد۔۔۔

اُس نے پھر آنکھیں بند کر کے سر پیچھے لگایا

بالوں کو آزاد کیا تو ریت سے پھسل کر گرنے لگے۔۔۔۔

نین نے دل پر ہاتھ رکھ کر اپنی دھڑکنوں کو معتدل کرنے کی کوشش کی

◆◆◆◆◆◆◆

انجان بھی اور جانا پہچانا بھی۔۔۔۔

وہ شہر اپنا سا تھا اور بیگانہ بھی۔۔۔

وہ اسٹیشن گزرے سالوں میں پوری طرح بدل گیا تھا۔۔

اب نا کچی زمین تھی نا ویران راستے۔۔۔۔

سب بدل۔ گیا تھا۔۔۔

لیکن ساحل کی نظریں تو اب بھی سالوں پرانا وہ منظر ہی دیکھ رہی تھی۔۔

جہاں اُس کے ٹھیک سامنے ایک بینچ پر ایک عورت اور پانچ سال کا بچہ بیٹھے تھے۔۔۔

وہ اُس عورت کے تھکان زدہ چہرے کو دیکھ کر کچھ اندازا لگانے کی کوشش کر رہا تھا لیکن ہمیشہ کی طرح اب بھی کچھ پڑھ نہیں پایا۔۔۔

ساحل چلو نا۔۔۔۔رک کیوں گئے۔۔۔۔

وہ اُسے ساکت سا ایک جگہ کھڑے دیکھ نرمی سے پکارتی اپنی طرف متوجہ کرنے لگی۔۔

ساحل نے نظریں سامنے سے ہٹا کر جلتی آنکھوں سے اُسے دیکھا۔۔۔اور سر دھیرے سے نفی میں ہلایا۔۔۔

یہاں تک آکر اب واپس لوٹنے کی بات مت کرنا ساحل۔۔۔۔۔

اُس نے کسی خدشے کے تحت اُسے تنبیہ کی۔۔۔اُس کے ہاتھ کو دونوں ہاتھوں سے تھام کر دبایا۔۔

اُس نے گہری سانس فضا میں خارج کی۔۔۔

ااپنے ذہن پر زور دے کے جو معلومات اکھٹی کی تھی اُس حساب سے وہ بلکل صحیح جگہ تھا اور جب اُس کے دماغ میں پرانے دھندلے مناظر صاف ہونے لگے تو سب کچھ جانا پہچانا سا لگا۔

دونوں اب اُس چھوٹے سے گاؤں کے اندر تھے۔۔

وہاں مکان اب بھی کافی پرانے طرز کے بنے ہوئے تھے لیکن پہلے سے زیادہ تعداد میں اور کچھ بہتر تھے۔۔۔

ٹیکسی سے دونوں کچھ دوری پر ہی اُتر گئے تھے اور پیدل ہی آگے بڑھے جا رہے تھے نین اُس کے اشارے کی منتظر بار بار اُسے دیکھ رہی تھی اور وہ وہاں کی ایک ایک جگہ کو دیکھتا آگے بڑھتا جا رہا تھا۔۔

کچھ ہی دوری پر ایک چھوٹا سا تالاب تھا جس کا پانی کافی گندا ہو گیا تھا۔۔

اور اُس تالاب سے تھوڑے فاصلے پر اُس کے قدم رک گیے تھے۔۔

جِس جگہ کبھی اُس کا گھر تھا وہاں آج کھنڈر تھا۔۔۔۔اور وہ اُس کھنڈر نما گھر کے سامنے کھڑا سرخ آنکھوں سے ٹوٹی دیواروں کو دیکھ رہا تھا۔۔

بہت سے منظر بہت سے آوازیں دِماغ میں گونج رہیں تھیں۔۔۔۔

اُس کی سوچنے کی صلاحیتیں اتنی سن ہو گئی تھی کے اُسے سمجھ نہیں آرہا تھا کیساری ایکٹ کر۔۔۔۔

اُس کھنڈر کی طرح ہی اپنا آپ بکھرا بکھرا الگ رہا تھا

نین اُس کے بے تاثر چہرے سے بھی اُس کے دل میں اٹھتے ایک ایک درد کو محسوس کر رہی تھی۔۔۔اُس کے ایک ایک احساس کو سمجھ رہی تھی۔۔

دونوں ارد گرد سے بے نیاز کھڑے تھے اور کچھ دوری پر کھڑا ایک آدمی دونوں کو تفتیشی انداز کی دیکھ رہا تھا

خاموشی بہت لمبی ہوئی تو اُس نے ساحل کا بازو تھامے اُسے اپنی جانب متوجہ کیا۔۔۔

تم اپنی فلنگز مجھ سے شیئر کر سکتے ہو ساحل۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اُسے اپنی تکلیف ضبط کر کے اندر ہی اندر تڑپتے محسوس کر بولی۔

وہ کچھ نہیں بولا۔۔۔سنایا نہیں یہ بھی سمجھنا مشکل تھا

آؤ ہم یہاں آس پاس کسی سے پوچھتے ہیں۔۔۔

وہ اُس کی خاموشی پر دوبارہ کہتی اُس کا ہاتھ تھام کر آگے بڑھنے کو تھی لیکن قدم آگے نہیں بڑھا پائی ساحل نے اُس کا ہاتھ مضبوطی سے پکڑ کر اُسے آگے بڑھنے سے روک دیا تھا۔۔۔

وہ پلٹ کر سوالیہ نظروں سے اُسے دیکھنے لگی۔۔۔

Can I hold you----

ساحل نے بنا نظر اٹھا کر دیکھے بھاری ہوتے لہجے میں دھیرے سے کہا تو نین کا دل اُس کے بکھرے بکھرے لہجے پر دھڑکتے دھڑکتے رک گیا وہ دوپل کو رک کر اُس کا ہاتھ چھوڑے قریب ہوتی اُس کے سینے سے لگ گئی۔۔۔۔

ساحل نے دونوں بازوؤں کو اُس کے گرد باندھے اُسے سختی سے خود میں بھینچ کر اُس کا سہارا لیا اور چہرہ بالوں سے لگائے آنکھیں سختی سے بند کرلیں۔۔۔

اُس نے اپنے اندر کا تمام ضبط و تڑپ اپنی سخت گرفت کی صورت باہر نکالا۔۔

وہ تو اپنی پریشانی میں بدحواس سا تھا لیکن اِس کی جانلیوا گرفت نین کی دھڑکنیں منتشر کر رہی تھی۔۔۔۔

وہ اُسے اپنی بے چینی و بے اختیاری میں بے نیاز سا خود میں بھینچے اُس کے نازک وجود پر ستم کیے جا رہا تھا۔

نین کو اپنی پسلیاں پستی ہوئی محسوس ہو رہی تھی اُس پر اس قدر شدت بھری قربت بھی بڑی جانلیوا تھی۔۔۔

پہلی دفعہ اُس کے اتنے قریب تر ہو کر پرفیوم کی تیز خوشبو کو حواسوں میں اترتے محسوس کر دل عجیب انداز میں دھڑک رہا تھا

اُس کے لبوں سے ایک بے آواز سسکی نکلی تو وہ

چونکا۔۔۔آنکھیں کھولیں اور اپنی بے اختیاری کا احساس

کر کے سرعت سے پیچھے ہوا۔

وہ اُس کے پیچھے ہونے پر چند سیکنڈ اُس سے نظریں ملانے سے

گریز کرتی زمین کو گھورتی رہی۔۔۔اور پھر نارمل ہو کر اُسے

دیکھا

Zubi Novels Zone

چلیں۔۔۔۔

اُس نے ساحل کو دیکھتے ہوئے کہا تو اُس نے سر ہلا دیا۔۔

وہ دونوں وہاں سے سب سے نزدیک ایک گھر کے قریب آ کر وہاں باہر ہی بیٹھے ایک آدمی سے پوچھنے لگے تو اُنہوں نے بتایا کہ وہ لوگ پچھلے کچھ ہی سالوں سے وہاں آئے ہے اور اُس گھر کو تب سے ایسے ہی دیکھ رہے ہیں۔

اور وہاں سب گھر ہی نئے ہے بس ایک گھر ہی ہے جو بیس بائیس سال سے زیادہ پرانا ہے۔۔۔۔

اُن سے پوچھ کر نین ساحل اُس گھر کی طرف بڑھے جو کچھ ہی فاصلے پر تھا۔۔۔ لکڑی کے بھاری پرانے دروازے پر دستک دی تو ایک پچاس پچپن سالہ عورت نے دروازہ کھولا اور اُن دونوں کو پہچاننے کی کوشش کرنے لگی۔

نین نے ساحل کو دیکھا کے وہ کچھ پوچھے لیکن وہ تو مسلسل چپ تھا تو خود ہی بات کرنے لگی

اسلام علیکم۔۔۔ ہمیں آپکی ایک ہیلپ چاہیے تھی۔وہ جو گھر ہے اُس گھر کے لوگوں کے بارے میں پوچھنا تھا۔۔۔ کیا آپ جانتیں ہے وہ لوگ اب کہاں رہتے ہیں۔۔۔

نین نے ہی اُس عورت کو اشارے سے وہ گھر بتاتے ہوئے پوچھا

آپ کون ہے اُن کی۔۔۔

اُس عورت سے حیرت سے دونوں کو دیکھتے ہوئے سوال کیا

۔۔۔۔یہ ساحل ہے۔۔۔وہ گھرا نہیں کی امی کا

ہے۔۔۔میں ان کی بیوی ہوں۔۔۔کیا آپ۔۔۔بتا سکتی

ہے پلیز۔۔۔۔

اُس نے ساحل کا اور اپنا تعارف کرتے ہوئی بیتابی سے پوچھا تو

وہ عورت اب سنجیدگی سے ساحل کو دیکھنے لگی۔۔

جب کے اُن پر کب سے نظر رکھ رہے آدمی نے نین کی بات

سنتے ہی فون نکال کر کان سے لگا یا تھا۔۔۔

آپ دونوں اندر آئیں بیٹا۔۔۔

اُس عورت سے جواب دینے کی بجائے دروازے کے پٹ

پورے وا کرتے ہوئے دونوں کو اندر بلایا۔۔

ساحل نے انکار کرنا چاہا لیکن وہ اُسے ہاتھ پکڑ کر اندر لے آئی۔

اُس عورت نے دونوں کو آنگن میں ہی رکھے صوفے پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

نہیں ہمیں جانا ہے آپ پلیز اگر جانتیں ہے تو بتا دیں۔۔

نین نے سر نفی میں ہلا کر کہا

بتاتی ہوں آپ دونوں بیٹھ جائیں۔۔۔

اُس عورت سے نرمی سے کہا۔۔

کیا آپ جانتی ہے ساحل کی امی اب کہاں رہتیں

ہیں۔۔۔۔ ہمیں اُن سے ملنا ہے۔۔

نین سے بلکل صبر نہیں ہو رہا تھا جب کے وہ بول تو نہیں رہا

تھا سن رہا تھا یا نہیں یہ بھی سمجھنا مشکل تھا۔۔۔

ایسا تو ممکن نہیں بیٹا کے تم اب اُن سے مل

سکو۔۔۔۔۔اُنہیں گزرے ہوئے تو کافی عرصہ ہو چکا

ہے۔۔۔

اُن کی بات پر جہاں نین حیرت و پریشانی سے اُنہیں دیکھنے

لگی۔۔۔

وہیں بظاہر نارمل نظر آتے ساحل۔کا دل رک سا گیا۔۔۔

کیا اُس نے دیر کر دی یہ سوال اُسے ہنٹر کی طرح لگا جس کے وار سے اُس کی روح تک میں لرزش ہوئے۔۔۔

♦♦♦♦♦♦♦

وہ تھوڑے سے فاصلے پر ٹیکسی سے لگ کر کھڑی قبرستان کے گیٹ کی سلاخوں سے اندر کا منظر دیکھ رہی تھی۔ جہاں ساحل ایک پرانی کچی قبر کے آگے گھٹنوں کے بل بیٹھا اُن پر پھول بکھیر رہا تھا۔۔۔

گہرا سناٹا تھا جس میں ہوا سے حرکت کرتے پتوں کی سرسراہٹ بھی باآسانی سنی جا سکتی تھی۔۔۔

لیکن ساحل کے کان وہ بھی سننے سے قاصر تھے۔۔

اُس کی خاموشی میں بس ایک آواز گونج رہی تھی جس نے اُس کے ماضی کے ورق پلٹ کر اُسے پوری حقیقت سے روشناس کروایا تھا۔

اُس عورت کی آواز۔۔۔

میں اور تمہاری امی ہمیشہ سے اچھی سہیلیاں رہیں ہے۔۔۔ جب سے وہ شادی ہو کر اس گاؤں میں آئی تھیں تب سے میں ہی سب سے زیادہ نزدیک رہیں ہوں اُن کے۔۔۔

زندگی بہت تھوڑی ہی جی پائیں لیکن جتنی بھی جی ہے ایک جنگ کی طرح لڑتے لڑتے ہی گذر گیی۔۔۔

سب سے بڑا ستم اُس عورت پر یہ تھا کہ اُس کی شادی تمہارے باپ سے ہوئی تھی۔۔۔۔

کریم کاظمی جیسے جواری بے ایمان اور ایاش انسان نے نا صرف اُس کی زندگی تباہ کی بلکہ اُس کی موت بھی بن گیا۔۔۔

تمہاری دادی بہت اچھی خاتون تھیں۔۔اپنے بیٹے کی بری عادتوں کی وجہ سے اُنہوں نے ایک اچھی لڑکی کا انتخاب کر کے اُس کی شادی کروائی یہ سوچ کر کے شاید وہ سدھر جائے۔۔۔

تمہارا باپ شادی کے بعد صرف ایک سال تک ہی اس گھر میں رہا تھا۔۔۔اور اُس ایک سال کے عرصے میں وہ شراب

کے نشے میں دِن رات تمہاری ماں پر ظلم کرتا تھا۔۔مار پیٹ کرتا تھا۔۔۔۔۔

ایک سال بعد وہ اچانک ہی کہیں چلا گیا اور اُس کے بعد واپس نہیں لوٹا

یہ جانتے ہوئے کے وہ باپ بننے والا ہے

جب تم اس دنیا میں آئے تب بھی وہ واپس نہیں آیا۔۔۔

کوئی نہیں جانتا تھا وہ کہاں ہے کیا کرتا ہے۔۔۔

تمہاری ماں نے محنت کی مزدوری کی بچوں کو پڑھایا اور کسی طرح گھر کا گزر بسر کرتی رہی۔۔۔۔۔۔۔

تمہاری اور اپنی معذور ساس کی ساری ذمے داری اکیلی ہی اُٹھاتی رہی۔۔۔اور میں نے اُسے اس کے لیے دِن رات پستے ہوئے دیکھا ہے

پانچ سال بعد اچانک ہی تمہارا باپ واپس آیا سب اُس کے آنے سے بہت حیران تھے۔۔۔وہ بہت بدل گیا تھا۔۔

جیسے کہیں سے لاٹری لگ گئی ہو۔۔۔

گاڑی پیسا سب کچھ۔۔۔۔۔۔۔۔

تمہاری ماں سے جب میں نے پوچھا کے وہ اتنے دن کہاں تھا اور اچانک یہ تبدیلی کیسی تو اُس نے بتایا کہ تمہارے باپ نے ایک بہت بڑی مافیا گینگ جوائن کر لی ہے۔۔۔یہی نہیں وہ دو لوگوں کا قتل کر کے فرار ہوا تھا۔۔۔

اور یہاں وہ تمہیں لینے آیا تھا۔۔

وہ تمہیں بھی اپنے جیسا بنانا چاہتا تھا۔۔۔

تمہاری ماں نے مجھ سے مدد مانگی کی میں تمہیں لے کر کچھ دِن کہیں چلی جاؤں لیکن میں ایسا کرنے کی ہمت نہیں رکھتی تھی میرا بھی اپنا گھر اپنی زندگی تھی۔۔۔ میں نے انکار کر دیا ہو سکے تو مجھے اس کے لیے معاف کر دینا

لیکن تمہاری ماں تمہیں کسی طور اُس آدمی کے ساتھ اُس جرم کی دنیا میں جانے دینے کو راضی نہیں تھی۔۔ وخود بھی تمہیں کہیں نہیں لیجا سکتی تھی ورنہ تمہاری دادی اکیلی رہ جاتیں جو خود بستر سے اٹھ بھی نہیں سکتی تھی۔۔

تمہاری ماں کے انکار نے اُس کے دن رات عذاب کر دیئے تھے۔۔۔۔

تو کیا اس لیے اُنہوں نے ساحل کو۔۔۔

درمیان میں نین کی آواز ابھری تھی

اتنی بڑی ہمت کرنا شاید تب بھی ممکن نہیں ہوتا لیکن جب اُسے یہ معلوم ہوا کہ تمہارا باپ تمہیں اپنے لیے ساتھ لے کر نہیں جارہا تھا بلکہ تمہیں کسی کو بیچ رہا تھا تو اُس نے یہ ہمت کرلی۔۔۔

یہ سوچ کر کے اس طرح تمہیں شاید ایک اچھی زندگی ملنے کی اُمید تو ہے۔۔۔ ورنہ جس راستے پر تمہارا باپ بھیجنا چاہتا تھا وہاں تو کوئی اُمید بھی نہیں تھی۔۔۔۔

یقیناً تم اس بات کے لیے ہمیشہ اُسے کوستے رہے ہوں گے
کے تمہاری ماں نے تمہیں کچرے کی طرح سڑک پر پھینک
دیا لیکن تمہیں نہیں پتہ اس کی قیمت اُس نے اپنی جان دے
کر چکائی ہے۔۔۔

یہ جانتے ہوئے کے اُس کا انجام برا ہو گا وہ تمہاری دادی کی
وجہ سے گھر واپس آئی اور تمہارے باپ نے اُس دِن کو اُس
کی زندگی کا آخری دن بنا دیا۔۔

سارے گاؤں نے وہ منظر دیکھا جب بیچ میدان میں اُس نے۔
سب کے سامنے اُسے جلادوں کی طرح قتل کر دیا۔۔۔

گھر جانے سے پہلے وہ مجھ سے ملی یہی اُس نے مجھ سے کہا تھا
کے تم اُسے زندگی بھر شاید معاف نہیں کرو گے۔۔۔شاید وہ

دنیا کی سب سے بدتر ماں ہے لیکن میں ایک بات کہنا چاہتی ہوں کے ایسا نہیں ہے۔۔۔

جتنی تکلیف تمہیں چند سالوں میں ہوئی ہو گی اُس کے سو گنا تمہاری مان نے اُس ایک ڈن میں ہی بھگت لی تھی۔۔۔۔

تمہاری دادی چند دِن لوگوں کر بھروسے پلتی تھی اور پھر و بھی ایک سال کے اندر ہی انتقال کر گئی۔۔۔

ایک پورا گھر تباہ ہوتے ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔۔۔

میں حق تو نہیں رکھتی پھر بھی تم سے التجا کرتی ہوں کے اپنی ماں کو معاف کر دینا بیٹا وہ خود غرض نہیں تھی۔۔۔۔بس مجبور تھی۔۔۔

اُس انجان عورت کے سادے سے لفظ اُسے نشتر کی طرح لگ رہے تھے۔۔دل و دماغ زخمی ہو گیا تھا۔۔

وہ کب سے پتھر کی طرح ساکت بیٹھا تھا جب اُس کی سرخ ہوتی آنکھ سے آنسُو نکل کر بھوری مٹی میں جذب ہوا تو اُس نے لمبے وقفے کے بعد آنکھیں بند کر کے گہری سانس لی۔۔۔ اتنے عرصے سے پنپتے سارے سوالوں کا جواب ملا بھی تو ایک پچھتاوے کے ساتھ۔۔۔کے کیوں وہ وجہ بنا اپنی ماں کے دردوں کی۔

جس وجود کے لیے دل میں اب تک ناراضگی تھی اب تڑپ تھی کے کاش ایک بار دیکھ ہی لیتا ایسی ماں کیسی دکھتی ہے۔۔۔

قبر کی مٹی کو ہاتھ میں لیتے اُس نے آنکھیں بند کر کے بے آواز معافی مانگی۔۔

اِنتظار طویل ہونے لگا تو وہ آکر ٹیکسی میں بیٹھی کھڑکی سے باہر دیکھنے لگی۔۔۔ویران علاقے کی خاموش شام میں اُڑتے پرندوں کا منظر بے حد دل فریب تھا لیکن ساحل کو اُداس دیکھ اُس کے دل کی کیفیت میں اُداسی گھلی ہوئی تھی۔۔

وہ خود سے بھی اقرار کرے نا کرے لیکن دل تو اس کی جانب کب کا مائل ہو چکا تھا۔۔۔

وہ تو بے خبر سی بہت آگے نکل آئی تھی۔۔۔۔۔

تقریباً دو گھنٹے بعد وہ قبرستان سے باہر آیا تھا۔۔۔ نین دروازہ کھلنے کی آواز پر باہر سے نظریں ہٹا کر اس کی طرف مڑی تھی۔

وہ اندر بیٹھ کر ڈرائیور کو چلنے کا کہتے ہوئے سر سیٹ سے ٹکا کر آنکھیں بند کر گیا تھا۔۔۔۔۔

تم ٹھیک ہو نہ۔۔۔

نین نے اسے بوجھل بوجھل سا محسوس کر ہتھیلی اس کے شولڈر پر رکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔

بنا کوئی حرکت کیے اس نے محض آنکھیں کھول کر اسے

دیکھا۔۔۔

ٹیکسی آگے بڑھتی اُس علاقے سے دور ہوتی مین سڑک پر آگئی

تھی۔۔

شام گہر ہو کر اندھیرے میں بدلتی جارہی تھی

شاید تم صحیح تھی۔۔۔میں نے دیر کر دی۔۔۔۔۔

اس کے دھیرے سے حرکت کرتے لبوں سے سرسراتے

الفاظ ادا ہوئے نین نے اس کی اس کی آنکھوں میں دوڑتے

سرخ ڈوروں کو دیکھ اس کی بے سکونی کا اندازہ لگانے کی

کوشش کی

تم نے کوئی دیر نہیں کی ساحل۔۔۔۔

بس قسمت نے بہت جلدی کردی۔۔۔۔۔ تمہارے بس میں کچھ ہوتا اس کے پہلے ہی سب ختم کر دیا۔۔۔

دیر ہوئی تو محض تمہاری اُلجھن اور غلط فہمیاں ختم ہونے میں۔۔۔ لیکن دیر ہی سہی تم اپنے گرد بنے جھوٹ کے جال سے آزاد تو ہوئے۔۔

تمہاری پہچان ایک سوال تھی نہ تو اب اس کا ایک ہی جواب ہے کہ تم ایک عظیم ماں کے بیٹے ہو۔۔

اب سارے بوجھ اُتار دو دل سے۔۔۔

وہ سنجیدگی سے اُسے سمجھاتے ہوئے بولی۔۔

بوجھ تو خود ہی اُتر گیے۔۔۔بس یہ درد کم نہیں ہو رہا۔۔۔

وہ اب بھی اسی پوزیشن میں بیٹھا سانس لبوں سے خارج کرتے ہوئی ٹھہرے ٹھہرے لہجے میں بولا۔۔

اللہ کرے تمہیں ہر دکھ اور پریشانی سے جلدی نجات مل جائے۔۔۔

وہ اُسے دیکھ کر پھیکا سا مسکرا کر بولی لیکن پھر کچھ سوچ کر اچانک ہی چونکی

نہیں مطلب۔۔۔۔میرے علاوہ ہر دکھ پریشانی سے جلدی نجات مل جائے۔ورنہ پتہ چلا میں ہی۔۔۔۔

وہ فوراََہی اُسے دیکھ کر اپنے جملے کی درستگی پیش کرتی جتا کر بولی تو ساحل کے لب اُس کے یوں گڑ بڑانے پر بے ساختہ مسکراہٹ میں ڈھلے۔۔

وہ ہنس کر سیدھا ہوتے ہوئے اُس کی پیشانی سے پیشانی ٹکا گیا۔۔

وہ اُس غیر متوقع عمل پر سانس روک گئی۔۔۔

حیرت سے دل رک گیا اور آنکھیں پھیل گئی۔۔۔

جب کے وہ اُس کی پیشانی سے سر لگائے پر سکون ہو کر آنکھیں بند کر گیا تھا۔۔۔

وہ بوکھلائے انداز میں پیچھے ہو کر ٹیکسی سے دروازے سے لگ گئی۔۔۔

ساحل نے اُس کے دور ہونے پر سیدھا ہوتے ہوئے آنکھیں کھول کر اُسے دیکھا۔۔ نین کے چہرے پر بکھرے بے شمار رنگ و قزح اُس کے دل دھڑکنے کا باعث بنے۔۔۔

تم۔۔۔ سیڈ بلکل اچھے نہیں لگتے۔۔۔

وہ اُس کے دیکھنے سے اندر ہی اندر اُلجھتی نروس ہوتی بات کا رخ بدلنے کی کوشش کرتے ہوئے نارمل لہجے میں بولی

تو کیسے اچھا لگتا۔۔۔۔

ساحل کا پوچھنا نارمل ہو کر بھی نارمل نہیں تھا اور اُس نے ہاتھ پھیلا کر سیٹ پر رکھا تو وہ کچھ اور سوچ کر اپنے آپ میں سمٹ گئی۔۔۔

تم مجھے کیسے بھی۔۔۔۔۔۔ نہیں کچھ نہیں۔۔۔۔

وہ اُسے کچھ اپنے مزاج کے مطابق سخت اور خطرناک کہنے کے ارادے میں تھی لیکن پتہ نہیں اُسے کیا چیز اتنا نروس کر رہی تھی کے وہ خود ہی چُپ ہو کر چہرہ باہر کی طرف کر گئی۔۔

وہ اُسے دیکھ کر دھیرے سے مسکرایا

ΔΔΔΔ

وہ دونوں ایک دن مزید اُس گاؤں سے قریب ایک لاج میں رکے رہے اور پھر واپسی کے لمبے سفر پر نکل گئے۔۔

سارے سفر میں ایک گہری خاموشی نے اُسے اندر و باہر سے گھیرا ہوا تھا۔۔

وہیں باتیں وہیں قصہ ذہن کے پردے پر قبضہ جمائے تھا۔۔

وہاں رہنے اور سفر کے دوران آنے والے ڈھیروں فون پر بھی وہ بہت دھیرے اور مختصر انداز میں بات کرتا رہا۔

نین اُس کے جذبات سمجھ کر اُسے وقت دے رہی تھی کے اتنی جلدی تو یہ اُداسی ختم نہیں ہونی۔۔

اُداسی بھی اور نفرت بھی اپنے ہی باپ کے لیے جو ایک گھر و کئیں زندگیاں تباہ کرنے کا اصل ذمے دار تھا۔۔

اُسے آس پاس کے پڑوسیوں سے یہ بھی معلوم ہو چکا تھا کے اُس کا باپ اُسے ڈھونڈھنے کے لئے کئیں دفعہ اپنے آدمیوں کو وہاں پوچھ تاچھ کے لیے بھیج چکا ہے۔

یقیناً وہ اُسے ڈھونڈھ رہا ہے

اور وہ یہ بھی جانتا تھا کے وہ اُسے ڈھونڈ چکا ہے۔۔۔

اگر وہ اُسے اتفاق سے پہلے سے جانتا نا ہوتا تو شاید حیرت ضرور کرتا کے جس بیٹے کو اُس نے بچپن میں ہی کبھی اہمیت نہیں دی اب اُسے اُس بیٹے کی کیوں ضرورت پڑ رہی ہے۔۔

لیکن چونکہ وہ کبھی اُس آدمی کی رگ رگ معلوم کر چکا تھا اس لیے اس ضرورت کی وجہ سے بھی واقف تھا۔۔

ماما کے بیٹے پلیز اب تو نارمل ہو جاؤ نا۔۔۔پرسوں سے دیکھ رہی ہوں تم نا ٹھیک سے بول رہے ہو نا ٹھیک سے کھا رہے ہو۔۔نا سو رہے ہو۔۔

اُسے کب سے ساکت نظریں ایک نقطے پر جمائے دیکھ وہ پریشانی سے بولی لیکن ساحل کی پوزیشن میں ذرا بھی فرق نہیں آیا بس نظر کا زاویہ تھوڑا سا بدل گیا

آئے نو کے تم ہرٹ ہو لیکن پلیز اُن سب باتوں کو یوں سوار مت کرو خود پر۔۔خود کے ایسے تکلیف مت دو۔۔کچھ چیزیں ہمارے بس میں نہیں ہوتی۔۔۔

وہ اُس کی خاموشی سے تنگ آ گئی تھی۔۔ بھلے وہ دِن رات لڑائی کرے لیکن اُس کی خاموشی برداشت کرنا نین کے لیے ناممکن تھا۔

ساحل نے اُس کی پریشانی پر اُس کی جانب دیکھا اور سر کو ہلکی سی جنبش دی گویا اُس کی بات مان لی۔

اچھا یہاں سے ہم اب شیرازی مینشن ہی چلے گے نا۔۔۔
وہ اُسے باتوں میں لگانے کی کوشش کرتے ہوئے بولی لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا اُس نے محض ہلکا سا سر ہلا کر نفی کی۔۔۔

تو کیا ہم واپس اپنے گھر جا رہے ہیں۔۔۔

وہ اُس کے انکار پر حیرت سے پوچھنے لگی اس دفعہ بھی اُس نے باہر دیکھتے ہوئے بس سر گلا۔ کر انکار کیا

ماما کی طرف نہیں جانا گھر نہیں جانا تو کیا اب فوٹ پاتھ پر رہنا ہے۔۔۔ کیا تم نے بڑی مامی کو معاف نہیں کیا۔۔۔

وہ اُس کے رویے پر چڑ کر حیرت اور غصے سے پوچھنے لگی

ایسا کچھ نہیں وہاں جائیں گے لیکن بعد میں۔۔

اُس نے مانو بہتۓ زبردستی ایک جملے میں جواب دے کر اُسے چپ کرنا چاہا

تو ابھی کہاں جانا ہے۔۔۔۔

وہ پریشان ہو کر پوچھنے لگی

بتاؤں گا۔۔۔

اُس نے جان چھڑانے والے انداز میں کہااور دوبارہ چُپ ہو کر آنکھیں بند کرلیں۔

افففف۔۔پھر سسپنس۔۔۔۔

وہ جھنجھلا کر مٹھیاں بھینچے اُسے گھورتی رہ گئی۔۔۔

دونوں صبح کے سات بجے ممبئی پہنچ کے اسٹیشن پر اترے اور باہر نکل کر ٹیکسی کی طرف بڑھے ہی تھے کے تین آدمیوں نے سامنے آکر اُن کا راستہ روکا۔

نین اُنہیں دیکھ کر حیران پریشان ہوئی جب کے وہ رک کر
پر سکون انداز میں کھڑا کے کے سب سے خاص آدمی
ویراج کو دیکھنے لگا

تمہیں کے کے نے بلوایا ہے۔۔۔۔ ہمارے ساتھ چلو۔۔۔
وراج نے ہمیشہ کی طرح سنجیدگی سے کہا۔۔

اب یہ کے کے کون ہے۔۔۔
نین نے اُن لوگوں کو دیکھ اُس کا بازو تھامتے ہوئے پوچھا۔

کیریم کاظمی۔۔۔۔

اُس نے پر سوچ لب و لہجے میں کہتے ہوئے لبوں سے
سانس خارج کی۔۔

مطلب تمہارے۔۔۔۔
نین نے حیرت سے اُسے دیکھا تو ساحل نے اُس کی طرف
دیکھ کر پلکیں یوں جھپکیں مانو اُس کی بات پر اقرار بھی کیا اور
اُسے خاموش ہونے کا اشارہ بھی دیا

چلو۔۔۔۔۔
وہ اپنی تمام تاثرات کو سنجید گی میں پروئے اثبات میں بولا تو
نین حیران رہ گئی

یہ تم کیا کہہ رہے ہو ساحل۔۔۔۔

اُس نے بے یقینی سے پوچھا۔۔۔

ساحل نے اثبات میں سر ہلایا تو۔۔۔

ایک منٹ۔۔۔

نین نے اُسے بات کرنے کا اشارہ کرتے ہوئے تھوڑا دور کھینچا۔۔

ساحل ہمیں اُن کے ساتھ نہیں جانا چاہیے۔۔وہ انسان اس قابل نہیں ہے کے تم اُس کی شکل بھی دیکھو۔۔اور تم اُس کے ایک ہی بلاوے پر اُس کے پاس پہنچ جانا چاہتے ہو۔۔

جس بیٹے کے ساتھ اُس نے اتنا غلط کیا اُس کا چہرہ بھی دیکھنے کا حق نہیں ہے اُس انسان کو۔۔۔

ہم ابھی پولیس اسٹیشن جا کر اُس کے خلاف کمپلینٹ کریں گے۔۔۔۔

وہ حیران پریشان فکرمند سی اُسے سمجھانے لگی۔۔۔

اُس کو جب سزا ملنی ہو گی مل جائے گی۔۔۔ تو شانت رہ اور گھر جا۔۔۔ میں بعد میں آجاؤں گا۔۔۔

وہ اُس کے اتنا سمجھانے کے باوجود اپنی بات پر قائم اُسے ٹالتے ہوئے بولا

اور تمہیں لگتا ہے میں تمہاری بات مان لوں گی۔۔۔

وہ اُس کی آخری بات پر اُسے گھورتے ہوئے پوچھنے لگی۔ بدلے میں ساحل نے بھی اُسے گھورا

میری سمجھ میں نہیں آرہا آخر تمہیں وہاں جانا کیوں ہے۔۔۔پہلے ہی پچھلے دو دن سے تم اتنے پریشان ہو میں تمہیں اور پریشان نہیں دیکھ سکتی۔۔ کہیں تم اُسے معاف کرنے کی تو نہیں سوچ رہے نا

بتا رہی ہوں وائلڈ مین اگر ایسی سوچ ذہن بھی لائی نا تو تمہاری خیر نہیں۔

اتنے طعنے دوں گی تمہیں کے مرتے دم تک کانوں میں میرے طعنے ڈھول کی طرح گونجتے رہیں گے۔۔۔

اور اتنی ککس۔۔۔۔۔۔۔

وہ نان سٹاپ شروع ہوگئی تو نہ صرف کے کے کے آدمی بلکہ اس پاس سے گزرتے لوگ بھی ساحل کی بیوی کے ہاتھوں شامت آتے حیرانی سے دیکھنے لگے۔

تیری تو۔۔۔۔منہ بند کر۔۔ورنہ میں ہمیشہ کے لیے بند کر دوں گا۔۔۔ تھوڑی تو عزت رہنے دے کیا سب کو سنائے گی کے میں تیرے سے مار کھاتا ہوں۔۔۔۔

اس سے پہلے کے وہ مزید اُس کی سرے عام بے عزتی کرتی اُس کی بات کاٹ کر غصے سے دانت بھینچے بولا

ابھی تو صرف سنا رہی ہوں لیکن اگر تم نے اپنے باپ کو معاف کرنے کا سوچا نہ تو ساری دنیا تمہارا انجام دیکھے گی ساحل شیرازی۔۔

نین کے اشتعال میں کوئی کمی نہیں آئی۔۔۔لبوں پر ہنسی آنے کے لیے مچلنے کے باوجود وہ اُسے غصے سے گھورنے لگا

معاف کرنا ہے یا سزا دینی۔۔۔یہ اپن کا ٹیشن ہے تو بیچ میں ناک مت گھسا۔۔۔مانا کے تو خود کو عقلمندوں کی سردار سمجھتی ہے لیکن تھوڑا سا دوسروں کے پاس بھی ہے۔۔

اسلئے جو کر رہا ہوں کرنے دے۔۔

تو گھر جا میں شام کو تیرے سے بات کروں گا۔۔

وہ بیزاری و غصے سے لیکن دھیمی آواز میں بولا۔۔

میں بھی تمہارے ساتھ چلوں گی۔۔۔

نین نے منہ موڑ کر۔غصے سے کہا احسان جتانے والے انداز میں

بلکل نہیں۔۔۔وہ جگہ اچھی نہیں ہے۔۔۔تو وہاں نہیں آئے گی۔۔۔

ساحل کا انداز بہت نرم تھا لیکن سختی کبھی کام نہیں آئی تھی تو نرمی کیا آنی تھی

اچھی نہیں ہے اسی لیے۔۔۔۔ تمہیں کیا لگتا ہے ایسی جگہ اکیلا چھوڑ کر میں تمہیں اِدھر ادھر منہ مارنے کا موقع دوں

گی۔۔۔ہر گز نہیں۔۔۔جہاں جاؤ گے میرے ساتھ

جاؤ گے۔۔

وہ آنکھیں گھما کر جتاتے ہوئے بولی تو وہ اُسے تاسف سے

دیکھتا رہ گیا۔

ΔΔΔΔΔΔΔ

وہ پہلے بھی کئیں بار اُس محل جیسے گھر میں آچکا تھا لیکن آج

وہاں اُس کی آمد بہت خاص تھی۔۔۔

اندر قدم رکھتے ہی دونوں پر پھولوں کی بوچھاڑ کی گئی

تھی۔۔ساحل کے گلے میں نوٹوں اور پھولوں کی مالا پہنائی

گئی تھی۔۔۔

چاروں طرف کالے کپڑوں میں کھڑے آدمی ہاتھوں میں ہتھیار تھامے ہوئے تھے۔۔

ہمیشہ کی طرح سفید کپڑوں میں سگار پھونکتے کے کے کے چہرے کی خوشی دیدنی تھی جب کے مایا کے چہرے کے تاثرات لاکھ چھپانے کے بعد بھی بگڑے نظر آرہے تھے۔۔

اچانک سے ساحل کے کے کا بیٹا بن جانا اُس کے لیے کسی جھٹکے سے کم نہیں تھا۔۔۔

اوپر سے بینڈ باجے کی آواز اُسے سخت بری لگ رہی تھی۔۔

ساحل تو خاموش تماشائی دیکھ رہا تھا لیکن نین کو یہ ماحول بہت بے چین کر رہا تھا۔۔ وہ اندر ہی اندر گھبرائی ہوئی تھی اور چہرے پر بے حد غصّہ اور ناگواری تھی

ویلکم میرے جگر۔۔۔۔۔۔۔۔

اندر آتے ہی کے کے نے اُسے گرمجوشی سے گلے لگا

لیا۔۔اُس کے چھونے سے ساحل کے انگ انگ میں جلتے

شرارے دوڑ گئی اُس نے سختی سے لب اور مٹھیاں

بھینچیں۔۔۔

جب کے نین اُس کے پیچھے تھوڑے سے فاصلے پر رک گئی

تھی۔۔۔اور غصے سے اُسے دیکھ رہی تھی۔

تمہاری بہادری اور دلیری دیکھ کر ہمیشہ مجھے تم سے ایک

کشش محسوس ہوتی تھی۔۔۔آج پتہ چلا کے وہ خون کی

کشش ہے۔۔تم۔میرے بیٹے ہو۔۔۔۔

اُسے اپنے سامنے دیکھ مانو کے کے کا سینہ اور وسیع ہو گیا تھا۔۔۔وہ خوشی سے سرشار اُس کے چہرے کو دیکھتا ہوا بولا۔۔۔۔

وہاں اب صرف کے کے کے کچھ خاص گارڈز اور مایا کے علاوہ نین ساحل ہی تھے

مجھے بھی اپنے اندر کے کمینے پن کو دیکھ اُلجھن سی ہوتی تھی۔۔۔۔آج پتہ چلا کچھ بوندیں تیرے جیسے۔۔۔۔

وہ نفرت سے اُسے دیکھتا مسکرایا صرف ایک طرف کے ہی لب پھیلے تھے۔۔۔جب کے نین کا خیال کر کے اُس نے بات ادھوری ہی چھوڑ دی۔۔۔

گزری باتوں کو لے کر تمہاری ماں نے جو زہر تمہارے دل میں بھرا ہے اُس کے بعد مجھے تم سے ایسے ہی رویے کی اُمید تھی۔۔۔

کے کے نے اُس کی بات پر افسوس سے کہا نین کا دل تو چاہ رہا تھا کے اُس انسان کو ایک زوردار لات رسید کر ساتھ اُس کے بیٹے کو بھی جو اتنے سکون سے اُس سے مل رہا تھا۔۔۔

تو نے میری ماں کو وہ زہر بھرنے کا موقع بھی کب دیا۔۔۔

اُس کا لہجہ گہرا سنجیدہ ہوا لیکن نفرت اندر ہی دبائے رکھی۔۔۔مایا اپنی جگہ بیٹھی بیزاری سے دونوں کو دیکھ رہی تھی

میں تمہیں ایک عالیشان زندگی دینا چاہتا تھا۔۔۔جب کے اُس نے تمہیں دربدر کی ٹھوکریں دیں۔۔۔

پھر بھی تمہیں وہ عورت صحیح لگتی ہے۔۔۔

اگر مجھے اپنی اولاد سے محبت نہیں ہوتی تو کیا میں اتنے سالوں تک تمہیں پاگلوں کی طرح ڈھونڈھ رہا ہوتا۔۔

کے کے نے اُسے اپنی محبت کا یقین دلانے کے لیے جذباتی الفاظوں کا استعمال کیا۔۔وہ ہنسا۔۔

یہ محبت تب جاگی جب تیرے پاس اولاد کے نام پر کوئی آپشن نہیں بچا۔۔۔۔

وہ ہنس کر بولا تو سبکی کے احساس سے کے کے نے جبڑے بھینچ لیے۔۔

جانتا ہوں تم ناراض ہو اسلئے ایسا کہہ رہے ہو۔۔۔۔ بیتی باتوں کو بھول جاؤ بیٹا۔۔۔۔

وہ اُس کی کندھے پر ہاتھ رکھ کر بولا تو ساحل نے اُسے دیکھتے ہوئے اُس کا ہاتھ ہٹایا۔۔

چل بھول گیا۔۔۔۔۔ تو کمینہ باپ ہے تو اپن کونسا سالہ شریف ہے۔۔۔۔ چوری مارا ماری کر کے بھی خود کا گھر نہیں بنا سکا۔۔۔ اب بیٹھے بٹھائے یہ بنگلہ مل رہا ہے تو تیرے جیسے سو باپوں کو معاف کر دوں

وہ مسکرا کر اُسے ونک دیتے ہوئے بولا تو کے کے بھی خوش ہو کر مسکرایا جب کے نین کو اُس کی بات سے زوردار جھٹکا لگا وہ

بے یقینی سے اُسے دیکھنے لگی۔۔۔اُسے یہ اندازا چھو کر بھی نہیں گزرا تھا کے وہ اپنے باپ کو معاف کرنے کی بات کریگا۔۔۔بلکہ جیسا وہ پچھلے دو دنوں میں بے چین تھا نین سوچ رہی تھی یقیناً اپنے باپ کے لیے اُس کے دل میں بے حد نفرت اور غصّہ ہو گا۔۔۔۔

لیکن اُس نے ایک ہی پل میں اُسے پوری طرح غلط ثابت کر دیا

تیرے بیٹے کو کوئی پانی وانی پوچھنے کا رواج نہیں ہے کیا۔۔۔

وہ پورے گھر میں نظر دوڑاتا جا کر کے کے کی مخصوص جگہ بیٹھتا ہوا شان سے پیر جھلانے لگا۔۔جہاں اُس کے ٹھیک ساتھ والے صوفے پر مایا بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔

کے کے نے اپنے آدمیوں کو اشارہ کیا تو وہ جلدی جلدی اُسے پانی اور کھانے کی چیزیں پیش کرنے لگے۔۔۔

نین کو اپنا آپ بہت چھوٹا محسوس ہوا وہ تو جیسے اُسے بھول ہی گیا تھا اُس پر اُس کا یہ بیگانہ انداز نین کو بہت ہرٹ کر گیا۔۔۔

یہ لڑکی کون ہے۔۔۔۔

مایا نے سر تا پیر اُسے جانچتے ہوئے پوچھا۔بلیک جینس اور ریڈ ٹاپ میں بنا کسی میک اپ یا ساج کے بالوں کو بے ترتیب سے لپیٹ کر باندھے۔سفر کی تکان کے باوجود بھی اُس کی خوبصورتی قابل نظر تھی۔۔۔۔

جب کے وہ خفگی سے ساحل کو دیکھنے میں مصروف تھی۔۔

یہ ہے اپن کی بائکو۔۔۔۔۔

وہ اُس کے پوچھنے پر ہنس کر بولتا ہوا اپنی جگہ سے اٹھ کر اُس کی طرف بڑھا۔۔۔

اپن کی دلبر۔۔جانیئے۔۔۔۔۔

سونیئے۔۔۔ہیریئے۔۔ماہئیے۔۔۔۔

اِن شورٹ اپن کا سب کچھ۔۔۔۔۔۔

اُس کا لہجہ معمولی سا بدلا تھا جب اُس نے نین کو دیکھتے ہوئے کہا لیکن وہ اپنے غم و غصے میں نوٹ نہیں کر پائی۔۔

اس کے لیے ٹھنڈا شربت بلا اس کیا دِماغ تھوڑا جلدی گرم

ہوتا ہے

وہ اُس کی ناراض نظروں اور نا گوار تاثرات کو دیکھتا ہوا مانو

اُسے چڑا رہا تھا۔جب کے اُس کے اس انداز نے مایا کو جلانے

میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔۔۔

وہ جو موقع ڈھونڈ ھتی تھی اُسے قابو کرنے کا اُس کی بیوی کو

دیکھ کر اُس کے ہاتھ نہ آنے کی وجہ سمجھ چکی تھی۔۔۔

تو کیا دیکھ رہی ہے بیوی آنا۔۔۔

میرے باپ کا صوفہ ہے تو بھی اپنے باپ کا سمجھ کر بیٹھ

جا۔۔۔

وہ اُس کے گھورنے پر نہایت اطمنان سے کہتا اُسے آگ لگا گیا

ایسے انسان کو نہ مجھے باپ بنانے کا شوق ہے نہ تم جیسے کے ساتھ رہنے کا۔۔

وہ آنسو روکنے کی کوشش میں بھاری ہوتی آواز کے ساتھ اُسے خفگی سے دیکھ کر کہتی باہر کو بھاگ گئی۔۔۔

اُس دروازے سے باہر نکلتے ہی روکے آنسو بہنے لگے۔۔۔

وہ اُسے جاتے دیکھ سنجیدہ ہوا اور فوراً اُس کے پیچھے بھاگا۔۔۔

وہ اُس بنگلے کے باہر نکلتے ہی گھاس کے درمیان بنی پختہ روش پر تیز تیز چلتی باہر جا رہی تھی جب گیٹ کے قریب پہنچنے سے پہلے ہی ساحل نے لپک کر اُس کی کلائی پکڑے اُسے روکا۔۔۔۔

شانی۔۔۔کدھر جا رہی ہے۔۔۔

اُسے دیکھ کر مصنوعی غصے سے پوچھا۔۔

ساحل میرا ہاتھ چھوڑو پلیز۔۔۔۔

وہ اپنے آنسو چھپانے کی غرض سے نظر جھکا کر اُس کا ہاتھ کلائی سے ہٹانے لگی۔۔

اُس جھوپڑی میں۔میرے ساتھ رہنے کو تیار تھی اور یہ محل چھوڑ کر جا رہی ہے۔۔۔ تیرا ڈبل کھسکا ہے کیا۔۔۔

وہ اُس کی بھیگوں پلکوں کو دیکھ کر سنجیدگی سے بولا تو نین نے ہاتھ چھڑانے کی کوشش ترک کیے اُسے دیکھا

جب تمہیں یہ نہیں پتہ کے یہ چیزیں میرے لیے کوئی ویلو نہیں رکھتی تو

جواب دوں تب بھی تم جیسا انسان سمجھ نہیں پائے گا۔۔۔اس لیے رہنے دو۔۔۔مجھے چلے جانے دو۔۔۔

وہ سرخ بھیگی آنکھوں سے اُس کی آنکھوں میں دیکھتی بھیگے لہجے میں بولی تو وہ چند لمحے اُسے دیکھتا رہ گیا۔۔۔

تو اندر چل۔۔۔ہم بات کرتے ہیں۔۔۔

اُس کی کلائی پر گرفت نرم کی تو نین نے فوراً اُس کا ہاتھ جھٹکا

مجھے یہ جگہ اچھی نہیں لگ رہی۔۔۔مجھے جانا ہے۔۔۔

وہ اپنے چہرے پر پھیلتی نمی رگڑتے ہوئے بولتی ساحل نے

اُس کے رب کرتے ہی سرخ ہوتے گال کو دیکھا۔۔۔ لیکن وہ

پھر جانے کو پلٹی تو وہ۔ جلدی سے آگے بڑھ کر اُس کے

سامنے آگیا۔۔۔

بس کل رات تک۔۔۔۔۔۔

اُس کا راستہ روک کے اُسے آنکھوں ہی آنکھوں میں کچھ جتانا

چاہا۔۔۔۔

تم رہو مجھے جانے دو۔۔۔ مجھے ایسے لوگوں سے ڈر لگتا

ہے۔۔۔

وہ نظریں نیچے کیے اب سہولت سے انکار کرتے ہوئے بولی اور اُس کے سائیڈ سے آگے بڑھنے لگی لیکن ایک دفعہ پھر ساحل نے اُسے روک دیا اُس کی نازک اُنگلیاں ہاتھ میں تھامے۔۔۔۔۔۔

پہلے تو لانا بھی نہیں چاہتے تھے۔۔۔اب کیوں روک رہے ہو۔۔۔۔۔

وہ حیرت وہ جھنجھلاہٹ سے بولی

میں نہیں روکنا چاہتا۔۔۔۔پر دل۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اُس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتے کہتے رکا گلے میں گہرائی اُبھر کر مٹ گئی۔۔۔

نین کا دل اُس کی نظر سحر کے اثر سے زوروں زور دھڑکا۔۔۔۔

ساحل کے ہاتھ میں موجود اُنگلیوں میں بھی نرم سے ہلچل ہوئی تو اُس نے اُنہیں انگھوٹے سے دبایا۔۔۔۔

وہ جلدی سے نظریں جھکا کر اُنگلیاں اُس کے ہاتھ سے چھڑوا گئی۔۔۔

لیکن اب دور جانے کی ہمت نہیں کر پائی۔۔۔۔

♦♦♦♦♦♦♦

یہ پراپٹیز۔۔۔یہ پیسہ۔۔۔۔یہ بزنس۔۔یہ سب جو میرا تھا آج سے تمہارا ہے۔۔۔اب تو تمہیں یقین ہے نا کے میرے لیے اپنے بیٹے سے بڑھ کر کچھ نہیں۔۔۔

ایک ہال نما کمرے میں جہاں کے کے کی تمام دولت اُس کی پراپرٹی اُس کے اکاؤنٹس اور اُس کا کون کون سی جگہ خُفیہ سمگلنگ کا کام ہوتا ہے اُس کے تمام رازوں کا ذخیرہ جمع تھا وہاں وہ ساحل کو ایک ایک چیز بتا کر اُسے دونوں بازؤں سے تھامے بول رہا تھا۔۔۔

اُسے یقین دلانے کے لیے کے اُس کا بیٹا اُس کے لیے سب سے قیمتی ہے۔۔۔۔

سب سے بڑھ کر ہے۔۔۔۔۔

بھلے اب ساحل اُس کے لیے قیمتی تھا بھی کیوں کہ وہ اُس کی اکلوتی اولاد تھا

لیکن وہ اتنی جلدی اُسے اپنا اندر کھول کر دکھانے کی غلطی نہیں کرتا اگر اُسے پہلے سے ساحل کے ساتھ کا تجربہ نہیں ہوتا۔۔۔

اُس کی نظر میں ساحل کا کردار اُس کے اپنے جیسوں میں شمار تھا۔۔۔

دولت کے لیے اپنی جان پر بھی کھیل جانے والوں میں سے ۔۔۔اُسے کوئی خطرہ نظر نہیں آرہا تھا کیوں کہ اُسے لگتا تھا ساحل کو دولت مل گئی مطلب وہ سب فراموش کر گیا۔۔۔

اور کے کے کو اپنا بیٹا مل گیا تھا۔۔۔کے کے ایمپائر کا وارث۔۔۔۔جس کے لیے اُس نے بھی بہت سی باتیں فراموش کر دی

ساحل نے اُس کی بات پر مسکرا کر اُس کا خون اور بڑھا دیا لیکن جیسے ہی کے کے نے اُسے گلے لگایا اُس کا چہرہ تاریک ہو گیا۔۔۔مسکراہٹ نفرت میں بدل گئی۔۔۔لب سختی سے بھینچ لیے۔۔۔

چلو کلب میں خاص مہمان آئے ہیں اُن سے ملانا ہے تمہیں۔۔۔

کے کے اُس کا بازو تھپتھپاتے ہوئے بولا وہ ایک سادہ سا گھر تھا جس کے ایک کمرے سے کھلتا تہہ خانے کا دروازہ کے کے کی ساری دولت اور گناہ سمیٹے ہوئے تھا۔۔۔

وہ سر ہلاتا اُس کے پیچھے باہر نکل آیا ویسے بھی وہ جلد سے جلد سب کچھ جان لینا چاہتا تھا کیوں کے اگر اُس کا صبر جواب دے جاتا تو وہ کے کے تمام کام اور اُس سے جڑے لوگوں کو ایکسپوز کرنے سے پہلے ہی اُس کی جان لے لیتا۔۔۔ لیکن وہ جذبات سے نہیں دماغ سے کام لینا چاہتا تھا۔۔۔

◆◆◆◆◆◆

سفر کی تھکان کی وجہ سے سارا دن نین نے سو کر گزارا۔۔۔۔ لیکن اِس سارا وقت ساحل کہاں تھا وہ نہیں جانتی تھی۔

ناوہ سوئی تب وہ روم میں تھا نہ عصر کے وقت جاگی تب۔۔۔ فون بھی ان ریچیبل تھا۔۔۔۔۔

اُسے سخت غصّہ آیا ایک تو اُسے وہ جگہ گھٹن بھری لگ رہی تھی اوپر سے ساحل کی خود سے لاپرواہی کے کیسے وہ ایسی جگہ آکر اُسے بھول گیا تھا۔۔۔

فریش ہو کر چینج کیے کافی دیر اِنتظار کرنے کے باوجود وہ نہیں آیا تو مجبوراً نین کو اُس کمرے سے باہر نکلنا پڑا۔۔

اندر ہی اندر پیچ وتاب کھاتی وہ باہر آئی تو پورا گھر خالی تھا۔۔۔

ماما کے بیٹے۔۔۔۔۔

اُس نے غصے کے مارے بنا لحاظ کیے زور سے اُسے پکارا۔۔۔

میم وہ گھر میں کوئی نہیں ہے سر کہیں باہر گئے ہے۔۔۔۔۔۔

اُس کی آواز اور ایک ملازم ہڑ بڑا کر بولا جب کے اُس کی آواز پر مایا بھی اپنے کمرے سی نکل کے باہر آئی۔۔۔

کیا ہوا یہ شور کیوں ہو رہا ہے۔۔۔

وہ باہر آتی غصے و نا گواری سے پوچھنے لگی۔۔۔

کچھ نہیں میں ساحل کو ڈھونڈھ رہی ہوں۔۔۔

نین نے اُس کی ناگواری اور منہ بنا کر جواب دیا۔۔

کہیں تمہاری مُٹھی سے نکل کر چھو تو نہیں ہو گیا۔۔۔۔

وہ ہنستے ہوئے چڑاتی اُسے اپنی مُٹھی کھول کر اشارے سے بولی

وہ کوئی بارش کا کیڑا نہیں ہے۔۔جو مُٹھی سے چھو ہو جائے گا۔۔۔آپ اتنی ان سینسبل لگتی تو نہیں ہے۔۔۔۔

نین نے بھی اُس کی بے تکی بات کا بے تکا جواب دیا۔۔۔ لیکن وہ برا ماننے کی بجائے اُس کے یوں چڑنے پر ہنسنے لگی۔۔

سو کیوٹ۔۔۔ لیکن بے بی صرف بارش کے کیڑوں میں یہ خاصیت نہیں ہوتی۔۔۔ مردوں کی فطرت بھی ایسی ہی ہوتی ہے۔۔۔۔ جو اُنہیں چاہیے وہ تم سے نہیں ملا تو اڑ کے کہیں اور پہنچ جاتے ہیں۔۔۔

وہ ادائے بے نیازی سے بولی تو نین کو اُس پر بے حد غصّہ آیا۔۔

پہلی بات کے آپ دور ہو کر بات کریں مجھے آپ سے بدبو آرہی ہے۔۔۔ اور دوسری بات وہ اتنا لیچڑ نہیں ہے۔۔۔۔

اُس نے ناگواری سے اُسے دیکھا۔۔۔ جس پر مایا کے لب سکڑے۔۔۔

تمہارا ابھی مردوں سے پالا نہیں پڑا۔۔۔۔مجھے تجربہ ہے۔۔۔ہائے ڈارلنگ۔۔

وہ اُسے جتانے والے انداز میں دیکھ کر بولتی کے کے کو آتا دیکھ مسکراتی اُس کی طرف بڑھی۔۔۔۔

سسرال والوں کو بولنا تو نہیں چاہیے لیکن یہ بڈھا ہی نہیں بڈھی بھی کے کے ہے۔۔۔۔کتی کمینی۔۔۔۔

وہ مٹھیاں بھینچ کر دونوں کو باہوں میں باہیں ڈالے کس کرتے دیکھ کہتی منہ بنا کر رخ موڑ گئی۔۔۔

اور وہ راؤڈی کوشش تو کرے اُڑنے کی پر اور پیر دونوں کاٹ دوں گی اُس وائلڈ مین کے۔۔۔۔

ساحل کو کسی اَور کی طرف جانے کا سوچ کی وہ دانت پیس کر سوچتی واپس کمرے میں جانے لگی کیوں کے اُسے کے کے اور مایا کا رومینس دیکھنے کا بلکل موڈ نہیں تھا۔۔۔۔

وہ روم میں آئی اور جھنجھلا کر دونوں پیروں سے جوتے جھٹک کر دور اچھالے۔۔۔

ایک تو ویسے ہی اُسے یہ جگہ کاٹ رہی تھی اوپر سے مایا کی بات۔۔۔۔۔۔

وہ اپنا ذہن بانٹنے کی غرض سے موبائل میں مصروف ہو گئی انسٹا کو ایک سکرال کرتے کرتے اُس کی نظر ایک تصویر پر

رکی جہاں ایک بڑے بزنس میں کے ساتھ کسی نے سیلفی پوسٹ کی ہوئی تھی۔۔

لیکن اُس کے چونکنے کی وجہ تھا ساحل جو اُس تصویر میں پیچھے بیٹھا نظر آرہا تھا۔۔۔اُس کے ٹھیک سامنے ایک لڑکی ڈانس کررہی تھی۔۔۔۔

اُس نے پھر اُسے فون لگایا اور اُس کی قسمت اور ساحل کی بد قسمتی سے فون لگ بھی گیا دور نگ پر ہی اُس نے فون اٹھالیا

کہاں ہو تم۔۔۔۔

وہ نارمل موڈ کے ساتھ پوچھنے لگی۔۔۔

ایک دوست کے ساتھ ہوں اُسے دیکھنے آیا ہوں

ساحل نے بے خبری میں ہمیشہ کی طرح بہانا بنایا تو نین نے دانت پیسے۔۔۔

جھوٹ مت بولو ماما کے بیٹے مجھے پتہ ہے تم اس وقت کلب میں بیلی ڈانس دیکھ رہے ہو۔۔۔۔۔
وہاں جو سلیبرٹی پرسن ہے نہ اُس کے ساتھ سیلفی ڈال کر پوسٹ کی ہے لوگوں کی اُن میں سے ایک میں تم بھی ہو نین نے غصے کی بجائے نارمل لہجے میں کہا۔۔۔ایک پل کو وہ گڑبڑا گیا۔۔۔

ہاں تو میری مرضی۔۔۔میں جو چاہے دیکھوں۔۔۔۔۔تو کون ہوتی ہے روکنے والی

وہ اپنی بوکھلاہٹ کے چکر میں مشکل سے سنبھل کے بولا۔۔

میں نے کب تمہیں روکا۔۔۔بلکہ میں تو یہ کہہ رہی تھی
کے اگر تم مجھے بتاتے تو میں بھی تمہارے ساتھ چلتی دونوں
ساتھ میں بیلی ڈانس دیکھتے۔۔۔۔۔
وہ خوش کن لہجے میں بولتی اُسے جھٹکا دے گئی۔۔

تت۔۔۔تو بیلی ڈانس دیکھ کر کیا کریگی۔۔۔۔۔۔۔۔۔
وہ حیرت و بے یقینی سے پوچھنے لگا

تم بیلی ڈانس کیا کرنے کے لیے دیکھتے ہو۔۔۔۔او بیسلی میں
بھی انجوئے ہی کروں گی۔۔۔۔۔

اُس نے بے نیازی سے کہا۔۔۔۔

لڑکیاں ایسی چیزیں نہیں دیکھتی سمجھی تو۔۔۔۔۔

اُس نے حلق تر کرتے ہوئے سختی سے کہا۔۔۔

۔اچھا اور لڑکے دیکھ سکتے ہیں۔۔۔۔ کوئی اچھا سا سولیڈ پلس فالتو ریزن بتاؤ گے اس بکواس کا۔۔

اُس نے آنکھیں چھوٹی کر کے پوچھا

ہمارے ادھر کی لڑکیاں شریف ہوتی۔۔۔۔

وہ سوچ کر بولا۔۔۔

مطلب تم مانتے ہو نہ کے تم لڑکے شریف نہیں ہوتے۔۔۔
لیکن جو بھی ہو مجھے بھی دیکھنا ہے۔۔۔ تم۔دیکھو گے تو مجھے بھی دیکھنا ہے ہے ہے۔۔ میں وہاں آرہی ہوں

اُس نے ضدی انداز۔ میں ایک ہی بات کی رٹ لگائی ہُوئی تھی کے ساحل نے تھک کر آنکھیں بند کر کے کھولیں

تو رک میں گھر آرہا۔۔۔۔۔۔
میرے اگلے پچھلے پشتوں کی توبہ ہے جو آئندہ میں بیلی ڈانس دیکھنے گیا۔۔

وہ چڑ کر کہتا فون بند کر گیا اور اپنی چالا کی پر خود کو شاباشی دیتے ہوئے نین اپنا بازو تھپتھا کر ہنس دی۔۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔ

رات کے کھانے پر اُسے مایا اور کے کے ساتھ ایک ٹیبل پر بیٹھنا پڑا تو دل کیا کھانا چھوڑ کر دونوں کو چبا جائے۔۔۔

مایا اور کے کے ٹیبل کے ایک سرے کی طرف بیٹھے تھے اور وہ دونوں دوسری سائیڈ۔۔۔۔درمیان میں بہت فاصلہ تھا۔

اچانک ہی کچھ یاد آنے پر نین نے ٹیبل کے نیچے سے ہی اُس کے جوتے کے اوپر ہیل والا پیر مارا۔۔۔

وہ بری طرح اچھل کر سیدھا ہوا۔

حیرت سے اُسے دیکھنے لگا کے اب اُس نے کھانا کھانے میں۔کونسی چوک کردی۔۔۔۔

یہ وہی مایا ہے نہ جس کی ٹرین میں تمہیں کالز آرہی تھی۔۔۔۔

اُس نے دھیمی اشتعال انگیز آواز میں اپنے وار کی وجہ بتاتے ہوئے پوچھا تو اُس نے زبان دانتوں میں دبائی۔

مجبور غریب لاچار بیمار ضعیف۔۔۔۔واؤ۔۔۔

اُس نے مایا کا جو نقشا بتایا تھا وہ دہراتی وہ اُسے دیکھ کر بولی۔۔۔

وہ منہ چھپا کر کھانا کھانے لگا۔۔۔

ضعیف تو چلو ٹھیک ہے لیکن یہ لاچار اور بیمار کونسے اینگل سے ہے بتاؤ گے ذرا۔۔۔۔

وہ اُس کے منہ چھپانے پر نیچے ہو کے اُس کا چہرہ دیکھنے کی کوشش کرتے ہوئے بولی تو ساحل نے چہرہ ہی موڑ لیا۔۔۔۔

نین نے غصے سے اُس کے پیٹ میں کہنی ٹکائی وہ تڑپ کر رہ گیا۔۔۔

ٹھرکی کہیں کے۔۔۔ کسی کو تو چھوڑ دو۔۔

وہ اُسے دانت بھینچ کر دیکھتے ہوئے کہتی اب اُن دونوں کو گھورنے لگی۔۔۔

This is for you----

کے کے نے اپنے ملازم کے ہاتھ سے ایک قیمتی ڈائمنڈ سیٹ لے کر مایا کو تھمایا تھا اور وہ اُس پر اُنگلیاں پھیرتی سرشار ہو رہی تھی۔۔۔

دیکھا تمہارے ابا جان تمہاری امی جان کو کیسے قیمتی تحفے دیتے ہیں۔۔۔اور تم ہو کنجوس کہیں کے۔۔۔
منہ دکھائی تک دی مجھے کبھی۔۔۔۔۔۔
کو اُسے دیکھتے ہوئے کلس کر بولی

میں کونسا تیرا منہ دیکھنا چاہتا تھا وہ تو تو نے زبردستی دکھایا ہے۔۔۔

وہ بنا پلیٹ سے سر اٹھائے بڑبڑایا۔۔ نین نے اُسے آنکھیں چھوٹی کر کے گھورا۔۔

کل شام کروز پر ایک پارٹی ہے

خاص تمہارے لیے۔۔۔۔۔۔

شہر بھر کو اپنے بیٹے سے ملوانا ہے۔۔۔

کے کے کی آواز پر دونوں نے اُن کی جانب دیکھا۔۔۔

اور اپنی بہو سے نہیں ملواؤ گے ڈارلنگ سب کو۔۔۔

مایا افسوس کرنے والے انداز میں نین کو دیکھتی ہوئی کے کے کا بازو تھام کر چہرہ رکھتے ہوئے بولی۔۔۔مانو اُس کا مذاق بنایا لیکن وہ بھی نین تھی اُسے کون ہرا سکتا تھ

اووساسُوماں آپ کو میری کتنی فکر ہے۔۔۔

چند سیکنڈ اُسے گھورنے کے بعد اچانک مسکرا کر جذباتی لہجے میں بولی تو مایا اُس کے ساسُوماں کہنے پر ایکدم دے سیدھی ہوئی

ساسوماں۔۔۔۔۔۔

صدمے سے اُسے دیکھنے لگی جب کے ساحل نے مسکراہٹ چھپاتے ہوئے سر تھوڑا اور جھکا لیا۔۔

ہاں پاپا جی کی بیوی تو میری ساسُوماں ہی ہُوئی نا۔۔۔

وہ شہد سے میٹھے لہجے میں آنکھیں پٹپٹا کر بولی۔۔

میں کے کے کی بیوی نہیں جسٹ اُن کی گرل فرینڈ ہوں۔۔۔۔۔

مایانے بہت ضبط سے کہتے ہوئے اُسے جتایا

او۔۔۔۔ کوئی بات نہیں۔۔۔۔۔ ہے تو ساسُوماں کی جگہ ہی نا۔۔۔ میرے لیے تو آپ ہی میری ساسوماں ہے۔۔۔۔
اُس نے بے حد محبت بھرے انداز میں کہا جب کے مایا تلملا گئی کے کے بھی نین کی باتوں پر ہنس رہا تھا۔۔۔

What rubbish is she talking are you mad---

وہ غصے سے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی کبھی ساحل۔کو کبھی اُسے دیکھتے ہوئے بولی۔

شٹ اپ مایا۔۔۔۔۔۔۔

ساحل نے اُس کے غصے سے پاگل بولنے پر اُسے سنجیدگی سے گھور کر وارن کیا۔۔۔

ساحل۔۔۔۔۔۔یہ کیا بدتمیزی ہے۔۔۔ایسے شٹ اپ کیسے کہہ سکتے ہو تم انہیں۔۔۔مت بھولو یہ تمہاری ماں ہے۔۔۔۔

مایا تو اُس کے وارن کرنے کو اگنور کر گئی لیکن نین نے۔اُسکا بھی فائدہ اٹھایا۔۔۔

اُس سے ہنسی روکنا مشکل ہوا تو اُس نے منہ پر مُٹھی رکھے لبوں کو دبا دیا

ہاں مانا لیگل نہیں ہے لیکن کیا ہوا پاپا کی گرل فرینڈ بھی ماں سمان ہی ہوتی ہے۔۔۔ہے نہ ساسُوماں۔۔۔۔۔۔

اُس نے مایا کے ایک طنز کے بدلے اُسے میٹھے تیر مار کر آگ بگولا کر دیا تھا

Disgusting۔۔۔۔۔۔

وہ ایک طرف ساحل کو ہنسی روکتے دوسری طرح کے کے کو قہقہہ لگاتے دیکھ غصے سے واک آؤٹ کر گئی۔۔۔

بڑی آئی مجھے سب سے ملوانے والی۔۔۔

اُسے جاتے دیکھ نین نے زبان دکھا کر کہا جب کے وہ مسکراتا اپنی خطرناک بیوی کو دیکھ رہا تھا جو پنگا لیتے وقت سامنے والا کون ہے یہ بھی نہیں سوچتی تھی۔۔۔

لیکن جب اُس کی نظر کے کے ہنستے چہرے پر گئی تو اُس کی ہنسی تم گئی۔۔۔۔۔آنکھوں میں غصّہ بھرنے میں لمحہ لگا۔۔۔۔

وہ سونے کے لیے بیڈ پر لیٹی جب کے ساحل صوفے پر موبائل میں جانے کیا کرنے میں مصروف تھا۔۔۔

ماما کے بیٹے۔۔۔

اُس نے دھیرے سے اُسے پکارا تو ساحل نے مصروف سے انداز میں سر اٹھا کر اُسے دیکھا

مجھے یہاں نہیں رہنا۔۔۔پلیز

اُس نے بستر سے اٹھ کر بہت ہی پریشان سے انداز میں کہا اتنی سیریس وہ کبھی نہیں ہوتی تھی۔۔ایسا لگ رہا تھا جیسے ابھی رو دے گی۔۔۔اُسے کیا چیز پریشان کر رہی تھی وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی۔۔۔

کے کے جیسے انسان سے نفرت۔۔

مایا کی نظروں کی غلاظت

یا پھر ساحل کے اُن جیسے بن جانے کا ڈر۔۔۔یہ پھر سب کچھ

وہ حیران ہوتا اٹھ کر اُس کے پاس آیا۔۔

عجیب سی بد بو آتی ہے مجھے یہاں۔۔۔ سانس نہیں لی جاتی۔۔۔

اُس کے بیٹھتے ہی وہ اُس کا ہاتھ سختی سے پکڑتے ہوئے بولی

صرف کل تک۔۔۔ کل رات کے بعد سب صحیح ہو جائے گا۔۔۔۔۔۔۔

وہ گہری سانس لے کر اُس کے چہرے پر ہاتھ رکھے دھیرے سے۔۔۔

کل ایسا کیا ہو جائے گا۔۔۔

وہ اُلجھ کر اُسے دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

کچھ نہیں تو سو جا میں ابھی آتا ہوں۔۔۔

وہ اُس سے ہاتھ چھڑاتے ہوئے بول کر وہاں سے اٹھ گیا۔۔۔

اتنے رات کو کہاں جا رہے ہو اب تم۔۔۔۔

وہ اُس کا ہاتھ پھر پکڑ کے جھنجلا کے بولی۔۔ جیسے ابھی وہ کسی اور کے پاس ہی چلا جائے گا

دو منٹ میں آیا۔۔۔ایک فون کر کے۔۔۔۔۔

وہ اپنی ہی دھن میں تھا۔۔۔اُسے کہتا موبائل لیا باہر نکلنے لگا

ساحل۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اُس کے دروازے تو پہنچتے ہی نین نے اُسے پکارا تو وہ رک کر پلٹا سوالیہ نظروں سے اُسے دیکھنے لگا۔۔۔

وہ میں کہہ رہی تھی اگر۔۔۔

اُس نے کہتے کہتے رک کے لبوں پر زبان پھیری۔۔اور نظریں چرالیں۔۔۔

وہ فون پر آتی کال پر ایک نظر ڈال کر دوبارہ اُسے دیکھنے لگا۔۔۔

اگر تمہاری کوئی ہسبنڈ والی ڈیمانڈ ہے تو پوری کر سکتے ہو تم۔۔۔میں منع نہیں کروں گی۔۔۔۔۔

اُس نے بہت ہمت جمع کر کے بنا نظریں ملائے دھیرے سے کہا۔۔۔اندر دل بری طرح دھڑک رہا تھا۔۔۔۔۔

ساحل کو اُس کی بات سن کر مانو سانپ سونگھ گیا۔۔۔۔۔۔اتنا تو اُسے سمجھ آگیا تھا کے یہ اُس گھر کے ماحول کا اثر ہے لیکن وہ منہ سے ایسا کچھ کہے یہ بات نہ قابل یقین تھی۔۔۔

وہ صدمے میں اُسے دیکھتا رہ گیا۔۔۔

نین نے جب چوری سے نظریں اُٹھا کر اُس کی طرف دیکھا تو وہ فوراً سنبھلا

پاگل۔۔تو۔۔۔۔تو۔۔۔۔۔سو منہ بند کر کے۔۔۔۔

اپنی حیرت کو غصے میں چھپا کر اُسے جھڑکتے ہوئے روم سے باہر نکل گیا۔۔۔

جب کے وہ اپنی حرکت پر خود کو لعنت بھیجنے لگی۔۔۔۔۔۔کے آخر اتنی بھی انسکیور ہونے کی کیا ضرورت تھی کے خود کی نظر میں ہی شرمندہ ہونے والی بات کہہ دی۔۔۔

وہ اُس کے واپس آنے سے پہلے ہی سونے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔

ΔΔΔΔΔ

اس حرام کی کمائی کی قیمتی چیزیں پہن کر خود کو بد صورت نہیں بنانا مجھے۔۔۔۔

وہ ملازم کے دے کر گئے پیکٹ کو بیزاری سے بیڈ پر پھینکتے ہوئے بڑ بڑائی۔۔ جس میں اُس کے لیے پارٹی میں پہننے کے لئے قیمتی کپڑے اور جویلری تھی۔۔۔۔۔

وہ پہلے ہی چڑ چڑی ہو رہی تھی کے صبح سے شام ہونے آئی تھی اور وہ اکیلی ایک کمرے میں بند تھی۔۔۔۔۔

ساحل کا کوئی اتا پتہ نہیں تھا۔۔۔

ایک تو پتہ نہیں یہ ایل ایل راؤڈی کہاں رہ گیا۔۔۔۔ مجھے یہاں قید کر کے خود آوارہ پنچھی بن کر اڑ رہا ہے۔۔۔

وہ ایک ایک کر کے سارے کشن پھیکتی بیڈ پر بیٹھتے ہوئے

اُس پر غصّہ ہونے لگی۔ وہ مانو اُسے بلکل بھول گیا تھا۔۔۔

یہ ایک دن اُسے ایک مہینے جیسا محسوس ہو رہا تھا۔۔ نا ٹی وی

نا موبائل نا کتابیں نہ اخبار نا باہر کے نظارے کوئی کام نہیں

آ رہے تھے۔۔۔۔

کہاں وہ رات کہی بات پر پچتانے کے بعد سوچتی رہی تھی کے

اُس کا سامنا نہیں کریگی اور کہاں وہ ایسا غائب ہوا تھا کے اب

اُس کے انتظار کر کے پاگل ہو رہی تھی

اور رات کے آٹھ بجے اُس کا انتظار ختم ہوا وہ دروازہ کھول کر

اندر آیا تو نین ریموٹ پٹخ کر اُس کی طرف بڑھی

تو تیار نہیں ہوئی اب تک۔۔۔۔۔

وہ اُسے حیرت سے دیکھتا ہوا پوچھنے لگا

کیوں ہم یہاں سے جا رہے ہیں۔۔۔۔

وہ اتنی بھری ہوئی تھی کے ابھی اُس کا گلا دبا دیتی لیکن اچانک ہی اُس کی بات پر خوشی اور جوش میں سب بھول کر پوچھ بیٹھی۔۔۔

پارٹی میں جا رہے ہیں۔۔۔۔

اُس نے لاپرواہی سے جواب دیا تو اُس کی ناک پھول گئی۔۔۔

مجھے نہیں جانا تم ہی دفعہ ہو جاؤ۔۔۔

وہ اُسے دانت پیس کر دیکھتی مٹھیاں بھینچ کر اپنا غصّہ کنٹرول کرتے ہوئے چلا کے بولی۔۔

ساحل حیرت سے اُسے دیکھنے لگا۔۔۔

جب سے یہاں آئے نہ تم میرے ماما کے بیٹے نہیں۔۔۔بلکے اُس آدمی کے بیٹے لگ رہے ہو۔۔۔

اُس کے دیکھنے پر وہ ناچاہتے ہوئے بھی اُس سے شکائت کرنے لگی۔۔

جاستی مت بول جا کر تیار ہو جا۔۔۔

ساحل نے خود کو کے کا بیٹا کہا جانے پر اُسے گھورتے ہوئے کہا۔۔۔

مجھے یہاں نہیں رہنا۔۔۔۔

وہ اٹھ کر اُسے غصے سے دیکھتی ایک ایک الفاظ کو کھینچ کر بولی تاکے اُس کے دماغ میں گھسا سکے۔۔۔

واپس ہم یہاں نہیں آرہے۔۔۔۔

ساحل نے ایک گہری سانس لے کر کہا تو مانو ایکدم سے اُس کے اندر جلتی آگ پر پانی پڑ گیا

سچ نا۔۔۔۔۔

وہ خوش ہو کر پوچھنے لگی۔۔۔۔

مچ۔۔۔۔

ساحل نے نیچا پڑا کشن اٹھا کر اُس پر پھینکا۔۔۔

میں ابھی تیار ہو کر آتی ہوں۔۔۔۔

اچانک ہی اُس کے بدن میں توانائی آ گئی۔۔۔وہ جلدی سے بولتی اپنے کپڑے لیے واشروم میں گھس گئی۔۔۔کیوں کے اُسے اُس گھر سے جانے کا سن کر ہی غصّہ ناراضگی سب بھول گئی تھی۔۔۔۔

وہ روم سے نکل کر مسلسل کسی سے فون پر بات کرتے ہوئے اُس کا انتظار کر رہا تھا۔۔۔

پارٹی کے لیے بھی اُس نے ہمیشہ کی طرح بلکل سادہ سی بلیک شفون شرٹ اور بلیو جینس کو ہی چنا تھا۔۔۔۔۔

بال ترتیب سے جمے ہوئے تھے

شیو ہلکی سے تھوڑی زیادہ تھی۔۔

شرٹ کی اوپری دو بٹنیں کھلی تھی جس سے گلے۔میں لٹکتی سلور چین اور اُس میں عجیب عجیب سے شیپ کے لاکٹ لٹکتے نظر آرہے تھے۔۔۔

کلائی میں کالے رنگ کے موتیوں کا ڈھیلا سا بینڈ ڈالا ہوا تھا۔۔۔جو بار بار ہتھیلی کو چھو رہا تھا۔۔

کے کے اور مایا کب کے جا چکے تھے۔۔۔اور وہ بھی جلد سے جلد وہاں پہنچنا چاہتا تھا۔۔۔

اپنے ایک نئے شپ کی شروعات ہونے پر کے پارٹی دے رہا تھااور اب ساحل۔کے آنے سے وہ پارٹی اور خاص ہو گئی تھی وہ اُسے سب سے متعارف کروانے کاارادہ رکھتا تھا۔۔۔

جب کے ساحل کاارادہ کچھ اور تھا۔۔۔

وہ فون پر بات کرتے کرتے پلٹاتو نین پر نظر پڑی۔۔۔

سی گرین سادے سے زمین کو چھوتے سیٹن گاؤن میں جس کی صرف ویسٹ پر سفید موتیوں کا بیلٹ تھا۔بنادوپٹے کے۔۔۔

وہ بالوں کو ہاتھ سے ترتیب دے کر شولڈر سے آگے کرتے ہوئے جلدی جلدی قدم بھی بڑھارہی تھی۔۔۔۔۔۔

جب کے اُسے دیکھ کر ساحل کے بات کرتے لبوں سمیت اُس کا دل بھی رک گیا تھا۔۔۔

نا کچھ سنائی دے رہا ہے تھا نہ محسوس ہو رہا تھا

تمام حسیں صرف اُسے دیکھنے میں مشغول ہو گئی تھی۔۔۔۔۔

ہمیشہ کی طرح کوئی میک اپ نہیں تھا بس لبوں پر ہلکا سا گلابی گلوز تھا۔۔۔

آنکھیں بھی ہمیشہ جیسے سونی تھی۔۔۔۔

گلا خالی تھا۔۔۔کانوں میں سفید موتیوں والے چھوٹے ٹاپس تھے۔۔۔

کلائی میں اُس کا میچنگ بریسلیٹ۔۔

کھلے بال صرف موتیوں والی دو بے بی کلپ کے ذریعے ایک سائیڈ سے کان کے قریب پن کیے ہوئے تھے۔۔۔

جب کے دوسری سائیڈ سے کام کو چھپائے ہوئے بار بار چہرے پر آرہے تھے۔۔۔۔

آگے سے دونوں شولڈر پر بکھرے کمر کو چھو رہے تھے۔۔۔

اور پیچھے پشت پر بکھر کے اُسے مکمل چھپائے کمر سے نیچے تک جھول رہے تھے۔۔۔۔

سر۔۔۔۔۔

فون پر بات کرنے والے نے اُس کی وہاں غیر موجودگی کو محسوس کر کے تھوڑا زور سے پکارا تو وہ سنبھل کر اُس سحر سے نکلا۔۔۔۔

نین سے نظریں ہٹاتے ہی دل زور سے دھڑکا مانو اعتراض کیا

ہو۔۔۔

I'll call you۔۔۔۔۔

اُس نے فون بند کر کے نیچے کر لیا نین بھی تب تک اُس کے

پاس آگئی تھی۔۔

چلیں۔۔۔۔میں ریڈی ہوں۔۔۔۔۔

وہ اُس کے پاس آکر بولی تو ساحل نے لاکھ خود کو روکنے کی

کوشش کے باوجود دل کے آگے مجبور ہو کر اُسے

دیکھا۔۔۔

ٹھیک لگ رہی ہوں نہ۔۔۔۔

اُس کے دیکھنے پر نین نے خود کو ہی جانچتے ہوئے پوچھا۔۔۔

اُس کے لبوں کی حرکت پر نظر پڑتے ہی جواب دینا نہیں

سوجھا تو وہ رخ موڑ کر باہر کی طرف بڑھنے لگا۔۔۔

نین حیرت سے اُسے دیکھتی خود بھی اُس کے پیچھے چل

دی۔۔۔

ساحل نے گاڑی کا پچھلا دروازہ کھول کر اُسے بیٹھنے کا اشارہ کیا

اور خود بھی اس کے ساتھ پیچھے بیٹھ گیا

بولو تو صحیح میں اچھی لگ رہی ہوں یا نہیں۔۔۔۔

وہ گاڑی چلتے ہی اُسے دوبارہ پوچھ کر اُس کی مشکل بڑھا گئی۔۔۔

بوال لگ رہی ہے۔۔۔۔۔
وہ اُس کی طرف دیکھ کر محض ٹالنے والے انداز میں بولا۔

ایسے تعریف کرتا ہے کوئی۔۔۔۔
نین نے اُس کے الفاظوں پر اُسے گھورا

تو کیسے کرتے۔۔۔۔۔۔
وہ اُس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا۔۔ جن کا بدلنا وہ اب بھی محسوس نہیں کر پائی۔۔۔

جسٹ تھنک کے تم ایک گنڈے نہیں

بلکہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ایک شاعر ہوتے۔۔۔۔تب تم کیسے میری تعریف کرتے

نین سوچ کر پوچھا۔۔

اگر میں شاعر ہوتا تو۔۔۔۔

شاید تمہاری تعریف میں غزلیں لکھ لکھ کر زندگی گزار

دیتا۔۔۔۔۔

وہ مسکراہٹ روکے ٹھہر کر بولا تو نین نے آنکھیں گھمائیں

یہ کچھ زیادہ ہو گیا۔۔۔۔۔۔ تم رہنے دو۔۔

وہ بیزاری سے کہتی منہ بنا گئی تو وہ کھڑکی کے باہر دیکھتے ہوئے
مسکرا دیا

ΔΔΔΔ

سمندر کے ساحل پر ایک پہاڑ نما جہاز کھڑا تھا۔۔۔ جس کی
روشنی نے اندھیرے سمندر میں دور دور تک آتشی چاندنی
بکھیری ہوئی تھی۔۔۔

جہاز آگے بڑھنے کے لیے مانو اُنہیں دونوں کا منتظر تھا۔۔۔۔
جیسے ہی دونوں اندر پہنچے گیٹ بند کر کے آگے بڑھنے کی
شروعات کر دی گئی۔۔۔۔

چار سیکشن پر مشتمل یہ جہاز کسی سات منزلہ عمارت سے اونچا اور سیون سٹار ہوٹل سے زیادہ شاندار دکھائی دے رہا تھا۔۔۔

جیسے ایک جگمگاتا شہر سمندر میں سفر کر رہا ہو۔۔۔

وہ اُسے لیے سیدھے اوپر ڈیک پر آیا تھا کیوں کہ اُسے پارٹی کی نوعیت کا اندازہ تھا کہ وہ کس قسم کی ہو گی اور وہ اُسے اُس گند کے قریب بھی نہیں بھٹکنے دینا چاہتا تھا۔۔۔

نیچے کے سیکشن میں پارٹی تھی جہاں صاف باکردار نظر آتے شریف لوگ اپنے چہرے ماسک میں چھپائے رنگینی و بے حیائی کا ماحول باندھے ہوئے تھے۔۔۔

شراب اور افیم کی اسمیل پورے ماحول میں پھیلی ہوئی تھی۔۔۔

اور نشے کی زیادتی میں نا حواس برقرار تھے نا بے لباسی کا خیال تھا۔۔نا جسموں پر قابو تھے۔۔۔۔

تو یہیں رک میں ابھی آتا ہوں۔۔۔

وہ اُسے ایک جگہ بیٹھا کر آس پاس دیکھتے ہوئے بولا اُس جگہ کوئی نہیں تھا سوائے اسٹاف کے۔۔۔جہاز ساحل سے بس تھوڑا سا آگے آگیا تھا۔۔۔

تم کہاں جا رہے ہو۔۔

نین نے ایکدم سے اُس کا ہاتھ پکڑ کر روکتے ہوئے حیرت سے پوچھا

اندر پارٹی میں بس پانچ منٹ۔۔۔۔

وہ اپنا ہاتھ چھڑاتے ہوئے بول کے آس پاس دیکھتا جیسے کسی کو ڈھونڈھ رہا تھا

ساحل۔۔۔۔

وہ جانے لگا تو نین نے اُسے پھر سے پکارا۔۔اس نے پلٹ کر دیکھا۔۔

کیا خون کا رشتا تمہیں اپنی طرف کھینچ رہا ہے۔۔۔۔

وہ آدمی تمہارا اور تمہاری ماں کا گناہ گار ہے۔۔۔اور اُسے اس بات کا پچھتاوا تک نہیں۔۔۔۔۔۔تم کم از کم اُس کی خوشی کی وجہ مت بنو۔۔۔

وہ اُسے دیکھ کر پریشان سی پوچھنے لگی تو ساحل نے سنجیدگی سے اُسے دیکھا۔۔۔

کچھ چیزیں ہم چاہ کر بھی کسی کو دکھا نہیں سکتے۔۔۔جیسے میں نہیں دکھا سکتا کے جب جب تم مجھے اس سے رشتے کا حوالہ دیتی ہو اُسے میرا باپ کہتی ہو تو میرے اندر کیسے آگ لگتی ہے۔۔۔

وہ ضبط و غصے سے سرد انداز میں بولا۔۔۔

میں اُس سے صرف اور صرف نفرت کر سکتا ہوں

۔۔۔۔۔ جس خون کی بات تم کر رہی ہو وہ تو کب کا میرے

زخموں کے ذریعے جسم سے نکل کر مٹی میں جذب ہو چکا

ہے۔۔۔۔

باپ ایسے نہیں ہوتے۔۔۔۔اتنے خود غرض اتنے مطلبی

نہیں ہوتے۔۔۔۔۔۔اپنی اولاد کو استعمال نہیں

کرتے۔۔۔۔۔اُن کے چہرے پر ایک الگ ہی کچھ ہوتا ہے

جو بتاتا ہے کے بھلے وہ سخت ہے عصیل ہے ضدی ہے لیکن

باپ ہے۔۔۔۔

اس کمینے کے چہرے پر صرف خود غرضی نظر آتی ہے۔۔۔۔

یہ اب بھی مجھے دیکھ کر اس لیے خوش ہوتا ہے کیوں کے مجھے استعمال کر کے یہ اور کئیں سال اس جرم کی دنیا پر راج کرے گا۔۔۔۔

میں کمینہ ہوں پر اتنا نہیں کے ایسے آدمی کی طرف کھینچا جاؤں وہ شاید کبھی ظاہر نہ کرتا لیکن نین کی بات پر اپنے اندر بھری نفرت ظاہر کرنے سے خود کو روک نہیں پایا جب کے وہ خاموش اُسے دیکھنے لگی۔۔۔۔اُس کی باتیں میں کو کسی اور سمت لے گئی۔۔۔۔

تو یہی رہنا میں آیا۔۔۔۔۔

وہ اُسے خاموش دیکھ کر گہری سانس خارج کیے بولتا نیچے چلا گیا

نین ہاتھ سے کرسی تلاش کر اُس پر بیٹھ گئی۔۔۔۔۔

اچانک ہی اسے اپنے دل میں خون جمتا ہوا محسوس ہوا۔۔۔۔۔

ساحل سے نکاح کو تین مہینے ہونے کو تھے اور ان تین مہینوں میں اُس نے ایک بار بھی اپنے پاپا سے بات نہیں کی تھی۔۔۔۔

بلکہ اکثر اُن کا فون آتا تو اُسے اٹھانے کو بھی ضرورت وہ محسوس نہیں کرتی تھی۔۔۔

ساحل کی بات سن کر اُس نے بلا ارادہ اپنے پاپا کے مطلق سوچا کے کیا وہ بھی خود غرض ہے۔۔۔ مطلبی ہے۔۔۔ تو جواب میں آنکھوں کے سامنے وہ لمحے گھوم گئے جب وہ اُسے دیکھ کر مسکراتے تھے۔۔۔۔

اُس پر محبت لٹاتے تھے۔۔۔۔

اُس کے لیے بڑے بڑے خواب بنتے تھے۔۔۔

اُسے ذرا سی چوٹ لگی تو بے چین ہو جاتے تھے۔۔۔

اُن کی ایک بے بس لمحے میں کہی جذباتی بات کے آگے وہ سب کچھ فراموش کر گئی تھی۔۔۔ساری محبت بھول گئی تھی ۔۔۔

آج ساحل کے لفظوں میں اپنے باپ کے لیے تلخی اور نفرت دیکھ اُسے اندازہ ہو رہا تھا کے وہ اُس کے گزرے سالوں کی اذیت کی تڑپ ہے جس کا ذمے دار کے کے تھا

جب کے اُسے ایک بہت اچھا اور محفوظ بچپن دینے میں اُس کے پاپا نے کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی۔۔۔

اُس کی آنکھوں سے آنسو پھسل کر سفید گالوں پر گرنے لگے۔۔۔

جنہیں اُس نے بے دردی سے رگڑ کر مٹایا اور اپنا فون آگے کر کے اپنے پاپا کا نمبر ملانے لگی۔۔۔

ایک رنگ بھی پوری ہونے سے پہلے اُنہیں فون اٹھالیا جیسے بس انتظار میں بیٹھے ہو۔۔۔۔

لیکن اُس سے کچھ بولا ہی نہیں لگا۔۔۔آنسو لفظوں کو باہر آنے سے روکنے لگے۔۔۔دوسری جانب سے وہ اُسے آواز دیتے رہے

ہیلو۔۔۔۔۔۔۔پاپا۔۔۔۔۔۔۔

اُس نے ٹوٹتے لفظوں میں اُنہیں پکارا

نین۔۔۔بیٹا کیا ہوا۔۔۔سب ٹھیک ہے نہ۔۔۔۔

اُس کی بھیگی آواز پر اُنہوں نے بے چینی سے پوچھا تو اُس کے رونے میں مزید روانی آئی۔۔۔

۔

I m sorry papa----

I m sorry-----

وہ روتے ہوئے بنا رکے ایک ہی بات بولتی اُنہیں پریشان کر گئی۔۔

میں نے آپکو بہت ہرٹ کیا نا پاپا۔۔۔

بہت ستایا نا آپکو۔۔۔۔۔

میں اچھی بیٹی نہیں ہوں نہ۔۔۔۔

وہ ارد گرد سے گزرتے لوگوں کی حیرت سے بے نیاز روتے ہوئے مسلسل بولے جا رہی تھی۔۔۔

نہیں بیٹا۔۔۔۔میری نین تو دنیا کی سب سے اچھی بیٹی ہے۔۔۔

اُنہوں نے دھیمی آواز میں کہا تو نین کو اُس کا لہجہ بھی نم سا محسوس ہوا۔۔۔

نہیں پاپا میں اچھی نہیں ہوں۔۔۔میں نے کتنا انسلٹ کیا آپکو سب کے سامنے۔۔۔۔۔۔

میں بہت بری ہوں۔۔۔۔

اُس کے رونے میں اور تیزی آگئی تھی۔۔۔آنکھیں سختی سے میچ گئی

سفید چہرہ اور ناک سرخ ہو گئے تھے۔۔۔

نین۔۔۔میری بات سنو بیٹے۔۔۔۔دیکھو اب تم اپنے پاپا کو ضرور پریشان کر رہی ہو ایسے رو کے۔۔۔۔کیا ہو گیا بیٹا کیوں رو رہی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اُسے چپ نا ہوتے دیکھ بہلانے کی کوشش کرنے لگے۔۔۔۔

میں نہیں رو رہی پاپا۔۔۔۔۔ سچی نہیں رو رہی۔۔۔۔۔ میں اسمائیل کر رہی ہوں۔۔۔۔ آپکو میری اسمائیل بہت پسند ہے نہ۔۔۔۔

وہ آنسو رگڑتے ہوئے روتے روتے مسکرانے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔۔

آنسوؤں نے آنکھوں کو زخمی ضرور کر دیا تھا لیکن دِل میں جمع سارا غبار اُن آنسوؤں میں ڈھل کے بہہ گیا تھا

◆◆◆

پارٹی پورے عروج پر تھی سب کو اِنتظار تھا تو بس کے کے کے بیٹے سے ملنے کا۔۔

کے کے نے اسے اندر آ کر۔ پارٹی میں شامل ہونے کی بجائے روم کے اندر جاتے دیکھا تو خود بھی مہمانوں سے اکسکیوز کرتا اُس کے پیچھے چل دیا

تم یہاں کیا کر رہے ہو مائے سن۔۔پوری پارٹی تمہارے بنا ادھوری ہے۔

سب کے کے کے بیٹے سے ملنے کو بے چین ہے۔۔۔

وہ اندر آتے ہوئے اُسے دیکھ کر بولا جو جہاز کے اُس بڑے سے کمرے کی الیشان کرسی پر بیٹھا پیر جھلاتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھ میں پکڑے بندوقوں کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

تیرا ہی اِنتظار کر رہا تھا۔۔۔

تھوڑا کنفیوجن ہے۔۔۔۔۔

سمجھ نہیں آرہا تجھے اس گن سے ٹھوکوں یا اس والی سے۔۔۔

وہ بنا اُسے دیکھے مصروف سا اُن گنز کو دیکھتا سوچنے والے انداز

میں بولا۔۔۔۔کے کے نے ناسمجھی سے اُسے

دیکھا۔۔۔۔۔مانو وہ غلط سن رہا ہو۔۔۔

سروس گن سے اڑایا تو لگیگا سولجر نے کرمنل کو مارا ہے

اور پرسنل گن سے مارا تو لگے گا بیٹے نے باپ کی جان لی۔۔۔

کسی ایک کے ساتھ ناانصافی ہو ہی جائے گی۔۔۔

وہ افسوس بھرے لہجے میں بولتا اُسے دیکھنے لگا جب کے

کے کے کو کچھ غلط ہونے کا اندیشہ بے چین کر گیا تھا۔۔۔

چل دونوں کا مزہ دیتا ہوں۔۔۔

وہ اپنی جگہ سے اٹھ کر دونوں ہاتھ اوپر کر کے گن اُس کے نشانے پر رکھے مسکرا کر احسان کرنے والے انداز میں بولا۔۔۔۔

یہ کیسا مزاق ہے۔۔۔

کے کے گڑ بڑا اور پیچھے ہوتا غصے سے بولا

مزاق۔۔۔۔۔

ساحل کی سرخ ہوتی آنکھوں میں بے پناہ نفرت اُتر آئی۔۔۔

تو نے مجھے اتنی نارمل لائف جینے ہی کب دی کے میں ہنسی مذاق کرنے والا ایک عام انسان بن کر جی سکوں۔۔۔۔

میرے لیے تو مزاق کا بس ایک ہی مطلب رہا۔۔۔میرا اپنا وجود۔۔۔۔ایک سوال۔۔۔ایک دھتکار۔۔۔ایک مزاق۔۔۔۔ایک داغ۔۔۔

وہ سرسراتے لہجے میں بولا کے کے نے خوف سے اُسے دیکھا۔۔۔بیٹے کے ہاتھوں مرنے کے دکھ سے زیادہ موت کا خوف اُس کی آنکھوں میں تھا۔۔۔

لسٹ بہت لمبی ہے پر تجھے بتاؤں۔۔۔تو اس قابل نہیں۔۔۔۔

وہ اپنے جذباتی ہوتے لہجے پر قابو پا کر ضبط سے کہتا دونوں

ہاتھوں کو سخت کیے ایک ساتھ فائر کر گیا۔۔۔

دونوں گولیاں کے کے سینے میں پیوست ہو گئی اور وہ

لڑکھڑا اور گر پڑا۔۔۔

لیکن وہ مرا نہیں تھا بلکہ زمین پر پڑا تڑپ رہا تھا

ساحل نے دونوں گنز دونوں آگے کے پاکٹس میں پھنساتے

ہوئے قدم اُس کی طرف بڑھائے۔۔۔

کے کے زمین پر کراہتا سینے میں اٹکتی سانسوں کے باعث نہ

بول پانے کی وجہ سے اشارے سے اُس سے مدد مانگنے کی

کوشش میں ہلکان ہو رہا ہے تھا۔۔

ساحل کے بڑھتے قدم اُس تک آرہے تھے تو شاید اُسے کوئی

اُمید تھی کے شاید وہ اسے بچالے گا لیکن وہ اپنے بڑھتے قدم

کواس کی گردن پر رکھ کر آگے جاتے ہوئے اُس کی اُمید اور زندگی دونوں ختم کرتا باہر نکل گیا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔ

ٹھیک بیس منٹ بعد جب وہ واپس آیا تب تک نین خود کو نارمل کر چکی تھی۔۔

اُس کا دل بہت پرسکون تھا لیکن آنکھیں اب تک بھیگی اور سرخ تھی۔۔۔

جہاز ممبئی کے ساحل سے بہت آگے آگیا تھا شہر کی روشن عمارتیں دھندلی ہو کر اب غائب ہوگئی تھی۔۔۔۔

وہ سمندر کے ٹھہرے پانی کو دیکھتی ٹھنڈی ہوا کو اپنے چہرے پر محسوس کر کے بہت اچھا فیل کر رہی تھی۔۔۔۔

ہوا سے بال بار بار چہرے کو چھو کر جا رہے تھے۔۔۔

جب اُس نے ساحل کو آتے دیکھا تو اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔۔

کہاں چلے گئے تھے کب سے۔۔۔۔۔۔

اُس کے اپنے پاس آتے ہی وہ حیرت سے پوچھنے لگی جب کے وہ اُسے غور سے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

رو کیوں رہی تھی۔۔۔۔کچھ ہوا کیا۔۔۔۔

وہ سنجیدگی سے اُس کی آنکھوں کے سرخ کناروں کو دیکھتا ہوا پوچھنے لگا تو نین کا دل اُس کی اتنی باخبری محسوس کر کے خوش کن انداز میں دھڑکا۔۔۔۔

کسی نے کچھ کہا۔۔۔۔

وہ اُس کے خاموشی سے دیکھنے پر آس پاس دیکھتا پوچھنے لگا حالانکہ اب وہاں کوئی نہیں تھا اسٹاف بھی نہیں۔۔۔۔

پاپا سے بات کر رہی تھی اسلئے تھوڑا۔۔۔۔

اُس کی ادھوری بات ساحل کو سب سمجھا گئی تو وہ پر سکون ہوا۔۔

اُس کا ہاتھ تھامے آگے بڑھنے لگا۔۔۔

ہم کہاں جارہے ہیں۔۔۔۔۔۔پارٹی میں نہیں جارہے۔۔۔

وہ اُسے شپ کے بلکل آخر میں بارڈر لائن کے قریب لے آیا

تھا۔۔۔نین بولتے بولتے رک گئی۔۔۔

ٹائیٹنک پوز۔۔۔۔۔۔۔۔

اُس جگہ آتے ہی اچانک اُسے خیال آیا تو اُسے خوشی اور

ایکسائنٹ سے پوچھنے لگی۔۔ساحل نے ہنسی روکتے ہوئے سر

کو ہاں میں جنبش دی۔۔۔

نین کی خوشی سے چینخ نکلتے نکلتے رہ گئی وہ اپنی ہی جگہ کودنے

لگی۔۔۔۔۔

ایک منٹ پہلے ایک سیلفی لے لوں۔۔۔۔

وہ جلدی سے موبائل آن کر کے بولتی اُس کے نزدیک کھڑے ہو کر اُس جگہ کے ساتھ دونوں کی تصویریں لینے لگی۔۔۔

بس ہو گیا۔۔۔۔

ساحل نے اُس کا فون لے کر اپنی پاکٹ میں ڈالا ورنہ وہ اب فوٹو شوٹ میں ہی لگ جاتی۔۔۔۔

وہ بارڈر لائن پر بنے پائپ پر پیر رکھ کر چڑھنے لگی لیکن ساحل نے اُسے روک دیا۔۔۔۔وہ حیرت سے اُسے دیکھنے لگی۔۔۔

ہم کچھ الگ کرے گے۔۔۔۔۔

وہ اُسے دیکھ کر کہتا ہوا پائپ پر چڑھ کر باہر کی طرف ہو گیا۔۔

نین منہ کھولے آنکھیں پھاڑے اُسے دیکھنے لگی۔۔۔اُس کے پیر بلکل کنارے پر تھے اور ایک ہاتھ سے پائپ کو تھاما ہوا تھا جب کے دوسرا ہاتھ اُس کی طرف بڑھا کے اُسے اپنی طرف آنے کا اشارہ کیا تھا۔۔۔۔۔

Are you mad۔۔۔۔

نہیں مجھے مرنے کا کوئی شوق نہیں ہے میں نہیں آؤں گی۔۔۔

وہ بدک کر پیچھے ہوئی۔۔۔۔۔۔

میں مرنے دوں گا کیا۔۔۔

وہ اُس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولا

دیکھو راوُڈی مجھے پہلے سے پتہ ہے کے تم پاگل ہو۔۔۔پر وو کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔مجھے ٹائیٹینک پوز بھی نہیں کرنا بس تم پیچھے آجاوُ۔۔۔پلیز۔۔۔۔۔

وہ اپنے خشک ہوتے گلے کو تر کرتے ہوئے بولی۔۔۔اُسے بلکل کنارے پر کھڑے دیکھ خوف سے اُس کے ہاتھ پیر کانپ رہے تھے۔۔۔

ساحل نے اُس کے یوں ٹائم ویسٹ کرنے پر اُسے گھور کے اُس کی کلائی پکڑتے ہوئے اُسے اپنی طرف کھینچا اور کمر سے تھام کر کسی سامان کی طرح اٹھا کر اپنے پاس لایا۔۔۔

وہ خوف سے چینخ کر دونوں بازو اُس کی گردن میں ڈالے زور سے اُس کے ساتھ لپٹ گئی۔۔ چہرہ اُس کی گردن میں چھپا لیا۔۔۔

چھوڑو مجھے کوئی پوز نہیں کرنا۔۔۔۔

مجھے گھر جانا ہے۔۔۔

ساحل نے کمر سے تھام کر اُسے خود سے لگائے رکھا تھا۔۔۔اُس کے پیر بھی جہاز کے کنارے پر تھے۔۔۔دونوں بازو بھی اُس کی گردن کے گرد سختی سے لپٹے ہوئے تھے

۔۔۔پھر بھی اُسے لگ رہا تھا وہ ہوا میں ہے اور ابھی گر پڑے گی۔۔۔۔۔۔

اُس کا دل زوروں سے دھک دھک کر رہا تھا جسے محسوس کرنا ساحل کے لیے ناممکن نہیں تھا۔۔۔اُس کی گھبراہٹ پر وہ دھیرے سے ہنسا تو نین نے سر تھوڑا سا پیچھے کر کے اُسے خطرناک نظروں سے گھورا

اگر میں گری اور مری نا تو چھوڑوں گی نہیں تمہیں۔۔۔۔
اُس کے ہنسنے پر اشتعال انگیز انداز میں اُسے دھمکی دی

میں کونسا چھڑوانا چاہتا۔۔۔

وہ اُس کے بے حد قریب نظر آتے گھبرائے سے چہرے کو نظروں میں بسائے بولا لیکن وہ بجائے دھیان دینے کے ڈرتے ڈرتے ڈرتے نیچے دیکھ رہی تھی۔۔۔اور اُس کے بال ساحل کے چہرے کو چھو رہے تھے

سینکڑوں فٹ نیچے گہرے پانی کو دیکھ کر اُس کی سانس رک گئی۔۔۔آنکھیں مزید پھیل گئی اُس نے فوراً نظریں واپس اوپر کر لیں۔۔۔

نازک بازؤں کی گرفت ساحل پر اور سخت ہو گئی۔۔۔۔

Close your eyes----

وہ اُسے دیکھ کر پر سکون انداز میں بولا۔۔۔

کوئی سازش تو نہیں ہے نہ یہ تمہاری۔۔۔کرائم پیٹرول میں اگلی سٹوری میری تو نہیں آنے والی نا

وہ رونی صورت بنائے بولتی خوف سے چپکتے چپکتے مانو اُس کے اندر گھسی جا رہی تھی۔۔۔

ساحل نے آنکھیں ضبط سے بند کر کے کھولیں۔۔۔

اگر یہی پوزیشن تھوڑی دیر اور رہی تو میری سٹوری ضرور آجائے گی۔۔۔

وہ اُس کی قربت پر مچلتے دل کی حسرتیں ایک سانس کے ذریعے فضا میں چھوڑتے ہوئے بولا۔۔۔۔

نین نے آنکھیں بند کرتے ہی چہرہ اُس کے سینے پر لگا دیا۔۔۔

ساحل نے پائپ کے ساتھ بندھی رسی پکڑ کر ہتھیلی پر کئی سارے بل لپیٹے۔۔۔۔۔پیروں کو دھیرے دھیرے حرکت دے کر تھوڑا سائیڈ میں ہوا جہاں نیچے لائف بوٹس تھیں اور ایک ہاتھ سے نین کو تھامے نیچے کود گیا۔۔۔

Mummyyyyyyyyyyy۔۔۔

نین کی پرزور چیخ نے سمندر کے ٹھہرے پانی میں بھی ارتعاش پیدا کر دیا۔۔۔

جب اُسے اپنا آپ بجائے پانی کے ہوا میں ہی محسوس ہوا تو اُس نے بہت ڈرتے ڈرتے آنکھیں کھولیں۔۔۔

وہ دونوں جہاز کے بلکل درمیان میں لٹکے ہوئے تھے۔۔۔۔

ساحل کے ہاتھ میں موجود رسّی کے سہارے۔۔۔۔۔۔

اُس نے نیچے دیکھا تو وہاں لائف بوٹس تیر رہی تھی۔۔۔

یہ کیا کر رہے ہو تم راؤڈی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ کبھی غصے سے اُسے کبھی خوف سے نیچے دیکھتی غیظ وغضب سے بھنچی آواز میں چلائی۔۔۔

۔۔۔ساحل نے اپنی ہتھیلی پر لپیٹی رسّی کا ایک ایک بل کھولتے ہوئے خود کو اور اُسے مزید نیچے کیا۔۔۔

جب نین کے قدموں کو بوٹ کی زمین ملی تو اُسے لگا اُسے نئی زندگی مل گئی ہے۔۔۔۔۔

وہ گرنے والے انداز میں سیٹ پر بیٹھ گئی۔۔۔اور دل پر ہاتھ رکھ کر زور زور سے سانس لینے لگی

ہمیشہ کے لیے ٹائیٹینک پوز سے توبہ کی اور اپنی جان بچنے پر خدا کا شکر منایا۔۔۔

Are you okey۔۔۔۔

ساحل نے بوٹ کا انجن آن کر کے اسے نئے رخ میں موڑ کر اُس کے قریب بیٹھتے ہوئے پوچھا۔

چھوٹی سی ٹو سیٹر موٹر بوٹ تھی جس میں ایک طرف سیٹ اور اُس کے سامنے ہینڈل اور کچھ بٹن تھے۔۔

نین نے اُسے ایسے دیکھا۔ جیسے ابھی نگل جائے گی۔۔۔وہ جلدی سے منہ پھیر کے مسکرایا ورنہ اگر اُس کی نظر کے سامنے ہنستا تو وہ واقعی نگل جاتی۔۔

مجھے نہیں پتہ تھا کے شیرنی اندر سے اتنی ڈرپوک ہے۔۔۔ وہ ہینڈل کا رخ تھوڑا سا موڑ کر پیچھے ہوتا مصنوعی سنجیدگی سے بولا۔۔۔بوٹ کی سپیڈ تھوڑی سی تیز ہو گئی تھی۔اور وہ لوگ جہاز سے دور ہوتے جا رہے تھے۔۔

مم۔۔۔میں نہیں ڈرتی ورتی۔۔۔وہ تو۔۔۔بس۔۔۔ وہ صاف مکر گئی۔۔۔۔حالانکہ دل کی دھڑکنیں ابھی تک معمول پر نہیں آئی تھی۔۔

بس۔۔۔۔۔۔

ساحل نے اُس کی ادھوری بات پر غور کرنے والے انداز میں پوچھا۔۔۔

میرا موڈ تھا ڈرنے کا اس لیے ڈر گئی۔۔۔۔

وہ کوئی بہانا نہیں سوجھا تو اکڑ کر بولی۔۔

ویسے میں سوچ رہا ہوں آئندہ جب بھی تم مجھے کک مارو گی میں تمہارا ڈرنے والا موڈ بنا ہی دوں۔۔۔

وہ مسکراہٹ روکے بولا تو اُس کی وارننگ سمجھ کے اندر ہی اندر گھبرانے کے باوجود وہ اُسے گھور کر رہ گئی۔۔۔

ساحل کو اُس کی گھبراہٹ بھی بڑی خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔۔بڑی بڑی آنکھیں اور بڑی ہو گئی تھی۔۔۔

چہرہ سفید پڑ گیا تھا۔۔۔۔

بکواس بند کرو۔۔۔۔اور یہ بتاؤ ہم کہاں۔۔۔۔

وہ اُس پر غصّہ کرتے ہوئے پوچھتے پوچھتے رک گئی جب پیچھے کئیں ساری بوٹس دیکھی جو کے کے شپ کی طرف تیزی سے بڑھ رہی تھی۔۔ڈھیروں ٹارچ جلا کر روشنی کیے۔۔

یہ اتنی ساری بوٹس۔۔

وہ حیران ہوتی اُس سے پوچھنے لگی۔۔۔

پولیس فورس۔۔۔۔

ساحل نے بھی ہلکا سا سر موڑ کر اُس طرف دیکھا۔۔۔

کے کے نے مجھے اپنے جو جو کارنامے بتائے تھے میں نے سب پولیس کو بتا دیے۔۔۔۔اُس کے سارے اڈوں کا پتہ پولیس کو دے دیا۔۔۔

اُس نے ادھوری بات بتا کر نین کی اُلجھن دور کی تو وہ بے یقینی سے اُسے دیکھنے لگی۔۔۔

تب تو اب اُسے جیل ہو جائیگی۔۔۔

تم نے بلکل صحیح کیا وہ اسی لائق ہے۔۔۔۔۔لیکن ہم ایسے بھاگ کیوں رہے ہیں۔۔۔۔

ہم وہاں رک کر دیکھتے نا اُن سب بد معاش لوگوں کی بینڈ بجتے ہوئے۔۔۔

وہ اُس شاباشی دے کر پر جوش سی بولی وہ منظر اُن کی نظروں سے او جھل ہوتا جا رہا تھا۔۔۔ جہاز کی روشنی ماند ہوتی جا رہی تھی

تو پھر اُس کے ساتھ وہ ہم دونوں کو بھی اٹھا کر لے جاتے۔۔۔۔
کیوں کے بد قسمتی سے ہم بھی اُس کے کچھ لگتے ہے

وہ پلٹ کر سیدھا ہوتے ہوئے بولا۔۔۔ نین بھی آگے رخ کر کے بیٹھ گئی۔۔ کیوں کے پیچھے کچھ نظر نہیں آ رہا تھا

تب تو اچھا ہے ہم پولیس کے آنے سے پہلے ہی وہاں سے نکل گیے۔۔۔۔

تم بھی کبھی کبھی دِماغ چلا ہی لیتے ہو۔۔۔

وہ داد دینے والے انداز میں بولی۔۔۔وہ مسکراتا پیچھے ٹیک لگا کر سکون سے بیٹھ گیا۔۔۔

شاید اب تک پولیس نے کے کو پکڑ لیا ہو گا۔۔۔۔ہے نہ۔۔۔

وہ اُسے خاموش دیکھ کر بولی تو اُس نے محض ہلکا سا سر ہلا یا۔۔۔

۔۔۔۔۔تمہیں برا تو نہیں لگ رہا تھا۔۔۔

وہ اُس کی خاموشی کو اُس کی تکلیف سمجھتی جھجھک کر پوچھنے لگی۔۔۔۔

برا لگ رہا ہے نہ۔۔۔۔ تیرے سے شادی ہو گئی۔۔۔۔ روز لات کھانی پڑتی۔۔ لوگوں کے سامنے ذلیل ہونا پڑتا۔۔۔ بہت دکھ ہے۔۔۔

وہ اُسے دیکھ کر نہایت سنجیدگی سے بولا تو نین حیرت سے اُسے دیکھنے لگی۔۔

وہ اُس کا ہونک چہرہ دیکھ ایکدم سے ہنسنے لگا۔۔۔۔ گالوں میں ڈمپل مکمل طور پر واضح ہوئے۔۔۔۔ نین نے اُسے گھور کر دیکھا۔۔

اب تو میری ہنسی ادھوری نہیں لگتی نا۔۔۔۔

وہ مسکراتا ہوا پوچھنے لگا تو وہ بھی مسکرائی۔۔۔ چہرے پر آتے بالوں کو کان کے پیچھے کرتے ہوئے سر نفی میں ہلایا

کیوں کے اب میں بھی ادھورا نہیں۔۔۔

وہ اُس کے مسکراتے چہرے کو گہری نظروں سے دیکھ کر دھیرے سے بولا۔۔۔

نین بجائے اُس کی بات پر غور کرنے کے اچانک کچھ سوچ کر چونکی۔۔۔

ایک منٹ۔۔۔۔ ابھی تم الگ بات کر رہے ہو۔۔۔۔ پہلے جیسی بات نہیں کر رہے۔۔۔

اُس نے اپنے ذہن پر زور دیتے ہوئے حیرت سے

پوچھا۔۔۔

کونسی۔۔۔۔پولیس والی۔۔۔۔

وہ جان کے بھی انجان بنا۔۔۔

نہیں مطلب۔۔۔تم ہمیشہ جیسے بولتے ہو نہ ویسے نہیں بول

رہے آج بلکہ سب کی طرح نارمل بول رہے ہو۔۔۔۔

وہ اپنی معصومیت سے اُسے لطف اندوز کرنے لگی

میں تو ہمیشہ سے ایسے ہی بولتا ہوں۔۔۔۔

وہ بھی معصومیت کی بھرپور ایکٹنگ کرتے ہوئے بولا۔۔۔۔

ماما کے بیٹے تم مجھے پاگل مت بتاؤ۔۔۔ہمیشہ تو تم اپن کو۔۔۔تیرے کو۔۔۔میرے کو ایسے بولتے ہو۔۔۔

وہ جھنجھلا گئی۔۔

اچھا بھول گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ مسرور سا مسکرایا۔۔نین نے اُس کی چڑانے والی مسکراہٹ پر اُسے گھور کر دیکھا۔۔۔۔۔اور ناک چڑھا کے منہ پھیر گئی۔۔۔۔۔۔

اُس کے جھٹکے سے پلٹنے پر کھلے بال ساحل کے چہرے کو چھو کر گزر گیے۔۔

بس ایک پل کے لیے۔۔۔۔

اور اُس ایک پل میں وہ اُن کی نرمی اور خوشبو بے حد شدت سے محسوس کر کے سانسوں میں بسا گیا۔۔۔

نین اُس کی بھٹکتی بدلتی نظروں سے بے خبر سمندر میں پڑتے تاروں کے عکس کی خوبصورتی کو دیکھ کر نہال ہو رہی تھی۔۔۔

جب کے وہ صرف اُس کی پشت پر بکھرے بالوں کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

دھیرے سے ہاتھ بڑھا کر اُنہیں چھونا چاہا لیکن اُس کے پہلی ہے نین سیدھی ہو گئی تو ہاتھ پیچھے کر لیا حالانکہ نین کی نظریں اب بھی آس پاس منڈرا رہی تھی۔۔۔

This night looks so beautiful na-----

وہ تاروں بھرے آسمان کو دیکھتی ہوئی سرشار ہو کر بولی۔۔۔جب کے وہ وہ اُس کے دلکش چہرے اور گھنی پلکوں کو دیکھ کر اپنا دل بے قابو ہوتے محسوس کر رہا تھا

Really-----

اُس کے کانوں میں چمکتے موتی سے نظریں ہٹا کر گلابی لبوں کو دیکھتے ہوئے دھیرے سے اُس کی تائید کی۔

میں تمہیں گانا سناؤں------

وہ ایکدم سے اُس کی طرف دیکھ کر آنکھیں بڑی کیے پوچھنے لگی تو وہ محض مدھم سا مسکرا کر سر ہلا گیا۔۔

یہ راتیں یہ موسم۔۔۔

ندی کا کنارا۔۔۔۔

یہ چنچل ہوا۔۔۔

وہ بلند آواز میں بنا سر اور تال کا خیال کیے گانے سے زیادہ چلانے میں مصروف تھی ساحل نے منہ بگاڑ کر آنکھیں ضبط سے بند کی کیوں کے یہ گانا سننے کا حوصلا کرنا اُس کے لیے بڑا مشکل تھا۔۔۔

لا لا لا لا لا۔۔۔۔

نین نے مست موڈ میں اپنے منہ سے ہی درمیان کا میوزک دے کر اُسے دیکھا تو اُس کی شکل دیکھ چپ ہو گئی۔۔۔

کیا ہوا ایسے کیوں کر رہے ہو۔۔۔

میرا گانا اچھا نہیں ہے۔۔۔۔۔۔

وہ حیرت زدہ سی اُس کے چہرے کو دیکھ کر بولی تو ساحل نے آنکھیں کھولیں۔۔۔

بہت اچھا ہے۔۔۔اتنا کے اس سمندر کے اندر کی سوئی ہوئی مچھلیاں بھی گانا سنتے ہی اٹھ کر ڈانس کرنے لگ گئی ہوں گی۔۔۔۔۔

ساحل نے داد دینے والے انداز میں طنز کیا۔۔۔۔۔ نین نے منہ پھلا کر اُسے دیکھا۔۔۔

جن کی آواز اچھی ہوتی ہے اُنہیں باقی سب کا گانا مزاق ہی لگتا

ہے۔۔۔

وہ خفگی سے بولتی غصے سے منہ پھیر گئی تو اُس کے بالوں نے

ایک دفعہ پھر ساحل۔کے چہرے پر وار کیا۔۔۔اس دفعہ

پر زور ہوا کے باعث۔۔۔۔

آج یہ مارے گی مجھے۔۔۔۔

وہ آنکھیں بند کر کے آہ بھرتے ہوئے دھیمے سے

بڑبڑایا۔۔۔اور اپنے چہرے پر اُنگلیاں پھیرتے اُس مہکتے

لمس کو چھونے کی کوشش کی۔۔۔

نین اُس سے منہ پھیرے ناراض بیٹھی نیچے پانی میں کچھ

ڈھونڈ رہی تھی۔۔۔

نین اُس سے منہ پھیرے ناراض بیٹھی نیچے پانی میں کچھ ڈھونڈ رہی تھی۔۔۔

یہ کیا بات ہے۔۔۔۔
آج کی چاندنی میں۔۔۔
وہ اوپر دیکھ کر دھیرے میٹھے لہجے میں گنگنایا۔۔۔ نین اُس کی آواز پر سانس روک کر دھیرے سے مسکرائی لیکن پلٹ کر نہیں دیکھا۔۔ناراضگی جو جتانی تھی۔۔وہ اُس کے قریب ہوا اور خود بھی پانی میں جھانکتے ہوئے اُس کے عکس کو دیکھنے

لگا۔۔تونین نے مسکراہٹ سمیٹ کر پھر غصے والے تاثرات سجا لیے۔۔۔

یہ کیا بات ہے۔۔۔
آج کی چاندنی میں۔۔
کے ہم کھو گیے
پیار کی راگنی میں۔۔۔

وہ اُس کے عکس کو دیکھ کر گنگنانے لگا تونین سے مزید غصّہ کرنا مشکل ہوا اپنی مسکان اُس سے چھپانے کی غرض سے وہ اپنے عکس کو اُس کی نظروں سے چھپانے کی کوشش میں پلٹی لیکن وہ نزدیک آگیا تھا اس لیے پلٹتے ہی اُس کے سینے سے لگ

گئی۔۔۔۔اُس کے بے حد قریب ہو گئی۔۔۔۔۔۔۔۔دل

زوروں سے دھڑکا۔۔۔۔

وہ بھی اس تصادم سے چونک کے سنبھلا

یہ باہوں میں۔۔۔باہیں۔۔۔۔

یہ۔۔۔۔۔۔بہکی۔۔۔۔۔۔نگاہیں۔۔۔۔۔

الفاظ ٹوٹ کر بکھرتے لبوں سے سرسرائے۔۔۔لہجہ پھیکا

ہوا۔۔آواز مدھم ہوئی۔۔اور آخری لفظ پر محض لب

ہلے۔۔۔۔آنکھوں میں بے خودی چھا گئی۔۔۔

نین سانس روکے اُسے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔پیچھے ہونا اُس کی

لیے ممکن نہیں تھا اسلئے وہ ساحل کے پیچھے ہٹنے کی منتظر تھی

لیکن اتنے قریب آکر ساحل کا دل پیچھے ہونے کو راضی نہیں ہوا۔۔

اور دماغ تو اپنے حواسوں کو نین کے نینوں میں کھو کر مدھوش تھا۔۔۔

نین نے اُسے پیچھے ہونے کی بجائے خود کو بے خود سا تکتے پایا تو اُس کی دھڑکنیں سینے میں شور مچانے لگی

۔۔۔ ہتھیلی اُس کے سینے پر رکھتے ہوئے فاصلے کو درمیاں جگہ دینے کی کوشش کی۔۔۔

لیکن ساحل اُس کوشش کی مخالفت کرتے ہوئے سنجیدگی سے اُس کی آنکھوں میں دیکھتا۔۔۔اُس کا ہاتھ پکڑ کر سینے سے ہٹاتے ہوئے اُنگلیوں کو اپنی اُنگلیوں میں قید کر گیا۔۔۔

نین نے حیرت سے پلکیں جھپک کر اُس کے ہاتھ میں قید اپنی اُنگلیوں کو دیکھا اور گلا تر کرتے ہوئے دوبارہ اُسے دیکھا تو اُس کی نظریں اپنے لبوں پر مرکوز دیکھ اُس کے لبوں میں لرزش ہوئی۔۔۔

دل میں سینکڑوں سوئیوں کی چبھن کا احساس ہوا۔۔۔

وہ وارفتہ نگاہوں سے کبھی اُس کی دل کش آنکھوں کو تو کبھی لرزتے گلابی لبوں کو دیکھتا مدہوشی کے گہرے بھنور میں ڈوبتا سارے جہان کو بھولے اُس کے چہرے کے نزدیک ہوئے جا رہا تھا

نین اُس کی تیز آگ دیتی سانسوں کی دہک سے اپنے لبوں کو جلتا محسوس کر کے سر سے پیر تک لرز رہی تھی۔۔۔۔ لیکن اُسے فرار کا کوئی راستہ نظر نہیں آرہا تھا اور وہ آج پیچھے ہٹنے کو راضی نہیں تھا۔۔۔۔

جب وہ اُس کے برف سے گالوں پر آتی لٹوں کو اُنگلیوں سے پیچھے کرتے ہوئے ہاتھ اُس کے بالوں میں پھنسائے ساری توجہ ایک جگہ سمیٹے اُس کے لبوں پر جھکا تو۔۔۔۔۔

آآآآ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

لب اُس کے لبوں کو چھوتے اُس سے پہلے کچھ نہیں سوجھا تو نین زور سے چینخ اٹھی۔۔۔۔

وہ ہڑ بڑا کر گڑ بڑا کر لڑ کھڑا کر بوکھلا کر کرنٹ کھا کر پیچھے ہوتا صدمے سے اُسے دیکھنے لگا۔۔۔۔ سارے نشے ساری مدہوشی ساری بے خودی۔۔۔ سارا فسوں بھک سے اڑ گیا تھا۔۔۔

سمندر میں دور دور تک اس کی چینخ گونج اٹھی تھی۔۔۔۔

وہ وہ۔۔۔۔ وہ۔۔۔ وہ۔۔۔ میں۔۔۔

اُس کے حیرت سے دیکھنے پر نین کو چینخنے کی کوئی وجہ نہیں سوجھی تو اپنی دوسری اُنگلی چبا کر ادھر اُدھر دیکھنے لگی۔۔۔۔

ساحل کی پیشانی پر بل پڑے۔۔۔

میں اپنا سامان تو کے کے گھر ہی چھوڑ آئی اب کیا کروں گی۔۔۔

وہ ایک خیال آتے ہی ایک سانس میں بولتی اُسے دیکھنے لگی تو ساحل نے آنکھیں بند کر کے اپنا ماتھا پکڑ لیا۔۔

وہ گھبرائی سی اُسے دیکھنے لگی کے پتہ نہیں اب وہ کیا کرے گا۔۔۔

جب کے وہ اُس کی حرکت پر غصّہ ہونے کے باوجود بنا کچھ کہے سیدھا ہو کر اپنی جگہ پر بیٹھا سنجیدگی سے سامنے دیکھ رہا تھا۔۔۔

ویسے ٹھیک ہے۔۔۔۔۔اااتنا بھی کوئی ضروری سامان نہیں ہے۔۔بس تھوڑا بہت ہی ہے۔۔۔۔۔

وہ اُس کی خفگی کو محسوس کر کے اُسے بات کرنے پر اکسانے کی کوشش کرنے لگی لیکن اُس نے بجائے کچھ کہنے کے سر پیچھے ٹکا کر آنکھیں بند کر لیں۔۔۔

اُس کی خاموشی نین کو اتنی کبھی نا چبھتی اگر اُسے اُس کی ناراضگی کا اندازہ نہ ہوتا۔۔۔

بھلے وہ شرمندہ نہیں تھی لیکن اُسے ناراض دیکھ پر سکون بھی نہیں تھی۔۔

تم نے۔۔۔۔گانا کیوں بند کر دیا۔۔۔

وہ اُس کے بازو کو چھو کر اُسے اپنی طرف متوجہ کرنے کی غرض سے بولی تو۔ساحل نے آنکھیں کھول کر اُس کے سہمے چہرے کو سخت نظروں سے دیکھا۔۔۔

بولو نا۔۔۔

وہ اُس کے خاموشی سے دیکھنے پر لہجے کو سخت کیے بولی۔۔۔

تمہیں نہیں پتہ۔۔۔۔۔۔

وہ اُسے گہری نظروں سے دیکھتا ہوا پوچھنے لگا تو نین نے سر نفی میں ہلا دیا۔۔۔اُس کی انجان بننے کی کوشش دیکھ ساحل کے لبوں کو مسکراہٹ چھو کر گزری۔۔۔

Zubi Novels Zone

طوفان۔۔۔۔

اس نے بس ایک لفظ کہہ کر کچھ واضح کرنا چاہا لیکن وہ کچھ اور ہی سمجھی

طوفان۔۔۔کیا طوفان آنے والا ہے۔۔۔

ہڑبڑا کے آس پاس دیکھ کر پوچھنے لگی۔۔۔لیکن پانی بلکل شانت تھا آسمان کی طرح ٹھہرا ہوا۔۔۔

آگیا۔۔۔

وہ پریشان نظروں سے اُسے دیکھنے لگی تو وہ دھیرے سے بولا۔۔۔

لیکن یہاں تو سب بلکل شانت ہے۔۔۔

اُس نے حیرت سے پھر چاروں اور دیکھا۔۔۔

شانت نہیں ہے۔۔۔۔

وہ اُسے متبسم بھاری لہجے میں بولا تو نین کی پیشانی پر اُلجھن

اُبھر آئی۔۔۔

پاگل ہو گئے ہو تم۔۔۔۔ طوفان کب ایسا پر سکون ہوتا ہے وہ

تو اپنے زور سے سب بکھیر دیتا ہے۔۔۔۔

وہ اُسے حیرت سے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی۔۔۔

بکھیر کر جانا نہیں چاہتا اس لیے ابھی خود پر قابو رکھا

ہے۔۔۔۔

وہ اُسے سنجیدگی سے دیکھتا اسی انداز میں بولا تو نین نے بھی سیریس ہو کر اُسے دیکھا۔۔۔

مجھے لگ تو رہا ہے تم کوئی اور بات کر رہے ہو لیکن کیا یہ سچ میں سمجھ نہیں آ رہی۔۔

وہ اپنے دِماغ پر زور دے کے بھی ناکام ہوئی تو معصومیت سے بولی۔۔۔

وہ بے ساختہ مسکرایا۔۔۔۔

سمجھ نہیں آ رہا۔۔۔۔۔۔۔

سر ہلکا سا سائیڈ میں جھکائے اُس کے چہرے کے ایک ایک نقش کو نظروں سے چھوتے ہوئے دھیمے سرگوشی جیسے لہجے میں پوچھنے لگا۔۔۔

اُس کی بدلتی نظروں سے نروس ہوتے ہوئے نین نے سر نفی میں ہلایا۔۔۔

سمجھاؤں۔۔۔۔۔۔۔

وہ اُس کے سر ہلانے پر اسی انداز میں بولا تو پتہ نہیں کس احساس کے تحت نین کا دل تیزی سے دھڑکا اُس نے پھر سر نفی میں ہلا دیا۔۔۔

ساحل کے چہرے پر گہرے ہوتے ایک ڈمپل نے اُس کی دلکشی میں اضافہ کیا۔۔۔

ہم۔۔۔۔ گھ۔ گھر کب جائیں گے۔۔۔۔۔۔

وہ بدلتی کیفیت وصورت سے پریشان ایک سنجیدہ موضوع ڈھونڈھتی پوچھنے لگی۔۔۔

کیوں یہ اچھا نہیں لگ رہا۔۔۔

اُس کے انداز میں ذرا بھی فرق نہیں آیا۔۔۔ وہی جاذب نظریں۔۔۔ وہی گمبھیر لہجہ۔۔۔۔ وہی الگ انداز۔۔۔

اچھا ہے لیکن ساری رات ایسے بوٹ رائیڈ ہی تو نہیں کر سکتے۔۔۔۔

اب تو اُسے ساحل کے ساتھ ہونے اسے بھی گھبراہٹ ہو رہی تھی۔۔۔

اُس کے بدلے روپ پر نین کے اندر کی تیز و تند لڑکی کہیں چھپ گئی تھی۔۔

تو پھر ساری رات اور کیا کر سکتے۔۔۔

وہ اُس کے سوال پر معنی خیز نظروں سے اُسے دیکھتا پوچھنے لگا تو وہ گڑبڑا گئی۔۔۔۔

مجھے نہیں پتہ۔۔۔۔۔۔۔

زوروں سے سر نفی میں ہلا کے گلا تر کیا۔۔۔

بتاؤں۔۔۔۔۔۔۔۔

ساحل نے سنجیدگی سے اُس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔

اُس نے اتنی ہی تیزی سے پھر سر نفی میں ہلایا۔۔۔۔

کہیں یہ شپ میں بدلی تو نہیں ہو گیا۔۔۔

اُس کے بدلے تیور دیکھتی وہ مشکوک نظروں سے اُسے دیکھتی سوچ رہی تھی۔۔۔کے ساحل نے ابرو اٹھا کر اُسے سوالیہ تاثر دیا۔۔۔۔

اب تو۔۔۔۔ بڑے ماما کے گھر جائیں گے ناہم۔۔۔۔۔۔۔

وہ اُس کے پوچھنے پر سوچ کر بولی

ہم نہیں صرف تم۔۔۔۔۔

ساحل نے دھیرے سے کہا۔۔۔۔

کیوں تم وہاں نہیں آنا چاہتے۔۔۔

نین نے حیرت سے اُسے دیکھا۔۔۔

مجھے ایک بہت ضروری کام سے کہیں جانا ہے کچھ دن کے لیے۔۔۔۔

وہ ہینڈل کو واپسی کی طرف موڑتے ہوئے گہری سانس لے کر بولا تو وہ ایکدم سے اپنے فورم میں آئی۔۔

بول تو ایسے رہے ہو جیسے کہیں کے بزنس مین ہو۔۔۔۔ایسا کیا کام ہے جو تمہیں دنوں کے لیے جانا پڑ رہا ہے۔۔۔۔

ہمیشہ والی ڈیرنگ۔۔۔۔۔ لیکن لہجہ تھوڑا نرم ہی تھا۔۔۔

نئیں جاؤں۔۔۔۔۔

وہ پھر سے اُسی بہکے بہکے انداز میں اُسے دیکھتا مدھم لہجے میں پوچھنے لگا تو نین کو چاہ کر بھی ہاں بولنے کی ہمت نہیں ہوئی۔۔۔۔

جیسے میری۔۔۔ببّ۔ بات تو بہت ہی مانتے ہو۔۔۔۔۔

وہ بمشکل اُس کی طرف دیکھ کر بول پائی۔۔۔

مان جاؤں۔۔۔۔۔۔

اب کی دفعہ کہتے ہوئے بنا مسکرائے بھی ڈمپل واضح ہوا۔۔۔ نین کو اب حقیقی معنی میں اُس سے خوف محسوس ہوا۔۔

مجھے تو لگتا ہے تم نے شپ پر ضرور کوئی بہت سٹرانگ ڈرنک کی ہے وہ بھی پوری بوتل۔۔۔۔۔۔۔ہے نا۔۔۔
وہ اُسے جانچتے ہوئے دیکھتی بولی تو اُس نے مسکراہٹ روک کر سر نفی میں ہلایا۔۔۔

اپنا ہاتھ دو۔۔۔۔

نین نے اُس کے نا کہنے پر ہتھیلی آگے کر کے کہا۔۔۔ساحل نے اُس کے چہرے پر نظریں ٹکائے ہاتھ آگے بڑھا کر اُس کے ہاتھ میں رکھا۔۔۔

نین نے اُس کا ہاتھ چہرے کے تھوڑے قریب کر کے سانس کھینچی۔۔۔

حالانکہ اُس کے ہاتھوں میں کوئی سمیل نہیں تھی لیکن وہ کہاں آسانی سے مان جانے والی تھی۔۔۔

تھوڑی تھوڑی سمیل۔۔۔۔۔ابھی بھی آرہی ہے۔۔۔۔۔ تمہیں نہیں پتہ میری سکس سین بہت ایکٹیو ہے۔۔۔میں ذرا سے میں پہچان جاتی ہوں۔۔۔

وہ گردن اکڑا کر اُس سے زیادہ خود کو یقین دلاتے ہوئے بولی

تو ساحل نے اُس کے انداز پر شوخ نظروں سے اُسے دیکھتے

اُس کے ہاتھ میں موجود ہاتھ سے اُس کی کلائی پکڑ کر اُسے کھینچ

کر خود پر گرا گیا۔۔۔

وہ بمشکل خود کو چینکھنے سے بعض رکھے سانس روک کر اُسے

دیکھنے لگی۔۔۔اس اچانک افتاد پر دل دھڑک دھڑک کر

پاگل ہونے لگا۔۔۔

سانسیں سینے میں مچلنے لگی۔۔۔

ہاتھ پیر کانپنے لگے۔۔۔۔۔

پلکیں لرزنے لگی۔۔۔

وہ اُس کی بے خود نظریں خود پر محسوس کر کے گھبرائی سی اُس کے سینے پر ہاتھ رکھے دور ہونے کی کوشش کرنے لگی لیکن ساحل نے اُس کی کمر پر ہاتھ رکھ کر اُسے خود میں مزید بھینچا تو وہ دوبارہ اُس پر آ گری۔۔۔۔۔

تھوڑا نزدیک سے محسوس کرو تو سکس سینس کو آسانی ہو گی۔۔۔

وہ دوسرا ہاتھ اُس کی گردن میں ڈالے اُس کی حیران پریشان رنگت کو دیکھ محظوظ ہوتے ہوئے بولا

نین کے لیے تو اُس کی خوشبو حواسوں پر چھانے سے سانس لینا محال ہو رہا تھا۔۔۔

وہ اس کے چہرہ کے قریب چہرہ جھکاتے ہوئے تشنہ نگاہوں سے اُس کی آنکھوں میں دیکھنے لگا۔۔۔

کیا۔۔۔ابھی بھی سمیل آ رہی ہے۔۔۔۔

اُس کے الفاظ کے ساتھ اُس کی سانسیں نین کے چہرے پر آگ کی طرح برسنے لگی۔۔۔

اُس کا چہرہ دہکنے لگا۔۔۔

لب سلگنے لگے۔۔۔

لیکن اُس نے کوئی جواب نہیں دیا تو ساحل نے فاصلے کو اور کم کیا۔۔۔

گردن پر اُنگلیاں چبھنے لگی۔۔۔

پیشانی اُس کی پیشانی سے لگی۔۔۔۔ناک نے نین کے سرخ
ہوتے گال کو چھوا۔۔۔۔۔آنکھوں نے آنکھوں کو جکڑ
لیا۔۔۔سانسیں آپس میں اُلجھنے لگی۔۔۔

اب۔۔۔۔۔۔
اُس کے لب بے آواز ہل کر نین کے چہرے کو چھونے لگے تو
اُس نے سینے پر رکھے ہاتھ سے اُس کی شرٹ سختی سے جکڑ
لی۔۔۔
تڑپ کر پیچھے ہونا چاہا لیکن ہو نہیں پائی

ابھی تو مجھے۔۔۔۔
سس۔۔۔سانس ہی نہیں آرہی۔۔۔۔

وہ اُسے دیکھ گھٹی گھٹی آواز میں منمنائی اس احتیاط کے ساتھ کے حرکت کرتے ہوئے لب اُس کے چہرے کو نہ چھوئے۔۔۔۔

اُس کی بات اور احتیاط پر وہ کھل کے مسکراتا ہوا اُسے دیکھنے لگا۔۔۔۔

اتنے ہی قریب سے کے وہ سانس لیتے ہوئے بھی احتیاط کر رہی تھی۔۔۔

شاید پہلی دفعہ وہ کسی سچویشن سے اس قدر گھبرائی تھی۔۔۔۔

اُس کے لرزتے لبوں کو دیکھ ساحل کے مسکراتے لب سمٹنے لگے تھے۔۔

اور نین کا دل دوگنی قوت سے سمٹ گیا تھا۔۔۔۔

وہ خود کو روکنے کی کوشش میں ناکام ہو کے اپنے دل کی خواہش پر عمل کرتا اُس کے اوپری لب کو آہستہ سے نرمی سے چھو کر ذرا پیچھے ہوا۔۔۔

نین نے آنکھیں بند کرلیں۔۔۔۔

ایک ہاتھ سے شرٹ کو اور دوسرے سے اُس کے گلے میں لٹکتی چین کو مُٹھی میں جکڑ لیا۔۔۔

اُس کا روم۔روم دل بن کر دھڑک رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ دونوں ہاتھوں سے اُس کا چہرہ تھامتے ہوئے اُس کے ایک ایک نقش کو آنکھوں کے راستے دل میں اتارتا اُس کے چہرے کو اپنی سانسوں کی آگ سے دہکا رہا تھا۔۔۔۔

دل بے ایمان ہو کر اپنے ہی ارادے سے مکر جانے پر اکسا رہا تھا۔۔۔۔سارے بندھن توڑ دینے کی ضد کر رہا تھا۔۔۔

خود کو اُس کے وجود میں چھپا کر سب بھول جانے کی خواہش کر رہا تھا

اُس نے بے قابو ہوتے جذبات پر روک لگانے کی کوشش کرتے ہوئے آنکھیں بند کر کے گہری سانس لی۔۔۔شدت سے اپنا نچلا لب دانتوں میں دبا کر چھوڑا۔۔۔

اپنے چہرے پر اُس کی گرفت مدھم محسوس کر نین نے آنکھیں کھول کر اُسے دیکھا اور دیکھتی رہی۔۔۔
لیکن اِب نا حیرت نا صدمہ نا ڈر نا خوف نہ جھجھک بس بے اختیاری۔۔

اُس کے ماتھے کو چھوتے بالوں کو دیکھے جانے کی۔۔۔۔

اُس کی آنکھوں میں جگتے دریائے جذبات میں بہتے جانے کی۔۔

لبوں سے نکلتے ہر لفظ بے خودی میں۔کھو جانے کی۔۔

ساحل نے بھی آنکھیں کھول کر اُسے دیکھا اور اُسے خود کو دیکھتے پا کر مدھم سا مسکرایا۔۔۔

ایک راز کی بات بتادوں کیا۔۔

آج تھوڑا پیار جتادوں کیا۔۔۔

وہ اُس کے چہرے پر آتے بالوں کو اُنگلیوں سے پیچھے کرتے ہوئے مدھم آنچ دیتے لہجے میں اپنے الفاظ کے سحر میں مزید اُسے جکڑنے لگا۔۔۔۔

ویران ہے مدت سے دل میرا۔۔

تصویر تیری لگادوں کیا۔۔۔

اُس کی سرگوشی نین کا دل اپنی طرف کھینچ رہی تھی۔۔۔

تیری یاد میں گم دن گزرتا ہے۔۔

تجھ میں کھو کے رات بتادوں کیا۔۔۔

وہ انگوٹھے سے اُس کے گال کو رب کر رہا تھا۔۔

تیری نبض میں۔ خود کو اُتار کے۔۔۔

میں اپنی جان گنوا دوں کیا۔۔۔

اُس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے اپنی چاہت شدّت سب نظروں سے اُس میں انڈیل رہا تھا۔۔۔

چھو کر نشیلی سانسوں کو۔۔۔۔۔

بن پ ءے تجھے بہکا دوں کیا۔۔۔۔۔

اُس کے انگوٹھے نے نین کے نچلے لب کو چھوا تو کب سے ساکت آنکھوں کی پلکوں میں لرزش ہوئی۔۔

لاکھوں الجھنیں۔۔۔ ہزار سوال۔۔

بس ایک حرفِ عام میں بتادوں کیا۔۔۔۔

(سنایاخان)

وہ اُس کے کان کے قریب جھکتا اپنی سرگوشی سے اُس کی جان لینے کے درپر تھا۔۔

نین کو اُس کی گرفت ڈھیلی محسوس ہوئی تو وہ فوراً اٹھ کر اُس سے دور ہوئی۔۔۔۔اور اپنی ہتھیلی سے اپنا دل تھام لیا۔۔۔۔۔

ایک گہری فسوں خیز خاموشی چاروں اور چھا گئی۔۔۔

جس سے نین کا جی گھبرانے لگا

اُس کے دل کی دھڑکنوں کا شور اتنا تیز تھا جیسے پوری کائنات سن رہی ہو۔۔۔۔

وہ اسی اطمنان سے بیٹھا اُس کے چہرے کے بدلتے ایک ایک رنگ کو نوٹ کر رہا تھا۔۔۔

نین نے ڈرتے ڈرتے اُسے دیکھا تو اُسے خود کو تکتے پا کر بوکھلائی۔۔۔

مجھے۔۔۔ شاعری سمجھ نہیں آتی۔۔۔۔

وہ اپنی بدلتی کیفیت سے ڈرتی۔۔۔

اس کے جذبوں سے گھبراتی۔۔۔۔

اُس کی آنکھوں سے چھپنے کی سعی کرتی۔۔۔ بہت پیاری لگ رہی تھی۔۔۔

تو کیا سمجھ آتا۔۔۔۔

ساحل نے محظوظ ہو کر معنی خیزی سے پوچھا۔۔۔۔

مجھے کچھ سمجھ نہیں آتا۔۔۔ تم ہی تو کہتے ہو نہ میرے سکرو ڈھیلے ہے۔۔۔۔

وہ اپنی بوکھلاہٹ میں جلدی سے بولی کے وہ کوئی اور ہی مطلب نا سمجھ کر اُسے سمجھانے لگ جاے۔۔۔

ساحل نے اُس کی جلد بازی پر سر پیچھے گرا کر قہقہہ لگایا۔۔۔۔

وہ تو ہے پر کل۔رات تم نے ایک بہت عقلمندوں والی بات کہی تھی۔۔۔

وہ اُس کی گھبراہٹ کو انجوئے کرتا شرارت سے اُسے یاد دلانے لگا۔۔۔

کونسی۔۔۔۔۔

اُس نے سوچنے کے انداز میں پوچھتے دماغ دوڑایا اور جب یاد آیا تو چھکے چھوٹ گئے۔۔۔

بتاؤں۔۔۔۔

ساحل نے ہنسی روک کر پوچھا۔۔

نہیں۔۔۔

وہ ایکدم سے سیدھی ہو کر فوراً سے پہلے بولی۔۔۔۔وہ کھل کر مسکرایا۔۔۔

مجھے میری طبیعت کچھ ٹھیک نہیں لگ رہی۔۔مجھے بخار ہو رہا ہے۔۔۔میرا بی پی ہائے ہو رہا ہے۔۔۔۔۔۔بھوک بھی لگ رہی ہے۔۔۔

مجھے گھر جانا ہے۔۔۔۔مجھے سونا ہے۔۔۔

وہ اچانک رونے والی ہو کر اُسے ساری بیماریاں گنوا گئی۔۔۔

ابھی تو کچھ کیا بھی نہیں۔۔۔۔۔۔

وہ بہت دھیرے سے بڑبڑا کر مسکرایا لیکن نین تک آواز پہنچ گئی۔۔۔

کیا نہیں کیا۔۔۔۔۔

وہ اُسے دیکھتی پوچھنے لگی۔۔

بتاؤں۔۔۔

اُس نے آنکھوں سے مسکراتے ہوئے پوچھا تو نہ سمجھنے کے باوجود وہ محض اُس کے انداز سے اندازہ لگا گئی۔۔

مجھ سے بات مت کرنا تم۔۔۔۔۔۔۔بس

اچانک وہ تیور بگاڑ کر بولی تو وہ اُسے محبت سے دیکھتا مسکرایا

ممی ٹھیک کہتی ہے رات کو سمندر کی طرف نہیں جانا چاہیے۔۔۔ سمندر پر اثرات کا سایہ ہوتا ہے۔۔۔

مجھے لگتا ہے تمہیں کسی سائے نے اپنی لپیٹ میں۔ لے لیا ہے۔۔۔۔

وہ بد حواس سے بڑبڑاتی سر سراتے لہجے میں بولی۔۔۔ حالانکہ دل چینخ چینخ کر کچھ اور ہی کہہ رہا تھا لیکن وہ خود کو وہ چیز سمجھنے سے روک رہی تھی۔۔۔۔۔

سائے کا پتہ نہیں۔ لیکن ایک بیماری ضرور لگ گئی۔۔

وہ بجائے ہنسنے کے سنجیدگی سے بولا۔۔۔

کونسی بیماری۔۔۔۔

نین نے اُس کی جانب دیکھا کے شاید اب وہ لبوں سے کہہ دے تو وہ مان جائیگی لیکن ابھی وہ کچھ دن اور ترسانے کے ارادے میں تھا۔۔۔

نام نہیں پتہ۔۔۔بس یہ مجھے میرا نہیں رہنے دے

رہی۔۔۔۔۔

وہ اُس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے بولا تو نین نے بے

ساختہ پلکیں جھکائیں۔۔

کوئی۔۔۔ سمپٹمپ تو ہو گا نا۔۔۔میں ڈاکٹر بننے والی ہوں

ٹھیک کر دوں گی تمہیں۔۔۔۔۔

وہ بنا نظریں ملائے اپنے ناخن سے کھیلتی ہوئے بولی۔۔۔

تھوڑا سا اِنتظار کر لو۔۔۔۔ تمہیں بھی بیمار کر دوں گا اچھے سے

ایکسپیرینس کر لینا۔۔۔۔

وہ مسکرا کر بولا تو نین نے ایکدم سے اُسے دیکھا۔۔۔

کافی ڈراؤنی لائن تھی یہ۔۔۔۔۔

وہ اُس کی آنکھوں میں دیکھتی گھور کے بولی تو وہ ہنس دیا۔۔۔

وہ لوگ ساحل کے قریب آ گیے تھے اور نین کا دل چاہ رہا تھا کے کاش یہ سفر اور چلتا رہتا۔۔۔ کچھ دیر وہ لوگ یونہی دنیا سے دھو ہو کر ایک دوسرے کے قریب آ جاتے۔۔۔

وہ آگے کے ہینڈل کو موو کرتا بوٹ روکنے لگا تو نین سنجیدگی سے بنا پلکیں جھپکیں اُسے دیکھنے لگی۔۔۔

بوٹ رکتے ہی وہ نیچے اُترا اور نین کا ہاتھ پکڑ کر اُسے بھی نیچے اُتارا۔

وہاں پہلے سے ایک بلیک کار کھڑی تھی۔۔

گھر جاؤ۔۔۔میں کال کروں گا۔۔

وہ گاڑی کا پچھلا دروازہ اُس کے لیے کھیلتے ہوئے جی بھر کر اُسے دیکھنے لگا کے جانے اب کتنے دن بنا اُسے دیکھے گزارنے ہے۔۔

اتنی رات کو اپنی خوبصورت بیوی کو اکیلے بھیجو گے کسی نے کڑنیپ کر لیا تو۔۔۔۔

وہ منہ بنا کے بولی حالانکہ دل چاہا کہہ دے کے تم بھی ساتھ چلو۔۔۔

ویسے بھی وہ اُس کے نا ہونے کو محسوس کرتی تھی لیکن آج شدت سے دل کر رہا تھا کے وہ ایک لمحہ بھی دور نا جائے۔۔۔

شاید اُس کے لفظوں میں اپنے لیے چاہت کی کشش اُسے کھینچ رہی تھی یہ اپنا ہی دل بیگانہ ہو رہا تھا۔۔

ایسا ممکن تو نہیں لیکن اِگر ہوا بھی تو آدھے گھنٹے میں خود ہی چھوڑ جائے گا۔۔۔کیوں کے اس سے زیادہ تمہیں کوئی سہہ نہیں سکتا۔۔۔

وہ مسکرا کر بولا تو نین نے آنکھیں چھوٹی کر کے اُسے گھورا۔۔۔

وی آگے بڑھتے بڑھتے رک گئی۔۔

اگر تم نہیں آؤ گے تو سب یہی سمجھے گے جو مجھے لگ رہا

ہے۔۔۔

پلیز ایک بار گھر چلو بھلے پھر جہاں جانا ہو چلے جانا۔۔۔۔

وہ کچھ سوچ کر بولی تو ساحل نے ایک نظر کلائی میں بندھی

گھڑی اور ڈالی جو رات کے ایک بجانے والی تھی۔۔

ٹھیک ہے میں تھوڑی دیر تک آتا ہوں۔۔۔۔

وہ اُس کے اتنے دل سے کہنے پر انکار نہیں کرنا چاہتا تھا اس

لیے رک کر بولا۔۔۔

پکا نا۔۔۔میں اِنتظار کروں۔۔۔۔

نین نے یقین کو مضبوط کرنا چاہا

پکا بس اِنتظار مت کرنا۔۔۔ سو جانا۔۔۔

وہ سر ہلا کر بولا تو وہ خوش ہو کر گاڑی میں بیٹھ گئی۔۔

ساحل نے ڈور بند کیا اور نین بہت دور جانے تک پیچھے کا نچ سے اُسے دیکھتی رہی۔۔۔

♦♦♦♦♦♦

اُس کے دل کی دھڑکنیں اب بھی معمول پر آنے کی بجائے بے قابو ہو کر شور مچا رہی تھی۔۔۔

ساحل کی باتیں اُس کا دیکھنا اُس کا چھونا۔۔۔ وہی سب سوچ سوچ کر اُس کے رنگ میں گلال سا ملتا جا رہا تھا۔۔۔

اُس کے سامنے تو شرم سے زیادہ وہ حیرت اور گھبراہٹ کا ہی اظہار کرتی رہی تھی لیکن اِب اکیلے میں اُس کے لفظ لفظ کو سوچتی حیا سے نظریں جھکائیں پیروں کو دیکھے جا رہی تھی۔۔۔

اچانک اُسے ریا کا خیال آیا تو وہ فون اٹھا کر اُسے کال کرنے لگی بنا دیکھے کے رات کے ایک سے اوپر کا وقت ہے۔۔۔

چار بار فون نا اٹھانے کے بعد بھی وہ نہیں رکی پانچویں دفعہ پھر کال کی۔۔۔

نین پلیز صبح بات کرے گے نا۔۔۔ابھی فون مت کرو۔۔۔۔مجھے سونے دو۔۔

فون اٹھاتے ہی ریا نے نیند سے بے حال آواز میں کہا

ریا میری بات تو سنو۔۔۔

میرا دل بہت زور سے دھڑک رہا ہے۔۔۔

وہ بجائے اُس کی سننے کے جلدی سے بولی تو ریا نے نا چاہتے ہوئے بھی آنکھیں کھولیں۔۔

کیا ہوا سب ٹھیک ہے نہ۔۔۔۔

وہ اپنے ذہن کو بیدار کرنے کی کوشش کرتے ہوئے فکر مندی سے پوچھنے لگی۔۔۔

میرے پیٹ میں نا بلس فلائی کر رہے ہیں۔۔۔۔

نین نے اُسے اپنی اندرونی کیفیت سمجھانی چاہی

کیوں۔۔۔کچھ الٹا سیدھا کھالیا تھا کیا۔۔۔

وہ اُس کی بات پر غور کرتی حیرت سے پوچھتی جمائی لینے لگی۔۔۔

نہیں نا ایڈیٹ۔۔۔۔

وہ الگ والی فیلنگ جو اُس دِن ہوئی تھی۔۔۔۔

نین ایک تو تم یہ مجھے اتنی رات کو نیند سے جگا کے جو پہیلیاں بجھوا رہی ہو نا۔۔۔ میرا دل کر رہا ہے میں یہیں سے تمہارا اگلا دبا دوں۔

ابھی مجھے میرا یہ دن یاد نہیں ہے اور تمہارا اُس دِن کہاں سے یاد رکھوں

ریا نے غصے سے اُسے سنایا

ساحل اور میں نا ابھی تک بوٹ رائیڈ پر تھے

اور جب اُس نے مجھ سے بات کی نا تو مجھے وہی والی فیلنگ ہو رہی ہے۔۔جو بار بار ہوتی ہے۔۔۔۔

وہ رک رک۔کر بولنے لگی ریا نیند کو بھول کر اُس کی طرف غور کرنے لگی

کیا کہا اُس نے۔۔۔۔۔۔

اشتیاق سے پوچھتی اٹھ بیٹھی

مجھے نہیں پتہ۔۔۔۔۔

نین نے سامنے والی سیٹ پر ناخن رگڑتے ہوئے کہا۔۔۔

کیوں تم کیا سمندر میں ڈبکی لگا رہی تھی جب وہ بول رہا تھا۔۔۔

ریا کو اُس کی بات سے تپ چڑھ گئی۔۔۔

وہ عجیب سی باتیں تھی مجھے کہاں سے یاد ہے۔۔۔۔اور شاعری بھی کر رہا تھا۔۔۔

نین نے اُسے اپنے خیال میں ہی گھور کر کہا

اچھا۔۔۔۔کونسی شاعری۔۔۔۔

ریاب مسکرا کر پوچھنے لگی

ایک راز کی بات کہہ دوں کیا۔۔۔

میں تصویر تمہاری لگا دوں کیا۔۔

میں اپنی جان گنوا دوں کیا۔۔۔

سمتھنگ سمتھنگ۔۔۔۔۔۔۔۔مجھے یاد نہیں ہے۔۔۔

وہ سوچ سوچ کر دہرانے کی کوشش کرتی آخر میں جھنجھلا کر بولی

آئی تھنک وہ تمہیں آئے لوو بولنا چاہتا ہوگا۔۔۔۔۔

ریا کو اُس کی ادھوری بات سے بھی بہت کچھ سمجھا دیا

۔۔۔اُس کی بات سن کر نین کی دھڑکنیں رکی۔۔۔

پر اُس نے ایسا کہا نہیں۔۔۔۔

وہ اپنے پیروں کو دیکھتی دھیرے سے بولی

ہو سکتا ہے کے تمہارے غصّہ ہو جانے کے خیال سے

ڈائریکٹر لی نا بولا ہو۔۔۔ڈرتا جو ہی اپنی خطرناک بیوی

سے۔۔۔

ریا نے سوچ کر اندازہ لگاتے ہوئے ہنس کر کہا

ریا۔۔۔اگر اُس نے مجھے بولا تو آگے سے میں کیا بولوں گی۔۔۔

وہ اپنی ہی اُلجھن میں مگن اپنے دانتوں سے ناخن کترتی جھجھک کر پوچھنے لگی

تم بولنا جیتے رہو بیٹا۔۔۔ بھگوان تمہارا بھلا کرے۔۔۔

ریا نے اُس کی ناسمجھی پر جل کے کہا

کیا۔۔۔

نین نے حیرت سے فون کو دیکھا کے کہیں کراس کنکشن تو نہیں۔۔۔

آئے لو ویو کے آنسر میں کیا بولتے ہے ایڈ یٹ۔۔۔۔۔

وہ دانت پیس کر بولی۔۔

نہیں وہ میں کیسے بولوں گی۔۔۔۔مجھے شرم آئے گی نہ۔۔۔

وہ پلکیں جھکائے بہت دھیرے سے بولی تو بنا دیکھے بھی اُس کے ایکسپریشن کا اندازہ لگا کر ریا مسکرائی۔۔

اسی بہانے اُس خوش قسمت کو تمہیں شرماتے دیکھنے کا موقع نصیب ہو گا۔۔۔

وہ ہنس کر بولی۔۔۔

میں وہ موقع دوں گی ہی نہیں اُس کو۔۔۔ تم مجھے یہ بتاؤ کہ جب آریانے تمہیں آئے لوو یو کہا تھا تب تم نے کیا آنسر کیا تھا اُسے۔۔۔۔۔

نین اچانک یاد آتے ہی پوچھنے لگی توریا سوچنے کے لیے چُپ ہوئی

میں نے اُسے سرپرائز کس کر دیا تھا۔۔

تم بھی یہی کرنا۔۔۔

ایک سیکنڈ رک کر شرارت سے بولی

نہایت ہی بکواس چیز۔۔۔۔۔

نین نے فون کو گھور کر کہتے ہوئے واپس کان سے لگایا

اچھا بابا ہم کل کانفرس کال کر کے چار پانچ تجربے کار کپل کے ساتھ ڈسکس کر کے اُن سے آئیڈیا لیں گے کے تمہیں کیا کرنا چاہیے۔۔۔۔۔۔

اب مجھے سونے دو پلیز۔۔ گڈ نائٹ۔۔

ریا پھر اپنی نیند یاد کر کے جمائی روکتی ہوئی بولی۔۔۔

لیکن اگر اُس نے ابھی رات میں ہی ایسا کہہ دیا تو۔۔۔۔۔

نین کو نئی پریشانی نے گھیرا ہوا تھا لیکن ریا فون بند کر چکی تھی۔۔۔۔ نین نے فون کو گھور کر اُس کا غصّہ نکالا۔۔۔ تبھی گاڑی شیرازی مینشن کے قریب رکی تو وہ باہر نکل گئی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔ

کے کے کو کیوں مارا تم نے۔۔۔

وہ کمپیوٹر سکرین کو دیکھتا وہاں بیٹھے آفیسر سے بات کرنے میں مصروف تھا جب شاد نے اندر آتے ہوئے غصے سے پوچھا

کیوں تیرا ہونے والا سسر تھا

۔۔

وہ بنا اپنی جگہ سے ہلے مصروف سے انداز میں بولا تو وہاں موجود سب ہنسنے لگے جب کے شاد نے غصے سے مٹھیاں بھینچ لی۔۔۔

شٹ اپ۔۔۔۔۔۔اپنی پاورز کا غلط استعمال مت کرو۔۔۔ورنہ میں تم پر کارروائی کر سکتا ہوں۔۔۔۔

وہ ضبط سے بولتا اُسے دھمکانے لگا لیکن اُسے رتی برابر بھی فرق نہیں پڑا۔۔۔

اے اس کو ہیلپ کرنا رے کاروائی میں۔۔۔

وہ لاپرواہی سے بولتا سیدھا ہو کر جانے لگا تو شاد نے غصے سے اُس کا گریبان پکڑ کر اُس کا رخ اپنی جانب کیا۔۔ایکدم سے خاموشی چھا گئی۔۔۔اور اُس کے پر سکون چہرے کے تاثرات پل میں تبدیل ہوئے

تمہارے یہ تیور جو ہے نہ کے تم اس ڈیپارٹمنٹ کے لیے نہیں یہ ڈیپارٹمنٹ تمہارے انڈر کام کر رہا ہے انہیں درست کرلو۔۔۔یہ منمانی میں برداشت نہیں کروں گا۔۔۔

وہ اپنا مزاق بننے پر مزید آگ بگولا ہوتا خاردار لہجے میں بولا

کیا پرابلم ہے تمہاری۔۔۔۔۔ایک مجرم کو ہی مارا نا کسی بے گناہ کی جان تو نہیں لی۔۔۔۔ایسے سینکڑوں روز مرتے ہے کسی کی منمعانی سے تو کسی کے شوق سے۔۔۔جا کر اُن کو روک۔۔۔

اُس نے اپنے گریبان سے شاد کے ہاتھ جھٹک کر غصے سے کہا

۔۔

بات یہاں رولز کی ہے۔۔۔۔

یہ ہمارے رولز کے خلاف ہے۔۔۔۔۔

شاد نے جتاتے ہوئے کہا

دونوں اپنی جگہ صحیح تھے لیکن دونوں کا کام کرنے کا طریقہ بلکل الگ تھا اسلئے ہر بات میں دونوں اُلجھتے تھے۔۔۔۔اور یہ بات وہاں ہر کوئی جانتا تھا۔۔۔

ڈیوٹی ضرور اس ڈیپارٹمنٹ کی ہے

لیکن رولز۔۔۔۔۔۔۔۔میں صرف اپنے مانتا ہوں۔۔۔۔۔جو کرنا ہے کرلو۔۔

وہ بھی اُسے جتانے والے انداز میں بولتا باہر نکل گیا۔۔۔۔۔

شاد نے ایک سرد نظر باقی سب پر ڈالی تو سب اپنے اپنے کام میں لگ گئے۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔ

ایک ڈیڑھ گھنٹے بعد وہ گھر پہنچا کیوں کے نین کے ساتھ تھوڑی دیر رک کے اُسے پھر صبح پانچ بجے کی فلائٹ سے جانا تھا۔۔۔

کئیں مہینوں سے جس مافیا گروپ تک پہنچنے کے لیے محنت کی تھی اُس سے جڑے اصل مجرم ملک سے باہر رہ کر اپنا کام انجام دے رہے تھے۔

۔اور اب اُسے اُن کو ختم کرنے کے ساتھ اپنے ملک تک پھیلی ایک ایک جڑا کھاڑنے کا کام کرنا تھا۔۔۔۔

یہ اُس کے لیے اب تک کا سب سے خطرناک اور اہم مشن تھا۔۔۔

جس میں ہر قدم پر موت کا خطرہ تھا۔۔

اپنے اس مشن میں کامیاب ہونے کے بعد ہی وہ نین کو اپنے مطلق سب کچھ بتا کر اُس کے ساتھ ایک نئی شروعات کرنا چاہتا تھا۔۔

ابھی سے اظہارِ محبت کر کے وہ بدلے میں نین کو اِنتظار کی کڑی آزمائش نہیں دینا چاہتا تھا۔یہ جانتے ہوئے کے زندگی نے اُس کا ساتھ نہ دیا تو اِنتظار لاحاصل بھی ہو سکتا ہے۔۔

اُمید کے مطابق گھر میں اندھیرا تھا سب سو چکے تھے۔۔۔

وہ بہت وقت بعد اُس گھر میں آیا تھا وہ بھی سب کی بے خبری میں۔۔۔ صرف نین کے زور دینے پر۔۔۔ جاتے ہوئے وہ اُس کی اتنی سی بات رد نہیں کر سکتا تھا۔۔۔

اوپر اپنے کمرے میں جانے کے لیے پہلا قدم سیڑھی پر رکھا ہی تھا کے کچن سے آتی ہنسنے کی آواز پر رک کر پیچھے ہوا اور کچن کی طرف بڑھا۔۔۔

جہاں نین اور داؤد ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھے ہنس کر باتیں کر رہے تھے۔۔۔۔۔

وہاں تو فلک بھی موجود تھی۔۔۔ لیکن ساحل کے دماغ نے صرف اُسے اور داؤد کو دیکھا اور نظروں نے محض نین کو۔۔۔

وہ اب چینج کر کے سادے سے بلیو سوٹ میں دوپٹہ گلے میں ڈالے ہوئے تھی۔۔

بال اب بھی کھلے تھے ہنستے وقت پھسل کر اُس کے گالوں کو چھو رہے تھے۔۔۔

وہ اب بھی اتنی ہی خوبصورت لگ رہی تھی اور یہ چیز اُس کے دل کی جلن میں اضافہ کر گئی کے اُس کے جس روپ نے شدت سے اپنی جانب کھینچا تھا وہی روپ کوئی اور دیکھ رہا ہے۔۔۔

لیکن وہ تو صرف جلن تھی درد تو اس بات کا تھا کے وہ داؤد کے ساتھ تھی۔۔۔۔اُس کے ساتھ خوش تھی۔۔۔۔۔۔۔۔بس یہی چیز اُس سے کسی طور برداشت نہیں ہوتی تھی

اِس یقین کے باوجود کے وہ اُس کی زندگی میں سب سے زیادہ اہمیت رکھتا ہے یہ خیال کے اُس کے دل نے پہلے داؤد سے محبت کی اُس کے اندر زہر بھر دیتا تھا۔۔۔

وہ جلتی نظریں اُس منظر سے ہٹا کر خاموشی کے ساتھ وہاں سے پلٹ گیا۔۔۔

آپ نہیں تھی نا تو یہ گھر بھی اُداس تھا اب آپ کے ہنسنے سے یہ دیواریں بھی مسکرا رہی ہیں۔

اُس کی کھنک جیسی ہنسی دیکھ فلک نے اس کے خوبصورت

چہرے کو دیکھتے ہوئے اپنائیت سے کہا تو نین نے گردن

اکڑای

ہے نہ۔۔۔کیا کروں میں ہوں ہی اتنی اوسم۔۔۔بلکہ مجھے تو

لگتا ہے مجھے دیکھ کر اس گھر کی لائٹس کی روشنی بھی بڑھ گئی

ہے۔۔۔ہے نہ داؤد۔۔۔

وہ فلک کی بات پر ہنستے ہوئے بولی تو داؤد بھی اُس کی بات پر

ہنسا۔۔۔

وہ وہاں پہنچی تب تک سب سو چکے تھے اتفاق سے داؤد اور

فلک اُسے ڈرائنگ روم میں جاگتے مل گیے تھے۔۔۔

تب اُس نے بھوک کے مارے فلک سے کھانے کی فرمائش کر دی۔۔اُسے ساحل کے آنے کا انتظار تھا اور اس چکر میں اُس نے اُن دونوں کو بھی روک رکھا تھا کے اکیلی جاگتے جاگتے بور نا ہو جائے

مجھے تو ایکسائٹمنٹ صبح ہونے کی ہے۔۔جب بڑے ماما مامی نانو بھائی بھابی سب مجھے دیکھ کر شاک ہو جائیں گے۔۔۔۔۔

وہ بائٹ لے کر پر جوش سی بولی۔۔۔۔

اس کے لیے تمہیں سو جانا چاہیے ورنہ پتہ چلا کے رات بھر جاگنے کے چکر میں تم سارا دن سوتی رہی اور اُن کے سرپرائز چہرے دیکھنے کا موقع ہی نہیں ملا۔۔۔۔۔

داؤد نے جمائی روکتے ہوئے خود کے بھاگنے کا راستہ بنانا

چاہا۔۔۔

سب سمجھ رہی ہوں میں تمہیں اپنے سونے کی فکر ہے۔۔۔۔
وہ آنکھیں چھوٹی کر کے اُسے گھورتی ہوئی بولی تو فلک بھی

مسکرائی۔۔

مجھے تو شاید آج نیند ہی نہیں آئے گی۔۔۔
ایک خوبصورت خیال کے تحت دھڑکتے دل نے سرگوشی کی

تو وہ نظریں پلیٹ پر جھکائے مسکرائی۔۔۔

یہ خوشی صرف گھر واپس آنے کی نہیں لگ رہی ہے۔۔۔۔۔

فلک کا دھیان اُس کی طرف گیا تو ذہن پر زور دیتے ہوئے

اُسے دیکھنے لگی۔۔وہ گڑ بڑا کر سیدھی ہوئی

کیوں کے مسز داؤد نیند کے مارے آپکی آنکھوں کو ٹھیک سے

نظر نہیں آرہا۔۔اسلئے جاؤ جاکر سو جاؤ تم دونوں۔میں نے

آزاد کیا۔۔۔۔۔ کیا یاد کرو گے۔۔۔

وہ جلدی سے سنبھلتی احسان کرنے والے انداز میں بولتی

جلدی جلدی بائٹ لینے لگی۔۔۔

ساحل کے آنے تک ویٹ کرتے ہیں۔۔۔۔

داؤد نے نیند سے بے حال ہونے کے باوجود مروتاً کہا۔۔۔

نہیں اُس نے کہا تھا دیر ہو جائے گی۔۔۔

میں بھی تھک گئی ہوں۔۔۔۔اپنے روم میں جا رہی ہُوں۔۔۔

وہ منع کرتی خود بھی اپنی کرسی سے اٹھ گئی کیوں کے مزید اتنی رات کو اُن دونوں کو تنگ کرنا اُسے اچھا نہیں لگ رہا تھا۔۔

اور فلک اتنے دن بعد اتنا اچھا کھانا کھلانے کے لیے تھینکس۔۔۔ گڈ نائٹ۔۔

جاتے جاتے رک کر فلک سے بولی تو وہ محض مسکرائی۔۔۔

روم میں آکر وہ دروازہ بند کرتے ہوئے جیسے ہی پلٹی دل دھک سے رہ گیا۔۔

ساحل کو اچانک اندھیرے کمرے میں ٹیرس ڈور کے قریب کھڑے دیکھ اُسے ایک پل کو لگا جیسے روم میں کوئی بھوت دیکھ لیا۔۔۔

لیکن جب ذرا سنبھلنے پر سمجھ آیا کے وہ ساحل ہے تو وہ دھڑکتے دل پر ہاتھ رکھ کر سانس لیتی آگے بڑھی۔۔۔

میں تو ڈر ہی گئی کے روم میں پتہ نہیں کون کھڑا ہے۔۔۔۔۔

ویسے بھی کہتے ہیں خالی جگہ شیطان بس جاتا ہے۔۔اور یہ روم تو اتنے دن سے خالی ہے۔۔۔ویسے تو تم بھی کسی شیطان سے کم نہیں ہو لیکن تم سے کیا ڈرنا

وہ اُس کے پاس پہنچ کر اُسے دیکھتے ہوئے ہمیشہ کی طرح اپنی ہی بولے گئے۔۔۔ لیکن وہ جو کا تو کھڑا بے تاثر نظروں سے باہر اندھیرے میں ڈوبے آسمان کو دیکھتا رہا جو کچھ دیر پہلے اُسے بے حد حسین لگ رہا تھا لیکن اب صرف سیاہ، تاریک، خالی۔۔۔۔۔۔اپنے دل کی طرح۔۔۔۔

وہ اُس کے پاس پہنچ کر اُسے دیکھتے ہوئے ہمیشہ کی طرح اپنی ہی بولے گئے۔۔۔ لیکن وہ جو کا تو کھڑا بے تاثر نظروں سے باہر اندھیرے میں ڈوبے آسمان کو دیکھتا رہا جو کچھ دیر پہلے اُسے بے حد حسین لگ رہا تھا لیکن اب صرف سیاہ، تاریک، خالی۔۔۔۔۔۔اپنے دل کی طرح۔۔۔۔

کب آئے تم مجھے تو پتہ ہی نہیں چلا۔۔۔۔

وہ اُسے خاموش دیکھ اُس کے چہرے کو دیکھتی پوچھنے لگی۔۔۔اس بات سے انجان کے اس وقت بظاہر پر سکون نظر آتا وہ اندر ہی اندر کس آگ میں جل رہا ہے۔۔

داؤد کے ساتھ ٹائم انجوئے کرنے سے فرصت ملتی تو شاید پتہ چل جاتا میں کب آیا۔۔۔۔

وہ۔بنا اُس کی طرف دیکھے۔۔۔بے لچک بے تاثر لہجے میں جس انداز سے بولا اُس کی چبھن سے نین کا کھلتا چہرہ ماند پڑ گیا۔۔۔۔

سسکی کے احساس سے اُس کا رنگ بدلا لیکن اُس نے نارمل
رہنے کی کوشش کی۔۔

ایسے کیوں کہہ رہے ہو۔۔۔۔۔ کب سے تمہارا ہی اِنتظار کر
رہی ہوں۔۔۔وہ تو داؤد۔۔۔۔
لاکھ کوشش کے بعد اُس کا لہجہ نارمل نہیں تھا جب کے
ساحل نے اُس کی بات مکمل نہیں ہونے دی۔

۔۔۔داؤد کو دیکھتے ہی بھولی بھٹکی حسرتیں جاگ اٹھی

۔۔۔۔۔۔

اور خوشی کے مارے ساحل بھول گیا۔۔

وہ اُس کی بات اچک کر۔۔۔دانت بھینچے کاٹ دار لہجے میں

بولا تو نین کو اُس کے بدلے رویے سے خوف سا محسوس

ہوا۔۔۔

کیا۔۔۔۔۔۔۔۔کیا مطلب۔۔۔۔

وہ گلا تر کرتی اُسے ناگواری سے دیکھ کر پوچھنے لگی۔۔۔۔۔

ساحل نے لب بھینچ کر شکوہ کناں نظروں سے اُسے دیکھا

اُس کو دل سے نہیں نکال سکتی تو سیدھے بول دو

نا۔۔۔۔۔بول دو کہ نہیں بھول رہا۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اُس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے۔۔مدھم آواز میں بولا

تو اُس کے لہجے میں درد بھی تھا۔۔چبھن بھی تھی۔۔۔

غصّہ بھی تھا ناراضگی بھی تھی۔۔۔بے بسی بھی تھی

۔۔ناگواری بھی تھی۔۔۔۔

اور وہی سب اپنے لفظوں کے ذریعے اُس نے نین کو بھی

دے دیا۔۔۔۔۔

اُس کی پل بھر کی حیرت دوسرے پل دکھ میں بدل

گئی۔۔۔۔۔۔شدید دکھ میں کے دل کیا زوروں سے رو

دے۔۔

شاید اتنی تکلیف بھی نا ہوتی اگر آج اُس کا دل کچھ اور سننے کے

اِنتظار میں نا ہوتا۔۔۔۔اگر اُمید اس انداز میں نا ٹوٹتی۔۔۔

تم نے کیسے جانا۔۔۔۔۔۔

بھیگے، بکھرے، لہجے میں بے حد دھیرے سے بولی تو محض ہلکے سے لب ہلے۔۔جب کے آنکھوں میں جمع ہوتی نمی کے باعث ساحل کا چہرہ دھندلا ہونے لگا۔۔۔۔۔

میری بیوی میرے سے زیادہ اُس کے ساتھ خوش جو ۔۔۔۔۔۔۔

وہ لبوں پے پر درد ذہریلی مسکراہٹ لاتا بول ہی رہا تھا کے نین کے تھپڑ سے اُس کی بات ادھوری رہ گئی۔۔۔

نازک اُنگلیاں پوری قوت سے اُس کے چہرے پر پڑی تھی۔۔۔۔۔

Zubi Novels Zone

اُس تھپڑ کی ہلکی سی آواز ایک پل کو پورے کمرے میں گونج کر گہرا سناٹا چھوڑ گئی تھی۔۔۔۔

لیکن وہ ذرا بھی حیران نہیں ہوا تھا۔۔۔شاید جانتا تھا کے یہی ردِ عمل آنا ہے۔۔بس چہرے کا رخ تھوڑا سا بدل گیا تھا۔۔۔ ضبط سے دانت بھینچے تو پیشانی کے ایک سائیڈ کی رگ اُبھر کر واضح ہُو گئی تھی۔۔۔۔
نین کی آنکھوں میں غصے کے ساتھ ڈھیروں جمع آنسو ٹوٹ کر گالوں سے اترنے لگے تھے

ایسا نہیں بول سکتے تم۔۔۔۔۔۔
ایسی بات نہیں سوچ سکتے میرے لیے۔۔۔۔۔۔۔

وہ غصے سے دھیمی آواز میں چینخ کر بولی جب کے وہ جو کا توں نظریں پھیریں کھڑا ہوا تھا۔۔

واپس لو۔۔۔اپنی بات واپس لو۔۔۔واپس لو واپس لو۔۔۔

واپس لو۔۔۔۔۔۔واپس لو۔۔۔

اُس کے لاپرواہی سے نظریں نا ملانے پر پر وہ پاگلوں کی طرح چلائی لیکن ساحل پر رتّی برابر بھی اثر نہیں ہوا اُس کے سخت تاثرات ذرا بھی نرم نہیں ہوئے۔۔۔۔

نہ مزاج کی ناگواری میں کوئی کمی آئی۔۔۔۔ نین نے دونوں ہاتھوں سے اُس کا گریبان پکڑ کر اپنی طرف کھینچا

بولو کے تم غلط ہو۔۔۔

بولو تمہاری سوچ غلط ہے۔۔۔۔

اپنی بات واپس لو ماما کے بیٹے۔۔۔۔۔

ورنہ میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گی۔۔۔۔۔ بلکل معاف نہیں کروں گی۔۔۔۔۔۔۔

وہ اُس کے پتھر سے تاثرات دیکھتی غصے سے اُس کی شرٹ کھینچ کے بولتے بولتی ایکدم سے رونے لگی تو ساحل نے بے بسی سے اُس کی طرف دیکھا۔۔۔اُس کی بھیگی آنکھوں میں۔۔۔

تم نے بس ایک بری بات نہیں بولی۔۔۔

بلکہ ایک لائن میں میرے کیریکٹر کو پوری طرح بدل دیا۔۔۔۔۔۔۔۔مجھے کچھ سے کچھ بنادیا تم نے۔۔۔۔

کیا میں ایسی لڑکی لگتی ہوں تمہیں جو کسی کی بیوی ہونے کی ویلیوز نہیں جانتی۔۔۔۔۔۔۔اتنی کافر لگتی ہوں جو نکاح کا مطلب نہیں سمجھتی۔۔

وہ اُس کے دیکھنے پر بجائے غصے کے دکھ وافسوس سے بولی شرٹ پر گرفت ڈھیلی ہو گئی پر چھوٹی نہیں۔۔۔
ساحل کچھ کہنے کے بجائے اُس کی آنکھوں میں دیکھتا رہا۔۔۔۔

مجھے لگا ماما کا بیٹا جیلس ہوتے ہوئے بہت کیوٹ لگتا ہے۔۔۔کیا پتہ تھا اس کیوٹنینس کے پیچھے ایک شکی مزاج مرد کی گھٹیا گندی سوچ ہو گی۔۔۔۔

اُس نے کراہیت سے آنکھیں میچ کر کہا تو ساحل نے ایکدم سے اُس کی دونوں کلائیاں پکڑ کر شرٹ سے دور کی۔۔۔۔

شکی نہیں ہوں میں۔۔۔۔ گھٹیا سوچ نہیں ہے

میری۔۔۔

بس ایک درد ہے جو اس خیال سے اٹھتا ہے کے۔۔۔۔۔

وہ اُس کی بات پر بھڑک کر کہتے کہتے رک کر بے بس نظروں سے اُسے دیکھنے لگا۔۔۔وہ جس بات کو سوچ کر بے چین ہوتا تھا اُسے زبان سے کہنے کی ہمت نہیں تھی۔۔

لیکن اُس کی ادھوری بات کو نین نے جوڑا۔۔

کے میری بیوی کبھی اُس کی منگیتر تھی۔۔۔اُس سے منسلک تھی۔۔۔۔

اور یہ تو مرد کی شانِ عظیم کے خلاف ہے کے وہ اس بات کو اپنی غیرت اور انا کا مسلہ بنا کر اپنی بیوی کی کردار کشی نہ کرے۔۔۔

نین نے اپنے ہاتھ چھڑا کے غصے سے کہا تو اُس نے ضبط سے آنکھیں بند کر کے کھولیں۔۔۔۔۔

اُس کے پاس کہنے کو کچھ نہیں تھا کیوں اُسے معلوم تھا وہ غلط ہے لیکن وہ اپنے جذبات سے نہیں لڑ سکتا تھا جو نین کو کسی کی سوچ میں بھی برداشت کرنے سے انکاری تھے

ایک باضرف غیرت مند مرد یہ برداشت ہی نہیں کر سکتا کے اُس کی بیوی مطلب اُس کی ملکیت کا نام بھی کسی سے کبھی جڑا رہا ہو۔۔۔۔۔۔

اُس لڑکی کی زندگی تو پھر وہیں ختم ہو جاتی ہے۔۔ جہاں ایک بے نام تعلق جڑ کر ٹوٹ جائے۔۔۔اُسے تو پھر جینے کا کوئی حق ہی نہیں ہے۔۔۔وہیں مر جانا چاہیے نہ۔

وہ اُس پر غصے سے طنز کرتی آخر میں مدھم پر درد لہجے میں بولتی اُسے دیکھنے لگی۔۔

اس کا ماضی میں داؤد سے انگیج ہونا اُس کا اپنا قصور نہیں تھا لیکن اِس وقت ساحل کی باتیں اُسے مجرم بنا رہی تھی۔۔۔

میں نے ٹوٹے تعلق کی بات نہیں کی۔۔۔۔۔میں جذبات سے مطلب رکھتا ہوں

دل میں کسی اور کی محبت۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔

شٹ اپ۔۔۔۔۔۔

وہ اُس کی آنکھوں میں دیکھتا دھیرے سے بول رہا تھا کے نین نے غصے سے اُس کی بات کاٹی۔۔۔آنسوؤں میں۔مزید روانی آئی۔۔۔دل مزید بھرنے لگا۔۔۔۔

۔۔۔۔۔یو راوڈی۔۔۔وائلڈ مین۔۔کمینے شٹ اپ۔۔

وہ روتے روتے چلائی۔۔۔تو اُس کے بے تحاشا ضبط کو ظاہر کرتی اُس کی بکھرتی آواز نے ساحل کو پہلی دفعہ بری طرح پریشان کیا۔۔۔

وہ اپنا غصّہ اور بے چینی بھول کے اُس کے لیے فکر مند ہوتا آگے بڑھا

سر نفی میں ہلاتے ہوئے اُس کے چہرے کو چھونا چاہا تو نین نے اُس کے ہاتھ کو خود تک پہنچنے سے پہلے ہی جھٹک دیا

داود کے لیے میرے دل میں کوئی فیلنگ نہیں ہے۔۔۔۔۔وہ میرا کزن ہے دوست ہے بس۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اُسے دیکھ کر غصے سے جتاتے ہوئے بنا قصور کے بھی اپنی صفائی دینے لگی۔۔

گھر والوں نے ہمارا رشتا طے کیا تھا اور وہ صرف طے ہوا تھا جڑا نہیں تھا۔۔۔۔

چھ سال میں میں نے کبھی اُس سے بات تک نہیں کی۔۔۔۔۔۔ کبھی ملی نہیں۔

تمہیں کیا لگتا ہے بس رشتا ہو گیا تو محبت ہو گئی۔۔۔ کسی کو دیکھنا اُسے جاننا سمجھنا اُس سے ملنا اس سب کی ضرورت ہی نہیں ہوتی۔۔۔۔

ایک اجنبی سے محبت یونہی ہو جاتی ہے جسٹ بیکوس آپ کے پرنٹس نے آپکی اُس سے شادی طے کر دی

اُس کے الفاظوں میں آنسوؤں کی آمیزش بھی تھی۔۔۔۔آنکھوں میں ڈھیروں شکایتیں بھی تھیں۔۔۔۔لہجے میں بے حد جھنجھلاہٹ بھی تھی۔۔۔۔آواز میں غصّہ بھی تھا۔۔۔درد بھی تھا دکھ بھی تھا افسوس بھی تھا بے چینی بھی تھی۔۔۔۔

وہ ایک پل کو سب بھول کر اُسے دیکھنے لگا۔۔۔

ہاں اُس ہونے والے رشتے کے حوالے سے میں اُسے سوچتی ضرور تھی اُس کے ساتھ اپنی لائف کی پلاننگ ضرور کرتی تھی لیکن محبت نہیں تھی۔۔۔

محبت نہیں تھی۔۔۔۔۔۔محبت نہیں تھی

اُس نے بار بار دہراتے ہوئے بالوں کو مٹھیوں میں بھینچ لیا تھا ۔۔ساحل نے گھبرا کر اُس کا بازو پکڑا تو وہ فوراً جھٹک کر چھڑوا گئی۔۔

اُسے اب صحیح معنی میں اپنے غلط الفاظوں پر پچھتاوا ہوا۔۔

محبت نہیں تھی
بس ایک اٹیچمنٹ تھی۔۔۔وہ بھی اُس دن اُس رشتے کے ساتھ ہی ٹوٹ گئی۔۔۔
کیوں مجھے اس بات کا یقین دلانا پڑ رہا ہے تمہیں کے میں کسی بھولی بھٹکی حسرت کو مکمل کرنے کی کوشش میں نہیں ہوں۔۔۔۔۔
میں کوئی زبردستی کا بندھن نہیں نبھا رہی ہوں۔۔۔۔

میری زندگی میں کوئی کاش نہیں ہے کوئی اگر نہیں ہے کوئی ادھوری خواہش نہیں ہے۔۔۔

وہ ایک ایک بات کو تلخئ سے ادا کرتی اُسے باور کروانے کی کوشش میں رو رو کر بے حال ہو چکی تھی۔۔۔

وہ اُس کے لیے پریشان تھا لیکن اِس کے الفاظ انجانے میں سکون کا باعث بنے تھے۔۔۔ کیوں کے اب تک اُس نے اپنے آپ اس بات کا اعتراف نہیں کیا تھا کے داؤد کے لیے اُس کے دل میں کوئی جذبات نہیں۔۔۔اور یہی وجہ تھی کے ساحل کے دل سے یہ بات نکلتی نہیں تھی۔۔۔

ورنہ مجھے کون روکنے والا ہے۔۔۔۔۔۔۔ تم۔۔

اُس نے آنسُو بے دردی سے رگڑے تو گال مزید سرخ ہو گئے۔۔۔۔ ساحل نے خشک لبوں پر زبان پھیری

تم سے یہ امید خواب میں بھی نہیں کے تم روک لو گے۔۔۔ تم دن رات دھتکارنے والے۔۔۔۔۔ تم سے روکے جانے کا کوئی سوال ہی نہیں تو پھر کس کا ڈر ہے مجھے۔۔۔۔

چاہتی تو کبھی بھی اپنی بھولی بھٹکی حسرتیں مکمل کر سکتی تھی نا۔۔۔ بنا کوئی بہانا کرے بنا کوئی کھیل کھیلے۔۔۔۔ جب جب تم نے کہا کے نکل جا میری زندگی سے۔۔۔ جان چھوڑ میری۔۔۔ پیچھا چھوڑ میرا۔۔ تب تب بھی بے شرم بن کر

تمہارے ساتھ رہنے کی بجائے جا سکتی تھی نا اس کے

پاس۔۔۔۔۔۔۔

وہ چلائی۔۔۔۔اُس کے لفظ ساحل پر تیر کی طرح برسے

کیوں کے اُن میں سچائی تھی۔۔۔وہ اُس کا صبر آزما کر اُس کے

ضبط کی حدیں توڑ چکا تھا۔۔۔

پر جب دل میں کچھ ہے ہی نہیں تو۔۔۔۔۔۔۔

وہ بولتے بولتے رک کے روتے ہوئے آنکھیں بند کر گئی

۔۔۔

آنسوؤں میں کوئی کمی نہیں آئی لیکن اِس کے اندر ایک گہرا

ٹھہراؤ صاف واضح تھے۔۔۔۔جیسے اب سب لاوا بہہ گیا

ہو۔۔۔۔۔بھڑکتی آگ بجھ گئی ہو۔۔۔طوفان تھم گیا ہو۔۔

ساحل نے چہرے پر ہاتھ پھیر کر سرد آہ خارج کی اور اُس کے قریب ہو کر ساکت نڈھال وجود کو دونوں بازوؤں میں تھامے پیشانی اُس کے شولڈر پر ٹکائی۔۔۔

اُس کے انداز سے ظاہر تھا کے وہ اپنے کہے پر پشیماں ہے لیکن اب نین کے دل کے ڈھیروں ٹکڑے دوبارہ جوڑنے کے لیے محض اتنا کافی نہیں تھا۔۔

نین نے دونوں ہتھیلیاں اُس کے سینے پر رکھ کر اُسے خود سے دور کر کے زخمی آنکھوں سے اُسے دیکھا۔۔۔

اُس نے حصار ضرور توڑا لیکن دور نہیں ہوا۔۔۔۔

اُس کی شکایت کرتی آنکھوں میں دیکھنے لگا۔۔

اُس سے اپنا رشتا بچانے کے لیے ایک بھی کوشش نہیں کی تھی میں نے

لیکن تم سے اپنا رشتا بچانے کے لیے ہر روز کوشش کرتی ہوں۔۔۔۔۔

اب وہ پہلے کی طرح طیش میں نا غصے میں بلکہ نہایت ٹوٹے لہجے میں سستی سے بولنے لگی۔۔۔۔

بھیگی پر درد آواز میں۔۔۔۔

اُس کا ذہن بے حد بھاری ہو گیا تھا

اب اپنے قدموں پر کھڑے ہونے کی بھی طاقت نہیں بچی تھی۔۔۔

ہر ہچکی کے ساتھ بدن لرز رہا تھا

بار بار بنا قصور کے خود کی صفائی دیتی ہوں

بار بار اپنے کیریکٹر کو جسٹیفائی کرتی ہوں۔۔۔۔

تم بے رخی کی مار مارتے ہو اور میں بے نیازی سے ہنستی ہوں

روز تم مجھے کہتے ہو چلی جاؤ میری زندگی سے اور روز میں بے غیرت بن کے تمہارے ساتھ رہتی ہوں

محسوس کر کے دیکھو کبھی اُس فیلنگ کو تو اندازہ ہو گا کہ کیسا لگتا ہے خود کی ہی نظروں سے گر کر۔۔۔۔

اُس کے سینے پر دل کے مقام پر اُنگلی رکھ کر بولی جب کے اب وہ اُس کے لفظوں میں کچھ ان کہی باتیں بھی سن رہا تھا

۔۔۔۔

جن سے اب تک انجان تھا۔۔۔

زندگی میں کبھی اپنی سیلف ریسپکٹ کے ساتھ کمپرومائز نہیں کرنے والی اسی سیلف ریسپکٹ کی دھجیاں اڑانے والے کو اپنا سمجھتی ہے۔۔۔۔۔

نہیں نظر آتا۔۔۔۔۔

اُس کی آنکھوں میں دیکھ کے سر نفی میں ہلاتی پوچھنے لگی۔۔۔۔۔

اُس کی خاموش نظروں کو خود کے چہرے میں گم ہوتے دیکھ

اُس کا دل مزید تڑپا تو۔۔۔۔۔

نہیں نظر آتا نا۔۔۔۔

اُس کے قریب شرٹ کی کالر پکڑ کر سر اٹھائے اُسے دیکھتی

چلا کر بولی۔۔۔

میں تو نظر آتی ہوں۔۔۔دیکھو مجھے۔۔۔۔

سر سے پیر تک بدل دیا ہے میں نے خود کو۔۔۔۔

کیا میں وہی لڑکی لگتی ہوں تمہیں جس سے پہلی دفعہ تم ملے

تھے۔۔۔۔داؤد کی منگیتر۔۔۔۔

کیا کبھی دیکھا تھا نین تارا کو

۔۔۔۔۔ایسے کسی کے آگے رو رو کر اپنی صفائی دیتے

ہوئے۔۔۔۔۔۔

وہ مسلسل اُس کی آنکھوں میں دیکھتی سوال کرنے لگی لیکن ہر

بار کی طرح جواب میں بس خاموشی ملی۔۔۔کیوں کے جواب

تو تھا ہی نہیں

وہ تاسف سے اُسے دیکھ کر پیچھے ہوئی۔۔۔ہاتھ اُٹھا کر آنسُو

رگڑنے لگی تو کندھے سے گر کر کلای پر آیا نیلا دوپٹہ دیکھ ہاتھ

وہیں روک کر اُس دوپٹے کو دیکھنے لگ گئی۔۔۔

جواُس نے کبھی اپنی ماں کے کہنے پر بھی نہیں پہنا تھا لیکن محض اُس کی سوچ کو اہمیت دینے کے لیے وہ سب کرتی رہی تھی جو اُس سے کوئی نہیں کروا سکتا تھا۔۔۔

تمہارے لیے دوپٹہ تک پہننا سیکھ لیا۔

پر تمہیں اپنے اور داؤد کے درمیان کا فرق سمجھ نہیں آیا۔۔۔

اُس دوپٹے سے نظریں ہٹا کر اُسے دیکھتی بھیگے لہجے میں کہتے ہوئے لڑکھڑائی تو وہ گھبرا کر سانس روکے آگے بڑھا۔۔۔

چھونا مت مجھے۔۔۔۔

وہ ٹیرس ڈور کے شیشے پر ہتھیلی رکھ کر سہارا لیتی اُسے ہاتھ دکھا کر وارن کرنے والے انداز میں بولی تو وہ ناچاہتے ہوئے بھی اپنی جگہ رک گیا۔۔۔۔

نین آہستہ سے نیچے ہوتی ڈور کے شیشے سے لگ کر بیٹھ گئی۔۔۔۔ پیر سمیٹ کر چہرہ گھٹنوں سے لگا دیا۔۔۔
اور گھٹ گھٹ کر رونے لگی۔۔۔
کمرے کی پر سوز فضا میں اُس کی سسکیوں سے وحشت سی بھر گئی۔۔۔

ساحل کے لیے سانس لینا تک دشوار ہو گیا اُسے معلوم تک نہیں ہوا کے اُس کی ایک غلطی نے تھوڑی سی دیر میں کیسے سب بدل دیا۔۔۔۔

دونوں کی درمیان میں جڑتے رشتے کو کتنی بری طرح تباہ کر دیا۔۔۔
لیکن افسوس کبھی بھی زبان سے نکلے لفظوں کا مداوا نہیں بن سکتا۔۔

اُس کے فون میں کب سے وائبریشن ہو رہی تھی۔۔ کیوں کے اُس کے جانے کا وقت ہو رہا تھا گھڑی چار سے اوپر کا ٹائم دکھا رہی تھی۔۔
۔۔۔اُس نے فون نکال کر ایک بیزار سی نظر مسیج باکس پر ڈال کر اُسے واپس رکھ دیا۔۔۔
گھٹنے کے بل اُس کے سامنے بیٹھ کر جلتی نگاہوں سے اُسے دیکھتے ہوئے ہاتھ بڑھا کر اُس کے بالوں کو چھوا۔۔۔

تمہارا دل دکھانے کے لیے جان لے لو

میری۔۔۔۔۔پلیز۔۔۔۔۔

چہرہ اُس کے جھکے سر کے قریب کرتے ہوئے افسوس و غم سے بولا اور پیشانی اُس کے سر پر رکھی تو اُس کا سر چھوتے ہی نین ایکدم سے سیدھی ہو کر اٹھ کھڑی ہُوئی۔۔۔

کہانا مجھے مت چھوؤ۔۔۔

میں چھونے لائق نہیں ہوں۔۔۔

میری طرف دیکھو بھی مت۔۔۔

تمہاری نظریں گندی ہو جائے گی۔۔۔

دور رہو مجھ سے۔۔۔۔۔

وہ پیچھے ہوتی غصے سے چلائی۔۔۔

ذہنی مریض کی طرح۔۔۔

کچھ دیر پہلے کھلتا چہرہ اب بری طرح بجھ گیا تھا۔۔۔

آنکھیں سرخ ہو گئی تھی۔۔

چہرہ رونے سے گلابی ہو گیا تھا۔۔۔

ساحل نے تڑپ کے آگے بڑھتے ہوئے اُسے کھینچ کر سینے سے لگالیا۔۔۔

سوری۔۔۔۔۔۔

اُسے زوروں سے خود میں بھینچتا ہوا شدتِ ضبط سے بولا تو نین نے آنکھیں سختی سے میچ کر اُس کی گرفت سے نکلنے کو پورا زور لگایا۔۔

دور رہو مجھ سے۔۔۔۔۔۔دور رہو۔۔۔

وہ اُسے دھکیل کر غصے سے بولی اور اُس سے رخ موڑ کر زوروں سے رودی۔۔۔اس وقت غصے اور دکھ کے سوا اُس کا دل کسی احساس کو سمجھنے کے لئے راضی نہیں تھا۔۔۔

ساحل نے بے بسی سے اُس کی پشت پر بکھرے گھنے بالوں کو دیکھا۔۔۔

Zubi Novels Zone

ٹھیک ہے۔۔۔۔جا رہا ہوں بہت دور جا رہا ہوں۔۔۔۔۔۔بس ایک بار میری طرف دیکھ لو۔۔۔۔

اُس نے بکھرتے لہجے میں اُس سے منت کی لیکن وہ اُس کی بات پر اپنا دل مضبوط کرتی مٹھیاں بھینچ گئی۔۔۔

کیوں کے اُس کے دل پر لگی چوٹ اتنی معمولی نہیں تھی کے اُس کے لہجے میں گھلی تڑپ سے بھر جاتی۔۔

چند پل وہ اِنتظار کرتا رہا لیکن جب نین کا دل نہیں پگھلا تو ہار مان لی۔۔۔

آگے بڑھ کر اُس کے قریب ہوا۔۔۔

بنا چھوئے ہی اتنے قریب کے نین کو لگا وہ پوری اُس کے ساتھ لگ کے کھڑی ہے۔۔۔اُس کے حصار میں قید ہے۔۔

ساحل نے اُس کے بالوں کی مہک کو سانسوں میں اُتارا تو اُس کی سانسوں کی تپش اپنے کان پر محسوس کر کے نین کا دل زوروں سے دھڑکا۔۔۔۔۔۔

I'll miss you---------

وہ اُس کے کان میں سرگوشی کرتا اُس کے بھیگے چہرے کو نظروں میں بسائے پیچھے ہوا۔۔۔

دروازے کے پاس پہنچنے تک وہ اُسے دیکھتا رہا اور پھر بڑی مشکل سے اُس سے نظریں ہٹا کر پلٹتے ہوئے باہر نکل گیا۔۔۔۔

اُس کے جاتے ہی نین واپس زمین پر بیٹھی نئے سرے سے رونے میں لگ گئی۔۔۔۔

♦♦♦♦♦

رات کے آخری پہر خالی سنسان سڑک سے گزرتی گاڑی کی فرنٹ سیٹ پر بیٹھا وہ منہ پر مُٹھی جمائے کھڑکی سے باہر کے مناظر دیکھتا اپنی بے بسی پر تڑپ رہا تھا۔۔

وہ نین کو ناراض چھوڑ کر جانا نہیں چاہتا تھا۔۔۔ لیکن بے بسی تھی کے چاہ کر بھی رک نہیں سکتا تھا۔۔۔

اسے اپنے آپ پر غصہ آرہا تھا کیوں کہ یہ حالات اس کی وجہ سے بنے تھے۔۔۔ اگر وہ اپنے غصے پر قابو رکھ کر اُس کا دل نہ دکھاتا تو شاید آج اسے یوں رلا کے جانے کی نوبت نہیں آتی ۔۔اُس پر ظلم یہ کے اُسے بگڑے حالات کو سدھارنے کے مہلت تک نہیں ملی تھی۔

اُس نے سلگتی سرخ آنکھوں کو بند کیا تو لمحے میں نین کا چہرہ ذہن کے پردے پر لہرایا۔۔۔

سرخ بھیگی آنکھیں۔۔۔۔۔۔

اُن میں درد۔۔تکلیف۔۔۔ناراضگی۔۔۔غصّہ تڑپ۔۔۔

اُس کے دل میں بے چینی بڑھنے لگی تو فوراً آنکھیں کھول کر سانس فضا میں خارج کی۔۔۔

اگر اسے یوں روتے ہوئے چھوڑ کر گیا تو جیت نہیں پاؤں گا۔۔۔۔۔۔

اُس نے اپنے آپ سے اعتراف کر کے ایک پل میں سب نظر انداز کر کے فیصلہ کیا۔۔

stop the car---

اُس کی بھاری سنجیدہ آواز پر ڈرائیور نے چونک کر اُسے دیکھا اور گاڑی میں بریک لگائی تو گاڑی کے ٹائروں کی آواز زور سے فضا میں گونجی----

واپس لو-----

اُس نے سامنے نظریں جمائے کہا

sir its already late --

وہ حیران ہوتا ہوا بولا تو ساحل چند سیکنڈ کے لیے خاموشی سے سامنے دیکھنے لگا۔ کیوں کے اُس نے کبھی ایسا نہیں کیا تھا کے بڑھتے قدم واپس لیے ہو---

گاڑی واپس لو۔۔۔۔۔۔

اُس نے وہی بات دوبارہ دہرائی۔۔۔ حتمی انداز میں

But sir----

اُس آدمی نے کچھ کہنا چاہا لیکن۔۔۔۔

What----

ساحل کے ایکدم سے اپنی طرف دیکھ کر سرد لہجے میں پوچھنے پر وہ گھبرا کر چپ ہو گیا۔۔۔

اور اُس کی بات پر عمل کرتے ہوئے گاڑی اسٹارٹ کر کے ٹرن کرنے لگا۔۔۔

اُس نے اپنا فون نکال کر ایک نمبر ڈائل کرتے ہوئے کان سے لگایا۔۔۔

سر مجھے چوبیس گھنٹے چاہیے۔۔۔پلیز۔۔۔
دوسری جانب فون اُٹھائے جانے پر وہ رک کر پر سوچ لہجے میں بولا تو چند سیکنڈ کی خاموشی کی بعد اُسے مثبت جواب مل گیا۔۔

Thank you ----
وہ دھیرے سے کہتا فون نیچے کر گیا۔۔۔

یہ شاید پہلی دفعہ تھا جب اُس نے اپنے کام سے زیادہ کسی اور چیز کو اہمیت دی تھی۔۔۔ جس کے لیے وہ پیچھے مڑا تھا۔۔۔اور وہ تھی

نین کی ناراضگی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

◆◆◆◆◆◆◆

وہ جو اُس کے جانے کو آدھا گھنٹہ گزرنے کے بعد بھی اُس کی بات کو بار بار یاد کرتی زمین پر بیٹھی روئے جا رہی تھی جب دروازہ کھلا تو اُس کی سسکی ادھوری رہ گئی۔۔۔

اُس نے سانس روک کر چہرہ اٹھایا تو نظریں ساحل کے جوتوں پر پڑی۔۔

دل اُس کی واپسی پر اپنا غم بھول کر الگ انداز میں دھڑ کا تو اُس نے نظریں مزید اٹھانے کی بجائے وہاں سے واپس نیچے کر لیں۔۔۔

کیوں کے وہ اُس کی ذرا سی کیئر پر خوش ہو کر اُس کے لیے دل نرم نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔۔دل کے ہاتھوں کمزور پڑ کر اُسے معاف نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔
کیوں کے وہ کئی بار اُس کی ایسی باتوں کو اگنور کر چکی تھی۔۔۔۔۔لیکن آج کی باتیں اگنور کرنے لائق نہیں تھی۔۔آج صرف اُس کا دل نہیں دکھا تھا بلکہ اُس کے کردار پر بھی شک کیا گیا تھا

اُس کا دل ساحل کی کسی بھی بات یا حرکت سے پگھل نا جائے اِس خیال سے وہ اپنی جگہ سے اٹھ کر باہر جانے لگی۔۔۔تا کے اب اُس سے سامنا ہی نا ہو۔۔

لیکن ساحل نے اُس کا ارادہ جان کر دروازہ بند کر دیا اور اُس کے باہر جانے کی کوشش ناکام کر دی

میرا راستہ چھوڑو۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اُس کے سامنے کھڑے ہونے پر غصے سے اُسے دیکھ کر بولی۔۔۔ساحل نے اپنا ہاتھ بڑھا کر اُس کا ہاتھ پکڑنا چاہا تو وہ اُس کا ارادا سمجھ کر فوراً دونوں ہاتھ اوپر کر کے مٹھیاں بھینچ گئی

ہاتھ مت لگانا۔۔۔۔۔۔۔

اپنے دونوں ہاتھ سینے تک اٹھا کر نفرت بھرے انداز میں بولی
ساحل نے سنجیدگی سے اُس کے چہرے کو دیکھا

ٹھیک ہے نہیں لگاتا ہاتھ۔۔۔۔
وہاں بیٹھو۔۔۔۔مجھے بات کرنی ہے

اُس نے دونوں ہاتھ سینے پر باندھے سر سے بیڈ کی طرف
اشارہ کر کے کہا۔۔۔

مجھے تمہاری کوئی بات نہیں سننی۔۔
وہ دانت پیس کر اُسے دیکھتی ہوئی غصے سے دبا دبا چلائی۔۔۔

سننی پڑے گی۔۔۔۔

وہ بھی اسی کے انداز میں بولا۔۔ نہایت سرد لہجے میں۔۔۔۔ نین حیرت سے اُسے دیکھنے لگی۔۔ کیوں کے اپنی غلطی کی بعد اُس سے اس سخت لہجے کی اُمید نہیں تھی۔۔۔

سننی پڑے گی تمہیں۔۔۔

اُس نے سنجیدگی سے اُسے دیکھ کر اپنی بات دہرائی۔۔۔۔ نین نے اُسے غور سے دیکھا کیوں کے وہ ہر لمحہ اُس کے لب و لہجے۔۔ اُس کے انداز و ادا بدلتے محسوس کر رہی تھی۔۔۔

جانتا ہوں میری وجہ سے تمہارا دل دکھا ہے۔۔۔ لیکن مجھے اپنی صفائی دینے سے نہیں روک سکتی تم۔۔۔

اگر تم میری جگہ کھڑی ہو کر اندازہ لگاؤ گی تو تمہیں معلوم ہو گا کے میں نے کس احساس کے تحت وہ سب بولا تھا۔۔۔

وہ اُسی ٹھہرے ٹھہرے انداز میں بولا مانو اپنی غلطی کی صفائی نہیں بلکہ اُسے بس وجہ بتا رہا ہو۔۔۔

میری جگہ آ کر محسوس کرو گی تو جان جاؤ گی کے میں غلط نہیں ہوں میری وہ فیلنگ غلط نہیں ہے۔۔۔

اُس نے نین کی آنکھوں میں دیکھ کے جتاتے ہوئے کہا

۔۔۔اُس کی بات سن کر نین کو اُس پر۔مزید غصّہ آیا۔۔۔کیوں کے وہ تو اپنی غلطی سے ہی مکر رہا تھا جب کے اُس کے الفاظ نین کا دل بری طرح چھلنی کر گئے تھے۔۔۔

اوپر سے اُس کے لہجے میں ذرا بھی نرمی یا پچھتاوا نہیں تھا۔ بلکہ وہ تو اس وقت ہمیشہ کے مقابلے زیادہ سخت لگ رہا تھا۔

تمہیں تو خود کنفیوجن ہے کے تم غلط ہو بھی یا نہیں۔۔۔۔ مجھے کیا سمجھاؤ گے۔۔۔۔۔ کیسے صفائی دو گے۔۔۔

وہ پر درد سے مسکرا کر بولی۔۔۔ شکوہ کناں نظروں سے اُسے دیکھتے ہوئے۔۔۔

تمہارا دل دکھانا میری غلطی ہے لیکن۔۔۔

لیکن نہیں جاننا مجھے کچھ۔۔۔۔

وہ اُس کی بات کے جواب میں کچھ بول ہی رہا تھا کے وہ ایکدم سے چینخ کر اُس کی بات کاٹ گئی۔۔۔۔۔

کیوں بتا رہے ہو زبردستی۔۔۔۔۔۔
کیوں ایکسپلینیشن دے رہے ہو۔۔۔
کیا فرق پڑتا ہے کے میں تمہارے لفظوں کو تمہاری انسیکیورٹی سمجھوں یا بے اعتباری۔۔۔۔۔
تمہاری چھوٹی سوچ سمجھوں یا تمہاری سمجھداری۔۔۔۔۔
مجھے کیوں صفائی دے رہے ہو۔۔۔
میں ہوں کیا تمہاری لائف میں۔۔۔
ایک ان چاہا رشتا۔۔۔۔

ایک زبردستی کی بیوی۔۔۔۔

ایک فالتو سامان جسے بس تم نکال کر پھینک دینا چاہتے ہو۔۔۔۔۔۔

وہ ایکدم سے اُس پر بھڑک اٹھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔غصے سے اُسے دیکھتی آنکھوں میں ایک دفعہ پھر آنسو بھر کر چہرے پر گرنے لگے۔۔۔

ساحل نے اُس کے بکھرے بکھرے انداز سے اُس کے تڑپتے دل کی کیفیت کا اندازہ لگا کر خشک لبوں پر زبان پھیری اور لب سختی سے آپس میں جوڑے۔۔۔

خود کو جسٹیفائی کر کے اتنی اہمیت مت دو اس فالتو سامان کو۔۔۔۔۔

وہ عجیب حزیانی کیفیت میں رندھی آواز میں چلائی۔۔۔۔

وہ اُس کی طرف بڑھنے لگا تو نین فورًا پیچھے ہو گئی۔۔۔۔

میرا راستہ چھوڑو۔۔۔۔۔

اُسے قریب آتا دیکھ وہ پیچھے ہوتی غصے سے بولی۔۔۔۔

لیکن وہ نہیں رکا اُس کے نزدیک آگیا تو نین اُسے غصے سے دیکھ کر پھرتی سے سائیڈ میں ہوتی آگے بڑھنے لگی لیکن ساحل نے فورًا پلٹ کر اُسے بازو سے پکڑا اور زور سے واپس کھینچا تو وہ اُس کے سینے سے آلگی۔۔۔۔

سانس روک کر اُس کے سینے پر ہتھیلی رکھتی۔۔آنکھیں پورے کھولے اُسے دیکھنے لگی۔۔

راستے چاہے جتنے بدل لو۔۔۔آنا تو ساحل تک ہی ہے۔۔۔۔

وہ اُس کے بازو کو چھوڑ کمر کو تھامے۔۔اُس کی آنکھوں میں

دیکھتے ہوئے دھیرے سے بولا۔۔۔

جانے دو مجھے۔۔۔۔

نین نے اُسے غصے سے دیکھ کر دانت پیسے پیچھے ہونے کی

کوشش میں اُسے خود سے دور دھکیلنا چاہا لیکن ساحل نے

جھٹکے سے اُسے مزید قریب کر لیا کے وہ گھبرا کر پھر سانس

روکے اُس کی شرٹ کو تھام گئی۔۔۔۔دل تیزی سے

دھڑکا۔۔۔۔

پاس رہ کر غصّہ کرو۔۔۔ سزادو۔۔۔۔۔۔۔جو چاہے ستم کرلو۔۔۔بس دور جانے کی بات مت کرو۔۔۔۔۔

وہ اُس کی پوری کھلی حیرت زدہ سرخ آنکھوں میں آنکھیں ڈالے دھیمے پر سوز لہجے میں بولا تو نین نے اُس کی سنجیدہ نگاہوں کی تپش محسوس کر کے اپنا خشک ہوتا گلا تر کیا۔۔۔

لب ہلکے سے کھولے اور پلکیں جھکا کر دوبارہ اٹھائی۔۔۔

وہ اس کے چہرے پر آتے جاتے رنگ وتاثر بے حد غور سے دیکھتا نظروں میں جذب کرنے لگا۔۔۔۔

بھیگی گھنی پلکوں۔۔۔ سرخ آنکھوں اور نازک گلابی لبوں کی ایک ایک حرکت اُسکے دل میں حشر مچانے لگی۔۔۔۔

تم ہمیشہ سے ہی اتنی زیادہ خوبصورت ہو یا یہ غصّہ ہے جو تمہیں اور حسین بنا رہا ہے۔۔۔۔۔

اُس نے چہرہ اُس کے چہرے کے نزدیک کر کے اُس کے ایک ایک نقش کو اپنی بے خود نگاہوں سے چھوا۔۔۔

اُس کی سانسیں اپنے سرد چہرے پر محسوس کر کے نین کے لیے سانس لینا دشوار ہو گیا۔۔۔

اس دفعہ پلکیں جھکی تو وہ دوبارہ اُنہیں اٹھانے کی ہمت نہیں کر پائی۔۔۔

دل کی دھڑکنیں معمول سے بھٹکنے لگی۔۔۔۔

اُس کا غم و غصّہ ساحل کے پر جذب لہجے میں ہی کہیں جذب ہونے لگا۔۔اور بچی تو بس گھبراہٹ۔۔۔اُلجھن۔۔۔۔اور بے اختیار ہوتی دھڑکنیں۔۔

مجھے۔۔۔اپنے روم میں جانا ہے۔۔۔۔

وہ بنا اُسے دیکھے دھیرے سے بولی۔۔

اور یہ کس کا روم ہے۔۔۔۔

ساحل نے اُس کے حرکت کرتے لبوں کو دیکھ کر

پوچھا۔۔۔بنا پیچھے ہوئے۔۔۔

تمہارا۔۔۔۔

وہ جھنجھلا کر بھی اپنی جھنجھلاہٹ ظاہر نہیں کر پائی۔۔۔۔بس

روکھے انداز میں کہتی اُس کے ایک بازو کی گرفت میں کسمسا

نے لگی۔۔۔

اور میں کس کا ہوں۔۔۔

وہ اُس کے کان سے بال پیچھے کرتے ہوئے دھیمے سے پوچھنے لگا تو دو اُنگلیوں کے چھونے سے نین کے بدن میں سرسراہٹ سی ہوئی۔۔۔۔اُس نے گھبرا کر آنکھیں بند کی۔۔۔

تمہارا نا۔۔۔۔۔۔۔

وہ اُسی کان کے قریب جھک کر سرگوشی میں بولا تو نین کو لگا اُس کا دل حد سے سوا ہو کر کان میں آکر دھڑک رہا ہو۔۔۔ آنکھیں مزید میچ لی۔۔۔۔ساحل کی شرٹ کو دوسرے ہاتھ سے بھی سختی سے مٹھی میں جکڑا۔۔۔۔اُس کی ساری ہمت

کہیں جاسوئی تھی۔۔۔۔۔۔بے نام سا خوف ہچکولے لے رہا تھا

تمہارا ایل ایل۔۔۔ ٹھرکی۔۔ کمینہ

۔۔۔۔راوڈی۔۔۔۔گنڈا۔۔۔ماما کا بیٹا۔۔۔

وہ اُس کی گھبراہٹ سے محظوظ ہو کے بولا تو آنکھیں مسکرائی تھی گالوں میں ہلکی سی گہرائی پڑی تھی

نین نے ہمت مجتمع کر کے آنکھیں کھول کر اُسے گھورنا چاہا۔۔۔ لیکن بس اُس کے گلے میں لٹکتے لاکٹس کو گھور سکی۔۔

تو میرا پلس تمہارا ازیکول ٹو ہمارا۔۔رائٹ نا۔۔۔۔

وہ اُس کی لرزتی پلکوں کو دیکھتا ہاتھ سے اُس کے چہرے کو اوپر کرتے ہوئے بولا تو نظریں اُس سے ملتے ہی نین نے فوراً اپنی گھبراہٹ چھپا کر غصّہ ظاہر کیا

مجھے۔۔۔۔۔ تمہاری بکواس میں انٹریسٹ نہیں ہے۔۔۔مجھے نیند آرہی ہے۔۔۔۔۔

وہ غصے سے دانت پیس کر پورا زور دے کے اُسے دور کرنے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔۔

لیکن مجھے تمہارے جاگنے میں انٹریسٹ ہے۔۔۔۔

ساحل نے آنکھوں میں دیکھ کر کے کہتے ہوئے اُس کے گال کو لبوں سے چھونا چاہا تو نین کا منہ آنکھیں دونوں کھلی رہ گئی۔۔۔

دھڑکنیں رک گئیں۔۔۔

وہ ایکدم سے طاقت لگاتی چہرہ پیچھے کر گئی۔۔۔۔

چھوڑو مجھے۔۔۔ کیا بدتمیزی ہے۔۔۔ منہ۔۔۔ منہ منہ۔۔۔ منہ توڑ دوں گی تمہارا۔۔۔۔

وہ گھبرائی جھنجھلائی ہڑبڑا کر اُسے دھمکی دینے لگی تو وہ مدھم سا مسکرایا

دل و جان سے منہ ناک سر سب تڑوانے کو تیار ہوں۔۔۔۔۔بس بدلے میں ایک بار مسکرا دو۔۔۔۔

وہ مسکراتے ہوئے کہتا آخر میں سنجیدگی سے بولا تو نین نے اُس کی بات پر تلخ نظروں سے اُسے دیکھا۔۔

اُس کی مسکرانے کی بات پر دل کڑوا ہونے لگا کے وہ کیسے اُسے اتنا بڑا زخم دے کر مسکرانے کو کہہ سکتا تھا

Zubi Novels Zone

پلیز۔۔۔۔لیو۔۔۔۔۔۔۔

وہ تھکے تھکے انداز میں بولتی اپنی مزاحمت ترک کر گئی تو ساحل نے سنجیدگی سے اُسے دیکھا۔۔

دل تو نہیں کر رہا۔۔۔۔لیکن بس ابھی کے لیے۔۔۔۔

وہ اُسے آزاد کرتا ہوں بولا تو نین نے دور ہو کر سکون کی سانس لی۔۔۔

بس روم سے باہر جانے کی کوشش نہ کرنا۔۔۔
ورنہ تمہارے ماما کو جا کر بولوں گا کے آپکی بھانجی اپن کے ساتھ ڈیلی سوپ والے ڈرامے کر رہی ہے۔۔۔
وہ اُس کی ہی گزشتہ دھمکی اُسے دیتا خوبصورتی سے مسکرایا لیکن وہ اُسے ناراض نظروں سے دیکھ کر منہ پھیر گئی۔۔۔
اور جا کر بیڈ کے ایک سائیڈ لیٹ گئی۔۔۔
کیوں کے وہ نا اچھی نہ بری اُس سے کوئی بات نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔

وہ اپنے لہجے اور باتوں سے اُسے ہراساں کر کے اُس کے غصے کو کمزور کر رہا تھا۔۔اور اب وہ بلکل بھی اُسے معاف کرنے کے ارادے میں نہیں تھی۔۔۔۔

ساحل نے اُسے آنکھیں بند کرتے دیکھ گہری سانس لی۔۔۔اُس نے نین کی خاطر چوبیس گھنٹے مانگے تھے لیکن اب اُسے لگ رہا تھا کے یہ چوبیس گھنٹے کہیں کم نہ پڑ جائے۔۔۔۔۔۔

سورج کی کرنیں روم کو روشن کرنے لگی تو اُس نے سلائیڈ ڈور کو بند کر کے پردے برابر کیے اور کلائی سے گھڑی نکالتے ہوئے خود بھی بیڈ کی طرف بڑھا

♦♦♦♦♦♦♦♦

رات بھر جاگنے اور رونے کی وجہ سے ذہن اتنا تھکا ہوا تھا کے فوراً ہی نیند آ گئی تھی اور شاید دوپہر تک سوتی رہتی لیکن سرہانے پڑے فون نے مسلسل بج کر اُس کی نیند خراب کی۔۔۔۔۔۔

دو تین بار تو اُس نے اِگنور کی لیکن ریا بھی اپنی نیند خراب کرنے کا بدلا لینے کے پورے موڈ میں تھی۔۔۔اس لیے لگاتار فون لگاتی رہی۔۔۔

اُس نے رونی صورت بنا کر بھاری ہوتی آنکھیں کھولنے کی کوشش کی۔۔۔

سب سے پہلی نظر ساحل کے چہرے پر پڑی۔۔۔وہ بھی اتنے نزدیک کے اُس کی نیند بھک سے اُڑی۔۔۔دل جہاں کا وہاں رہ گیا۔۔۔

اُس نے پلکیں دو تین بار جھپک کر دیکھا تو وہ سچ میں اُس کے بے حد قریب سویا ہوا تھا۔۔۔۔

بازو نین کے سرہانے۔۔۔اوپر پھیلائے۔۔۔اور سر اُس کے چہرے کے بلکل قریب کیے۔۔۔۔کے اُس کی صبیح پیشانی نین کے ماتھے کو چھو رہی تھی۔۔۔۔

اور سانسیں اُس کے چہرے کو۔۔۔

وہ سانس روکے اُسے دیکھنے لگی۔۔۔

اُس کی بند آنکھوں سے نظریں نیچے ہوتی براؤن لبوں پر آئی۔۔۔

اور پھر مزید نیچے کی تو بلیک شرٹ کی کھلی بٹنوں سے جھلکتے مضبوط سینے پر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جانے وہ اپنی بے خبری میں کب سے اُس کے اتنے قریب تھی اس خیال سے اُس کا دل دھڑک دھڑک کر پاگل ہونے لگا۔۔۔۔۔۔

بدن میں لرزش سی ہونے لگی۔۔۔

وہ اپنی ہی جگہ پر سوئی ہوئی تھی اور ساحل اُس کے قریب آگیا تھا۔۔۔یقیناً جان بوجھ کر۔۔۔۔۔۔

اُس کے چہرے پر نظر آتا سکون اسی قربت کا اثر تھا۔۔۔ لیکن اُس کا سکون نین کو بری طرح بے سکون کر چکا تھا

وہ چہرہ پیچھے کر کے اُسے گھورتی ہڑبڑا کر بیڈ سے اتری۔۔۔ اپنے دھک دھک کرتے دل پر ہاتھ رکھتے ہوئے پیچھے ہوتی فون اٹھا کر فوراً روم سے باہر بھاگی۔۔۔

♦♦♦♦♦♦♦

تیری چاچی کدھر ہے۔۔۔

وہ بیتاب نظروں سے پورا گھر دیکھتا خوشی کو اپنی گود میں لیتے ہوئے دھیرے سے پوچھنے لگا۔۔۔

وہ نیند سے کافی دیر میں جاگا اور تب سے نین کو دیکھنا چاہ رہا تھا لیکن وہ نہ روم میں تھی نا نیچے آ کر اُسے کہیں دکھائی دی۔۔۔۔

اُس کے واپس آنے سے رابعہ بیگم سمیت سب بہت خوش تھے۔۔۔سب سے زیادہ دادی اور عبّاس صاحب۔۔۔

لیکن اُس کا دل اس وقت کچھ بھی محسوس نہیں کر رہا تھا سوائے نین کو دیکھنے کی شدید خواہش کے۔۔۔

نین کالج گئی ہے دیور جی۔۔۔۔

عشرت نے اُس کی بات سن لی تو خوشی کے کندھے اُچکنے پر خود شرارت سے اُسے دیکھ کر جواب دیا۔۔۔

اُس نے مانو سنا ہی نہیں۔۔۔

پتہ نہیں اس لڑکی کو اچانک کالج جانے کی کیا سو جھی۔۔۔ کہا بھی کے کل سے چلی جانا۔۔۔

آسیہ بیگم نے حیرت و تاسف سے کہا تو وہ زیرِ لب مسکرایا کیوں کے وہ جانتا تھا کے اس وقت نین کو اُس سے دور بھاگنے کے لیے بس ایک بہانا درکار تھا۔۔۔

اچھا ہوا نا ممّی جی اسی بہانے جیا کو بھی کھینچ کر لے گئی کالج ورنہ اُس نے تو کالج جانے کے نام سے ہی غصّہ کرنا شروع کر دیا تھا۔۔۔

شیرین نے مسکرا کر کہا تو اُنہوں نے سر ہلا یا جب کے ساحل خوشی کے گال پر کس کر کے اپنی جگہ سے اٹھتا باہر جانے لگا۔۔۔

دادی۔۔۔دیکھیے نادیور جی نین کو دیکھنے کے لیے کتنے بے چین ہے۔۔۔

اُس کے باہر نکلتے ہی عشرت اور شیریں نے دونوں طرف سے دادی کو گھیر لیا اور سرگوشی میں بولتی خوش ہونے لگی۔۔۔

جب کے باقی سب وہاں سے اٹھ کر اپنے اپنے کمرے میں چلے گئے۔۔۔۔۔

ہاں دادی لگتا ہے اب دونوں میں زبردست محبت ہو گئی ہے۔۔۔۔۔

شیرین نے بھی چہک کے کہا تو دادی نے مسکرا کر سر ہلا یا۔۔۔

لگتا تو یہی ہے۔۔۔اللہ کرے دونوں کے دل کبھی الگ نا ہو۔۔۔۔

دادی نے دِل ہے دل میں خدا سے دونوں کی خوشیاں مانگ کر آمین کہتے ہوئے سر ہلایا۔۔۔

تو دادی اب تو آپ ہمیں وہ کڑے دیں گی نا۔۔۔۔

عشرت نے فوراً اپنے مطلب کی بات شروع کی

ہمم۔۔۔ لیکن اُن دونوں کو تم لوگوں نے کہاں ملایا ہے۔۔۔

دادی اُن دونو کو دیکھ کر ہنسی روکتی ہوئی بولیں

دادی سچ پوچھیں تو وہ دونوں ناہماری وجہ سے ہی ملے

ہے۔۔۔ آپ کی قسم اتنی دعائیں مانگی ہے اللہ تعالیٰ

سے۔۔۔ اُسی کا نتیجہ ہے یہ۔۔۔

شیرین نے جلدی سے کہاتا کے اب اور کوئی ار چن نا آجائے۔۔۔اور دعائیں تو سچ میں دونوں نے بہت مانگی تھی کے وہ دونوں ایک ہو اور اُنہیں کرڑے ملے۔۔۔

ہاں دادی اور میں نے تو باباحاجی علی کی درگاہ پر منت بھی چڑھائی ہے۔۔اس کا مطلب اُن دونو کو تو ہم نے ہی ملایا نا۔۔۔

عشرت نے بھی فوراً اپنا پلڑا ابھاری کیا۔۔

اُن دونوں کی بے تابی پر دادی نے مسکرا کر دونوں کو دیکھا

اچھا اچھا۔۔۔ نین کو آجانے دو۔۔۔

آج دادی چاروں بہوؤں کو تحفہ دے گی

اُنہوں نے بھی شیرین اور عشرت کو خوشی کی نوید سنائی

دونوں ایکدم سے کھل گئیں۔۔۔۔۔اور خوشی کے مارے

اُن کے ساتھ لپٹ گئی

♦♦♦♦♦♦

بہت دنوں کے بعد آج اُس نے ہمت کر کے پروفیسر شاد کے

کیبن میں قدم رکھا تھا۔۔۔شاید یہ دِن بھی نا آتا اگر نین اُسے

زبردستی کالج نا لائی ہوتی۔۔۔

اپنی غلطی کا گلٹ اُسے بہت بے چین کیے ہوئے تھا وہ

بہت دنوں سے اُس سے بات کر کے اُسے بتانا

چاہتی تھی لیکن وہ ہر دفعہ اُس کا فون کاٹ دیتا تھا

اور اُس رات کی ملاقات کے بعد اُس کے سامنے آکر بات کرنے کی ہمت جیا میں نہیں تھی۔۔۔۔

لیکن اب جب وہ نین کی وجہ سے کالج آہی گئی تھی تو وہ موقع جانے نہیں دینا چاہتی تھی۔۔۔آج واپس جانے سے پہلے اس بات کو کلیر کر دینا چاہتی تھی۔۔۔۔

تم یہاں کر رہی ہو۔۔۔۔۔۔ باہر نکلو۔۔۔۔

اُسے دیکھتے ہی وہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا اور ماتھے پر ڈھیروں بل ڈالے بولا

سر مجھے آپ سے بات کرنی ہے۔۔۔۔

جیا نے سر جھکا کے گھبرائے لہجے میں کہا۔۔

یہ جانتے ہوئے بھی کے اس کمرے میں میں تمہارے ساتھ کچھ بھی کر سکتا ہوں۔۔۔۔میں کیسا انسان ہوں یہ تو تم خود ہی ثابت کر چکی ہو سب کے سامنے۔۔۔اُس کے باوجود یہاں میرے سامنے کھڑے ہوتے ڈر نہیں لگ رہا تمہیں۔۔۔۔۔

وہ آگے بڑھ کر اُس کے سامنے آتا غصے سے بولا تو جیا نے اُس کی طرف دیکھا

نہیں لگ رہا ہے ڈر۔۔۔۔کیوں کے میں جانتی ہوں آپ میرے ساتھ کچھ غلط نہیں کر سکتے۔۔۔۔۔آپ ایک اچھے انسان ہے۔۔۔

جیا نے ڈرتے ڈرتے لیکن پورے اعتماد سے یہ بات کہی تو وہ ایک لمحے کو چُپ ہو گیا۔۔۔

اگر آپ کچھ غلط کر رہے ہیں تو وہ یہ کے آپ میری بات نہیں سن رہے ہیں۔۔۔اتنے دن سے میں آپ سے کچھ کہنے کی کوشش کر رہی ہوں اور آپ مجھے موقع ہی نہیں دے رہے ہیں۔۔۔۔

لیکن آج میں آپ کو سب بتائے بغیر یہاں سے نہیں جاوں گی۔۔۔بھلے آپ مجھے پنشمنٹ دیں دے۔۔۔۔۔۔

وہ اُس کے تاثرات نرم ہونے کا فائدہ اٹھا کر جلدی سے بولتی سر ہلانے لگی تو شاد نے گہری سانس بھری

ٹھیک ہے بتاؤ ایسا کیا ہے جو تمہارے بے تکے عمل کی وجہ بنا۔۔۔کونسی وجہ ہے جو تمہیں بے گناہ بناتی ہے۔۔۔۔

اُسے سپاٹ نظروں سے دیکھتا پوچھنے لگا تو جیا نے پہلے دِن سے لے کر آخری اُس رات تک کی ساری بات اُسے بتادی۔۔۔

دیشا اور اُس کی دوستوں کا بلیک میل کرنا۔۔۔اُسے بار بار دھمکیاں دے کر اس کام کے لیے مجبور کرنا۔۔سب کچھ

اور تمہیں لگتا ہے میں تمہارے اس جھوٹ پر یقین کرلوں گا۔۔۔

شاد نے اُسے سنجیدگی سے دیکھتے ہوئے کہا

میں جھوٹ نہیں بول رہی ہوں سر۔۔۔

آپ یہ میسیج دیکھ لیں۔۔۔۔یہ۔۔۔۔

جیا نے جلدی سے کہہ کر اُسے اپنا فون دکھایا جس میں دیشا کے دھمکی بھرے میسیجز تھے۔۔۔

میرے پاس وہ ویڈیو بھی ہے پر وہ میں آپکو نہیں دکھا سکتی۔۔۔۔

اُس نے جھجھکتے ہوئے کہا تو شاد نے پر سوچ نظروں سے اُس کا جائزہ لیا

جیا نے دعا کی کے بس اس پر یقین کر لے ورنہ اُس کا اتنا ہمت کرنا بیکار جائے گا

ابھی کلیر ہو جائے گا۔۔۔۔

وہ فون اٹھاتے ہوئے بولتا کسی سے دشا

اور باقی لڑکیوں کو وہاں بھیجنے کا کہنے لگا تو جیا گھبرا گئی

نہیں سر پلیز ورنہ وہ لوگ۔۔۔۔

اُس کے فون رکھتے ہی وہ منمنای۔۔

شٹ اپ۔۔۔۔۔۔

شاد نے اُسے گھور کر کہا اگلے پانچ منٹ میں وہ سب اندر آئیں

تو جیا کو وہاں دیکھ کر سارا ماجرا سمجھتے ہوئے اُن کے چہروں کے

رنگ اُڑ گئے۔۔۔۔

مس جیا کا کہنا ہے کہ آپ چاروں نے انہیں بلیک میل کیا۔۔۔۔ مجھ پر الزام لگوایا اور پھر انہیں پیسے دینے کے لیے مجبور کیا۔۔۔

اُس نے اُن چاروں کو دیکھ کر سنجیدگی سے کہا تو اُن چاروں کے ساتھ جیا بھی شاک رہ گئی۔۔۔

حیرت سے اُسے دیکھنے لگی

سر یہ جھوٹ بول رہی ہے۔۔۔۔

نیہا نے جلدی سے کہا۔۔۔

مس جیا نے آپ چاروں پر پچاس لاکھ کی جویلری چھیننے کا الزام لگایا ہے۔۔۔ان کے فون میں آپ کی بھیجے ویڈیوز اور میسیجز ہے۔۔ خیر

میں نے پولیس کو بلوالیا ہے ابھی۔۔۔۔۔سچ جھوٹ کا وہ لوگ پتہ لگالیں گے۔۔۔کیوں کے یقین تو مجھے بھی ان پر نہیں ہے۔۔۔

شاد نے اُن سے سچ اگلوانے کے لیے اُن کو اتنا ڈرا دیا کے ان سب کے حلق خشک ہونے لگے۔۔۔

نہیں سر پلیز پولیس کو مت بلائیں ہم نے کوئی جویلری نہیں لی اس سے۔۔۔۔

اُن میں سے ایک بولتے بولتے رونے لگی۔۔

ہاں سر ہم نے بس آپ پر الزام لگانے کے لیئے بلیک میل کیا تھا۔۔۔

نیہا نے گھبراہٹ میں فوراً اگل دیا پچاس لاکھ لوٹنے کا الزام لگنے کے صدمے میں۔۔۔۔ باقی سب بھی ایک دوسرے کو دیکھتی سر جھکا گئیں

جیا نے غصے سے چاروں کو گھورا

سر اس سب میں ہماری کوئی غلطی نہیں ہے دشا نے کیا ہے یہ۔۔۔ ہم نے منع بھی کیا تھا۔۔۔

ایک لڑکی نے روتے ہوئے سارا الزام دشا پر ڈالا تو وہ شاد کی موجودگی میں اُسے گھور بھی نہ سکی۔۔۔

سوری سر۔۔۔ ہم سے غلطی ہو گئی۔۔۔ پلیز سر ہمیں معاف کر دیں

وہ بھی موقعے کی نزاکت کو دیکھتے شاد کے سامنے گڑگڑانے لگی تو باقی سب بھی اُس کا ساتھ دینے لگ گیئں۔۔۔

Thats it۔۔۔۔

شاد نے اُن کا رونا بیزاری سے دیکھ کر ہاتھ اٹھا کر روکا

بیسیکلی مجھے اب تم لوگوں کو ایک لیکچر دینا چاہیے کے تم
لوگ کس راہ پر بھٹک گئیں ہو لیکن میں ایسا کروں گا نہیں
کیونکہ مجھے فضول جگہ اپنے الفاظ ضایع کرنے کی عادت
نہیں۔۔

آپ لوگوں سے پرنسپل سر کے آفس میں بات
ہو گی۔۔۔ گیٹ آؤٹ۔۔۔

وہ اُن چاروں کو غصے سے دیکھتا ہوا بولا تو وہ چاروں باہر نکل گئ

آپ بھی جا سکتی ہے۔۔۔۔

وہ جیا کو دیکھ کر کہتا واپس اپنی ٹیبل کی طرف بڑھا تو وہ سر ہلا کر
باہر جانے لگی۔۔۔اپنی بات ثابت کرنے میں وہ کامیاب ہوئی

تھی اور اب دل بلکل پر سکون ہو گیا تھا بس ٹینشن یہ تھی کے غصے میں دشا کچھ نہ کر دے۔۔۔

مس جیا۔۔۔۔

وہ دروازہ کھولنے لگی تھی کے شاد کے پکارنے پر رکی

اُس دِن کی اپنی حرکت کے لیے میں شرمندہ ہوں۔۔۔۔

نو سر آپکی کوئی غلطی نہیں تھی۔۔۔آپکی جگہ کوئی بھی ہوتا تو ایسے ہی غصّہ کرتا۔۔۔۔

وہ سنجیدگی سے بولا تو جیا نے فوراً اُس کی بات کاٹ کر کہا

اگر آپ مجھے پہلے بتا دیتی تو شاید بات اتنی آگے ہی نہیں بڑھتی۔۔۔۔

اُس نے پہلے کی بنسبت نرمی سے کہا کیوں کے اُسے جیا کے مجبوری کا اندازہ ہو گیا تھا۔۔۔

میں بہت ڈر گئی تھی سر۔۔۔۔اور ڈر تو مجھے اب بھی لگ رہا ہے اگر اُن لوگوں نے۔۔۔۔۔

ایسا کچھ نہیں ہو گا ٹرسٹ می۔۔۔۔

وہ پریشان ہو کر بولنے لگی تو شاد نے اُسے یقین دلایا جس سے جیا کو کچھ اطمنان ہوا۔۔۔

Thank you sir-----

وہ مسکرا کر کہتی دروازہ کھول کر باہر نکل گئی اور شاد شیشے کے دروازے کے اُس پار اُسے جاتے ہوئے دیکھنے لگا۔۔۔

♦♦♦♦♦♦♦♦

https://wa.me/923444499420

Zubi Novels Zone

جیا اُسے ابھی آتی ہوں کہہ کے پچھلے پندرہ منٹ سے غائب تھی۔۔

اور وہ اُس کی دوست صبا کے ساتھ کالج کے اوپن کینٹین میں اُس کا ویٹ کر رہی تھی۔کالج آنا بس ایک بہانا تھا ساحل سے دور بھاگنے کا۔۔۔۔

حالانکہ اس وقت اُس کی طبیعت بے حد بوجھل تھی سر درد سے پھٹ رہا تھا۔۔۔اور جسم تھکن سے ٹوٹ رہا تھا۔۔رہ رہ کر وہی باتیں اُس کے ذہن میں گھومتی اُس کی اُداسی کم نہیں ہونے دے رہی تھی۔۔۔

موسم بھی اُس کی طرح رنگ بدل رہا تھا۔۔بس وہ اُداس تھی اور موسم بدل کر شوخ ہو رہا تھا۔۔۔۔

بادل سارے آسمان کو ڈھک کر روشنی کو چھپانے کی کوشش کر رہے تھے۔۔۔۔ سرد ہوائیں سرسراتی ہوئی۔۔ بارش کی نوید سنا رہی تھی۔۔۔۔

شام ہونے کو تھی پر اُس کا دل نہیں کر رہا تھا کے گھر جائے اور ساحل کا چہرہ دیکھے۔۔۔۔۔۔ وہ بس اُس سے دور بھاگنے کی کوشش میں تھی۔۔۔ لیکن اب سمجھ نہیں آرہا تھا کے کالج کے بعد کہاں جائے۔۔۔

جب اُس نے ساحل کو وہاں آتے دیکھا تو زیادہ حیران نہیں ہوئی۔۔۔۔

بس ایک خفا خفا نظر اُس پر ڈال۔ کر اپنی جگہ سے اٹھتی اندر جانے لگی تا کہ جیا کو ڈھونڈھ کر واپس گھر جا سکے۔۔۔۔۔۔۔ مطلب تو بس ساحل کے نا ہونے سے تھا۔۔۔ چاہے گھر یا باہر

لیکن صبا نے زبردستی اُسے وہیں روکے رکھا۔۔۔ اپنی جگہ سے اٹھنے ہی نہیں دیا

وہ لڑکی نین کے سامنے ساحل کو دیکھ دیکھ کر آہیں بھر رہی تھی اور نین کے لیے برداشت کرنا مشکل ہوتا جا رہا تھا۔۔

بس وہ اپنے غصے کی لاج رکھتے ہوئے بے نیازی برتنا چاہتی تھی۔۔اُسے کچھ کہہ کر ساحل کو اہمیت نہیں دینا چاہتی تھی۔۔۔۔۔۔

۔

یار اتنا ہینڈسم اتنا ڈیشنگ۔۔۔انسان پیون کیسے ہو سکتا ہے۔۔۔

صبا تھوڑی کے نیچے ہاتھ رکھے اسٹاف روم کے باہر کسی سے بات کرتے کھڑے ساحل کو دیکھتی حسرت بھرے انداز میں بولی تو نین نے اُس کی بات پر کوفت سے آنکھیں گھمائیں۔۔۔

اب تو لیکچرز میں بھی دل نہیں لگتا۔۔۔جی کرتا ہے اسٹاف روم میں ہی بس جاؤں۔۔۔۔

صبا کی آہیں جاری تھی۔۔ نین کا ضبط ختم ہو رہا تھا۔۔وہ بس یہاں سے غائب ہونا چاہتی تھی

یہ جیا کدھر مر گئی۔۔۔

وہ اِدھر ادھر جیا کو ڈھونڈھتی بڑبڑائی تاکے وہ آئے تو یہاں سے نکل سکے اور صبا کی بے تکی آہوں سے نجات ملے

چند مہینے بعد جب کالج ختم ہو جائے گا۔۔۔کیسے جیوں گی میں اسے دیکھے بنا۔۔۔۔

صبا اپنی ہی دھن میں جدائی کے صدمے کو رو رہی تھی۔۔۔۔۔

نین نے آنکھیں چھوٹی کر کے اُسے گھورا کے آخر وہ اتنی کیوں سنجیدہ ہے وہ بھی ساحل کو لے کر اور پھر ساحل کی طرف دیکھا۔۔۔۔۔

جو ڈارک بلیو شرٹ اور وہائٹ جینس میں ہمیشہ کے مقابلے زیادہ جاذب نظر لگ رہا تھا۔۔۔

کمینہ ٹھرکی۔۔۔۔۔۔ جان بوجھ کر یہ جاب کر رہا ہے۔۔۔ تاکے کالج کی لڑکیاں تاڑ سکے۔۔۔۔ چھچھورا کہیں کا۔۔۔۔

وہ صبا کی ترستی مچلتی نظریں مسلسل اُس پر گڑی دیکھ دانت پیس کر بڑبڑائی۔۔۔

نین تمہیں بھی اُسے دیکھ کر کچھ کچھ ہورہا ہوگا نا۔۔۔

صبا اُسے ساحل کو گھورتے دیکھ اُس کی طرف کھسک کر پوچھنے لگی

بلکل نہیں۔۔۔ایسے کمینے ٹھرکی کے لیئے مجھے کچھ نہیں ہوتا۔۔

وہ ناگواری سے بولتی منہ پھیر گئی۔۔۔

اوایم جی۔۔۔۔وہ تو یہیں آرہا ہے۔۔۔۔

لیکن صبا کے اگلے خوشی سے چہکتے جملے پر اُس نے فوراً اُس جانب دیکھا۔۔۔

اور واقعی وہ اُن کی طرف آرہا تھا۔۔۔

نین سرعت سے وہاں سے اٹھنے لگی تو صبا نے دوبارہ اُس کا ہاتھ پکڑ کر روک دیا۔۔۔۔۔

گھر چلیں۔۔۔

وہ آکر اُسی میز کی ایک کرسی پر بیٹھتا ہوا اُسے دیکھ کر پوچھنے لگا

۔۔۔۔جو سمپل سے بلیک سوٹ پر لال گوٹے والا میچنگ دوپٹہ ڈالے ہوئے ہمیشہ کی طرح سادہ لیکن ہمیشہ سے زیادہ خوبصورت لگ رہی تھی۔۔

اپنے خفا خفا سے روپ اور غصے بھرے انداز کی وجہ سے۔۔۔

ہوا سے بال ہیئر کلپ سے آزاد ہو کر چہرے پر آرہے تھے

مجھے جانا ہو گا تو چلی جاوں گی۔۔۔۔۔۔ تم اپنا کام کرو۔۔۔۔۔

نین نے منہ پھیرے خشک انداز میں جواب دیا۔۔۔ صاف

ظاہر تھا کہ وہ اُس سے بات کرنے کے موڈ میں نہیں۔۔۔

جب کے صبا حیرت سے اُن دونوں کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

فلحال تو تمہیں منانا میری فرسٹ ڈیوٹی ہے۔۔۔۔۔ جس

کے لیے میں اپنے سب کام چھوڑ کر آیا ہوں۔۔۔

ساحل نے اُسے سنجید گی سے دیکھ کر جتاتے ہوئے کہا۔۔۔ تو

نین نے اُسے غصے سے گھور کر دانت پیسے۔۔۔

جواب دے کر بات کو آگے بڑھانے سے گریز کرتے ہوئے
نظریں دوسری سمت کر گئی۔۔

آپ دونوں ایک دوسرے کو جانتے ہیں۔۔۔
صبا اپنی حیرت کے اثر سے نکلتی ہوئی پوچھنے لگی۔۔۔ نین نے تو جیسے سنا ہی نہیں لیکن ساحل۔اُسکی بات پر مسکراتی نظروں سے نین کو دیکھنے لگا۔

سوئیے۔۔۔۔ تو نے اپنی دوست کو بتایا نہیں کے اپن تیرا ڈارلنگ ہسبنڈ ہے۔۔۔
وہ اُسے دیکھ کر شرارت بھرے انداز میں بولا تو نین نے غصے سے منہ مزید موڑ لیا۔۔

نین کیا سچ میں۔۔۔۔۔۔

صبا اُس کا کندھا ہلاتی صدمے سے پوچھنے لگی۔۔۔

بدقسمتی سے۔۔۔

وہ دھیرے سے بڑبڑا کر اُسے گھورتی ہوئی بولی تو وہ مدھم سا مسکرایا۔۔۔

باہر بارش کی ننھی ننھی بوندیں بادلوں سے آزاد ہو کر مٹی میں جذب ہونا شروع ہو گئی تھی اور مٹی سے خوشبو آزاد کر کے فضاء کو سوندھی سوندھی مہک میں بھگو رہی تھی

میں جا رہی ہوں۔۔۔۔جیا آئے تو بتا دینا اُسے۔۔۔۔

وہ اُس کی مسکراہٹ دیکھ کر جل اٹھی۔۔۔اور صبا سے کہتی میز پر رکھا اپنا فون اور بیگ اٹھانے لگی۔۔

ویسے آپ کا نام کیا ہے۔۔۔۔۔

وہ اپنی جگہ سے اٹھ کر وہاں سے جاتی یا صبا اُسے روکتی اُس کے پہلے ساحل کو صبا کا میز پر رکھا ہاتھ پکڑ کر بڑے پیار سے پوچھتے دیکھ صدمے سے اُسے دیکھنے لگی

صبا۔۔۔۔

صبا حیرت اور خوشی کے ملے جلے تاثرات کے ساتھ شرما کے بولی تو نین نے غصے سے مٹھیاں بھینچ کر دونوں کو دیکھا اور ایک دوسرے کے ہاتھ میں ڈالے اُن کے ہاتھوں کو۔۔۔۔۔

بیوٹی فل نیم۔۔۔۔۔

ساحل نے فدا ہونے والے انداز میں کہا نین کا بس نہیں چل رہا تھا وہ کوئی پتھر اٹھا کر دونوں کے سر پھوڑ دے۔۔

ساحل نے بس ایک نظر اُس کے غصے سے سرخ چہرے کو دیکھا۔۔

صبا آپکو گانا سننا پسند ہے۔۔۔۔

وہ نہایت چاہت بھرے لہجے میں پوچھنے لگا اور اُس کا ہاتھ چھوڑ دیا۔۔۔صبا نے مسکرا کر سر اثبات میں ہلا دیا جب کے نین کا غصّے سے دل پھٹنے لگا۔۔۔۔اُس کی بے حسی دیکھ آنکھوں میں آنسو آنے لگے۔۔۔۔

میں آپکے لیے گاؤں۔۔۔۔

وہ نین کی طرف دیکھتا صبا سے پوچھنے لگا مانو خاص اُسے دکھانا چاہتا ہوں۔۔۔اور اُس کی بھیگتی آنکھیں دیکھ جبڑے سختی سے بھینچے۔

وہ بھاری ہوتی آنکھوں میں نفرت لیے اُسے دیکھتی پلکیں جھپک کر آنسو روکتے ہوئے نظریں نیچے کر گئی۔۔۔

ساحل نے گہری نگاہوں سے اُسے دیکھ کر نظریں اُس کے چہرے سے ہٹائیں۔۔۔اور باہر برستی بارش کو دیکھا جو ہر گوشے کو بھگوئے جارہی تھی۔۔۔

وہ لوگ کینٹین کے گرین شیڈ کے نیچے بیٹھے بارش سے بچے ہوئے تھے۔۔۔۔

لیکن اُس شیڈ پر بارش کی بوندیں گرنے کا شور۔۔۔اور وہاں بیٹھے سب لڑکے لڑکیوں کی ہنسی اور باتوں کا شور نہایت بیزار کن تھا۔۔۔۔

ہممم۔۔۔۔۔۔۔۔

نینا تیرے۔۔۔۔۔

کجرارے ہے۔۔۔

۔

۔نینو پے ہم۔۔۔۔۔

دل ہارے ہے۔۔۔

اُس کی دھیمی لیکن پر سوز آواز اُس شور کو بریک لگا گئی۔۔ پھر بس اُس کی آواز تھی اور بارش کا شور باقی سب خاموش تھے۔۔۔۔۔

انجانے ہی تیرے نینو نے۔۔۔

وعدے کیے کئیں سارے ہے۔۔۔

سب اپنی اپنی جگہ سے مڑ کر اُسے دیکھنے لگے تھے نین نے بھی
بھیگی نظریں اٹھا کر اُسے دیکھا تو وہ اُسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔۔
آنکھوں میں ڈھیروں جذبات سمیٹے۔۔۔۔چاہت سمیٹے
اُس کا دل اُس گہرائی میں ڈوب کر بھاری ہونے لگا تو اُس نے
فوراً نظریں جھکا لی۔۔۔ لیکن وہ تب بھی اُسے دیکھتا
رہا۔۔۔۔

سانسوں کی لے ء۔۔۔
مدھم چلے۔۔۔۔۔۔۔
توسے کہے برسے گا ساون۔۔
برسے گا ساون۔۔۔۔
جھوم جھوم کے۔۔۔۔۔

دو دل ایسے ملیں گے۔۔۔۔۔

مسلسل اُس کی جھکی آنکھوں کو دیکھتا اپنے مدھم خوبصورت آواز اور انداز سے گنگنائے محض چند لفظوں سے وہ سارے ماحول میں ایک سرور سا بھر گیا تھا
اس لیے جیسے ہی وہ رکا اور وہ سرور ٹوٹا تو ایک گہری خاموشی چھا گئی۔۔۔۔۔ تھی تو بس بارش کی آواز۔۔۔اور ہوا سے ہلتے پتوں کی سرسراہٹ۔۔۔

چند لمحوں کی اُس بے مطلب خاموشی کے بعد سب نے زوروں سے تالی بجا کر ونس مور کا شور لگا یا۔۔۔ تو اُس نے چونک کر نین سے نظریں ہٹائے اپنے آس پاس دیکھا جہاں

سب لوگ اُسی کی طرف متوجہ تھے۔۔۔اور پھر سے گانا سننے کی ڈیمانڈ کر رہے تھے۔۔۔

جب کے نین کے لیے اپنے آنسو بے قابو ہوتے محسوس کر کے مزید وہاں بیٹھنا ناممکن ہو گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔ضبط سے سانسیں گلے میں گھٹنے لگی تھی۔۔۔

بنا اپنے فون یا سامان کی پرواہ کیے وہ فوراً وہاں سے اٹھ کر آگے بڑھنے لگی تھی کے ساحل نے اُس کی کلائی پکڑ کر اُسے قدم آگے بڑھانے سے روکا۔۔۔

نین نے اپنے ہاتھ کی سختی سے مُٹھی بھینچ لی۔۔۔۔۔اُس کی طرف دیکھنے سے گریز کیا۔۔۔۔۔تاکے وہ اُس کی دھڑکنوں کا بدلتا رخ محسوس نہ کرلے۔۔

جیسے کوئی کنارہ۔۔۔۔۔۔۔

دیتاہو سہارا۔۔۔۔۔۔

مجھے وہ ملا کسی موڑ پر۔۔۔

وہ ایک سائیڈ سے نظر آتے اُس کے چہرے کو نظروں میں سمائے اپنی جگہ سے اٹھ کر دھیمی آواز میں گنگناتا اُس کی طرف بڑھا۔۔۔

کوئی رات کا تارا۔۔۔۔

کرتا ہوا اُجالا۔۔۔۔۔

ویسے ہی روشن کرے۔۔

وہ شہر۔۔۔۔۔۔

بنا کلائی آزاد کیے وہ اُس کے نزدیک آکر وہاں کھڑے لوگوں کو مکمل نظرانداز کیے سر اُس کے بالوں سے لگانے لگا تو اُس کا ارادہ سمجھ کر نین نے سانس روکے پیچھے ہونے کی کوشش کی۔۔۔

درد میرے وہ بھلا ہی گیا۔۔۔

کچھ ایسا اثر ہوا۔۔۔۔

اُس کے دو قدم آگے ہوتے ہی وہ جھٹکے سے اُسے واپس کھینچ گیا۔۔۔

بالوں سے ہیئر کلپ پھسل کر گر گیا اور بال بے ترتیب سے اس کے بازو اور کمر پر بکھر گیے۔۔۔۔

وہ اُس کے قریب ہوتے ہی اُس کے بازو کو سختی سے تھام گئی۔۔۔۔دل اپنی جگہ رک گیا اور سانس اپنی جگہ۔۔۔۔۔۔۔

جینا مجھے پھر سے وہ سکھا رہا۔۔۔۔

وہ اُس کی آنکھ پر گرتے بالوں کو پیچھے کرنے لگا۔۔تو نین کی اُنگلیاں اُس کے بازو پر سخت ہوتی گئی۔۔۔

آنکھیں بند کی تو آنسو پلکوں کو بھگونے لگے۔۔۔۔۔

جیسے بارش کر دے تر۔۔۔۔

یا مرہم درد پر۔۔۔۔۔۔۔

کوئی مجھ کو۔۔۔یوں ملا ہے

جیسے بنجارے کو گھر۔۔۔۔۔

وہ پر سوز پر تپشِ نظروں سے اُس کے گالوں پر اترتے آنسُو دیکھنے لگا۔۔۔

اس وقت اُسے کچھ یاد تھا تو بس نین اور اپنا دھڑکتا دل۔۔۔

وہاں لوگوں کی موجودگی اُن کا دیکھنا اُن کا باتیں بنانا اس وقت وہ سب کچھ فراموش کیے بس اُس کے چہرے اور آنکھوں میں گم تھا۔۔۔۔۔

نئے موسم کی سحر

یا سرد میں دوپہر۔۔۔۔

کوئی مجھ کو یوں ملا ہے

جیسے بنجارے کو گھر۔۔۔۔

جیسے بنجارے کو گھر۔۔۔۔

نین نے پورے وقت میں ایک دفعہ بھی اُس کی طرف نہیں دیکھا۔۔۔۔اُس کا دل ضبط سے پھٹ کر بکھرنے کو تھا اُس کی

قربت اُس کی نظروں کی تپش اُس کے وجود کو آگ کی طرح دہکا رہی تھی اور دل کر رہا تھا وہ چینخ چینخ کر رو یے۔۔۔

جیسے بنجارے کو گھر۔۔۔۔

ساحل کی گنگناہٹ نازوروں سے برستی بارش کا شور اُسے کچھ سنائی نہیں دے رہا تھا بس ایک چیز محسوس ہو رہی تھی اور وہ تھی اُس کی پُر جذب نظریں۔۔۔۔۔اور اپنی زوروں سے دھڑکتی دھڑکنیں۔۔۔۔۔

اُس نے سر اٹھا کر اُسے بھیگی سرخ نظروں سے دیکھا تو ایک لمحے میں اُس کی ڈھیروں شکائیتیں نگاہوں سے نگاہوں تک پہنچ گئی۔۔۔

ساحل نے اُس کی نم پلکوں کو انگھوٹے سے چھوا تو وہ ضبط کھو کر پلکیں جھپک کر پیچھے ہوتی پلٹ کر وہاں سے بھاگتی ہوئی اُس سے دور جاتی چلی گئی۔۔۔۔۔۔۔

ساحل نے اُسے زار و قطار روتے ہوئے برستی بارش میں بھیگ کر کالج گیٹ سے باہر جاتے دیکھ آنکھیں بند کر کے کھولیں اور خود بھی اُس کی طرف بڑھا۔۔۔۔۔۔۔۔

♦♦♦♦♦♦♦♦

https://wa.me/923444499420

وہ کالج سے باہر نکلنے تک مکمل بھیگ چکا تھا لیکن جب باہر آیا تو وہ کہیں نہیں تھی اور ڈرائیور گاڑی لیے وہیں کھڑا ہوا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

برستی بارش سے لڑتی نظروں نے دونوں اطراف کی سڑک پر دور دور تک اُسے ڈھونڈا لیکن وہ کہیں نظر نہیں آئی۔۔۔ اُس کے دل کی دھڑکنیں مدھم ہونے لگی۔۔۔

تیزی سے قدم بڑھا کر کالج کی دیوار سے ٹرن ہوتے راستے کی طرف بڑھا

تو وہ اُس راستے پر رفتہ رفتہ آگے بڑھ رہی تھی۔۔۔۔۔

وہ اپنی جگہ ٹھہر گیا۔۔۔۔۔

نین کا سیاہ دوپٹہ زمین پر گھسے جا رہا تھا اور قدم تھکے تھکے انداز میں آگے بڑھ رہے تھے۔۔۔۔۔

وہ چند پل وہیں رک کر اُسے سست قدموں سے خود سے دور جاتے دیکھتا رہا اور پھر بھیگے بالوں کو پیچھے کرتے ہوئے قدم اُس کی طرف بڑھائے۔۔۔

غلطی تو ساری تمہاری ہے نہ۔۔۔۔۔

وہ بارش سے بے نیاز۔۔۔ڈھلتی شام کے اندھیرے سے بے فکر۔۔۔۔۔آتے جاتے لوگوں کی نظروں سے بے

پرواہ۔۔۔۔سست روی سے آگے بڑھتی اپنے دِل سے مخاطب تھی۔۔۔۔۔۔۔

ڈھیروں آنسوؤں بارش کے پانی میں مل کر بے مول ہو رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔

ہر ہچکی پر بدن لرز رہا تھا۔۔۔۔

اُس نے نرمی سے بات کی۔۔۔۔

تم نے پیار سمجھا۔۔۔

اُس نے سہارا دیا۔۔۔۔۔۔

تم نے پیار سمجھا۔۔۔۔

اُس نے چند پل دل لگی کی۔۔۔

تم نے پیار سمجھا۔۔۔

اُس کے بھیگے لرزتے لب اپنے آپ سے بات کرتے ہوئے بے آواز ہل رہے تھے۔۔۔

سانسیں بارش کے پانی سے اُلجھ کر تنگ ہو رہی تھی۔۔۔

اُس کے لفظ لفظ میں تھکن تھی اور دل ہر خیال پر سسک رہا تھا۔۔۔

اُس نے تو کبھی کہا ہی نہیں کے پیار ہے۔۔۔ یہ خوش فہمیاں تو تم نے خود بنی ہے۔۔۔

یہ امیدیں تو خود سے جگائیں تھی۔۔۔

تو درد بھی تو تمہیں ہی ہونا تھا نہ۔۔۔۔۔

وہ لبوں کو کھول کر سانس لیتی۔۔۔ سسکیاں بھر رہی تھی۔۔۔ ساحل کے انداز پر جہاں اُس کا دل پگھل کر اُسے مجبور کر رہا تھا کے وہ اُس سے ساری شکایتیں کر کے اُس پر غصّہ کر کے اُس کے سینے سے لگ کر اُس سے اپنے جذباتِ دل کا اقرار کر لے۔۔۔۔

وہیں اُس کی انا انکار کر رہی تھی جس نے ہے اہمیت کو بے مول کیا اُس کے آگے اپنی عزت نفس قربان نا کرے۔۔

بس اب پھر وہی غلطی مت کرنا۔۔۔۔

اب اُس کی باتوں کو دل سے مت لگانا

اُس کی نظر عنایت کو عاشقی نے سمجھنا۔۔۔

اب پھر بے وقوفی کر کے ایک اور زخم نا لگا لینا

وہ خود کو بعض رکھنے کے لیے خود کو باور کروا رہی تھی۔۔۔۔

انجان راستے پر آگے بڑھتے ہوئے اُسے یہ احساس تھا نا پرواہ کے وہ کہاں جہاں رہی ہے بس اُس کی نظروں کو ایک پکی سڑک نظر آرہی تھی اور وہ اُس پر قدم آگے بڑھائے جا رہی تھی

اور ساحل اُس کے پیچھے پیچھے چل رہا تھا لیکن نا اُسے روک رہا تھا نہ اُس کے سامنے جا رہا تھا۔۔۔۔بس اُسے پکارنے کی ہمت جٹا رہا تھا۔۔۔۔۔۔

اب مزید نا خود کو رسوا کرنا۔۔۔

تھوڑی لاج اپنے دل کی رکھ لینا۔۔۔

اب وہ پکارے تو پلٹ مت جانا

اب کسی لہجے کی لہک میں بھٹک مت جانا۔۔

اب مت آنا دل کی باتوں میں۔۔۔

وہ روتے روتے آنسوؤں میں بھیگے لفظوں سے اپنے آپ کو سمجھا رہی تھی کے۔۔۔۔

نین۔۔۔۔۔۔

ساحل نے اسی لمحے اُسے پوری شدت سے پکارا۔۔۔۔۔۔اُس کے لہجے میں جذبات کی نمی اور احساسِ تڑپ کی لرزش تھی

نین کے قدموں سمیت اُس کی سانسیں۔۔۔۔۔اُس کی نظریں۔۔۔۔اُس کے سانس لینے کو کھلتے لب۔۔۔۔۔اُس کے سینے میں دھڑکتا دل۔۔۔۔۔۔۔اُس کے بدن میں دوڑتا لہو۔۔۔۔۔۔

سب کچھ۔۔۔

سب کچھ ٹھہر گیا۔۔۔۔

اُس کا دل ایک سکنڈ پہلے خود سے ہی کئے ہر وعدے سے مکر گیا۔۔۔۔

ہر بات سے پلٹ گیا۔۔۔

ہر وارننگ بھول گیا۔۔۔۔

اور کیسے نا بھولتا۔۔۔اُس کے نام کو ساحل کے لبوں نے پہلی دفعہ پکارا تھا وہ بھی اس جذبِ دروں سے کے وہ اُس ضرب سے بچ نہ سکی

پلٹ کر اُس کی جانب دیکھا۔۔۔۔

رکی سانسیں بحال ہو کے مزید تیز ہوئی۔۔۔۔

بارش کی بڑھتی رفتار کی طرح دل بھی تیز تر دھڑ کے جا رہا تھا۔۔۔۔

اشک آنکھ سے آزاد ہوتے ہی بارش کے سنگ مل کر مٹی کی نظر ہوتے جا رہے تھے۔۔۔

ساحل کے بھیگے چہرے پر چھائے درد و فکر کے تاثرات میں بے حد شدت تھی۔۔

آنکھوں سے کئیں ان کہے جذبات عیاں تھے۔۔۔ جن کی تپش اُس فاصلے سے بھی دل کو سلگا رہی تھی۔۔۔۔

وہ اپنے ہی بدلتے احساس سے چڑ کر اپنی بے اختیاری پر جھنجھلا کر اُس کی طرف بڑھی اور دونوں ہتھیلیاں اُس کے سینے پر رکھ کر اُسے پیچھے دھکّا دیا۔۔۔

وہ اپنی جگہ سے ذرہ برابر نہیں ہلا بس وجود میں ہلکی سی حرکت ہوئی۔۔

کیوں آئے تم۔۔۔۔

وہ سرخ آنکھوں میں وحشت لیے اُسے دیکھتی پوری قوت سے چلائی لیکن اُس کی آواز بارش کی آواز میں کہیں دب کر مدھم رہ گئی۔۔۔۔

ساحل نے جبڑے سختی سے بھینچ کر اُس کے چہرے پر بہتے پانی کو لبوں کو چھو کر نیچے اترتے دیکھا۔۔۔

میرے پیچھے کیوں آئے تم۔۔۔۔
۔کیوں آئے کیوں آئے ۔۔کیوں۔۔۔۔

وہ ہتھیلی سے بار بار اُسے دھکّا دے کر بکھری بکھری سانسوں سے چیخ رہی تھی۔۔۔بارش کے زور سے آنکھیں بار بار بند ہونے کو مجبور تھی۔۔۔

اندھیرا گہرا ہوتا جارہا تھا۔۔۔۔

کیوں کر رہے ہو یہ سب۔۔۔۔۔

کیا چاہتے ہو مجھ سے۔۔۔۔۔

کیوں میری ناراضگی کی پرواہ کر رہے ہو۔۔۔

میں تو کیریکٹر لیس ہوں نہ۔۔۔۔

تمہاری بیوی ہو کے تم سے زیادہ داؤد سے اٹیچ ہوں۔۔۔

دنیا کی سب سے خراب لڑکی ہوں

پھر کیوں تم میرے پیچھے آ کر مجھے منانے کی کوشش کر رہے ہو۔۔

چھوڑ کیوں نہیں دیتے میرا پیچھا۔۔

کیوں میرے اموشنس سے کھیل رہے ہو۔۔

وہ اُس کی بھیگی شرٹ کو دونوں ہاتھوں سے جکڑ کر اُس کی بے تاثر آنکھوں میں دیکھتی اپنے دل میں بھری ساری بھڑاس ہچکیوں سمیت اُس پر نکالنے لگی۔۔۔۔۔۔۔۔

ساحل نے اُسے روکا نا کوئی مداخلت کی بس سنتا رہا اور اِنتظار کرتا رہا کے اُس کے شکوے کہاں جا کر ختم ہوتے ہے

کیا چاہتے ہو معاف کر دوں تمہیں۔۔۔۔

نہیں کر سکتی معاف۔۔۔

تمہیں معاف کر دیا تو خود کو معاف نہیں کر پاؤں گی۔۔۔

اپنی ہی نظروں سے گر جاؤں گی۔۔۔۔۔۔

ایک اور بار اپنی ہی گناہ گار بن جاؤں گی۔۔۔۔

اسلئے اکیلے چھوڑ دو مجھے۔۔۔۔۔۔

جاؤ جاؤ جاؤ۔۔۔

وہ ایک ایک لفظ کو تلخی سے ادا کر کے اُس کے دل کو مزید بے چین کرتی آنسوؤں میں آئی روانی کے باعث مزید کچھ بول نہ سکی تو دوبارہ اُسے ہتھیلیوں سے پیچھے دھکیلنے لگی۔۔۔

لیکن اِس دفعہ اُس کے تیسرے دھکے کو ساحل نے ناکام کرتے ہوئے اُس کی بند بند ہوتی پلکوں پر نظریں جمائے دونوں کلائیاں سختی سے جکڑی۔۔۔۔۔۔

پر نین کے لبوں سے جاؤ جاؤ کی رٹ نہیں رکی۔۔۔اُس کی برستی آنکھیں نہیں رکی۔۔۔اُس کی ہچکیاں نہیں رکی

۔۔۔۔ساحل کے سخت ہاتھ کی گرفت میں جکڑی کلائیوں کی اُسے دھکیلنے کی کوشش نہیں رکی۔۔۔۔

وہ اُس کے بھیگے سفید پڑتے چہرہ کو دیکھتا اُس کے تھمنے کا منتظر تھا۔۔لیکن اُس کے اندر اٹھتا تلاطم شانت ہوتا نظر نہیں آیا تو ایکدم سے اُس کی کلائیاں چھوڑ دی۔۔۔۔

دونوں ہاتھوں سے اُس کے چہرے کو تھامے ہلکا سا اوپر کیا تو بارش کی بوندیں آنکھوں میں چبھنے سے نین کی آنکھیں بند ہوئی۔۔۔

وہ اُس کی لرزتی پلکوں کو دیکھ ہلکا سا جھکا اور بے آواز حرکت کرتے گلابی لبوں کی ہر حرکت اپنے لبوں میں سمیٹ لی۔۔۔۔۔

بس اُس کے لفظ اور اُس کی ہچکیاں ہی نہیں دل میں اٹھتا ہر درد بھی۔۔۔ ہر تڑپ بھی۔۔۔۔۔ ناراضگی بھی۔۔۔ نفرت بھی۔۔۔ غصّہ بھی۔۔۔ شکوے بھی۔۔۔ بدگمانی بھی۔۔۔۔ اُلجھن بھی۔۔۔

ہر احساس اُس نرم گرفت میں مندمل ہو گیا۔۔۔۔۔۔۔۔ اور لبوں کی بڑھتی حرکت کے ساتھ لمس آشنائی کے سینکڑوں احساس وجود میں سرائیت کر گئے

شدتِ لمس۔۔۔

لذت لمس۔۔۔۔

حدتِ لمس۔۔۔۔

وسعتِ لمس۔۔۔۔

وحدتِ لمس۔۔۔۔

حصارِ لمس۔۔۔۔

شرارِ لمس۔۔۔۔۔

قرارِ لمس۔۔۔۔

خمارِ لمس۔۔۔۔

سحرِ لمس۔۔۔

سرورِ لمس۔۔۔۔۔

آتشِ لمس۔۔۔

تپشِ لمس۔۔۔۔

خوشبوئے لمس۔۔۔۔۔

گدازِ لمس۔۔۔۔۔۔

مزاجِ لمس۔۔۔۔

اعجازِ لمس۔۔۔۔۔

اندازِ لمس۔۔۔۔

شبابِ لمس۔۔۔۔

سبزہ لمس۔۔۔

سکوتِ لمس۔۔۔۔

تسلیم لمس۔۔۔۔۔

تعظیمِ لمس۔۔۔

طلسمِ لمس۔۔۔

دھیرے دھیرے رگوں میں اترتا ہر احساس قوتِ سماعت کو کمزور کرتا گیا۔۔۔

بارش کی رفتار میں کمی اور لمحوں کی طوالت اضافہ ہوتا گیا۔۔

اور طویل لمحوں کی نظر ہوتی سانسیں دھڑکنوں کے اُلجھنے کا باعث بنی۔۔۔

بس آنسُو تھے جو کسی صورت رکنے کو تیار نہیں تھے۔۔۔۔

تنگ ہوتی دھڑکنوں کے باوجود زوروں سے رواں تھے۔۔۔۔۔

سن ہوتے دِماغ اور بے جان ہوتے جسم کے باوجود نہ کوئی
احتجاج نا حرکت نا کوشش نہ اشارہ۔۔۔۔بس سکوت
تھا۔۔۔۔

لیکن جب ضبط کی انتہا ختم ہوئی اور قدم بے جان ہو کر
لرزنے لگے تو اُس نے ایک ہی شولڈر پر دونوں ہاتھ رکھ کر
اُسے پیچھے کرنے کی کمزور سی کوشش کی۔۔۔۔

اُس نے سانسوں کو آزاد کر کے۔۔۔یونہی چہرہ
تھامے۔۔۔۔یوں ہی بند آنکھوں سے۔۔۔پیشانی اُس کی
پیشانی سے لگاتے ہوئے اپنی سانس بحال کی تو اُس کی تیز تر

تپش نین کے بھیگے سرد چہرے کو دہکانے لگی۔۔۔۔ لیکن وہ
چاہ کر بھی پیچھے نہیں ہو پائی۔۔۔۔۔

آہستہ سے آنکھیں کھولیں تو نظریں ساحل کے بھیگے ہونٹوں
پر پڑی۔۔۔۔۔۔۔
مدھم مدھم دھڑکتا دل تیز ہونے لگا۔۔۔
ساحل نے بنا دور ہوئے آنکھیں کھول کر اُس کی
جھجھکتیں۔۔۔ لرزتی آنکھوں میں دیکھا۔۔۔۔۔۔

اُس کی کیفیت یکسر بدل گئی کے کہاں وغصے میں اُس پر برسنے
کو تیار تھی

اور کہاں تو اب اچانک خود میں ہی سمٹنے کا موقع ڈھونڈھ رہی تھی۔۔۔

کہاں پہلے آنکھوں میں غصّہ تھا۔۔۔۔
اور کہاں اب شر مگیں جھجھک۔۔۔۔

کہاں پہلے لبوں پر شکوے تھے۔۔۔
اور کہاں بس بوندوں کی شبنمی قطار۔۔

وہ وارفتہ نگاہوں سے اُس کے ایک ایک نقش کو نظروں میں بساتا پیچھے ہوا۔۔۔

تمہیں ایسے چھوڑ کر جا سکتا تو بیچ سفر سے واپس لوٹ کر نہیں آتا۔۔۔۔۔۔

وہ بہت تھوڑا سا پیچھے ہوا باقاعدہ اُس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے جذبات سے بھیگے لہجے میں بولا۔۔اُس کی کچھ دیر پہلے دور کرنے کی کوشش کا جواب اب دیا۔۔۔
نین نے کوشش کی کی نظریں پھیر لے لیکن شاید کوئی طاقت اُنہیں جکڑے ہوئے تھی کے وہ ایسا کر نہیں پائی۔۔۔

جیسے تب میرا خود پر بس نہیں چلا کے میں آگے قدم بڑھا سکوں۔۔۔۔

ویسے ہی تمہیں داؤد کے ساتھ دیکھ کر۔میرا بس نہیں چلتا کے میں اپنے جزبات پر قابو رکھ سکوں۔۔۔

وہ اُسے اپنے دیے گئ درد کی صفائی پیش کرتا۔۔۔ نظریں ایک لمحے کے لیے اُس سے ہٹا گیا لیکن نین اُسے دیکھتی رہی۔۔۔

کچھ ہوتا ہے مجھے۔۔۔۔۔

I can't breath۔۔۔۔۔

اُس نے پرسوز لہجے میں کہتے ہوئے آنکھیں بند کر کے کھولیں۔۔۔۔

بارش تقریباً رک چکی تھی۔۔

اندھیرے میں بس دور پول پر جلتی ایک لائٹ کی مدھم سی روشنی تھی اور وقفے وقفے سے گزرتی گاڑیوں کا اجالا۔۔۔۔

لیکن وہ دونوں تو کب سے ارد گرد بھلائے ہوئے تھے۔۔۔

تمہارے کسی سوال کا کوئی جواب نہیں ہے میرے پاس سوائے اس کے کے کیا فرق پڑتا ہے۔۔۔

جاننا ہے کیا فرق پڑتا ہے۔۔۔۔

وہ اُس کی ساکت بھیگی آنکھوں کو دیکھتا ہوا سنجیدگی سے بولا

۔۔۔۔

آگ لگ جاتی ہے دل میں جب تم کسی اَور کے لیے ہنستی ہو۔۔۔۔۔

اُس کا لہجہ فوراً بدلا تھا۔۔۔اب شدّت تھی ضبط کی۔۔۔

دماغ غصے سے پھٹتا ہے جب تم کسی اَور کو اہمیت دیتی ہو۔۔۔

تمہارا کسی کی طرح دیکھنا بھی نظر کو چبھتا ہے۔۔۔

لیکن مجھے اپنے جذباتوں کو قابو کرنا آتا ہے۔۔۔۔اس لیے سنبھال لیتا ہوں خود کو۔۔۔

بس پتہ نہیں کیوں جب بات داؤد کی آتی ہے تو میرا ضبط ٹوٹ جاتا ہے۔۔۔۔ برداشت ہار جاتی ہے۔۔۔

جب وہ بولا تو نین نے اُس کے مضبوط لب و لہجے میں بے بسی جھنجھلاہٹ بھی واضح محسوس کی۔۔۔۔

شاید اس لیے کے وہ مجھ سے بہتر ہے۔۔۔۔

شاید اس لیے کے وہ مجھ سے پہلے تمہاری زندگی میں آیا۔۔۔

شاید اس لیے کے وہ تمہارے لیے اوروں سے کچھ زیادہ رہا ہے۔۔۔

شاید اس لیے اُس کے ساتھ تمہارے جذبات جڑے تھے۔۔۔

شاید۔۔۔۔

وہ بے بسی سے اُسے اپنی اُلجھن سمجھاتا لب بھینچ گیا۔۔۔

اپنے لیے اُس کے لبوں سے ایسی باتیں سن کر نین کا دل زوروں سے دھڑکنے لگا۔۔۔

کیا کروں میں۔۔۔۔ نہیں چلتا خود پر بس۔۔۔

جب مجھے لگتا ہے ہے مجھ سے نہیں ہو گا برداشت میرا دل

پھٹ جائے گا تو کہہ دیتا ہوں کچھ بھی۔۔۔۔۔

دل کی بھڑاس نکال دیتا ہوں کسی بھی طرح۔۔۔

وہ جھنجھلائے ہوئے انداز میں سر جھٹک کر بولا تو نین نے

دوبارہ اُمڑ آتے آنسوؤں کو باہر آنے سے روکا۔۔۔

کیا کروں میں۔۔۔ نہیں ہوتا۔۔۔

کیا کروں اُس احساس کا جو کہتا ہے تمہیں کھو دیا تو جی نہیں

پاؤں گا۔۔۔

ساری دنیا میں تم سا کوئی اور ڈھونڈھ نہیں پاؤں گا۔۔۔۔

کیا کروں اگر میرا دل چاہتا ہے کے تم صرف میرے لیے
ہنسو۔۔۔۔۔

تمہاری ہنسی۔۔۔۔ تمہارا غصّہ۔۔۔۔ تمہاری باتیں۔۔۔
تمہارے الٹے سیدھے الفاظ سب صرف میرے لیے
ہو۔۔۔۔۔

اُس کے پر زور لہجے میں جذبات کی شدت بھی تھی بے پناہ
تڑپ بھی تھی۔۔۔شدت پسندی بھی تھی۔۔۔۔ گزرے
احساسوں کی چبھن بھی تھی۔۔۔۔

کیا کروں اگر کبھی کبھی اس ہوا سے بھی جلن ہوتی ہے کے یہ
تمہیں کیوں چھوئے۔۔۔۔

کیا کروں یہ بارش بھی زہر لگتی ہے اگر تمہارے بدن پر گرے۔۔۔۔

کیا کروں اگر دل ضد کرتا ہے کے تم بس اور بس میری رہو۔۔۔۔

کیا کروں اگر تمہیں چاہنا مجھے پاگل بنا رہا ہے تو کیا کروں میں کیسے تمہیں صفائی دوں اپنے کیے کی۔۔۔۔

وہ اپنے ایک ایک جملے کر ساتھ اُس کے قریب قریب ہوتا اُس کے بے حد نزدیک آگیا کے نین نے سانسیں روک لی۔۔۔ لیکن اِس کی آنکھوں میں دیکھنے سے بعض نہیں آئی

کیوں کے مشکل سے ہی اُس کا یہ روپ دیکھنے کو ملا تھا جس میں ساحل کی آنکھوں میں بس اُس کا عکس تھا۔۔۔

اور وہ اس لمحے پلکیں بھی جھپکنا نہیں چاہتی تھی۔۔

ہاں ہوں ان سیکیور۔۔۔۔ہاں ہوں چھوٹی سوچ کا انسان۔۔۔ہاں ہوں گھٹیا مرد۔۔

کیا کروں۔۔۔۔۔۔۔

وہ اُس سے پیچھے ہوتا ایک ایک لفظ کو زوروں سے ادا کرتا اُس کے کہے الفاظ کو دوہرا کر قبول کرنے لگا تو نین نے بہت برا محسوس انداز میں سر نفی میں ہلایا۔۔

تم بھی تو برداشت نہیں کر سکی نہ میرا کسی لڑکی کو دیکھنا اُسے چھونا۔۔

تمہیں بھی تکلیف ہوئی نا۔۔۔

اگر تمہاری فیلنگ غلط نہیں تو میری غلط کیوں۔۔۔۔۔

تمہاری جلن اگر تمہارا حق ہے تو میری تکلیف میرا گناہ کیوں۔۔۔۔۔

وہ پیچھے ہو کر اُس سے شکائت کرنے لگا تو نین کوئی جواب کوئی صفائی نا سوجھنے پر نظریں جھکا گئی۔۔۔۔

اتنا جو روئے جا رہی ہو نا کل سے۔۔۔۔اندازہ ہے کہ یہ آنسو مجھ پر کیا اثر کر رہے ہیں۔۔۔۔تکلیف دے رہے ہیں مجھے۔۔۔۔

۔۔۔۔۔ تمہارے آنسو تو پھر بھی دکھائی دیتے ہیں میں اپنی تکلیف تمہیں کیسے دکھاؤں۔۔۔۔۔

اپنے آپ پر یہ گھمنڈ تھا ہمیشہ سے کے ہر درد برداشت کر سکتا ہوں۔۔۔ لیکن دیکھو تمہارے آنسو برداشت نہیں ہو رہے مجھ سے۔۔۔۔۔۔

اُس کے ادھورے اظہار۔۔۔۔۔ مکمل شکایتیں۔۔ ان کہے جذبات اور خاموش حکایتوں کے بدلے نین کو بس یہی سوجھا کے وہ اُس کے قریب ہو کر اُس کے سینے سے لگ گئی۔۔۔۔۔۔

شاید وہ ابھی اور جل رہا ہوتا لیکن اچانک اُس کے دل کی جلتی آگ پر جیسے ٹھنڈا پانی پڑ گیا ہو۔۔۔اُس کے کچھ بولنے کو کھلتے لب دوبارہ بند ہو گئے اور اُس نے نین کو سختی سے خود میں بھینچ کر چہرہ اُس کے بھیگے بالوں سے لگا دیا۔۔۔۔

دونوں کو چھو کر گزرتے سرد ہوا کے جھونکے اپنے زور میں صدیوں کا سکون سموئے ہوئے تھے۔۔۔

کچھ پلوں کے لیے دونوں سب کچھ بھول کر بس ایک دوسرے میں گم تھے۔۔۔

ایک دوسرے کے قریب اور ایک دوسرے کے دل کے قریب تر ہونے کے پرانے احساس کی نئی نئی آگاہی دونوں کے دلوں کو سرشاری میں ڈبوئے ہوئے تھی۔۔۔

اُس کے سینے سے لگے ہوئے دھڑکنوں کی رفتار محسوس کرتے کرتے جب گزرے لمحے کا خیال۔۔۔لبوں پر اُس کے دیے لمس کو تازہ کر گیا تو نین نے فوراً آنکھیں کھولیں اور پھر دھیرے سے اُس سے الگ ہو کر پیچھے ہُوئی۔۔۔۔۔۔۔۔

چند پل ایک بے معنی کیفیت کے زیرِ اثر اُس سے نظریں اٹھانا مشکل ہوا تو زمین کو گھورتی اُنگلیاں مروڑنے لگی۔۔۔

وہ اُس کے دانتوں میں بے رحمی سے کچلے جاتے لب اور بکھرے بکھرے تنفس کا اُس کے بھیگے وجود پر اثر دیکھ زبردستی نظریں اُس پر سے ہٹا گیا۔۔۔۔تا کہ بھٹکتے ذہن پر

قابو رکھ سکے۔۔۔۔اور اپنا فون نکال کے کسی کا نمبر ملانے لگا۔۔۔

♦♦♦

اُس نے کسی کو کال کر کے اپنی بائیک اور نین کا سامان لانے کو کہہ دیا تھا۔۔۔گھر کے راستے کی اور بڑھتے ہوئے دونوں کے درمیان مکمل خاموشی تھی۔۔۔

دونوں ہی اس اچانک صورتِ حال سے بدلی اپنی اپنی کیفیت میں الجھے ہوئے تھے۔۔۔

نین کے دل میں اُس کے لفظ لفظ کو سوچ کر بڑھتی دھڑکنوں کا شور تھا۔۔۔۔

سمجھ نہیں آرہا تھا اُس کی ناراضگی کا اختتام کب اور کہاں ہو گیا تھا۔۔۔۔

کسی کی نظروں میں اپنے لیے چاہت دیکھنا۔۔۔۔اُس کے لیے اوروں سے اہم ہونا کسی بھی لڑکی کے لیے بہت معنی رکھتا ہے۔۔۔۔۔

اُس خوبصورت احساس کے نام سے وہ بے خبر تھی لیکن بار بار اُس کی باتیں اُس کی چاہت بھری نظریں اُس کا پر جذب لہجہ یاد کر کے اُس احساس میں جینا چاہتی تھی۔۔۔۔جیتے رہنا چاہتی تھی۔۔

جب کے ساحل کو چوبیس گھنٹے ختم ہوتے جانے کا افسوس۔۔۔اُنہیں طویل نا کر سکنے کی بے بسی پریشان کیے ہوئے تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

اُس نے ایک نظر اپنی کلائی میں بندھی گھڑی کو دیکھا جو شام کے سات بجا رہی تھی۔۔۔

اُسے ملے مہلت کے چند گھنٹوں میں اب بس سات گھنٹے باقی تھے۔۔۔

اور اُسے محسوس ہو رہا تھا جیسے آج گھڑی کی ہر سوئی تیزی سے حرکت کر رہی ہے۔۔۔۔

بارش کی بوندیں مدھم تھی لیکن مسلسل تھی۔۔۔

جس نے اچانک شہر کی فضا کو سرد کر دیا تھا۔۔۔۔۔

ٹھنڈی ہوا کے جھونکے خون کی روانی دھیمی کر رہے تھے۔۔۔۔۔

اُس نے شیرازی مینشن کے اندر داخل ہو کے بائیک روکی تو چند لمحے گزرنے کے بعد بھی نین اُسی طرح اُس کے شولڈر پر ہاتھ رکھے بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔۔اپنے خیالوں میں گم اُسے نا گھر آنے کا پتہ چلا نا بائیک کا رکنا محسوس ہوا۔۔۔۔
ساحل نے پلٹ کر سنجیدگی سے اُس کی جانب دیکھا۔۔۔اُس کی ایک زاویہ پر ٹھہری نظریں اُس کی بے دھیانی کی وضاحت تھی۔۔ بارش کی بوندیں چہرے کو چھو کر ٹھوڑی سے نیچے اُتر رہی تھی

گھر آ گیا۔۔۔۔

وہ اُس کے چہرے پر لائٹ کی روشنی میں موتیوں سی چمکتی بوندوں کو دیکھ دھیرے سے بولا تو وہ چونک گئی۔۔۔

جھٹ سے سر چاروں اور گھما کر دیکھا اور پھر ساحل کی طرف۔۔۔

جھٹ سے بائیک سے اُتری۔۔۔اپنی بے وقوفی پر خود کو کوستے ہوئے جلدی جلدی اندر کی طرف بڑھنے لگی لیکن دو قدم آگے جاتے ہی اُسے رکنا پڑا کیوں کے اُس کی کلائی ساحل کی گرفت میں تھی۔۔۔۔۔۔۔

وہ رخ بدلتی دھڑکنوں کے زیرِ اثر پلٹ کر اُس کی طرف دیکھنے کی کوشش بھی نہیں کر پائی۔۔۔۔

پتہ نہیں کس بات کا خوف تھا۔۔۔۔

کونسی گھبراہٹ تھی جو اُسے ہمت سے نظریں بھی اٹھانے سے روک رہی تھی۔۔۔

وہ اُس بائیک سے اُتر کر آگے بڑھا اور اُسے دونوں بازوؤں میں اٹھالیا۔۔۔

وہ اس اچانک عمل پر گھبرا کر اُس کے شولڈر کو تھام گئی۔۔۔۔۔۔

ایک لمحے کو حیرت سے اُس کی آنکھوں میں دیکھا تھا لیکن اُن کی سنجیدگی اور تپشِ سے گلا خشک ہوتا محسوس ہوا تو نظریں

نیچے کر کے شرٹ کی دوسرے بٹن پر جمادی۔۔۔۔دل کی
دھڑکنیں منتشر ہونے لگی۔۔
وہ ہمیشہ بولتی رہتی تھی لیکن اس وقت اتنا بھی نہیں سوجھا
کے کچھ کہہ سکے کچھ پوچھ سکے

ساحل اُسے باہوں میں لیے اندر کی طرف بڑھا تو ایک لمحے
کے لیے بھی نظریں اُس کے چہرے سے جدا نہیں
کی۔۔۔۔۔
بے خود انداز میں اُس کے چہرے کو تکتا رہا

جب کے وہ پریشان تھی کے سب کیا سوچے گے۔۔۔اُسے کتنی شرمندگی ہو گی۔۔۔ایک تو وہ اُس کی باہوں میں تھی اوپر سے اُس کے انداز بھی کسی طرح نارمل نہیں تھے۔۔۔

لیکن خوش نسیبی سے کسی سے سامنا ہی نہیں ہوا۔۔۔سب اپنے اپنے کمروں میں تھے بس چند ملازم وہاں تھے وہ بھی اپنے اپنے کاموں میں مصروف تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اُس کے لیے اپنی بڑھتی دھڑکنوں کا بوجھ سہنا مشکل ہوئے جا رہا تھا۔۔۔پلکیں گھبراہٹ کے بوجھ سے بھاری ہوئے جا رہی تھی۔۔۔

اور اُس کا یہ گریز۔۔۔ نظریں
بچانا۔۔۔ شرمانا۔۔۔ گھبرانا۔۔۔۔۔۔ پلکوں کا
جھپکنا۔۔۔۔ لبوں کا لرزنا۔۔۔۔ ساحل کے لیے مزید جان
لیوا ثابت ہو رہا تھا۔۔۔۔۔
اُس کے بدلے روپ نے اُسے پہلے سے کئیں زیادہ
خوبصورت بنادیا تھا اتنا کے وہ اُس کے چہرے سے نظریں بھی
ہٹانے کے بس میں نہیں تھا۔۔۔
بے قابو دل اور بے اختیار نگاہوں سے اُس کی لرزتی پلکوں کو
دیکھے جا رہا تھا۔۔۔

روم کے اندر پہنچ کے اُس نے اپنے بازو کے زور سے دروازہ
بند کیا اور وہیں دروازے کے قریب اُسے اُتارا کے وہ سامنے

ساحل کے اور پیچھے بند دروازہ ہونے سے نہ آگے جانے کا

راستہ پاسکی نا پیچھے ہونے کا۔۔۔۔۔۔۔

بس اُس سے دوری بنانے کی کوشش میں پیچھے دروازے سے

لگ گئی۔۔۔۔

وہ اُس کے ٹھیک سامنے دیوار بن کر کھڑا کمرے کی مدھم

روشنی میں اُس کے چہرے اور آنکھوں کے بدلتے رنگ و تاثر

کو غور و سنجیدگی سے دیکھتا اُس کے قریب ہونے لگا تو اُس کی

دھڑکنیں رکی اُس نے جھجھکتیں نظریں اٹھا کر اُس کے

چہرے کو دیکھا۔۔۔۔

جہاں ہمیشہ کے مقابلے آج الگ ہی سکوت تھا۔۔۔

اُس کی گہری براؤن آنکھوں میں۔۔۔۔جہاں آج جزباتوں کا جہاں آباد تھا۔۔۔۔چاہت کی چمک عیاں تھی۔۔۔۔۔بے خودی عروج پر تھی۔۔۔

ساحل نے اُس کی نظروں سے نظریں جوڑے اپنی ہتھیلی اُس کے سر کے قریب دروازے پر رکھی اور اُس کے طرف جھکنے لگا تو اُس نے سانسیں روک کر اُس کے سختی سے آپس میں جڑے لبوں کو دیکھا۔۔۔

خون کی روانی تیز تر ہوتی گئی۔۔۔

آنکھیں حیرت اور خوف سے پھیل کر اور بڑی ہو گئی۔۔۔

اُس نے نظریں لبوں سے ہٹا کر نیچے اُس کے کھلے کالر سے نظر آتی سلور چین پر جمائے مزید پیچھے ہونے کی کوشش میں سر

دروازے سے جوڑ دیا۔۔۔سانس اندر کھینچ لی۔۔۔اور اپنے دونوں ہاتھوں سے اپنے کپڑوں کو جکڑ لیا کیوں کے سہارے کے لیے اُسے کوئی اور چیز نظر ہی نہیں آئی۔۔

وہ اُس کے چہرے کے بے حد قریب ہوا تو اُس کے بھیگے بالوں نے نین کی سفید پیشانی کو چھوا اور سلگتی سانسوں نے اُس کے سرد چہرے کو تپشِ دے کر اُسے لرزنے پر مجبور کیا۔۔۔

وہ اُس کی مدہوش بے ربط نظریں اپنے لبوں پر محسوس کر کے آنکھیں بند کر گئی نچلا لب اندر کر گئی۔۔۔۔دل شدّت سے اُس کے اگلے عمل کی راہ میں سمٹ گیا۔۔

اُس کی سانسوں کی مدھم آواز اُس کے کانوں میں سنسنی بھر گئی۔۔۔۔

ساحل نے اُس کی سختی سے میچی آنکھوں سے نظریں ہٹا کر اُس کے لبوں کو دیکھا اور ہاتھ سے چھو کر اُنہیں دانتوں کی گرفت سے آزاد کیا۔۔۔۔

نچلے بھیگے لب کو دو اُنگلیوں سے چھوا تو نین کی جان سمٹ کر لبوں پر آ گئی۔۔۔۔

اُس سے وہ نرم لمس اور اُس کی حدت برداشت نہیں ہوئی تو اُس نے بنا آنکھیں کھولے ہی اُس کی کلائی سختی سے پکڑ کر اُسے روکا۔۔۔۔۔۔

وہ اُس ہاتھ کو پیچھے کر کے اُس کے گیلے بالوں میں پھنسا گیا۔۔۔ نین نے تب بھی اُس کی کلائی یونہی پکڑے رکھی۔۔۔۔

وہ اپنے ہونٹ اُس کے لبوں کے بے حد قریب لا کر رکا۔۔۔۔۔اور نظریں اٹھا کر اُس کی بند لرزتی پلکوں کو دیکھا

۔

کیا آج ہسبنڈ والی ڈیمانڈ پوری کرنے کی اجازت ہے۔۔۔۔

نین کے اتنے قریب جب اُس نے آگ سی سرگوشی کی تو اُس

کے حرکت کرتے لبوں نے نین کے اوپری لب کو چھوا اور

دہکتی سانسیں اُس کی سانسوں میں گھل کر بدن میں سرایت

کر گئی۔۔۔

اُس نے ساحل کی کلائی پر گرفت اتنی سخت کر دی کے ناخن

اسکن میں دھنسنے لگے۔۔۔

ساحل کی قربت۔۔اُس کی سانسیں۔۔۔اُس کی سرگوشی اُس

کے الفاظ سب نین کی جان لینے پر تلے تھے۔۔۔

وہ سر تا پیر بارش میں بھیگی ہوئی تھی لیکن تب بھی اُسے آپ

اُس کی قربت کی تپش میں جھلستا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔۔۔

دل نے پسلیاں توڑ کے باہر آنے کی کوشش کی تھی۔۔۔وہ اگر اپنے حواسوں میں ہوتی تو اُس پل کو ضرور کوستی جب اُس نے یہ بات کہی تھی۔۔۔۔۔۔۔لیکن اِس وقت تو اُس میں اتنی ہمت بھی نہیں تھی کے آنکھیں کھول کے اُس کی جانب دیکھ لے۔۔۔۔۔۔۔یا کھل کر ایک سانس بھی سکون کی لے لے۔۔۔۔

ساحل نے آہستہ سے لبوں کو لبوں سے جوڑ کر بس دھیرے سے حرکت دی۔۔۔۔۔۔۔

اُس کا ذرا سا نرمی بھرا عمل نین کی رگوں میں شدّت سے اُتر کر اُس کے لیے پیروں پر کھڑے ہونا مشکل کر گیا۔۔۔

Zubi Novels Zone

وہ دھیرے سے چہرہ سائیڈ میں کر کے لب اُس کے لبوں سے دور کر گئی تو ساحل کے لبوں نے گال کو چھوا اور سانسوں نے کان کو۔۔۔۔۔۔

ماتھے پر بکھرے نم بالوں نے آنکھوں کو۔۔۔۔

وہ بکھری بکھری سانسیں خارج کر کے اپنی دھڑکنیں معتدل کرنے کی کوشش کرتی اُس کی کلائی چھوڑ کر اپنے دل پر ہاتھ رکھ گئی۔۔۔۔جہاں اندر دھڑکنوں کا شور تھا اور باہر تیز ہلچل۔۔۔۔

ساحل نے اُس کی گردن کو لبوں سے چھوتے ہوئے بالوں میں اُنگلیوں کو حرکت دی اور اُس کی خوشبو کو سانسوں میں بساتے ہوئے جا بجا اپنا لمس ثبت کرتا گیا۔۔۔اُس کے ہر لمس کے ساتھ وہ بے حال ہوتی جب اپنی سانسیں جوڑتے جوڑتے تھک گئی تو گھبرا کر اُس کے سینے پر ہاتھ رکھے اُسے پیچھے کرنا چاہا۔۔۔لیکن اُس نے محسوس کیا نا کوئی اثر لیا۔۔۔۔۔بے سود سا گردن پر جھکا رہا۔۔۔

مزید بہکتا رہا۔۔۔

نین نے آنکھیں کھولیں اور ہمت کر کے اُس کے دروازے پر رکھے ہاتھ کو ہٹایا اور وہاں سے نکلنے کو بس ذرا سی آگے بڑھی

کے وہ اُس کی کمر کو تھامے واپس اُسی جگہ لے آیا جہاں وہ چند سیکنڈ پہلے تھی۔۔۔۔

پیچھے ہوتے ہی اُس کے لبوں کا دہکتا لمس کان کے قریب محسوس کر کے اُس نے بے بسی سے سانس روکے اُس کی شرٹ تھام لی۔۔۔۔اور سرخ گھبرائی نظروں کو اٹھا کر اُس کی طرف دیکھا تو قریب ہونے سے سانسیں پھر چہرے کو چھونے لگی۔۔۔۔۔۔۔

دل کانوں میں سنائی دینے لگا۔۔۔۔

سب سے بڑھ کر اُس کی بہکی پر شدت نگاہیں جن میں عجب سا سرور تھا بے خودی تھی جو آگ کی لپٹوں کی طرح اُس کے چہرے کو چھو رہی تھی۔۔۔

لبوں کو جلا رہی تھی۔۔۔

وہ۔۔۔۔م۔۔۔میں۔۔۔۔۔۔۔

اُس نے گلا تر کیے بمشکل لب کھول کر کچھ کہنا چاہا لیکن وہ اُس کے لبوں پر اُنگلی رکھ کر اُس کی یہ کوشش بھی ناکام کر گیا۔۔۔

اس لمحے نا وہ کچھ کہنا چاہتا تھا نہ کچھ سننا چاہتا تھا۔۔۔اُس کی آواز نا دنیا کی کوئی اور آواز۔۔

اس وقت وہ اپنے دل کی مان کے بس اپنے تمام حواسوں کو صرف اُسے محسوس کرنے میں لگائے ہوئے تھا۔۔۔

اُس کے لفظوں سے زیادہ اُس کو خاموشی کو پڑھنا چاہتا تھا۔۔۔۔اُس کی باتوں کی بجائے اُس کی دھڑکنوں کی بڑھتی رفتار میں اپنے نام کو سننا چاہتا تھا۔۔۔۔

اُس کے خود پر لگائے تمام باندھ دھیرے دھیرے ٹوٹتے جا رہے تھے۔۔۔

بھیگی رات۔۔۔۔۔مہکتا وجود اور احساسِ تشنگی نے تمام جذبات جگا دیے تھے۔۔۔

نم و نازک وجود کا خمار آشنا کیف۔۔۔۔۔ تشنگی اور بے خودی کے عمق میں لیے جا رہا تھا۔۔۔۔۔

ایک ایسے دریا میں جس کا طوفان نس نس میں مچلتا جسم اور دل دونوں بے قابو کیے ہوئے تھا۔۔۔

سلگتے میٹھے جذبات کی حرارت بدن کو یوں تپا رہی تھی کے دل چاہتا تھا اُس کے سرد وجود کو باہوں میں بھینچ کر خود میں سما لے۔۔۔۔۔۔۔۔ رگ رگ میں بسا لے۔۔۔

اُس کی پر سوز نظریں مسلسل اپنے لبوں اور آنکھوں کو چھوتے دیکھ وہ پلکیں جھکا گئی۔۔۔۔۔۔

ساحل نے اُس کے لبوں سے اُنگلی ہٹائے بنا نیچے کی اُس کی تھوڑی کو چھوا اور دو اُنگلیاں گلے کو چھوتی نیچے جانے لگی تو نین کا دل رک گیا۔۔۔۔

اُس کی اُنگلیوں کے ساتھ نظریں بھی سفر کر رہی تھی۔۔۔اور نین کا دل اُن کے ارتکاز سے بھٹکے جا رہا تھا۔۔۔

ZNZ
Zubi Novels Zone

وہ اُس کی اُنگلیاں دل کے مقام پر محسوس کرتے ہی اُس کا ہاتھ جھٹک کر تیزی سے اُسے پیچھے کرتی وہاں سے بھاگنے لگی لیکن چند ہی قدم آگے بڑھی تو اُسے رکنا پڑا کیوں کے اُس کا دوپٹہ ساحل کے ہاتھ میں تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ گلے میں آ کر سخت ہو کر سانسیں روکتے دوپٹے کو ہاتھ سے پکڑ کر دور کرتی آنکھیں بند گئی۔۔۔۔

دل رک کر دوگنی شدت سے دھڑکنے لگا۔۔۔۔

سمجھ نہیں آیا کے اس لمحے کی قید سے کیسے نکلے۔۔۔۔۔۔

وہ اُس کی کمر پر بکھرے بھیگے بالوں کو دیکھتا دوپٹے کو ہتھیلی میں لپیٹتا رفتہ رفتہ اُس کی طرف بڑھنے لگا تو اُس کے ہر بڑھتے قدم کی آہٹ پر نین کا دل سمٹتا بکھرتا گیا۔۔۔۔

وہ اُس کے قریب رک کر ہاتھ میں بندھے دوپٹے کے بلوں کو ہتھیلی سے زمین پر گرا گیا۔۔۔ لیکن وہ ایک آخری سرے کو اب بھی گلے کے قریب مُٹھی میں جکڑے کھڑی تھی۔۔۔۔۔

ساحل نے اُس کے بھیگے بالوں کو گردن سے ہٹا کر کندھے کو لبوں سے چھوا تو نین نے سانس روک کر آنکھیں میچی۔۔۔۔۔دوپٹے پر گرفت مضبوط کی۔۔۔۔

وہ اُس کے گرد ایک بازو پھیلا کر اُس کے ہاتھ کی قید سے دوپٹے کو آزاد کر کے زمین پر گرا گیا۔۔۔اور اُس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر اُنگلیوں کے پوروں کو لبوں سے لگا یا۔۔۔

Zubi Novels Zone

وہ اُس کے نرم لبوں کا لمس محسوس کرتے ہی ہاتھ کھینچ گئی۔۔۔۔۔۔۔

ساحل نے ہاتھ اُس کی کمر پر رکھ کر اُسے خود میں بھینچا تو نین کو اُس کی اُنگلیاں اپنے پیٹ کے اندر دھنستی ہوئی محسوس ہوئی۔۔۔۔

وہ چہرہ اُس کے بالوں میں دیے اُس کے سرد وجود کو اپنی سانسوں سے دہکانے لگا اور گردن کو لبوں کے لمس سے مہکانے لگا۔۔۔

نین ابتر ہوتی سانسوں کے اثر سے کمر پر لپٹے اُس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ کر اُس کا سہارا لینے کو مجبور ہوئی۔۔۔

اُس کے عمل میں دھیرے دھیرے بڑھتی شدت اور پیٹ پر سخت ہوتی اُنگلیوں کے لمس نے نین کی جان مشکل میں

ڈالے رکھی ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔اُس کے لیے سانس لینا محال تھا

ساحل نے ہاتھ کو دھیرے سے حرکت دے کے اوپر کرتے ہوئےاُس کے مخالف بازو کو تھاما۔۔

تو جہاں وہ اُس کی سر سراتی اُنگلیوں کے لمس پر مچل رہی تھی اُس کے بازو کی گرفت میں تنگ ہوتی سانسوں کو سینے میں ہی روک گئی۔۔۔

پتھر سی سختی پر اُس کا دل لرزنے لگا۔۔۔۔

وہ بنا رکے اُسے مزید خود میں بھنچتا لبوں کی حرارت اُس کی گردن پر منتقل کرتا گیا۔۔۔۔۔

نین نے سانس روکنے کی کوشش میں بے حال ہو کر اُس کا بازو خود سے دور کرنے کی کوشش کی تو وہ ہاتھ اُس کے بازو سے ہٹا کر گردن کو تھامے پیچھے موڑ کر اُس کے چہرے کا رخ اپنی جانب کر کے اُس کے لبوں پر جھکا۔۔۔

اور اس دفعہ اُس کے انداز میں نا نرمی تھی نا نزاکت۔۔۔ بلکہ اُس کی ہر حرکت میں شدت تھی اور ہر سانس میں جنون خیز دہک تھی جو سانسوں کی پگڈنڈی سے گزرتی نین کے اندر اُترتی جا رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔

اُس کا دل پنجرا توڑ کر باہر آنے کو مچل رہا تھا۔۔۔۔۔۔

وہ اپنے آگے زنجیر بنے اُس کے ہاتھ کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر گردن سے ہٹاتی پیچھے ہوئی۔۔۔اور رکی سانس بحال کی۔۔۔

وہ دوبارہ اُس کے لبوں پر جھکنے کو تھا کے وہ اُس کا ارادہ دیکھ پلٹ کے فوراً اُس کے سینے سے لگ گئی۔۔۔۔چہرہ سختی سے اُس کے سینے سے لگائے اُسے اتنی مضبوطی سے تھام گئی کے وہ ایک پل کو حیران رہ گیا۔۔۔
اور پھر اُس کی بکھرتی ٹوٹتی سانسیں سینے پر محسوس کر کے مسکرا کر اُسے دونوں بازؤں میں سمائے آنکھیں بند کی۔۔۔

وہ اپنی منتشر دھڑکنوں کو پر سکون کرتی گہرے گہرے سانس لینے لگی۔۔۔۔

کمرے میں بکھری معنی خیز خاموشی میں دونوں کی ملی جلی سانسوں کے سنگم نے نئی دھن بکھیر دی۔۔۔۔۔ باہر پھر سے زور پکڑتی بارش کا شور تھا اور اندر دھڑکنوں کی آوازیں عروج پر تھی۔۔۔۔۔

♦♦♦♦♦♦

چند لمحوں کے سکوت کے بعد ساحل نے اُسے دھیرے سے خود سے جدا کرنا چاہا لیکن وہ پیچھے سے اُس کی شرٹ کو سختی سے دبوچ گئی جس کر مطلب تھا وہ اُس سے الگ نہیں ہونا چاہتی۔۔

اُس کی بے باک نظروں کے لمس سے بچنے کے لیے اُسی کے سینے میں چھپنے کے علاوہ اُسے اور کوئی راستہ نہیں سوجھا۔۔۔تو وہ اس پر اپنی گرفت سخت کرتی گئی۔۔۔

لیکن اُسے کرنٹ لگا جب ساحل نے اُس کے شولڈر سے شرٹ ہٹا کر وہاں اپنا گال رب کیا۔۔۔

اُس کے شیو کی چبھن کندھے پر محسوس کرکے وہ پوری جان سے کانپ گئی اور گھبرا کر پیچھے ہوئی۔۔۔

بوکھلائے انداز میں اپنی شرٹ درست کرنے کو ہاتھ بڑھایا تو وہ درمیان میں ہی تھام کر اُسے روک گیا۔۔۔

اس کی سہمی سرخ آنکھوں میں آنکھیں ڈالے اُس کے ہاتھ کو اپنے چہرے کے قریب کر کے ہتھیلی کو لبوں سے چھوا تو وہ مُٹھی بند کر گئی۔۔۔۔

پلکیں جھپک کر نظریں نیچے کی اور لب کھول کر منہ سے سانس لی۔۔۔

وہ اُس کا ہاتھ لبوں سے ہٹا کر اپنے دل کے مقام پر رکھتا اُس کے شولڈر پر جھکا اور جب اپنے لب اُس کے کندھے سے مس کیے تو بھی نظریں نین کے چہرے پر تھی جیسے وہ اپنے ہر لمس سے اُس کے اندر منتقل ہوتے احساس کو اپنی نظروں سے دیکھ کر ذہن میں حفظ کرنا چاہتا ہو۔۔۔

جیسے خوبصورتی میں گھلتے حیاء کے رنگوں کو آنکھوں کے راستے دل میں اُتار لینا چاہتا ہو۔۔۔

وہ اُس کے سینے پر رکھا ہاتھ سخت کر گئی تو ساحل کی دھڑکنیں
اُس کی کلائی کی نبض پر محسوس ہونے لگی۔۔۔۔

ساحل کے لبوں نے آہستہ شولڈر سے بازو تک سفر کیا اور
بازو سے واپس کندھے تک آئے۔۔
وہ اُس کے جان لیوا انداز پر دوسرا ہاتھ بھی اُس کے کندھے پر
رکھ کر اُسے تھام گئی۔۔۔
نظریں زمین سے لگی ہوئے تھی۔۔۔۔
دھڑکنیں حد سے باہر ہو رہی تھی،۔۔

بنار کے وہ آنکھیں بند کرتا اُس کی خوشبو اور نرمی کو خود میں محسوس کرتا کالر بون کو چھو رہا تھا اور اُس کے گھنے بال نین کی ٹھوڑی پر سر سرا رہے تھے جب دروازے پر دستک ہوئی۔۔۔

وہ ہڑ بڑا کر ایک جھٹکے سے پیچھے ہوئی۔۔اور بند دروازے کو دیکھنے لگی, جیسے وہ کوئی چوری کرتی پکڑے جانے والی ہو۔۔۔۔اور بھاگنے کا کوئی راستہ نہ سوجھ رہا ہو

Zubi Novels Zone

وہ اُس کی حیرت اور پریشانی اُس کی آنکھوں میں محسوس کرتا زیرِلب مسکرایا تو دونوں ڈمپل ہلکے سے واضح ہوئے۔۔۔ کیوں کے وہ نین تارا تھی جو اپنی حرکتوں سے لوگوں کو تارے دکھا دیتی تھی۔۔۔

لیکن اس وقت خوف و گھبراہٹ سے اڑا چہرے کا رنگ بتا رہا تھا کے اُس کے حواسوں میں تارے جگمگا رہے ہیں۔۔۔۔۔۔

نین۔۔۔۔۔۔۔

دستک کے بعد چند پل خاموش گزرنے پر شیرین کے پکارنے کی آواز آئی۔۔۔

وہ جواب دینے ہی والی تھی کے ساحل نے اُس کے لبوں پر دھیرے سے اُنگلی رکھ کر اُسے بولنے سے روکا۔۔

اُس نے سانس روک کر آنکھیں مزید پھیلائے اُسے دیکھا تو وہ سر کو ہلکے سے نفی میں جنبش دے کر اُسے جواب دینے سے منع کر گیا۔۔۔

نین کیا کر رہی ہو دروازہ کھولو نا جلدی۔۔۔۔ مجھے تمہیں کچھ بتانا ہے

وہاں جواب نا ملنے پر شیرین کی آواز تیز ہوئی تھی۔۔۔

دادی نے صبح سے دونوں کو یہ کہہ کر لٹکایا ہوا تھا کے نین کے آنے کے بعد اُنہیں سرپرائز دیں گی۔۔۔

اور تب سے ہی وہ دونوں اُس کے انتظار میں بے حال ہو رہی تھی کے کب وہ آئے اور کب سرپرائز ملے۔۔۔

لیکن جب وہ آئی تب دونوں اپنے کمرے میں تھیں اور اب ملازموں سے معلوم ہوتے ہی شرین اُسے بلانے دوڑی چلی آئی تھی۔۔۔

شیرین کی آواز پر وہ محض نظریں موڑ کر دروازے کو دیکھنے لگی جو اندر سے لاک تھا۔۔۔اور وہ کب اور کیسے لاک ہوا اُسے سمجھ نہیں آیا۔۔۔

وہ دوبارہ اُس کی طرف دیکھ اُس کے بدلے بدلے تیوروں سے اُس کے ارادوں کا اندازا لگاتی اپنے دل کی دھڑکنیں مدھم اور گلا خشک محسوس کرنے لگی۔۔۔

اچانک سے اُس کا یہ رویہ ناقابلِ قبول تھا اور وہ نارمل رہنے کی لاکھ کوشش کے باوجود ہمت نہیں جٹا پا رہی تھی کے اپنی گھبراہٹ کو ہی کنڑول کر لے۔۔۔۔

دماغ میں خیال آیا کہ ابھی وہاں سے بھاگ کر دروازہ کھول دے یا اُس کی بات نہ مان کے جواب ہی دے دے لیکن وہ اُس کے تپش دیتے جزباتوں کی حرارت میں سلگتے اپنے دل کی پرزور مذمت پر یہ بھی نہ کر سکی۔۔۔۔

یہ دروازہ کیوں نہیں کھول رہی ہے۔۔ کہیں اُس چندا کی بچی نے مجھ سے جھوٹ تو نہیں بولا۔۔۔

لیکن دروازہ تو اندر سے لاک ہے۔۔۔۔

شاید نیند لگ گئی ہو گی۔۔۔

یہاں ہم سرپرائز کے لیے مر رہے ہیں اور یہ میڈم سکون سے سو رہی ہے

روم کی گہری خاموشی میں شیرین کی مدھم بڑبڑاہٹ بھی صاف سنائی دے رہی تھی۔۔۔۔۔

وہ بے بس کھڑی اُسے سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگی۔۔۔۔کے وہ شاید کچھ کہے۔۔۔۔۔

ساحل نے اُس کے لبوں پر اُنگلی کو آہستہ سے حرکت دی تو اُس کی گھنی پلکیں لرز کر جھکی۔۔

وہ ہاتھ لبوں سے ہٹا کر آگے سے اُس کی کمر کو چھوتے بالوں کو مُٹھی میں بھر کر اپنے چہرے کے قریب کرتا ایک گہرہ سانس بھر کر اُنہیں لبوں سے لگا گیا۔۔۔

اب بھی نظروں سے اُس کے چہرے کو پڑھتے ہوئے کے کیسے بنا محسوس کیے بھی وہ اُس کے عمل پر دھڑکتے دل کے زیرِاثر لب بھینچ گئی تھی۔۔۔

سانس روک گئی تھی۔۔۔۔

وہ اُس کے بالوں کو مُٹھی سے آزاد کر کے دونوں ہاتھوں سے اُس کی کمر کو تھامے اُسے دھیرے سے اپنے قریب کر گیا اور پیشانی اُس کی پیشانی سے لگائی۔۔۔۔

نین کی نظریں اُس کے بند لبوں پر تھی۔۔۔دل سمٹ گیا تھا ۔۔۔۔

پیشانی سلگنے لگی تھی

اُس کی گرم سانسیں نین کے سرد چہرے کو دہکانے لگی تھی۔۔

دروازے پر پھر سے دستک ہوئی لیکن اُس پر سوز لمحے کو چھو کر بنا اثر کیے گزر گئی۔۔۔

وہ اتنے قریب سے اُس کی پلکوں کو اپنی نگاہوں میں بھڑکتے جذبات کے الاؤ کی آنچ سے جلا رہا تھا۔۔۔

اور وہی آنچ اُس کے اندر بھی اثر کر رہی تھی۔۔۔ گلا خشک ہو رہا تھا۔۔۔

سانسیں جل رہی تھی۔۔۔۔

دھڑکنیں تنگ پڑ رہی تھی۔۔۔

اُس نے بنا دوری بنائے نین کو بازؤں میں لیا تو پیشانی بس ایک لمحے کو جدا ہو کر بالوں سے لگی۔۔۔

اور سانسیں کان پر چبھی۔۔۔۔

اُس نے قدم دھیرے سے آگے بڑھائے اور نین کا دل پوری قوت سے دھڑکا۔۔۔

اُس نے خود میں سمٹ جانے کی کوشش میں پیروں کی اُنگلیاں تک آپس میں بھینچ لی۔۔۔۔

ساحل نے اُسے بیڈ پر لٹاتے ہوئے بھی پیشانی اُس سے جدا نہیں کی بلکہ اُس کے اتنے ہی قریب جھکا رہا کے نین کی لیے

سننے کو بس اُس کی سانسوں کی آواز اور محسوس کرنے کے لیے بس اُس کے جذبات کی تپش بچی رہ گئی

باہر سے آتی آوازیں۔۔۔دروازے پر دستک۔۔۔۔۔ہوا کی سرسراہٹ۔۔۔۔۔سب کچھ سانسوں کی سرگوشی میں مدمل ہو کر بے معنی ہو گئیں۔۔۔

وہ دھڑکنیں روکے۔۔۔۔سانسوں کو سمیٹے۔۔۔۔مٹھیوں کو بھینچے۔۔۔۔اپنی سب حسوں کو جکڑے اس اِنتظار میں تھی کے کب وہ دور ہو کر اُسے سنبھلنے کا ایک موقع دے۔۔

لیکن وہ دور ہونے کے بجائے مزید قریب ہوا۔۔۔ہاتھ اُس کے قریب بیڈ پر رکھ کر اُس کی راہیں روکے چہرہ بالوں سے لگایا۔۔۔

لب بالوں کو چھو کر اُن کی نمی کو خود میں جذب کرنے لگے۔۔۔۔

سانسیں گردن پر سرسراتی بدن میں سنسنی بھرنے لگی۔۔۔۔

نین نے آنکھوں کو سختی سے میچا۔۔۔۔انگ انگ دل بن کر دھڑکنے لگا۔۔۔

سانسیں تیز ہونے لگی۔۔۔

اُس نے سر پیچھے کر کے بے خود بے سود۔۔ بہکی نظروں سے نین کے چہرے کو دیکھا اور ہلکے سے اُنگلیاں اُس کے ایک ایک نقش کو چھونے لگی۔۔۔۔

اُس کی سانسیں سینے میں اُلجھنے لگی۔۔۔۔اُس کی اُنگلیوں کا لمس ایسا تھا جیسے چہرے کو جلتے ستاروں نے چھوا ہو۔۔۔۔۔ گالوں سے گزرتی اُنگلیاں گلے پر آکر بار بار اُبھر کر مٹتی رگوں کو چھو کر خون کی رفتار سست کرنے لگی۔۔۔

وہ اُس کی نم پیشانی پر پڑتی سلوٹوں کو دیکھتا۔اُس کے گلے پر جھکا

اُس کے لبوں کے ساتھ سلکی بالوں کی گلے اور گردن پر سرسراہٹ نین کے لیے ناقابل برداشت تھی۔۔

وہ اُس کا بازو تھام کر چند پل اُس کے پر شدت عمل کو سہتی رہی لیکن جب اُس کی بیباکی میں اضافہ ہوا۔۔۔لبوں کی حرکت بھٹکنے لگی تو تیزی سے رخ موڑ کر کروٹ بدل لی۔۔۔۔

دل پر ہاتھ رکھ کر سانسیں لیتے ہوئے پیر سمیٹ کر آپس میں رگڑے۔۔

ذہن پوری طرح الرٹ تھا۔۔۔دل سمٹا ہوا تھا کے جانے اگلا عمل کیا ہو گا۔۔۔۔

جب کے یہ طلسماتی لمحے اپنے زور سے ساحل کی بنائی ہر حد ۔۔ہر دیوار۔۔۔ہر ارادہ توڑ کر اُسے بے خودی میں ڈبو چکے تھے۔۔

ہار ماننے پر مجبور کر چکے تھے۔۔۔

I gave up۔۔۔۔

ساحل نے اُس کے کان اور گردن سے بال ہٹاتے ہوئے بھیگی سی سرگوشی کی تو لبوں نے کان کو لو کو چھوا۔۔

وہ سمجھ نہیں پائی کے وہ کس چیز سے ہار ماننے کی بات کر رہا ہے لیکن اُس کی دل سوز مدھم آواز اور سانسوں کی یک جا سرگوشی نے اُس کی رگوں میں خون کی گردش تیز کر دی ۔۔۔

ساحل نے ہاتھ سے اُس کے چہرے کا رخ اپنی جانب کیا۔۔۔

نین نے اتنے عرصے میں پہلی دفعہ اُسے دیکھا اُس کی سوز نہاں آنکھوں میں اپنا عکس اور بے پناہ چاہت بھی اُسے اس لمحے کسی آگ کے جھونکے جیسے لگے جس کی لپٹیں دل کو جلا رہی تھیں۔۔۔

نظریں کبھی کبھی اُس مقام کو چھو لیتی ہی جہاں ہاتھوں کا چھونا ممکن نہیں ہوتا اور اس لمحے نین کو محسوس ہوا جیسے اُس کی آنکھوں کو یہ فن آتا ہے کے وہ اپنے زور سے کسی کی روح کو چھو لے۔۔۔۔۔

آنکھوں میں کسی کو جذب کر کے خود کو اور ساری دنیا کو بھول جانے پر مجبور کر دے۔۔۔۔۔۔۔

آنکھوں سے آنکھیں کے راستے کسی کی رگ رگ میں اُتر جائے۔۔۔۔۔

اُس کے ادھورے اظہار کے بعد جو کسر رہ گئی تھی اُس کی آنکھیں دل کھول کر سب واضح کر چکی تھی۔۔۔۔
بہت سی باتوں کے ساتھ اس لمحے ایک اور حقیقت اُس پر واضح ہوئی تھی کے وہ بلکل بھی بہادر نہیں ہے۔۔۔
ورنہ اُس نے کبھی نہیں سوچا تھا کے وہ کسی لمحے میں آکر اس طرح بے سود ہو جائے گی کے ایک لفظ بولنے کی بھی ہمت نا ہو گی

آنکھوں کا آنکھوں کو چھونا سوہان روح تھا پر پُر سکون تھا۔۔پُر جذب تھا۔۔۔فضا بدل گئی تھی۔۔۔وقت ٹھہر گیا تھا۔۔۔۔اُس کی اُنگلیاں بالوں میں اُلجھ کر سخت ہوئی تو نین کی پلکوں پر بوجھ بڑھنے لگا۔۔۔

ساحل نے خشک گلے کو تر کرتے ہوئے اُس کے بازو پھر شولڈر اور پھر جھکی پلکوں کو لبوں سے چھوا۔۔۔۔۔۔۔۔۔ پلکیں بوجھل ہوئی۔۔۔مُٹھی اپنے دل پر مضبوط ہونے لگی۔۔۔

جب اُس کی تیز سانسیں اور مدھوش نظریں اپنے لبوں پر محسوس کر کے اُسے آنکھیں بند کر کے جھکتے دیکھا تو وہ چند

لمحوں پہلے کی شدت یاد کر کے گھبرا کر اُس کے لبوں پر
اُنگلیاں رکھے اُسے روک گئی۔۔۔۔۔
لیکن یہ کوشش بھی اُس کے لیے بڑی خطرناک ثابت ہو رہی
تھی کیوں کے اُس کے لبوں کا لمس اور دہکتی سانسوں سے
اُنگلیاں بے جان ہو کر لرز رہی تھی۔۔۔
جب کے وہ اُس کے روکنے پر آنکھیں کھول کر اُسے دیکھنے
لگا۔۔۔

نین اُس کے آنکھیں کھولنے پر جھجھکتے ہوئے سر دھیرے
سے نفی میں ہلا گئی تو اُس کی آنکھیں سنجیدہ ہوئی۔۔۔
لب آپس میں جڑے۔۔۔۔۔
بالوں میں اُنگلیاں ڈھیلی پڑی۔۔۔

اُس کے بدلتے تاثرات پر وہ گھبرائی کے شاید وہ اُس کے

روکنے پر برا مان کر ناراض نا ہو جائے۔۔

دل زوروں سے دھڑک کر اپنی غلطی کا احساس دلانے

لگا۔۔۔

بھلے وہ اس لمحے کی شدت سے بچنا چاہتی تھی لیکن اُس پر یہ

ثابت کر کے ہر گز نہیں کے وہ اُسے قریب آنے نہیں دینا

چاہتی۔۔۔

وہ اُس کے چہرے کو سنجیدگی سے دیکھ کر اُس کی سوچ کا

اندازہ لگانے کی کوشش کرتے ہوئے پیچھے ہونے لگا تو وہ ہڑبڑا

کراُس کی شرٹ تھام کراُسے پیچھے ہونے سے روک گئی۔۔۔۔۔۔۔

وہ بس تھوڑا فاصلے پر ہوا تھا۔۔۔۔اُس کی اچانک حرکت پر نظریں نیچے کر کے اُس کے شرٹ پکڑے ہاتھ کو دیکھا اور پھر اُس کے چہرے کو

وہ اُس کی شرٹ کو یونہی جکڑے اُس کے دیکھنے پر آنکھیں بند کر گئی۔۔۔

اوراس کا یہ چھوٹا سا عمل اُس کی خودسپردگی کو ظاہر کرتا ساحل کو مسکرانے پر مجبور کر گیا۔۔۔۔۔

وہ اُس کی بند آنکھوں کو دیکھتا ہاتھ کو اپنی شرٹ سے ہٹا کر ہاتھ میں لیے اُنگلیوں کو آپس میں الجھائے اُس کے سر کے قریب

رکھتا اُس کے لبوں پر جھکا تو نین اُس کی اُنگلیاں اُس کے ہاتھ کو سختی جکڑ گئی۔۔۔۔۔

♦♦♦♦♦♦

گہری مسلسل خاموشی میں مسیج کے وائبریشن کی ہلکی سی ہلچل بھی واضح تھی۔۔۔۔

Zubi Novels Zone

اُس نے آنکھیں کھولیں اور سر بیڈ کراؤن سے ہٹا کر سیدھا ہوا۔۔۔۔۔بنا ہاتھ میں لیے ہی موبائل کی سکرین پر ایک نظر ڈالی تو اندازہ ہوا کہ سات گھنٹے بے حد تیزی سے گزر کر اپنے اختتام پر ہے۔۔۔۔

سرد آہ لبوں سے آزاد کیے اپنے سینے پر رکھے نین کے سر کو
دیکھا اور بالوں کو کان کے پیچھے کرتے ہوئے اُسے اپنی طرف
متوجہ کیا تو نین نے پلٹ کر اُس کی جانب دیکھا۔۔۔۔

میں جاؤں۔۔۔۔۔۔۔
وہ اُس کے گرد بندھے ہاتھ کی گرفت کمر پر سخت کرتے
ہوئے کان کی لو کو چھیڑتا اُس کی آنکھوں میں دیکھ کر پوچھنے لگا

جانا ضروری ہے۔۔۔
نین اُس کی کان پر حرکت کرتی اُنگلیوں کے لمس سے پگھلتی
دھیرے سے بولی ایک طویل خاموشی کے بعد لب کھلے تھے

جواب میں ساحل نے بس سر کو ہلکی سی جنبش دی

اور اگر میں پھر ناراض ہو جاؤں تو۔۔

وہ اُس کے ماتھے پر بکھر کے چہرے کو مزید دلکش بناتے بالوں کو دیکھتی معصومیت سے پوچھنے لگی۔۔۔۔

تو میں تمہیں منانے میں جو کسر رہ گئی ہے اُسے پوری کرنے کی ایک اور کوشش کروں گا۔۔۔

وہ اُس کی آنکھوں اور لبوں کو شوخ نگاہوں سے چھوتا بے حد سنجیدگی سے بولا تو وہ ہڑ بڑا کر پلکیں جھکاتی اُس کا ہاتھ۔اپنے کان کے قریب سے ہٹا گئی۔۔۔

نہیں۔۔۔۔۔میں ناراض نہیں ہوں بس تم مجھے بتا کر جاؤ
کے کہاں جا رہے ہو اور پورا ٹائم مجھ سے ٹچ میں رہنا۔۔۔
وہ اپنی غلطی سدھار کے جلدی سے بولتی اُس سے دور ہونے
لگی تو ساحل نے اُس کے گرد بازو تنگ کر کے اُسے روکا۔۔۔

اور ایسا کیوں۔۔۔۔
وہ اُس کے چہرے کے رنگوں کو نظروں سے حفظ کرتے
ہوئے بے ارادا پوچھنے لگا

اگر تم نے مجھے چیٹ کیا۔۔۔۔واپس نہیں آئے
تو۔۔۔۔۔۔

وہ اُس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے دھیرے سے بولی تو ساحل کے دل نے ایک بیٹ مس کی۔۔۔

تو سمجھنا میں مر گیا۔۔۔۔۔۔۔

وہ ایک پل کو خاموش اُسے دیکھتا سنجیدگی سے بولا۔۔۔۔
کیوں کے وہ خود نہیں جانتا تھا کے اُس کے راستے کتنے مشکل ہو گے اور اُسے واپس لوٹنے کا موقع بھی ملے گا یا نہیں۔۔۔۔
لیکن اپنی بے مطلب سی بات پر اُس کا ایسا جواب سن کر نین نے گھبرا کے اُس کے لبوں پر ہاتھ رکھ دیا

Are you made-----

اُسے غصے ناراضگی اور حیرت سے دیکھتی ہوئی بولی تو اُس کی آنکھیں مسکرائی اور لبوں نے نین کی ہتھیلی پر حرکت کی تو وہ ہاتھ پیچھے کر گئی۔۔۔

دور جاتے وقت ایسی بات نہیں کرتے۔۔۔۔

وہ نظریں جھکائے خفگی سے بولی۔۔ حالانکہ اُسے ہمیشہ ہر بات پر رُعب اور حکم کی عادت تھی۔۔ لیکن فلحال جیسے وہ بلکل بدل گئی تھی۔۔۔۔

کیوں۔۔۔۔

وہ بے خود سا اُس کے نازک لبوں کو دیکھتا بے مقصد پوچھنے لگا۔۔۔ اُنگلیاں اُس کے بازو کو چھونے لگی

پیچھے رہنے والوں کا دل بے سکون رہتا ہے۔۔۔۔۔

وہ اپنے بازو پر اُس کی اُنگلیوں کی حرکت محسوس کر کے سانس روک کر اُنہیں دور ہٹاتے ہوئے بولی

اگر تمہارا دل کبھی بے سکون ہو جائے تو خود کو آئینے میں دیکھ لینا۔۔۔

وہ اُس کے ہاتھ کو تھام کو لبوں سے لگاتے ہوئے بولا

اور اُس سے کیا ہو گا۔۔۔

نین نے اُس کو طرف دیکھا تو اُس نے دوبارہ سے اُس کا ہاتھ لبوں کے قریب کیا۔۔۔

جیسے مجھے ساری دنیا بھول جاتی ہے ویسے تمہیں بھی ہر بے سکونی بھول جائے گی۔۔۔۔

وہ دھیرے سے جواب دیتا اُس کے ہاتھ کو اپنے لبوں پر رب کرنے لگا تو وہ تیزی سے ہاتھ کھینچ گئی۔۔۔

نظریں جھکا کر بلیک شرٹ سے جھلکتے مضبوط سینے پر جمادی

تمہیں جانا ہے نہ۔۔۔۔۔۔

اُس کی بدلتی نظروں اور انداز پر اپنی بڑھتی دھڑکنوں کو محسوس کر کے وہ اُسے بہکنے سے بعض رکھنے لگی تو ساحل نے سنجیدگی سے اُسے دیکھ کر پیشانی اُس کی پیشانی سے لگا کر آنکھیں بند کی۔۔۔

کتنے ہی بے خبر لمحے اُس احساسِ دروں میں پگھلتے گئے جب فون پر پھر میسیج ٹیون بجی تو وہ پیچھے ہوا۔۔۔۔

اُس کی پیشانی کو لبوں سے چھو کر اُس سے دور ہوتا بیڈ سے اترتے ہوئے فون اٹھا کے میسیج ٹائپ کرنے لگا۔۔۔۔۔

اور نین خاموشی سے اُسے دیکھنے لگی اُس کے دل ودماغ میں کوئی فکر وپریشانی نہیں تھی کیوں کے یہ دوری کا عرصہ کتنا طویل ہونا تھا وہ اُس کے اندازے سے بھی انجان تھی۔۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔ

اٹھ گئی تم نانو کی لاڈو تھوڑی دیر اور سو جاتی یار۔۔۔۔

صبح کے گیارہ بجے وہ جاگ کر کالج جانے کی تیاری کیے نیچے آئی تو شیرین نے خطرناک انداز میں اُسے گھورتے ہوئے کہا۔۔۔

وہ اُس کے چڑے ہوئے انداز پر اُس پل کو یاد کر کے جب وہ اُسے بارہا آوازیں دے رہی تھی اور ساحل اُسے روکے ہوئے تھا نظریں جھکا کر مسکرائی۔۔۔

سوری بھابھی میری طبیعت ٹھیک نہیں تھی۔۔۔۔۔بس اسلئے پتہ نہیں چلا۔۔۔۔۔۔

وہ خلاف مزاج بے حد دھیمے کمزور لہجے میں بولی۔۔۔۔

ادھوری نیند اور بھوک کے ساتھ اُس کے جانے کی اداسی نے بھی طبیعت کو بوجھل کر دیا تھا

اور دیور جی۔۔۔۔۔اُن کی بھی طبیعت خراب ہے کیا۔۔۔۔

عشرت نے اُس سے شولڈر ٹکراتے ہوئے آہستہ اور زو معنی انداز میں کہا۔۔ تو اُس کی دھڑکنیں منتشر ہوئی۔۔۔۔

وہ تو کہیں باہر گیا ہوا ہے بھابھی۔۔۔۔۔۔۔

اس نے لاپرواہی برتتے ہوئے کہا لیکن لاکھ چاہ کے بھی اپنے بدلتے احساس کا اثر پوری طرح چھپا نہیں پائی۔۔۔

کہاں گیا ہے۔۔۔۔۔۔

عشرت نے حیرت سے پوچھا۔۔۔

مجھے نہیں پتہ۔۔۔۔آپ بتایئے نا کچھ کام تھا آپ دونوں کو مجھ سے۔۔۔

وہ کندھے اچکا کر کہتی بات کا رخ بدل گئی۔۔

کل سے ہمارا سرپرائز تمہاری وجہ سے پینڈنگ میں ہے۔۔۔۔۔۔۔اور تم اپنی ہی دنیا میں گم ہو۔۔۔۔

شیرین کا غصّہ ابھی بھی کم نہیں ہو رہا تھا وہ اُسے گھور کر اُس کا ہاتھ پکڑ کر کھینچتے ہوئے ڈرائنگ روم میں لائی جہاں دادی اور باقی سب بھی موجود تھے۔۔۔

عشرت بھی جلدی جلدی دونوں کے پیچھے آئی۔۔۔۔

دادی اب تو نین بھی یہاں ہے اب تو آپ ہمیں گفٹ دیں گی نہ۔۔۔۔۔۔۔

وہ دادی کے پاس صوفے پر بیٹھتے ہوئے اُن کا پیر دبا کر مسکا لگانے لگی تو عشرت نے بھی جلدی سے اُن کی دوسری سائیڈ جگہ بنالی۔۔۔کے کہیں سرپرائز سے محروم نہ رہ جائے۔۔۔۔یا کوئی کمی نہ رہ جائے۔۔

نین مسکرا کر دونوں کو دیکھتی سامنے رابعہ بیگم کے پاس بیٹھ گئی۔۔۔۔

دادی نے مسکرا کر دونوں کی بیتاب بے چین نظروں کو دیکھا اور فلک کو اشارہ کیا تو وہ ٹیبل پر بڑا چھوٹا سا لیکن خوبصورت باکس اٹھا کر اُن کے پاس لے آئی۔۔۔۔

اور اُس باکس کو دیکھتے ہی عشرت اور شیرین کی آنکھیں چمک اٹھی دھڑکنیں بڑھ گئی۔۔۔

دادی نے اُس باکس کو کھولا تو اُس میں ایک ہی جیسے بہت سارے کپڑے تھے۔۔وہی کپڑے جو خوابوں میں بھی عشرت اور شرین کا پیچھا نہیں چھوڑتے تھے۔۔۔۔۔۔

دادی نے پہلے اُن دونو کی کلائی میں کڑے پہنائے اور پھر نین اور فلک کو بھی اپنے پاس بلا کر وہی کڑے اُن کے ہاتھوں میں ڈالے۔۔۔۔

اب خوش۔۔۔۔۔

شیرین اور عشرت کے خوشی سے چمکتے چہرے دیکھ اُنہوں نے مسکرا کر پوچھا

بہت خوش دادی۔۔۔۔الٹرا خوش۔۔۔۔یہ دیکھیں میرے ہاتھ کتنے خوبصورت لگ رہے ہیں۔۔۔۔

شیرین زوروں سے اُن کے ساتھ لپٹ کے اُنہیں اپنا ہاتھ دکھانے لگی۔۔۔

ہاں لیکن میرے ہاتھ زیادہ خوبصورت ہے۔۔۔۔۔ہے نہ دادی۔۔۔۔

عشرت کہاں پیچھے رہنے والی تھی وہ بھی خوشی خوشی چہکی تو سب مسکرائے

اچھا نانو میں کالج جارہی ہوں۔۔۔۔۔

عشرت اور شیرین کو ایک دوسرے کو منہ بناتے دیکھ وہ ہنس کر نانو کے پاس سے اٹھنے لگی تو اُنہوں نے روکا

کیا بات ہے بیٹا۔۔۔۔ تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے نہ اتنی بجھی بجھی سی کیوں لگ رہی ہو۔۔۔۔

اُنہوں نے اُس کے چہرے اور سرخ آنکھوں کو بغور دیکھتے ہوئے اُس کے ماتھے کو چھوا

کچھ نہیں نانو کل بارش میں بھیگ گئی تھی شاید اس لیے تھوڑا ڈل فیل ہو رہا ہے۔۔۔پر میں ٹھیک ہوں۔۔۔۔
وہ اُن کا ہاتھ تھام کر مسکراتے ہوئے بولی۔۔۔۔

چلو پہلے ناشتا کر لو۔۔۔پھر جاؤ جہاں جانا ہے۔۔۔۔۔۔۔
دادی نے سر ہلاتے ہوئے اُسے آرڈر دیا اور عشرت اور شیریں کو اپنی سیلفیز لینے میں مگن دیکھ تاسف سے سر ہلا گئیں۔۔۔

♦♦♦♦♦♦♦♦

یہ سب کچھ تمہاری وجہ سے ہوا ہے اگر تم اپنے پرسنل میٹرز کی وجہ سے مشن پوسپون نہیں کرتے تو اب تک وہ سب ہماری حراست میں ہوتے۔۔۔۔

اُمید کی مطابق سب سے پہلے اُس پر بھڑکنے والا شاد ہی تھا۔۔

اُسے خود یہ جان کر بہت غصّہ آرہا تھا کے چوبیس گھنٹے میں سارا پلان برباد ہو گیا تھا۔۔اُن لوگوں تک پہنچنے سے پہلے ہی وہ باخبر ہو کر نہ صرف فرار ہو گئے تھے بلکہ بہت ضروری ثبوت بھی مٹا چکے تھے۔۔۔

اوراس کے پیچھے کسی اِندر کے ہی شخص کا ہاتھ تھا جو اُن کے ساتھ غداری کر کے دشمنوں کو الرٹ کر رہا تھا۔۔۔۔ لیکن فلحل ساحل کا دیر کرنا اُس کی غلطی بن گیا تھا کے اگر کچھ گھنٹے پہلے وہ لوگ وہاں پہنچے ہوتے تو کم سے کم آگے بڑھنے کی کوئی لیڈ ملنے کا چانس تھا۔۔۔

تمہارے اس چوبیس گھنٹے کے چکر میں مہینوں کی محنت برباد ہو گئی۔۔۔اتنی مشکل سے جن تک پہنچے تھے اُن میں سے ایک مر گیا اور دوسرا غائب ہو گیا۔۔۔۔

ہمارے پاس بس لکیر رہ گئی ہے پیٹنے کو اب پیٹتے رہو۔۔۔۔۔۔

شاد کا غصّہ عروج پر تھا اور اس سب کا ذمے دار اُسے صرف ساحل ہی نظر آتا تھا۔۔۔

ان سب باتوں سے زیادہ اگر اس بات پر دھیان دیا جائے کے اُن لوگوں کو پتا کیسے لگا تو زیادہ بہتر ہوگا۔۔۔۔۔۔

شاد کا غصّہ اُس کی برداشت سے باہر ہونے لگا تو وہ ضبط سے بولا۔۔

بلکل۔۔۔۔۔۔ بہتر تو وہی ہوگا جو آپ کہے گے سر۔۔۔ کیونکہ یہ ڈیپارٹمنٹ آپکے حساب سے ہی تو چل رہا ہے۔۔۔۔

شاد نے دانت بھینچے چبھتے انداز میں کہا تو اُس کے تاثرات بگڑے

دیکھ تو لمٹ مت کراس کر۔۔۔۔۔

وہ اُسے آنکھیں دکھا کر سرد لہجے میں وارن کرنے لگا تو شاد سے بھی برداشت نہیں ہوا۔۔

Shut up you both۔۔۔۔

چیف کی سخت آواز پر دونوں کو چُپ ہونا پڑا۔۔جب کے دونوں اب بھی ایک دوسرے کو آنکھوں سے وارن کر رہے تھے۔۔۔

شرم آنی چاہیے تم دونوں کو یوں آپس میں لڑتے ہوئے۔۔۔۔

بجائے یہ سوچنے کے کہ اب آگے کیا کرنا ہے تم لوگ جو ہو چکا اُس پر بحث کر رہے ہوں۔۔۔

چیف نے دونوں کے بار بار جھگڑے کو نظر انداز کیا ہوا تھا لیکن ایسی سچویشن میں اُن کا بحث کرنا بری طرح ناگوار گزرا ۔۔۔ایک تو دونوں قابل تھے لیکن ایک دوسرے کے سخت خلاف تھے ایک دوسرے کو بلکل برداشت نہیں کر سکتے تھے۔۔۔

ساحل کو تو ہمیشہ سے یہی لگا کے وہ پوزیشن میں اُس سے کم ہونے کی وجہ سے فرسٹیٹڈ ہے لیکن وجہ بس یہی تھی کے ساحل کا منمعانی کرنا اور رولز توڑنا اُسے پسند نہیں تھا۔۔۔

سر مجھے پتہ ہے کے آگے کیا کرنا ہے اور کیسے کرنا ہے لیکن میری ایک شرط ہے۔۔۔۔۔

میں جو کروں گا اپنی مرضی سے کروں گا۔۔۔ میرے کام میں کوئی انٹرفیئر نہیں کرے گا۔۔

کون مجھے جوائن کرے گا کون نہیں یہ بس میں ڈیسائڈ کروں گا۔۔۔

اُس نے شاد کو غصے سے دیکھ کر اپنا رخ چیف کی جانب کرتے ہوئے سنجیدہ سرد لہجے میں کہنے سے زیادہ جتایا

شاد چیف کے سنجیدگی سے اپنی جانب دیکھنے پر مسکرایا

بات ہی ختم۔۔۔ باس نے بول دیا۔۔۔

ہنس کے طنز اُس پر اچھالتا اُس کمرے سے باہر نکل گیا

تمہیں شاد پر شک۔۔ہے۔۔۔۔

اُس کے جاتے ہی چیف نے اُلجھ کر پوچھا

نو سر۔۔۔۔ لیکن میں فلحال ہر طرح سے احتیاط کرنا چاہتا ہوں کیوں کے یہ کئیں بار ہو چکا ہے اور اب اسے نظر انداز کرنا بیوقوفی ہو گی۔۔۔۔۔

اُس نے سر نفی میں ہلا کر جواب دیا۔۔۔

وہ اُس آرگنائزیشن تک پہنچنے کے لیے اپنے زہن میں ساری پلاننگ ترتیب دے چکا تھا لیکن اب وہ یہ چیز واضح کر کے دشمنوں کو سنبھلنے کا موقع نہیں دے سکتا تھا۔۔۔۔۔۔

کیوں کے پچھلی کئی بار ہوئی غلطیوں کے بعد یہ تو سمجھ آ گیا تھا کے دشمن طاقت اور چالاکی میں کسی طور کم نہیں ہے۔۔۔
وہ بھی اپنے نزدیک بڑھتے قدم کی ایک ایک حرکت پر نظر رکھتا ہے۔۔

اُس لیے ساحل نے اب اُس تک پہنچنے کے لیے ایک نیا راستہ چنا تھا جو بہت مشکل اور خطرناک ثابت ہونے والا تھا۔۔۔
لیکن اُسے خود پر اتنا یقین تھا کے اس راستے وہ اپنے مقصد اور ملک کے دشمنوں تک پہنچ جائے گا۔۔۔

وہ دشمن جو اپنے مفاد کے لیے اپنے ہی ملک کو تباہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔۔۔خود گناہ کر کے عام لوگوں کی زندگی یا تو چھین لیتے ہے یا دشوار کر دیتے ہیں۔۔۔۔۔

غیر ملکی دشمنوں سے کئیں زیادہ اندر چھپے غداروں کی وجہ سے ملک خطرے میں پڑتا ہے۔۔۔

اور کرما کا کام اُنہیں غداروں کو ختم کرنا ہے۔۔۔

◆◆◆◆◆

آیا نہیں وہ کمینہ اب تک۔۔۔۔۔

وہ لیکچر آف ہونے کے بعد کینٹین آ کر تھکے تھکے انداز میں چیئر پر بیٹھی تو صبا نے گیٹ کی طرف دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا

نین نے چونک کر اُسے دیکھا

کون کمینہ۔۔۔۔۔۔

نین نے پیشانی پر بل ڈالے اُسے دیکھا

ارے وہی تمہارا ہنسبنڈ

صبا اُس کی طرف دیکھ کر ہنسی نین کے تیور اچانک بگڑ گئے سست طبیعت ایکدم سے چست ہو گئی

اٹھو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ خود کھڑی ہو کر سرد لہجے میں بولی صبا نے نا سمجھی سے اُسے دیکھا

اٹھ اُدھر سے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اونچی آواز میں بولی صبا ہڑ بڑا کے اٹھ کھڑی ہوئی کینٹین میں موجود سب اُن کی طرف متوجہ ہوئے

تیری ہمت کیسے ہوئی اس کو کمینہ بولنے کی۔۔۔۔۔۔۔

نین نے کمر پر ہاتھ رکھے اُسے کڑے تیوروں سے گھورا۔۔۔

تم بھی تو۔۔۔۔اُسے ایسے ہی بولتی ہو نہ

صبا اپنی گھبراہٹ مٹاتے ہوئے بولی

ہاں تو وہ میرا ہسبنڈ ہے شوہر ہے گھر والا ہے
میں اُسے کمینہ بولوں کتا بولوں۔۔۔۔ یا گالی دے کے
بلاؤں میری مرضی لیکن کوئی اور نہیں بلا سکتا سمجھی

Because my gharwala is my gharwala

None of your gharwala۔۔۔

وہ لڑاکا طیارہ بن کے صبا پر ٹوٹ پڑی صبا گھبرا کے کرسی پر ٹک گئی۔۔۔

Nonsene-----

وہ اُسے سخت گھوری سے نواز کر وہاں سے چلی گئی۔۔۔

_پیچھے سب حیرت سے ایک دوسرے کو دیکھتے رہ گئے

♦♦♦♦♦♦♦

وہ دِن بھر بار بار اس کا نمبر ڈائل کرتی رہی لیکن سوئچ آف

بتاتا رہا۔۔۔اتنے دنوں میں پہلی دفعہ تھا جب وہ اُس سے دور

گیا تھا۔۔۔۔

وہ اُس کی کمی کو ایک ایک لمحہ شدت سے محسوس کر رہی تھی

شاید بہت قریب آکر ایکدم دور ہو گیا تھا اسلئے۔۔۔۔۔

شاید اپنے لمس سے مہکا کر اپنی صورت دیکھنے سے محروم

کر دیا تھا اسلئے۔۔۔۔

بہت دیر تک سب کے ساتھ بیٹھی رہی تاکے دل اُس کے خیال سے بھٹک جائے لیکن کوئی اثر نہیں ہوا۔۔۔سب نے اُس کی خاموشی کو نوٹ کیا اور بار بار وجہ بھی پوچھی۔۔۔لیکن وہ ٹالتی رہی۔۔۔۔

رات گہری ہونے لگی تو سب اپنے اپنے کمرے میں چلے گئے تب اُسے بھی مجبوراً اپنے روم میں آنا پڑا۔۔۔

دل کی طرح وہ کمرہ بھی ویران لگ رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔وہاں کی ہر شے خالی لگ رہی تھی۔۔۔۔۔دل بری طرح بے چین ہو رہا تھا۔۔۔ڈھیروں اندازے۔۔۔ہزاروں تسلیاں وہ اپنے دل کو بخش کر بھی بے سکون تھی۔۔۔

چینج کر کے بیڈ پر آئی تو گزری رات کے خیال سے سانسوں میں اُس کی مہک تازی ہوتی محسوس ہُوئی

بستر میں تپش کے احساس سے بدن تپنے لگا۔۔۔۔۔۔۔بے چینی بڑھنے لگی۔۔۔دل بھرنے لگا۔۔۔۔

آنکھیں جلنے لگی۔۔۔۔۔

وہ ایکدم سے اٹھ بیٹھی۔۔۔۔

یہ کیا ہو رہا ہے مجھے۔۔۔

اُس نے بے بسی سے لب کاٹے

آنکھوں میں دھیرے سے آنسُو بھرنے لگے۔۔۔

جنہیں بکھرنے سے پہلے ہی وہ پلکوں میں جمع کرتی فون اٹھا کر ایک دفعہ پھر اُس کا نمبر ملانے لگی

شدت سے دعا کی کے اس دفعہ لگ جائے اور بس ایک بار اُس کی آواز سن لے تو دل پر سکون ہو جائے۔۔۔

یہ خالی پن بھر جائے

وحشت میں کچھ کمی آئے ۔۔۔

لیکن اس دفعہ بھی جب آس خالی لوٹی تو نازک سا دل ٹوٹ گیا۔۔۔

بے جان بدن سے بستر پر لیٹ گئی

ضبط مشکل ہوا اور بند آنکھوں سے آنسو ٹوٹ کر گرنے لگے۔۔۔۔۔۔

بس ایک دن کی دوری نے بتادیا کے وہ اُس کے دل میں کس حد تک مقام بنا چکا ہے کہ وہ اُس کی کمی کو بلکل برداشت نہیں کر پا رہی۔۔۔۔۔

وہ شاید نیند لگنے تک روتی رہتی لیکن فون کی رنگ نے اُس کے ہر احساس سمیت آنسوؤں کو بھی رکنے پر مجبور کیا۔۔۔

وہ تیزی سے اٹھ کر فون دیکھنے لگی تو کوئی ان نون نمبر تھا لیکن پھر بھی اُس کے زوروں سے دھڑکتے دل نے احساس دلایا کے فون کرنے والا کون ہے۔۔۔

اُس نے لرزتی اُنگلیوں سے سکرین کو چھو کر کال اکسیپٹ کی اور سانسوں کو معتدل کیا تاکہ وہ ذرا بھی اُس کی بے چینی بے سکونی نوٹ نا کر سکے۔۔۔

۔۔۔۔کون۔۔۔۔

اُس نے جان کر بھی انجان بننے کی کوشش کی لہجے کو بے تاثر رکھے لاپرواہی ظاہر کرنے کی کوشش کی۔۔۔۔۔

Its me۔۔۔۔۔۔۔۔

ساحل نے جواب میں دھیرے سے کہا تو اُس کی ہلکی سی آواز بھی نین کے دل میں سکون بن کر اتری۔۔۔۔۔۔

کون میں۔۔۔۔ ٹھیک سے بتاؤ۔۔۔۔۔

اب کے وہ بلکل اپنے اصل روپ میں تھی۔۔۔۔اور اُس کے لہجے پر وہ مسکرا کر سامنے رکھی فائل بند کر کے پوری طرح اُس کی جانب متوجہ ہوا

میں۔۔۔۔اپنی بیوی کے ماما کا بیٹا۔۔۔

سر صوفے سے ٹکائے مسکراتے لہجے میں بولا۔۔۔

اچھا تو فرصت مل گئی تمہیں فون کرنے کی۔۔۔۔۔ صبح سے کہاں لگے ہوئے تھے اپنا فون سوئچ آف کر کے۔۔۔۔۔۔سچ سچ بتاؤ ورا اوڈی کس کے ساتھ اتنے ضروری کام پڑ گیے ہیں تمہیں جو اتنا مصروف ہو گئے۔۔۔

باقی سب ٹھیک ہے لیکن ایزجی تھوڑی کم ہے۔۔۔۔روئی
تھی ناتم۔۔۔۔

وہ اُس کی بات پر اُس کی آواز اُس کا لہجہ لفظوں کے اُتار چڑھاؤ
سب کچھ جانچ کر سنجیدگی سے بولا
تو نین کا دل دھڑکتے دھڑکتے رکا۔۔۔۔۔۔۔لب سانس لینے
کو کھلے۔۔۔

بات کو گھماؤ مت جو پوچھا ہے اُس کا جواب دو ورنہ تمہاری
خیر نہیں۔۔۔۔

وہ اپنے کمزور پڑتے دل اور لہجے پر قابو پاتی زبردستی کی سختی
دکھانے لگی۔۔۔۔

خیر تو اب ویسے بھی نہیں رہی۔۔۔
ساحل نے سر پیچھے گرا کر آنکھیں بند کر کے کھولتے ہوئے
شدتِ جذب سے مدھم ہوتے لہجے میں کہا تو نین کے لیے
اب مزید کچھ کہنا غصّہ کرنا سختی کرنا دھمکانا سب ناممکن
ہو گیا۔۔۔ وہ خاموش ہو گئی۔۔۔۔۔۔۔
دھیرے سے پیچھے ہو کر سر تکیے پر رکھے لیٹ گئی اور اُس کے
بولنے کا انتظار کرنے لگی۔۔

بہت غلط کیا ہے تم نے میرے ساتھ۔۔

وہ چند پل اُس کی دھیمی سانسوں کی آہٹ محسوس کرتا رہا اور پھر سلگتے لہجے میں بولا تو جہاں اُس کے لہجے کی تپش سے نین کا حلق خشک ہوا وہیں اُس کی بات پر اُلجھن کی لکیریں پیشانی پر پڑی۔۔۔۔

میں نے کیا کیا۔۔۔

وہ اُنگلی سے بستر پر لکیر بناتی بے حد دھیرے سے پوچھنے لگی ۔۔۔جواب کی راہ میں دل سمٹ گیا۔۔۔

بتادوں۔۔۔۔۔

اُس نے دلسوز لہجے میں کہتے ہوئے اُس کے دل کو دُگنی قوت سے دھڑکنے پر مجبور کیا۔۔۔

نئ مجھے نیند آرہی ہے۔۔۔ صبح بات کریں گے۔۔۔۔۔۔

اُس کے لہجے کی سنگینی کو محسوس کر کے دھڑکنیں منتشر ہونے لگی تو نین نے تکیے کو مُٹھی میں بھینچا۔۔۔۔

ہم کچھ دن۔۔۔۔۔ بات نہیں کر پائے گے۔۔۔۔

اُس نے آنکھیں کھولیں اور بہت ہمت کر کے کہا کیوں کے یہ بات خود بھی سوچ کر دل پریشان ہو رہا تھا کے کیسے وہ اس دوری کو سہہ پائے گا جس کے چند گھنٹوں نے ہی بہت کچھ باور کروادیا تھا۔۔۔

کچھ دن۔۔۔ لیکن تم چار پانچ دن میں واپس آجاؤ گے

نا۔۔۔

اُسے اب تک جو اندازہ تھا اسی کے مطابق بولی تو ساحل کے

لب سختی آپس میں جڑے۔۔۔

اگر دیر ہو جائے تو بھی تم پریشان مت ہونا۔۔۔

اُس کے چار پانچ دِن کہنے کے بعد وہ ہمت نہیں کر پایا یہ کہنے

کی کے شاید مہینہ بھی گزر جائے شاید اُس سے بھی زیادہ

وقت لگ جائے۔۔۔

تمہاری باتیں سن کے ڈر لگ رہا ہے مجھے۔۔۔۔۔ تم ہو

کہاں۔۔۔۔۔ کیا کر رہے ہو۔۔۔

وہ اُس کے دھیمے لہجے میں ہلکی سی جھجھک محسوس کر کے سیریس ہو کر پوچھنے لگی۔۔۔۔وہ لب بھینچ گیا۔۔۔

ٹینشن ہو رہی ہے۔۔۔۔۔۔۔چپ مت رہو۔۔
وہ اُس کی خاموشی پر پریشان ہو کر جھجھکتے ہوئے بولی۔۔۔

You Trust me--------
اُس نے گہری سانس خارج کر کے بھاری گمبھیر لہجے میں پوچھا۔۔

ہاں۔۔۔۔
نین نے لمحے میں جواب دیا لیکن آہستہ آواز میں۔۔۔

کچھ بھی ہو جائے تم مجھے غلط مت سمجھنا۔۔۔بہت ساری باتیں ہے جو تم ابھی نہیں جانتی۔۔۔میں تمہیں واپس آکر سمجھاؤں گا۔۔۔

بس ایک بات ہمیشہ یاد رکھنا۔۔۔وقت کتنا بھی بدل جاے میں تمہارے حق میں کبھی نہیں بدلوں گا۔۔۔آخری سانس تک نہیں بدلوں گا۔۔۔

وہ سنجیدہ جذبات میں بھیگے لہجے میں بولا تو نین کی دھڑکنیں کانوں میں گونجنے لگی۔۔۔

اُس کے لفظوں میں جتنا سکون تھا اتنی ہی جزبیت بھی تھی

۔۔۔

I believe-----

اُس نے آنکھیں بند کر کے کھولیں۔۔۔اور دھیرے سے

جواب دیا۔۔۔

اب سو جاؤ۔۔۔ گڈ نائٹ۔۔۔

وہ اپنے بھٹکتے دل اور احساس کے زیرِ اثر۔۔۔لبوں کو تر کیے

بولا تو نین ایکدم سے اٹھ بیٹھی

سنو۔۔۔۔

فوراً اُسے پکارا اس سے پہلے کے وہ فون بند کر دے۔۔۔

بس،۔۔۔۔دو منٹ اور بات کر لیں ہم۔۔۔۔

اُس کے فون بند کرنے کی بات سے ہی نین کا دل پھر بے چینی کی اور بڑھنے لگا۔۔۔

کیا بات کریں۔۔۔۔

ساحل نے اُس کا بدلتا لہجہ اُس کی لرزش اور تڑپ محسوس کر کے آنکھیں بند کر کے کھولیں۔۔۔

اُسے لگا وہ دو منٹ اور اُسے سنتا رہا تو پھر اُس کی طرف پلٹنے پر مجبور ہو جائے گا۔۔۔

جو دل چاہے۔۔۔۔

نین نے بیتابی سے کہا۔۔

جو دل چاہ رہا ہے وہ کال پر نہیں کر سکتا۔۔۔۔

اُس نے بلکل۔ دھیمی آواز بے بس انداز اور آنچ دیتے لہجے میں کہا تو وہ اُس کی غیر موجودگی میں بھی پلکیں جھکا گئی۔۔۔۔

بے قابو دھڑکنوں نے لفظوں کو بے زور کر دیا تو خاموشی نے جگہ بنالی۔۔۔

لیکن خاموشی میں بھی عجیب سی تپش تھی جس کے احساس سے نین کا وجود تپنے لگا۔۔

I think -----its too late we have to sleep now---

وہ دل پر ہاتھ رکھے کڑے دل سے بولی۔۔۔۔اگر اُس کی غیر موجودگی ناقابل برداشت تھی تو باتیں بھی پر سوز تھی اور خاموشی بھی۔۔۔۔

Ok good night۔۔۔

اُس کا اپنا دل ڈگمگا رہا تھا۔۔۔اور وہ کچھ بھی غلط ہونے سے پہلے دھیان اُس کی طرف سے ہٹانا چاہتا تھا۔۔۔۔۔۔

سنو۔۔۔

لیکن ایک دفعہ پھر پکار کر نین نے اُس کی دھڑکنوں کو اپنی رو سے بھٹکایا۔۔۔اُس نے ضبط سے سرخ ہوتی آنکھیں بند کی اور نچلا لب اندر لیا۔۔۔

I------

نین نے ساری ہمت جمع کر کے دل کی بات زبان پر لانے کی کوشش کی لیکن جھجھک اور تیز ہوتی سانسیں رکاوٹ بننے لگی----

بس ایک ادھورے لفظ--سانسوں کی سرگوشی اور خاموشی نے ساحل کو ان کہی بات کا اشارہ دے دیا---اُس نے آنکھیں کھولیں اور دل و جان سے اُس کی طرف متوجہ ہوا---اُس کے لبوں سے اظہار سننے کو بدن کے ریزے ریزے میں قوتِ سماعت سما گئی---

I'll miss you----

نین سے ہمت نہ بندھی تو الفاظ اور بات دونوں بدل دیے---

لیکن تب بھی اُس کے لرزتے دھیمے لہجے نے ساحل کا دل پوری قوت سے اپنی جانب کھینچا----

I love you-----

اُس نے ایک پل کی خاموشی کے بعد بھاری گمبھیر سرگوشی کی تو اُس کے الفاظ نین کو اپنی رگوں تک سرائیت کر کے خون میں شامل ہو کر پورے بدن میں گردش کرتے محسوس ہوئے---دورانِ خون بڑھا تو سانسیں بھی تیز ہوئی جس کی آہٹ دوسری جانب بھی باآسانی سنائی دی---

اُس نے فون کان سے ہٹا کر کال بند کی اور جلتے چہرے پر ہاتھ پھیرا۔۔۔

اپنے اُس لمحے کی بے اختیاری پر غصّہ آیا جس میں وہ کمزور پڑ کے اپنی ہی بنائی دوری ختم کر گیا تھا۔۔۔اُس کے اتنے قریب آ گیا تھا کے اب دوری جان لے رہی تھی اور قربت طلب بنتی جا رہی تھی۔۔۔

اُسے اندازہ تھا کے اگلے دن رات اُس کے لیے بہت مشکل ہونے والے ہے۔۔۔ لمحہ بہ لمحہ یہ طلب بڑھنی ہے۔۔۔ لیکن سوائے صبر و ضبط کے کوئی حل نہیں تھا۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔ

ہاں یار میں بس آرہی ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تم لوگ تھوڑی دیر ویٹ نہیں کر سکتے۔۔۔۔۔۔۔

وہ گاڑی سے اتر کر ایک ہاتھ سے فون کان سے لگائے دوسرے سے جھک کے سینڈل کے سٹرپ کو ٹھیک کرتی ہوئی جھنجھلائی سی بولی اور فون بند کر کے اپنے قیمتی پرس میں ڈال کر آگے بڑھنے لگی

چند قدم ہی لیے تھے کے سامنے سے چار بدمعاش اُسے عجیب نظروں سے دیکھتے قریب آکر اس کے راستے کی رکاوٹ بنے۔۔

کون ہو تم لوگ۔۔۔۔۔۔۔۔

اس نے ناگواری سے کہتے اطراف میں نظر گھمائی تو شام کے وقت خود کو اس سنسان جگہ پر اکیلا محسوس کیا۔۔

اکیلے اکیلے کہاں جا رہی ہو جانے من ہمیں بھی ساتھ لے چلو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ایک لوفر اس کے سر سے پیر تک دیکھتے ہوئے اپنی داڑھی پر ہاتھ پھیرتا ہوا بولا بلیو گھٹنوں تک آتے سلیولیس ٹاپ اور اس کا گھرا گلا اُن شیطانوں کے برے ارادے جگانے کا کام کر رہے تھے

وہ حالانکہ دوسروں کو ڈرانا پسند کرتی تھی لیکن ایسی صورتِ حال میں آس پاس کسی کا نہ ہونا۔۔سنسان جگہ اور گہرا ہوتا اندھیرا۔۔۔۔۔

وہ اندر ہی اندر خوفزدہ ہو کر گلا تر کرنے لگی۔

دیکھو۔۔۔۔۔۔۔چپ چاپ یہاں سے نکل جاؤ۔۔۔ سمجھے۔ تم لوگ جانتے نہیں میں کس کی بیٹی ہوں۔۔۔۔۔۔

خود کو بے خوف ظاہر کرتے ہوئے اُنہیں دھمکانے کی کوشش کی لیکن پیشانی پر چمکتا پسینہ بتا رہا تھے کے وہ اندر ہی اندر کتنی گھبرائی ہوئی ہے۔۔۔

جانتے ہی تو آئے ہیں میری جان۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس کے بات کرنے کے درمیان ہی آدمی نے اس کا بازو پکڑ لیا خوف سے انجو کی آنکھیں پھیل گئی

Help ------- please help me-------

وہ زوروں سے چلانے لگی کیوں کے اس سے زیادہ بہادری وہ بھی اکیلے۔۔۔۔اس کے بس کے باہر تھی وہ لڑکے شیطانیت سے قہقہہ لگانے لگے اور انجو کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔۔۔۔

دہلی کی سڑکوں پر آئے دن ایسے واقعات ہوتے رہتے تھے
جسے سن کر انسان کی روح کانپ جائے۔۔۔۔۔۔۔۔

اور ایسی ہی کسی سوچ کے تحت اس کا دل لرزنے لگا۔۔۔۔
اپنے باپ کے لاکھ منع کرنے کے بعد وہ بنا گارڈز کے اکیلی
گھر سے باہر نکلی تھی اپنے دوست کے گھر جانے کے لیے اور
اب اپنی بے وقوفی پر بے حد پچھتاوا ہو رہا تھا۔۔۔

اس آدمی نے خباثت سے مسکرا کر جب اُس کے سفید بازو کو
چھونے کیلئے ہاتھ بڑھایا تو انجو نے آنکھیں سختی سے میچ لی۔۔

لیکن اس کے بازو سے ایک انچ دوری پر کسی نے اس کی کلائی پکڑے اس کی کوشش ناکام کی۔۔۔۔۔۔۔۔

یہ کیا کر رہے آپ۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس بدمعاش نے اپنا ہاتھ روکنے والے کو غصے سے دیکھا تو وہ حیرت جتاتے لہجے میں نہایت شرافت سے بولا

جب کے اس کی آواز پر انجو نے آنکھیں کھولیں اور اس آدمی کو اپنے بچاؤ میں آتے دیکھ اُس کے دل میں اُمید جگی خوف کم ہوا

جب لڑکی منع کر رہی ہے تو کیوں زبردستی کر رہے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ بنا انجو کی جانب دیکھے جتنے پر سکون انداز میں بولا پکڑ اتنی ہی سخت تھی۔۔

اس بد معاش نے اس کا ہاتھ غصے سے جھٹکا پیچھے کھڑے تینوں بھی حیران ہو کر دیکھ رہے تھے جب کے انجو سہمے دل سے بار بار اُس کی طرف دیکھ رہی تھی۔۔۔

کون ہے بے تو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ آدمی پیشانی پر بل ڈالے اُسے گھورنے لگا وہ اس کے مقابل آکر کھڑا ہوا لڑکی کے ٹھیک سامنے۔۔۔۔۔ وہ اُسے اپنی

ڈھال بنتے دیکھ کچھ ریلیکس ہوئی۔۔۔اور مکمل اس کے پیچھے چھپ گئی

رشتے میں تو ہم آپ کے کچھ نہیں لگتے اور نام بتانے میں بھی ہمیں کوئی انٹریسٹ نہیں ہے۔۔۔۔۔

بس ایک ریکویسٹ ہے کے شرافت سے یہاں سے چلے جائیے۔۔۔۔۔۔

اس نے دونوں ہاتھ سینے پر باندھتے ہوئے آرام سے کہا

اور نہیں گئے تو کیا کرلیگا تو۔۔۔۔۔۔۔۔۔

پیچھے کھڑے ایک نے آنکھیں دکھاتے ہوئے پوچھا۔۔۔

اُس نے افسوس زدہ سانس خارج کی۔۔۔

مجھے لگتا ہے تم لوگ آج اس ہاسپٹل کے ڈاکٹروں کی جیبیں بھرنے کے ارادے سے گھر سے نکلے ہو

اس نے دور سے نظر آتے ہسپتال کو دیکھتے ہوئے اپنی قیمتی رسٹ واچ نکال کر بنا پیچھے دیکھے انجُو کی جانب بڑھائی انجو نے ہچکچاتے ہوئے اُسے تھام لیا۔۔

اے ہیرو۔۔۔۔۔۔ چل اپنا راستہ ناپ۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سامنے کھڑے بدمعاش نے تیش میں آکر اس کا کالر پکڑ لیا تو اُس کا اپنی آستین اوپر چڑھاتا ہاتھ تم گیا

اتنی جلدی کیا ہے۔۔۔۔پہلے تم سب کو راستے تو لگا دوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سرد نظروں سے اُسے گھورتے ہوئے

اس کا ہاتھ اپنے کالر سے ہٹا کر ایک مکّہ اس کے جبڑے پر اتنی زور سے مارا کے وہ کراہتا ہوا پیچھے ہوا۔۔۔

اُسکے ساتھی آگ بگولا ہو کر اس کی جانب بڑھے اور وہ ایک کے بعد ایک مہارت سے ہاتھ اور لات چلاتا اُنہیں گراتا گیا خود پر وار کی ہر کوشش کو ناکام کر کے اس نے کچھ دیر میں اُن چاروں کو وہاں سے بھاگنے پر مجبور کر دیا۔۔۔۔

انجو سہمی نظروں سے اُنہیں لڑتے دیکھتی رہی اور جب وہ لوگ وہاں سے بھاگ گئے تو سکون کی سانس لی۔۔۔

اس آدمی کو دیکھنے لگی جس نے بر وقت آکر اسے بچالیا تھا۔۔۔۔۔

وہ بد معاش ہزار کوششوں کے باوجود ایک دفعہ بھی اس شخص پر وار نہیں کر پائے تھے۔۔۔

اس کی سفید شرٹ اور نیلی جینس پر جگہ جگہ مٹی لگ گئی تھی اور براؤن فیڈیڈ بال بھی بکھر کر پیشانی پر آگئے تھے۔۔۔۔

اُنہیں بھاگتا دیکھ وہ تیز سانسوں کو معتدل کرتا اپنے شرٹ سے مٹی جھٹکنے لگا۔۔

تھینک یو سو مچ۔۔۔اگر آپ نہیں آتے تو پتہ نہیں کیا ہوتا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

انجو نے اُس کی طرف بڑھ کر کے اُس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے کہا

یور ویلکم لیکن میں آپکو ایک صلح دوں گا۔۔۔۔۔۔۔

اس نے کندھے سے گرد کو جھٹکتے ہوئے اس کی جانب دیکھا۔۔وہ غور سے اسے دیکھنے لگی۔۔

اگر آپ کہیں جائے تو ساتھ کسی باڈی گارڈ کو رکھا کیجئے۔۔۔۔ ورنہ جتنی آپ خوبصورت ہے ان جیسوں کا کیا کسی شریف کا بھی ایمان بگڑتے دیر نہیں لگے گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس نے لبوں پر ہلکی سے مسکراہٹ سجائے کہا تو دائیں گال میں پڑتی گہرائی نے اُس کے چہرے کو اتنا خوبصورت بنا دیا کے انجو اُس کی بات پر ریکٹ کرنے کی بجائے میسمرائز ہو کر اُسے دیکھنے لگی۔۔
لیکن پھر فوراً ہی خود کو سنبھال کر مسکرائی۔۔۔

اُن لڑکوں کو بھگا کر اب آپ خود میرے ساتھ فلرٹ کر رہے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس نے بالوں کو کانوں کو پیچھے کرتے ایک ادا سے کہا

جی نہیں۔۔۔میں تو بس آپکو آگاہ کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ نظریں پھیر کر ویسے ہی مسکراتا ہوا بولا اور انگلیوں سے اپنے بکھرے بال سنوارنے لگا تبھی اُس کا موبائل بج اٹھا۔۔۔

اس کی مسکراہٹ بے حد دلکش تھی۔۔۔اُس کے گہرے براؤن بال جو کہیں کہیں سے مدھم تھے۔۔۔

گہری نیلی آنکھیں جن میں بے پناہ جاذبیت تھی۔۔۔۔

خوبصورت نقوش جو بے حد پُرکشش تھے۔۔

مضبوط بھاری بازو جو کسی کو بھی زیر کرنے کی طاقت رکھتے تھے۔۔۔۔۔۔

گردن پر خوبصورت سا بیل جیسا ٹیٹو بنا ہوا تھا اور کلائی میں ردراکش کے موتی بندھے تھے۔۔۔

اپنے کپڑوں جوتوں اور انداز و اطوار سے وہ انجو کو اپنی ہی طرح کسی ہائیر کلاس سوسائٹی کا لگ رہا تھا۔۔۔

اُس کی سحر انگیز پرسنیلٹی انجو کو خود میں اُلجھا رہی تھی۔۔۔ حالانکہ اُسے ہر شخص اور ہر چیز میں نقطے نکالنے کی عادت تھی۔۔۔۔ لیکن اس وقت وہ پوری طرح سے اُسے

دیکھنے میں مگن چاہ کر بھی کوئی کمی ڈھونڈھ نہیں پا رہی تھی۔۔۔

وہ فون کان سے ہٹا کر اُس کی طرف دیکھتا اُس کے پہلے انجو اُس کے چہرے سے نظریں ہٹا گئی۔۔۔۔

سو۔۔۔میں آپکو کہیں ڈراپ کر دوں۔۔۔
وہ انجو کو خاموش دیکھ کر بولا تو وہ اُس کی طرف دیکھ کر مسکرائی۔۔۔بال گردن سے ہٹائے

نہیں میرے پاس گاڑی ہے۔۔۔
By the way-----

I m Anjali Singh----

اس نے انکار کر کے ہاتھ بڑھا کر اپنا تعارف دیا

سامنے والے نے اس کے نازک ہاتھ کی انگلیوں کو تھاما

Daksh-------

Daksh Singhania-----------

مدھم سا مسکرا کر لبوں سے اپنا نام ادا کیا۔۔۔۔

انجو نے بے آواز اُس کا نام لیا اور مسکرائی۔۔۔

خود کو کالج کی پرنسپل سمجھتی ہے چڑیل۔۔۔۔اتنا بیزار کیا ہوا ہے ناسب کو کے ناپوچھو۔۔۔شروع شروع میں تو میں نے کہا چلو جانے دو۔۔۔نادان ہے لیکن برداشت کی بھی ایک حد ہوتی ہے نا۔۔۔۔

وہ ریا کو اپنے کالج کے قصے سنا رہی تھی اور ریا اُس کے کارنامے ہنسی روک کر سن رہی تھی۔۔۔

انسان کتنا سہے آخر۔۔۔۔

ظلم برداشت کرنا بھی گناہ سے کم نہیں ہوتا۔۔۔۔۔

میرا ابھی ایکدم دِماغ گھوم گیا۔۔

پتہ ہے میں نے کیا کیا۔۔۔۔

اُس کی آئسکریم میں فیویکول ملادی۔۔۔۔اُس کے بعد نا

رہا۔۔۔۔۔

وہ سنجیدگی سے کہتی اپنے کارنامے کار ئیکشن یاد کرکے ہنستی

چلی گئی اتنے زوروں سے کے بات کرنا بھی نہیں سوجھا۔۔۔

جب کے اُس کی مسلسل ہنسی کی آواز پر ریا سنجیدہ ہو

گئی۔۔۔کیوں کے وہ بلکل نہیں بدلی تھی اُس کا ہنسنا مسکرانا

شرارتیں کرنا باتیں بنانا سب جوں کا تھا لیکن اُس کی ہنسی اُس

کی آواز اُس کے ہر عمل میں ایک ضبط سا محسوس ہوتا تھا جیسے

وہ بہت مشکلوں سے خود کو یہ سب کرنے پر مجبور کر رہی

ہے۔۔جیسے درد پر جبر کیے اُسے باہر نکلنے سے روک رکھا ہے

اور خود کو نارمل رہنے پر مجبور کیا ہوا ہے

اور یہ ہنسی بھی ریا کو اُسی زبردستی کا حصہ لگی۔۔۔

تم ٹھیک ہو نا نین۔۔۔۔۔

اُس نے نین کی باتوں کے درمیان میں پوچھا تو وہ ایک پل کو چُپ ہو گئی لب سمٹ گئے۔۔۔

یہ کیسا سوال ہے۔۔۔۔۔

وہ دھیرے سے بولی۔۔۔اپنے سر پر بندھا نماز کا دوپٹہ نکال کر سائیڈ میں رکھا۔۔۔۔۔

تم کتنا بھی ہنس لو نین لیکن میں جانتی ہوں تم ٹھیک نہیں ہو۔۔۔۔۔۔

پانچ مہینے ہو گئے۔۔واپس آنا ہوتا تو اب تک آ جاتا وہ۔۔۔۔۔شاید اُسے تمہاری پرواہ ہی نہیں ہے۔۔۔اگر ہوتی تو ایسے بے خبر نہیں ہوتا تم سے۔۔۔۔۔۔

سمجھتا۔۔۔جانتا کے اُس کے نا آنے سے تم کتنی مایوس ہو۔۔۔۔

ریا نے سنجیدگی سے کہا تو جہاں نین کے لیے ہمدردی اور فکر تھی وہیں ساحل کو لے کر غصّہ اور ناگواری تھی۔۔۔

میں مایوس نہیں ہوں ریا۔۔۔۔بس تھوڑی اُداس ہوں۔۔۔۔لیکن مجھے پتہ ہے وہ مجھ سے بے خبر نہیں ہے۔۔۔محسوس کر سکتا ہے میری ہر فیلنگ کو۔۔۔جانتا ہے کے میں اُس کا انتظار کر رہی ہوں۔۔۔

اور مجھے معلوم ہے وہ آنا چاہتا ہو گا لیکن ضرور کوئی وجہ ہو گی جو اُسے اتنی دیر لگ رہی ہے۔۔۔

نین نے ہمیشہ کی طرح اب بھی ساحل کی سائیڈ لیتے ہوئے صفائی دی۔۔اور وہ اس بات پر یقین بھی رکھتی تھی جس کی وجہ تھے اُس کے آخری تین لفظ۔۔۔

انف نین۔۔۔۔ تم صرف اپنے آپ کو تسلی دے رہی ہو اور کچھ نہیں۔۔۔ صرف تین مہینے رہی ہو اُس کے ساتھ اتنا وقت کافی نہیں ہوتا کسی کو جاننے کے لیے۔۔۔۔۔اور تم جو اُسے سمجھ رہی ہو وہ نہیں ہے وہ۔۔۔
ریا نے غصے سے۔اُس کی عقل پر ماتم کیا۔۔۔

جاننے کے لیے کبھی زندگی بھی کم پڑ جاتی ہے ریااور کبھی ایک لمحہ بھی بہت ہوتا ہے۔۔۔۔اور وہ لمحہ جیا ہے میں نے اُس کے ساتھ۔۔۔اُس نے کبھی نہیں کہا کے وہ کیسا ہے لیکن میں نے جان لیا۔۔۔۔

اُس نے خلاف مزاج بہت دھیرے اور سنجیدگی سے جواب دیا توریا نے تاسف سے سر ہلایا۔۔

ایک وقت تھا جب تم کہتی تھی تمہیں ڈیلی سوپ اور اُس کے ڈائیلاگز سخت ناپسند ہے اور اب خود بھی بلکل ویسے ہی بہیو کر رہی ہو۔۔۔پریکٹیکل ہو جاؤ نین پلیز۔۔۔۔۔مجھے تمہارے لیے بلکل اچھا نہیں لگ رہا۔۔۔

ریا نے اُس پر طنز کرتے ہوئے آخر میں تھکے انداز میں کہتے ہوئے اُسے سمجھانا چاہا

اگر اب تم یہی سب باتیں کرنے کے موڈ میں ہو تو میں فون رکھ رہی ہوں۔۔۔۔

نین نے عاجز آ کر کہا کیوں کے وہ اپنے یقین کو ڈگمگانے نہیں دے سکتی تھی۔۔۔ بھول کر بھی یہ نہیں سوچنا چاہتی تھی کے جیسا ریا کہہ رہی ہے ویسا ہو سکتا ہے۔۔

اچھا سنو تو۔۔۔۔

شادی کی ڈیٹ نزدیک ہے۔۔۔مجھے شاپنگ پیکنگ اور ڈیکوریشن ہر چیز میں تمہاری ہیلپ چاہیے ہو گی۔۔۔تم اب جلدی سے ڈہلی آ جاؤ۔۔۔۔۔۔

ریا نے اُس کی ناراضگی کے خیال سے بات کا رخ بدل کر اپنی شادی کا ٹاپک چھیڑا۔۔۔۔۔۔۔

میں۔۔۔میں کیسے آسکتی ہوں ریا۔۔۔سوری یار لیکن ۔۔۔۔

نین اُس کی بات پر پریشان ہوئی

میں تمہاری شادی پر نہیں آئی اِس لیے تم مجھ سے بدلا لے رہی ہو نا۔۔ لیکن تمہیں پتہ ہے اُس وقت ڈیڈ کتنے بیمار

تھے۔۔۔۔۔بھائی بھی یہاں نہیں تھے۔میں کیسے آسکتی تھی۔۔۔

ریانے اُس کی بات کاٹ کر خفگی سے کہا۔۔

میں کوئی بدلا نہیں لے رہی سمجھی تم۔۔۔۔اور تم جانتی ہو میں کیوں منع کررہی ہوں۔۔۔۔وہ واپس آگیا اور میں اُسے نہیں ملی تو۔۔۔۔

اُس نے سختی سے کہا تو آخر میں اُس کی آواز میں ہلکی سی نمی گھل گئی۔۔۔

مانا کے وہ تمہارے لیے بہت امپوٹنٹ ہے لیکن کیا اُس کے آگے میری کوئی امپوٹنس نہیں رہی نین۔۔۔۔۔تم ایسے

وقت مجھے اکیلے چھوڑ دو گی جب مجھے تمہاری سب سے زیادہ ضرورت ہے۔۔۔

ریانے بھی اپنے تئیں اُسے اموشنل بلیک میل کر کے کام بنانا چاہا۔

تمہارے ساتھ تو تمہاری ممی تمھاری بہنیں بھابھی اور باقی پوری فیملی تھی پر میرے پاس تو کوئی بھی نہیں ہے۔۔۔ ناماں نابہن۔۔۔۔۔۔ایک دوست جو میرے لیے سب کچھ ہے اب اُس کے پاس بھی میرے لیے وقت نہیں۔۔۔۔

ریانے اُداسی سے کہا تو وہ پریشانی سے سر پکڑ گئی

ریا۔۔۔۔اموشنل بلیک میل۔۔۔۔ریا۔۔۔

وہ اُسے کچھ کہتی سمجھاتی اُس کے پہلے کو فون بند کر چکی تھی اور نین اب بری طرح پریشان تھی کے کیا کرے۔۔۔کیسے اُسے سمجھائے

پانچ ماہ سے اُس کا ایک ایک لمحہ بھاری تھا۔۔۔ہر پل اس آس کی نظر تھا کے شاید اب وہ اچانک سامنے آجائے۔۔۔شاید فون پر اُس کی آواز سننا ہی نصیب ہو جائے۔۔۔۔شاید کوئی خبر مل جائے۔۔۔شاید کوئی پل قسمت اُس پر مہربان ہو جائے۔۔۔لیکن ہر آس ہر لمحے ٹوٹتی اور پھر ایک نئے پل میں نئی اُمید بندھ جاتی

یہ سلسلہ پانچ ماہ سے جاری تھا اور جانے کب تک چلنا تھا۔۔۔۔

داؤد عبّاس صاحب اور باقی سب بھی پریشان تھے کیوں کے کوئی کچھ نہیں جانتا تھا۔۔۔داؤد بھی معلوم کرنے کی کوشش میں ناکام تھا۔۔۔۔۔سب کو نین سے شکائت تھی کے اُس نے نارو کا نا پوچھا کے وہ کہاں جارہا ہے

وہ کیسے بتاتی کے اُس نے بارہا کوشش کی لیکن ناکام رہی۔۔

اُس کا دل ایک جھلک دیکھنے کے لیے ترس رہا تھا لیکن تقدیر کا امتحان ختم ہونے کو تیار نہیں تھا۔۔۔۔۔

◆◆◆◆◆◆

باس۔۔۔۔بہت اچھا موقع ہے۔۔۔آج اپنے دل کی بات بول دو۔۔۔

چار لڑکے اُسے گھیرے کھڑے تھے۔اور اس کا جوش بڑھا رہے تھے تاکہ وہ ہمت کر کے دل کی بات زبان پر لے آئے۔

نہیں یار۔۔۔۔ایسے سب کے سامنے۔۔۔برا مان گئی تو۔۔۔

اُس نے دور سے ایک نظر انجو کے مسکراتے چہرے کو دیکھتے ہوئے سر نفی میں ہلا کر کہا۔۔

یہی سوچ سوچ کر تو اِنتظار کرتا رہ جائے گا اور کوئی اور دل والا تیری دلہنیا لیجائے گا

ایک نے اُسے وارن کرنا چاہا تو وہ اُسے گھور کے رہ گیا

ہاں برو۔۔۔یہ چانس جانے مت دے۔۔۔۔ورنہ بہت پچھتائے گا۔۔دیکھ انجلی کا موڈ بھی ابھی بہت اچھا ہے۔۔۔جا کر پرپوز کر دے اُسے۔۔۔

سب کے پر زور اسرار اور اپنے دل کی مانتے ہوئے اُس نے خود کو اظہارِ عشق کے لیے تیار کر لیا۔۔۔

لیکن اب بھی ایک اُلجھن تھی کے کہیں وہ انکار کر دے تو سالوں کی دوستی نہ ٹوٹ جائے۔۔۔

اُسے دیکھنے سے محروم نہ ہو جائے۔۔۔

چلو نا ہم ڈانس کرتے ہیں۔۔۔

وہ ابھی حامی بھرتا یا اُن کے دیے مشوروں پر عمل کرتا اس کے پہلے انجو اُس کے پاس آئی تو وہ دھڑکتے دل سے اُس کے خوبصورت چہرے کو دیکھنے لگا

کیا دیکھ رہے ہو چلو۔۔۔۔

انجو اُس کی غائب دماغی پر اُس کا ہاتھ پکڑ کر کھینچتی ڈانس فلور پر لے گئی تو پیچھے سے سب نے اُسے بیسٹ آف لک کا اشارہ کیا۔۔۔

مدھم روشنی اور خوبصورت میوزک سے سجے ماحول میں کپل ایک دوسرے کی باہوں میں گم تھے۔۔

کوئی مدھوش تھا تو کوئی حواسوں میں ہو کر حسن و عشق کے آگے بہک رہا تھا۔۔۔۔ نا شرم و حیاء نا جائز نہ جائز کا خیال تھا ۔۔

سب اُس سوسائٹی کا حصہ تھے جہاں بے تکلفی کا رواج تھا جہاں بے حیائی ایک فیشن تھی۔۔۔

انجو بھی اس طرح کی پارٹیز اور ماحول کی عادی تھی۔۔۔اُس کے نزدیک کچھ غلط صحیح نہیں تھا بس اُسے دلچسپی نہیں تھی۔۔اور انجو کی یہی کچھ باتیں اُس کو اپنی طرف کھینچتی تھی۔۔۔۔

قیمتی بلیک سلیولز شورٹ ڈریس میں وہ اُسے ہمیشہ کی طرح
وہاں موجود ہر لڑکی سے زیادہ حسین لگ رہی تھی۔۔۔۔

انجو۔۔۔۔مجھے تم سے ایک بات کہنی تھی۔۔۔
دھیرے دھیرے موو کرتے ہوئے وہ مسلسل اُس کے
چہرے کو دیکھ رہا تھا

مجھے بھی تمہیں کچھ بتانا ہے۔۔۔
انجو نے بھی مسکرا کر کہا۔۔

بتاؤ۔۔۔

اُس نے انجو کے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیے تو وہ پیچھے ہو کر واپس اُس کے قریب آئی اور اُس کے شولڈر پر۔ہاتھ رکھ کر پیروں کو حرکت دینے لگی

میں ایک اجنبی سے ملی۔۔۔۔۔بہت الگ تھا وہ۔۔۔پوری دنیا میں سب سے الگ۔۔۔

اُس کے چہرے کی انوکھی مسکان اور آنکھوں کی چمک نے چند سیکنڈ کے لئے اُس کے دل کو ساکت کر دیا۔۔۔۔

خون کی گردش دھیمی پڑ گئی۔۔۔

۔۔۔میں اپنے دل کی ہر بات بس تم سے شیئر کرتی ہوں

۔۔۔۔۔اور تم جانتے ہو نا میں نے آج تک کبھی کسی کے لئے

کچھ فیل نہیں کیا۔پر اب ایسا لگ رہا ہے جیسے چند ہی منٹ میں اُس انسان نے مجھ پر کوئی سحر پھونک دیا ہے۔۔

پتہ نہیں کیسا جادو ہے جو میں اُس کے بارے میں سوچنے سے خود کو روک ہی نہیں پا رہی۔۔۔۔

انجو کے الفاظ دھیرے دھیرے کسی تاریکی میں گم ہوتے جا رہے تھے یا اُس کی قوتِ سماعت ہی سلب ہو گئی تھی کی وہ اُس کے آگے کچھ سن نہیں پا رہا تھا۔۔

اُنگلیوں کی گرفت کمر پر بے حد نرم پڑ گئی تھی دل کسی گہرائی میں ڈوبے جا رہا تھا۔۔

اور اس میں گھٹ رہی تھی سالوں سے پنپتی خواہشیں اور جذبات۔۔۔۔

♦♦♦♦♦♥

دلکش۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اپنی کلائی میں بندھی اس قیمتی واچ کو دیکھتے ہوئے اس نے

لبوں سے اس کا نام دوہرایا

نیند آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔۔۔۔۔

اس شخص کا چہرہ اس کا انداز اس کی مسکراہٹ نظروں سے

ہٹنے کو ہی راضی نہیں تھے

لاکھ چاہنے کے بعد بھی وہ خود کو اس کے بارے میں سوچنے

سے روک نہیں پا رہی تھی

اُسے حیرت ہو رہی تھی کے چند منٹ کے اُن تھوڑے سے

لمحوں میں وہ کس قدر اس کی سوچ پر حاوی ہو گیا تھا۔۔۔

اس نے اُن غنڈوں سے اُسے بچایا تھا لیکن اب خود اُسے تنگ کر رہا تھا

وہ اپنی واچ لینا بھول گیا تھا اور انجلی گھر آئی تب سے اس واچ کو ہاتھ میں لیے دیکھے جا رہی تھی

دکش نے اُسے اتنا بتایا تھا کے وہ آج ہی نیو یارک سے انڈیا آیا ہے اور ایئر پورٹ سے ہوٹل جا رہا تھا جب اُسے دیکھا اور گاڑی روک کر اس۔کے پاس آیا۔۔۔۔۔۔۔

اس کے بعد وہ چلا گیا تھا حالانکہ انجلی کا دل چاہ رہا تھا وہ اُسے جانے ہی نا دے۔۔۔اس کے بات کرنے کا انداز اتنا خوبصورت تھا کے وہ بس اُسے سنتی رہنا چاہتی تھی

وہ اس کے بارے میں اتنا کچھ سوچ رہی تھی لیکن یہ بھی نہیں جانتی تھی کے اس سے اگلی ملاقات ہو گی بھی یا نہیں

♥□♥□♥□♥□♥□♥□♥□♥□♥□♥□

ہم ٹھیک ہے ڈیڈ۔۔۔ بلکل سیف ہے۔۔۔ آپ ہماری فکر مت کیجئے۔۔۔ مام اور انجو کا خیال رکھیے۔۔۔۔

وہ اپنے ڈیڈ سے بات کرتے ہوئے گلاس ڈور سے باہر کا منظر دیکھ رہا تھا جہاں سمندر کے پانی میں سارا آسمان ستاروں سمیت اُترا ہوا تھا۔۔

اگلے کچھ دن ہم آپ لوگوں سے کانٹیکٹ نہیں کریں گے۔۔۔انٹرپول کی ہم پر نظر ہے اور ہم فلحال اُنہیں آپ تک پہنچنے کا کوئی لنک نہیں دینا چاہتے۔۔۔۔

ہم جانتے ہیں کے وہ لوگ ہمیں ڈھونڈھ رہے ہیں لیکن ہم ایک ایسی جگہ ہے جہاں کوئی ہم تک نہیں پہنچ سکتا۔۔۔۔۔۔۔

کافی کا سپ لے کر وہ اپنے مخصوص لب و لہجے میں بولا جب کے دوسری جانب اُس کے باپ وشال سنگھ اب بھی اُس کے لیے فکر مند تھے۔۔۔

وہ سب ٹھیک ہے ویر لیکن الیکشنز نزدیک ہے۔۔ایسے موقع پر اگر یہ خبر پھیل گئی یا اُنہوں نے مجھ پر کوئی کارروائی شروع کر دی تو ہمارا جیتنا ناممکن ہو جائے گا۔۔۔۔۔

اُنہیں اُس کی طرف سے اطمینان ہوا تو اپنی جیت کی فکر ستانے لگی۔۔۔

ایسا نہیں ہو گا ڈیڈ۔۔۔۔۔ ہم تک پہنچنے سے پہلے وہ لوگ آپکو اس معاملے سے جوڑنے کی غلطی ہر گز نہیں کریں گے۔۔۔ کیونکہ اُن کے پاس صرف ہمارے خلاف ثبوت ہے اور وہ جانتے ہیں اپ پر کارروائی کر کے نا اُنہیں کچھ حاصل ہو گا نا وہ کچھ ثابت کر پائے گے۔۔۔

الٹا ہماری آرگنائزیشن سے جڑے جن میمبرز تک وہ پہنچنا چاہتے ہے وہ الرٹ ہو جائے گے اور یہ وہ۔لوگ کبھی نہیں چاہے گے

وہ اپنے ساتھ جڑے کچھ لوگوں کی دگا بازی کی وجہ سے پکڑا گیا تھا اور اب اُسے چھپ کر رہنا پڑ رہا تھا۔۔۔ورنہ اُس کی سوچ اور صلاحیت سے جس طرح کام ہو تا رہا تھا آج تک کسی کو اُس کے الیگل کاموں کی خبر تک نہیں ہوئی تھی۔۔۔

اور اگر وہ تم تک پہنچ گئے تو۔۔۔۔

اُس کے ڈیڈ نے اُس کے سمجھانے پر پوچھا

۔۔۔۔آپ جانتے ہیں جب تک ہم نا چاہے ہم تک کوئی نہیں پہنچ سکتا۔۔۔۔وہ آپ لوگوں کے ذریعے ہماری لوکیشن جاننے کی کوشش کریں گے اس لیے اگلے کچھ دِن ہمارا آپ سے انجو سے مام سے یا انڈیا میں کسی سے بھی کانٹیکٹ نہیں رہے گا۔۔

آرڈرز کی ایکسپورٹنگ جاری رہے گی اور اُسے مینیج کرنے میں دکش آپکی ہیلپ کرے گا۔۔۔
اُس نے اپنے خاص شانت لہجے میں اُنہیں تفصیل سے سمجھاتے ہوئے کافی مگ ٹیبل پر رکھا اور صوفے پر بیٹھ گیا جہاں سے باہر کا منظر صاف دکھائی دیتا

وہ لڑکا بھروسے مند تو ہے نہ۔۔۔

اور سنگھانیہ کو مارنے کے بعد آئی بی کے شک کے دائرے میں ہو گا وہ

وہ لوگ اُس پر نظر رکھ رہے ہو گے۔۔۔ کہیں ہم اُس کے ساتھ نہ پھنس جائے۔۔۔

اُنہوں نے ذہن پر زور دیتے ہوئے پر سوچ انداز میں پوچھا

وہ سٹوڈنٹ ہے ڈیڈ اور ہمیشہ سے نیو یارک میں رہا ہے بھلے وہ سنگھانیا کے ہر کام کی جانکاری رکھتا ہے لیکن کبھی ان کاموں میں انوالو نہیں ہوا اس لیے آئی بی سے اُسے کلین چٹ مل چکی ہے۔۔۔

Zubi Novels Zone

اور ہمارے سورسز کے حساب سے بھی اُس پر کسی

ڈیپارٹمنٹ کا فوکس نہیں ہے۔۔۔

اس لیے آپ بے فکر رہیں اُس سے ہمیں کوئی خطرہ نہیں

ہو گا۔۔۔۔

وہ انڈیا آچکا ہے اور ہم نے اُسے سب سمجھا دیا ہے۔۔۔وہ

ہینڈل کرلیگا۔۔۔۔

الیکشن آنے سی پہلے معاملہ نا بگڑے اس کا ہمیں دھیان رکھنا

ہو گا۔۔

ہم بھلے آپ سے کانٹیکٹ نا کریں لیکن آپ ہمیں خطرے کا

سگنل بھیج دیجیئے گا۔۔۔

ہم شہر میں ایک بلاسٹ کروادیں گے۔۔آپ اُسے دشمن

دیش کا حملے بتا کر وہاں کی نفرت میں چند بھاشن دے کر

لوگوں کی ہمدردی سمیٹ لیجئے گا۔۔۔جیت پکی ہو جائے
گی۔۔۔

وہ بنا رکے سنجیدگی سے اُنہیں ایک ایک بات سمجھاتا چلا گیا تو
اُس کے ٹھہرے انداز اور تیز ذہنیت پر سنگھ صاحب مسکرائے

ویرانش سنگھ جیسے بیٹے کے ہوتے ہوئے کوئی کام مشکل ہو ہی
نہیں سکتا۔۔دو ملکوں کی دشمنی کا اپنے لیے استعمال کر کے
فائدہ حاصل کرنا میں نے تم سے ہی تو سیکھا ہے۔۔۔
میں یہاں سب سنبھال لوں گا۔۔
تم اپنا خیال رکھنا۔۔۔
اُنہوں نے اُس کی ذہنیت پر فخر جتاتے ہوئے مسکرا کر کہا

اوکے ڈیڈ ہم آپ سے کانٹیکٹ کرنے کے لیے صحیح موقعے کا انتظار کریں گے۔۔۔آپ خیال رکھیے گا کے کہیں کوئی گڑ بڑ نہ ہو۔۔۔۔

اُس نے اُن کی بات پر مسکرا کر گھڑی پر نظر ڈالی اور چند ایک باتوں کے بعد فون بند کر دیا۔۔۔

♦♦♦♦♦

نین تم کہیں جا رہی ہو۔۔۔۔

عشرت اور شیرین اُس کے کمرے میں آئی تب وہ اپنے بیگ میں کپڑے اور ضروری سامان رکھنے میں مگن تھی عشرت نے حیرت سے پوچھا کیوں کے اُنھیں اُمید نہیں تھی وہ اپنی دوست کی شادی پر جائے گی۔۔۔۔

ہاں بھابھی دہلی جارہی ہوں۔۔۔

ریا کی شادی ہے۔۔اور وہ بہت فورس کر رہی ہے مجھے جانا ہوگا۔۔۔

اُس نے بیگ کی زپ کھینچ کر اُسے بند کرتے ہوئے سائیڈ پر رکھا دونوں حیرت سے اُسے دیکھنے لگی کے وہ ساحل کے غائب ہونے پر دکھ و پریشانی میں ہونے کی بجائے بلکل نارمل دکھ رہی تھی۔۔۔اور اب اپنی دوست کی شادی میں شرکت کرنے کے لیے دہلی جانے کی بات کر رہی تھی

اور کالج۔۔۔۔۔۔۔

۔ویکیشن ہے بھابھی اور اگر نا بھی ہوتے تو میں لیو لے
لیتی۔۔اپنی فرینڈ کو ناراض تو نہیں رکھ سکتی نا۔۔۔۔
اُس کی لائف کا اتنا اسپیشل موومینٹ ہے۔۔۔۔۔
وہ تو چاہتی ہی کے آپ سب بھی میرے ساتھ وہاں آئے
لیکن آپ لوگوں نے منع کر دیا۔۔۔اور جیا بھی اپنے فرینڈز
کے ساتھ گئی ہے۔۔۔اب مجھے اکیلے جانا پڑے گا۔۔۔۔
وہ بلکل خوش مزاج انداز میں جواب دینے لگی تو دونوں نے
ایک دوسرے کو دیکھا

نین تمہیں دیور جی کی یاد نہیں آرہی۔۔۔۔
شیرین نے اُس کے چہرے پر ہاتھ رکھتے ہوئے اُداسی و
ہمدردی سے پوچھا تو وہ مسکرائی

یاد تو آرہی ہے بھابھی لیکن کیا کروں کمینہ آنے کا نام ہی نہیں لے رہا پتہ نہیں کہاں جا کر مر گیا ہے۔۔۔۔

قسم سے بھابھی ایک بار واپس آجائے نا تو ایسا سبق سکھاؤں گی اُسے کے زندگی بھر نہیں بھولے گا

شہر سے کیا روم سے باہر نکلنا حرام کر دوں گی اُس کا۔۔۔۔۔

لیکن وہ پہلے آئے تو صحیح۔۔۔۔

وہ اُس کا ہاتھ پکڑ کر ہمیشہ کی طرح ضبط و غصے سے بھر کر بولی تو دونوں نے آنکھیں پھاڑے اُسے دیکھا۔۔۔

مجھے تو لگتا ہے تمہاری انہی باتوں اور دھمکیوں سے ڈر کر بھاگ گیا بیچارہ۔۔۔۔۔۔

عشرت نے افسوس بھرے انداز میں سر ہلا کر کہا تو اُس کا مطلب سمجھ کر نین کا حیرت سے منہ کھل گیا

ہا۔۔۔۔۔آپ کو لگتا ہے مجھ سے جان چھڑا کر بھاگا ہے وہ۔۔۔بھابھی دیکھیے میری صورت۔۔۔ایسی جلاد لگتی ہوں میں آپکو۔۔۔۔۔۔

وہ معصومیت سے پلکیں جھپکتی بیچارگی و حیرت سے بولی تو عشرت میں زبردستی مسکرا کر گلا تر کیا کیوں کے جتنی بھولی معصوم شکل تھی اُس سے کئیں خطرناک کارنامے تھے۔۔۔۔

صورت تو تمہاری بہت بھولی ہے نین لیکن۔۔۔۔۔

اُس نے نین کے گال پر چٹکی کاٹتے ہوئے بات ادھوری چھوڑی

لیکن۔۔۔۔۔

اُس نے ماتھے پر بل ڈالے عشرت کو گھورا

لیکن مردوں کو نا۔۔۔۔۔۔۔ناخن سے نہیں۔۔اپنے حسن سے گھائل کر دینے والی بیوی اچھی لگتی ہے۔۔۔۔

شیرین نے جلدی سے اُس کا دھیان اپنی طرف کرتے ہوئے بات بنائی

ہاں بلکل اور اُنہیں بیوی کے طعنے نہیں اُس کی پیار بھری باتیں پسند ہوتی ہے۔۔۔۔۔

عشرت نے بھی جلدی سے سر ہلایا تو وہ باری باری دونوں کو دیکھنے لگی

دھمکی بھی بیوی کی تب اثر کرتی ہے جب وہ کہے دیکھو جی اگر مجھے پریشان کیا تو قریب نہیں آنے دوں گی۔۔۔

شیرین نے باقاعدہ ایکٹنگ کر کے اُسے سمجھایا وہ غور سے دونوں کی باتیں سننے لگی۔۔۔

غصّہ بھی تب اثر کرتا ہے جب وہ رومینس کے موڈ میں ہو اور تمہاری ہر بات پر اوکے جانو کہنے کو مجبور ہو جائے۔۔۔۔

عشرت نے بھی شرمائے سے انداز میں کہا تو وہ دونوں کو اتنی سیانی باتیں کرتے دیکھ حیران رہ گئی

بھابھی۔۔۔۔ یہ آپ دونوں کیسی باتیں کر رہی ہے۔۔۔۔۔

اُسے اچانک سے دونوں کی فکر ہونے لگی تو دونوں کی طبیعت خرابی کا سوچ کر اُن کے ماتھے پر اُنگلیاں رکھ کر جانچنے لگی

تمہیں سمجھا رہے ہیں نین کے اب تمہیں پیار سے اپنے شوہر کو اپنے قابو میں رکھنا سیکھنا ہوگا تاکہ وہ تم سے ایسے دور جانے کی کوشش نہ کرے۔۔۔۔

عشرت نے اُس کا ہاتھ ماتھے سے ہٹا کر اُسے آنکھیں دکھاتے ہوئے کہا۔۔

اور تمہیں ایسی بیوی بننا پڑے گا کے وہ ایک پل بھی تمہارے بغیر رہے تو اُسے افسوس ہو۔۔۔۔
شیرین نے بھی مسکرا کے اُسے گُن سکھاتے ہوئے ابرو اُچکائی۔۔

اور اُس کے لیے مجھے کیا کرنا ہو گا۔۔۔۔
اُس نے مسکرا کر دونوں کو دیکھا۔۔

تمہیں اُس کے لیے اچھے کھانے بنانے ہو گے۔۔۔اُس کی ضرورتوں کا اُس کی پسند نہ پسند کا خیال رکھنا ہو گا۔۔پوری لگن سے اُس کی خدمت کرنی ہو گی۔۔۔

عشرت نے اُس کا چہرہ اپنی طرف کرتے ہوئے کہا

خدمت۔۔۔۔۔

خدمت تو میں اُس کی کروں گی بھابھی۔۔۔۔وہ ایک بار واپس آئے بس۔۔۔۔اتنی لگن اور شدت سے اُس کی خدمت کروں گی نہ کے اُس کی روح جھنجھنا جائے گی۔۔۔۔۔

وہ اپنے غضبناک ارادوں سے دونوں کو بھی خوفزدہ ہونے پر مجبور کر گئی ساتھ ہی دونوں نے ساحل کے لیے افسوس جتایا

کے جانے بیچارے پر کیا مصیبت آنے والی ہے کیوں کہ اُس کا دانت بھینچ کر مسکرانا اُس کے خطرناک منصوبوں کا پتہ دے رہا تھا۔۔۔

بس نین یہ سن کر تو میرا دل بھی جھنجھنا رہا ہے۔۔۔ چلو ہم تمہاری پیکنگ میں ہیلپ کر دیں۔۔۔۔۔۔

شیرین نے جلدی سے بات ختم کی کے کہیں اُن کے گیان کے موتیوں سے نین کو ٹارچر کے نئے طریقے نا مل جائے اور ساحل پر زیادہ ظلم نہ ہو جائے۔۔۔

♦♦♦♦

https://wa.me/923444499420

گڈ مارننگ ڈیڈ۔۔۔۔۔

ہیل والے جوتوں کی آواز کے ساتھ انجو کی فریش پر جوش سی آواز نے اُس کے ڈیڈ کے ساتھ اُس کی مام کو بھی اپنی طرف متوجہ کیا۔۔۔

مارننگ بیٹا۔۔۔ کیسی رہی آپکی پارٹی۔۔

اُسے دیکھتے ہی سنگھ صاحب کے چہرے پر مسکراہٹ دوڑ گئی اور وہ نیوز پیپر ٹیبل پر رکھ کر پوری طرح اُس کی طرف متوجہ ہوئے

جب کے اُس کی مام نے اُسے وہائٹ سلیو لیس ٹی شرٹ اور گھٹنوں سے اوپر تک کی جینس شارٹس میں دیکھ کر سر نفی میں ہلایا

بہت اوسم تھی ڈیڈ۔۔۔۔

وہ اپنے ڈیڈ کے پاس بیٹھتے ہوئے خوش باش انداز میں بولی

تبھی آپ اتنی خوش لگ رہی ہیں۔۔۔

اُنہوں نے پیار سے اُس کے چہرے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا تو وہ مسکرا کر سر ہلا گئی

آپ ہی نے شہ دے کر بگاڑا ہے اسے۔۔۔۔
دونوں باپ بیٹی کو پارٹی والی بات پر اتنا خوش ہوتے دیکھ مسز سنگھ کا پارا اچڑھنے لگا۔۔۔

پڑھائی پر دھیان دینے کی بجائے دیر دیر رات تک دوستوں کے ساتھ گھومتی ہے۔۔۔ کپڑے ایسے پہنے ہے جیسے کالج نہیں فیشن شو میں جانا ہے اور آپ بجائے کچھ کہنے کے خوش ہوتے ہیں۔۔۔۔۔

آپ کو نظر نہیں آتا کے اس کا پڑھنے لکھنے میں آج کل بلکل دل نہیں لگ رہا ہے۔۔۔دوپہر تک سونا اپنی مرضی سے کالج جانا اور بس دوستوں کے ساتھ گھومنا۔۔۔لڑکیوں کا ایسی حرکتیں کرنا اچھا لگتا ہے کیا۔۔۔

وہ جانتی تھی کے اُن کے ماحول میں یہ سب بہت عام ہے لیکن پھر بھی اُنہیں انجو کو لے کر ہمیشہ فکر رہتی تھی کے وہ کہیں کسی غلط راستے نا نکل پڑے۔۔۔اُس کی حد سے زیادہ آزادی۔۔۔لیٹ نائٹ پارٹیز اور ماحول کے مطابق عادات و اطوار اُنہیں بلکل پسند نہیں تھے۔۔۔۔

اُن کے اس طرح غصے سے کہنے پر انجو منہ پھلا کے اپنے ڈیڈ کو دیکھنے لگی۔۔۔

جانے دو یار۔۔۔بچی ہے۔۔۔۔

اُنہوں نے بیٹی کی ناراض نظروں کا اشارہ سمجھ کر بیوی کو نرمی سے چپ رہنے کا اشارہ کیا

آپکی کی یہ بچی چوبیس سال کی ہوگئی ہے۔۔۔جلد ہی اس کی شادی کرنی پڑے گی۔۔۔شادی کر کے دوسرے گھر جائیگی اور وہاں ایسی حرکتیں کریگی تو کیا کہے گے سسرال والے کے ماں نے ذرا بھی سنسکار نہیں دیے اپنی بیٹی کو۔۔۔۔

وہ سنگھ صاحب کے حمایت کرنے پر چڑ کر جتاتے ہوئے بولیں۔۔

اچھاتو آپکو اپنی بدنامی کی فکر ہے۔۔

سنگھ صاحب نے اُن کی بات کو مزاق میں اڑا ئیں ابر واٹھا کر پوچھاتو انجو اُن کے انداز پر ہنس پڑی۔۔۔۔

آپ سے تو بات کرنا ہی فضول ہے۔۔۔

وہ سر تاسف سے ہلا کر دونوں کو گھورتیں وہاں سے اٹھ کر جانے لگی تو انجو جلدی سے اپنی جگہ سے اٹھی۔۔۔

اچھاماما میں کالج جارہی ہوں اور بلکل دھیان لگا کر پڑھائی کروں گی اور مستی ہر گز نہیں کروں گی۔۔۔ بلکل سنسکاری کنیا کی طرح۔۔۔۔اوکے

وہ اُنہیں روک کر اُن کے گلے۔میں باہیں ڈالتی لاڈ سے بولی تو اُنہوں نے مصنوعی خفگی سے گھور کر اُس کے سر پر چپت لگائی۔۔۔۔۔

ہنستے مسکراتے اپنی بکس تھام کر کالج جانے کے لیے باہر نکلنے کو دو قدم ہی بڑھائے تھے کے مین دروازے سے اندر داخل ہوتے شخص کو دیکھ کر اپنی جگہ اسٹل رہ گئی۔۔۔۔۔

گرے جینس اور آف وہائٹ شرٹ میں وہ مجسمہ خیال بن کر اُس کے سامنے تھا

اُس کے ہر بڑھتے قدم کے ساتھ حرکت کرتے اُس کے براؤن بال بے حد پر کشش تھے۔۔۔گہری نیلی پر جذب

آنکھوں میں وہی دلکشی تھی۔۔۔ لیکن اُس کا یوں اپنے سامنے ہونا

اُسے یہ اپنا خیال ہی لگا کے پچھلے دن سے جس قدر وہ اُس کے بارے میں سوچتی رہی تھی شاید یہ اُسی کا اثر ہو لیکن جیسے جیسے وہ اُس کے نزدیک آتا گیا فاصلے کم ہوتے گئے۔۔۔ وہ بار بار پلکیں جھپک کر یقین کرنے کی کوشش کرتی رہی کے وہ حقیقتاً یہاں موجود ہے یا نہیں۔۔۔

اور جب اُس کے سامنے آکر نظریں ملنے پر وہ ہلکا سا مسکرایا اور دائیں گال میں ڈمپل واضح ہوا تب اُس کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئی۔۔۔۔

آپ یہاں۔۔۔۔۔

اُس کی حیرت زدہ آواز پر اُس کے مام ڈیڈ بھی اُس کی طرف متوجہ ہوئے۔۔۔

بیٹا یہ دکش ہے۔۔۔۔۔ان کے فادر میرے بہت خاص دوست ہے۔۔۔

اُس کے جواب دینے سے پہلے سنگھ صاحب مسکراکر اپنی جگہ سے اٹھتے ہوئے انجو کے پاس آکر بولے تو وہ حیرت سے اُن کی طرف دیکھنے لگی۔۔۔ مسز سنگھ بھی اُن کے ساتھ کھڑی ۔۔۔اُسے پہچاننے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔

پرانوم آنٹی۔۔۔۔۔۔

اُس نے مسز سنگھ کے سامنے دونوں ہاتھ جوڑ کر پرنام کیا اور پھر اُن کے آگے جھک کر اُن کے پیر کو چھو کے سیدھا ہوتے ہوئے ہاتھ اپنے سینے پر رکھا۔۔

وہ حیرت زدہ سی اُسے دیکھتی رہ گئیں۔۔۔کیوں کے اُس کا پرنام کہنا انگریزی لہجے میں تھا اور حرکت مذہبی۔۔۔۔

میری بیٹی انجو۔۔۔۔۔

سنگھ صاحب نے اُس سے انجو کا تعارف کروایا۔۔جو اپنی دھن میں اُسے دیکھے جا رہی تھی۔۔۔

میں ان سے کل ہی مل چکا ہوں انکل۔۔۔

دکش نے اُن کے تعارف کروانے پر اَنجو کی طرف دیکھا

ہاں پاپا وہ کل شام کچھ بد معاش مجھے پریشان کر رہے تھے تو انہوں نے میری ہیلپ کی تھی۔۔۔

انجو کی نظریں اب بھی اُس کے چہرے پر ہی تھی اور آنکھوں میں بے پناہ چمک تھی۔۔۔جب کے اُس کی بات پر سنگھ صاحب چونکے اور مسز سنگھ نے بھی حیرت سے اُسے دیکھا

کیا۔۔۔آپ نے اس بارے میں مجھے کیوں نہیں بتایا بیٹا۔۔۔۔۔۔۔

اُنہوں نے حیرت و پریشانی سے پوچھا۔۔۔

میں آپکو پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی ڈیڈ۔۔۔ویسے بھی دکش نے اُنہیں اچھی طرح سبق سکھادیا تھا۔۔۔آئندہ وہ ایسی حرکت نہیں کرتے کسی سے۔۔۔

انجو نے اُنہیں پریشان دیکھ تسلی آمیز لہجے میں کہا تو اُنہوں نے گہری سانس لی۔۔۔۔

تھینک یو بیٹا۔۔۔۔تم نے۔۔۔

مسز سنگھ جو پہلے ہی اُس سے متاثر تھی انجو کی بات سن کر اُس کی مشکور ہوئی لیکن وہ اُن کی بات ادھوری کر گیا۔۔۔

پلیز ڈونٹ آنٹی۔۔۔۔بیٹا اور تھینک یو ایک ساتھ سوٹ نہیں کرتے۔۔۔۔سو پلیز

اُن کی بات کاٹ کر اپنائیت سے بولا تو اُس کے لب و لہجے نے انجو پر گہرا اثر چھوڑا۔۔۔۔۔

بلکل صحیح بات کی ہے تم نے۔۔۔۔
سنگھ صاحب بھی خوش ہو کر بولے۔۔۔

آپ کھڑے کھڑے ہی باتیں کر لیں گے یا مہمان کو بیٹھنے کا بھی موقع دیں گے۔۔۔
مسز سنگھ نے اُس کا خیال کرتے ہوئے اُنہیں شرمندہ کرنا چاہا تو اُنہوں نے ہنستے ہوئے اُسے صوفے پر بیٹھنے کا اشارہ کیا جب کے انجو کی نظر بلکل اُس پر تھی وہ ٹھیک سامنے والے صوفے پر اپنی ماں کے برابر بیٹھی بلا جھجک اُسے دیکھنے میں مصروف

تھی حالانکہ وہ اُس سے بے نیاز سنگھ صاحب کی طرف متوجہ تھا۔۔۔۔

♦♦♦♦♦♦♦

شادی میں کافی دن باقی تھے لیکن ریا کی ناراضگی کے چلتے اُسے دہلی آنا پڑا۔۔۔کیوں کے وہ اُسے کافی بلیک میل کر چکی۔۔اور اُس کا فون تک اٹھانے کو تیار نہیں تھی۔۔۔
گھر والے بھی اُس کے فیصلے پر راضی تھے کے اُس کے لیے روٹین کچھ تو بدلے گی۔۔۔۔بھلے وہ پریشان نظر نہیں آتی تھی لیکن اُس کے لیے ہر کوئی پریشان تھا۔۔۔

نین۔۔۔۔۔۔۔

ایئرپورٹ سے باہر نکلتے ہی اُسے اپنے نام کی پکار سنائی دی۔۔۔۔ تو اُس نے پلٹ کے دائیں طرف دیکھا

ہائے پورب۔۔۔۔۔۔

ریا کے بھائی کو دیکھ۔۔ وہ زور سے ہاتھ ہلا چلائی

آجاؤ۔۔۔۔ گاڑی ادھر ہے۔۔۔۔۔

وہ مسکراکر آگے بڑھا اور اُس کے ہاتھ سے دونوں بیگز لے کر اُسے آگے چلنے کا اشارہ کیا۔۔۔

نین کے لیے فرنٹ سیٹ کا دروازہ کھولا اور بیگز پیچھے رکھ کر خود ڈرائیونگ سیٹ پر آگیا۔۔۔۔

تم نے ریا کو میرے آنے کا بتایا تو نہیں نا۔۔۔

گاڑی آگے بڑھتے ہی ہوا کے جھونکے سے وہ کچھ سکون محسوس کرتی اچانک سیدھی ہو کر پوچھنے لگی

کیوں کے اُس کا ارادہ ریا کو سرپرائز دینے کا تھا اسلئے اُس نے ابھی تک اپنے آنے کے متعلق نا خود اُسے بتایا تھا نا کسی کو بتانے دیا تھا۔۔یہی وجہ تھی کہ پورب خود اُسے لینے آیا تھا۔۔۔

بلکل نہیں۔۔۔۔تمہارے منع کرنے کے بعد اُسے بتا کر مجھے اپنی شامت تھوڑی بلوانی تھی۔۔۔

پورب نے اُس کی طرف دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا

کتنے اچھے سے جانتے ہو نا تم مجھے۔۔۔۔

اُس نے مصنوعی کالر جھاڑے تو وہ ہنسا لیکن اُس کی ہنسی نین کو بہت خالی محسوس ہوئی اسلئے وہ سنجیدہ ہو کر اُسے دیکھنے لگی

کیوں کے مجھے یقین ہے تم کبھی نہیں بدل سکتی۔۔۔ نین دا ڈینجر لڑکی۔۔۔

وہ سامنے نظریں جمائے ڈرائیونگ کرتے ہوئے تعریفی انداز میں بولا

لیکن تم شاید بدل گیے ہو۔۔۔

تم ٹھیک ہو نا پورب۔۔۔۔

نین نے اُسے جانچتی نظروں سے دیکھا کیوں کے وہ پہلے بھی کئی بار اُس سے مل چکی تھی اور وہ بہت زندہ دل انسان تھا۔۔ لیکن اِس وقت بلکل بدلا ہوا الگ رہا تھا

اُس کے یوں پوچھنے پر پورب نے ایک پل کو سنجیدگی سے اُسے دیکھا اور پھر مسکرایا

مجھے کیا ہونا ہے۔۔۔ میں تو فٹ ہوں۔۔۔ ایز الویز۔۔۔
اُس نے حیرت سے مسکرا کر کہا

انکل کیسے ہے۔۔۔

نین نے بھی اُس کے مسکرانے پر سر جھٹک کر موضوع بدلا۔۔۔۔۔۔

♦♦♦♦♦♦

اُس کے ذہن میں چند مہینے پہلے ہوئی دکش سے اپنی پہلی ملاقات کے مناظر گھوم رہے تھے۔۔۔۔پہلے اتفاق سے دونوں کا ملنا۔۔۔پھر دکش کا اُس کے گھر آنا۔۔۔۔بار بار دونوں کا ایک دوسرے سے سامنا ہونا۔۔۔دھیرے دھیرے ایک دوسرے کو جاننا۔۔۔۔اور پھر دوستی۔۔۔سب کچھ بہت جلدی جلدی ہو گیا تھا۔۔۔

شروع شروع میں تو وہ انجو سے بلکل فارملی بات کرتا تھا۔۔۔

خود سے کبھی اُسے مخاطب نہیں کرتا تھا اور اگر موقع پڑ جائے تو بات کرتے ہوئے اُس کے لہجے میں بلکل اجنبیت ہوتی تھی۔۔۔

جتنا وہ اُسے اگنور کرتا تھا اتنی وہ اُس سے کشش محسوس کرتی تھی۔۔۔۔ جتنا وہ بے نیاز رہتا تھا۔۔۔ اتنا انجو اُسے اپنے ذہن پر سوار کرتی جاتی تھی۔۔۔

لیکن اچانک پھر اُس نے دکش کا بدلنا محسوس کیا۔۔۔

اُس کا اپنی طرف بڑھنا۔۔۔ خود سے آکر بات کرنا۔۔۔۔ دوستی کی ڈیمانڈ کرنا۔۔۔ تعریفیں

کرنا۔۔۔۔۔۔۔۔بار بار ملنے کبھی گھر کبھی کالج

آنا۔۔۔۔۔اُس کی فکر کرنا۔۔۔اُس کی کیئر

کرنا۔۔۔۔۔۔۔اُسے اہمیت دینا

یہ سب انجو کے لیے حیران کن بھی تھا اور خوش کن بھی۔۔۔
وہ اُس کے ایک ایک انداز سے متاثر تھی اور پھر دکش نے اُس
کے نزدیک آکر رہی سہی کسر بھی پوری کر دی تھی۔۔۔
وہ اُس کے آس پاس ہونے سے خود کو ہواؤں میں محسوس
کرنے لگی تھی۔۔۔جیسے وہ کوئی جادو کرتا ہو جس کے بعد وہ
حواسوں میں نہیں رہتی۔۔۔

صبح سے لے کر دیر رات تک یا تو فون پر باتیں ہوتی تھی یہ
آمنے سامنے۔۔۔۔۔۔

اُس کی دکشش کے ساتھ اٹیچمنٹ اُس کے ماں باپ بھی محسوس کر سکتے تھے مسز سنگھ کو تو پہلے دن سے ہی وہ انجو کے لیے ہر لحاظ سے پرفیکٹ لگتا تھا۔۔۔۔

لیکن کام کے معاملے میں اپنی تیز ذہنیت اور محنت سے وہ سنگھ صاحب کے ذہن سے بھی سارے خدشے ختم کر کے اُنہیں بھی ایمپریس کر چکا تھا۔۔۔۔۔۔۔

چند مہینوں میں وہ اُن کے کاروبار کو اتنا منافع کروا چکا تھا کے وہ حیران تھے۔۔۔۔ جس بزنس کو اُنھوں میں سالوں میں یہاں پہنچایا تھا وہ اُسے تین مہینے کے عرصے میں دوگنی ترقی کروا چکا تھا۔۔۔۔

اُس کی قابلیت اور اُس کی خاندانی نام و دولت نے سنگھ صاحب کو بھی اُس کے اور انجو کے رشتے کے متعلق سوچنے پر مجبور کر دیا تھا۔۔۔تاکہ اُن کا کام بھی یونہی بڑھتا رہے اور انجو کو بھی ایک اچھا فیوچر ملے۔۔۔۔

Anju----open the door

دروازے پر دستک اور دلکش کی سنجیدہ آواز پر اُس نے بھیگی آنکھوں سے بند دروازے کو دیکھا۔۔جس کا ہینڈل حرکت کر رہا تھا۔۔۔

مجھے آپ سے کوئی بات نہیں کرنی۔۔۔آپ جایئے یہاں سے۔۔۔۔

وہ غصے سے کشن دروازے پر پھینک کر دوبارہ رونے لگی۔۔۔

دکش نے منہ سے سانس خارج کی اور دوبارہ اُسے پکارنے کی بجائے اپنے والٹ سے کارڈ نکال کر دروازے کی درمیانی لکیر میں دھیرے سے سویپ کیے تو لاک کھل گیا۔۔

وہ دروازہ دھکیل کر اندر آیا تو انجو حیرت سے اُسے اور پھر دروازے کو دیکھتی اپنی جگہ دے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔

میں نے کہا نا میں آپ سے بات نہیں کرنا چاہتی۔۔۔کیوں پریشان کر رہے ہیں۔۔۔۔

اُس نے خفگی سے دکش کو گھور کر بھیگی آواز میں کہا۔۔

پریشان تم کر رہی ہو انجو۔۔۔۔مجھے بتاؤ کے کیا ہوا۔۔اس غصے کا ریزن کیا ہے۔۔۔

وہ اُس کا بازو تھامے اُس کی آنکھوں میں دیکھتا سرد سنجیدہ لہجے میں پوچھنے لگا

کیا فرق پڑتا ہے آپکو میرے ناراض ہونے یا رونے سے۔۔۔آپ کے لیے تو وہ باقی ساری لڑکیاں بہت اہم ہے نہ۔۔۔آپ اُن کے پاس جائیے میرے پیچھے ٹائم ویسٹ کیوں کر رہے ہیں۔۔۔۔

انجو نے غصے کی بجائے روٹھے ہوئے لہجے میں شکائت کی تو وہ اُس کے چہرے کو غور سے دیکھتا اچانک مند سا مسکرایا۔۔۔۔۔۔۔دائیں گال میں گہرائی پڑی۔۔۔۔۔جو ہمیشہ انجو کا دل کھینچ لیتی تھی لیکن اس وقت اُسے سخت زہر لگی۔۔۔

میں یہاں اتنی پریشان اتنی دکھی ہوں اور آپکو ہنسی آرہی ہے۔۔۔آئے ہیٹ یو دکش۔۔۔

وہ اُس کا ہاتھ اپنے بازو سے ہٹا کر غصے سے بولی تو اُس کی مسکراہٹ گہری ہو کر ختم ہوئی۔۔

پوچھ سکتا ہوں یہ دکھ اور پریشانی کس بات کی ہے۔۔۔۔

وہ دو اُنگلیوں سے اُس کے چہرے پر آتے بال پیچھے کرتے ہوئے اُس کی آنکھوں میں دیکھنے لگا تو انجو کو لگا وہ اُس کے یوں گہری نظروں سے دیکھنے پر ہی پگھل جائے گی۔۔۔

کیوں کے میں کسی اور کا آپکے نزدیک آنا برداشت نہیں کر سکتی۔۔۔ آپکو کسی کے ساتھ ہنستے مسکراتے دیکھنا مجھے بلکل اچھا نہیں لگتا۔۔۔ میں نہیں چاہتی کے آپ کسی اور لڑکی کی طرف نظر بھی اٹھائیں۔۔۔۔ بھلے وہ میری فرینڈز ہی کیوں نہ ہو۔۔۔

وہ اُس کی آنکھوں میں دیکھتی اُسے اپنی ناراضگی کی وجہ سمجھانے لگی۔۔ کیوں کے آج وہ اُسے اپنی کسی سہیلی کے

ساتھ فری ہو کر بات کرتے دیکھ بری طرح کڑھ رہی تھی۔۔۔

اور اس سب کی وجہ کیا ہے۔۔۔۔کیوں نہیں چاہتی تم ایسا۔۔

دکش کی شوخ نظروں نے اُس کے چہرے کا طواف کیا تو انجو کا دل تیزی سے دھڑکنے لگا۔۔۔

کیوں کے میں آپ سے پیار کرتی ہوں۔۔۔۔آپ پر صرف اور صرف میرا حق ہے۔۔۔میرے علاوہ کوئی آپکو اپنا نہیں کہہ سکتا ہے۔۔۔مجھے پسند نہیں ہے۔۔

وہ بے ساختہ اپنے دل کی بات کا اظہار کر گئی۔۔۔تا کے وہ اُس کی ناراضگی کا اندازہ لگا لے۔۔۔

ایک بار پھر سے بولنا۔۔۔۔

دکش نے اُس کے اظہار پر اُس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے بیخود لہجے میں کہا۔۔۔۔۔

میرے علاوہ کوئی آپکو۔۔۔۔

وہ اپنی آخری بات دہرانے لگی لیکن

اُوں ہں۔۔۔۔یہ نہیں۔۔۔۔۔کیا تمہیں مجھ سے پیار ہے۔۔۔۔

دکش نے اُس کی بات پوری ہونے سے پہلے اُسے روکا تو انجو اپنی بے اختیاری پر، ہجل ہو کر نظریں جھکائے لب کاٹنے لگی۔۔۔۔

تین مہینے سے ویٹ کیا ہے کے کب یہ بات تم اپنی زبان پر لاؤ۔۔اب بھی کچھ دن نا کہتی تو شاید مر جاتا۔۔۔۔
دکش نے اُس کے نظریں چرانے پر وارفتہ لہجے میں کہا تو انجو نے حیرت سے اُسے دیکھا۔۔۔۔

مطلب آپ جانتے تھے۔۔۔۔۔ سمجھتے تھے۔۔۔پھر بھی انجان بنے رہے۔۔۔اُن لڑکیوں کے ساتھ فلرٹ کرتے رہے۔۔

وہ ماتھے پر بل ڈالے خفگی سے بولی تو دکش کی آنکھیں مسکرائی
اُس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا

جان کر سمجھ کر انجان رہا کیوں کے تمہارے دل کی بات پہلے
تم سے سننا چاہتا تھا۔۔۔
اور اگر اُن لڑکیوں سے فلرٹ نہیں کرتا تو تمہاری خاموشی
کیسے ٹوٹتی قسمت مجھ پر مہربان کیسے ہوتی۔۔۔
وہ چاہت بھرے لہجے میں بولا اور انجو کے ہاتھ کو اپنے لبوں
کے قریب کیا تو وہ اُس کے لبوں کے لمس پر لب بھینچ
گئی۔۔اور پر سوز صورتِ حال سے گھبرا کے اُس کے سینے سے
لگ گئی۔۔۔۔

آئی لو یو دکش۔۔۔۔۔۔

فرام دا ڈے وی میٹ۔۔۔۔۔

فرام آلویز۔۔۔۔۔

آئی لو یو سو مچ۔۔۔۔۔۔۔

اُس نے دکش کے سینے سے لگ کر آنکھیں بند کی اور کھل کر اپنے جذبات کا اظہار کیا وہ سنجیدگی سے سامنے کھڑکی سے نظر آتے آدھے چاند کو دیکھتا اُس کے گرد اپنا حصار باندھ گیا۔۔۔

Me too--------

سرگوشی میں دو لفظ کہہ کر آنکھیں بند کی۔۔۔انجو کو اپنا آپ مکمل لگنے لگا۔۔۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

https://wa.me/923444499420

پورب کے ساتھ ریا کے گھر پہنچ کے پہلے وہ اُس کے پاپا سے
ملی اور پھر سیدھے ریا کے کمرے میں پہنچی تا کے ایکدم سے
اُس کے سامنے آکر اُسے حیران کردے۔۔۔۔۔
ریا اپنے کمرے میں کسی سے فون پر بات کرنے میں مصروف
تھی وہ دھیرے سے آگے بڑھ کر اُس کے نزدیک آئی اور اُس

کے کان کے قریب اتنی زور سے چینخی کے ریا کے ساتھ
فون پر دوسری جانب موجود انسان بھی یقیناً ہل گیا ہوگا۔۔

آگئی تم۔۔۔۔۔۔۔
لیکن اگلے ہی لمحے ریا سنبھل کر لاپرواہی سے بولی تو اُس کا اتنا ٹھنڈاری ایکشن دیکھ نین کا منہ کھل گیا

یہ کیا۔۔۔۔۔میں سوچ رہی تھی کے تم مجھے اچانک اپنے سامنے دیکھ کر خوشی سے کود۔پڑو گی۔۔۔۔۔۔اور تمہارا اتنا نارمل ریکشن۔۔۔۔۔۔۔
وہ اپنی پلاننگ ضایع ہونے پر حیرت و غصے سے اُسے گھورتے ہوئے بولی

کیوں کے مجھے پتہ تھا تم ضرور آؤ گی بلکہ تم میری سوچ سے تھوڑی لیٹ ہو گئی۔۔۔۔

ریا نے بے نیازی سے آنکھیں گھما کر کہا تو نین نے دانت پیسے

۔۔۔اور رہی بات خوشی کی تو اُس کا تو تم اندازہ بھی نہیں لگا سکتی۔۔۔اگر تم نہیں آتی نا تو میں زندگی بھر بات نہیں کرتی تم سے۔۔۔۔۔۔

ریا نے مسکرا کر کہا تو وہ بھی ہنس کر اُس کے گلے لگ گئی۔۔۔

لیکن اب تو میں آگئی ہوں نہ۔۔۔۔۔دیکھنا تمہاری شادی دو گنی مزیدار ہونے والی ہے۔۔۔۔۔بہت مستی کریں گے ہم۔۔۔۔۔۔

میرے لیے تو تمہارا ساتھ ہونا ہی بہت بڑی بات ہے۔۔۔لیکن تم ٹھیک ہو نا نین۔۔۔میرے لیے خوش نظر آ کر اپنے ساتھ زبردستی تو نہیں کر رہی نا۔۔۔

ریا نے اُس کے چہرے پر ہاتھ رکھتے ہوئے فکرمندی سے پوچھا تو نین نے اُسے آنکھیں دکھائی۔۔

میں خوش ہوں رہا۔۔۔۔ہاں وہ میرے لیے معنی رکھتا ہے
لیکن اُس کے آگے تم بے معنی نہیں ہو جاتی۔۔۔ہماری
دوستی کی کیا اہمیت ہے یہ مجھے تمہیں بتانے کی ضرورت نہیں
ہے۔۔۔۔

اور ہاں اب تم بلکل نہیں سوچو گی کے میں پریشان ہوں یا
دکھی ہوں۔۔۔

اُس نے وارن کرنے والے لہجے میں کہا تو ریا مسکرائی۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے نہیں سوچتی۔۔۔چلو تم تھک گئی ہوں گی روم
میں چل کر آرام کر لو۔۔میں نے خود روم سیٹ کیا ہے
تمہارے لیے۔۔۔

اُس کے وارن کرنے پر ریا نے بات ختم کرتے ہوئے کہا

نہیں یار۔۔پہلے مجھے موبائل لینا ہے۔۔۔میں اپنا فون گھر بھول آئی ہوں۔۔اس لیے اب تک گھر پر کال بھی نہیں کی نانو پریشان ہو رہی ہوں گی۔۔

وہ یاد آتے ہی منہ بنا کر بولی

نانو کو میرے فون پر بتا دو۔۔۔تمہارے لیے ہم کل فون خرید لیں گے۔۔۔۔۔ابھی تم تھک گئی ہو ریسٹ کرو۔۔۔۔۔

ریانے اپنا فون اُس کے ہاتھ میں تھماتے ہوئے کہا تو نین نے
بھی کندھے اچکا کر اُس کی بات مان لی۔

◆ ◆◆◆◆

یہ کام پورا ہو جانا چاہیے وقت پر۔۔۔۔۔میں اگلے کچھ دن
شادی میں بزی رہوں گا۔۔۔تم سب ہینڈل کر لینا۔۔۔

وہ اپنے اسسٹنٹ سے کسی اہم کام کے متعلق بات کر رہا تھا
جب دروازہ کھلا۔۔

بناناک کیے کسی کو آنے کے اجازت تو نہیں تھی لیکن وہ انجو تھی جو پورب کے معاملے میں اس طرح کی فرمیلیٹی کو اہمیت نہیں دیتی تھی۔۔

اُسے دیکھ کر وہ بولتے بولتے رکا اور اپنے اسسٹنٹ کو جانے کا اشارہ کر کے خود بھی اپنی کرسی پر بیٹھنے لگا لیکن انجو نے اُس کا بازو پکڑ کے اُسے روکا۔۔۔

تم نے میرا فون کیوں نہیں اٹھایا رات کو۔۔۔۔۔

وہ اُسے روک کر غصے سے گھورتی ہوئی پوچھنے لگی۔۔۔

مجھے معلوم نہیں ہوا۔۔۔ شاید فون سائلینٹ پر ہو گا۔۔۔۔

اُس نے لاپرواہی سے جواب دے کر اُس کا ہاتھ بازو سے ہٹایا اور ٹیبل پر رکھے پیپرز اٹھا کر ایک جگہ جمع کرنے لگا۔۔۔

اُس کی اس قدر بے نیازی انجو کو بری طرح چبھی۔۔۔

حد ہے پورب۔۔۔ کیا ہو گیا ہے تمہیں۔۔۔ تم ایسے تو نہیں تھے۔۔۔

ایسی کونسی مصروفیت ہے جس کے چلتے نا تمہارے پاس مجھ سے ملنے کا وقت ہے نہ میرا فون اٹینڈ کرنے کا۔۔۔

پہلے تو مجھے لگا کے شاید تم ریا کی شادی کے ارینجمنٹس میں بزی ہو۔۔۔ اپنی بہن کے ساتھ تھوڑا ٹائم اسپنڈ کرنا چاہتے ہو۔۔ لیکن نہیں۔۔۔۔۔ وہاں تو تم ہو ہی نہیں کیوں کے ریا تو خود پورا ٹائم میرے ساتھ ہوتی ہے۔۔۔۔ اُسے خود تم

سے شکائت ہے کے تم کام کے چکروں میں آدھی

رات تک باہر ہوتے ہو۔۔۔

آخر چل کیا رہا ہے تمہاری لائف ہے۔۔

وہ اُس کے بدلے رویے کو بار بار محسوس کر کے بھی نظرانداز

کرتی رہی تھی لیکن آج ساری بھڑاس نکال دی کیوں کے

اُس سے پورب کی یہ بے رخی برداشت نہیں ہو رہی تھی۔۔

سالوں سے وہ جس رویے کی عادی تھی وہ اب پورب میں

ڈھونڈنے سے بھی نہیں ملتا تھا

ڈیڈ کو آفس آنے سے منع کر دیا اسلئے بزنس اب مجھے اکیلے

سنبھالنا ہے۔۔۔

پورب نے اُس کے غصے بھرے انداز پر سنجیدگی سے کہا۔۔

بزنس تو تم پہلے بھی اکیلے سنبھالتے تھے پہلے بھی بزی ہوتے تھے لیکن تب بھی تم نے مجھے یا اپنی فیملی کو کبھی اگنور نہیں کیا۔۔۔۔۔

پہلے کبھی اتنے روڈ نہیں ہوتے تھے تم۔۔۔اب کیا ہو گیا پورب۔۔

وہ اُس کے پر سکون انداز پر دکھ اور اُداسی سے بولی تو پورب نے پر سوز نظروں سے اُسے دیکھا

اب تمہاری لائف میں دکش آگیا ہے نہ۔۔۔

وہ بے تاثر لہجے میں بولا لیکن آنکھیں سرد تھی انجو نے چونک کر اُسے دیکھا

تمہیں یہ سارے سوال جا کر اُس سے کرنے چاہیے۔۔۔اُس کا وقت تمہارے لیے میٹر کرنا چاہئے۔۔۔۔۔۔میں کیا کرتا ہوں کیا نہیں اُس سے تمہیں کیا فرق پڑتا ہے۔۔۔
وہ فوراً خود کو سنبھال کر نظروں کا زاویہ بدلتے ہوئے بولا

دکش کا یہاں کیا ذکر۔۔۔۔کسی کے بھی میری لائف میں آنے سے تمہاری ویلیو کیوں کم ہو جائے گی۔۔۔۔۔چاہے میری لائف کتنی بھی بدل جائے لیکن تم میرے لیے کیسے بدل سکتے ہو۔۔۔۔

وہ حیرت سے پوچھنے لگی لیکن پورب نے کوئی جواب دینا ضروری نہیں سمجھا بس آنکھیں بند کر کے کھولیں۔۔۔

مجھے تم سے فرق پڑتا ہے اور ہمیشہ پڑتا رہے گا۔۔۔
آئندہ تم نے میرا فون نہیں اٹھایا نا تو دیکھنا میں کیا کرتی ہوں۔۔۔بہت برداشت کر لیا اب تمہارا اٹیٹیوڈ نکال کر پھینک دو تم ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔۔۔تم آئندہ مجھے پہلے جیسے میرے پورب نظر آؤ گے سمجھے۔۔۔۔
چلو اب۔۔میرے ساتھ شاپنگ کے لیے چلو۔۔۔۔۔

وہ ایک ایک بات اُسے جتاتے ہوئے بولی اور اُسے وارن کر کے اُس کا ہاتھ پکڑا تو پورب نے اتنی ہی تیزی سے اپنا ہاتھ جھٹکا

Please anju-----

نہایت بیزاری سے کہا لیکن انجو نے پرواہ نہیں کی---

کوئی بہانا نہیں میں نے کہانا تمہیں میرے ساتھ چلنا ہے مطلب چلنا ہے----

وہ زبردستی اُس کا بازو پکڑ کے اُسے گھورتے ہوئے بولی تو پورب نے نہایت سنجیدگی سے اُسے دیکھا---

اُسے حقدار بنا کر مجھ پر حق جتا رہی ہو۔۔۔۔۔

اُس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال چبھتے انداز میں کہا تو انجو کو کچھ عجیب سا محسوس ہوا۔۔۔۔۔دل کی رفتار کچھ سست ہوئی۔۔

کیا ہو رہا ہے پورب۔۔۔۔۔تمہیں دکش کو لے کر کیا پرابلم ہے۔۔۔۔۔۔

وہ اُس کی آنکھوں کو پڑھنے کی کوشش کرتے ہوئے حیرت سے پوچھنے لگی۔

تُم پلیز یہاں سے جاؤ مجھے بہت کام ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ نظریں پھیر کے اُس سے دور ہوتا سرد مہری سے کہہ کر اُس سے پہلے خود کیبن کے باہر نکل گیا۔۔

انجو کی آنکھوں میں نمی سی بھر گئی۔۔۔۔۔ جانے کیا وجہ تھی کے وہ پورب کی یہ لاتعلقی سہہ نہیں پارہی تھی۔۔۔

بچپن سے اُسے جانتی تھی اور کئی سالوں سے اُس سے اتنی گہری دوستی تھی کے اب اُس کا روکھا رویہ برداشت نہیں ہو رہا تھا۔۔

◆◆◆◆◆◆

ریا کے ساتھ وہ دہلی کے سب سے بڑے شاپنگ سینٹر میں موجود تھی۔۔۔ جہاں برانڈڈ کپڑوں اور سامان کی الگ الگ کئیں شاپس تھی۔۔۔

مال نہیں پورا کا پورا شہر تھا۔۔۔ جس کے لحاظ سے لوگوں کا ہجوم بھی کافی تھا

سب سے پہلے نین نے اپنے لیے ایک فون خریدا اُس کے بعد دونوں شادی کے لحاظ سے اپنے لیے کپڑے اور جولیری پسند کرنے کے لیے ڈھیروں شاپس کے چکر لگاتے رہے۔۔۔ دوپہر سے شام کب ہوگئی پتہ نہیں چلا۔۔۔

نین تو تب بھی پورے جوش میں شاپنگ کرنے میں لگی رہی لیکن ریا کا تھک کر برا حال تھا اور وہ اُس سے گھر چلنے کی منتیں کر رہی تھی۔۔

جویلری پسند کرنے میں بھی اُس نے گھنٹوں لگائے اور جب ریا کی بھاگ جانے کی دھمکی پر منہ بنا کر شاپ سے باہر نکلی تو اپنی جلد بازی کی وجہ سے سامنے سے آتے کپل سے ٹکراتے

ٹکراتے بچی۔۔۔۔منہ کھول کر کچھ کہنے لگی تھی کے سامنے والے کے چہرے پر نظر پڑتے ہی دل رک گیا۔۔۔۔

لب کھلے کے کھلے رہ گئے۔۔۔۔

سانسیں ٹھہر گئی۔۔۔

پانچ مہینوں سے جس پل کے انتظار میں دل نے ڈھیروں دعائیں کی تھی وہ پل عجیب کیفیت لے کر آیا تھا کے وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی یقین کرے یا نہ کرے۔۔۔۔

ریا اندر رہی بل پیمنٹ کرنے کے لیے رکی ہوئی تھی۔۔۔اور وہ انجو اور دکش کے سامنے کھڑی بے یقینی سے دکش کے چہرے کو دیکھ رہی تھی

پہلے کے مقابلے بال کافی چھوٹے تھے کلر کیے ہوئے تھے

۔۔سلیقے سے سنوارے ہوئے تھے۔۔۔

آنکھیں براؤن نہیں ڈارک بلیو تھی۔۔

چہرے پر بئیرڈ نہیں تھی۔۔۔۔

گلے پر ٹیٹو تھا لیکن پہلے کی طرح چین یالاکٹس نہیں تھے۔۔۔

شرٹ کے تین بٹن کھلے ہوئے نہیں تھے۔۔۔ شرٹ پر ایک

بھی سلوٹ نہیں تھی۔۔۔۔

غرض وہ سر سے پیر تک ایک نئے روپ میں تھا۔۔۔اور وہ

بس ایک نظر میں اُس کے ہر ایک بدلاؤ کو نوٹ کر گئی۔۔اُس

کے روپ کی حقیقت کو جان گئی۔۔۔ ساحل کو پہچان گئی۔۔

جب کے انجوں کے ساتھ دکش بھی اُسے راستہ روک کر خود کو یوں تکتے دیکھ حیران ہوا۔۔۔

تم۔۔۔یہاں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نین کے لب آہستہ سے ہلے تھے۔۔دل کی حالت عجیب تھی جسے سمجھنا مشکل تھا۔۔۔۔۔اُس نے سانس لے کر پلکیں جھپکیں جب دھیان دکش کے بازو کو تھامے انجو کے ہاتھ کی طرف گیا تو وہ چونکی

تم یہاں اس لڑکی کے ساتھ کیا کر رہے ہو۔۔۔۔۔۔۔

وہ سنبھل کر فوراََ ہی اپنے آپ میں لوٹی اور اُسے تیکھے تیوروں سے گھورتی ہوئی پوچھنے لگی۔۔

Excuse me------

دلکش نے حیرت سے اُسے دیکھا۔۔آنکھوں میں غیر شناسائی صاف نظر آرہی تھی۔۔۔انجو بھی اُس کی بات سمجھنے کی کوشش کررہی تھی

۔۔۔۔۔میں پچھلے پانچ مہینے سے ایک ایک پل گن کر تمہارا اِنتظار کررہی ہوں۔۔۔۔ناتمہارا فون لگ رہا ہے نہ تم نے کوئی رابطہ کیا ہے۔۔۔۔ تمہیں اندازہ بھی ہے کے میں کتنی پریشان ہوں۔۔۔۔۔۔اور تم یہاں اس عجیب سے حلیے میں عجیب سی لڑکی کے ساتھ تفریح کرنے میں مصروف ہو۔۔۔

وہ ماتھے پر بل ڈالے ایک ایک لفظ کو چبا کر بولے جا رہی تھی۔لہجے میں بھلے غصّہ و ناگواری تھی لیکن دل میں ہوک سی اٹھی تھی۔۔۔کے وہ اُس کے انتظار میں اتنی تڑپتی رہی اور یہاں وہ کسی لڑکی کے ساتھ ایک نئے روپ میں نظر آرہا تھا کچھ غلط ہونے کا اندیشہ سر سے پر تک بے چین کر رہا تھا۔۔

Hold hold hold-----------

دکش نے فوراً ہاتھ اٹھا کر روکا ساتھ کھڑی انجُو اپنی جگہ حیران کھڑی تھی۔۔۔

Who are you and what are you saying-----------

لب ولہجہ انگریزی تھا حیران کن تھا لیکن تب بھی اُسے یقین تھا کے وہ ساحل ہی ہے۔۔۔وہ اُسے پہچاننے میں کبھی غلطی نہیں کر سکتی تھی۔۔۔۔۔سوائے اُسے سوچنے اور یاد کرنے کے پچھلے پانچ مہینے میں کچھ کیا بھی نہیں تھا۔۔۔

میں کون ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔
اس کے پوچھنے پر وہ بھڑک اٹھی۔۔دل کیا کے اُس کا سر پھوڑ دے۔۔

بیوی ہوں میں تمہاری سمجھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اور میرے ساتھ زیادہ ڈرامے مت کرو تم۔۔ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا

اُسے اُنگلی اٹھا کر سخت نظروں سے گھورتے ہوئے دانت چبا کر بولی کیوں کے اُس کے حساب سے ساحل شرافت کی زبان کم ہی سمجھتا تھا

اُس کے ترش لہجے اور باتوں سے دکش کی پیشانی پر بے شمار بل پڑے

دیکھیے آپ کو کوئی مس انڈرسٹینڈنگ ہوئی ہے۔۔۔آپ انہیں کوئی اور سمجھ رہی ہے۔۔۔یہ میرے ہسبنڈ ہے دکش سنگھانیہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اُس کا بیوی لفظ انجو کو نہایت ناگوار گزرا تو اُس نے بیچ میں بولنا ضروری سمجھا۔۔۔دکش کے سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے اُسے

اپنا شوہر بتا کر نین کے جھوٹ کو مات دینے کی کوشش کی تو اُس کے سائیڈ لینے پر دکش نے غیر محسوس سا مسکرا کر اُسے دیکھا

جب کے نین کا تو دِماغ ہی آؤٹ ہو گیا۔اُس نے منہ کھولے انجو کو دیکھا اور پھر دکش کو دیکھتی ہاتھ میں موجود شاپنگ بیگ کو زمین پر پٹخ کر ایک قدم اُس کے نزدیک ہوئی

اب یہ لعنتی دکش سنگھانیہ کون ہے۔۔۔۔۔۔ نہیں بتادو مجھے کس لیول کی بے غیرتی کر رہے ہو اب تم اس لڑکی کے ساتھ مل کر۔۔۔۔۔۔

وہ چبا جانے والے انداز میں دانت پیستے ہوئے اس پر چینخ پڑی۔۔۔۔

۔کتنی خوبصورت تھی وہ لیکن زبان۔۔۔۔۔افف توبہ۔۔۔۔۔

انجو نے اُسے دیکھ کر تاسف سے سوچا

۔اور تم۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تو یوں کا رخ انجو کی طرف ہوا اُس کا ہاتھ اپنے دکش کے شانے سے جھٹک کر اُسے سخت نظروں سے گھورا

تم اس منحوس ٹھرکی آدمی کو جانتی نہیں تبھی اسے اپنا شوہر کہہ رہی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔ورنہ مجھ سے پوچھو کے اس کی بیوی بننے کے لیے کونسا جگر چاہیے۔۔۔۔۔۔

اس نے انجو کو غصے سے کہتے اپنے سینے پر ہاتھ رکھ کر ایک بار پھر دکش کو گھورا

بے بی آئے تھنک یہ لڑکی پاگل ہے تبھی اس کا ہسبنڈ اسے چھوڑ کر بھاگ گیا ہے۔۔۔۔اسے اگنور کرو۔۔۔۔ ہمیں دیر ہو رہی ہے نہ ۔۔۔

دکش اُسے سرد نظروں سے دیکھتے ہوئے بولا تو نین منہ کھولے آنکھیں چھوٹی کیے اُسے دیکھنے لگی وہ دونوں آگے بڑھتے اُس کے پہلے اُس نے دکش کا گریبان پکڑ کر کھینچا

وائلڈ مین، لوفر،۔ ٹھرکی۔۔۔۔۔۔ تم نے مجھے پاگل

کہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ سمجھتے کیا ہو تم اپنے آپکو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ غصّے سے اس کی نیلی آنکھوں میں دیکھتی بولی تو آخر میں اس

کا لہجہ اور آنکھیں ایکدم سے نم ہو گئے۔۔۔۔ وہ اس سے ہر

بات کی امید رکھتی تھی لیکن اس سفاکی کی نہیں کے وہ اُسے

پہچاننے سے ہی انکار کر دے۔۔۔۔ اُس نے ایک ایک دن

اس کے انتظار میں گزرا۔۔ اُسے دیکھنے کو ترستی رہی اور جب

وہ سامنے آیا بھی تو یوں اجنبی بن کر کے اُسے پہچاننے سے بھی

انکار کر دیا۔

دکش نے محض ایک لمحے کو سنجیدگی سے اُس کی نم آنکھوں کی خوبصورتی کو دیکھا اور پھر زر و سے اُس کے ہاتھ اپنے گریبان سے جھٹکے

اپنی حد میں رہیں آپ۔۔۔۔۔۔شاید آپ کی انہیں حرکتوں کی وجہ سے آپ کے ہسبنڈ نے آپ کو چھوڑا ہے۔۔۔۔راستے چلتے کسی کو بھی اپنا شوہر بنانے سے بہتر ہے آپ اپنی زبان کو صحیح طریقے سے استعمال کرنا سیکھ لیں۔۔۔۔۔۔۔

پہلی دفعہ اس کے لہجے میں شدید غصّہ ضبط اور بیزاری تھی

۔۔۔۔

Come baby--------

وہ اُسے ناگواری سے گھور کے ساتھ کھڑی انجو کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اُسے لیے آگے بڑھ گیا اور وہ حیرت سے گنگ دونوں کی پشت دیکھتی رہ گئی۔۔ آنسو ٹپ ٹپ گرنے لگے۔۔۔ سکتا ختم ہونے کو تیار نہیں تھا۔۔ سب ایک خیال سا محسوس ہو رہا تھا۔۔ لیکن وہ چاہ کے بھی اُسے ذہن سے جھٹک نہیں پا رہی تھی۔۔۔

وہ انجو کی کہی بات کو اپنے دماغ میں بلکل جگہ نہیں دینا چاہتی تھی لیکن یہ سوچ کر کے کہیں اُس کی بات میں سچائی نا ہو اُس کی جان نکل رہی تھی۔۔۔۔

https://wa.me/923444499420

ریا شاپ سے باہر نکلی تو اُسے روتے دیکھ اور سارے شاپنگ بیگ زمین پر پڑے دیکھ حیرت سے اُس کی طرف بڑھی۔۔

کیا ہوا نین۔۔ تم رو کیوں رہی ہو۔۔۔۔۔۔
اُس کے پاس آکر حیرت سے پوچھنے لگی کیوں وہ رونے والوں میں سے نہیں رلانے والوں میں سے تھی۔۔۔
نین نے بھیگی نظریں خالی جگہ سے ہٹا کر ریا کی طرف دیکھا۔۔

ریا۔۔۔۔۔۔۔۔وہ۔۔۔وہ لڑکی اُسے اپنا ہسبنڈ کہہ رہی ہے۔۔۔۔۔

وہ خود کو دکش سنگھانیا بتا رہا ہے

مجھے۔۔۔مجھے پہچاننے سے انکار کر رہا ہے۔وہ۔۔۔۔۔

وہ بدحواسوں کی طرح ادھر اُدھر دیکھ کر بڑبڑانے لگی تو ریا کو اس کی فکر ہونے لگی کیوں کے تھوڑی دیر پہلے تک وہ بلکل نارمل تھی اور اچانک جیسے کسی گہرے صدمے میں چلی گئی تھی۔۔

کون۔۔۔کس کے بارے میں بات کر رہی ہو تم

نین۔۔۔۔۔۔

ریانے اس کے شانوں پر ہاتھ رکھے پوچھا

میں مانتی ہوں وہ مجھ سے شادی نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔

میں نے اُسے فورس کیا تھا اس شادی کے لیے

ہماری کبھی آپس میں نہیں بنتی۔۔۔

میں بہت تنگ کرتی ہوں اُسے۔۔۔

بات بات پر سناتی ہوں۔۔۔

ٹھرکی لوفر ہونے کے طعنے دیتی ہوں لیکن۔۔

لیکن وہ ایسا نہیں کر سکتا میرے ساتھ۔۔۔۔۔۔

میں اُسے ایسا نہیں کرنے دوں گی ریا۔۔۔۔۔۔

وہ اپنے آنسو کے روکنے کی کوشش میں ہچکیاں لیتی سر نفی میں ہلاتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔

ریا کے ہاتھ اپنے بازو سے ہٹا کر آگے بڑھی اور کانچ کی دیوار سے نیچے جھانکا تو ساحل اُس لڑکی کے ساتھ گراؤنڈ فلور پر تھا

وہ اپنے آنسُو صاف کر کے رونے والے تاثرات چہرے سے ہٹا کر غصے سے دونوں کو دیکھتی نیچے چل دی

ریا نے اس کی نظروں کے تعاقب میں نیچے انجو کو دکش کے ساتھ دیکھا تو اس کی پیشانی پر لکیریں اُبھری کے آخر نین دکش سنگھانیا کو اپنا شوہر کیوں کہہ رہی ہے۔۔

وہ اپنی غلط فہمی میں کچھ اُلٹا سیدھا نہ کر دے اس لیے ریا خود بھی جلدی سے نیچے چل دی

وہ دونوں مال سے باہر کی طرف بڑھ رہے تھے کیوں کے نین سے ٹکرانے کے بعد دکش کا موڈ بدل چکا تھا۔۔۔اور اُس کی سیریس شکل دیکھ انجو کی کچھ کہنے کی ہمت نہیں ہو رہی تھی۔۔۔اسلئے وہ خاموشی سے اُس کے ہمراہ آگے بڑھتی جا رہی تھی۔

دونوں ایکزٹ سے تھوڑی دوری پر تھے جب پیچھے سے دکش کو ایک زرودار لات پڑی۔۔۔

اتنا اچانک اور پُر زور حملا تھا کے وہ سنبھل نہیں پایا اور دھڑام سے فرش پر منہ کے بل گرا انجو نے صدمے سے منہ پر

دونوں ہاتھ رکھ لیے۔۔آس پاس سے گزرتے لوگ بھی چلتے چلتے رک گیے۔۔۔۔۔

اُس نے دونوں ہتھیلیاں زمین پر رکھے دانتوں کو سختی سے بھینچ کر آنکھیں ضبط سے بند کی۔۔۔

انجو دکش سے نظر ہٹا کر اُس پاگل لڑکی کو دیکھنے لگی جو ہاتھ جھاڑتی ہُوئی مزے سے دکش کو دیکھ رہ تھی

آس پاس کے لوگ ہنس رہے تھے۔۔اور ریا پریشانی سے سر تھام کر کچھ دوری پر رک گئ تھی۔۔۔

وہ زمین سے اٹھ کر اُس کی جانب مڑا اور غصے سے رنگ بدلتی آنکھوں سے اُسے دیکھا

کیوں ہسبنڈ سائیں۔۔،۔۔۔۔۔کچھ یاد آیا۔۔

وہ اُس کی سرد سخت نگاہوں کو خاطر میں نہ لاتے اپنی خوبصورت آنکھوں کو معصومیت سے جنبش دیتے ہوئے بول کر اسے مزید سلگا گئی۔۔اور آس پاس کے لوگ اُس کے تاثرات انجوئے کرنے لگے۔۔۔۔انجو نے پہلی دفعہ اُسے غصے سے دیکھا۔۔۔

دلکش سرخ آنکھوں میں ناگواری لیے اُس کے لبوں کی مسکان دیکھ ایکدم سے آگے بڑھا اور پوری قوت سے اپنا ہاتھ اُٹھایا۔۔۔۔۔

نین کا دل ایک دم سے رک گیا۔۔۔اُس نے آنکھیں میچ لی۔۔۔۔ریا بھی اپنی جگہ گھبرا گئی اور انجو بھی پریشان ہو گئی۔۔۔

دکش کا ہاتھ اس کے چہرے کے ایک انچ دوری پر آکر رک گیا
نین نے گھبرا کر لرزتی آنکھیں کھولیں۔۔۔اور پھر رکی سانس بحال کرتے ہوئے سہمی سرخ نظروں سے اُسے دیکھا۔۔

دکش نے دانت بھینچتے ہوئے اس ہاتھ کی مٹھی بنا کر واپس کھینچا اور اس کی جانب اُنگلی اٹھائی

لڑکی ہو اس لیے اپنے ہاتھ کو روک لیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔ لیکن آئندہ مجھ سے بد تمیزی کی تو یہ لحاظ بھی نہیں کروں گا۔۔۔۔۔

وہ اُسے وارن کرتے ہوئے لہجے میں نفرت ہی نفرت لیے بولا نین ساکت سی شکوہ کناں نظروں سے اُسے دیکھنے لگی۔۔۔ساحل بھول کر بھی کبھی اُس پر ہاتھ نہیں اٹھا سکتا تھا۔۔۔۔وہ تو اُس کی ہزار بد تمیزیاں سہہ کر بھی کبھی اُس کے ساتھ اتنا سخت نہیں ہوا تھا۔۔۔اُس کے بیگانے رویے سے دل میں درد سا اٹھنے لگا اور آنکھیں نم ہونے لگی

دلکش غصے سے ایک نظر پہلے نین اور پھر اطراف کے تماشائیوں پر ڈالتا وہاں سے باہر نکل گیا تو انجو جلدی سے اس کے پیچھے دوڑی کیوں کے غصّے میں وہ آپے سے باہر ہو جاتا تھا۔۔اور وہ اس وقت اسے اکیلے نہیں چھوڑنا چاہتی تھی

لوگ اپنے اپنے راستے چل دیئے تھے جب کے وہ وہی کھڑی اُس کے غائب ہونے لے باوجود اُسی جگہ کو دیکھتی یہ سوچ رہی تھی کے کیا واقعی اس نے غلطی کر دی۔۔۔کیا واقعی وہ ساحل نہیں کوئی اور ہے۔۔۔

نین۔۔۔۔۔

ریا کے پکارنے پر نین نے اس کی طرف دیکھا جو اس کے لئے

بے حد پریشان تھی۔۔اور بری طرح اُلجھی ہوئی بھی۔۔۔

وہ آس پاس کے لوگوں کو چہ میگوئیاں کرتے دیکھ نین کا ہاتھ

تھامے اُسے باہر لے آئی۔۔

مجھے لگتا ہے نین تمہیں کوئی غلط فہمی ہو گئی ہے۔۔۔۔۔۔۔یہ

ساحل کیسے ہو سکتا ہے۔۔۔یہ دلکش سنگھانیہ ہی

ہے۔۔۔میں بہت پہلے سے جانتی ہوں اسے۔۔۔۔۔۔۔

وہ جو اپنے آپ سے سوال وجواب میں مصروف تھی ریا کی

بات پر حیرت سے اُسے دیکھا

اسی سے تو میری فرینڈ انجو کی شادی ہونے والی ہے۔

۔۔۔۔۔ جس کے بارے میں میں نے تمہیں بتایا تھا۔۔

ریانے بھی اُلجھے ہوئے انداز میں اُسے بتایا جب کے اب اس نے شادی ہونے والی ہے بات پر زیادہ غور کیا۔۔۔۔۔ کم سے کم انجو کا اُسے اپنا ہسبنڈ کہنا تو جھوٹ ثابت ہوا تھا جس سے اُس کا ایک بڑا بوجھ کم ہو گیا تھا۔۔۔

لیکن اِب بھی کئیں الجھنیں تھی۔۔۔

کئیں سوال تھے۔۔۔ جن کے جواب سوچ سوچ کر ذہن سن ہو رہا تھا۔۔

گھر چلتے ہے۔۔

ریا نے دکھ سے اُس کے پُر سوچ پریشان چہرے کو دیکھتے ہوئے آہستہ سے کہا اور اُس کا ہاتھ تھام کر آگے بڑھی

∆∆∆∆∆∆∆∆

نین دیکھو۔۔۔ہاتھ جوڑتی ہوں شانت رہنا پلیز۔۔۔ایکدم سے اُس پر جھپٹ مت جانا ورنہ آگے بات کرنے کا بھی موقع نہیں ملے گا۔۔بتا رہی ہوں

وہ انجو کے بھیجے گئے ایڈریس کے قریب پہنچے جب ریانے اُسے وارن کرنے والے انداز میں کہا تو نین کے ماتھے پر بل پڑے

تم تو ایسے بول رہی ہو جیسے میں خاندانی لڑاکوں ہوں۔۔۔بلاوجہ لوگوں پر جھپٹنے کے موقعے تلاشتی ہوں۔۔۔۔

وہ حیرت کا اظہار کرتی اُسے گھورنے لگی تو ریانے آہ بھری

خاندانی تو نہیں لیکن۔۔۔۔خیر چھوڑو۔۔۔۔۔

ریانے بڑبڑاتے ہوئے آنکھیں گھمائی اور گاڑی کو بریک لگایا

۔۔۔

گاڑی عالیشان سنگھانیہ مینشن کے کے بڑے سے گیٹ کے سامنے رکی جہاں بنگلے کی سب سے اونچی دیوار پر انگریزی کے دو لفظ ڈی اور ایس دور دور تک جگمگا رہے تھے۔۔۔
اندر جانے اور اُسے دیکھنے کے خیال سے ہی نین کا دل زوروں سے دھڑکنے لگا۔۔۔ گھبراہٹ اور بے چینی بڑھنے لگے۔۔۔
وہ اپنے سائیڈ کا ڈور کھول کر گاڑی سے اُترتے ہوئے اندھیرے میں سفید اور گلابی روشنی بکھیرتے اُن دونوں لفظوں کو دیکھنے لگی۔۔۔۔ ویسے تو وہ ہر سچویشن سے لڑنے کو تیار رہتی تھی لیکن اکثر جب دل پر چوٹ لگتی اور جذبات متاثر ہوتے تو ہمت کے ساتھ وہ خود بھی ٹوٹ جاتی۔۔

پہلے بھی اُس کا دل ٹوٹا تھا پہلے بھی ٹھیس لگی تھی لیکن تب اُسے سنبھالنے کے لیے ساحل اُس کے پاس تھا۔۔۔وہ اُسے سہارا دے کر بکھرنے سے بچا لیتا تھا۔۔ لیکن اب تو وہ اُس کے ہی مقابل کھڑی تھی۔۔۔ بلکل اکیلی۔۔۔۔

اُس کی بہادری یہ سوچ کر ہی دم توڑ رہی تھی کے بجائے حل ہونے کے یہ مشکل بڑھ نا جائے۔۔اُسے صحیح ہو کر بھی شرمندہ نا ہونا پڑے۔۔۔

نین اندر چلیں۔۔۔

ریا نے اُسے خاموش کھڑے دیکھ اُس کے شولڈر پر ہاتھ رکھ کر کہا لیکن وہ بنا اُس کی طرف دیکھے آگے بڑھنے کی بجائے پیچھے ہوئی اور پلٹ کر واپس گاڑی کی جانب بڑھنے لگی۔۔۔

کیا ہوا نین۔۔۔۔۔۔

ریا نے اُس کا راستہ روکتے ہوئے حیرت و پریشانی سے پوچھا کے کہاں وہ پہلے اُس سے ملنے کو اتنی بے چین تھی کے صبح کا بھی انتظار نہیں کرنا چاہتی تھی اور کہاں وہاں تک پہنچ کر پلٹ گئی تھی۔۔۔۔

مجھے۔۔۔بہت ڈر لگ رہا ہے ریا۔۔۔۔

وہ زمین کو تکتے ہوئے دھیرے سے بولی تو آنکھ سے آنسو نکل کر چہرے پر بکھرا۔۔

میں غلط نہیں ہوں اور یہ بات میں اُس سے نظریں ملا کر کہہ سکتی ہوں پھر بھی مجھے ڈر لگ رہا ہے۔۔۔۔

اگر ایک بار پھر وہ مجھ سے کہے گا کے تم بیوقوف ہو۔۔۔۔۔ کسی اَور کو اپنا شوہر کہنے والی پاگل بے عقل لڑکی ہو۔۔۔ اگر ایک بار پھر وہ مجھے۔۔۔۔۔۔۔ مجھے دھتکار دے گا۔۔ مجھے پہچاننے سے انکار کر دے گا

کیا بگاڑ لوں گی میں اس کا۔۔۔۔۔ بس خود کی نظروں میں تھوڑا اور گر جاؤں گی۔۔۔ میرے جذبات ایک بار پھر رسوا ہوں گے۔۔۔ میری عزتِ نفس کی دھجیاں بکھر جائیں گی۔۔۔

وہ بھیگی نظریں نیچے کیے پُر درد لہجے میں بولنے لگی تو آنسو بیساختہ ہو کر نرم گالوں کو نم کرتے گئے۔۔ ریا محض افسوس

سے اُسے دیکھتی رہ گئی۔۔۔۔کہ اُس کے درد نے اُس کی
خوش مزاجی اور زندہ دل کو کیسے در گو کیا تھا

اور یہ سب جان کر بھی میں اُس کے پاس جانا چاہتی ہوں
کیوں کے میرا دل مجھے مجبور کر رہا ہے۔۔۔۔
میں بہت بے بس ہو گئی ہوں۔۔۔۔

اُس نے بھیگی نظریں اٹھا کر ریا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو
جتنی تھکان لہجے میں تھی اتنی ہی بے بسی سرخ ہوتی آنکھوں
میں۔۔۔

ایک نظر پلٹ کر اُن دو لفظوں کی جگمگاہٹ کو دیکھا جو اُس کی آنکھوں میں چبھ کر اُنہیں مزید زخمی کر رہی تھی اور پھر دوبارہ ریا کی طرف پلٹا

کتنا چھوٹا کر دیا ہے اس محبت نے مجھے ریا۔۔۔۔۔ جو درد دے رہا ہے میں اُسے ہی پانے کے لیے تڑپ رہی ہوں۔۔اُس کی خاطر دیکھ کر بھی جان کر بھی ان کانٹوں پر چلنا چاہتی ہوں۔۔۔۔

جو چوٹ اُس نے دی ہے اُن پر مرہم بھی اسی سے ہی چاہتی ہوں۔۔۔

میری زندگی کتنی اُلجھ گئی ہے۔۔۔۔۔۔میرا دل میری ہی نہیں مانتا اور جس کے قابو میں ہے وہ صرف درد دیتا ہے۔۔۔ کبھی بے رخی سے۔۔۔۔ کبھی بے نیازی سے۔۔۔ کبھی بیگانگی سے کبھی بے وفائی سے۔۔۔ صرف درد دیتا ہے۔۔۔

وہ بھیگے بکھرے لہجے میں کہتی جلتی آنکھوں کو بند کر کے اُنہیں ہتھیلیوں سے ڈھکے زار و قطار رونے لگی توریا نے آگے بڑھ کر اُسے گلے لگا لیا

نہیں نین۔۔۔۔ تم اتنی کمزور نہیں ہو۔۔۔ایسے رونے والی لڑکی نہیں ہو تم۔۔۔ تم ہر پرابلم کو فیس کرنے والی لڑکی ہو۔۔۔۔۔۔۔چپ ہو جاؤ اور حوصلا رکھو۔۔۔۔

ریااُسے حوصلادینے کے لیےاُس کے بالوں کوسہلاتی اُسے سمجھانے لگی لیکن اُس کے آنسوؤں میں مزید روانی آئی۔۔

نہیں ہوتااب مجھ سے۔۔۔۔۔حوصلارکھتی ہوں توقسمت اورزیادہ آزماتی ہے۔۔۔۔شاید جولوگ زندگی میں سیریس نہیں ہوتے زندگی اُن کے ساتھ سیریس نہیں ہوتی۔۔۔۔ تبھی تودیکھوکیسے جی رہی ہوں میں۔۔۔۔۔کچھ ناکرکے بھی پتہ نہیں کس بات کی سزا بھگت رہی ہوں۔۔۔۔

وہ ریاسے الگ ہوکراُس کے ہاتھ تھامے روتے ہوئے بولی ریا کی آنکھیں بھی نم ہونے لگی۔۔۔اُس نے نین کے چہرے سے آنسوصاف کیے

تمہیں یاد ہے نا جب داؤد اور تمہارا رشتا ٹوٹا تھا۔۔ کتنی مایوس ہو گئی تھی تم۔۔۔۔ اپنے خدا سے اپنی قسمت سے کتنے شکوے کرتی تھی۔۔۔ کتنا روتی تھی۔۔۔

ریا نے اُس کا چہرہ تھامتے ہوئے کہا تو وہ نم نظریں اٹھا کر اُس کی طرف دیکھنے لگی حالانکہ آنسوؤں میں کوئی کمی نہیں آئی۔

پھر چند مہینوں بعد خود تم نے مجھ سے کہا تھا۔۔۔۔۔۔۔ کے تم خوش ہو جو داؤد اور تمہارا تعلق آگے بڑھنے سے پہلے ہی ختم ہو گیا۔۔۔ ورنہ ساحل تمہاری لائف میں نہیں

آتا۔۔۔۔ تم اُس محبت اور اُن جز باتوں سے محروم رہ جاتی جو

ساحل کے ہونے سے ہے۔۔۔

جیسے تمہیں بہت بعد میں سمجھ آیا کی اُس وقت جو ہوا وہ

تمہاری بد نصیبی نہیں بلکہ بہتری تھی تو اس وقت بھی تو ایسا ہو

سکتا ہے نا کے اس مشکل میں تمہاری کوئی بھلائی ہو۔۔ جو

ابھی نظر نہیں آرہی لیکن بہت جلد تمہارے سامنے

آئے۔۔۔

ایسا ہو سکتا ہے نا۔۔۔۔

ریا اُسے سمجھانے کی کوشش میں کامیاب ہوئی کیوں کے نین

نے اس کے پوچھنے پر سر ہاں میں ہلا یا۔۔

تو پھر چلو۔۔۔اب رونا بند کرو اور اس سچویشن کا سامنا کرو۔۔۔۔

ریا نے مسکرا کر اُسے ہمت دیتے ہوئے کہا تو اُس نے اپنے آنسو رگڑ کر گہری گہری سانسیں لیتے ہوئے اُن پر ضبط رکھنے کی کوشش کی۔

اُس کا ہاتھ تھامے گیٹ کے نزدیک پہنچ کر ریا نے اپنا نام بتایا تو گارڈز نے اندر کال کر کے پرمیشن لی اور درکش کے اجازت دینے پر اُنہیں اپنے ساتھ اندر وہیں گارڈن ایریا میں لے آیا جہاں انجو اور درکش بیٹھے تھے۔۔۔

دور سے ہی اُن دونوں کو ایک دوسرے کے قریب بیٹھے دیکھ کر اُس کی دھڑکنیں سست ہونے لگی۔۔۔اور اُس کی دلی کیفیت کا محض اندازہ لگا کر ہی ریا نے اُس کے ہاتھ پر گرفت سخت کر کے اُسے ہمت دی۔۔اور کچھ بھی ری ایکٹ کرنے سے منع رکھا

ہائے۔۔۔۔۔

اُن دونوں کے پاس آکر ریا نے مسکراتے ہوئے کہا

لیکن دونوں نے کوئی جواب نہیں دیا کیوں کے دونوں اُس کے ساتھ کھڑی نین کی طرف دیکھ رہے تھے۔۔

انجو حیرت سے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی لیکن دکش کے تاثرات میں کوئی فرق نہیں آیا

وہ ٹانگ پر ٹانگ رکھے سکون سے صوفے پر بیٹھا سگریٹ کو لبوں سے نکال کر دھوئیں کو فضا میں خارج کرنے لگا تو ایک پل کو نین کی نظروں میں اُس کا عکس دھندلا ہوا۔۔۔

میں جانتی ہوں تم دونوں مجھے نین کے ساتھ دیکھ کر شاک ہو۔۔۔

نین میری بیسٹ فرینڈ ہے اور میری شادی کے لیے کل ہی ممبئ سے یہاں آئی ہے۔۔۔

ریاانجو کی حیرت بھانپ کر خود ہی خاموشی کو توڑتی دونوں کو باری باری دیکھ کر بولی تو انجو ماتھے پر شکنیں لیے اُس کی طرف بڑھی

جب کے دکش نین سے نظریں ہٹا چکا تھا لیکن نین کی نگاہیں اُس اور ہی تھی۔۔۔

ریا تمہیں نہیں پتہ آج مال میں۔۔۔

انجو حیرت واُلجھن سے اُسے صبح کا واقعہ بتانے لگی لیکن۔

میں جانتی ہوں انجو۔۔۔اور ابھی میں یہی بتانے آئی ہوں تم دونوں کو کے نین نے جو کیا وہ بس ایک پرینک تھا۔۔۔میں نے ہی کہا تھا اُسے ایسا کرنے کو۔۔۔۔۔۔

ریانے اُس کی بات کاٹ کے مسکرا کے بہانا بنایا۔۔۔

پرینک۔۔۔۔۔۔

انجو کبھی نین کو تو کبھی ریا کو دیکھتی سمجھنے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔۔۔۔

جب کے وہ بے پرواہ سی اُسے دیکھ رہی تھی جو بے نیاز بن کر منہ موڑے نئ سگریٹ سلگانے میں مصروف تھا۔۔

میں تو بس تم دونوں کے ساتھ تھوڑی شرارت کرنا چاہتی تھی۔۔۔دیکھنا چاہتی تھی کے تم دونوں ایک دوسرے پر ٹرسٹ کرتے ہو یا نہیں۔۔۔اور تم اتنی شاک کیوں ہو رہی

ہو۔۔۔ تم نے بھی تو میرے اور آریا کے ساتھ کتنے پرینک کیے ہے سو میں نے بھی ایک کر لیا۔۔۔ کیا نہیں کر سکتی۔۔ ریا نے جلدی جلدی بات بنا کر خفگی سے پوچھا تو انجو مسکرائی۔۔ اب تک جو ٹینشن کا بوجھ تھا کے کوئی لڑکی خود کو دکش کی بیوی بتا رہی ہے وہ ریا کی بات سن کر دل سے اتر گیا۔۔۔

پرینک تو ٹھیک ہے یار لیکن اس نے دکش کو مال میں سب کے سامنے کک ماری وہ صحیح نہیں تھا۔۔۔ پتہ ہے اُنہیں کتنا برا لگا۔۔۔۔۔

انجو نے نین کی طرف بھی خفگی سے دیکھ کر کہا نین نے کوئی اثر نہیں لیا لیکن اپنی نظریں ساحل سے ہٹا کر نیچے کر

لیں۔۔کیوں کے وہ اب ایسی کوئی غلطی نہیں کرنا چاہتی تھی کے اُس سے بات کرنے کا موقع نہ ملے

وہ۔۔۔۔۔۔۔وہ بس نین سے تھوڑی غلطی

۔۔۔۔۔۔سوری دکش۔۔۔۔۔

ریا نے جلدی سے بات سنبھالی اور دکش کی طرف دیکھ کر کہا

تو اُس نے ایک پل کے لیے نظر اٹھا کر سر کو ہلکی سی جنبش دی۔۔

نین کو اُس کے پہلو بدلنے سے محسوس ہوا جیسے وہ وہاں سے اٹھتے اٹھتے رک گیا ہو۔۔۔

شاید یہ سوچ کر کے نین اُس کا وہاں سے جانا خود سے بچنے کی کوشش نہ سمجھ لے۔

ے

تو اس پرینک کے بعد تمہیں پتہ چلا کے ہم ایک دوسرے پر کتنا ٹرسٹ کرتے ہے۔۔۔

انجو نے مسکراتے ہوئے پوچھا تو ریا نے ہنس کر سر ہلا دیا

اچھا یہ وہی تمہاری لندن والی فرینڈ ہے جس کے بارے میں تم باتیں کرتی تھی۔۔۔۔

انجو اُس ٹاپک سے ہٹ کر نین کی طرف متوجہ ہو کر پوچھنے لگی تو نین کڑے دل سے اُس کی طرف دیکھ کر زبردستی مسکرائی۔۔۔۔

تم سے مل کر بہت خوشی ہوئی لیکن میں تم سے تھوڑی جیلس بھی ہوں کیوں کے یہ ریا مجھ سے زیادہ تمہاری سگی ہے۔۔۔

ریا کے حامی بھرنے پر وہ اپنائیت سے نین کا ہاتھ پکڑ کر بولی۔۔۔ لیکن اُس وقت نین کے لیے مسکرانا بھی عذاب تھا خوشدلی سے بات کرنا تو دور۔۔۔۔۔

ارے تم دونوں بیٹھو نا۔۔۔۔۔ کم۔۔۔۔۔

انجو ایک دم سے احساس ہونے پر صوفے کی طرف اشارہ کر کے بولی تو نین نے ریا کی طرف دیکھا

انجو۔۔۔۔۔ مجھے واشروم۔۔۔۔

اُس کے دیکھنے کا مطلب سمجھ کر ریا نے دھیرے سے کہا تو انجو نے اوہ کر کے سر ہلایا

تم بیٹھو نین۔۔۔۔میں ابھی آتی ہوں۔۔۔۔۔۔
ریا اُسے آنکھوں ہی آنکھوں میں اشارہ کرتے ہوئے بولی اور خود انجو کے ہمراہ اندر چلی گئی۔۔
نین نے اُنہیں دروازے سے اندر چلے جانے تک دیکھا۔۔۔۔
جب دونوں نظروں سے اوجھل ہو گیئں تو دل تھامے سرخ نگاہوں کا رخ ساحل کی جانب کیا۔۔۔۔اور قدم اُس کی طرف بڑھائے۔۔۔

وہ لاتعلق سا پیر جھلاتا رہا بے نیازی برتتا رہا لیکن جب نین اُس کے ٹھیک سامنے آکر رکی تو اُس نے سر اٹھا کر سنجیدگی سے اُس کی جانب دیکھا۔۔۔

اٹھو۔۔۔

نین ناراض نظروں میں لاکھوں شکایتیں لیے اُسے دیکھتی ہوئی بولی تو اُس نے ایک آبرو اٹھا کر سرد نگاہوں سے نین کو گھورا۔۔

میں نے کہا اسٹینڈ اپ۔۔۔

وہ اُس کے گھورنے پر غصّہ سے اُس کی کالر پکڑنے کو تھی لیکن وہ ایک انچ کے فاصلے پر۔اُس کی کلائی کو جکڑ کر اُس کی کوشش ناکام کر گیا۔اور اُس کا ہاتھ جھٹک کر دور کرتے ہوئے غصے سے اُسے دیکھتا اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔

ہو گیا تمہارا یہ تھرڈ کلاس ڈراما۔۔۔۔۔اب فوراً۔۔۔

وہ ہمیشہ کی طرح اُسے آنکھیں دکھا کر سختی سے کچھ سنانے کے ارادے میں تھی لیکن دل کے جذبات بے قابو ہو گئے۔۔۔آنکھیں جل اٹھی اور آواز بھاری ہو گئی تو الفاظ ادھورے چھوڑ کر۔۔۔۔۔سانسوں کو سینے میں روک کر۔۔۔۔۔آنسوؤں کو پلکوں میں جذب کر کے

۔۔۔دھیرے سے باہیں اُس کے گرد باندھ کر اُس کے سینے
سے لگ گئی۔۔۔۔۔

نین کے اس عمل سے اُس کی دھڑکنیں ٹھہر گئی۔۔ نظریں
جہاں کی وہاں رکی رہ گئی۔۔۔۔
لب ہلکے سے کھلے تو سانسیں بحال ہوئی۔۔۔۔لیکن تب بھی
اتنا بس نہیں چلا کے اپنے وجود کو کوئی حرکت دے سکتے۔۔۔
اُس احساس کے زیرِ اثر جس نے نین کی طرح ہی شدّت سے
اُسے جکڑ کر پیرالائز کر دیا

نین نے اس کے سینے سے سر لگائے آنکھیں بند
کر کے۔۔۔اپنے اطراف اور اپنے آپ کو فراموش
کر کے۔۔۔اپنے وجود کے ہر حصے سے اُس کی خوشبو کو اُس کی

قربت کو اور اُس کی دھڑکنوں کی دھن کو محسوس کیا تو دل نے اُس کے یقین پر سچ کی مہر لگائی کے نا وہ خوشبو اجنبی تھی نا وہ دھڑکنیں ان سنی تھی۔۔۔نا وہ لمس غیر تھا۔۔۔

اُس کی بے چینی کو ڈھیروں سکون ملا تو درد آنسُو بن کر آنکھوں سے بہتا سفید شرٹ میں جذب ہونے لگا ۔۔۔نازک بازؤں کی سخت ہوتی گئی۔

اور اُس گرفت کی تپش نے ساحل کی رگوں میں بہتے خون کی گردش تیز کردی۔۔۔۔بے قابو جذباتوں کو سلگا کر اُس کے لیے سانس لینا محال کیا۔۔۔۔۔

آنکھوں میں سرخی بھرنے لگی تو اُس نے آنکھیں ضبط سے بند کر کے کھولیں۔۔۔

اُسے لگا اگر چند سیکنڈ اور نین اُس کے اتنے قریب رہی تو اُس کے لیے ضبط مشکل ہو جائے گا۔۔۔۔ وہ اپنے ہاتھوں کوئی غلطی کر کے مہینوں کی محنت برباد کر دیگا۔۔۔

اُس نے نین کو خود سے دور کرنے کے لیے اُس کے دونوں بازؤں کو جکڑا لیکن اُس کو گرفت اتنی نرم تھی جیسے دور کرنے کے لیے نہیں قریب کرنے کے لئے تھاما ہو۔۔۔

نین نے ذرا سا پیچھے ہو کر سر اٹھائے اُس کی جانب دیکھا تب تک وہ اپنے تاثرات اور اپنی گرفت دونوں سخت کرنے میں کامیاب ہو چکا تھا۔۔۔

What The hell are you doing۔۔۔۔۔۔

وہ سنجیدگی سے نین کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے مدھم لیکن سرد لہجے میں بولا تو نین ہاتھ اُس کے گرد سے ہٹا کر پیچھے ہوئی

میرے سامنے زیادہ ناٹک کرنے کی ضرورت نہیں ہے سمجھے تم۔۔۔۔

اُس انجو کوریا کو پوری دنیا کو بے وقوف بنا سکتے ہو تم لیکن مجھے نہیں۔۔۔۔۔

میں جانتی ہوں تم ساحل ہی ہو۔۔۔

وہ اپنے آنسو ہتھیلی میں جذب کرتے ہوئے مضبوط پُر یقین لہجے میں بولی

دیکھو۔۔۔پہلے بھی کہا تھا اور اب بھی کہہ رہا ہوں تم مجھے پہچاننے میں غلطی کر رہی ہو۔۔۔میں وہ نہیں ہوں جو۔۔ تم سمجھ رہی ہو۔۔۔

اُس نے پیشانی پر بل ڈالے بے تاثر لہجے میں کہا تو نین نے بھیگی آنکھوں میں خفگی لیے اُسے دیکھا۔۔۔

پہچاننے میں غلطی شاید تب کرتی جب تمہیں دیکھ کر ساحل سمجھتی۔۔۔۔ لیکن میں نے تمہیں بس دیکھا نہیں بلکہ فیل کیا ہے۔۔۔
نین اُس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے جتاتے لہجے میں بولی۔۔۔ تو اُس کے دل نے بیٹ مس کی۔۔۔ اُس نے نظریں چرا کر اُن کا رخ بدلا

آنکھیں دھوکا کھا سکتی ہے لیکن دل کبھی غلط نہیں کہتا۔۔۔اُن کے معاملے میں تو ہر گز نہیں جن کو خود میں بسا لیتا ہے۔۔۔

تُم یقین مت کرو۔۔۔۔۔مجھ سے نظریں مت ملاؤ۔۔۔۔۔۔جو چاہتے وہ کرو۔۔بس مجھے میرے ایک سوال کا جواب دے دو۔۔۔

وہ اُس کی بیگانگی پر اُمڈ آتے آنسوؤں کو روک کر سست سر سراتے لہجے میں بولی۔۔تو ساحل نے سنجیدگی سے اُس کی طرف دیکھا۔۔۔

مجھے بس اتنا بتادو کے کب تک انتظار کرنا ہے مجھے سکون کے اُن پلوں کے لیے جن کے لیے میں ترس گئی ہوں۔۔۔۔۔۔

تمہارے ساتھ کے لیے جو میں نے محسوس کرنا شروع کیا اور تم مجھ سے اتنے دور ہو گئے۔۔۔۔

وہ بے بسی سے اُسے دیکھتی پر سوز لہجے میں بولی حالانکہ وہ اُس سے لڑنے کا اُسے بہت کچھ سنانے کا ارادہ کر کے وہاں آئی تھی لیکن جب اُس کا بس نہیں چلا کے وہ خود کو رونے سے روک سکے اُس سے لڑ سکے شکوے کر سکے۔۔۔۔ تو ہار کر اُس سے سوال کرنے لگی

بس اتنا بتا دو کے کیوں۔۔۔۔ کیوں مجھے اوروں کی طرح ایک نارمل لائف نہیں مل سکتی۔۔۔۔۔۔

جو میرا ہے وہ میرے سامنے ہو کر بھی مجھ سے اجنبی کیوں ہے۔۔۔

وہ بھاری آواز میں تھکے تھکے لہجے میں پوچھنے لگی۔۔۔ساحل پتھر بن کر کبھی اُس کی بھیگی پلکوں تو کبھی ہر ہچکی کے ساتھ لرزتے بھیگے گلابی لبوں کی حرکت کو دیکھتا رہا۔۔۔

کیا اسلئے کیوں کے ہماری شادی تمہاری مرضی نہیں میری ضد تھی۔۔کیا شروعات کمزور تھی اسلئے یہ رشتا کبھی مضبوط نہیں ہو گا۔۔۔کیا میرے اِنتظار کی کوئی منزل نہیں ہو گی۔۔۔۔کیا میں ساحل کو پانے کے لیے ایسے ہی بھٹکتی رہوں گی زندگی بھر۔۔۔۔۔۔

وہ اُس کے سوالوں اور اُس کے آنسوؤں کے زیرِ اثر اپنی آنکھیں جلتی محسوس کر کے اُس کے چہرے سے نظریں ہٹا گیا ۔۔۔اور اُس کا خود سے منہ موڑنا نین کے دل میں تیر کی مانند چبھا۔۔۔۔

مجھے جواب دو وائلڈ مین۔۔۔

مجھے جواب دو۔۔۔۔

وہ غصے میں آگے بڑھ کر ہاتھ سے اُس کے چہرے کا رخ اپنی طرف کر کے اُس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولی لیکن اگلے ہی لمحے وہ غصّہ پھر بے بسی میں بدل گیا۔۔۔اور سختی آنسو بن کے بہہ گئی۔۔۔۔

مجھے اس بھنور سے نکال لو پلیز۔۔۔میرا دم گھٹ رہا ہے۔۔۔۔سب کو۔لگتا ہے نین بہت بہادر ہے لیکن میں بہادر نہیں ہوں۔۔۔۔۔آنسو نہیں آنے دیتی لیکن روتی ہوں۔۔۔۔ہنستی نظر آتی ہوں لیکن خوش نہیں ہوں۔۔۔پر سکون نظر آتی ہوں لیکن اندر ہی اندر ٹوٹ گئی ہوں۔۔۔۔

محبت نا صحیح۔۔۔۔ہمدردی کرلو مجھ سے۔۔۔۔

وہ اُس کے چہرے پر ہتھیلی رکھے ہچکیاں بھرتی رہی۔۔۔۔اور اپنے چہرے پر اُس کی گرم لرزتی اُنگلیوں کا لمس ساحل کے لیے وبال بنتا گیا۔۔۔

اُس نے ایکدم سے دانت بھینچے اور اُس کی کلائی پکڑ کر اُس کا ہاتھ اپنے چہرے سے دور کیا۔

تم اپنے اموشنز غلط جگہ ایکسپریس کر رہی ہو۔۔۔۔میں دلکش سنگھانیا ہوں اور مجھے ایک ہی بات بار بار دوہرانا پسند نہیں ہے۔۔۔بہتر ہو گا کے ایک بار میں سمجھ لو اور اپنی یہ کمپلینٹس جا کر اپنے ہسبنڈ کو سناؤ۔۔۔۔

وہ اُس کا ہاتھ جھٹک کر غصے سے اُس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا۔

مجھے بھی کوئی چیز بار بار دوہرانا پسند نہیں۔۔۔میں نے کہہ دیا کے تم ساحل شیرازی ہو تو تم ہو۔۔۔۔

وہ بھی غصے اور ڈھٹائی سے اُسی کے انداز میں بولی اور اپنے آنسو صاف کیے

کتنی اریٹیٹنگ لڑکی ہو تم۔۔۔۔ تمہیں سمجھ نہیں آتی کسی کی بات۔۔۔۔

ساحل نے بیزاری سے سانس خارج کرتے ہوئے کہا

تُم سمجھنے کی بات کر رہے ہو تم اپنا ڈی این اے ٹیسٹ کروا کر بھی ثابت کر دو تو بھی نہیں مانتی۔۔۔۔ جو کرنا ہے کر لو۔۔۔۔

وہ آنکھیں بڑی کر کے اُسے گھورتے ہوئے جتا کر بولی تو وُاس کے اس قدر یقین پر ایک لمحے کو وُاسے دیکھتا رہ گیا۔

مجھے نہیں پتہ کے تمہارا یہ کونسا نیا سوانگ ہے لیکن میری بات کان کھول کر سن لو۔۔ میرا صبر بہت آزما چکے ہو تم۔۔۔ اب اگر نہیں سنبھلے تو دل سے اتر جاؤ گے۔۔۔۔۔۔

اب وہ خود کو سنبھال چکی تھی اور بجائے بے بسی سے رونے کے سختی سے اُسے وارن کر رہی تھی۔۔۔ وہ خاموش تھا بس اُسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

اُس لڑکی کے ساتھ بہت محبت کے پھول کھلا رہے ہو نا ٹھیک ہے کھلاؤ پر ایک بات سن لو۔۔۔ اُس سے چپکا چپکی اتنی ہی کرنا جتنی تم میں سہن شکتی ہو۔۔۔ کیوں کہ پھر دکش کے نقش بگاڑنے سے نین تارا کو کوئی نہیں روک سکتا۔۔۔۔

وہ اُسے اپنے خطرناک ارادوں سے باور کرواتی بلکل سیریس انداز میں دھمکانے لگی تو اُس نے پہلے بھویں اچکا کر اُسے دیکھا پھر ایکدم سے اُسے بازو سے پکڑ کر اپنے قریب کھینچا

اپنی زبان کو کنٹرول کرو۔۔۔ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔۔۔۔۔۔میرا صبر بھی بہت آزما چکی تم۔۔۔۔اب اگر مجھ سے بدتمیزی کی تو وہ کروں گا جس سے تمہیں یقین ہو جائے کہ یہ صرف دکش سنگھانیہ ہی کر سکتا ہے۔۔۔

وہ اُس کی آنکھوں میں دیکھتا سخت سرد لہجے میں اُسے دھمکانے لگا اُسے جو ڈرنا تو دور اُس کی بات کو خاطر میں بھی لانے والی نہیں تھی۔۔۔

نین نے آنکھیں چھوٹی کر کے اُسے گھورا تو وہ اُس کے بازؤں پر گرفت سخت کرتا کچھ اور بولنے کو تھا لیکن اندر کے دروازے سے ریا کو باہر نکلتے دیکھا تو نین کے بازؤں سے ہاتھ ہٹا کر پیچھے ہوا اور اُسے سخت سرد نظروں سے گھورتے اندر کی طرف بڑھ گیا۔۔جب کے وہ اُسے قدم بقدم خود سے دور جاتا دیکھ اُداس ہونے لگی

سوری تھوڑی دیر ہو گئ وہ مجھ سے ٹیپ ٹوٹ گیا اور کپڑے گیلے ہو گئے تو اُنہیں ڈرائے کرنے میں وقت لگ گیا۔۔۔
نین کے پاس آکر ریا نے اُسے دیر کرنے کی وجہ بتائی
۔۔۔حالانکہ اُس نے خود کوشش کی تھی کے نین کو ٹھیک

سے دکش کے ساتھ بات کرنے کا موقع مل جائے اور اس کے لیے اُسے اپنے کپڑے گیلے کرنے پڑے تھے

چلو ہم نکلتے ہے انجو۔۔۔کافی لیٹ ہو گیا ہے ڈیڈ ویٹ کر رہے ہوں گے۔۔۔۔

وہ نین کو سن کھڑے دیکھ انجو کی جانب رخ کر کے بولی

ارے لیکن ابھی تو تم دونوں نے کچھ لیا بھی نہیں۔۔۔۔۔۔ نین پلیز سٹ نا۔۔

انجو نے حیرت سے کہہ کر نین کو دیکھا لیکن وہ کچھ نہیں بولی نظریں جھکائے کھڑی رہی۔۔۔

پھر کبھی یار ابھی ٹائم تو دیکھو۔۔۔ایسا کرتے ہیں کل ملتے ہیں ہم۔۔۔اوکے

انجو نین کی خاموشی کو نوٹ کر رہی تھی لیکن وہ زیادہ غور کرے اُس کے پہلے ریا نے بات سنبھالی۔۔۔۔انجو نے مسکرا کر کندھے اچکا دیے۔۔۔

ریا کے ساتھ وہ بس دو قدم ہی آگے بڑھی تھی کے کسی خیال سے رک گئی اور پلٹ کر اُس کی طرف دیکھا۔۔

تم یہیں اسی گھر میں رہتی ہو انجو۔۔۔۔

وہ کڑے دل سے اپنے لبوں کو مسکرانے پر مجبور کر کے پوچھنے لگی۔۔۔اور جب ریا کو سمجھ آیا کے وہ ایسا کیوں پوچھ رہی ہے تو تاسف سے سر ہلا کر رہ گئی

نہیں۔۔۔یہ تو دکش کا گھر ہے۔۔۔۔۔
انجو نے مسکرا کر سر نفی میں ہلاتے ہوئے کہا

اوہ اچھا تو بس آج کی رات تم یہاں رکنے والی ہو۔۔۔ہے نہ
وہ نارمل انداز میں اپنے اندر جلتی آگ کو بجھانے کا سامان کرنے لگی

ارے نہیں۔۔۔میں ابھی گھر جانے والی ہوں۔۔۔

انجو کے لیے اُس کے سوالوں کے وجہ سمجھنا ناممکن تھا لیکن ریا اچھے سے سمجھ رہی تھی۔۔۔

تو ہم جاتے جاتے۔۔ چھوڑ دیں تمہیں۔۔۔

نین کو اُس کے جوابوں نے کچھ تسلی دی تو اب کے وہ صرف ظاہر نہیں بلکہ حقیقی مسکان کے ساتھ بولی۔۔۔

میرا گھر ریا کی اپوزٹ ڈائریکشن میں ہے تو پرابلم دکش مجھے ڈراپ کر دیں گے۔۔۔۔۔۔۔

انجو نے اُس کے آفر کو اُس کے سوالوں کی وجہ سمجھ کر مسکرا کر انکار کیا تو اس کا اتنا حق سے کہنا بھی نین کو بہت برا لگا

نین اب ہم چلیں۔۔۔۔

ریانے اُسے آنکھیں دکھائی کے اُس کے لاکھ سنبھالنے کے بعد بھی میں کوئی گڑبڑ نا کر دے۔۔۔ تو اُسے حامی بھرنی پڑی۔۔۔ لیکن پلٹنے سے پہلے اُس نے اندر کی طرف نظریں دوڑا کا ایک نظر اُسے دیکھنا چاہا مگر ناکام رہی۔۔

اُن دونوں کو بائے کر کے انجو اندر آئی تو وہ اپنے روم میں شیشے کی دیوار کے سامنے کھڑا اسموکنگ کر رہا تھا۔۔

آج آپ کچھ زیادہ ہی سموکنگ کر رہے ہیں۔۔۔۔ کوئی ٹینشن تو نہیں ہے نہ۔۔۔

وہ اُس کے سامنے آئی اور اُس کی سرخ آنکھوں کو دیکھتی ہوئی بولی تو اُس نے سر نفی میں ہلا دیا

۔ویسے نین نے جو کیا وہ ایک پرینک تھا تو اب اُس بات پر آپ کو اپ سیٹ نہیں ہونا چاہیے

اُسے لگا وہ اب تک اُس بارے میں غصہ ہو گا اسلئے سوالیہ انداز میں بولی دکش نے کوئی تاثر نہیں دیا۔

۔۔ چلو میں تمہیں گھر ڈراپ کر دوں۔۔۔

بلکہ اُس کی بات کو انسنی کر کے بولتا وہاں سے جانے لگا لیکن انجو نے اُس کا بازو پکڑ کر اُسے روک دیا

آپکو مجھ سے جان چھڑانے کی بہت جلدی ہے۔۔۔۔میں تو سوچ رہی ہوں کے آج کی رات یہیں رک جاؤں۔۔۔۔

وہ اُس کا رخ اپنی طرف کر کے شرٹ کی بٹن کو چھیڑتے ہوئے خفا انداز میں بولی تو وہ اُس کا ہاتھ شرٹ سے ہٹا کر اپنے ہاتھ میں لیے دھیرے سے مسکرایا۔۔۔۔

I have no problem baby۔۔۔۔۔

لیکن پھر کہیں تمہیں ہمیشہ کے لیے یہیں نا رکنا پڑ جائے۔۔

اُس کا ہاتھ اوپر کر کے اُسے ایک بار گھمایا اور پھر معنی خیز انداز میں بولا تو وہ بلش کرنے لگی

میں تو خود یہ چاہتی ہو کے ہر وقت آپکے ساتھ رہوں۔۔۔۔

یہ دِن کے بعد رات کو جدا ہونے والا سسٹم مجھے بلکل پسند نہیں۔۔۔۔ لیکن یہ تو آپ کے ہاتھ میں ہے کہ آپ اسے کب ختم کرتے ہیں۔۔۔۔

انجو باہیں اُس کے گلے میں ڈالے اُس کے چہرے کی دلکشی پر مسرور ہو کر بولی تو دکش نے اُس کے دونوں ہاتھ کو گردن سے ہٹا کر اپنے ہاتھوں میں لیا

بہت جلد۔۔۔۔۔۔۔

اُس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے مسکرا کے بولا تو وہ خوشی سے اُس کے گلے لگ گئی۔۔۔۔۔۔۔

♦♦♦♦

پورب۔۔۔۔۔پلیز ٹیل می کے آخر کیوں تم مجھ سے اتنے ناراض ہو۔۔۔۔۔جو کر رہے ہو اُس کی وجہ تو بتاؤ کم سے کم۔۔۔۔۔

دکش کے گھر ڈراپ کرنے کے بعد سونے کے لیے بستر پر لیٹتے ہی اُسے پورب کا خیال آیا تو دل اُداس ہونے لگا۔۔۔ہمیشہ سے عادت تھی کے سونے سے پہلے اُس سے بات ضرور کرتی لیکن پچھلے کچھ دن سے وہ اُسے بری طرح اگنور کر رہا تھا۔۔۔کئیں بار تو اُس کا فون تک کاٹ دیا کرتا۔

۔۔اور وہ دکھی دل سے سہہ جاتی لیکن پھر عادت سے مجبور اگلے دن اُسے ضرور کال کرتی۔۔۔

لیکن آج اُس کا کال۔ کرنا بیکار نہیں گیا کیوں کے پورب نے پہلی دفعہ میں ہی فون اٹھالیا۔۔۔

کیا تم سچ میں وجہ جاننا چاہتی ہو۔۔۔۔۔۔۔

انجو کے اُداس لہجے پر چند پل کی خاموشی قائم رکھے اُس نے سنجیدگی سے پوچھا۔۔۔

ہاں مجھے جاننا ہے۔۔۔۔۔ تمہیں نہیں پتہ کے تمہارے اس بیہیوئیر سے کتنا ہرٹ ہو رہی ہوں میں۔۔۔۔۔۔

اُس کی نم آواز پورب تک پہنچی تو اُس نے گہری سانس لی۔۔۔

کیوں ہرٹ ہو رہی ہو تم۔۔۔۔میرا دور ہونا تمہیں کیوں پریشان کر رہا ہے۔۔۔میں کیا ہوں تمہاری لائف میں۔۔۔۔۔

وہ آج بجائے خاموش رہنے کے اُسے اگنور کرنے کے سنجیدگی سے سوال کرنے لگا

کیسی باتیں کر رہے ہو پورب۔۔۔

تم اچھے سے جانتے ہو کے میری لائف میں تمہاری کیا امپورٹینس ہے۔۔۔

انجو نے چڑ کر جواب دیا کیوں کے پچھلے چند دنوں سے پورب کا رویہ بلکل غیروں جیسا ہو گیا تھا۔۔۔

جانتا ہوں لیکن اب تو تمہارے پاس دکش ہے نہ۔۔۔ پھر میرے ہونے نا ہونے سے کیا فرق پڑتا ہے۔۔۔۔
اُس کی وہی بات سن کر انجو اُلجھ کر اپنی جگہ اٹھ بیٹھی۔۔۔

میں دکش سے پیار کرتی ہوں اس بات سے تمہیں اتنی پرابلم کیوں ہے پورب۔۔۔۔
اُس نے پریشان جھنجھلائے لہجے میں پوچھا۔۔۔

تم اُس سے پیار نہیں کرتی۔۔۔۔۔اور یہی میری پرابلم ہے کے تمہیں یہ بات سمجھ نہیں آرہی۔۔۔۔۔۔

پورب نے بھی اُسے لہجے میں سختی سے جواب دیا۔۔۔

کیا مطلب ہے تمہارا۔۔۔۔۔۔۔۔

انجو نے ناسمجھی سے پوچھا۔۔۔حالانکہ دکش کو لے کر وہ اُس کی ناپسندیدگی محسوس کرتی تھی لیکن اُس کی ایک سن کر حیران ہوئی۔۔۔

میں تمہیں بچپن سے جانتا ہوں انجو۔۔۔۔تم خود کو جتنا نہیں سمجھتی اُس سے زیادہ میں تمہیں سمجھتا ہوں۔۔۔۔۔

تمہاری پسند نہ پسند۔۔۔۔۔ تمہارا اچھا برا۔۔۔۔ تم سے بہتر نظر آتا ہے مجھے۔۔۔۔

اور میں جانتا ہوں تم اُس دکش سے کوئی پیار ویار نہیں کرتی۔۔۔

کچھ سیکنڈ رک کر پورب نے جواب دیا تو لہجہ روکھا نہیں بلکہ نرم اور اپنائیت بھرا تھا۔۔انجو سنجیدگی سے اُس کی سن کر سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔

تمہاری ہمیشہ سے عادت ہے تمہیں شو پیس میں رکھی وہ چیز چاہیے ہوتی ہے جس پر سب کی نظر ہو۔۔۔۔۔۔

جو سب کے لیے حاصل کرنا ناممکن ہو۔۔ تمہیں وہ ہر حال میں پانا ہے۔۔۔

جو سب کیلئے اویلیبل ہے وہ تمہارے لیے لو کلاس ہے

۔۔۔اُس کی کوئی ویلیو نہیں تمہارے نزدیک۔۔۔۔

سیلفی لیتے ٹائم تمہیں اپنے بیک گراؤنڈ میں بھی کچھ ایسا نہیں

چاہیے جو تمہیں پسند نہ ہو۔۔۔۔

پورب کی اپنے متعلق کہی ہر بات سے وہ متفق تھی۔۔۔اُس

کے اندر یہ سب باتیں تھیں اُسے معلوم تھا لیکن دکش کے

معاملے میں ان چیزوں کا کیا ذکر وہ سمجھ نہیں پارہی تھی۔۔۔

یہ تمہاری بری عادت نہیں تمہارا نیچر ہے انجو۔۔۔۔۔

اور اسی نیچر کی وجہ سے تم ڈے ون سے اُس دکش کی طرف

اٹریکٹ ہو۔۔۔۔۔۔۔کیوں کے وہ گڈ لکنگ ہے۔۔۔۔این

آر آئے ہے۔۔۔۔کروڑ پتی باپ کا اکلوتا بیٹا

ہے۔۔۔۔۔

تمہارے آس پاس کے تمام لوگوں میں سب سے الگ اور

خاص ہے۔۔۔

بلکل اسی شو پیس کی طرح جسِے سب پانا چاہتے ہیں

۔۔۔۔لیکن وہ حاصل صرف تمہیں کرنا ہے۔۔۔۔۔۔۔

پورب نے اسی انداز میں سمجھاتے ہوئے ہلکی سے ناگواری

جتائی۔۔۔جب کے اس کی بات سے انجو کا حیرت سے منہ

کھل گیا۔۔۔کے وہ اُس کی محبت کو اٹریکش کا نام دے رہا ہے

پیار ایسے ایک دن میں نہیں ہو جاتا انجو۔۔۔۔۔

کسی کو صرف دیکھ کر پسند کیا جا سکتا ہے۔۔۔۔اُس سے متاثر ہوا جا سکتا ہے۔۔۔۔

لیکن وہ پیار نہیں ہوتا۔۔۔۔۔۔

پورب نے مانو اُس کی سوچ پڑھ کر جواب دیا ہو۔۔۔۔انجو اب بھی لاجواب ہو کر خاموش رہنے پر مجبور تھی۔۔۔اُسے پورب کا اس طرح کہنا برا لگ رہا تھا لیکن اُسے جواب بھی نہیں سوجھ رہا تھا۔۔۔

یاد ہے تمہیں جب پہلی دفعہ تم اُس سے ملی تھی تب تم نے مجھ سے کیا کہا تھا۔۔۔۔۔

کے وہ تمہیں الگ لگا۔۔۔پوری دنیا میں سب سے الگ۔۔۔۔

وہی اٹریکشن تھا جسے تم نے پیار سمجھ لیا۔۔۔۔

پورب بھی آج اپنی خاموشی توڑ کر اُس کی غلط فہمی پوری طرح ختم کرنے کے ارادے میں تھا۔۔۔

حالانکہ وہ اب تک بس اُسے اُس کے حال پر چھوڑے ہوئے تھا۔۔۔دل کی ہر بات کو دل میں دفن کرنے کے ارادے سے خاموشی اور سرد مہری کا خول چڑھائے ہوئے تھا لیکن جب اُسے محسوس ہوا کہ انجو اُس کی ہر بے رخی کے باوجود اُس سے دور نہیں رہ پاتی۔۔۔اُس سے بات کرنے کو تڑپتی ہے۔۔۔اُداس ہو جاتی ہے۔۔۔

تو اُسے یقین ہو گیا کے اُس کی چاہت ایک طرفہ نہیں ہے۔۔۔۔انجو کے جذبات بھی وہی ہے۔۔۔

ہزار بار خود کو روکنے کے باجود اُس نے انجو کو اُس کی غلط فہمی سے نکالنے کی ایک کوشش کی۔۔۔۔

لیکن اب بھی اپنی محبت کا ذکر کر کے اُسے بے مول نہیں ہونے دیا۔۔۔

پہلے تو مجھے تمہاری بات سچ بھی لگی۔۔۔میں نے مان بھی لی۔۔۔یقین بھی کر لیا۔۔ لیکن پھر محسوس کیا کے تم اُس کے بارے میں کیا باتیں کرتی ہو۔۔۔۔۔۔

اُس کی آنکھیں ایسی ہے پورب۔۔۔

وہ ایسے باتیں کرتا ہے پورب۔۔۔اُس کی فیشن سینس بہت اچھی ہے۔۔۔اُس کی فیملی ریپوٹیشن بہت ہائے ہے۔۔۔

میری فرینڈز مجھ سے جیلس ہوتی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

مجھے اُس کے ساتھ وی وی آئی پی ٹریٹمنٹ ملتا ہے۔۔۔۔

دکش کو لے کر بس یہی سب چلتا رہتا ہے تمہارے ذہن میں۔۔۔

وہ کیسا انسان ہے۔۔۔ تمہارے بارے میں کیا سوچتا ہے۔۔۔ تمہاری کیئر کرتا ہے یا نہیں۔۔۔ تمہیں سمجھتا ہے یا نہیں۔۔۔ان سب باتوں سے تمہیں کوئی غرض نہیں ہے۔۔۔

کیوں کے تم صرف اُس کی شخصیت سے متاثر ہو۔۔۔

یہ اِموشنل اٹیچمنٹ نہیں امپریشنل اٹیچمنٹ ہے

وہ اُس کی پچھلی باتوں کو یاد دلا کر اُسے احساس دلانے کی کوشش کر رہا تھا جن میں دکش کے لیے پسندیدگی تھی۔۔

لیکن چاہت نہیں۔۔۔

بس پورب۔۔۔بہت ہو گیا....۔۔ تم اس طرح میرے اور دکش کے ریلیشن کو لے کر فالتو کمنٹس نہیں کر سکتے۔۔۔۔۔۔

ہاں میں تم سے بات کرنا چاہتی ہوں تمہاری ناراضگی سے پریشان ہوں لیکن اگر تمہیں اس طرح کی باتیں کرنی ہے تو بہتر ہے تم بات نا ہی کرو۔۔۔۔۔۔۔۔

انجو کا دل اُس کی باتوں سے اُلجھ کر پریشان ہونے لگا اور اُس سے برداشت نہیں ہوا تو اُس نے اپنی خاموشی توڑی اور اپنے آنسوؤں کو روک کر بے حد غصے سے بولی۔۔۔ لیکن تب بھی اُس لیے آواز میں ضبط اور نمی پورب کو محسوس ہو گئے تو وہ خاموش رہا۔۔

میری ہی غلطی ہے جو میں نے تم سے سیدھی بات سننے کی اُمید کی۔۔۔

وہ غصے سے کہتی فون بند کر گئی اور فون بیڈ پر پٹخ کر رونے لگی۔۔۔۔

پورب نے افسوس سے فون کو دیکھا لیکن اتنا تو جانتا تھا کے

اُس کی باتیں انجو کو کتنی بھی بری لگی ہو لیکن سوچنے پر ضرور

مجبور کریں گی۔۔۔

♦♦♦♦♦♦

اب کیا سوچ رہی ہو تم۔۔۔۔۔۔

ریانے کافی کا مگ نیچے کر کے اُسے مشکوک نظروں سے گھورا

یہی کے آج اُس سے کیسے ملوں۔۔۔۔۔

نین نے پر سوچ نظروں سے زمین کو دیکھتے ہوئے کہا تو ریا

کے تاثرات بگڑے

اوہ گاڈ۔۔۔ نین پلیز بس کردو یار۔۔۔ ساری رات تمہارا
یہ ساحل والا ٹاپک چلتا رہا۔۔ نا خود سوئی نا مجھے سونے
دیا۔۔ اب پھر سے وہ سب شروع مت کرو۔۔۔
اور تم ملی تھی نا اُس سے کل۔۔۔۔ کیا ہوا۔۔۔۔
تمہارے اِموشن تمہارا رونا۔ دھمکیاں دینا کچھ کام
آیا۔۔۔۔ کچھ اثر ہوا۔۔۔۔ نہیں ہوا۔۔۔
کیوں کے وہ دکش ہی ہے۔۔۔۔ پلیز مان جاؤ نین۔۔۔۔
وہ غصے اور پریشانی کی ملی جلی کیفیت میں بولی۔۔۔ کیوں کے
دکش سے مل کر واپس آنے کے بعد سے دیر رات تک نین کا
کبھی غصّہ کبھی اُداسی کبھی دھمکیاں مسلسل جاری تھے۔۔۔

تمہیں میں اتنی جلدی ہار ماننے والی لگتی ہوں۔۔۔اگر اثر نہیں ہوا تو ہو جائے گا۔۔۔۔رہی بات میرے آنسوؤں اور میرے اِموشنز کی تو دیکھنا سود سمیت حساب لوں گی اُس ایل ایل کمینے سے۔۔۔

نین نے بے نیازی سے جواب دیا تو ریا بیچارگی سے آہ بھر کر رہ گئی۔۔۔

چلو اُس کے گھر چلتے ہے۔۔۔

نین نے کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد کافی کا مگ رکھ کر اُس کی طرح دیکھا تو ریا کی آنکھیں کھلی۔۔۔

بب۔۔ بلکل نہیں۔۔۔۔آج گھر میں پوجا ہے۔۔۔۔

میرے انلاوز آنے والے ہے۔۔۔۔نا میں کہیں جاسکتی ہوں

نہ تمہیں جانے دوں گی۔۔۔۔۔۔۔

اُس نے غصے سے گھور کر وارن کرنے والے انداز میں کہا

۔۔۔۔میری محبت کی بوٹ کو طوفانی بھنور میں چکر کھانے

چھوڑ کر اپنے انلاز کی خاطر کرنے کی پڑی ہے تم کو۔۔۔۔

نین اُس کے انکار پر جزباتی لہجے میں بولی اور ان دیکھے آنسو

صاف کیے

نہایت ہی بکواس ہیومر ہے تمہارا۔۔۔۔۔

چلو کچن میں میری ہیلپ کرواؤ۔۔۔۔۔بلکہ آج کا کھانا تم بناؤ۔۔۔

ریانے اُس کی ایکٹنگ کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے ہاتھ پکڑ کر صوفے سے اٹھایا

کھاناتو میں بنادوں گی لیکن اُسے کھانے کے بعد تمہارے سسرالی بارات لے کر نہیں آئیں گے۔۔۔۔

نین نے سیریس انداز میں اُسے باور کروایاتو ریا کی ہنسی چھوٹ گئی۔۔۔

اسی وقت نین کا فون بجااور اپنی ممی کی کال دیکھ وہ مسکرائی۔۔۔۔۔

میں بلکل ٹھیک ہوں ممی۔۔۔ریا کے گھر اتنا مزا آرہا ہے کے کیا بتاؤں۔۔۔۔۔۔میرا تو دل کر رہا ہے آپ سب کو بھی یہاں دہلی بلا لوں۔۔۔۔۔۔شادی کے فنکشن اور زیادہ ونڈرفل ہو جائے گے۔۔

زینب کی جانب سے حال پوچھے جانے پر بس ایک لمحے کو اُس کی آنکھیں اُداس ہوئی تھی لیکن اگلے ہی پل وہ خود کو سنبھال کر پورے جوش میں زینب سے بات کرنے لگی اور ریا تاسف سے اُسے دیکھتی باہر نکل گئی۔۔۔۔۔

◆◆◆◆◆◆

وہ کنسینائنمنٹ وقت پر پہنچ گیانا۔۔۔۔۔۔

مسٹر سنگھ نے بناپڑھے ایک کے بعد ایک تمام پیپرز پر سائن کر کے فائل دکش کی طرف بڑھاتے ہوئے سوال کیا ۔۔۔ صوفے کے نزدیک ہاتھ باندھے کھڑا اُن کا سیکریٹری افسوس سے اُنہیں دیکھتارہ گیا

پہنچ بھی گیااور پیمنٹ پراسیس بھی کمپلیٹ ہو گیا۔۔۔۔۔

آئے ٹولڈ یو نا انکل جب تک آپ پراپر ٹھیک نہیں ہوجاتے آپ کو چنتا کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔میں سب کچھ مینیج کر لوں گا۔۔۔۔

اُس نے فائل پکڑ کر اُس پر نظریں دوڑاتے ہوئے سنجیدگی سے کہاتو سنگھ صاحب مسکرائے۔۔۔۔

مجھے یہی اُمید تھی۔۔۔۔۔۔

اُس کا بازو تھپتھپاتے ہوئے فخر سے کہا۔۔۔۔ تین دِن پہلے ایک اہم میٹنگ میں جاتے وقت اُن پر جانلیوا حملا ہوا تھا۔۔۔تب اتفاق سے دکش اُن کے ساتھ تھا اور اس نے اپنی سوجھ بوجھ سے اُس حملے کو ناکام بنا کر سنگھ صاحب کی جان کی حفاظت کی تھی۔۔۔۔۔۔۔ایک گولی محض اُن کے پیر کو چھو کر گزری تھی جس کی وجہ سے وہ مکمل بیڈ ریسٹ پر تھے۔۔۔حالانکہ زخمی وہ خود بھی تھا لیکن اِس کے باوجود اُن کی غیر موجودگی میں اُن کا کام سنبھالنے میں کوئی کوتاہی نہیں کی۔۔۔۔

ویسے تو پہلے ہی وہ اُن کا یقین جیت چکا تھا لیکن اِس واقعے کے بعد سنگھ صاحب کی نظر میں اُس کی ویلیو اور بڑھ گئی تھی ۔۔۔۔۔وہ آنکھیں موند کر اُس پر بھروسہ کر سکتے تھے۔۔اور اُن کی دکش کے لیے اتنی ویلیو اُن کے خاص سیکریٹری کو بری طرح چبھ رہی تھی۔۔۔۔۔

جن دروازوں تو پہنچنے کی اجازت اب تک صرف اُسے تھی اب دکش کو بھی حاصل ہو گئی تھی۔۔۔۔

کام تو مینیج ہو جائے گا سر۔۔۔۔ لیکن گروپ میٹنگ زیادہ دِن پوسپون کرنا خطرناک ہو سکتا ہے۔۔۔۔آپ جانتے ہے چیئرمین کی کرسی زیادہ دِن خالی ہو تو میمبرز کا ایمان بگڑتے دیر نہیں لگتی۔۔۔اور ایسے میں جب ورانش سر بھی یہاں

موجود نہیں ہے آپ کو سنبھل کر ہوشیاری سے رہنا پڑے گا۔۔

اُس نے سنگھ صاحب کا دھیان اپنی خُفیہ آرگنائزیشن گروپ کی طرف دلاتے ہوئے کہا۔۔۔ جس کے وہ چیئرمین تھے۔۔۔ جہاں سے اُن کا الیگل بزنس غیر ملکوں تک پروان چڑھتا تھا۔۔۔اور جس نے ملکی اور غیر ملکی بڑی بڑی ہستیاں شامل تھیں۔۔۔ جس کی اہم میٹنگ میں جاتے وقت اُن پر حملا ہوا تھا۔۔۔اور میٹنگ کو ٹال دیا گیا تھا

اُس کی بات پر سنگھ صاحب متوجہ ہوئے لیکن اُمید کے بر خلاف دکش نے کوئی انٹریسٹ نہیں لیا۔۔۔

اس کا بھی حل نکال لیا ہے میں نے مشرا۔۔۔۔۔ کیا ہوا اگر میرا ایک بیٹا یہاں موجود نہیں ہے۔۔۔ میرا دوسرا بیٹا تو یہیں ہے۔۔۔ میں نے فیصلہ کیا ہے کے ویر کے واپس آنے تک دکش گروپ کا چیئرمین ہو گا۔۔۔۔۔

سنگھ صاحب جو دل میں سوچ بیٹھے تھے سیکریٹری کی بات سے اُنہیں وہ کہنے کا موقع مل گیا۔۔۔اُنہوں نے اپنائیت سے دکش کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا تو وہ مسکرا جب کے سیکریٹری ہونق رہ گیا۔ کیوں کے یہ چھوٹی بات نہیں تھی۔۔۔۔۔

لیکن سر یہ کیسے ہو سکتا ہے۔۔ کسی باہر والے کو چیئر مین نہیں بنا سکتے۔۔۔۔ گروپ رولز کے خلاف گئے تو میمبرز باغی ہو جائیں گے۔۔۔۔۔

وہ اپنی ناگواری چھپا کر سنجیدگی سے بولا کے اُس کی سالوں کی محنت کے بعد اُس کی بجائے یہ موقع دکش کو کیسے مل aargnai سکتا تھا۔۔۔۔

باہر والے کو نہیں بنا سکتا لیکن اپنے داماد کو تو اپنی جگہ دے سکتا ہوں نا۔۔۔۔۔تب تو کوئی اعتراض نہیں کر سکتا۔۔۔۔

سنگھ۔صاحب نے اُس کی بات کا جواب دے کر اُسے ایک اور شاک دیا جب کے دکش کے تاثرات بلکل نارمل تھے جیسے نا وہ حیرت زدہ نا بہت زیادہ خوش۔۔۔۔ محض راضی

دکش بیٹے۔۔۔ تمہارے ڈیڈ اور میرے بیچ اچھی دوستی بھی تھی اور ہم بزنس پارٹنر بھی تھے۔۔۔ لیکن تمہارے ساتھ میں اپنے تعلقات صرف بزنس تک نہیں رکھنا چاہتا۔۔۔

میں جانتا ہوں تم اور انجو بھی ایک دوسرے کو پسند کرتے ہو۔۔اس لیے میں نے فیصلہ کیا ہے کے جلد سے جلد تم دونوں کی شادی کر دوں اور اپنی تمام ذمے داریاں تمہیں سونپ کر خود ریلیکس ہو جاؤں۔۔۔۔

وہ دکش سے مخاطب ہو کر بولے تو وہ سنجیدگی سے اُنہیں سننے لگا۔۔۔

تھینکس انکل۔۔۔۔

آپ نے مجھے اپنا سمجھا۔۔۔

مجھ پر اتنا ٹرسٹ کیا۔۔

مجھے انجو کے قابل سمجھا۔۔۔

تھینکس فور دس آنر۔۔۔۔

اور اُن کی بات کے اختتام پر مدھم سا مسکرا کی بولا۔۔۔۔۔

تو اگر تمہاری اجازت ہو تو پنڈت جی سے کہہ کر شادی کے

لیے کوئی نزدیک کا محورت نکلوالیں۔۔۔۔

سنگھ صاحب نے خوش ہو کر پوچھنے لگے۔۔۔

ڈیڈ ہوتے تو وہ میری لائف کے ڈسیجنس لیتے۔۔۔اب تو آپ ہی اُن کی جگہ ہے۔۔اسلئے جو اور جیسا آپ چاہے۔۔ مائے پلیجر۔۔۔

وہ اُنہیں بڑھاوادے کر اُن کی خوشی دوبالا کرتا اجازت لے کر وہاں سے چلا گیا جب کے سنگھ صاحب کے لبوں پر دیر تک گہری مسکراہٹ تھی۔۔۔

اپنے لیے اپنے بزنس میں کروڑوں کا فائدہ۔۔۔۔

آرگنائزیشن میں اپنی دوگنی دھاک۔۔

اور انجو کے لیے خاندانی

جائیداد کا اکلوتا مالک، ذہین، خوش مزاج اور قابل انسان۔۔ اُنہیں مستقبل صاف نظر آرہا تھا۔۔۔

وہ چاہتے تو تھے کے ویر سے بھی صلح مشورہ کریں لیکن فلحال اُس سے رابطہ کرنا اُن کے اور ویر دونوں کے لیے خطرناک ثابت ہو سکتا تھا۔۔۔۔

سر آپ کو نہیں لگتا آپ حد سے زیادہ بھروسہ کر رہے ہیں اس لڑکے پر۔۔۔

اُس کے جانے کے بعد مشرا نے اندر ہی اندر کڑھتے ہوئے نارمل لہجے میں کہا تو سنگھ صاحب نے اُسے دیکھا

مطلب بزنس ڈیلز تک ٹھیک ہے لیکن گروپ کی چیئرمین شپ اور انجو میڈم سے شادی۔۔۔اتنی جلد بازی میں بغیر

ویرنش سر سے صلاح کیے۔۔۔اتنا بڑا فیصلہ کیا صحیح

ہوگا۔۔۔

وہ اپنی تلخی چھپا کر رسانیت سے بولا۔۔

میں تمہاری بات سمجھ رہا ہوں مشرا۔۔۔لیکن میں نے

بہت سوچ سمجھ کر اور اُسے ہر کسوٹی پر پرکھ کر یہ فیصلہ لیا

ہے۔۔۔اُس کے آنے سے ہمارے بزنس میں بھی ترقی

ہوئی ہے۔۔۔اور میرے پولیٹیکل امیج میں بھی کافی

سدھار آیا ہے۔۔۔یہ سب دیکھ کر مجھے یقین ہے کے آگے

بھی اُس کے ہونے سے کوئی نقصان نہیں بلکہ فائدہ ہی فائدہ

ہوگا۔۔۔۔۔

دوسری بات کے گروپ کے کئیں دھوکے باز ممبر زویر کی

غیر موجودگی کا فائدہ اٹھانے کی کوشش کر رہے

ہیں۔۔۔۔۔ایسے میں اگر میں دکش کو چیئر مین بنادوں تو وہ

سر اٹھانا چھوڑ دیں گے۔۔۔۔۔

اور اُسے چیئر مین بنانے کے لیے اُس سے رشتا جوڑنا ضروری

ہے۔۔۔۔

پھر میری بیٹی اُسے پسند بھی کرتی ہے۔۔۔۔اُس کے ساتھ

خوش رہے گی مجھے اور کیا چاہیے۔۔۔مجھے یقین ہے ویر بھی

میرے اس فیصلے سے سہمت ہو گا۔۔

سنگھ صاحب کے تفصیل سے فائدے اور نقصان گنوانے کے

بعد اور اُنہیں اپنے فیصلے پر اٹل دیکھ مشرا خاموش رہ گیا لیکن

اُسے دلکش پر پہلے دن کی طرح آج بھی شک تھا کے وہ کسی مفاد سے اُن کے ساتھ جڑا ہے۔۔

♦♦♦♦♦♦

سارا دن ریان نے اُسے گھر سے باہر نکلنے کا موقع نہیں دیا۔۔۔ پورا وقت اُسے اپنے ساتھ رکھا پہلے کچن میں کام کرتے وقت۔۔۔ پھر اپنے اِنلاز کے سامنے بھی ایک پل کے لیے اُس کا ہاتھ نہیں چھوڑا۔۔۔ نین نے بچ کر بھاگنے کی جو بھی کوشش کی ناکام ہوئی۔۔

رات کو جب اُن کی پوجا کی رسومات شروع ہوئی تو ریا نے اُسے کمرے میں لا کر چھوڑا۔۔۔اور سختی سے وارن کیا کے باہر نہ نکلے۔۔۔

میں اتنی دیر اکیلی یہاں کیا کروں گی ریا۔۔۔
وہ رونی صورت بنا کر بولی۔۔۔

تمہیں اس کمرے کے اندر رہ کر جو کرنا ہے کرو۔۔۔مووی دیکھو۔۔۔گیم کھیلو۔۔۔یا سو جاؤ۔۔۔لیکن تم باہر نہیں جاو گی۔۔۔۔

ریا نے ہٹلر کی طرح کرخت انداز میں اُسے آرڈر دیا۔۔

۔۔۔میں اُس ڈی ایس سے ملنے نہیں جارہی یار۔۔۔بس ایسے ہی تھوڑا مارکیٹ کا چکر لگا کر آتی ہوں نہ۔۔۔۔پرامس بس آدھے گھنٹے میں واپس آجاؤں گی۔۔۔۔تب تک تمہاری پوجا بھی ہو جائے گی۔۔۔

اُس نے بیزاری و جھنجھلاہٹ سے کہااور تیزی سے دروازے کی اور بڑھنے لگی تو ریانے ہاتھ اڑا کے اُسے روکا۔۔۔

پوجا کو چار گھنٹے لگے گے۔۔۔۔تب تک تم یہیں رہو گی۔۔۔۔مجھے تم پر بلکل بھروسہ نہیں ہے۔۔۔۔اور ویسے بھی تمہیں پتہ ہے نہ رات کو یہ شہر لڑکیوں کے لیے سیف نہیں ہے۔۔۔تم تو یہاں کے راستے بھی نہیں سمجھتی ابھی۔۔۔خواہ مخواہ کی مصیبت نہیں بڑھانی۔۔۔۔جہاں جانا

ہے ہم ساتھ جائیں گے کل۔۔۔۔۔۔ابھی تم اپنے شیطانی دِماغ کو سکون دو اور مجھے میرا کام کرنے دو۔۔۔۔۔

ریانے اُسے شاک دے کر تیکھے تیوروں سے گھورتے ہوئے کہا تو وہ منہ بسور کر رہ گئی۔۔۔

کتنی جلاد ہو تم۔۔۔۔۔آئے ہیٹ یو۔۔۔۔

بدلے میں اُسے غصے سے گھور کے کہا

سیم ٹو یو۔۔۔۔۔۔

ریانے بے نیازی سے کندھے اچکا کر کہا اور باہر نکل کر باہر سے دروازہ بند کرنے لگی۔۔۔ نین نے بے یقینی سے منہ

کھولے دروازے کی طرف بڑھ کر اُسے کھینچ کر دیکھا تو وہ واقعی بند تھا۔۔

دروازہ کیوں بند کر رہی ہو۔۔۔۔ریا۔۔

ریا میں نہیں جا رہی ہوں یار دروازہ مت بند کرو۔۔۔

وہ آوازیں دیتی رہ گئی اور وہاں سے غائب ہو گئی۔۔

اُس نے سوچا تھا ریا کے جاتے ہی وہ چپکے سے باہر نکل جائے گی لیکن اب دروازہ بند ہونے سے یہ بھی ناممکن ہو چکا تھا۔۔

♦♦♦♦♦

انجو پلیز۔۔۔میرا موڈ نہیں ہے۔۔۔

اُس نے بنا سکرین سے نظریں ہٹائے بیزاری سے جواب دیا۔۔

انجو پچھلے آدھے گھنٹے سے مسلسل اُسے منانے کی کوشش کر رہی تھی کے وہ اُس کے ساتھ ریا کے گھر چلے۔۔۔

ویسے تو اُس نے پہلے کبھی دکش کو کہیں آنے جانے کے معاملے میں اتنا فورس نہیں کیا تھا لیکن آج اُسے خاص پورب کو دکھانے کے لیے کہ وہ دونوں ایک دوسرے سے حقیقی محبت کرتے ہیں اور ایک دوسرے کے ساتھ بہت خوش ہے۔۔۔وہ دکش کو ساتھ لے کر جانا چاہتی تھی۔

جب کے دکش راضی ہونے کے بلکل موڈ میں نہیں

تھا۔۔۔وہ تو نین کے برتھ ڈے کا ذکر سننے کے بعد سے

بہت مشکلوں سے اپنی بے چینی ظاہر ہونے سے روک رہا

تھا۔۔۔۔اپنا دماغ کام میں لگانے کی ناکام کوشش کر رہا

تھا۔۔۔

دل مجبور کر رہا تھا کے کسی طرح اُسے ایک بار دیکھ

لے۔۔چوری سے یا۔۔۔بہانے سے۔۔۔۔ لیکن وہ کوئی

غلطی کر کے نین کی جان اور اپنی محنت دونوں کے لیے خطرہ

مول نہیں لینا چاہتا تھا

پلیز دکش میری خوشی کے لیے۔۔۔۔۔

وہ اُس کا ہاتھ پکڑ کر خفا سے شکل بنائے بولی تو دکش نے سنجیدگی سے اُس کی جانب دیکھا۔۔۔

تمہاری فرینڈ کا برتھڈے ہے۔۔۔ تم جاؤ انجو۔۔۔ مجھے کام ہے۔۔۔۔

ایک دفعہ پھر اُسی روکھے انداز میں کہہ کر دوبارہ لیپ ٹاپ کی طرف متوجہ ہوا تو انجو نے اُس کے سامنے سے لیپ ٹاپ ہی اٹھالیا۔۔۔

آپ کے لیے کام امپورٹنٹ ہے میں نہیں نہ۔۔۔۔

دکش کے حیرت سے دیکھنے پر وہ اُسے گھورتے ہوئے بولی۔۔۔

انجو دو ادھر۔۔۔ کیا کر رہی ہو۔۔۔

اُس نے بے حد جھنجھلائے لہجے میں کہا۔۔

پہلے آپ میرے ساتھ چلیے۔۔۔۔۔۔

انجو نے لیپٹاپ لوٹانے کی شرط رکھی تو وہ دانت بھینچ کر غصے اُسے دیکھتا وہاں سے اٹھ کر گھر کے اندر جانے لگا۔۔۔۔۔

انجو نے ہڑبڑا کر لیپٹاپ واپس ٹیبل پر رکھا اور تیزی سے اُس کی طرف بڑھ کر اُس کا راستہ روکا۔۔۔

ٹھیک ہے آپ کو نہیں چلنا تو نا صحیح۔۔۔ غصّہ مت کیجئے اب اُسے غصے میں دیکھ وہ منہ بسور کر بولی۔۔۔

غصّہ نہیں ہوں میں۔۔۔

اُس نے گہری سانس لی اور سنجیدگی سے دیکھ کر نرمی سے کہا

۔۔۔

آپ کبھی میرے ساتھ کسی پارٹی میں نہیں آتے۔۔میری سب فرینڈز اپنے اپنے بائے فرینڈز کے ساتھ ہوتی ہے بس میں ہی اکیلی ہوتی ہوں۔۔۔۔۔اگر آپ نہیں چلے گے تو اب سے میں بھی کہیں نہیں جاؤں گی۔۔

ریا کو برا لگتا ہے تو لگ جائے۔۔۔

وہ اُس کی نرمی کا فائدہ اٹھا کر اُداسی اور دکھ سے بولی تو دکش نے آنکھیں گھمائیں۔۔۔۔

Ok fine--------

انجو کی مسلسل ضد سے عاجز آکر اُس نے بیزاری سے حامی بھری

I love you-------

انجو اُس کے راضی ہوتے ہی خوشی سے کہتی اُس کے گلے لگ گئی---

I'll just change-------

وہ اُسے پیچھے کر کے بنا مسکرائے بولا اور اندر کی طرف بڑھا جب کے انجواب پورب کے بارے میں سوچ رہی تھے کے اُسے کیسے جواب دے۔۔۔

◆◆◆◆◆◆◆

اس نے ٹی وی بند کر کے ریموٹ بیڈ پر پٹخ دیا اور غصے سے بند دروازے کو گھورا۔۔۔۔

وہ پچھلے تین گھنٹوں سے اندر بند تھی۔۔۔ٹی وی اور موبائل سے بیزار ہو چکی تھی۔۔۔۔

ناریا آنے کا نام لے رہی تھی نا آوازیں دینے کا کوئی اثر ہو رہا تھا۔۔۔

وہ بس گھر سے باہر نکلنے کا ایک موقع ڈھونڈھ رہی تھی کے باہر نکلنے کے بعد ساحل تک پہنچنے کا راستہ تو وہ خود بنا ہی لیتی لیکن ریا کی پابندی اور پہریداری اُسے حیران پر حیران کر رہی تھی۔۔۔۔

وہ منہ پھلائے بیڈ پر بیٹھی دل ہی دل میں ریا کو گالیوں سے نواز رہی تھی جب اچانک سے کمرے میں اندھیرا چھا گیا۔۔۔۔
وہ گھبرا کر سیدھی ہوئی اور اپنے چاروں اور دیکھا تو سیاہی کے سوا کچھ دکھائی نہیں دیا۔۔۔۔
ٹیرس ڈور کھلا تھا لیکن پردے کی وجہ سے ذرا بھی روشنی اندر نہیں آ رہی تھی۔۔۔۔

اُس نے ہاتھوں سے بیڈ پر موبائل ٹٹولا لیکن نا بیڈ پر موبائل تھا نا سائیڈ ٹیبل پر۔۔۔۔

حقیقی معنی میں اُس کا دل خوفزدہ ہو رہا تھا۔۔۔ کیوں کہ وہ جگہ نئی تھی اور وہ بند کمرے میں اکیلی تھی۔۔۔۔

وہ گھبرائی سی پریشان سی بیڈ سے اُتر کر اپنا موبائل ڈھونڈنے کے لیے اندھیرے میں اندازے سے آگے بڑھنے لگی۔۔۔۔

دو تین ہی اسٹیپ لیے تھے جب اُسے اپنے پیچھے کسی کی موجودگی کا احساس ہوا تو اُس کے قدم رک گئے۔۔۔۔۔۔۔۔دل کی دھڑکنیں تیز ہونے لگیں۔۔۔۔

کوئی اُس کے بے حد قریب کھڑا تھا۔۔۔یا اُسے ایسا الہام ہو رہا تھا۔۔۔۔خود پر ایک تپش سی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔

اُس نے پلٹ کر دیکھنا چاہا لیکن اِس کے پہلے ہی وہ اُسے دونوں بازوؤں کے حصار میں لے کر اُس کے پلٹنے کی کوشش ناکام کر گیا تو نین کی سانسیں رکیں۔۔

اُس نے گھبرا کر چینخنے کی کوشش کی لیکن اُس جانی پہچانی خوشبُو کے احساس نے اُسے ایسا کرنے نہیں دیا۔۔۔۔۔۔اُس لمس کے اثر نے خوف بھلا کر خود میں جکڑنے کی کوشش کی ۔۔

دل دھڑک کر اُس کے اپنے قریب ہونے کا یقین دلانے لگا تو آنکھوں میں جمع آنسو چھلک کر گرے اور۔اُس نے آنکھیں موند لی۔۔۔۔۔

Happy Birthday ۔۔۔۔۔۔۔۔

اُس کے کان میں سر گوشی کرتے ہوئے جب دہکتی سانسوں نے اُس کی گردن کو چھوا تو دل روم روم میں دھڑکنے لگا۔۔۔۔

اُس نے اپنے گرد بندھے مضبوط ہاتھوں کے حصار کو توڑنے کی ناکام کوشش کی تو وہ اُسے اُس کے ہاتھوں سمیت قید کر گیا۔۔۔۔۔۔۔۔

نرم لبوں کا سلگتا ہوا لمس اپنی گردن پر محسوس کر کے وہ اُس کے ہاتھوں کو سختی سے تھام کر سانس روک گئی۔۔۔آنکھیں مزید میچ لی۔۔۔۔

آنکھوں سے آنسو رواں ہوتے گئے۔,دل درد اور بے بسی سے بھرتا گیا۔۔۔

وہ اُسے دیکھنا چاہتی تھی۔۔۔۔اُس کے چہرے کو چھو کر اُس کے ہونے کا یقین کرنا چاہتی تھی۔۔۔الجھنوں کے بھنور سے نکل کر آزاد ہونا چاہتی تھی

وہ اپنی بے رحم گرفت میں لیے اُسے ایسا کرنے سے روک رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

لیکن آج وہ کسی حال میں اُسے اپنی منمانی نہیں کرنے دینا چاہتی تھی۔۔۔۔۔اس لیے آنکھیں کھولیں اور پوری طاقت لگا کے اُس کے بازو جھٹک کر دور کیے اور غصے سے اُس کی طرف پلٹی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اندھیرے میں اُس کے چہرے کو دیکھنا ممکن نہیں تھا اس لیے نین نے ہاتھ بڑھا کر چھونے کی کوشش کی۔۔۔۔۔لیکن ہاتھ چہرے تک پہنچے اُس کے پہلے ہی نین کی انگلیوں کو اپنے ہاتھ کی انگلیوں میں الجھائے دُوسرے ہاتھ سے اُس کا چہرہ تھام کر وہ اُس کے لبوں پر جھک گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ سانس روک کر رہ گئی۔۔۔۔۔۔۔

دل کی دھڑکنیں ساکت ہو گئی۔۔۔۔۔

ہمت ٹوٹ کر آنسوؤں میں گھلنے لگی۔۔۔

ہاتھ آزاد کرنے کی کوشش ناکام ہوئی۔۔ بلکہ گرفت میں شدّت آتی گئی۔۔۔۔۔

دوسرا ہاتھ گردن سے سفر کر کے دھیرے دھیرے بالوں میں حرکت کرنے لگا۔۔۔۔۔۔۔۔

سکون بے بسی تڑپ سب ایک وقت تھے۔۔۔۔ لیکن اُن سب پر حاوی تھا بس ایک لمس مسلسل۔۔۔

جو اپنے زور سے نین کے ذہن کو بد حواسی کی اور لے جا رہا تھا۔۔۔

گزرتے لمحوں کے ساتھ اُس کے زہن نے کام کرنا چھوڑ دیا۔۔۔نا کوئی کوشش نا کوئی حرکت کچھ اُس کے بس میں نہیں رہا۔۔۔۔اُس لمس سے آزاد ہونے کے بعد بھی وہ آنکھیں بند کئے کھڑی رہی۔۔۔

اچانک ہی لائٹ آن ہوئی تو اُس کے دماغ میں کلک ہوا اُس نے بھیگی آنکھیں آہستہ سے کھولیں تو وہ اکیلی تھی۔۔۔کمرہ خالی تھا۔۔۔۔۔دروازہ بند تھا۔۔۔

لیکن اِس کے ہونے کا یقین دلانے کے لیے اپنے آپ میں مہکتی اُس کی خوشبو ہی کافی تھی۔۔۔لبوں پر تازہ سا اُس کا لمس

ہی گواہ تھا۔۔۔۔ بالوں میں اُنگلیوں کا سکون بخش احساس ہی بہت تھا۔۔۔

دروازے پر اُسے کسی کی آہٹ محسوس ہوئی تو اُس نے سرعت سے آنسو صاف کیے اور مسکرانے کی کوشش کی۔۔۔

اپنے برتھ ڈے کا جان کر اتنا تو اُسے سمجھ آگیا تھا کے ریا بھی اسے سرپرائز دینے کے لیے ہی اُسے کمرے میں بند کر کے کوئی پلاننگ کرنے میں لگی ہے۔۔۔

سوری سوری سوری۔۔۔۔ تمہیں اتنا ویٹ کروایا اُس کے لیے سو سوری۔۔۔

اندر آتے ہی ریا نے اُسے گلے لگایا لیکن پیچھے ہوئی تو اُس کی سرخ بھیگی آنکھیں اور اُداس چہرہ دیکھ پریشان ہو گئی۔۔

تم ٹھیک ہو نا نین۔۔۔ کیا میرے نا آنے سے ناراض ہو گئی۔۔۔ سوری یار وہ ٹائم پر پتہ نہیں کیسے لائٹ چلی گئی۔۔۔۔

وہ ٹینشن میں آکر شرمندگی سے بولی تو نین نے سر نفی میں ہلایا

نہیں ایسا کچھ نہیں وہ میں مووی دیکھ کے ایموشنل ہو گئی تھی۔۔۔۔

اُس نے بہانا بنا کے مسکرانے کی کوشش کی توریا نے شکر کا سانس لیا

تُم بھی نہ نین۔۔۔۔۔۔۔اچھا چلو اب جلدی سے یہ پہن کر آؤ۔۔۔۔فاسٹ۔۔۔

مسکرا کے اُس کے ہاتھ میں کپڑوں کا باکس تھماتے ہوئے بولی

تو نین بنا کوئی سوال جواب کیے کپڑے لے کے چینجنگ روم کی طرف بڑھ گئی۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔ

گرے کلر کے سمپل سے گاؤن میں دوپٹے کی بجائے شرگ ڈالے۔۔۔۔ کھلے بالوں میں ایک سائیڈ ڈائمنڈ ہیئر کلپ لگائے ہلکے سے میک اپ اور کانوں میں چھوٹے چھوٹے ایرنگ کے ساتھ تیار ہو کے وہ خود کو نارمل کر کے مسکراتی روم سے باہر نکلی تھی لیکن سیڑھیوں سے اترتے ہوئے جب نظر ہال کے سب سے آخر میں کھڑے شخص پر پڑی تو وہ مسکراہٹ بھی چہرے پر اُداس لگنے لگی۔۔۔

آنسو حلق میں پھنسے لگے۔۔۔۔

ریا کے کچھ دوست کزنز کے علاوہ وہاں بس انجواور دکش ہی تھے۔۔۔ محض دس بارہ لوگ جنہیں ریا نے انوائیٹ کر کے رات بارہ بجے کے سرپرائز میں شامل کیا تھا۔۔۔۔

اُس کے نیچے آتے ہی سب نے ایک ساتھ مل کر نین کو وش کیا سوائے اُس کے جو خود کو سگریٹ اور کال میں مصروف ظاہر کر کے ہر چند لمحوں بعد ایک سیکنڈ کو اُس کی جانب دیکھ کر پھر نظریں پھیر لیتا۔۔۔
لیکن وہ ایک سیکنڈ بھی نین سے مخفی نہیں تھا۔۔۔وہ محسوس کر سکتی تھی۔۔۔

انجو کے پکارنے کے باوجود وہ کال کا بہانا بنا کر دور کھڑا ہوا تھا۔۔۔اور انجو کو لگ رہا تھا جیسے پورب کے آگے اُس کا مذاق بن رہا ہو۔۔۔وہ تو خاص اُسے یہ دکھانا چاہتی تھی کے دونوں کتنے قریب کتنے اٹیچ ہے۔۔۔لیکن سب اُلٹا ہو رہا تھا اسلئے وہ بری طرح جھنجھلائی ہوئی تھی اور پورب کو اُس کی جھنجھلاہٹ بے حد محظوظ کر رہی تھی۔۔۔

Zubi Novels Zone

انجو کے پکارنے کے باوجود وہ کال کا بہانا بنا کر دور کھڑا ہوا تھا۔۔۔اور انجو کو لگ رہا تھا جیسے پورب کے آگے اُس کا مذاق بن رہا ہو۔۔۔وہ تو خاص اُسے یہ دکھانا چاہتی تھی کے دونوں کتنے قریب کتنے اٹیچ ہے۔۔۔لیکن سب اُلٹا ہو رہا تھا

اسلئے وہ بری طرح جھنجھلائی ہوئی تھی اور پورب کو اُس کی جھنجھلاہٹ بے حد محظوظ کر رہی تھی۔۔۔

نین نے کیک کٹ کیا اور مبارکباد اور گفٹس کے لیے سب کا شکریہ ادا کیا۔۔۔۔

کچھ دیر بعد جب سب آپس میں باتیں کرنے میں مشغول ہو گئے تو وہ ریا کے پاس سے ہٹ کر اُس کی طرف آئی جو ڈارک گرین شرٹ اور وہائٹ جینس میں بیگانہ بن کر کھڑا اپنے لاپرواہ انداز سے اُس کی جان لے رہا تھا۔۔

وہ اب فون کی بجائے سامنے کھڑے لڑکے سے باتیں کرنے میں مصروف تھا۔۔۔

اور انجو اپنی دوستوں کے ساتھ کھڑی پورب کی راہ تک رہی تھی جو چینج کرنے کا کہہ کر کب سے اپنے کمرے میں گیا ہوا تھا۔۔۔

نین اُس کی طرف بڑھتے بڑھتے کچھ سوچ کر تھوڑے فاصلے پر ہی رک گئی۔۔۔وہ جینس کی پاکٹ میں ہاتھ ڈالے نین کی جانب پشت کی کھڑا بہت دھیان اور توجہ سے مقابل کو سن رہا تھا جب۔۔۔۔۔۔

ماما کے بیٹے۔۔۔۔۔۔۔

نین نے وہیں سے اُسے پکارا بلکل دھیمی آہستہ آواز میں۔۔۔۔اور بس ایک لمحہ لگا تھا ساحل کو پلٹ کر اُس کی طرف دیکھنے میں۔

اُس لمحے نین کا دل بے حد شدت سے دھڑکا۔۔۔۔۔۔دل میں خوشنما سی جھنکار بجی۔۔۔۔
لبوں پر دھیمی پر سکون سی مسکراہٹ آئی۔۔۔

Zubi Novels Zone

جب کہ اُسے اپنی غلطی کا احساس ہوا تو اُس کے چہرے کا رنگ بدلا۔۔۔۔گڑبڑا کر نظریں نین سے ہٹائیں اور دانت سختی سے بھینچ کر منہ واپس موڑ لیا۔۔۔
اُس کی سٹپٹاہٹ محسوس کر کے نین کی مسکراہٹ گہری ہوئی۔۔۔

دل ہلکا ہوا تو اُداسی بھی غائب ہو گئی۔۔۔۔

وہ مسکراہٹ روکے اُس کی طرف بڑھی۔۔۔

ہیلو مسٹر ڈی ایس۔۔۔۔۔

کیسے ہیں آپ۔۔۔۔

وہ اُس کے پاس آکر نہایت خوش دلی سے اُس سے مخاطب ہوئی۔۔۔ بلکل میزبان کی طرح

۔۔۔ساتھ کھڑا شخص ایکسکیوز کر کے وہاں سے چلا گیا جب کے ساحل نے اُس کی طرف دیکھنے سے گریز کیا۔۔۔۔۔۔

شاید پھر کوئی غلطی نا ہو جائے اس ڈر سے

Fine------

اُس نے نین کو بنا دیکھے بھینچی آواز اور بیزار سے لہجے میں آہستہ سے کہہ کر جان چھڑانے کی کوشش کی------ نین نے اُس کے چڑے چڑے انداز کو بے حد انجوئے کیا---

آپ نے میری خاطر یہاں تک آنے کی تکلیف کی---میں بہت شکر گزار ہوں آپکی----

نین نے قربان ہونے والے انداز میں لفظوں کو کھینچ کر کہا تو اُس کے لہجے کی مٹھاس ساحل کو اپنا مزاق اڑاتی محسوس ہوئی----

اُس نے غصے سے دانت بھینچے اور سرد نظریں نین کی جانب اٹھائیں

لیکن۔۔۔۔۔۔

آنکھوں میں اُس کا عکس اترتے ہی خوشبو کا دلفریب جھونکا چہرے کو چھو کر گزرا تو غصّہ پگھل کر فضا میں گھل گیا۔۔۔

پیشانی کی اُبھری رگیں معدوم ہو گئیں۔۔۔لب ایک دوسرے سے جدا ہوئے۔۔۔ گھنی پلکوں میں نظریں الجھیں تو دھڑکنیں بھی آپس میں الجھنے لگیں۔۔۔

نین اسے دیکھ کر بھی اس کے بدلے احساسات کا اندازہ نہ لگا سکی۔۔ محض یہ سوچ کر ہی خوش ہونے لگی کے وہ اپنی چوری

پکڑے جانے پر اندر ہی اندر کتنا کڑھ رہا ہو گا۔۔جب کے وہ ہر سوچ سے بری ہو کر اس کی طرف متوجہ تھا۔۔۔

بے تاثر نگاہوں نے شرارت بھری مسکراتی آنکھوں سے سفر کر کے سرخ رنگ سے سجے نازک لبوں کو چھوا تو دورانِ خون سست ہونے لگا۔۔۔دل بے قابو ہو کر مچلنے لگا۔۔۔
اس نے تیزی سے نظریں دُوسری طرف کیں اور ہاتھ اٹھا کر کالر کو چھوتے ہوئے غیر محسوس انداز میں دل پر رکھا۔۔۔۔

بہت ہینڈسم لگ رہے ہیں آپ۔۔۔۔

وہ اُس کی شرٹ کی کالر سے نظر آتے گردن پر بنے ٹیٹو کو دیکھ کر آنکھوں سے گھورتے اور منہ سے تعریفی انداز میں بولی۔۔۔

سیم ٹو یو۔۔۔۔

ساحل نے اُس کی طرف دیکھنے کی بجائے اُس کے پیچھے کی طرف دیکھتے ہوئے تو اُس کے جواب پر نین نے اُلجھ کر اُسے دیکھا

ہینڈ سم۔۔۔۔۔۔

منہ بنا کے بڑ بڑائی کے وہ ہینڈ سم کے بدلے اُسے سیم ٹو یو کیوں کہہ رہا ہے

ہاٹ۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ منہ دوسری جانب کر کے بلکل بے آواز بڑبڑایا لیکن تب بھی اُس کے لبوں کی حرکت اور ہلکی سی آواز نے نین کو اُس کا کہا لفظ سمجھا دیا تو اُس کا منہ آنکھیں دونوں کھل گئے۔۔

ساری شرارت بھول کر اُس نے دانت پیستے ہوئے درمیان سے اُس کی شرٹ مُٹھی میں جکڑی اس طرح کے پیچھے سے دیکھنے والوں کو معلوم نہ ہو سکے۔۔۔

کمینے راؤڈی۔۔۔۔۔۔ کیا کہا تم نے۔۔۔۔ بہری سمجھتے ہو مجھے۔۔۔۔۔

وہ دانت پیس کے اُسے تیکھی نظروں سے گھورتے ہوئے غرائی تو ساحل نے ابرو اٹھا کر پہلے اُس کے ہاتھ میں قید اپنی شرٹ کو دیکھا اور پھر اُسے۔۔۔۔۔

Leave۔۔۔۔۔۔

وہ اُس کی آنکھوں میں دیکھ کر کر خفگی سے بولا

No ۔۔۔۔I dont۔۔۔۔۔

پہلے مجھے جواب دو۔۔۔ت۔۔ تمہاری ہمت کیسے ہوئی ایسا کرنے کی۔۔۔۔

نین نے سر نفی میں ہلا کر انکار کرتے ہوئے اُس کی روم میں کی گئی حرکت یاد کر کے پوچھا تو لہجہ ہلکا سا مدھم ہوا اور پلکیں خود بخود نیچے جھکیں۔۔۔ جھجھکتی نظریں اُس کے شولڈر پر بنی باریک دھاگے کی لائن کو جانچنے لگی۔۔۔

کیسا۔۔۔

وہ اُس کی جھجھک سے محظوظ ہو کے گالوں پر بکھرتے بالوں کو دیکھتا انجان بن کر پوچھنے لگا

میرے۔۔۔ میرے۔۔ روم میں گھس کر وہ۔۔۔ فضول حرکت کرنے کی۔۔۔

نین نے زبردستی اُسے گھورنے کی کوشش کی لیکن اُس کا لہجہ ہموار نہیں تھا۔۔۔

کونسی فضول حرکت۔۔۔

اُس کا لہجہ سنجیدہ تھا۔۔۔بے نیازی کی کوشش بہت بہتر تھی لیکن نین کے خوبصورت روپ کو دیکھ کر بنا مسکرائے جب گال میں گہرائی پڑی تو ساری کوشش پر پانی پھر گیا۔۔۔ اور اُس ڈمپل کو دیکھ نین کا خون کھول اٹھا۔۔۔

زیادہ بنو مت۔۔۔ورنہ غبارہ بنا کر ہوا میں اڑا دوں گی تمہیں۔۔۔

اُس کی پکڑ شرٹ پر اور سخت ہوئی آنکھوں میں اشتعال اُبھرا۔۔۔ ساحل سے اپنی مسکراہٹ کو قابو کرنا مزید مشکل ہوتا گیا تو اُس نے بھنویں اٹھائیں اور نچلا لب دانتوں میں دبایا

اُجالے میں اُس انجو کو بے بی بے بی کر کے اُس کی دم بن کر گھوم رہے ہو۔۔۔ اور اندھیرے میں۔۔۔۔ میرے ساتھ ایڈوانٹیج لے رہے ہو۔۔۔۔۔

اُس نے منہ کے زاویے بگڑ کر آنکھیں چھوٹی کر کے اُسے گھورتے ہوئے کہا ساحل نے مسکراتی نظروں سے اُسے دیکھتے ہوئے اُس کا ہاتھ پکڑ کر اپنی شرٹ سے دور کیا۔۔۔

آئے تھنک تم اپنے ہسبنڈ کو اتنا زیادہ مس کر رہی ہو کہ تمہیں اپنی امیجنشن بھی سچ لگ رہی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔بیٹر ہے ویسے۔۔۔۔ امیجینشن میں تو وہ تم سے دور بھی نہیں بھاگ سکتا۔۔۔۔نیکسٹ ٹائم امیجن کرو تو اُسے رسی سے باندھ لینا۔۔۔بھاگے گا نہیں۔۔۔۔فری ایڈوائس۔۔۔

وہ اپنے طنزیہ لفظوں سے جان کے اُسے جلاتا دو قدم پیچھے ہوا اور ونک دے کر پلٹ گیا۔۔۔۔

نین کے کانوں سے دھواں نکلنے لگا۔۔بدن میں انتقام کی آگ جلنے لگی۔۔۔اُس کا خطرناک دِماغ بدلہ لینے کی پلاننگ میں جُٹ گیا۔۔۔۔

۔

۔

۔

وہ کیا ہے نا مجھے زیادہ شو آف کرنے کی عادت نہیں ہے اِس وجہ سے لوگوں کو غلط فہمیاں ہو جاتی ہے۔۔۔۔لوگ میرے اور دکش کے ریلیشن شپ کو جج کرنے لگتے ہے۔۔۔۔

لیکن مجھے ان سب سے فرق نہیں پڑتا۔۔۔۔۔جسے جو سوچنا ہے سوچتے رہے۔۔۔میری بلا سے۔۔۔۔

پورب کو اپنے قریب سے گزرتے دیکھ ہی انجو کی باتوں کا رخ بدل گیا اور خاص اُسے سنانے کے لیے ترتیب دیا جملہ اس نے زور سے دوہرایا

اُس کی سہیلیاں تو نا سمجھی سے دیکھتی رہ گئی لیکن پورب بھرپور انداز میں مسکرا کر اُس کے قریب سے آگے بڑھ گیا۔۔۔وہ اُس کی ہنسی پر کلس کر رہ گئی۔۔۔

اچھا ریا بہت دیر ہو رہی ہے ہم لوگ نکلتے ہے اب۔۔۔

ریا اور وہ بات کر رہے تھے جب انجو اُن کے پاس آ کر بولی تو ریا کے کچھ کہنے سے پہلے ہی نین نے روک دیا۔۔۔

انجو تھوڑی دیر رکو نا۔۔اتنا مزہ تو آرہا ہے۔۔۔۔

اُس نے مسکرا کر کہا۔۔۔

وہ دکش کو کچھ کام ہے۔۔۔

انجو نے مایوسی سے اپنی مجبوری بتائی تو نین نے دکش کی جانب دیکھا جو آریا کے فورس کرنے پر ذبردستی جوس پی رہا تھا

اوکے بس دو منٹ۔۔۔۔

نین نے واپس انجلی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور چل کر ہال کے بلکل درمیان میں آگئی

Thank you everyone۔۔۔۔

آپ سب نے مجھے اتنا خوبصورت سرپرائز دیا تھینک یو سو مچ ٹو آل آف یو۔۔۔۔

اُس نے اونچی آواز میں سب کو مخاطب کر کے کہا تو سب اُس کی طرف متوجہ ہوئے۔۔۔۔

اسپیشلی یوریا۔۔۔۔۔۔

اُس نے ریا کی طرف دیکھا تو ریا نے اُسے فلائنگ کس بھیجا۔۔۔

اور ایک تھینکس ہمارے خاص مہمان مسٹر ڈی ایس۔۔۔۔۔۔۔اور انجلی کا۔۔۔۔

اُس نے اپنے قدم اُس طرف بڑھائے جہاں اب دکش اور انجو ساتھ کھڑے ہوئے تھے۔۔۔۔پہلے صرف دکش کا نام لیا لیکن پھر بے دلی سے انجلی کا نام بھی ساتھ جوڑ دیا۔۔۔

انجو مسکرائی جب کے ساحل کے دماغ میں خطرے کے الارم بجنے لگے۔۔

اتنے بڑے سلیبرٹی پرسن ہے یہ۔۔۔
اور یہاں میرے معمولی سے برتھ ڈے سلیبریشن میں آئے
کوئی چھوٹی بات تھوڑی ہے۔۔۔
اُس نے دکش کی طرف شکر گزار نظروں سے دیکھتے ہوئے
کہا تو اُس نے لبوں پر زبان پھیری۔۔۔ ریا نے بھی ابرو اچکا کر
اُسے دیکھا کیوں کے وہ بھی اُسے اچھے سے جانتی تھی کے وہ
کیا چیز ہے۔۔۔

کچھ تو بوال کریگی اب۔۔۔۔۔۔۔۔

ساحل کے ذہن میں بجتی گھنٹیوں کے دوران ایک سوچ اُبھری تو اُس نے ہاتھ میں موجود گلاس سے سارا جوس ایک ساتھ حلق میں اُتار لیا۔۔۔

بس میری ان سے ایک ریکویسٹ ہے۔۔۔۔۔۔ مسٹر ڈی ایس میں چاہتی ہوں۔۔۔ بلکہ ہم سب چاہتے ہیں کے آپ آج سب کے سامنے انجو کو پرپوز کریں۔۔۔
اُس نے مسکراتے ہوئے نہایت شعفتگی سے فرمائش کی جس پر ریا اور دکش اُسے ہونقوں کی طرح دیکھنے لگے حالانکہ انجو خوش ہو کر مسکرائی اور کن انکھیوں سے پورب کی جانب دیکھا جو ایکدم سے سنجیدہ ہو گیا تھا۔۔۔

پلیز ڈی ایس۔۔۔۔ ہمیں بھی دیکھنا ہے کے آپ میں کتنا دم ہے۔۔۔ مطلب آپکی محبت میں۔۔۔

اُس نے حیران کھڑے دکش کو دیکھ کر اپنی بات دہرائی تو باقی سب بھی اُس کی ہاں میں ہاں ملانے لگے۔۔۔۔ ساحل نے آنکھیں گھمائیں۔۔۔

آاں۔۔۔انکار مت کیجئے گا۔۔۔۔ برتھ ڈے گرل کو منع کرنا بری بات ہے۔۔۔

انجو تم بولو نا۔۔۔۔

وہ بیزاری سے کچھ بولنے کی فراق میں تھا کے نین نے ٹوک دیا اور انجو کی طرف دیکھ کر حمایت چاہی۔۔۔ ریانے تاسف سے سر ہلایا

پلیز دکش۔۔۔۔۔

انجو نے بہت اپنائیت سے اُس کا بازو تھام کر ریکویسٹ کی تو اُس نے نین کو کھا جانے والی نظروں سے گھور کر انجو کی جانب دیکھا اور زبردستی مسکرا کر سر کو اثبات میں جنبش دی۔۔۔

اُس کے ہاں کرتے ہی سب نے کلیپنگ اور ہوٹنگ کی لیکن پورب اپنا رخ بدل کر بار ٹیبل کی طرف پلٹ گیا تھا۔۔۔

دلکش انجو کا ہاتھ تھامے اُسے لیے درمیان میں آیا تو باقی سب پیچھے ہو گئے اور نین بھی تیزی سے وہاں سے ہٹ کر پورب کے پاس آکر کھڑی ہوئی

پورب یہاں دیکھو۔۔۔ جلدی۔۔۔۔

اُس کے بازو کو کہنی سے دھکا دیا کیوں کے وہ ایک پل کے لیے بھی نظریں اُس منظر سے ہٹانا نہیں چاہتی تھی۔۔۔۔پورب نے اپنا بازو سہلا کر رخ اُس جانب کیا۔۔

ساحل نے ایک دفعہ پھر خونخوار نظروں سے اُس کی جانب دیکھا تو نین نے اُسے انگوٹھا دکھا کر بیسٹ آف لک کا اشارہ دیا۔۔

انجو۔۔۔۔

اُس نے انجو کا ہاتھ تھام کر اوپر کیے نرم چاہت بھرے لہجے میں اُسے پکارا لیکن اُسے کچھ عجیب سا محسوس ہوا۔۔۔

بلکہ وہاں کھڑے سب لوگوں کو کچھ عجیب محسوس ہوا لیکن اُس کی طرح سب کو یہ اپنی غلط فہمی ہی لگی۔۔۔

اُس نے گلا دھیرے سے کھنکار کر بات شروع کی۔

Thank you for--------

جیسے ہی اُس کے منہ سے لفظ نکلے تو اُن لفظوں کے ساتھ ڈھیر سارے ببلز بھی منہ سے نکل کر ہوا میں اڑنے لگے اور یہ دیکھ

ایک خاموشی کی بعد ہال میں ایکدم سے ہنسی کے ٹھاکے گونج اُٹھے۔۔۔۔۔۔

ریاانجواور دکش صدمے میں تھے جب کے پورب حیرت میں بھی ہنسی نہیں روک پا رہا تھا۔۔۔۔اور نین نے منہ پر ہاتھ رکھ لیا تھا

دکش نے بے یقینی سے ادھر اُدھر اُڑتے ببلز کو دیکھا اور سمجھنے کی کوشش میں منہ سے سانس چھوڑی تو پھر سے ببلز کا جھنڈ باہر نکلا اور قہقہے تیز ہوتے گئے۔ جن میں سب سے تیز قہقہہ پورب کا تھا۔۔

واؤڈی ایس آپ توڈائیلاگ کے ساتھ رومانٹک ایفیکٹ بھی دیتے ہیں۔۔۔ سوکیوٹ۔۔۔۔۔۔

نین اب ہاتھ سینکنے کواُن دونوں تک پہنچی اور حیرت اور خوشگواری جتا کراُسے مزید سلگایا۔۔۔ وہ تو سمجھ گیا کے یہ کس کی کرتوت ہے لیکن انجو حیران پریشان تھی۔۔۔

دکش آپ ٹھیک ہے۔۔۔۔۔

انجواُس کے قریب ہوکر فکر مندی سے پوچھنے لگی اور شرمندہ سی آس پاس بھی دیکھنے لگی کے کیسے سب اُسے دیکھ کر ہنس رہے تھے۔۔۔ ریا بھی نین کوغصے سے دیکھتی رہ گئی۔۔۔

Come on DS----

ایسے چھوٹے موٹے بلس کے آگے آپ ہار نہیں مان سکتے۔۔۔۔بتادو اس دنیا کے ہم کسی سے کم نہیں۔۔۔ڈواٹ آئے سے ڈواٹ

نین نے اپنی ایکٹنگ سے اُسے حوصلا دیتے ہوئے جوش وجذبے سے مٹھیاں بھینچ کر کہا وہ انجو کو پیچھے کر کے اُس کی جانب پلٹا۔۔

Youuu--------

غصے سے اُسے کچھ کہنے کے لئے منہ کھولتے ہی پھر بلز کی بارش ہوئی تو اُسے منہ بند کرنا پڑا۔۔

نین نے ہنس کر ایک ببل کو اُنگلی سے چھوتے ہوئے آگ میں پٹرول چھڑکا۔۔

نین۔۔۔۔۔۔

ریا ہنسی روکے اُسے تنبیہ نظروں سے گھورتی بعض رہنے کا اشارہ کرنے لگی لیکن اُس نے دھیان نہیں دیا۔۔۔

یہ کیا ہو رہا ہے۔۔۔۔۔

انجو رونی صورت بنائے ہوا میں اُڑتے ببلز کو دیکھتی ہوئی بولی

انجو مجھے لگتا ہے انہیں سانپ نے کاٹ لیا ہے۔۔۔ تبھی تو دیکھو۔۔۔۔

نین اُس سے ہمدردی جتاتے ہوئے آگے بڑھی لیکن

Shut up---------

وہ بیچ میں اُسے جھڑک گیا لیکن اِتنی زور سے شٹ اپ بولنے پر بلز پھر بے قابو ہوئے تو ضبط سے لب اور آنکھیں بھینچ کر رہ گیا۔

دکش چلیے ہم ہاسپٹل چلتے ہیں۔۔۔سوری ایوری ون۔۔۔۔ انجو نے نین کی سانپ والی بات کا سوچتے ہوئے گھبرائے لہجے میں جلدی جلدی کہا وہ نین کو گھور کر اُس کے ساتھ آگے بڑھنے لگا لیکن۔۔۔۔

ڈی ایس۔۔۔۔آپ میری ایک بات سنو۔۔۔

وہ اُس کے سامنے آکر اُس کا راستہ روکتی سنجیدہ ہو کر بولی تو اُس نے جبڑے بھینچے ابرو اٹھا کر دیکھا منہ کھولنے کی غلطی نہیں کی۔۔۔

آپ نا پہلے ڈیپلی انہیل کرو۔۔۔اور پھر دھیرے سے سانس چھوڑو۔۔۔

نین نے سنجیدگی و سمجھداری سے صلاح دی تو وہ اُسے آنکھیں چھوٹی کر کے دیکھنے لگا۔۔۔

اس سے دکش ٹھیک ہو جائیں گے۔۔۔

انجو خوش ہو کر پوچھنے لگی۔۔۔

نہیں اس سے ایک ساتھ بہت سارے بلز نکلیں گے۔۔۔۔۔۔

وہ اُسی سیریس انداز میں بولتے بولتے ہنس پڑی تو انجو نے ناگواری سے اُسے دیکھا اور ساحل نے وارن کرتی نظروں سے۔۔۔۔

اُن دونوں کے جانے کے بعد بھی پورے گھر میں ہنسی گونجتی رہی۔۔۔

نین یو را کڈ۔۔۔۔۔۔

پورب بھی ہنس ہنس کر بے حال ہوتا اُس کے پاس آکر تعریفی انداز میں بولا تو اُس نے شان سے کالر جھاڑے۔۔

This is too much nain-----

تمہیں ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا-----

ریا دونوں کو بے شرمی سے ہنستے دیکھ غصے سے بولی---

لیکن یہ کیا کیسے------

پورب ریا کی بات کو ہوا میں اڑا کر ہنسی کنٹرول کرتے ہوئے پوچھنے لگا---

میں نے نا اُس کے جوس میں ببل بنانے والا سیرپ ملا دیا تھا------

وہ بے قابو ہوتی ہنسی کے درمیان بولی تو پورب نے بھی اُس کا ساتھ دیا اور دونوں نے ہنستے ہوئے تالی ماری۔۔۔ریا بھی ساری سچویشن کو یاد کر کے ہنس دی

You are amazing۔۔۔۔

یہاں کی ہوا نے اور زیادہ وائلڈ کر دیا تم کو یار۔۔۔۔

وہ ہنستا ہوا داد دینے والے انداز میں بولا

لیکن تمہاری بہن کو مسٹر ڈی ایس کے لیے بہت برا لگ رہا ہے۔۔۔۔

نین نے ہنسی روک کر ریا کو منہ چڑاتے ہوئے کہا

مجھے انجو کے لئے برا لگ رہا ہے۔۔۔پریشان ہو گئی

وہ۔۔۔کال کرتی ہوں اُسے۔۔۔۔

ریا نے اُسے گھور کر جتاتے ہوئے کہا اور فون لے کر سائیڈ پر گئی

ویسے یہ ڈی ایس کیا ہے۔۔۔دکش سنگھانیہ۔۔۔۔

پورب نے مسکراتے ہوئے پوچھا تو نین نے سر نفی میں ہلایا۔۔۔۔

Devil singhania۔۔۔۔

رازدارانہ انداز میں بولی تو پورب نے قہقہہ لگاتے ہوئے سر نفی میں ہلایا۔۔

کتنا کنٹرول کرو گے ماما کے بیٹے۔۔۔ کبھی تو فرسٹڈ ہو کر اپنی اوقات پر لوٹ ہی آؤ گے۔۔۔۔

پھر آکر بولو گے۔۔۔ کھسکیلی تُو ایڈی ہے کیا۔۔۔سٹک گئی ہے کیا۔۔۔ سکر وڈ ھیلے ہے کیا۔۔۔۔

افف کب بولو گے وائلڈ مین یہ سب۔۔

وہ اُس کی شکل یاد کر کے دھیما سا مسکراتی من ہی من اُس سے مخاطب ہوئی حسرتیں بننے لگی۔۔۔

♦♦♦♦♦♦♦

دکش۔۔۔۔۔آپ کب آئے۔۔۔۔۔

ڈائننگ ہال میں اپنے مام ڈیڈ کے ساتھ دکش کو دیکھ انجو کو خوش گوار حیرت ہوئی۔۔

وہ رات کو غصے میں ریا کے گھر سے نکلنے کے بعد اُسے باہر سے ہی گھر ڈراپ کر گیا تھا۔۔اُس کے لاکھ کہنے کے باوجود نا ڈاکٹر کے پاس چلنے کو راضی تھا نہ گھر کے اندر آکر کچھ دیر رکنے کو۔۔۔۔۔

وہ اُس کے گھر جا کر اُس سے ملنے کے ارادے سے ہی تیار ہو کر آئی تھی لیکن اُسے وہیں موجود دیکھ حیران بھی ہوئی اور خوش بھی۔۔۔۔

وہ اُسے دیکھ کر مسکراتا ہوا اپنی چیئر سے اٹھا اور اُس کے پاس آ کر اُس کا ہاتھ تھاما۔۔۔

تمہارے لیے ایک سرپرائز ہے۔۔۔۔۔

اُس کا ہاتھ تھامے محبت بھرے لہجے میں کہتے ہوئے اُسے چیئر پر بٹھایا تو وہ سوالیہ نظروں سے پہلے اُسے اور پھر اپنے مام ڈیڈ کے مسکراتے چہروں کو دیکھنے لگی۔۔۔۔

ہماری شادی کی ڈیٹ فکس ہو گئی ہے۔۔۔۔ تین دن بعد ہماری انگیجمنٹ ہے اور اس مہینے کی تیس تاریخ کو شادی۔۔۔۔۔۔

وہ اپنی چیئر کا رخ اُس کی جانب کر کے بیٹھا اُس کا ہاتھ تھامے مسکرا کر اپنے ایک ایک لفظ پر زور دیتے ہوئے اُسے اطلاع دینے لگا تو انجو حیرت زدہ ہونے کے ساتھ اُلجھ بھی گئی۔۔۔۔

اُس کی بات سن کر اپنی اگلی زندگی کا سوچتے ہوئے۔۔۔ دکش کو پا لینے کا سوچتے ہوئے۔۔۔۔۔اُس کے ذہن میں ایک جملہ گونجنے لگا۔۔۔

"تمہیں اُس سے پیار نہیں ہے۔۔۔۔"

اور وہ اُلجھ کر رہ گئی کے یہ سچ ہوا تو۔۔۔۔

انجو۔۔۔ آر یو ہیئر۔۔۔

وہ سنجیدگی سے اُس کے ایکسپریشن نوٹ کرتا رہا اور اُسے بجائے خوش ہونے کے پر سوچ نظروں سے خود کو تکتا دیکھ دھیرے سے پوچھنے لگا تو انجو نے چونک کر پلکیں جھپکیں

ہاں وہ میں کچھ سوچ رہی تھی۔۔۔۔

وہ سنبھل کر مسکراتی اپنے تاثرات چھپانے لگی جو دکش کے ساتھ اُس کے مام ڈیڈ کو بھی محسوس ہو رہے تھے

میں بہت خوش ہوں بیٹا۔۔۔ لیکن مجھے سمجھ نہیں آرہا اتنی جلدی ساری تیاریاں کیسے ہوں گی۔۔۔

مسز سنگھ نے اُس کا چہرہ تھامتے ہوئے کہا تو وہ اُنہیں دیکھ کے مسکرائی لیکن اب بھی بہت بے معنی سا۔۔۔

انجو بیٹا کیا کوئی پریشانی ہے۔۔۔۔

مسٹر سنگھ اُس کے تاثرات بھانپتے ہوئے سنجیدگی سے پوچھنے لگے۔۔۔دکش کو نظریں بھی اُس کی ایک ایک حرکت پر تھی۔۔

نہیں ڈیڈ وہ میں یہ سوچ رہی تھی کے تین دن بعد انگیجمنٹ کچھ زیادہ جلدی نہیں ہے۔۔۔۔۔

اُس نے سر نفی میں ہلاتے ہوئے کہا۔۔اصل وجہ وہ کیسے بتاتی جب اُس کے لیے ہی سمجھنا مشکل تھا۔۔۔

مطلب ابھی پرسوں سے ریا کی بھی شادی کی رسمیں شروع جائیں گے اور اُس کی شادی کے بیچ ہماری انگیجمنٹ ہوئی تو نہ وہ شامل ہو پائیگی نامیں ڈھنگ سے انجوئے کر پاؤں گی۔۔۔

کیا میری اور دکش کی انگیجمنٹ آگے پاسپون نہیں کر سکتے۔۔۔

دکش کی نظریں خود پر مرکوز دیکھ وہ جلدی سے بہانا تلاش کر مسکراتے ہوئے بولی تو سنگھ صاحب مسکرائے۔۔

ٹھیک ہے بیٹا میں پنڈت جی سے بات کرتا ہوں کے کوئی اور مہورت ہو تو دیکھ لیں۔۔۔

اُنہیں اتنی سے بات کے لیے اپنی بیٹی کا پریشان ہونا اچھا نہیں لگا تو حل پیش کرتے ہوئے بولے۔۔۔

انجو نے دکش کی طرف دیکھا تو وہ نہایت سنجیدگی سے اُسے دیکھ رہا تھا کے اُسے گھبراہٹ محسوس ہونے لگی

کیا کر رہی ہوں میں اس طرح تو پورب جو کہہ رہا ہے وہ سچ ہو جائیگا۔۔۔۔ میں یہی تو چاہتی ہوں کے جلد سے جلد میری اور دکش کی شادی ہو جائے۔۔۔ ہم ایک ہو جائیں۔۔۔ پھر میں کیوں پریشان ہو رہی ہوں۔۔۔ کس چیز سے ڈر لگ رہا مجھے۔۔۔۔

وہ اپنی اُنگلیوں کو آپس میں اُلجھا کر اپنی ذہنی کیفیت پر جھنجھلائی سی خود کو ڈپٹنے لگی۔۔۔۔ اُسے خود پر ہی غصّہ آیا کے اگر یہ بات پورب کو معلوم ہو گئی تو اُس کا کتنا مزاق بنے گا۔۔۔

کوئی بات نہیں پاپا۔۔۔اگر مہورت نا ہو تو ٹھیک ہے ہم مینیج کر لیں گے۔۔۔۔

وہ اپنی سوچوں سے جان چھڑا کے بات سنبھالتی ہُوئی بولی۔۔۔

۔۔۔لیٹس سلیبریٹ اٹ۔۔۔ہم کہیں باہر چلتے ہیں۔۔۔۔ دکش نے اپنی خاموشی توڑی اور اپنی جگہ سے اُٹھتے ہوئے بولا تو وہ مسکرا کر سر ہلاتی اپنی چیئر سے اُٹھی۔۔۔۔

اُسے اندازہ تھا۔۔کہ چند گھنٹے انجو کے ساتھ گزارنے سے اُس کے دماغ میں کوئی اُلجھن ہے تو وہ بھی ختم ہو جائے گی۔۔اس لیے اُس نے اپنا سارا دن انجو کے نام کر دیا۔۔

♦♦♦♦

یہ یہاں کی سب سے فیمس مٹھائی ہے۔۔۔۔اچھی لگی نا۔۔۔

ریا نے مسکراتے ہوئے پوچھا تو اُس نے بے دلی سے سر ہلا دیا۔۔۔کیوں کے صبح سے وہ ریا کے ساتھ مارکٹ میں بھٹک رہی تھی۔۔۔

اُس کا دل چاہ رہا تھا کے ساحل سے ملے اُس کا ری ایکشن دیکھے لیکن ریا تھا نیدار بنی اُس پر پہرے لگائے بیٹھی تھی۔۔۔

اُسے اکیلے چھوڑنا ہی نہیں چاہتی تھی۔۔۔۔

اور نین نے اُسے اب اپنے پیچیدہ مسائل سے دور رکھنے کا فیصلہ کیا تھا۔۔۔اُسے کچھ بھی بتا کر پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔

بلکہ خود کو بھی نارمل دکھا کر اُس کی خوشیوں میں شریک ہونا چاہتی تھی۔۔۔

اپنے غم رو کر اُس کی شادی میں مایوسی نہیں بھرنا چاہتی تھی۔۔

وہ ریا سے اس بات کا اقرار کر چکی تھی کے دکش کو ساحل سمجھنا محض اُس کی غلط فہمی تھی۔۔۔

وہ اُسے یقین دلا چکی تھی کے اب وہ بلکل بھی ایسا نہیں سمجھتی بلکہ اُسے یقین ہے کے وہ دکش ہی ہے۔۔۔

نمستے آنٹی کیسی ہیں آپ۔۔۔

ریا کو کال پر بات کرتے دیکھ وہ اُس کی جانب متوجہ ہوئی۔۔۔

کیا۔۔۔سچ میں۔۔۔۔۔مجھے یقین نہیں ہو رہا۔۔۔۔

ریا کو انجو کی انگیجمنٹ کا سن کے خوشگوار حیرت ہوئی لیکن جب اُس نے نین کی طرف دیکھا تو اُس کی ہنسی مدھم پڑ گئی۔۔۔یہ سوچ کر کے اگر نین اُس سے جھوٹا انکار کر کے اب بھی دکش کو ساحل سمجھتی ہے تو یہ جان کر کتنی تکلیف محسوس کریگی۔۔۔

میں بہت خوش ہوں آنٹی۔۔۔۔

اُس نے دوبارہ اُن کے پوچھنے پر جلدی سے کہا لیکن نین کی فکر اپنی جگہ تھی۔۔۔

ہاں آنٹی یہ کوئی کہنے کی بات ہے کیا۔۔۔۔۔

ابھی تو میں گھر پر نہیں ہوں لیکن ڈونٹ وری میں ڈیڈ اور بھائی کو بتادوں گی۔۔

اُس نے مسز سنگھ کی پُرزور تائید پر اُنہیں یقین دلاتے ہوئے کہا۔اور چند ایک باتوں کے بعد فون رکھ دیا

کس کا فون تھا۔۔۔۔

نین نے اُسے خاموش پریشان دیکھ کے سوال کیا۔۔

وہ میری ایک فرینڈ کی انگیجمنٹ ہے کل۔۔۔۔تو اُس کی مام نے انوائیٹ کرنے کے لیے فون کیا تھا۔۔

ریا نے انجو یاد کش کا ذکر کیے بغیر کہا۔۔۔۔

تو تم اپسیٹ کیوں ہو گئی اچانک۔۔۔۔

نین نے اُسے تفتیشی نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔۔۔

کچھ نہیں یار ایسے ہی۔۔۔۔اچھا اب ہم گھر چلیں میں بہت تھک گئی ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔

ریا نے بھی بدلے میں اُسے گھور کر بات ختم کرتے ہوئے کہا

بلکل نہیں۔۔۔ابھی تو اس شہر کی آدھی دکانیں باقی ہے۔۔۔ہم وہاں نہیں گئے تو وہ برا مان جائیں گی نہ۔۔۔جب تک اس شہر کی ہر دکان سے اپنے لیے کچھ نہ لے لیں ہم اپنے قدموں کو رکنے نہیں دیں گے پلٹنے نہیں دیں گے۔۔۔

اُس نے جلے ہوئے انداز میں خطرناک طنز کیا تو ریا ہنسی روک کر سر تاسف سے ہلا گئی۔۔۔

◆◆◆◆◆◆

آج تو تمہارے ہوش بحال کروا کر رہوں گی ساحل شیرازی۔۔۔سلیش ڈیویل سنگھانیہ۔۔۔۔۔

وہ رات کے بارہ بجے اُس کے بنگلے کے باہر کھڑی دور سے جگمگاتے ڈی اور ایس لفظ کو دیکھتی دل ہی دل میں بولی۔۔۔

سارا دن تو اُسے ریا کی وجہ سے موقع نہیں ملا تھا۔۔ لیکن وہ اُس سے ملے بنا ماننے والی نہیں تھی۔۔۔ ریا کے اپنے روم میں جانے کے بعد وہ اُس کے سونے کا یقین کر کے چپکے سے گھر سے نکل گئی اور ٹیکسی لے کے سیدھے دکش کے ایڈریس پر پہنچی۔۔۔۔۔

وہ من ہی من میں خود کو داد دیتی کرایہ دے کر ٹیکسی سے باہر نکلی

ٹھیک گیٹ کے سامنے دو ہٹے کٹے گارڈ تعینات

تھے۔۔۔۔جو سردی کے اثر کو کم کرنے کی غرض سے آگ

جلائے اُس کے نزدیک کرسیاں رکھ کر بیٹھے تھے۔۔۔۔

آس پاس ویرانی تھی۔۔۔دور دور تک کوئی مکان نہیں

تھا۔۔۔سردی کی وجہ سے سڑک بھی سنسان تھی۔۔۔

وہ گارڈز کو دیکھ کر بھی بے فکری سے آگے بڑھی لیکن گارڈز

اُس کا ارادہ سمجھ کے فوراً حرکت میں آئے

ایک منٹ میم آپ اندر نہیں جا سکتی۔۔۔۔

ایک گارڈ اپنی جگہ سے اٹھ کر گیٹ کے سامنے آتے ہوئے

اُس کا راستہ روک کر بولا

کیوں۔۔۔۔۔۔

اُس نے ماتھے پر ڈھیروں بل ڈالے اُسے گھور کرنا گواری سے

پوچھا۔۔۔۔

اگر آپ کو مسٹر سنگھانیہ سے ملنا ہے تو اپوائنٹمنٹ لینی

پڑے گی۔۔۔۔۔

سامنے والے نے رسانیت سے سمجھایا۔ لیکن اُس کے تیور

مزید بگڑے۔۔

اب اپنے ہی ماما کے بیٹے سے ملنے کے لیے اپوائنٹمنٹ لوں گی

میں۔۔ ہر گز نہیں۔۔۔۔ مجھے اندر جانا ہے۔۔۔۔۔۔

وہ غصے سے بولتی سائیڈ سے جانے لگی لیکن گارڈ نے آگے ہاتھ کر کے اُس کی کوشش کو ناکام کیا

سوری لیکن ہم اجازت نہیں دے سکتے۔۔۔۔

اس بار گارڈ نے بھی سختی اور غصے کا مظاہرہ کیا۔۔

آپ سے اجازت مانگ کون رہا ہے۔۔۔

نین نے بڑی سادگی سے کہہ کر دونوں کو بھڑکایا۔۔۔دوسرا گارڈ بھی اپنی جگہ سے اٹھ کر وہاں آیا

تُم سے کہا نا لڑکی اندر جانا منع ہے۔۔۔جاؤ یہاں سے ورنہ ہمیں پولیس کمپلینٹ کرنی پڑے گی۔۔۔۔۔

اُس نے نین کے تیور دیکھ اُسے سختی سے دھمکایا۔۔۔

دھمکی۔۔۔۔وہ بھی مجھے۔۔۔۔تم لوگوں کو پتا بھی ہے میں کون ہوں۔۔۔۔وہ اندر جو تمہارا باس ہے نہ اُس کی سُپر انٹیلیجنٹ اینڈ اسمارٹ بیوی ہوں میں۔۔۔۔۔۔فائر کروا دوں گی تم دونوں کو۔۔۔

نین نے دونوں کو غصے سے ڈپٹ کر وارن کرتے ہوئے کہا تو دونوں ایک دوسرے کی طرف دیکھ کریوں مسکراتے جیسے اُنہیں نین کی بات جوک لگی ہو۔۔۔

ٹھیک ہے اندر جاکر اُس کو بولو کے نین تارا کو اُس سے ملنا ہے۔۔تب تم لوگوں کو خود پتہ چل جائیگا۔۔۔

نین نے اُن کے ہنسی اڑاتے تاثرات دیکھ اپنے دونوں ہاتھ باندھے شان سے جتاتے ہوئے کہا

اس وقت ہم اُنہیں ڈسٹرب نہیں کر سکتے میڈم۔۔۔آپ صبح آیئے گا۔۔۔

پہلے والے گارڈ نے ایک دفعہ پھر اُسے نرمی سے سمجھایا

بلکل نہیں مجھے ابھی اسی وقت اُس سے ملنا ہے۔۔۔

وہ ڈھٹائی سے بولی

آپ کو سمجھ نہیں آرہی ہے میڈم۔۔۔آپ یہاں سے جائیں گی یا ہم آپ کو پولس کے حوالے کریں۔۔۔

اُس نے غصے سے دوبارہ دھمکی دی۔۔۔

مطلب آپ لوگ نہیں مانو گے نا۔۔۔۔۔۔مجھے اندر نہیں جانے دو گے نا۔۔۔

نین نے سر کو ہلاتے ہوئے دونوں کو وارننگ بھرے انداز میں گھورتے ہوئے پوچھا

جی نہیں۔۔۔۔۔

ایک گارڈ نے جواب میں انکار دیا

ٹھیک ہے۔۔۔۔ لیکن یہ چیز بہت بھاری پڑے گی تم کو ۔۔۔ کرمایونو۔۔۔۔اور اندر تو میں جا کر ہی رہوں گی۔۔۔دم ہے تو روک کے دکھاؤ۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اُس نے دانتوں کو اور مٹھیوں کو سختی سے بھینچ کر دونوں کو دیکھتے ہوئے کہا اور اُنہیں خطرناک نظروں سے گھورتی پیچھے پلٹ گئی۔۔۔۔

وہاں سے آگے جا کر اُس نے چاروں اور سے اُس وسیع و عریض بنگلے کا جائزہ لیا کہ شاید کوئی اندر گھسنے کی جگہ مل جائے۔۔۔ لیکن چاروں اور سے اونچی اونچی باؤنڈری وال کے سوا کچھ نہیں تھا۔۔۔

وہ چلتے چلتے تھک کر نڈھال ہوتی واپس سامنے کی طرف آچکی تھی لیکن اندر جانے کے راستے کے نام پر کچھ نظر نہیں آیا تھا

کمینے نے جان بوجھ کر اتنی اونچی دیواریں بنوائی ہے۔۔۔۔۔ پتہ ہے اپنے کرتوت خراب ہے تو پہلے ہی سیفٹی کا انتظام کر لیا۔۔۔۔
لیکن یہ دیواریں کتنی بھی اونچی کیوں نہ ہو مجھے تم تک پہنچنے سے نہیں روک سکتی وائلڈ مین۔۔۔

وہ سر اوپر کر کے دیوار کو گھورتی ساحل سے مخاطب ہو کر بولی اور جوش و جذبے کے ساتھ پیچھے ہو کر آگے دوڑتی ہوئی دیوار

پر چڑھنے کی کوشش میں بری طرح اُس سے ٹکرا کر زمین پر گری۔۔۔۔

ایک سیکنڈ کے لیے بدن کے سارے پرزے اپنی جگہ سے ہل گئے۔۔۔دماغ سمیت

نہیں یار ایسے تو میں مر ور جاؤں گی۔۔۔اور میں مر گئی تو ماما کا بیٹا اُس انجو کے ساتھ کھلے عام عاشقی کے پھول کھلائے گا۔۔۔۔ایسا تو ہونے نہیں دوں گی میں۔۔۔

وہ اپنا بازو سہلاتی بڑبڑا کر اپنا جوش بحال کیے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔اپنے مرنے سے زیادہ اُسے اپنی غیر موجودگی میں ساحل کی حرکتوں کا خیال تھا۔۔

وہ ہارمان کر واپس گیٹ کی طرف آئی کیوں کے اندر جانے کا اُس کے علاوہ کوئی راستہ نہیں تھا۔۔۔اور اب یہیں سے کوئی جگاڑ لگانا تھا

بھائی پلیز مجھے اندر جانے دو نا۔۔۔۔بہت ضروری ہے ۔۔۔زندگی اور موت کا سوال ہے۔۔۔

وہ اُن گارڈز کے خود کی جانب دیکھنے پر بیچارگی و معصومیت سے بولی۔۔۔

تُم نے تو ہمیں چیلنج کیا تھا نہ تو اب کیا ہوا۔۔۔۔دکھاؤ اندر جا کر۔۔۔

دونوں اُس پر ہنسنے لگے۔۔۔ایک نے چبھا کر طنز کیا تو وہ ضبط سے مٹھیاں بھینچ کر رہ گئی

ٹھیک ہے میں اندر نہیں جاؤں گی۔۔۔آپ بس مجھے وہاں تک جانے دو۔۔۔۔وجو پیڑ ہے نہ اُس کے گیارہ لیفس لینے دو مجھے۔۔۔۔۔بس

اُس کے شیطانی دماغ میں طوفانی ترکیب اُبھری تو اُس نے گیٹ کے اندر کچھ دوری پر نیم اندھیرے میں نظر آتے پول کے نزدیک کھڑے ایک تناور درخت کی طرف اشارہ کر کے کہا۔۔۔

وہ کس لیے۔۔۔۔

ایک گارڈ نے اُس کی چالاکی سمجھنے کی کوشش کرتے ہوئے

ابرو اچکا کر پوچھا نین نے لبوں پر زبان پھیری اور ایکدم سے

زوردار رونے لگ گئی کے دونوں ہڑبڑا گئے

میرے جو سسر جی ہے ناوہ بہت بیمار ہے اور ڈاکٹر نے

مطلب وہ ہوتے ہے نہ حکیم صاحب اُنھوں نے کہا ہے کہ

اُنہیں پتوں سے میرے سسر جی کی جان بچ سکتی

ہے۔۔۔ ورنہ وہ مر جائیں گے۔۔۔اور اگر وہ مر گئے تو میری

ماڈرن ساسُو ماں کا کیا ہو گا۔۔۔۔ وہ تو میکپ خراب ہونے

کے ڈر سے رو بھی نہیں پائیگی۔۔۔

پلیز مجھے وہ پتّے لانے دو۔۔۔میں بس پتّے لے کر یہاں سے چلی جاؤں گی۔۔۔۔آپ کی قسم۔۔۔۔۔

وہ بنا آنسُو۔۔ باآواز پھوٹ پھوٹ کر روتے ہوئے بولی تو

گارڈز اپنی حیرت اور ہڑبڑاہٹ میں اُس کی باتوں پر بھی غور نہیں کر پائے

یہ لڑکی بہت چالاک لگتی ہے۔۔۔اندر جانے کے لیے باتیں بنا رہی ہے۔۔

ایک نے دوسرے کے کان میں کہا تو نین اُن کو پھسپھساتے دیکھ مصنوعی آنسو صاف کرنے لگی۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے مجھے نہیں جانے دینا نا تو آپ خود ہی لا کے دے دو گیارہ لیفس

اُس نے رونے والے بیچارے سے انداز میں کہا تو دونوں ایک دوسرے کو دیکھنے لگے

دے دیتے ہیں یار جان چھوٹے گی۔۔۔

ایک گارڈ نے بیزاری سے کہا تو دوسرے نے حامی بھری۔۔ نین کی آنکھیں چمک اُٹھیں۔۔

تُم یہی رکو میں لے کر آتا ہوں۔۔

وہ احسان کرنے والے انداز میں بولتا گیٹ کھول کر اندر جانے لگا دوسرا گارڈ گیٹ بند کرنے ہی والا تھا کے۔۔۔

ممی۔۔۔۔

وہ پوری قوت سے چلائی۔۔۔

اُس کی چینخ پورے ماحول میں گونج اٹھی۔۔۔۔اندر سوئے ملازمین بھی جاگ گئے۔۔۔درخت کے ساکت پتے ہلنے لگے یہاں تک کہ سوئمنگ پول کے پانی میں بھی ارتعاش پیدا ہوا۔۔۔۔۔

دونوں گارڈز بوکھلا کر اُس کی طرف دیکھنے لگے تو اُس نے پلکیں جھپک کر خوفزدہ نظروں نے سڑک کی دائیں جانب اشارہ کیا۔۔۔۔

دونوں نے الرٹ انداز میں اپنی اپنی گن نکالی اور آگے آکر سڑک کی جانب ہوئے تو اُن کا دھیان اُدھر ہوتے ہی نین پھرتی سے گیٹ کے اندر گھس گئی۔۔۔

خالی سنسان سڑک دیکھ جب دونوں حیرت سے پلٹے اور نین کو گیٹ کے اندر جاتے دیکھا تو ان کے تمام طبق روشن ہوئے لیکن تب تک دیر ہو چکی تھی۔۔۔

ارے۔۔۔رکو لڑکی۔۔۔۔

وہ دونوں جھللا کر اُس پر چلاتے ہوئے اُس کے پیچھے بھاگے لیکن نین اتنی آسانی سے اُن کے ہاتھ کہاں لگنی تھی۔۔۔وہ ملکا سنگھ بن کر پیروں میں پہیے لگائے دوڑتی گئی۔۔۔سامنے

مین دروازے سے نکل کر چند اور آدمی تیزی سے اُسے پکڑنے کو آگے آئے تو اُس کی مشکل بڑھ گئی۔۔۔کے پیچھے والوں سے بچے یا آگے والوں سے۔۔۔۔

لیکن وہ رکی نہیں۔۔۔قدموں کی رفتار کو بڑھا کے پول کی جانب پلٹ گئی۔۔۔۔

بھاگتے بھاگتے ہی ذرا سی گردن موڑ کر پیچھے سے آتے گارڈز کی جانب دیکھا اور اُسی وقت سامنے کسی سے بری طرح ٹکرائی۔۔۔اتنی زوردار طریقے سے کہ ایک دفعہ پھر بدن کے سارے پرزے ہل کر رہ گئے۔۔ننھا سا دل لرز کر رہ گیا۔۔۔

تیز قدم بریک لگتے ہی ڈگمگا گئے توازن بگڑا اور آہ کرتے ہوئے سامنے والے کے سخت تاثرات کو دیکھنے کے ساتھ ہی دھڑام سے سوئمنگ پول میں جا گری۔۔پول سے پانی چھپاک کی آواز کے ساتھ بہت اوپر تک اچھل کر واپس لوٹا۔۔۔

ایک تو پہلے ہی بھاگنے سے سانسیں تیز تھیں اوپر سے پانی کی ایک ڈبکی نے حواس درست کر دیے۔۔۔سر باہر نکالتے ہی اُس نے پورا منہ کھول کر سانس لی۔۔۔پوری آنکھیں کھول کر اپنے زندہ ہونے کا یقین کیا تو کچھ اطمینان ہوا

Zubi Novels Zone

لیکن تبھی یاد آیا کے اُسے تیرنا تو آتا نہیں اسلئے پھر سِٹی گم ہو گئی۔۔۔دل کی رفتار تیز ہو گئی

خوف سے ہاتھ پیر پانی میں مارنے شروع کر دیئے۔۔۔۔

جب کے وہ سامنے کھڑا سنجیدگی سے اُس کی حرکتوں کو ملاحظہ کر رہا تھا۔۔۔

یو راؤڈی۔۔۔اندھے۔۔میں ڈوب۔۔۔ڈوب جاؤں گی میں۔۔۔

بچاؤ تو صحیح۔۔۔

وہ ڈوبنے سے بچنے کی کوشش میں پیر پانی میں مارتی سانس لینے کا موقع ملتے ہے اُس پر غصے اور جھنجھلاہٹ سے بگڑ کے بولی۔۔۔۔

اپنے پیروں پر کھڑی رہو۔۔۔۔۔

اُس نے سکون و سنجیدگی کے ساتھ لاپرواہی سے کہا تو نین نے

اُس کے کہے پر عمل کرتے ہوئے پیروں کو حرکت دے کر

سیدھا کیا

اور پیروں کو زمین ملتے ہی اسے لگا کے نئی زندگی مل

گئی۔۔۔۔

پانی صرف اُس کے شولڈر تک اونچا تھا۔۔۔

اُس نے پانی سے جنگ تھمتے ہی سکون سے لمبی لمبی سانسیں

لے کر دھڑکنوں کو شانت کیا۔۔۔۔

سردی کی شدت سے خون منجمد ہونے لگا چہرہ سفید اور لب

نیلے پڑنے لگے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

گارڈز اشارے پر وہاں سے جا چکے تھے اور وہ وہاں اکیلا کھڑا غصے اور افسوس سے اُسے دیکھ رہا تھا۔۔۔کیوں کے اُس کی بہادری کسی بیوقوفی سے کم نہیں لگ رہی تھی۔۔۔رات کے اس وقت اکیلے ہنگامہ کر کے اُس گھر اندر گھسنا یہ سوچے بنا کے کچھ غلط نہ ہو جائے۔۔۔وہ غصّہ بھی تھا اور پریشان بھی۔۔۔

نین نے چند سیکنڈ نارمل ہونے کے بعد سر اٹھا کر اُس کی جانب دیکھا تو اُسے ویسے ہی خود کو گھورتے پایا۔۔۔
اُس نے معصومیت سے بھیگی پلکیں جھپکیں اور ہاتھ آگے کر کے باہر نکالنے کا اشارہ کیا تو وہ دانت بھینچ کر آنکھیں گھما

کر سخت مجبوری میں آگے بڑھا اور اُس کا ہاتھ تھام کر اُسے باہر کھینچا۔۔۔

لیکن نین اپنا کچھ تو بدلا اُس سے ضرور لیتی اس لیے اُس کے کھینچنے پر پول سے باہر نکلتے ہی جان بوجھ کر گرنے کے انداز میں اُس کے قریب ہوئی دونوں ہاتھ اُس کے شولڈر پر رکھ کر پوری اُس کے ساتھ لگ گئی تاکے اُس کے کپڑے خراب کر سکے اُسے بھی سردی کا مزا اچھا سکے۔۔

اور اُس کے قریب ہوتے ہی یہ سوچ کر ہنسنے کو تھی کے اُس نے بدلا لے لیا لیکن۔۔۔۔

اسے چڑنے کے بجائے۔۔۔ غصّہ سے بھڑکنے کی بجائے۔۔۔ جھنجھلا کر خود کو دور کرنے کی بجائے بے خودی

سے خود کو تکتے دیکھا تو لب ہنسنے سے پہلے سمٹ گئے۔۔۔۔۔۔دل شدّت سے سکڑ گیا۔۔۔ بھیگی پلکوں میں لرزش ہوئی۔۔۔ ہتھیلیوں میں چنٹیاں رینگنے لگی۔۔۔۔

وہ سانس روکے اُس کے بھیگے وجود کو ایک بازو میں لیے لبوں پر ٹھہری پانی کی بوندوں کو دیکھتا۔۔۔اپنے دل کے ارادے پر عمل کرنے کو تھا کہ۔۔۔

آچّھی ی ی۔۔۔۔

نین کی بے وقت چھینک نے اُسے سر سے پیر تک جھنجھوڑ دیا

۔۔۔

وہ اُس کا ہاتھ چھوڑ کر پیچھے ہوا

نظروں کا رخ بدل کر گہری سانس لیتے ہوتے بالوں میں اُنگلیاں چلائیں۔۔۔اپنے گیلے کپڑوں کو محسوس کیا اور پھر غصے سے اُس کی طرف دیکھا۔۔۔

What The hell are you do-ing-----

دماغ نام کی کوئی چیز ہے تمہارے اندر یا نہیں۔۔۔

اپنے ٹرانس سے نکلتے ہی وہ اُس پر غصّہ ظاہر کرنے لگا لیکن وہ پچھلی کیفیت کی زیرِ اثر کچھ سیکنڈ کے لئے نظریں جھکائے کھڑی رہی۔۔۔اپنے گیلے بدن سے چپکے شرٹ کو ٹھیک کرنے کی سعی کرتے ہوئے۔۔۔

اندر آ کر کپڑے چینج کرو اور دفع ہو جاؤ اِدھر سے۔۔۔۔۔

وہ سختی و بے رخی سے کہتا خود اندر کی طرف بڑھ گیا تو نین نے سر اٹھا کر اُس کی پشت کو دیکھا۔۔۔۔

میں اتنی محنت مشقت کر کے اپنی جان کو خطرے میں ڈال کے یہاں پہنچی ہوں اور اس کو لگتا ہے اس کے دفع ہو جاؤ بولنے سے چلی جاؤں گی۔۔۔۔۔

بیچارہ کتنا سیدھا ہے۔۔۔۔

اُسے جاتے دیکھ وہ نہایت سادگی اور افسوس سے بولتی اُس کے پیچھے چل دی۔۔۔۔۔۔

اگر کال کیا ہے تو بات بھی کروانجو۔۔۔۔۔۔بولو کیا کہنا ہے۔۔

وہ کال پک کرنے کے بعد بھی اُسے چند سیکنڈ خاموش پا کے عاجزی سے بولا۔۔

تمہیں یہ بتانے کے لیے فون کیا ہے کہ کل میری اور دکش کی انگیجمینٹ ہے۔۔۔

انجو نے گہری سانس بھر کر اپنے لہجے کو ہشاش بنائے پُر مسرت لہجے میں کہا جس میں سوائے چبھن کے پورب کے

لیئے کچھ نہیں تھا۔۔۔۔۔۔وہ اُس کی بے حسی پر لب بھینچ کر رہ گیا

جانتا ہوں میں۔۔۔۔۔

اُس نے ضبط سے دھیمی آواز میں کہا۔۔۔

تو تم آؤ گے نا۔۔۔۔

انجو اُس کے لہجے کی تکان محسوس کر کے بھی انجان رہی۔۔۔

تُم چاہتی ہو میں آؤں۔۔۔۔

اُس نے دھیمے پر سوز لہجے میں پوچھا تو ایک لمحے کو اُسے وہ سنگینی محسوس ہوئی مگر وہ نظر انداز کر گئی۔۔۔

بلکل۔۔۔۔۔اسی لیے تو تمہیں فون کیا ہے۔۔۔پرسنلی اسپشلی انوائیٹ کرنے کے لیے۔۔۔۔۔میں چاہتی ہوں تم میرے ہر اسپیشل مومنٹ میں شامل رہو تا کے تمہیں جو بھی مس انڈرسٹینڈنگ ہے وہ کلیئر ہو جائے۔۔۔آفٹر آل تمہیں میری اتنی فکر ہے تو میرا بھی فرض ہے نہ کہ تمہیں صحیح غلط ریلائز کرواؤں

انجو نے اپنے طنز سے اُسے جلانے میں۔کوئی کسر نہیں چھوڑی وہ جواب میں ایک لفظ بھی نہیں کہہ پایا سنجیدگی سے اُس کے ترش الفاظ سنتا رہا۔۔۔

تمہیں پتہ ہے مام ڈیڈ نے ہماری انگیجمنٹ دو دن بعد کی طے کی تھی لیکن مجھ سے تو دو دن بھی صبر نہیں ہو رہا تھا اسلئے میں نے کہا مجھے کل کے کل ہی انیگجمنٹ کرنی ہے۔۔۔آخر محبت میں ہی تو ایسا ہوتا ہے نا۔۔۔۔

انجو نے اُس۔کی خاموشی پر ایک اور تیر چلایا وہ اُسے جتانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑنا چاہتی تھی کے اُسے دکش سے محبت ہے حالانکہ اُسے جتاتے جتاتے اپنا ہی یقین کمزور ہوتا جارہا تھا۔۔۔

جب شادی اور منگنی کا ذکر ہوا تب بھی خوش ہونے کی بجائے اُس کا ذہن انجانی الجھنوں کا شکار تھا

اُس نے پہلے تو منگنی کو آگے ٹالنے کی کوشش کی۔۔ریا کی شادی کا بہانا بنایا جس کے لحاظ سے مسٹر سنگھ نے اگلے ہی دن

منگنی کا کرنے کا حل نکالا کے اس طرح ریا کی شادی کی رسموں سے پہلے انگیجمنٹ ہو جائے گی۔۔۔

اندر ہی اندر پریشان ہونے کی باوجود اُس نے حامی بھری جس کی پہلی وجہ پورب کو غلط ثابت کرنا اور دوسری دکش کے ساتھ ایک خوشگوار دن گزرنا تھا۔۔۔

کیا سوچ رہے ہو پورب۔۔۔ تم آؤ گے نا۔۔۔ میں چاہتی ہوں کے تم آؤ اور اپنی آنکھوں سے دیکھو کے میں دکش کو پا کر کتنی خوش ہوں۔۔اُن کے ساتھ میری زندگی کتنی مکمل ہے۔۔۔۔

دیر تلک کی خاموشی کو توڑ کر وہ جتاتے لہجے میں بولی۔۔۔

ٹھیک ہے میں ضرور آؤں گا۔۔۔۔۔اور تمہیں ایک ایسا گفٹ بھی دوں گا جو تم نے کبھی نہیں سوچا ہو گا۔۔۔

پورب نے پر سوچ انداز میں جواب دے کر فون بند کر دیا جب کہ انجو اُس کی بات سمجھنے کی کوشش میں فون کو دیکھتی رہ گئی کے وہ کس گفٹ کے مطلق بات کر رہا ہو گا۔۔۔

♦♦♦♦♦♦♦♦

یہ کپڑے۔۔۔ جلدی سے چینج کر و اور جاؤ یہاں سے۔۔۔۔۔

بیڈروم میں پہنچتے ہی اُس نے وارڈروب سے اپنے کپڑے اور ٹاول کھینچ کے اُس کی طرف تقریباً پھینکتے ہوئے کہااور اُسے غصے سے گھورتا خود باہر نکل گیا۔۔۔۔

جلدی سے چینج کرو اور جاؤ یہاں سے۔۔۔۔۔۔ایل ایل کہیں کا۔۔۔۔

نین نے اُس کے جاتے ہی منہ بنا کر اُس کی نقل اتاری اور بجائے چینجنگ روم میں جانے کے وہیں اپنے گیلے کپڑے نکالنے لگی۔۔

وہ روم سے باہر نکلا۔۔ لیکن چند قدم ہی آگے بڑھ کر رک گیا

۔۔۔

غصے میں اپنے کپڑے تک لینے کا خیال نہیں رہا تھا اسلئے واپس پلٹ کر آیا۔۔۔روم کا دروازہ ایکدم سے کھولا اور اندر کے منظر نے حواس اڑا دیے۔۔۔۔

منہ اور آنکھیں دونوں کھل گیے۔۔

ابرو اوپر تک اٹھ گئی۔۔۔اور دھڑکنیں اوپر نیچے ہو گئی۔۔۔

اسی رفتار سے دروازہ واپس کھینچ کر بند کرتے ہوئے اُس نے سانس بحال کی اور لبوں پر زبان پھیری۔۔۔۔

بہکتے ذہن کو بھٹکتی سوچ سے جھٹک کر آنکھیں بند کر کے کھولیں اور دھیرے سے دروازے پر دستک دی۔۔۔

ایک منٹ رکو۔۔۔۔۔

نین نے اندر سے آواز دی تو اُس نے افسوس سے سر ہلا کر آہ بھری۔۔۔

آجاؤ اندر۔۔۔۔

ایک منٹ کی دیری سے اُس نے اندر آنے کی اجازت دی تو وہ دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا اور بالوں میں اُنگلیاں چلاتے ہوئے چور نظروں سے اُس کی جانب دیکھا۔۔۔۔

نظروں کا پہلا مقام سفید نازک پیر تھے۔۔۔دوسرا مقام بڑی سی آستین میں ڈھکے ہاتھ کی گلابی اُنگلیاں۔۔۔

اور تیسرا بلیک کالر سے جھلکتی گردن اور اُس پر بکھرے بھیگے بال۔۔۔۔

لوز بلیک شرٹ اور بلیک ہی نائٹ ٹراوزر میں وہ پوری کی پوری چھپی ہُوئی تھی۔۔۔۔۔ بال کھلے کمر اور شولڈر پر بکھرے ہوئے تھے۔۔ لیکن اُس کی نظروں کو کچھ اور ہی دکھائی دے رہا تھا۔۔۔ہارٹ بیٹ تیز تھی۔۔۔

ایسے کیا دیکھ رہے ہو۔۔۔۔۔۔۔۔

نین نے اُس کی بے ربط نظریں اپنے گلے اور گردن پر بھٹکتے دیکھ سب سے اوپر کی بٹن بند کرتے ہوئے اُسے گھورا۔۔۔اُس نے سنبھل کر نظریں پھیریں۔۔

باہر جاؤ۔۔۔ڈرائیور چھوڑ دے گا تمہیں۔۔۔۔۔۔

منہ پھیر کر روکھے انداز میں کہا۔۔

یہ کیا تُم نے اب تک چینج نہیں کیا۔۔۔۔ سردی لگ جائے گی۔۔۔پہلے چینج کرو۔۔۔باقی باتیں بعد میں کرنا۔۔۔

نین نے اُس کی بات کو سرے سے اڑا کر نہایت سنجیدگی کا مظاہرہ کیا تو اُس نے دانت بھینچ کر اُسے گھورا۔۔۔۔

۔یہ لک بھی بعد میں دے دینا سکون سے۔۔۔۔ جاؤ ابھی۔۔۔دیکھو شرٹ سوکھ رہی ہے۔۔۔

نین نے اُس کا دھیان گیلی شرٹ کی طرف کرتے ہوئے معصومیت سے کہا تو وہ اُس کی آنکھوں کی خوبصورتی میں اُلجھنے سے بچنے کی غرض سے اُس کی بات پر عمل کرتا چینجینگ روم میں چلا گیا۔۔۔

نین نے ٹاول لے کر بالوں کو خشک کرنا شروع ہی کیا تھا کے بیڈ پر پڑا موبائل بج اٹھا۔۔۔ نین نے گھڑی پر نظر ڈالی اور موبائل اٹھا کر سکرین پر جگمگاتے انجو کے نام کو ناگواری سے دیکھا۔۔۔

اللہ میرے۔۔۔ یہ لڑکی رات کے ایک بجے میرے گھر والے کو فون کر رہی ہے۔۔۔ اس کی تو۔۔۔

انجو کی اتنی رات گئے کال دیکھ اُس کے بدن میں آگ لگ گئی

تو وہ زور سے بڑبڑائی

ساحل نے رنگ کی آواز کو اگنور کر دیا تھا لیکن جب نین کی بڑبڑاہٹ سنی اور سمجھ آیا کے فون انجو کا ہے تو اُس کے بیلٹ کھولتے ہاتھ تھمے۔۔۔ نین کوئی بیو قوفی کر کے گڑبڑ کھڑی نا کر دے اس لیے وہ ہڑ بڑاہٹ میں شرٹ پہنے بنا ہی باہر نکلا

ارادے اچھے تو بلکل نہیں ہو سکتے اس کے۔۔۔۔اورا گریہ میرے ماما کے بیٹے کے ساتھ رومانٹک باتیں کرنے کا سوچ کر کال کر رہی ہے تو آج اس کے ہوش میں ٹھکانے لگا ہی دیتی

ہوں۔۔۔۔۔آج اسے بتا ہی دیتی ہوں کے مشرقی بیوی کتنی خطرناک ہو سکتی ہے

انجو کے مسلسل کال کرنے پر اُس کے ارادوں کا اندازہ لگا کر اُس نے کچھ سخت سنانے کی ارادے سے فون او کے کر کے کان کے قریب کیا۔۔

کچھ بولنے ہی والی تھی کے پیچھے سے ساحل نے لپک کر فون چھینا۔۔۔

نین ایک سیکنڈ کو چونکی اور حیرت سے پلٹ کر اُسے دیکھا۔۔۔

ہائے بے بی۔۔۔۔۔۔

وہ نظروں سے نین کو گھورتا۔۔ میٹھے لہجے میں بولا تو نین کے کانوں میں زہر گھل گیا۔۔۔

کیا ہوا دکش آپ فون کیوں نہیں اُٹھا رہے ہیں۔۔۔۔
انجو نے اُس کے فون اٹھاتے ہی فکر مندی سے پوچھا کیوں کے کچھ دیر پہلے تک وہ ایک ساتھ تھے اور اُسے پتہ تھا دکش ابھی جاگ رہا ہو گا۔۔

تیری بے بی کی۔۔۔
وہ انجو کی بات کا جواب دینے کو تھا لیکن نین کو غصے سے بڑ بڑا کر بھڑک کر دانت پیس کر منہ کھولتے دیکھ تیزی سے اُس کے منہ پر ہاتھ رکھ کر اُس کی آواز بند کی۔۔۔

سخت ہتھیلی کے نیچے اُس کی آواز دب گئی۔۔۔۔۔آنکھیں پھٹ گئی۔۔۔۔۔دھڑکنیں رک گئی۔۔۔۔

سوری دکش آپکو اتنی رات کو کال کیا۔۔۔۔وہ مجھے نیند نہیں آرہی تھی تو۔۔۔۔

اُس کے جواب نہ دینے سے انجو اتنی رات کو تنگ کرنے پر شرمندہ ہوئی۔۔۔وہ اپنی ذہنی کیفیت سے کسی طرح نکلنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔جب کے وہ نین کی طرف متوجہ تھا جو اپنے شاک سے نکل کر دونوں ہاتھوں سے اُس کا ہاتھ ہٹانے کی کوشش میں پھڑ پھڑا رہی تھی۔۔۔۔لیکن وہ اُس کی کوشش ناکام کیے اُس کا منہ بند کیے کھڑا تھا

یا۔۔اٹس اوکے۔۔۔۔

اُس نے انجو کو بے توجہی سے جواب دیا

نین نے اُس کی ڈھٹائی پر اُسے گھور کر ہاتھ ہٹانے کی کوشش

چھوڑے اُس کا منہ نوچنے کی کوشش کی۔۔۔۔

اپنے دونوں ہاتھ اُس کے منہ کی طرف بڑھائے تو اُس نے سر

پیچھے کر کے خود کو اُس کے وار سے بچایا جس سے بال بکھر کے

پیشانی کو ڈھک گئے۔۔۔۔

ساحل نے اُس کے منہ پر رکھے ہاتھ کے ذریعے ہی اُسے

پیچھے دھکیلتے ہوئے بیڈ پر گرا کر خود بھی اُس کے اوپر

جھکا۔۔۔۔۔

ہاتھ جوں کا توں سختی سے اُس کے لبوں پر رکھے۔۔۔ایک ہاتھ سے فون کان کو لگائے۔۔۔۔ گھٹنا بیڈ پر ٹکائے وہ بنا شرٹ کے اُس کے اوپر جھکا۔۔۔غصے سے وارن کرنے والے انداز سے اُس کی آنکھوں میں دیکھتا۔۔۔اپنے جارحانہ انداز سے پل بھر کو اُسے سانسیں روکنے پر مجبور کر گیا۔۔۔

کیا ہوا۔۔۔ کیا آپ سو رہے تھے۔۔۔میں نے نیند خراب کر دی آپکی۔۔۔
انجو اُس کی غائب دماغی اور خاموشی پر نا سمجھی سے پوچھنے لگی۔۔۔

نہیں سو نہیں رہا تھا۔۔۔ تمہارے بارے میں ہی سوچ رہا تھا

۔۔۔

وہ نین کی ساکت بڑی بڑی حیران آنکھوں میں دیکھتا ہوا بولا تو

اُس کی آخری بات سے نین کا دماغ گھوما۔۔۔اُس نے سر پٹخ

کر دونوں ہاتھ اُس کے شولڈرز پر رکھے اُسے پیچھے دھکیلنے کی

کوشش کی لیکن وہ رتی برابر نہیں ہلا۔ بلکہ ہاتھ کی گرفت منہ

پر اور سخت ہو گئی۔۔۔

اُس نے جھنجھلا کر پیر کا استعمال کرتے ہوئے پوری طاقت

سے اُس کے گھٹنے پر لات ماری تو جو درمیان میں فاصلہ تھا وہ

بھی ختم ہو گیا۔۔۔۔۔ نازک وجود پر بوجھ بڑھ گیا تو دل

سمٹ گیا اور سانسیں تنگ پڑ گئی۔۔۔۔۔وہ اُس کے اتنے قریب آنے سے گھبرا گئی۔

ساحل کی دھڑکنیں بھی اُس کے نرم وجود کی تپش سے کچھ مدھم ہو گئی۔۔۔ذہن اُس کی گھنی پلکوں کی لرزش میں اُلجھنے لگا اور احساس اُس کے بدن کا لمس محسوس کر کے بھڑکنے لگے۔۔۔

لبوں پر ہاتھ کی گرفت بھی مدھم ہونے لگی تھی کہ۔۔۔۔

میں آپکو بہت مس کر رہی ہوں۔۔۔اسلیے نیند بھی نہیں آ رہی

فون سے آتی انجو کی آواز پر وہ سنبھلا۔۔۔۔ نظریں نین کے چہرے سے ہٹائیں۔۔۔اپنے آپ سے سرزنش کی کے اُسے کمزور نہیں پڑنا ہے۔۔خود کو سنبھالنا ہے۔ نین نے بخوبی اُس کے ہر تاثر کو محسوس کیا

آئے مس یو ٹو۔۔۔۔

غائب دماغی سے انجو کی بات کا جواب دیا اور پیچھے ہو کر تھوڑا دور ہوا۔۔۔ نین کی آنکھوں میں سنجیدگی سے دیکھتے ہوئے جو اُس کی پناہ میں اُس کی خاموش آنکھوں کو پڑھنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔۔۔

آج کا دن بہت ونڈر فل تھا۔۔۔۔میں بہت خوش ہوں دکش۔۔۔۔صرف آپکی وجہ سے۔۔۔

انجو نے خوشگوار انداز میں کہا۔۔وہ سن تو اُسے رہا تھا لیکن اُس کا وجود نین کی آنکھوں کی قید میں گُم ہوتا جا رہا تھا۔۔۔جو اُس کی ان کہی باتیں اُس کے جھوٹ اُس کے فریب سب آنکھوں سے جان لینے کی کوشش میں تھی۔۔۔

میری خوشی۔۔۔میرے سکون کو تو بس تمہارا خیال ہی کافی ہے۔۔۔

اُس کی آواز بے حد دھیمی تھی۔۔۔جذبات سے بھاری تھی۔۔۔لفظ ضرور لبوں سے نکلے تھے لیکن نین کو آنکھیں بولتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔

کیا بات ہے آج تو آپکا انداز کافی بدلا ہوا الگ رہا ہے۔۔۔۔

انجو کو بھی اُس کے حد درجہ گھرے لہجے پر حیرانی ہوئی۔۔

سب تمہاری آنکھوں کی غلطی ہے۔۔۔۔ پتہ نہیں کیا چاہتی ہے مجھ سے۔۔۔۔ کیوں مجھے بہکا کر میرے حواسوں سے بھٹکا دیتی ہے۔۔۔۔

وہ اُس کی گھنی خوبصورت پلکوں کو دیکھتا پر سوز سرگوشی میں بولا۔۔۔۔

ہاتھ کی گرفت کب نرم پڑ کر بے اثر ہو گئی نا اُسے معلوم ہوا نا نین کو۔۔۔۔۔۔۔۔ اُس کے لفظوں اور اُس کے لہجے کی سنگینی

سے نین کی دھڑکنیں تیز ہونے لگی اُس کی نگاہوں کی آنچ
سے اپنا آپ پگھلتا محسوس ہوا تو وہ پلکیں جھکا کر نظروں کے
تسلسل کو توڑ گئی

ایسا کیا کر دیا میری آنکھوں نے آپ کے ساتھ۔۔۔۔
انجو اُس کے انوکھے تعریفی انداز پر مسکرا کر پوچھنے
لگی۔۔۔۔۔

Zubi Novels Zone

یہ آنکھیں۔۔۔۔۔یہ آنکھیں ستاروں کو جلا سکتی ہے
۔۔۔۔کسی زندہ دل کو راکھ بنا سکتی ہے۔۔۔
وہ چند سیکنڈ رک کر اُس کی جھکی نظروں کو دیکھتا ہوا دھیرے
سے بولا تو دائیں گال میں ہلکی سی گہرائی پڑی۔۔انجو کی

مسکراہٹ گہری ہوئی اور نین کے لیے اُس کی نظروں کی تپش سے نظریں اٹھانا محال ہوا۔۔۔

وہ اُس کے حرکت کرتے گہرے سرخ لبوں کو دیکھتی رہی۔۔۔

ایک جھپک سے کسی کو دیوانہ بنا سکتی ہے۔۔۔۔

یہ آنکھیں کسی بیچارے کو کائنات بھلا سکتی ہے۔۔۔

ڈمپل کچھ اور گہرا ہوا۔۔۔آواز کچھ اور دھیمی ہوئی۔۔۔لہجہ کچھ اور پر سوز ہوا۔۔۔لفظ کچھ اور بھاری ہوئے

نین نے آہستہ سے لب کھول کر سانس لی اور بھاری ہوتی پلکوں پر زور دے کے نظریں لبوں سے ہٹا کر پہلے ماتھے پر بکھرے براؤن سلکی بالوں اور پھر اُس کی آنکھوں میں دیکھا۔۔

یہ آنکھیں اتنی شدت سے خود میں جکڑ سکتی ہے کہ بندہ واپس نہ لوٹ پائے انہیں میں بس جائے۔۔۔۔یہیں رہ جائے۔۔۔۔۔

وہ اُس کی آنکھوں میں دیکھ کے بھاری پگھلتے لہجے میں کہتا ہر لفظ کے ساتھ اُس کے مزید نزدیک جھکتا گیا تو آخری الفاظ کے ساتھ اُس کی سانسوں نے نین کے سرد چہرے کو چھو کر اُسے سمٹنے پر مجبور کیا۔۔۔۔۔

وہ اُس کے شانے پر رکھے ہاتھ کو سخت کر گئی۔۔۔ سانسیں سینے میں اُلجھنے لگی۔۔۔۔

میں تو سمجھ ہی نہیں پا رہی ہوں کے آخر یہ ہو کیا رہا ہے۔۔۔۔ یہ آپ ہی ہے نادکش۔۔۔

انجو اُلجھی بھی اور کچھ خوش بھی ہوئی۔۔۔ تعجب سے پوچھنے لگی۔۔۔

میں تمہیں سمجھا بھی نہیں سکتا۔۔۔ تمہیں۔۔۔ نا اوروں کو۔۔۔ خود کو بھی نہیں۔۔۔ بیان نہیں کر سکتا کے میرے اندر کیا چل رہا ہے اس وقت۔۔۔۔۔

اُس کی جذبات سے لبریز مدھم سلگتی آواز اور لہجے کی حرارت نے جہاں نین کی سانسیں خشک کیں وہیں ایک خوشنما احساس بھی دل کو پرسکون کرنے لگا۔۔۔اُس کی آنکھوں میں جلتی چاہت اور جذبات کی روشنی میں اُسے اب تک کی تمام سیاہی مٹتی ہوئی محسوس ہوئی۔۔۔۔۔۔سب الجھنیں سلجھتی محسوس ہوئی

سنجیدہ نظریں اُس کے کھلتے بند ہوتے گلابی لبوں پر آئیں تو اُس نے خشک گلے کو تر کیا۔۔۔

دلکش مجھے لگتا ہے آپ نیند میں ہے۔۔۔سو جائیے آرام سے ہم صبح بات کریں گے۔۔۔۔گڈ نائٹ۔۔۔۔

انجو کو اُس کے بدلے انداز سے عجیب سی بے چینی محسوس ہوئی تو اُس نے جلدی سے بات بنا کر فون بند کر دیا۔۔۔

لیکن وہ تب بھی فون کان سے لگائے بے سود سا اپنے بے قابو ہوتے دل کی حسرتوں کو سننے میں مگن تھا۔۔۔اُس کے نازک لبوں میں گم تھا۔۔۔

اور نین کا دل شدت سے چاہتا تھا کے وہ اُس تھوڑے سے فاصلے کو بھی ختم کر دے۔۔۔اُسے چھو کر بنا کہے اُس کے سوالوں کے جواب دے دے۔۔۔درمیان کی وہ دیوار ہٹا دے

۔اُس کی نظریں اُس کے لب منتظر تھے کے اُس کی یہ چاہ مکمل ہو۔۔۔لیکن وہ پریشان تھا مجبور تھا بے بس تھا کے اگر کمزور

پڑ گیا تو کام بگڑنے کے ساتھ نین کی زندگی بھی خطرے میں آجائے گی۔۔۔۔

۔وہ اُس کے مزاج سا باخبر تھا کے وہ کبھی کبھی کتنی بیوقوف ہو جاتی ہے۔۔کچھ بھی سوچے بنا بول دیتی ہے۔۔۔۔۔کچھ بھی کر دیتی ہے۔۔۔۔اور اگر وہ اُسے سچ بتا کر یہ رسک لے بھی لیتا تو اُس کی کسی نہ کسی حرکت کی وجہ سے وہ نظر میں آجاتی۔۔۔کیوں کے سنگھ کا سیکریٹری پہلے ہی موقعے کی تلاش میں تھا اُسے ٹٹول کر اُس کی غلطیاں ڈھونڈھ رہا تھا تاکہ اپنا راستہ صاف کر سکے

پھر اُسے نین کو بچانے کو سامنے آنا پڑتا اور مہینوں کی محنت جو اپنے اختتام پر تھی خاک ہو جاتی۔۔۔

وہ منزل کے اتنے نزدیک پہنچ کر غلطی نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔

اُسے بس انجو سے شادی کر کے اُس مقام تک پہنچنا تھا جو ملک میں جرم کی شاخائیں پھیلانے والی مخصوص جڑ تھی۔۔۔۔

جہاں سفید پوشوں کی اصل حقیقت چھپی تھی۔۔۔

ویرانش کی کرسی جہاں سے وہ نا صرف ایک ایک سیاہ دھبے کو دیکھ سکتا تھا بلکہ اُنہیں مٹا بھی سکتا تھا۔۔۔

ذہن میں چلتی سوچوں اور دل میں اُمڈتے جذبات کی اُلجھن سے پریشان ہو کر وہ ضبط سے جلتی نظروں کو بند کیے پیچھے ہو کر اُس سے دور ہوا۔۔۔

اور اُسے دور ہوتے دیکھ نین کا دل اتنی ہی شدت سے تڑپا جتنا اُس کے لمس کی چاہ میں۔ تھا۔۔۔
اُس نے کوشش کی کے اُسے دور ہونے سے روک لے لیکن اتنی ذلت بھی منظور نہیں تھی کے عزت نفس ہی راکھ ہو جائے۔۔۔ اسلئے مُٹھی بند کر کے ہاتھ کو روک دیا

وہ بنا اُس کی طرف دیکھے چینجینگ روم میں چلا گیا

نین اُسے دیکھتی اپنی جگہ سے اٹھ بیٹھی۔۔۔۔ تیز تیز سانسیں لے کر آنکھوں تک آنے کی کوشش میں مچلتے آنسوؤں کو روکنے کی سعی کی۔۔۔اُس جانلیوا احساس سے نکلنے کی سعی کی۔۔۔

کچھ دیر بعد وہ شرٹ پہن کر بٹن بند کرتے ہوئے باہر آیا اور کچھ رک کر اُس کی جانب دیکھا۔۔۔۔

تم گئی نہیں اب تک۔۔۔۔۔

اجنبی لہجے میں بھی کچھ احساسوں کی تپش تھی لیکن اُس کی بیگانگی نے نین کو بری طرح ہرٹ کیا۔۔۔۔

نہیں۔۔۔۔۔اور جاؤں گی بھی نہیں۔۔۔۔

وہ درد اُداسی کو پرے کیئے

۔۔اپنے لہجے پر آ کر غصے سے بولی۔۔

مجھے بھی تو دیکھنا ہے کے کتنی بے غیر تیاں کر سکتے ہو

تُم۔۔۔۔ بڑی تعریفیں کر رہے ہو اُس کی۔۔۔وہ بھی میرے

سامنے۔۔۔۔ایک ایک لفظ کا بدلہ نہیں لیا نا تو نام بدل دینا

میرا۔۔۔۔

وہ اپنے فوم میں آ کر اُسے دھمکاتے ہوئے بولی تو اُسے نارمل

دیکھ ساحل کو کچھ سکون سا محسوس ہوا کہ کم سے کم کو اُس کی

آنکھوں میں اُداسی کچھ دیر تو کم ہو۔۔۔۔

بہت رومینس کے لڈو پھوٹ رہے ناتمہارے

اندر۔۔۔۔ایک بار میرے ہاتھ آجاؤ۔۔۔۔پھر میں تمہیں

اتنا پھوڑوں گی کہ تم اُنھیں لڈووں میں زہر ملا کر کھانے پر

مجبور ہو جاؤ گے۔۔۔۔

وہ دانت پیس کر آنکھیں چھوٹی کر کے اُسے گھورتے ہوئے

بولی تو اُس نے لبوں پر آتی مسکراہٹ چھپانے کی کوشش میں

ہاتھ اٹھا کر بالوں میں پھیرا۔۔۔

اپنے ڈولے مت دکھاؤ مجھے۔۔میں نہیں ڈرتی ورتی

۔۔۔۔۔یہ سب تو بس میری ایک کک کے آگے فیل

ہے۔۔۔۔

وہ اُس کے ہاتھ اٹھانے کو اُس کا دھمکی بھرا اشارہ سمجھ کر۔۔۔

اسکائی بلیو شرٹ کی آستین کو تنگ کر کے واضح نظر آتے

بھاری بازو کو دیکھ ناک چڑھاتے ہوئے بولی۔۔۔

اُس نے ابرو اٹھا کر سنجیدگی سے اُسے دیکھا۔۔۔

اسی لیے ایسی باڈی بنائی ہے نہ تم نے تا کے اپنے یہ ایٹ پیگز

دکھا کر لڑکیوں کو ایمپریس کر سکو۔۔۔

اُس کی ٹرین نہیں رکنی تھی نہیں رکی۔۔۔اُس نے سر ہلا کر

بھنویں سکیڑ کر ساحل کو دیکھا۔۔۔وہ سنجیدگی سے اُس کے

ایکسپریشن دیکھ رہا تھا سمجھنے کے کوشش کر رہا تھا کیسے ہر روپ

اُسے اور خوبصورت بنا دیتا تھا۔۔۔

ایک بار مجھے موقع ملنے دو۔۔۔تب تک فاقے کرواؤں گی جب تک تمہاری یہ ساری باڈی بلڈنگ کا دی اینڈ نہیں ہو جاتا۔۔۔کیوں کے میں تمہاری لوز باڈی دیکھ سکتی ہوں لیکن لوز کیریکٹر برداشت نہیں کر سکتی۔۔۔۔۔

وہ اُسے دھمکا کر اپنے خطرناک ارادوں سے باور کرواتے ہوئے بولی وہ تب بھی خاموش رہا اُسے دیکھتا رہا۔۔۔کچھ تھا جو اُسے بری طرح اپنی طرف کھینچ رہا تھا کے اُس کی ہر کوشش ناکام ہو رہی تھی۔۔۔

اب میرا منہ ہی دیکھتے رہو گے یا کچھ بولو گے۔۔۔

اُس کے خاموش دیکھنے سے نین کا دل مچلا تو وہ جھنجھلا کر بولی

میں یہ سوچ رہا تھا کہ ایک ساتھ اتنی بکواس کرنے کے لیے
کونسا خاص اینرجی ڈرنک لیتی ہو تم۔۔۔

اُس نے سنجیدگی کو قائم رکھے بیزار سا سوال
کیا۔۔۔۔ہاتھوں کو جینس کی پاکٹس میں ڈالتے ہوئے

میری بورن پاور ہے یہ۔۔۔۔میں کسی ڈرنک کی محتاج نہیں
ہُوں۔۔۔۔۔۔

نین نے آنکھیں گھما کر شان سے بال جھٹکتے ہوئے کہا۔۔۔

ٹھیک ہے لیکن اتنی بکواس برداشت کرنے کی بورن پاور میرے پاس نہیں ہے سویٹ ہارٹ۔۔۔اسلئے تم یہاں سے جاسکتی ہو اب۔۔۔۔پلیز

وہ نہایت مودبانہ لہجے میں سادگی سے بولا۔۔۔

میں یہاں سے تب تک نہیں جاؤں گی جب تک تم مجھے بتا نہیں دیتے کے یہ سب کیا ہو رہا ہے۔۔۔۔
یہ دکش لا نتی کون ہے۔۔ تم اُس کی جگہ کیوں ہو۔۔۔اور انجو کو لے کر یہ سب کیا سوانگ چل رہا ہے تمہارا۔۔۔۔

نین نے سر نفی میں ہلا کر جتاتے ہوئے کہا۔۔۔اپنے ایک ایک جملے پر زور دے کر پوچھا۔۔۔

پہلے تم مجھے ایک بات بتاؤ کے تم خود یہاں سے جاؤ گی یا میرے گارڈز کو ہیلپ کرنی ہو گی۔۔۔

اُس نے اُسی ٹھہرے انداز میں سنجیدگی سے پوچھا۔۔۔بس لہجہ تھوڑا سخت ہوا تھا

دھمکی دے رہے ہو مجھے۔۔۔۔

نین نے ہاتھ باندھ کر اُسے گھورتے ہوئے پوچھا تو اُس نے بیزاری سے سانس خارج کر کے فون نکالا مانو اُسے اشارہ دیا کے اب دھمکی پر عمل کرنے والا ہے۔۔۔

نین نے ہڑ بڑا کر اُس سے فون چھینا تو وہ اُسے گھور کے رہ گیا۔۔۔۔

اچھا چلی جاؤں گی لیکن ایسے سوکھے منہ بھیج دو گے مجھے۔۔۔ مسٹر ڈی ایس کے گھر میں مہمانوں کو کچھ کھلانے پلانے کا رواج نہیں ہے۔۔۔۔

وہ فون پیچھے کر کے معصوم شکل بنا کے پوچھنے لگی۔۔ وہ دانت بھینچے اُسے دیکھتا رہا۔۔۔۔

دیکھو نا کتنی کمزور ہو گئی ہوں۔۔۔۔ بات کرتے ہوئے لفظ بھی لڑکھڑا کے گر پڑتے ہیں۔۔۔۔ کتنے دن سے ڈھنگ سے

کچھ کھایا بھی نہیں۔۔۔۔کیسے چل کر جاؤں گی ان بے جان پیروں سے۔۔۔

وہ کمزور لہجے میں تھکے تھکے انداز میں نہایت دکھ اور معصومیت سے بولی تو ساحل نے یوں دیکھا جیسے ابھی گارڈز کو بھگا کر اندر گھستے وقت یہ کمزوری کہاں تھی۔۔۔۔تب پیروں میں اتنی جان کہاں سے آگئی تھی۔۔۔

اپنے ہاتھوں سے ایک اپنا وہ اسپیشل انیین آملیٹ بنا کر کھلا دو مجھے۔۔۔تا کے میرے پیروں کو تھوڑی طاقت مل جائے۔۔۔۔پھر میں اُڑ کر چلی جاؤں گی یہاں سے۔۔۔پکا۔۔۔

اُس نے اُسی انداز میں کہہ کر سر سائیڈ میں جھکا کر پلکیں جھپکیں تو ساحل کی ہارٹ بیٹ مس ہوئی۔۔۔

اُس نے تاسف سے اُسے دیکھا کے کس قدر خرافاتی دِماغ ہے جو اُسے پل میں کچھ نہ کچھ سوجھ جاتا ہے۔۔۔

You are so irritating۔۔۔۔۔

وہ بھٹکنے سے پہلے اُس کے چہرے سے نظریں ہٹا کر نہایت ضبط اور غصے سے جھنجھلا کر بولا تو۔۔۔

وہ تو میں ہوں۔۔۔

نین نے اُس کی جھنجھلاہٹ کو۔انجوئے کیا۔۔

۔۔۔ساحل اُس کے خوش ہونے پر اُسے خطرناک تیوروں سے گھورنے لگا

کچن کدھر ہے۔۔۔۔۔۔

نین نے اُس کے گھورتے ہی پھر چہرے پر معصومیت طاری کر کے پوچھا اور اُس کے جواب نہ دینے پر اُس کے غصے سے بچنے کے لیے جلدی سے باہر نکل گئی۔۔۔۔کیوں کے ابھی وہاں سے دھکے کھا کر نکلنا نہیں تھا۔۔۔

وہ اپنی بے بسی پر سر تھام کر رہ گیا۔۔۔۔

ماما کے بیٹے۔۔۔۔۔۔۔کتنے ٹائم سے تمہارا گانا نہیں سنا۔۔۔۔سناؤ نا بہت دل کر رہا ہے۔۔۔۔۔۔

وہ کچن سلیب پر بیٹھ کر مزے سے پیر جھلاتی آملیٹ کی بائٹ لینے کے ساتھ اُسے دیکھتے ہوئے بولی جو بیزار سے تاثرات

لیے اُس کے نزدیک کھڑا آسمانی شرٹ کی آستین اوپر فولڈ کیے پیاز کاٹ رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔

نین کی نئی ڈیمانڈ پر بنا ہاتھ روکے صرف نظریں اٹھا کے اُسے گھورا۔۔۔۔

ہاں میری بات تم کیوں مانو گے تمہاری سگی تو وہ انجو بے بی ہے نا۔۔۔ تم تو اسی کی ڈیمانڈ پوری کرو گے۔۔۔ چڑیل کہیں کی۔۔اتنی رات کو فون پر کیا باتیں کرتی ہے وہ تم سے۔۔۔۔

اُس کے گھورنے پر وہ منہ بنا کر کہتے کہتے فون کا یاد کر کے غصے پر آئی ساحل نے محض آنکھیں گھمائیں جواب دینا ضروری نہیں سمجھا۔۔

دیکھو وائلڈ مین اگر میں یہ سب برداشت کر رہی ہوں نہ تو صرف اپنے دل کی مان کر۔۔۔۔کیوں کے مجھے یقین ہے تم کچھ غلط نہیں کر سکتے ضرور تمہارے اس جھوٹ کے پیچھے کوئی بڑی وجہ ہے۔۔۔۔اور میں اس یقین کو قائم رکھنا چاہتی ہوں تاکہ مجھے گلٹی نا ہونا پڑے۔۔۔اسے لیے تمہیں موقع دے رہی ہوں۔۔۔

اس کا مطلب یہ نہیں کے تم کچھ بھی کر لو۔۔۔۔

فلرٹ اور تعریفوں تک ٹھیک ہے لیکن کوئی پلس مائنس والی بے غیرتی کی نا تو قسم سے تمہیں بیچ چوراہے پر قتل کر کے خود پھانسی چڑھ جاؤں گی میں۔۔۔۔۔

وہ اُس کی بے نیازی پر سیریس انداز میں جتاتے ہوئے

بولی۔۔۔ساحل نے مانو سنا ہی نہ ہو۔۔۔۔۔

لیکن اُس کے تاثرات میں ہلکا سا فرق ضرور

پڑا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ لاتعلق سا انڈے پھینٹے میں مگن تھا۔۔۔نین نے آملیٹ

ملنے کے بعد ایک اور کی ڈیمانڈ جو کی تھی۔۔۔۔۔تاکے اُسے

اپنے ساتھ الجھائے رکھے۔۔۔

کہیں اُس انجو کمینی نے کوئی جادو ٹونا تو نہیں کیا نا تم پر۔۔۔جو

اُس کی خوبصورتی کی جکڑ میں آ گئے تم۔۔۔۔۔۔

وہ فولک میں آملیٹ لیے اُسے تفتیشی نظروں سے گھورتی ہوئی پوچھنے لگی تو ساحل کی آنکھیں مسکرائی کے یہ سوال کرنے والی خود اُسے اپنے آپ میں ایسے جکڑے ہوئے تھی کے وہ کسی کی خوبصورتی دیکھنے میں انٹریسٹ ہی نہیں رکھتا تھا۔۔۔

یا پھر اپنے ڈیڈی کے پیسوں کا لالچ دے رہی ہے وہ تمہیں۔۔۔۔

نین کے تکے جاری تھے۔۔۔وہ کھا کم رہی تھی باتیں زیادہ کر رہی تھی۔۔۔اور وہ جیسے طے کیے ہوئے تھا کے اُس کی کسی بات کا جواب نہیں دینا ہے۔۔۔

اگرایسا ہے ناتوسن لو۔۔۔میرے پاپاکے پاس بھی پیسوں کی کوئی کمی نہیں ہے جتنا مانگوگے دلوادوں گی اُن سے۔۔۔۔۔اور جب میں ڈاکٹر بن جاؤں گی ناتب سارے پیسے کما کر تمہیں ہی دیا کروں گی زندگی بھر۔۔۔۔

وہ اُس کی طرف دیکھ کر اُسے لالچ دیتے ہوئے بولی اور وہ تاسف سے سانس خارج کرتا آملیٹ بنانے میں بزی تھا۔۔۔

۔۔۔کہیں وہ تمہاری طرح اچھی سنگر تو نہیں۔۔۔۔اسی لیے تم اُس پر لٹو ہو گئے۔۔۔۔۔

نین کو ایک اور خیال آیا تو آنکھیں چھوٹی کر کے اُسے دیکھتی ہوئی پوچھنے لگی

یہ تو نہیں سوچ رہے کے اُس کے ساتھ اپنی کمپنی بنا کر اچھے اچھے گانے گا کر فیمس ہو جاؤ گے۔۔۔

نین کے بے تکے تکوں پر اُس کے لب مسکرانے کو بے چین تھے لیکن وہ اُنہیں سختی سے بھینچے کھڑا تھا۔۔۔

دیکھو ماما کے بیٹے اپنے بارے میں سوچنا چاہیے لیکن فیمس ہونے کے لیے بے غیرت نہیں بن جانا چاہیئے انسان کو۔۔۔۔۔۔ باقی سب چیزیں تو آتی جاتی رہتی ہے لیکن پیار بار بار نہیں ملتا۔۔۔

فیمس ہو کر تمہیں کیا ملے گا دِن کے بارہ گھنٹے لوگوں کی اٹینشن۔۔۔۔اُن کی تعریفیں۔۔۔۔کچھ پیسے اور میگزین کا کور پیج۔۔۔

لیکن اگر پیار کو چنو گے نا تو چوبیس گھنٹے محبت ملے گی۔۔۔ فکر کرنے والی بیوی ساتھ ہو گی۔۔۔پر سکون زندگی ملے گی۔۔اور پیارے پیارے بچے جو تمہاری اصل دولت ہوں گے۔۔۔ بڑھاپے میں سہارا بنے گے

وہ کھانا بھول کر سیانی بنی نہایت ادب اور سنجیدگی سے اُسے زندگی کی حقیقت سمجھا رہی تھی۔۔۔غلط صحیح سکھا رہی تھی

ایڑی۔۔۔۔

وہ اُس کی آخری بات پر ہلکا سا مسکرا کر منہ ہی منہ میں بڑبڑایا تو نین کے کان کھڑے ہو گئے۔۔۔

کیا کہا تم نے۔۔۔۔۔

وہ چونک کر سیدھی ہوتی سلیب سے کود کر نیچے اتری اور حیرت اور خوشی سے پوچھنے لگی تو ساحل نے انجان بن کر اُسے دیکھا

I say---are you mad---

اس نے بات بدل کر بیزاری جتاتے لہجے میں کہا

نہیں میڈ نہیں تم نے ایڈی کہا۔۔۔جیسے ہمیشہ کہتے

ہو۔۔۔ایک بار پھر بولو۔۔۔

وہ اُسے گھور کر پر جوش سے بولی تو بدلے میں اُس نے بھی

گھورا۔۔۔

خاطر تم کروا چکی ہو۔۔۔اب گھر جاؤ۔۔۔۔

وہ سلیب پر پڑی پلیٹ پر نظر ڈالتے ہوئے بولا جس میں

آدھے سے بھی زیادہ آملیٹ باقی تھا۔۔۔جب کے وہ ضد

کر کے اور بھی بنوا چکی تھی

میں کیا سوچ رہی تھی کے اگر میں ابھی چلی گئی تو فجر کی نماز کا

ٹائم راستے میں ہی ہو جائے گا تو ایسا کرتی ہوں یہیں نماز پڑھ

کے تھوڑی دیر آرام کر کے پھر صبح ناشتہ کر کے نکل جاؤں گی

یہاں سے ۔۔۔۔۔۔ہے نہ۔۔۔۔۔

وہ جانے کا سنتے ہی اپنا ٹاپک بھول کر جلدی سے بہانا سجھا کر

معصومیت سے بولی۔۔۔۔

فجر کی اذان میں ابھی ایک گھنٹہ اڑ تیس منٹ باقی ہی جتنی دیر

میں تم چالیس کے سپیڈ سے گھر جا کر تھوڑی دیر آرام کر کے

نہا کے وضو کر کے سکون سے نماز پڑھ سکتی ہو بنا لیٹ

ہوئے۔۔۔

ساحل نے اُس کی معصومیت پر دانت پیس کر غصے سے جتا یا تو

جواب میں وہ آنکھیں بڑی کر کے مسکرائی

اومائے گاڈ۔۔۔دکش سنگھانیہ کے گرنتھوں میں تو نماز ٹائمنگ کی کافی معلومات بھری ہوئی ہے۔۔۔سندھی قوم کو بھی دینیات پڑھایا جارہا ہے آجکل۔۔۔۔

نین نے اُس کی غلطی پر گہرا طنز کیا تو وہ ایک لمحے کو گڑبڑا گیا

This is the general knowledge۔۔۔

اُس نے آنکھیں دکھا کر وجہ بتائی تو نین نے غور سے اُس کے خوبرو چہرے کو دیکھا اور اُسے کان قریب لانے کا اشارہ کیا ۔۔لیکن وہ بجائے عمل کرنے کے آنکھیں گھما گیا۔۔

جھوٹ بولتے ہوئے تم اور زیادہ ہینڈسم لگتے ہو۔۔۔۔۔

اُس کے نظریں پھیرنے پر وہ خود ہی تھوڑی اُس کے جانب جھک کر رازدارانہ انداز میں بولی۔ساحل نے سنجیدگی سے اُسے دیکھا اور سنجیدگی سرد مہری میں بدلی۔۔۔

اُس کا بازو پکڑ کر اُسے باہر لیجانے لگا

کیا کر رہے ہو۔۔۔۔میں نہیں جاسکتی۔۔۔پیٹ نہیں بھرا میرا ابھی۔۔۔۔ایک اور آملیٹ چاہیے مجھے۔۔۔۔

وہ ایک قدم آگے بڑھتے ہی بازو چھڑا کر دوبارہ پیچھے ہو گئی۔۔۔۔وہ محض دیکھ کر رہ گیا۔۔۔

پلیز۔۔۔۔بس ایک بنادو

وہ اُس کے غصے سے دیکھنے پر معصوم شکل بنا کر بولی۔۔

پہلے وہ کھاؤ۔۔۔۔۔۔

اُس نے سر سے سلیب پر پڑی پلیٹ کی طرف اشارہ کر کے سخت لہجے میں کہا جس میں اُس کا بنایا دوسرا آملیٹ تھا

نہیں اس میں بہت مرچی ہے۔۔۔ نیا بنا کر دو مجھے۔۔۔۔

نین نے جلدی سے بہانا سجھا کر کسی ضدی بچے کی طرح کہا تو وہ ضبط سے مٹھیاں بھینچ کر رہ گیا۔۔ کیوں کے بنا ٹیسٹ کیے ہی وہ اُسے تیکھا بتا رہی تھی۔۔۔۔

مجبوراً آگے بڑھا اور تیز تیز ہاتھ چلا کر نیا آملیٹ بنانے کی تیاری کرنے لگا۔۔۔

کیوں کے اس وقت تو مجبوری تھی جو وہ پہلے کی طرح اُسے کہہ بھی نہیں سکتا تھا کے تیرے باپ کا نوکر نہیں ہوں جو آدھی رات کو مجھے باورچی بنا رہی ہے۔۔۔

پیاز چوب کر دوں میں۔۔۔۔
وہ آکر اس کے ساتھ کھڑی اُس کی مدد کی آفر کرنے کے ساتھ ہی پیاز اور چاقو اٹھا گئی۔۔۔اُس نے کوئی جواب نہیں دیا۔۔۔ تیزی سے ہاتھ چلانے لگا۔۔۔

اچھا تب تک اچھی سے چائے بنا دوں۔۔۔۔۔ہم دونوں کے لیے۔۔۔

نین کو چائے کا برتن نظر آیا تو اُسے ہتھیار کی طرح اٹھا کر بولی جب کے چائے وہ بھی نین تارا کے ہاتھ کی یہ سوچتے ہی اُس نے سیدھا ہو کے صدمے سے اُسے دیکھا۔۔۔

بناؤں۔۔۔۔۔۔

نین نے اُس کے دیکھنے پر خوش ہو کر پوچھا۔۔۔

۔۔۔وہاں جا کر بیٹھو۔۔۔۔۔منہ بند کر کے۔۔

اُس نے دانت بھینچ کر سختی سے وارن کیا تو وہ جھٹ سے برتن واپس رکھ کے سیدھی ہو گئی۔۔۔

کتنے دِن بعد تمہارے ہاتھوں بنا کھانا نصیب ہوا۔۔۔اللہ کا شکر ہے۔۔۔میری تو زبان ترس گئی تھی۔۔۔

سلیب سے کمر ٹکائے بس چند سیکنڈ چپ چاپ دیکھتی رہی اور چند سیکنڈ کی خاموشی کے بعد اُس کی زبان پھر آن ہوئی۔۔۔۔

ساحل نے سر اٹھا کر اُسے ایک دفعہ پھر گھورا کہ اُسے نوکر بنا کر وہ شکر منا رہی تھی۔۔۔

بار بار اس لیے گھور رہے ہو نہ کیوں کے تمہارے کپڑے مجھ پر بہت سوٹ کر رہے ہیں اور تمہاری مجھ سے نظر نہیں ہٹ رہی۔۔۔

نین نے اُس کے غصے کو بھی انجوے کر کے اُسے مزید جلایا

کتنا بولتی ہو تم۔۔۔۔۔

وہ اُس کی بے تکی ہانکنے پر افسوس سے بولا

جو سچ ہے وہی بولتی ہوں نہ۔۔۔۔۔میں تو سوچ رہی ہوں

کے اب روز تمہارے ہی کپڑے پہنا کروں تاکہ چوبیس گھنٹے

تم بس مجھے دیکھتے رہو۔۔۔

وہ مزے سے دیکھتی بے شرمی سے ہنس کے بولی اُس نے

تاسف سے سر ہلایا۔۔۔۔

ویسے تمہیں مجھ پر کونسا کلر زیادہ اچھا لگتا ہے۔۔۔۔۔

وہ اُس کے چڑے چڑے انداز پر مسکراتی ہوئی پوچھنے لگی

ریڈ۔۔۔۔۔۔۔

اُس نے بے دھیانی میں ایکدم سے جواب دیااور احساس ہوتے ہی تیزی سے زبان دانتوں میں دبائی۔۔۔

۔۔۔لیکن میرے پاس تو ریڈ کلر ہے ہی نہیں تم نے کب مجھے ریڈ میں دیکھ لیا۔۔۔۔

نین نے حیران ہو کر ذہن پر زور دیتے ہوئے پوچھا۔۔اُس نے لبوں پر زبان پھیری۔۔۔

ایسے ہی بس۔۔۔۔۔

اُس نے بنا نظر ملائے دھیرے سے بول کر جان چھڑائی

اب کل میں تم سے ملنے ریڈ کلر ہی پہن کر آؤں گی۔۔۔۔

نین نے اُسے نیا ارادہ بتایا تو وہ کل پھر ملنے کی بات پر اُسے گھور کر رہ گیا۔۔۔۔۔وہ اُس کے خفا خفا سے جھنجھلائے سے انداز کو مسکرا کے دیکھنے لگی جو اُسے بہت سوٹ کر رہا تھا۔۔۔۔ماتھے پر بکھرے بال اور معمولی سی شیو سے بڑھی چہرے کی دلکشی نین کے دل کو چھو رہی تھی۔۔۔۔۔

بیری پیا۔۔۔۔۔۔۔

بڑا بے دردی۔۔۔۔۔

دل کا درد نا جانے۔۔۔۔

سودائی۔۔۔ہرجائی۔۔۔۔

وہ بے سرے انداز میں گنگناتے ہوئے پیاز کے چھلکے ہتھیلی پر رکھ کر اُس کے چہرے پر پھونکنے لگی

وہ چند پل اگنور کرتا رہا پھر ایکدم سے اُس کا بازو پکڑ کھینچے سیدھا کیا۔اور غصے سے اُسے چیئر پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔۔۔

غصے سے یا پیار سے وہ کونسا عمل کرنے والی تھی کرسی تک جا کر واپس لوٹ آئی اور اُس کے نزدیک ہی کھڑی ہو کر پیاز پر چاقو چلانے لگی۔۔۔۔۔۔۔

کچھ دیر اُسے تنگ کرنے کا ارادہ ترک کیے وہاں پڑی سبزیوں پر ظلم کرنے لگی تو ساحل نے سکون کا سانس لیا ورنہ اُس کے انداز اور حرکتیں اُسے بری طرح ڈسٹرب کر رہے تھے۔۔۔ غلطی کرنے پر اکسا رہے تھے۔۔۔۔

اس کی باتیں اور بڑبڑاہٹ ابھی بھی جاری تھی وہ وقفے وقفے سے کچھ بول ضرور رہی تھی۔ پھر بھی وہ اُس کے چاپنگ کے شوق کی وجہ سے کچھ ریلیکس ہو کر ہاتھ چلا پا رہا تھا۔۔۔

لیکن جب نین نے اپنی دھن میں ہی بڑبڑاتے ہوئے اپنے چہرے کے سامنے آکر ڈسٹرب کرتے بالوں کو ہٹانے کی غرض سے شولڈر پر جمع ہوئے سارے بالوں کو ہاتھ سے اٹھا کر پیچھے جھٹکا اور وہ اُس کے چہرے کو چھو کر گزرے تو اُن کی خوشبو اور نرمی کو محسوس کرتے ہی اُس کے حواس ساتھ چھوڑ گئے۔۔۔

پین میں پکتے آملیٹ کو بھول کر وہ آنکھیں بند کئے اُس ایک سیکنڈ میں ہزاروں کی شدت سے چھو کر گزرے خوشنما احساس میں کھو گیا۔۔۔

اور جب چند سکنڈ کی تاخیر سے آنکھیں کھلیں تو ایک نشئی کی طرح اُس احساس کی تشنگی میں آگے بڑھ کر اُس کے قریب ہوا

۔۔

بنا چھوئے غیر محسوس انداز میں بالوں کی بھینی خوشبو خود میں اُتارنے لگا۔۔۔۔۔

وہ انجان سی اپنے کام میں مگن تھی۔۔۔اور وہ لاکھ کوشش کے باوجود پیچھے ہو پانے میں ناکام۔۔۔۔

جب آملیٹ تلے میں چپک کر ہوا کو ترش کرنے لگا اور نین کو سانس لینے میں دشواری ہوئی تو اُس کا دھیان اُس طرف گیا۔۔۔

اُس نے پہلے پین کو دیکھا۔۔۔اور پھر اُسے غیر موجود پا کے فلیم بند کرتے ہوئے پیچھے مڑی تو اُس کے پلٹتے ہی وہ سیدھا ہوا۔۔

کیا کر رہے ہو تم۔۔۔۔

نین اُسے ایکدم سے دیکھ کر پہلے بوکھلائی پھر اُسے مشکوک نظروں سے دیکھتے ہوئے سمجھنے کی کوشش کی۔۔

میں۔۔۔میں دیکھ رہا تھا کے تم پیاز کیسے کاٹ رہی ہو۔۔۔

اُس نے سنبھل کر پہلے خود کو گالی دی اور پھر سنجیدگی سے اُسے وجہ بتائی۔

لیکن میرے ہاتھ میں تو ٹماٹر ہے۔۔۔

اُس نے آدھے کٹے ٹماٹر کو اُس کی آنکھوں کے سامنے کر کے ابرو اچکا کر کہا۔۔۔

ہاں تو۔۔۔و۔وہی دیکھ رہا تھا۔۔۔ٹھیک سے کرو۔۔
وہ اپنی گڑبڑاہٹ چھپا کر مصنوعی سختی سے بولا اور سائیڈ میں ہونے لگا تو نین نے ایکدم سے اُس کی شرٹ پکڑ کے اُسے روکا۔۔۔۔

بہانے مت بناؤ۔۔۔مجھے پتہ ہے۔۔۔تم میرے بالوں کی خوشبو لے رہے تھے۔۔۔۔۔

وہ مسکراتے انداز لیکن ناگوار لہجے میں مصنوعی غصے سے بولی۔۔

جان بوجھ کر نہیں لے رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔وتو خود ہی۔۔۔

وہ چوری پکڑے جانے پر جھنجھلا کر صفائی دینے لگا لیکن نین نے شرٹ کو ذرا کھینچ کر اُس کی بات کاٹی

لیکن تم نہیں لے سکتے۔۔۔۔میرے ماما کے بیٹے کے سوا کوئی نہیں لے سکتا۔۔۔۔ تمہیں لینی ہے تو پہلے بولو کے تم ماما کے بیٹے ہو۔۔۔۔۔

وہ ہاتھ میں جکڑی شرٹ پر نظریں جمائے انگھوٹے سے بٹن کو رگڑتے ہوئے آنکھیں دکھا کر بولی ساحل نے سنجید گی اور تاسف سے اُسے دیکھا۔کے وہ کیسے موقع کا فائدہ اٹھانے کو تیار بیٹھی تھی۔۔

تمہیں پتہ ہے تم کالج کے آوارہ لڑکوں کے طرح ری ایکٹ کر رہی ہو۔۔۔جیسے وہ اریٹڈ کرتے ہیں ویسے کر رہی ہو تم۔۔۔۔

اُس نے سنجیدگی سے نین کے محظوظ ہوتے تاثرات دیکھ کر کہا

تو وہ مسکراتی ہوئی اُس کے شولڈر پر ہاتھ رکھ کر سہارا لیتے

ہوئے کچن سلیب پر بیٹھ گئی اور دونوں ہاتھ اُس کے گلے میں

باندھ دیے۔۔۔

سیدھے سیدھے بولو نا کے میں ٹھرکی ہو گئی ہوں۔۔۔ تمہیں

چھیڑ رہی ہوں۔۔۔۔۔ چھچھوری حرکتیں کر رہی

ہوں۔۔۔ جو بولنا ہے بولو مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔۔ کیوں

کے میں کسی ایرے غیرے پر تھوڑی ڈورے ڈال رہی

ہوں۔۔۔ تم تو میرے لیگل ہسبنڈ ہو۔۔ میری پرسنل

پراپٹی۔۔۔۔۔۔ تمہیں اریٹیڈ کرنا میرا حق ہے۔۔۔

وہ محبت سے اُس کے گلے میں باہیں باندھے اُس کی آنکھوں

میں دیکھ کے ایک ایک جملے پر زور دیتے ہوئے

بولی۔۔۔ساحل نے سنجیدگی سے اُس کے چہرے کو دیکھا

جس پر صاف لکھا تھا کے تمہیں پانے کے لیے کسی بات سے

ہار نہیں مانوں گی۔۔۔۔

کم سے کم تمہیں یہ تو اندازہ ہو کہ ہاؤ مچ آئے وانٹ یو۔۔۔۔

how much i need you---

وہ اُس کے سنجیدگی سے دیکھنے پر خود بھی سیریس ہو کر

آنکھوں ہی آنکھوں میں جتاتے ہوئے بولی۔۔۔

ساحل نے اُس کے چہرے کی مایوس مسکراہٹ دیکھ نظریں چرائیں اور اُس کی کلائی پکڑ کر ہاتھ گردن سے ہٹانے کی کوشش کی بھلے درمیان میں فاصلہ تھا لیکن تب بھی اُس کے لیے اُن لفظوں اور اُس لہجے کو سہنا مشکل تھا۔۔اُس کے مقابل کھڑے ہونا بھی مشکل تھا۔۔۔

نین نے اُس سے کلائی چھڑوا کر اُس کی کوشش ناکام کی اور جواب میں بازؤں کو تھوڑا اور تنگ کیا تو وہ اُس کے تھوڑا اور قریب آگیا۔۔۔۔

ہاتھ جینس کی پاکٹ میں ڈالے مُٹھی ضبط سے بند کی۔۔۔۔

بھلے وہ اُس کے مقابل اونچے سلیب پر بیٹھی تھی لیکن تب بھی اُس کے شولڈر کے برابر ہی آتی تھی

میرے ماما کا بیٹا۔۔ مائے راؤڈی۔۔۔ پتہ نہیں کیسے کھو گیا مجھ سے۔۔۔۔ کہاں گم ہو گیا۔۔ ملتا ہی نہیں اب۔۔۔ وہ اُس کے نظریں نا ملانے پر پر درد سا مسکرا کے اُس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے بولنے لگی۔۔۔ ساحل نے لب بھینچ کر اُسے دیکھا۔۔۔

تھک گئی ہوں اُسے ڈھونڈ ھتے ڈھونڈ ھتے۔۔۔ ہارنے لگی ہوں۔۔

ترس گئی ہوں اُسے اپنی پرواہ کرتے دیکھنے کے لیے۔۔۔۔۔۔
اُس کی آنکھوں میں اپنے لیے چاہت۔۔۔اُس کی سختی میں
فکر۔۔۔اُس کے غصے میں اپنے لیے پیار۔۔۔سب بس یادیں
بن کر رہ گیا ہے۔۔۔۔۔

وہ اُس کے اپنی جانب دیکھنے پر ایک ایک لفظ کو گہرائی سے ادا
کرتی آنکھوں ہی آنکھوں میں اُس سے خفگی ظاہر کرنے
لگی۔۔۔اُس کے سینے میں بڑھتی تکلیف سے بے خبر۔۔۔

اب تو رونے کے لیے اُس کا کندھا بھی نہیں ملتا۔۔۔اُس کی
جنگلی باتیں جو دھیان بھٹکا دے۔۔۔
اُس کے طنز جو مجھے اس درد کو کچھ دیر بھلا
دیں۔۔۔۔۔سب کھو دیے میں نے۔۔۔

لبوں پر مسکراہٹ لیے بولتے بولتے آنسو آنکھ سے نکل کر گلابی موم سے گالوں پر پھسلا تو ساحل نے خشک گلے کو تر کر کے اُس کے لبوں کو دیکھا۔۔۔۔۔۔۔

دل کرتا ہے وہ بس ایک بار آ کر مجھ سے اتنا کہہ دے کے میں جانتا ہوں تم ٹھیک نہیں ہو۔۔۔۔ تمہاری آنکھوں سے تمہارے اندر کو پڑھ سکتا ہوں۔۔۔ جانتا ہوں اندر ہی اندر گھٹ رہی ہو۔۔۔دل میں دراریں جو پڑ گئی ہے اُن سے بے خبر نہیں ہوں میں۔۔۔دکھاوے کا جو ہنستی ہو سمجھ آتا ہے مجھے۔۔۔۔۔ لیکن فکر مت کرو۔۔۔میں ہوں تمہارے ساتھ۔۔۔سب ٹھیک کر دوں گا۔۔۔ہر درار بھر دوں گا۔۔۔ تمہیں اس اندھیرے سے نکال لوں گا۔۔۔سب

شکایتیں دور کر دوں گا۔۔۔دور ہوں کیوں کے کوئی مجبوری ہے میری لیکن زیادہ دِن دور نہیں رہوں گا۔۔۔کیوں کے میرے لیے بھی تو تم ضروری ہو۔۔۔۔۔

نین کی نظروں کا زاویہ بدلا ہوا تھا۔۔۔وہ اُس کے چہرے کی بجائے اُس کے گھنے بالوں میں ایک گمنام سے نقطے کو دیکھتے ہوئے بول رہی تھی۔۔۔۔ نمکین پانی کی بوندیں ایک کے بعد ایک آزاد ہو کر چہرے کو نم کر رہی تھی اور وہ ضبط سے سرخ ہوتی آنکھوں میں تڑپ لیے اُسے دیکھ رہا تھا۔۔۔اپنی بے بسی پر غصّہ تھا کے اُس کے آنسو پونچھ کر اتنا بھی نہیں کہہ سکتا کے تمہارے پاس ہی تو ہوں۔۔۔۔

نین نے اپنی بات ختم کر کے اُس کی جانب دیکھا اور چند پل خاموشی سے اُس کی پر درد جلتی آنکھوں میں دیکھتی

رہی۔۔۔جن میں تڑپ تھی۔۔بے بسی تھی اور ناراضگی تھی۔۔۔

اتنی دیر مت کر دینا ساحل کے میں تمہیں معاف نہ کر سکوں۔۔۔میرے ضبط کو اتنا مت آزمانا کے تمہیں پچھتانا پڑے۔۔۔کیوں کے جب درد کی حدیں پار ہو جائے تو معافی بے مطلب ہو جاتی ہے۔۔۔۔شاید تب تم افسوس کرو اور میں بے حس بن جاؤں۔۔۔شاید تب تم پچھتاؤ اور میں بے پرواہ ہو جاؤں۔۔۔

شائد تب تمہیں احساس ہو کے تم نے کتنا غلط کیا لیکن تم کچھ کر نا سکو۔۔۔میں تم سے نفرت کرنے لگوں اور تم بھی خود سے نفرت کرنے پر مجبور ہو جاؤ۔۔۔

وہ اُس بے نام خاموشی کو توڑ کے شکوہ کناں نگاہوں سے اُسے دیکھتی ہوئی بولی تو ساحل نے آنکھیں بند کر کے کھولیں اور لب کھول کر منہ سے سانس لی۔۔

اگر مجھ میں حوصلا ہے سہنے کا تو اتنے امتحان مت لو میرے جتنی مضبوط نظر آرہی ہوں اتنی نہیں ہوں میں۔۔

جتنا میں کہتی ہوں۔۔۔ جتنا میں دکھاتی ہوں اُس سے کئیں زیادہ بکھر گئی ہوں۔۔

فزیکلی مینٹلی۔۔اموشنلی تھک گئی ہوں لڑتے لڑتے۔۔۔۔

اُس کی خاموشی سے اُس کی لاتعلقی سے اُس کے نظریں نا ملانے سے نین کا دل مزید بھرنے لگا۔۔آنسوؤں میں روانی آنے لگی۔۔۔۔لہجہ لڑکھڑانے لگا۔۔۔

اُس نے آہستہ سے نیچے اتر کر اپنے پیروں پر کھڑے ہوتے ہوئے دونوں ہاتھوں سے اُس کا چہرہ تھامے اُسے اپنی طرف دیکھنے پر مجبور کیا۔۔۔۔اُس کی نظریں آنسوؤں سے نم گلابی لبوں سے گزر کر بھیگی آنکھوں تک آئیں

دل چاہتا ہے اب تم میرے لیے لڑو۔۔۔

وہ اُس کی آنکھوں میں دیکھ کر بھیگے پُر درد تھکان زدہ لہجے میں بولی۔۔۔ساحل کا دل اُس کی آنکھوں میں جمع ہوتے سرخ ڈوروں میں ڈوبنے لگا۔۔۔دھڑکنیں ابتر ہونے لگی۔۔
چہرہ تھامے ہوئے دونوں ہاتھوں کی لرزش محسوس کر کے اُس نے ایک ہاتھ اپنے چہرے سے ہٹا کر ہاتھ میں لیا۔۔۔

Zubi Novels Zone

نین کا دل دھڑکنا بھول کر شدت سے اُس کے کچھ کہنے کو منتظر ہوا۔۔۔

تمہیں ایک پل کو یہ نہیں لگتا کے تم غلط بھی ہو سکتی ۔۔۔۔۔۔

وہ بے حد دھیمے سر گوشی سے لہجے میں بولا آنکھوں میں تپش لیے اُسے دیکھتا ہوا۔۔۔

کیوں اتنا یقین ہے تمہیں کے تمہارے سامنے کھڑا انسان وہی ہے جو تمہیں نظر آرہا۔۔۔۔ یہ دھوکا بھی تو ہو سکتا ہے۔۔۔۔ غلط فہمی بھی تو ہو سکتی ہے۔۔۔۔ تمہارا یہ یقین تمہاری بھول بھی تو ہو سکتی ہے۔۔۔۔

وہ اپنے بھاری لہجے اور پُر جذب لفظوں سے سوال کرتا کب اُس کے بے حد نزدیک ہو گیا نین کو محسوس ہی نہیں ہوا۔۔

وہ تو بنا پلکیں جھپکیں اُس کی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی جیسے ابھی یہ جذبات کا سمندر نہ دیکھا تو کبھی نہیں دیکھ پائے گی۔۔

اگر ایسا نہیں ہوتا تو مجھے دیکھتے ہی تمہاری آنکھیں نہیں بدلتی۔۔۔ مجھ سے نظریں ملا کر بات کرتے ہوئے تمہارا دل اتنی زوروں سے نہیں دھڑکتا۔۔۔۔۔

وہ اُس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے مسکرا کر بولی۔۔۔ آواز بھیگی ضرور تھی لیکن لہجہ محبت اور یقین سے بھرا تھا۔۔۔

ساحل کی نگاہیں اُس کے لبوں سے ہٹ کر آنکھوں پر آنکھوں سے بھٹک کے لبوں سے اُلجھ رہی تھی۔۔

تمہیں کیوں لگا کہ۔۔۔۔میرا دل زوروں سے دھڑک رہا ہے۔۔۔۔

اُس نے گلے کو تر کر کے اُس کے چہرے کے مزید نزدیک ہو کر بھاری سرگوشی میں سوال کیا۔۔۔

ہر اختیار اُس کے بس سے باہر ہو چکا تھا اب نا کوئی حد یاد تھی کوئی ترک یاد تھا نا کوئی مجبوری۔۔۔۔

اُس کی بے ترتیب گرم سانسوں نے نین کے چہرے کو چھو کر اُس کی دھڑکنوں کو دو بالا کیا۔۔۔

وہ سانس روکے اُس کی گمبھیر بولتی نگاہوں میں دیکھنے لگی۔۔۔۔

کیوں کے۔۔۔۔۔۔۔۔

اُس نے بولنے کی کوشش کی تو آواز نے ساتھ نہیں دیا۔۔۔اُس کی سانسوں اور آنچ دیتی نگاہوں کے چھونے سے لب دہکنے لگے۔۔۔۔سانسیں سینے میں رکنے لگیں۔۔۔دل اپنی رفتار سے بھٹک گیا۔۔۔۔۔۔

اُس نے ساحل کے ہاتھ میں موجود اپنے ہاتھ کو حرکت دی۔۔۔

پوری ہمت جمع کر کے اپنی بڑھتی دھڑکنوں کو برداشت کر کے بدن میں چبھتی سوئیوں کے احساس کو سہتے ہوئے اُس کا ہاتھ تھام کر اُوپر کیا اور آہستہ سے اپنے دل کے مقام پر رکھا۔۔۔۔۔۔

شرٹ کے اوپر سے ہی اُنگلیوں کے پوروں نے نرمی محسوس

کی تو ایک لمحے کو سب کچھ ساکت ہو

گیا۔۔۔۔دل۔۔۔۔دماغ۔۔۔سانسیں

۔۔۔۔دورانِ خون۔۔دورانِ دھڑکن

۔قوتِ احساس۔۔۔قوتِ حرکت۔۔۔۔سب بے کام ہو

گئے

اور جب اُس نرمی میں نین کی دھڑکنوں کی حرکت ہر تھمے

حصے تک پہنچی تو پورے وجود میں شدت سے اک طوفان

اُٹھا۔۔۔۔

دل پھٹنے کی حد تک تیز ہوا اور خون مانو اپنا رخ بدل کر انگلیوں کی اور سفر کرنے لگا۔۔۔۔

اتنی پر زور کشش تھی کے جان ساری اُنہیں تین انگلیوں میں سمٹ گئی۔۔۔

اُسے سمجھنا مشکل ہوا کے اُس کے اندر کیا ہو رہا ہے۔۔۔

It feels----

نین نے اُس سے نظریں ملا کر تین اُنگلیوں کی ہلکی گرفت میں اُس کی ہتھیلی تھامے بے آواز لفظ دہرائے۔۔۔

ساحل کی نظریں اُس کے چہرے سے اُترتی اپنی اُنگلیوں تک آئی اور اُنگلیوں میں ہلکی سی حرکت ہوئی۔۔۔۔

نین اُس کے ماتھے پر بکھرے بالوں کو اور اُس کی گہری بہکی بے حواس نظروں کو دیکھتی رہی لیکن جب اُس کی اُنگلیوں کا سلگتا سا لمس کچھ مضبوط ہو کر دھیرے سے حرکت کرتا محسوس ہوا تو اس کی پلکیں بھاری ہو کر جھکیں۔۔۔دل حلق میں دھڑکا۔۔۔

اُنگلیاں ہلکے سے اوپر سفر کرتی ہُوئی اُس کی کالر سے جھلکتی نازک گردن تک آئی اور اُن کا اگلا رخ کان کی طرف تھا کے اس نے اپنے بھٹکتے ذہن کو محسوس کر کے جھٹکے سے ہاتھ پیچھے کیا۔۔۔جو نین کو شدّت سے محسوس ہوا۔۔۔

اس نے ضبط سے سرخ نگاہیں اٹھا کر نین کے لبوں کے بعد اُس کی لرزتی پلکوں کو دیکھا۔۔اس کی بھیگی آنکھوں کو دیکھا جن میں حیرانی دکھ ناراضگی سب تھا

میرا یقین کمزور نہیں ہے لیکن تمہاری بیگانگی مجھے بہت تکلیف دیتی ہے۔ کہہ دو نا کے تم ہو میرے پاس۔۔۔

نین نے جھجھک کو بھلا کر اُس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے نہایت محبت اور اپنائیت سے کہا۔۔

اُس نے بے بسی سے دانت بھینچے۔۔۔۔پیشانی کی کئیں رگیں اُبھر کر واضح ہوئیں۔۔۔۔۔ سر غیر محسوس طریقے سے نفی میں ہلا کر آنکھیں بند کرتے ہوئے پیچھے ہونا چاہا لیکن نین نے اس کا ارادہ سمجھتے ہی دونوں ہاتھوں سے اُس کا گریبان پکڑ

لیااُسے ایک انچ بھی دور نہیں ہونے دیا۔۔۔بلکہ اور قریب کرلیاکے درمیان میں ہواکے گزرنے کی جگہ بھی نہ بچی۔۔۔۔۔

ساحل کی سانسوں نے اس کی آنکھوں کو چھوا۔۔۔

کہہ نہیں سکتے تو مت کہو۔۔۔بس ایک بار مجھے ایسے چھولو جیسے میں تمہاری ہوں۔۔۔۔۔

نین نے اس کی شرٹ کو رفتہ رفتا کھینچ کر اسے اپنی طرف جھکایا زخمی آنکھوں سے اس کے لبوں کو دیکھااور دوبارہ آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کرب زدہ لہجے میں بولی

وہ سانس نگل کراس کی بھیگی آنکھوں اور لرزتے لبوں میں الجھنے لگا۔۔۔ نین نے آنکھیں بند کی اوراس کی شرٹ کوذرا اور کھینچا۔۔۔وہ اور قریب ہوا۔۔۔۔۔ سلکی بال نین کی پیشانی کو چھونے لگے اور سانسیں چہرے کو مہکانے لگیں۔۔۔

کس می۔۔۔۔۔۔

اس کے بے آواز حرکت کرتے لبوں نے ساحل کے خاموش لبوں کو چھوا۔۔اُس نے ایک لمحے کی تاخیر کر کے اُس سوفٹ ٹچ کو اپنی رگوں میں اتارا اور پھر ایک ہاتھ سے نین کا چہرہ تھام کر اُس کے کہے پر عمل کیا۔۔۔

نہایت نرمی سے اُس کے لبوں کو چھو کر اُس کی خواہش مکمل کی۔۔۔سانسوں کو آپس میں اُلجھا کر دونوں دل کی دھڑکنوں کو بے ترتیب کیا۔۔۔

وہ سکون سے آنکھیں بند کئے اُس کی شرٹ پر پکڑ مضبوط کر گئی۔۔۔بھاری ذہن ہلکا ہو کر بہتے دریا میں سفر کرنے لگا۔۔۔

کھڑکی سے آتے سرد ہوا کے جھونکے بے اثر ہو کر گزرتے گئے۔۔

کچن میں پھیلی معنی خیز خاموشی نے ہر شے کو مانو اپنی گرفت میں لے لیا۔۔۔

مدہوشی بڑھی ارادے بہکنے لگے اور دل بے قابو ہو کر ڈیمانڈ کرنے لگا تو اُس نے خود پر جبر کیا۔۔۔۔

بے بس پریشان سوچ کی سلوٹیں پیشانی پر اُبھر کے گہری ہوئی اور اُس نے لبوں کو دھیرے سے جدا کر کے سر پیشانی سے ٹکائے بے ترتیب سانسیں خارج کیں۔۔۔۔۔۔

نین نے سر اُس کے سینے سے لگا کر اُس کا بازو تھام لیا اور بند آنکھوں سے مسکرائی۔۔۔۔۔

اُس نے چند لمحے سنجیدگی سے سامنے دیکھتے ہوئے سانسیں معتدل کر کے نین کو خود سے الگ کیا تو وہ غور سے اُس کے چہرے کے سرد سنجیدہ تاثرات دیکھنے لگی۔۔۔۔

ساحل نے اُس کے چہرے کے نزدیک آئے بالوں کو کان کے پیچھے کرتے ہوئے اُس کی گردن پر ہاتھ رکھا۔۔۔

وہ کچھ بولنے کو تھی لیکن ایکدم ہی اُس کا دماغ سن ہوا اور آنکھیں بند ہو گئیں۔۔۔۔

قدم بے جان ہو گئے تو وہ لڑھک کر اُس کے اوپر آ گئی ساحل نے اُسے سنبھال کر اپنے بازو کے سہارے میں لیا اور بے آواز آئے ایم سوری کہتے ہوئے چہرہ اُس کے بالوں سے لگایا۔۔۔

♦♦♦♦♦♦♦

Morning uncle-----

گارڈن میں اپنے سیکریٹری کے ساتھ بیٹھ کر باتیں کرتے مسٹر سنگھ کے پاس آکر اُس نے مارننگ وش کیا تو اُنہوں نے محض سے ہلایا۔۔

اگر آپ کی طبیعت ٹھیک ہے تو کیا پانچ منٹ بات کر سکتا ہوں آپ سے۔۔۔۔

اُس نے اُن کے تاثرات سے اندازہ لگایا کے کچھ تو غلط بات ہوئی ہے کیوں کہ بجائے مسکرانے کے وہ نہایت سنجیدہ اور پر سوچ نظروں سے اُس کی طرف دیکھ رہے تھے۔

مجھے بھی تم سے ایک ضروری بات کرنی ہے۔۔۔ بیٹھو۔۔۔۔۔

اُس کے اندازے کے مطابق اُنہوں نے اُسے بیٹھنے کا اشارہ کیا تو اُس نے سامنے بیٹھتے ہوئے اُن کے بازو والی چیئر پر بیٹھے مشرا کی طرف دیکھا جس کی آنکھوں میں چمک تھی۔۔۔

میری بیٹی مجھے بے حد عزیز ہے دکش۔۔۔ اگر میں اُسے تمہیں سونپ رہا ہوں تو صرف اسلئے کیوں کے تم سنگھانیا کے بیٹے اور ہمارے بھروسے مند بزنس پارٹنر ہو۔۔۔
مجھے لگتا ہے کے تم اُسے خوش رکھو گے لیکن تمہاری وجہ سے میری بیٹی کا کبھی دل دکھے یہ مجھے منظور نہیں ہے۔۔۔۔

مسٹر سنگھ کے ناگوار چبھتے الفاظوں پر اُسے اتناتو سمجھ آگیا کے بات بزنس کی نہیں ہے لیکن نین کی ناہو یہ سوچ کر دل بے چین ہوا

بات پوری کیجئے۔۔۔۔۔

اُس نے سپاٹ سنجیدہ لہجے میں نہایت اطمینان سے کہا

مشرا کا کہنا ہے کہ کل رات اپنے گھر تم کسی لڑکی کے ساتھ تھے۔۔۔۔۔۔کیا اس بات میں سچائی ہے۔۔۔۔۔

مسٹر سنگھ نے اُسے جانچتی نظروں سے دیکھ کر سوال کیا تو اُن کا سیکریٹری کمینگی سے مسکرایا

جی ہاں سچ ہے۔۔۔۔اور یہی بتانے آیا تھا میں آپکو۔۔۔۔۔۔

اُس نے پھر وہی نارمل سا تاثر دیا تو مسٹر سنگھ سنجیدگی سے اُسے دیکھنے لگے جب کے مشرا کے چہرے کا رنگ مدھم ہوا تھا۔۔

اُس مسٹر سنگھ کی جانب نیلی رنگ کی فائل بڑھائی۔۔۔۔

پچھلے ایک مہینے سے جس ڈیل کے لیے آپ فکر مند تھے میں نے کل رات اُسے کنفرم کروالیا ہے۔۔۔۔۔۔

جس لڑکی کی مشرا جی بات کر رہے ہیں وہ اُس کمپنی کی سی ای او تھی اُن کے پاس وقت کی کمی تھی اسلئے میں نے رات کو اپنے گھر پر ہی اُن کے ساتھ میٹنگ کر کے ڈیل سائن کرلی تھی تاکہ آپکو پریشان نا ہونا پڑے۔۔۔۔۔

اُس نے تفصیل سے بتایا تو سنگھ صاحب نے حیران ہوتے ہوئے فائل کے صفحے پلٹے اور پھر پر سکون ہو کر وہ فائل مشرا کی طرف بڑھائی اُسے غصے اور نا گواری سے دیکھتے ہوئے۔۔۔

اُس نے تیزی سے فائل پکڑ کر پریشانی اور غور سے ایک ایک لفظ کو پڑھا۔۔۔کیوں کے اپنے خبریوں سے یہ جان کر کے اُس کے گھر میں ایک لڑکی کو زبردستی جاتے ہوئے دیکھا گیا ہے۔۔۔

اب اس ڈیل والی بات پر اُس کے لیے یقین کرنا نا ممکن تھا

۔۔۔۔۔

لیکن وہ پہلے سے ہی جانتا تھا اور اس لیے تیار تھا۔۔بس فکر تھی تو یہ کہ نین کے مطلق نا کچھ پتہ چلے

سوری بیٹا۔۔۔۔۔مجھے تمہارے بارے میں ایسا نہیں سوچنا چاہیے۔۔۔۔

اُنہوں نے اپنے لہجے میں نرمی بھرے۔۔شرمندگی اور افسوس سے کہا کہ عین انگیجمنٹ کے دن اُنہیں بنا سچ جانے اُس سے سوال کرکے اُس کا دل خراب نہیں چاہیے تھا۔۔

آپ سوچ سکتے ہیں۔۔۔کیوں کے آپ انجو کے ڈیڈ ہے ۔۔۔لیکن آپکو اوروں پر یقین نہیں کرنا چاہیے تھا۔۔۔۔۔۔Good morning aunty۔۔

اس نے جتاتے انداز میں کہا اور پیچھے سے آتی مسز سنگھ کی طرف دیکھ کر مسکراتے ہوئے مارننگ وش کیا جب کے سنگھ صاحب ایک دفعہ پھر مشرا کو گھور کر رہ گئے۔۔۔

جیتے رہو بیٹا۔۔۔۔۔

اچھا ہوا تم وقت پر آ گئے میں ناشتہ ہی لگا رہی تھی۔۔۔۔۔آؤ نا۔۔۔

مسز سنگھ نے پیار سے جواب دے کر اپنائیت سے کہا تو وہ وہاں سے اٹھ کر ایک سنجیدہ نظر اُس آدمی پر ڈالتا اندر چلا گیا۔۔۔ جس پر وہ ضبط سے مٹھیاں بھینچ کر رہ گیا۔

اُس کا وار خالی تو گیا ہی تھا ساتھ سنگھ صاحب کی نظر میں بھی غلط ثابت ہو گیا تھا۔۔۔

انجو پہلے سے ہی وہاں موجود تھی وہ اُسے ہائے کرتا اُس کے
پاس والی چیئر پر بیٹھ گیا

اب کیسا فیل کر رہے ہے آپ۔۔۔
انجو نے اُسے دیکھ کر سنجیدگی سے پوچھا تو اُس نے سوالیہ انداز
میں دیکھا۔۔۔

مطلب کل رات آپ جس طرح کی باتیں کر رہے تھے آپ
کی طبیعت کچھ نارمل نہیں لگ رہی تھی۔۔۔۔
انجو نے مسکراتے لہجے میں کہا تو اُس کی آنکھیں سنجیدہ ہوئیں
اور لب دھیرے سے مسکرائے

پہلے تو کبھی آپکا اتنا شاعرانہ انداز نہیں سنا۔۔۔۔۔۔

انجو نے کہنی ٹیبل پر ٹکا کر چہرے پر ہاتھ رکھے مصنوعی حیرت جتا کر سوال کیا۔۔

پہلے کبھی ایسی خوبصورتی بھی تو نہیں دیکھی۔۔۔۔

وہ چیئر سے ٹیک لگا کر آہ بھرتے ہوئے بولا۔۔۔

تو کیا آپ یہ کہہ رہے ہیں کہ پچھلے چار مہینوں سے میں خوبصورت نہیں تھی۔۔۔

انجو نے آنکھیں چھوٹی کر کے حیرت سے گھورا۔۔۔

وہ مدھم سا ہنسا

میں یہ کہہ رہا ہوں کے اب تم زیادہ خوبصورت ہو گئی ہو۔۔۔

ہنس کر اُس کی طرف دیکھتے ہوئے وہ اُسے ہمیشہ کی طرح بے

حد خوبصورت لگا۔۔۔۔ڈارک گرین شرٹ میں ڈیسنٹ اور

ڈیشنگ۔۔۔۔

اچھا تو اسی لیے آپ ساری رات جاگ کر مجھے سوچتے رہے

تبھی آپکی آنکھیں اتنی لال ہو رہی ہے

انجو نے اپنی تعریف پر مسکرا کر نیلی آنکھوں میں جمع ہلکی ہلکی

سرخی دیکھ کر کہا۔۔۔۔

مجھے لگتا ہے شادی کا سن کر تم زیادہ سمجھدار ہو گئی ہو۔۔۔

وہ داد دینے والے انداز میں ابرو اٹھا کر بولا۔۔

اور مجھے لگتا ہے آپ شادی کا سن کر پاگل ہو گئے ہے۔۔۔

انجو نے ہنستے ہوئے کہا تو اُس کی مسکراہٹ بھی گہری ہوئی۔۔۔

یہ کیا تم دونوں نے ابھی تک شروع نہیں کیا۔۔۔دلکش بیٹا تم یہ لو نا خاص تمہارے لیے بنوایا ہے۔۔۔

مسز سنگھ نے دونوں کو ہنستے مسکراتے دیکھ خوش ہو کر آگے بڑھتے ہوئے کہا۔۔

Thanks aunty-----

اُس نے شکریہ ادا کرتے ہوئے سامنے رکھا گلاس اٹھایا

تمہیں بات بات پر تھینکس کہنے کی ضرورت نہیں ہے

بیٹا۔۔اب تو تم ہمارے داماد ہوگئے ہو۔۔حق سے ہم پر

حکم چلا سکتے ہو۔۔

اُنہوں نے مصنوعی خفگی سے کہا تو اُن کی بات پر انجو اور وہ

دونوں مسکرائے۔۔۔

بیٹا میں تم سے ایک بات کہنا چاہتی تھی۔۔۔

اب تمہارے گھر میں تو کوئی بڑا ہے نہیں اور تم اکیلے ہو تو میں سوچ رہی تھی کے کیوں نہ تم یہیں رہنے آجاؤ تا کے ہم ایک ساتھ ہی تمہاری اور انجو کی شادی کی رسمیں پوری کر سکیں۔۔۔۔۔اگر تمہیں صیح لگے تو۔۔۔۔۔

اس طرح سارے فنکشن ایک ساتھ اور اچھے سے پورے ہوں گے تمہیں بھی پریشانی نہیں ہو گی

اُنہوں نے کچھ جھجھکتے ہوئے کہا تو انجو بھی اُس کا جواب سننے کے لیے اُسے دیکھنے لگی

میں سمجھ رہا ہوں آپکی بات لیکن آج تو صرف انگیجمنٹ ہے۔۔شادی میں ابھی ٹائم ہے۔۔۔تو ابھی تو پاسیبل نہیں

۔۔

بٹ۔۔۔رچولس سٹارٹ ہوں گے تب میں اجاؤں گا۔۔۔

اُس نے سیدھے انکار کرنے کی بجائے ذرا رک کر بات ٹال دی۔۔۔اگر وہ یہاں آجاتا تو نین پھر کبھی اپنی بیوقوفی سے مصیبت کھڑی کر کے دیتی۔۔۔

پہلے ہی وہ اُس کے لیے پریشان تھا۔۔۔

جیسی تمہاری مرضی۔۔۔۔۔ویسے سگائی کے تم دونوں کے کپڑے آگئے ہیں تیار ہو کر۔۔۔۔تم دونوں ناشتے کے بعد چیک کر لینا۔۔۔۔

اُنہوں نے سر ہلا کر راضی ہوتے ہوئے دوسرا ٹاپک شروع کر دیا۔۔۔

@@@@@

جب آنکھ کھلی تو وہ ریا کے گھر۔۔۔۔گارڈن کے جھولے میں لیٹی ہوئی تھی۔۔۔۔وہ بھی ساحل کے ہی شرٹ اور ٹراوزر میں۔۔۔۔۔

اُسے پتہ تک نہیں چلا کے کب اور کیسے وہ اُسے وہاں چھوڑ کے گیا تھا لیکن جب اُس کی آنکھ کھلی تو سورج کی روشنی چاروں دشاؤں کو روشن کر رہی تھی۔۔۔

کسی کو پتہ لگنے سے پہلے وہ اندر آ کر چینج کر کے اپنے روم میں سو گئی تھی اور کافی دیر تک سوتی رہی تھی۔۔۔۔

جاگنے کے بعد وہ جتنی خوش اور پر سکون تھی سب سے کھل کر بات کر رہی تھی۔۔۔ڈیکوریشن اور شادی کی تیاریوں کو لے کر ڈسکشن کر رہی تھی۔۔۔ریا کو حیرت کے ساتھ بے حد خوشی بھی ہو رہی تھی۔۔۔

کچھ دیر رکنے کے بعد ریا اُس کے پاس سے اٹھ کر چلی گئی تو وہ پھر ساحل کے متعلق سوچنے لگ گئی۔۔۔

بھلے اُس نے زبان سے کچھ نہیں کہا تھا۔۔لیکن وہ اُس کی چاہت بھری نظروں کو ہی اقرار سمجھ کر ہزاروں خوشفہمیاں پال چکی تھی۔۔۔

فون نمبر تو ہے ہی نہیں۔۔۔

اُس سے بات کرنے کے خیال سے فون ہاتھ میں لیتے ہی نمبر کا دھیان آیا تو وہ مایوس ہوئی لیکن پھر ریا کے فون میں نمبر ملنے کا سوچ کر مسکراتی ہوئی دوڑ کر اُس کمرے میں پہنچی

ریا کے روم میں نا ہونے پر شکر منا کے نمبر کی بجائے اُس کا فون ہی لے کر وہاں سے نکل گئی۔۔۔

اپنے روم میں آ کر دھڑکتے دل کے ساتھ اُس کا نمبر ملایا۔۔۔ دل ہلکا تھا۔۔۔ ذہن پر سکون تھا لیکن بے نام سی گھبراہٹ بھی تھی۔۔۔ تبھی اُس کے فون اٹھا لینے کے بعد بھی وہ چند سیکنڈ خاموش رہی۔۔۔۔

اور وہ بنا کہے بھی اُس کی موجودگی کو جان گیا۔۔۔۔

ساحل۔۔۔۔۔۔

اُس نے اپنی نرم آواز میں دھیرے سے اُس کا نام لیا تو اُس کا

دل رک کے دھڑ کا۔۔۔۔

وہ انجو کے روم میں اُس کے ساتھ شام کی آؤٹ فٹ سیلیکٹ

کرنے میں اُس کی ہیلپ کر رہا تھا۔۔۔۔

نین کے پکارنے پر کوئی جواب دیے بنا ہی فون بند کر کے اپنی

جگہ سے اٹھ گیا

Actually--- i have to leave

now-----

انجو کے سوالیہ انداز میں دیکھنے پر وہ سنجیدگی سے بولا

لیکن دکش ابھی تک تو ہم نے کچھ سیلیکٹ بھی نہیں کیا۔۔۔

انجو حیرت اور پریشانی سے بولتی اُسے دیکھنے لگی

تم جو چوز کرو گی اُس میں بیوٹیفل لگو گی۔۔۔۔

وہ بے مطلب سا مسکرا کر اُس کے چہرے کو چھوتے ہوئے

بولا اور وہاں سے نکل گیا۔۔۔

نین اُس کے کال کاٹنے پر حیران پریشان ہو کر وجہ سمجھنے کی

کوشش کرتی رہی۔۔۔۔

کچھ دیر انتظار کرتی رہی کے شاید وہ خود فون کرے۔۔۔ لیکن

جب ایسا نہیں ہوا اور اُس کے دل میں عجیب عجیب سے خیال

آکر اُسے بے چین کرنے لگے تو اُس نے دوبارہ نمبر ڈائل کیا۔۔۔

دوبارہ اُس کی کال دیکھ ساحل نے ضبط سے اسٹرنگ وہیل پر گرفت سخت کی اور تیز رفتار سے دوڑتی گاڑی کو ایکدم سے بریک لگایا۔۔۔۔۔

فون کیوں کاٹا تم نے راؤڈی۔۔۔۔۔
اُس کے فون اٹھاتے ہی وہ غصے اور ڈھٹائی سے بولی

کیوں کے مجھے تم سے بات نہیں کرنی ہے۔۔۔

وہ اُس کا جملہ ختم ہونے کے ساتھ ہی ایک ایک لفظ کو غصے اور سختی سے ادا کر کے بولا۔۔ نین کے دل میں درد سا اٹھا کیوں کے وہ تو سب ٹھیک ہو جانے کی اُمید کر رہی تھی۔۔ لیکن اُس کے الفاظ اُس اُمید کو توڑ چکے تھے۔۔۔اُس کا سکون پھر چھین چکے تھے۔۔۔۔۔۔

بس بھی کرو یہ نخرے۔۔۔ تھک نہیں جاتے تم اپنے ڈیلی ڈراموں سے۔۔۔بتاو کہاں ہو مجھے تم سے ملنا ہے۔۔۔۔۔ مایوسی کو جھنجھلاہٹ میں چھپائے وہ اب بھی ہمت پر قائم تھی۔۔۔ لیکن اُداس آنکھوں سے مسکرانے کی کوشش کافی عجیب تھی

ایک ہی بات تمہیں کتنی دفعہ سمجھاؤں کے مجھے تمہاری باتیں سننے میں تمہاری شکل دیکھنے میں بلکل انٹریسٹ نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔مجھے ایریٹڈ کرنا بند کرواب۔۔۔

وہ نہایت غصے اور بے رخی سے بولا۔اوراس سختی کی وجہ تھی یہ ڈر کے اگر وہ پہلے سے تیار نہ ہوتا تو آج سنگھ صاحب کی نظر میں مشکوک ہو جاتا۔۔۔

اور نین کے مطلق پتہ چلتا تو نہ صرف وہ مشکل میں پھنس جاتی بلکہ اُس کی ساری محنت بھی ضایع ہو جاتی۔۔

بھلے وہ بہت سنبھل کر رہ رہا تھا اُس کے نزدیک پہنچ مشکل تھی لیکن دور دور سے ہی مشرا کے جاسوس اُس پر نظر رکھے ہوئے تھے اُس کے آنے جانے اور اُس سے ملنے والوں کی مخبری کرتے رہتے تھے۔۔۔

اور اگر وہ ایک لڑکی کا اُس کے گھر آنا معلوم کر سکتے تھے تو اُس لڑکی تک پہنچنے کی کوشش بھی کر سکتے تھے۔۔

صبح اُسے ریا کے گھر تک پہنچانے کے لیے بھی اُس نے بہت سوجھ بوجھ سے کام لیا تھا۔۔۔

اپنی گاڑی کی بجائے گارڈز کی گاڑی میں گھر سے باہر نکلا تھا۔۔۔تاکے کوئی پیچھا نہ کرے۔۔۔

مجھے۔۔۔۔مجھے لگا اب سب ٹھیک ہے۔۔۔۔۔۔۔اور تم۔۔۔۔۔کل رات۔۔۔۔مطلب۔۔۔

اُس کے لہجے نے نین کو اتنی تکلیف دی کے اُسے سمجھ نہیں آیا کیا بولے وہ لفظ ڈھونڈھتی رہ گئی اور لہجہ بھیگ گیا۔۔۔۔۔

کل رات جس طرح کی تم نے حرکت کی نا میری جگہ کوئی اور

ہوتا تو اُس کا بھی دماغ بہک جاتا۔۔۔۔۔۔

شکر مانو کے میں نے پھر بھی تمہاری بیوقوفی کا فائدہ اٹھا کر کچھ

اُلٹا سیدھا نہیں کیا۔۔۔۔۔۔ ورنہ تم کیا ہی بگاڑ لیتی میرا

۔۔۔۔۔۔

اُس نے بھینچے لہجے میں سفاکی سے کہہ کر اس قدر بے حسی

دکھائی کہ اُس کے الفاظ نین کے دل پر گرم سیسے کی طرح اثر

کرنے لگے۔۔

ماما کے بیٹے پلیز۔۔۔۔۔۔ اس طرح۔۔۔ بات مت

کرو۔۔۔۔ مجھے بہت خراب لگ رہا ہے۔۔۔

گ۔۔گالی جیسا فیل ہو رہا ہے۔۔۔۔بہت ہی گندا فیل ہو رہا ہے۔۔۔۔

اُس نے بے ترتیب سانس لے کر آنکھیں سختی سے میچیں۔۔۔اور ہتھیلی دیوار پر رکھ کر دھیرے دھیرے نیچے ہوتی زمین پر بیٹھ گئی۔۔۔

اُس کے لفظوں نے اس قدر ذلت کا احساس کروایا تھا کے دل شدت سے پھٹنے کو ہوا۔۔۔۔اُس کی آواز میں بھی لرزش تھی اور سانسوں کا تسلسل بھی بے ترتیب تھا۔۔۔

جسے محسوس کرنا مشکل نہیں تھا لیکن سہنا بے ہے تکلیف دہ تھا۔۔۔

اور وہ اس کے ساتھ خود کو بھی یہ تکلیف دے رہا تھا۔۔۔

تنے اعصاب سست پڑ گئے تھے۔۔اور گاڑی میں گھٹن کا

احساس بڑھنے لگا تھا۔۔

مجھے تمہیں ہرٹ کرنے کا شوق نہیں ہے۔۔۔
سمجھ آ رہا ہے کے تم ڈپریس ہو پریشان ہو لیکن اس کا مطلب

یہ نہیں ہے کے تم میرے اور انجو کے بیچ آ کر ہمارے لیے

پرابلمز کریئیٹ کرو۔۔

اس نے بمشکل اپنے لہجے کی سختی کو قائم رکھے سپاٹ لہجے میں

کہا نین کی آنسو روکنے کی کوشش ناکام ہونے لگی آنسو

آنکھوں میں جمع ہو کر سامنے کے منظر کو دھندلا کرنے

لگے۔۔۔اور سانس لینے میں مشکل ہونے لگی۔۔

اگر تمہیں اپنے ہسبنڈ کی کمی محسوس ہو رہی ہے تو اُسے مجھ میں ڈھونڈھنے کی بجائے

کہیں اور جا کر ڈھونڈھو۔۔۔۔

ہو سکتا ہے وہ تمہیں مل جائے اور اگر تب بھی نہیں ملتا۔۔۔۔۔

تو سمجھ لو شاید مر گیا۔۔۔۔

وہ بے تاثر چبھتے لہجے میں بولا نین کی آنکھوں میں جمع پانی کی مقدار تھوڑی اور بڑھی۔۔۔ حیرت تھوڑی اور بڑھی۔۔۔ درد تھوڑا اور بڑھا

اُس نے فون بند کر کے کان سے ہٹایا منہ سے سانس لی اور

اپنے کہے لفظوں کو ذہن میں دوہرا کر یاد کیا۔۔۔اُن کی

سختی۔۔۔اُن کی تلخئ نے نین کو کس قدر تکلیف دی ہو گی یہ

احساس زہر بن کر رگوں میں اترنے لگا۔۔۔

آنکھیں ضبط سے مزید سرخ ہوئیں۔۔

دل کا درد آنسُو بن کر باہر آنے کو مچلنے لگا لیکن اُسے آنسوؤں

سے نفرت تھی۔کمزور پڑنے سے نفرت تھی۔۔۔۔

بھلے یہ ضبط اُس کے لیے سانس لینا محال کر رہا تھا لیکن وہ خود

کو پگھلنے سے روکے ہوئے تھا۔۔

لبوں کو سختی سے بھینچ کر ہتھیلی کو زور زور سے وہیل پر مارتے ہوئے برداشت کے باہر ہوتے درد سے بھٹکنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔

نین فون کان سے ہٹا کر خاموشی سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔آنکھ میں جمع آنسُو بوند بن کر موبائل کی سکرین پر گرا تھا جس نے اُس کے عکس پر داغ بنا دیا تھا۔۔۔جیسے چند لفظوں نے اُس کے وجود اور اُس کی عزتِ نفس پر داغ لگا دیے تھے۔۔۔۔

خاموش ذہن اور خاموش کمرے میں رنگ کی آواز گونجی تو پتہ نہیں کس احساس کے تحت اُس نے سانس روکے بنا دیکھے

بنا پل گنوائے فون او کے کر کے کان سے لگایا۔۔۔۔ شاید اس اُمید سے کے وہ کہہ دے میں مزاق کر رہا تھا۔۔۔۔اور سب ٹھیک ہو جائے۔۔۔

ریا کہاں ہو تم۔۔۔۔۔

لیکن اِس کی اُمید پھر اُسی بے دردی سے ٹوٹی جب اُس آواز کی بجائے کوئی اور آواز کانوں میں گونجی۔۔ رکی سانس بحال ہوئی لیکن درد بڑھ گیا۔۔۔۔

میری انگیجمنٹ میں بھی کیا تُم نے مہمانوں کی طرح عین وقت پر آنا ہے۔۔۔۔

فون کان سے ہٹ کر نیچے آچکا تھا اُس پر گرفت بے حد کمزور ہو گئی تھی۔۔۔ لیکن جب اُسے انجو کی بات سنائی دی تو اُس کے حواسوں میں تیزی آگئی۔۔۔ اُسے لگا اُس نے سننے میں غلطی کی ہے شاید۔۔۔۔

انگیجمنٹ۔۔۔۔

لب آہستہ سے ہلے۔۔۔۔ آواز دھیمے سے نکلی اور دل شدت سے دھڑک کر دعا کرنے لگا کے یہ غائب ذہنی کا اثر ہو۔۔۔

سوری نین مجھے لگا ریا ہے۔۔۔ کہاں ہو تم دونوں میں کب سے اِنتظار کر رہی ہوں۔۔۔۔۔۔

اُس کی آواز پہچان کر انجو نے بنا دھیان دیے پوچھا

آج تمہاری۔۔۔این۔۔۔۔انگیجمنٹ ہے۔۔۔۔۔۔

اُس نے تڑپ کے بے بسی سے اپنا سوال دہرایا کے جلد جلد وہ جواب دے کر اُسے اس گھٹن سے آزاد کرے۔۔۔

ہاں تمہیں نہیں بتا یار یانے۔۔۔۔میں نے تو اُسے کہا تھا کہ تمہیں بھی بولے۔۔۔اکچلی آئے ایم سوری۔۔۔۔ مجھے تمہیں پرسنلی انوائیٹ کرنا چاہیے تھا۔۔لیکن کیا کروں مجھے کچھ سوجھ ہی نہیں رہا ایکسائٹمنٹ میں۔۔۔۔

لیکن اب بھی وہی ہوا جو وہ نہیں چاہتی تھی۔۔۔۔اب بھی درد نے جان نہیں چھوڑی۔۔۔اب بھی قسمت نے رحم نہیں کیا۔۔۔۔۔

اُس نے ہمت اور برداشت میں جیتنے کی ٹھانی تھی اسلئے قسمت نے بھی حد آزمانے کا فیصلہ کر ہی لیا تھا۔۔۔۔
اور شاید یہ حد ہی تھی۔۔۔جو اُس کے وجود میں سناٹا بھر گیا۔۔۔جسم کا ہر حصہ سن ہو گیا۔۔۔۔درد کی بیڑیوں نے اُسے بری طرح جکڑ لیا۔۔۔

آنکھوں میں آنسو تک آنے کو راضی نہیں ہوئے۔۔۔۔اور کانوں میں عجیب سی خوفناک آوازیں گونجنے لگی

۔۔۔۔۔ جیسے سنسان جنگل میں ایک ساتھ کئیں زخمی جانوروں کے رونے کا شور۔۔۔ جیسے زمین سے گھستے نوکیلے ناخنوں کی زوردار گونج۔۔۔ جیسے کسی چکی میں پستے کنکر کا شور۔۔۔۔۔۔۔۔

بدن اُن آوازوں کی شدت سے کانپنے لگا۔۔۔اور دماغ وحشت سے پھٹنے لگا تو اُس نے دونوں ہتھیلیوں سے کانوں کو ڈھک کر آنکھیں زور میچ لیں۔۔۔۔۔دانت آپس میں سختی سے بھینچ لیے

باہر کا شور ہوتا تو شاید کان بند کرنے کا کوئی فائدہ ہو پاتا لیکن یہ شور تو اندر ہی اندر گھٹتی چینخوں۔۔دل کی بے شمار

آہوں۔۔۔۔اور آنسوؤں کے ضبط کا شور تھا۔۔۔۔۔۔۔۔جو اُس کے لیے سہنا مشکل تھا۔۔۔۔اُس شور سے بھاگ پانا بھی ناممکن تھا۔۔۔

اُس نے کانوں کو سختی سے دبائے سر جھکا کر اپنے زانو سے لگا دیا اور دیر تک اُس شور سے لڑتی رہی۔۔۔۔

♦♦♦♦♦♦♦♦

Come in-----

دروازہ ناک ہونے کی آواز پر اجازت دیتے ہوئے اُس نے خود کو تیار کرنے والی بیوٹیشن کو روک کر آنے والے کی جانب دیکھا۔۔۔

اور پورب کو سامنے دیکھ اُس کے چہرے کے تاثرات بدلے

اُس نے بیوٹیشن کو باہر جانے کا اشارہ کیا اور اپنی جگہ سے اٹھ گئی۔۔۔

Zubi Novels Zone

اسکائی بلیو کلر کی بنا بازوؤں والی خوبصورت اور بیش قیمت پیروں کو چھوتی فراک ہمرنگ جویلری اور میک اپ میں وہ اتنی خوبصورت اور الگ لگی کے پورب کے لیے پل بھر کو نظر ہٹانا مشکل ہوا۔۔۔۔

مجھے لگا تھا تم نہیں آؤ گے۔۔۔ لیکن تم تو سب سے پہلے آ گئے۔۔۔۔۔آئے ایم سرپرائز۔۔۔۔

اُس نے مسکراتے ہوئے طنز کیا تو جواب میں وہ بھی مسکرایا

کیسے نہیں آتا۔۔۔ تم نے اسپیشلی انوائیٹ جو کیا تھا۔۔۔اور تمہارا خاص دوست ہونے کے ناطے غیروں سے پہلے تمہاری خوشی میں شامل ہونا تو بنتا ہے نہ۔۔۔

قدم اُس کی طرف بڑھاتے ہوئے اُس کے سامنے آ کر رکا اور مسکرا کر بولا

I m suprised again----

تمہیں اب بھی ہماری دوستی یاد ہے----

مجھے تو لگا تم بھول گئے---- تبھی تو آجکل بات بات پر میرا

دل دکھاتے ہو----

انجو نے پھر طنز کیا لیکن اب افسوس اور دکھ سے--- وہ اُس

کی اُداس آنکھوں میں دیکھ کر ہلکا سا ہنسا---

دکھ بن کر ہی صحیح کم سے کم تمہارے دل تک میری پہنچ تو

ہے---

وہ گہری نظروں سے اُسے دیکھتے ہوئے بولا اور پھر آس پاس

دیکھا جہاں کمرے میں چاروں دیواریں ڈھیروں تصویروں

سے سجی ہوئی تھی---

کچھ بچپن کی کچھ تھوڑی پرانی کچھ بلکل چند مہینے پہلے کی لیکن آدھے سے زیادہ تصویریں اُن دونوں کی تھی

کوئی ساتھ بر تھڈے مناتے ہوئے۔۔کوئی سفر کے دوران کی تو کوئی اور خوبصورت سے یاد۔۔۔

یہ تصویریں تم نے اب تک ایسے ہی رکھی ہُوئی ہے۔۔۔۔
وہ مسکراتے ہوئے اُس کے پیچھے کی دیوار پر لگی تصویروں کو دیکھتا ہوا بولا۔۔

یہ تصویریں نہیں انمول یادیں ہے۔۔۔
انجو اُس کی مسکراہٹ کو دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔

جنہیں تم نے بے مول کر دیا۔۔۔

پورب نے فوراً اُس کی جانب دیکھ کے سنجیدگی سے کہا تو وہ حیرت سے اُسے دیکھنے لگی۔۔۔

میری زندگی میں کسی کے آجانے سے یہ بے مول کیسے ہو گئے پورب۔۔۔ کیا میرا دکش سے محبت کرنا گناہ ہو گیا جو اب میں تمہاری دوستی کے قابل نہیں رہی۔۔۔

وہ حیرت اور پریشانی سے اُسے دیکھتی ہوئی پوچھنے لگی۔۔۔ کیوں کے پورب کی باتیں اُسے بری طرح تکلیف دے رہیں تھیں

محبت۔۔۔۔۔۔

اُس کی بات کے آخر میں وہ ایک لفظ کہہ کر ہنسا

یہ محبت نہیں ہو سکتی انجو۔۔۔۔

اور پھر بلکل سیریس ہو کر اُس کی آنکھوں میں دیکھا۔۔انجو غور سے اُسے دیکھتی سمجھنے کی کوشش کرنے لگی کر آخر وہ کیوں یقین نہیں کرتا۔۔۔۔

تمہاری نظروں سے پہلے وہ تمہارے دل کو بھاتا تو شاید محبت ہوتی۔۔۔۔

وہ اُس کے مقابل کھڑا دونوں ہاتھ پاکٹز میں ڈالے اُس کی آنکھوں میں دیکھتا ہوا بولنے لگا

چہرے سے پہلے تمہیں احساسوں میں الجھاتا تو شاید محبت ہوتی۔۔۔۔

اور انجو حیرت سے اُس کے بدلے تیور دیکھنے لگی۔۔۔

تم اُسے دیکھ کر اگر سب رنگوں کو بھول جاتی اور تمہیں ہر رنگ اُس میں نظر آتا تو شاید محبت ہوتی۔۔

اور اُس کی اجنبی نظریں انجو کو خود میں جکڑ رہی تھی۔۔۔

بات کرتے کرتے کہیں دور نکل جاتی۔۔۔دن ڈھل جاتے
تم چپ نا ہو پاتی تو شاید محبت ہوتی۔۔۔۔
اور اُس کے لہجے کی سنگینی ذہن کو اُلجھا رہی تھیں۔۔۔

ہنس کر تو تم سب سے بات کرتی ہو۔۔۔اُس کے آگے اگر رو
پاتی تو شائد۔۔۔ محبتؔ ہوتی۔۔۔۔۔
اُس کا لہجہ بدل رہا تھا اور انجو کی دھڑکنیں بدل رہیں تھیں

بجائے سنگھار کے اُسے آئینہ بناتی۔۔۔۔خوبصورتی سے زیادہ
اُسے کمیاں دکھاتی تو شاید محبت ہوتی۔۔۔۔
اُس کی آواز دھیمی ہوئی تھی۔۔لفظ پر سوز ہوئے تھے۔۔

ہم قدم سے پہلے ہمراز بناتی تو شاید محبت ہوتی۔۔۔۔۔

اور دونوں کی نظروں کی طرح وقت بھی مانو ایک جگہ تھم گیا۔۔

جو پہنی ہے وہ مسکان نہیں۔۔۔۔۔جو چھپایا ہے وہ ڈر اُسے بتاتی تو شاید محبت ہوتی۔۔۔۔

اُس کا ہر لفظ انجو کے اندر اُتر رہا تھا۔۔۔۔

ٹائم اسپینڈ کرنے کی بجائے چند لمحے جی کر آتی تو شاید محبت ہوتی۔۔۔

اور انجو کے دل میں بے چینی بڑھ رہی تھی۔۔۔۔

جہاں تک تمہیں میں نے دیکھا ہے۔۔۔اُسے خود کو اتنا بھی دکھا پاتی تو شاید محبت ہوتی۔۔۔۔۔

اُس کی نظریں بھی مانو بول رہی تھی۔۔۔انجو کے لیے پلکیں ناممکن سا تھا۔۔ q جھپکنا بھی

یہ محبت نہیں ہے۔۔۔۔۔

وہ تھوڑا اُس کے قریب ہوا لیکن وہ محسوس نہیں کر پائی۔۔۔

سونے سے پہلے گڈ نائٹ اور جاگتے ہی گڈ مارننگ کا میسیج کرنا محبت نہیں ہے۔۔۔۔

آخری اور پہلا خیال اُس کے نام کر دینا محبت ہے۔۔۔۔۔

وہ بھاری لہجے میں کہتا تھوڑا اور قریب ہوا۔۔۔

اُس کے ساتھ خوشیاں منانا محبت نہیں۔۔۔۔اُسے بے چینی میں سکون کی طرح محسوس کرنا محبت ہے۔۔۔

آواز اور دھیمی ہوئی۔۔۔فاصلہ اور کم ہوا۔۔۔۔دھڑکنیں اور بڑھیں۔۔۔

Zubi Novels Zone

محبت کی باتیں محبت کے دعوے۔۔۔دِن رات اظہار یہ محبت نہیں۔۔۔۔۔خاموش ہو کر بھی نظروں کو سن لینا محبت ہے۔

فاصلہ برائے نام رہ گیا۔۔۔۔۔ نظریں نظروں کو اور سانسیں سانسیں کو چھونے لگی۔۔۔۔۔

جیسے میں سن سکتا ہوں۔۔۔۔ تمہاری آنکھوں کو۔۔۔

وہ اتنے قریب آکر اُس کی آنکھوں میں دیکھتا گمبھیر سرگوشی میں بولا اور اُس کی سانسوں نے جب چہرے کو چھوا تو وہ ہوش میں آئی اور گھبرا کر پیچھے ہوئی۔۔۔ دھڑکنیں بے ترتیب ہوئیں آنکھوں میں حیرت ہی حیرت تھی۔۔۔۔۔ اس کے لفظوں کی وجہ سے بھی اور اس کے بدلے انداز کی وجہ سے بھی۔۔۔

مجھے اپنی باتوں میں اُلجھا کر کیا ثابت کرنا چاہتے ہو تم پورب۔۔۔۔

وہ گھبراہٹ کو غصے میں چھپا کرنا گواری جتاتے ہوئے بولی تو وہ مسکرایا

تمہاری اُلجھن مٹانا چاہتا ہوں۔۔۔۔

وہ چاہت بھری نظروں سے اُسے دیکھتے ہوئے

بولا۔۔۔انجو نے خشک گلے کو تر کیا۔۔۔اس کے

احساسات پہلی دفعہ کچھ الگ اور کافی عجیب تھے

۔۔۔جنہیں وہ سمجھنے میں ناکام تھی۔۔۔

سارے سوالوں کے جواب مل جائیں گے

تمہیں۔۔۔۔زیادہ اِنتظار نہیں کرنا ہوگا۔۔۔۔کچھ دیر اور

بس۔۔۔۔

جب دکش میری اُنگلی میں رنگ پہنا کر مجھے اپنا بنائیں گے تب تم اپنی نظریں میرے چہرے سے مت ہٹانا۔۔۔ غور سے دیکھنا کے کیسی ہوتی ہے اپنی محبت کو پا لینے کی خوشی۔۔۔۔۔

اور اگر تب تمہیں احساس ہو جاے کے تم اور تمہارے تجزیے کتنے غلط تھے تو آ کر مجھے کہہ دینا کے انجو میں غلط تھا۔۔۔

میں اُسے اپنا ویڈنگ گفٹ سمجھ لوں گی۔۔۔

وہ سنبھل کر۔۔۔۔غصے سے اُسے دیکھتی ہوئی ایک ایک لفظ پر زور دے کے بولی تو اُس کی مسکراہٹ گہری ہوئی۔۔۔

۔۔۔گفٹ سے یاد آیا۔۔۔

وہ اُس کی غصے اور اُلجھن سے بھری آنکھوں میں دیکھتا ہوا بولا اور ایکدم سے اُس کی طرف بڑھ کر اُس کا چہرہ تھامے اُس کے لبوں پر جھک کر اُنہیں قید کر گیا۔۔۔۔

وہ صدمے سے سانس لینا بھول گئی۔۔۔۔۔آنکھیں جہاں کی وہاں ٹھہری رہ گئی۔۔۔۔۔دھڑکنیں رک گئیں۔۔۔۔

چند سیکنڈ بعد وہ پیچھے ہوا لیکن دور نہیں۔۔۔وہ حیرتوں کا جہان آنکھوں میں لیے اُسے دیکھتی رہ گئی اور وہ مسکرایا۔۔۔

اپنے ایکسپریشن تھوڑے شارپ رکھنا انجو۔۔۔۔کہیں میں کچھ مس نا کردوں۔۔۔مجھے شدت سے اِنتظار ہے اُس لمحے کا

جب وہ تمہیں رنگ پہنائے گا۔۔۔یہ دیکھنے کے لیے کے

تب تمہارے چہرے پر کیا نظر آتا ہے۔۔

اُسے پالینے کی خوشی یا میرے چھو لینے کا

احساس۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اُس کے چہرے کو اپنے لفظوں اور سانسوں کی تپش سے

مہکاتا مسکراتے لہجے میں بولا اور قدم پیچھے لیتا اُس سے دور ہو

کر وہاں سے چلا گیا

انجو کو حیرتوں اور بکھری دھڑکنوں کی زد میں چھوڑ کر۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔ

۔

نین میں باہر۔۔۔۔۔

ریااُسے اپنے جانے کا بتانے کے لیےاُس کے روم میں آئی لیکن دروازہ کھول کر اندر داخل ہوتے ہوئےاُس کی نظر جب شیشے میں نین کے عکس پرپڑی تو حیرت سے بات ادھوری رہ گئی۔۔۔۔

وہ ڈارک بلیو کلر کے ہیوی۔۔۔۔ چھوٹے چھوٹے شیشوں کے ورک والے لہنگے چولی پر سیم کلر کا اوپن جیکٹ پہنے۔۔۔۔۔ ہیوی جویلری اور گہرے میک اپ میں خطرناک حد تک خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔۔۔۔ بلکل ایک نئی دلہن کی طرح جس نے سنگھار میں کوئی کسر نہ چھوڑی ہو۔۔۔۔

لیکن ریا کے حیران ہونے کے وجہ صرف اُس کا تیار ہونا نہیں بلکہ اس طرح تیار ہونا بھی تھا جیسے وہ پہلے کبھی نہیں ہوئی تھی۔۔۔۔

نا باہر کسی پارٹی کے لیے نا گھر کی یا کسی دوست کی شادی کے لیے۔۔۔۔

کانوں میں بڑے بڑے ایر نگز جن سے وہ ہمیشہ چڑ کھاتی تھی ماتھے پر بڑا سا مانگ ٹیکہ جو اُسے کبھی پسند نہیں تھا۔۔۔۔ ہاتھوں میں بھر بھر کر چوڑیاں جن کی آستینوں کے آگے جگہ بھی نہیں تھی۔۔۔

چہرے اور آنکھوں پر گہرا میک اپ جس کی اُسے ضرورت نہیں تھی۔۔۔۔۔۔

تم اتنا تیار ہو کر کہاں جا رہی ہو نین۔۔
ریا نے اپنی حیرت سے نکل کر آگے بڑھتے ہوئے پوچھا تو وہ اُس کی جانب پلٹ کر مسکرائی۔۔

وہیں جہاں تم جا رہی ہو۔۔۔۔
مسکراتے ہوئے اُس کے سرخ لپ سٹک سے سجے ہونٹ بے حد خوبصورت لگ رہے تھے لیکن اُس کی مسکراہٹ خوبصورت نہیں تھی۔۔۔۔بلکہ بے حد عجیب تھی۔۔۔
آنکھوں میں کاجل کی سیاہی سے زیادہ ضبط کی سرخی تھی۔۔۔

لیکن میں تو ایک پارٹی میں جا رہی ہوں۔۔بتایا تو تھا تمہیں۔۔۔۔۔۔

اُس نے پریشانی سے جواب دیا۔۔اب بھی انجو اور دکش کا ذکر نہیں کیا۔۔۔

ہاں تو میں بھی وہیں چل رہی ہُوں۔۔۔انجو نے اتنے پیار سے آنے کو بولا ہے۔۔۔جانا پڑیگا نا۔۔۔۔

وہ ایکسائیٹڈ انداز میں بولی۔۔۔

ریا کو اُس کی اکسائٹمنٹ پر حیرت بھی ہوئی اور اپنے بات چھپانے کا دکھ بھی ہوا۔۔۔۔

سوری نین میں نے تمہیں اس لیے نہیں بتایا کیوں کے مجھے لگا تم ہرٹ ہو جاؤ گی۔۔۔م۔۔۔۔میں بہت اُلجھ گئی تھی مجھے سمجھ ہی نہیں آرہا تھا کے مجھے اپنی ایک دوست کے لیے خوش ہونا چاہیے یا دوسری کے لیے دکھی ہونا چاہیے۔۔۔۔ اُس نے افسوس سے کہا۔۔۔

۔۔۔لیکن میں تو بلکل دکھی نہیں ہوں۔۔۔ تمہیں میں کہیں سے لگ رہی ہوں کیا دکھی یا پریشان۔۔۔۔

وہ ہنس کر بولی تو ریا کو اُس کی ہنسی بھی بلکل خالی لگی۔۔۔

میں تو بہت خوش ہوں۔۔۔اسمائیل بھی کر رہی ہوں۔۔۔اتنی ایکسائیٹڈ ہوں وہاں جانے کے لیے۔۔۔میں دکھی نہیں ہوں۔۔۔۔

وہ اپنی ہی بات پر زور دیتے ہوئے ریا کو مزید حیران پریشان کر گئی۔۔

وہ اُسے بہت اچھے سے سمجھتی تھی اسلئے اُسے صاف نظر آرہا تھا کے آج اُس کا ہنسنا مسکرانا اُس کی باتیں کچھ بھی نارمل نہیں ہے۔۔۔سچے نہیں ہے

لیکن تم۔۔۔تمہیں اتنا تیار ہوتے میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھا۔۔گھر کے فنکشنز میں بھی نہیں۔۔۔۔

وہ اُسے جانچتے انداز نے دیکھتی ہوئی پوچھنے لگی تو نین نے اُس کی بات کاٹی۔۔

گھر پر تو میں دن رات ہی ہوتی ہوں نا۔۔۔

دہلی تھوڑی نا روز روز آتی ہوں۔۔۔

اور وہ بھی اتنی بڑی پارٹی میں۔۔۔۔ تھوڑا تو چینج ہونا چاہیے نہ۔۔۔۔

اور پھر سب کو سمجھ بھی آنا چاہیے کے میں واقعی خوش ہوں۔۔۔۔

اس نے پھر اپنے خوش ہونے پر زور دیا۔اُس کے بات کرنے پر اُس کے کان میں موجود ایر نگ کے گھنگرو بھی حرکت کر رہے تھے۔۔

ریا کو یقین ہو گیا تھا کے وہ ٹھیک نہیں ہے

خوشی بھاری کپڑوں اور گہنوں سے نظر نہیں آتی نین۔۔۔ہم کہیں نہیں جائیں گے۔۔۔۔

ریا نے اُس کی بات کا جواب دیتے ہوئے جب اُس کا ہاتھ پکڑا تو اُسے نین کی ہتھیلی جلتی ہوئی محسوس ہوئی۔۔۔۔۔۔

اُس نے چونک کے اُس کے ہاتھ کو اور پھر اُسے دیکھا۔۔ہاتھ چھوڑ کر اُس کی پیشانی کو چھوتے ہوئے یقین کیا تو حیرت سے منہ کھلا رہ گیا کیوں کہ اُسے بے حد تیز بُخار تھا۔۔۔۔

تمہیں تو بہت بخار ہے نین۔۔۔۔

وہ حیرت اور پریشانی سے اُسے دیکھنے لگی کے اتنے تیز بخار میں کیسے وہ نارمل بن کر کھڑی مسکرا رہی تھی ہنس کے دکھا رہی تھی۔۔۔

میں نے بہت ہیوی کپڑے پہن لیے نا پہلی بار۔۔۔ شاید اس لیے ہو رہا ہے لیکن میں ٹھیک ہوں۔۔۔ چلو نا ہمیں دیر ہو رہی ہے۔۔۔ میں انگجمنٹ مس نہیں کرنا چاہتی۔۔۔ وہ پھر بڑا سا مسکرا کر بیتابی سے بولی۔۔۔ ریا نے صدمے سے اُسے دیکھا۔۔

نین تم پاگل ہو گئی ہو۔۔۔ جلدی چینج کرو اور لیٹو وہاں۔۔۔ میں ڈاکٹر کو بلا رہی ہوں۔۔۔

وہ اُس کی لاپرواہی اور بے نیازی دیکھ غصے سے بولی لیکن نین پر اُلٹا اثر ہوا۔۔۔

نہیں مجھے نہیں لیٹنا۔۔۔مجھے پارٹی میں جانا ہے۔۔۔میں بلکل ٹھیک ہوں۔۔۔۔تم چلو نا پلیز ریا۔۔۔ہم لیٹ ہو جائیں گے۔۔۔

وہ اچانک ایسے پریشان ہو گئ جیسے ابھی تو رو دے گی اور اُس کے ایسے تاثرات دیکھ حقیقی معنی میں ریا کو اُس کی فکر ہوئی

اگر تم نہیں چلو گی نا تو میں تم سے ناراض ہو جاؤں گی۔۔۔۔ کبھی بات نہیں کروں گی۔۔۔۔۔ یہاں رہوں گی بھی نہیں۔۔۔۔ قسم سے۔۔۔ قسم سے

وہ پاگل کی طرح لڑکھڑاتے لفظوں میں بڑبڑائی۔۔۔

نین۔۔۔۔۔ تمہیں کیا ہوا ہے۔۔۔ پلیز ایسا مت کرو۔۔۔ مجھے بہت گھبراہٹ ہو رہی ہے۔۔۔۔

ریانے اُس کا چہرہ تھامتے ہوئے گھبرا کے کہا تو وہ اُس کے ہاتھ جھٹک گئی

تم نہیں چل رہی نا۔۔۔ بہانے کر رہی ہو نا۔۔۔ ٹھیک ہے میں اکیلی ہی چلی جاتی ہوں۔۔۔۔

وہ غصے سے اُسے دیکھتی سائیڈ سے آگے بڑھ کر روم کے باہر نکل گئی ریا بھی تیزی سے اُس کے پیچھے بھاگی۔۔۔

اسے روکنے کے لیے پکارتی رہی لیکن وہ بنا سنے باہر نکل کر گاڑی میں بیٹھ گئی اور ڈرائیور سے چلنے کو کہا۔۔۔۔

ریا جلدی سے اُس تک پہنچی اور ڈرائیور کو روکا۔۔۔۔

نین تم کیا کر رہی ہوں باہر آؤ۔۔۔

وہ دروازہ کھول کر پریشانی سے بولی تو اُس نے سر زوروں سے نفی میں ہلایا۔۔۔۔

نہیں۔۔۔۔پہلے تم مجھے لے کے چلو۔۔۔۔۔۔ورنہ میں ٹیکسی کر کے اکیلی ہی چلی جاتی ہوں۔۔۔۔

وہ نفی کرتی ہُوئی بڑبڑا کر باہر نکلنے لگی توریا نے اُسے روکا اور خود کار کے اندر بیٹھ گئی کیوں کے نین کو سمجھا پانا اس وقت مشکل نہیں نا ممکن تھا۔۔۔اور اُسے سمجھ نہیں آرہا تھا کے کرے تو کیا کرے۔۔۔

♦♦♦♦♦♦

بہت اچھے لگ رہے ہو دونوں بلکل میڈ فور ایچ ادر۔۔۔۔ تصویریں لیتے ہوئے انجو کی دوست نے دونوں کی تعریف کی تو انجو نے دکش کی جانب دیکھا۔۔جو وہائٹ شرٹ پینٹ پر سکائے بلیو جیکٹ میں ہمیشہ سے بھی زیادہ ہینڈسم لگ رہا تھا۔۔۔

سلکی بال شائن کر رہے تھے۔۔ شیو بلکل ہلکی سی تھی اور آنکھوں پر بلیک فریم والے گلاسز تھے جس کے شیشے گلابی تھے۔۔۔

اگر کچھ کم تھا تو وہ اسمائیل جو انجو کو بے حد پسند تھی۔۔۔ وہ اُسے آج کہیں سے بھی دیکھنے کو نہیں مل رہی تھی۔۔

وہ خود بھی آج مسکرانے کی بس ناکام کوشش ہی کر رہی تھی کیوں کے پورب کے الفاظ اور اُس کی حرکت اُس کے ذہن پر بری طرح سوار تھے اُسے ذرا بھی چین نہیں لینے دے رہے تھے۔۔۔ جب کے پتہ نہیں وہ اب کہاں غائب ہو چکا تھا ۔۔۔ ایک دفعہ بھی دکھائی نہیں دیا تھا۔۔۔

مسٹر اور مسز سنگھ دونوں اُنہیں ساتھ دیکھ کر بے حد خوش تھے۔۔۔۔فنکشن بلکل چھوٹا سا تھا جس میں محض نزدیکی اور خاص لوگ شامل تھے۔۔

بہت زیادہ ہنگامہ نہیں کیا گیا تھا۔۔میڈیا کو شامل نہیں کیا گیا تھا۔۔۔۔بس چھوٹی سی سمپل پارٹی تھی۔۔۔۔

انجو تم کونسی سوچ میں گم ہوا سمائیل تو کرو یار۔۔۔۔اور دکش آپ پلیز اپنے گلاسز اُتار دیجیئے نا۔۔۔۔

اُس کے ادھر اُدھر دیکھنے پر انجو کی فرینڈ نے دونوں کو باری باری دیکھ کے کہا جس پر انجو فوراً مسکرائی۔۔۔۔جب کے وہ لا

تعلق کھڑا تھا۔۔۔کسی کی جانب دیکھ بھی رہا تھا یا نہیں سمجھنا مشکل تھا۔۔۔

اکچلی دکش کی آنکھوں میں انفیکشن ہے اسلئے۔۔۔اگر وہ گلاسز نکال دیں گے تو میری آنکھوں میں بھی پرابلم ہو سکتی ہے۔۔۔

اُس نے مسکراتے ہوئے کہا کیوں کے اُس کے سوال کرنے پر دکش نے اُسے یہی وجہ بتائی تھی۔۔۔حقیقت میں تو وہ آنکھیں نہیں اپنا درد چھپانا چاہ رہا تھا

لوگ محبت میں دل کا درد لے لیتے ہیں اور تم آنکھوں کا انفیکشن نہیں لے سکتی۔۔سو مطلبی انجو۔۔۔۔

اُس کی دوست نے اُسے چڑانے کی غرض سے ہنس کر کہا

لیکن انجو کو ایسا لگا جیسے پورب نے اُس پر پھر طنز کیا ہو کے تم اُس سے محبت نہیں کرتی۔۔۔۔

پھر اُس پر ہنسا ہو۔۔۔

وہ اپنی سوچ کے زیرِ اثر مسکرا بھی نہیں پائی تو اُس نے منہ پھیر کر دوسری جانب کر لیا۔۔۔۔

+

+

+

نین میری بات سنو۔۔۔۔

وہ ریا کے لاکھ سمجھانے پر نہیں مانی۔۔۔اور گاڑی گیٹ کے باہر رکتے ہی اُس سے پہلے اُتر کر اندر کی طرف بڑھ گئی۔۔ریا اُسے پکارتی ہوئی اُس کے پاس پہنچی۔۔۔

وہ باہر نکل کر کسی سے فون پر بات کر رہا تھا جب اتفاق سے نظر انٹرنس کی جانب گئی۔اور پھر پلٹنے میں ناکام ہوئی۔۔۔

ایک خوشنما احساس نے ہوا کے جھونکے کی مانند اُس کے چہرے کو چھوا۔۔۔۔۔دھڑکنیں بے ترتیب ہوئیں۔۔۔
اُس کے ہر بڑھتے قدم کے ساتھ خوشبو کا زوردار جھونکا سانسوں میں اترتا محسوس ہوا۔۔۔

ہر قدم کے ساتھ ایک جھنکار دل میں گونجنے لگی جس نے باقی سب آوازیں میوٹ کر دی۔۔۔۔۔

فون کان سے ہٹ گیا۔۔۔۔

دماغ سب بھول گیا۔

دل رفتار سے بھٹک گیا۔۔

اور ہر بھٹکتی دھڑکن سے یہ آواز آئی کہ۔۔۔۔۔

کیا دنیا میں اس سے خوبصورت بھی کچھ ہے۔۔۔۔

وہ ریا کی باتیں ان سنی کر کے تیزی سے اندر کی طرف بڑھ رہی تھی لیکن اُسے باہر کھڑے دیکھ جہاں کی وہاں رک گئی۔۔۔

گلاسز کی وجہ سے اُس کی نظروں کا رخ سمجھنا مشکل تھا لیکن اُسے دیکھ کے نین کے لبوں پر بڑی سے اسمائیل آئی ۔۔۔۔۔وہی عجیب سی مسکراہٹ۔۔۔۔پُراسرار سی مسکراہٹ۔۔۔۔

وہ اُس کی اور بڑھی اور ریا بھی پُرسوچ نظروں سے دکش کے کھوئے کھوئے تاثرات دیکھتی آگے بڑھی۔۔۔

سگائی مبارک ہو مسٹر ڈی ایس۔۔۔۔

بہت بہت بہت مبارک ہو۔۔۔۔۔

نین کو اپنے سامنے جوش و خروش کے ساتھ مبارک بعد دیتے دیکھ وہ چونکا۔۔۔۔

تیز دھڑکنیں ایکدم رکیں۔۔۔
دل سنبھلا اور دماغ نے کام کیا تو احساس ہوا کہ وہ حقیقت میں اس کے سامنے ہے۔۔۔۔۔
وہ حیرت زدہ سا اُس کی موجودگی اور اس کے روپ کا یقین کرنے لگا۔۔۔
اُس کے یوں تیار ہو کر مسکرا کر مبارک باد دینے سے وہ جتنا حیران ہوا اتنا ہی پریشان بھی۔۔۔۔

اُسے اندازہ تھا کے وہ اُس کی باتوں کی وجہ سے بہت تکلیف میں ہو گی رو رہی ہو گی لیکن یہ ذرا بھی گمان نہیں تھا کے یہاں آکر اُسے یوں وش کریگی۔۔۔وہ بھی اس روپ میں۔۔۔۔۔۔۔

نین چلو۔۔۔۔۔۔

ریاد کش کو حیران پریشان دیکھ نین کا ہاتھ پکڑ کر اُسے اندر لے گئی۔۔۔۔۔

اُس کی پیشانی پر ڈھیروں لکیریں پڑی۔۔۔فون مُٹھی میں زور سے بھینچا۔۔۔۔۔۔

ڈھیروں سوچیں پریشان کرنے لگی۔۔۔۔سب سے بڑھ کر
یہ کہ کہیں نین اندر کوئی بوال نا کردے سب کے سامنے کچھ
ایسا نہ بول دے جس سے اُس کی سچائی سامنے
آجائے۔۔۔کیوں کے اُس سے کوئی بھی اُمید کی جا
سکتی۔۔۔و
وہ کچھ بھی کر سکتی تھی۔۔۔

لیکن وہ ایسا نہیں ہونے دے سکتا تھا کسی بھی قیمت پر۔۔۔۔۔
اسلئے تیزی سے اندر کی طرف بڑھا۔۔۔

وہ دونوں دروازے کے پاس ہی تھیں۔۔۔ریا کسی سے بات کرنے کے لیے رک گئی تھی اور نین اُس کے پاس ہی کھڑی تھی۔۔۔

اُس نے ریا کی نظروں میں آئے بغیر نین کی کلائی پکڑی اور اُسے کھینچتا ہوا باہر لے کر آیا۔۔۔
وہ حیرت سے اُسے دیکھنے لگی۔۔۔

تھوڑا دور اُس مینشن کی سائیڈ دیوار کی طرف آ کر وہ رکا اور نین کو کھینچ کر اپنے سامنے کھڑا کیا۔۔۔

کیوں آئی تم یہاں۔۔۔۔

منع کیا تھا نہ۔۔۔۔

وہ اُس کا ہاتھ جھٹک کر چھوڑتے ہوئے گلاسز کے پار سے اُس کی آنکھوں میں دیکھتا دانت بھینچے دھیرے سے بولا۔۔۔

آپ ایسے کیوں کہہ رہے ہے ڈی ایس۔۔۔۔میں تو یہاں آپکو آپکی انگجمینٹ کے لیے بیسٹ وشیز دینے آئی ہوں۔۔۔آپکی خوشی میں شامل ہونے آئی ہوں۔۔۔
وہ گھبرائی سی حیرت اور معصومیت کے ساتھ بولی ساحل کو اُس کے انداز پر حیرت ہوئی جو بناوٹی نہیں لگ رہا تھا وہ سمجھنے کی کوشش کرنے لگا کے آخر کیوں۔۔۔۔

ہاں آپ نے مجھے انوائیٹ نہیں کیا۔۔۔۔ لیکن میں کیا کروں میں خود کو روک ہی نہیں پائی۔۔۔۔

مجھے اتنی خوشی ہو رہی ہے نہ کے میں آپکو بتا نہیں سکتی۔۔۔۔ مجھے سمجھ نہیں آرہا مجھے اتنی خوشی کیوں ہو رہی ہے لیکن مجھے بہت خوشی ہو رہی۔۔۔۔ایسا لگ رہا ہے جیسے میں پوری بھر گئی ہوں خوشی سے۔۔۔۔

میرے روم روم میں خوشی دوڑ رہی ہے۔۔۔۔ اتنی خوش تو میں کبھی نہیں ہوئی لائف میں۔۔۔۔

اُس کا اجنبی انداز میں بات کرنا۔۔۔۔ لفظوں کا لڑکھڑانا۔۔۔انجان لہجہ اور وحشت زدہ سی مسکراہٹ ساحل کو بری طرح بے چین کرنے لگی۔۔۔۔۔۔۔

کچھ غلط ہونے کا احساس شدت سے پریشان کرنے لگا۔۔۔

اُس نے آنکھوں سے گلاسز ہٹائے اور سنجیدگی سے اُسے دیکھنے لگا

اسی لیے تو میں اتنا تیار ہو کر آئی ہوں۔۔۔تاکے آپکو انجو کو ۔۔۔پوری دنیا کو نظر آسکے کے میں سچ میں بہت خوش ہوں۔۔۔اتنا تیار تو میں اپنی شادی پر نہیں ہوئی تھی جتنا آپکو اپنی خوشی دکھانے کے لیے تیار ہوئی ہوں۔۔۔

وہ اُس کی باتوں کو سن کر سن ہو گیا تھا جن میں بس وہ اپنی خوشی ثابت کرنے کی کوشش کر رہی تھی

وہ غصّہ بھی بھول گیا تھا۔۔۔دل بہت تیزی سے دھڑک رہا تھا۔۔ سرخ نظریں نین کے حرکت کرتے لبوں کو تو کبھی آنکھوں کے سرخ کناروں کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

اور آپکو ریڈ کلر پسند ہے نہ۔۔۔میں ریڈ ہی پہنا چاہتی تھی لیکن میرے پاس ریڈ کلر تھا ہی نہیں اسلئے میں نے یہ پہنا ریڈ میں ملتا جلتا ہے نا تھوڑا۔۔۔۔۔۔

وہ اپنی رو میں بول رہی تھی۔۔۔جب ریڈ سے ملتا جلتا ہوا کہا تو ساحل نے نیچے سے اوپر تک اُس کے کپڑوں کو دیکھا جس میں نیلے کے علاوہ کوئی اور رنگ نہیں تھا۔۔۔

نین کی باتیں جاری تھیں۔۔۔۔

ساحل کی سوچیں گزرے وقت کی کچھ یادوں میں بھٹک گئیں۔۔۔۔

جب داؤد کے دھوکے اور اپنے ڈیڈ کی خود غرضی نے اُس پر ایسا ہی اثر کیا تھا۔۔۔۔وہ ایسی ہی ہو گئی تھی۔۔۔

آپ غصّہ کیوں کر رہے ہیں مجھ سے کوئی غلطی ہو گئی کیا۔۔۔۔مجھے معاف کر دیجئے میں آپکو بلکل بھی پریشان نہیں کروں گی۔۔۔۔۔آپ بس غصّہ مت کرنا۔۔۔۔

آپ ناراض مت ہونا بس۔۔۔جو چاہے گے کروں گی۔۔۔

نین کے اُس وقت کے الفاظ کانوں میں گونجے۔۔۔

جو اُسے بات بات پر آنکھیں دکھاتی تھی۔۔۔

لڑنے کو تیار ہوتی تھی۔۔۔

کسی سے نہیں گھبراتی تھی

وہ اُس سے بنا غلطی کے معافی مانگ رہی تھی۔۔۔

کیوں کے اُس وقت وہ ایک سوچ ذہن میں قید کر کے سب بھول گئی تھی کے اُسے اپنے ڈیڈ کی بات ماننی ہے۔۔۔۔

ساحل کو ناراض نہیں کرنا ہے ہر حال میں اُس سے رشتا نبھانا ہے۔۔۔۔

اور اب اُسے دیکھ کر محسوس ہو رہا تھا جیسے اس وقت بھی وہ صدمے سے اپنے حواس کھو چکی ہے۔۔۔۔۔۔۔اب بھی

اُس کے ذہن میں ایک بات تھم گئی تھی کے اُس کا یقین غلط ہے۔۔۔

وہ ساحل نہیں دکش ہے۔۔۔۔

دل نے نہیں ماننا تھا تو اب وہ دِماغ سے منوانے کی کوشش میں تھی۔۔

لیکن اِس دفعہ اُس کے دکھ کی وجہ کوئی اور نہیں وہ خود تھا۔۔۔ یہ احساس اُسے گرم ہتھوڑے کی مانند لگ رہا تھا۔۔۔

وہ پتہ نہیں کیا کیا بولے رہی جارہی تھی۔۔۔ وہ کچھ بھی سن نہیں پا رہا تھا۔۔۔۔ بے بسی سے دل پھٹ رہا تھا۔۔۔ آنکھیں

بری طرح جل رہی تھی۔۔دل میں گرم شعلے بھڑک رہے تھے۔۔۔سانس لینا دشوار ہو رہا تھا۔۔۔

اُس نے تپتے چہرے پر ہاتھ پھیر کر کچھ بولنا چاہا لیکن ناکام ہوا۔۔۔

۔۔۔جب کے نین اپنی دھن میں بولے جا رہی تھی کبھی اُس کے اور انجو کے بارے میں باتیں کر رہی تھی۔۔۔تو کبھی خود کے بارے میں۔۔۔

اور آپکو پتہ ہے میری جو بھابھیز ہے نہ وہ کہتی ہے کے

۔۔۔۔۔۔۔

وہ پتہ نہیں اور کیا بول رہی تھی ساحل نے ایکدم سے اُس کے دونوں بازؤں کو پکڑ کر اُسے کھینچا۔۔اپنے قریب کیا۔۔۔۔ نین کی آواز اور سانس دونوں رکی۔۔۔

نین۔۔۔۔۔

ساحل نے اُسے قریب کر کے دھیرے سے۔۔۔۔بہت دھیرے سے لیکن شدّت سے ضبط سے چاہت سے جذب سے پکارا۔۔۔ نین کے وجود کو جیسے ایک زوردار کرنٹ لگا ہو۔۔۔۔

اُس کا دماغ جیسے اپنا نام سنتے ہی ہوش میں آیا ہو۔۔۔۔

آنکھیں نیند سے کھلی ہو

دل نے ابھی ابھی دھڑکنا شروع کیا ہو۔۔۔۔۔۔

وہ صحرا سے ٹھنڈک میں آگئی ہو۔۔۔

بس۔۔۔۔

وہ پر سوز نظروں سے اُس کی ساکت آنکھوں کو دیکھتا ہوا بھاری بھیگے لہجے میں بولا۔۔

۔اُس کی آواز سننے سے زیادہ محسوس ہوئی۔۔۔۔۔۔

نین کا دل زوروں سے دھڑکا حواس پوری طرح بحال ہوئے۔۔۔۔۔۔۔دھیرے دھیرے اندھیرا روشنی میں بدلنے لگا۔۔۔

نین کے بدن کی تیز تپش محسوس کر کے اُس کا دل مزید تڑپا۔۔۔۔۔۔۔اُسے خود سے نفرت ہوئی۔۔۔۔۔

اُس نے کچھ اور بولنے کے لیے لب کھولے لیکن اُسے دور سے ریا کی آواز سنائی دی وہ نین کو پکار رہی تھی۔۔۔۔

وہ نظروں کی کڑی توڑے بنا اُس کے بازؤں کو آزاد کر کے پیچھے ہوا اور اُس سے دور ہو کر آنکھوں پر گلاسز لگائے وہاں سے چلا گیا۔۔۔۔۔

نین پیچھے ہوتی دیوار سے لگ گئی۔۔۔

حواس لوٹے تو درد بھی لوٹ گیا تھا۔۔۔۔۔۔

آنسو بھی آ گئے تھے۔۔۔۔

اب شدت سے دل میں تکلیف اٹھ رہی تھی۔۔۔

دل کے ٹوٹے ٹکڑے آنکھوں کو زخمی کر رہے تھے۔۔۔

بخار کے اثر سے بدن کمزور اور پیر بے جان ہو رہے تھے۔۔۔۔

آنکھیں کھلی رکھنا مشکل ہو رہا تھا۔۔۔۔۔۔

کپڑے اور گہنے خود پر بوجھ لگ رہے تھے۔۔۔۔

اب سانس لینا مشکل لگ رہا تھا۔۔۔۔

اب کھڑے رہنا مشکل ہو رہا تھا۔۔۔

سب درد سہنا مشکل ہو رہا تھا

نین تم یہاں کیوں آگئی۔۔۔ایسے کیوں کھڑی ہو۔۔۔

ریادیوار سے لگ کر اُسے روتے دیکھ فکر مندی سے پوچھنے لگی وہ اُسے دیکھ۔۔۔ سیدھی ہو کر اُس کے گلے لگی اور بے آواز ہی شدتوں سے رودی۔۔۔۔

میں نے پہلے ہی کہا تھا تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔۔۔۔

ریانے دکھ اور افسوس سے کہا۔۔۔

اُس کا دل کیا زور سے چینخ چینخ کر روے لیکن وہ اپنی آواز کو باہر آنے سے روکتی رہی۔۔۔

بس رنگ سیر یمنی ہو جائے پھر ہم ترنت گھر چلے جائیں گے

اوکے۔۔۔ چلو۔۔۔

ریانے اُسے الگ کر کے اُس کے چہرے سے آنسُو پوچھتے ہوئے مانگ ٹیکے کو درست کر کے کہا وہ کچھ نہیں بولی نظریں بھی نہیں اٹھائی۔۔۔

بس آنسُو گرتے رہے۔۔۔۔

◆◆◆◆◆◆◆

پہلی دفعہ وہ کسی سچویشن کے آگے بے حد کمزور پڑا تھا۔۔۔۔ سوجھ بوجھ سمجھداری جذبات کے آگے کہیں دب گئے تھے۔۔۔دماغ پر دل حاوی ہو گیا تھا۔۔۔

نین کی وہاں موجودگی اُس کے لیے باعث امتحان تھی۔۔۔

ویسے تو اس رسم کے معنیٰ اُس کے لیے رنگ بدلنے سے زیادہ کچھ نہیں تھے لیکن اُسے اندازہ تھا کہ اُس کے انجو کو رنگ پہنانے سے نین کو کتنی تکلیف ہو گی۔۔۔۔

اسی لیے انجو کا ہاتھ تھامتے ہوئے اُس کی ہمت نہیں ہو رہی تھی اور رنگ پہنانے کو ہاتھ آگے نہیں بڑھ پا رہا تھا۔۔۔۔۔سب منتظر کھڑے تھے لیکن دل راضی نہیں ہو رہا تھا۔۔۔۔۔

اُس کا رخ انجو کی جانب تھا

گلاسز کے گلابی شیشے کے پار سے نظریں انجو کے بالوں میں لگے ہیئر کلپ کے چھوٹے سے ہیرے پر تھیں۔۔لیکن

دھیان اور احساس کے دھاگے اُس ہال کے ایک حصے میں کسیِ اور وجود سے لپٹے ہوئے تھے۔۔۔۔

اُس حصے میں جہاں تھے تو کئیں لوگ لیکن اِس بھیڑ میں محض ایک وجود تھا جس کی نظریں خود پر تیز شعاعوں کی مانند محسوس ہو رہی تھی۔۔۔اُن شعاعوں میں تپشِ بھی تھی۔۔۔ جلن بھی تھی۔۔۔۔ چبھن بھی تھی۔۔۔اور کشش بھی تھی جو اپنی طرف کھینچ رہی تھی۔۔۔۔۔اُسے اُکسا رہی تھی کے بس ایک نظر اُس اور دیکھ لے۔۔۔۔۔

لیکن وہ خود کو روکے ہوئے تھا کیوں کے اگر ایسا ہو جاتا تو پھر بات ہاتھ سے نکل جاتی۔۔۔۔۔

جو ہمت بچی تھی وہ باقی نا رہتی۔۔۔۔جو کرنا تھا وہ ہر گز نہیں ہو پاتا۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اجنبی بن کے نظریں بچائے کسی اَور کے مقابل اُس کا ہاتھ تھامنے کو تیار کھڑا تھا اور نین اُس کی ایک نظر کی منتظر تھی جیسے ایک دفعہ وہ اُس کی طرف دیکھ لے تو دل دم توڑتے توڑتے سانس لینے لگے گا۔۔۔۔ہار جیت میں بدل جائے گی۔۔۔

اُمید بکھر رہی تھی لیکن دل اُن ٹوٹتے اُمید کے ٹکڑوں کو سنبھال کر رکھ رہا تھا جیسے ڈوبتے کو تنکے کے سہارے

کے مانند۔۔۔دل کو اُن ٹکڑوں کا سہارا ڈوبنے سے بچا لے گا۔۔۔

لیکن وہ اُس کی سوچ سے زیادہ ظالم تھا۔۔۔۔اُسے تڑپا تڑپا کر مارنا چاہتا تھا۔۔۔۔اُس کے کسی اور کا ہو جانے کا خیال بھی نین کے لیے برداشت کے باہر تھا اور وہ منظر اپنی آنکھوں سے دیکھنا اپنے ہاتھوں اپنی جان لینے جیسا تھا۔۔۔۔

اُسے اطراف کا کوئی ہوش نہیں تھا۔۔۔نا کوئی آواز سنائی دے رہی تھی نا آس پاس کے لوگ دکھائی دے رہے تھے سب دھندلا تھا۔۔۔۔۔ذہن پر چھائی پُراسراریت نے خود

میں جکڑ لیا تھا۔۔۔ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے ویران میدان میں بس دو لوگ کھڑے ہے۔۔۔۔

اُن کے بیچ میں فاصلہ ہے لیکن وہ جڑے ہے۔۔۔۔۔۔۔

ریا اس کے نزدیک کھڑی تھی۔۔۔۔اُس سے کیا کہہ رہی تھی وہ نہیں جانتی۔۔۔۔۔۔بس ایک آواز سنائی دے رہی تھی۔۔۔

لمحہ بہ لمحہ تیز ہوتی دھڑکن کی آواز۔۔۔۔۔

۔۔۔

مسز سنگھ کے پکارنے پر اُس نے سنبھل کر سانس کو گلے میں روکے کڑے دل کے ساتھ انجو کا ہاتھ تھاما۔۔۔۔

نین کی دھڑکنیں اور تیز ہوئیں۔۔۔۔اُس نے ہاتھ کی مُٹھی بھینچ لی۔۔۔۔آنکھ میں جمع آنسو چہرے پر پھسلے۔۔۔۔۔

لب ہلکے سے ہلے۔۔۔دل کیا چینخ کر اُسے پُکار لے لیکن بخار زدہ جسم میں اتنی قوت بھی نہیں تھی کے کوئی حرکت کر سکے۔۔۔اپنے ارادے پر عمل کر سکے۔۔۔۔آنکھیں بھاری ہو رہی تھی لیکن وہ اُنہیں بند ہونے سے روکے ہوئے تھی۔۔۔ذہن تھک کر بے جان ہو گیا تھا سکون چاہتا تھا لیکن اُس نے ابھی ہار نہیں مانی تھی۔۔۔

پر جب اُسے انجو کے ہاتھ کی تیسری اُنگلی میں انگوٹھی پہناتے دیکھا تب وہ ہار گئی۔۔۔تب نا دل قابو میں رہا نا دماغ نا جسم۔۔۔۔۔۔

تب اُمید کے بچے ہوئے ٹکڑے بھی ریزہ ریزہ ہو گئے۔۔۔۔۔

اُس لمحے پچھلے ہزاروں خوشنما پل۔۔۔ مسکراتی یادیں۔۔۔ میٹھے میٹھے جھگڑے اور دل دھڑکاتے احساسات سب آنکھوں کے آگے گھوم گئے۔۔۔۔۔۔ ایسا محسوس ہوا جیسے وہ سب یادیں ہاتھ میں سے ریت کی مانند پھسل کر بہہ گئی۔۔ وہ اُن سے خالی ہو گئی۔۔۔

یہ خیال کے اُس نے کسی اور کو اپنا ہونے کا حق سونپا ہے آخری تیر کی مانند سینے میں لگا اور درد کا زہر رگوں کے ذریعے پورے جسم میں پھیلا دیا۔۔۔

اُس زہر نے اتنی تیزی سے کام کیا کے رنگ انجو کی اُنگلی میں پوری اترنے سے پہلے اُس کی نظروں کے آگے کا منظر دھندلا گیا۔۔۔

خاموشی میں ایکدم سے تالیوں کا شور سنائی دیا۔۔۔۔ جسم میں درد کی تیز لہر اٹھی۔۔۔

بس ایک لمحے کے لیے طوفان آیا اور سب بہہ گیا۔۔۔سب ساکت ہو گیا۔۔۔۔دھڑکنیں رک گئیں۔۔۔۔۔آنکھیں بند ہوئیں۔۔۔۔ پھر سناٹا چھا گیا۔۔۔۔ جسم بے جان ہو کر ایک طرف لڑھک گیا۔۔۔۔

پاس کھڑی موٹی سی عورت اُسے خود پر گرتے دیکھ ہڑ بڑا کر چلائی اُسے تھام گئی۔۔۔ریا نے جب گھبرا کے اُس کا نام پکارا تو ساحل کا دل پوری قوت سے دھڑکا۔۔۔۔۔۔۔۔

چھت اپنے سر پر گھومتی ہوئی محسوس ہُوئی۔۔۔۔۔

بدن میں کئیں سارے چھوٹے چھوٹے سانپ رینگتے محسوس ہوئے جو ہر تھوڑے فاصلے پر اُسے ڈستے جا رہے تھے۔۔۔

ایکدم سے سب منگنی بھول کر نین کی طرف متوجہ ہوئے تھے لیکن وہ اپنی جگہ سے نہیں ہلا۔۔۔نا اُس جانب دیکھا نہ نظریں جہاں تھیں وہاں سے ہٹائیں۔۔۔۔

مانو وہ پتھر تھا اور پتھر ہی رہا۔۔۔

انجو اور اُس کے ماں باپ بھی پریشانی سے سچویشن سمجھنے کی کوشش کر رہے تھے۔۔۔۔ ریا خوفزدہ تھی اُسے کچھ سوجھ نہیں رہا تھا

لوگ شور کر رہے تھے۔ مشورے دے رہے تھے۔۔۔۔ سمجھنے کی کوشش کر رہے تھے۔۔۔۔

ساحل کے کانوں میں بس سمندر کی تیز لہروں کا شور گونج رہا تھا اور کچھ سنائی نہیں دے رہا تھا۔۔۔۔۔ نا اُس میں اپنے آپ کو حرکت دینے کی ہمت جمع ہو پا رہی تھی۔۔۔۔

پورب کے فوراً وہاں آنے سے ریا کو کچھ اطمنان ہوا اور وہ دونوں مل۔ کر نین کو سہارا دیے بھیڑ اور شور سے باہر لے آئے۔۔۔۔

♦♦♦♦♦♦

پورا وقت ایک عجیب سا خوف سوار تھا۔۔۔اپنی ہی دھڑکنوں کی آواز سن کر گھبراہٹ محسوس ہو رہی تھی۔۔۔اور سب سے زیادہ ڈر یہ سوچ کر لگ رہا تھا کہ اگر دکش کو اُس کے بدلتے احساس اور پورب کی کی گئی حرکت کا پتہ چل گیا تو کتنا برا ہو گا۔۔۔

وہ زبردستی کی مسکراہٹ ہونٹوں پر سجائے ہوئے تھی۔۔۔پورب کو خود کو خوش دکھانے کا چیلنج کرنا اُس کے لیے مصیبت بن گیا تھا۔۔۔

عین سگائی کے وقت اُس کے دل کی دھڑکنیں عروج پر تھی۔۔۔پورب دور لیکن اِس کی نظر کے سامنے ہی کھڑا مسکرا رہا تھا اور آنکھیں جیسے مزاق اُڑ رہی تھی کہ اب دکھاؤ اپنی محبت پانے کی خوشی۔۔۔وہ چاہ کر بھی پُر سکون نہیں ہو پا رہی تھی۔۔۔۔خوش ہونا تو دور مسکرا بھی نہیں پا رہی تھی۔۔۔

اُس کے لیے نظریں اٹھانا بھی مشکل ہو گیا تھا۔۔۔

دکش نے اُس کا ہاتھ تھام کر جب اُس کی اُنگلی میں انگوٹھی پہنائی تب اُس کی گھبراہٹ اور بڑھنے لگی۔۔۔۔۔دل بے چین سا ہو گیا تھا۔۔۔

تبھی اچانک نین کے بیہوش ہونے سی افراتفری مچ گئی۔۔۔۔ تھوڑی دیر کے لیے ہنگامہ سا ہو گیا۔۔۔۔۔۔وہ خود بھی حیران پریشان سی سمجھنے کی کوشش کرنے لگی کے کیا ہوا ہے۔۔۔

ریا کے ساتھ پورب بھی نین کے لیے پریشان ہو رہا تھا یہ دیکھ کر اُسے بلکل اچھا نہیں لگا۔۔۔۔۔اُس کی نین کے لیے فکر نہایت ناگوار گزری۔۔۔۔۔

مسز سنگھ نے ڈاکٹر کو بلایا لیکن ریا فنکشن خراب نہ ہونے کا بہانا کر کے نین کو اپنے گھر لے گئی۔۔۔ کیوں کہ اُسے سمجھ آرہا تھا وہ دکش کے رنگ پہناتے ہی کیسے بے ہوش ہو گئی اور

اُسے پتہ تھا کے آنکھ کھلتے ہی پھر وہی سب دیکھ اُس کی طبیعت زیادہ خراب ہو جائے گی۔۔۔اسلئے ہوش آنے سے پہلے وہ اُسے وہاں سے لے گئی۔۔۔۔

اُن کے جانے کے بعد ماحول پر سکون ہوا۔ مسز سنگھ کے کہنے پر انجو نے دکش کو رنگ پہنائی۔۔۔اور اُن کی سگائی کی رسم مکمل ہوئی۔۔۔

پورب سے اُس کا دھیان ہٹا تو اُسے دکش کی غیر معمولی خاموشی محسوس ہُوئی۔۔۔۔

اُسے احساس ہوا کے وہ اُسے دیکھ کر ہمیشہ اسمائیل دینے والا انسان آج ساکن تھا۔۔۔۔

ناکوئی بات نہ کوئی لفظ نہیں کوئی اشارہ۔۔۔

پورے وقت وہ الگ ہی سنجیدگی اور خاموشی لیے اُس کے ساتھ کھڑا تھا کے انجو کو عجیب عجیب سے خیال آرہے تھے۔۔۔ سب سے پہلا اور برا یہ کے کہیں اُس نے پورب کے ساتھ دیکھ نالیا ہو۔۔۔۔ یہ سوچ اُسے سخت بے چین کر رہی تھی۔۔۔۔

پارٹی کے اختتام تک اُس کی خاموشی قائم تھی۔۔۔۔۔۔ جو انجو ہی نہیں ہر کوئی نوٹ کر چکا تھا۔۔۔۔

جب دھیرے دھیرے مہمان ختم ہو گئے اور گھر خالی ہو گیا تب انجو نے ہمت کر کے اُسے مخاطب کیا۔۔۔

کیاہوادکش۔۔۔۔آپ اتنے خاموش کیوں ہے۔۔۔۔

وہ صوفے پر اُس کے نزدیک بیٹھتے ہوئے جھجھک کر پوچھنے لگی۔۔۔گلاسز کے پیچھے سے اُس کی آنکھوں کو غور سے دیکھنے کی کوشش کی کہ اُنہیں پڑھ کر کچھ اندازہ لگا سکے۔۔۔

اُس کے پکارنے کا اثر نہیں ہوا۔۔۔۔۔۔مانو اُس نے سنا بھی نہیں۔۔۔ نظریں اپنے ہاتھ کی انگلیوں پر تھیں جن پر اب بھی ایک تازہ سا لمس باقی تھا۔۔۔دھڑکنوں کی حرکت محسوس ہورہی تھی

شام سے آپ نے ایک بار بھی بات نہیں کی۔۔۔۔ہوا کیا ہے آپکو۔۔۔۔۔کیا مجھ سے ناراض ہے۔۔۔

انجو کا ڈر مزید بڑھا کیوں کے ایسا رویہ اُس کا پہلے کبھی نہیں تھا۔۔۔اتنی لاتعلقی حیران اور پریشان کن تھی

لیکن وہ چپ تھا۔۔۔اُس کے کانوں میں صرف نین کی آواز گونج رہی تھی۔۔۔۔۔

اگر ایسا نہیں ہوتا تو مجھ سے بات کرتے ہوئے تمہارا دل اتنی زور سے نہیں دھڑکتا۔۔۔

اُس کے الفاظ گونج رہے تھے۔۔جن میں یقین تھا مان تھا جو آج ٹوٹ کر بکھر چکا تھا۔۔۔۔

دکش۔۔۔۔۔۔۔

انجو نے اُس کی غائب دماغی پر پریشانی سے اُسے دیکھتے ہوئے اُس کا وہی ہاتھ تھاما۔۔

اس کے ذہن پر دستک ہوئی۔۔۔۔

نظریں انجو کی جانب کی۔۔۔

بتایئے نا کیا بات ہے۔۔۔۔۔

انجو نے اُس کی آنکھوں میں دیکھنے کی کوشش کی جہاں گلابی شیشوں میں سب گلابی نظر آرہا تھا۔۔۔۔

اُس نے کچھ نہیں کہا۔۔۔ہاتھ چھڑا کر اپنی جگہ سے اٹھ گیا

Nothing----It's too late-----good night---

وہ نہایت دھیرے سے کہتے ہوئے وہاں سے چلا گیا انجو محض دیکھتی رہ گئی۔۔۔ لیکن اتنا تو یقین ہو گیا کے وہ ضرور پورب اور اُس کے بارے میں جان چکا ہے۔۔۔اور اب اُسے گھبراہٹ کے ساتھ پورب پر غصّہ بھی آنے لگا۔۔۔۔

♦♦♦♦♦♦

گھڑی رات کا ایک بجا رہی تھی جب اُس کے ہوش بحال ہوئے۔۔۔

بوجھل آنکھیں آہستہ آہستہ کھلیں اور ایک مقام پر آکر رک گئیں۔۔۔۔

ہاتھ کی انگلیوں میں ہلکی سی حرکت ہوئی۔۔۔۔۔

نظریں سیلنگ پر ہی تھیں لیکن دماغ بیدار ہوتے ہی پھر اُن جانلیوا لمحوں میں جا پہنچا تھا

دھندلا سا منظر دماغ کے پردے پر لہراتا دل کے زخموں میں مرچیں بھر گیا۔۔۔۔۔

آنکھوں سے آنسو نکل کر بالوں میں جذب ہونے لگے۔۔۔

Zubi Novels Zone

درد بڑھتے بڑھتے برداشت کے باہر ہو گیا اور گھٹن کے مارے سانس لینا مشکل ہوا تو وہ اٹھ بیٹھی اور سینے پر ہاتھ رکھے بے ترتیب سانسیں لینے لگی۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ ریا کے گھر کا وہی کمرہ تھا جہاں وہ پچھلے کچھ دنوں سے رہ رہی تھی۔۔۔ لیکن آج وہ کمرہ اُسے بے حد تنگ لگ رہا تھا۔۔۔ جیسے دیواریں اُس کے بے حد نزدیک آ گئیں ہو۔۔۔ آکسیجن کی جگہ ہی نا ہو۔۔ دم گھٹتا جا رہا تھا۔۔۔

ریا نے اُس کی بے ہوشی میں جویلری اُتار دی تھی لیکن کپڑے اب بھی وہی پہنے ہوئے تھے۔۔۔۔۔ کاجل بکھر گیا تھا اور لب بے رنگ ہو گئے تھے۔۔۔۔ چہرہ سفید پڑ گیا تھا بال بے ترتیب بکھر گیے تھے۔۔۔

وہ لمحوں میں ایسے بدل گئی تھی جیسے کوئی برسوں کی بیماری میں بدلتا ہو۔۔۔۔

اُس کے لیے اپنا نقصان سہنا ناممکن ہو گیا تھا۔۔۔ایسا لگ رہا تھا جیسے زندگی ختم ہو گئی ہو۔۔۔ جسم میں جان ہے لیکن سانسیں چھین لی گئی ہو۔۔۔اور اب اُسے جان کے نکلنے تک ایک ایک سانس کی خاطر یوٗنہی تڑپنا ہے۔۔۔

اور یہ تڑپ ناقابل برداشت تھی۔۔۔ تبھی اُسے اپنی جان اپنے ہاتھوں ختم کر دینا واجب لگا کے جان نکل جائے تو اس درد سے بھی نجات مل جائے۔۔۔

وہ تیزی سے بیڈ سے اُتر کر لڑکھڑاتے قدموں سے آگے بڑھی دیوار نسب الماری کے ڈراور کھول کھول کر اُن میں کچھ ڈھونڈھنے لگی جس سے خود کو نقصان پہنچا سکے۔۔۔

بدن سوکھے پتّے کی مانند لرز رہا تھا۔۔۔ہاتھ کانپ رہے تھے اور سانسیں تیز ترین ہوتی جا رہی تھی۔۔۔۔۔۔لیکن وہ پاگلوں کی طرح پورے کمرے کو تلاش کر رہی تھی جب الماری کے ایک ڈراور سے اُسے تیز دھار کٹر ملا۔۔۔۔

وہ اُس کٹر کو مضبوطی سے مُٹھی میں جکڑے اپنے اندر ہمت جمع کرنے لگی۔۔۔

کیوں کے لوگوں کو بھلے عام سا کام لگتا ہو لیکن اپنے ہاتھوں اپنی جان لینا اس دنیا کا مشکل ترین کام ہے۔۔۔۔اُس کے لیے سو بہادروں کے جتنی ہمت کی ضرورت پڑتی ہے۔۔۔۔

غم کتنا بھی بڑا کیوں نہ ہو لیکن زندگی سے بڑھ کر نہیں ہو سکتا کیوں کے غم سے آزادی کے ایک اُمید تب بھی باقی ہوتی ہے۔۔۔ڈوب کر اُبھرنے کا ایک موقع مل بھی جاتا ہے۔۔۔ لیکن جان ہی نا رہے تو کیسی اُمید کیسا موقع۔۔۔ زندگی چھوٹ جاتی ہے اور آخرت حرام ہو جاتی ہے۔۔۔۔۔

اور پیچھے سب جوں کا توں رہتا ہے۔۔۔ کچھ نہیں بدلتا۔۔۔نا لوگ نا سوچ۔۔۔

لیکن اس سب سے پرے ایک حقیقت ہے کے خُدا پر یقین رکھنے والے انسان کے حصے خودکشی کبھی نہیں

آتی۔۔۔۔جہاں ایمان زندہ ہو وہ دل کبھی حرام موت کی نظر نہیں ہوتا۔۔۔۔

بر وقت کوئی سوچ کوئی احساس کوئی اُمید تو کوئی شخص درمیان میں آ ہی جاتا ہے۔۔۔اور ایسی ہی ایک سوچ ایک احساس نے اُس کی ہمت توڑ دی۔۔۔۔۔

خدا کی دی زندگی اپنے یا کسی اور کے لیے ختم کرنا گوارہ نہیں گزرا۔۔۔۔۔۔

جو بے پرواہ تھا اُس کے لیے جان دے کر۔۔۔۔جنہیں پرواہ ہے اُن کو دھوکا دینا صحیح نہیں لگا۔۔۔۔

اُس نے۔ایک چینخ کے ساتھ وہ کٹر پوری قوت سے دیوار پر پھینک مارااور بیڈ پر گر کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔۔۔۔

اب نا آنسُور کے نا آواز۔۔۔۔

دل کی ساری بھڑاس آنسوؤں کی صورت بہتی گئی اور درد چینخ بن بن کر باہر آتا گیا۔۔۔۔

غم میں تب بھی کمی نہیں آئی۔۔۔دل سے درد ذرا الگ نہیں ہوا۔۔۔زخموں کی تکلیف ذرہ برابر کم نہیں ہوئی۔۔۔

وہ روتی رہی۔۔۔روتی رہی۔۔۔روتی رہی

کبھی ہتھیلی سے منہ دبا کر درد سے بھری چینخ کو اندر ہی دبانے کی کوشش کی۔۔۔۔

کبھی منہ تکیے سے لگا دیا کے سسکیاں تھم جائے۔۔۔۔

کبھی آنکھیں سختی سے میچ لی کے آنسوؤں کا راستہ بند ہو جائے

کبھی پورا بدن سمیٹ کر گٹھری بن گئی کے آہیں کہیں دب جائے۔۔۔

لیکن ہر کوشش کے باوجود اُس کمرے کے در و دیوار دیر تلک اُس کے درد کو سنتے رہے۔۔۔۔

دیر بعد اُسے احساس ہوا کے وہ رو تو رہی ہے لیکن آنکھوں میں آنسو نہیں آرہے۔۔۔شاید آنکھیں تھک گئیں تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ لیکن دل ابھی خالی نہیں ہوا تھا۔۔۔درد ابھی کم نہیں ہوا تھا۔۔۔بخار پھر سے دوائی کے اثر کو ختم کر کے تیز ہوتا جارہا تھا۔۔۔

وہ اٹھ کر بیٹھ گئی۔۔۔آنکھیں رگڑ کر رونے کے نشان مٹانے کی کوشش کی اور بیڈ سے اُتر کر الماری کی طرف بڑھی۔۔۔اپنے کپڑے نکال کر اپنے بیگ میں بے ترتیب بھر کر اُسے بند کیا اور اُس کا ہینڈل تھام کر ننگے پیر ہی روم سے باہر نکل گئی۔۔۔

••••

بے احساس۔۔۔بے آس۔۔۔۔تنہا پیچ سڑک پر چلتے ہوئے نا سردی کا احساس ہو رہا تھا نہ نازک پیروں میں چبھتے کنکروں کا کوئی اثر۔۔۔۔

لڑکھڑاتے قدم بس بے ترتیب آگے بڑھ رہے تھے۔۔۔کہاں جانا تھا۔۔۔۔کب تک چلنا تھا کچھ پتہ نہیں تھا۔۔۔بس کہیں دور نکل جانا تھا۔۔۔اپنے غموں سے پیچھا چھڑانا تھا۔۔۔۔

ریا کا گھر بہت پیچھے چھوٹ گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔آباد علاقہ ختم ہو کر دور ہوتا جا رہا تھا۔۔۔انجان اندھیری سڑک ختم ہونے کا نام نہیں لے رہی تھی۔۔۔۔ناقدم تھک رہے تھے ناجان ہار رہی تھی۔۔آگے بڑھتے بڑھتے بہت دور نکل آئی تھی۔۔۔۔۔

ناانسان تھے ناجانور بس وحشت ناک خاموشی تھی۔۔۔جس میں بیگ کے پہیے گھسنے کی آواز دور تک سنی جا سکتی تھی۔۔۔۔۔بے حد اندھیرا تھا۔۔۔۔ہوائیں بے حد سرد تھیں۔۔۔۔۔

لیکن اُسے کوئی احساس کوئی خبر نہیں تھی۔۔۔دِماغ بس اچھی اور بری یادوں میں مگن تھا۔۔۔ہر اچھی یاد پر ایک آنسو اور ہر تکلیف دہ سوچ پر ایک کرب اٹھتا تھا۔۔

پیچھے سے آتی جیپ کی آواز اُس کی روشنی اور لڑکوں کا چلانا اُس سنسان جگہ میں ضرور شور برپا گیا لیکن اُس کے اندر کی خاموشی نہیں ٹوٹی۔۔۔۔۔

وہ بے خبر سی آگے بڑھ رہی تھی۔۔۔
وہ دونوں لڑکے اُسے دیکھ کر ایک دوسرے کو اشارے کرتے اُس کے پاس آکر رکے۔۔۔ لیکن وہ بے پرواہ بے نیاز اپنے غم میں مگن آگے بڑھتی رہی۔۔۔

کیا ہوا میڈم۔۔۔۔ کہاں جانا ہے آپکو۔۔۔۔۔

جیپ کی سپیڈ بھی اُس کے قدموں کے برابر کر کے آگے بڑھاتے ایک لڑکے نے سوال کیا۔۔۔وہ نہیں رکی نا کوئی جواب دیا۔۔۔نا اُن کی طرف دیکھا۔۔۔شاید سن بھی نہیں پائی۔۔۔۔۔۔۔

دونوں لڑکوں نے ایک دوسرے کی جانب دیکھا اور اُسے سر سے پیر تک جانچنے لگے۔۔۔۔

پریشان بکھری بکھری سی۔۔۔۔خوبصورت بلا جیسی۔۔۔وہ کوئی گھر سے بھاگی ہوئی لڑکی لگی جو سخت پریشان تھی۔۔۔جس کا کوئی آسرا نہیں تھا۔۔۔۔۔

کہو تو کہیں چھوڑ دیں آپ کو۔۔۔۔۔

ڈرائیو کرتے لڑکے نے مسکراتے شوخ لہجے میں ذرا اونچی آواز کر کے کہا۔۔۔

۔نین کو وہ بھی سنائی نہیں دی۔۔۔۔۔اُس کا ذہن اپنی زندگی کے گزرے لمحوں میں کھویا تھا۔۔۔وہ یادیں اُسے شدید تکلیف دے رہی تھی لیکن وہ اُنہیں اپنے دماغ سے جھٹک نہیں پا رہی تھی۔۔۔۔

فرنٹ سیٹ پر بیٹھا لڑکا جیپ سے کود کر نیچے اترا اور اُس کی طرف بڑھ کر اُس کا بازو پکڑے اُسے روکے۔۔۔

نین کے جلتے وجود کو مانو کسی برف نے چھوا ہو ایسا کرنٹ لگا۔۔۔۔۔۔

اُس کی سانس تھمی۔۔۔دماغ بیدار ہوا۔۔۔پیشانی پر شکنیں پڑی۔۔۔۔پلٹ کر سرخ بھیگی آنکھوں سے اُس شخص کو دیکھا تب اُسے خطرے کا احساس ہوا۔۔۔۔دل کی دھڑکنیں خوف سے بکھریں۔۔۔۔۔۔بیگ کا ہینڈل ہاتھ سے چھوٹ گیا۔۔۔۔

ہمارے ساتھ چلو گی بے بی۔۔۔۔۔۔

وہ لڑکا ٹھوڑی سہلاتا اُس کے اوپن جیکٹ سے نظر آتی میدے سی۔۔۔۔۔۔نازک کمر کو دیکھتا ہوا معنی خیز انداز میں

بولتا آگے بڑھا۔۔۔۔نین کی بوجھل آنکھیں پھیلی۔۔۔۔۔گلا خشک ہوا۔۔۔۔

اُس نے ایکدم سے دانت بھینچ کر قوت سمیٹے اُس لڑکے کو زوردار دھکا دے کے خود سے دور دھکیلا۔۔۔

وہ زمین پر گرتے گرتے سنبھلا۔۔اور سیدھا ہو کر نین کو غصے اور ناگواری سے گھورتا اُس کی جانب لپکا۔۔ڈرائیو کرتا شخص بھی جیپ سے اُتر کر باہر آگیا۔۔۔۔

وہ وہاں سے بھاگنے کی کوشش میں پلٹی ہی تھی کے اُس لڑکے نے تاؤ میں آکر اُس کے کھلے بال پکڑ کر اُسے کھینچا اور اُس کے چہرے پر ایک زوردار تھپڑ مارا

اتنی شدت سے کے کان سن ہو گئے اور وہ لڑکھڑا کے جیپ کے بونٹ پر اوندھے منہ گری۔۔۔۔

سر جیپ کے سامنے لگے لوہے کے پائپ پر لگا اتنی زور سے کے سر سے گزرتی گردن اور بازو کی رگیں تک جھنجھنا گئیں۔۔۔۔پورا جسم سن ہو گیا۔۔۔آنکھیں بند ہو گئیں۔۔۔۔

دونوں لڑکے اُسے بے بس کمزور دیکھ کر ہنسنے لگے۔۔۔۔۔اور تالی ماری

نین نے بھاری ہوتے سر کو سیدھا کرنا چاہا۔۔۔بند آنکھوں کو کھولنے کی جدوجہد کرتی بونٹ پر ہی بڑی مشقت سے سیدھی ہوئی۔۔۔

پیشانی پر لگی ضرب سے خون نکل کر کان کی طرف اُتر رہا تھا۔۔۔

تھپڑ کی وجہ سے زخمی ہوئے لب کے کنارے سے نکلی خون کی لکیر ٹھوڑی تک آگئی تھی۔۔۔
سانس لینے میں دقت ہو رہی تھی۔۔۔

وہ سر بونٹ پر گرائے نیم جان پیروں پر جیپ کے سہارے
کھڑی تھی۔۔۔ بال چہرے پر بکھرے ہوئے
تھے۔۔۔۔۔۔۔۔ بوجھل آنکھیں سیاہ آسمان کی جانب
تھیں۔۔۔ گردن کی رگیں اُبھریں ہوئیں تھیں

بے ترتیب تیز سانسوں کے اثر سے ہوتی سینے کی ہلچل اور
بے جان لرزتا نازک بدن اُس کے لیے مصیبت بُنتا سامنے
کھڑے لڑکوں کی آنکھوں میں ہوس کو شہ دے
تھا۔۔۔۔۔

دونوں اپنی جگہ کھڑے اُس کے ہوش ربا بدن کو چیرتی
نظروں سے دیکھ رہے تھے۔۔۔۔۔

نازیبا باتیں کر رہے تھے۔۔۔۔

وہ آوازیں سن رہی تھی وہاں سے بھاگنے کا سوچ رہی تھی۔۔
خود کو بچانے کی۔ہمت جمع کر رہی تھی لیکن دماغ پر ایک
بھاری بوجھ سا تھا جس سے اُس کے لیے حرکت کرنا مشکل ہو
رہا تھا

اُن میں سے ایک لڑکا جیب سے شراب کی بوتل نکال کر
دانت سے اُس کا ڈھکن کھینچ کر ہوا میں اڑاتا اُس کی طرف
بڑھا۔۔۔

نین نے پڑے پڑے ہی دھندلی نظروں سے اُس کی جانب دیکھا اور سیدھی ہونے کے لیے زور لگایا۔۔۔۔۔

اُس لڑکے نے بوتل نین کے نزدیک کر کے آہستہ سے ترچھی کی۔۔۔اُس کے گلے پر شراب انڈیلنے کو تھا جب اُس کے کندھے پر پیچھے سے زوردار وار پڑا۔۔۔۔

بوتل ہوا میں اچھل کر دور جا گری اور چھناک سے ٹوٹ کر بکھر گئی۔۔۔

اُس لڑکے نے کندھا پکڑے۔۔۔کراہ کر جھلاتے ہوئے پیچھے مڑ کر دیکھنا چاہا لیکن اُس کے پہلے ہی پیچھے سے اُس کی گردن

سخت بازو کی گرفت میں بری طرح جکڑی جاچکی
تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

نین کے لیے دیکھنا سمجھنااور حرکت کرنا مشکل تھا۔۔۔

دوسرے لڑکے نے اپنے ساتھی کی جان مشکل میں دیکھ
ہڑ بڑا کر اُس پر وار کرنا چاہا لیکن وہ ایک لات اُس کے سینے پر
زور سے مار کے اُس کی قوتِ حرکت کو سن کر گیا۔۔۔وہ
دور جا گرا۔۔۔۔

اُس کی نظریں نین پر تھی۔۔۔دل بے ترتیب دھڑک رہا تھا اور نین کی بے آواز آہ محسوس کر کے بازو کی گرفت اُس لڑکے کی گردن پر سخت ہوتی جارہی تھی۔۔۔

وہ لڑکا دونوں ہاتھوں سے اُس کا ہاتھ ہٹانے کی کوشش میں ہلکان ہو تھا تھا آنکھیں خوف سے پھٹی جارہی تھی۔۔۔

نیچے گرا لڑکا اٹھ کر طیش میں دوبارہ اُس کی طرف بڑھا تھا

لیکن اُس کے خود تک پہنچنے سے پہلے وہ اپنی گرفت میں موجود لڑکے کی گردن آزاد کر کے اُس کا سر جیپ کے درمیان میں لگے لوہے کہ سخت پائپ پر مار چکا تھا۔۔۔

اتنی زور سے کے آواز دور تک گونجی۔۔۔نین کے بوجھل دماغ میں بھی جھماکا ہوا۔۔

آگے بڑھتا لڑکا دہل کر رک گیا۔۔۔
خوف سے ساکت ہو کر اُس کے سرد تاثرات کو دیکھنے لگا جو اب اُس کی طرف رخ کیے تھا۔۔۔۔
جب کے دوسرا زمین پر پڑا کراہ رہا تھا اُس کے سر سے خون پانی کی طرح بہہ رہا تھا۔۔۔۔۔

نین نے اُس پائپ کو ایک ہاتھ سے جکڑ کر جو اُس کے سر پر لگا تھا۔۔۔اپنا پورا زور لگا کر سیدھا ہونے کی کوشش کی

۔۔۔۔ سر اوپر کو اٹھایا تو درد کے مارے آہ نکلی۔۔۔۔اُس نے آنکھیں سختی سے میچ کر سر واپس پیچھے رکھ دیا

ساحل اُس دوسرے لڑکے کی اور بڑھا تھا اور اُس کو اپنی طرف بڑھتے دیکھ اُس لڑکے کی بھی جان ہوا ہو گئی تھی وہ بھاگنے والا تھا لیکن وہ اُس کی طرف بڑھتے بڑھتے رک گیا جب نین کے لبوں سے نکلی مدھم سی آہ اُس کے کانوں تک پہنچی۔۔۔۔

اُس کے تنے اعصاب نرم ہوئے اور وہ دونوں کو بھول کر اُس کی طرف بڑھا۔۔۔

قدم اُس کے نزدیک جاتے ہوئے بے حد بھاری ہو گئے اور دل کا بوجھ سینے سے سہنا مشکل ہو گیا۔۔۔

سرخ آنکھوں میں ذرا سا پانی جمع ہوتے ہی اُس نے فوراً پلکوں میں جذب کیا۔۔

منہ سے سانس خارج کرتے ہوئے اس کے قریب آ کر اُس کا سرِ بونٹ سے ہٹا کر اپنے بازو پر رکھا۔۔۔

اُسے خود سے لگایا۔۔۔۔

نین کی بند پلکوں میں حرکت ہوئی۔۔۔پیشانی پر لکیر اُبھری۔۔۔۔سن بدن نے تپشِ محسوس کی۔۔۔

اُس کی بے جان حالت چہرے پر اُنگلیوں کے نشان، پیشانی اور لبوں کے کنارے لگی چوٹیں دیکھ ساحل کے لب آپس میں سختی سے مل گیے۔۔۔۔ بیٹس مس ہوتی گئیں۔۔۔

اُس کا دھیان نین کی طرف پا کر وہ لڑکا اپنے ساتھی کو سہارے سے جیپ میں بٹھا کر تیزی سے وہاں سے نکل گیا اس سے پہلے کے وہ اُس کی بھی شکل بگاڑ دیتا۔۔۔۔۔

اُس نے نین کے چہرے پر بکھرے بالوں کو ہٹانے کے لیے ہاتھ بڑھایا تو اُنگلیوں میں لرزش ہوئی۔۔۔۔۔۔۔ حلق میں کانٹے سے چبھنے لگے۔۔۔۔۔ سانس لینا مشکل ہوا۔۔۔۔

پیشانی پر لگے زخم پر بکھرے بالوں کو بہت آہستہ اور سنبھل کر دور کیا اور نیچے کان تک بہتے خون کو سفید شرٹ کی آستین سے صاف کیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نین کو سہارے سے سکون ملا تو سن دماغ میں قوت بھرنے لگی۔۔۔دھیرے سے آنکھیں کھلیں۔۔۔لیکن کچھ صاف نظر نہیں آرہا تھا۔۔۔کوئی قریب محسوس ہو رہا تھا۔۔لیکن اُس کا چہرہ دھندلا تھا۔۔۔

اُس نے آنکھوں پر زور دے کر اُنہیں بند کر کے کھولتے ہوئے غور سے دیکھا تب اُس کا چہرہ نظر آیا۔۔۔دِماغ بیدار ہوا اور دھڑکنیں تیز۔

۔۔

چند پل لگے یہ سمجھنے میں کے یہ کوئی خیال نہیں حقیقت ہے
اور اُس کی آنکھوں میں مرچ سی بھر گئی۔۔۔۔۔
اس کے چہرے پر فکر تھی۔۔۔درد تھا۔۔۔۔تڑپ
تھی۔۔۔بے بسی تھی لیکن نین کو وہ سب بھی سخت جھوٹے
لگے۔۔۔۔فریب لگے۔۔۔

نفرت اور ناگواری کے احساس نے بدن میں طاقت بھر
دی۔۔۔وہ اُس کے سینے پر ہتھیلی رکھ کر اُسے دھیرے سے
دور دھکیلتی سیدھی ہو کر پیچھے ہوئی۔۔۔۔۔۔۔

بے ترتیب سانسیں لیتے ہوئے کھلتی بند ہوتی آنکھوں میں غصّہ اور ناراضگی لیے اُسے دیکھنے لگی۔۔۔

ساحل نے سب محسوس کیا لیکن دھیان صرف اُس کے زخموں پر دیا

۔۔۔اُس کے غصے سے بے پرواہ۔۔۔

پیشانی سے نظر ہٹا کر زخمی لبوں کو دیکھا اور ہاتھ بڑھا کر انگوٹھے سے کنارے پر لگے خون کو رگڑا۔۔۔

نین نے اُس کا ہاتھ ایکدم سے جھٹک کر اپنے چہرے سے ہٹایا اور اُس کے گال پر نازک ہاتھوں کا کمزور سا تھپڑ دے مارا۔۔۔۔۔

اُس نے محض لب بھینچے آنکھیں بند کر کے کھولیں اور دوبارہ اُس کی جانب دیکھا۔۔۔۔۔۔۔

چھ۔۔ چھونا مت مجھے۔۔۔۔۔
وہ کمزور لہجے میں بھی سختی لیے۔۔۔ نفرت لیے۔۔۔اُسے وارن کرتے انداز میں بولی۔۔۔لب کانپ رہے تھے۔۔۔آنکھیں آنسوؤں کے ساتھ غصے اور سرخی سے بھی بھر گئی تھی۔۔۔

وہ قدم پیچھے لے کر پلٹی تھی تاکے جلد سے جلد اُس سے دور ہو جائے۔۔۔ لیکن اُس کے پلٹتے ہی وہ تیزی سے آگے بڑھ کر اُس کے بکھرے وجود کو تھام گیا تھا۔۔۔

اُس کے بازؤں نے نین کو خود میں سختی سے بھینچ لیا تھا۔۔۔۔ دھڑکنیں ایک رو میں آگئی تھیں۔۔۔

اور چہرہ اُس کے بالوں سے لگائے آنکھیں بند کر کے اُس نے بھاری جذب اور چاہت سے بھرے لہجے میں اُسے پکارا

۔۔۔۔۔

نین۔۔۔۔۔۔۔۔

اُس کا نام ساحل کے لبوں سے سر گوشی کی صورت نکل کر کان میں اُترا۔۔۔۔اور وہ سر گوشی دھڑکن بن کر اُس کے دل کے ہر حصے میں گونج اٹھی۔۔۔۔۔۔۔۔

آج تیسری دفعہ بھی اُس کے پکارنے میں ویسی ہی تاثیر تھی جیسے پہلی دفعہ تھی۔۔۔۔۔ جیسے نام نہیں کوئی احساس ہو جو دل کو چھو گیا۔۔۔۔۔خوشبو ہو جو سانسوں میں اُتر گئی۔۔۔ نین کو لگا تھا اب بھی۔۔۔۔۔اب بھی اُس کا دل پگھل کر بہنے کو تیار ہے۔۔۔۔۔اور ہر نفرت ہر غصّہ ہر دکھ درد تکلیف غم سب اُس کی پُکار میں گھل کر گم ہونے کو راضی ہے۔۔۔

لیکن وہ ایسا نہیں چاہتی تھی۔۔۔

جو درد اُس نے دیا تھا۔۔۔۔ جو تذلیل اُس نے کی تھی اُسے کسی صورت نہیں بھولنا چاہتی تھی۔۔۔اب اسے معاف نہیں کرنے کا خود سے عہد کر چکی تھی

اس لیے خود کو سنبھالا۔۔۔اُس کے ہاتھ جھٹک کر خود سے آزاد کیے اور پلٹ کر ایک دفعہ پھر اُس کے اُسی گال پر ایک اور تماچہ مارا۔۔۔

لیکن اس دفعہ اُس کے ہاتھ میں طاقت تھی۔۔۔۔ تھپڑ میں زور تھا۔۔۔۔۔آنکھوں میں بے حد نفرت تھی۔۔۔۔۔

وہ سانس روک کر مُٹھی بھینچ گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کہانا مجھے مت چھونا۔۔۔۔۔۔

وہ پوری قوت سے چلائی۔۔۔۔چاروں سنسنان دشاوں نے اُس کی آواز سنی۔۔۔۔۔

ساحل نے اُس کی جانب نہیں دیکھا اُس سے نظریں نہیں ملائی۔۔۔۔۔۔۔اُس کے بازو پر نظریں جمائے گلا تر کیا

وہ اُس پر غصے سے برسنا چاہتی تھی اُس سے نفرت جتانا چاہتی تھی اُسے برا بھلا کہہ کے اُس سے بدلہ لینا چاہتی تھی۔۔۔ لیکن آنسو رکاوٹ بن گئے۔۔۔۔درد نے ارادے

کو کمزور کر دیا۔۔۔۔۔۔ گھٹن سے بولنا مشکل ہو گیا۔۔۔۔۔ ہمت ٹوٹ گئی۔۔۔

تم سے محبت کر کے میں نے تمہیں خود پر ہر اختیار دے دیا۔۔۔۔۔ اپنے دل کی گہرائی میں بسا کر خود کو توڑنے کا حق دے دیا۔۔۔

اینڈ یو۔۔۔۔ ڈڈاٹ۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ بھیگے بکھرے لہجے میں دھیرے سے بولی ساحل نے سانس نگل کر بے ضبط ہوتی آنکھوں کو پھر جھپک کر خود پر قابو رکھا۔۔۔۔۔

تم نے مجھے تباہ کر دیا ساحل شیرازی۔۔۔۔۔

اُس نے لفظوں کو توڑ توڑ کر ادا کرتے ہوئے جملے کو پوری قوت سے چیخ کر جتایا کے اُسے کچھ تو احساس ہو۔۔۔۔۔

اُس کی بے حسی پر کچھ تو اثر پڑے

ساحل نے مُٹھی کو سخت کر کے جبڑے بھینچ کر ۔۔۔۔۔سرخ نظریں اُس کے چہرے کی جانب اُٹھائیں۔۔۔۔اور سر نفی میں ہلایا۔۔۔۔

اس کی کان کو چیرتی آواز اور نفرت بھرے لہجے سے زیادہ تکلیف دہ تھا اس کے لبوں سے ماما کے بیٹے کی بجائے اپنا نام سننا۔۔۔۔

اتنا کافی تھا ہر شکائت سمجھنے کو۔۔۔

اُس نے سوچا تھا کہ اُس کا غصّہ اُس کی ناراضگی برداشت کر لیگا۔۔۔اُس کا ہر تلخ لفظ سہہ لیگا غلطی کی ہے تو اُس سے اپنے لیے سزا بھی مانگ لیگا۔۔۔۔لیکن اب سمجھ آرہا تھا کے یہ اتنا بھی آسان نہیں۔۔۔۔ہمیشہ مسکراتے رہنے والے لبوں سے سسکیاں سننا اتنا بھی آسان نہیں۔۔۔۔

اُس کے الفاظ اُس کا لہجہ اُس کے آنسو اُس کی آواز جان کو آنے لگی تو ساحل کے لیے اپنے ارادے پر قائم رہنا مشکل ہوا۔۔۔۔۔۔

اور میرا قصور بتائے بنا تم نے یہ جو سزا دی ہے اس کے لیے میں تمہیں مرتے دم تک معاف نہیں کروں گی۔۔۔۔آئے سویئر۔۔۔۔

نین نے ہتھیلی سے آنسو رگڑ کر نفرت اور حقارت بھرے لہجے میں جتا کر کہا اُس نے تڑپ کے ایکدم سے نین کے لبوں پر اُنگلی رکھی۔۔۔۔

شش۔۔ش۔۔۔۔۔۔۔۔

منہ سے ہلکی سی آواز آہ کے ساتھ نکلی۔۔۔

سرخ نم نگاہوں میں بے بسی لیے اُسے دیکھتے ہوئے سر پھر دھیرے سے نفی میں ہلایا اور ضبط سے اپنا نچلا لب کاٹا۔۔۔۔۔۔۔

نین نے اُس کا ہاتھ جھٹکا۔۔۔ آنکھوں میں نفرت اور چہرے پر غصّہ بڑھ گیا۔۔۔۔

اور آج میں اس کھلے آسمان کے نیچے خدا کو حاضر مان کر تم سے اپنا ہر رشتا۔۔۔۔۔۔

وہ اپنی نفرت میں اپنے غصے میں اپنی بد حواسی میں آواز کو بلند کر کے جو کہنے کو تھی اُس کا اندازہ لگا کر ساحل کا دل دھڑکتے

دھڑکتے رک گیا۔۔۔آنکھیں ساکت اُس کے لبوں پر رک گئیں۔۔۔۔۔۔اور پھر دل دوگنی قوت سے دھڑکا۔۔۔۔

اُس نے نین کی بات مکمل ہونے سے پہلے دونوں ہاتھوں سے اُس کا چہرہ تھام کر اُس کے لبوں کو اُس کی بات کو اُس کی آواز کو اُس کے غصے کو اُس کی نفرت کو خود میں قید کر لیا۔۔۔۔۔۔۔

اُسے وہ بات کہنے سے روک دیا جو خود کی سماعتوں کے لیے برداشت کرنا مشکل تھا۔۔۔۔

نین کی تیز رفتار سانس ایکدم سے رک گئی تو دل بھی ایک دم
سے سکڑ گیا۔۔۔۔
سیاہ آسمان اُسے پگھل کر خود پر گرتا ہوا محسوس ہوا۔۔۔۔۔

آنسو بھری سرخ آنکھیں پہلے صدمے سے پھیل گئی اور پھر
ناگواری سے۔۔۔۔۔۔۔۔
غصے سے دل سلگ رہا تھا۔۔۔۔۔
اور سانسیں باہر آنے کو مچل رہی تھی۔۔۔۔۔

اُس نے پہلے سر پیچھے کرنے کی کوشش کی لیکن وہ اُسے
دونوں ہاتھوں سے تھامے ہوئے تھا اور اُس کی کوشش سے

کان کے قریب اُنگلیوں کی اور لبوں پر لبوں کی گرفت سخت ہو گئی تھی۔۔۔۔

نین نے جھلّا کر ایک ہتھیلی اُس کے سینے پر اور دوسری اُس کے کندھے پر رکھ کر اُسے زور سے دور دھکیلا۔۔۔

اور اُس سے الگ ہوتے ہی۔۔۔۔۔۔۔رکی سانس کھینچ کر۔۔۔۔۔۔

غصے سے دانت بھینچ کر۔۔۔۔۔

پوری شدت سے ہاتھ اُس کے چہرے کی جانب اٹھایا۔۔۔اُسے تیسرا تھپڑ مارنے کے لیے لیکن۔۔۔۔۔۔

وہ اُس کا ہاتھ اپنے چہرے سے ایک انچ کی دوری پر ہی روک گیا۔۔۔۔۔اُس کی کلائی کو سختی سے پکڑ کر۔۔۔۔

نین نے غصے سے مُٹھی بھنچی۔۔۔۔ہاتھ کھینچ کر چھڑانے کو زور لگایا۔۔۔

اُس نے نین کی غصے بھری آنکھوں
میں بھیگی سرخ جلتی نگاہوں سے دیکھتے ہوئے۔۔۔۔۔اُس کی کلائی یونہی جکڑے۔۔۔۔۔دوسرے ہاتھ سے اپنی پینٹ کی پچھلی پاکٹ سے گن نکال کر اُس کے ہاتھ میں تھمائی۔۔۔۔

نین کی آنکھوں میں حیرت اُبھری۔۔اُس کی مُٹھی خود بخود کھل گئی اور گن اُس کے ہاتھ میں سما گئی۔۔۔۔۔۔۔۔

اُس نے ساحل کی آنکھوں سے نظر ہٹا کر گن کی جانب دیکھا۔۔۔۔۔لیکن ساحل کی نگاہیں اُس کی بھیگی پلکوں میں اُلجھی رہیں۔۔۔۔

اُس نے کلائی یونہی تھامے دھیرے سے نین کے ہاتھ کو حرکت دے کر گن اپنی کنپٹی سے لگائی۔۔۔۔

اور نین کے رکے دل کو زور کا دھچکا لگا اُس نے منہ کھول کر سانس اندر لی اور اندر ہی روک لی۔۔۔۔۔۔۔۔

حیران پریشاں خوفزدہ نظروں نے دوبارہ اُس کی پرسوز آنکھوں میں دیکھا۔۔۔

اور نظریں ملتے ہی صرف ایک سیکنڈ یا اُس سے بھی کم وقت لگا ساحل کی آنکھ میں آنسُو جمع ہو کر چھلک بھی گئے۔۔۔۔۔۔

اُسے رونے سے نفرت تھی لیکن اب نا سنبھلنے کا موقع ملا۔۔۔۔ نا اُن آنسوؤں کو حد توڑ کر باہر آنے سے روکنے کا۔۔۔ نا انہیں چھپا پانے کا۔۔۔

صرف ایک آنکھ سے نکلی چھوٹی سے بوند نے اُس کے خلاف
جاکر اُس کے عرصے کے ضبط کو بے مول کر دیا۔

اور اُس بوند کا پلکوں سے جدا ہو کر چہرے کو چھو کر پھر ہوا میں
گُم ہو جانا نین کی نظروں نے کتاب کے حرفوں کی طرح
پڑھا۔۔۔۔۔

دل تڑپا۔۔۔دل مچلا۔۔۔دل دہلا
دل کی دھڑکنیں منتشر ہوئی۔۔۔

وہ اُس کا ہاتھ پکڑ کر گن یونہی اپنی کنپٹی پر لگائے دوسرے ہاتھ سے اُس کے گال تک آکر بکھرے بالوں کو سمیٹ کر پیچھے لیجاتا دوبارہ اُس کے لبوں پر جھکا۔۔۔۔
بھیگی آنکھیں موندلیں۔۔۔۔۔

سارے عمل کا صرف ایک مقصد تھا یہ بتانا کے تھپڑ سے بڑھ کر اگر تم جان بھی لے لو تو راضی ہوں۔۔۔۔۔ لیکن تم سے دور ہونا منظور نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔
تمہارے منہ سے الگ ہونے کی بات سننا برداشت نہیں۔۔۔۔

نین کا دل ایسے بھر گیا جیسے بند کمرے میں دھواں

دھواں۔۔۔۔۔سانس تو رکی ہی تھی لیکن خون کی گردش

بھی مانو رک گئی۔۔۔۔۔۔

آنکھیں تھک کر۔۔۔۔۔ہار کر دھیرے سے بند ہو گئیں

۔۔۔۔۔اور آنسُو بہتے گئے

گن پر گرفت چھوٹ گئی اور وہ ساحل کے کندھے سے ٹکرا

کے زمین پر گر گئی۔۔۔۔حالانکہ وہ اُس کے ہاتھ کو وہیں اُسی

طرح تھامے رہا۔۔۔۔

ساحل نے اُس کے غصے کو مات دینے کی کوشش تو کی تھی

لیکن جب بے قابو ہوتے دل اور آنسوؤں کی وجہ سے چند

سیکنڈ میں خود کے لیے ہی سانس لینا محال ہوا۔۔ تو بند آنکھیں مزید میچیں اور لب جدا کیے۔۔۔۔۔۔ درمیان میں ذراسا فاصلہ بنایا اور منہ سے سانس لی۔۔۔۔

پھر لبوں کو جوڑا۔۔۔۔ پھر سانسیں الجھائیں۔۔۔ پھر دم گھٹا۔۔۔۔ پھر بے ربط اشک دشمن بنے۔۔۔۔ بند آنکھوں سے نکل کر ضایع ہوئے تو اُس نے آنکھیں کھول دی۔۔۔۔

پھر سانسوں کو الگ کیا۔۔۔۔ پہلے سے بھی کم فاصلہ بنا کر سانس لی۔۔۔ اتنے قریب کے نین کو باقاعدہ محسوس ہوا جیسے۔اُس کے لبوں سے کسی نے نمی کھینچی ہو۔۔۔۔۔۔

نین نے آنکھیں کھولیں۔۔۔کچھ اُلجھن کچھ حیرت اور

ڈھیروں اُداسی بھری آنکھیں۔۔۔۔

کچھ خود کی خاموشی سے جھنجھلائی۔۔۔۔

کچھ اُس کی بے سکونی سے پریشان۔۔۔۔

وہ پھر ضبط کی کوشش کر کے پھر لبوں کو چھونے کو تھا لیکن

نین کی نظروں سے نظر ملی تو پھر چھو نہیں پایا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اب کوشش بھی نہیں کر پایا۔۔۔۔۔

کیوں کے اس دفعہ دل نہیں سنبھلا۔۔۔۔۔اشک نہیں مانے

۔۔۔۔۔

سانس نہیں لی گئی۔۔۔۔۔

کھلے لب سختی سے مل گئے

آنکھوں میں تیز روشنی چبھنے سا احساس ہوا۔۔۔۔

نین کی نظروں نے شدّت سے محسوس کیا۔۔۔۔ سرخ بھیگی آنکھوں میں کس قدر تیزی سے نمی بھری تھی اور اُس نمی کے ساتھ وہی درد۔۔۔۔ وہی تڑپ۔۔۔۔

اُس نے نین سے دور ہو کر تیزی سے رخ موڑا اور چہرہ آسمان کی جانب کر کے لبوں سے گہری سانس لے کر اپنے رکے دل کو آزاد کیا۔۔۔۔

پھر بے آواز کئیں آنسو بھی آزاد ہوئے جو آنکھ کی حد میں ہی تیزی سے رگڑر گڑ کر ہتھیلی تو کبھی خون سے نم آستین میں جذب ہوئے۔۔۔کئیں بے ترتیب آہیں بھی جو بازؤں کے زور سے دب گئیں۔۔۔

وہ اُس سے چھپ کر رو رہا تھا۔۔اُس سے منہ پھیرے کھڑا تھا لیکن نین کو اُس کا ہر تاثر محسوس ہو رہا تھا۔۔۔

اور اُسے خود پر غصّہ آرہا تھا خود کی بے چینی رلا رہی تھی۔۔۔کیوں کے اُس کا دل کٹ کٹ کر ٹکڑے ہوتا جارہا تھا۔۔۔

ہر ٹکڑا اُس کے پاس جانے کو مچل رہا تھا اور اُس کی بیوفائی کا درد پاس جانے سے روک رہا تھا۔۔۔

پیچھے سے آتی گاڑی کے ہارن کی آواز پر دونوں نے ایک ساتھ پلٹ کر دیکھا۔۔۔۔

دور سے ایک گاڑی اُن کی طرف آ رہی تھی۔۔۔ شاید پورب یار یا میں سے کوئی تھا۔۔۔۔۔۔ نین نے واپس پلٹ کر اُس کی جانب دیکھا۔۔۔۔۔

دونوں کی نظریں ملی۔۔۔۔

خاموش نظریں جو باتیں نہیں احساس سنانے کو کافی تھی۔۔۔۔

ساحل نے قدم آگے بڑھائے تو اُس کے دل میں گونج اٹھی۔۔۔۔ کوئی خوف۔۔۔ کوئی ڈر۔۔۔ کوئی بوکھلاہٹ تھی جو الارم دے رہی تھی کے ایک دفعہ وہ پھر قریب آگیا تو نفرت دھواں ہو جائے گی۔۔۔۔ غصّہ بہہ جائے گا

اُسی پل دور سے پورب نے نین کو پکارا۔۔۔۔ اور گاڑی روکی۔۔۔۔

وہ تیزی سے آگے بڑھا نیچے پڑی گن اٹھا کر وہاں سے جانے کو پلٹا لیکن پھر رک کر واپس نین کی جانب دیکھا۔۔۔

پُرنم پُر جذب نظروں سے اُسے دیکھتے ہاتھ بڑھا کر اُس کے چہرے پر رکھا۔۔۔

ہتھیلی کا لمس آگ پر برف جیسا تھا۔۔۔ جو نین کی رگوں تک کو محسوس ہوا۔۔۔۔

پورب گاڑی سے اتر کر نین کے نزدیک آیا تب تک وہ وہاں سے روڈ کی ایک طرف جا کر اندھیرے میں گم ہو گیا تھا۔۔۔۔ لیکن نین کی نظروں سے اُس کا عکس گم نہیں ہوا تھا

نین۔۔۔ تم ٹھیک ہو۔۔۔۔۔۔۔

پورب بھاگتا ہوا اُس تک پہنچا ہڑ بڑا کر اُسے اُس کے ماتھے کی چوٹ تو کبھی اُس سمت میں دیکھتا ہوا جہاں اُس نے کسی کو جاتے تو دیکھا تھا لیکن اُس کی شکل سے ناواقف تھا۔۔۔

نین نے کوئی جواب نہیں دیا

کون تھا وہ۔۔۔۔۔۔ نین۔۔۔ یاو کے نا۔۔۔

پورب پریشان گھبرایا سا اُسے دیکھنے لگا اور اُس کے جواب نہ دینے پر اُس سمت بڑھنے لگا جہاں اُس نے کسی کو جاتے دیکھا تھا لیکن نین نے اُسے روک دیا

پورب۔۔۔۔۔۔۔ کوئی اجنبی تھا۔۔۔ شاید۔۔۔۔۔

اُسے پُکار کر غائب دماغی سے کہا تو پورب رک گیا اور سنجیدگی سے اُسے دیکھا

چلو تم۔۔۔۔۔

ایک دفعہ پھر اُس جانب دیکھ کر ذہن جھٹکتے ہوئے نین کو دیکھ کر کہا اور اُس کا ہاتھ پکڑ کر اُسے گاڑی تک لایا۔۔۔

ΔΔΔ

اچھے اچھے رویوز دینا گودی میڈیا کو پتہ لگنا چاہیے سنایا خان کے ناول کے مطلق حقیقی ریڈرز کے کیا خیال ہے

Zubi Novels Zone

یہ سب کیا ہے نین۔۔۔۔۔

آئے کانٹ بلیو کے یہ تم ہو۔۔۔

پورب نے سنجیدگی سے اس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے

پوچھا۔۔۔

وہ بیڈ پر ٹیک لگائے بیٹھی تھی۔۔

گود میں رکھے ہاتھ کی کلائی میں سفید پٹی بندھی ہوئی

تھی۔۔۔۔

ماتھے پر سفید بینڈ تج تھی۔۔۔۔

اور نظریں ایک جگہ دیوار پر لگی پینٹنگ کے فریم پر تھی۔۔۔۔

لبوں پر خاموشی بس خاموشی تھی۔۔۔۔۔

رات کو تو موقع کی نزاکت دیکھ پورب یار یا دونوں نے اُسے کچھ نہیں کہا تھا۔۔۔ڈاکٹر کے چیک اپ کے بعد انجیکشن کے اثر سے وہ سو گئی تھی۔۔۔

لیکن صبح ریا سے پہلے پورب نے اُس سے مل۔کر سوال کیا تھا۔۔۔

لیکن وہ چپ تھی۔

تم تو ایسی نہیں تھی یار۔۔۔

دیکھو خود کو کیا حال کر لیا ہے۔۔۔

وہ بھی ایک بیوقوف آدمی کی وجہ سے

وہ پگلی جھلی بند اس نین تو تم میں نظر ہی نہیں آرہی جو دنیا سے الگ سوچتی تھی۔۔۔۔

تم تو مجھے کوئی اور ہی لڑکی لگ رہی ہو۔۔۔۔۔۔

اُس کی خاموشی پر پورب نے افسوس سے کہا لیکن روانگی میں اُسے اندازہ نہیں ہوا کے وہ کیا بول رہا ہے۔۔۔۔جب کے نین نے۔۔۔بیوقوف آدمی کی وجہ سے۔۔۔سن کر دھیرے سے نظریں اٹھا کر اُسے دیکھا۔۔۔۔۔

مطلب تم اپنے ہسبنڈ کو لے کر پریشان ہو نہ۔۔۔۔۔یا اس گھر میں تمہیں کوئی تکلیف ہے۔۔۔۔کیا کسی کی کوئی بات بری لگی ہے۔۔۔میری یا ڈیڈ کی۔۔اگر کچھ بھی ہے تو تم مجھے بتا سکتی ہو نین۔۔۔۔تم ہمارے لیے ریا سے کم نہیں ہوں۔۔۔۔

پورب نے سنبھل کر نرمی سے سوال کیا۔تو نین نے واپس نظریں جھکا کر دھیرے سے سانس خارج کی۔۔۔۔

جانتی ہوں۔۔۔۔پر ایسا کچھ نہیں۔۔۔۔بس طبیعت خراب تھی تو گھر کی یاد آ گئی۔۔۔ سمجھ ہی نہیں آیا کے کیا کروں۔۔۔۔

اُسے پورب کے اتنی فکر کرنے کے بدلے اُسے نظر انداز کرنا برا لگا تو نا چاہتے ہوئے بھی لبوں کو زحمت دے کر دھیرے سے بولی۔۔۔

اسلئے تم آدھی رات کو اکیلی گھر سے نکل گئی۔۔۔۔۔یہ بھی نہیں سوچا کے کتنا خطرناک ہو سکتا ہے تمہارے لیے۔۔۔۔۔کیسی مصیبت میں پھنس سکتی ہو تم۔۔۔۔۔

پورب نے تاسف اور کچھ سختی سے کہا تو وہ پھر خاموش رہی۔۔وہ بھی چند سیکنڈ کے لیے چپ ہو گیا۔۔۔

اور ایک بات۔۔۔آئندہ ایسا کرنے کا ارادہ ہو تو دھیان رکھنا تم اپوزٹ ڈائریکشن میں جا رہی تھی۔۔۔ممبئ ادھر نہیں اُدھر ہے۔۔۔۔۔

پورب نے اُس کا موڈ ٹھیک کرنے کے لئے مزاق کے طور پر کہا دونوں سائیڈ میں اشارہ کر کے۔۔۔۔لیکن اُس کے سست

تاثرات میں ذرا بھی فرق نہیں پڑا۔۔۔بند لبوں میں کوئی بھی حرکت نہیں ہوئی۔۔۔

وہ اُس کے سفید پڑتے چہرے کو دیکھ کر گہری سانس خارج کر کے رہ گیا۔۔۔

۔۔ڈے ون سے مجھے لگ رہا ہے نین کہ تم کسی چیز کو لے کر پریشان ہو۔۔کوئی ٹینشن ہے تمہیں لیکن میں نے نہیں پوچھا کیوں کے ہم اتنے کلوز نہیں ہے۔۔۔۔بٹ ریا۔۔۔۔وہ تو تمہاری بیسٹ فرینڈ ہے نہ۔۔۔تم اُس سے تو سب کچھ شیئر کر سکتی ہو۔۔۔۔۔

جو بھی تمہارے دل میں ہے۔۔۔۔ تمہیں پریشان کر رہا ہے

۔۔۔۔اُسے اپنے اندر سے نکالو۔۔۔۔اور خود کو ٹھیک

کرو۔۔۔ایسے تم بلکل اچھی نہیں لگتی۔۔۔اوکے۔۔۔۔۔

پورب نے اُسے سمجھاتے ہوئے کہا تو اُس نے بنا دیکھے ہی سر

ہلا دیا

ویسے ابھی تمہیں ایکسٹرا انرجی کی ضرورت پڑنے والی ہے

کیوں کہ تمہاری دوست تم سے بہت ناراض ہے اور اُسے

منانے کے لیے تمہیں بہت محنت کرنی پڑے گی۔۔۔۔۔

وہ مسکرا کر رازدارانہ انداز میں بولا تو نین نے فوراً اُس کی

جانب دیکھا۔۔۔۔

نہیں بھائی۔۔۔۔ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔

ریانے اندر آتے ہوئے اُس کی بات سنی تو خشک انداز میں بولی نین نے بھی اُس کی جانب دیکھا۔۔۔

اس نے اب ہماری دوستی کی حیثیت اتنی گرادی کے مجھے ناراض ہونے کا حق بھی نہیں رہا۔۔۔

ریانے دکھ اور افسوس سے اُسے دیکھتے ہوئے کہا۔۔پورب نے نین کو مسکرا کر آل دا بیسٹ کا اشارہ کیا اور خود روم سے نکل گیا

ریا۔۔۔۔۔۔۔

نین نے ماتھے پر۔بل ڈالے اُسے پُکارا۔۔۔

میں ایسی قابل نہیں تھی جو میری دوست مجھ سے اپنی فلنگز شیئر کر سکے۔۔۔۔۔۔اس لیے تو مجھے بتانے سے زیادہ اسے خود کی جان پر کھیلنا آسان لگا۔۔۔۔پھر میں اس سے ناراض کیسے ہو سکتی ہوں۔۔۔۔

ریا نے اُسے باقاعدہ دیکھتے ہوئے کہا تو نین نے اُس کا ہاتھ پکڑ کر کھینچتے ہوئے اپنے قریب بٹھایا اور اُس کے گلے لگ گئی

سوری یار۔۔۔۔۔میں بھٹک گئی تھی۔۔۔۔سو سوری۔۔۔۔۔۔۔

اُس نے خود کو رونے سے روک کر دکھ سے کہا۔۔۔۔

لیکن اب ایسا نہیں ہو گا۔۔۔۔

اب آج سے سب بدل گیا ہے۔۔۔۔۔اب پچھلی کوئی بات نہیں۔۔۔کوئی پریشانی نہیں۔۔۔۔بس تم اور تمہاری شادی ہی میرے لیے امپورٹنٹ ہے۔۔۔۔۔۔اب بلکل تنگ نہیں کروں گی۔۔۔قسم سے۔۔۔۔

وہ اُس سے الگ ہو کر اُس کا ہاتھ تھامے بولی۔۔۔۔۔۔اُداس آنکھوں میں بھری معصومیت سے ریا کا دل بھر آیا۔۔۔لیکن وہ اُسے گھورتی رہی۔۔۔۔

ایک منٹ۔۔۔

اُس نے جھٹک کر اپنا ہاتھ چھڑایا۔۔۔۔اور نین کو غصے سے دیکھتے ہوئے اُس کے گال پر ایک ہلکا سا تھپڑ دے مارا ۔۔۔ نین نے حیرت سے منہ کھولے آنکھیں بڑی کر کے گال پر ہاتھ رکھا۔۔۔

اب ایسا کرنے سے پہلے یاد رکھنا ایسے دس ٹھپڑ پڑے گے۔۔۔

ریا اُسے غصے سے گھور کر زور بولی تو اسنے جلدی سے سر جلدی اور ریا ہنس کر دوبارہ اُس کے گلے لگ گئ

ΔΔΔΔΔΔΔΔ

وہ اپنے کیبن میں تھا ایک طرف کھڑا ٹیبل پر جھک کے کچھ پڑھنے میں مصروف رہا جب بنا ناک کیے دروازہ کھلا اُس نے سر اٹھا کر دیکھا تو انجو چہرے پر غصّہ اور ناگواری لیے اُس کی طرف بڑھ رہی تھی۔۔۔

اُس نے ہاتھ میں موجود پیپرز ٹیبل پر رکھے اور سیدھا ہوا۔۔۔

وہ آکر اُس کے ٹھیک سامنے رکی اور ایکدم سے اُسے مارنے کے لیے ہاتھ اٹھایا لیکن پورب اُس کا ہاتھ ہوا میں ہی روک گیا۔۔

یہ کیا پاگل پن ہے۔۔۔۔۔
اُس کی کلائی سختی سے پکڑ کے پورب نے سرد نگاہوں سے دیکھتے ہوئے سوال کیا۔۔۔انجو نے جھٹکا دے کر اپنا ہاتھ آزاد کیا۔۔۔۔

یہ تمہاری کل کی بے شرمی کا جواب ہے۔۔۔تمہاری ہمت کیسے ہوئی میرے نزدیک آنے کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔
وہ دانت پیس کر اُسے گھورتے ہوئے بولی۔۔۔پورب کے حیران تاثرات مدھم پڑے اور لبوں پر مسکراہٹ آئی۔۔۔

تمہیں کیا لگا۔۔میں خاموشی سے سہہ جاؤں گی اور تم جو مرضی آئے وہ کروگے۔۔۔۔۔۔میں تمہیں اپنا دوست سمجھتی تھی اور تم اتنا گر گئے کہ۔۔

میرے اور دکش کے بیچ آنے کی کوشش مت کرو پورب۔۔۔۔۔ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا۔۔۔۔

اُس کے مسکرانے نے جلتی پر تیل کا کام کیا تو۔انجو نے بھڑک کر اُسے انگلی اٹھا کر وارن کرتے ہوئے ایک ساتھ خوب سنا ڈالا۔۔۔۔۔

جس بات پر تم اتنی غصّہ ہو۔۔اُس کی وجہ جانتی ہو تم۔۔۔۔۔

پورب نے پر سکون انداز میں اُس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔

تمہارے وہ الفاظ جنہوں نے مجھے چوٹ پہنچائی تھی یہ اُس کا جواب تھا۔۔۔تا کے آئندہ تم کچھ بھی بولنے سے پہلے سوچ لو کے میں کیا کر سکتا ہوں۔۔۔۔۔
اُس نے مسکراتے ہوئے جتا کر کہا انجو نے دانت پیس کر سر ہلایا۔۔۔

یہ بتانے کا مقصد ہے کے اگر تمہاری باتوں کے بدلے میں یہ کر سکتا ہوں تو سوچو تمہاری دھمکی اور تمہارے ہاتھ اٹھانے کی کوشش کے بدلے کیا کروں گا۔۔

اُس کی مسکراہٹ گہری اور شریر ہوئی۔۔۔۔۔جتاتے لہجے میں اُس کا وارن کرنا انجو کے غصے کے ساتھ اُس کی حیرت میں بھی اضافہ کر گیا۔۔۔

تُم اتنے بے شرم کب سے ہو گئے پورب۔۔۔۔
وہ آنکھیں چھوٹی کر کے تاسف سے پوچھنے لگی

جب سے تم بے وقوف ہو گئی۔۔۔
اُس نے کندھے اچکا کر سکون سے جواب دیا۔۔۔

تم اب واقعی میری دوستی کے قابل نہیں رہے۔۔۔

انجو نے دکھ سے اُسے دیکھ کر کہا تو وہ ہلکا سا اُس کی طرف جھکا۔۔۔

تو اب پیار کے قابل سمجھ لو۔۔

وہ اُس کے نزدیک ہو کے شرارت سے ونک دیتے ہوئے بولا۔۔۔۔انجو نے خشک گلے کو تر کیا اور پیچھے ہوئی۔۔۔

خبردار جو آئندہ یہ بکواس کی۔۔۔

اُس نے اُنگلی اٹھا کر آنکھیں دکھا کر غصے سے کہا۔۔۔۔

یہ بکواس ایک دن حقیقت کر کے دکھاؤں گا تمہیں۔۔۔۔

وہ اس کی آنکھیں میں سنجیدگی سے دیکھتے ہوئے پُر عزم لہجے
میں بولا تو ایک پل کو وہ اُسے دیکھ کر رہ گی۔۔۔

افسوس کر سکتی ہوں میں تم پر اور اپنے آپ پر کے میں نے
تمہیں سمجھنے میں بھول کر دی۔۔۔۔۔
میں آئندہ تمہاری شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتی۔۔۔۔۔
وہ جھنجلا کر غصے سے بولی اور جانے کے لیے پلٹ گئی۔۔۔۔

اور میں روز تمہیں یہ شکل دکھانا چاہتا ہوں۔۔۔۔
پورب نے اونچی آواز میں اُسے سنایا تو اُس نے باہر نکلتے ہوئے
دروازہ زور سے بند کر کے اپنی بھڑاس نکالی۔۔۔۔۔۔پورب
نے ہنس کر انجوئے کیا۔۔۔۔۔

♦♦♦♦♦♦

دکش بیٹا۔۔۔۔مجھے تم سے ایک اہم بات کرنی ہے۔۔۔۔۔

سنگھ صاحب نے اُسے بیٹھنے کا اشارہ کر کے سنجیدگی سے کہا تو وہ اُن کے سامنے والے صوفے پر بیٹھ کر غور سے اُن کی جانب دیکھنے لگا۔۔۔

مجھے خبر ملی ہے کے کچھ باڈی میمبر زویر کی غیر موجودگی کا فائدہ اٹھانے کی سازش کر رہے ہیں۔۔۔ایسے میں اگر ہم خاموش بیٹھے رہے تو وہ لوگ کوئی قدم اٹھا سکتے ہیں

۔۔۔۔۔۔اسلئے میں نے سوچا ہے کے کیوں نہ آج ہی تمہاری اور انجو کی شادی ہو جائے۔۔۔۔اور آج ہی میں تمہیں گروپ چیئر مین بنا دوں۔۔۔۔

اُنہوں نے اپنی پریشانی اور اُس کا حل ایک ساتھ اُسے بتایا۔۔۔جیسا کے وہ چاہتا تھا۔۔۔۔اُس نے ہی یہ خبر اُن تک پہنچوائی تھی تاکہ وہ جلد سے جلد کوئی قدم اٹھائے اور اُسے وہاں پہنچنے کا موقع ملے جہاں وہ پہنچنا چاھتا تھا۔۔۔۔۔۔۔

حالانکہ یہ کام شادی کی تاریخ سے چار دن پہلے کا تھا۔۔۔لیکن اب وہ اتنے دن انتظار نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔۔۔نین کو اور

دکھ نہیں دے سکتا تھا۔۔ صرف نین کی وجہ سے اُس نے اپنا پلان بدل دیا تھا یہ جانتے ہوئے کے یہ جلد بازی اسے مہنگی پڑ سکتی ہے۔۔۔۔۔۔۔

سوری انکل لیکن یہ پاسبل نہیں ہے۔۔۔۔ کیوں کے اس طرح انجوان کمفرٹبل ہو گی اور میں ایسا نہیں چاہتا۔۔۔۔ میں اُسے خوش دیکھنا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔۔

اُس نے سکون سے جواب دیا۔۔۔ کوئی اور وجہ کام نا کرتی لیکن بیٹی کی بات پر وہ اختلاف نہیں کر سکتے تھے۔۔۔۔ بھلے اُنہیں اپنی کرسی بہت پیاری تھی۔۔۔

لیکن ۔۔ تمہاری اور انجو کی شادی کے بغیر میں تمہیں چیئر مین شپ نہیں سونپ سکتا۔۔۔۔

اُنہوں نے سنجیدگی سے پر سوچ لہجے میں کہا۔۔۔

کیوں۔۔۔۔ آپ چاہے تو ایسا کیوں نہیں کر سکتے۔۔ آپکو ایسا کرنے سے کون روک سکتا ہے۔۔۔

اُس نے فوراً کہا تو وہ چونک کر اُسے دیکھنے لگے۔۔۔

لیکن یہ رولز کے خلاف ہے۔۔۔۔

اُس کی بات کا مطلب سمجھنے کی کوشش کرتے ہوئے اُلجھ کر بولے

ہمارا کام ہی رولز کے خلاف جانا اور رولز کو بدلنا ہے۔۔۔۔اور رولز بدلنا ایک چیئرمین سے زیادہ کس کے اختیار میں ہو سکتا ہے۔۔۔۔

اُس نے نظروں کا رخ بدل کر کہا اور پھر اُن کی جانب دیکھا۔

۔

کبھی کبھی لوگوں کو جواب دینے کے لئے طاقت کا استعمال کرنا پڑتا ہے تا کے باقی کے اٹھنے والے قدم خود ہی پیچھے ہٹ جائیں۔۔۔

سیدھے سیدھے نہیں لیکن وہ اشاروں میں اُنہیں سمجھا گیا کے وہ اپنی طاقت کے بل پر کچھ لوگوں کے مخالف جا کر یہ فیصلہ لے سکتے ہیں۔۔۔

مطلب شادی سے پہلے تمہیں چیئرمین بنا کر اُن کے منہ پر جواب دیا جا سکتا ہے جو ہمیں مات دینے کی کوشش کر رہے ہیں۔۔۔

آخر یہ سب میرے بیٹے کی محنت اور ذہانت سے ہی بنائی گئی تنظیم ہے۔۔۔اُسی نے ان لوگوں کو جوڑا ہے ورنہ یہ تو الگ الگ ٹکڑوں میں کب سے قانون کا نوالہ بن چکے ہوتے۔ان کی کہاں اوقات کے ہمارے فیصلے کو چیلنج کر سکے

سنگھ صاحب کے حوصلے بڑھ گئے اور اُنہیں یہ اپنی مشکل ختم کرنے کے ساتھ اپنا رسوخ بڑھانے کیلئے بھی واجب لگا۔۔۔

وہ اُنہیں سوچوں کے بھنور میں اُلجھا کے مسکراتا ہوا اپنی جگہ سے اٹھا اور اندر کی طرف بڑھ گیا۔۔۔ لیکن اندر جانے سے پہلے اس کا سامنا سنگھ صاحب کے سیکریٹری سے ہو گیا۔۔۔ جس کے چہرے پر ہمیشہ کے مخالف مسکراہٹ تھی۔۔۔۔ جو بڑی معنی خیز تھی۔۔۔

جلد بازی میں کہاں جا رہے ہیں سر۔۔۔۔۔ ٹھوکر لگ سکتی ہے۔۔۔۔

اُس نے ساحل کو دیکھ کر گڈ ایوننگ کہنے کے بعد مسکراتے ہوئے کہا

Zubi Novels Zone

اُس کے چہرے سے نظر آرہا تھا کے وہ ہواؤں میں ہے جس کا مطلب اُس کے ہاتھوں کوئی موقع لگ چکا تھا۔۔۔

آپ کے اندازے سے کئی گناہ تیز نظر ہے میری۔۔۔۔جو صیح وقت اور صیح جگہ پر ہوتی ہے۔۔۔۔
وہ چلتے چلتے رک کے نظریں پھیرتے ہوئے بولا

نظر تو میری بھی صیح جگہ تھی بس قدم تھوڑا جلدی بڑھا لیا۔۔۔لیکن اِس بار یہ غلطی نہیں ہو گی۔۔۔
اُس نے ہنس کے سر ہلاتے ہوئے کہا۔۔۔

Best of luck------

ساحل نے مسکرا کر اُس کی جانب دیکھا اور اندر کی طرف بڑھ گیا اور وہ اُسے جاتے دیکھ اپنے خبری کو فون ملانے لگا۔۔

وہ انجو کے کمرے میں پہنچا تو وہ کہیں جانے کی تیاری میں تھی۔۔۔بیڈ پر بیگ رکھ کر اُس میں اپنے کپڑے رکھ رہی تھی۔۔۔

کہیں جا رہی ہو تم۔۔۔۔۔۔

اُس نے اندر آتے ہی نا سمجھی سے پوچھا۔۔

آپ کو مجھ سے بات کرنے کی فرصت مل گئی۔۔۔۔

انجو نے ایک پل کو ہاتھ روک کر اُسے دیکھا اور پھر مصروف ہو کر روکھے لہجے میں بولی

یہ کیا بات ہُوئی۔۔۔

وہ اُس کے ناراض چہرے کو دیکھ کر اُس کی طرف بڑھا اور اُس کے ہاتھ میں موجود مینکر کو پکڑ کر اُسے روکتے ہوئے بولا

وہیں تو مجھے جانا ہے۔۔۔۔ کل ہماری لائف کا اتنا امپوٹنٹ ڈے تھا دکش۔۔۔۔ ہماری انگیجمنٹ تھی۔۔۔ لیکن آپ وہاں ہو کر بھی نہیں تھے۔۔۔۔ کیوں۔۔۔

اُس نے دکھ اور اُداسی سے اُسے دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔

اُس کی ہلکی سی سرخی مائل آنکھیں مسکرائی۔۔۔

بتادوں۔۔۔۔۔

وہ مسکرا کر ابرو اٹھائے دونوں ہاتھ جینس کی پاکٹس میں پھنساتے ہوئے بولا۔۔۔۔ انجو کی نظریں اُس کے گال میں بنی گھری پر آتے ہی غصّہ بھول گئی۔۔۔

اگر آپکو تکلیف نا ہو تو بتادیجئے۔۔۔۔ مجھے معلوم تو ہو کے آخر آپ کے بہیویر کی وجہ کیا تھی۔۔۔۔
وہ نظریں پھیر کے روٹھے انداز میں بولی

کل مجھے ایک پرنسز نے اپنی خوبصورتی کے جال میں قید کر کے ان کونشیز کر دیا تھا۔۔۔۔

وہ اپنے کام میں لگے بلوٹو تھ کو ٹھیک کرتے ہوئے رازدارانہ انداز میں دھیرے سے بولا تو انجو نے سانس روکے اُس کی جانب دیکھا۔۔۔

اُس کا بات کرنا اُس کا مسکرانا اُس کا انداز بہت الگ بہت خوبصورت تھا۔۔۔انجو کو پورب کی باتیں پریشان کرنے لگی کے کیا یہی وجہ تھی جو وہ اُس سے متاثر ہو گئی۔۔۔

میرے ہوش اُڑ گئے تھے۔۔۔۔

وہ اُس کے دیکھنے پر آنکھیں بڑی کر کے سرگوشی میں بولا ۔۔۔۔لبوں پر ہنسی روکنے کی کوشش بہت خوبصورت تھی

اب بتاؤ۔۔۔۔ تمہاری گنہگار وہ پرنسز ہے یا میں۔۔۔۔۔۔۔

معصومیت سے اُسے دیکھتے ہوئے پوچھا تو انجو نے اپنا ذہن جھٹک کر آنکھیں گھمائیں

بہت اچھے سے باتیں بنا لیتے ہے آپ۔۔۔۔

وہ منہ بنا کے کہتی اپنے کپڑے ترتیب سے رکھنے لگی۔۔۔ وہ ہلکا سا ہنسا

بلکل نہیں۔۔۔ یہ سچ ہے۔۔۔ بلکہ کل میرا تم سے انگیجمنٹ کرنے کا ارادہ ہی نہیں تھا۔۔۔ دل چاہ رہا تھا سیدھے شادی کرلوں۔۔۔۔۔۔۔

وہ پیچھے ہو کر دیوار سے ٹیک لگائے بولا۔۔۔اور منہ پر ہاتھ رکھ کر ہنسی روکے

سچ میں۔۔۔۔۔

انجو نے مشکوک انداز میں اُسے دیکھتے ہوئے پوچھا اُس کے بلا وجہ ہنسی پر حیران بھی ہوئی۔۔۔اُس نے سر ہاں میں ہلایا۔۔۔

۔۔کیوں نا ہم آج ہی شادی کر لے۔۔۔میرا تو دل نہیں لگتا تمہارے بنا۔۔۔

وہ بولتے بولتے ایکدم سے آنکھیں میچ کر زور سے ہنسا تو انجو نے صدمے سے اُسے دیکھا۔۔۔

دکش آپ ٹھیک ہے۔۔۔۔

اُسے لگا یا تو وہ نشے میں ہے یا اُس کا دماغی توازن بگڑ گیا ہے۔۔۔اُس نے بالوں میں ہاتھ پھیرا اور جلدی سے سنبھل کر سر ہاں میں ہلایا۔۔۔۔

کچھ یاد آگیا تھا بس۔۔۔۔

وہ لبوں پر زبان پھیرتے ہوئے بولا تو انجو غور سے اُسے دیکھنے لگی۔۔۔

ایک بات پوچھوں آپ سے۔۔۔۔۔

اچانک ہی اُس نے کچھ یاد کر کے اُس نے جھجھکتے ہوئے پوچھا
تو ساحل نے سر ہلایا۔۔۔

اتنے ٹائم سے ہم ساتھ ہے۔۔۔ لیکن کبھی بھی آپ نے
میرے قریب آنے کی کوشش نہیں کی۔۔۔۔۔
اُس نے ساحل کو جانچتے انداز میں دیکھتے ہوئے پوچھا تو وہ
سنجیدہ ہوا

میں نے اوروں کو۔ دیکھا ہے اکثر۔۔۔ ریلیشن شپ میں کافی
کلوز ہوتے ہیں لیکن آپ نے تو۔۔۔

انجو نے اپنی حیرت اور ناسمجھی کا اظہار کر کے بات ادھوری چھوڑی۔۔ مقصد صرف یہ جاننا تھا کے کیا اُس کی جانب سے بھی اس ریلیشن شپ کو کوئی لے کر کوئی اُلجھن ہے۔۔۔

کیوں کے مجھے لیڈیز سینڈل کی مار کھانا پسند نہیں ہے۔۔۔۔ وہ اسی سیریس انداز میں بول کر مسکرایا تو انجو نے اُس کے بات اڑانے پر گھور کے دیکھا۔۔۔

اوروں کو تو تم نے لڑتے جھگڑتے بھی دیکھا ہو گا۔۔۔ ایک دوسرے کی انسلٹ کرتے بھی دیکھا ہو گا۔۔۔ ہمیں تو وہ سب بھی نہیں کرنا۔۔۔۔۔۔

اُس نے ہلکے پھلکے انداز میں جواب دیا تو انجو اُس کی طرف دیکھ کر مسکرائی

اب بتاؤ کہاں جا رہی ہو۔۔۔۔

اُس نے بات کا رخ بدلا اس سے پہلے کے وہ کوئی اور سوال کرے

میں ریا کے فارم ہاؤس جا رہی ہوں۔۔۔۔اُس کے ساتھ رہوں گی شادی تک۔۔۔۔آپ چلیں گے میرے ساتھ۔۔۔

انجو نے اُسے بتانے کے ساتھ ایکدم سے چہک کر پوچھا۔۔۔

ریا کی شادی کے تمام فنکشن اُسے علاقے میں بنے اُن کے عالیشان فارم ہاؤس پر ہونے والے تھے جہاں دولہا دلہن کے کمبائن فنکشنز تھے۔۔۔۔۔

آپ لے کر جائیں گی مجھے۔۔۔۔۔۔

اُس نے مسکرا کر اُسی کے انداز میں کہا انجو کو اُس کا موڈ ہمیشہ کے مقابلے بہت الگ اور بہت خوشگوار لگا ورنہ وہ زیادہ تر باتوں کا جواب مختصر الفاظ میں دے دیتا تھا۔۔۔

پلیز چلیے نادکش۔۔۔۔۔۔میری ساری فرینڈز اور اُن کی فیملیز بھی ہوں گی وہاں۔۔۔۔۔۔بہت مزا آئیگا۔۔۔۔۔۔ہم ساتھ رہیں گے۔۔۔انجوئے کریں

گے۔۔۔۔۔پلیز۔۔۔۔آپ میرے ساتھ ہوں گے تو مجھے بہت اچھا لگے گا۔۔۔۔

وہ اُس کے موڈ کا فائدہ اٹھا کر اُس کے پیچھے پڑ گئی۔۔۔

چل تو نہیں سکتا لیکن تم سے روز ملنے آؤں گا اور ہم ساتھ میں انجوئے کریں گے سب۔۔۔۔۔اوکے

اس نے ذرا رک کر کہا تو انجو نے منہ بنایا۔۔۔ لیکن خوش بھی ہو گئی کہ اُس نے اتنا کہا مطلب وہ ضرور عمل کرے گا۔۔

حالانکہ اُس کا دل تو چاہ رہا تھا ہاں کر دے کیونکہ اِسی بہانے اُسے نین کے ساتھ رہنے کا اُسے دیکھنے کا اور سنبھالنے کا موقع

مل جاتا کیوں کے اس وقت نین کو اُس کے ساتھ کی شدید ضرورت تھی۔۔۔۔

لیکن وہ ایسا نہیں کر سکتا تھا کیوں کہ اگلے چند دن میں اُسے اپنا کام مکمل کرنا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اور جو بات وہ سنگھ صاحب کے دماغ میں بھر چکا تھا اُس کے بعد اُسے یقین تھا کے اب اُس کی منزل دور نہیں۔۔۔۔بس خطرہ تھا تو ایک۔۔۔سنگھ صاحب کا سیکریٹری اور اُس کے ارادے۔۔۔۔

♦♦♦♦♦♦

پُر سکون اور خوبصورت جگہ میں بنے عالیشان فارم ہاؤس پر شام ہوتے ہی رونقیں بڑھ گئیں تھیں

دولہا اور دلہن کی فیملی کے ساتھ کچھ نزدیکی رشتے دار اور دوست عزیز بھی وہاں جمع تھے۔۔۔
ہلدی کی رسم کی مناسبت سے سب نے پیلے اور سبز رنگ کی ملی جلی ڈریسنگ کی تھی۔۔۔جب کے ریا سفید رنگ کے خوبصورت سلوار سوٹ میں پھولوں کے زیورات اور گجرے میں بے حد خوش اور خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔

نیچ گارڈن میں پھولوں کا شامیانہ بنا کر درمیان میں لڑکا لڑکی دونوں کو ساتھ بٹھایا گیا تھا اور سب باری باری اُنہیں ہلدی لگا رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔

ایک طرف ڈھولک بج رہی تھی اور جو ہلدی لگاتا اُس کے مناسبت سے اونچی اونچی آواز میں گیت گائے جارہے تھے۔۔۔

پُر لطف اور خوشنما ماحول میں ہنسی اور شور شرابا کرتے ریا کے دوستوں اور کزنز نے خوب رونق بڑھائی ہوئی تھی۔۔۔

لیکن نین وہاں ہو کر بھی اُن سب رونقوں سے کوسوں دور تھی۔۔۔۔اندر کا خالی پن اُس کے وجود پر چھایا ہوا تھا۔۔۔دل بوجھل تھا اور آنکھیں بھی۔۔۔

وہ بس ریا کے نزدیک خاموش کھڑی تھی۔۔۔۔۔لائٹ یلو کلر کے سلوار سوٹ پر گرین دوپٹہ ایک شولڈر پر ڈالے۔۔۔بنا میک اپ یا جویلری کے۔۔ بالوں کی ڈھیلی سی چھوٹی بنائے۔۔۔ماتھے پر سفید بنڈ تج تھی۔۔

بس ریا کی خوشی کی خاطر وہ اُس جگہ موجود تھی ورنہ وہ آوازیں اُس کے کانوں میں اس بری طرح چبھ رہی تھی کہ اُس کے لیے کھڑے ہونا بھی مشکل تھا۔۔۔۔۔۔

وہ ہر چند منٹ بعد ریا کے اپنی طرف دیکھنے پر زبردستی مسکرا دیتی اور پھر لب واپس سمٹ جاتے۔۔۔۔

پورب اور ریا دونوں ہی اُس کے لیے فکر مند تھے اسلئے اُسے بلکل بھی فورس نہیں کر رہے تھے۔۔۔۔
اُس کا وہاں موجود ہونا ہی انکے لیے کافی تھا۔۔۔۔۔

وہ خود کو سمجھا رہی تھی۔۔۔سب بھولنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن یہ اتنا بھی آسان نہیں تھا۔۔۔۔

لبوں پر اُس کا مدھم سا لمس اور بے چین سانسوں کا احساس دل پر بوجھ بن کر دھڑکنیں بے ترتیب کر دیتا تھا۔۔اُسے

اکسانے کی کوشش کرتا کے ایک بار پھر اُس پر اعتبار کر کے اپنی انا لُٹا دے۔۔۔۔

لیکن وہ پل یاد آتا جب وہ بے جان دو مردوں کے آگے بے بس پڑی تھی اور اُس میں خود کو بچانے کی بھی طاقت نہیں تھی۔۔۔اُس کا دل خوف سے رک جاتا۔۔۔سانسیں تنگ پڑنے لگتی اور ساحل کے لیے دل میں نفرت اور بڑھ جاتی۔۔۔۔

انجو کے پکارنے پر اُس کے اندر اُلجھتی سوچیں مدغم ہوئیں۔۔۔

وہ ریا سے گلے مل کر الگ ہونے کے بعد نین کو ہائے کہہ رہی تھی۔۔۔

لیکن وہ جواب میں مسکرا بھی نہیں پائی۔۔۔۔۔۔۔

خالی خالی انداز میں اُسے دیکھا۔۔۔

کسی کی گہری نظروں کا خود پر احساس ہوا تو دھڑکنیں مدھم ہوئیں۔۔۔ لیکن اُس نے دیکھنے کی کوشش نہیں کی۔۔۔۔ خود کو اُن نگاہوں میں اور نہیں الجھانا تھا۔۔۔

دل اور نہیں دکھانا تھا۔۔۔

انسو اور نہیں بہانے تھے۔۔۔

اور سب سے زیادہ ریا کے بارے میں سوچ رہی تھی۔۔۔

کہ اُسے کسی وجہ سے مزید دکھ نا ہو۔۔۔

وہ سب کی موجودگی میں بھی اُس کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔۔گلاسز کے شیشے گہرے سیاہ تھے اسلئے سامنے کھڑے انسان کے لیے جاننا ناممکن تھا کے وہ اُس سے باتیں کرتے ہوئے بھی دور کہیں دیکھ رہا ہے۔۔۔

جہاں ایک پری سی لڑکی کی آنکھیں اُداس ہے۔۔۔

انجو کو وہاں چھوڑنے کے بہانے خود ساتھ آنے کی یہی تو وجہ تھی کہ وہ اُسے دیکھ کر کچھ اپنے دل کو تسکین پہنچا لے۔۔۔لیکن اب دل اور بھاری ہو رہا تھا۔۔۔

ریا۔۔۔میں وہاں ہوں۔۔۔

وہ وہیں تھوڑی دوری پر بنی پھولوں کی کیاریوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولی۔۔۔

انجو پورب کو سنانے کے لیے دلکش کی باتیں کر رہی تھی لیکن پورب سے زیادہ اُس کے لیے سن پانا مشکل تھا۔۔۔وہ تو اُس کے دکھاوے کو انجوائے کر رہا تھا لیکن نین کو بے چینی سی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔کچھ اُس کی نگاہِ مسلسل سے تو کچھ اُس کے ذکر سے تبھی وہ ریا کو بتا کر اُن سب سے دور آگئی۔۔۔

ہاؤس کی دیواروں کے نزدیک کا حصہ جہاں گلاب کی کیاریاں ترتیب سے لگیں تھی۔۔۔اُن کا رنگ اور خوشبو بتارہے تھے کے وہ مالی کو کتنی عزیز ہے۔۔۔کیوں کے اُنہیں بھی انسانوں کی طرح قدر اور خیال کی ضرورت ہوتی ہے۔۔۔۔

ایک خوبصورت کھلتے ہوئے پھول کو چھونے کے لیے اُس نے ہاتھ بڑھایا۔۔۔لیکن دو انگلیوں نے پتیوں کو ہلکا سا چھوا ہی تھا کے کسی نے اُس کا ہاتھ تھام لیا۔۔۔

اُسے ضرورت نہیں تھی یہ سوچنے کی کے کون ہے۔۔۔اُس کی موجودگی خوشبُو جیسی تھی جو خود بخود اپنا احساس دلانے آجاتی تھی۔۔۔۔

اُس نے نظریں اپنے ہاتھ سے اُس کی جانب صرف اُس کے شولڈر تک اٹھائیں اور پھر جھکا لیں۔۔۔۔

وہ اُس کی طرف نہیں دیکھنا چاہتی تھی اور نہیں دیکھا۔۔۔۔

ساحل نے بغور اُس کی آنکھوں کی حرکت دیکھی اور ہاتھ اوپر کر کے اُنہیں دو اُنگلیوں کے پوروں کو لبوں سے چھوا جو پھول کی نرمی محسوس کر کے لوٹے تھے۔۔۔۔

لیکن اُس پھول کی نرمی میں فرحت تھی تازگی تھی اور اُس کے لبوں کی نرمی میں تپشِ تھی۔دہک تھی۔۔۔۔

پھر بھی اُس نے کوئی حرکت نہیں کی۔۔۔۔حالانکہ دل مچل رہا تھا لیکن اُس نے ہاتھ کھینچنے کی کوشش نہیں کی۔۔۔۔بس نظریں جھکائے کھڑی رہی۔۔۔۔

وہ اُس کا ہاتھ تھامے اندر کی طرف بڑھا اور وہ کھینچی گئی۔۔۔۔کوئی مزاحمت نہ کوئی بات۔۔۔نہ کوئی نظر اٹھی۔۔۔

سب باہر تھے اور گھر پورا خالی تھا وہ اُسے پہلے نمبر پر بنے ایک کمرے کے اندر لے کر آیا۔۔۔

نین کا دل بے چین ہوا لیکن وہ خاموش بے نیاز رہی۔۔۔

اُس نے دروازہ بند کرکے اُس سے ٹیک لگائے۔۔ نین کو دونوں ہاتھوں کمر سے تھام کر اپنے نزدیک کیا۔۔۔

وہ خاموش بے حرکت رہی۔۔۔

دل حالانکہ پوری قوت سے سمٹ گیا۔۔۔ لیکن وجود سن رہا۔۔۔

I m sorry--------

وہ اُسے قریب کرکے پیشانی سے پیشانی ٹکائے دھیمی آواز میں بولا۔۔۔ گرم سانسوں نے نین کے چہرے کو چھوا تو وہ سانس لیتے لیتے رک گئی۔۔۔۔

دل نے ایکدم شدت سے دھڑکنا شروع کیا۔۔۔۔ مگر اُس نے نظریں نہیں اٹھائیں۔۔۔اُس کی بلیک جینس کی دائیں پاکٹ پر سرخ دھاگے سے بنے ٹرینگل پر جمائے رکھی۔۔۔۔

Sorry for hurting you badly

۔۔۔۔

اُس کی بھاری آواز مزید دھیمی ہوئی لہجہ اور گہرا ہوا۔۔۔۔

نین کے وجود میں صرف دل حرکت کرتا رہا باقی سب ساکت رہا۔۔۔

تمہارے ہر آنسو کے لیے۔۔۔ تمہارے ہر درد کے لیے۔۔۔ ہر چوٹ کے کیلئے۔۔۔۔ ہر بے سکونی کے لیے۔۔۔

اُس نے آنکھیں بند کر کے پیشانی کو ہلکے سے مس کیا۔۔۔ وہ جگہ بھاپ چھوڑنے لگی۔۔۔

ایک ہاتھ کی اُنگلیاں کمر پر تھوڑی سی سخت ہوئی۔۔۔
نین کا حلق خشک ہوا۔۔۔
لیکن اِس نے حرکت نہیں کی۔۔۔

جانتا ہوں یہ سوری تمہیں ہیل نہیں کر سکتا۔۔۔۔میرا پچتاوا تمہارے زخم نہیں بھر سکتا۔۔۔ٹوٹا یقین اتنی آسانی سے نہیں جڑ سکتا۔۔

بھلے میرے پاس ریزن تھا۔۔۔۔میں مجبور تھا لیکن تب بھی کوئی سوری کوئی معافی۔۔۔کوئی دلاسہ۔۔۔۔۔۔میری بے وقوفی کا جسٹیفکیشن نہیں ہو سکتا۔۔۔

But i m sorry------

وہ آنکھیں کھول کر اُس کی گھنی پلکوں کے اٹھنے کی راہ دیکھتا۔۔۔ایک ایک۔لفظ کو جذباتیت سے ادا کرتے ہوئے بولا۔۔۔

اُس کے لہجے کی طرح سانسوں کی تپشِ بھی بڑھتی ہوئی محسوس ہُوئی۔

نین کا چہرہ اُس بھانپ سے جلنے لگا

دل اُن لفظوں سے بھرنے لگا۔۔۔گلے میں سانس پھنسنے لگی۔۔۔

پر اُس نے حرکت نہیں کی۔۔۔

سوری کے میں نے تم سے تمہاری ہنسی چرا لی۔۔۔۔

ساحل کی نظریں پلکوں سے مایوس لوٹ کر گلابی لبوں پر آئیں۔۔۔لہجہ بے حد بھاری بے حد مدھم ہوا۔۔

نین کے لیے سانس لینا مشکل ہوا۔۔۔

اب اور اُس آنچ کو سہنا مشکل ہوا۔۔۔

لیکن اُس نے حرکت نہیں کی۔۔۔

اُس نے پیشانی جدا کی۔۔۔

الگ ہوا پر دور نہیں۔۔۔۔

غور سے اُس کے خوبصورت چہرے کے ایک ایک نقش کو دیکھنے لگا جو بے حد سونے سونے لگ رہے تھے۔۔۔

دونوں ہاتھ اُس کی کمر سے ہٹ کر چہرے پر آئے۔۔اُنگلیوں نے دھیرے سے حرکت کر کے اُس کے چہرے کو تھام کر اوپر کیا لیکن نین نے نظریں اُس کے کندھے سے اوپر تک نہیں جانے دی۔۔۔۔

لائٹ پنک شرٹ میں آستین کو جوڑنے والی سلائی پر نظریں روک دی۔۔۔

پلیز سے سم تھنگ۔۔۔۔۔

ایسے چپ مت رہو۔۔۔۔

مجھ پر غصّہ کرو۔۔۔۔

باتیں سناؤ۔۔۔۔مجھے سزا دو۔۔۔

چاہے تو مار لو۔۔۔۔

لیکن یوں خاموش مت رہو۔۔۔

تمہارے لبوں پر یہ خاموشی اچھی نہیں لگتی۔۔۔۔تم بس ہنستے ہوئے اچھی لگتی ہو۔۔۔۔۔

وہ دھیمے پر سوز لہجے میں بولا

دائیں ہاتھ کے انگوٹھے کو دھیرے سے حرکت دے کے نچلے لب کے کنارے کو چھوا تو نین نے آنکھیں بند کر کے کھولیں۔۔۔اور سانس اندر ہی روک لی۔۔۔

جب تم کسی کو ٹارچر کر کے ہنستی نہ تو ایسا لگتا ہے جیسے ہوا میں ایکدم سے کسی نے عطر ملا دیا۔۔۔
سب جینے لگے بے جان چیزیں سانس لینے لگی۔۔ جیسے اس دنیا میں کہیں کچھ ٹینشن نہیں کوئی خامی نہیں کوئی پرابلم نہیں۔۔۔۔سب ٹھیک ہے۔۔۔پولیوشن نہیں ہے۔۔۔ گلوبل وارمنگ نہیں ہے۔۔۔ کہیں کسی کو کسی بات کی فکرِ

نہیں ہے۔۔۔ ہر انسان ہر شے خوش ہے۔۔۔ پوری کائنات خوش ہے۔۔۔۔۔

وہ مسلسل نظریں اُس کے لبوں پر جمائے گزری یادوں میں کھوئے ذہن کے اثر سے بھاری مدھم لہجے میں بولا۔۔۔

نین نے گلا تر کیا شدت سے خواہش جاگی کے اُسے دھکّا دے کر خود سے دور کر دے لیکن وہ بے حرکت رہی۔۔۔

کیوں کے اُس پر اپنی بھڑاس نکال دیتی تو دل ہلکا ہو جاتا نفرت کم ہو جاتی اور وہ ایسا نہیں چاہتی تھی۔۔۔

اور تمہاری آنکھوں کی یہ اُداسی یہاں کے خوبصورت نظارے کو بھی ویران کر رہی ہے۔۔۔۔۔ کہیں کوئی رنگ

نہیں۔۔۔کوئی فریشنز نہیں۔۔۔۔۔سب تمہاری طرح اُداس لگ رہے ہیں۔۔۔۔۔

نظریں اُس کے لبوں سے پھر پلکوں تک آئی۔۔۔اور اُن گہری نظروں کا ہی اثر تھے کے ٹھہری پلکوں میں ہلکی سی لرزش ہوئی۔۔۔

پر اب ساحل کے لیے اُس کی خاموشی سہنا مشکل ہو رہا تھا۔۔۔

ایسا لگ رہا تھا جیسے یہ خاموشی اُس کے غصے اور۔۔۔اُس کی نفرت سے بھی زیادہ جان لیوا ہے۔

کچھ بولو نا یار۔۔۔۔۔۔۔

وہ اُس کے چہرے پر جھک کر ناک سے ناک مس کرتے ہوئے بولا۔۔۔

بھاری گمبھیر لہجے سے نین کی دھڑکنیں تیز ہوئی۔۔۔اُس نے آنکھیں بند کیں

پہلے چپ نہیں ہوتی تھی اور اب یوں ترسا رہی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔

پلیز سے سم تھنگ۔۔۔۔۔۔

ناک نے گال کو چھوا۔۔۔

پیشانی نے آبرو کو۔۔۔۔

سوز نہاں سانسوں نے لبوں کو۔۔۔۔

اور مدھم سلگتے لہجے نے نین کی تیز دھڑکنیں منتشر کر دی۔۔ سانس لینا محال ہوا۔۔۔۔

ایک ہاتھ چہرے سے ہٹ کر بازو پر آیا۔۔۔اور دوسرا ابنا ہٹائے ڈھیلی سی چوٹی میں بندھے بالوں میں الجھایا۔۔۔۔ذہن پر بے خودی چھانے لگی۔۔۔۔اور دل اپنی رو سے بہک کر بھٹکنے لگا۔۔۔۔

دہکتے لب گال سے کان تک آئے اور کان سے گردن تک سفر کرنے لگے۔۔۔۔

نین کے لیے سانس لینا مشکل ہوا۔۔۔اپنے پیروں پر کھڑے ہونا مشکل ہوا۔۔۔ساکت وجود میں لرزش ہوئی۔۔۔پیشانی پر سلوٹیں اُبھری۔۔۔

بہت ہیوی فیل ہو رہا ہے۔۔۔

برداشت نہیں ہو رہا۔۔۔۔

اب دل نہیں مان رہا۔۔۔۔۔۔

بکھری آواز میں کی ہوئی بھاری سرگوشی آنچ سی تھی۔۔۔

کان سے اُتر کر پورے وجود میں چنگاریاں بھر گئی۔۔۔

لمس جلتے کوئلے سا تھا۔۔۔دل کو سلگانے لگا۔۔۔

اور سانسیں آگ کی بارش کی طرح تھی۔۔۔۔۔اسے خود میں بھگو کے جلانے کو تیار۔۔۔۔

اس کی انگلیاں نین کے بازو میں سخت ہوتی جا رہی تھی۔۔۔درمیان کا فاصلے سمٹ کر ختم ہوتا جا رہا تھا۔۔۔لب جولائن کے ارد گرد حرکت کر رہے تھے ۔۔۔۔
گھنے بال نین کے لبوں پر سرسرا رہے تھے۔۔۔۔

نین کے پیر کے تلووں میں ڈھیروں چینٹیاں رینگتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔آکسیجن کمرے۔میں ختم ہوتا محسوس ہو رہا تھا۔۔۔۔

اور ہواؤں میں سرور سا بھرتا محسوس ہو رہا تھا۔۔۔

اُس کی کب کی کوشش ناکام ہو گئی اور اُس کے برداشت سے باہر ہوا تو اُس نے سینے پر ہاتھ رکھے اُسے روکا۔۔۔

مت۔۔۔ مت کرو۔۔۔

لبوں سے لرزتے لفظ نکلے۔۔۔ بہت گھٹی گھٹی آواز میں۔۔۔۔ لیکن وہ چاہ۔ کر بھی پیچھے نہیں ہو پایا۔۔۔ دل راضی نہیں ہوا۔۔۔

اُس کی خاموشی سے پریشان تھا لیکن اب اُس کے بولنے کا اثر لینے کا ہوش نہیں رہا۔۔۔۔ خماری نے شدت سے خود میں جکڑ لیا۔۔۔ دل ایک پرزور لہر کی زد میں آگیا۔۔۔

چہرے کا رخ بدل کر دوسری جانب کیا۔۔۔۔

بازو سے اُتر کر ہاتھ کمر پر آیا اور آہستہ سے اُسے خود میں بھینچے لگا۔۔۔۔سانسیں مزید جلنے لگی۔۔۔اندر اور باہر کی تپش بڑھانے لگی۔۔۔۔۔۔

لمس اور پر شدت ہوا۔۔۔۔۔

جتنا لبوں کا اتنا ہی سانسوں کا بھی۔۔۔اتنا ہی ماتھے کا بھی چھونا جان لیوا لگا

نین نے اُسے دور کرنے کے لیے سینے پر ہاتھ رکھا تھا پر جب ۔۔۔بے ترتیب ہوتی دھڑکنوں کا سنبھلنا مشکل ہوا تو گھبرا کر اُس ہاتھ سے شرٹ پکڑلی۔۔۔سہارا لے لیا۔۔۔۔۔چند

سیکنڈ کو سنبھل کر آنکھیں کھولیں اور شرٹ چھوڑ کر پھر اُسے دور کرنے کو زور دیا۔۔۔۔

اُس کوشش کے ساتھ لبوں سے مدھم آواز میں پر زور نہیں نکلا۔۔۔
تو وہ دو سیکنڈ رک کر پیچھے ہوا۔۔اور اُس کی آنکھوں میں دیکھا۔۔

نین نے اُس سے نظریں نا ملانے کا عہد کیا تھا لیکن اب بے ترتیب سانسیں لیتی اُس کی گمبھیر بولتی نگاہوں میں دیکھنے لگی۔۔۔کچھ محنت کر کے اپنی بڑھتی دھڑکنوں پر کنڑول پایا

پیچھے ہوئی۔۔۔۔بس آنکھوں میں غصّہ جمع نہیں کر پائی۔۔۔۔۔۔

مت کرو۔۔۔۔

بے آواز بولی غصے کی بجائے پریشانی سے۔۔ساحل نے حرکت کرتے لبوں کو دیکھا۔۔۔

پلیز جاؤ یہاں سے۔۔۔۔۔۔

مجھے چھونے کی۔۔یامنانے کی کوشش مت کرو۔۔۔

لہجہ کچھ روکھا ہوا۔۔۔آواز کچھ سخت ہوئی۔۔۔ نظروں کا زاویہ بدلا

گلے سے سانس نیچے اتاری۔۔۔

وہ پیچھے ہوا۔۔۔دروازے سے لگ کر دونوں ہاتھ پاکٹ میں پھنسائے غور سے اُسے دیکھنے لگا۔۔۔

جانتی ہوں۔۔۔۔مجھے مسکرانے پر مجبور کر کے دوبارہ رلانا چاہتے ہو لیکن مت کرو۔۔۔۔میں اور نہیں سہہ سکتی۔۔۔۔

غصّہ کرنا ممکن نہیں ہوا تو بے تاثر بے بس انداز میں دھیرے سے بولی۔۔۔ نظریں جھکائے رکھی۔۔۔۔شرٹ کے آخری بٹن پر۔۔۔۔۔

اُس کی اُلجھی نگاہیں لبوں اور آنکھوں کے گرد گھومتی رہیں

میں نے تم سے ضد کر کے شادی کی تھی اسلئے تم بدلہ لے رہے ہو نہ مجھ سے۔۔۔۔۔۔اسی کی سزا دینا چاہتے ہو نا مجھے درد دے کر۔۔۔

مجھے سزا مل گئی۔۔۔

اب بس کرو۔۔۔

وہ بھیگتی آواز کو سانس خارج کر کے معتدل کرتے ہوئے ۔۔۔اُس کی جانب دیکھ کر بکھرے بکھرے لہجے میں بولی۔۔۔اُس نے لب بھینچ کر چھوڑا۔۔۔

اب مجھے درد دینے کے لئے کوئی بھی تکلیف کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔کیوں کے جتنا تم سوچ نہیں سکتے اُس سے کئیں زیادہ ٹکڑے کر چکے ہو تم

میرے۔۔۔۔۔۔اب اس سے زیادہ کچھ ممکن نہیں۔۔۔۔۔۔

اُس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے ضبط سے بولی تو بے خبری میں۔آنسُو آنکھ سے نکل کر گرا۔۔

وہ اُس کی ڈھیروں شیکایتیں سننے کیلئے خود کو تیار کیے ہوئے تھا لیکن غصے کی بجائے یہ بے بسی اُس کے دل کو لگ رہی تھی

پھر بھی وہ خاموش اُسے سنتا اُس کی آنکھوں میں دیکھتا رہا۔۔

اب زخموں کی جگہ بھی باقی نہیں۔۔۔۔۔۔۔اب ہمت بھی ٹوٹ گئی اور اُمید بھی ختم ہو گئی۔۔۔اسلئے مت کرو

وہ بولتی گئی۔۔اپنے ارادے سے مکر کر گلے کرتی گئی۔۔۔

اب اپنی ہی نظر میں سڑک پر پڑے ایک پتھر سی بے مول ہو گئی ہوں میں۔۔۔۔اب مجھے رسوا کرنے کے لئے تمہیں اور محنت کرنے کی ضرورت نہیں۔۔۔۔۔۔۔اب سب ختم ہو گیا۔۔۔۔ہر احساس۔۔۔سب جذبات ختم ہو گئے۔۔۔۔۔۔۔۔

اسلئے اب مت کرو۔۔۔

لہجے میں درد بے بسی تھکن کے ساتھ ہلکی سے۔ جھنجھلاہٹ تھی۔۔۔

تمہارے کہہ دینے سے سب ختم نہیں ہو جاتا۔۔۔

وہ پہلی بار بولا۔۔۔ بہت دھیمے سے۔۔۔ تاثرات سے خالی لہجہ اور ٹھہری آنکھیں جس میں نین کا دل ڈوبنے لگا۔۔۔

سب ختم تو تبھی ہو گیا تھا جب تم نے کسی اور کا ہاتھ تھام کر اُسے رنگ پہنائی تھی۔۔۔۔

وہ اُن ٹھہری آنکھوں میں دیکھتی افسوس سے بولی۔۔ وہ ہنسا لیکن آنکھیں نہیں ہنسی۔۔۔ ڈمپل صرف ایک گال میں بہت معمولی سا پڑا۔۔۔ لب بھی بلکل ذرا سے پھیلے تھے

۔۔۔ایک انچ کی رنگ رشتے جڑنے ٹوٹنے کا ثبوت ہو گئی۔۔۔ فیلنگز کوئی میٹر نہیں کرتی۔۔۔۔۔۔

وہ جتاتے انداز اور طنز بھرے لہجے میں بولا نین نے نظریں نیچے کر لی۔۔

فیلنگ ہی تو اصل جڑ ہے مصیبت کی۔۔۔۔ جس نے انفوم کیا کے سامنے والے کو تمہارے ٹوٹ جانے کی پرواہ نہیں۔۔۔۔ تم روتی رہو۔۔۔ چلاتی رہو۔۔۔ بیشر موں کے طرح اُس کے پیچھے پڑ کے اپنی انسلٹ کرواتی رہو۔۔۔ لیکن وہ تمہاری طرف دیکھنے کا بھی روادار نہیں۔۔۔۔

وہ نظریں جھکائے پر درد۔۔ٹوٹے لہجے میں بولی تو ساحل کا دل ڈوبا۔۔۔

تم غلط سمجھ رہی نین۔۔۔۔۔
وہ بوجھل تھکے لہجے میں بولا

تم غلط سمجھ رہے ساحل۔۔۔۔
وہ فوراً مسکرا کر اُسے دیکھتی بولی۔۔۔اُس کے لبوں سے اپنا نام پھر ساحل کو بے حد برا لگا۔۔۔اُس کی مسکراہٹ بے حد غیر لگی۔۔۔۔

وہ انگیجمنٹ میری ہار کی وجہ نہیں تھی۔۔۔۔میں تو تمہاری بے رخی سے ہاری ہوں۔۔۔۔

وہ مسکراتے مسکراتے بولتے ہوئے آنسوؤں کو جکڑ کر رکھنا بھول گئی اُنہیں آزاد کر گئی۔۔۔۔۔۔

ساحل نے گلا تر کیا۔۔۔۔۔

ایک آس لے کر گھوم رہی تھی اور اُس کے بدلے جب مجھے ملا ایک گندا الزام۔۔۔۔

وہ بول رہی تھی لیکن اس کا ہاتھ آنسو سمیٹنے کو اپنے چہرے کی طرف بڑھتا دیکھ رک کر دور ہوئی اور خود ہی چہرے سے آنسو رگڑ کر مٹائے۔۔۔۔وہ دانت اور مُٹھی ساتھ بھینچے ہاتھ پیچھے کر گیا۔۔۔

تمہیں کیا لگا وہ انگیجمنٹ روکنا میرے لیے بہت بڑا کام تھا۔۔۔

صرف دو منٹ لگتے مجھے یہ ثابت کرنے میں کے تم کون ہو اور تم سے میرا کیا رشتا ہے۔۔۔۔

وہ اب بنا کمزور ہوئے بنا روئے مضبوط لہجے میں بولنے لگی۔۔۔

لیکن کیوں کروں میں ثابت۔۔۔۔اور کس کے لیے کروں۔۔۔۔۔ان لوگوں کے لیے۔۔۔۔یہ تو میرے کوئی ہے بھی نہیں۔۔۔۔مجھے ان سے کیا مطلب۔۔۔

مطلب تو بس تم سے تھا۔۔۔۔

بات تو ساری اُس مان کی تھی جو تم نے توڑ دیا۔۔۔۔۔

وہ بولتے بولتے پھر مسکرائی۔۔وہی بیگانی مسکراہٹ جو وہ اُس کے چہرے پر نہیں دیکھنا چاہتا تھا۔۔۔

تمہارے لیے میں اہم ہوں یہ جھوٹا مان۔۔۔۔۔

جس کے لیے اپنی عزتِ نفس اپنا سکون سب ضائع کر دیا میں نے۔۔۔۔

اُس نے آنسوؤں کو روکے۔۔۔ مسکراتے لبوں اور پر درد لہجے میں کہہ کے ساحل کی مشکل بڑھائی۔۔۔ لیکن وہ پھر بے حرکت بے تاثر اُسے بس دیکھنے لگا۔۔۔ جیب میں وائبریٹ ہوتے فون کو مکمل نظرانداز کیا۔۔۔

تُم کہتے ہو نا کہ میرے دماغ میں کوئی لوچا ہے۔۔۔ میرے سکر وڈھیلے ہے۔۔۔ اب تو لگتا ہے ہاں۔۔۔
ضرور کوئی مینٹل پرابلم ہے مجھے۔۔۔ تبھی تو۔۔۔
تبھی تو تمہاری کمزوریوں کو نہیں اپنے رشتے کی طاقت کو آزمانے کی ضد پکڑلی تھی میں نے۔۔۔۔

وہ اُس کی جلتی سرخ آنکھوں میں دیکھتے ہوئے جتاتے لہجے میں بولی۔۔

تم سے نہیں۔۔۔۔ تمہیں جیتنا چاہتی تھی۔۔۔۔

اُس کی آواز مدھم ہو گئی بھیگ گئی۔۔۔ وہ بت بنا رہا۔۔۔ دل ضبط سے بھرنے لگا لیکن اُس نے پلکیں تک نہیں جھپکیں۔۔۔

اور یہ اچانک اس سچویشن کی وجہ سے پیدا ہوئی ضد نہیں ہے۔۔۔۔ یہ تو پچھلے پانچ مہینوں کے گزرتے ہر پل کا جو ایکسپیرینس تھا نہ۔۔۔ اُس کا اثر ہے۔۔۔۔

کیوں کہ تم گئے تھے تو بس اِنتظار نہیں دے کر گئے تھے۔۔۔۔ تم مجھے اور بھی بہت کچھ دے گئے تھے۔۔۔۔ ہر دن کی آس۔۔۔ ہر رات کا بوجھ۔۔۔اور ڈھیروں شاید۔۔۔۔

اس کی شکایتوں کا سلسلہ بڑھ۔ گیا تھا۔۔۔ وہ اب ہر پرانے حساب مانگنے پر آئی تھی اور چاہتا تو وہ خود بھی یہی تھا کہ اُس کے دل سے ہر غم ہر افسوس آزاد ہو جائے لیکن یہ آنسو اور یہ پر درد ہنسی سہنا مشکل تھا۔۔۔

شاید کوئی وجہ ہو گی جواب تک نہیں لوٹا۔۔۔

شاید کوئی مجبوری ہو گی۔۔۔

شاید کہیں پھنس گیا ہو گا۔۔۔۔

شاید کل آجائے۔۔۔۔

شاید ابھی آکر سرپرائز کردے

لیکن ان ڈھیروں شاید میں جب ایک " کہیں " آجاتا ناتب اصل مشکل ہوتی تھی۔۔۔۔

کہیں وہ لوٹنا ہی ناچاہتا ہو۔۔۔۔

کہیں اُس نے مجھے چھوڑ تو نہیں دیا۔۔۔۔یا کہیں اُسے پیار ہی نہ ہو۔۔۔۔

وہ اپنے تاثرات کو اپنے لفظوں کے ساتھ بدل بدل۔ کر اُسے بتاتی رک گئی۔۔۔۔ سانس بھری اور خشک لب تر کیے۔۔۔

بس وہ کہیں پھر کبھی ذہن میں نا آئے اتنا یقین چاہتی تھی۔۔۔۔۔۔۔
پھر کبھی ویسا وقت نہیں جینا چاہتی تھی۔۔۔۔
سر نفی میں۔ ہلاتے ہوئے پھر رکے آنسو آزاد ہوئے۔۔۔۔
ساحل کی آنکھیں بھیگی پلکوں سے ذرا نہیں ہٹی۔۔۔۔

کیونکہ بہت مشکل ہوتا ہے ایک بند کمرے میں۔۔ بے آواز رونا۔۔۔ تاکے کوئی ہمارے آنسُو نا دیکھ لے۔۔۔ آواز نا سن لے۔۔۔۔ ہم سے ہمدردی نا کرنے لگ جائے۔۔۔۔

اُس نے نظریں اس کے سینے تک جھکائے آنسو اُس سے چھپانے کی کوشش کی۔۔۔

بہت مشکل ہوتا ہے اپنے ہی گھر والوں کو زبردستی ہنس ہنس کر دکھانا کے ہم ٹھیک ہے۔۔
اپنی اُس دوست سے اپنے دکھ چھپانا جس سے ہم اپنے بیڈ ڈیز کا پین بھی نہیں نہیں چھپاتے۔۔۔

اُس نے آنسو اور لفظوں سے اپنے دل سے کچھ بوجھ آزاد کر کے دوبارہ اُس کی آنکھوں میں دیکھا۔۔۔

بہت مشکل انتظار تھا وہ کیوں کے تم نے کوئی وقت نہیں بتایا تھا۔۔۔ کوئی مدت دے کر نہیں گئے تھے۔۔۔۔۔ ہر روز اُمید ٹوٹتی تھی۔۔۔ پھر نئے سویرے کے ساتھ لوٹ آتی تھی

بس اتنا اطمینان تھا کہ اس اِنتظار کا انت بہت اچھا ہو گا۔۔۔۔ تم واپس آکر مجھے مکمل کر دو گے۔۔۔۔۔ ہر ایک زخم بھر دو گے۔۔۔ تم سے گن گن کر بدلے لوں گی۔۔۔ حساب برابر کر لوں گی

وہ اُس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولی تو آخر میں پھر لبوں پر مسکراہٹ تھی لیکن وہ غیر نہیں تھی۔۔۔۔ پر درد تھی لیکن

بے حد خوبصورت تھی۔۔۔۔۔۔اسلئے فوراً غائب بھی ہو چکی تھی

لیکن واپس مل کر تو تم نے زیادہ زخمی کر دیا۔۔۔۔جو آس اُمید تھی وہ بھی نہیں رہی۔۔۔۔سب ختم کر دیا۔۔

اور آنکھوں میں بس افسوس دکھ اور تھکان رہ گئے تھے۔۔۔۔۔۔وہ بس سن رہا تھا۔۔۔دیکھ رہا تھا۔۔محسوس کر رہا تھا۔۔۔۔کوئی حرکت نہیں کو جنبش نہیں۔۔۔۔۔اُس کا فون مسلسل وائبریٹ ہو رہا تھا۔۔۔لیکن اُسے پرواہ نہیں

اب میں آزاد ہوں۔۔۔۔۔ کوئی اُلجھن نہیں ہے۔۔۔اچھی بری کوئی اُمید نہیں ہے۔۔ٹوٹنے کے لیے اب کوئی آس نہیں ہے۔۔۔۔اب بس درد ہے اور یہ سچا ہے۔۔۔۔۔

وہ اُسے بتانے سے زیادہ خود کو سمجھانے کی کوشش کرتی لگ رہی تھی۔۔۔۔

اب میرے دل میں تمہارے لیے بس نفرت ہے۔۔۔۔اور مرتے دم تک رہے گی۔۔

سرخ بھیگی آنکھوں کو پھیلا کر سخت اور مضبوط لہجے میں بولی۔۔ جیسے یہ آخر تھا۔۔۔یہ انجام تھا۔۔۔اور ساری دفائیں لگا کر آخر میں دی گئی سزا تھی۔۔۔

جن سے نفرت ہوتی ہے اُن کے سامنے رویا نہیں

جاتا۔۔۔۔

چند سیکنڈ کی خاموشی کے بعد ساحل کے بس لبوں نے حرکت

کی تھی۔۔۔ نظریں جہاں کی وہاں ٹھہری ہوئی تھی۔۔

اُن سے بدلہ لیا جاتا ہے۔۔۔ شکوے نہیں کیے جاتے۔۔۔۔

پھر لفظوں کے ساتھ پر سوز نظروں نے حرکت کر کے نین

کے لبوں کو چھوا تھا۔۔۔

وہ اُس کی بے نیازی پر مُٹھی بھینچ کر رہ گئی۔۔۔۔

اور تمہیں لگتا ہے تمہیں نفرت ہے تو ٹھیک ہے نفرت کرو۔۔۔۔۔اگر یہ میری غلطی کی سزا ہے تو مجھ سے نفرت کرو۔۔۔۔۔۔

وہ دروازے سے دور ہوا اُس کے کچھ نزدیک ہوا نین نے غصے سے اُسے دیکھا۔۔۔۔

پر میں تو تب بھی تمہیں چاہوں گا۔۔۔۔

اُس کی غصے بھری آنکھوں میں جھانک کر دھیمے پر جذب لہجے میں بولا۔۔۔جتاتی گمبھیر نگاہوں کی لپک سے اُلجھ کر نین نے نظریں چرائی منہ پھیرا۔۔۔

اور اب معافی سے نہیں اپنی چاہت سے مقابلہ کروں گا اس نفرت کا۔۔۔۔۔

بہت دکھ دیے تو اب بہت پیار بھی دوں گا۔۔ آئے پر امس۔۔۔۔

وہ ہاتھ اُس کے چہرے پر رکھ کر دوبارہ اپنی جانب کرتا چاہت سے بولا تو نین نے اُس کا ہاتھ ہٹا کے دور کیا

اُس نے سنجیدگی سے اُس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے پاکٹ سے موبائل نکال کے کان سے لگایا۔۔۔۔

Yeah----i m coming------

دوسری جانب کی بات سن کر دھیرے سے جواب دیا

۔۔۔اور فون کان سے ہٹا کر۔۔۔ نین کی طرف جھکا اُس کی

پیشانی پر موجود پٹی پر کس کرنے کی کوشش کی لیکن نین نے

اُسے نزدیک ہوتے دیکھ ایکدم سے سینے پر ہتھیلی رکھ کر

روک دیا۔۔۔

اس کی طرف دیکھا نہیں لیکن انکار واضح تھا۔۔اور ساحل

نے اُس انکار کی مخالفت کی۔۔۔ہاتھ پکڑا اپنے ہاتھ میں

لیا۔۔۔اور اپنے ارادے پر عمل کیا۔۔۔پٹی کے نزدیک

لب رکھے تو نین نے جھنجھلا کر آنکھیں بند کی۔۔۔

رات کو اِنتظار کرنا میرا۔۔۔۔۔

وہ پیچھے ہو کر دھیرے سے بولا تو نین نے اُسے غصے سے گھورا۔۔۔۔

اُس نے سنجیدگی سے دیکھتے ہوئے ہاتھ سے بکھرے بالوں کو سنوارا اور دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔۔۔
نین کو اپنی اتنے جذبات ضایع کرنے کے باوجود اُس کا ٹھنڈا ٹھنڈا ری ایکشن شدید زہر لگا۔۔۔ غصّہ بھی آیا اور دکھ بھی ہوا۔۔۔۔

♦♦

کیا میرے اس فیصلے سے کسی کو اعتراض ہے۔۔۔

اپنا فیصلہ سنانے کے بعد عالیشان ہال میں چھائی گمبھیر خاموشی کو سنگھ صاحب کی ہی کرخت آواز نے توڑا۔۔۔۔

لمبی سی چوکور میز کے گرد سب اپنی اپنی جگہ ساکت بیٹھے تھے۔۔۔ایک دوسرے کے بولنے کا انتظار کر رہے تھے۔۔۔کیوں کے ایمرجینسی میٹنگ بلا کر دکش کو اچانک چیئرمین بنا دینے والی بات ابھی تک کسی کو ہضم نہیں ہوئی تھی۔۔۔۔

سب سے سامنے والی چیئر پر مسٹر سنگھ تھے اور اُن کے پاس والی چیئر پر دکش خاموش لاتعلق بیٹھا ٹیبل پر رکھے پیپر ویٹ کو گھما کر اُس کی رفتار آزمانے میں مگن تھا۔۔۔

۔

سوری مسٹر سنگھ۔۔۔۔ لیکن یہ تو نییم کے وردھ

ہے۔۔۔۔ ہم اپنے بلڈر یلیٹیوز کے علاوہ کسی کو اپنی

آرگنائزیشن کا میمبر تک نہیں بنا سکتے اور آپ کسی باہر والے

کو سیدھے چیئر مین بنانے کی بات کر رہے ہیں۔۔۔

کچھ دیر بعد ایک بھاری جسامت والا شخص اختلاف کرنے کو

اٹھا۔۔۔ناگواری سے بولا۔۔۔

نیم مجھ سے زیادہ آپکو یاد کرنے کی ضرورت ہے مسٹر نارائن

۔۔کیوں کے شاید آپ بھول رہے ہے۔۔ چیر مین کے فیصلے

کے خلاف جانے کا حق کسی کو نہیں ہے۔۔۔

مسٹر سنگھ نے تحمل سے جواب دیا تو ایک دوسرے شخص نے آواز اٹھائی۔۔۔۔

بات آپکے فیصلے کے خلاف جانے کی نہیں ہے سنگھ صاحب بات ہم سب کی سیفٹی اور سیکورٹی کی ہے۔۔۔۔۔ایک انجان نئے آدمی کو ایکدم سے چیئر مین بنا کے اُس کے ہاتھوں میں اتنی بڑی پاؤر تو آپ دے دیں گے لیکن اگر یہ ہمارے لیے کل کو خطرناک ثابت ہوا۔۔۔۔ہماری سوشل امیج پر ذرا بھی آنچ آئی تو۔۔۔

اس کی بہت بڑی قیمت چکانی پڑ جائیگی آپ کو۔۔۔

وہ کچھ نرمی سے سمجھانے اور دھمکانے والے انداز میں بولا۔۔

ایسی کوئی نوبت نہیں آئے گی۔۔۔۔۔

مجھے اچھی طرح معلوم ہے میں کیا کر رہا ہوں۔۔۔۔آپ لوگ بھول رہے ہیں کے اس آرگنائزیشن کی بنیاد پر آج آپ سب یہاں تک پہنچے ہے۔

اس گروپ کو بنانے سے لے کر اب تک راستے میں آنے والی ہر مشکل اور ہر دشمن کا سامنا کرنے میں صرف اور صرف میرے بیٹے ویرانش کی محنت ہے۔۔۔۔
اب تک اُس نے سب کچھ سنبھالا ہے اور آگے بھی وہی سربراہ ہو گا۔۔۔۔

سنگھ صاحب اپنی جگہ کھڑے ہو کر سنجیدگی سے واضح انداز میں بولے۔۔سب غور سے اُن کی طرف متوجہ تھے۔۔۔کسی کے چہرے پر حیرت۔۔۔۔کہیں غصّہ تو کہیں ناگواری۔۔۔۔

جب کے وہ اُس تیزی سے گھومتے پیپر ویٹ کے گھلتے رنگوں کو دیکھنے میں مگن تھا۔۔۔۔۔

لیکن کچھ غدار جو ورانش کی غیر موجودگی کا فائدہ اٹھا کر پھوٹ ڈالنے کی کوشش کر رہے ہیں۔۔اُن سے نپٹنے کی ذمے داری میں دکش کو دے رہا ہوں۔۔۔

ورانش کی واپسی تک ساری باگ ڈور دکش کے ہاتھ میں ہو گی۔۔۔۔میں اسے ابھی اور اسی وقت سارے اختیار سونپ رہاہُوں۔۔۔

اُنہوں نے حتمی انداز میں فیصلہ سنایا۔۔۔حالانکہ جانتے تھے اُن کا یہ فیصلہ کچھ کو آگ لگا دے گا لیکن اُنہیں یہ خطرہ مول لینا تھا۔۔اور دکش کے ہونے سے اُنہیں اتنا یقین تھا کہ وہ مقابلے میں کمزور نہیں پڑے گے

آپ منمانی کر رہے ہیں سنگھ صاحب۔۔۔

وہی پہلے والا آدمی اپنی جگہ پھر سے اٹھ کر غصے سے چلایا۔۔۔

ساحل نے ایکدم سے دانت بھینچے۔۔۔۔ گھومتے ہوئے پیپر ویٹ پر ہاتھ رکھ کر اُسے روکا اور گن نکال کر اُس آدمی کے ماتھے پر نشانہ لگایا۔۔۔۔

اتنی تیزی۔۔
اتنا اچانک عمل کے سب سن رہ گئے۔۔۔۔ وحشت انگیز خاموشی چھاگئی۔۔۔۔۔
وہ آدمی اپنی بات مکمل ہونے اس پہلے ہی بے جان ہو کر گر پڑا۔۔۔۔

سنگھ صاحب کے تاثرات پل کو بدل کر پھر نارمل ہو گئے۔۔۔۔

Any other objections۔۔۔۔۔

اُس نے گن میز پر ٹھیک سامنے رکھتے ہوئی اونچی لیکن سرد پر سکون آواز میں پوچھا۔۔۔۔وہاں بیٹھے لوگوں نے ایک دوسرے کی جانب دیکھا لیکن کسی نے بولنے یا سوال کرنے کی ہمت نہیں کی۔۔۔سب چپ رہے۔۔

♦♦♦♦♦

پتہ ہے میں نے اور دکش نے ڈیسائڈ کیا ہے کہ شادی کے بعد ہم ہنی مون کے لیے سوئٹزرلینڈ جائیں گے۔۔۔

سب دوست ساتھ بیٹھے خوش گپیوں میں مصروف تھے۔۔۔انجو نے پورب کو وہاں آتے دیکھ سنانے کی غرض سے کہا۔۔

وہ تو اُس کی ایکٹنگ پر اپنی ہنسی روکتا ہوا اپنے ایک کزن کے قریب بیٹھ گیا لیکن نین کے بدن میں زہر دوڑ گیا۔۔۔ حلق کڑوا ہو گیا۔۔۔درد سے سر بھاری ہونے لگا۔۔اور ریا نے بخوبی اُس کی بے چینی محسوس کی۔۔۔

نین تمہاری طبیعت کچھ ٹھیک نہیں ہے تم جا کر آرام کرو۔۔۔۔

وہ انجو کو نہیں روک سکتی تھی اسلیئے اُسے وہاں سے جانے کا کہہ کر اُس کی مشکل آسان کر دی۔۔۔

اور وہ شکر منا کر اُس کی طرف دیکھتی وہاں سے اٹھ گئی۔۔۔

سچی دوستی میں دل سے دل کو راہ ہوتی ہے۔۔۔کہے بغیر ہی باتیں سمجھ آجاتی ہے۔۔۔

ریا کی شادی تک سب ساتھ وہیں فارم ہاؤس پر رہنے والے تھے۔۔۔لیکن نین کے۔لیے انجو اور اُس کی باتوں کو برداشت کرنا کافی مشکل لگ رہا تھا۔۔۔اور وہ پریشان تھی

کے اگلے کچھ دن کیسے گزرے گے۔۔۔ کہہ دینا آسان تھا کہ دل سے ہر احساس ختم ہو گیا۔۔۔

لیکن دل کو روکنا اپنے بس میں کہاں تھا۔۔۔ وہ تو اُس کے ذکر پر بھی الرٹ ہو جاتا تھا۔۔۔۔

اور کیا کیا پلاننگز کی ہے تم دونوں نے اپنے فیوچر کو لے کر۔۔۔

اُس کے جانے کے بعد پورب مزے سے پوچھنے لگا وہ اُس کی بے نیازی پر کڑھ کر آنکھیں گھما کر وہاں سے اٹھ کر اپنے کمرے کی طرف چل دی۔۔۔۔

باقی سب اپنی باتوں میں مصروف ہو گئے تھے پورب بھی اٹھ کر اُس کے پیچھے آ گیا۔۔۔۔ اور اُس کا راستہ روکا

بتاونا۔۔۔۔مجھے جاننا ہے۔۔۔۔ تمہاری فیوچر پلاننگ۔۔۔۔

وہ اُس کا راستہ روک کے چڑانے والے انداز میں بولا۔۔۔۔

مجھے تمہیں بتانے میں کوئی انٹریسٹ نہیں ہے۔۔۔۔۔

انجو اُسے غصے سے گھور کر سائیڈ سے آگے بڑھی۔۔۔۔

اچھا۔۔۔حالانکہ مجھے لگا یہ پلانز خاص مجھے سنانے کے لیے ہی ایجاد کیے گئے ہے۔۔۔۔

وہ اُس کے ساتھ ساتھ چلتا ہوا۔۔۔شرارت سے مسکرا کر بولا

پورب اس سے پہلے کے میں تمہارا منہ نوچ لوں تم میری نظروں سے دور ہو جاؤ۔۔۔۔

وہ رک کر اُس کی طرف پلٹی اور اُسے غصے سے گھور کے بولی۔۔۔۔پورب نے گہری سانس لی

کم آن یار۔۔۔بہت لڑ لیا۔۔۔۔انف ناؤ۔۔۔۔۔۔

چلو واپس پہلے جیسے بن جائے۔۔۔

بیسٹ فرینڈز۔۔۔۔۔۔۔

وہ مسکراتے ہوئے اُسے دیکھتا بولا۔۔

اب تو یہ پاسیبل نہیں۔۔۔کیوں کے تم دوستی تو کیا بات کرنے کے قابل نہیں رہے۔۔۔۔۔۔

انجو نے سیریس ہو کر دکھ اور افسوس سے کہا اور وہاں سے جانے لگی تو پورب نے ہاتھ پکڑ کر اسے روکا

انجو۔۔۔۔مجھے اپنی کسی بات کا گلٹ یا افسوس نہیں ہے۔۔۔۔لیکن مجھے تمہارے ناراض ہونے سے بہت فرق پڑتا ہے۔۔۔یہ تم جانتی ہو۔۔۔اسلئے آئے ایم ساری۔۔۔۔پلیز۔۔۔

وہ اُسے روک کر بنا اُس کی طرف دیکھے سنجیدگی سے بولا

I will never forgive you---

انجو نے اپنا ہاتھ چھڑا کر جتاتے ہوئے کہا اور وہاں سے چلی گئی۔۔۔

وہ محض دیکھتا رہ گیا۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔ

رات کے بارہ بجے جب پوری بلڈنگ ویران ہو گئی تھی سب ورکر کام ختم کر کے جا چکے تھے اور اس پاس کا علاقہ بھی تقریبا خالی ہو چکا تھا مشرا ہاتھ میں فائل۔ لیے کمپنی آفس میں موجود مسٹر سنگھ کے خاص کیبن میں داخل ہوا۔۔۔

جہاں روشنی بہت معمولی تھی۔۔اور مسٹر سنگھ اکیلے اُس کے منتظر بیٹھے تھے۔۔۔۔

اُس نے خاص اس وقت اُنہیں وہاں بلایا تھا۔۔۔تاکے اُنہیں دکش کی حقیقت بتا سکے۔۔۔

کچھ دیر پہلے ہی اُس کے ہاتھ پوری معلومات ثبوت کے ساتھ حاصل ہُوئی تھی اور اب وہ صبح تک اِنتظار نہیں کر سکتا تھا۔۔۔اسی وقت اُنہیں سب بتا کر دکش کا کھیل ختم کرنا چاہتا تھا۔۔۔

حالانکہ یہ کام وہ دکش کے چیئرمین بننے سے پہلے کرنا چاہتا تھا لیکن جو ثبوت اور معلومات اُسے اپنی بات ثابت کرنے کے لیے چاہیئے تھے۔۔وہ حاصل کرنے میں تھوڑا وقت لگ گیا تھا اور اُس کی غیر موجودگی میں دکش چیئرمین بن چکا تھا۔۔۔

اُسے شروع سے ہی دکش پر شک تھا کہ وہ حد سے زیادہ اچھا بن کر سنگھ صاحب سے کوئی مطلب پورا کرنا چاہتا ہے۔۔۔اور وہ موقعے کی تلاش میں تھا کے کہیں کوئی سرا ہاتھ لگے اور وہ اُسے اپنے راستے سے ہٹا سکے۔۔۔اس۔ لیے اُس نے اپنے جاسوسوں کو بھی کام پر لگایا ہوا تھا۔۔

اور آخر اُسے وہ موقع مل گیا جب اُس نے دکش کو نین کے ساتھ دیکھا۔۔۔

نین کے ذریعے وہ اُس کے بارے میں سب معلوم کر گیا۔۔۔حالانکہ یہ بات اب بھی اُس کے علم میں نہیں تھی کے اُس کا اصل مقصد کیا ہے۔۔۔لیکن وہ یہ جان چکا تھا کے وہ سنگھانیہ نہیں بلکہ ساحل شیرازی ہے۔۔۔

وہ جانتا تھا اگر وہ صرف اپنی بات سنگھ صاحب کے سامنے رکھے گا تو وہ یقین نہیں کریں گے اور دکش کسی نا کسی طرح اُسے غلط ثابت کر دیگا اسلئے اُس نے پہلے تمام ثبوت جمع کیے اس کے بعد اُن کے پاس پہنچا۔۔۔تا کے اب دکش کو بچنے کا کوئی موقع نہ ملے

کیبن میں مدھم روشنی تھی۔۔۔چیئر کا رخ دیوار کی جانب تھا۔۔۔اور سیگریٹ کا دھواں چیئر کی اطراف میں بکھرا ہوا تھا۔۔۔۔

نمستے سر۔۔۔۔۔۔بہت ضروری بات کرنی ہے آپ

سے۔۔۔۔

مشرا نے اندر آکر سرشار اور فتح یاب لہجے میں اُنہیں مخاطب

کیا

ہمم۔۔۔۔

جواب میں محض بس ہلکا سا مثبت اشارہ ملا۔۔۔

میرے پاس اُس لڑکے کے خلاف سارے ثبوت

ہے۔۔۔۔۔۔۔وہ کوئی سنگھانیا نہیں ہے سر۔۔۔۔

وہ ممبئی کا ایک معمولی گنڈا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

دلکش بن کر آپ کو اور انجو میڈم کو دھوکا دے رہا

ہے۔۔۔۔وہ تو پہلے سے شادی شدہ ہے۔۔۔۔

دولت اور پاؤر ہتھیانا چاہتا ہے آپ سے۔۔۔۔

اُس کے بارے میں سب پتہ کر لیا ہے میں نے۔۔۔۔یہ

دیکھیے۔۔۔۔۔

وہ پُرجوش سا اُس کی حقیقت بتا کر اپنی قابلیت ثابت کرنے لگا

ایک ہی سانس میں کئیں باتیں گنوا کر ثبوت والی فائل آگے

بڑھائی تو بنا رخ موڑے ہی ہاتھ بڑھا کر تھام لی گئی۔۔۔۔

وہ مسکرا کر اپنی جگہ کھڑا مسٹر سنگھ کے ری ایکشن کا انتظار

کرنے لگا۔۔۔

نام کے سپیلنگ غلط ہے۔۔۔۔۔ای کی بڑی نہیں چھوٹی ماترا

ہونی چاہیئے۔۔۔۔۔۔

کرسی کو اپنی جگہ ہی ہلاتے ہوئے دوسری جانب سے پر سکون

جواب ملا تو وہ آواز سن کے پل بھر کو ساکت رہ گیا۔۔۔

چند سیکنڈ میں سمجھ آگیا کے وہ آواز کس کی ہے۔۔۔پیشانی پر

شکنیں پڑی۔۔۔آنکھیں میں حیرت اُبھری اور خوف سے

چہرہ سفید پڑا۔۔۔

کرسی کے پہیے تیزی سے گھومے اور رخ اُس کی جانب

ہوا۔۔۔وہ صدمے میں اپنی جگہ سے کچھ پیچھے ہٹ گیا۔۔۔

وہ بلیک شرٹ بلیک پینٹ میں ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے بیٹھا
تھا۔۔۔ایک ہاتھ میں فائل تھی اور دوسرے میں
سگریٹ۔۔۔نیم اندھیرے میں نظر آتے چہرے پر کوئی تاثر
نہیں تھا۔۔۔

حالانکہ ہمیشہ سے اُس کی شخصیت مشرا کو پر سرار لگتی تھی
لیکن اس وقت وہ بے حد خطرناک بھی لگ رہا تھا۔۔۔

مہاراشٹرا جیل سے گریجویشن کیئلا ہے باس۔۔۔۔۔اتنی تو
ماسٹر لوگ کی عزت رکھنے کو مانگتا نا۔۔۔۔۔

وہ فائل سے نظریں ہٹا کر اُسے دیکھتا ہوا بے نیاز بے پرواہ
انداز میں بولا۔۔۔

جب کے مشرا کے اُسے سامنے دیکھ کر اوسان خطا ہو گئے تھے۔۔۔۔ صدمے اور خوف کے ملے جلے تاثرات چہرے پر چھائے ہوئے تھے۔۔۔۔

اُسے چاروں اور سے خطرے کی صدائیں سنائی دے رہی تھی۔۔۔۔۔۔اُس نے ہاتھ آہستہ سے اپنے کورٹ کے اندر گھسا کر گن تھام لی تھی

میں نے کہا تھا نا۔۔۔ میں اتنا بھی بے خبر نہیں۔۔۔۔۔۔ جتنا آپ سمجھتے ہیں

وہ فائل ٹیبل پر رکھ کر سگریٹ ہوا میں اچھالتے ہوئے اُس کی طرف دیکھ کر بے تاثر لہجے میں بولا۔۔۔ مشرا نے گن پر گرفت مضبوط کی

But I'm impressed------

غضب کا کام کیا ہے آپ نے۔۔۔۔۔

بس تھوڑی دیر کر دی۔۔۔۔

جس کرسی کے لیے اتنی محنت کی وہ تو میری ہو گئی۔۔۔۔

خیر آپکی اتنی محنت کا کچھ تو معاوضہ ملنا چاہیے آپکو۔۔۔تو بتائیے کیسے لیں گے اپنی قیمت۔۔۔۔

وہ اپنی جگہ سے اٹھ کر دھیرے دھیرے قدم بڑھاتے ہوئے اُس کی طرف آیا۔۔۔اُس کے بلکل مقابل آ کر رکا۔۔

مشرا نے غصے سے اُسے دیکھ کر تیزی سے گن نکال کر اُس کے چہرے کے آگے کیے ٹرگر پر اُنگلی رکھی لیکن ٹریگر دبنے سے پہلے ہی پیچھے سے اُس کے سر پر گن رکھ دی گئی تو اُس کی حرکت سن ہو گئی۔۔۔۔

وہ خوفزدہ سا اُسے دیکھنے لگا۔۔۔۔

فلحال آپ سے حساب کتاب کرنے کا وقت نہیں ہے۔۔۔۔۔۔اسلئے یہ کام کچھ دن بعد پر ٹال دیتے ہیں۔۔۔ تب تک آپ ہماری مہمان نوازی کا مزا لیجئے۔۔۔۔

اُس نے سنجیدگی سے کہتے ہوئے اُس کے ہاتھ سے گن کھینچ کر پیچھے کھڑے اپنے گارڈ کی جانب اچھالی اور اُسے مشرا کو

لیجانے کا اشارہ کیا تو وہ اُس کے سر پر گن یونہی ٹکائے سر ہلا کر عمل کرنے لگا

♦♦♦♦♦

مشرا سے نپٹنے کے بعد اُس کا ارادہ نین سے ملنے کا تھا اسلئے کوئی گارڈ وغیرہ ساتھ نہیں تھا۔۔۔بلڈ نگ کے گیٹ سے باہر نکل کر وہ اپنی گاڑی کے نزدیک ہی پہنچا تھا جب اُس کا فون بجا۔۔۔اُس نے دروازہ کھولنے کے لیے بڑھتے ہاتھ کو روک کر فون نکالا۔۔۔

دکش۔۔۔کہاں ہو تم اس وقت۔۔۔۔

سنگھ صاحب کی گمبھیر۔۔۔پریشان آواز سن کر اُس کا دماغ الرٹ ہوا

کیا ہوا۔۔۔۔کوئی پرابلم۔۔۔۔۔

اُن کی آواز سے کسی خطرے کا اندازہ لگا کر جواب دینے کی بجائے اُس نے سنجیدگی سے سوال کیا۔۔۔

وہ ڈرائیونگ سائیڈ کے پاس کھڑا تھا اور نظریں بلیک گاڑی کے شفاف شیشے پر تھی۔۔۔جہاں اُسے اپنے پیچھے موجود درخت کے پتوں کا عکس نظر آرہا تھا۔۔۔۔

مجھے ابھی خبر ملی ہے کہ نارائن کا بھائی تم سے بدلا لینے کے لیے تم پر حملا کرنے والا ہے۔۔۔۔۔۔ تم جہاں بھی ہو ابھی اور اسی وقت وہاں سے نکلو اور۔۔۔۔۔۔۔

سنگھ صاحب اُسے اطلاع دیتے ہوئے ساتھ ہی سنجیدگی سے سمجھا رہے تھے لیکن اُس کا دھیان اب دوسری اور تھا۔۔۔ سنسناں وحشت انگیز فضا میں سنائی دینے والی وہ معمولی سی آواز جو کسی بھاری پیر کے نیچے رگڑے جانے والے سوکھے پتوں کی تھی۔۔۔

اُسے کسی کا اپنے نزدیک آنا محسوس ہو رہا تھا لیکن وہ اُسی طرح بے حرکت فون کان سے لگائے کھڑا تھا۔۔۔

سنگھ صاحب بات کر ہی رہے تھے جب اُسے گاڑی کے شیشے کے ساکن رنگ میں بدلاؤ محسوس ہوا۔۔۔۔

اُس کے کان کے نزدیک ہوا کی سر سراہٹ تیز ہوئی۔۔۔

اور جیسے ہی شیشے پر کسی کا سایہ دکھا جو اُس پر چاقو سے وار کرنے کو تھا۔۔۔وہ پھرتی سے نیچے جھک کر سائیڈ میں ہوا ۔۔۔۔

چاقو کا جو وار اُس پر ہونے والا تھا وہ گاڑی کے شیشے پر ہوا۔۔۔ اتنا زوردار وار کے سارا شیشہ ٹوٹ کر معمولی ٹکڑوں میں بدل گیا۔۔۔

آواز سنسان جگہ میں دور تک گونج اٹھی۔۔۔

ساحل سیدھا ہو کر اُس شخص کی جانب پلٹا۔۔۔اور وہ اُس کے پلٹتے ہی اب اُس کے سینے پر وار کرنے کو تھا کے ایک انچ کی دوری پر وہ اُس کی کلائی اور دوسرے ہاتھ کی گرفت میں اُس کی گردن جکڑ گیا۔۔۔

حالانکہ تب بھی سامنے کھڑے نقاب پوش نے اُس ایک انچ کے فاصلے کو ختم کر کے چاقو اُس کے سینے میں گھسانے کے لیے پورا زور لگایا لیکن وہ اُس کی کلائی کو بے حد سختی سے جکڑے اُسے روکے ہوئے تھا۔۔۔

چاقو کی نوک اپنے سے دور رکھنے کی کوشش میں پورا زور لگائے ہوئے تھا جس سے پیشانی اور کلائی کے ساتھ گردن کی

رگیں بھی سخت ہو کر ابھر گئی تھی۔۔۔دانت سختی سے بھنچے ہوئے تھے۔۔۔

اور بلآخر ایک جھٹکے کے ساتھ اُس آدمی کا ہاتھ دور دھکیلا تو وہ چاقو بازو کو لگ کر آستین چیر کر اُسے زخم دینے کے بعد اُس کے ہاتھ سے چھوٹ کر گرا۔۔۔۔۔۔

اُس نے درد محسوس کر کے بھی نظر انداز کیا اور اُس آدمی کے پیٹ میں ایک زوردار لات ماری وہ لڑکھڑا کر تھوڑا دور ہوا۔۔۔لیکن اگلے دو سیکنڈ بعد ہی سنبھل کے واپس سیدھا ہوا۔۔۔

وہ ابھی اُس کا حشر بگاڑنے کو آگے بڑھنے کا سوچ رہی رہا تھا کہ اُس آدمی کے پیچھے کھڑی گاڑی سے نکل کر ایک کے بعد ایک چار اور نقاب پوش نکل کر باہر آئے۔۔۔

اس نے انگوٹھا اندر کر کے سختی سے مُٹھی بھینچی اور خود کو مقابلے کے لیے تیار کیا۔۔۔
کیوں کے وہ سب پروفیشنل فائٹر تھے اور انہیں مات دینا اتنا آسان نہیں تھا۔۔۔ لیکن اُس کے لیے زیادہ مشکل بھی نہیں تھا۔۔۔

♦♦♦♦÷♦♦♦♦

فارم ہاؤس کا وہ ایک چھوٹا سا لیکن خوبصورت کمرہ تھا۔۔۔۔۔

ہر ضروری سامان اور فرنیچر سے آراستہ۔۔۔۔

ایک طرف ایک بڑی سے کھڑکی تھی جو گارڈن میں کھلتی تھی ۔۔۔وہاں سے پھولوں کو چھو کر آنے والی ہوائیں بے حد دلفریب اور خوشنما تھیں۔۔

روم کی فضامیں خوشگواری بکھیر رہیں تھی۔۔۔

وہ اُسی کھڑکی کے راستے کود کر کمرے میں داخل ہوا۔۔۔تو خاموش کمرے میں اُس کے جوتوں کی آواز گونجی۔۔۔۔۔۔

گھڑی رات کے دو بجا رہی تھی۔۔۔۔

حالانکہ اُس کے بازو پر چاقو کے وار نے گہرا زخم بنایا تھا خود پر حملا کرنے والوں سے مقابلہ کرنا اُس کے لیے کافی ٹف ثابت ہوا تھا۔۔اور بدن میں کئیں جگہ درد محسوس ہو رہا تھا

لیکن اس سب سے لاپرواہ وہ بجائے گھر جانے کے۔۔۔۔

پہلے نین کے پاس آیا تھا۔۔۔۔

اب خود پر نظر رکھنے والے کو بھی راستے سے ہٹا چکا تھا

اور دل بھی ماننے کو راضی نہیں تھا کہ کچھ دن اور نین کو اُداس رہنے دے۔۔۔۔

سب باتوں میں زیادہ اُس کی نفرت اور دوری والی بات نا قابل سہن تھی۔۔۔

نین بیڈ کی ایک طرف کمفرٹر کندھے تک اوڑھے سوئی ہوئی تھی۔۔

کمرے میں زرد رنگ کی زیرو لائٹ اور گارڈن لائٹس کی کھڑکی سے اندر آتی ملی جلی روشنی بکھری ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔

جب وہ بنا آواز کیے کھڑکی کے پٹ آہستہ سے بند کر کے اُس کی طرف بڑھا تو اندر کا اُجالا اور مدھم پڑ گیا۔۔۔۔

وہ بیڈ پر اُس کے نزدیک بیٹھ کر خاموشی سے اُس کے پر سکون چہرے کو دیکھتا رہا۔۔۔کیوں کے پچھلے کچھ دنوں سے یہ سکون کہیں نظر نہیں آتا تھا۔۔۔نا وہ ہنسی جو برستے پانی کی

جھنکار جیسی تھی ناوہ مسکراہٹ جو خوبصورتی کا آئینہ تھی۔۔۔۔

اب بس آنسُو اور اُداسی ہی دیکھنے ملتے تھے۔۔۔۔جو دل کو بے حد تڑپاتے تھے۔۔۔۔۔
اور اس وقت یہ سکون اُسے اپنا ہر درد وزخم بھلا رہا تھا

اُس نے رات کو اپنا اِنتظار کرنے کا کہا تھا لیکن نین نے اُس کی بات بلکل سیریس نہیں لی تھی۔۔۔
اُسے دور دور تک اُمید نہیں تھی کے وہ آئیگا۔۔۔۔۔۔۔
اور بارہ بجے کے بعد وہ سونے لیٹی تب تک یہ خیال بھی ذہن سے نکل چکا تھا کہ اُس نے ایسا کچھ کہا ہے۔۔۔

دوائی اور تھکان کی وجہ سے وہ گہری اور پر سکون نیند کی آغوش میں تھی۔۔۔ لیکن جب ساحل نے گمبھیر گہری نظروں سے اُسے دیکھتے ہوئے۔۔۔ ہاتھ بڑھا کر اس کے چہرے پر بکھرے بالوں کو پیچھے کرنا چاہا تب اُس نیند میں خلل پڑا۔۔۔

گرم گالوں پر سرد، سخت اُنگلیوں کا لمس محسوس ہوتے ہی بند پلکوں میں لرزش ہوئی۔۔۔

اور جب بال کان کے پیچھے لیجاتے ہوئے تین اُنگلیوں نے حرکت کی تو بند ذہن میں بھی اُسے سنسناہٹ محسوس

ہوئی۔۔ گرے ٹی شرٹ کی ہاف سلیوز سے جھلکتے بازوؤں پر
روئیں اُبھرنے لگی۔۔

اُس حرکت کو روکنے کے لیے اُس نے نیند میں ہی۔۔۔
تیزی سے ہتھیلی پکڑ کر اُس کا ہاتھ نیچے کیا اور اپنے گلے پر
رکھ لیا۔۔۔

ساحل کی اُنگلیوں پر گردن کی نبض کی مدھم سی حرکت بھی
بہت شدت سے محسوس ہُوئی۔۔۔

دل رک کر بہت تیزی سے دھڑکنے لگا۔۔۔احساسِ تپشِ نے وجود میں سرائیت کی تو اُس نے خشک گلے کو تر کیا۔۔۔۔

نظریں بدلی۔۔ذہن بدلا۔۔۔احساس بدلنے لگے۔۔۔۔

اُس نے بے خود انداز میں ہاتھ کی انگلیوں سے سفید گلے پر واضح سبز رگوں کو چھو کر محسوس کیا۔۔۔

نین کو نیند میں بھی بے چینی سی محسوس ہوئی تو اُس نے بند آنکھیں تھوڑی میچ لی۔۔۔دونوں ابرو کے درمیان ہلکی سے سلوٹ پڑی۔۔۔

ساحل کی اُنگلیاں گلے سے دو لکیریں بناتی جولائن سے گزر کر گال پر اور وہاں سے آہستہ آہستہ سفر کرتی پیشانی پر آئیں۔۔۔

نین کی آئبرو کے درمیان سلوٹیں گہری ہونے لگی۔۔۔۔بہت ہلکا سا بے نام سا لمس تھا لیکن جلتے ستاروں کی مانند۔۔۔دل کی دھڑکنیں بے ترتیب کرنے لگا۔۔۔۔

اُنگلیاں پیشانی سے اُتر کر دائیں آئبرو کو پھر بند آنکھ اور بچھی پلکوں کو چھو کر ناک کے نزدیک سے گزرتی لبوں تک آئیں۔۔۔۔

نین کا دل بے سکون ہوا۔۔۔ سانس لینے میں دقت ہوئی ۔۔۔ ساری سلوٹیں دھیرے دھیرے معدوم ہونے لگی لیکن دل کی دھڑکنیں تیز ہوئیں۔۔۔

اُس نے بہکی نگاہوں کو وہیں روکا بہت دھیرے سے گلابی نرم لبوں کو چھو کر ایک سے دوسرے تک پہنچا۔۔۔۔
اور منہ سے سانس خارج کی۔۔۔ ان دیکھا دھواں باہر خارج کر کے اندر بڑھتی بے قراری اور ڈھیروں جلن کو باہر نکالنا چاہا۔۔۔۔

نین کے بند ذہن میں جھنجھناہٹ ہونے لگی۔۔۔ سانس لینا نہیں سوجھا تو اُس نے پریشان بیزار جھنجھلائے انداز میں

چہرے کا رخ سائیڈ میں کیا۔۔۔۔۔تکیے پر موجود ہاتھ سے تکیے کو آہستہ سے پکڑ لیا۔۔۔۔

وہ اپنا ہاتھ بستر پر اُس کے بازو کے قریب رکھ کر۔۔درمیان میں تھوڑا فاصلہ رکھے اُس کی طرف جھکا اور۔۔۔۔۔

آئے لو یو۔۔۔۔

اُس کے کان کے نزدیک لب لے جا کر دھیمی پر سوز آواز میں سرگوشی کی پھر آنکھیں بند کر کے پیشانی بالوں سے لگائی

۔۔۔۔

نین کے بند ذہن سے اُس کے الفاظ اور روح سوز آواز ٹکراتے ہی زور کا جھماکا ہوا۔۔۔۔اُس کی سانسوں کی آواز کان سے پورے بدن میں سنسنی بن کر پھیل گئی۔۔۔۔۔

خوف کے احساس سے ساکت بدن کو سرد لہر چھو کر گزری۔۔۔دل رک گیا۔۔۔

اُس نے گلا تر کیے آہستہ سے آنکھیں کھولیں اور محض نظروں کا رخ اُس کی جانب کیا۔۔۔
وہ سلکی بالوں کی خوشبو سانسوں کے ذریعے خود میں اتار کر تھوڑا پیچھے ہوا۔۔۔

اُس کی حیران پریشان خوفزدہ آنکھوں میں دیکھا اور ہاتھ سے چہرے کا رخ اپنی جانب کیا۔۔۔۔

آئے ایم اِن لو وو تھ یو۔۔۔ سوڈینجر زلی۔۔۔۔۔

وہ اُس کی ساکت آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بے آواز لیکن بے حد گمبھیر انداز میں ساری جذباتیت سمیٹے بولا تو نین کو لگا اُس کا رکا دل باہر آنے کو ہے۔۔۔۔۔ دم نکلنے کو ہے۔۔۔ چھت اُس کے سر پر گرنے کو ہے۔۔۔

درمیان میں فاصلہ تھا لیکن اُسے اپنا بدن سر سے پیر تک آگ کی لپیٹ میں محسوس ہو رہا تھا۔۔۔

وہ اُسے صدمے سے سانس روکے دیکھ سنجیدگی سے اُس کے گلے میں بنتی گہرائی کو دیکھتا پیچھے ہوا تو۔۔۔وہ ایکدم سے سانس آزاد کر کے بوکھلاہٹ میں پھرتی سے اٹھ بیٹھی اور اپنے پیر بھی سمیٹ کر قریب کر لیے۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اُس کی ہڑبڑاہٹ اور گھبراہٹ کو خاموشی سے ابزور کرتا رہا۔۔۔۔۔

وہ کچھ سنبھلتے ہی بیڈ سے نیچے اتری۔۔روم کی لائٹ آن کی اور اُس کے سامنے کھڑی ہوئی۔۔۔

تم۔۔۔تم۔۔۔۔تم۔اندر کیسے آئے۔۔۔۔

بے ترتیب سانسیں لیتے ہوئے گھبراہٹ اور حیرت کے ملے جلے تاثرات لیے پوچھنے لگی۔۔۔۔۔

اُس نے دونوں ایبرو اٹھائے انگوٹھے سے پیچھے کھڑکی کی جانب اشارہ کیا۔۔۔ نین نے اُس کے اشارے پر پیچھے دیکھا اور پھر غصے سے اُس کے چہرے کو۔۔۔

کیوں آئے ہو یہاں تم۔۔۔ کیا چاہیے اب مجھ سے۔۔۔۔

نین نے نظریں پھیر کر لہجے میں ناگواری بے زاریت اور غصّہ لیے سوال کیا تو وہ اٹھ کر اُس کی پاس آیا۔۔۔

اُس کے سامنے آکر رکا اور مسکراتی آنکھوں سے اسے دیکھا۔۔

بتا دوں۔۔۔۔۔

اُس کے کان کے نزدیک جھک کر میٹھی سی سرگوشی میں بولا تو نین نے دھڑکتے دل کے باوجود آنکھوں میں سختی لیے اُس کی طرف دیکھا۔۔۔

مجھے تم سے وہ چاہیے۔۔۔۔۔

وہ معنی خیز انداز اور مدھم مسکراتے لہجے میں بولا۔۔۔ گال میں ہلکی سی گہرائی پڑی جس نے مانو ہوا کا رخ بدل دیا۔۔

۔۔۔ نین نے گلا تر کیا۔۔۔ آنکھوں میں بے وقت

غصّہ۔۔حیرت۔۔جھجھک اور خوف جمع تھے۔۔۔اُس کے چہرے کے بدلتے رنگوں سے محظوظ ہوتا وہ بغور اُس کی آنکھوں کو دیکھنے لگا۔۔۔

Kick------

وہ شرارت بھری مسکراتی آنکھوں اور چہرے پر معصومیت طاری کیے دھیرے سے بول کر نچلا لب بھینچا تو نین کے ماتھے پر اُلجھن اُبھری۔۔۔

نین تارا کی وہ خطرناک والی مارننگ کک۔۔۔۔۔۔

وہ محبت بھرے انداز میں بولا تو نین نے اُس کی مسکراتے چہرے سے نظریں چرائیں۔۔۔۔۔۔

بکواس بند کرو اور نکلو یہاں سے۔۔۔۔

وہ بے رخی سے دانت بھینچ کر بولی تو ساحل نے بیچاری سی شکل بنائی

کتنی پتھر دل ہو یار۔۔۔اتنے پیار سے کچھ مانگ رہا ہوں اور تم غصّہ کر رہی ہو۔۔۔۔۔

بے حد اُداس۔۔مایوس معصومیت بھرے لہجے میں بولا تو نین نے اُسے گھورا۔۔۔

میری شرافت تو دیکھو اور مرد اپنی بیوی سے کس مانگتے ہے میں تم سے کک مانگ رہا ہوں۔۔۔

وہ مسکراہٹ روکے ابرو اٹھا کر خود کو داد دینے والے اور
اُسے جتانے والے انداز میں بولا۔۔۔۔
نین کو اُس لمحے وہ بہت الگ بہت قریب بہت اپنا سا لگا
۔۔جیسے بیچ میں جو خلش تھی وہ بس ایک وہم
تھا۔۔۔ گزرے پانچ مہینے ایک برے خواب کا حصہ
تھے۔۔۔

کم آن کک می۔۔۔۔۔
وہ اُسے پر سوچ نظروں سے خود کو تکتا دیکھ دھیرے سے
۔۔۔سنجیدگی سے بولا۔۔۔۔۔

جیسے ہمیشہ مجھے سوتے میں لات مار کر تم اپنا بدلا لے لیتی تھی۔۔۔آج بھی لے لو۔۔ایک دو دس جتنی چاہے اتنی۔۔۔۔جب تک تمہاری ساری بھڑاس نا نکل جائے۔۔۔۔جب تک تمہیں یہ نا لگے کے تم نے بدلا لے لیا۔۔۔تب تک مارو مجھے۔۔۔۔

وہ سنجیدگی سے اُسے جتاتا ہوا بولا۔۔۔نین کی آنکھیں اُداس ہونے لگی۔۔۔۔۔۔دل بھرنے لگا۔۔۔

بس اب اور ناراض مت رہو۔۔۔۔مجھے میری وہ بنداس شانی۔۔۔سمارٹ پلس انٹیلیجنٹ بیوی چاہیے جو میرے دماغ کا دہی کر کے خوش ہوتی تھی۔۔۔۔

وہ مسکرا کر بولا تو نین نے مُٹھی بھینچ کر خود کو رونے سے روکا۔۔۔

تمہیں یاد آ گیا کے تمہاری کوئی بیوی بھی ہے جب کے کل تک تو تم مجھے پہچانتے تک نہیں تھے۔۔۔۔

وہ اپنی اُداسی کو غصے میں چھپائے روکھے چبھتے لہجے میں بولی۔۔۔ساحل نے بخوبی محسوس کیا اور دونوں ہاتھوں سے اُس کا چہرہ تھاما۔۔۔

Listen ---let me explain you everything---

تمہیں خود سمجھ آ جائیگا کے میں نے ایسا کیوں کیا۔۔۔اور

میں کتنا مجبور تھا۔۔

وہ اُس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے اپنائیت سے بولا۔۔

اُس کے ہاتھوں میں عجیب سا سکون تھا۔۔۔آنکھوں میں

بے حد چاہت تھی۔۔۔

نین کو لگا وہ چند لمحوں میں اُسے خود کے سینے سے لگ کر اپنا دیا

ہر درد بھلانے پر مجبور کر دیگا۔۔۔جو وہ نہیں چاہتی

تھی۔۔۔

نہیں جاننا مجھے۔۔۔۔۔۔

نین نے اُس کے ہاتھ چہرے سے جھٹک کر ایکدم سے غصے سے زوردار اور سخت لہجے میں کہا تو وہ حیرت سے اُسے دیکھنے لگا۔۔۔

اُس کے خالی ہاتھ چند سیکند یونہی ہوا میں رہ گئے۔۔۔

تمہارے پاس میرے اموشنز کی کوئی امپورٹینس کیوں نہیں ہے۔۔۔

جب میں جاننا چاہتی تھی تب نہیں بتایا تو اب کیوں بتا رہے ہو۔۔

وہ جھنجلائے لہجے میں غصے سے بولتے بولتے بلاارادہ آنسو آزاد کر گئی۔۔۔وہ بے بسی سے حیرت سے اُسے دیکھتا رہ گیا۔۔۔

جب میں تمہارا ساتھ چاہتی تھی تب تم نے ساتھ نہیں دیا اور
اب جب میں تم سے دور ہونے کے لیے خود کو راضی کر چکی
ہوں تو میرے پیچھے پڑے ہو۔۔۔۔کیوں۔۔

اُس نے نہایت ضبط بھرے لہجے میں کہا کے پل کو اُس کے
سرخ چہرے پر بے حد سختی نظر آئی۔۔۔۔
سانسیں بکھر گئی۔۔۔

صاف لفظوں میں سنو۔۔۔۔
مجھے تم سے کوئی تعلق نہیں رکھنا ہے۔۔۔۔میں اب تمہیں
اپنی زندگی میں نہیں چاہتی۔۔۔۔

ہمارے بیچ سب ختم ہو چکا ہے۔۔

ہماراز بردستی کا رشتا اب ٹوٹ چکا ہے۔۔۔

اٹس اوور۔۔۔۔۔۔

وہ اپنے چہرے سے آنسو رگڑ کر۔۔ایک ایک جملے کو نہایت سختی اور تلخی سے جتا جتا کر بولی۔۔۔

تو وہ تھم گیا۔۔۔۔

نظریں ساکت ہوئیں اور دھڑکنیں مدھم۔۔۔۔۔۔۔۔

دکھ اور تڑپ سے دل بھر گیا۔۔۔۔

کانوں میں بس اُس کے لفظ گونجنے لگے جن کی شدت سے دماغ پھٹنے لگا۔۔۔

ہر احساس اور تاثر سے خالی نظریں نین کے چہرے سے ہٹائیں اور اپنے سلگتے چہرے پر ہاتھ پھیرا۔۔۔۔

ابھی اور اسی وقت یہاں سے۔۔۔۔

وہ بے نیاز غصے سے اُسے جانے کو کہنے والی تھی لیکن اُس کے بازو پر نظر پڑی جہاں بلیک شرٹ کٹی ہوئی تھی اور گھاؤ صاف نظر آرہا تھا۔۔اُس کے لفظ تھم گئے اور دل بھی۔۔۔۔غصّہ ناراضگی رونا سب بھول گیا۔۔

یہ۔۔۔۔یہ چوٹ کیسے لگی تمہیں۔۔۔

وہ آگے بڑھی اُس کا بازو تھام کر حیرت سے پریشانی سے اُس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی۔۔۔۔۔ساحل نے

جواب دینے کی بجائے سنجیدگی سے اُس کی آنکھوں میں دیکھا۔۔۔جہاں فکر بھی تھی اور احساس بھی لیکن کانوں میں بازگشت کرتے اُس کے لفظ نہیں تھے۔۔۔۔

بولو بھی کیا ہوا ہے یہ۔۔۔۔

وہ اُس کی خاموشی پر دوبارہ پوچھنے لگی اُس نے سختی سے جبڑے بھینچے جلتی سرخ نگاہوں سے اُسے دیکھتا رہا۔۔۔جواب نہیں دیا۔۔۔۔

نین غصے سے اُسے دیکھتی پیچھے پلٹی۔۔۔ڈریسنگ ٹیبل کی دراز کھولی اور اُس میں سے فرسٹ ایڈ باکس نکالا۔۔۔

شرٹ نکال دو۔۔۔میں پٹی کر دیتی ہوں۔۔۔۔

۔۔۔وہ جوں کا توں کھڑا تھا۔۔۔ نین نے باکس کھولا اور

چہرے پر آتے بال کان کے پیچھے کرتے ہوئے

بولی۔۔۔۔ لیکن اُس نے کوئی اثر نہیں لیا بلکہ اُس کے کہنے پر

سانس نگلتے ہوئے نظروں کا رخ اور موڑ لیا۔۔۔ جیسے اُسے

سننا ہی نہیں ہے۔۔۔

نین حیرت سے اسے دیکھنے لگی۔۔۔

چند سیکنڈ لگے سمجھنے میں کے وہ اُس کی تلخ باتوں پر غصّہ ہے یا

ناراض ہے۔۔۔۔ لیکن نین کو اُس کا غلطی کے باوجود خود

غصّہ ہونا سخت برا لگا۔۔۔

اور ناراض ہے بھی تو اُس ناراضگی کو اُس نے کوئی اہمیت نہیں دی اور اب اُسے کچھ کہا بھی نہیں۔۔۔۔فرسٹ ایڈ باکس بیڈ پر رکھ کر سیدھی ہوئی اور اپنی جھجھک سے لڑتے ہوئے خود شرٹ کے بٹن کھولنے لگی۔۔۔۔۔۔

وہ منہ پھیرے اپنے آپ پر ضبط کرتا کھڑا رہا۔۔۔۔ نین کے قریب آکر خود کو چھونے سے بے چینی اور بڑھنے لگی۔۔۔۔ضبط ٹوٹنے لگا۔۔۔
دل کیا اُسے بتائے کے اس کے الفاظ کس قدر بے رحم ہے۔۔۔۔ لیکن وہ اسٹل رہا
۔

نین نے جھجھک کر اُس کے سرد تاثرات دیکھے۔۔۔۔دل بے چین ہوا لیکن اُس نے اگنور کیا۔۔۔۔۔اپنا دھیان اُس کی ناراضگی سے ہٹا کر چوٹ کی حد تک رکھنا چاہا۔۔۔۔۔۔

کھلی شرٹ کو صرف ایک بازو سے نیچے کیا۔۔۔کہنی تک۔۔۔۔۔۔

اور گہرے گھاؤ کو کاٹن سے صاف کرنے لگی۔۔حالانکہ خون نہیں بہہ رہا تھا لیکن آس پاس پہلے سے سوکھے نشان موجود تھے۔۔۔

۔لاکھ کوشش کے باوجودِ نظریں بار بار اُس کے چہرے کی جانب اٹھنے لگی تھیں۔۔۔۔اُس کی لاتعلقی سے دل پریشان

ہونے لگا تھا۔۔۔۔شاید اس وقت وہ چوٹ یہ ہمدردی پیدا کر رہی تھی۔۔یا کچھ اور۔۔۔لیکن اُس کا روٹھنا اچھا نہیں لگ رہا تھا۔۔۔

اتنے گہرے زخم کے ساتھ۔۔۔

ایسے لاپرواہی کیسے کر سکتے ہو تم۔۔۔

وہ اپنے دل کے ہاتھوں مجبور اُسے خود کی جانب متوجہ کرنے کو بولی۔۔۔۔۔وہ جیسے بس موقع کے انتظار میں تھا۔۔اُس کے بولتے ہی ترش تیز سرد نظروں سے اُس کی جانب دیکھا۔۔۔

To the hell with this ----

اور ایکدم سے اپنے بازو کو جھٹکا دے کر اُس کے ہاتھوں سے

چھڑاتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔

وہ گھبرا کر دل تھام گئی۔۔۔۔۔۔

اُس کے ہاتھ میں موجود کاٹن بھی چھوٹ کر گر گیا۔۔۔۔۔

۔۔۔

جو سیریس پرابلم ہے وہ تو تمہیں نظر نہیں آرہی

نا۔۔۔دھین اسٹاپ دس بل شٹ اوکے۔۔۔۔۔

وہ نہایت غصے اور ضبط سے بھرے

لہجے میں بولا۔۔۔آواز کم تھی لیکن دہاڑ جیسی تھی

۔۔۔اُس کی پرواہ اور فکر پر طنز کیا تھا۔۔۔۔۔چند سیکنڈ تو و

صدمے سے اُسے دیکھتی ہی رہ گئی۔۔۔۔پھر سنبھل کر غصے

سے اُسے گھورا۔۔

ہاؤڈئیریو۔۔۔۔

ایسے کیسے بات کر سکتے ہو تم مجھ سے۔۔ خود غلط کر کے اُلٹا مجھ پر ہی دھونس جمارہے ہو۔۔۔۔۔

اپنے صدمے سے نکل کر غصے سے اُسے دیکھتے ہوئے کہا لیکن اُس غصے میں حیرت کے ساتھ گھبراہٹ بھی تھی۔۔۔۔۔۔۔ اُس کی نظروں کا اثر ایسا تھا کے اُس کی ہمت کم پڑ رہی تھی۔۔۔

ساحل نے غصے سے دانت بھینچے شرٹ کندھے تک واپس کھینچی اور اُسے دونوں بازؤں سے پکڑ کر زور سے اپنے قریب کھینچا۔۔

کیا غلط کیا میں نے۔۔۔۔۔۔۔۔۔
اور اُس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے چہرے کے قریب دھیرے سے لیکن اِتنی سختی سے پوچھا کے وہ گھبراہٹ میں بولنا تو دور سانس بھی نہیں لے پائی۔۔۔اُس کی تپش زدہ سانسوں کے اثر سے چہرہ جلتا ہوا محسوس کرنے لگی۔۔۔

کیا تم سے نہیں کہا تھا کہ کچھ بھی ہو جائے مجھ پر یقین رکھنا میں تمہارے ساتھ کبھی کچھ غلط نہیں کروں گا۔۔۔۔۔

یاد رکھی تم نے وہ بات۔۔۔۔۔۔

وہ اُس کی حیرت سے پھیلی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے غصے سے پوچھنے لگا

نین نے اُس کی انگلیوں کو اپنے دائیں بازو میں دھنستا محسوس کر کے اُس کے چہرے سے نظریں ہٹا کر نیچے کی۔۔۔اُس کے ہاتھ کی گرفت کو دیکھا۔۔۔۔

۔۔۔ساحل نے اُس کی نظروں کے تعاقب میں دیکھا اور احساس ہوا تو ایکدم سے اُس کے بازوؤں کو چھوڑ کر آزاد کیا اُس نے کھل کر سانس لی۔۔۔۔لیکن دھڑکنیں معتدل نہیں ہوئیں۔۔۔

اتنے دن رہی تم میرے ساتھ۔۔۔ٹھیک ہے سب نارمل نہیں تھا۔۔۔لیکن کیا اتنے وقت میں مجھے اتنا بھی نہیں جان سکی کے میں کبھی بھی جان بوجھ کر تمہیں دکھ دینے کی کوشش نہیں کر سکتا۔۔۔۔

بلکہ تمہیں لگتا ہے تم نے مجھ سے ضد کر کے شادی کی اُس کا بدلہ لے رہا ہوں میں۔۔۔۔۔۔لائیک سریسلی۔۔۔

وہ رک کر پھر غصے سے بولتا اُس پر اپنی بھڑاس نکالنے لگا۔۔۔۔نین کا دل خوف سے بہت بری طرح دھڑک رہا تھا۔۔۔

اُس کا ہر روپ دیکھا تھا لیکن شاید یہ کچھ الگ کچھ عجیب تھا ۔۔۔کچھ زیادہ ہی سیریس تھا۔۔۔آگ سا لہجہ تھا اور تیر

سے تیز الفاظ تھے۔۔۔۔۔۔اُس میں منہ کھولنے کی یا اُسے جواب دینے کی ہمت نہیں ہو رہی تھی حالانکہ وہ اُسے خوب سنانا چاہتی تھی۔۔۔۔

مجھے خود کو ایکسپلین کرنے کا موقع تو دو۔۔۔۔ریزن تو جان لو کم سے کم۔۔۔۔

اُس کا لہجہ نرم بھی ہوا تو بہت سنجیدگی سے۔۔۔۔۔۔۔ نین کو سمجھ نہیں آیا کے اُس پر غصّہ کرے یا حیرت۔۔۔۔۔وہ تو سو بار اُس سے سوال کر چکی تھی لیکن وہ ہمیشہ بیگانہ بن جاتا تھا۔۔۔

ٹھیک ہے جانتا ہوں۔۔۔ ہوں غلط۔۔۔ تمہیں بہت زیادہ ہرٹ کیا ہے اس بات سے انکار نہیں کر رہا۔۔۔ لیکن اتنا ہی درد خود بھی سہا ہے۔۔۔۔۔۔

تم بتا سکتی ہو میں نہیں بتا سکتا۔۔۔۔ اپنی فیلنگز ورڈز میں۔ ایکسپلین نہیں کر سکتا۔۔۔

ڈزنٹ مین کے مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا میں بہت ریلیکس ہوں۔۔

بلکل نارمل ہوں۔۔۔۔

وہ غصے اور دکھ سے بے بس لہجے میں بھاری ہوتی آواز میں بولا

نین غور سے اُسے دیکھنے لگی۔۔۔۔

معافی مانگی تم سے۔۔۔ سزا مانگی۔۔۔۔ تمہاری ہر شکائت مان لی کوئی صفائی نہیں دی۔۔

تمہارا غصّہ۔۔ تمہارے آنسو تمہاری نفرت تمہاری باتیں پتہ ہے کیسے لگی ادھر۔۔۔

اُس نے ناراض نظروں سے اُسے دیکھتے ہوئے محض سر سے اپنے کھلے شرٹ سے جھلکتے سینے کی جانب اشارہ کیا وہ نظروں کا رخ بدل گئی۔۔۔۔

سب ایکسیپٹ کیا۔۔۔۔تا کے میرا گلٹ تھوڑا کم ہو جائے۔۔۔ تمہارا درد تھوڑا کم ہو جاے۔۔۔۔

لیکن یہ اٹس اوور کیا ہوتا ہے۔۔۔۔

وہ اُس کی جھکی آنکھوں کو دیکھتا ہوا بولا لہجہ پھر سخت ہوا۔۔۔۔۔۔ جھنجھلایا سا بیزار سا۔۔۔

سب ختم ہو گیا۔۔۔ رشتا نہیں رہا۔۔ دھیس اینڈ ڈھیٹ وہاٹ اس دس شٹ۔۔۔۔۔

اتنے سخت۔۔۔ غصے بھرے لفظ۔۔۔ بھڑکتا انداز کے وہ پھر سہم کر سانس روک گئی۔۔۔۔ اُس کی جانب دیکھنے سے گریز کیا۔۔۔

تمہارے وہ لندن میں ہوتا ہو گا ایسا۔۔۔۔
کہ لڑائی ہوئی اور سب ختم ہو گیا۔۔۔۔

یہاں رشتے اتنے کچے نہیں ہوتے۔۔۔

دو دو باتیں ہو جانے سے۔۔ہرٹ ہو جانے سے ٹوٹ نہیں جاتے۔۔۔۔

ہم لڑتے ہے۔۔۔۔ جھگڑتے ہیں۔۔۔ نفرت کرتے ہیں ۔۔۔ایک دوسرے کے جان کے دشمن بھی بن جاتے ہیں ۔۔۔ لیکن الگ نہیں ہوتے۔۔

وہ اپنے لفظوں پر زور دے دے کر نا گواری سے بولا تو نین نے اُسے خفگی سے گھورا۔۔۔۔اچانک اُس کے تیور ہی بدل گئے تھے۔۔۔۔خود غلط ہو کر وہ اُسے ہی شرم دلانے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔

اور جو ہوتے ہوں گے اُن کی ماں کی آنکھ۔۔۔۔۔ تم نہیں ہو سکتی بس۔۔۔۔

اور خاموش ہوتے ہی ایکدم سے سر جھٹک کر بولا تو اُس کے سخت لہجے اور عجیب الفاظ پر نین کا حیرت سے منہ کھل گیا۔۔۔۔

تمہیں پہلے ہی کہا تھا کہ میری زندگی سے چلی جاؤ تب تم نہیں گئی نا۔۔۔اب تمہارے پاس جانے کا آپشن نہیں ہے۔۔۔۔۔اوکے

وہ اُس کی حیرت سے لاپرواہ اور بے نیاز۔۔۔اپنی بات جتاتے ہوئے بولا۔۔۔

اُس کے جنگلی بے ربط غصے اور سختی بھرے الفاظ و انداز بھی نین کو بہت پُر جذب لگے
کیوں کے اُن میں تڑپ تھی جو اُسے نین کی دور ہونے والی بات نے دی تھی۔۔۔۔۔

اور جانا ہے تو میرے مرنے کا انتظار کرلو اُس کے۔پہلے تو بلکل پاسبل نہیں ہے۔۔۔۔
وہ ایکدم سے شانت ہو کر اُس کے چہرے سے نظریں ہٹانے کے بعد بولا تو نین کے دل کو کچھ ہوا۔۔۔۔

میں ہر پل سوچ رہا ہوں کے کاش جب بھی سانس لوں تمہاری خوشبُو محسوس ہو۔۔۔۔۔۔دن تمہیں دیکھ کر شروع ہو رات تم پر ختم ہو۔۔۔۔۔اور تم مجھ سے دور جانے کی بات کر رہی ہو۔۔۔۔۔کیسے برداشت کروں۔۔۔۔

وہ اُس سے بنا نظریں ملائے۔۔۔۔تھکے تھکے انداز میں دھیرے سے بڑبڑایا

مانو غصّہ کر کرے ساری ایزجی ختم ہو گئی ہو۔۔۔۔طوفان تھم گیا ہو۔۔۔۔نین اُس کے چہرے کو دیکھنے

لگی۔۔۔ماتھے پر بکھرے بالوں کو دیکھتے ہوئے اُسے آئیبرو کے نزدیک خراشیں نظر آئیں۔۔۔۔۔۔

اُس نے پریشان ہو کر اُس کے چہرے کو جانچتے انداز میں دیکھا اور پھر کھلی شرٹ سے جھلکتے سینے کو۔۔۔۔۔اور پھر ہاتھوں کو۔۔۔۔۔

ایک ہاتھ کی پچھلی طرف اُنگلیوں پر سرخ نشان تھے۔۔۔۔دوسرے پر آستین کے اندر سے اُترتی خون کی لکیر دوسری اُنگلی کو چھو کر بوند میں بدلتی زمین پر گر رہی تھی۔۔۔۔

شاید بازو کا زخم تازہ ہو گیا تھا۔۔۔

وہ تیزی سے اُس کے قریب آئی اور گلا تر کرتے ہوئے اُس کا

وہ ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا۔۔۔ ہتھیلی خون سے سنی ہوئی

تھی۔۔۔اُسے بے حد تکلیف ہوئی۔۔۔۔

ساحل نے خاموش نظروں سے اُس کی جانب دیکھا۔۔۔

پلیز بیٹھو یہاں۔۔۔۔۔۔۔

وہ اُس کی طرف دیکھ کر بہت دھیرے سے نرم ریکویسٹ

کرتے لہجے میں بولی۔۔۔۔۔وہ اُس کی بات سننے کی بجائے

دوسرے ہاتھ سے اُس کا چہرہ تھامے اُس کے نزدیک

جھکا۔۔۔

مجھ سے لڑو۔۔۔۔ نفرت کرو لیکن وہ بات مت کرو جو میں نہیں سہ سکتا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

دیکھو مجھے۔۔۔ میرے بس میں نہیں ہے یہ چیز۔۔۔۔۔

میں اس سمندر میں ڈوب چکا ہوں اب نہیں نکل سکتا

۔۔۔۔۔

وہ اُس کے قریب ہو کر لبوں اور پلکوں میں نظریں الجھائے۔۔۔ دھیمے پر جذب لہجے میں بولا۔۔۔۔ نین نے دوبارہ سرخ بھیگی ہتھیلی کو دیکھا اور پھر جھنجھلا کر اُس کے چہرے کو۔۔۔۔

اگر تمہارا کوٹہ پورا ہو گیا ہو تو اب مجھے پٹی کرنے دو گے۔۔۔بہت خون بہہ رہا ہے۔۔۔۔۔

وہ اُس کا ہاتھ اپنے چہرے سے ہٹا کر پیچھے ہوتی غصے و عاجزی سے بولی اور اسے بیڈ پر بیٹھنے کو مجبور کیا۔۔۔۔

خود اُس کے نزدیک بیٹھ کر شرٹ کو کندھے سے نیچے کرتے ہوئے بہت سنبھل کر ایک ہاتھ سے آستین باہر نکالی اور تیزی سے کاٹن نکال کر خون صاف کرنے لگی۔۔۔۔۔

وہ خاموشی سے اُس کے چہرے کے اُتار چڑھاؤ کو دیکھتا رہا۔۔۔اُس کی پریشان آنکھیں اور اُن کے بیچ پڑتی لکیریں۔۔۔

بار بار لبوں کو بھینچنا۔۔۔

گلے کو تر کرنا۔۔۔۔

لب کاٹنا۔۔۔۔۔۔

ہاتھ بڑھاتے بڑھاتے روک لینا

جیسے اُس کی نہیں خود کی کسی چوٹ کو چھو رہی ہو۔۔۔۔اور درد محسوس کر رہی ہو۔۔۔

آخر میں سفید پٹی بازو پر لپیٹ کر سکون کی سانس لی۔۔۔۔

دوسرا ہاتھ تھام کر شرٹ کو دھیرے سے ہاتھ سے نکال کر سائیڈ پر رکھا۔۔۔اور اُنگلیوں کے پیچھے ائنمنٹ لگایا۔۔۔۔

رخ چہرے کی طرف ہوا تو بس ایک پل کو اُس سے نظریں ملی۔۔ پھر بلکل بے نیازی برت کر ہلکے ہاتھ سے آنکھ کے نزدیک لگی ہلکی سی خراش پر مرہم لگایا اور پیچھے ہوئی۔۔۔۔۔۔

پورے وقت میں اُس نے ایک لمحے کو نظریں نین کے چہرے سے نہیں ہٹائی نا پلکیں جھپکیں۔۔۔ اُس کے چہرے کو آنکھوں میں اتارتا رہا۔۔۔ اور نین اُس سے بے اعتنائی برتتی رہی۔۔۔ کیوں کے خود کو نرم نہیں پڑنے دینا تھا۔۔۔۔۔۔

کیا۔۔ بہت درد ہو رہا ہے۔۔۔

باکس بند کر کے اُس کے بازو پر لپیٹی سفید پٹی کو دیکھ کر دھیرے سے پوچھتے ہوئے اُس نے طویل خاموشی کو توڑا۔۔۔۔

اگر ہو رہا ہے تو۔۔۔۔

ساحل نے دھیمے پر سوز لہجے میں اُس کی خوبصورت نیند سے بوجھل آنکھوں کو دیکھتے ہوئے سنجیدگی سے کہا۔۔وہ ایک لمحے کو اُس کی آنکھوں میں دیکھ کر اُسی تیزی سے نظریں واپس جھکا گئی۔۔

پین کلر لے لو۔۔۔درد کم ہو جائے گا۔۔۔۔۔

نین نے باکس سے ایک ٹیبلٹ نکال کر اُس کی طرف بڑھائی۔۔بنا اُس کی جانب دیکھے

نہیں ہو گا۔۔۔۔

اُس نے دھیرے سے کہا نین جو اُس کے دوائی ہاتھ میں لینا کا اِنتظار کرتی کمرے میں پانی کا گلاس ہونے کا یقین کرنے ٹیبل کی طرف دیکھ رہی تھی۔۔۔اُس کی بات سن کر حیرت سے اُس کی جانب دیکھنے لگی۔۔۔۔

اُس کی گہری سنجیدہ آنکھوں میں بے پناہ کشش تھی کے اُس کا دل بھی اُس گہرائی میں ڈوبنے لگا۔۔۔وہ زیادہ دیر نہیں دیکھ نہیں پائی واپس نظریں پھیر لیں۔۔۔

پلیز تم یہ کھالو۔۔۔اس سے سکون ملے گا۔۔۔۔۔

وہ لہجے میں بیزاری سموئے بولی لیکن اندر ہی اندر دل کسی گھبراہٹ کا شکار تھا۔۔۔اُس کی نگاہوں کی آنچ سے وجود پگھلتا محسوس ہو رہا تھا۔۔۔۔۔

سکون صرف تمہیں پہلے کی طرح مسکراتا دیکھ کر مل سکتا ہے۔۔۔۔۔

وہ ٹیبلیٹ کی بجائے اُس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر لبوں کے نزدیک لیجاتے ہوئے چاہت بھرے لہجے میں بولا لیکن لب

اُس کی کلائی کو چھوتے اُس کے پہلے ہی نین نے پیچھے ہاتھ کھینچ لیا۔۔۔

بینڈ تبدیل کر دی ہے۔۔۔۔۔اب تم جا سکتے ہو یہاں سے۔۔۔۔۔

وہ ہاتھ چھڑا کر ٹیبلیٹ واپس رکھتے ہوئے۔۔ سختی کی بجائے نروس لہجے میں بولی۔۔۔

کہاں جا سکتا۔۔۔۔۔

ساحل نے اُس کی گھنی سیاہ پلکوں پر نظریں جمائے۔۔۔اُس کے شولڈر پر بکھرے بالوں کو پیچھے کرتے ہوئے دھیمے آنچ دیتے لہجے میں کہا

۔۔۔اُس کی اُنگلیوں کے پوروں نے بہت ہلکے سے کندھے کو چھوا تھا پھر بھی نین کا دل پل کو رک کر بہت تیزی سے دھڑکا۔۔۔اُس نے سانس نگلی۔۔۔۔

جہاں۔۔۔۔جہاں جانا چاہو۔۔۔۔

وہ اپنے اُس شولڈر کو اُس کے ہاتھ کی پہنچ سے پیچھے کرتی ماتھے پر بل ڈالے کوفت زدہ لیکن جھجھکتے لہجے میں بولی۔۔۔ساحل نے اُس کے لرزتے لبوں کو دیکھا۔۔۔اور۔۔

یہاں جانا چاہوں تو۔۔۔۔۔۔

پہلی دو اُنگلیاں گال پر رکھے انگوٹھے سے نچلے لب کو چھو کر بے خود بھاری لہجے میں کہا۔۔۔۔۔ نین نے ایکدم سے سانس روکی۔۔۔ بڑی بڑی حیران آنکھوں سے اسے دیکھا۔۔۔۔

کوئی مسکراہٹ کوئی شرارت کوئی مزاق نہیں تھا۔۔۔نہایت گمبھیر نگاہیں تھی۔۔۔ سنگین لہجہ تھا۔۔۔پُرزور لمس تھا۔۔۔جس سے لب کانپ رہے تھے۔۔

یا پھر یہاں۔۔۔۔

وہ اس کی حیرت سے بے پرواہ۔۔بے نیاز۔۔۔ہاتھ چہرے سے دُور کر کے۔۔۔اُنگلی سے شہ رگ کو چھوتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔۔۔

اور پر سوز نظریں ایکدم گردن سے اٹھا کر اُس کی حیران نظروں سے ملائی۔۔۔۔

اُس کے یوں دیکھنے پر نین نے گلے کو تر کیا۔۔۔ سانسیں بے ترتیب ہونے لگی۔۔۔۔ اور دھڑکنیں آپس میں اُلجھنے لگی۔۔۔۔

اُس نے نظریں جھکا کر ساحل کا ہاتھ ہتھیلی سے پکڑے خود سے دور کیا۔۔۔

لیکن گلے سے دور کرتے ہی اُس نے نین کے ہاتھ کی نازک گرفت سمیت ہاتھ نیچے کر کے تین اُنگلیاں دل کے مقام پر روک لیں۔۔۔ اور۔۔

۔۔ہیئر۔۔۔۔۔

وہ اُنگلیوں کے پوروں پر دھڑکنوں کی مدھم حرکت محسوس کرتا اُس کی ساکت آنکھوں کو پر جذب نگاہوں سے دیکھتے ہوئے یوں بولا کے بس بے آواز لب ہلے۔۔۔۔۔

نین کے بدن کے تمام ریشوں میں بجلی جیسی جھنجھناہٹ ہونے لگی۔۔۔۔

اُس نے ہاتھ کی گرفت سخت کر کے ہتھیلی کو جکڑ لیا تھا لیکن فوراً سنبھلی اور جھٹکے سے اُس کا ہاتھ دور کیا۔۔۔۔

اُسے گھبراہٹ حیرت اور غصے سے دیکھتی وہ بے ترتیب سانسیں لیتی کچھ سخت نفرت بھرا جملہ بولنے کو تھی لیکن اُس کے لبوں سے نکلنے سے پہلے ہی وہ اُس کے سر کو پیچھے سے تھام کر اُن لفظوں کو خود میں قید کر گیا۔۔۔۔۔

سانسوں میں سانسیں اُلجھتے ہی نین کی دھڑکنوں میں طوفان مچ گیا۔۔۔۔ نبض تیز ہو گئی۔۔۔آنکھیں حیرت سے کھلی رہ گئی۔۔۔۔

ساحل نے درمیان میں رکھے فرسٹ ایڈ باکس کو دوسرے ہاتھ سے اٹھا کر اپنے پیچھے رکھا اور اُسے کمر سے تھام کر اپنے نزدیک کیا سینے سے لگایا۔۔۔فاصلہ مٹایا۔۔۔۔۔۔

وہ اُس کے بازو کی سخت گرفت اور لبوں کے جان لیوا لمس سے کسمسائی۔۔۔۔۔۔۔اُس کے شولڈر پر ہاتھ رکھ کر اُسے پیچھے کرنے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔۔لیکن جواب میں اُس کا لمس اور پر زور ہوا۔۔۔ہاتھ بالوں میں اور سخت ہوا۔۔۔انداز میں مزید شدت آئی کے اس کی جان مشکل میں آگئی۔۔۔۔۔۔اس نے آنکھیں سختی سے میچ کر اُس کے شولڈر کو دھکیلنے کی بجائے سختی سے جکڑ لیا کہ ناخن اسکن میں گڑھنے لگے۔۔۔۔۔۔

دور ہونے کی کوشش چھوڑ دی۔۔۔۔تاکے وہ خود ہی تھم جائے۔۔۔اور وہ واقعی رکا۔۔

سانسوں کو آزاد کیا لیکن اُسے نہیں۔۔۔لب جدا ہوئے لیکن دور نہیں۔۔فاصلہ نہیں بڑھایا۔۔ گرفت نرم نہیں کی۔۔۔۔۔۔۔ہاتھ سر سے چہرے تک آیا ڈھیروں ریشمی بال بھی ساتھ لیے۔۔۔۔

نین چاہ کر بھی ڈھنگ سے سانس نہیں لے پائی۔۔۔آنکھیں کھول کر اُسے دیکھا۔۔۔۔اُس کی بوجھل بے سود بہکی نگاہوں میں۔۔۔۔۔

Please dont stop me-----only you can make me feel relieved----and i need it badly-----

وہ ہاتھ بالوں سمیت اُس کے گال پر رب کرتے ہوئے اُس کی اُلجھی پریشان آنکھوں میں دیکھتا--- بھیگے لبوں کے بے حد نزدیک سانسیں لے کر----اُن کی نمی کھینچتے ہوئے ---دھیمی بھاری آواز اور آگ سے دہکتے لہجے میں بولا----

نین کی بے ترتیب سانسیں مزید بکھری------دل حلق میں آکر دھڑکنے لگا---

س۔۔۔۔

اُس نے لرزتے لبوں سے کچھ بولنے چاہا لیکن وہ اُسے کوئی بھی موقع دیے بغیر دوبارہ لبوں پر جھکا۔۔۔

چاروں اور کی فضا میں آگ بھڑک اٹھی۔۔۔ تیز لپٹوں نے اپنے گھیرے میں لیا

اُس نے پیر سے جوتے نکال کر زمین پر گرائے۔۔۔۔۔

دوگنی شدت سے۔۔ دوہری گرفت سے۔۔۔ حد درجہ جنونیت سے۔۔۔۔ بے شمار جذب سے۔۔۔۔۔ بے انتہا تپشِ سے نین کی رگ رگ تک اُس لمس کا اثر اُتارتے ہوئے گھٹنہ بیڈ پر ٹکا کر اُسے پیچھے کو جھکایا۔۔۔۔

سر بیڈ سے لگایا۔۔۔۔۔

اور نیچے لٹکتے پیر ہاتھ سے اوپر کیے۔۔۔

نین نے سینے پر ہتھیلی رکھ کر دور دھکیلنا چاہا تو مزید خود میں کھینچ لیا۔۔۔۔۔۔۔

کمر سے ہاتھ پیٹ تک آیا۔۔۔ سخت اُنگلیوں کی سرسراہٹ پرزور ہوئی۔۔

پیر لگنے سے کنارے پر رکھا باکس بیڈ کے نیچے گرا اور ساری چیزیں زمین پر بکھر گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ایک لمحے کو سکوت میں ہلچل ہو کر پھر خاموشی ہوئی۔۔۔ معنی خیز پراسرار خاموشی بڑھی۔۔۔ مدہوشی بھی بڑھتی گئی۔۔۔۔۔

سانسیں تنگ ہوئی۔۔۔مزاحمت سست ہوئی اور دھڑکنیں دھیمی پڑنے لگی تو سانسوں کو جدا کیا۔۔۔۔۔۔لمحے کی تاخیر کیے بنا گردن پر جھک کر شہ رگ کو چھوا۔۔۔۔۔۔بال ٹھوڑی پر سرسرانے لگے۔۔۔۔۔تیز سانسیں گلے کو دہکانے لگی۔۔۔بھیگے لبوں کا لمس مزید جان لیوا ہوا۔۔۔۔۔سہنا مشکل ہوا تو۔۔۔۔۔

ساحل ڈڈ۔۔۔ڈوڈونٹ

وہ بے ترتیب بکھری سانسوں کے اثر سے ٹوٹے لفظوں میں بیچارگی سے بولی اور دونوں ہاتھوں سے اُسے پیچھے کرنا چاہا لیکن۔۔۔۔۔

نو آئے ووںنٹ۔۔۔۔۔۔

اُس نے کان کے نزدیک لب لے جا کر آگ سی سرگوشی میں انکار کیا سنگین سانسوں کے زور سے اُس کی رگوں کو جھلسایا۔۔۔اور لو کو دانتوں میں۔دھیرے سے دبایا۔۔۔وہ آنکھیں میچ گئی۔۔

اُس نے شرٹ شولڈر سے ہٹا کر لب مس کیے۔۔۔ٹی شرٹ ہٹا کر ہاتھ پیٹ پر سخت کیا۔۔۔

ہلکی بڑھی شیو شولڈر پر رب کی جس سے پورا جسم سنسنا گیا۔۔۔

وہ سانس روکے مزاحمت تیز کر گئی۔۔۔اُسے دور کرنے کی کوشش کرنے لگی لیکن کوئی اثر نہیں ہوا۔۔۔

اُس کے شدت بھرے۔۔۔ جنونی انداز اور جان لیوا گرفت سے اُسے خوف سا محسوس ہونے لگا کیوں کے کبھی وہ اُس کے ساتھ اتنا سخت نہیں رہا تھا۔۔۔۔اور اس وقت اُس کے انداز عجیب تھے۔۔۔ بلکل بدلے ہوئے۔۔۔ بہکے ہوئے۔۔۔

جیسے گزرے سب خالی دِن اور رات۔۔۔ صبح اور شام لمحے لمحے کی کسر پوری کرنے کا جنون ہو۔۔۔۔۔۔ لیکن نین کے لیے اُس کی باتوں اور رویے کو بھولنا اتنا آسان نہیں تھا۔۔۔۔۔۔۔وہ بھی بنا وجہ جانے

پہلے دل کا بوجھ نہیں اترا تھا اور اب سانسوں کے بوجھ سے جان ہلکان ہو رہی تھی۔۔۔

مزاحمت تیز ہو رہی تھی۔۔۔۔

ساحل نے اُس کے مزاحمت کرتے ہاتھ کو اپنے سینے سے ہٹا کر بیڈ سے لگایا۔۔۔۔۔

بائیں پیر میں بندھے کالے دھاگے میں اپنے بائیں پیر کا انگوٹھا الجھایا۔۔۔۔

اور سر اٹھا کر اُس کے چہرے کو دیکھا۔۔۔۔۔۔۔

پلیز لیو۔۔۔۔

وہ اُس کی بوجھل بہکی نگاہوں میں دیکھتی کمزور بے بس لہجے میں بولی۔۔۔۔۔۔

آئے سوئیر آئے کانٹ۔۔۔۔۔۔

وہ سانس نگل کر اُس کے چہرے کو دیکھتا اُس کی پیشانی سے پیشانی لگا کر اپنا سارا بوجھ ڈالے۔۔۔۔ دھیمے بھاری لہجے میں بولا۔۔۔۔ سانسوں سے چہرے کو جلایا۔۔ نین نے اُس کے ہاتھ کی حرکت پر آنکھیں بند کر کے کھولیں۔۔۔

میں تمہارا سوری کبھی ایکسپٹ نہیں کروں گی۔۔۔۔۔۔ تم سے کبھی بات نہیں کروں گی۔۔

وہ اُس کے لبوں پر نظریں جمائے ناراض انداز میں بولی تو اُس کے حرکت کرتے ہاتھ تھمے۔۔۔ پیچھے ہو کر سنجیدگی سے اُسے دیکھا۔۔۔۔

مجھے دکھ دے کر۔۔۔ میرا دل توڑ کر ایک سوری بول دیا اور اپنی منمانی کرنا چاہتے تم۔۔۔۔۔۔

وہ اُس کے دیکھنے پر گلا تر کرتی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر تاسف اور خفگی سے بولی۔۔۔۔

وہ دو سیکنڈ کو اُس کے چہرے کو دیکھتا رہا پھر انگوٹھا دھاگے سے جدا کر کے پیچھے ہوا اور بیڈ سے اُترا۔۔۔۔

لیکن اب نین کا دل اُس کے ری ایکشن سے گھبرانے لگا۔۔۔۔۔وہ اٹھ بیٹھی اور دھڑکتے دل سے اُسے دیکھنے لگی جو اُس کی طرف دیکھنے سے گریز کیے شرٹ اٹھا کر واپس پہننے لگا تھا۔۔۔

تم چاہو تو تھوڑی دیر رک کر آرام کر سکتے ہو یہاں۔۔۔
وہ جھجھکتے ہوئے بولی تو ساحل نے بٹن بند کرتے ہوئے کھا جانے والی نظروں سے اُسے دیکھ کر دانت بھینچے

تمہیں چوٹ لگی ہے اسلئے۔۔۔۔
وہ فوراً صفائی دینے لگی ساحل نے آنکھیں گھمائیں

میرے آرام کی فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے تمہیں۔۔۔

وہ سرد روکھے خفا خفا لہجے میں بولا۔۔ نین بیڈ سے اُتر کر نیچے بکھرا سامان اٹھا کے واپس باکس میں بھرنے لگی۔۔۔۔

ناراض ہو کر جا رہے ہو۔۔۔۔۔

وہ اُسے جوتے پہنتے دیکھ ابرو اٹھا بڑی بے نیازی سے پوچھنے لگی۔۔۔۔

تمہیں فرق پڑتا۔۔۔

وہ اُسے گھورتا ہوا بولا لیکن سرد لہجے۔ میں

۔۔۔

Zubi Novels Zone

نہیں پڑتا۔۔۔۔ لیکن تم ٹھیک نہیں ہو بس اسلئے انسانیت کے

ناطے کہہ رہی ہوں۔۔۔رک جاؤ یہیں تھوڑی دیر۔۔۔۔۔

نین نے دلیری ظاہر کر کے احسان جتانے والے انداز میں

کہا۔۔۔

میں تمہاری ہمدردی لینے کی بجائے باہر جا کر دشمنوں کے

ہاتھوں مرنا زیادہ پسند کروں گا۔۔۔

وہ اُس کے سامنے آ کر غصے سے جتاتے ہوئے بولا اور باہر نکلنے

کو آگے بڑھا لیکن۔۔۔۔

ناراض ہو کر نہیں جا سکتے تم۔۔۔۔

وہ ایکدم سے اُس کے سامنے آئی۔۔۔ناگواری سے بولی۔۔۔آرڈر دینے والے انداز میں۔۔۔وہ آنکھیں چھوٹی کر کے اُسے دیکھنے لگا۔۔۔۔

ابھی میں ناراض ہوں نہ آلریڈی۔۔۔۔تو تم ناراض نہیں ہو سکتے۔۔۔۔ایسا نہیں ہوتا۔۔۔

وہ اُس کے گھورنے پر اُس سے بہانا بتاتے ہوئے گردن اکڑ کر بولی وہ اُس کے گڑبڑا یے انداز اور فضول ریزن پر ایکدم سے مسکرایا۔۔۔نین حیرت سے اُسے دیکھنے لگی۔۔۔۔

ناراض ہو کر نہیں جا رہا۔۔۔

یہاں رکا تو دور نہیں رہا جائیگا اور پھر تمہیں پرابلم ہو گی۔۔۔اسلئے۔۔۔

پھر اپنا غصّہ بھول کر چاہتی سے بھرپور لہجے میں اُس کے چہرے پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولا تو وہ چند لمحے اُس کی دلکش آنکھوں کو دیکھتی رہ گئی۔۔۔

وہ جانے کو آگے بڑھا تو فوراً اُس کا ہاتھ پکڑ لیا۔۔۔

تھوڑی دیر بعد چلے جانا۔۔۔پلیز۔۔

کچھ جھجھک کچھ شرمندگی اور کچھ ریکویسٹ کرتے لہجے میں دھیرے سے بولی تو وہ سنجیدگی سے اُس کی جھکی پلکوں کو دیکھنے لگا

بھوک لگ رہی ہے۔۔۔۔ میرے لیے کچھ کھانے کو لاؤ۔۔۔۔

دھیرے سے بولا تو نین کے دل کو بے حد سکون محسوس ہوا وہ مسکرائی۔۔۔

اندر کچھ کپڑے ہے تم شرٹ چینج کر لینا۔۔۔۔۔۔۔۔ میں کھانا لے کر آتی ہوں۔۔

وہ اُس کی بازو سے کٹی خراب اور شکن زدہ شرٹ کو دیکھتی الماری کی طرف اشارہ کر کے بولی اور خود باہر نکل گئی۔۔۔۔

◆◆◆◆◆

جتنی دیر میں وہ کچن میں جا کر بڑی محنت سے کھانا نکال کر گرم کر کے واپس روم میں آئی تب تک وہ فریش ہو کر باہر بھی آ چکا تھا۔۔۔

ڈارک بلیو کلر کی اپنی سائز سے کچھ تنگ شرٹ کے اوپر کے تین بٹن کھلے چھوڑے بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا کر آنکھیں بند کئے بیٹھا تھا۔۔۔
دروازہ کھلنے پر محض آنکھیں کھولیں۔۔۔

نین نے ٹیبل کو بیڈ کے نزدیک کر کے اُس پر کھانا رکھا اور اُس کی طرف دیکھا کے کب وہ سیدھا ہو اور کھانا شروع کرے۔۔۔

جب کے وہ بنا اثر لیے پوری توجہ سے اُسے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔بنا پلکیں جھپکے۔۔۔۔ایسے کے نین کا دل اُلجھنے لگا۔۔۔

اُس نے آنکھیں گھما کر بنا کچھ کہے پانی جگ سے گلاس میں خالی کر کے رکھا خود تھوڑے فاصلے پر بیٹھ گئی مانو بس منتظر ہو کہ کب وہ اُسے گھورنے سے فارغ ہو کر کھانا شروع کرے لیکن پھر بھی وا اپنی جگہ سے نہیں ہلا سکون سے اُسے دیکھتا رہا تو وہ جھنجھلا گئی۔۔۔

ایسے گھورنا بند کرو مجھے۔۔۔۔۔

وہ چڑ کر ماتھے پر بل اور لہجے میں ناگواری لیے بولی۔۔۔

کیسے گھور رہا ہوں میں۔۔۔۔۔

اُس کے سکون میں ذرا بھی فرق نہیں آیا۔۔۔ڈھٹائی سے

اُسے دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔

جیسے کھانا یہاں نہیں یہاں ہے۔۔۔۔۔

نین نے جل کر دانت پیسے میز اور پھر اپنے سر کی طرف اشارہ

کرتے ہوئے کہا تو اُس کے لب مسکرائے۔۔ صرف ایک

گال میں گہرائی اُبھری۔

کیا پتہ شاید میں اُس کھانے کا نہیں اس کھانے کا بھوکا ہو۔۔۔۔

وہ اُس کی جھنجھلاہٹ کو انجوئے کر کے اُسے شوخ شرارتی نظروں سے دیکھتے ہوئے بولا۔۔ نین نے آنکھیں بڑی کر کے اُسے گھورا۔۔۔

میرے ساتھ زیادہ چیپ باتیں کر کے یہ پروو کرنے کی ضرورت نہیں کے تمہارے ٹھرکی پن کا لیول اور بڑھ گیا ہے۔۔۔۔۔ منہ بند کر کے کھانا کھاؤ ورنہ گیٹ آؤٹ۔۔۔۔

وہ غصے سے اُسے گھورتے ہوئے بھینچے لہجے میں اپنے پرانے ڈیرنگ بھرے انداز میں دھمکاتے ہوئے بولی تو وہ ایکدم سے دل پر ہاتھ رکھ کر کھل کر مسکراتا ہوا سیدھا ہوا۔۔۔

گجبب۔۔۔اب لگی ناتو۔۔۔۔اپن کی سونیو۔۔

وہ فدا ہونے والی ایکٹنگ کر کے آہ بھرتا ہوا بولا تو نین نے بیزاری سے آنکھیں گھمائی۔۔۔۔وہ ہنس کر پیر نیچے کیے میز کے سامنے بیٹھ کر کھانے کی طرف متوجہ ہوا۔۔۔

ویسے یہ تو نے تو نہیں بنایانا۔۔۔۔۔

اسپون ہاتھ میں لیتے ہی وہ اُسے دیکھتا ہوا معصومیت سے پوچھنے لگا تو نین نے آنکھیں چھوٹی کر کے اُسے دیکھا۔۔۔وہ مسکراہٹ روک کر بائٹ لینے لگا۔۔۔

باقی سب تو بھول گیا لیکن اُسے کھانا کھاتے دیکھ نین کو بھی ایکدم سے بھوک محسوس ہونے لگی۔۔۔

وہ رخ سامنے کر گئی لیکن وقفے وقفے سے اُس کی جانب دیکھتی بھی گئی اور ہر بار جیسے ہی اسپون اُس کے منہ میں جاتا نین کا منہ بھی کھل کر بند ہو جاتا۔۔۔زبان ذائقے کے لیے مچل اٹھتی۔۔۔اور پیٹ میں چوہے زوروں سے کود کود کر شور مچاتے

وہ چاہ رہی تھی ساحل فور ملی اُسے کھانے کا پوچھ لے تو وہ اُن چوہوں کو سکون پہنچا لے گی لیکن وہ تو اتنا مگن ہو کر کھانے میں مصروف تھا جیسے دنیا کی آخری تھالی سامنے ہو اور اُس کے لیے اس سے زیادہ کچھ ضروری نہیں۔۔۔

نین نے ایک دو بار اُسے گھور کر بھی احساس دلایا کے وہ اُس کے پاس بیٹھی ہے لیکن وہ جیسے کھانے کے آگے اپنی شوخی شرارت اور محبت سب بھول گیا تھا۔۔۔

ساتھ بیٹھے انسان کو بھی جھوٹے منہ پوچھ لیتے ہیں کھانے کا۔۔۔

وہ اُس کے نزدیک ہوتے اسپون کو دیکھ کر بے قابو ہو کر بھڑکتی بھوک سے تلملا کر اُسے گھورتے ہوئے بولی۔۔۔

کون ساتھ بیٹھے۔۔۔

اُس نے مصروف سے انداز میں بائٹ لیتے اُسے دیکھ انجان بن کر پوچھا

تمہیں میرے علاوہ بھی کوئی اور نظر آرہا ہے یہاں۔۔۔

نین نے اُس کی معصومیت پر دانت پیسے۔۔۔

میرے کو تو چوبیس گھنٹے نظر آتا ہے

وہ مسکراتی آنکھوں سے اُسے دیکھتا ہوا بولا۔

۔۔اپنے چاروں اور حسین دلرباؤں کا میلہ۔۔۔۔۔ایک سے بڑھ ایک خوبصورت لڑکیاں آس پاس منڈراتی رہتی ہے

۔۔۔۔کسی کی کالی زلفیں۔کسی کی قاتل آنکھیں

۔۔کئیں دلکش ادائیں تو گورا بدن۔۔۔

وہ فضامیں ان دیکھی حسیناؤں کو اڑتا دیکھ کھوئے کھوئے انداز میں بولا تو اُس کی بے شرمی پر نین کا منہ اور آنکھیں حیرت سے کھل گئے

شٹ اپ۔۔۔۔۔۔مجھے تمہارے ڈرٹی مائنڈ کی تھرسٹی سوچیں جاننے میں کوئی انٹریسٹ نہیں ہے۔۔۔میں صرف اپنی بات کر رہی تھی

وہ ایکدم سے بھڑک اٹھی۔۔۔اُسے کھا جانے والے انداز میں گھور کر بولی۔

کیوں۔۔۔۔میرا رومینٹک مومنٹ نگل کر تیرا پیٹ نہیں بھرا جواب کھانا بھی چاہیے۔۔۔

وہ ابرو اٹھا کر بیزاری و بے رخی سے بولا تو نین نے حیرت سے اُسے دیکھا۔۔۔۔

تم ایسے طنز نہیں کر سکتے مجھ پر سمجھے نا۔۔۔۔ورنہ مجھے بھی جواب دینا آتا ہے۔۔۔۔۔۔

وہ اُنگلی اٹھا کر اُسے وارن کرنے والے انداز میں بولی۔۔

وہ بھی نمبو مرچ لگا کے۔۔۔۔۔

وہ آنکھیں گھما گیا۔۔۔۔۔

جیسی بے غیرتی ویسا جواب۔۔۔

نین نے تڑک کر کہا۔۔اور اُس کی بے حسی دیکھ اپنے پیٹ کی آہوں کو نظر انداز کر کے وہاں سے اٹھنے لگی لیکن ساحل نے اُس کا ہاتھ پکڑ کر اُسے روک دیا۔۔

اُسے مزید تنگ نا کرتے ہوئے اسپون اُس کی طرف

بڑھایا۔۔۔

منہ کھول۔۔۔۔۔۔

وہ احسان کرنے والے انداز میں بولا تو نین نے آنکھیں

گھمائیں اور چہرہ موڑ لیا۔۔۔

ساحل نے ہاتھ سے اُس کے دونوں گالوں کو دبا کر چہرہ اپنی

جانب کیا وہ آہ کر کے رہ گئی۔۔۔

ساحل نے اُس کے کھلے منہ میں نوالہ دے کر چہرہ

چھوڑا۔۔۔

۔۔جنگلی کہیں کے۔۔۔۔۔

نین نے اپنے دکھتے گال کو سہلاتے ہوئے اُسے گھورا۔۔۔

جنگلی کی جان۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ بلکل اسی کے انداز میں بول کر ہنسا تو وہ اُسے گھورتے گھورتے اُس کی خوبصورت ہنسی کو دیکھتی رہ گئی۔۔۔۔۔۔۔

ڈمپل پہلے بھی پڑتے تھے لیکن اتنے واضح نظر نہیں آتے تھے۔اب شیو بلکل نا کے برابر تھی اس لیے بہت کھل کر اپنی خوبصورتی دکھا رہے تھے۔۔۔۔

اُس کے چہرے کو بے حد پُرکشش بنا رہے تھے۔۔۔۔۔

ساحل نے اُس کی طرف دوسرا بائٹ دیا تو وہ اُس کے چہرے سے نظریں ہٹا کر منہ کھول گئی۔۔۔۔

###

کھانے کے بعد وہ نیند سے بے حال ہو کر جمائی لیتی بیڈ کی طرف بڑھی لیکن اُسے دونوں تکیے نزدیک کر کے بیڈ کے بلکل بیچ میں لیٹے دیکھا تو فوراً رک گئی۔۔۔

اُس کی کچھ دیر پہلے کی گئی جان لیوا حرکتوں اور بے باک سرگوشیوں کو سوچ کر دل کی دھڑکنیں بڑھی۔۔

اس وقت اُس کے نزدیک سونا اُسے خطرے سے خالی نہیں لگا اسلئے جتنی تیزی سے آگے آئی تھی اتنی ہی تیزی سے پیچھے ہوئی۔۔

میں ریا کے روم میں سونے جا رہی ہوں۔۔ تمہیں کچھ چاہیے ہو تو فون کر دینا۔۔۔

وہ دور سے ہی ایک تکیا اٹھا کر دونوں بازوؤں میں لیے اُس کی بند آنکھوں کو دیکھ کر بولی اور بنار کے دروازے کی طرف بڑھی

اے ہیروئن۔۔۔ڈیلی سوپ والے ڈرامے کرنے کی سوچنا بھی مت۔۔۔

اُس کے دو تین قدم آگے بڑھتے ہی وہ سخت وارن کرتے لہجے میں بولا تو نین نے رک کر۔۔پلٹ کر باوجود گھبراہٹ کے اُسے گھورا۔۔۔

یاد ہے نا کیسے میرے کو دھمکیاں دے دے کر اپنے ساتھ سونے پر مجبور کرتی تھی۔۔۔۔

اب خاموشی سے ادھر آ۔۔۔ورنہ جیسے میں لے کر آؤں گا تے کو اچھا نہیں لگے گا۔۔۔

وہ بنا اپنی جگہ سے اٹھے اُسے جتاتی نظروں سے دیکھتا ہوا بولا نین نے غصے سے اُسے دیکھا۔۔

میرے ساتھ زیادہ دھمکی بازی مت کرو۔۔۔جو دل میں آئیگا وہ کروں گی میں۔۔۔تم اپنا کام کرو سمجھے۔۔۔۔۔۔

وہ اُسے غصے سے گھورتی ہوئی بولی اور ڈھٹائی سے جانے کو پلٹی تو وہ بیزاری سے آنکھیں گھما کر اپنی جگہ سے اٹھا اور اُس کا ہینڈل کی طرف بڑھتا ہاتھ پکڑ کر جھٹکا۔۔

تکیہ کھینچ کر دور بیڈ کی طرف اچھالا اور وہ کچھ بولے اس سے پہلے جھک کر اُسے ایکدم سے اٹھا کر کاندھے پر ڈالتے ہوئے بوکھلانے پر مجبور کر گیا۔۔۔

وہ ہڑبڑا کے سانس روکے اُس کی شرٹ جکڑ گئی۔۔

ساحل نے اُسے بیڈ پر کسی سامان کی طرح پٹخ کر۔۔۔ہاتھ اُس کے سر کے نزدیک اور گھٹنا بیڈ پر رکھے اُس کے چہرے کے

قریب جھک کر اُس کی ساکت حیرت سے پھٹی آنکھوں میں دیکھا۔۔۔

میں اپنا کام کرنے لگا تو تم صبح تک اپنی ضد پر پچھتاؤ گی۔۔۔۔ سمجھی۔۔

وہ اُس کی آنکھوں میں جھانک کر معنی خیز لہجے میں اُسے دھمکا کر بولا تو نین نے سانس نگل کر گلے سے نیچے اتاری۔۔۔۔اور ماتھے پر بل ڈالے غصے اُسے گھور کر دونوں شولڈر پر ہاتھ رکھ کر اُسے پیچھے کیا۔۔۔۔ وہ دور ہو کر واپس پہلے والی جگہ لیٹ گیا اور ہاتھ بڑھا کر روم لائٹ آف کر دی۔۔۔ صرف زیرو لائٹ کی مدھم روشنی ہی باقی رہ گئی۔۔۔

اپنے ہاتھوں کلہاڑی مارنا اسے کہتے ہیں۔۔۔۔مت ماری گئی تھی میری... کاش کے اسے اس کے حال پر چھوڑ دیتی۔۔۔۔۔۔

وہ اٹھ کر پیروں کے قریب پڑا تکیا اٹھا کے سرہانے کی طرف بلکل بیڈ کے کنارے سے جوڑ کر رکھتے ہوئے دھیرے سے بڑبڑای تو وہ اُس کی گھبراہٹ اور جھنجھلاہٹ پر مدھم سا مسکرایا جس نے جلتی پر تیل کا کام کیا

یہ مت سوچنا کے میں تمہاری دھمکیوں سے ڈرتی ہو۔۔۔وہ تو اتنی رات کو تم سے بحث کر کے میں اوروں کی نیند خراب نہیں کرنا چاہتی اسلئے۔۔۔۔

وہ اُس کے مسکراتے چہرے کو دیکھ ناک چڑھاتے ہوئے

احسان کرنے والے انداز میں بولی اور رخ موڑ کر لیٹ گئی

۔۔۔۔

اِدھر فیس کرو۔۔۔

ساحل نے اُس کے پلٹتے ہی سکون سے اُسے آرڈر دیا لیکن اِس

نے جیسے سنا ہی نہیں آنکھیں گھما کر اُس کی بات کو یوں جھٹکا

جیسے کہہ رہی ہو بڑے آئے مجھے آرڈر دینے والے۔۔۔۔

وہ اٹھ کر اُس کے نزدیک ہوا۔۔۔

بازو اُس کے تکیے پر پھیلائے اُس کے کان کے قریب

جھکا۔۔۔۔وہ جو اُسے اگنور کر کے جمائی روکتے ہوئے

آنکھیں بند کر چکی تھی سانسیں کان پر محسوس کر کے دوگنی
تیزی سے آنکھیں کھولیں۔۔۔جمائی روکنے کو لبوں تک آئی
اُنگلیاں اپنی جگہ ہی رہ گئیں۔۔۔۔۔

دیکھ یار تو ایسے اپنا ہاٹ فگر دکھا کے بہکامت میرے
کو۔۔۔۔۔۔۔۔ورنہ آگے کی ذمے داری اپن کی نہیں،
ہاں۔۔۔
وہ اُس کے کان میں دھیرے سے بولا شرارت بھرے لہجے
اور مسکراتی آنکھوں سے اُس کے چہرے کے بدلے رنگوں کو
دیکھتے ہوئے۔۔۔

اُس کی سانسوں اور آواز کے سنسناتے احساس کے اثر سے نین کے کان کے قریب کی رگیں زوروں سے پھڑ پھڑ کرنے لگی۔۔۔منہ حیرت سے کھل گیا۔۔۔

اُس نے سنبھل کر احتیاط سے چہرے کا رخ اُس کی جانب کیا تو اُس نے فوراً مسکراہٹ چھپا کر سنجیدگی طاری کرلی۔۔۔۔

تم۔۔۔

وہ غیب و غضب سے دانت بھینچے اٹھ بیٹھی۔۔۔دونوں ہاتھ اوپر کر کے زوروں سے مٹھیاں بھینچ کر اپنے ضبط کا مظاہرہ کیا۔۔۔وہ اُسی پوزیشن میں لیٹا مسکراہٹ روکے اُسے دیکھتا رہا۔۔۔۔

توتم مسٹر شریف العالم اپنی بے داغ۔۔۔پاکباز نگاہوں کا رخ کیوں نہیں بدل لیتے۔۔۔مت دیکھو نا میری طرف۔۔۔اپنی نظریں اُس طرف کرلو۔۔۔۔

وہ اُس کے سکون کو دیکھ جلے ہوئے انداز میں نہایت چبا چبا کر بولی

میں تو کرنا چاہتا لیکن تمہاری کمر میگنیٹ کی طرح میری نظروں کو کھینچ رہی ہے۔۔۔کیا کروں۔

وہ آنکھوں کو جنبش دے کر معصومیت و بیچارگی سے بولا تو نین کا منہ کھل گیا۔۔۔

اُس نے پھرتی سے اپنی ٹی شرٹ مزید نیچے کھینچی۔۔۔۔

تم اور تمہاری نظریں دونوں ہی ڈھیٹ قسم کے ٹھرکی ہے۔۔۔۔۔ہٹو میری جگہ سے۔۔۔۔
وہ بھڑک کر اُسے ناگواری سے گھورتے ہوئے بولی اور بڑی بڑی آنکھوں سے ڈرا کر اپنے سائیڈ سے ہٹنے کا اشارہ کیا وہ مسکراتا ہوا واپس اپنی جگہ پر ہوا۔۔۔۔

وہ اُسے وہاں روکنے کے لیے اندر ہی اندر خود کو ملامت کرتی اپنی جگہ لیٹ گئی اور آنکھیں بند کر لی لیکن اس بار اپنا رخ اُس کی جانب ہی رکھا کے کم سے کم وہ اُسے مزید زچ نا کر سکے

لیکن یہ اُس کی بھول تھی کیوں کہ وہ اُسے نیند کے مارے بے حال ہوتے دیکھ کر بھی بعض آنے کے موڈ میں نہیں تھا۔۔۔ مسلسل اُسے دیکھ رہا تھا۔۔۔یوں کے نین آنکھیں بند کر کے بھی اُس کی نظروں کی تپش سے بے چین ہو رہی تھی۔۔۔

دل بے سکون ہو رہا تھا اور بند پلکیں لرز کر اُس بے سکونی کا اشتہار کر رہی تھی۔۔۔۔

وہ کوشش کرتی رہی کے آنکھیں نہ کھولیں اور اُسے اگنور کر کے سونے پر فوکس کریں لیکن جب دھڑکنوں کی روش مزید بھڑکنے لگی تو اُس نے جھنجھلا کر آنکھیں کھول دی۔۔۔

اور عین اُس کی اُمید کے مطابق وہ اُس کی طرف رخ کیے پورے دھیان اور جذب سے اُس کے چہرے کو پڑھنے میں مصروف تھا۔۔۔

نظروں کے پر زور لمس سے نین کا حلق خشک ہونے لگا۔۔۔دھڑکنیں نارمل ہونے کی بجائے مزید بے ترتیب ہونے لگی۔۔۔وہ زیادہ دیر اُس کی آنکھوں میں نہیں پائی نظریں نیچے اُس کے بازو کی طرف کر لیں۔۔۔

ایسے مت دیکھو مجھے۔۔۔۔

بجائے سختی یا غصے کے نظریں نیچے رکھے جھجھکتے ہوئے دھیرے سے کہا تو اُس نے حرکت کرتے وقت لبوں کو دیکھا اور اُن کے تھمتے ہی پھر جھکی پلکوں کو۔۔۔۔

کیسے دیکھ رہا ہوں میں۔۔۔

وہ اُس کے چہرے کے بدلے رنگ اور جھجھک پر شرارت بھلا کر سنجیدگی سے اُسے دیکھتا دھیمے سے پوچھنے لگا۔۔۔

مجھے نہیں پتہ۔۔۔بس دیکھ رہے ہو۔۔۔۔

نین نے ماتھے پر بل ڈالے۔۔ نظریں کچھ اور نیچے کر کے کھلی شرٹ سے جھلتے سینے پر جمائے جھنجھلائے انداز میں کہا۔۔۔

تو۔۔۔۔۔

وہ بے نیازی سے بولا

تومت دیکھو۔۔۔

نین نے ایکدم سے نظریں اٹھا کر غصے سے اُسے دیکھا

کیا مت دیکھو۔۔۔

وہ انجان بن کر۔۔۔ گہری نظروں سے اُس کے لبوں کو دیکھتا اُسے مزید نروس کرتے ہوئے بولا

اِدھر مت دیکھو کہانا۔۔۔

وہ چڑ کر اُسے گھورتے ہوئے بولی۔۔۔

کدھر۔۔۔۔

وہ اُس کی جھنجھلاہٹ سے محظوظ ہو کر بے نام سا مسکرایا تو

نین نے غصے سے دانت پیسے۔۔

اُس کی مسکراہٹ گہری ہوئی۔۔۔

پریکٹیکلی کروں گا تو پھر تمہیں پرابلم ہو گی۔۔۔ سو بس

امیجن کر کے اپنے دل کو سمجھا رہا ہوں۔۔۔ تمہیں اس میں

بھی تکلیف ہے۔۔۔۔

وہ مظلوم بن کر شکائت کرتے لہجے میں بولا لیکن آنکھوں میں

واضح شرارت تھی۔۔۔ جب کے اُس کی بات پر نین کو

دھڑکنیں کانوں میں سنائی دینے لگی۔۔۔

۔۔ہاں ہے تکلیف۔۔۔اپنی فضول ا میجنیشن پر کنٹرول رکھو
بس۔۔۔

وہ بیزاری سے جان چھڑانے والے انداز میں بولی

۔۔۔ نظریں اُس کے چہرے کی بجائے گلے پر رکھی تاکے وہ
اُس کی گھبراہٹ نا دیکھ سکے۔۔۔

تم اس وقت میری ا میجنیشن لیول کی پاور کا اندازہ بھی نہیں
لگا سکتی بیوی۔۔۔۔۔کے یہ کہاں جارہی ہے۔۔

وہ بہت دھیمی آواز میں بے باکی سے بولا تو نین نے سانس
روک کر اُس کی جانب دیکھا۔۔۔۔۔

اُس کی گہری گمبھیر نظریں اپنے اندر اُترتی محسوس کر اُس کے
بدن میں سرد لہر دوڑ گئی۔۔۔

مجھے تمہارے منہ ہی نہیں لگنا۔۔۔

وہ دھک دھک کرتے دل سے نظریں جھکائے۔۔۔گلا تر کرتی کروٹ بدلنے لگی لیکن ساحل نے اُسے روکا۔۔۔

اُس کے بازو پر آہستہ سے ہاتھ رکھ کر اُسے نفی کا اشارہ کیا ۔۔۔۔

نین نے اُسے گھور کر دیکھا تو وہ دونوں آئبر وذرا اونچی کر کے معصوم شکل بنائے اپنے لبوں پر اُنگلی رکھ گیا مانو اب کچھ نہیں کہنا۔۔۔اب کوئی شرارت نہیں کرنی۔۔۔۔

اور نین کا دل تھم گیا۔۔۔

ماتھے پر بکھرے براؤن شائنی بال۔۔۔ براؤن چمکتی چاہت لٹاتی آنکھیں اور دلفریب انداز۔۔۔اتنا اپنا اتنا پُرجذب تھا کے نین کو لگا پچھلے کئی عرصے کی بے سکونی کا علاج بس اُس میں ہے۔۔۔۔اُس کے دلکش چہرے میں ہے۔۔۔اُس کی آنکھوں میں ہے۔۔۔۔اُس کے اس خوبصورت انداز میں ہے۔۔۔اُس کے اپنے ساتھ اپنے نزدیک ہونے میں ہے۔۔۔۔نظر کے سامنے ہونے میں ہے۔۔۔۔۔

وہ سنجیدگی سے اُسے دیکھتا رہا۔۔۔۔لبوں پر اُنگلی یونہی رکھے اُس کی آنکھوں سے اُس کی سوچ کو پڑھتا رہا۔۔۔۔

نین کا دل اُسے دیکھ کر عجیب انداز سے دھڑ کنے لگا مانو اب بس پگھلنے کو ہے۔۔۔۔

اس لمحے اُس نے شدت سے چاہا کے شرارت میں ہی سہی زبردستی ہی صحیح بہانے سے ہی صحیح وہ اُسے اپنے سینے سے لگا لے۔۔۔ پچھلے ایک عرصے کی ساری بے سکونی مٹا دے ۔۔۔۔۔۔۔

اُس کا دل بھاری ہونے لگا آنسو آنکھوں تک آنے کو بے چین ہونے لگے تو اُس نے نظریں اُس کے چہرے سے ہٹا کر گہری سانس لی۔۔۔۔

وہ اُس کی ایک ایک حرکت دیکھتا رہا۔۔۔ محسوس کرتا رہا

۔۔۔ لیکن سمجھا صرف اُس کی اداسی کو۔۔۔۔۔ دل نے چاہا

کے اُسے قریب کر لے لیکن وہ خود کو روکتا رہتا کے اُس کی

چاہت کو وہ خود غرضی نا سمجھے۔۔۔۔

چوٹ کیسے لگی تمہیں۔۔۔۔

وہ اُسے مسلسل خود کو تکتا دیکھ دھیرے سے بولی۔۔۔ کب

سے من میں آتا سوال پوچھا۔۔۔

وہ۔۔۔۔۔

وہ اُسے اپنے متعلق سب بتانے کی شروعات کرتے کرتے رک گیا۔۔۔ نین نے سوالیہ نظروں سے اُس کی طرف دیکھا۔۔۔

کوئی مجھے جان سے مارنا چاہتا ہے۔۔۔اُسی نے حملا کروایا۔۔ اُس نے سچ بات لیکن ادھوری شروعات کی۔۔ سکون سے بتایا لیکن نین کو شدید جھٹکا لگا۔۔۔۔وہ جانتی تھی اُسے رنگ فائٹ کرنے کی عادت ہے۔۔۔۔۔مارپیٹ بھی وہ کرتا رہتا ہے لیکن جان لینا چاہتا ہے سن کر اُس کا دل بری طرح خوفزدہ ہوا۔۔۔۔

کیا۔۔۔۔

وہ حیرت سے اُسے دیکھتی اپنی جگہ سے اٹھ بیٹھی۔۔۔۔

کون۔۔اور کیوں وہ تمہیں مارنا چاہتا ہے۔۔۔۔کیا پرابلم ہے اُسے تم سے۔۔۔۔

وہ تیز تیز دھڑکتے دل کے زیرِ اثر بیڈ شیٹ کو مٹھی میں جکڑے ماتھے پر بل ڈالے پوچھنے لگی۔۔

پتہ نہیں۔۔۔۔لیکن جس طرح وہ میرے پیچھے پڑا ہے۔۔۔ایسا لگتا ہے جلد ہی میں۔۔۔۔

وہ سکون سے اپنی جگہ لیٹا افسوس سے بولنے لگا کے نین نے اُس کی بات کاٹی۔۔۔۔

بکواس نہیں کرنی ورنہ سر توڑ دوں گی تمہارا۔۔۔ایسا کچھ نہیں ہو گا۔۔۔

وہ اُس کی بات فوراً کاٹ کر غصے سے اُنگلی اٹھا کر وارن کرتے ہوئے بولی۔۔۔دل پریشان بھی ہوا اور خوفزدہ بھی۔۔۔

اچھا ہے نہ اُس کا بدلہ اور تیرا بدلا ساتھ پورا ہو جائے گا۔۔۔تیرے بھی تو بہت حساب نکلتے ہے میرے پر۔۔

وہ سنجیدگی سے اُسے دیکھتا ہوا بولا۔۔۔جتاتی نظروں نے نین کو سمجھا دیا کے وہ اُس سے نفرت جتا کر اُس کی فکر نہیں کر سکتی۔۔۔

تو وہ کیا میرا منشی لگتا ہے جو حساب برابر

کرے گا۔۔۔۔اپنے بدلے میں خود لے سکتی

ہوں۔۔۔۔اور کیسے لینے ہے وہ بھی میں ہی ڈسائڈ کروں

گی۔۔۔کوئی لعنتی تمہیں ہاتھ تو لگائے اُس کے پورے

خاندان کو گنجا نا کر دیا تو میرا نام بھی نین تارا نہیں۔۔۔۔

وہ نا گواری سے بولی اُس کے چہرے سے نظریں ہٹا کر خفا خفا

اور غصے بھرا لہجہ تھا۔۔بے حد خوبصورت انداز تھا۔۔۔

پھر اسی انداز میں اُس کے چہرے کو دیکھا۔۔۔

اور تم بھی اپنے کان کھول کر سن لو۔۔۔۔خبر دار جو کسی کو خود

کو نقصان پہنچانے دیا یا اب ایک بھی تھپڑ کھا کر

آئے۔۔۔۔۔۔میں تمہاری ہڈیاں۔۔۔۔۔۔

وہ اُس کی آنکھوں میں دیکھ کر اُسے وارن کرتے کرتے

اچانک رک گئی۔۔۔حالانکہ وہ سنجیدہ تھا۔۔۔لبوں پر
مسکراہٹ تھی نا آنکھوں میں کوئی شوخی لیکن نین کو محسوس

ہوا تھا کے وہ اپنی ایک بات سے اُسے اکسا کر اُس کے غصے اور

نفرت کے دعوؤں کی دھجیاں اڑا چکا تھا۔۔۔اُس کے درد اور

ناراضگی کو بے مول کر گیا تھا۔۔

میرے اِموشنز کا مزاق بنا رہے ہو تم۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ ٹوٹے لہجے میں بولی اور جملہ ختم ہونے کے ساتھ ہی آنکھ

سے آنسو گر کے چہرے پر پھسلا۔۔۔

وہ گلا تر کرتے ہوئے تیزی سے اٹھ بیٹھا۔۔۔۔اور اُس کا

چہرہ دونوں ہاتھوں سے تھام کر سر نفی میں ہلایا۔۔۔

بس تمہیں اپنے قریب لانے کے بہانے ڈھونڈھ رہا ہو یار۔۔۔۔۔

اُس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے وہ پر جذب۔۔۔ شدتِ ضبط سے بھاری لہجے میں بولا۔۔۔ نین نے بھیگی ناراض نظروں سے اُسے دیکھا۔۔

اور اس وقت جتنی شدت سے میرا دل تمہارے لیے تڑپ رہا نا۔۔۔ میں کچھ بھی کروں گا تو غلط نہیں ہے میرے لیے

۔۔۔۔۔

وہ بے بس بکھرے لہجے میں بولتا اُس کے سر سے پیشانی ٹکا گیا۔۔۔

I hate you------

نین نے اُس کے ہاتھ چہرے سے ہٹائے اُسے خود سے دور کیا--

کتنا مطلبی پن ہے تمہارے اندر----

آج تمہیں اپنے دل کے آگے غلط صحیح سے مطلب نہیں لیکن میرا دل دکھاتے ہوئے تمہیں کوئی خیال نہیں آیا------

وہ چہرے سے آنسُو رگڑ کے غصے کی بجائے خفگی سے بولی---

تُم میرے دل اور دماغ تک پہنچ کر اگر جان سکو تو جان لو کہ میں نے ایک سیکنڈ کے سب سے چھوٹے حصے میں بھی تمہیں ان سے الگ نہیں کیا۔۔۔۔

وہ اُس کے چہرے پر ہاتھ رکھ کر گال پر پھیلی نمی کو انگھوٹے میں جذب کرتے ہوئے بولا

نہیں مانی مجھے تمہاری کوئی بات۔۔۔۔۔۔۔۔اب اور دھوکا نہیں کھانا۔۔۔۔

وہ بے ربط روتے ہوئے سر زوروں سے نفی میں ہلاتی ہوئی بولی۔۔

ساحل نے آنکھیں بند کر کے کھولیں اور اُس کا چہرہ اوپر کر کے خود کی آنکھوں میں دیکھنے پر مجبور کیا۔

میں تم کو جب ریزن بتاؤں گا تو صرف دو سکنڈ لگے گے

۔۔۔ تم مان بھی جاؤ گی اور سمجھ بھی جاؤ گی۔۔۔

لیکن تم نے ہی کہا تھا کہ تم اپنی اہمیت جاننا چاہتی۔۔۔۔ تو

دیکھو نا۔۔۔۔ میری آنکھوں میں دیکھو خود کو اور اندازہ لگاؤ

اپنی اہمیت کا۔۔۔۔

کیا نظر نہیں آتا کے میں خود سے زیادہ تمہارا ہوں۔۔۔۔۔

وہ اُس کی بھیگی آنکھوں اور لرزتے لبوں کو دیکھتا ہوا لہجے میں

بے حد تڑپ اور آنکھوں میں بے پناہ چاہت لیے

بولا۔۔۔ اور اُس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے سینے پر عین دِن کی جگہ

رکھا۔۔۔

خود کو یہاں محسوس نہیں کر سکتی تم۔۔۔۔۔۔

وہ جذبِ دروں سے بھیگے لہجے میں بولا

چہرہ اُس کے مزید نزدیک کیا کے نین کو اُس کی سانسوں کی

تپش کے ساتھ مدھم سرگوشی بھی محسوس ہوئی۔۔۔۔۔اور

محسوس ہوئی اُس کی آنکھوں میں بڑھتی ہوئی بے بسی۔۔

محسوس ہوا اُس کی دھڑکنوں کی حرکت پر تمام رگوں میں

خون کا ہتھیلی کی اور سفر کرنا۔۔۔

وہ سسکیاں لیتی اُسے دیکھنے لگی۔۔۔

میرا دل کر رہا ہے میرے اندر تمہارے لیے جو بھی فیلنگس

ہے اُنہیں کسی بھی طرح اپنے اندر سے نکال کر تمہاری ہتھیلی

میں رکھ دوں تاکہ تم دیکھ سکو۔۔۔جان سکو۔۔۔اور محسوس

کر سکو۔۔۔۔کیوں کے لفظوں میں کبھی بتا نہیں سکتا میں تمہیں۔۔۔لفظ ہے ہی نہیں کسی زبان میں۔۔۔۔جو کافی ہو اظہار کے لیے۔۔۔۔

وہ چند سیکنڈ کی خاموشی کے بعد اُس کا ہاتھ اپنے دل پر مضبوط کرتے ہوئے اپنے لفظوں اور نگاہوں کی شدت سے اُس کا دل دھڑکاتے ہوئے بولا۔۔۔نین نے ہاتھ کھینچنے کی کوشش کی لیکن وہ ناکام کر کے اپنا ہاتھ اور سخت کر گیا۔۔۔

نین کے آنسو نہیں تھمے۔۔۔۔۔۔

دل نے کہا کہ بس اب سب ختم کر دے اور تھکے بکھرے وجود کو اُس کی پناہ میں دے دے۔۔۔

لیکن دماغ روکتا رہا۔۔۔

دماغ روکتا رہا اور ساحل کی آنکھیں اپنی اور کھینچتی رہی۔۔۔

ایسے مت دیکھو مجھے۔۔۔۔۔۔

وہ اُس کی آنکھوں میں خفگی سے دیکھتے ہوئے راب سے غصے سے بولی۔۔۔

کیسے دیکھ رہا ہُوں میں۔۔۔۔۔۔

وہ اس سے ذرا بھی دور نہیں ہوا

اُس کے چہرے میں نظریں الجھائے رکھی۔۔۔ لہجہ گمبھیر ہوا۔۔۔ نظریں پر سوز ہوئیں۔۔۔ آواز مدھم بھاری ہوئی۔۔۔ سانسیں آگ سی تپش دینے لگی۔۔۔۔

جیسے کسی چاہنے والے کی نظریں دیکھتی ہے۔۔۔۔

نین نے اُس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے دھیرے سے کہا

بھیگے بکھرے لہجے میں

ساحل کے خشک گلے میں سانس رکی۔۔۔۔

Because I mean it damm it۔۔۔۔I bloody Love you

وہ اُس کے ہاتھ سے ہاتھ ہٹا کر اُس کے بالوں میں الجھائے

ضبط سے بھری آواز میں بولا۔۔ نین کا ہاتھ اُس کی گرفت

چھوٹتے ہی اُس کے پیر پر آ گرا۔۔۔ نظریں اُس کی نظروں سے اُلجھی رہی۔۔۔

اور میں کہوں یہ جھوٹ ہے تو۔۔۔۔

وہ اُس کی اُنگلیوں کی گرفت بالوں میں سخت ہوتے محسوس کرتی اُسے غور سے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی۔۔۔

تو میں مرتے دم تک اس جھوٹ پر قائم رہوں گا۔۔۔۔

وہ اُس کی نظروں کو خود میں جکڑے لفظوں کو شدت سے ادا کرتے ہوئے سر گوشی میں بولا اُس کے لہجے کی تپش نین کے اندر سے نمی کھینچنے لگی۔۔۔۔

اُس کے لیے مزید اُسکی آنکھوں میں دیکھنا مشکل ہوا۔۔۔ نگاہوں کی تیز تپش جلتی کرنوں کی صورت بدن میں دھنسنے لگی۔۔۔

آئی لو یو یار۔۔۔

وہ اُس کی پیشانی کے نزدیک لب لیجاتے ہوئے آنچ سی سرگوشی میں بولا اور لبوں نے پیشانی کو اپنے لمس سے مہکایا۔۔۔۔ بوجھل سانسیں اپنے زور سے نین کو آنکھیں بند کرنے پر مجبور کر گئی۔۔۔

وہ اُس کے پیر کو سختی سے تھام گئی

پھر سے بولو۔۔۔۔۔۔

اُس نے آنکھیں کھولیں بنا دور ہوئے اُسے ناراض نظروں سے گھورتے ہوئے آرڈر دیا تو وہ دلسوز سا مسکرایا۔۔۔

آئے ایم ان عشق وتھ یو۔۔۔۔

مسکراتی گہری نگاہوں میں اُسے قید کیے بھاری گمبھیر لہجے میں بولا تو نین کی بے ترتیب دھڑکنیں سکون محسوس کرنے لگی لیکن آنسو مزید بے ضبط ہوئے۔۔۔

اُس نے ساحل کو گھورنا جاری رکھا۔۔۔ہاتھ اُس کے پیر سے اوپر ہوتا اُس کی شرٹ کی کالر تک آیا۔۔۔اُنگلیوں سے شرٹ کے گریبان کو مُٹھی میں سمیٹ کر اپنے نزدیک کھینچتے ہوئے اُس کے سینے سے لگ گئی۔۔۔۔۔۔

بدن کا سارا بوجھ اُس پر ڈال دیا دل میں بھری شکایتوں کو آنسوؤں کی صورت اُس تک پہنچاتی گئی

بس لمحہ بھر کو اُس کا پورا وجود اپنی جان سمیت تھم گیا تھا۔۔۔اور پھر دل نے بہت تیزی سے دھڑکنا شروع کیا۔۔۔اُس نے لبوں سے سانس لی۔۔۔آنکھیں بند کی اور دونوں بازوؤں کی سخت گرفت میں نین کو بے حد شدت سے بھینچا۔۔۔لب آپس میں سختی سے جڑے رہے اور کنپٹی کی رگیں اُبھر کر واضح ہُوئی۔۔۔

وہ بے اختیار بے آواز بے شمار روتی گئی ایک ہاتھ سے اُس کے بھاری بازو کو پوری قوت سے جکڑے رکھا کے اُنگلیاں شرٹ سمیت اندر دھنسنے لگی۔۔۔۔۔۔

آنسوؤں کے ساتھ ڈھیروں سسکیاں۔۔۔آہیں۔۔۔اور بے ترتیب سانسیں بھی وہ اپنے سینے پر محسوس کرتا رہا لیکن اُسے نہیں روکا۔۔۔

اگر یہ تھوڑی دیر کی تکلیف نین کے دل کو پر سکون کر سکتی تھی تو اُسے کچھ دیر اور سہنا منظور تھا۔۔

وہ اُس کے گھنے بالوں میں چہرہ چھپائے اُن کی خوشبو میں سانسیں لیتا خود کو کسی گمنام فضا میں گُم ہوتا محسوس کر رہا تھا۔۔۔۔۔

لمحہ بہ لمحہ ذہن سب بھول کر بے خود ہوا جا رہا تھا۔۔۔اور بدلتی جا رہی تھی بازؤں کی گرفت۔۔۔۔دھڑکنوں کی دھن۔۔۔جذبات کی رو۔۔۔۔۔۔اور سانسوں کی جلن۔۔ لب بے تابی سے جا بجا بالوں کو چھوتے جا رہے تھے۔۔۔ بازو بس اُسے بھینچ کر خود میں جکڑ لینے کو بے چین تھے

۔۔۔۔۔

نین نے اُس کی سرگوشی کرتی سانسیں اپنے کان پر سنسناتی محسوس کی تو رونا بھول کر آنکھیں کھولیں۔۔۔اُس کی گرفت کی شدت میں بے پناہ حدت اور غیر معمولی دہک محسوس کر کے دل سمٹ گیا۔۔۔۔۔

اُس نے بازو سے ہاتھ ہٹایا تو آستین پر اُنگلیوں کے نشان بنے رہ گئے۔۔۔۔

اُس نے پیچھے ہو کر سانس روکے اُس کی جانب دیکھا۔۔۔
ساحل نے اُس الگ ہوتے ہی آنکھیں کھولیں۔۔۔۔۔اُس کی بھیگی آنکھوں میں دیکھا۔۔۔۔

نین نے اُس کی نظروں کو خود میں اترتا محسوس کر کے پلکیں جھکائے کچھ کہنے کو لب کھولنے کی کوشش کی لیکن وہ فوراً اُنگلی رکھ کر اُسے روک گیا۔۔۔
نین نے دوبارہ اُس کی طرف دیکھا۔۔

تمہارے سب شکوے بعد میں۔۔۔

میری صفائیاں پھر کبھی۔۔۔۔

وہ اُس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے مدھم سی سرگوشی میں بولا۔۔۔

نین کی زبان تالو سے لگی اور بدن میں بجلی سے دوڑنے لگی۔۔۔

ابھی مجھے پاس رہنے دو۔۔۔۔

تمہیں جی بھر کر دیکھنے دو۔۔۔

Zubi Novels Zone

وہ اُس کے اتنے قریب ہو کر بولا کے حرکت کرتے ہوئے لب گال کو چھونے لگے۔۔۔نین نے نظریں نیچے کرکے اُس کے شولڈر پر جما دی۔۔۔۔

آنکھوں کو پیاس بجھانے دو۔۔۔۔

دل کو تسکین پانے دو۔۔۔۔

وہ اُس کا ہاتھ تھام کر اُنگلیوں کو آپس میں الجھائے کلائی کو لبوں سے چھو کر بولا نین کی نبض تیز تر ہوئی۔۔۔

مجھے خود میں اُلجھنے دو۔۔۔

اپنے دل میں اترنے دو۔۔۔۔۔۔

اُس کا ہاتھ اپنی گردن پر رکھ کر اُس نے پیشانی سے پیشانی لگائی۔۔۔ نین کا دل اُس کی تیز سانسوں اور جانلیوا قربت کے اثر سے لرزنے لگا۔۔اُس نے آنکھیں بند کی۔۔۔

وہ سب محسوس کرنے دو۔۔

جو تم کو درد دیتا ہے۔۔۔۔

وہ ڈر ڈھونڈھ لینے دو۔۔۔۔

جو تم کو ستاتا ہے۔۔۔

وہ پیشانی کو دھیرے سے رب کر دور کیے لبوں سے بند آنکھ کو چھوتا۔۔ سوزِ دروں سے بوجھل لہجے میں بولا۔۔۔

نین نے پھر امڈتے آنسوؤں کو باہر آنے سے روکا۔۔۔

جو تم کو رلاتی ہے۔۔۔۔

وہ بے چینی مجھے دے دو۔۔۔۔

مجھ سے لے لو میرا سب کچھ۔۔۔۔

اپنے سب غم مجھے دے دو۔۔۔۔

اُس نے لبوں سے گال کو کان کے بے حد نزدیک چھو کر دھیمی سرگوشی کرتے ہوئے سر اُس کے شولڈر پر رکھا ۔۔۔ نین کا دل زوروں سے باہر آنے کو بے چین ہوا۔۔۔ گلے میں سانس رکی۔۔۔

میں تم کو دل بنا لوں گا۔۔۔

تم مجھے آنسو بنا لینا۔۔۔

میں تمہیں یہاں رکھ لوں گا

تم آنکھوں میں بسا لینا۔۔۔

اُس نے نین کا ہاتھ تھام کی اپنے دل پر رکھتے ہوئے ساتھ اُس کے گلے میں پڑتی گہرائی کو لبوں سے چھوا۔۔۔ نین کی گرفت گردن پر سخت ہوئی۔۔۔ سانسیں بکھریں۔۔۔

مجھے بس اپنی خوشبو سے
کبھی محروم نا کرنا۔۔۔۔
وقت کتنا بھی آزمائے۔۔۔
بس یہ ظلم نا کرنا۔۔۔۔

وہ بہت بے نام سی آواز میں سرگوشی کرتا کان کو لبوں سے چھونے لگا ذہن اب لفظوں سے بھی بھٹک گیا۔۔۔ مدہوشی میں ڈوبتا گیا۔۔۔ گرفت میں شدت آتی گئی۔۔

نین اُس کے وجود میں سمٹنے لگی۔۔۔۔

وہ اُس کے بالوں میں اُنگلیاں الجھائے گردن کو اپنی سانسوں اور لبوں کے سلگتے لمس سے مہکاتا اپنی جگہ سے اٹھا اور اسے ساتھ لگائے بیڈ پر لٹا کر اُس پر جھکا۔۔لبوں کو نرمی سے قید کر کے درمیان میں دیوار بنے ہاتھ کو تھام کر سر کے نزدیک رکھا اور اُنگلیاں سختی سے جکڑی۔۔۔۔

بیتابی بے خودی اور تپش زدہ لمس سے نین کی سانسیں ابتر ہونے لگی۔۔دماغ سانسوں کی دلسوز سرگوشیوں میں ڈوب کر ماوف ہونے لگا۔۔۔۔ شکوے گلے انتقام نفرت سب بھول گیا۔۔۔۔۔۔

♦♦♦♦♦♦

"So---still hate me ?"

وہ لبوں کو اُس کے نازک بازو پر رب کر کے اُس کی بند آنکھوں کو دیکھتے ہوئے دھیمی آواز میں پوچھنے لگا--

نین نے آنکھیں کھول کر اُسے خفگی سے گھورا---

اُس نے اپنا عمل جاری رکھا--اُس کے شولڈر کو لبوں سے بلکل ہلکا ہلکا رب کرتا رہا---آنکھیں شرارت سے مسکراتی رہی---

"پہلے سے کہیں زیادہ--"

نین اس کی شوخ آنکھوں سے نظریں چرا کر غصے اور ناراضگی کے ملے جلے انداز میں بولی۔۔۔

"غضب۔۔۔۔۔۔"

وہ کھل کر ہنسا اور ہاتھ گردن میں ڈال کر چہرہ اوپر کیا۔۔۔ سنجیدگی سے اُس کی نیند سے بے حال آنکھوں میں دیکھنے لگا۔۔۔ نین کی نظریں اُس کے مٹتے ڈمپل سے ہٹ کے بولتی گہری نگاہوں تک آئیں۔۔۔۔اور دھڑکنیں بے ترتیب ہونے لگی۔۔دماغ میں الارم بجنے لگا۔۔۔

"غضب ہو تم۔۔۔۔"

گمبھیر آنچ دیتے لہجے میں بولتا وہ اُس کے روکنے سے پہلے لرزتے سرخ لبوں پر جھکا۔۔۔اُس نے آنکھیں میچ لیں

سورج کی روشنی کھڑکی کے دھندلے شیشوں کے پار سے کمرے میں جمع ہوتی جا رہی تھی۔۔دھیرے دھیرے اندھیرا مٹتا جا رہا تھا۔۔ لیکن بے خودی قائم تھی۔۔۔۔ فضا با سرور تھی۔۔۔۔خاموشی باخمار

اور جذبات بے اختیار۔۔۔

کان کے بلکل نیچے سرسراتی اُنگلیوں کے لمس سے نین کی نبض سن ہو رہی تھی۔۔۔۔ سکون ہی سکون تھا۔۔۔دنیا مانو

ٹھہری ہوئی تھی۔۔۔۔ لیکن پر اسراریت بھی تھی جو سہنا مشکل تھی۔۔۔

دھڑکنوں کا شور بے دردی سے کانوں میں گونج رہا تھا۔۔۔ سانسیں سینے میں گھٹ رہی تھی۔۔

نرمی کا فائدہ اٹھا کر اُس نے آسانی سے اُسے پیچھے کر کے اُن گھٹتی سانسوں کو آزاد کیا۔۔۔

وہ بنا دور ہوئے دو سیکنڈ کے توقف کے بعد گردن پر جھکا تو بھیگے لبوں کا لمس محسوس ہوتے ہی اُس نے مچل کر آنکھیں کھولیں۔۔۔ شولڈر کو دھکیلتے ہوئے عاجزی سے اُسے روکا۔۔۔۔

ساحل نے سر پیچھے کر کے سنجیدگی سے اُس کی آنکھوں میں دیکھا۔۔۔۔

اگر تم یہ کرو گی تو جو میں کروں گا اُس کی شکائت کا حق نہیں ہو گا پھر۔۔۔۔۔

وہ اُس کے ہاتھ کی طرف اشارہ کر کے جتاتے لہجے میں بولا تو اُس کے سرد تاثرات پر نین کا ہاتھ خود بخود نیچے ہو گیا۔۔۔ جانے کیوں اُس کی ہمت کمزور پڑ گئی۔۔

ذرا بھی شرم نہیں آتی نا تمہیں مجھ پر ایسے۔۔۔ دھونس جماتے ہوئے۔۔

وہ خفگی اور غصے سے بولی تو وہ مدھم سا مسکرایا۔۔۔

اسے دھونس جمانا نہیں حق جتانا کہتے ہیں بائے داوے۔۔۔۔

وہ ناک سے ناک رب کرتے ہوئے مسکراتے لہجے میں بولا تو نین نے بیزاری سے گردن موڑی۔۔۔

ڈور رہو مجھ سے۔۔۔۔۔

عاجزی اور غصے سے بولی تو اُس نے ہاتھ سے چہرہ اپنی جانب کیا۔۔۔

جتنا دور رہنا تھا رہ لیا۔۔اب نہیں۔۔۔

اُس کی آنکھوں میں دیکھ کر سنجیدگی سے بولا۔۔۔انگوٹھے سے نچلے لب کو رگڑا۔۔۔تو نین نے جھر جھری لی۔۔۔
سانس روک کر تیزی سے اُس کا ہاتھ ہٹایا۔۔۔

مرضی تو ساری تمہاری ہے نہ کب دور رہنا ہے کب پاس۔۔۔کب اپنا بننا ہے کب اجنبی۔۔۔یہ تو تم ہی ڈیسائڈ کرو گے۔۔۔۔۔
وہ اُس کی بولتی نظروں سے نروس ہو کر پلکیں جھکائے اُس کے گلے کو دیکھتی خفگی اور افسوس سے بولی۔۔۔

میں مجبور تھا۔۔۔

وہ بجائے شرمندگی کے جتاتے لہجے میں بولا۔۔۔ نین نے غصے سے اُسے دیکھا

تمہاری مجبوری کا بہانا مجھے میری انسلٹ نہیں بھلا سکتا۔۔۔۔

اُس نے غصے سے شکوہ کیا۔۔وہ مسکرایا تو نین کی نظریں خود بخود گال کی جانب آئیں۔۔۔

تو میں کہاں بول رہا بھلانے کو۔۔۔

بلکہ میں تو چاہتا ہوں تم مجھے اُس کی سزا دو۔۔۔۔

وہ مسکراتے لبوں سے۔۔۔ شرارت بھرے انداز میں بولتا اُسے بھڑکا گیا۔۔۔

اگر تمہیں سزا دینے سے وہ دِن بدل جاتے۔۔۔سب ذہن سے مٹ جاتا تو میں یہ بھی کر لیتی۔۔۔۔۔۔۔

وہ جھنجھلا کر اُسے گھورتے ہوئے بولی تو اُس نے ایکدم سے اُس کی دائیں آنکھ کے نزدیک لب رکھتے ہوئے اُسے آنکھیں بند کرنے پر مجبور کیا۔۔۔۔۔

اچانک حرکت پر دل بھی رکا اور کھلتے لب بھی بند ہو گئے۔۔۔۔

چند سیکنڈ اُس نے آنکھیں بند رکھیں اور پھر دھیرے سے کھول کر اُس کی طرف دیکھا تو اُس کی مسکراہٹ گہری ہوئی۔۔۔۔

تم پوری کی پوری آفت ہو۔۔۔

چلتی پھرتی مصیبت ہو۔۔۔۔

خطرناک بامب ہو جو کبھی بھی پھٹ سکتا ہے۔۔۔۔

لیکن تمہاری یہ آنکھیں۔۔۔۔۔۔

وہ سرشار انداز اور وارفتہ نگاہوں سے اُسے دیکھتا ہوا کہتے کہتے رکا۔۔۔۔اُس کے رکتے ہی نین کی نظریں لبوں تک آئی۔۔۔۔۔اور پھر واپس آنکھوں تک لوٹی۔۔۔۔۔

بس ان آنکھوں کی خاطر تم سے پیار کرنے کی جرت کرلی۔۔۔۔

وہ اُس کی ناراض نظروں میں دیکھتا چاہت لٹاتے انداز میں بولا تو نین کا دل زوروں سے دھڑکنے لگا۔۔۔پلکیں نظروں کی جاذبیت سے لرزنے لگی۔۔۔۔۔

آئے ہیٹ یو۔۔۔۔۔

وہ بھاری پلکیں جھکا کر دھیرے سے بولی۔۔۔۔ساحل نے غور بہت غور سے اُس کے چہرے کے خفا تاثرات کو حیا کے اونٹ میں ڈھلتے دیکھا۔۔۔

پھر سے بولو۔۔۔۔۔۔۔

بے شرمی سے ڈیمانڈ کی تو نین اُس کی لاپرواہی اور بے نیازی پر اُسے غصے سے گھورنے لگی۔۔۔

وہ ہلکا سا ہنسا۔۔۔

تمہارا ہیٹ یو بھی لو یو سنائی دیتا ہے کیا کروں۔۔۔
ہنسی روک کر معصومیت سے بولا۔۔۔تو نین نے آنکھیں گھمائیں۔۔۔

تمہارے کانوں میں پرابلم ہے اسلئے ورنہ میرے لفظوں میں اور میرے دل میں تمہارے لیے صرف نفرت ہے آئے ریلی ہیٹ یو۔۔۔
وہ ناگواری اور غصے سے منہ پھیر کر بولی۔۔۔

No you don't---

وہ ایکدم سے بدلے لہجے کے ساتھ اُس کے کان کو لبوں سے چھو کر سنگین سانسوں کے اثر سے اُس کے ذہن کو بوجھل کر گیا۔۔۔۔۔۔

نین نے سمٹ کر اُس کی جانب دیکھا۔۔۔۔۔۔

You don't۔۔۔

وہ بہکے بہکے انداز میں اُس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔لب لبوں کو چھونے لگے۔۔۔۔۔

نین کا دل سمٹ گیا۔۔۔اُس نے پھر منہ پھیرنا چاہا کے وہ ہاتھ سے تھام کر روک گیا۔۔۔

نچلے لب پر فوکس کیے جھکنے کو تھا کے اُس کا فون بجا۔۔۔۔۔

نین نے سانس خارج کی اور آنکھیں پوری کھول کر اُسے دیکھا۔۔

وہ اُس کے اطمنان پر مسکرایا۔۔اور لبوں کو بے حد شدت سے اپنی گرفت میں لے کر چھوڑا کے نین نے آہ بھر کر آنکھیں بند کی۔۔۔

اُسے آزاد کرتے ہوئے اٹھ کر فون کان سے لگایا۔۔۔تو نین نے اُس کے دور ہوتے ہی سکون کی سانس لی۔۔

وہ خاموشی سے فون کان سے لگا کر دوسری جانب کی بات سننے لگا۔۔

ایک سیکنڈ کے لیے بھی تمہارا دھیان بھٹکنا نہیں چاہیے

۔۔۔۔۔۔چاہے کوئی نارمل بات ہو یا عجیب۔۔۔۔۔ہر

مومنٹ پر نظر رکھنا۔۔۔۔

کوئی فون ایکٹیو نا ہو۔۔۔

سارے کانٹیکٹ کنکشنز انڈر کنٹرول رہیں۔۔۔

گھر کے اندر کوئی بھی انٹر نا کرے۔۔۔کسی بھی ریزن

سے۔۔۔۔چاہے کوئی ایمرجنسی کیوں نہ ہو جائے۔۔۔۔

نہ وہ خود باہر نکل پائے۔۔۔۔۔

وہ دوسری طرف کی بات سن کر بے حد سنجیدگی سے

انسٹرکشن دینے لگا تو نین جو اُسے مصروف دیکھ وہاں سے

غائب ہونے کے ارادے میں تھی اُس کی باتیں سن کر۔۔نا سمجھی سے اُسے دیکھنے لگی۔۔

مجھے یقین ہے وہ بہت بے چین ہوگا اپنے باپ سے بات کرنے کے لیے۔۔۔اور یہ بے چینی اُسے یہاں آنے پر مجبور کریگی۔۔۔۔۔تب تک ہم اپنا اگلا کام شروع کرتے ہیں۔۔۔

وہ پیچھے ٹیک لگا کر بیٹھا پُرسوچ نظریں سامنے رکھے بول رہا تھا۔۔۔نین نے اُلجھے دماغ سے اُس کی باتیں سمجھنے کی کوشش کی لیکن جب کچھ پلے نہیں پڑا تو سر جھٹک کر بیڈ سے اُتری۔۔۔

پیر زمین پر رکھے اور ایک قدم ہی آگے لیا تھا کے اُسے رکنا پڑا۔۔۔ حیرت سے آنکھیں بڑی ہوئیں۔۔۔ سانس روکے پلٹ کر دیکھا تو وہ اُسی طرح فون پر بات کرنے میں مصروف تھا۔۔ لیکن چادر کا نچلا سرا اُس کے ہاتھ میں قید تھا۔۔۔

نین نے اُسے غصے سے گھورتے ہوئے احتیاط سے وہ سرا چھڑانا چاہا تو ساحل نے وارن کرنے والے انداز میں اُسے دیکھا۔۔۔

وہ اثر نا لے کر غصے سے اُس کا ہاتھ کھولنے لگی تو وہ جھٹکے سے ایک بل اپنی ہتھیلی کے گرد لپیٹ گیا۔۔۔ وہ ہڑ بڑا کر سیدھی

ہوئی اور اوپر سے کھینچے جاتے سرے پر ہتھیلی رکھ کر اُسے
جکڑا۔۔۔۔

وہ جتاتی نظروں سے اُسے دیکھتا بے نام سا مسکرایا۔۔۔فون
پر ہوں ہاں میں بات جاری تھی۔۔۔

نین نے زوروں سے دھڑکتے دل کے نزدیک دوسری ہتھیلی
رکھ کر چادر کو مضبوط کیا۔۔۔۔

اُس نے شوخ بے باک نظروں سے اُسے دیکھتے ہوئے وہی
ہاتھ اوپر کر کے اُنگلی کے اشارے سے قریب آنے کو

کہا۔۔۔ نین نے اُس کی ڈھٹائی پر دانت سختی سے بھینچے۔۔۔۔ صاف انکار کا تاثر دیا۔۔۔

اُس نے ہاتھ کو زور سے جھٹکا دیا تو وہ سنبھل نہیں پائی اور بوکھلا کر اُس کے اوپر گری۔۔۔

گھبراہٹ میں دونوں ہاتھوں کی جکڑ چادر پر اور سخت ہوئی۔۔۔ سانسیں بے ترتیب ہونے لگی۔۔۔۔۔۔ اُس کی گمبھیر آنچ دیتی نگاہوں کے بھٹکتے ارتکاز پر رواں رواں سلگنے لگا۔۔۔۔

اُس نے فون پر کچھ کہتے ہوئے تیسری اُنگلی سے چہرے پر آتے بالوں کو کان کے پیچھے کیا نین نے اُس کے حرکت کرتے لبوں کو دیکھا۔۔۔۔خشک گلا تر کیا۔۔۔۔

پیچھے ہونے کی کوشش کی لیکن وہ اس کے بازو کو سختی سے پکڑ کر جھٹکا دیتے ہوئے اس کی کوشش کو ناکام کر گیا۔۔۔وہ اس کے مزید نزدیک ہوئی کے اُس کی دھڑکنیں بھی خود میں محسوس ہونے لگی۔۔چہرہ بلکل نزدیک آگیا۔۔۔سانسیں لبوں پر محسوس ہونے لگی۔۔۔

اس نے کچھ کہنے کو لب کھولے تو وہ دو اُنگلیوں سے اُنہیں چھو کر بولنے سے روک گیا۔۔۔

نین نے سانس روک لی۔۔۔

پلکیں لرز کر جھکیں۔۔۔

ساحل نے وارفتہ نگاہوں سے اُسے دیکھتے ہوئے اُنگلیوں کو دھیرے سے حرکت دی تو اُس کی جان سمٹ کے لبوں میں آگئی۔۔۔۔دھڑکنیں منتشر ہونے لگی۔۔۔۔۔۔

وہ فون کو اب بھی کان سے لگائے ہوئے تھا۔۔۔ لیکن بس خاموشی سے سن رہا تھا۔۔۔۔۔۔دھیان بولنے والے کی طرف تھا بھی یا نہیں۔۔۔۔ سمجھنا مشکل تھا۔۔۔۔

اُنگلیاں لبوں سے اُتر کر تھوڑی کو چھو کے گزرتی گردن کی اور جانے لگی۔۔۔وہ اُسے روکتی لیکن چہرے پر تیز ہوتی سانسوں کی تپش نے دھیان اپنی طرف کھینچ لیا۔۔۔

وہ اُس کے بے حد نزدیک ہو کر سانسوں سے اُس کے چہرے کو جا بجا چھونے لگا۔۔۔ نین کا دل و دماغ اس عمل سے بری طرح بے چین ہوا۔۔۔اُس نے آنکھیں سختی سے بند کی۔۔۔

اُس کی اُنگلیاں کالر بون پر حرکت کرنے لگی لیکن نین کا سارا دھیان اُس کے جان لیوا انداز سے بے ترتیب ہوتی دھڑکنوں پر تھا۔۔

اُس کی سانسوں کے ساتھ کبھی گھنے بال چہرے کو چھوتے تو کبھی پیشانی۔۔ کبھی ناک ہلکی سی ٹچ ہوتی۔۔۔۔ لیکن لب قریب ہو کر بھی فاصلہ بنائے ہوئے تھے جو اصل مشکل تھی ۔۔۔ نا قابل سہن حرارت تھی۔۔۔ کہ دل چاہ رہا تھا یا تو وہ اُس فاصلے کو ختم کرے یا پوری طرح دور ہو جائے۔۔۔۔ مگر یہ نہ کرے۔۔۔

لیکن وہ بھی بضد تھا۔۔۔۔ فون پر جواب بھی دیا تو اتنے ہی قریب تھا۔۔۔ نین کا ضبط جواب دے گیا۔۔۔ وہ تیزی سے اُس کے سینے سے لگی۔۔۔۔

چہرہ کندھے میں چھپایا۔۔۔۔۔

بے ترتیب سانس لی۔۔۔

اُس نے سنجیدگی سے نین کی بند آنکھوں کو دیکھتے ہوئے فون دور کر کے کال بند کی۔۔۔

ہاتھ سے اُس کا چہرہ اوپر کیا۔۔۔ نین نے آنکھیں کھول کر اُسے دیکھا۔۔۔۔اُس کی گہری پر جذب بولتی آنکھوں سے جذبات دل کا اندازہ لگاتے ہوئے سر ہلکا سا نفی میں ہلا کر انکار کیا۔۔۔۔

اُس نے نظریں نظروں سے ملائے۔۔۔پیشانی سے پیشانی لگاتے ہوئے کروٹ بدل کر اُس کا سر تکیے پر رکھا۔۔۔۔

نین نے سانس نگل کر کچھ کہنا چاہا لیکن وہ اُس کے لبوں پر سختی سے لب رکھ کر منہ بند کر گیا۔۔۔

لفظ سانسوں سمیت قید ہو گئے۔۔۔

دھڑکنیں اُلجھ گئی۔۔۔۔

وہ دُور ہوا تو نین نے بے بسی سے اُسے دیکھا۔۔۔ دوبارہ اُسے روکنے کی کوشش کی لیکن لرزتے لبوں سے کچھ کہہ پاتی اُس سے پہلے اُس نے اپنا عمل دوہرایا۔۔۔۔۔۔۔

بے پناہ شدت لیے اُس پر اپنا اور اپنی سانسوں کا بوجھ بڑھایا۔۔۔

اُسے مزاحمت کا موقع دیے بنا ہاتھ کو درمیان سے ہٹا کر بیڈ سے لگا یا۔۔۔۔بند اُنگلیوں کو کھول کر اپنی انگلیوں میں الجھایا۔۔۔۔

اور دوسرے ہاتھ سے کمفرٹر پکڑ کر اپنے سر سے اوپر کھینچا۔۔۔۔۔

♦♦♦♦

کیا سوچ رہی ہو۔۔۔۔۔۔۔

وہ صبح صبح باہر گارڈن میں آکر تازی ہوااور پر سکون ماحول کو محسوس کر کے اپنے اور دکش کے مطلق سوچ رہی تھی جب پورب کی آواز پر پلٹ کر پیچھے دیکھا۔۔

وہ کافی کا مگ تھامے اُس کے نزدیک کھڑا تھا

لمحے بھر میں انجو کے تاثرات سخت ہو گئے۔۔۔

تمہیں کیوں بتاؤں۔۔۔۔۔

وہ بیزاری سے کہتی رخ واپس موڑ گئی

۔۔

پرانا دوست ہی سمجھ لو۔۔۔آخری بار۔۔۔۔۔۔

وہ مسکرا کر بولا۔۔۔اُس کے بلکل ساتھ آ کر کھڑا ہوا۔۔۔انجو نے خاموش نظروں سے اُسے دیکھا۔۔

ویسے بھی کچھ وقت بعد تو میں تمہاری زندگی کا ایک پُرانا قصہ ہی بن جاؤں گا
تم اپنی لائف میں بزی ہو کر مجھے اور ہماری دوستی کو بھول جاؤ گی۔۔۔ہماری یادیں دھندلی ہو جائیں گی۔۔۔
پھر تو شاید کبھی تمہیں میرا نام بھی یاد کرنے کے لئے اپنے ذہن پر زور دینا پڑے۔۔۔۔۔

وہ اُس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے ٹھہر ٹھہر کر بولا تو انجو کا دل عجیب سا ہونے لگا۔۔۔اُسے سمجھ نہیں آیا یہ دکھ ہے یا کوئی ڈر جو اُسے بری طرح بے چین کر گیا۔۔۔

پر ٹھیک ہے دوستوں کا رول تو اتنا ہی ہوتا ہے وہ آتے ہے بچھڑ جاتے ہیں پھر بھول جاتے ہے۔۔۔۔۔

وہ شانے اچکا کر سنجیدگی سے کہتا باہر کی جانب دیکھنے لگا۔۔جہاں سبزہ ہی سبزہ تھا جسے دھند اپنی اونٹ میں چھپانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔۔

اور اگر میں نا بھولوں تو۔۔۔۔

انجو کا رخ اُس کی جانب ہی تھا۔۔۔اُس کے چہرے پر نظریں جمائے بھاری دل کے ساتھ پوچھنے لگی وہ کافی کا گھونٹ بھرتے ہوئے اُس کی طرف دیکھ کر مسکرایا

تُم بھول جاؤ گی انجو۔۔۔۔۔۔کیوں کہ تمہاری لائف میں

تمہارا پیار ہو گا۔۔۔اور پیار کے آگے تو سب چھوٹ جاتا

ہے۔۔۔۔۔

تمہیں اپنی خوشیوں کو جینے سے فرصت نہیں ملے

گی۔۔۔۔۔

وہ مسکراتے ہوئے بے حد پر سکون انداز میں بولا لیکن انجو کو

بے حد گھبراہٹ سی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔سارے

خوبصورت نظارے بے معنی ہو گئے تھے۔۔۔۔

اور اگر مجھے کبھی تمہاری ضرورت پڑی تو۔۔۔۔۔۔

اُس کے گلے میں سانسیں چبھنے لگی۔۔۔۔آنکھیں جلنے

لگی۔۔۔مگر دل اُس سے نظریں ہٹانے کو راضی نہیں

ہوا۔۔۔یہ خیال کے اُس کے بنا بھی زندگی ہو گی اُسے
پریشان کرتا گیا۔۔

نہیں پڑے گی۔۔۔دکش ہو گا نا تمہارے پاس۔۔۔۔
وہ سنجیدگی سے بولا تو اُس نے لب بھینچے وہ بولی نہیں لیکن اس
بات سے واقف تھی کے وہ دکش سے سب کچھ شیئر نہیں کر
سکتی جو پورب سے کرتی رہی ہے۔۔۔

اور اگر کچھ ایسا جو میں اُس سے شیئر نا کر سکوں تو۔۔۔۔۔
اُس نے کسی اُمید کے تحت اُس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے
دھڑکتے دل سے پوچھا تو پورب نے سنجیدگی سے اُس کی
جواب جاننے کو بے چین آنکھوں میں دیکھا۔۔۔

تُم اُس سے پیار کرتی ہو انجو اُس سے بڑھ کر تمہیں کسی کی ضرورت نہیں پڑے گی۔۔۔۔

وہ سنجیدگی سے جتاتے انداز میں بولا انجو کا دل بجھ گیا یہ سوچ کر کے کیا وہ کبھی اُسے دیکھ بھی نہیں پائے گی۔۔۔۔

تو کیا ہم۔۔ کبھی نہیں ملے گے۔۔۔۔

اُس کی آواز بدلی۔۔۔پورب نے محسوس کیا اور سر نفی میں ہلاتے ہوئے پر درد سا مسکرایا۔۔۔انجو کی آنکھوں میں نمی بھرنے لگی۔۔۔دل کسی نے مانو مُٹھی میں بھینچ لیا

ہاں شاید کبھی ہم اتفاق سے ایک دوسرے کے سامنے آجائیں۔۔۔

تم مجھے پہچان لو۔۔۔۔۔ ہم ایک دوسرے کو دیکھ کر مسکرا دیں۔۔۔۔ حال چال پوچھ لیں۔۔۔

کچھ پرانی باتیں یاد کرلیں۔۔۔

اور پھر اپنے اپنے راستے چل دیں۔۔۔

شاید۔۔۔۔ ایسا ممکن ہو۔۔۔۔۔

وہ اُس سے نظریں ہٹائے پر سوچ انداز میں مسکراتا ہوا بولا انجو نے تیزی سے چہرے پر پھسلتے آنسو کو رگڑا۔۔۔

پر میں چاہتا ہوں تم بس ہمیشہ خوش رہو۔۔۔اور میں جانتا ہوں تم اُسے پا کر خوش رہو گی۔۔۔

پورب کے اپنی جانب دیکھنے تک وآنسو مٹا چکی تھی۔۔۔لیکن اپنے تاثرات نہیں مٹا سکی جو چیخ چیخ کر دل کی حالت بیان کر رہے تھے۔۔۔

Zubi Novels Zone

اور تم۔۔۔۔۔۔

وہ اُس کی بات پر اُسے غور سے دیکھتی پوچھنے لگی تو پورب نے چند سیکنڈ جاذب نظروں سے اُسے دیکھا

پتہ نہیں۔۔۔۔۔

پھیکا سا مسکرا کر کندھے اُچکاتے ہوئے بولا اور انجو کو مشکل میں ڈال کر وہاں سے چلا گیا۔۔۔۔

اُس کے جانے کے بعد آنسو کھل کر آزاد ہوئے اور اب چھپانے کی ضرورت بھی نہیں پڑی۔۔۔

♦♦♦♦♦♦♦

وہ روم کا دروازہ ناک ہونے کی آواز پر گیلے بالوں کو تولیے میں لپیٹتے لپیٹتے رک گئی۔۔۔۔ ہڑبڑا کر سیدھی ہوئی اور جلدی جلدی کپڑے پہن کے باتھروم سے باہر نکلی۔۔۔۔۔

ایک طرف ریااُسے پُکار رہی تھی۔۔۔۔دروازہ مسلسل ناک کررہی تھی۔۔۔اور دوسری طرف وہ بیڈ پر سکون وشان سے سونے میں مصروف تھا۔۔۔۔

وہ دانتوں میں اُنگلی دبائے کنفیوز سی کبھی بیڈ کی جانب تو کبھی بند دروازے کی طرف دیکھنے لگی

اُسے سمجھ نہیں آرہا تھا کیا کرے۔۔۔
اگر وہ دروازہ کھولتی تو ریااُسے دیکھ کر سوال جواب کرتی ۔۔۔اور اُسے پتہ بھی نہیں تھا کے وہ کیا جواب دے گی۔۔۔۔۔روم بھی کافی بے ترتیب تھا۔۔۔

نین۔۔۔دروازہ کیوں نہیں کھول رہی۔۔۔۔ٹھیک تو ہو

نا۔۔۔

ریاؐس کے دیر کرنے پر پریشان ہو کر پوچھنے لگی۔۔۔۔

ہاں۔۔ابھی آئی۔۔۔۔

وہ کم آواز میں جلدی سے بولی اور بیڈ کی طرف بڑھی۔۔۔۔

اُسے جگانے کے لیے ہاتھ بڑھایا منہ کھولا لیکن پکارنے سے

پہلے۔۔۔۔چھونے سے پہلے ہی جھجھک کر رک

گئی۔۔۔۔پلکیں جھپکیں۔۔۔منہ سے سانس لی۔۔۔

حالانکہ گھبرانا شرمانا اُس کے مزاج میں نہیں تھا لیکن پھر بھی اُس کی قربت کا اثر ایسا تھا کے دل کی دھڑکنیں تیز ہونے لگتی تھی۔۔۔۔۔اور یہی حال اس وقت اُن لمحوں کو سوچ کر بھی ہو رہا تھا۔۔۔

مگر وہ اُس جھجھک سے جان چھڑا کر سانس لیتی اُس کی طرف جھکی۔۔۔۔

ساحل۔۔۔۔۔

اُس کا بازو چھو کر دھیمی آواز میں اُسے پکارا جس کا بلکل بھی اثر نہیں ہوا۔۔۔۔۔

ماما کے بیٹے۔۔۔اُٹھو۔۔۔۔۔

وہ اُس کا بازو زوروں سے ہلا کر مدھم آواز میں پکارنے لگے۔۔۔۔۔اُس پر پکارنے یا ہلانے کا تو اثر نہیں ہوا لیکن بالوں سے گرتی پانی کی بوندیں جب کان اور گلے پر پڑی تو ذہن میں ہلچل ہوئی۔۔۔۔

لیکن بجائے آنکھیں کھولنے کے وہ نیند میں ہی اُس کا ہاتھ پکڑ کر اپنی جانب کھینچنے لگا۔۔۔۔

وہ ہڑ بڑا کر اُس کے اوپر گرتے گرتے بچی اور اپنا ہاتھ جھٹکے سے کھینچ کر آزاد کرتے ہوتے اُسے حیرت سے گھورا۔۔۔

اُس کے اتنی گہری نیند میں ہونے پر شبہ ہوا کیوں کے وہ اُس کے واشروم میں جانے سے پہلے تک جاگا ہوا تھا

اور اب بیس پچیس منٹ میں اتنی بیہوشی کی نیند میں چلا گیا تھا
کے کوئی اثر نہیں لے رہا تھا۔۔۔

اُدھر ریا اُسے آوازوں پر آوازیں دے رہی تھی۔۔۔

پچھلے دو دنوں سے وہ اُس کی طبیعت کے مدِ نظر اُس کا بے حد
دھیان رکھ رہی تھی۔۔۔اور اس وقت بھی اُس کے لیے فکر
مند تھی۔۔۔۔

ریاد و منٹ یار میں باتھ روم میں ہوں۔۔۔۔۔۔

وہ پریشانی سے بند دروازے کو دیکھ کر کم آواز میں چلائی۔۔۔۔۔۔اور پھر غصے سے دانت بھینچ کر ساحل کی طرف دیکھا۔۔۔

ماما کے بیٹے۔۔۔آئے سیڈ گیٹ اپ۔۔۔۔

وہ اُس کے کان کے بے حد قریب جھک کر بھنچی آواز میں چلائی۔۔۔ہاتھ سے اُس کے چہرے کو ہلایا ٹھنڈے ہاتھوں کے لمس کے ساتھ پانی کی بوندیں ٹوٹ کر اُس کی گردن پر گری اور سینے کی جانب سفر کرنے لگی۔۔۔۔۔۔

۔۔اُس نے چہرے کا رخ ہلکا سا موڑا۔۔ نیند میں پڑے خلل سے ماتھے پر شکنیں پڑی اور پھر معدوم ہو گئی۔۔۔اور وہ سکون سے سونے لگ گیا۔۔۔

نین کا صبر جواب دے گیا اُس نے دھواں دھار غصے سے اُسے دیکھا اور بیڈ کی مخالف جانب آئی۔۔۔

کسی نے صحیح کہا ہے۔۔۔لاتوں کے بھوت باتوں سے نہیں مانتے۔۔۔

افسوس سے سر ہلاتی ہوئی بولی اور پوری طاقت جمع کر کے پیر اوپر اُٹھایا اور نشانہ لگا۔۔۔

لات پڑتے ہی وہ رول ہو کر بیڈ کے کنارے پر ہوا اور پھر زمین پر دھم سے گرا کے کھڑکی پر پڑے پردے بھی ہل گئے۔۔۔۔

اُس کے نیند میں مدہوش ذہن کے پردے الگ جھنجھنا اٹھے۔۔۔۔ وہ زمین پر گرا اور بھونچال کے خوف سے بوکھلا کر سیدھا ہوتے۔۔آنکھیں کھولیں۔۔۔

نین نے اپنی کوشش کامیاب دیکھ فخر سے ہاتھ جھاڑے اور اس کے سامنے آکھڑی ہوئی۔۔۔

اُس کے تاثرات دیکھ چند سیکنڈ لگے اسے سمجھنے میں کے یہ زلزلہ کیسے آیا۔۔۔اور اُس کا دماغ گھوما۔۔۔

اب ایڑی۔۔۔۔۔

وہ زمین پر پڑے پڑے ہی غصے سے اسے گھورتا چلایا کے نین نے ہڑ بڑا کر منہ کھولے اس کے نزدیک آکر گھٹنے کو بے دردی سے اُس کے اوپر رکھ کر جھکتے ہوئے۔۔۔۔اس کا منہ دونوں ہاتھوں سے دبایا۔۔۔

اس ڈر سے کہ کہیں اس کی آواز ریانہ سن لے جو یقیناً سن چکی تھی اور اب حیرت سے اُسے پکار رہی تھی۔۔

جب کے وہ دم بخود رہ گیا تھا۔۔۔۔

نیند کے خمار سے سرخ بوجھل آنکھیں نین کے کھلے لبوں پر آکر ٹھہر گئی تھی اور دل اس کے اچانک قریب آنے سے رک گیا تھا۔۔۔ابرو ہلکے سے اوپر ہوئے تھے۔۔۔

دونوں ہاتھ کھلے زمین پر پڑے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔

بالوں سے گرتا پانی بلیک جینس کے بوٹم سے کندھے تک بوندوں کی لکیر بنا کر اب صرف سینے پر ٹپک رہا تھا۔۔۔

اُس کے بوجھ سے پسلی پر زور پڑ رہا تھا جس پر دھیان دینے کی دماغ کو فرصت نہیں تھی۔۔۔

ہوش تو سارے اُس خوشگوار صبح کے خوشنما لمحے کی دلکش حقیقت کو محسوس کرنے میں مگن تھے۔۔۔

منہ بند رکھو اپنا۔۔۔ باہر دروازے پر رہا ہے۔۔۔ آواز مت نکالنا۔۔۔ وہ سن لیگی۔۔۔۔

نین نے آنکھیں دکھا کر مدھم آواز میں اُسے وارن کرنے

والے انداز میں کہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

گھٹنے کی ہلکی سی حرکت پر ہڈیاں کڑکڑائیں تو اُس نے آنکھیں

بند کر کے کھولیں۔۔۔۔

پسلی پر ہوتے ستم کو برداشت کرنا بھاری محسوس ہوا تو اُس نے

ہاتھ سے اُس کا پیر اپنے اوپر سے ہٹا کر نیچے زمین پر

رکھا۔۔ نین کا بیلنس بگڑا وہ گرتے گرتے بچنے کی کوشش

کے باوجود۔۔۔۔اُس کے بے حد نزدیک آگئی۔۔۔۔۔

گیلے بال چہرے پر آگئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

دل سکتے میں۔۔۔۔۔

ساحل نے اُس کی بڑی بڑی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے اُس کے ہاتھ ہونٹوں سے ہٹا کر ہاتھ میں لیے۔۔۔۔

اگر تو کچھ سیکنڈ اور ایسے رہی نا تو آواز سے پہلے میری جان نکل جائے گی۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اُس کے دونوں ہاتھ ہوا میں روکے شوخ شرارتی نظروں سے دیکھتے ہوئے معصومیت اور بیچارگی سے بولا تو نین کا دھیان اپنی پوزیشن پر گیا۔۔۔۔۔۔

وہ جلدی سے ہاتھ چھڑا کر پیچھے ہونے لگی لیکن ساحل نے ایسا کرنے نہیں دیا گردن سے تھام کے قریب کھینچا۔۔۔۔۔

And I m dying to dei -----

وہ دھیمی آواز میں بہکے بہکے انداز میں بولا پل بھر کو تو اُسے گھبراہٹ ہوئی۔۔دل تیز دھڑکا۔۔ لیکن فوراً ہی خود کو سنبھال گئی۔۔۔ کیوں کے فلحال سب سے زیادہ اُسے ریا کو لے کر ٹینشن ہو رہی تھی۔۔

کسی بھی سچویشن میں تمہیں اتنی ٹھرکنس کیسے سوجھ جاتی ہے۔۔۔۔یہاں میں پریشان ہو رہی ہوں کے ریا نے تمہیں دیکھ لیا تو کیا ہوگا اور تم ہو کے سیریس ہونے کو تیار نہیں۔۔۔۔

وہ اُس کا ہاتھ اپنی گردن سے ہٹا کر کچھ دور ہوتے ہوئے دانت بھینچے بولی۔۔۔۔اُس نے مسکرا کر کچھ کہنا چاہا تو اُسے آنکھیں دکھا کر اُنگلی کے اشارے سے ٹوکا۔۔۔۔

خبردار جواب منہ کھولا۔۔۔میں دروازہ کھولنے جا رہی ہوں۔۔۔تم یہی رہنا۔۔۔۔
اور دھیان رکھنا ریا تمہیں نا دیکھے۔۔۔اگر اُس نے دیکھ لیا نا تو میں تمہیں نہیں بچاؤں گی۔۔۔بلکہ سب سے یہ کہوں گی کے میں اس آدمی کو جانتی ہی نہیں۔۔۔یہ زبردستی میرے روم میں گھسا ہے۔۔۔اُس کے بعد سب مہمانوں کے ہاتھوں جو تمہاری چٹنی بنے گی نہ تم کبھی نہیں بھولو گے۔۔۔

وہ اُسے تفصیل سے وارن کر کے اٹھی۔۔وہ مسکراتا ہوا اُسے دیکھنے لگا

۔۔۔نین نے بستر کو تیزی سے ہاتھ چلا کر تھوڑا درست کیا اور دروازے کی اور بڑھی۔۔۔

دروازہ کھولا تو ریا حیرت سے اوپر سے نیچے تک اُسے دیکھنے لگی۔۔۔وہ تھوڑی نروس ہوئی۔۔۔گیلے بالوں نے کپڑوں کو پورا بھگو دیا تھا۔۔

سوری ریا۔۔میں باتھروم میں تھی۔۔۔اسلئے اتنا وقت لگ گیا۔۔۔

اُس کی حیرت پر شرمندگی سے کہا۔۔۔۔

لیکن میں نے کسی کی آواز سنی۔۔۔۔اندر کوئی ہے تمہارے ساتھ۔۔۔۔
ریا حیرت اور ناسمجھی سے اندر جھانکتے ہوئے پوچھنے لگی۔۔۔ نین نے بھی تیزی سے پلٹ کر پیچھے دیکھا لیکن بیڈ کے اُس طرف کا حصہ نظر نہیں آ رہا تھا۔۔۔اُس نے سکون کی سانس لی۔۔۔۔۔

نہیں تو۔۔۔۔میرے ساتھ کون ہو گا۔۔۔۔وہ توٹی وی آن چھوڑ دیا تھا۔۔۔اسلئے۔۔۔

تیزی سے پلٹ کر ریا کو جواب دیا اور لبوں پر زبان پھیری۔۔۔۔

پکانا۔۔۔ تم ٹھیک ہو۔۔۔۔۔
ریا اُس کے اُلجھے اُلجھے تاثرات دیکھتی پوچھنے لگی۔۔اُس نے تیزی سے سر ہلایا۔۔

اچھا ٹھیک ہے۔۔۔۔ چلو باہر چلتے ہے۔۔۔سب ساتھ میں ناشتا کریں گے۔۔۔۔۔
ریا نے سر جھٹک کر مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔۔

تُم چلو میں تیار ہو کر آتی ہوں۔۔۔۔

وہ دو سیکنڈ رک کر بولی۔۔۔۔

ٹھیک ہے جلدی آنا۔۔۔ میں اِنتظار کر رہی ہوں۔۔۔۔اور اپنی دوائی بھی یاد سے لے لینا۔۔۔۔

ریا نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور ایک اور تلاشتی نظر اندر کمرے میں دوڑائی۔۔۔ لیکن کوئی نظر نہیں آیا تو وہاں سے چل دی۔۔۔۔حالانکہ اُسے نین کے تاثرات دیکھ شبہ ہو رہا تھا۔۔۔

نین نے دروازہ بند کر کے لمبی سانس لی۔۔۔۔اس طرح کے کام اُس کے لیے بے حد مشکل تھے۔۔۔۔ریا سے جھوٹ بولنے پر بہت خراب لگ رہا تھا

۔اور وہ بھی اُس کے لیے جس کی شکل نا دیکھنے کا وہ کل عہد کر چکی تھی۔۔۔۔۔

اُسے زمین سے اٹھ کر اپنے پاس آتے دیکھ وہ غصے سے مٹھیاں بھینچ گئی۔۔۔۔

ساحل نے مسکراتی نظروں سے اُسے دیکھتے اُس کی طرف بڑھتے بڑھتے ٹیبل پر پڑا ٹاول اٹھایا اور اُس کے نزدیک آ کر گیلے بالوں کو ٹاول سے رگڑنے لگا۔۔۔۔۔۔۔

نین کا دل شدت سے دھڑکا۔۔۔۔ مٹھیاں خود بخود کھل گئیں۔۔۔۔ پلکیں بلاوجہ جھک گئی۔۔

وہ خاموش کھڑی رہی اور ساحل نرمی سے اُس کے بالوں کی نمی کو ٹاول میں جذب کرتا رہا۔۔۔وقفے وقفے سے اُس کی آنکھوں کو دیکھتا رہا۔۔۔

نین کو اپنے دل کی بھٹکتی روش سے گھبراہٹ سی ہوئی۔۔۔۔

بند کرو یہ ناٹک اور نکلو یہاں سے۔۔۔۔

وہ ایکدم سے اُس کا ہاتھ دور کر کے اُسے گھورتے ہوئے بولی۔۔۔۔ٹاول چھوٹ کر زمین پر گرا۔۔۔۔۔

اتنی محنت کے باوجود یہ بے رخی۔۔۔ ظلم ہے

بیوی۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ وارفتہ نگاہوں سے اُسے دیکھتا بھیگے بالوں کو کان کے پیچھے

لیجاتے ہوئے زو معنی انداز میں بولا۔۔۔

اُس کے چھونے سے نین کے احساس عجیب ہوئے۔۔۔اُس

نے غصے سے دوبارہ ہاتھ جھٹک کر اُسے گھورا۔۔۔۔۔۔

بے شرموں کی طرح بس فضول بکواس کیے جارہے

ہو۔۔۔ کوئی لحاظ ہی نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔ تمہیں کچھ احساس

کچھ ہوش ہے کے تم کہاں ہو۔۔۔۔ یہ جگہ کونسی

ہے۔۔۔۔اور کسی نے دیکھ لیا تو کیا سوچے گا

وہ غصے پریشانی گھبراہٹ کی اُلجھی اُلجھی سی کیفیت میں بھڑکی۔۔۔۔ کیوں کے واقعی اُسے فکر ہو رہی تھی۔۔۔

لیکن ساحل کے اطمینان میں ذرا بھی فرق نہیں آیا۔۔۔۔۔

سچ بتاوں تو۔۔۔ فلحال یہ روم مجھے اپنا ہنی مون سویٹ لگ رہا ہے۔۔۔۔۔

وہ بازو بند دروازے پر نین کے سر سے کچھ اوپر رکھ کر اُس کے چہرے کے نزدیک جھکا غصے بھری آنکھوں میں دیکھتا شرارت سے مسکراتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔۔۔۔ نین نے تاسف سے اُسے دیکھا۔۔۔

اور اپنے پرائیویٹ سویٹ میں اپنی سویٹ ہارٹ کے سامنے لحاظ کروں۔۔۔۔اتنا بدلحاظ نہیں ہوں میں۔۔۔۔

وہ اپنی بات مکمل کر کے ونک دیتا اُس کی ٹھوڑی کو چھونے جھکا لیکن نین نے شولڈر پر ہاتھ رکھ کر اُسے روک دیا۔۔۔۔آنکھیں الگ دکھائی۔۔۔۔

اور تمہاری چیپ باتیں سن کر میرا دل کر رہا ہے تمہارا منہ توڑ دوں۔۔۔۔۔۔

وہ اُسے روک کر دانت بھینچے بولی ساحل نے بھی بدلے میں اُسے گھورا۔اُس کے شولڈر پر رکھے ہاتھ کو سختی سے جکڑ کر دور جھٹکا۔۔۔۔

اور اپنے ارادے پر عمل کرتے ہوئے ٹھوڑی کو چھوا ۔۔۔۔بال اُس لمحے لبوں پر سرسرائے تو نین نے سانس روکی اور آنکھیں بند کر کے کھولیں۔۔۔۔

رومینس کے بیچ میں گنڈا گردی۔۔۔۔۔اسٹرکٹلی ناٹ الاؤڈ۔۔۔۔۔۔۔۔ویسے بھی ایک کک کھا کر مجھے تسلی ہو چکی ہے کے آگے میرے حال برے ہی ہے۔۔۔

وہ اُس کی آنکھوں میں دیکھ کر جتاتے ہوئے بولا۔۔۔ لیکن اچانک ہی درد کا احساس ہوا تو مسکین شکل بنا کر پیچ ہوا۔۔۔۔ گردن سہلاتے ہوئے۔۔۔۔اُسے خفگی سے دیکھا۔۔۔۔۔۔

نین کو اُس کی بے چاری شکل دیکھ ایکدم سے ہنسی آ گئی۔۔۔۔ اور اُسے ہنستے دیکھ وہ غصے سے گھورنے لگا۔۔۔۔

اوہو۔۔۔۔بہت زور سے لگ گئی میرے راؤڈی کو۔۔۔۔۔۔۔

نین نے ہنسی روک کر سیریس شکل بنائے ہمدردی سے کہا ۔۔۔اُس کے انداز پر لبوں پر آنے والی بے ساختہ مسکراہٹ کو ساحل نے زبردستی روکا۔۔۔۔

کل تو بڑے رومینٹک ہی مین بن کر آئے تھے۔۔۔۔۔۔

مجھے تم سے کک کھانی ہے۔۔۔۔۔پلیز جتنی چاہے اتنی مار لو۔۔۔۔۔

نین نے اُس کی نقل اتاری۔۔۔ تھوڑے اپنے جوہر دکھائے۔۔۔اُس نے مصنوعی گھوری ڈال کے نچلا لب بھینچا

Zubi Novels Zone

بس ایک میں ہی ہیرو گری ختم۔۔۔ابھی تو بھڑاس کا بھی نہیں نکالا میں نے۔۔۔اگر واقعی بدلا لینے پر آگئی نا۔۔۔۔۔۔

وہ اکڑ کر شان سے بولتی جا رہی تھی کے ساحل نے ایکدم سے ہاتھ بالوں میں اُلجھا کر اُسے قریب کھینچا اور اُس کے لبوں سے نکلتے اگلے لفظ قید کر لیے۔۔۔۔

اُس کے ذہن سمیت پورے وجود کو جھٹکا لگا۔۔۔۔۔آنکھیں شدت سے پھٹی رہ گئی۔۔۔۔۔۔سانسوں کی روانی اُلجھ گئی۔۔۔۔۔۔۔

وہ اپنے انداز میں سختی دکھا کر اُسے وارن کرتا الگ ہوا۔۔تو نین نے رکی سانس کھینچی۔۔۔کانوں میں ٹک ٹک کی آواز گونجنے لگی۔۔۔

یہ تیور دکھاؤں گی جان۔۔۔۔۔۔تو دو چار گھنٹے اور رکنا پڑے گا مجھے۔۔۔۔

وہ اپنی بے ترتیب سانسوں سے اُس کا چہرہ سلگاتے ہوئے اُس کے بھیگے لبوں کو انگوٹھے سے رگڑ کر۔اُس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے سر سراتے لہجے میں بولا۔۔۔نین نے سانس گلے کے نیچے اتاری۔۔۔۔خود کو سنبھالا۔۔۔اور۔۔۔

تم۔۔۔۔۔۔

وہ کھولتے پانی کی طرح اُس پر اُبلنے کو تھی کے وہ دوبارہ سے جھک کر لبوں سے چپ کروا گیا۔۔

اُس ایک سیکنڈ میں بھی نین کی پوری جان لرز گئی۔۔۔۔۔جب کے وہ خوبصورتی سے مسکراتا اُسے دیکھنے لگا۔۔۔۔

نین نے اُسے غصے سے گھور کر مٹھیاں بھینچے اُس کا ہاتھ اپنے بالوں سے جھٹکا اور سائیڈ سے نکل کر اُس سے دور ہوئی۔۔۔

اُس کے پیچھے ہو کر اُس کے گھنے بالوں کو گھورتے ہوئے پھر کچھ کہنے کو لب کھولے لیکن ساحل نے نے بے حد تیزی سے پلٹ کر اپنا وہی عمل دوہرایا۔۔۔بنا اُسے ہاتھ لگائے۔۔۔

نین کی دھڑکنیں اُلجھ گئیں۔۔۔

کھلے لبوں کو ہلکا سا چھونا بھی سوہان روح لگا۔۔۔۔۔۔۔

وہ ساکت سی اُس کی مسکراتی آنکھوں میں دیکھنے لگی۔۔۔دل رفتار سے دھڑکتا رہا۔۔۔۔

ساحل کے خوفناک انداز دیکھ اُس کی اصل سٹی گم ہو گئی کیوں کہ پہلے تو وہ اُسے کچھ بھی بول کر بدلا لے لیتی تھی لیکن اب تو وہ اُسے بولنے کا موقع بھی نہیں دے رہا تھا۔۔۔

صیح معنی میں نین کی منہ کھولنے کی ہمت نہیں ہوئی۔۔۔

وہ نظریں بھی اُس کے چہرے سے ہٹا گئی۔۔۔۔بے ترتیب سانسیں لبوں سے خارج کر کے دھڑکنیں معتدل کیں۔۔۔۔

وہ اُس کے اُڑے اُڑے رنگ دیکھ ہنستا ہوا دوبارہ اُس کے لبوں پر جھکنے کو تھا کے اُسے دونوں ہاتھوں سے دور دھکیلا۔۔۔۔اور خود پیچھے ہو کر بیڈ کے اوپر چڑھ گئی۔۔۔

Zubi Novels Zone

وہ اُس کے اُڑے اُڑے رنگ دیکھ ہنستا ہوا دوبارہ اُس کے لبوں پر جھکنے کو تھا کے اُسے دونوں ہاتھوں سے دور دھکیلا۔۔۔۔اور خود پیچھے ہو کر بیڈ کے اوپر چڑھ گئی۔۔۔

یویو۔یو۔۔یو کمینے۔۔۔۔۔وائلڈ مین۔۔۔۔راؤڈی

۔۔۔۔جان لے لوں گی میں تمہاری۔۔۔۔۔۔۔

اُس کی پہنچ سے باہر ہوتے ہی اپنی زبان کے جوہر دکھانے کی ٹھانی لیکن کچھ گھبراہٹ اور کچھ دھڑکنوں کا بھٹکی رونے لفظ توڑ دیے۔۔۔۔

I m dying to die darling۔۔۔۔۔

وہ ہنس کر دل پر ہاتھ رکھتا فدا ہونے والے انداز میں بولا۔۔۔۔۔

نین نے غصے میں بیڈ سے کشن اٹھا کر اُس پر پھینکا۔۔۔۔۔

نکلو یہاں سے۔۔۔۔۔ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔۔۔

وہ جھنجھلاہٹ سے بھرپور لہجے میں چیخ اٹھی۔۔۔۔۔

ساحل نے اُس کے چلانے پر پل کو ہنسی روک کر اُسے گھورا اور تیزی سے اُس کی طرف بڑھا۔۔۔۔۔۔۔

نین اُتر کر بھاگنے کو تھی لیکن اُس نے پھرتی سے پیر پکڑ کر کھینچا۔۔وہ دھڑام سے بیڈ پر گری۔۔۔۔منہ صدمے سے کھل گیا۔۔۔۔۔۔۔

وہ اُسے دوبارہ اٹھ کر بھاگنے کا موقع دیے بغیر اُس کے قریب آکر اُس کے چہرے پر جھکا۔۔۔اُس کی دونوں کلائیاں سختی سے پکڑ کر بستر سے لگائی۔۔۔۔

ایسے چلائے گی۔۔۔تو لوگ سوچیں گے میں نے تیری عزت لوٹ لی۔۔۔۔۔

وہ مسکرا کر اُس کے ہانپتے وجود کو دیکھتا جلے پر نمک چھڑکنے لگا۔۔۔۔۔۔

I hate you-----

وہ بے ترتیب سانسیں لیتی اسے غصے سے گھور کر اپنی کلائیاں آزاد کرنے کی پر زور کوشش کرتے ہوئے بولی

No you don't-----and it feels---

وہ اُس کے مسلسل چلتے پیروں کو ایک پیر سے قابو کر کے آنکھوں میں دیکھتے ہوئے چاہت سے بھیگے میں بولا اور اُس کے شولڈر سے کچھ نیچے لبوں سے چھوا تو نین ایکدم سے ساکت ہو کر مزاحمت چھوڑ گئی-------سانسوں سے ہوتی بدن کی تیز ہلچل تھم گئی------

ساحل نے سنجیدگی سے نظریں اٹھا کر اُس کی آنکھوں میں دیکھا۔۔۔

یہاں میں اتنی پریشان ہوں اور تمہیں ذرا بھی فرق نہیں پڑ رہا۔۔۔۔ایک بار پھر سب کے سامنے تماشا لگوانا چاہتے ہو میرا۔۔۔

وہ مسلسل اُسے دیکھتے ہوئے اپنی بے بسی پر ایکدم سے سیریس ہو کر بولی۔۔۔آنسو آنکھوں میں تیزی سے جمع ہوتے دیکھ وہ فوراً دونوں ہاتھ چھوڑ گیا۔۔۔۔

۔۔۔ریلیکس۔۔۔۔کچھ نہیں ہو گا۔۔۔۔

اُس کے گال کو نرمی سے چھوتے محبت اور اپنائیت بھرے انداز میں بولا۔۔۔۔ نین اُسے دھکیل کر اٹھ بیٹھی اور تیزی سے پھسلتا آنسو رگڑا۔۔۔۔۔۔۔

کچھ ہو گا بھی تو تمہیں کیا ہی فرق پڑیگا۔۔۔۔ کہہ دینا کے میں ہی اپنے شوہر کی غیر موجودگی کے مارے ایک غیر مرد کے پیچھے پڑی تھی۔۔۔۔۔

وہ غصے اور ناگواری سے اُس کے ہی تلخ الفاظ اُس پر برسا گئی۔۔۔۔ بس ایک سیکنڈ میں اُسکے لہو میں انگارے بھر گئے اور ضبط سے دانت پر دانت جمائے وہ اُس کا منہ ہاتھ کی سخت

گرفت میں جکڑ گیا۔۔۔کہ نین کے لبوں سے آہ

نکلی۔۔۔۔۔۔

وہ بے یقینی سے اُسے دیکھنے لگی۔۔۔

وہ جلتی پُر سوز نظروں سے اُسے دیکھتا گرفت کو سخت کرتے

کرتے ایکدم ہاتھ جھٹک گیا اور مُٹھی بھینچ کر منہ پھیر

لیا۔۔۔بھلے یہ اُس کا اپنا کیا دھرا تھا لیکن سہنا تو مشکل ہی

تھا۔۔۔۔

بلکہ سوچنا بھی۔۔۔۔

میں جانتی ہوں۔۔۔میں بے بس ہوں۔۔۔۔۔۔۔نفرت

نہیں کر سکتی۔۔۔ناخود کو روک سکتی ہوں تمہارے معاملے

میں۔۔۔ لیکن یہ بھی سچ ہے کے میں اپنی انسلٹ نہیں بھول سکتی۔۔۔۔ تمہارے وہ الفاظ نہیں بھول سکتی۔۔۔۔۔

نین کو دکھ بھی ہوا لیکن وہ اپنی جگہ صحیح تھی۔۔۔لاکھ کوشش لے باوجود خود کو سمجھا نہیں پا رہی تھی۔۔۔۔ بھیگے لہجے میں اُسے اپنی بے بس کیفیت سمجھانے لگی۔۔۔۔۔وہ خاموش نظروں سے زمین کو گھورتا رہا۔۔۔ نین نے اُس کا بازو تھاما۔۔۔۔

جانتی ہوں۔۔۔ تم مجھ سے بہت پیار کرتے ہو۔۔۔۔ میرا دل تم پر اعتبار بھی کرتا ہے۔۔۔۔۔ تمہیں خود سے دور نہیں ہونے دینا چاہتا۔۔۔۔۔ شرمندہ ہوتے نہیں دیکھ

سکتا۔۔۔۔۔۔۔۔۔ تم سے بے اعتنائی نہیں برت سکتی

میں۔۔۔ مگر اپنی ذلت بھی فراموش نہیں کر سکتی۔۔۔

وہ آنکھوں سے رواں ہوتے آنسو روکنے کی ناکام سی کوشش

کرتی دھیرے سے بولی۔۔۔ ساحل نے اُس کی جانب

دیکھا۔۔۔۔

تُم نے بھلے کسی بھی وجہ سے کسی بھی مجبوری میں کہا لیکن وہ

لفظ واپس تو نہیں لوٹ سکتے۔۔۔۔۔

میں تم سے لاپرواہ ہونا چاہوں تو ہو نہیں پاتی

اور تمہارے حق میں سوچوں تو لگتا ہے اپنے ہی ساتھ ناانصافی

کر رہی ہوں۔۔۔

وہ نظریں جھکائے بیزار۔۔۔۔ جھنجھلائے۔۔۔۔پریشان سے لہجے میں بولی۔۔۔اُس نے جھکی پلکوں کو دیکھ کر گہری سانس لی۔۔۔۔۔۔

۔میں اپنے آپ سے بہت پریشان ہوں۔۔۔کچھ سمجھ نہیں آرہا کیا کروں۔۔۔۔۔
وہ اُس کی طرف دیکھ کر بولنے سے زیادہ پوچھنے لگی۔۔۔لیکن وہ خاموش رہا۔۔۔

کچھ یہی حال میرا بھی تھا اُس وقت۔۔۔۔۔ تمہیں روتے دیکھنا مشکل تھا اور تمہیں کسی خطرے میں ڈالنے کا خیال جان لیوا۔۔۔۔

وہ چند سیکنڈ بعد سنجیدگی سے بولا۔۔۔ نین بھیگی نظریں اٹھا کر غور سے اُسے دیکھنے لگی۔۔۔

پتہ نہیں تھا کے تم ایکدم سے ایسے سامنے آجاؤ گی۔۔۔۔
میں بلکل تیار نہیں تھا۔۔۔
بری طرح کمزور پڑ گیا تھا۔۔۔۔
جذبات ذہن پر حاوی ہو گئے تھے۔۔۔۔
اگر سختی نہیں کرتا تو بڑی غلطی ہو جاتی۔۔۔اور بس۔۔۔۔۔
بس ایک ہی چیز سوجھی اُس وقت کے کسی بھی طرح تمہیں خود سے بدزن کر دوں تو کر دیا یار۔۔۔۔

وہ آہستہ آواز میں اُسے صفائی دیتا جھنجھلا کر سر جھٹک گیا۔۔۔۔۔۔

لیکن کیوں۔۔۔۔اور یہ سب کیوں کر رہے ہو تم۔۔۔۔۔وہ انجو۔۔۔۔یہ دکش۔۔۔۔۔۔۔کیا ڈراما ہے یہ سب۔۔۔۔

نین حیرت اور سنجیدگی سے اُسے دیکھتی سوال کرنے لگی۔۔۔۔

یہ سب میرے مشن کا حصہ ہے۔۔۔میں۔۔۔۔۔۔
وہ سنجیدگی سے بولتے بولتے رک کر اُسے دیکھنے لگا۔۔۔

تم۔۔۔۔

نین نے اُس کی ادھوری بات پر سر ہلا کر اُسے اشارہ کیا اُس نے لبوں پر زبان پھیری۔۔۔

آئے ایم آ۔۔۔پبلک پروٹیکٹر۔۔۔۔۔

وہ بلکل نارمل انداز میں اُسے بتانے لگا غور سے اُس کے تاثرات کا جائزہ لیتے ہوئے کے وہ اُس کی بات کتنی سمجھتی ہے۔۔۔اور نین کے تاثرات بس اُلجھے ہوئے تھے۔۔۔۔جاننے کو بے چین اور سمجھنے کی کوشش والی اُلجھن تھی۔۔۔

انڈر کوور۔۔۔فروم این آئے اے۔۔۔۔۔۔

وہ معصومیت بھری شکل اور مسکراتی آنکھوں سے اُسے دیکھنے لگا۔۔۔ نین نے سنا۔۔۔ سوچا۔۔۔ سمجھا۔۔۔پہلے حیرت سے اُسے دیکھا پھر غصے سے گھورا۔۔۔

کیا فضول بات کر رہے ہو۔۔۔میں یہاں سیریس ہوں۔۔۔۔۔ تمہیں بکواس سوجھ رہی ہے۔۔

وہ ایکدم سے چڑ کر بولی۔۔۔

میں بھی سیریس ہوں۔۔۔۔۔۔

ساحل نے صدمے سے اُسے دیکھا۔۔حالانکہ وہ حیرت کی اُمید رکھتا تھا لیکن اس بے یقینی کی نہیں۔۔۔۔

تمہیں کوئی اور بہانا نہیں سوجھا۔۔۔کم سے کم جھوٹ تو ایسا بولو کے میں یقین کر سکوں۔۔۔۔۔۔
وہ بیزاری سے کہتی اُسے افسوس سے دیکھنے لگی۔۔۔۔۔۔۔۔۔ساحل حیرت سے اُسے دیکھتا رہ گیا۔۔

یار حد ہے۔۔۔مطلب کوئی قابلِ قدر کام میں کروں تو تم نے یقین بھی نہیں کرنا ہے۔۔۔۔وہیں ابھی کہہ دو کے ایک لڑکی کو چھیڑا ہے تو جھٹ سے مان لو گی۔۔۔۔۔
اُسے اپنی بے قدری پر جی بھر کر تپ چڑھی۔۔۔۔

ہاں تو تمہارے کیریکٹر سے جو اُمید ہو گی اُسی پر ٹرسٹ کروں گی نہ۔۔۔۔۔۔ورنہ کوئی بھکاری آکر بول دے کے میں یو کے کا پی ایم ہوں تو نہ میں یقین کرلوں گی۔۔۔۔

وہ سخت بے حسی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اُس کے جلتے دل پر تیل چھڑک گئی۔۔۔

یہ بہت زیادہ ہو رہا ہے۔۔۔مطلب تمہیں میری بات پر یقین نہیں ہے۔۔۔

وہ اُسے سنجیدگی سے گھورتا بیزاری سے بولا۔۔۔

این آئے اے کا لانگ فارم بھی پتہ ہے تمہیں

نین نے طنز کرتے آنکھیں گھمائی تو اُس نے ضبط سے دانت بھینچے---

تو تم بتاؤ تمہارا انٹیلیجنٹ بھیجا کیا کہتا ہی---میں یہ سب کیوں کر سکتا ہوں-----

وہ اُس کی عقل پر ماتم کرتا دونوں ہاتھ باندھے سنجیدگی سے پوچھنے لگا نین نے پُرسوچ نظروں سے اُسے دیکھا---

جتنا میں نے تمہیں سمجھا ہے۔۔۔اور جس طرح داؤد کی ہیلپ کرنے کے لئے تم نے اپنی زندگی داؤ پر لگائی تھی۔۔۔مجھے لگتا ہے وہی جذبہ اب بھی تم پر حاوی ہے اور تم کسی نہ کسی کے لیے یہ سب کر رہے ہو۔۔۔۔شاید ۔۔۔۔۔۔تب تم داؤد کی خاطر سب کی نظر میں مجرم بن گئے تھے اور اب پتہ نہیں کس کے لیے مجھ سے اجنبی بن گئے یہ دکش بلڈی ڈیول کا روپ دھار لیا۔۔۔

وہ اب تک کے اپنے لگائے گئے اندازے کے مطابق اس کے چہرے کو غور سے دیکھتی ہوئی بولی ساحل نے تاسف سے اپنا سر تھام لیا۔۔۔۔

وہ ناسمجھی سے اُسے دیکھنے لگی اِنتظار کرنے لگی کے وہ اُس کے انداز ے پر سچ کی مہر لگائے گا۔۔۔اُسے پوری بات سمجھائے گا۔۔۔ لیکن وہ کچھ نہیں بولا خاموشی سے پیشانی مسلنے لگا۔۔۔۔۔۔۔۔

تبھی پھر سے دستک ہوئی تو دونوں نے ایک ساتھ دروازے کی جانب دیکھا۔۔۔۔اور پھر نین نے جلدی سے جواب دے کر ساحل کو۔۔۔۔۔

Zubi Novels Zone

تم پلیز جاؤ یہاں سے۔۔۔۔ان لوگوں کے بیچ آلرڈی بہت ڈراما ہو چکا ہے مجھے لے کر۔۔۔۔ایک اور میں افورڈ نہیں کر سکتی۔۔۔۔۔جسٹ گو۔۔۔۔۔۔

وہ دھیمی آواز میں پریشانی سے بولی۔۔۔۔۔۔ساحل نے ایک پل کو اُسے گھور کر سر جھٹکا۔۔۔۔

فائن۔۔۔میں جا رہا ہوں۔۔۔۔۔ہم رات کو ملے گے اور سکون سے بات کریں گے۔۔۔۔۔

وہ اُس کی بات مانتے ہوئے بے ترتیب بالوں کو ہاتھ سے ٹھیک کرتا بیڈ سے اٹھا لیکن نین نے رات لفظ سنتے ہی اُسے شاک میں آکر دیکھا۔۔

خبردار جو تم نے پھر یہاں آنے کی سوچی بھی۔۔۔۔

وہ ایکدم سے کود کر بیڈ سے اتری اُسے آنکھیں اور اُنگلی دکھا کر سختی سے بولی۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے ہم باہر ملے گے۔۔۔۔ میں یہاں نہیں آؤں گا۔۔۔۔ اوکے۔۔۔۔

وہ بلکل سیریس ہو کر اُس کی حیرت کو اگنور کیے سکون سے بولتا ساتھ جینس میں بیلٹ ڈالنے لگا اور نین۔۔۔۔۔۔۔

دِماغ خراب ہے تمہارا۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ ایکدم سے بھڑک اٹھی لیکن وہ کھلتے لبوں پر اُنگلی رکھ کر اُسے روک گیا۔۔۔

ششش۔۔۔۔۔۔۔۔نو مور آر گیو منٹس۔۔۔۔۔۔

اُس کی گھورتی آنکھوں کو دیکھ سنجیدگی سے بولا تو نین نے غصے سے منہ پھیرا۔۔۔۔۔وہ مسکرا کر اُسے دیکھتا شرٹ پہننے لگا۔۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

کیا ہوا انجو کیوں رو رہی ہو تم۔۔۔۔۔

اُسے بستر پر اوندھے منہ سسکتے دیکھ ریا حیرت اور پریشانی سے پوچھنے لگی۔۔۔وہ اُسے دیکھ کر اٹھ بیٹھی لیکن رونا بند نہیں ہوا۔۔۔

کیا یہ ضروری ہے کے کسی خاص پرسن کو پانے کے لیے

ہمیں اُن لوگوں کو چھوڑنا پڑتا ہے جو ہمارے لیے بہت اہمیت

رکھتے ہیں۔۔۔۔ جن کے بنا ہم رہ نہیں سکتے۔۔۔

وہ بیچیں نظروں سے ریا کو دیکھتی دل کو پریشان کرتا سوال

کرنے لگی۔۔۔۔

کیا بات کر رہی ہو تم۔۔۔۔اور ہوا کیا ہے۔۔۔۔ پلیز ایسے رو

مت یار۔۔۔

ریا نے اُس کی آنکھ سے گرتا آنسُو صاف کرتے ہوئے

فکر مندی سے پوچھا۔۔۔

پہلے بتاؤنا۔۔۔۔میں جو چاہتی ہوں اگر وہ مجھے مل رہا ہے لیکن میں پھر بھی خوش نہیں ہوں۔۔۔۔۔تو اس کی وجہ کیا ہے۔۔۔۔کیوں میرا دل گھبرا رہا ہے۔۔۔

وہ اُس کا ہاتھ کر سکتے ہوئے بولی۔۔۔

شاید تم وہ چیز چاہتی ہی نہیں۔۔۔۔۔۔
کیونکہ بے سکونی تو ہم کبھی نہیں چاہتے نا۔۔۔۔۔۔۔۔۔شاید تمہارا دل مطمئین نہیں ہے اُس کے لیے تمہیں خوش نہیں ہونے دے رہا۔۔۔

وہ پر سوچ نظروں سے اُسے دیکھتے ہوئے سمجھنے کی کوشش کرتے ہوئے بولی تو انجو اُسے دیکھتی اُس کے لفظوں پر غور کرنے لگی۔۔

کیا بات ہے انجو۔۔۔۔ کھل کر بتاؤ نا۔۔۔ یہ میں ہی تو ہوں یار۔۔۔۔

ریا نے اُس کے دونوں ہاتھ تھام کر بے حد اپنائیت سے پوچھا۔۔۔

پورب۔۔۔۔

وہ وہ لبوں کو تر کر کے پورب کا نام لے کے تھم گئی اور پھر اُس کی جانب دیکھا۔۔

میں پورب کو نہیں کھونا چاہتی۔۔۔۔

وہ جھجھک کر ریا کو دیکھتی دھیرے سے بولی۔۔۔

مجھے نہیں پتہ ایسا کیوں ہے لیکن میں جب سوچتی بھی ہوں تو دل بے چین سا ہو جاتا ہے۔۔۔۔ دلکش اور اپنے فیوچر کو امیجن کرتے ہوئے میں اس چیز پر آکر رک جاتی ہوں کے پورب میرے آس پاس نہیں ہے۔۔۔۔

وہ اُس سے اپنی ہر فیلنگ شیئر کرتی تھی اور اس وقت جو محسوس ہو رہا تھا وہ بھی بتا گئی بھلے وہ پورب کی بہن تھی۔۔۔

کیوں کے تم بھائی سے پیار کرتی ہو۔۔۔۔

ریا نے مسکرا کر بے نیازی سے کہا۔۔۔

ریا۔۔۔۔۔

وہ حیرت سے اُسے دیکھنے لگی۔۔۔اُس نے کتنی آسانی سے کہہ دیا تھا بلکل نارملی۔۔۔۔۔

دیکھو انجو۔۔۔۔جب تم نے دکش کے بارے میں بتایا تھا تب ہی تمہیں سمجھانا چاہتی اور یہ بھی بتانا چاہتی تھی کے بھائی تمہارے لیے بہت ڈیپ فیلنگس رکھتے ہیں۔۔۔۔لیکن بھائی نے مجھے منع کر دیا تھا۔۔۔

حالانکہ بھائی نے تو ڈیڈ سے بھی کہہ دیا تھا کے وہ صرف تم سے ہی شادی کریں گے۔۔۔۔

ریانے مسکراکراُسے بتایاتوانجو کادل عجیب انداز میں دھڑکنے لگا۔۔۔۔اُس نے گلاترکیا

مجھے لگاشاید وہ اپنے طریقے سے اس میٹر کو ہینڈل کرناچاہتے ہیں اسلئے میں خاموش ہوگئی۔۔۔۔میں تو ہمیشہ سے جانتی ہوں کے تم بھی بھائی سے بہت اٹیچ ہو۔۔

ریانے اُس کی کیفیت سمجھ کر سمجھاتے ہوئے کہا۔۔۔اُس کا اُلجھاذہن کچھ کچھ سلجھنے کو تھالیکن دکش کاخیال مزید پریشان کرنے لگا۔۔۔

اُس نے ہاتھ آگے کر کے اپنی تیسری انگلی میں پہلی رنگ کو دیکھا۔۔۔

مگر دکش۔۔۔۔میری اُن سے انگیجمنٹ ہو چکی ہے۔۔۔شادی ہونے والی ہے۔۔۔۔۔میں کہاں آکر اُلجھ گئی ریا۔۔۔

وہ ریا کو دیکھتی پریشانی سے بولتی پھر رو دی۔۔۔

اگر تم یہ سوچ کر پریشان ہو کہ دکش کو برا لگے گا۔۔۔تمہیں شرمندہ ہونا پڑے گا۔۔۔۔اُس کے اور تمہارے ڈیڈ کے تعلقات خراب ہو جائیں گے تو بلکل مت سوچو۔۔۔

کیوں کے یہ سب تمہاری زندگی سے اہم نہیں ہو سکتا

یار۔۔۔

ریانے اُسے سنبھالتے ہوئے کہا۔۔۔ لیکن اُس کے آنسو نہیں

رکے۔۔۔

بعد میں افسوس کرنے سے بہتر ابھی ہمت کر لو۔۔۔ جو دل

چاہتا ہے وہ مانو۔۔۔ باقی ساری چیزیں سوچ کر خود پر

زبردستی مت کرو۔۔۔

ریانے اُسے سکون سے سمجھایا وہ خاموشی سے اُسے دیکھنے

لگی۔۔۔

اچھا چلو فلحال یہ سب چھوڑو اور میری شادی پر دھیان دو۔۔۔۔۔۔۔۔مجھے تمہاری یہ روتی صورت نہیں دیکھنی ہے

بلکل۔۔۔۔

وہ سر جھٹک اُس کے پاس سے اٹھی اور اُسے بھی اٹھا کر آنکھیں دکھاتے ہوئے کہا تو انجو نے اپنے آنسُو صاف کیے اور سر ہلایا۔۔۔

◆◆◆◆◆◆

شکر ہے تم ٹھیک ہو۔۔۔۔میں ساری رات یہ سوچ کر پریشان تھا کہ کہیں تم کسی خطرے میں تو نہیں۔۔۔۔کیوں کے حالات کافی بگڑ چکے ہیں کچھ بھی ہو سکتا ہے۔۔۔۔

وہ جب وہائٹ شرٹ بلیو جنیس جیکٹ میں فریش اور پر سکون سا اندر آیا تو اُسے دیکھتے ہی سنگھ صاحب نے سکون کا سانس لیتے ہوئے کہا۔۔۔ کیوں کے اُنہیں خبر ملی تھی اُن کے خلاف کچھ لوگوں نے ایک ساتھ مل کر پوری ٹیم بنالی ہے اور وہ کسی بھی طرح سنگھ صاحب اور دکش کو نقصان پہنچا سکتے ہیں۔۔۔ اچانک حالات اس قدر خلاف ہو گئے تھے کے اُنہیں کچھ نہیں سوجھ رہا تھا وہ بری طرح پریشان تھے۔۔۔

میں نے تمہیں کانٹیکٹ کرنے کی بھی کوشش کی لیکن

۔۔۔۔۔

ہمارے سارے کانٹیکٹ کنکشنز رسٹرِاکٹ کیے ہوئے

ہے۔۔۔۔

اُس نے اُن کی بات کاٹتے ہوئے اطلاع دی تو اُن کی پریشانی

مزید بڑھی۔۔۔۔وہ خود صبح سے حیرت میں تھے کہ اُن کے

گھر کے تمام فون اور موبائل کنیکشن بیکار ہو گئے تھے وہ کسی

کو بھی فون یہ میسیج نہیں کر سکتے تھے نا کوئی اور اُن سے رابطہ

کر سکتا تھا۔۔

لیکن کیوں۔۔۔۔۔۔۔

اُنہوں نے ماتھے پر شکنیں ڈالے پوچھا۔۔

شاید وہ لوگ کچھ بڑا پلان کر رہے ہو۔۔۔

اُس نے سکون سے جواب دیا۔۔۔ حالانکہ وہ ہمیشہ ہر معاملے میں ایسے ہی پُر اطمینان رہتا تھا۔۔ لیکن اس وقت اُس کی بے نیازی سنگھ صاحب کو اچھی نہیں لگی کیوں کے اُنہیں سب کچھ اپنے ہاتھ سے نکلتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔۔

ویر سے بات کرنا بہت ضروری ہے اس سے پہلے کے بات ہاتھ سے نکل جائے مجھے اس سے کانٹیکٹ کرنا پڑے گا۔۔۔

آخر اُنہوں نے اپنے بچاؤ کا حل نکالا۔۔۔ کیوں کے اُنہیں یہ دکش کے بس کی بات نہیں لگ رہی تھی

لیکن اس سچویشن میں یہ بہت خطرناک ہو سکتا ہے۔۔۔۔۔

اُس نے سنجیدگی سے وارن کیا تو وہ سوچ کر رہ گئے کیوں کے واقعی ویرانش بھی ساتھ پھنستا اور وہ بھی قانون کی نظر میں آجاتے۔۔۔

تُو کیا ہم تب تک ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھے تماشا دیکھتے رہے۔۔۔

وہ سخت جھنجھلا کر اپنی جگہ سے اٹھ گئے۔۔۔ ساحل نے نفرت سے اُس آدمی کی بے چینی دیکھی اور پیچھے ٹیک لگا کر ٹانگ پر ٹانگ چڑھائی۔۔۔

میرے پاس ایک حل ہے لیکن تھوڑا سیریس ہے۔۔۔۔

وہ چند سیکنڈ رک کر پیر جھلاتے ہوئے بولا تو سنگھ صاحب نے اُس کی طرف دیکھا اور اُس نے پیر کی حرکت روک دی۔۔۔۔

اس سچویشن سے زیادہ تو سیریس نہیں ہو سکتا۔۔۔۔۔
اُنہوں نے بیزاری سے کہتے ہوئے حل جاننا چاہا۔۔۔

میجوریٹی چیک۔۔۔۔۔۔
وہ سیدھا ہو کر سنجیدگی سے اُنہیں دیکھتے ہوئے بولا تو وہ سوچ میں پڑ گئے۔۔۔۔

اتنی جلد بازی میں بہت رسکی ہو سکتا ہے۔۔۔۔۔

اُنھوں نے پُر سوچ نظروں سے اُسے دیکھتے ہوئے کہا کیوں کے اس کے لیے اُنہیں انٹر نیشنل لیویل پر اپنے گروپ سے جڑے تمام بڑے بڑے مافیا لیڈرز کو جمع کر کے میٹنگ کرنی پڑتی۔۔۔

حالانکہ وہ جانتے تھے جتنا اُن کے بیٹے نے اپنا اثر چھوڑا تھا اور جس طرح اپنے کام سے اپنی مضبوط جگہ بنائی ہے۔۔زیادہ تر لوگ اُن کی حمایت میں اترتے اور اکثریت اُن کے حصے ہی آتی لیکن اچانک اور ایسے حالات میں یہ قدم اٹھانا اُنہیں خطرے سے خالی نہیں لگا

کیوں کے اس طرح کی میٹنگ بہت پلاننگ اور سیکورٹی کے ساتھ ہی کی جاتی ہے تاکہ اُن کے کالے کاروبار پر قانون کی نظر نہ پڑے۔۔۔۔

زیادہ تر غیر ملکوں میں اور ایسے علاقوں میں جہاں مافیا کا خاصا دبدبہ ہو۔۔۔۔۔ جہاں قانون سے زیادہ کرپشن کا زور ہو۔۔

سو تو ہے لیکن اس کے علاوہ ہمارے پاس کوئی راستہ نہیں ہے۔۔اور یہ سب سے سٹرانگ ڈیفنڈ ہو گا۔۔۔۔
اُس نے اُن کی اُلجھن دیکھ افسوس سے کہا۔۔۔

شاید تم صحیح کہہ رہے ہو۔۔۔۔ ہمیں یہ رسک لینا پڑیگا۔۔ لیکن پوری سیفٹی کے ساتھ۔۔۔۔
اُنہوں نے بلآخر اپنی ہی سوچ سے ہار کر کہا۔۔۔۔۔اور وہ یہی چاہتا تھا۔۔۔۔ ساری کارکردگی کامیاب ہوتی نظر آئی۔۔۔

اس کی فکر مت کیجئے۔۔۔۔ سیکورٹی کی ذمے داری میری

لیکن۔۔۔۔۔

اُس نے فوراً کہا۔۔۔اُس کی ادھوری بات پر وہ اُسے سوالیہ

نظروں سے دیکھنے لگے۔۔۔وہ اپنی جگہ سے اٹھ گیا

مجھے لگتا ہے اُس سے پہلے میری اور انجو کی شادی ہو جائے تو

زیادہ بہتر ہو گا۔۔۔۔۔بلاوجہ کا ریزن نہیں رہ جائیگا کچھ

لوگوں کے پاس۔۔۔۔

اُس نے سر جھکائے رک کر کہا تو وہ کچھ حیران

ہوئے۔۔۔۔۔کیوں کے اُس نے خود ہی منع کیا تھا اور ایسا

قدم اُٹھانے پر۔اُکسایا تھا جو اُن کے لیے کافی خطرناک ثابت

ہوا۔۔۔ لیکن اِب وہ خود ہی شادی کی بات کر کے اُنہیں حیران کر گیا۔۔۔۔

جانتا ہوں میں نے ہی آپکو منع کیا تھا۔۔۔اور اب بھی میں انجو کو لے کر کوئی کمپر ومائز نہیں کرنا چاہتا لیکن حالات ایسے ہے کے مجھے لگتا ہے کل کے کل ہی ہمیں شادی کر لینی چاہیے۔۔۔

وہ اُن کی سوچ کا اندازہ لگاتے ہوئے بولا تو سنگھ صاحب نے پر سوچ انداز میں سر اثبات میں ہلا یا۔۔۔

آپ اُسے اگر سمجھائے گے تو شاید وہ سمجھ جائے گی۔۔۔ بات صرف شادی کی ہے۔۔۔۔ پھر میں تو اُس کی خوشی کے لیے آگے جب تک وہ چاہے تب تک اسپیس دے سکتا ہوں اُسے۔۔۔۔

وہ اُن کی اُلجھن دیکھ سنجیدگی سے بولا تو وہ زبردستی کا مسکرائے۔۔۔

ٹھیک ہے میں اُسے ابھی واپس گھر بلا لیتا ہوں۔۔۔۔۔۔ کل شام پہلے تم دونوں کی شادی اور اُس کے بعد میٹنگ ہو گی۔۔۔۔۔

اُنہوں نے اُس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر مسکراتے ہوئے کہا

تو جواب میں وہ بھی ہلکا سا مسکرایا

♦♦♦♦♦♦♦

اس کی مہندی میں ہارٹ بنا کر ساحل ضرور

لکھنا۔۔۔۔۔۔۔۔۔ویسے بھی اسے اپنے شوہر کو مُٹھی میں

رکھنا بہت پسند ہے۔۔۔۔۔۔

ریا نے اُس کے ہاتھ کو مہندی سے سجاتی لڑکی کو انسٹرکشن دیا

تو نین نے اُسے گھور کر دیکھا۔۔۔۔

پوراہال مہندی اور پھولوں کی ملی جلی خوشبو سے مہک رہا تھا۔۔۔ایک طرف زوروں شوروں سے گیت گائے جا رہے تھے جب کے ہال کے وسط میں خوبصورتی سے سجے راؤنڈ شیپ میٹریس پر ریا کو مہندی لگائی جارہی تھی اور سب دوست اور کزنز اُسے گھیرے بیٹھے تھے۔۔۔۔

ماحول بہت خوشگوار تھا اور ریا کو نین کا موڈ بھی کافی بہتر محسوس ہو رہا تھا اسلئے وہ اُسے تنگ کر کے مزید اکسا رہی تھی۔۔جب کے انجو جیسے ہو کر بھی وہاں نہیں تھی۔۔۔

خود تو جیسے سر پر بٹھا کر گھومنے والی ہے اپنے پتی دیو کو۔۔۔دیکھنا اگلے ہی دن بیچارہ میڈم کی نیل پالش کرتا نظر آئیگا۔۔۔۔

نین نے بھی جواب میں اُس سے بدلا لیا تو ریا سمیت سب ہنسنے لگے۔۔۔۔۔۔

پورب۔۔۔ یہاں آونا۔۔۔۔

کسی کزن نے دور کھڑے پورب کو پکارا تو انجو نے بھی اپنی ہتھیلی سے نظریں ہٹا کر اُس جانب دیکھا۔۔۔

وہ مسکراتا ہوا چل کر اُن سب کے نزدیک آیا اور تھکے تھکے انداز میں گر کر آرام سے وہاں بیٹھ گیا۔۔۔

کاش وہ دِن بھی کبھی آئے۔۔۔

جب ہمارا نام بھی کوئی اپنی مہندی میں سجائے۔۔۔۔

وہ سب لڑکیوں کو مہندی لگاتے دیکھ آہ بھرتے ہوئے بولتا

انجو کی جانب دیکھنے لگا۔۔۔۔

لیکن وہ نظریں ملتے ہی منہ پھیر گئی۔۔۔ جب کے باقی سب

اوو کرتے اُسے دیکھنے لگے۔۔۔۔۔

ریا۔۔۔ تمہارا بھائی اشاروں اشاروں میں اپنے دل کی

حسرتیں بیان کر رہا ہے۔۔۔۔ سن بھی لو بیچارے کی۔۔۔۔۔

نین نے اُس کی ہمدردی جتاتے ہوئے کہا تو پورب نے اُس کی

جانب دیکھا

تُم کس کام کی ہو۔۔۔ خود بھی تھوڑی زحمت کر کے میرے

لیے کوئی لڑکی ڈھونڈھ لو۔۔۔۔ بلکل اپنے جیسی

وہ اُسے گھور کر بولتے ہوئے آخر میں پورے دانت دکھا کر

ہنسا تو نین نے حیرت سے دیکھا جب کے انجو نے ناگواری

سے۔۔۔۔۔۔

ارینج میرج کرو گے۔۔۔وہ بھی میری جیسی لڑکی

سے۔۔۔لگتا ہے اپنے آپ سے پیار نہیں ہے

تمہیں۔۔۔۔۔۔

نین نے حیرت اور افسوس سے کہا تو اُس کے انداز پر سب

سے زیادہ ریا ہنسی۔۔۔

چلتا ہے یار۔۔۔کچھ پانے کے لیے کچھ کھونا پڑتا ہے نا۔۔۔۔

وہ ہنس کر ونک دیتے ہوئے بولا۔۔۔انجو کو نین کا اُس سے
فری ہونا بلکل نہیں بھایا۔۔۔

لگتا ہے اس کو اپنی ڈکّی کی شامت بلوانی ہے۔۔۔
نین نے ریا کے نزدیک ہو کر بہت دھیرے سے لیکن
سیریس انداز میں کہا ریا نے اُسے گھور کر کہنی ماری لیکن ہنسی
نہیں روک پائی۔۔۔

صبح سے محنت کیے جا رہے ہو کبھی یہ کام کبھی وہ کام سچ سچ بتاؤ
کس لڑکی کو امپریس کرنے کا ارادہ ہے۔۔۔

وہ اُسے تفتیشی نظروں سے دیکھتی آہستہ آواز میں پوچھنے لگی جو صرف آس پاس کے تین لوگ سن سکے جن میں ریا دوسری طرف متوجہ تھی۔۔۔پورب ہنسا

وہ جو میری بہن کے پاس میں بیٹھی مجھے دیکھ رہی ہے۔۔۔۔ پورب نے اُس سے بھی کم آواز میں بہت رازدارانہ انداز میں مسکراتے ہوئے کہا تو نین نے ماتھے پر بل ڈال کر نظریں ریا کی جانب اٹھائی جہاں اُس کی دوسری طرف انجو بیٹھی مہندی لگوا رہی تھی۔۔۔ نظریں پورب کو ہی دیکھ رہی۔۔۔۔

نین نے صدمے سے پورب کو دیکھا اور

کیا۔۔۔ سریسلی۔۔۔۔

اتنی زور کی آواز میں پوچھا کے ہال میں پل کو سب ساکت ہو کر اُس کی طرف دیکھنے لگی۔۔۔۔ریا اور انجو سمیت سب نے حیرت سے اور پورب نے ہنس کر دیکھا تو اُس نے زبان دانتوں میں دبائی۔۔۔۔

انجو خاموشی سے سب کو ہنسی مذاق کرتے دیکھتی مہندی لگاتی رہی اور جب ہاتھ مکمل ہو گئے تو وہاں سے اٹھ کر اندر روم میں آگئی۔۔۔

اُس کا دل بے حد اُداس تھا

کوئی چیز اچھی نہیں لگ رہی تھی۔۔۔

وہ کمرے کی کھڑکی کے نزدیک کھڑی خالی خالی نظروں سے دونوں ہتھیلیوں پر سجی مہندی کو دیکھنے لگی۔۔۔

تُم نے اپنی مہندی میں دکش کا نام نہیں لکھوایا۔۔۔

پورب اُس کے نزدیک کھڑا دھیرے سے پوچھنے لگا تو وہ چونکی۔۔۔۔اُسے پتہ نہیں چلا کے وہ کب کمرے میں آیا اور کب اُس کے اتنے پاس۔۔۔۔

نہیں وہ۔۔۔۔۔

اُس نے ہاتھ نیچے کر لیے کوئی بات نہیں سوجھی تو چپ ہو گئی۔۔۔۔

کوئی بات نہیں۔۔۔ہاتھ دو اِدھر۔۔۔۔

پورب نے مسکرا کر اُس کے اُلجھے اُلجھے تاثرات دیکھے اور ہاتھ آگے کر کے اشارہ کیا۔۔۔

وہ ناسمجھی سے اُسے دیکھنے لگی تو پورب نے خود اُس کا ہاتھ تھام کے اوپر کیا اور مہندی لے کر ہتھیلی پر نام لکھنے لگا۔۔

پورب۔۔۔۔رہنے دو۔۔۔۔

انجو چند سیکنڈ خاموش دیکھتی رہی لیکن ڈی اور اے کے بعد جب وہ کے لفظ لکھنے لگا تو ایکدم سے ہاتھ کھینچ لیا۔۔۔

کیا ہوا اتنی پریشان کیوں ہو۔۔۔۔

پورب نے سنجیدگی سے اُسے دیکھا۔۔۔

چہرے پر بے چینی تھی۔۔۔

وہ کچھ نہیں بولی بس سر جھکا کے نفی میں ہلا دیا۔۔۔

دِل کی بات زباں پر لے آؤ۔۔۔

آنکھیں پڑھ تو لوں مگر اقرار زبان سے ہی سکون دیتا ہے۔۔۔

وہ ہاتھ سے اُس کا چہرہ تھام کے دھیمے پر سوز لہجے میں بولا تو اُس کا دل زوروں سے دھک دھک کرنے لگا

کیسی عجیب باتیں کرنے لگ گئے ہو تم۔۔۔۔

وہ اُس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے اجنبی انداز میں بولی۔۔۔

بس بھی کر دو۔۔۔۔ مجھ سے اور خود سے لڑتے لڑتے تھکی نہیں تم۔۔۔۔اب مان بھی لو جو دل کہہ رہا ہے۔۔۔۔

پورب نے آسودگی سے کہہ کر اُس کے گال کو انگوٹھے سے رب کیا۔۔۔۔انجو اُس کی گہری چاہت بھری آنکھوں میں چند پل دیکھتی رہی۔۔۔ڈھیروں خیال کتنی ہی سوچیں ذہن میں گھومتی گئی

بہت دیر ہو گئی پورب۔۔۔۔۔۔

اور آخر میں اُس نے آنکھوں میں جمع ہوتے آنسو پلکیں جھپک کر آزاد کرتے ہوئے تھکے بوجھل لہجے میں کہا۔۔۔

تم ایک بار کہہ کے دیکھو۔۔۔۔۔۔

وقت کو موڑ دوں تمہارے لیے۔۔۔۔۔

پورب مسکراتی نظروں سے اُسے دیکھتے ہوئے محبت بھرے لہجے میں بولا وہ خاموشی سے اُس کی آنکھوں میں دیکھتی رہی۔۔۔۔

پورب نے اُس کے لبوں پر جھک کر نرمی سے اُنہیں قید کیا تو وہ آنکھیں بند کر کے مہندی بھرے ہاتھ سے اُس کے ایک کندھے کو تھام گئی اور پھر چند لمحوں کی تاخیر کے بعد دوسرے کو۔۔۔۔

خاموشی طویل ہونے لگی اور فسوں بڑھنے لگا تو اُس نے خود کو چھڑایا۔۔۔اور سر اُس کے سینے پر رکھ لیا۔۔۔۔آنسو تیزی سے رواں ہونے لگے اور دل نے اقرار کیا کے وہ کتنی غلط راہ پر آگے بڑھ گئی تھی۔۔۔۔

اُس نے اپنے ہاتھوں اپنا کتنا نقصان کر لیا تھا۔۔۔۔۔۔

اب احساس ہوا بھی تو خیال بیڑیاں بن کے جکڑے جا رہے تھے۔۔۔۔۔دکش سے اس بات کا اقرار اور ماں باپ کا اس حقیقت کے ساتھ سامنا اُس کے لیے ممکن نہیں تھا۔۔۔۔

پلیز جاؤ یہاں سے۔۔۔۔۔

وہ اُس سے الگ ہو کر سر جھکائے بولی اور اس کی جانب دیکھا پہلے مہندی سے خراب ہُوئی شرٹ کو اور پھر سنجیدگی سے خود کو دیکھتی آنکھوں میں۔۔۔

اب میں کوئی غلطی کر کے پچھتانا نہیں چاہتی
پورب۔۔۔۔۔پلیز گو۔۔۔
اُس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بے بسی سے کہا اور دل مزید بھرنے لگا تو خود ہی تیزی سے بھاگ کر واشروم میں بند ہو گئی۔۔۔۔۔

پورب نے بند دروازے کو دیکھ کر لب بھینچے اور باہر نکل گیا۔۔۔

وہ وہیں کھڑی رو رو کر بوجھ ہلکا کرتی رہی۔۔۔۔۔۔۔ بار بار ہتھیلیوں کو دیکھتی گئی جن کی مہندی بگڑ چکی تھی اور دکش کا ادھورا نام بھی کہیں غائب ہو چکا تھا۔۔۔

لیکن یہ حقیقت نہیں مٹ سکتی تھی کے اُس کے ہاتھ میں دکش کی انگیجمنٹ رنگ ہے۔۔۔۔

اور یہ فیصلہ اُس کی خواہش تھا۔۔ بھلے بھول تھی لیکن وہ خود ذمے دار تھی۔۔۔۔

۔

اُسے باہر سے ریا کے پکارنے کی آواز آئی تو وہ چہرے پر پانی کے چھپکے مار کر اپنے رونے کے تاثرات مٹاتی باہر آئی۔۔۔

جہاں ریانے اُسے بتایا کے اُس کے ڈیڈ نے ڈرائیور کو لینے بھیجا ہے۔۔۔وہ بے حد حیران ہوئی۔۔۔۔۔کے اُس نے تو ریا کی شادی کے بعد واپس گھر جانا تھا تو اُسے ابھی کیوں بلایا گیا۔۔۔

پھر وہ گھر پر فون کرنے لگی تو فون بھی نہیں لگا۔۔۔یہاں تک نا اُس کے ڈیڈ کا ناما م کا فون لگ سکا۔۔ جس سے اُس کا دل عجیب عجیب خیال کر کے گھبرایا۔۔۔

وہ ریا سے معافی مانگ کر اُسی وقت گھر کے لئے نکل گئی۔۔۔۔

◆◆◆◆◆◆◆

گھر پہنچی تو سامنے ہی اُس کے ماں باپ فکر مند سے بیٹھے تھے۔۔۔

کیا ہوا ڈیڈ۔۔۔ آپ نے مجھے اچانک کیوں بلا لیا۔۔۔ سب ٹھیک ہے نہ مام۔۔

وہ اندر آتے ہی پریشان سی دونوں کو دیکھتی بیتابی سے سوال کرنے لگی۔۔۔

سنگھ صاحب نے مسکراتے ہوئے اُسے اپنے ساتھ لگا لیا

بہت ضروری بات کرنی ہے بیٹا آپ سے۔۔۔

وہ اُسے اپنے ساتھ صوفے پر بٹھا کر سنجیدگی سے بولے تو انجو منتظر سی اُنہیں دیکھنے لگی۔۔۔۔دل انجانے خوف سے دھڑکا۔۔۔

میں نے آپ کی اور دکش کی کل ہی شادی کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔۔۔۔

وہ مسکرا کر بولے تو انجو کا تیز تیز دھڑکتا دل ایکدم رکا۔۔۔۔۔۔

اُس نے بے یقینی سی کیفیت میں اپنی ماں کو دیکھا جو خود پریشان تھی لیکن اِس کے دیکھتے ہی مسکرا رہی تھی۔۔۔۔

یہی بات کرنے کے لیے میں نے آپکو یہاں بلوایا
ہے۔۔۔جانتا ہوں آپ یہی سوچ رہی ہو گی کے یہ سب
اچانک کیوں لیکن حالات کچھ ایسے ہو گئے تھے کے مجھے یہ
فیصلہ لینا پڑا۔۔۔اور میں جانتا ہوں میری بیٹی میرے فیصلے
میں ساتھ ہے۔۔۔

اُن کا ہاتھ انجو کے سر پر تھا اور وہ اُسے بہت پیار سے سمجھا رہے
تھے لیکن انجو کا ذہن سن ہو گیا تھا۔۔۔

دکش سے شادی وہ بھی اگلے ہی دن۔۔یہ سوچ بری طرح
بے چین کر رہی تھی۔۔۔

مگر پاپا۔۔۔ایسا کیا ہوا۔۔۔۔جو۔۔۔

کچھ دیر بعد اُس نے بمشکل خود کو سنبھالے بوجھل لہجے میں پوچھا۔۔۔۔۔۔

کچھ کاروبار کا مسلہ ہے بیٹا۔۔۔آپکو اس میں پڑنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔۔ویسے بھی شادی کچھ دِن بعد ہونی ہی تھی۔۔۔۔۔تو کل صحیح۔۔۔۔

سنگھ صاحب نے اُس کی بات کاٹ کر جواب دیا۔۔۔اُسے وجہ بتا بھی نہیں سکتے تھے کیوں کے وہ تو اُن کے اصل سے انجان تھی جب کے اُن کی بیوی سب جانتی تھی اور پہلی دفعہ پریشان تھی کے اُن کے بیٹی کا استعمال ہو رہا ہے

دکش آپکے لیے بلکل پرفیکٹ ہے اور میں آپکو اُس کے ساتھ ہمیشہ خوش دیکھنا چاہتا ہوں۔۔۔بھلے شادی جلد بازی میں کیوں نہ ہو رہی ہو لیکن اُسی شان سے ہو گی جیسے ہونی چاہیے۔۔۔۔اور آپ بھی بنا کچھ سوچے یا پریشان ہوئے خوشی خوشی انجوئے کریں گی۔۔

اُنہوں نے اُس کی خاموشی محسوس کر پر جوش انداز میں کہا لیکن وہ تب بھی مسکرا تک نا سکی زبردستی سر ہلا کر وہاں سے اٹھی اور اندر چلی گئی۔۔۔۔

♦♦♦♦

وہ مہندی کے فنکشن ختم ہونے کے بعد بری طرح تھک کر روم میں آئی اور چینج کیے بنا ہی بستر پر لیٹ گئی۔۔۔۔آنکھیں

بند کرتے ہی خیال ساحل کی اور جانے لگا اور اُسے یاد آیا کے وہ رات ملنے کا کہہ کر گیا تھا۔۔۔۔اُسے سو فی صد یقین تھا کہ وہ اپنے کہے پر عمل کریگا۔۔۔۔

اور اُس کی سوچ آتے ہی فون بجا۔۔

وہ تیزی سے اٹھ بیٹھی۔۔۔

نمبر انجان تھا لیکن دل کی بدلتی دھڑکن نے احساس دلایا کے وہی ہے۔۔۔

اُس نے چند سیکنڈ رک کر کال اوکے کی۔۔۔

باہر آؤ۔۔۔۔

وہ فون اٹھاتے ہی بنا کوئی ہائے ہیلو کیے سنجیدگی سے بولا

۔۔۔ نین نے اُسے سامنے تصور کر کے دیوار کو گھورا۔۔۔

کون بول رہا ہے۔۔۔۔

اُس نے انجان بن کر شانِ بے نیازی سے پوچھا۔۔۔

اپنی بیوی کے ماما کا بیٹا۔۔۔

اُس کی مسکراتی آواز آئی تو نین کے لب بھی خود بخود مسکرائے۔۔۔

کون بیوی۔۔۔۔۔

اُس نے آنکھیں گھما کر بیزار لہجے میں سوال کیا۔۔۔اُسے زچ کرنے کی کوشش کی۔۔۔۔

وہی بیوی جس کی کمر پر تین تل ہے۔۔۔۔۔ جنہوں نے رات۔۔۔۔

ساحل۔۔۔

وہ جواب میں بے باکی سے بولا تو وہ ایکدم سے سانس روک کر اُسے پکارتی اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔۔

اُس کے زوردار ہنسنے کی آواز فون میں گونجی۔۔۔تونین نے غصے سے دانت بھینچے۔۔۔۔

کتنے بڑے بے شرم ہو تم۔۔۔۔

وہ جھنجھلا کر ضبط سے بولی۔۔۔

یہ تو تم ہی بتا سکتی کے کتنا بڑا بے شرم ہوں۔۔۔ لیکن ابھی نہیں۔۔۔ابھی تو شروعات ہے۔۔۔پہلے اچھے سے ایکسپیرینس کرلو۔۔۔۔۔۔

وہ جواب میں سکون سے بولتا اُسے مزید تنگ کرنے لگا۔۔

سچ میں چھچھورے ہو تم۔۔۔۔

نین نے تاسف سے سر ہلا کر کہا۔۔۔۔

اور اس چھچھورے کی جان ہو تم۔۔۔۔

اُس نے بلکل نین کے انداز میں جواب دیا لیکن مسکراتے لہجے میں۔۔۔ نین نے اُس مسکراہٹ کو سامنے نا ہوتے ہوئے بھی محسوس کیا۔۔۔

چیپ باتیں بند کرو۔۔۔ بولو کیا کام ہے۔۔۔۔ کیوں فون کر رہے ہو۔۔۔۔

وہ غصے اور بیزاری سے بولتی کانوں سے ایر ننگز نکالنے لگی

۔۔۔۔

یہاں آکر پتہ چل جائے گا کیا کام ہے۔۔۔۔۔ تم باہر نکلو۔۔۔۔

اُس نے لاپرواہی سے جواب دیا۔۔۔پھر باہر آنے کو کہا۔۔

جی نہیں۔۔۔۔۔مجھے نیند آرہی ہے۔۔۔۔

نین نے صاف انکار کرکے جمائی لی۔۔۔۔

تمہاری نیند کا تو میں اچھے سے انتظام کرتا ہوں بس دو دن اور

صبر کرو۔۔۔۔فلحال باہر آؤ فوراً۔۔۔۔۔۔۔۔دماغ مت

خراب کرو میرا۔۔۔

وہ اُس کے مسلسل نخروں پر غصے اور سنجیدگی سے بولا تو نین کا

منہ حیرت اور غصے سے کھلا۔۔۔۔

تُم نااپناایٹیٹیوڈ سنبھال کر بات کرنا میرے ساتھ۔۔۔جاؤ نہیں آتی جو کرنا ہے کرلو۔۔۔۔

وہ بھی بھڑک کراُسی کے انداز میں بولی۔۔۔اور کچھ بھی سننے سے پہلے فون بند کر کے بیڈپر اچھال دیا۔۔۔

بڑاآیا مجھے دھمکیاں دینے والا۔۔۔

بلیک سلک کا نائٹ سوٹ لیے واشروم کے اندر آئی۔اور منہ ہی منہ میں اُس کے خلاف بڑبڑاتے ہوئے کپڑے چینج کرنے لگی تب ایکدم سے خیال آیا کہ اگروہ اُس کے انکار کرنے پر خود وہاں آگیا تو۔۔۔۔۔

اور پھر سے وہ اُس کے وہاں آنے کا رسک نہیں لینا چاہتی تھی۔۔۔۔۔

نہ کسی کے دیکھ لینے کا خوف چاہتی تھی۔۔

۔۔۔نا اُس کی مسلسل بے باکیاں سہنے کی ہمت تھی۔۔۔

تبھی ہڑبڑا کر جلدی جلدی چینج کیا اور روم سے باہر نکلی۔۔۔ریا کے روم میں جانے کے لیے کیوں کے وہاں تو وہ نہیں آسکتا تھا۔۔۔

سب اپنے اپنے کمروں میں تھے بلکل خاموشی تھی۔۔۔

ساری لائٹس بند تھی بس تھوڑی بہت ہی روشنی کوریڈور کو روشن کیے ہوئے تھے۔۔۔

وہ روم سے نکل کر چند قدم ہی آگے بڑھی تھی کے کسی نے اُس کا ہاتھ پکڑ کر زور سے کھینچا۔۔۔اور اُسے دیوار کی طرف دھکّا دیا۔۔۔۔

وہ خوف سے چینخ کر پورے علاقے کو جگادیتی اُس کے پہلے ہی ساحل نے اُس کی آواز کو اپنے ہاتھ کے زور سے بند کیا ۔۔۔

نین نے آنکھیں پوری کھولے پہلے خوف۔۔۔پھر حیرت۔۔۔۔پھر غصے سے اُسے گھورا اور اُس کا ہاتھ منہ سے ہٹانے کی کوشش کی۔۔۔۔

کیا بول رہی تھی شانی۔۔۔۔۔۔جو کرنا ہے

کرلو۔۔۔۔کرلوں اب۔۔۔

وہ اُسے اور اُس کی آواز کو قید کر کے اُس کے بے حد نزدیک

کھڑا مزے سے لیکن خونخوار انداز میں گھورتا ہوا پوچھنے لگا

نین نے کسمسما کر ہاتھ ہٹانا چاہا۔۔۔۔۔دھڑکنیں اُلجھنے

لگی۔۔۔۔۔سانس گھٹنے لگی۔۔۔۔۔

وہ اپنی کوشش میں کامیاب نہیں ہوئی تو تڑپ کر آنکھیں بند

کرلیں اور تھم گئی ساحل نے سختی کم کر دی مسکراتا ہوا اُسے

دیکھنے لگا۔۔۔۔

جب کے نین نے اُس کا ہاتھ نرم پڑتے ہی ایکدم سے آنکھیں کھولیں دونوں ہاتھوں سے ہاتھ پکڑ کر ہتھیلی کو دانتوں میں دبایا۔۔۔۔۔۔بے حد زور سے۔۔

وہ اس اچانک حملے پر گڑ بڑایا۔۔۔ جھٹکے سے اپنا ہاتھ کھینچا حالانکہ اتنی دیر میں بھی اُس کے ہتھیلی پر آدھے اور پچھلی طرف آدھے دانت بری طرح گڑھ کر نشان چھوڑ چکے تھے۔۔۔

حیرت سے نین کو دیکھا جو اُس کے دیکھتے ہیں ابر و اٹھا کر مسکرائی۔۔۔

اُس نے غصے سے دانت بھینچ کر اُس کا چہرہ جکڑے لبوں پر جھک کر وہ مسکراہٹ چھین لی۔۔۔۔۔۔۔۔

پُرشدت گرفت نے نین کے حواس جھنجھنا دیے وہ اُس کے انتقامی عمل سے گھبرا کر بری طرح لرز گئی لیکن چند سیکنڈ میں ہی کسی کی موجودگی محسوس کر کے اُسے مجبوراً رکنا پڑا۔۔۔۔۔۔

اُس کے الگ ہو کر پلٹنے پر نین سانس بحال کرتی لیکن سامنے سے آتے پورب کو دیکھ وہ بھی نہیں کر پائی۔۔۔۔

ایک کے بعد ایک شاک کے مارے اُس کا دل اب کانپنے لگا۔۔۔

کیا کر رہے ہو تم یہاں۔۔۔
کیا بے شرمی ہے یہ۔۔۔۔

وہ دونوں کو دیکھ کر رکا۔۔۔اور ساحل کو دیکھتے ہوئے غصے سے بولا تو نین نے بھی گھبرا کر ساحل کی اور دیکھا جو بدلے میں اُسے ہی گھور رہا تھا۔۔۔۔۔

جب کے نین کے لیے کھڑا ہونا مشکل تھا کے پتہ نہیں پورب کیا کیا سوچ چکا ہو گا اُس کے بارے میں۔۔۔۔

نہیں مطلب یہاں بھی کیوں باہر سڑک پر جا کر رومینس کرلو

ناا پنی بیوی کے ساتھ۔۔۔۔۔

پورب نے اُس کے ڈھٹائی سے گھورنے پر غصے کے ساتھ

افسوس سے کہا جب کے نین نے اُس کی بات پر حیرت سے

اُسے دیکھا۔۔۔۔ جھکتی نظریں ایکدم اٹھی۔۔۔

اسے کیسے پتہ۔۔۔۔

نین نے اُس کی طرف دیکھ کر صدمے سے پوچھا تو ساحل

نے بھی اُس کی جانب دیکھا اور ایکدم سے حیرت ظاہر

کی۔۔۔

ارے ہاں اسے کیسے پتہ۔۔۔۔۔

وہ بلکل اسی کے انداز میں صدمے سے بڑبڑایا۔۔۔ نین نے آنکھیں چھوٹی کر کے اُسے غور سے دیکھا۔۔۔ کیوں کے اُس کے تاثرات اوریجنل نہیں تھے۔۔۔

پوچھ کر بتاتا ہوں۔۔۔۔

وہ معصومیت بھرے انداز میں بولا اور پورب کی جانب غصے سے دیکھا جو مسکرا رہا تھا۔۔۔

کیوں بے سالے۔۔۔ تیرے کو کیسے معالم۔۔۔۔ جاسوسی کر رہا ہے اپن کی۔۔۔۔۔

وہ جیکٹ کی آستین اوپر چھڑاتے ہوئے سر ہلا ہلا کر پوچھنے لگا لیکن شکل سیریس نہیں تھی۔۔ گالوں میں ہلکے ہلکے ڈمپل نمایاں ہو رہے تھے۔۔۔۔ نین مسلسل اُسے دیکھتی اُس کا ایک ایک تاثر نوٹ کر کے دانت بھینچے لگی۔۔۔

کیا دیکھ رہی ہے پوچھا نا تیرے سامنے۔۔۔۔

وہ اُس کے خطرناک ہوتے تیور دیکھ کر صفائی دینے لگا۔۔۔

ایکسپریشن میچ نہیں کر رہے۔۔۔

نین نے دونوں ہاتھ باندھتے ہوئے کھا جانے والے انداز میں اُسے گھورا پورب کا قہقہہ نکلا۔۔۔ جسے اُس نے تیزی سے

روکا۔۔۔حالانکہ وہ لوگ کچن کے نزدیک کھڑے تھے اور آس پاس کوئی بھی نہیں تھی۔۔۔

پھر سے کوشش کروں۔۔۔

اُس نے ابرو اوپر اٹھا کر شرافت سے پوچھتے ہوئے نچلا لب دانتوں میں دبایا۔۔۔ڈمپل اور گہرے ہونے لگے تھے۔۔

آں ہاں۔۔۔۔۔

نین نے داد دینے والے انداز میں سر اثبات میں ہلایا وہ تیزی سے پورب کی طرف بڑھا۔۔۔۔

سالے کباب میں ہڈی۔۔۔۔۔۔۔

اُس کا گریبان پکڑ کر کھینچتے ہوئے غصے سے دبی آواز میں غرایا جب کے پورب کی ہنسی نہیں رک رہی تھی۔۔۔

۔

نین نے غصے سے مٹھیاں بھینچ کر۔۔۔اِدھر اُدھر نظریں دوڑائیں اور تھوڑے فاصلے پر اُسے دیوار پر لٹکتی میان نظر آئی۔۔۔وہ شوپیس کے طور پر لگی مصنوعی فائبر کی تلوار تھی۔۔۔

اُس نے آگے بڑھ کر احتیاط سے وہ تلوار دیوار سے اُتاری اور میان سے کھینچ کر وہ کسی یودھا کی طرح اُسے سنبھالتی اُس کی طرف بڑھی۔۔۔

وہ جو پورب جو دھمکانے میں مصروف تھا پیچھے سے ہی اُس کے بازو پر ایک وار کیا کے وہ بوکھلا کر پلٹا۔۔۔اور حیرت سے بازو سہلایا۔۔

ایک نمبر کے دھوکے باز۔۔۔۔۔۔لعنتی۔۔ذلیل کمینے آدمی ہو تم۔۔۔

وہ دھیمی آواز میں چیخ کر اُسے تلوار دکھاتی ہوئی بولی۔۔پورب نے اپنے ابلتے قہقہوں کا بمشکل گلا دبایا۔۔۔

تیری تو کیا کر رہی ہے ویڑی۔۔۔

شوہر کو کوئی ایسے مارتا ہے۔۔۔

ابے ودھوا ہو جائے گی تو۔۔۔

وہ اُس کے دوسرے وار کو اپنے شولڈر پر پڑنے سے روکتا تلوار کو مُٹھی میں پکڑے غصے سے بولا۔۔۔۔۔۔پورب کم آواز میں لیکن زوروں سے ہنستا گیا۔۔

شوہر تم جیسا ایل ایل ہو نہ تو اُسے ایسے ہی مارنا پڑتا ہے۔۔۔۔ نین نے غصے سے بولتے ہوئے جھٹکے سے تلوار کھینچی اور اُس کے سر پر مارنا چاہا کے وہ ایکدم سائیڈ پر ہوا۔۔۔

یار سن نا پلیز۔۔۔۔

بیچارگی سے بولا۔۔۔۔ لیکن نین نے دانت پیسے۔۔۔۔۔

نین چھوڑ دو۔۔۔۔۔ بخش دوں بیچارے کو۔۔۔۔۔

پورب نے مزے لیتے ہوئے افسوس سے کہا تو تو پوں کا رخ اُس کی طرف ہوا

ٹھیک ہے بخش دیتی ہوں اسے۔۔۔ تم آکر اس کی جگہ کھڑے ہو جاؤ۔۔۔

وہ تلوار کا رخ اُس کی جانب کر کے خونخوار انداز میں بولی تو پورب گڑ بڑا گیا۔۔۔۔

م۔میں۔۔۔۔ لیکن میں کیوں یار۔۔۔۔۔۔۔۔

ساحل نے ہنستے ہوئے سر ہلا کر انجوئے کیا جب کے پورب کے چھکے چھوٹ گئے۔۔

پھر منہ بند کر کے کھڑے رہو وہاں۔۔۔۔۔ ہمدردی نا جتاؤ زیادہ۔۔۔۔

وہ بھڑک کر اُسے گھورتے ہوئے بولی تو اُس نے فوراً منہ پر اُنگلی رکھ لی۔۔۔

غصے کا رخ پھر سے ساحل کی جانب ہوا تو وہ معصوم بن گیا۔۔۔

جان لے لوں گی میں تمہاری۔۔۔۔

نین نے غصے سے گھورتے ہوئے اُس کے شولڈر پر پھر وار کیا لیکن اس دفعہ اُس نے روکا نہیں بلکہ درد ہونے پر مسکراتے ہوئے لب بھینچے۔۔۔۔۔ نین کی آنکھیں اُداس ہو گئی۔۔۔

I hate you----

وہ ایکدم سے تلوار پھینک کر رونے لگی۔۔۔۔

اسے اپنے بارے میں بتایا لیکن مجھ سے چھپاتے

رہے۔۔۔۔۔مجھے نہیں بتایا لیکن اسے بتایا۔۔۔۔۔۔بیوی

میں ہوں یا یہ ہے۔۔۔۔۔

خفگی سے بولتے بولتے آنکھوں میں آنسو بھی آ گئے۔۔۔وہ

نزدیک ہوا چہرہ تھامنا چاہا لیکن وہ زوردار طریقے سے ہاتھ

جھٹک کر روک گئی۔۔۔

یار اسے بتانا پڑا۔۔ مجبوری تھی۔۔یہ مجنوں کی اولاد میرے راستے میں دیوار بن گیا تھا۔۔۔۔۔

وہ غصے اور بے بسی اس سے بولا پورب کو گھورا۔۔۔جواب بھی مسکرا رہا تھا

جھوٹ سب جھوٹ۔۔۔۔۔سب بہانے۔۔۔

میں اتنی پریشان تھی اتنی ٹوٹ گئی تھی لیکن تم پر۔ کوئی اثر نہیں ہوا۔۔۔۔

یہ ہے تمہارا پیار جسے میں نظر آتی۔۔۔۔

وہ رونا بھول کر غصے سے اُس کے سینے پر ہاتھ مارتی ہوئی بولی

پیار تو اندھا ہوتا ہے نا بیوی۔۔۔۔۔۔

وہ بیچار گی اور مصومیت کی انتہا لیے بولا کہ پورب نے قہقہہ لگایا

جب کے نین نے اُسے دانت بھینچ کر گھورا تو وہ ہنستے ہنستے اُسے باہوں میں بھنیچ گیا نین نے غصے سے خود کو جھٹک کر چھڑایا۔۔۔

افف میرا سر۔۔۔۔۔پورب یہ سب کیا ہو رہا ہے۔۔۔۔تم سے یہ امید نہیں تھی مجھے۔۔۔۔۔

وہ ضبط سے کہتی پورب پر بھی غصّہ کر گئی۔۔۔

ریلیکس۔۔۔یہ تمہیں سب بتادیگا۔۔۔بس تم یقین کر لینا پلیز۔۔۔

شکل سے بھلے جیسا ہو لیکن آدمی کام کا ہے۔۔۔۔۔۔

وہ مسکراتے ہوئے بولا جب کے ساحل نے اُسے ابرو اُٹھا کر دیکھا۔۔

ہاں اور اس شکل کے ساتھ کل اپنی انجو بے بی سے شادی بھی ہے میری۔۔۔

بالوں میں ہاتھ چلاتے ہوئے مزے سے بول کر اُس سے بدلہ لیا۔۔

پورب نے ایکدم سے سیریس ہو کر مٹھیاں بھینچی جب کے نین نے منہ کھولے صدمے سے اُسے دیکھا۔۔۔

پورب اُسے مارنے کو اُس کی طرف بڑھتا اُس سے پہلے وہ ہنس کر نین کا ہاتھ تھامے اُسے لے کر باہر کی جانب بھاگا۔۔۔

♦♦♦♦♦

اُس کے سب کچھ بتانے کے باوجود بھی نین ماننے کو راضی نہیں تھی۔۔۔۔ لیکن اب یقین کرنے کے علاوہ کوئی اور آپشن بھی نہیں تھا۔۔۔ بلآخر اُس پر احسان کرتے ہے یقین کر لیا تو ساحل نے سکون کا سانس لیا۔۔۔۔

دہلی ٹو نوئیڈا روڈ پر ایک خاموش اور پر سکون جگہ گاڑی رکی ہوئی تھی۔۔۔

آس پاس اندھیرا تھا بس گاڑی کی لائٹس اطراف کے کچھ حصے کو روشن کیے ہوئے تھی

اور آسمان میں جگمگاتے ستارے گاڑی کی کھلی چھت سے اندر عکس چھوڑ رہے تھے۔۔۔

دونوں پچھلی سیٹ پر وقت اور جگہ سے بے پرواہ ایک دوسرے میں محو تھے۔۔۔۔۔

نین اُس کا ہاتھ تھامے ہتھیلی پر بنے اپنے دانتوں کے نشانوں کو دیکھتی اُن پر اُنگلیاں پھیر رہی تھی۔۔۔اور ساحل کی نظریں اُس کے چہرے پر تھیں۔۔۔

ساحل۔۔۔۔۔

کچھ سوچ کر اُس نے سنجیدگی سے پکارا اور اُس کی جانب دیکھا۔۔۔

انجو کا تو کوئی قصور نہیں ہے۔۔۔ تمہیں نہیں لگتا تم اُس کے ساتھ غلط کر رہے ہو۔۔۔۔

وہ اُس کی آنکھوں میں دیکھتی اپنے ذہن میں چلتا سوال اور بے چین کرتی بات پوچھنے لگی۔۔۔

قصور تو تمہارا ابھی کوئی نہیں ہے لیکن پھر بھی تمہیں اتنا کچھ سہنا پڑا نا۔۔۔ اتنا تڑپایا تمہیں۔۔۔ خود سے دور رکھا۔۔۔

کیوں کہ یہ لوگ زہر بن کر مار رہے ہے ہمارے ملک کو۔۔۔۔ان جیسوں کا انت ہمارا مقصد ہے۔۔۔ جس کے سامنے جذبات میٹر نہیں کرتے۔۔۔۔۔۔۔ کبھی کبھی مشکل اور نازک راستے بھی چننے پڑتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔جو نا چاہو وہ بھی کرنا پڑتا ہے۔۔۔۔

اُس نے سنجیدگی اور سکون سے جواب دیا لیکن نین کی بے سکونی کم نہیں ہوئی۔۔۔۔بلکہ اس جواب سے وہ زیادہ پریشان ہوئی کہ وہ انجو سے شادی کرنے کے معاملے میں شاید سیریس ہے۔۔۔۔

تو کیا تم سچ میں اُس سے شادی کر لو گے۔۔۔۔

وہ اُس کا ہاتھ چھوڑ کر حیرت سے پوچھنے لگی وہ ایکدم سے مسکرایا اور ایکدم سے ہی دوبارہ سنجیدہ بھی ہو گیا۔۔۔

کرنی پڑے گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

شانے اچکا کر جس بے نیازی سے جواب دیا اتنی ہی شدت سے نین کو درد ہوا۔۔۔

اور اُس کے بعد۔۔۔۔۔

وہ اُس کا کالر جکڑ کر غصے اور خفگی سے دیکھتی پوچھنے لگی۔۔۔

اُس کے بعد۔۔۔۔

اُس نے معصومیت سے دوہرایا۔۔۔نا سمجھی کا مظاہرہ

کیا۔۔۔

ایک روم میں ساتھ بھی رہو گے اُس کے۔۔۔

نین نے جھجھک کر بھاری دل اور لہجے کے ساتھ

پوچھا۔۔اُس کے گال میں گہرائی اُبھر کر معدوم ہوئی۔۔۔

وہ تو رہنا پڑے گا نا۔۔۔

سنجیدگی معصومیت اور بیچارگی سے جواب دیا۔

اور پھر۔۔۔۔۔۔۔۔

نین نے شرٹ کو مزید سخت جکڑ لیا۔۔۔مانو خود کو مضبوط کر کے سوال کیا۔۔۔حالانکہ لہجہ کمزور سا تھا۔۔۔

اور پھر کیا۔۔۔۔۔۔

اُس نے پھر اجنبیت اور بینیازی دکھائی۔۔۔۔۔ نین نے اُس کی لاپرواہی پر چند سیکنڈ اُسے گھورا اور پھر ایکدم سے شرٹ جھٹک کر چھوڑ دی۔۔۔

کچھ نہیں مجھے واپس جانا ہے۔۔۔۔

آنسو روک کے پیچھے پلٹی دروازہ کھولنا چاہا۔۔۔۔ساحل نے اُس کا لاک پر رکھا ہاتھ تھام کر روک دیا۔۔۔اور اپنی جانب کھینچا۔۔۔۔۔۔

چھوڑو مجھے جانا ہے۔۔۔

وہ غصے سے اُس کی آنکھوں میں دیکھتی دانت پیس کر بولی۔۔

وہ بنا اثر لیے بے فکری سے مسکراتا اُس کے چہرے پر بکھرے بال پیچھے کرنے لگا۔۔۔

ابھی ابھی تو آئی ہو۔۔۔۔

بہار بن کے چھائی ہو۔۔۔۔

اُس کی کلائی آزاد کروانے کی کوشش ناکام کرتے ہوئے مدھم دلسوز آواز میں گنگنایا تو نین سانس روک کر اُسے دیکھنے

لگی۔۔۔پل میں سب کچھ ٹھہرتا ہوا محسوس ہوا۔۔۔۔۔مانو فضائیں تھم کر اُسے سننے لگی ہے۔۔۔

ہوا ذرا مہک تو لے۔۔۔

نظر ذرا بہک تو لے۔۔۔۔

وہ خوبصورت سی مسکراہٹ لبوں پر لیے دو اُنگلیوں سے چہرے کو چھوتے ہوئے اُسکے خفا خفا تاثرات کو بدلتا ہوا دیکھنے لگا۔۔۔۔

نین نے اُس کی گہری ہوتی مسکراہٹ پر سنبھل کر اُسے گھورا اور اُس کا ہاتھ اپنے چہرے سے دور کیا۔۔۔آنکھیں گھما کر منہ موڑ گئی۔۔۔

یہ شام ڈھل تو لے ذرااا۔۔۔

اُس نے رخ نین کے مخالف جانب کیا نظر اوپر کو اٹھائی سیاہ آسان کو دیکھا اور پھر پیچھے ہو کر سر کھلی کھڑکی پر رکھا۔۔

اُس کے ایک دم اپنے سامنے اتنے نزدیک آجانے پر نین فوراً سے سانس روک کر سیدھی ہوئی۔۔ہاتھ پیچھے کیے۔۔۔۔آنکھیں حیرت سے کھلی۔۔۔

یہ شام ڈھل تو لے ذرا۔۔۔۔

یہ دل سنبھل تو لے ذرا۔۔۔۔۔۔

وہ مسکراتی چاہت لٹاتی نظروں سے اُسے دیکھتا مدھم آواز میں گنگنایا۔۔۔۔ہاتھ اپنے دل پر رکھا۔۔۔۔ نین نے نظریں اُس کے چہرے سے ہٹائیں۔۔۔۔۔۔

میں تھوڑی دیر جی تو لوں۔۔۔

نشے کے گھونٹ پی تو لوں۔۔۔

نظریں بے خود ہوئی۔۔۔ مسکراہٹ مدھم ہوئی۔۔۔۔ہاتھ بڑھا کر نین کے گلے کی ابھرتی مٹتی شہ رگ کو چھوا تو اُس نے مُٹھی بھینچ لی۔۔۔۔

ابھی تو کچھ کہا نہیں۔۔۔

ابھی تو کچھ سنا نہیں۔۔۔۔

اُس نے ہاتھ پیچھے لے جا کر بالوں کو آزاد کیا تو کھل کر بکھرتے گیے۔۔۔اور وہ اُنہیں مُٹھی میں سمیٹ کر لبوں سے لگا گیا۔۔۔آنکھیں بند کر کے کھولیں

نین کی دھڑکنیں بے ترتیب ہونے لگی۔۔۔۔

لیکن اُسے روکنے کی ہمت نہیں ہوئی۔۔۔

ابھی نہ جاؤ چھوڑ کر

کے دل ابھی بھرا نہیں۔۔۔

اُس نے اگلے ہی پل اُن بالوں کو ہلکا سا کھینچا تو نین درد سے کراہ کر سر پر ہاتھ رکھے اُس کی جانب جھکی۔۔۔۔۔۔اُس کے بے حد قریب جھک کر اُسے گھور کر دیکھا۔۔۔وہ مسکرایا ۔۔۔۔۔۔

ابھی نا جاؤ چھوڑ کر۔۔۔۔۔۔

کہ دل ابھی بھرا نہیں۔۔۔۔۔

وہ مسکرا کر پُر حسرت نظروں سے اُسے دیکھتے ہوئے گنگنایا۔۔۔۔

نین نے غصے سے اُس کے ہاتھ سے اپنے بال چھڑائے۔۔۔اور اُسے گھورتی ہوئی پیچھے ہوئی لیکن وہ اتنی ہی

تیزی سے اُس کے شرٹ کا گریبان پکڑ کے کھینچتے ہوئے اُسے پہلے سے بھی زیادہ قریب کر گیا۔۔۔اور بلکل اُسی کے انداز میں اُسے گھورا۔۔۔

جب کے نین کی سانسیں مانو سینے میں اُلجھنے لگی۔۔۔۔۔۔۔دل شدت سے سمٹ گیا۔۔۔

جج۔۔۔جانے دو مجھے۔۔۔۔

وہ غصے اور اُلجھن سے اُس کی آنکھوں میں دیکھتی بے حد احتیاط سے بولی دونوں ہاتھوں سے اُس کی گرفت سے شرٹ چھڑانے کی کوشش کی۔۔۔

اگر نا جانے دوں تو۔۔۔۔

مسکراتی آنکھیں اور گمبھیر لہجے میں سوال کیا سانسوں نے چہرے کو چھوا کو تو نین نے گلا تر کیا۔۔۔۔۔۔

ضرورت ہی کیا ہے اب میری تمہیں۔۔۔۔
ناراض نظروں سے اُسے دیکھ کر نگاہیں نیچے کرلیں۔۔

ضرورت ہی ضرورت ہے آپکی۔۔۔۔۔
وہ اُس کی جھکی پلکوں کو دیکھ کر اسی کے انداز میں بولا۔۔۔۔۔

شادی اُس سے کرنے والے ہو۔۔۔اُس کے ساتھ رہنے والے ہو تو ضرورتیں بھی اُس سے ہی منوالو۔۔۔۔۔

نین نے نظریں جھکا کر رکھیں۔۔۔ سفید شرٹ کے دوسرے بٹن کو دیکھتے ہوئے بیزاری سے کہا لہجے میں ہلکی سی نمی گھل گئی۔۔

ساحل نے بغور اُس کے تاثرات دیکھے۔۔۔

نہیں منوا سکتا اُس سے۔۔۔۔ مجھے مار کھنڈی بیوی ہی جچتی ہے۔۔۔۔۔ اوپر سے دل سالہ تمہارے عشق کا غلام ہوتا جا رہا ہے۔۔

نزدیک سے اُس کے چہرے کے ایک ایک نقش کو نظروں سے چھو کر محظوظ ہوتے کہا۔۔۔۔

تو پھر اُس سے شادی مت کرو۔۔۔۔۔۔ میں نہیں سہہ سکتی

نین نے اُسے دیکھا۔۔۔۔بے حد اُداسی سے کہا

۔۔۔۔نہایت معصومیت سی ریکویسٹ کی۔۔۔

اور ایسا کیوں۔۔۔۔

اُس نے گھنی پلکوں اور لبوں میں نظریں الجھائے دھیمی سی آواز میں سوال کیا۔۔شرٹ چھوڑ کر اُس کے دور ہونے سے پہلے گردن میں ہاتھ ڈالا۔۔۔۔۔۔نین نے دانت بھینچ کر اُسے گھورا۔۔

کیوں کے آئے لوو یو نا وائلڈ مین۔۔۔۔

اُس کے کیوں پر وہ غصے سے بگڑ کر اُس کے شانے پر مکا مارتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔ساتھ آنکھوں میں آنسُو بھی آ گئے۔۔۔۔۔وہ بے ساختہ ہنسا۔۔۔

غضب۔۔۔۔۔

چاہت بھری نظروں سے اُسے دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔۔۔اور سر اوپر کر کے لبوں کو لبوں سے ہلکا سا چھوا۔۔۔

نین نے بدن میں سرایت کرتی سرد لہر کے زور پر آنکھیں بند کر کے کھولیں۔۔۔۔

پھر اُس سے شادی نہیں کرو گے نہ۔۔۔

اُس کا ہاتھ گردن سے ہٹا کر پیچھے ہوئی۔۔۔بہت بیچار گی سے پوچھا انگوٹھے سے شرٹ کی دوسری بٹن کو چھوتے ہوئے۔۔۔۔۔۔کہ وہ اُس کے انداز پر فدا ہوتے آہ بھر کر رہ گیا۔۔۔

رشوت دینی پڑے گی۔۔۔۔

اُس نے سوچنے والے انداز میں کہا اور نچلا لب بھینچا۔۔۔

کیا چاہیے۔۔۔۔۔

نین نے پہلے حیرت سے دیکھا۔۔۔پھر آنکھیں چھوٹی کر کے اُسے گھورتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔انداز ہوا کہ وہ موقعے کا فائدہ اُٹھانے کو یہ ڈرامے کر رہا تھا۔۔۔

چاہئے تو بہت کچھ لیکن فلحال سب سے ضروری

چیز۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ مسکراتے ہوئے بولا اور آخر میں سنجیدہ ہو کر اُسے

دیکھا۔۔۔اور اُس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا۔۔۔۔

گزرے کچھ مہینوں کے ہر دن ہر پل ہر لمحے میں تمہیں

میری وجہ سے جو سہنا پڑا اُس سب کے لیے آئے ایم

ساری۔۔

وہ اُس کا ہاتھ تھامے ہتھیلی کو انگوٹھے سے سہلاتے ہوئے سنجیدگی سے بولا نین غور سے اُس کے چہرے کو دیکھنے لگی۔۔۔

بے حساب دکھ دیے ہیں تمہیں اس عرصے میں۔۔۔بھلے مجبوری میں سہی لیکن بہت دل دکھایا ہے
تمہارا۔۔۔۔جس کی میں بھرپائی نہیں کر سکتا۔۔

۔۔۔۔۔۔

نین نے اُس کے لفظوں میں ہی نہیں۔۔۔اُس کی آنکھوں میں بھی گزری باتوں کا افسوس محسوس کیا۔۔۔۔جن باتوں نے خوفزدہ اور پریشان کر رکھا تھا وہ تو اُس کے سب کچھ سچ

بتانے کے بعد سے ہی بے معنی ہو گئی تھی۔۔ کڑواہٹ اگر بچی تھی تو وہ اس اظہارِ افسوس کے بعد ختم ہو گئی۔۔۔۔اپنا آپ غیر معمولی سا لگا۔۔۔

تم پہلے ہی سوری بول چکے ہو۔۔۔اب ضرورت نہیں۔۔۔ وہ آہستہ سے بولی۔۔ بلکل صاف دل اور صاف گوئی سے۔۔۔۔

ہاں پر پتہ ہے میرے سوری بولنے سے کچھ نہیں ہوتا۔۔۔۔دیکھ سکتا ہوں میں کہ تمہاری آنکھوں میں اب بھی وہ اُداسی ہے۔۔ جانتا ہوں اتنا آسان نہیں سب در گزر کرنا۔۔۔۔

لیکن میں چاہ کر بھی گزرے دنوں کو بدل نہیں سکتا۔۔۔۔۔۔۔ جسٹیفکیشن ہی دے سکتا ہو بس۔۔۔یا افسوس کر سکتا ہوں

حالانکہ میں وہاں سے ہی غلط ہوں جب تمہیں اکیلے چھوڑ آیا تھا۔۔۔بٹ ٹرسٹ می سب کچھ بہت اچانک بدل گیا تھا اسلئے تم سے واضح نہیں کر سکا کچھ ورنہ۔۔۔

وہ اُس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بلکل ٹھہرے ہوئے انداز میں سکون و سنجیدگی سے صفائی دیئے جارہا تھا کے نین نے ایکدم سے اُس کے لبوں پر اُنگلیاں رکھ کر اُسے روکا۔۔۔

تم زیادہ مت سوچو۔۔۔۔میں جانتی ہوں تم نے جو کیا وہ جان بوجھ کر یا خوشی سے نہیں کیا۔۔۔۔کوئی بھی یہی کرتا۔۔۔

وہ اُسے روک کر خلاف عادت سمجھداری سے بولی۔۔۔۔ساحل نے اُس کا ہاتھ لبوں سے ہٹا کر اپنے ہاتھ میں لیا۔۔۔اپنی جگہ سے اٹھ کر سیدھا ہوا

مگر۔۔۔یہ غلطی مجھے ہم دونوں کے درمیان میں ایک دیوار کی طرح نظر آرہی ہے۔۔۔۔۔

وہ ایک ہاتھ سے اُس کا چہرہ تھامتے ہوئے بے حد قریب ہو کر دھیمے پر سوز لہجے میں بولا۔۔۔۔نین نے سانسوں کی تپش محسوس کر کے گلا تر کیا۔۔۔

اور میں یہ دیوار نہیں چاہتا۔۔میں ہمارے

درمیان۔۔۔کوئی دوری۔۔۔کوئی خلش۔۔۔۔کوئی دیوار

نہیں چاہتا۔۔۔چاہو تو کسی بھی طرح مجھے آزما

لو۔۔۔۔میرے لیے تم کیا ہو پتہ لگ جائیگا۔۔۔

وہ اُس کی آنکھوں میں دیکھ کر جذبات سے بوجھل لہجے میں

بولتا اپنے لفظوں اور سانسوں کے اثر سے اُس کی دھڑکنیں

بے ترتیب کر گیا۔۔۔۔۔۔۔وہ چاہ کر بھی ایک لفظ نہیں بول

پائی۔۔۔۔

میرے پاس اپنوں کی کمی ہے۔۔۔۔۔رشتے بس قسمت سے

ملے ہیں۔۔۔۔۔اور تم اُن سب میں سب سے اہم ہو میرے

لیے۔۔۔۔بہت قیمتی ہو۔۔۔ تمہیں کھونے سے ڈر لگتا ہے۔۔۔۔

وہ انگوٹھے سے اُس کے گال کو رب کرتے ہوئے گمبھیر لہجے میں دھیمی آواز میں بولا۔۔۔۔۔۔ نظریں آنکھوں سے لبوں کی اور بھٹکیں۔۔۔۔۔ نین نے نظریں جھکا کر اُس کا ہاتھ چہرے سے ہٹایا۔۔۔۔۔

میرے ماما نانو داؤ دا اور باقی سب بھی تو ہے۔۔۔۔۔۔ کیا وہ لوگ اہم نہیں۔۔۔

اُس کی بدلتی نظروں کو محسوس کر کے وہ بات بدل کر دوسرا رخ دیتے ہوئے پوچھنے لگی۔۔۔۔۔۔

اُن سب سے اپنے پن کا رشتا ہے لیکن تم سے احساس کا۔۔۔جذبات کا رشتا ہے۔۔۔۔

وہ اسی انداز میں نہایت پُر جذب لہجے میں بولا۔۔۔نین نے غور سے اُسے دیکھا۔۔۔دل خوشگواری سے دھڑ کا۔۔۔

اُن سب سے مجھے ایک حادثے نے جوڑا ہے۔۔۔اور تم تو مجھ سے ازل سے منسوب ہو۔۔۔۔

وہ مدھم سا مسکرایا لیکن آواز اتنی ہی گمبھیر تھی۔۔۔اُس کا ہاتھ اپنے لبوں سے لگایا تو نین نے نظریں جھکائیں۔۔۔

میں اُس فیمیلی سے جڑا ہوں اور تم مجھ سے۔۔۔۔

اُس نے اُنگلیوں کو آپس میں اُلجھا کر دوبارہ اُنہیں لبوں سے لگایا تو نین نے سانسیں نگلیں۔۔۔

وہ سب میری زندگی کا حصہ ہے اور تم میری روح کا۔۔۔۔

وہ پیشانی سے پیشانی ٹکائے۔۔ شدت جذب سے بھاری لہجے میں بولا تو نین نے اُس کے حرکت کرتے لبوں کو دیکھا۔۔

تمہیں میرے اتنے ظلم کرنے کے بعد بھی مجھ سے اتنی محبت کب اور کیسے ہو گئی۔۔۔۔

وہ اپنی آنکھوں میں آنے کی کوشش کرتے آنسوؤں کو روکے مسکرا کر پوچھنے لگی تو وہ اُس کے سوال پر ہنس کر پیچھے ہوا۔۔۔۔۔

مشکل سوال ہے یہ۔۔۔ لیکن۔۔۔۔

اُس نے مسکرا کر سوچنے والے انداز میں ابرو کو چھوا۔۔۔ایک ہاتھ سختی سے تھامے رکھا۔۔۔۔ نین بیتابی سے اُسے دیکھنے لگی۔۔

دل شاید پہلی دفعہ تمہاری اور تب بڑھا جب تم نے کہا کے تمہیں میری ہنسی مکمل نہیں لگتی۔۔۔۔۔۔

وہ مسکراتی نگاہوں سے اُسے دیکھتا ہوا بولا نین دھڑکتے دل سے اُس کی جاذب مسکراہٹ کو دیکھنے لگی۔۔۔۔۔۔

لوگو نے ہمیشہ ہی دھیان دیا لیکن صرف یہ دیکھا کے میں کون ہوں۔۔۔۔ کیسا انسان ہوں۔۔۔۔۔۔ کتنے جرم کیے۔۔۔۔۔ کس کیٹیگری میں آتا ہوں۔۔۔۔

کسی نے یہ نہیں پوچھا تھا کبھی کے۔۔۔۔ تمہیں درد تو نہیں ہو رہا۔۔۔۔

اُس کی مسکراہٹ سنجیدگی میں بدلی اور آواز کچھ دھیمی کچھ بھاری ہوئی۔۔۔۔ آنکھیں کچھ پُر درد ہوئیں

۔۔

اور جب تم نے پوچھا تو لگا کے میرا ابھی کوئی ہے۔۔۔۔۔

شاید تب تم سے محبت ہو گئی۔۔۔

وہ آنکھوں میں بے پناہ جذبات سمیٹے بولا۔۔۔ نین کے دل میں دھواں دھواں سا بھرنے لگا۔۔۔

یا جس نے کبھی خود کو اہمیت نہیں دی اُسے تم نے اہم سمجھا۔۔۔۔۔ شاید تب تم سے محبت ہو گئی۔۔۔۔

وہ دوبارہ مسکرایا پر درد سا۔۔۔ لیکن بے حد خوبصورت۔۔۔۔۔ نین کے چہرے سے نظریں ہٹا کر ایک نظر دونوں ہاتھ کی آپس میں اُلجھی انگلیوں کو دیکھا۔۔۔ نین کی نظریں پیشانی پر بے ترتیب بکھرے بالوں پر۔۔۔ تو کبھی گہری آنکھوں۔۔۔ تو کبھی لبوں پر بھٹکتی رہیں۔۔۔۔۔۔

جو بات دنیا مجھے کبھی بھولنے نہیں دیتی تھی اُسے بڑی آسانی سے نظر انداز کر کے جب تم نے یہ کہا کے تم میرے ماما کے بیٹے ہو یہ میرے لیے کافی ہے۔۔

شاید تب تم سے محبت ہو گئی۔۔۔

اُس کی بھاری بوجھل آواز پر نین نے پلکیں جھپکیں منہ سے سانس لیے کر آنسوؤں کو روکنے کی پھر سے کوشش کی۔۔۔۔۔

یا شاید تب جب میرے لیے تم اپنی مامی سے اُلجھ گئی۔۔۔۔۔

وہ اُس کے چہرے کو دیکھ کر ہلکا سا ہنسا۔۔۔۔نین کے لب خود بخود مسکرائے۔۔۔مگر نظریں اُس کے چہرے پر تھمی رہیں۔۔۔اور دل بھر کر بھاری ہو گیا۔۔۔

شاید تب جب تم میرے لیے وہ محل جیسا گھر چھوڑ کر سڑکوں پر بھٹکنے کو تیار ہو گئی۔۔۔۔

وہ چاہت بھرے لہجے میں بولتا مسکراہٹ سمیٹ کر اُسے دیکھنے لگا۔۔۔نین نے تیزی سے پلکیں جھپکیں لیکن آنسو تب تک ٹوٹ کر چہرہ پر بکھر گیا۔۔۔

یا شاید تب جب تم نے میرے لیے دوپٹہ پہن لیا۔۔۔۔

وہ انگوٹھے سے اس آنسُو کو سمیٹ کر بولا۔۔۔۔۔۔اُس کی بھیگی آنکھوں میں دیکھ کر۔۔۔

یا پھر شاید تب جب میرے لیے کھانا بنانے کو تم نے اپنے ہاتھ جلا لیے۔۔۔۔۔

وہ بھیگی پلکوں کو دیکھتا اُنگلیوں کو آزاد کر کے ہتھیلی کو انگوٹھے سے چھو کر بولا تو نین نے اُس گدگداتے لمس پر مُٹھی بند کر لی۔۔۔

یا شاید تب جب تم نے میری لاکھ کوششوں کے بعد میرا ہاتھ نہیں چھوڑا۔۔۔۔۔۔۔

وہ اُس کی بند مُٹھی کو لبوں کے نزدیک کیے گمبھیر لہجے میں بولا۔۔۔۔ نین نے اُسے اپنی کلائی کو لبوں سے چھوتے دیکھ نظریں جھکائیں۔۔۔۔ نبض تیز تر ہوتی محسوس ہُوئی۔۔۔

جس جھوٹ کو حقیقت سمجھ کر اپنے آپ سے دن رات لڑتا تھا۔۔۔اُسے میری زندگی سے ختم کردیا۔۔۔۔۔مجھے میری پہچان ڈھونڈھ کر دی۔۔۔شاید اُس وقت مجھے تم سے بے انتہا محبت ہو گئی۔۔۔۔

وہ ہاتھ سے اُس کا چہرہ تھام کر اوپر کرتے ہوئے اُس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے سرگوشی میں بولا۔۔۔۔

اور پھر بھی تم بار بار مجھے جانے کو کہتے رہے۔۔۔۔۔۔۔یو کمینے۔۔۔۔

وہ بھیگی آواز میں خفگی اور غصے سے بولی۔۔۔۔۔وہ سنجیدگی سے اُس کے حرکت کرتے لبوں کو دیکھنے لگا۔۔۔۔

کیونکہ بیوقوف تھا میں۔۔۔۔

سوچ رہا تھا پیار کر کے اپنی کوئی کمزوری نہیں بنانی۔۔۔اسلئے تمہارے بنا رہ لوں گا۔۔۔

وہ بے حد دھیمے سے بولا۔۔۔۔نین کو اُس کی نظروں کی تپش اپنے لبوں پر شدت سے محسوس ہوئی۔۔۔

دھیرے دھیرے احساس ہوا کہ کہہ تو سکتا ہوں کے

تمہارے بن رہنا ہے مگر ایسا ممکن نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اُس کے چہرے کے بے حد قریب جھکا کے ناک سے ناک

مس ہوئی۔۔۔۔سانسیں چھو کر چہرے کو دہکانے

لگیں۔۔۔

جیسے میری مرضی کے بنا تم میری بیوی بنی۔۔۔ویسے زور

زبردستی کر کے دل پر بھی قبضہ کر لیا۔۔۔۔

پہلے تمہیں اپنانے کا حوصلا نہیں تھا پھر کھونے کی ہمت نہیں

رہی اور مجھے ہارنا پڑا۔۔۔۔۔۔

وہ بکھری بکھری بوجھل آواز میں سلگتے لہجے میں بولا پیشانی کو تین اُنگلیوں سے چھو کر چند جمع بالوں کو وہاں سے ہٹایا۔۔۔۔۔۔۔

نین کے لب اُس کو سانسوں کی حدت پر لرز کر کھلے۔۔۔

مجھے۔۔۔۔۔مجھے نہیں پتہ تھا کے۔۔۔تم اتنی۔۔۔سیریس باتیں بھی کر سکتے ہو۔۔۔۔

وہ نظریں جھکا گئی۔۔۔بات بدل کر اُس کے بدلتے رخ کو روکنا چاہا۔۔۔پیچھے ہونے کی راہ تلاش کی لیکن وہ پوری حد سے لگی ہوئی تھی۔۔۔روم روم الرٹ تھا۔۔۔۔۔

تمہیں یہ بھی نہیں پتہ کے یہ باتیں اُن فیلنگس کو ڈیفائن کرنے کے لئے کافی نہیں جو میرے اندر ہے۔۔۔۔۔

وہ بنا اُس کی اُلجھن کا اثر لیے آگ دیتے لہجے میں بولا نین نے اُس کے لبوں کی حرکت اپنے گال پر محسوس کی۔۔۔آنکھیں پوری کھول کر سانس روکے اُسے دیکھنے لگی۔۔۔۔

تمہیں یہ بھی نہیں پتہ کے جو دن تمہارے بنا گزارے ہے وہ میری دیوانگی کو کس قدر بڑھا چکے ہیں۔۔۔۔۔

وہ اُسے ایک بازو کے حصار میں لے کر خود میں بھینچتے ہوئے بولا۔۔۔۔اُنگلیوں کا لمس گردن پر محسوس کر کے اُس نے پیروں کی اُنگلیاں بھینچ لیں۔۔۔۔۔آنکھیں بند کر لیں۔۔۔۔

تمہیں یہ بھی نہیں پتہ کہ ہر دن تمہارے بنا کتنا ویران گزرا اور ہر رات تمہاری چاہ میں مجھے کیسے جلاتی رہی۔۔۔۔

وہ بند آنکھ کو لبوں سے چھو کر اپنی سانسوں سے اُس کے چہرے کو دہکاتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نین نے اُس کی شرٹ کو سختی سے تھام لیا

تمہیں یہ بھی نہیں پتہ کے میرا دل کتنا بے قرار ہے تم سے اُن لمحوں کا حساب لینے کو۔۔۔۔۔۔۔۔۔

لبوں نے گال کو نرمی سے چھو کر کان کے قریب سرگوشی کی۔۔۔۔گھنے بال چہرے پر سرسرائے ۔۔۔۔۔

تمہیں یہ بھی نہیں پتہ کہ اس وقت یہ اتنا سا فاصلہ بھی مجھ پر کتنا بھاری ہے۔۔۔۔۔۔۔

وہ کان کو لبوں سے چھو کر آگ سے دہکتے لہجے میں بولا

۔۔۔پُرزور سانسیں سنسناتی ہوئی ذہن پر برسی تو وہ بے ترتیب سانسیں لے کر اُس کے سینے سے لگ گئی۔۔۔۔۔اُس میں چھپنے کی کوشش کی۔۔۔۔۔دھڑکنیں کانوں میں شدت سے گونجنے لگی۔۔۔۔

ساحل نے ہاتھ سے تھام کر اُس کا چہرہ اوپر کیا اور اُس کے لبوں پر جھکا۔۔۔۔۔اُس نے بند آنکھیں زوروں سے میچ لیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔دھڑکنیں اُلجھنے لگیں۔۔۔۔

لگا وقت ایک جگہ آکر رک گیا۔۔۔۔

فضا میں سرور سا سنائی دینے لگا۔۔۔۔۔

اُس نے چند سیکنڈ کی تاخیر سے سانسیں آزاد کی۔۔۔ نین نے آنکھیں کھول کر اُسے دیکھا۔۔۔۔۔

اُس نے بھیگے لبوں کو انگوٹھے سے چھوا۔۔۔۔۔ بے خود نظروں سے اُس کی لرزتی پلکوں کو دیکھا۔۔۔۔۔

اپنی جگہ سے اٹھا اور آگے ہو کر فرنٹ سائٹ پر سامنے لگے بورڈ کو ٹچ کیا اور واپس اُس کے قریب ہوا۔۔۔۔۔

پہلے کھلی کھڑکیاں بند ہوئیں پھر چھت دھیرے دھیرے اوپر ہو کر بند ہونے لگی۔۔

بہت دیر ہو گئی۔۔۔۔ مجھے۔۔۔۔۔

وہ اُس کے ارادوں پر گھبرا کر جھجھکتے ہوئے بولنے لگی کے وہ شدت سے اُس کے لفظوں کو روک کر اُسے خود میں بھینچ گیا۔۔۔۔

لمحے بے ربط بے نام گزر کے آگے بڑھتے گئے۔۔۔۔آسمان کی سیاہی دھیرے دھیرے کم ہونے لگی۔۔۔۔رات سویرے کی جانب بڑھنے لگی۔۔۔

گہرے سکوت میں فون کا وائبریشن بھی بخوبی گونجا۔۔۔جس نے مدہوش لمحوں کو جھنجھوڑنے کی کوشش کی۔۔۔

وہ بمشکل خود کو روک کر پیچھے ہوا۔۔۔

اور فون اوکے کر کے کان سے لگایا۔۔۔۔

نین نے سر اُس کے بازو سے لگا کر سانسیں بحال کیں۔۔۔۔

فون پر جب اُسے معلوم ہوا کہ ویرانش کوئی راستہ نہ پا کر خود اپنے ملک واپس آ چکا ہے تو اُس کا بے خود ذہن فوراً بیدار ہوا۔۔۔۔لبوں پر مسکراہٹ آئی۔۔۔۔اُس نے جواب دے کر فون ہٹایا۔۔۔۔اور نین کی جانب دیکھا۔۔۔۔۔

ہاتھ سے اُس کا چہرہ اوپر کر کے پیشانی کو لبوں سے چھوا تو نین نے آنکھیں کھول کر اُسے دیکھا۔۔۔۔۔

دِل تو نہیں کر رہا اس وقت تم سے دور جانے کو۔۔۔ لیکن صرف کچھ گھنٹے اور۔۔۔

وہ نائٹ شرٹ کی کالر شولڈر پر درست کرتے ہوئے خمار زدہ لہجے میں بولا

تم اس سے شادی نہیں کرو گے نہ ماما کے بیٹے۔۔۔۔۔

نین نے اپنی پریشانی یاد آتے ہی دھیرے سے سوال کیا وہ بے ساختہ مسکرایا۔۔۔

اگر تم پرومس کرو کے ہمیشہ مجھ سے اتنے ہی پیار سے بات کرو گی۔۔۔۔۔روز مجھ پر اپنی کک پاور نہیں آزماؤ

گی۔۔۔۔۔اور کبھی بھی پبلکلی مجھے انسلٹ نہیں کرو گی تو

سوچوں گا۔۔۔۔۔۔

وہ پیچھے ہو کر شرٹ کے اوپری بٹن بند کرتے ہوئے محظوظ سا

مسکرا کر اُسے شرطیں بتانے لگا تو نین نے صدمے سے اُسے

گھورا۔۔۔۔

اُس نے بے نیازی سے کندھے اچکا دیے۔۔۔اور اپنی جانب

کا دروازہ کھول کر باہر نکلا۔۔۔۔۔۔

دوسری طرف آکر نین کے لیے دروازہ کھولا لیکن وہ اُسے

گھورنے میں مصروف تھی۔۔۔۔

جاؤ نہیں کرتی پرامس۔۔۔۔اور میرے ساتھ زیادہ مائنڈ مت کھیلنا۔۔۔اچھے سے سمجھ آرہا ہے مجھے کے کیسے موقعے پر چوکے مارنے کی کوشش کر رہے ہو تم۔۔۔لیکن نین تارا تمہارے جھانسے میں نہیں پھنسنے والی۔۔۔سمجھے

وہ غصے سے بولتی باہر نکلی اور آگے فرنٹ سیٹ پر آکر بیٹھ گئی۔۔۔۔

ٹھیک ہے پھر کل آکر لائیو دیکھ لینا میری شادی۔۔۔

وہ ڈرائیونگ سیٹ پر آکر لاپرواہی سے بولا نین نے آنکھیں پوری کھول کر اُسے گھورا۔۔۔۔

جان لے لوں گی میں تمہاری۔۔۔بکواس مت کرنا

بلکل۔۔۔۔۔۔۔۔

اُنگلی اٹھا کر دانت بھینچ کر اُسے وارن کیا۔۔۔ساحل نے ابرو

اٹھا کر سنجیدگی سے اُسے دیکھا۔۔۔

ٹھیک ہے میں تم سے اچھے سے بات کروں گی لیکن تم بھی

غصّہ کرنے کا موقع مت دینا۔۔۔۔۔

وہ چند پل اُس کے یوں ہی دیکھنے پر احسان کرنے والے انداز

میں بولی تو وہ مسکرایا اور گاڑی سٹارٹ کر کے آگے

بڑھائی۔۔۔

اور میں اوروں کے سامنے تمہیں ذلیل بھی نہیں کروں گی۔۔۔بس تم بھی کوئی جنگلی پن کر کے موقع مت دینا۔۔۔۔

نین نے ناگواری اور بیزاری سے کہا اُس نے مسکرا کر سر ہلا یا

اور کک بھی نہیں ماروں گی۔۔۔لیکن اگر نیند میں غلطی سے لگ گئی تو مجھے نہیں پتہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اُس نے شانِ بے نیازی سے کہ کے آنکھیں گھمائی۔۔۔

یہ موقع تو میں تمہیں بلکل نہیں دوں گا۔۔۔ڈونٹ وری۔۔۔

وہ ہنس کر اُسے دیکھتا۔۔

سر نفی میں ہلا کر بولا تو نین اُسے گھورتے گھورتے مسکرائی۔۔۔۔

♦♦♦♦♦

یہ کہاں لے آئے مجھے تم۔۔۔۔

وہ گاڑی کو ایک پرانے سستے سے لاج کے آگے رکتے دیکھ ناسمجھی سے پوچھنے لگی۔۔۔اتنی سنسان جگہ بوسیدہ سا مکان تھا کہ شاید ہی وہاں کوئی آنا پسند کرے۔۔

تم یہاں زیادہ سیف رہو گی۔۔۔۔اندر جاؤ۔۔۔

وہ چند سیکنڈ رک کر سنجیدگی سے بولا تو نین نے حیرت سے اُسے دیکھا۔۔۔اُس کے اچانک بدلے ایکسپریشن سمجھنے کی کوشش کی

دِماغ خراب ہے تمہارا۔۔۔۔
کل ریا کا سنگیت ہے پرسوں شادی ہے مجھے اُس کے ساتھ رہنا ہے اور تم چاہتے ہو میں یہاں رہوں۔۔۔۔ہر گز نہیں۔۔۔

حیرت فوراً ہی غصے میں بدلی۔۔رات کی خاموشی میں اُس کی نارمل اواز بھی زوروں سے اُبھری۔۔۔ساحل نے ضبط سے اُسے دیکھا۔

ایک تو آدھی رات کو بنا کسی کو بتائے اٹھالائے مجھے اور اب کہہ رہے ہو کے واپس مت جاؤ۔۔۔تا کے سب مجھے غائب دیکھ کر صدمے میں آجائیں۔۔۔۔۔۔اور وہ ریا کی رائے گڑھ والی ماسی وہ تو یوں ہی آج کل کی لڑکیوں کے نام سے خار کھاتی رہتی تھی۔۔۔۔۔۔۔مجھے غائب دیکھ کر سمجھے گی میں راتوں رات کسی لڑکے کے ساتھ بھاگ گئی

ہوں۔۔۔بدنام ہو جاؤں گی میں تمہارا تو کچھ بھی نہیں جائے گا۔۔۔

وہ اپنے فورم میں آکر بے ربط بولتی گئی جب کے ریا کی ماسی کے قصے پر وہ تاسف سے اُسے دیکھتا رہ گیا

پورب سب سنبھال لے گا یار۔۔۔تم اندر جاؤ نا۔۔۔۔

اُس کی مسلسل بڑبڑ پر وہ عاجزی سے بولا۔۔۔۔۔ نین نے اُسے آنکھیں دکھائیں۔۔۔

نووے۔۔۔۔۔ میں تم سے تمیز سے پیش آرہی ہوں تو اُس کا زیادہ فائدہ مت اُٹھاؤ۔۔۔۔۔۔ پیار ایک طرف لیکن۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اُنگلی اٹھا کر اُسے وارن کرتے انداز میں بولے جارہی تھی کہ پہلے تو اُس نے تمیز لفظ پر دانت بھینچے پھر غصے سے آنکھیں گھمائی اور اس کا چہرہ گالوں سے پکڑ کر گرفت میں لیا اور اُس کی طرف جھک کر لبوں کو قابو کر کے اُس کی آواز بند کی۔۔ صرف تین سیکنڈ کے لیے۔۔۔۔۔

نین کے حواس جھنجھنا گئے۔۔۔

۔۔۔ٹرسٹ می۔۔۔۔اینڈ جسٹ ڈو اٹ۔۔۔۔

سانس اور چہرہ آزاد کر کے اُس کی صدمے سے پھٹی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے سکون و سنجیدگی سے بولا نین نے ماتھے پر بل ڈالے بیچارگی سے اُسے دیکھا۔۔۔۔

مگر میں۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ نزدیک تھا اسلئے کوئی رسک نا لیتے ہوئے اپنی ڈھٹائی چھوڑ کر معصوم سی شکل بنائی۔۔۔پھر بھی ساحل نے اپنا عمل دوہرایا۔۔۔اُسے بولنے سے روکا۔۔۔۔بہت نرمی اور جذب سے۔۔۔۔

کہ احساسِ تپش پر نین نے آنکھیں بند کر کے کھولیں۔۔

پلیز۔۔۔۔

وہ اُس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بلکل دھیرے سے بولا تو

وہ ہار مان کر پریشانی سے اُسے دیکھتی دروازہ کھول کر باہر نکل

گئی۔۔۔۔۔

اُسے خفگی سے گھورا اور مرے مرے قدموں سے آگے بڑھ

کر اُس گیسٹ ہاؤس کے دروازے تک پہنچی۔۔۔وہ مسکرا کر

اُسے جاتے دیکھتا رہا اور پھر گاڑی سٹارٹ کر کے آگے بڑھا

لی۔۔۔۔

نین کا دل تو بلکل نہیں کیا کے وہ اندر جائے ریا کا سوچ کر الگ

پریشان تھی لیکن ساحل کے اتنے زور دینے پر کوئی راستہ

نہیں بچا۔۔۔اُسے اندازہ ہوا کے وہ ضرور اُسی کی بہتری کے لیے ایسا کہہ رہا ہے۔۔شاید اُسے ڈر ہو کے دشمن نین تک نا پہنچ جائے اسلئے وہ اُسے محفوظ جگہ چھوڑ رہا ہو۔۔کیوں کر اتنی معمولی جگہ پر تو کوئی دھیان نہیں دیتا۔۔۔

اُس نے بہت بے دلی سے خود کو راضی کیا اور دروازہ دھکیل کر اندر گئی۔۔۔

اُس کے اندر جاتے ہی کافی دیر سے ایک ٹرک کی اوٹ میں کھڑی گاڑی کی لائٹس جلی اور وہ آگے ہو کر اسی جگہ آکر رکی جہاں ساحل کی گاڑی تھی۔۔۔

اور اندر موجود آدمی نے فون نکال کر کان سے لگاتے ہوئے اُس جگہ کا ایڈریس دوہرایا۔۔۔

♦♦♦♦♦

لمبی رات ایک جھونکے کی طرح گزر گئی تھی۔۔۔۔دل دکھی تھا اور دماغ پریشان۔۔۔۔آنکھوں کو رونے سے فرصت نہیں مل رہی تھی کے نیند نصیب ہو سکے۔۔۔۔

صبح کھلی کھلی تھی لیکن بے حد ویران جیسے زندگی کی آخری صبح ہو۔۔۔۔جیسے اُس کے دل کا درد فضاؤں میں گھل کر اُنہیں اُداس کر گیا ہے۔۔۔۔۔

وہ طلوع ہوتے سورج کی زرد روشنی کو خالی خالی آنکھوں سے دیکھ رہی تھی دماغ ایسے سن تھا کے کمرے میں کسی کی آمد کا بھی احساس نہیں ہوا۔۔۔

گڈ مارننگ پرنسیز۔۔۔۔

اُس کے کان میں مدھم میٹھی سی سرگوشی بھی کسی جلتے تیل کی مانند گونجی۔۔۔اُس نے چونک کر پیچھے دیکھا۔۔۔۔۔اور دل کا درد کچھ اور بڑھ گیا۔۔۔

دد۔۔۔۔دکش۔۔۔آپ آپ۔۔۔۔

وہ اُسے اس پہر اپنے گھر اپنے کمرے میں اتنے نزدیک دیکھ حیران بھی ہوئی اور بے چین بھی۔۔

آپ ایسے ایکدم سے۔۔۔

ناک بھی نہیں کیا۔۔۔۔

بڑی مشکل سے اپنے لہجے کو ہموار کرتے ہوئے پوچھنے لگی۔۔ومسکرایا

اب چند گھنٹوں بعد تو ہم آفیشیلی ایک دوسرے کے ہونے والے ہے۔۔۔اب یہ فارمیلیٹیز کیوں کرنا۔۔۔۔تم بہت پریٹی لگ رہی ہو۔۔۔۔

وہ بدلے بدلے لب و لہجے میں بولتا اُس کے چہرے کو گہری نظروں سے دیکھنے لگا کے انجو کو بے حد حیرت کے ساتھ اُلجھن بھی ہوئی۔۔۔اور ایک خیال بھی آیا کے اگر پورب ہوتا تو شاید اُسے دیکھ کر جان جاتا کے وہ اندر ہی اندر کس قدر بکھری ہوئی ہے۔۔۔۔اُس کی آنکھوں کو دیکھ کر اُس کے آنسوؤں کی کہانی جان جاتا۔۔۔

آپ کو کچھ کام تھا۔۔۔۔۔۔

وہ بجھے دل اور لہجے سے نظریں پھیر کر پوچھنے لگی۔۔

تمہیں آخری بار بائے فرینڈ بن کے ملنا تھا بس۔۔۔ کچھ دیر بعد تو ہم ہسبنڈ وائف ہو جائے گے۔۔۔ لائف ٹائم کے لیے ایک دوسرے کے۔۔۔

وہ شرارت سے مسکرایا لیکن انجو کے اپنی طرف دیکھنے تک مسکراہٹ مدھم کر لی شرارت چھپ کر جذباتیت میں بدل گئی۔۔۔ انجو اُس کی بات پر ضبط سے اُسے دیکھنے لگی دل نے

پورب کو شدت سے پکارا۔۔۔وہ دوبارہ نظریں جھکا گئی تاکہ دکش اُس کی آنکھوں میں آتے آنسو نا دیکھ سکے۔۔۔۔

پتہ ہے میں نے ہماری ویڈنگ نائٹ کے لیے ایک بہت اسپیشل سرپرائز پلین کیا ہے۔۔۔۔۔یہاں سے بہت دور ۔۔۔۔بس میں اور تم۔۔۔۔تیسرا کوئی نہیں ہو گا۔۔۔چاروں اور ہواؤں میں رومینس ہی رومینس ہو گا۔۔۔۔۔

وہ مسکراتا ہوا اُس کے جھکے سر کو دیکھنے لگا۔۔۔اُس کے چہرے سے بال ہٹانے کو ہاتھ بڑھایا تو انجو نے فوراً اُس کا ہاتھ تھام لیا۔۔۔۔

دکش پلیز۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اُس کا ہاتھ پکڑ کر دور کیا۔۔۔ لیکن اُس کی جانب نہیں دیکھا۔۔۔۔۔۔ڈر بھی محسوس ہوا اور بے سکونی بھی۔۔۔

تمہیں ہی تو شکایت تھی نا کے میں دور رہتا ہوں۔۔۔اور اب جب میں پاس ہوں تو یہ گھبراہٹ کیوں۔۔۔

اُس نے سنجیدگی سے پوچھا تو انجو نے جھجھکتے جھجھکتے اُسے دیکھا۔۔

نہیں وہ میری طبیعت کچھ ٹھیک نہیں ہے۔۔۔ تھوڑی دیر ریسٹ کرنا چاہتی ہوں۔۔۔۔۔

وہ بہانا بنا کے اُس سے بچنے کی کوشش میں تھی۔۔۔تا کے وہ وہاں سے چلا جائے اور اُس کی مشکل آسان ہو۔۔۔۔۔

بہانے بنانے کی کوشش اچھی ہے لیکن رات کو میں کوئی بہانا بھی نہیں سنوں گا۔۔۔

اُس نے مسکراتے ہوئے جواب دیا انجو کو پہلی دفعہ اُس کی باتوں سے ناگواری اور کراہیت کا احساس ہوا۔۔۔

سچ بتاؤں تو مجھ سے رات کا بھی انتظار نہیں ہو رہا آج۔۔۔۔۔ایسا لگتا ہے گھڑی سلو موشن میں چل رہی

ہے۔۔۔۔۔جانے کب یہ وقت وہاں آکر پہنچے جہاں تم اور میں ایک دوسرے کے ہو پائیں گے۔۔۔۔

وہ کھڑکی کے شیشے پر اُس کے سر سے کچھ دور ہاتھ رکھ کر اُس کے مزید نزدیک ہوااور اُس کے چہرے کو گہری نظروں سے تکتے ہوئے سلگتے سے انداز میں بولا۔۔۔انجو کی دھڑکنیں خوف سے لرزیں

دلکش۔۔۔۔

اُس نے کچھ ناگواری اور غصے سے اُسے دیکھا تو وہ ہنس کر پیچھے ہوا۔۔۔

ٹھیک ہے میں ابھی جارہا ہوں تم ریسٹ کرو۔۔۔۔۔رات تک اپنی طبیعت ٹھیک کرلو۔۔۔۔تمہارے لیے آسانی ہو گی۔۔۔۔

ہنسی روک کر معنی خیز نظروں سے اُسے دیکھتا پیچھے ہوتا ہوتا بولا اور روم سے باہر نکل گیا۔۔۔۔

انجو اُس کے جانے کے بعد بھی چند پل دروازے کو دیکھتی رہی۔۔۔اُس کی باتیں اُس کی نظریں سوچ کر بدن جھلسنے لگا۔۔۔

نہیں نہیں نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سختی سے مٹھیاں بھینچ کر سر ہلاتے ہوئے اُس کے خیال کو اُس کی باتوں کو ذہن سے جھٹکنے کی کوشش کی۔۔۔

دل مانو انگاروں پر سلگنے لگا۔۔۔

وہ بے بسی سے روتی بیڈ پر آ کر گر گئی۔۔۔۔

شدتوں سے روتی گئی۔۔۔بے بسی کے آنسو بہاتی گئی۔۔۔

جب سہنا مشکل ہوا اور سانسیں رُکنے لگی تو اٹھ بیٹھی اور فون اٹھا کر پورب کا نمبر ڈائل کیا۔۔۔

رات سے جو ہمت نہیں کر پائی تھی وہ دکش کی باتوں کے بعد خود میں پیدا کر لی کہ جب وہ باتیں برداشت نہیں ہو رہی تو زندگی بھر کا ساتھ کیسے ممکن ہے۔۔

ہچکیاں زوروں سے گونجی ہوئی تھی۔۔۔دل تیزی سے دھڑک رہا تھا اور فون کو تھامے ہاتھ لرز رہے تھی۔۔۔مگر قسمت بے رحم تھی کے بار بار کوشش کرنے کے باوجود پورب کا کوئی نمبر نہیں لگا نا ریا کا۔۔۔۔

وہ اپنی بدنصیبی کو روتی دوبارہ منہ تکیے میں چھپا گئی۔۔۔۔

♦♦♦♦♦♦♦

وہ اپنی پوری ہمت سمیٹ کر نیچے آئی۔۔۔۔۔۔اپنے مام ڈیڈ کو ناشتے کی ٹیبل پر دیکھا۔۔۔دونوں ہی پریشان سے تھے۔۔۔اچانک شادی اور خطرہ دونوں ہی سر پر بوجھ جیسے تھے۔۔۔۔۔خوش ہونے کی بجائے فکر مند تھے۔۔۔وہ

انہیں اور پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی لیکن یہ آخری موقع تھا۔۔۔۔اُس کی زندگی کا فیصلہ اُس کے لیئے موت بنتا جا رہا تھا۔۔۔

ڈیڈ۔۔۔۔۔۔مجھے۔۔۔۔مجھے۔۔

وہ اُن کے مسکرا کے دیکھنے پر سر جھکائے بولنے لگی لیکن زبان ساتھ نہیں دے رہی تھی۔۔۔۔

دونوں نے ہی حیرت سے اُسے دیکھا۔۔۔

انجو۔۔۔۔۔کیا ہوا بیٹا۔۔۔۔۔

مسز سنگھ نے اُس کے پاس آکر اُس کے گال پر ہاتھ رکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔

مجھے شادی نہیں کرنی۔۔۔۔۔

وہ اُنہیں دیکھ کر سرسراتے لہجے میں بدحواس سی

بولی۔۔۔دل زوروں سے دھڑکتا رہا۔۔۔اُس کی بات سن

اُن کے چہرے کا رنگ اُڑ گیا۔۔۔

سنگھ صاحب کی پیشانی پر پڑی لکیریں ایکدم سے مٹ

گئیں۔۔۔

مجھے دکش سے شادی نہیں کرنی۔۔۔۔۔

اُس نے اپنے ڈیڈ کی طرف دیکھ کر بھی اپنی بات

دہرائی۔۔۔۔آنکھوں سے آنسو بھی بہتے رہے۔۔۔۔

سنگھ صاحب اپنی جگہ سے اٹھ کر اُس کے پاس آئے۔۔۔

دیکھو بیٹا میں جانتا ہوں یہ سب اس طرح اچانک ہو جانے سے آپ نروس ہے لیکن فکر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔۔۔۔۔۔اور خود آپ بھی تو یہی چاہتی ہے,۔۔۔آپ نے ہی تو اُسے چنا ہے۔۔۔۔پھر اتنا پریشان ہونے والی کیا بات ہے۔۔وہ بھی بس اسلئے کیوں کے شادی کچھ دِن پہلے ہو رہی ہے۔۔۔

اُنہوں نے نرمی سے اُسے سمجھایا۔۔۔کچھ حیرت بھی تھی۔۔۔مسز سنگھ بھی پریشانی سے اُسے دیکھنے لگی۔۔۔۔

۔۔

اب میں ایسا نہیں چاہتی۔۔۔۔میں دکش سے شادی نہیں کرنا چاہتی۔۔۔۔آج یا پھر کبھی بھی۔۔۔۔۔

وہ روتے روتے سر نفی میں ہلا کر بولی۔۔۔۔

یہ تم کیا کہہ رہی ہو انجو۔۔۔۔

مسز سنگھ نے گھبرا کر اُسے دیکھا اور اُس کا رخ اپنی طرف کیا سنگھ صاحب کے تاثرات بھی سخت ہوتے گئے۔۔۔۔

مجھ سے غلطی ہو گئی تھی مما۔۔۔

میں سمجھ نہیں پائی کے صحیح غلط کیا ہے۔۔۔۔ لیکن اب جب بات اپنی زندگی کے سب سے اہم فیصلے کی آئی تو مجھے محسوس ہوا کہ دکش کو پانے کی خوشی سے زیادہ مجھے اُسے کھونے کا ڈر مار رہا ہے۔۔۔۔

وہ اُنہیں دیکھ کر بے بسی سے روتے ہوئے بولی۔۔۔اُنہوں نے بے یقینی سے اُس کے چہرے کو جانچا۔۔۔

کس کی بات کر رہی ہو تم۔۔۔

اُنہوں نے اُسے جھنجھوڑا۔۔۔ہوش میں لانے کی کوشش کی۔۔۔

پورب۔۔۔۔۔۔

اُس نے اُن کی آنکھوں میں دیکھ کر اُس کا نام لیا۔۔۔۔اُنہیں حیرت نہیں ہوئی مگر خوف محسوس ہوا۔۔۔

سنگھ صاحب نے غصے سے مٹھیاں بھینچ لی۔۔۔چہرہ ضبط سے سرخ ہوا۔۔۔

جو ہمیں میسر ہوتا ہے اُس کی اہمیت کبھی معلوم ہی نہیں ہوتی۔۔۔جب تک وہ ساتھ تھا اُس کی اہمیت مجھے بھی سمجھ نہیں آئی۔۔۔لیکن جب اُس کے بنا اپنی زندگی تصور کی تو کچھ بھی نہیں تھا۔۔۔سب بلکل بے رنگ تھا۔۔۔۔

وہ نظریں جھکائے بولی اس بات سے بے پرواہ کے کیسے اُس کے الفاظوں سے اُس کے باپ کا خون کھول رہا ہے اور کیسے اُس کی ماں کا دل خوف سے مدھم پڑ رہا ہے۔۔۔

بچپن سے آج تک چاہے کوئی شرارت ہو۔۔۔اسکول کمپیٹیشن ہو یا کالج پلے ہو وہی میرا پارٹنر رہا ہے نہ۔۔۔۔تو اب لائف پارٹنر کوئی اور کیسے ہو سکتا ہے مما۔۔۔۔۔

وہ اُنہیں دیکھ کر سوال کرتی زوروں سے رو دی۔۔۔

بس۔۔۔۔بہت ہو گیا۔۔۔۔

سنگھ صاحب نے سختی سے کہا تو اُس نے سانس روک کر اُنہیں دیکھا۔۔۔

خبردار جواب ایک بھی شبد کہا۔۔۔۔۔۔ تمہاری شادی دکش سے ہو گی اور یہ میرا فیصلہ ہے۔۔۔۔ جا کر تیار ہو جاؤ۔۔۔

اُنہوں نے بمشکل اپنا غصّہ کنڑول کرتے ہوئے اُسے سرد انداز میں حکم سنایا تو وہ حیرت سے اُنہیں دیکھنے لگی۔۔۔۔

نہیں ڈیڈ۔۔۔ میں دکش سے شادی نہیں کروں گی۔۔۔۔

وہ حیرت سے اُنہیں دیکھتی مضبوط لہجے میں بولی تو اُن کا ہاتھ اٹھ گیا اور وہ تھپڑ جو اُس وسیع ہال میں گونجا انجو کو شاک دے گیا۔۔۔ جنہوں نے کبھی سخت لہجے میں بات تک نہیں کی تھی اُنہوں نے اتنی بے رحمی سے اُس کے چہرے پر نشان چھوڑے کے وہ صدمے سے اُنہیں دیکھتی رہ گئی۔۔۔

مسز سنگھ نے بھی روتے ہوئے منہ پر ہاتھ رکھ لیا۔۔۔

میں نے کہا کہ ایک لفظ بھی مت کہنا انجو۔۔۔۔۔۔ تمہاری شادی ابھی ہو گی اور دکش سے ہی ہو گی۔۔۔۔۔اور اگر تم نے اُس پورب کا نام بھی لیا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔۔۔ وہ غصے سے سخت لہجے میں بولتے اپنے ڈیڈ نہیں کوئی لگے۔۔۔ انجو روتی ہوئی بھاگ کے اپنے روم کی جانب بڑھ گئی۔۔۔

یہ آپ کیا کر رہے ہیں۔۔۔ کیا اپنی بیٹی کے ساتھ یوں زبردستی کریں گے۔۔۔۔

مسز سنگھ نے اُنہیں سمجھانا چاہا۔۔۔حالانکہ انہیں اچھے سے معلوم تھا کوئی اثر نہیں ہوگا کیوں کے بیٹی بھلے پیاری تھی لیکن نام اور دولت بھی کم عزیز نہیں تھے۔۔۔

اگر اس کے دماغ سے یہ فتور نہیں اترا تو مجھے زبردستی کرنی پڑے گی۔۔۔تم نے سوچا ہے کے اگر یہ سب دکش کو پتہ چلا یا یہ شادی نہیں ہوئی تو کیا ہو سکتا ہے۔۔۔۔

میری ساری پاور پوزیشن۔۔۔بزنس سب داؤ پر لگا ہے۔۔۔اور اپنی بیٹی کی بیوقوفی کی وجہ سے میں وہ سب کھونا نہیں چاہتا۔۔۔۔

وہ غصے سے بھرے لہجے میں بولے۔۔ لہو جیسے اُبل کر بہنے کو تھا۔۔۔ ساری مشکلیں جیسے ایک ساتھ سر پر آ گئیں تھیں۔۔۔

تم اُسے جا کر تیار کرواور نیچے لے آؤ۔۔۔ اچھی طرح سے سمجھا دینا کے مجھے سخت ہونے پر مجبور نہ کرے۔۔۔۔

اُنہوں نے اپنی بیوی کی سننے سے پہلے ہی اپنا فیصلہ سنایا اور خود وہاں سے چلے گئے۔۔۔ مسز سنگھ افسوس سے اُنہیں جاتے دیکھتی رہیں۔۔۔۔

♦♦♦♦♦♦

اُسے سب سمجھا دیا ہے۔۔۔ڈونٹ وری۔۔۔۔وہ وہاں سیف ہے۔۔۔

گاڑی کا دروازہ کھول کر اندر بیٹھتے ہی پورب نے اُسے بتایا تو اُس نے سر ہلایا۔۔۔

اُن کی گاڑی سنگھ صاحب کے بنگلے سے کچھ فاصلے پر رکی تھی اور گیٹ کے باہر کا منظر واضح تھا جہاں صرف گارڈ کی وردی میں آفیسرز تعینات تھے۔۔۔

تمہیں پتہ ہے نہ اب کیا کرنا ہے۔۔۔

اُس نے پورب کی جانب دیکھے بنا کہا۔۔۔

ہاں لیکن انجو نے منع کر دیا تو۔۔۔۔

پورب نے پر سوچ انداز میں لب بھینچے۔۔۔۔

تو تمہاری قسمت۔۔۔۔

حالانکہ ابھی ساری سچویشن تمہارے فیور میں ہے۔۔۔اب تم پر ڈیپینڈ کرتا ہے کے تم کیا کرتے ہو۔۔

اُس نے بے نیازی سے جواب دیا۔۔۔پورب انجو کو اپنی بات منوا سکتا ہے یا نہیں اس چیز سے اُسے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا۔۔۔اُسے ہر حال میں اپنے کام سے مطلب تھا۔۔۔یہ بس پورب کے لیے اُس کا ایک فیور تھا۔۔۔کیوں کے انجو اس سب معاملے سے بلکل انجان اور الگ تھی۔۔۔۔

اُسے بس سنگھ صاحب کے گھر تک رسائی اور اُن سے نجی تعلق کا بہانا چاہیے تھا۔۔اور اُس کے لیے اُن کی عزیز بیٹی انجو واحد راستہ تھی ورنہ وہ اسے کبھی انوالو نہیں کرتا۔۔۔

حالانکہ اُسے انجو کی باتوں سے سمجھ آتا تھا کے پورب کی اہمیت اُس کے نزدیک کیا ہے لیکن وہ اُسے اپنی باتوں میں اُلجھا کر اُس کا دھیان اپنی طرف کھینچتا رہتا تھا۔۔۔اُس کی پسند نا پسند کو اُس کی چھوٹی چھوٹی باتوں کو اہمیت دے کر اُسے متاثر کرتا رہتا تھا۔۔۔

شروع دن سے ہی پورب کی نظریں بھی اس پر اپنے لیے نفرت واضح کرتی تھی اور بلاوجہ کی بحث تکرار بھی ہو جاتی تھی۔۔۔جسے وہ اگنور کر دیتا لیکن پورب کو اپنے اور انجو کے

راستے میں دیوار بنتے دیکھ اور انجو کے معاملے میں اُسے حد سے زیادہ سیریس دیکھ اُسے سوچنا پڑا۔۔۔

اور اس سے پہلے کے پورب انجو سے اپنے جذبات کا اظہار کر کے اُس کے لیے مشکل پیدا کرتا اُس نے پورب کو سکون سے سب سمجھا کر کچھ وقت کے لیے روک دیا۔۔۔

حالانکہ پورب کو یہ منظور نہیں تھا کہ وہ انجو کو اس طرح دھوکا دے۔۔۔۔ لیکن کوئی اور راستہ بھی نہیں تھا اُسے پتہ تھا کے اُس کی مخالفت کے باوجود وہ اپنا کام کریگا۔۔۔ اور اُسے روکنا ممکن نہیں۔۔۔

اُس نے ساحل کا ساتھ دیتے ہوئے اُس سے بس اتنی
ریکویسٹ کی کے انجو کو اُس کے باپ اور بھائی کی حقیقت نا پتہ
چلے۔۔۔۔اور خود انجو سے دور ہو گیا حالانکہ دکش اور اُس
کے بیچ ہونے والی ہر بات اُسے معلوم تھی۔۔۔

اور صرف اس وجہ سے اُس نے انجو سے اچانک شادی کا
سوانگ رچایا۔۔۔ورنہ اُس کا کام پورا ہو چکا تھا اور اب بس
آخری وار باقی تھا۔۔۔

لیکن اِس نے پورب کو ایک موقع دیا کے ویرانش اور اُسکے
باپ کو بے پردہ کر کے گرفتار کرنے سے پہلے وہ انجو کو وہاں
سے نکال سکے۔۔۔۔

اوراب پورب کی باری تھی کے وہ انجو کو راضی کر کے وہاں سے لے جائے۔۔

تمہیں جب پتہ ہے کہ ویرانش کہاں ہے تو تم اُسے اریسٹ کیوں نہیں کر لیتے۔۔۔

یقیناً وہ اب اپنے باپ سے ملنے جائے گا۔۔اور ہو سکتا ہے پھر وہ یہاں سے فرار ہونے کی کوشش کرے۔۔۔۔

پورب نے اُسے دیکھ کر نا سمجھی سے پوچھا۔۔۔۔

وہ یہاں اپنے باپ کے لیے نہیں۔۔۔اپنی پوزیشن کے لیے آیا ہے۔۔۔اور اُسے بچانے کے لیے اب خود مجھ تک

آئیگا۔۔۔۔۔ جلدی کیا ہے۔۔۔اِنتظار کرتے ہیں۔۔۔۔۔

ٹائم پاس کے لیے تیرے سسر جی ہے نہ۔۔۔۔

وہ مسکرا کر بولا تو پورب نے اُسے نا گواری سے دیکھا۔۔۔

بی سیریس۔۔۔۔۔کوئی گڑبڑ ہو گئی تو۔۔۔۔

بیزاری سے کہا کہ وہ ہر سچویشن میں بے فکر رہتا

تھا۔۔۔۔اور سب سے حیرت والی بات تھی کے شروع دِن

سے وہ اکیلا تھا۔۔۔۔کوئی آفیسر اُس کے ساتھ اس مشن میں

شامل نہیں تھا۔۔

اور یہ حقیقت تھی اس مشن کی خبر نہ اُس کے سینئر کو تھی نا

ڈیپارٹمنٹ کو۔۔۔۔بس ایک دن پہلے ہی آفیشلی انفورم کیا

گیا تھا اور اب کچھ قابل اعتماد لوگ اُس کے ساتھ جڑے تھے۔۔۔

تُو لوڈ مت لے اپنی پریم کہانی پر فوکس کر۔۔۔ایک گھنٹہ ہے تیرے پاس۔۔۔۔

اُس نے لاپرواہی سے ٹالتے ہوئے اُسے جتایا تو وہ اُسے گھور کر باہر نکل گیا اور بنگلے کی پچھلی اور بڑھا۔۔۔

♦♦♦♦♦

گھڑی نے دوپہر کا ایک بجایا۔۔۔سکوت میں چند پل میوزک کی آواز اُبھر کر پھر ختم ہو گئی۔۔۔

انجو نے نظریں اٹھا کر آئینے میں اپنے عکس کو
دیکھا۔۔۔۔ سرخ لہنگے میں سر سے پیر تک سجی تھی مگر
چہرے پر کوئی خوشی کوئی تاثر نہیں تھا۔۔۔۔ زخمی آنکھوں
میں خالی پن تھا اور چہرے پر وحشت کے سائے۔۔۔۔
دل کو مار کر دلہن بنی تھی اسلئے کوئی بے جان مورت بن گئی
تھی۔۔۔۔
بس آنسو تھے جو نا چھپنے کو راضی تھے نا تھمنے کو۔۔۔۔

اُسے اپنے آپ سے نفرت ہو رہی تھی کیوں کے جو کچھ آج
اُس کے لیے نے قابل برداشت تھا اُس کی ذمے دار وہ خود
تھی۔۔۔۔

اور اب اس سچ کو اپنی غلطی کی سزا سمجھ کر بھگت رہی تھی کہ دل میں کسی کی محبت لیے اُسے کسی اَور کی ہمسفر بننا ہے۔۔۔

اُس کی ماں اُسے تیار کرنے کے بعد خود تیار ہونے گئی تھی۔۔۔۔ کسی کو بھی نہیں بلایا گیا تھا۔۔دکش نے سنگھ صاحب کو خطرے کے ڈر سے کسی بھی دوست جان پہچان یا رشتے دار کو گھر تک بلانے سے انکار کیا تھا۔۔۔دروازے پر سخت پہرے داری تھی۔۔۔۔صرف منڈپ سجانے اور شادی کروانے والے اندر آپائے تھے وہ بھی دکش کے کہنے پر۔۔۔

آئینے میں خود کو دیکھتے ہوئے جب پیچھے کی کھڑکی پر حرکت محسوس ہُوئی تو اُس نے چونک کر پلٹ کر دیکھا۔۔۔

کچھ حیرت اور کچھ خوف سے اپنی جگہ سے اٹھی۔۔۔چوڑیوں نے شور قیام۔۔۔

کھڑکی کھلی تو اُس کا دل دھڑکتے دھڑکتے رکا لیکن جب پورب کو اندر کودتے دیکھا تو دوگنی شدت سے دھڑکا۔۔۔۔

Zubi Novels Zone

پورب۔۔۔۔تم یہاں کیسے۔۔۔۔

وہ حیرت سے اُسے دیکھتی ہوئی پوچھنے لگی۔۔۔۔۔

مجھے محسوس ہوا جیسے تم نے مجھے پکارا ہے۔۔۔اسلئے میں آگیا۔۔۔

وہ اُس کے سامنے آکر رکا جاذب نظروں سے اُس کے دلہن روپ کو نظروں میں بسائے سنجیدگی سے بولا۔۔۔۔۔۔انجو کا دل بھرنے لگا

۔۔آنسوؤں پھر سے جاری ہوئے۔۔۔

پاگل ہو تم۔۔۔۔میں کیوں بلانے لگی تمہیں۔۔۔۔۔

میرے پاس اتنا وقت نہیں ہے۔۔۔۔

آج شادی ہے میری۔۔۔۔

اُس نے بے رخی سے منہ موڑ کر لگا لیکن بھیگے لہجے نے دل اصل کیفیت زوروں سے واضح کر دی۔۔۔

زبان سے کچھ۔۔۔اور آنکھوں سے کچھ اور کہتی ہو تو دل کے حوصلے بڑھ جاتے ہیں۔۔۔۔۔

پورب نے ہاتھ سے اُس کے چہرے کا رخ اپنی جانب کرتے ہوئے بھیگی آنکھوں میں دیکھ کر کہا۔۔۔۔

پلیز پورب۔۔۔۔جاؤ یہاں سے۔۔۔

وہ بے بسی سے روتی تڑپ کے بولی۔۔

آج تمہارے بنا نہیں جانے والا میں۔۔۔

پورب نے اُس کے آنسو سمیٹتے ہوئے ضبط سے جواب دیا۔۔۔

بہت بھاگ لیا اپنے آپ سے انجواب آخری موقع ہے تھام لو میرا ہاتھ۔۔۔۔۔۔اگراب دیر کردی تو ساری زندگی مجھے تباہ کرنے کے افسوس میں گزار دوگی تم۔۔۔۔

وہ اُس کے خاموش نظروں سے دیکھنے پر پر درد اور جلتے لہجے میں بولا انجو نے اُس کے اپنے قریب بڑھے ہاتھ کو دیکھا۔۔۔

مجھ سے نہیں اپنے آپ سے وفا کرلو۔۔۔میری نہیں تو اپنی دل کی سن لو۔۔۔۔۔۔

وہ اُس کی اُلجھی پریشان آنکھوں کو دیکھتا ہوا بولا۔۔۔

مام ڈیڈ۔۔۔۔۔۔۔

انجو نے روتے ہوئے سر نفی میں ہلایا۔۔۔اُنہیں بلاوجہ رسوائی دے کر جانا صحیح نہیں لگا۔۔

سب ٹھیک ہو گا۔۔۔۔ٹرسٹ می۔۔۔بس تم میرا ساتھ دو۔۔۔

پورب نے دونوں ہاتھوں سے اُس کا چہرہ تھامتے ہوئے کہا تو وہ اُس کے سینے سے لگ گئی۔۔۔

اگر یہ اس کے پاس آخری موقع تھا تو وہ اسے کھونا نہیں چاہتی تھی اُسے اُمید تھی کے اُس کے ماں باپ اُسے معاف ضرور کر دیں گے۔۔۔آج نہیں تو کل۔۔۔

♦♦♦♦

گھر سے باہر کیسے جا سکتی ہے وہ جب کے باہر کسی گارڈ نے اُسے دیکھا بھی نہیں۔۔۔۔۔۔سچ سچ بتاؤ کہاں ہے انجو۔۔۔

مسز سنگھ نے جب گھبرائے گھبرائے انداز میں اُنہیں انجو کے گھر میں نا ہونے کی اطلاع دی تو اُنہیں شدید جھٹکا لگا پل کے پل میں اُنہوں نے نوکروں سے پوچھ تاچھ۔۔۔اُنہیں اُسے ڈھونڈھنے پر لگایا۔۔۔ساتھ ہی اپنی بیوی پر بھی برس پڑے کے کہیں ہمدردی میں خود اُسے کہیں نا چھپا بیٹھی ہو۔۔۔

میں آپ سے جھوٹ کیوں بولوں گی۔۔۔

میں اُسے تیار کر کے چینج کرنے گئی تھی جب واپس آئی تو وہ وہاں تھی ہی نہیں۔۔۔۔میں نے پورا گھر دیکھ لیا وہ کہیں نہیں ہے۔۔۔۔

مسز سنگھ آنسو بہاتی غصے اور بے بسی سے بولیں۔۔۔

۔۔اب میں دکش کو کیا جواب دوں گا۔۔۔۔کیسے سامنا کروں گا اُس کا۔۔۔۔۔سب برباد کر دیا اس لڑکی نے۔۔۔۔۔

سنگھ صاحب نے کوئی راہ نہ پا کر صدمے سے اپنا سر تھام لیا۔۔۔۔

برے انسان کو اوروں سے بھی برے کی ہی اُمید ہوتی ہے۔۔۔اُنہیں پتہ تھا اپنی ایسی تذلیل دکش برداشت نہیں

کریگا اور ایسی صورتِ حال میں جب وہ اُن کے کاروبار اور پوزیشن پر پورا اختیار رکھتا تھا اُس کی ناراضگی اُن کے لیے بہت بھاری پڑ جاتی۔۔۔۔

واقعی سب برباد کر دیا ڈیڈ۔۔۔۔۔

اُن کی بات کے جواب میں جب ویرانش کی آواز خاموش گھر میں اُبھری تو اُنہوں نے حیرت سے اپنے روم کے ساتھ والے کمرے کی جانب دیکھا جس کے دروازے سے ویرانش باہر نکلا تھا۔۔۔۔

وہائٹ پینٹ براؤن شرٹ میں رف سے حلیے اور سرد لیکن غضبناک تاثرات آنکھوں میں لیے۔۔۔

وہ جانتے تھے اُس روم میں ایک خفیہ دروازہ ہے جو

ایمیرجینسی سچویشن کے لیے بنایا گیا تھا پھر بھی اُسے اچانک

وہاں دیکھ کر صدمے میں تھے اور مسز سنگھ خوش بھی تھیں

حیران بھی۔۔۔۔

ویر۔۔۔۔۔

اُسے محبت سے پکارتی ہوئی اُس کی طرف بڑھی تو وہ آگے بڑھ

کر اُن کے گلے لگ گیا۔۔۔ نظریں ہنوز باپ کے سوالیہ

تاثرات کو جکڑے ہوئے تھیں۔۔۔

تُم یہاں کیسے آئے۔۔۔۔اور اس طرح اچانک۔۔۔اگر کسی کو بھنک بھی لگ گئی تو جانتے ہو نا کتنی بڑی مصبیت آجائے گی۔۔۔

اُنہوں نے حیرت اور پریشانی سے کہا تو وہ اُن کی طرف بڑھا۔۔

مصیبتوں کے لیے ہمیں کسی اَور کی ضرورت کہاں ہے ڈیڈ۔۔۔آپ کافی ہے ہمارے لیے۔۔۔۔

اُن کے مقابل رکتے ہوئے سنجیدگی سے بولا سنگھ صاحب نے اُس کے لفظوں پر حیرت سے اُسے دیکھا۔۔۔

کیا کہنا چاہتے ہو۔۔۔۔۔

پیشانی پر بل ڈالے پوچھنے لگے۔۔۔۔

ہاں صاف صاف لفظوں میں بتا دیتے ہے۔۔۔ کیوں کے ہمیں آپ کی ذہنیت اب بچوں سے بھی گئی گزری لگتی ہے۔۔۔

اُس نے غصے سے نظریں پھیریں۔۔۔ بھینچے لہجے میں کہا۔۔۔ماں لاتعلق کھڑی حیرت سے اُسے دیکھنے لگی

تبھی اُس آدمی کو ہمارا بزنس ہماری پوزیشن یہاں تک کہ ہماری بہن سونپنے سے پہلے آپکو اُس کے بارے میں سب کنفرم کر لینا تو دور سوچنا بھی ضروری نہیں لگا۔۔۔۔

اُس نے اُن کی طرف ناگواری اور افسوس سے دیکھ کر کہا۔۔

دکش کو یہاں بھیجنے والے تم تھے۔۔۔۔

میں اچھے سے جانتا ہوں کے تم کبھی کوئی غلط فیصلہ نہیں کرتے تو میں کیوں اُس پر شبہ کرتا۔۔۔۔۔اور اُس نے ہمیشہ ہمارا ساتھ ہی دیا ہے پھر تم کس چیز کو لے کر اتنے پریشان ہو رہے ہو۔۔۔۔۔۔آخر بات کیا ہے۔۔۔

اُنہوں نے حیرت اور غصے سے اپنی صفائی دی وہ انہیں غصے سے دیکھ کر ہنسا۔۔۔

آئے کانٹ بلیو دز۔۔۔۔۔۔آپکو اپنی نظروں کے سامنے ہو کر بھی کچھ نظر نہیں آرہا ہے ۔۔آپ کو

سمجھ نہیں آرہا ہے کے اس وقت آپ اپنے ہی گھر میں قید ہے اور باہر آرمی آفیسرز آپ کی نگرانی کر رہے ہیں۔۔۔۔

اُس نے غضبناک انداز میں دھیمے لہجے میں چلا کر اُن کے سر پر بامب پھوڑا۔۔۔

ہم غلط فیصلہ اسلئے نہیں کرتے کیوں کے ہم آپکی طرح آنکھیں بند کر کے نہیں جیتے ڈیڈ۔۔۔۔۔۔اُس نے کہا وہ دکش ہے اور آپ نے مان لیا ایک بار کنفرم کرنے کی کوشش بھی نہیں کی حالانکہ آپ جانتے ہیں ہمارے کاروبار میں کسی سگے پر بھی حد سے زیادہ بھروسہ کرنا بے وقوفی ہے۔۔۔۔

اُس نے جتاتے ہوئے کہا جب کے وہ سکتے میں تھے اور اُس کی ماں الگ صدمے میں۔۔۔۔۔۔۔

وہ اتنے مہینوں سے آپ کو اپنی اُنگلیوں پر نچاتا رہا۔۔ ہماری بہن کا استعمال کرتا رہا۔۔ ہماری آرگنائزیشن کی جڑ تک پہنچ گیا۔۔۔۔

آپ کو ذرا ابھی اندازہ نہیں ہوا۔۔

اُس کی آواز سخت اور اونچی ہو کر وسیع ہال میں گونجی۔۔۔

احساس ہو رہا ہے آپکو کہ اس وقت ہم لوگ کس خطرے میں پھنس چکے ہیں۔۔۔۔۔

وہ اُن کے فق چہرے کو دیکھتا سوال کرنے لگا۔۔۔

آج اگر یہ کانفرنس ہوئی اور کوئی ایک بھی پکڑا گیا تو سمجھ لیجئے گا ڈیڈ کہ آپ نے خود کی اور اپنے بیٹے کی قبر کھود لی ہے۔۔۔۔
اگر قانون سے بچ بھی جاتے ہیں تو انڈر ورلڈ ہمیں نہیں بخشے گا۔۔۔۔

اُس نے اُنہیں جتا کر باور کرایا۔۔

اتنا بڑا دھوکا کر کے وہ میری بیٹی سے شادی کرنا چاہ رہا تھا۔۔۔ایک دفعہ میرے سامنے آجائے میں اُس کے ہزار ٹکڑے کر دوں گا۔۔۔۔
سنگھ صاحب کا خون کھول اٹھا وہ آگ بگولا ہو کر چلائے

ڈیڈ یہ آپ سے نہیں ہو گا۔۔۔۔

اُس نے تاسف سے دیکھ کر سرد جتاتے لہجے میں کہہ کے اُنہیں شرمندہ کیا۔۔۔

ہم نے آپ کا انڈیا سے نکلنے کا انتظام کر دیا ہے۔۔۔۔

مام کو لے سیکریٹ ڈور سے باہر نکل جائیے۔۔۔ ہمارے لوگ وہاں موجود ہے۔۔۔۔ آپ کو سُر کشت یہاں سے لے جائیں گے۔۔۔

اُن کے کچھ بھی کہنے یہ صفائی دینے سے پہلے ہی بات ختم کرنے والے انداز میں کہا تو وہ گہرا سانس بھر کر رہ گئے

مگر انجو۔۔۔۔۔

اچانک اپنی بیٹی کا خیال آیا۔۔۔وہ جان چکا تھا اُس کے اور پورب کے بارے لیکن فِلحال اُنہیں بتانا ضروری نہیں سمجھا۔۔۔۔۔

آپ اپنی فکر کریں گے تو بہتر ہے۔۔۔انجو کو ہم ڈھونڈھ لیں گے۔۔۔

بیزاری سے کہہ کر اپنی بھڑاس نکالی اور منہ پھیر لیا۔۔سنگھ صاحب اپنی بیوقوفی اور دکش کی چالبازی پر کڑھتے ہوئے آگے بڑھے

♦♦♦♦♦♦

نین۔۔۔۔۔دروازہ کھولو پلیز مجھے ٹینشن ہو رہی ہے۔۔۔۔

ریا نے ایک بار پھر اُس کے کمرے کا دروازہ زوروں سے پیٹا تھا۔۔۔

دوپہر گزرنے کو تھی اور وہ صبح سے کئی بار نین کو بلانے آئی تھی لیکن وہ نا باہر آ رہی تھی نا جواب دے رہی تھی۔۔ریا کو اب صحیح معنی میں اُس کی فکر ہونے لگی۔۔۔

کیا ہوا ریا۔۔۔اتنی پریشان کیوں ہو۔۔۔۔

اُس کی کزن نے اُسے نین کو پکارتے دیکھ پوچھا۔۔۔

کب سے نین کو آواز دے رہی ہوں کوئی رسپانس ہی نہیں دے رہی ہے۔۔۔۔

وہ گھبرائی پریشان حیران سی بڑبڑای۔۔۔

فکر مت کرو شاید باتھروم میں ہو گی۔۔۔ تم چلو تمہیں تیار ہونا ہے نا۔۔۔۔

اُس کی کزن نے اُسے سمجھاتے ہوئے کہا اور وہاں سے لے گئی لیکن ریا کی ٹینشن ہنوز قائم تھی۔۔۔۔

◆◆◆◆◆

ہم تمہاری قابلیت کی قدر کرتے ہے۔۔۔

بہت امپریس کیا ہے تم نے ہمیں۔۔۔۔۔

اُس کی اُمید کے عین مطابق ویرانش کا فون تھا۔۔۔اُس کی پر سکون آواز پر ساحل نے غصے سے دانت بھینچے تو پیشانی کی رگیں اُبھریں۔۔۔

ہم سوچتے رہ گئے کے ہم قانون سے دس قدم آگے ہے اور تم پتہ نہیں کب ایکدم سے سامنے آگئے۔۔۔حیران کر دیا ہمیں۔۔۔۔

ویر نے ستائشی لہجے میں کہا وہ خاموش رہا۔۔۔

پہلی دفعہ اپنے مقابل کوئی اپنے جیسا ایکسٹرا افار ورڈ انسان دیکھ بہت مزہ آیا ہمیں۔۔۔۔

لیکن مزا اپنی جگہ اور سا ؤ دھانی اپنی جگہ ۔۔۔ کیا ہے نا ہم ہار لفظ سے سخت نفرت کرتے ہے اسلئے اُس سے دور ہی رہتے ہیں ۔۔۔۔۔۔

اُس نے مسکراتے مغرور لہجے میں کہہ کے اُس کے تاثرات تصور کیے

۔۔ وہ خاموش ہی رہا ۔۔۔

کیا ہوا کوئی جواب نہیں دے رہے ۔۔۔ اچھا سمجھے ۔۔۔ اپنی بیوی کے لیے پریشان ہو ۔۔۔۔۔۔ اتنی محفوظ جگہ رکھا تھا مگر پھر بھی فائدہ نہیں ہوا ۔۔۔ دکھ ہو رہا ہے ۔۔۔

ویر نے افسوس سے کہتے ہوئے نظریں اٹھا کر سامنے دیکھا جہاں نازک سے وجود کو رسی میں جکڑ کر اُس کے منہ پر کالے رنگ کی پٹی باندھی گئی تھی۔۔ بال بے ترتیب سے چہرے پر بکھرے ہوئے تھے۔۔۔۔آنکھوں سے آنسوؤں کی بارش جاری تھی۔۔۔۔۔۔

سسکیاں اندر ہی دم توڑ رہی تھی۔۔

وہ انڈر کنسٹرکشن بلکل کے اکھڑے فلور پر بے حس بے جان سی کسی سامان کی طرح پڑی تھی۔۔۔

سوری یار مگر کیا کریں۔۔۔۔تم نے کوئی راستہ ہی نہیں چھوڑا تھا۔۔۔۔تم نے ہم تک پہنچنے کے لیے ہماری فیمیلی کو انولو کیا اسلئے ہمیں تم تک پہنچنے کیلئے تمہاری بیوی کو انوالو کرنا پڑا۔۔۔

وہ اپنی چیئر سے اٹھ کر اُس کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے بولا

تو اُس کی نزدیک بانزدیک ہوتی آواز پر وہ سمٹ کر خود کو

چھپانے لگی۔۔۔

حالانکہ اُن کی اتنی خوبصورت آنکھوں میں آنسو اور خوف

بلکل بھی اچھے نہیں لگ رہے۔۔۔ مگر کیا کریں۔۔۔۔

وہ گھنٹہ زمین پر ٹکائے اُس کے سامنے جھکا۔۔۔ ہمدری سے

اُس کی بوجھل آنکھوں میں دیکھ کر سنجیدگی سے بولا۔۔۔

کام کی بات کرو۔۔۔۔۔۔

ساحل نے ضبط سے کہا۔۔۔۔

کام کی بات روبرو بہتر ہو گی۔۔۔

اُس نے سکون سے جواب دے کر فون بند کر دیا۔۔۔اور اُس کی بیوی کے لبوں کو زخمی کرتی پٹی آہستہ سے نیچے کی۔۔۔

اُس نے خوف سے سانس روک کر اُسے دیکھا اور اٹھ کر پیچھے دیوار سے لگ گئی۔۔۔

آپ کو ہم سے گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔ہم برے کام کرتے ہیں اس کا یہ مطلب نہیں کے ہم انسان بھی برے ہے۔۔۔۔

وہ اُس کی بھیگی خوفزدہ آنکھوں میں دیکھتے ہوئے اپنے مخصوص انداز میں بولا۔۔۔

اُس کی خوف سے تیز ہوئیں دھڑکنوں کو سننا مشکل نہیں تھا۔۔۔

خاص کر لڑکیوں کا ہم بہت سمان کرتے ہیں اسلئے فکر مت کیجئے آپکو کوئی تکلیف نہیں پہنچائے گے۔۔۔۔ ہمیں بس اُس آدمی کو روکنے سے مطلب ہے۔۔۔

وہ اُسے تسلی دیتے ہوئے بلکل بھی برا انسان یا کوئی مجرم نہیں لگا۔۔۔وہ اپنی بات ختم کر کے وہاں سے اٹھ گیا اور اپنے آدمیوں کو ہدایت دینے لگا تا کے وہ کسی بھی اچانک حملے کے لیے تیار رہیں۔۔۔

♦♦♦♦♦

مجھے کچھ اچھا نہیں لگ رہا پورب۔۔۔۔

اس طرح گھر چھوڑ کر ڈیڈ اور مما کی مرضی کے بنا شادی کرنا۔۔۔۔میں خود کو معاف نہیں کر پاؤں گی۔۔۔

اُس نے اُداسی سے کہا وہ لوگ میرج کورٹ کے باہر بیٹھتے تھے اُن کا نمبر آنے میں دیری تھی پورب پر سکون تھا مگر انجو کا دل بے حد بوجھل تھا۔

میری بات سنو انجو۔۔۔۔۔

پورب نے دونوں ہاتھوں سے اُس کا چہرہ تھام کر اپنی جانب کیا

میں جانتا ہوں تم یقین نہیں کرو گی لیکن تمہیں بتانا ضروری ہے تاکہ تم گلٹ نا فیل کرو۔۔۔۔

وہ اُس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے ٹھہرے لہجے میں بولا تو انجو اُسے نا سمجھی سے دیکھنے لگی۔۔

پولیس تمہارے ڈیڈ کو گرفتار کرنے والی ہے۔۔۔بلکہ شاید اب تک کر بھی چکی ہو۔۔۔۔

وہ جو اُسے نہیں بتانا چاہتا تھا وہ ہمت کرکے کہہ گیا تاکہ وہ اُن لوگوں کے لیے شرمندہ نا ہو جو اُس کے لائق بھی نہیں ہے

یہ تم کیا کہہ رہے ہو پورب ایسا کیوں کہہ رہے ہو۔۔۔۔۔

انجو نے حیرت اور ناگواری سے سوال کرتے ہوئے اُس کے دونوں ہاتھ چہرے سے ہٹائے

تمہارے ڈیڈا اصل وہ نہیں ہے جو نظر آتے ہیں۔۔۔اُن کا تعلق انڈر ورلڈ سے ہے وہ غیر ملکی مافیا کو الیگل مال جیسے ہتھیار اور ڈرگز سپلائے کرتے ہیں اور اس سب میں تمہارا بھائی بھی شامل ہے۔۔۔۔
پورب نے اُس کی حیرت پر تفصیل سے واضح کیا تو انجو کی حیرت غصے میں بدلی۔۔۔

جھوٹ بول رہے ہو تم۔۔۔۔بکواس کر رہے ہو۔۔۔کیوں ایسی باتیں کر رہے ہو پورب۔۔۔۔۔

وہ غصے اور بے بسی سے روتی ہوئی پوچھنے لگی۔۔۔

میں جانتا تھا کے تمہارے لیے یقین کرنا مشکل ہوگا۔۔۔۔اور تمہیں کبھی بتانا بھی نہیں چاہتا تھا۔ ہمیشہ بے خبر رکھنا چاہتا تھا اس حقیقت سے تا کے تمہارا دل نہ ٹوٹے۔۔۔

وہ پرسوز لہجے میں بولا انجو بے یقینی سے اُسے دیکھتی رہی۔۔۔

لیکن اگر آج تمہیں نہیں بتایا تو پھر ساری زندگی تم یہی افسوس کرتی رہو گی گے تم نے اپنے ڈیڈ کے خلاف جا کر مجھ سے شادی کی۔۔۔اُنہیں دکھ دیا۔۔۔۔حالانکہ وہ تمہاری خوشی بھی اپنے فائدے کو دیکھ کر پوری کر رہے

تھے۔۔۔اُنہیں دکش کے ساتھ مل کر اپنے کالے کاروبار کو بڑھانا تھا اس لیے تمہاری شادی کروا رہے تھے۔۔۔

وہ اُس کے چہرے پر ہاتھ رکھ کر اُسے سنجیدگی سے سمجھانے لگا لیکن و نفی میں سر ہلا کے اُس سے دور ہوئی

بس پورب۔۔۔ایک لفظ اور نہیں۔۔۔

غصے اور غم سے آنسو بہاتے ہوئے اُسے دیکھا۔۔جس کے لیے وہ سب چھوڑ کے آئی تھی وہ اچانک اُس پر حیرت اور دکھ کے پہاڑ توڑنے میں لگ گیا تھا۔۔۔اُس کے ڈیڈ جو اُسے اتنا چاہتے ہیں وہ مجرم ہے یہ وہ مر کے بھی نہیں مان سکتی تھی۔

میں تمہارے ساتھ اپنی زندگی کی شروعات تمہیں دھوکے میں رکھ کر نہیں کر سکتا۔۔۔۔

وہ اُسے خفگی سے دیکھ کر وہاں سے جانے لگی تو پورب اُس کا ہاتھ پکڑ کر روکتے ہوئے بولا۔۔۔

ہاتھ چھوڑو میرا۔۔۔۔میں نے بہت بڑی غلطی کی تمہارے ساتھ آکر۔۔۔۔تم پر بھروسہ کر کے بھول کر دی میں نے۔۔۔۔۔

وہ غصے سے اُسے دیکھتی آنسو بہاتے ہوئے بولی۔۔۔

پورب نے اب کے کچھ کہنے کی بجائے اپنا فون نکال کر ایک ویڈیو پلے کی۔۔۔

جس میں سنگھ صاحب دکش کے ساتھ اپنے کاروبار کے متعلق ڈسکس کر رہے تھے۔۔۔اُن کی باتوں سے صاف ظاہر تھا کہ پورب کے لفظوں میں سچائی ہے لیکن انجو کی بھیگی آنکھوں میں بس حیرت ہی حیرت تھی۔۔۔اُس کے ڈیڈ کتنے سکون سے ہتھیاروں اور ڈرگز کے لین دین کو فروخت دینے کے خیالات دکش سے شیئر کر رہے تھے۔۔۔

دونوں سے ہی وہ یہ اُمید نہیں رکھتی تھی۔۔۔دل جیسے غم سے بھرتا جارہا تھا

ایسا نہیں ہو سکتا۔۔۔۔پورب یہ سچ نہیں ہو سکتا۔۔۔

اُس نے ویڈیو مکمل ہونے سے پہلے ہی موبائل دور کرتے ہوئے وحشت زدہ لہجے میں کہا۔۔۔۔سانسیں بے ترتیب تھی۔۔چہرے کے رنگ کہیں گُم تھے۔۔۔

پورب نے اُسے بازؤں میں بھر کر سختی سے خود میں بھینچ لیا

♦♦♦♦

ویر کے یقین کے مطابق وہ بلاتاخیر وہاں پہنچا تھا مگر اُس کی اُمید کے برخلاف غصے یا ٹینشن کی بجائے بلکل پرسکون تھا۔۔۔

نہایت شان سے چلتا آکر اُس کی چیئر کے سامنے رکا تھا۔۔۔

ایک نظر کچھ فاصلے پر۔۔۔ورانش کے آدمیوں کی پکڑ میں کھڑے بے بس وجود پر ڈالی تھی اور پھر دوبارہ ویرانش کو دیکھا۔۔۔

کیا بے۔۔۔۔کرسی تیرا باپ لائے گا کیا۔۔۔
ورانش کے نزدیک کھڑے اُس کے خاص آدمی کو آنکھیں دکھاتے ہوئے سخت دھونس بھرے لہجے میں بولا۔۔۔۔ویرانش نے اُس کے تاثرات کا بغور مشاہدہ کرتے ہوئے اپنے آدمی کو اشارہ کیا۔۔۔
وہاں بس ویرانش کے دو گارڈ اور اُس کا ایک خاص آدمی ہی موجود تھا۔۔۔۔۔

باقی اُس کے کچھ لوگ اُس بلڈنگ کے باہر ہی پہریداری کر رہے تھے۔۔۔

۔ہمیں تو لگا تھا تم غصے میں آتے ہی ہم پر ٹوٹ پڑو گے۔۔۔۔۔ہمیں مار مار کر اپنی بھڑاس نکالو گے مگر اتنی شانتی۔۔۔لگتا ہے تم اپنی بیوی سے پیار نہیں کرتے۔۔۔ وہ اُسے بے پرواہ بے نیاز بند اس چیئر پر بیٹھ کر پیر جھلاتے دیکھ مسکرا کے بولا۔۔۔اُس نے دوسری نظر بھی اپنی بیوی پر نا ڈال کر ویرانش کو حیران کیا تھا

تیری شکل دیکھ کر تو پنچ کرنے کا دل کر رہا ہے۔۔۔لیکن کیا کروں یار۔۔۔آئے ہیٹ وائلینس۔۔۔۔۔۔

ساحل نے اسی کے انداز میں جواب کر آخر میں ونک دی۔۔۔

ہم سے مقابلہ کرنے کی فلحال نا تمہاری عمر ہے نہ تجربہ۔۔۔اسلئے یہ کھیل یہیں ختم کرتے ہیں۔۔۔۔۔
اپنے ہیڈ آفس فون کرو اور ہمارے یہاں سے نکلنے کا انتظام کرواؤ۔۔۔۔
اُس نے سنجیدگی سے وارن کرتے ہوئے کہا۔۔۔ساحل اُس کی بات پر ایک پل کو رک کے دھیرے سے ہنسا۔۔۔

سر یسلی۔۔۔پہلے جھک مار کے تیرے کو یہاں بلاؤں پھر خود یہاں سے بھاگنے میں مدد کروں۔۔۔۔تیرے کو میں کیا اتنا بڑا ایئر ڈاد کھتا۔۔۔۔

وہ حیران ہونے کی ایکٹنگ کر کے شانِ بے نیازی سے بولا تو ویرانش کے تاثرات سخت ہوئے۔۔۔

شاید تم بھول رہے ہو کے اس وقت تم کس کے سامنے بیٹھے ہو۔۔۔۔پلاننگ تمہاری بہت اچھی تھی لیکن کوئی فائدہ نہیں۔۔۔۔ہمارے ڈیڈ تک اب تم نہیں پہنچ سکتے۔۔۔۔ہم تمہارے سامنے ہے مگر تم ہمیں گرفتار نہیں کر سکتے۔۔۔۔۔اور وہ کانفرنس۔۔۔

اُس نے خود پر ضبط کر کے جتاتے ہوئے کہا اور آخر میں رک کر مسکرایا۔۔۔

۔تمہیں لگتا ہے تم نے بہت بڑا داؤ کھیلا ہے جس سے ایک ہی جھٹکے میں تم ہمیں اور ہماری آرگنائزیشن کو ختم کر کے سرکار سے ڈھیروں میڈلز اور پروموشنز حاصل کر لو گے۔۔

لیکن اب وہ کانفرینس نہیں ہو گی۔۔۔ ہم اس کا انتظام کر چکے ہے۔۔

وہ اپنے مخصوص لہجے میں ٹھہر ٹھہر کر بولا۔۔۔ انداز پر سکون بھی تھا اور سخت بھی۔۔۔۔

وہ تو ویسے بھی نہیں ہونے والی تھی یار۔۔۔۔۔۔۔

ساحل نے مسکرا کر افسوس سے کہا تو اُس کے تاثرات میں ہلکی سی حیرت اُبھری۔۔۔

وہ تو بس ایک بہانا تھا تجھے تیرے بل سے باہر نکالنے کا۔۔۔ کیوں کے میں جانتا تھا۔۔۔ تو اپنے باپ کے لیے نہیں آئے گا۔۔۔۔۔۔ اپنی بہن کے لیے نہیں آئیگا۔۔۔۔ لیکن تیری پاور کوئی چھین لے یہ تو برداشت نہیں کر سکتا۔۔۔۔

وہ ایکدم سے سنجیدہ ہو کر نفرت بھرے انداز میں بولا۔۔۔ ورانش کی پیشانی پر چند لکیریں پڑیں۔۔۔ وہ کہاں اُسے بے بس کر کے اپنی بات منوانے کی اُمید میں تھا اور کہاں اُسے خود شاک مل رہے تھے۔۔۔۔

تُو خود کچھ ہے ہی نہیں اس سب کے بنا۔۔۔یہ آرگنائزیشن تیری سیڑھی بھی ہے اور تیرا اسپورٹ بھی۔۔۔۔۔۔۔یہ گئی تو تو گیا۔۔۔۔

وہ اُس کے بگڑتے ایکسپریشن انجوئے کرتے ہوئے بولا۔۔۔

تو نے کبھی سوچا نہیں کے پچھلے پانچ مہینے سے میں تیرے گھر میں تھا۔۔۔۔ تیرے باپ کو اپنی اُنگلیوں پر نچارہا تھا۔۔۔۔تب تجھے بھنک بھی نہیں لگی اور اچانک تُجھے کیسے سب پتہ چل گیا۔۔۔۔۔۔

اُس نے پیچھے ٹیک لگا کر سنجیدگی سے سوال کیا۔۔۔

یہ خبر میں نے ہی تُجھے دی۔۔۔۔۔ پچھلے اڑتالیس گھنٹے سے تیرے ساتھ جو کچھ ہوا وہ میرے مطابق ہوا یہاں تک کہ تیرا یہاں آنا بھی۔۔۔ میرا پلان کیا ہوا تھا۔۔۔

وہ چیئر پر آرام سے بیٹھا آہستہ آہستہ ویرانش کی سوچ کو غلط ثابت کرتا جا رہا تھا۔۔۔ وہ جتنا آسان اُسے زیر کرنا سمجھ رہا تھا اتنا تھا نہیں یہ بات واضح ہو چکی تھی
مگر ابھی اطمینان تھا کہ اُس کی بیوی اپنی گرفت میں ہے اسلئے وہ کچھ نہیں کر سکتا۔۔۔۔۔ اُس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔۔۔

تُجھے لگا میں تیری آرگنائزیشن کے پیچھے ہوں پر اصل میں میں تیرے پیچھے تھا۔۔۔ یہ باقی سب تو بس کچے کھلاڑی ہے۔۔۔

اوراب جب تو۔۔۔ان سب کا کنڑولر میرے کنڑول میں

ہے تو یہ سب کہاں جائیں گے۔۔۔ان کی گیم تو میں کبھی بھی

بجاسکتا۔۔۔۔۔۔۔ جلدی کیا ہے باس۔۔

آج تیرا کھاتہ کلیئر کریں گے اور کل ان سب کی دکانیں بند

کریں گے۔۔۔۔

وہ مسکراتے ہوئے بولتا۔۔۔اپنے لفظوں اور اپنے اطمینان

سے ویرانش کو بھڑکنے پر مجبور کر گیا۔۔۔

وہ جو ہمیشہ خود پر ضبط رکھتا تھا۔۔۔غصے سے دانت بھینچ کر

اپنی جگہ سے اٹھا۔۔۔

تمہاری بیوی کی زندگی ہمارے ہاتھ میں ہے۔۔۔۔ تمہیں

اس وقت ہم سے ڈرنا چاہیے۔۔۔

اُس کی آنکھوں میں غصے اور طیش سے دیکھتا اُسے دھمکانے لگا

۔۔۔

ڈر اور اپن کی پرانی دشمنی ہے۔۔۔ ہم دونوں کبھی ایک

دوسرے کے پاس نہیں آتے۔۔۔اور دوسری بات

۔۔۔۔یہ۔۔۔

میری بیوی نہیں ہے۔۔۔۔۔

اُس نے سنجیدگی سے کہتے ہوئے ویرانش کو سب سے بڑا جھٹکا

دیا۔۔۔

اُس نے پہلے حیرت سے ساحل کی پراسرار دل جلاتی مسکراہٹ کو دیکھا اور پھر اُس لڑکی پر نظر ڈالی۔۔

جسے اُس کے دو آدمی دونوں بازو سے جکڑ کر کھڑے تھے۔۔۔۔۔

یہ تو میری جونیئر میگھا ہے یار۔۔۔

وہ اُس کے حیران تاثرات دیکھ کر خوبصورتی سے مسکراتا ہوا بولا۔۔۔تو ویرانش نے غضبناک نظروں سے اُسے دیکھا۔۔۔

میں اپنی بیوی کو تیری شکل دکھا کر اُس کا موڈ خراب نہیں کرنا چاہتا تھا اسلئے سوچا اُسے اس سب سے دور ہی رکھتے ہے۔۔

اور تو شکر منا کے وہ یہاں نہیں ہے۔۔۔

کیوں کے یہ۔۔۔اُس سے زیادہ تیرے لیے خطرناک ہوتا۔۔۔

وہ بے نیازی سے بولتا اپنی جگہ سے اٹھا۔۔۔ویرانش کے لہو میں مانو آگ بھڑکنے لگی۔۔۔۔

اُسی پل اُس لڑکی نے ویر کی نظروں کے سامنے خود کو اُن دونوں آدمیوں سے چھڑا کر دونوں پر زوردار حملا کیا اور اس سے پہلے کے وہ سنبھل کر جواب میں اُسے پھر قابو کرتے اُن

کی ہی گن نکال کر دونوں پر تان دی۔۔۔۔اور ساحل کی جانب دیکھ کر سر کو جنبش دی۔۔۔۔

ورانش نے ضبط سے مٹھیاں بھینچیں۔۔۔

خود کو شاطر سمجھ کر جو بچکانہ کھیل تم جیسے مجرم کھیلتے ہے ناوہ ہمارے بالی ووڈ ولنس بہت زمانے سے کھیلتے آرہے ہیں برو ۔۔۔۔

اور میرا تو روز پالا پڑتا ہے تیرے جیسوں سے۔۔۔۔

کسی سے مقابلہ کرنا ہو تو اُس کی بہن کو اٹھالو۔۔۔اُس کی بیوی کو اٹھالو۔۔۔اُس کا گھر والوں کو دھمکیاں دو۔۔۔۔کچھ نیا نہیں ہے کیا بے تم لوگو کے پاس۔۔

وہ اُسے دیکھ کر لاپرواہ۔۔بیزار۔۔۔۔دل جلاتے انداز میں بولا۔۔۔

اگر مرد ہو تو مین ٹو مین لڑو۔۔۔۔۔

اُس کے ایک قدم نزدیک ہو کر سرد سنجیدہ انداز میں اُس کی آنکھوں میں دیکھتا ہوا بولا۔۔۔

ویرانش نے ایکدم سے دانت بھینچے گن نکال کر اُس کے ماتھے پر رکھ دی۔۔۔۔

آنکھیں سخت اشتعال انگیز انداز میں ساحل کو دیکھ رہی تھیں۔۔۔جب کے وہ ایک پل اُسے سنجیدگی سے گھور کر پھر سے مسکرایا۔۔اور سر نفی میں ہلایا۔۔۔

وہ سمجھ پاتا اُس کے پہلے ہی پیچھے سے اُس کے خاص آدمی نے اُس کے سر پر بندوق رکھ دی۔۔۔۔

ایک اور شاک تھا جس پر اُس کا ہاتھ خود بخود نیچے ہو گیا۔۔۔۔پل میں سمجھ آگیا کے وہ کیسے اس جال میں پھنس گیا تھا۔۔۔

اُسے خبر دینے والا اصلاح دینے والا اُس کا خاص وفادار آدمی ہی غدار ہو چکا تھا۔۔۔ جس کے بھروسے آنکھیں بند کیے وہ عمل کرتا رہا بنا کسی بات کی یقین دہانی کیے سب مانتا گیا۔۔۔ وہی اُس کا اصل موہرا تھا۔۔۔۔

جسے استعمال کر کے وہ ویرانش تک پہنچا تھا۔۔۔

پیسہ اور ڈر دونوں ہی بہت خراب چیز ہے۔۔۔

پیسے نے اسے تیرا وفادار بنایا تھا

اور ڈر نے غدار کر دیا۔۔

اُس نے ورانش کی بے رنگ شکل دیکھ کر طنز کیا اور اپنا فون نکالا۔۔۔کچھ ہی پلوں میں وہاں ایک پوری ٹیم باوردی ہتھیاروں سے لیس اپنے بوٹوں کا شور کرتے ہوئے اندر داخل ہوئی۔۔۔

ٹینشن مت لے ایسے بہت غم ہے تیرے پاس رونے کے لیے۔۔۔۔اور اب تو ٹائم ہی ٹائم ہے۔۔۔۔فلحال چلتے ہیں۔۔۔پتا شری اِنتظار کر رہے ہیں نا۔۔۔

وہ اُسے اپنے آدمی کو نفرت سے گھورتے دیکھ کر بولا۔۔ایک آفیسر نے آگے بڑھ کر اُس کے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں ڈالی جب کے وہ اب بجائے خود کو بچانے کے یا کوئی کوشش کرنے کے بس ساحل کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

ہماری سوچ سے بہت زیادہ آگے نکلے تم۔۔۔۔لیکن کیا تمہیں لگتا ہے ہمیں قید رکھنا آسان ہے۔۔۔۔

وہ سرد تاثرات لیے اُسے دیکھتا جتا کر بولا۔۔۔۔۔

تم نے ہماری بے خبری میں یہ کھیل کھیلا ہے اسلئے جیت گئے۔۔۔۔۔ورنہ اب تک تمہارا نام و نشان مٹ چکا ہوتا۔۔۔۔

اُس کے لہجے میں نفرت ہی نفرت تھی۔۔۔۔کیوں کے وہ بہت بری طرح ہارا تھا۔۔۔۔اُسے ہمیشہ سے جیتنے کی عادت تھی۔۔۔لوگوں کو بے بس کرنا آتا تھا مگر آج پہلی دفعہ کسی سوچویشن میں اُس کا خود کا کوئی بس نہیں چلا تھا۔۔۔

بھلے تمہارے مطابق یہاں یہ مقابلہ ختم ہو گیا لیکن ہمارے لیے جنگ اب شروع ہُوئی ہے۔۔۔۔۔اور ہمارا ایم اب سے صرف تم ہو۔۔۔۔۔

وہ ہتھکڑی میں بندھے ہاتھ اٹھا کر اُنگلی سے اُس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا آنکھوں میں نفرت اور بدلے کی آگ دہکتی دکھائی دی مگر اُس نے بیزاری سے اُسے دیکھا۔۔۔

پھر وہی ریکارڈڈ ڈائیلاگ۔۔۔۔۔۔لے کر جاؤ رے اس کو۔۔۔۔

سخت عاجزی سے وہاں کھڑے آفیسرز کو دیکھتے ہوئے بولا

۔۔۔

اُنہوں نے اُس کی بات پر عمل کرتے ہوئے اُسے باہر کی جانب کھینچا۔۔اور باقی سپاہی اُس بلڈنگ کا معائنہ کرنے لگے۔۔۔۔۔

جب کے ویرانش اوجھل ہونے تک اُسے نفرت بھری نظروں سے دیکھتا رہا۔۔

اُس کے باپ کو پہلے ہی گرفتار کیا جا چکا تھا۔۔اپنے ڈیپارٹمنٹ میں موجود اُس کے مخبر کو بھی وہ ڈھونڈھ چکا تھا جس کی وجہ سے ورانش کو ہر بات کی خبر پہلے ہی مل جاتی تھی۔۔۔۔اور جس کی وجہ سے اُسے یہ مشن بے حد سیکریٹ طریقے سے کرنا پڑا تھا کے اُس کے ڈیپارٹمنٹ کے بس چند ہی بھروسے مند لوگ شامل تھے۔۔۔۔

اب وہ ویرانش کی طرف سے پر سکون تھا۔۔۔کہ وہ کسی صورت بچ نہیں سکتا۔۔۔۔۔اُس کی حمایت کرنے یا اُسے باہر نکالنے کی کوشش کرنے کی جن سے اُمید تھی اُن کی بھی پوری معلومات ثبوت سمیت اُس کے پاس تھی۔۔۔اب اُسے بس ایک ایک کر کے سب کو اپنے انجام تک پہنچانا تھا

ویرانش اپنے دل میں اُس سے انتقام کا عہد کر چکا تھا۔۔۔لیکن یہ دھمکیاں اُس کے لیے بے معنی اور بے جا تھیں۔۔۔

◆◆◆◆◆

ریانے صبح سے شام ہونے تک اُس کا خوب فون ٹرائے کیا مگر بس رنگ جاتی رہی۔۔۔وہ یہ سوچ کر کہ شاید نین کہیں باہر گئی ہے اُس کا انتظار کر رہی تھی۔۔۔۔۔فنکشن کے لیے بہت بے دلی سے تیار ہو کے بیٹھی تھی۔۔۔دھیرے دھیرے مہمان آتے جا رہے تھے اور گھر کی رونق بڑھتی جا رہی تھی لیکن وہ اب بھی اپنے کمرے میں بیٹھی نین کو فون لگانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔اچانک خیال آیا کہ دروازہ اندر سے لاک تھا پھر نین باہر کیسے جا سکتی تھی۔۔۔۔۔اُسے بے حد اُلجھن ہوئی۔۔۔

آخر اُس کا صبر جواب دے گیا تو وہ دوبارہ اُس کے روم تک آئی اور ایک ملازم کو بلوا کر دوسری چابی سے دروازہ کھولا

اور اندر قدم رکھتے ہی اُس کا منہ مارے حیرت کے کھلا رہ گیا۔۔۔

جس کے لیے پریشان ہو ہو کر وہ صبح سے اپنا خون جلا رہی تھی وہ اس وقت بیڈ پر آڑی ترچھی پڑی نیند کے مزے لوٹ رہے تھی۔۔۔۔۔۔

دنیا جہاں کا جیسے کوئی ہوش ہی نہیں تھا۔۔۔ بلنکیٹ آدھا زمین پر پڑا تھا آدھا باہوں میں بھینچا ہوا تھا۔۔۔

کپڑے بے ترتیب ہو رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔

بال اُلجھ کر بکھرے ہوئے تھے۔۔

اُسے اتنی پر سکون نیند میں دیکھ کر ریا کا خون کھول گیا۔۔

نین۔۔۔۔۔

اُس نے آگے بڑھ کے پکارنے کے ساتھ ہی اُسے زور سے جھنجھوڑ ڈالا۔۔۔ مگر نین ٹس سے مس نہیں ہوئی۔۔

یہاں میرا ٹینشن ٹینشن سے آدھا خون سوکھ گیا۔۔اور میڈم کیسے مزے سے سو رہی ہے۔۔۔۔

ریا کو اُس پر بے حد غصّہ آیا۔۔۔

اور تبھی نظر بیڈ کے ایک طرف پڑے کاٹن بال پر پڑی جس کا ایک ساتھی داراب تک نین کے کان میں تھا۔۔۔۔

وہ کانوں میں روئی ڈال کر سوئی تھی تبھی اتنی آوازیں دینے کا بھی اثر نہیں ہوا تھا

ریانے اُس پر زبردست گھوری ڈالی اور ایک دفعہ پھر ہلایا۔۔۔

سونے دو نا یار۔۔۔۔

کتنے دنوں سے نہیں سوئی میں۔۔۔

اُسے اب بھی یہ خلل گوارا نہیں گزرا تو نیند میں ہی منہ بنا کر بڑبڑائی۔آنکھیں کھولنے کی تکلیف نہیں کی

۔۔۔۔ابھی کے ابھی اٹھو ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا نین۔۔۔۔

ریانے غصے سے اُسے وارن کیا مگر پھر بھی اثر نہیں ہوا تو ٹیبل پر پڑا پانی کا جگ اٹھا کر اُس کے منہ پر انڈیل دیا۔۔۔۔وہ بوکھلا

کر اٹھ بیٹھی۔۔۔۔ صدمے سے سانس روکے اُسے دیکھنے لگی

۔۔

ریا۔۔۔۔

اور پھر اُسے غصے اور خفگی سے گھور کے پکارا۔۔۔۔۔ریا بے نیازی سے ہاتھ جھاڑ کر اُس کے پاس بیٹھ گئی۔۔۔

رات کو وہ نہیں سونے دیتا دِن کو تم نہیں سونے دیتی۔۔۔ میری ترستی نیند کی بدعا لگے گی تم دونوں کو۔۔۔ کتنا حسین خواب دیکھ رہی تھی میں۔۔۔۔۔

وہ رونی صورت بنا کر اُس کے کندھے پر اپنا سر رکھتے ہوئے بڑبڑائی تو ریا نے کپڑے گیلے ہونے کے ڈر سے اُس کی بات پر دھیان دیے بنا اُسے پیچھے کیا۔۔

خوابوں سے نکل کر آؤ اور دیکھو مجھے۔۔۔۔سنگیت ہے آج میرا۔۔۔۔اور صبح سے تمہارے چکر میں پاگل ہو رہی ہوں میں۔۔۔۔اب اٹھو اور جلدی سے تیار ہو کے باہر چلو۔۔۔۔

ورنہ تمہاری نیند سے زیادہ تمہیں میرے سسرالیوں کے انتظار کا شراپ لگیگا۔۔

ریا نے غصے اور تاسف سے کہا تو اُس نے بچاری سی شکل بنائی۔۔۔

تھوڑی دیر اور پلیز۔۔۔۔

نہایت معصومیت سے بچوں کی طرح بولی اور دوبارہ سر اُس کے کندھے پر رکھ کر آنکھیں بند کر لیں

افف نین کیا ہو گیا ہے تمہیں۔۔۔۔

ریا نے جھنجھلا کے اُسے دور کرنا چاہا مگر وہ اُسے سختی سے پکڑ کے مسکرائی۔۔۔

بند آنکھوں کے سامنے گزری رات کے مناظر چلنے لگے۔۔۔جب ساحل نے اُسے اُس بیکار سے لاج میں چھوڑا تھا اور وہ شدید مجبور ہو کر اندر گئی تھی۔۔۔

اندر پورا لاج خالی تھا بس ایک بڑی سی ٹیبل کے سامنے ایک لڑکی بیٹھی تھی۔۔ جو اُسے اندر آتے دیکھ اپنی جگہ سے اٹھ کر اُس کے پاس آئی۔۔۔

میم اس روم میں۔۔۔۔۔

وہ اُس کے کچھ بھی پوچھنے سے پہلے اشارہ کرتے ہوئے بولی تو نین کو حیرت ہوئی کے اُس نے کونسا پہلے سے یہاں بُکنگ کر کے رکھی تھی جو اُسے یہ پروٹوکول مل رہا ہے۔۔ اوپر سے لڑکی کا لب ولہجہ بھی کافی مہذب تھا۔۔۔۔ پھر ساحل کا خیال آیا کہ ہو سکتا ہے وہ پہلے سے سوچ کر بیٹھا ہو تو اگنور کیے آگے بڑھی۔۔۔ لڑکی نے اُس کے لیے کمرے کا دروازہ کھولا۔

وہ اُس پرانے سے لکڑی کے دروازے سے اندر آئی عین اسی وقت ساحل بھی سامنے والی کھڑی سے اندر کودا تو وہ بری طرح بوکھلائی۔۔۔

گھبرا کر ہاتھ سینے پر رکھ لیا۔۔۔۔

کک۔۔ک کون ہو تم۔۔۔۔۔۔۔

اُسے اپنی آنکھوں پر یقین نہیں ہوا تو صدمے سے آنکھیں پھاڑے پیچھے ہو کر بولی۔۔۔وہ اُس کی خوفزدہ شکل دیکھ مسکراتا ہوا اس کی طرف بڑھا اور اُس کے چہرے پر جھک کے گال کو لبوں سے چھوا۔۔۔۔

نین کا تارا۔۔۔

اور پیچھے ہو کر مسکراتے لہجے میں دھیرے سے بولا تو وہاں کھڑی لڑکی بھی مسکرائی۔۔جب کے نین سٹل کھڑی تھی۔۔۔

تم اپنے کپڑے میگھا کو دے دو۔۔۔

وہ سیریس ہو کر بولا تو وہ اپنے آپ میں لوٹی۔۔۔

کیا۔۔ لیکن کیوں۔۔۔اور ہے کون یہ۔۔ تمہارے ساتھ کیا کر رہی ہے۔۔۔

ایک ساتھ ہی کئیں سوال کرتے ہوئے اُس کے تاثرات دھیرے دھیرے تیکھے ہوئے۔۔۔

سارے سوال بعد میں کر لینا۔۔۔

ابھی ہمیں یہاں سے نکلنا ہے۔۔۔

جاؤ چینج کر کے آؤ۔۔۔۔

وہ اُس کے گھورنے کا اثر لیے بنا اپنی بات پر زور دیتے ہوئے بولا۔۔

نہیں۔۔۔پہلے مجھے وجہ بتاؤ۔۔۔

اُس نے سر نفی نے ہلا کر اپنی سی ضد کی۔۔۔ساحل نے تاسف سے اُسے دیکھا۔۔۔

مجھے روکنے کے لیے کوئی تم تک پہنچنے کی کوشش کر رہا ہے۔۔۔بس اُس کی کوشش ناکام کرنی ہے ہمیں۔۔

اسلئے جو کہہ رہا ہوں کرو۔۔۔۔

اُس کے چہرے پر ہاتھ رکھتے ہوئے مختصر لفظوں میں سمجھانا چاہا تو نین نے غور سے اُسے دیکھا اور سر اثبات میں ہلایا

لیکن یہ کپڑے میں کسی کو کیسے دے سکتی ہوں۔۔۔۔یہ میری بھابھیز نے مجھے گفٹ کیا تھا۔۔۔۔مجھے بہت عزیز ہے۔۔۔۔

وہ یاد آتے ہی اپنے نائٹ سوٹ کی کالر کو جکڑ کر جذباتی لہجے میں بولی۔۔ ٹینشن سے ماتھے پر کئیں سارے بل پڑے۔۔۔

کوئی اور وقت ہوتا تو وہ اُس کے ان تاثرات کو اپنے انداز میں سراہتا مگر فلحال ساتھ کھڑی میگھا کی حیران شکل دیکھ کر خود کو روکے رکھا۔۔۔

یار بیوی نائٹ سوٹ ہی تو ہے۔۔۔۔کم آن نا مسکراہٹ روکے بولا تو نین نے اُسے گھورا۔۔۔

نائٹ سوٹ ہے تو کیا ہوا۔۔۔کسی کا دیا ہوا رومال بھی بہت قیمتی ہوتا ہے۔۔تم نہیں سمجھو گے۔۔۔۔

وہ اُس پر بھڑک کر بولی۔۔

میں آپ کو واپس کر دوں گی میم۔۔۔۔

آپ کیوں پریشان ہو رہی ہے۔۔۔۔۔

میگھا نے ہمدردی سے ساحل کو دیکھا اور پیار سے اُسے سمجھایا۔۔۔۔

اور تب تک یہ پھٹ پھٹا گیا تو کیا جواب دوں گی میں اپنی بھا بھیز کو۔۔۔۔۔۔۔۔اُن دونوں کا تو دل ٹوٹ جائے گا نہ۔۔۔

وہ مایوسی سے بولی۔۔۔۔بس رونے کے کسر رہ گئ تھی۔۔۔۔ میگھا نے خاموش ہو کر ساحل کو دیکھا۔۔۔۔جو ضبط سے اُسے دیکھ رہا تھا۔۔

یہاں میں تمہارے لیے پریشان ہوں اور تمہیں ان کپڑوں کی پڑی ہے۔۔۔۔۔ سیریس نہیں ہو سکتی تم۔۔۔۔

وہ چڑ کر بیزاری سے بولا نین کو سخت سنجیدہ لہجے پر سیریس ہونا ہی پڑا

اچھا نہ۔۔۔ غصّہ کیا کر رہے ہو۔۔۔ دے دیتی ہوں۔۔۔ تم سے بڑھ کر تھوڑی ہے۔۔۔۔

وہ اُسے خود کو سنجیدگی سے گھورتے دیکھ فوراً بولی تو میگھا نے شکر کا سانس لیا۔۔

لیکن سن لو۔۔۔۔ میرے کپڑے پہن کر کوئی لڑکی نین تارا نہیں بن سکتی اوکے۔۔۔۔۔

وہ شان سے جتاتے ہوئے بولی تو ساحل نے بظاہر آنکھیں دکھائی مگر دل ہی دل میں اعتراف کیا۔۔۔

کچھ دیر بعد وہ اپنے کپڑے میگھا کو دے کر خود اُس کے لائے فلورل ٹاپ اور ٹراوزر میں باہر آئی۔۔۔وہ دونوں آپس میں سنجیدگی سے بات کر رہے تھے۔۔۔ویسے تو وہ اُسے ہر لڑکی کے ساتھ دیکھ کے شک کرتی تھی مگر یہاں کوئی گنجائش نظر نہیں آ رہی تھی۔۔۔۔

اور سب سے بڑی بات کہ وہ اُس کی حفاظت کے لیے یہ سب کر رہا تھا۔۔۔نین کے لیے یہ بات باعث خوشی تھی۔۔۔۔

ماما کے بیٹے تمہیں میری اتنی فکر ہے۔۔۔۔

دونوں کی بات ختم ہوئی تو نین نے اُس کا بازو تھامے اُس کی آنکھوں میں دیکھ کر سرشار لہجے میں پوچھا۔۔۔

تمہاری نہیں اُسکی۔۔۔۔۔۔زندہ پکڑنا ہے نا اُسے۔۔۔۔۔۔

وہ سنجیدگی سے بولا۔۔۔اور جیسے ہی اُس کی بات سمجھ کر نین

کے تاثرات بدلے منہ حیرت سے کھلا وہ کھل کر

ہنسا۔۔۔۔۔نین نے اُسے گھورتے ہوئے دانت بھینچ کر اُس

کے بازو پر ڈھیروں مکّے برسائے۔۔۔وہ ہنستا ہوا اُسے سینے

سے لگا گیا۔۔میگھا مسکرا کر دونوں کو دیکھنے لگی۔۔۔

نین پر نظر رکھنے والوں کو دھوکا دینے کے لیے اُس نے نین

کے کپڑے پہن کے بالوں کو اُسی کے انداز میں رفلی لپیٹ کر

پن کیا ہوا تھا۔۔۔

ساحل اُسے سب سمجھا کر اُسی کھڑکی کے راستے نین کو لے کر باہر نکلا تھا۔۔۔۔۔اور اب گاڑی کا رخ فارم ہاؤس کی جانب تھا۔۔۔ نین کی ڈھیروں باتوں اور سوالوں کے جواب دیتے ہوئے اُس کے لبوں پر مسلسل مسکراہٹ تھی۔۔۔دل پر سکون تھا کے وہ ویرانش کی کوشش ناکام کرنے کا پختہ انتظام کر چکا ہے۔۔۔

میگھا بھی تمہاری طرح اسپائے ہے۔۔۔۔

نین کے سوال جواب مسلسل جاری تھے حالانکہ نیند کے مارے آنکھیں سرخ ہوتی جا رہی تھی۔۔۔ مگر وہ اب بھی جوش و خروش سے اُس کے اگلے پچھلے سارے دنوں کے مطلق سوال کرتی جا رہی تھی۔۔

ساحل نے جواب میں سر کو جنبش دی اور گاڑی کو بریک لگایا۔۔۔

گاڑی فارم ہاؤس کی پچھلی سائیڈ پر آ کر رکی تھی۔۔۔

اچانک سے ایسا لگ رہا ہے میں کسی ایکشن مووی کے اندر گھس گئی ہوں۔۔۔ ہر طرف سپر کاپ ہی سپر کاپ۔۔۔ پتہ ہے کل تو مجھے ریا کے ڈیڈ پر بھی شک ہو رہا تھا۔۔۔

اُس کی باتیں جاری تھیں رات کے تیسرے پہر خاموش فضا میں اُس کی آواز پر اسرار سی گونج رہی تھی۔۔۔

وہ پوری اُس کی طرف رخ کیے بیٹھی مزے سے بولی۔۔۔ لیکن وہ اُس کی بات پر ہنسنے کی بجائے غور و سنجید گی

سے اُسے دیکھنے لگا تو اُس نے سیدھی ہو کر نظریں اپنے اطراف میں دوڑائیں۔۔۔

جاؤں۔۔۔۔۔۔

وہ اُسی کے انداز میں سر گاڑی کی سیٹ پر گرا کر اُسے دیکھتے ہوئے بولی تو ساحل نے سر نفی میں ہلایا۔۔۔اور اُس کا ہاتھ تھام کر اپنے قریب کیا۔۔

دل نہیں مان رہا اب تمہیں ایک پل بھی نظر سے دور کرنے کو۔۔۔۔۔۔

وہ ہتھیلی کو انگوٹھے سے رب کرتے ہوئے اُس کے چہرے کو نظروں سے پڑھتے ہوئے پر جذب انداز میں بولا۔۔ نین نے مسکرا کر اُسے دیکھا۔۔

تو پھر دل کیا چاہتا ہے۔۔۔۔۔۔

وہ حیرت زدہ اور سنجیدہ ہونے کی ایکٹنگ کرتی ہوئی پوچھنے لگی تو اُس کے تاثرات پر وہ مسکرایا۔۔۔۔

بس نین کے نینوں میں بس جانا چاہتا ہے۔۔۔

اُس کی گھنی پلکوں کو دیکھتے ہوئے چاہت بھرے لہجے میں بولا۔۔۔ تو وہ نظریں جھکا گئی۔۔

دل سے کہو زیادہ بے غیرتیاں نا بتائے۔۔۔۔۔ حد میں رہے اپنی۔۔۔۔۔

اُس نے اپنا ہاتھ چھڑایا۔۔۔ مسکراتے لہجے میں بے رخی چہرے پر اور حیا جھکی آنکھوں میں لیے وہ مزید خوبصورت لگی۔۔

تم جو حد سے زیادہ ضروری ہوتی جارہی ہو اُس کا کیا۔۔۔۔

ساحل نے اُس کے قریب ہو کر چہرے کو اُنگلیوں سے چھوتے ہوئے پُر تپش لہجے میں کہا۔۔۔۔۔اُس کی دھڑکنیں ساکت ہوئی۔۔۔لبوں تک پہنچنے سے پہلے ہی اُس کے ہاتھ کو چہرے سے دور کر کے وہ پیچھے ہوئی

بہت دیر ہو رہی ہے اب جانے دو۔۔۔

اُس کی گہری آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولتی وہ پلٹ کر دروازہ کھولنے لگی لیکن ساحل نے اُس کا لاک پر رکھا ہاتھ پکڑ کر اُسے روک دیا۔۔۔وہ اُسے قریب محسوس کر کے پلٹنے کی بجائے اُسی طرح بیٹھی رہی۔۔۔دل کی دھڑکنیں اوپر نیچے ہونے لگی۔۔

تھوڑی دیر اور۔۔۔۔۔۔

اُس نے کان کے قریب سرگوشی کرتے ہوئے لبوں سے شولڈر کو چھوا۔۔۔نین نے آنکھیں بند کر کے کھولیں اور اُس کی طرف دیکھا۔۔۔

کونسا میں مائیکے جارہی ہوں۔۔۔ کچھ گھنٹوں بعد تو ملو گے

ہی نہ۔۔۔۔۔

وہ اُس کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اُسے دور کرتے ہوئے بولی

۔۔۔

تب تک دل کو صبر کیسے آئے یہ بھی بتادو۔۔۔۔۔۔

ساحل نے پیچھے ہو کر۔۔اُس کا ہاتھ تھام کر ہتھیلی کو لبوں سے

لگاتے ہوئے کہا۔۔۔

پہلے تو کبھی اتنی بیتابی نہیں دکھائی تم نے۔۔۔۔۔

وہ ہاتھ میں محسوس ہوتی دھڑکنوں پر نظریں جھکا کر دھیرے

سے بولی۔۔۔

پہلے تم نشے کی طرح سوار تھوڑی تھی ذہن پر۔۔۔اب تو دھیرے دھیرے عادت بنتی جارہی ہو۔۔۔۔۔

وہ بہکے بہکے لہجے میں بولا۔گہری نظروں کے پُر تپش لمس سے اُس کی دھڑکنیں اُلجھنے لگیں۔۔۔فاصلہ بھی بے معنی سا لگا۔۔

مجھے جانا چاہیے اب۔۔۔۔

وہ چہرہ دوسری طرف کر کے بولی۔۔اور اُس کی طرف دیکھنے سے گریز رکھا۔۔

لیکن اگلے ہی لمحے لبوں کا سلگتا ہوا لمس گردن پر محسوس کر کے اُس کا دل لرز اٹھا۔۔۔

Zubi Novels Zone

وہ سانس روک کر اُس کے بازو کو تھام گئی۔۔۔اُسے بہت

دھیمے سے پکارا مگر وہ بنا اثر لیے پورا اُس کی طرف جھک کر

اپنے لمس کو جابجا بکھیرنے میں مصروف تھا۔۔۔۔

نین کو اپنی دھڑکنوں کا شور زوروں سے سنائی دینے

لگا۔۔۔۔وہ اُس کے بالوں کو آزاد کر کے اُن کی خوشبو میں

سانس لیتے ہوئے بے خود ہو کے اُس میں کھونے لگا۔۔۔نین

نے بمشکل اُسے دور کیا۔۔۔

بہت ٹائم ہو رہا ہے ہے۔۔۔۔میں۔۔

وہ اُس کی طرف دیکھتی بیچارگی سے بولنے لگی کے ساحل نے

لبوں پر اُنگلی رکھ کر اُسے روکا اور سر نفی میں ہلا کر انکار کیا۔۔

ابھی کچھ دیر اور تمہیں دیکھنا ہے۔۔۔۔۔۔

گہری بولتی نگاہوں سے اُس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے مدھم سرگوشی میں بولا۔۔۔۔اُس نے گلا تر کیا۔۔

کل ہم گھر جا رہے ہیں نا۔۔۔پھر فرصت سے جتنا چاہو اتنا دیکھ لینا۔۔۔۔

وہ اُس کی شرٹ کے دوسرے بٹن کو چھوتے ہوئے سمجھانے والے انداز میں آہستہ سے بولی تو وہ مسکرایا۔۔۔

گھر جا کر اس سے بھی زیادہ ضروری کام کرنے ہے بیوی۔۔۔۔۔۔

گال پر بکھرے بالوں کو کان کے پیچھے لیجاتے ہوئے

مسکراتے ذو معنی لب و لہجے میں کہا۔۔۔ نین نے اُسے

گھورنے کی کوشش کی مگر ناکام ہوئی تو نظروں کا رخ بدل

دیا۔۔۔

جیسے سب سے پہلے تمہیں بتانا ہے کے تم کتنی خوبصورت

ہو۔۔۔۔ تفصیل سے تمہاری تعریف کرنی ہے۔۔ جب تک

دل کو تسلی نہ مل جائے تب تک۔۔۔۔۔

وہ ہاتھ سے اُس کا چہرہ دوبارہ اپنی جانب کرتے ہوئے چاہت

بھرے لہجے میں بولا۔۔ نین دل تھامے اُس کے گالوں کی

گہرائی کو دیکھنے لگی۔۔۔

پھر اپنی غیر حاضری کا حساب دے کر۔۔۔خالی گزرے ہر دن ہر رات ہر لمحے کو اپنی چاہت سے فل کرنا ہے۔۔۔۔

وہ پیشانی اُس کے چہرے سے لگا کر آنکھیں بند کرتے ہوئے بولا تونین نے بھی آنکھیں موندلی۔۔۔

۔

تمہیں بنا کہے یہ بتانا ہے کے میں تم سے کتنی محبت کرتا ہوں۔۔۔

وہ اُس کے کان کے نزدیک سرگوشی میں بولا تونین کے بدن میں سرد سنسناہٹ سی ہوئی۔۔وہ تیزی سے اُسے دور کرتی سیدھی ہوئی۔۔۔

سمجھ نہیں آتا تم اتنے بے شرم کب سے ہو گئے۔۔۔

حیرت اور جھجھک بھرے لہجے میں بڑبڑائی تو وہ ہنس کر اُسے دیکھنے لگا۔۔۔

جب سے تمہیں ٹیسٹ کیا ہے۔۔۔۔

شرارت سے مسکراتا ہوئے بولا تو نین نے اُسے آنکھیں دکھائیں اور دروازہ کھول کر باہر نکل گئی۔۔۔

وہ اُس کے اندر جانے تک اُسے دیکھتا رہا اور جب تسلی ہو گئی تو گاڑی سٹارٹ کر کے آگے بڑھا لی۔۔۔

واپس آنے تک صبح ہو چکی تھی۔۔۔

اُس نے فریش ہو کر فجر کی نماز ادا کی اور اپنے رب کا ڈھیروں شکر ادا کیا کے اُسے پچھلے اتنے دنوں کی بے سکونی سے نجات

ملی۔۔۔۔سب فکریں۔۔پریشانیاں۔۔خدشات دور
ہوگئے۔۔۔۔جس کے بیگانہ ہونے کا غم
تھااُس کی چاہت نے روح تک رسائی کرلی۔۔۔۔اتنا
خوبصورت اظہارِ محبت ملا۔۔۔۔

وہ چاہتی تواُس سے مزید ناراض رہ کر اپنی گزرے دنوں کی
اذیت کا بدلہ لے سکتی تھی۔۔اور اُسے یقین تھا وہ اُسے منانے
میں جان ایک کر دیتا لیکن حقیقت جان کر سب سمجھ کر بھی
ایسا کرنا نین کو گوارا نہیں تھا۔۔باقی اُسے یقین تھا کے

نماز کے بعد اُس نے زینب کو کال کر کے دیر تک بات
کی۔۔۔۔۔ساحل سے ملنے کی واپس گھر جانے کی

ایکسائٹمنٹ شیئر کرتی رہی۔۔۔۔اُس نے اصل وجہ بتائے بنا ساحل کی طرف سے صفائی دے کے زینب کو بھی پر سکون کر دیا۔۔۔

پھر فون کر کے عشرت اور شیریں کی نیند حرام کی۔۔۔دونوں کو گروپ کال کی اور جب تک دونوں نے فون نہیں اٹھا تا کرتی رہی۔۔۔

اُنہیں نیند سے جگا جگا کر اپنے واپس آنے کی خبر سنائی۔۔دونوں اونگھتے اونگھتے اُس کی باتیں سنتی رہیں۔۔۔

دِن میں وہ پھر سوئی تو پچھلی ساری کسر پوری کر دی۔۔اور اب بھی ریا نے اُس کی نیند خراب کر دی ورنہ اُس کا جاگنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا۔۔

لیکن ریا کے بگڑے موڈ کا سوچتے ہوئے اُسے جاگنا بھی پڑا اور شام کی تیاری کے لیے اٹھنا بھی پڑا۔۔۔

کل ریا کی شادی کے بعد اُنہیں واپس گھر جانا تھا یہ سوچ سوچ کر اُس کی انرجی ہی بہت بڑھ گئی تھی۔۔۔

♦♦♦♥

وہ فنکشن کے بعد دیر رات تھک ہار کر اپنے روم میں واپس آئی۔۔۔جب کے باہر ریا اور اُس کے کزنز نے ابھی تک ہنگامہ مچایا ہوا تھا اور اُس کے بھی پیچھے پڑے ہوئے تھے لیکن وہ بمشکل اپنی جان چھڑا کر روم میں آ گئی تھی لیکن دروازہ بند

کر کے جیسے ہی پلٹی اُسے حیرت کا جھٹکا لگا اور اُس نے ایکدم سے سیدھی ہو کر دل پر ہاتھ رکھ لیا۔۔۔

وہ پھر سے اُس کے کمرے میں موجود تھا۔۔۔ آرام سے بیڈ پر پیر پسارے موبائل میں مصروف تھا جب کے کھڑکی جیسے وہ بند کر کے گئی تھی ویسے ہی بند تھی۔۔۔

تم نے مجھے ہارٹ اٹیک دینے کی قسم اٹھائی ہے کیا راؤڈی۔۔۔

وہ سنبھل کر اُسے گھورتے ہوئے نہایت طیش سے بولی تو ساحل نے مسکراتے ہوئے اُس کی جانب دیکھا لیکن اِس پر نظر پڑتے ہی مسکراہٹ سمٹ گئی۔۔۔۔

نین کے بدلے روپ کو دیکھ کر دل بے خود ہو کر

دھڑکا۔۔۔۔۔

وہ ہمیشہ سے بلکل مختلف ڈارک بلیو شرارے اور آف وہائٹ

دوپٹے میں میک اپ اور جویلری سے اپنے حسن کو دوبالا کئے

اُس کے سامنے آفت بن کر کھڑی تھی۔۔۔۔

خوبصورت آنکھوں کی کشش۔۔۔۔دلکش سراپے کی

رعنائیاں۔۔۔۔نازک لبوں کی سرخی اور اُس پر اتنے معصوم

سے تاثرات کہ اُس کا دل کھینچا چلا گیا۔۔۔

وہ اٹھ کر اُس کے پاس آیا جو لاپرواہی سے اُسے گھورنے میں

مصروف تھی۔۔۔

اور تم نے کیا قسم کھائی ہے۔۔۔مجھے مجبور کرنے کی کے میں

اپنا دل نکال کر تمہارے قدموں میں رکھ دوں۔۔۔۔

وہ وارفتہ نگاہوں سے اُس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے دھیرے

سے بولا تو نین کا دل شدت سے دھڑکا مگر وہ اُسے گھورنے

سے بعض نہیں آئی۔۔۔

دیکھو وائلڈ مین۔۔۔۔

وہ اُنگلی اٹھا کر اُسے دھمکانے کو تھی کہ وہ اُنگلی سمیت اُس کا

ہاتھ تھام گیا اور کھینچ کر اسے خود سے لگایا۔۔ نین آنکھیں

پھیلا کر اسے دیکھنے لگی

سنو وائلڈ مین کی جان۔۔۔ایسے قیامت بن کے ایکدم سے سامنے مت اجایا کرو۔۔۔۔۔۔۔دل دھڑکنا چھوڑ کر تمہیں نہارنے میں لگا رہا تو جان سے جاؤں گا کسی دِن۔۔۔۔۔

وہ

وہ اُسے کھینچ کر خود سے لگاتے۔۔۔۔بے خود نظروں سے حسین چہرے کو چھوتے ہوئے بولا۔۔۔نین کی دھڑکنیں منتشر ہوئیں۔۔۔مگر اُس نے ہتھیار نہیں ڈالے

آپ کو نہیں لگتا ماما کے بیٹے آپ پہلے سے تھوڑے سے زیادہ ٹھرکی ہو گئے ہیں۔۔۔۔

ہاتھ چھڑا کر اُس کی شرٹ کو مُٹھی میں جکڑ کر کھینچتی آنکھیں چھوٹی کر کے غصے سے گھورتے ہوئے بولی۔۔۔۔

آپ کو نہیں لگتا بیوی۔۔۔۔آپ مجھے اکسا رہی ہے کہ آج

رات میں آپ کے لیے خطرناک حد تک وائلڈ بھی

ہو جاؤں۔۔۔۔

اُس نے ایک نظر اُس کے شرٹ تھامے ہاتھ پر ڈال کر

۔۔۔۔

اُس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے۔۔آنچ دیتے لہجے میں کہا

تو وہ سرد سنگین نظروں کو خود میں اترتا محسوس کر کے ایکدم

سے اُس سے دور ہوئی۔۔۔۔پیچھے دروازے سے جا لگی

سوچنا بھی مت۔۔۔۔ابھی کے ابھی نکلو یہاں سے۔۔۔ایک

تو ویسے ہی تمہاری وجہ سے میری امیج بہت خراب ہو چکی ہے

یہاں کے لوگوں میں۔۔۔۔۔۔۔سب مجھے عجیب عجیب نظروں سے دیکھتے ہیں۔۔۔مجھے دیکھ دیکھ کر پھسپھسانے لگتے ہے۔۔اور وہ۔۔۔۔

وہ پیچھے ہو کر اُسے غصے سے گھورتے ہوئے اُنگلی اٹھا کر وارن کرنے کے ساتھ اپنے دکھڑے سنانے لگی جب۔۔۔۔۔

ششش۔۔

ساحل نے ایکدم سے قریب ہو کر اُس کے حرکت کرتے لبوں پر اُنگلی رکھ کر اُسے چپ ہونے کا اشارہ کیا۔۔۔جب کے نظریں بھی وہیں رکی تھیں۔۔۔۔جن کی تپش سے نین کے وجود میں لرزش ہوئی۔۔۔

چپ رہنے کی کوشش کیا کرو۔۔۔ بری نہیں لگو گی تم۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اُس کی آنکھوں میں دیکھ کر کے جتاتے ہوئے بولا۔۔۔ کندھے پر پڑا دوپٹہ دھیرے سے زمین پر گرایا۔۔۔۔۔ بے باک نگاہوں اور لہجے کی گمبھیر تا نین کو وہاں سے غائب ہو جانے کے سگنل دے رہی تھی۔۔۔ لیکن پیچھے بند دروازہ تھا اور آگے وہ دیوار بن کر کھڑا تھا۔۔۔ نین نے بیچارگی سے اُسے دیکھا۔۔۔

اور اگر انہیں مصروف ہی رکھنا ہے تو کسی بہتر کام میں مصروف کر سکتے ہیں نا ہم۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ پورا اُس کی جانب جھکا تھا۔۔۔سانسوں نے نین کے چہرے کو چھوا تھا۔۔۔اُنگلی کو لبوں پر حرکت دیتے ہوئے مدھم سلگتے سے لہجے میں جب بولا تو نین کی جان لبوں پر آگئی۔۔۔

اُس نے سانس روکے اُس کی نظروں کا رخ اپنے لبوں پر دیکھ آنکھیں پوری پھیلائی۔۔۔اُس کا ارادہ سمجھ کر دل زوروں سے دھک دھک کرنے لگا۔۔۔۔۔۔

لیکن اچانک ہی کچھ سوچ کر آنکھیں چمکیں۔۔۔۔اور اپنے نچلے لب کو چھوتے انگوٹھے کو اُس نے ایکدم سے منہ کھول کر دانتوں میں دبالیا۔۔۔۔۔

وہ بوکھلا کر سیدھا ہوا اور جھٹکے سے ہاتھ کھینچ کر پیچھے کیا۔۔۔

حیرت سے اُسے دیکھا اور حیرت فوراً غصے میں بدلی۔۔اُس کی مسکراتی آنکھوں کو دیکھ سختی سے دانت بھینچ کر اُس کا چہرہ ایک ہاتھ کی گرفت میں جکڑے لبوں کو بے رحمی سے قید کیا۔۔۔

نین کی آنکھیں اُس کی سختی اور جنونی انداز پر صدمے سے پھٹنے کو ہو گئی۔۔۔
سانسیں بری طرح اندر گھٹ گئی۔۔۔
چند سیکنڈ تو وہ بے بسی سے سہتی گئی مگر جب وہ آزاد کرنے کی بجائے چہرہ چھوڑ کر ہاتھ بالوں میں الجھائے اپنی گرفت کو مزید جارحانہ کرتا گیا اور اُسے اپنے منہ میں خون کا ذائقہ محسوس ہوا تو خوف کے مارے اُس کے چھکے چھوٹ گئے۔۔۔

وہ دونوں ہاتھوں سے اُسے دھکیل کے دور کرنے کی کوشش کرنے لگی لیکن کوئی اثر نہیں ہوا۔۔۔۔اُس کے شولڈر پر زور زور سے مکّے برسانے لگی مگر کوئی فرق نہیں پڑا۔۔۔
طیش سے برا حال تھا مگر بے بسی کہ وہ کچھ بھی نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔یہاں تک کہ سانسیں اکھڑتی جا رہیں تھیں۔

اُس کی مسلسل مزاحمت کے بدلے وہ اُسے سختی سے خود میں بھینچ کر پیچھے ہوتے ہوئے بیڈ کے قریب رکا اور اُسے ساتھ لیے پیچھے بیڈ پر گرا۔۔۔

شاید اُس کا اچھے سے بدلا لینے کا ارادہ تھا۔اور ابھی نین کی مشکل آسان نہیں ہوئی تھی۔۔۔۔۔مگر بیڈ پر گرتے ہی دونوں کو زوردار جھٹکا لگا۔۔۔بیڈ آواز کرتا ہوا درمیان سے اندر دھنس گیا۔۔۔تب جا کر سانسوں کا تسلسل ٹوٹا۔۔۔

وہ حیرت سے بیڈ کو دیکھنے لگا اور نین بے یقینی سے۔۔۔۔۔۔

دونوں مشکل سے اُس ٹوٹی جگہ سے باہر نکلے۔۔

یہ کیا کیا تم نے۔۔۔۔۔بیڈ توڑ دیا۔۔۔

نین جو اُس کی حرکت پر اُس کا گلا دبانے کا سوچ کر بیٹھی تھی۔۔۔اس نئی آفت پر سب فراموش کیے صدمے سے بولی۔۔۔

سوری یار۔۔۔۔

اُس نے معصوم شکل بنا کر سر کھجاتے ہوئے کہا۔۔۔ نین نے خونخوار نظروں سے اُسے دیکھا۔۔۔

دِماغ خراب ہے تمہارا۔۔۔ کیا جواب دوں گی میں سب کو۔۔۔ کیا منہ دکھاؤں گی ریا کے رشتے داروں کو۔۔۔ وہ غیض و غضب سے اُسے گھورتے ہوئے بولی تو ساحل نے اُس کی جانب دیکھا نظریں اُس کے سرخ لہو چھلکاتے لبوں پر رکی تو وہ بے ساختہ مسکرایا۔۔۔ نین کو تو آگ ہی لگ گئی۔۔۔

یہ تمہارا نہیں میری دوست کا گھر ہے۔۔۔۔۔ایک تو چوری چھپکے اندر گھس آئے۔۔۔اوپر سے اُس کا نقصان بھی کر دیا۔۔۔اور اب بے شرموں کی طرح دانت دکھا رہے ہو۔۔۔۔چاہتے کیا ہو تُم۔۔۔۔

وہ بیڈ کے نقصان پر اُسے اچھے سے شرم دلانے لگی۔۔۔وہ مسکراتا ہوا اُسے کمر سے تھام کر خود سے لگاتے ہوئے کان کے قریب جھکا۔۔۔

نین کے نین کو ساری رین جگانا چاہتا ہوں۔۔۔

اُس کے کان میں میٹھی سی سرگوشی کرکے گال پر پیار کیا تو پل میں اُس کی پچھلی حرکت یاد آئی۔۔۔زخمی لبوں پر جلتا سا لمس تازہ ہوا اور جسم میں سرد لہر دوڑ گئی۔۔۔۔

تُم۔۔۔۔۔۔

وہ اُس کی مسکراتی محبت بھری آنکھوں میں حیرت اور غصے سے دیکھ کر کچھ بولنے کو تھی کہ وہ ہلکے سے چھو کر لبوں کی حرکت کے ساتھ لفظوں پر بھی بریک لگا گیا۔۔۔اور نین کی دھڑکنیں تھم گئیں۔۔۔

تم اپنی یہ آنکھیں دکھا دکھا کر ڈرانے سے زیادہ مجھے بہکانے کا کام کر رہی ہو بیوی۔۔۔۔۔اور یقین مانو اس کے انجام میں تمہیں ریا کے رشتے داروں کے ساتھ اپنے آپ سے بھی منہ چھپانا پڑ سکتا ہے۔۔۔۔۔۔

وہ دھیمے تپش زدہ لہجے میں بولتا گردن پر جھکا۔۔۔بالوں کی سوندھی خوشبو خود میں اُتارتے ہوئے گردن کو لبوں سے چھوا تو نین کے آنکھیں بند کر کے کھولیں۔۔۔

کیا۔۔۔کیا کیا۔۔۔کیا کر رہے ہو۔۔۔

نین نے بمشکل اُسے پیچھے کیا۔۔۔زوروں سے دھڑکتے دل کے زیرِاثر بے بسی سے بولی۔۔۔۔

ہر وقت جو میرے دل ودماغ میں۔۔۔میرے خیالوں میں بسی رہتی ہو اُس کا رینٹ وصول کر رہا ہوں۔۔۔۔۔۔

وہ خمار زدہ نگاہوں سے اُسے دیکھتا۔۔۔نازک کمر پر بندھے خوبصورت سے ویسٹ بیلٹ کو دو اُنگلیوں سے چھوتے ہوئے بہکے بہکے لب و لہجے میں بولا۔۔

نین نے تیزی سے اُس کا ہاتھ تھام کر اُسے روکا۔۔۔

ساحل پلیز۔۔۔جاؤ نا یہاں سے۔۔۔کوئی دیکھ لے گا۔۔۔تم نے ہی کہا تھا نا کہ کسی کو تمہارے بارے میں نہیں بتانا ہے۔۔۔۔۔

وہ اُس کے تیور دیکھ بلکل سیریس ہو کر نرمی سے بولی۔۔۔

میں تو مل کر واپس جانے کے لیے ہی آیا تھا۔۔ مگر تم نے اپنے حسن کی زنجیروں سے جکڑ لیا۔۔۔ کیسے آزاد کروں اب خود کو۔۔۔۔

وہ اُنگلیاں اُس کے ہاتھ کی انگلیوں میں الجھا کر لبوں سے لگاتے ہوئے بے خودی میں بولا نظریں نین کے چہرے پر ہنوز قائم تھیں۔۔۔ جن کے اثر سے وہ پلکیں جھکانے پر مجبور ہوئی۔۔۔

You are breathtaking----

وہ اُس کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے شولڈر پر جھکا

اُس کے بولتے جذبات کے آگے ہار کر نین آنکھیں بند کرتی۔۔اپنے دونوں بازو اُس کے گرد باندھ کر اُسے سختی سے تھامنے کو تھی کے عین وقت پر کمرے میں گونجتی موبائل کی دھیمی سے رنگ ٹون پر اُس نے ٹہر کر ایکدم سے آنکھیں کھولیں۔اور بجائے تھامنے کے اُسے پیچھے کرنے کی کوشش کی۔۔

اُس نے پیچھے ہو کر نین کے چہرے کو اپنی نگاہوں سے جذب کرتے ہوئے موبائل نکالا جب کے وہ اُس سے نظریں پھیرے کھڑی اپنی دھڑکنیں معتدل کرنے کی کوشش میں تھی۔۔۔

Zubi Novels Zone

مگر اُس کی بے خود نگاہوں سے یہ مشکل ہوا جا رہا تھا۔۔۔جب کے فون پر ملنے والی خبر سے اُس کے چہرے کے تاثرات ایکدم بدلے۔۔۔

جہاں اُسے معلوم ہوا کہ ویرانش کو چھڑوانے کے لیے اُس کے لوگو نے ایک بس کو ہائیجک کر لیا تھا۔۔۔

یقیناًاُس کا پہلے سے تیار شدہ پلان تھا۔کیوں کے اس بار اُس کی ضمانت اور آزادی کے سارے لیگل راستے بند تھے۔۔۔

اُس نے کچھ جواب دے کر فون نیچے کیا جب کے نین فکر مند سی اُس کے تاثرات دیکھ رہی تھی۔۔

مجھے جانا ہو گا۔۔۔

وہ فون پاکٹ میں رکھ کر سرداہ خارج کرتے ہوئے بولا۔۔۔

سب ٹھیک ہے نہ۔۔۔۔

نین نے اُسے غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔ساحل نے اُس کا ہاتھ تھام کر لبوں سے لگایا۔۔۔

سب ٹھیک ہے۔۔۔ہم کل شام چار بجے ایئرپورٹ پر ملیں گے۔۔۔۔اوکے

وہ مسکرا کر اُسے یاد دلاتے ہوئے بولا اور جانے لگا تو نین نے اُس کا ہاتھ پکڑ کر روک لیا۔

اپنا خیال رکھنا۔۔۔۔

اُس کے پلٹ کر اپنی جانب دیکھنے پر دھیرے سے بولی تو وہ اُس نے پلکوں کی جنبش سے جواب دیا۔۔۔اور واپس اُس کے قریب آ کر ماتھے کو لبوں سے چھو کر پیچھے ہوا۔۔ نین نے سکون کو رگوں میں سرایت کرتے محسوس کیا۔۔۔

وہ اسی کھڑکی کے راستے باہر نکل گیا۔۔۔ نین اُس کی باتیں ذہن میں دوہرا کے مسکرائی اور پھر نظر ٹوٹے بیڈ پر پڑی تو بیچارگی سے سر تھام لیا۔۔۔۔

◆◆◆◆◆

ہم نے کہا تھا نا کہ ہمیں قید میں رکھنا کسی کے بس کی بات نہیں۔۔۔۔۔

تمہیں ہم تک پہنچنے میں ایک عرصہ لگ گیا اور ہمارے لگے صرف کچھ گھنٹے۔۔۔۔

وہ خاموشی سے جیپ ڈرائیو کر رہا تھا جب کے ساتھ والی سیٹ پر ویرانش موجود تھا۔۔۔ جس کے چہرے پر مسکراہٹ اور لفظوں میں تمسخر تھا۔۔۔۔ہاتھ ہتکڑی میں بندھے تھے مگر وہ جانتا تھا چند منٹوں میں وہ اس ہتھکڑی سے بھی آزاد ہو جائے گا۔۔۔۔

اُس نے پہلے سے خود کو اِس چیز کے لیے تیار رکھا تھا کے اُس کی گرفتاری ہو جائے تو اُسے کیسے نکلنا ہے۔۔۔

اور اب کئیں بے گناہ لوگوں کی آزادی کے بدلے اُسے رہائی دی جارہی تھی۔۔۔

حالانکہ ساحل کے لیے نفرت اور انتقام اپنی جگہ مضبوط تھے۔۔۔۔ وہ اُسے سبق سکھانے کا عزم کر چکا تھا اور اس وقت بھی اُس کی بے بسی جی بھر کر انجوئے کر رہا تھا۔۔۔ جب کے وہ ہنوز خاموش تھا مگر سٹرنگ پر مضبوط ہوتی گرفت سامنے والی کی نظروں سے پوشیدہ نہیں تھی۔۔۔

اور اب پھر وہ کھیل شروع سے شروع ہوگا۔۔ پھر تمہاری گنتی زیرو سے سٹارٹ ہوگی۔۔۔۔ سو بورنگ۔۔۔

وہ اہ بھرتے ہوئے بولا۔۔۔۔

فرق صرف اتنا ہے کہ پچھلی دفعہ ہماری بے خبری میں سازش ہوئی تھی اس لیے تم آسانی سے ہم تک پہنچ گئے لیکن اب شاید تمہیں ہم تک پہنچنے میں ساری عمر لگ جائے کیوں کہ ہماری نظر تمہارے ایک ایک مووینٹ پر ہو گی۔۔۔۔

بات کے اختتام میں اُس کا لہجہ ناگواری اور نفرت سے بھر گیا تو ساحل نے لمحے بھر کو اس کی طرف دیکھا۔۔۔۔

ڈونٹ وری۔۔۔۔ ہم تمہیں زیادہ اِنتظار نہیں کروائیں گے۔۔۔۔ کیونکہ ہمارے لیے اب سب سے زیادہ ضروری ہو گا تمہیں تباہ کرنا۔۔۔۔

وہ اُس کے دیکھنے پر مسکرا کر مگر سرسراتے لہجے میں بولا تو وہ بہت بے نام سا ہنسا۔۔۔ دائیں گال میں گہرائی اُبھری۔۔۔

تجھے سچ میں لگتا ہے کہ میں تجھے اتنی آسانی سے جانے دوں گا۔۔۔۔
سنجیدگی سے کہا تو ویر نش کی مسکراہٹ گہری ہوئی۔۔۔

اگر تمہیں اُن ہوسٹیجز کی زندگی پیاری ہے تو تم ہمیں نہیں روک سکتے۔۔۔۔

اُس نے بے نیازی سے جواب دیا۔۔۔۔

میرے ہوتے ہوئے اُن سب کی زندگی تیرے جیسے مجرم کی ضمانت تو ہر گز نہیں بن سکتی۔۔۔۔۔۔

وہ اُس کی آنکھوں میں دیکھتا ہوا مضبوط سرد سخت انداز میں بولا تو پہلی دفعہ ویرانش کو اُس کی خاموشی بے بسی کی بجائے طوفان کی مانند لگی۔۔۔

بیوقوف مت بنو۔۔۔ سینکڑوں جانیں جائیگی۔۔۔

اُس نے پھر بھی پر سکون لہجے میں اُسے وارن کرنے کی کوشش کی۔

تو آزاد رہا تو سینکڑوں شہر برباد ہوں گے۔۔۔

اُس نے نفرت سے کہا۔۔اور ویرانش کے ماتھے پر بل پڑے۔۔۔

تم بھی نہیں بچو گے۔۔۔۔
وہ بھینچے لہجے میں اُسے وارن کرتے ہوئے بولا تو وہ بے نیازی سے ہنسا۔

یہ فیصلہ میں نے ہمیشہ سے اپنے خدا پر چھوڑا ہے۔۔۔
پر سکون انداز میں کہتے ہوئے گاڑی کو بریک لگایا۔۔۔۔۔۔ویرانش کو اُس کے ارادوں کا اندازہ ہوا تو اُس نے لب تر کرتے ہوئے نظریں اطراف میں گھمائیں۔۔۔۔۔

وہ لوگ ایک سنسان میدان نما علاقے میں تھے۔۔۔۔۔ جہاں کچھ دوری پر ایک گیراج تھا۔۔ اور اُسی گیراج میں بس سمیت کئیں مسافروں کو اغوا کر کے رکھا گیا تھا۔۔۔ جن میں عورتیں بچے بوڑھے سب شامل تھے۔۔۔۔ باہر بڑے سے لوہے کے دروازے کے آگے چار پانچ آدمی تینات تھے۔۔۔ جو مدھم سی روشنی میں صاف نظر آرہے تھے۔۔۔۔

جب کے جہاں اُس نے گاڑی روکی وہاں مکمل اندھیرا تھا۔۔۔

اُس جگہ پہلے سے ہی کچھ آفیسرز موجود ہے۔۔۔۔

وہ اکیلا گاڑی سے باہر نکلا اور اُن آفیسرز کو کچھ انسٹرکشن دیے۔۔ جس کے بعد وہ لوگ ویرانش کو گاڑی سے باہر لا کر اس گوڑاون کی جانب بڑھے۔۔۔۔۔۔۔

جاتے ہوئے ویرانش نے پلٹ کر اُس کی جانب دیکھا۔۔اُس کی چھٹی حس کہہ رہی تھی کہ ساحل اتنی آسانی سے اُسے آزاد نہیں کریگا۔۔۔وہ کچھ نہ کچھ ضرور کریگا۔۔۔

ورانش کو آفیسرز کے ہمراہ آگے بھیج کر وہ خود ڈھلان سے نیچے اترتا۔۔ گیراج کے پچھلے حصے کی جانب بڑھنے لگا۔۔۔۔

اندھیرے میں راستے کا اندازہ لگاتے ہوئے آگے بڑھتا
گیا۔۔۔

آفیسرز سست روی سے ورانش کو لے کر اُس گیراج کی
طرف بڑھ رہے تھے۔۔وہاں کھڑے لوگوں کی پوری نظر
اُن پر تھیں اور وہ لوگ ہر طرح سے چوکنا تھی۔۔۔
اِدھر ساحل تب تک پچھلے حصے تک پہنچ چکا تھا۔۔اور اندر
جانے کا راستہ تلاش کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔
لیکن پیچھے کوئی دروازہ یا کھڑکی نہیں تھی۔۔۔بس اونچی سی
دیوار پر کافی اوپر ایک ایکزز لگا تھا۔۔۔۔وہاں تک پہنچنا بھی
کافی مشکل تھا۔۔۔کیوں کے چڑھنے کے لئے کوئی راستہ
نہیں تھا۔۔۔۔

ناکوئی پائپ نہ سیڑھی نہ رسّی۔۔۔

اُس نے آس پاس نظر دوڑائی تو کچھ فاصلے پر ایک درخت تھا جس کی شاخیں گودان کی چھت تک جُھل رہی تھی۔۔۔۔

اُس نے ایک نظر درخت کی اونٹ سے سامنے دیکھا جہاں آفیسر زاب گوڈاؤن کے سامنے پہنچ چکے تھے۔۔۔

اپنی آستین کوہنی تک فولڈ کی اور سانس اندر کھینچ کر تیزی سے آگے بڑھتے ہوئے اُس درخت کے مضبوط تنے پر پیر رکھتا اوپر چڑھنے لگا۔۔۔

درخت کے سب سے اوپری حصے تک پہنچ کر چھت کی طرف چھلانگ لگائی۔۔۔ لیکن چھت پر کودنے سے اندر موجود

ویرانش کے لوگ الرٹ ہو جاتے۔۔اسلئے وہ پہلے دیوار کے

سہارے لٹک کر پھر آہستہ سے چھت پر چڑھا۔۔۔۔

چھت پر منہ کے بل لیٹ کر دیوار میں لگے ایکزوز گیپ سے

اندر جھانک کر دیکھا۔۔۔

وہاں کم سے کم چھ لوگ مزید تھے۔۔۔۔ایک بس کھڑی تھی

اور اُس کے ارد گرد سب الرٹ کھڑے تھے۔۔۔۔

اُس نے گن نکال کر اُس پر سائلنسر لگایا اور وہیں سے ایک

کے بعد ایک دو فائر کیے دونوں کے ہی سر کا نشانہ لیا۔۔۔۔

اور پیچھے ہو گیا۔۔۔۔

وہاں پل میں افرا تفری چھا گئی۔۔۔۔بس میں موجود

مسافروں کی بھی آوازیں گونجی اور باقی چاروں آدمی

بوکھلائے سے ادھر اُدھر دیکھنے لگے کے گولی کہاں سے چلی ہے مگر اُنہیں کوئی نظر نہیں آیا۔۔۔۔

وہ دوبارہ جھکا اور پھر ایک ساتھ دو ہیڈ شاٹ لیے۔۔۔پہلا اُس شخص کا جو واکی تھام کر باہر خبر دینے کو تھا۔۔۔دوسرا وہ جو بس کا دروازہ کھول کر اندر جانا چاہ رہا تھا۔۔

وہ پھر پیچھے ہونے کو تھا لیکن باقی بچے دو آدمی اس دفعہ اُسے دیکھ چکے تھے اور اُس دیوار کی طرف فائر کرنے کو تھے۔اگر اُن کی گن کی آواز باہر پہنچ جاتی تو مسلہ ہو سکتا تھا۔۔

اسلئے پیچھے ہونے کی بجائے اُس نے دو شاٹ مزید فائر کیے اور اُن دونوں کے وجود ساکت ہو کر گر گئے۔۔۔۔

اُس نے پیچھے ہو کر گن دوبارہ فل کر کے واپس رکھی اور پھر ایکزز کے آس پاس کی اینٹوں کو پورا زور لگا کر اندر جانے کے لیے جگہ بنائی۔

کچھ اینٹیں گرنے کے بعد اتنا راستہ بن گیا کے وہ اندر جا سکے۔۔۔۔۔۔۔

اور اندر وہ آسانی سے اتر گیا۔۔۔۔

بس سے لوگ باہر نکل آئے تھے اور مدد طلب نظروں سے اُسے دیکھ رہے تھے۔۔۔۔

اُن کی آہیں بکائیں جاری تھیں۔۔۔

اُس نے سب کو خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔۔

سب اُس کی تلقین پر ایک طرف ہو کر رک گئے۔۔۔

اُس نے فون نکال کر میسیج سینڈ کیا۔۔۔۔۔

اور دونوں گن ایک ساتھ نکال کر لوڈ کرلی۔۔۔۔

باہر اُس کا اشارہ ملتے ہی آفیسر ز جو کب سے اُس کے آدمیوں سے بحث کر رہے تھے کے پہلے لوگوں کو چھوڑا جائے تو وہ ویرانش کو اُن کے حوالے کریں گے۔۔۔۔اب اُن کی بات مان کر ویرانش کو آگے جانے کا اشارہ کیا۔۔۔۔

ورانش سمجھ تو گیا کے کوئی نہ کوئی گڑ بڑ ہے مگر فلحال اُس نے کچھ ظاہر نہیں کیا۔۔۔۔۔۔ نظریں آس پاس دور دور تک کہ معائنہ کر رہی تھی مگر کچھ نظر نہیں آرہا تھا۔۔۔۔

وہ آگے بڑھا تو اُس کے آدمیوں نے فوراً اُسے ہتھکڑی سے آزاد کر دیا۔۔۔اُس نے گیراج کا گیٹ کھولنے کا اشارہ کیا تاکے دیکھ سکے وہاں کوئی گڑبڑ تو نہیں۔۔۔

دو آدمیوں نے مل کر جیسے ہی آدھا شٹر اوپر اٹھایا۔۔اُن پر اندر سے گولیوں کی بوچھاڑ ہوئی اور دونوں بے دم ہو کر گر پڑے۔۔۔آدھا کھلا شٹر واپس گر گیا۔۔۔۔

جب کے گولیاں چلتے ہی اُس کے آدمیوں نے اُسے پروٹیکٹ کرنے کے ساتھ خود بھی گولیاں چلانی شروع کر دی۔۔۔

باہر موجود آفیسرز اُن کی گولیوں کا مقابلہ کرتے اُن پر وار کرنے لگے۔ویرانش خود کو بچاتا وہاں سے پیچھے کی طرف بڑھنے لگا تھا۔۔جب وہ شٹر کھول کر اُس کے ایکدم سامنے

آگیااور بندوق سمیت اُس کے آگے دیوار بن کر اُس کا راستہ روک گیا۔۔۔۔

ویرانش نے پہلے اُسے دیکھا پھر پلٹ کر پیچھے دیکھا جہاں اُس کے باقی آدمی بھی اپنی جان گنوا چکے تھے۔۔۔یعنی اُس کا یہ پلان بھی ناکام ہو چکا تھا۔۔اُس نے ضبط سے آنکھیں میچیں مٹھیاں بھنچیں اور ایکدم سے پلٹ کر ساحل کے سینے پر ایک زوردار لات سے وار کیا۔۔

۔۔۔۔وہ اس حملے کے لیے تیار نہیں تھا۔۔۔اسلئے لڑکھڑایا۔۔لیکن فوراً ہی سنبھل کر سیدھا ہوا۔۔گن واپس

رکھی اور ورانش کے اگلے وار کو روک کر اُسے زور دار مکّہ رسید کیا۔۔۔

اُسے کوئی خاص فرق نہیں پڑا بلکے اگلے ہی لمحے اُس نے جھک کر ساحل کے پیٹ میں گھونسا مارا۔۔۔۔۔۔ جس کے جواب میں ساحل نے بھی وار کیا۔۔۔

دونوں بری طرح ایک دوسرے کے ساتھ گتھ چکے تھے۔۔۔۔

نا کوئی کم تھا نہ زیادہ۔۔۔ بلکہ ویرانش کی نفرت اور غصے نے اُس کی طاقت بڑھا دی تھی اور وہ اُس پر وار پہ وار کیے جا رہا تھا۔۔۔

ساحل خود کو بچانے کے ساتھ اُسے کنڑول کرنے کی کوشش میں تھا۔۔۔ مگر ورانش بے حد جنونی انداز میں اُس پر جھپٹ رہا تھا۔۔۔۔

اُسے مار دینے کے در پر تھا۔۔۔

ساحل نے اُس پر وار کیا تو اُس کا ہاتھ روک کر جھٹکتے ہوئے اُسے موڑ کر گردن دونوں بازو کی سخت گرفت میں جکڑ لی۔۔۔

اور بے حد طاقت سے اُسے بھینچے لگا ساحل نے پہلے اُس کے بازو چھڑانے کی کوشش کی۔۔ مگر مشکل ہوا تو اُس کے گھٹنے پر لات مار کر پہلے گرفت کمزور کی پھر اپنے بدن پر زور دے کے اُسے پیچھے سے اٹھا کر زمین پر پٹکھا۔۔۔

وہ بے حد تیزی سے اٹھ کر واپس اُس پر جھپٹنے کو تھا کے اُس کے پیٹ میں ایک زوردار لات ماری اور پھر ذرا سا لڑکھڑاتے ہی پیر پر لات مار کر اُسے زمین دوز کیا۔۔۔

مگر اُس نے تب بھی ہار نہیں مانی دوبارہ اٹھ کر اُس کی طرف بڑھا مگر اس دفعہ آفیسرز نے اُسے پکڑ کر روک دیا۔۔۔
کم۔سے کم چھ لوگ اُسے سختی سے جکڑ کر کھڑے تھے۔۔۔

دونوں کی سانسیں بے حد تیز تھی۔۔۔دونوں ہی زخمی ہوئے تھے۔۔۔

اور دونوں ایک دوسرے کو نفرت سے دیکھ رہے

تھے۔۔۔۔۔

جب تک میں قید میں ہوں تم اپنی زندگی کے لئے دعائیں

کرتے رہنا۔۔۔۔۔کیوں کے میرے آزاد ہونے کے بعد

تمہیں وہ موقع بھی نہیں ملے گا۔۔۔

ویرانش کی آنکھوں میں اُسے جان سے مار دینے کا جنون

تھا۔۔۔اور لڑکھڑاتے لہجے میں بے پناہ نفرت۔۔۔

اُس کے کوئی جواب نہیں دیا۔۔۔۔

ایسی دھمکیاں تو اُسے ہر بار ملتی رہتی تھی۔۔۔

آفیسرز ویرانش کو قابو کر کے وہاں سے لے گئے تو اُس نے

آستین سے رگڑ کر منہ سے بہتا خون صاف کیا اور اپنے بال

اور کپڑے درست کرتے ہوئے وہاں کھڑے سپاہیوں کو اندر جا کر سب کو باہر لے کر آنے کا حکم دیا۔۔۔

♦♦♦♦♦♦

اگلے دن ریا کے ساتھ ساتھ اُسی منڈپ میں انجو اور پورب کی بھی بے حد دھوم دھام سے شادی ہوئی۔۔۔۔جب کے اُسی روز سنگھ صاحب اور ان کے بیٹے ویرانش سنگھ کی سمگلنگ اور ٹیریزم کے جرم میں ہونے والی گرفتاری اور اُن کے تمام الیگل کاموں کا خلاصہ نیشنل نیوز چینلز پر بریکنگ نیوز کی صورت چل رہا تھا۔۔۔

انجو کو اپنے بھائی اور باپ کے کیے پر دکھ اور افسوس تھا مگر ماں کے پاس ہونے سے کچھ تسلی بھی تھی۔۔۔۔
جو اپنا غم بھلائے بیٹی کی خوشی میں خوش ہونے کی کوشش کر رہیں تھیں۔۔

دکش سنگھانیا کے پولیس انکاونٹر میں مارے جانے کی خبر عام کر دی گئی تھی۔۔۔۔۔جو حقیقت میں بہت پہلے ہی مارا جا چکا تھا۔۔۔
لیکن اب اس خبر کے ساتھ ساحل کا رچا جھوٹا وجود بھی لوگوں کی نظروں میں ختم ہو چکا تھا۔۔۔

اگر اُس کی شیطانی صفت کے بارے میں علم نہیں ہوا ہوتا تو یقیناً انجو کو اُس کی موت پر افسوس ہوتا۔۔۔ مگر اب اُسے کوئی پرواہ نہیں تھی۔۔

پورب اور مسز سنگھ ہی ایسے تھے جو دکش کے پیچھے کی حقیقت سے واقف تھے اور دونوں نے ہی اس راز کو اپنے دل میں دفن کر دیا تھا۔۔۔

انجو کی خوشی اور دونوں کے اچھے مستقبل کے لیے۔۔۔۔

جب کے نین تو اچھے بچوں کی طرح اُس کی بات مان کر اس بات کو کب سے چھپائے ہوئے تھی۔۔۔

اُس نے ریا کو بھلے ساحل کے واپس اجانے کا بتادیا تھا مگر اُس کے دکش ہونے کا ذکر بلکل نہیں کیا۔۔۔

ریا ہمیشہ کی طرح اب بھی اُس کے لیے خوشیوں کی دعائیں ہی کر رہی تھی

اور وہ واقعی بے حد خوش تھی۔۔۔

ریا کی شادی کی خوشی کے ساتھ واپس گھر جانے کی بھی بے حد خوشی تھی۔۔۔۔ایسا لگ رہا تھا منزل ملنے کے بعد اب ایک لمبے سفر کا اختتام ہو رہا ہے۔۔۔۔

وہ بے حد بیچین تھی۔۔۔واپس گھر جانے کے لئے سب سے ملنے کے لئے اور ساحل کے ساتھ ایک نارمل پر سکون زندگی کی شروعات کرنے کے لئے۔۔۔۔

شام تک دونوں کی شادیوں کی ساری رسمیں ختم ہو گئیں

۔۔۔۔۔ریا وداع ہو کر اپنے گھر چلی گئی اور انجو پورب کے

ہمراہ اُس گھر کے خالی ہونے سے پہلے ہی اُسے مہکانے

آگئی۔۔۔

چاروں اور خوشیوں کا سماں بندھ گیا۔۔۔

نین سب سے مل کر ڈھیروں پیار سمیٹ کر ایئر پورٹ پر پہنچی

تو وہ وہاں پہلے سے اُس کا منتظر کھڑا تھا۔۔۔۔ نین اُس کے

چہرے پر چوٹ کے نشان دیکھ پریشان ہوئی لیکن ساحل نے

اُس کی سوچوں کا رخ اُن زخموں سے موڑ کر اپنی جانب

کرتے ہوئے جلد ہی اُس کا دھیان بھٹکا دیا۔۔۔

دونوں اپنی منزل کے سفر پر تھے۔۔۔وہ جب یہاں آئی تب تنہا تھی۔۔۔۔مایوس تھی۔۔۔۔بے سکون تھی لیکن اب واپس جاتے ہوئے۔۔۔۔بے حد خوش اور پر سکون تھی۔۔۔۔اپنے ہمسفر کے ساتھ تھی۔۔۔اور اس بدلاؤ کے لیے خدا کی شکر گزار تھی۔۔۔

رات تک دونوں شیرازی مینشن پہنچے تو سب نے مل کر پورے جوش و خروش سے اُن کا سواگت کیا۔۔۔۔۔ جتنی خوش نین گھر آکر تھی۔۔۔اتنے ہی خوش سب گھر والے اُن دونوں کے واپس آنے سے تھے۔۔۔۔

جب کے ساحل کو ایک ایک کر کے سب نے ہے اُس کے اتنے دن گھر سے غائب ہونے پر باتیں سنائیں تھیں۔۔۔کسی نے غصے سے تو کسی نے دکھ سے۔۔۔۔۔اور وہ بس سر جھکائے سن رہا تھا۔۔۔

جب عبّاس صاحب نے اُس کی مسلسل خاموشی پر جھنجھلا کر سختی سے وجہ پوچھی تو اُس نے چہرے پر معصومیت سجائے اُنہیں دیکھا۔۔۔

آپ ہی تو کہتے ہو نا۔۔۔کچھ پانے کے لئے کچھ کھونا پڑتا ہے۔۔۔۔

اُس نے ہمیشہ کی طرح جواب دیا تو وہ غصے سے دانت پیس کر رہ گئے جب کے داؤد نے ہنسی روکی۔۔۔

آج کے بعد تمہیں میری کوئی بھی بات ماننے کی بلکل ضرورت نہیں ہے۔۔۔ سمجھ گئے۔۔۔

عباس صاحب نے اُسے غصے سے حکم دیا کیوں کے وہ اپنی منمانی کر کے ہمیشہ اُن کی نصیحتوں کا حوالہ دے دیا کرتا تھا۔۔۔اُس نے فرمابرداری سے سر ہلایا

نین جوجوش و خروش سے سب سے مل رہی تھی شیرین اور عشرت کو وہاں نا پا کر اُس کا چہرہ بجھ گیا۔۔۔

بیٹا وہ دونوں اپنے میکے گئی ہے۔۔۔۔۔۔ کل آجائیں گی۔۔۔تب مل لینا۔۔۔۔۔

رابعہ بیگم نے اُس کی اترتی شکل دیکھ پیار سے کہا۔۔ مگر اُسے تسلی نہیں ہوئی

اُنہیں پتہ تھا نا آج ہم گھر آئیں گے۔۔۔۔ پھر بھی دونوں چلیں گئیں۔۔

نین نے غم و صدمے سے سب کو دیکھ کے پوچھا۔۔۔۔

ناراض نہیں ہوتے لاڈو۔۔۔۔اُن دونوں کو کچھ ضروری کام ہو گا۔۔۔۔آجائیں گی۔۔۔

نانو نے بھی اُسے پیار سے سمجھایا۔۔۔

اور جب آئے نا تو اچھے سے خبر لینا دونوں کی۔۔۔چلو ابھی تم دونوں جلدی سے فریش ہو کر آجاؤ۔۔۔تب تک ہم کھانا لگاتے ہے۔۔۔آج میں نے اور فلک نے سب نین تارا کی پسند کا کھانا بنایا ہے۔۔۔

رابعہ بیگم نے اُسے صلاح دیتے ہوئے بات کا رخ بدل کر مسکراتے ہوئے بتایا۔۔

سچی۔۔۔۔۔

اُس نے خوش ہو کر آنکھیں بڑی کر کے اُن کے ساتھ فلک کو دیکھا تو اُس نے ہنس کر سر اثبات میں ہلا دیا۔۔۔۔

سب سے ملنے کے بعد دونوں اپنے روم میں آئے تو وہاں مکمل اندھیرا تھا۔۔۔۔بس دروازے کے قریب باہر کی معمولی سی روشنی آ رہی تھی۔۔

نین نے سوئچ بورڈ کی طرف ہاتھ بڑھا کر لائٹ آن کرنا چاہا تو ساحل نے اُس کا بازو پکڑ کے اپنی جانب کھینچتے ہوئے اُسے روک دیا۔۔۔

وہ حیرت سے اُسے دیکھنے لگی تو وہ خوبصورتی سے

مسکرایا۔۔۔۔

روپ تیرا مستانہ۔۔۔۔۔

شرارت بھری نظروں سے اُسے دیکھ کر گنگناتے ہوئے اپنی

شرٹ جھٹکے سے کھینچ کر کھولی کہ کئیں بٹن ٹوٹ کر زمین

بوس ہوگئے۔۔۔۔۔ نین نے منہ کھول کر اُسے

دیکھا۔۔۔۔

پیارا میرا دیوانہ۔۔۔۔

دوسری لائن کے ساتھ اُس نے ونک دیتے ہوئے نین کو کمر

سے تھامے جھٹکے سے کھینچ کر خود سے لگایا تو وہ آنکھیں

پھاڑے اُسے دیکھنے لگی۔۔۔دھڑکنیں اس افتاد پر ڈگمگا گئیں۔۔۔

بھول کوئی ہم سے نا ہو جائے۔۔۔۔

اُس نے ہنس کر گنگناتے ہوئے اُس کی حیران آنکھوں میں جھانک کر پھر لبوں کو دیکھا اور اُسے ایکدم سے بازوؤں میں اٹھالیا تو وہ ہڑبڑا کر اُسے تھام گئی۔۔۔۔۔

نین نے اُس کے پاگل پن پر اُسے سنانے کے لیے منہ کھولا ہی تھا کے ایکدم سے روم کی لائٹ آن ہو گئی۔۔۔

دونوں کو ہی حیرت کا جھٹکا لگا۔۔۔۔

اور جب دونوں کی نظریں ایک ساتھ سامنے پڑی تو صدمے سے سانسیں رک گئیں۔۔۔۔

بیڈ کے ٹھیک سامنے عشرت شیریں زینب روما اور وقار صاحب ایک قطار میں کھڑے تھے۔۔۔

اُن سب کا بھی حال نین اور ساحل سے الگ نہیں تھا۔۔۔

عشرت لائٹ آن کرنے کے بعد وہی ریموٹ حیرت سے منہ پر رکھے ہوئے۔۔۔

شیرین صدمے سے آنکھیں پھاڑے منہ پر ہاتھ رکھے۔۔

زینب شرمندہ سی نظروں کا رخ بدلے ہوئے۔۔۔۔

وقار صاحب ساحل کو غضب ناک نظروں سے گھورتے

ہوئے۔۔۔

اور رومی ہنسی روکتے ہوئے۔۔۔۔

اور وقار صاحب کی سخت نظروں کا ہی اثر تھا کے اُس نے

ایکدم سے نین کو اپنے بازؤں سے چھوڑ دیا اور وہ دھپ سے

زمین بوس ہو گئی۔۔۔۔۔

صدمے سے اُسے دیکھنے لگی۔۔۔

شیرین اور عشرت نے بھی ہڑ بڑا کے اُسے دیکھا۔۔۔

جب کے وہ نین اور اُس کی آہ کو فراموش کیے وقار صاحب

کے نگل جانے والی نظریں اپنے کھلے سینے پر محسوس کر کے

شرٹ کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر خود کو چھپاتا نظریں دوسری طرف پھیر کر ٹیرس کی طرف بڑھ گیا۔۔۔

ابرو اٹھا کر اطمنان اور لاپرواہی سے اکڑ کر چلتا وہاں سے گُم ہو گیا۔۔۔اور اُس کے گم ہونے تک وقار صاحب اُسے گھورتے ہی رہے۔۔۔

نین کو کمر سہلاتے دیکھ زینب جلدی سے اُس کے پاس پہنچی۔۔۔

ٹھیک ہو نہ بیٹا۔۔۔۔

فکر مندی سے اُس کا چہرہ تھام کر پوچھا تو نین کو اپنی ماں کو اتنے وقت بعد اپنے پاس دیکھ ایکدم سے رونا آگیا۔۔۔

وہ ممی ممی کرتی اُن کے گلے لگ گئی۔۔۔۔۔

میں نے آپکو بہت بہت بہت مس کیا ممی۔۔۔۔۔

وہ روتی ہوئی بولتی جارہی تھی زینب نے اُسے الگ کرتے ہوئے پیار سے اُس کے آنسو پونچھے۔

میں نے بھی اپنی بیٹی کو بہت مس کیا۔۔۔۔

اُنہوں نے اُس کے گال پر کس کرتے ہوئے کہا تو وہ بھیگا سا مسکرائی اور اپنے پاپا کو دیکھا جو شائد ماں بیٹی کے ملن سے فارغ ہونے کے انتظار میں ہی تھے۔۔۔۔

وہ اٹھ کے اُن کے پاس آئی اور اُن کے سینے سے لگ کر شدتوں سے رودی۔۔۔

ساری خوشیاں ایک طرف اور اپنے ماں باپ سے ملنے کی خوشی ایک طرف۔۔۔۔ جس کا کوئی نعم البدل نہیں تھا۔۔۔۔

ائے ایم سوری پاپا۔۔۔۔ آئے ایم ریلی سوری۔۔۔۔

وہ بار بار ایک ہی جملہ دہراتی وقار صاحب کی بھی آنکھیں نم کر گئی۔۔۔

اُنہوں نے سمجھا بجھا کر اُسے چپ کروایا۔۔۔۔

وہ اپنی بہن سے ملی اُسے کتنی ہی دیر تک گلے لگائے رکھا۔۔۔۔

پھر عشرت اور شیرین سے ملی جو اُسے اس قدر جذباتی ہوتے دیکھ خود بھی اموشنل ہو گئیں تھیں۔۔۔

کیسا لگا تمہیں ہمارا سرپرائز۔۔۔۔

شیرین نے چہک کر پوچھا تو اُس نے شدت سے اُسے گلے لگا کر اپنی خوشی کا اظہار کیا۔۔۔

چلو تم دونوں نیچے آجاؤ۔۔۔ساتھ میں کھانا کھائیں گے پھر بہت ساری باتیں کریں گے۔۔۔۔۔

زینب نے پیار سے اُس کے چہرے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا تو اُس نے سر ہلا دیا۔۔۔سب وہاں سے چلے گئے تو وہ ٹیرس کی طرف آئی جہاں وہ کاؤچ پر زخمی انداز میں بیٹھا

تھا۔۔۔۔۔ضبط سے دانت بھینچے۔۔۔نیچے سے دیوار پر چڑھتی پھولوں کی بیل کو ایسے گھور رہا تھا جیسے اس سب میں وہی قصوروار ہو۔۔۔

کیا بے شرمی تھی یہ۔۔۔۔۔سب کیا سوچ رہے ہوں گے۔۔۔۔

وہ اُس کے سامنے آکر رکی اور بھڑک کر بولی ساحل نے سر اٹھا کر اُسے کھا جانے والے انداز میں گھورا۔۔۔

سوچنے کے لئے دِماغ بھی ہے کیا ان لوگوں کے پاس۔۔۔۔

غصے اور ضبط سے بولا تو نین نے پہلے حیرت سے اُسے دیکھا اور پھر اُس کی کھلی شرٹ ایک سائیڈ سے پکڑ کے کھینچی۔۔۔۔

کیا کہا تُم نے۔۔۔۔۔ میری ممّی پاپا کے بارے میں بکواس مت کرنا بلکل۔۔۔۔ وہ مجھے سرپرائز دینا چاہتے تھے بس۔۔۔۔۔

وہ آنکھیں دکھا کر بولی اور شرٹ جھٹکے سے چھوڑ دی تو ساحل نے دانت پیس کر اُسے دیکھا۔۔۔۔

ایسے بیٹی کے بیڈروم میں گھس کے کون سرپرائز دیتا ہے یار ۔۔۔۔

نہایت چڑ کے ناگواری سے بولا تو وہ ایک پل کو گڑ بڑا گئی۔۔۔

اُنہیں کیا پتہ تھا کہ ایکدم سے تمہارے اندر کا ٹھر کی جانور جاگ جائیگا۔۔۔۔۔

فوراً سنبھل کر سر جھٹکتے ہوئے آنکھیں گھما کر بولی ساحل نے اُسے پہلے غور سے دیکھا اور ایکدم سے کمر پر ہاتھ رکھ کر اُسے اپنے اوپر گرایا۔۔۔۔۔ وہ گھبرا کر اُس کے پیر کو جکڑ گئی۔۔۔۔ صدمے سے اُسے دیکھا۔۔۔

اگر سچ میں جانور جاگ گیا نا تو جان مشکل میں اجائے گی پھر ۔۔۔۔۔۔

وہ اُس کی گردن میں ہاتھ ڈال کر چہرہ اپنے بے حد قریب کر کے آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولا نین نے اُس کی سرد

سنجیدہ نظروں کی تپش پر سانس نگلتے ہوئے اٹھنا چاہا مگر اُس نے ایسا ہونے نہیں دیا۔۔اُسے اپنے بازو کے حصار میں لیتے ہوئے خود میں بھینچ لیا۔۔۔۔ گردن پر بکھرے بالوں کو سمیٹ کر پیچھے کیا اور لب گردن پر دھیرے سے رب کیے تو نین نے آنکھیں بند کر کے اُس کے سینے پر ہاتھ رکھ کر فاصلہ بنانے کی کوشش کی۔۔۔۔

چھوڑو۔۔۔جا رہی ہو میں۔۔۔۔

اُس نے رگ وپے میں سرایت کرتی جلتی سانسوں کے زیرِ اثر بے ترتیب لفظوں میں دھیرے سے کہا۔۔۔

سوسائیڈ کر لوں گا میں۔۔۔۔

اُس نے کان میں مسکراتی سی سر گوشی کرتے ہوئے کان کی لو کو آہستہ سے دانتوں میں لیا۔۔۔

نین کی نظریں اُس جگہ گئی جہاں اُسے دیکھ کر کبھی وہ اُس کے خود کشی کرنے کا تصور کر چکی تھی اور لبوں پر بے ساختہ مسکراہٹ آئی۔۔۔

وہ ایکدم سے اُسے پیچھے کر کے اُس کے پیر سے اٹھ گئی۔۔اس سے پہلے کے وہ اُسے روک پاتا۔۔۔

جاؤ کر لو۔۔۔۔۔۔

اُس کے گھورنے پر مزے سے بولتی جانے کے لیے پلٹی لیکن ساحل نے اُس کی کلائی پکڑ کر روکا اور اپنی جگہ سے اٹھ کر

اُسے جھٹکے سے اپنی جانب کھینچا۔۔وہ اُس کے سینے سے

الگی۔۔۔اتنی شدت سے کہ پل کو سانسیں رکیں۔۔

پہلے ڈھنگ سے جی تو لینے دو۔۔۔۔

وہ اُس کے سامنے بازو باندھ کر فرار مسدود کرتے ہوئے کان

کے قریب جھک کر بے خودلب و لہجے میں بولا۔۔۔

اُس کے بازو کے بوجھ سے نین کا دل دھڑکنا بھولے ہوئے

تھا۔۔پُر سوز سانسوں نے کان کو چھوا تو پورے وجود میں سرد

لہر دوڑ گئی۔۔۔۔اُس نے آنکھیں سختی سے بند کر کے

کھولیں۔

چند لمحے تو خاموش رہی۔۔۔۔اُس کے ہر انداز پر خود میں سمٹتی رہی مگر جب دہکتا ہوا لمس گردن پر بے حد شدت سے محسوس ہوا اور کمر پر سخت انگلیوں کی سرسراہٹ سے پورا بدن لرزا تو تڑپ کر اُس کی جانب دیکھا۔۔

سب۔۔سب نیچے اِنتظار۔۔۔۔۔۔

وہ اُس کی جانب نظریں موڑ کر بے ترتیب بے بس لہجے میں بولنے لگی کے وہ اُس کی ادھوری بات پر ہی لبوں کو نرمی سے چھو کر خاموش کر گیا۔۔۔۔۔۔۔

کرنے دو۔۔۔۔

آنکھوں میں آنکھیں ڈالے بے نیازی سے بے آواز جواب دے کر گردن میں ہاتھ ڈالے دوبارہ لبوں پر جھکنا چاہا کے نین نے اُسے روکا۔۔۔۔

مجھے تھوڑی دیر ممی پاپا کے ساتھ رہنا ہے۔۔۔۔

وہ بیچاری سی شکل بنا کر جلدی سے بولی تو ساحل نے چند سیکنڈ اُسے دیکھا اور پھر گہری سانس خارج کی۔۔۔

اگر ذرا سا بھی آئیڈیا ہوتا نا کے واپس آکر یہ سب جھیلنا ہے تو تمہیں لے کر کہیں فرار ہو جاتا میں۔۔۔۔اِدھر آتا ہی نہیں۔۔۔

سخت بیزاری اور بیچارگی سے بولا تو نین کو اُس کے ایکسپریشن دیکھ ہنسی آگئی۔۔۔

اوپر سے تمہارا باپ۔۔۔۔۔۔

اُس کی توپوں کا رخ وقار صاحب کی طرف ہوا لیکن اُس کے لفظوں پر نین نے پل میں ہنسی روک کر بس اُس کی طرف دیکھا ہی تھا کے وہ سنبھل گیا۔۔۔

آئے مین تمہارے پاپا۔۔۔۔ ایسے دیکھ رہے تھے جیسے اُن کی جائیداد میں حصہ مانگ لیا ہو میں نے۔۔۔۔

فوراً درستگی کرتے ہوئے معصومیت سے کہا تو نین نے اُسے گھور کر اُس کے ہاتھ بے دردی سے اپنے آگے سے جھٹکے اور اُس سے دور ہوئی۔۔۔

وہ ہنس کر آگے بڑھتا اُسے دوبارہ تھام گیا۔۔۔ نین اُسے خونخوار نظروں سے گھورتی رہی

اچھا سنو۔۔۔۔

اُس کے خطرناک تاثرات دیکھ مسکراتے ہوئے پیار سے پکارا تو نین نے آنکھیں گھمائی۔۔۔

بس تھوڑی دیر اوکے۔۔۔۔

وہ اُس کے چہرے پر آتے بالوں کو کان کے پیچھے لیجاتے ہوئے دھیرے سے بولا تو نین نے آنکھیں چھوٹی کر کے اُسے خمشگیں نظروں سے دیکھا۔۔۔۔

ایسے دیکھتی رہو گی تو پھر کل صبح ہی ملنا ممکن ہو گا ممی پاپا سے۔۔۔

وہ مسکراتے ہوئے بولا نین اُس کے ارادے بدلنے سے پہلے تیزی سے اُس کی باہوں سے نکل کر دور بھاگی اور ہنس کر اُسے دیکھا۔۔۔۔۔

بڑے آئے دھمکی دینے والے۔۔۔

دور سے ہی اُسے چڑاتے ہوئے زبان دکھائی۔۔۔۔اور اُس کے کچھ بھی کہنے سے پہلے روم نے بھاگ نکلی۔۔۔

واُس کے تاثرات سوچ کر کچھ دیر ہنستا ہی رہا۔۔۔

♦♦♦♦

چاہے دنیا گھوم لو مگر جو بات گھر کے کھانے میں ہے ناوہ کہیں نہیں ہے۔۔۔

Zubi Novels Zone

سب کھانے کے بعد دیر تک لاؤنج میں بیٹھے تھے۔۔اور نین اب ربڑی کا ٹیسٹ لیتے ہوئے اپنی خوشی بیان کر رہی تھی۔۔۔

فلک نے بنائی ہے۔۔۔خاص تمہارے لیے۔۔۔۔

رابعہ بیگم نے مسکراتے ہوئے بتایا۔۔۔

شیرین اور عشرت نے منہ بنایا۔۔۔کیونکہ جس وجہ سے اُن کو نین کے بہو بننے سے ڈر لگتا تھا۔وہی سب رابعہ بیگم فلک کے لیے بھی کر رہی تھی۔۔۔۔یعنی فلک اب اُن کی چہیتی بہو بن چکی تھی اور وہ دونوں ہمیشہ کی طرح گھر کی کام چور مرغیاں رہ گئی تھیں۔۔۔۔جن کی حیثیت دال۔ برابر تھیں۔۔

رابعہ بیگم زینب۔دادی اور داؤدایک جانب بیٹھے تھے۔اور اُن کے مقابل صوفوں پر عشرت شیرین نین فلک اور روما۔۔

باقی سب سونے جاچکے تھے۔۔۔۔اور ساحل باہر تھا۔۔

تم انسان نہیں۔۔۔۔۔اللہ کا بھیجا ہوا فرشتہ ہو فلک۔۔۔۔وہ بھی ماسٹر شیف فرشتہ۔۔۔

نین نے ایک اور بائٹ لیتے ہوئے اُس کی تعریف میں زمین آسمان ایک کر دیئے تو دونوں کے مزید منہ اتر گئے۔۔۔۔

جب کے فلک جو پہلے ہی داؤد کے بار بار اپنی جانب دیکھنے پر شرما رہی تھی اپنی تعریف پر مزید شرما گئی۔۔۔۔

لیکن تم اتنی کمزور کیوں لگ رہی ہو۔۔۔۔بڑی مامی تنگ تو نہیں کر رہی نا۔۔۔

وہ اُسے جانچتی نظروں سے دیکھتی آخر میں اُس کے نزدیک ہو کر بڑ بڑائی تو فلک نے ہڑ بڑا کر سر نفی میں ہلاتے ہوئے رابعہ بیگم کو دیکھا۔۔۔جو اُن سب سے تھوڑے فاصلے پر

زینب اور دادی سے باتیں کرنے میں مصروف تھی۔۔۔اور سکون کا سانس لیا۔۔۔

وہ آجکل فلک کھانا چھوڑ کر کھٹا زیادہ کھا رہی نا اسلئے۔۔۔۔ شیرین نے مسکراتے ہوئے بتایا تو فلک کے چہرے پر مختلف رنگ جمع ہونے لگے۔۔۔

تمہاری بڑی مامی جان تو داؤد سے زیادہ فلک پر جان دے رہی ہے آج کل۔۔۔۔۔اُن کا چشم چراغ جو آنے والا ہے۔۔۔۔
شیرین کی ادھوری بات پر اُس کی عقل حیران تھی لیکن عشرت نے بات مکمل کی تو اُس کا منہ کھل گیا۔۔۔۔

سچی۔۔۔۔۔

وہ خوشی سے چیخنے کو تھی لیکن اگلے ہی لمحے رک کر منہ بنا گئی۔۔

میرے پیچھے کتنا کچھ انجوئے کر لیا آپ لوگوں نے۔۔۔۔

روہانی شکل بناتے خفگی سے کہا تو عشرت اور شیرین نے اپنا سر پیٹ لیا۔۔۔

سوری نین۔۔۔اُسے بولنا چاہیے تھا کے بچہ ابھی رکو۔۔۔آپ کی چاچی کو واپس آنے دو پھر آپ کے آنے کا بتانا ہمیں۔۔۔۔

عشرت نے تاسف سے کہا تو وہ اُس کے انداز پر ہنس دی۔۔۔۔

رات کے وقت بھی سب کے وہاں ہونے سے بے حد رونق لگی ہوئی تھی۔۔۔۔اور اُن سب میں سب سے زیادہ رونق تھی نین کی باتوں اور اُس کی ہنسی سے۔۔۔۔

نانو۔۔۔میری نظر اُتار دیں جلدی سے۔۔۔اتنی ساری خوش ہوں نہ آج کے بس ڈر لگ رہا ہے اب۔۔۔۔۔

وہ اپنے نانو کے کندھے پر سر رکھ کر اُن کے گرد بازو باندھے مسکراتے ہوئے بولی مگر آخر میں لہجہ نم ہو گیا۔۔۔باقی سب وہاں آپس میں باتوں میں مصروف تھے۔۔۔

یہ صرف خوشیاں نہیں خدا کی جانب سے ہر آزمائش کے بدلے ملا انعام ہے۔۔۔اسے کسی کی بری نظر نہیں لگ سکتی لاڈو۔۔۔

انہوں نے پیار سے اُس کے چہرے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔۔۔اُس نے آنکھوں سے باہر آتے ہی آنسُو جلدی سے صاف کیے۔۔۔وہ رونا نہیں چاہتی تھی ۔مگر آنسوؤں کی بھی عجیب عادت ہے۔۔۔غم ہو یا خوش دونوں میں شامل ہونے کی ضد کرتے ہیں۔۔۔

اور میں بے وقوف۔۔۔ہر آزمائش پر اللہ سے شکوے کرتی رہی۔۔۔قسمت کو کوستی رہی۔۔۔۔ناامید ہوتی رہی۔۔۔

۔۔۔۔ سمجھ ہی نہیں پائی کے جو فیصلے ہماری مرضی اور اُمید کے خلاف ہوتے ہے وہ اللہ کے کیے فیصلے ہوتے ہیں۔۔۔۔وہ ہمارے لیے کبھی غلط ہو ہی نہیں سکتے۔۔۔۔۔۔۔

وہ بھیگا سا مسکراتی ہوئی بولی اور اپنی نانو کا ہاتھ تھام کر لبوں سے لگا یا۔۔۔

میں کتنی پاگل ہوں نہ نانو۔۔۔۔اپنی تقدیر کے رخ بدلنے پر سوگ منا رہی تھی۔۔۔ان خوشیوں سے منہ پھیر نا چاہ رہی تھی۔۔۔۔

بھیگی آواز میں خود کی عقل پر ماتم کرتے ہوئے بولی تو اُنہوں نے سر نفی ہلا یا۔۔

بلکل نہیں۔۔۔میری لاڈو بہت بہادر۔۔۔بہت سمجھدار ہے۔۔۔۔اُس نے ہر حال میں ثابت قدم رہ کر اپنے رشتوں کا بھرم رکھا ہے۔۔۔۔اور مجھے یقین ہے مستقبل میں بھی ہمیشہ ایسے ہی مضبوط رہیگی۔۔۔۔۔

اُس کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے محبت سے کہا تو وہ ہنس کر دوبارہ اُن کے ساتھ لگ گئی۔۔۔۔

تب نظر ساحل پر پڑی جو اندر آتے ہوئے سنجیدگی سے اُسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔وجہ تھی اُس کی بھیگی آنکھیں۔۔۔۔

تم کیا گھور رہے ہو۔۔۔۔

وہ اُس کے دیکھنے پر منہ بنا کر بولی تو وہ آ کر دادی کی دوسری جانب بیٹھ گیا۔۔۔

دادی۔۔۔اس کے آنے کے بعد سے اپن کو بھاؤ دینا ہی چھوڑ دیا ہے تونے۔۔۔

اُنہیں دیکھ کر خفگی سے بولا تو دادی نے مسکرا کر دونوں کو دیکھا۔۔۔جو لڑتے تو ہمیشہ سے تھے۔۔ مگر اب اُن کے درمیان میں محبت بھی صاف نظر آتی تھی۔۔۔

میرے لیے تو تم دونوں ہی برابر ہو۔۔۔۔

دادی نے اُس کی شکائت پر جواب دیا تو اُس نے نین کو دیکھا۔۔۔

نہیں نانو۔۔۔میں اس سے زیادہ ہوں آپکے لیے بتادیں اس جلن خود کو۔۔۔

نین نے اپنے بازو اُن کے گرد تنگ کرتے ہوئے اُسے چڑاتے ہوئے کہا۔۔تو دادی کے ساتھ وہ بھی ہنس دیا۔۔۔۔

وہ اُسے گھورتے ہوئے زینب کے پکارنے پر وہاں سے اٹھ کر اُن کے پاس چلی گئی

تم نے بہت پریشان کیا ہے میری لاڈو کو۔۔

اُس کے جاتے ہی دادی نے اُس سے شکائت کی تو اُس نے گہری سانس لی۔۔۔

سوری دادی۔۔۔

اُن کا ہاتھ تھام کر سنجیدگی سے بولا تو وہ مسکرا دیں

آئندہ کبھی ایسا مت کرنا۔۔اور ہمیشہ ایک دوسرے پر یقین رکھنا۔۔ایک دوسرے کا ساتھ دینا۔۔ویسے مجھے پر دادی کب بنا رہے ہو۔۔۔

اُنہوں نے مسکراتے ہوئے کہہ کر بات بدلی تو اُس نے ہنس کر نین کی جانب دیکھا جو سب کو پتہ نہیں کونسا قصہ سنا رہی تھی۔۔۔ بڑے ہی سیریس انداز میں۔۔۔۔

پہلے آپ کی ناتی تو بڑی ہو جائے۔۔۔

ویسے بھی میرے کواس کے ظلم سہتے دیکھ۔۔۔میرے بچوں کا بھی خون جلتا رہے گا۔۔۔۔۔۔

اُس نے ہنس کے اُس کے ایکسپریشن دیکھتے ہوئے کہا تو دادی نے اُسے گھور کر دیکھا۔۔۔

ایک بار یہ ڈاکٹر بن جائے دادی۔۔۔۔اُس کے بعد آپ کے لیے لائن لگادوں گا۔۔۔۔۔

وہ اُن کے دیکھنے پر مسکراتے ہوئے اُن کے کندھے پر سر رکھ کر بولا۔۔

نظریں نین پر ہی تھیں جس کی باتیں ختم ہونے کا نام نہیں لے رہیں تھیں۔۔۔

زینب اُسے جا کر سونے کو کتنی بار کہہ چکی تھیں کہ اب صبح باقی باتیں کریں گے مگر اُس پر کوئی اثر نہیں ہو رہا تھا۔۔۔وہ اونگھتی ہوئی عشرت اور شیریں کے ساتھ فلک کو بھی زبردستی وہاں پکڑے ہوئے تھی۔۔جب کے روما وہیں سو چکی تھی۔۔۔

تھوڑی دیر پہلے جو ٹریلر سب نے دیکھا ہے وہ دوبارہ نہیں دکھانا تو فوراً واپس آجاؤ بیوی۔۔۔۔۔اینڈ آئے مین اٹ

وہ اُسے میسیج کرتے ہوئے دادی کو گڈ نائٹ کہہ کر وہاں سے اُٹھا۔۔۔اور سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا۔۔۔

نین نے اُس کا میسیج دیکھا تو آنکھیں پوری کھلیں۔۔۔۔

وہ جو بات کر رہی تھیں اُسے ادھوری ہی چھوڑ کر بڑی سی جمائی لیتے ہوئے اپنی جگہ سے اٹھ گئی اور نیند کا کہہ کر جلدی سے اپنے روم میں جانے لگی۔۔۔۔

اُس کے جاتے ہی سب نے شکر منایا اور اپنی جگہ سے اٹھ گئے۔۔۔۔

♦♦♦♦♦♦

شکر تم آ گئی چلو سوتے ہیں۔ صبح آفس جلدی نکلنا ہے۔۔۔۔

عشرت کو کمرے میں آتے دیکھ راہب نے اپنا لیپ ٹاپ بند کرتے ہوئے شکر منایا اور صوفے سے اٹھ کر بیڈ کی جانب

بڑھا مگر عشرت کو اپنی جانب زبردست گھورتے ہوئے پایا تو رک کر اُسے حیرت سے دیکھا۔۔

ایسے کیا دیکھ رہی ہو۔۔۔۔کیا کر دیا میں نے۔۔۔

وہ اُسے مشکوک نظروں سے دیکھتا پوچھنے لگا۔۔

آفس جانے سونے اور کھانے کے علاوہ بھی کچھ نظر آتا ہے آپ کو۔۔۔

عشرت دانت پیس کر نہایت سرد لہجے میں پوچھنے لگی تو اُس نے آگے بڑھ کے مسکراتے ہوئے اُسے اپنی باہوں میں بھرا۔۔

تم نظر آتی ہو نہ جانِ من۔۔۔ تم کہو تو کل صبح آفس لیٹ چلا جاؤں گا۔۔۔

مسکراتے ہوئے اُس کے چہرے کو دیکھتا فدا ہونے والے انداز میں کہا تو عشرت پل میں مسکرائی۔۔۔

مجھے نا ایک بات کہنی ہے۔۔۔۔

شرماتے ہوئے نظریں جھکا کر بولی تو راہب کے ماتھے پر لکیریں پڑیں کے جانے اب اُس کی بیوی کونسی ڈیمانڈ کر کے اُسے صدمہ دینے والی ہے۔۔۔

دیکھو جو کہنا ہے ڈائریکٹ بول دیا کرو۔۔۔ ایسے تمہید باندھ کے ہارٹ بیٹ مت بڑھایا کرو۔۔۔۔

وہ بمشکل مسکرا کر اندر ہی اندر کڑھتے ہوئے بولا

آپکو نہیں لگتا کے اب خوشی کے بہن یا بھائی کو آ جانا

چاہیے۔۔۔۔۔

عشرت نے اُس کی جانب دیکھ کر اُنگلی دانتوں میں لیے شرما

شرما کر کہا

مجھے تو کافی سالوں سے لگ رہا ہے۔۔ مگر تمہیں آج اچانک

کیوں لگنے لگا۔۔۔۔

وہ اُسے تفتیشی نظروں سے دیکھتا ہوا پوچھنے لگا۔۔ حالانکہ

سمجھ آ رہا تھا کے فلک کے پریگنٹ ہونے کی خبر سن کر یہ

خواہش اچانک جاگی ہے۔۔۔

بس میں نے سوچا اب آپکی بات مان لینا چاہیے۔۔۔آخر اتنا پیار جو کرتے ہیں آپ مجھ سے۔۔۔۔۔

عشرت نے مسکرا کر احسان کرنے والے انداز میں کہا تو اُس نے گہری سانس بھری۔۔۔

ٹھیک ہے جیسا تم کہو۔۔۔۔۔ویسے بھی میری کونسی یہاں چلتی ہے۔۔۔۔

وہ حامی بھر کر آخر میں بے آواز بڑبڑایا۔

کچھ کہا۔۔۔۔

عشرت نے ناسمجھی سے اُسے دیکھا

نہیں۔۔۔میں تو تمہاری تعریف کر رہا تھا۔۔۔

وہ فوراً سنبھل کر مسکرایا اور اپنے بازوؤں کی گرفت مضبوط کی تک عشرت مسکرا کر اُس کے سینے سے لگ گئی۔۔۔

♦♦♦♦

نین اُس کا میسج پڑھ کر فوراً ہی روم میں آئی تھی۔۔۔ساحل اُسے دیکھ کر مسکرایا جس سے نین کو اپنی جلد بازی کا اندازہ ہوا۔۔۔لیکن شرمندہ ہونا یا شرمانا تو اُس نے سیکھا ہی نہیں تھا۔۔۔

اے اے۔ایسے کیا دیکھ رہے ہو۔۔۔۔یہ مت سمجھنا کے
میں تت۔۔تمہاری دھمکی سے ڈرتی ورتی ہوں۔۔۔۔وہ تو
نیند آگئی تھی مجھے ایکدم سے اسلئے۔۔۔

وہ اُس کی نظروں کو اپنا مذاق اڑاتا محسوس کر کے بگڑے
تیوروں سے بولی۔۔۔۔۔اور مصنوعی جمائی بھی لی۔۔۔۔
اُس کے گڑ بڑاے انداز گھبراہٹ اور اکڑ کے ملے جلے
تاثرات پر ساحل کی مسکراہٹ گہری ہوئی۔۔
وہ اٹھ کر اُس کی طرف بڑھا تو نین آنکھیں پھیلائے خود بخود
ہی پیچھے ہوتی دروازے سے لگی۔۔۔۔۔۔۔

وہ اُس کے نزدیک آکر رکا۔۔۔ہاتھ اُس کے سر کے نزدیک
دروازے پر رکھ کر اُس کے قریب جھکا۔۔۔

آئے تو تم کسی سے نہیں ڈرتی۔۔۔پر میں چاہتا ہوں آج تم مجھ سے ڈرو۔۔۔۔

وہ مدھم مسکراتے لہجے میں بولا۔۔۔۔ نین کو اُس کی سانسوں کی تپش چہرے پر محسوس ہوئی۔۔۔۔۔وہ ساکت سی اُس کی بھٹکتی نظروں کو دیکھتی رہی۔۔۔

کیوں کے آج میں تمہارے لیے تھوڑا سا خطرناک ثابت ہونے والا ہوں۔۔۔

اُس نے کان کے نزدیک سرگوشی کر کے کان کے نیچے لب رکھے۔۔۔ نین کی تیز چلتی نبض اُس لمس کے اثر سے تھم گئی۔۔۔۔اُس نے آنکھیں بند کر کے اپنے ٹراوزر کو مُٹھی میں بھینچ لیا۔۔۔۔۔

لبوں کا لمس جا بجا گردن پر بے حد شدت سے محسوس کر کے نین کی دھڑکنیں آپس میں اُلجھنے لگی اور مُٹھی مضبوط ہوتی رہی۔۔۔۔۔

اُس کی اُنگلیاں نین کے بازو کو چھوتی کمر تک آئیں۔۔۔۔اور اُسے کمر سے تھام کر سختی سے خود میں بھینچا۔۔۔

لبوں کی نرم مگر جانلیوا حرکت اپنے کندھے پر محسوس کر کے اُس کے وجود میں لرزش ہوئی تو اُس نے سختی سے ساحل کے بازو کو تھاما۔۔۔۔

میری۔۔۔میری بات سنو نا۔۔۔

بھٹکتی دھڑکنوں کی روپر گھبرا کر بند آنکھوں سمیت اُسے لرزتے لب و لہجے میں دھیرے سے پکارا۔۔۔

ابھی مجھے میرے دل کی سننے دو۔۔۔

اُس نے بے خود انداز میں سرگوشی کی اور پیچھے ہو کر ایکدم سے اُسے بازؤں میں اٹھالیا۔۔۔

نین نے سانس روک کر اُسے دیکھا۔۔۔اور اُس کی گردن میں بازو ڈالا۔۔۔

مجھے کل شاپنگ کرنی ہے۔۔۔۔سب کو گفٹ دینے ہے۔۔۔تم۔۔۔۔

اُس نے قدم بیڈ کی جانب بڑھائے تو وہ ایک سانس میں بولی

ساحل نے اُس کی بات پر دانت بھینچ کر اُسے پٹکھنے والے

انداز نے بیڈ پر ڈالا وہ آہ کر کے حیرت سے اُسے دیکھتی اتنی ہی

تیزی سے اٹھ بیٹھی۔۔

شٹ اپ۔۔۔۔۔

اُس نے جیسے ہی کچھ بولنے کو منہ کھولا ساحل نے اُسے وارن

کرتی نظروں سے گھور کر ہی روک دیا۔۔۔اور گلے پر ہاتھ

رکھے دھکا دے کر واپس پیچھے گرایا۔۔

وہ گڑ بڑا کر رہ گئی۔۔

لیکن اگلے ہی پل سنبھل کر دوبارہ اٹھنے کو تھی کے وہ تیزی سے اُس کے اوپر جھکا۔۔دونوں ہاتھ اُس کے ارد گرد رکھے۔۔اُس کی کوشش ناکام کی۔۔۔

نین سانس روکے اُسے دیکھنے لگی۔۔۔

کل انتقام لے نا میرا عشق آپ سے۔۔۔
اتنا ستم نا آج میرے ساتھ کیجئے۔۔۔

وہ اُس کے چہرے کے بے حد نزدیک ہو کر۔۔گہری گمبھیر نگاہوں سے اُس کی آنکھوں میں دیکھتا مدھم آنچ دیتے لہجے میں بولا تو ایکدم سے نین کے لبوں پر مسکراہٹ آگئی۔۔۔جسے چھپانے کو وہ چہرے کا رخ موڑ گئی۔۔۔۔۔۔۔

وہ مدھم سا مسکرا کر اُس کے کان کے قریب جھکا۔۔۔

نظریں ملا ملا کے نظر پھیر پھیر کے۔۔۔

مجروح اور دل کے ناحالات کیجئے۔۔۔

اُس کے کان میں میٹھی سی سرگوشی کی تو نین نے چہرہ مزید موڑ کر تکیے سے لگائے کان کو چھوتے لبوں کے لمس سے جان بچائی۔۔۔

آنکھیں بند کر کے چہرے پر ہاتھ رکھ لیا۔۔۔ چہرے پر بے شمار رنگ بکھر گئے۔۔۔۔ مسکراہٹ مزید گہری ہو گئی۔۔۔ لیکن دل زوروں سے دھڑکتا رہا۔۔۔

ساحل نے اُس کے چہرے کا رخ اپنی جانب کیا اور ہاتھ ہٹا کے ہتھیلی لبوں سے لگائی۔۔۔ نین کا دل پوری شدت سے سمٹ گیا۔۔۔

پلکیں اُس کی نظروں کی حرارت سے بھاری ہونے لگی۔۔۔
مسکراہٹ دھیرے دھیرے سمٹنے لگی۔۔
جسے وہ تیزی سے جھک کر اپنے لبوں میں قید کر گیا۔۔۔

♦♦♦♦

شیرین نے اندر آتے ہی زارب کو بیڈ پر شان سے خراٹے لیتے ہوئے دیکھا تو جل کر راکھ ہو گئی۔۔۔۔ آگے بڑھ کر

ٹیبل پر رکھا ٹھنڈے پانی کا جگ اُٹھا کے اُس کے سر پر انڈیل دیا۔۔۔

وہ جو گہری نیند میں تھا اچانک ہوئے حملے پر بھونچال کے خوف سے بوکھلا کر اٹھ گیا۔۔۔کچھ دیر لگی ذہن کو بیدار ہونے میں۔۔اور شیرین کا چہرہ دیکھ دھیرے دھیرے سب سمجھ آ گیا۔۔۔

تمہیں گھوڑے بیچ کر سونے کے علاوہ کوئی کام ہے کہ نہیں۔۔۔۔

وہ اُس کے گھورنے پر دانت پیس کر پوچھنے لگی۔۔۔

دِماغ خراب ہے تمہارا۔۔۔ٹائم دیکھو۔۔۔یہ کونسا وقت ہے ڈرامے کرنے کا۔۔۔۔

وہ بھڑک کر بولا شیرین ایک دم سے رونی صورت بنا کر دھپ سے بیڈ پر بیٹھ گئی۔۔۔

ہاں اب تو تمہیں میری ہر بات ڈراما ہی لگتی ہے۔۔۔۔بھول گئے شادی سے پہلے کیسے کیسے وعدے کیے تھے۔۔۔رانی بنا کر رکھوں گا۔۔۔زمین پر قدم نہیں رکھنے دوں گا۔۔۔ستارے توڑ لاوں گا۔۔۔۔۔

سب جھوٹ بولا تھا مجھ سے۔۔۔۔

میری تو قسمت ہی پھوٹ گئی۔۔۔۔

وہ بنا آنسوؤں کے روتی اس سے آدھی رات کو شکوے کرنے لگی۔۔۔ذارب نے اپنا سر تھام لیا

میرے سر کو تخت سمجھ کر بیٹھی رہتی ہے۔۔۔میرے سکون کو اپنے قدموں تلے روند روند کر کچل چکی ہے۔۔۔پھر بھی اس کی ہی قسمت پھوٹ گئی۔۔۔

وہ سر ہاتھ سے پکڑے تاسف سے بڑبڑایا مگر شیرین سسک سسک کر رونے میں مصروف تھی۔۔

بولو گی کیا مصیبت آ گئی ہے۔۔۔۔

وہ جھنجھلا کر پوچھنے لگے تو شیرین کے رونے میں اضافہ ہو گیا۔۔۔۔وہ باآواز رونے لگ گئی۔۔ذارب نے ضبط سے مٹھیاں بھینچیں۔۔۔۔اور اپنے اشتعال پر قابو کیا۔۔۔۔

میری جان۔۔۔۔کیوں میرا سر کھا رہی ہو۔۔۔مطلب کیوں رو رہی ہو۔۔۔کچھ بتاؤ تو پتہ چلے نا مجھ بیچارے کو کے میں نے کیا غلطی کی ہے۔۔۔۔۔

وہ خود پر ضبط رکھے۔۔۔اندر ہی اندر جل کر بظاہر پیار بھرے انداز میں پوچھنے لگا تو شیرین کا رونا رک گیا۔۔۔۔

مجھے بے بی چاہیے۔۔۔۔۔۔

وہ چپ ہو کر ناراض نظروں سے اُسے دیکھتے ہوئے بولی تو

ذارب نے نا سمجھی سے سر کھجایا۔۔۔

کوئی نیا برینڈ ہے۔۔۔

سوالیہ نظروں سے اُسے دیکھتے ہوئے ذہن پر زور دے کے

پوچھا کیوں کے اکثر تو یہ ڈرامے کسی مہنگی جولری یا کپڑوں

کے لیے ہی ہوتے تھے۔۔۔

میں ہمارے دوسرے بچے کا کہہ رہی ہوں۔۔۔

مجھے بھی پریگنینٹ ہونا ہے۔۔۔

وہ اُس کی نا سمجھی اور بھڑک کر بولی۔۔ذارب نے پہلے حیرت

سے دیکھا پھر اصل وجہ دماغ میں آئی تو دانت پیسے۔۔۔

لیکن پچھلی بار جب کچھ پرابلمز ہوئی تھی تب تم نے ہی کہا تھا نہ کے ہم دوسرے بچے کے بارے میں نہیں سوچیں گے۔۔۔ پھر اب کیوں۔۔۔۔

ابرو اٹھا کر جانچتے انداز میں سوال کیا۔۔

کیوں کے فلک پریگنینٹ ہے۔۔۔اور عشرت نے کہا ہے کے جلدی وہ بھی گڈ نیوز سنانے والی ہے۔۔۔ جب وہ دونوں پریگنینٹ ہوں گے تو میں تو اکیلی ایسی رہ جاؤں گی نہ۔۔۔

وہ بنا بہانا کیے صاف صاف پریشانی بتاتی گئی۔۔۔۔بہت بچاری دھکیاری شکل بنائے۔۔۔زارب نے افسوس بھری اہ بھر کر آنکھیں گھمائیں۔۔۔

اور پھر بڑی ماں۔۔۔وہ مجھ اکیلی سی سارے کام کروائیں گی۔۔۔وہ دونوں سب سے ناز اٹھوائیں گیں اور میں بڑی ماں کے حکم بجانے کے ساتھ اُن کے طعنے بھی سنوں گی۔۔ نہیں مجھے اُن کا واحد نشانہ نہیں بننا۔۔۔مجھے بھی پریگنینٹ ہونا ہے۔۔۔۔

وہ نظروں کے سامنے اپنے ساتھ ہونے والے ظلم کے مناظر امیجن کرتی اپنے خدشے بیان کر کے ایکدم سے سیدھی ہوئی اور آخری میں سر نفی میں ہلاتے ہوئے بولی۔۔۔

لیکن تم اکیلی کہاں۔۔۔ نین ہے نا تمہیں کمپنی دینے کے لئے۔۔۔۔ ٹینشن مت لو سو جاؤ۔۔۔

ذارب نے اُس کی سوچ اور افسوس کرتے ہوئے بیزاری سے کہا۔۔۔

نین۔۔۔اور وہ بھی کام میں کمپنی دیگی۔۔۔۔۔۔۔۔۔مجھے بڑی ماں کے تانوں سے بچنے کے چکر میں صدمے سے نہیں مرنا ہے۔۔۔ پتہ ہے ایک بار اُسے کہا تھا کے آج تم چکن گارلک بناؤ۔۔۔۔ کو کر کی آٹھ سیٹی لینے کے بعد پوچھنے لگی بھابھی چکن گل گیا ہو گا نا۔۔۔۔

اُس نے جواب میں کان کو ہاتھ لگا کر نین کا کارنامہ سنایا تو ذار
ب نے قہقہہ لگایا۔۔۔
شیرین اُسے ہنستے دیکھ گھورنے لگی تو اُس نے ہنسی روک کے
اُسے ہاتھ پکڑے اپنی جانب کھینچا۔۔۔

دیکھو میری جان۔۔۔اس وقت بہت رات ہو رہی ہے اور
صبح میری بہت ضروری میٹنگ ہے۔۔۔پلیز ابھی سو جاؤ ہم
اس معاملے پر کل سکون اور سنجیدگی سے غور کریں
گے۔۔۔اور پھر دیکھیں گے کیا کرنا ہے۔۔۔
وہ اُسے باہوں میں بھرے اندر ہی اندر بیزاری اور لہجے میں
نرمی اور مٹھاس لیے بولا شیرین نے ایکدم سے اُسے دھکیل
کر پیچھے کیا اور اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔

تم سو جاؤ۔۔۔اور میری موت پر بھی نیند کی فکر کرنا۔۔۔۔دھوکے باز۔۔۔۔۔ جھوٹے۔۔۔۔۔بے وفا۔۔۔

وہ بھڑک کر چلاتی تن فن کرتے ہوئے چینجنگ روم میں چلی گئی۔۔۔اور ذارب نے اپنا سر تکیے پر دے مارا۔۔۔

÷♦♦♦♦♦

فلک نے روم میں آکر دروازہ بند ہی کیا تھا کے داؤد نے پیچھے سے آکر اُسے اپنے حصار میں لیا۔۔۔وہ لمحہ بھر کو چونک کر دھیرے سے مسکرائی۔۔۔

آپ اب تک جاگ رہے ہیں۔۔۔۔۔۔

اپنے سامنے بندھے اُس کے بازوؤں کو تھامتے ہوئے دھیرے سے پوچھا۔۔۔

ہاں۔۔۔بہت ضروری بات کرنی تھی تم سے۔۔۔

دادو نے اُس کے شولڈر پر تھوڑی ٹکائے مسکراتے لہجے میں کہا۔۔۔

کونسی بات۔۔۔۔

فلک نے ذرا سا چہرہ موڑ کر اُس کی جانب دیکھا۔۔۔

تمہیں تھینکیو کہنا تھا۔۔۔میری زندگی میں آنے کے

لیے۔۔۔

اُس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا تو وہ مسکراتے ہوئے

نظریں جھکا گئی۔۔۔۔

وہ تو آپ روز ہی کہتے ہیں۔۔۔

مسکراتے۔۔۔حیا آمیز لہجے میں کہا تو داؤد نے اُس کے گال پر

لب رکھے۔۔۔

مگر اب جتنی بار کہوں اتنا کم ہے۔۔۔۔ تم نے مجھے اور میری

زندگی کو مکمل کر دیا۔۔۔۔۔اس گھر کو خوشیوں سے مہکا

دیا۔۔۔۔۔۔

وہ اپنی گرفت سخت کرتے ہوئے پیشانی اُس کے بالوں سے ٹکا کر سنجیدگی سے بولا تو فلک کی دھڑکنیں تیز ہوئیں۔۔۔

اُس نے خود کو چھڑا کر رخ داؤد کی جانب کیا۔۔۔

میری یہ نئی زندگی تو آپکی ہی دین ہے۔۔میں زندہ ہوں تو آپ کے باعث۔۔ سر اٹھا کر بات کر سکتی ہوں تو آپ کی دی ہمت کی وجہ سے۔۔۔آج سب کی نظروں میں میرے لیے جو عزت اور مقام ہے وہ سب آپ کی وجہ سے ہے۔۔۔

ورنہ ایک عذاب۔۔۔۔۔

وہ اُس کے سینے پر ہاتھ رکھے نظریں جھکائے بولتی جا رہی تھی لہجے میں نمی بڑھتی جا رہی تھی کے داؤد نے ہاتھ رکھ کر اُس کے لبوں کو خاموش کیا۔۔۔

گزری باتیں بھول جاؤ فلک۔۔۔۔

اور سب سے اہم چیز۔۔ تم جو ہو اپنی وجہ سے ہو۔۔۔۔انسان جب تک خود نا چاہے اپنے حالات نہیں بدل سکتا۔۔۔۔اور تم نے اپنا مقام خود بنایا ہے۔۔

وہ اُسے روک کر بولا تو فلک نے اُس کی جانب دیکھا۔۔۔

میں نے تمہارا ضرور ساتھ دیا ہے۔۔۔ لیکن سہارا نہیں۔۔۔۔ تم نے اپنی جنگ خود لڑی بھی ہے اور جیتی بھی ہے۔۔۔۔

اپنی کہانی کی ہیرو تم خود ہو مائے لوو۔۔

وہ اُسے سمجھاتا ہوا آخر میں مسکرا کر بولا تو فلک بھی مسکرا دی۔۔۔

آپ ہمیشہ مجھ سے اتنا ہی پیار کریں گے۔۔۔۔
حالانکہ کوئی شبہ کوئی اُلجھن نہیں تھی لیکن محض دل کو خوش کرنے کے لیے سوال کیا تو داؤد کی مسکراہٹ گہری ہوئی۔۔۔

نہیں۔۔اس سے کئیں زیادہ کرتا رہوں گا۔۔۔
وہ اُس کا چہرہ تھام کر لہجے میں بے پناہ محبت سمیٹے بولا۔۔

اور کبھی کوئی مجھ سے زیادہ اچھی لگے۔۔۔ مجھ سے زیادہ اُس سے محبت ہو جائے تو۔۔۔۔۔۔

فلک نے نظریں جھکائے سوال کیا۔۔

تو۔۔۔۔

داؤد نے سوچنے والے انداز میں نظریں دوسری طرف کیں تو فلک دل تھامے اُسے دیکھنے لگی۔۔۔

تو میں اُسے اپنے سینے سے لگا کر۔۔۔اُس کی پیشانی چوم کر اُس سے پوچھوں گا۔۔۔
وہ درمیان کا سارا فاصلہ مٹا کر اُس کی پیشانی پر لمس چھوڑتے ہوئے مسکراتے ہوئے بولا

آپ بلکل اپنی مما جیسے کیوں ہو۔۔۔۔

اُس کی آنکھوں میں دیکھ کر کے سرگوشی کی تو فلک شرما کر اُس کے سینے سے لگ گئی۔۔۔

میں آپ سے کچھ کہوں گی تو آپ مانیں گے۔۔۔
روح تک سکون محسوس کرتے ہوئے آنکھیں بند کر کے پوچھا۔۔۔

کہہ کر دیکھ لو۔۔۔ پتہ لگ جائیگا۔۔۔۔
داؤد نے اُس کے سر پر لب رکھتے ہوئے کہا تو وہ چند پل خاموش رہی۔۔۔

کیا ہم اپنے بچے کا نام ارحم رکھ سکتے ہیں۔۔۔۔

پیچھے ہو کر بھیگے بھاری لہجے میں پوچھا تو داؤد نے مسکرا کر سر اثبات میں ہلاتے ہوئے اُسے دوبارہ قریب کیا۔۔۔

♦♦♦♦♦♦♦

گڈ مارننگ میری غنڈی بیوی۔۔۔

اُس نے بیڈ پر گھٹنا رکھ کر اُس کے کان پر بکھرے بالوں کو ہٹا کر جھکتے ہوئے میٹھی سی سرگوشی کی تو نین کو گُدگُدی سی ہوئی۔۔۔وہ نیند میں ہی مسکرائی اور ہلکا سا کسمسا کر دوبارہ سو گئی۔۔

وہ پیچھے ہو کر مسکرایا۔۔۔

پردے دوبارہ بند کر کے ٹیرس ڈور سے آتی روشنی کا راستہ روکا اور بیڈ کی دوسری جانب سے آکر اُس کے نزدیک لیٹ کر خاموشی سے اُسے دیکھنے لگا۔۔۔

سفید رنگ اُس پر ہمیشہ کھلتا تھا مگر اس وقت غضب ڈھا رہا تھا۔۔۔ گھنی پلکوں پر سکون آباد تھا۔۔۔ خاموش لبوں پر سرخی تازہ تھی۔۔۔ اُلجھے بال گردن میں بکھرے تھے۔ ۔۔۔ سانسیں ہموار تھیں۔،بدن کے نشیب و فراز پر سکوت طاری تھا۔۔۔

وہ اُس مجسمہ حُسن کو نظروں میں بسائے ہوئے تھا لیکن ذہن کے پردے پر لہراتی تصویر سامنے کے منظر سے مخالف تھی۔۔۔

جب سکوت شب میں پُرزور سانسوں کا شور تھا۔۔دھڑکنوں کی جھنکار تھی۔۔۔۔۔جب بے ربط سانسوں کے زیر و بم سے بدن نڈھال تھا۔۔۔۔۔ گھنی پلکوں میں لرزش تھی۔۔اور کانپتے لبوں پر اُس کے نام کی مبہم سی پکار تھی۔۔۔

وہ سر جھٹک کر مسکرایا۔۔۔اور اُس کی کمر میں ہاتھ ڈالے قریب کھینچا۔۔۔۔

نین کی نیند پر کوئی خاص اثر نہیں ہوا۔۔۔۔

اُس نے دھیرے سے پکار کر پیشانی کو لبوں سے چھوا۔۔۔ گردن سے بال ہٹاتے ہوئے ناک گال پر رب کی۔۔۔ چہرے پر جا بجا نرم لمس چھوڑا۔۔۔ پر تپش سانسوں کے اثر سے اُس کا ذہن بے سکون ہو کر بیدار ہونے لگا۔۔ پیشانی پر کئیں سلوٹیں پڑیں۔۔۔

مگر آنکھیں کھولنے کی زحمت کیے بنا اُسے خود سے دور کرنے کی کوشش کی۔۔۔ اُس کے حصار سے نکلنا چاہا۔۔۔

ساحل نے مسکرا کر اُس کے جھنجھلائے تاثرات دیکھتے ہوئے اُسے مزید خود میں بھینچ لیا۔۔۔ اور سفید شرٹ کی کالر کو کندھے سے نیچے کر کے وہاں لب مس کیے۔۔۔

نین نے بند آنکھوں کو مزید میچ کر سانس روکیں۔۔۔۔

اٹھ جاؤ جانم۔۔۔ تمہیں ایسے دیکھ کے وائلڈ ہونے کا من کر رہا ہے۔۔۔۔۔

وہ گردن کو لبوں سے چھو کر کان کے نزدیک لب لیجاتے ہوئے شرارت سے مسکرا کر بولا تو نین نے سر پیچھے کر کے اُسے گھورا۔۔ حالانکہ دل کی دھڑکنیں اُس کی مسکراتی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے اپنے اعتدال سے بھٹکیں تھیں۔۔۔۔
تبھی وہ چند سیکنڈ میں نظریں جھکانے پر مجبور ہوئی۔۔۔

تمہیں نیند وہند نہیں آتی کیا۔۔۔

جھنجھلائے لہجے میں کہتے ہوئے اُس کے سینے پر ہاتھ
رکھ کر پیچھے کرنے کی کوشش کرنے
لگی۔۔۔۔ساحل نے بنا اثر لیے اُس کے چہرے پر
آتے بالوں کو کان سے پیچھے کیا۔۔۔

جو سکون تمہیں دیکھ کر ملتا ہے وہ نیند سے کئیں زیادہ انمول
ہے۔۔۔
وہ چاہت بھرے لہجے میں سنجیدگی سے بولا تو نین اپنی
کوشش چھوڑ کر اُسے دیکھنے لگی۔۔۔۔اور وہ اُس کے دیکھنے پر
مسکرایا تو نین کی نظریں آنکھوں سے خود بخود گال تک
آگئی۔۔۔۔

تُم میرے قریب ہو۔۔۔میری زندگی میرے وجود کا حصہ بن کر میری باہوں میں ہو۔۔۔یہ خیال دنیا کی ہر خوشی۔۔ہر سکون ہر خواہش سے بڑھ کر قیمتی ہے۔۔۔

اُس لمحے دل بس ایک ہی چیز کہتا ہے۔۔۔

کاش یہ کائنات کچھ دیر تھم جائے۔۔۔۔

میں تمہیں دیکھتا رہوں۔۔۔محسوس کرتا رہوں۔۔۔اور اپنی قسمت پر رشک کرتا رہوں۔۔

وہ اُس کے گال کو اُنگلیوں کی پشت سے سہلاتے ہوئے جذبات سے بوجھل لب و لہجے میں بولا۔۔لفظوں میں بے پناہ شدت تھی اور گزرے دنوں کا غبار تھا۔۔مگر نین

کے لیے اُس کے الفاظ بے حد قیمتی تھے اور سکون بخش

تھے۔۔۔

پھر بھی نین کا دل بھاری ہونے لگا۔۔۔آنسو آنکھوں تک

آنے کے لیے تڑپنے لگے۔۔۔

صبح صبح۔۔اتنی۔۔۔اتنی اِموشنل باتیں۔۔۔۔

وہ نظریں جھکا کر ضبط رکھے زبردستی مسکراتی ہوئی بولی

۔۔۔ساحل نے اُس کی گردن میں ہاتھ ڈالے چہرہ اوپر کر کے

اُسے دوبارا اپنی جانب دیکھنے پر مجبور کیا۔۔۔

یہ صبح جو اتنی خوبصورت ہے۔۔۔۔عید کی صبح

جیسی۔۔۔۔وہ احساس لے کر آئی ہے جسے میں نے گزرے

ہر دِن جینا چاہا۔۔۔ مگر آنکھیں کھولیں تو سب خالی تھا۔۔۔۔ کیوں کے تم نہیں تھیں۔۔۔۔

اُس کے گمبھیر دل دھڑکاتے الفاظ پر نین کا ضبط ٹوٹا اور آنکھیں بھرنے لگی۔۔۔اُس نے شدت سے دعا کی کے اب کبھی اُسے ساحل کے بنا نا جینا پڑے۔۔۔

کہتے ہیں ہر چیز یا انسان سے کبھی نہ کبھی من بھر جاتا ہے۔۔۔اگر کبھی۔۔۔۔۔۔

وہ اُس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بھیگے سرسراتے لہجے میں بولنے لگی کے وہ اُس کے لبوں پر اُنگلی رکھ کر اُسے بیچ میں

روک گیا۔۔۔ نظریں بھی لبوں کو چھو کر آنکھوں تک آئیں۔۔۔

جو دل کے دھڑکنے کا سبب ہو۔۔۔ جن پر سانسوں کا انحصار ہو۔۔ جو روح میں بس جائیں۔۔۔اُن کو تا حیات الگ نہیں کیا جا سکتا۔۔۔۔ایسا سوچنا بھی مت کبھی۔۔۔

اُس کی بھیگی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے ایک ایک جملے پر زور دیتے ہوئے سنجیدگی سے بولا نین چند سیکنڈ اُسے دیکھتی رہی پھر دھیرے سے مسکرائی۔۔۔

دل کو لگا میں دو۔۔۔۔اتنی شدت سے چاہو گے تو پچھتاؤ گے۔۔۔۔

اس کا ہاتھ گال سے ہٹا کر وارن کرنے والے انداز میں بولتی کچھ دور ہوئی تو اُس کی بات پر وہ بے ساختہ مسکرایا۔۔اور اُسے جھٹکے سے واپس قریب کر لیا۔۔۔۔

تیری آنکھوں کی سہولت ہو میسر جس کو
وہ بھلا چاند ستاروں کو کہاں دیکھے گا۔۔
روبرو حسن ہو جب حسن بھی تیرے جیسا
پھر کوئی دل کے خساروں کو کہاں دیکھے گا

اُس نے مسکراتے دلفریب لب و لہجے میں شعر پڑھا تو نین

نے مسکرا کر نظریں جھکا دیں۔۔اور دوبارا اُس کی جانب دیکھا

تو اُس کی بے خود نظروں کا رخ اپنے لبوں پر دیکھ مسکراہٹ

اور دل دونوں سمٹ گئ۔۔۔

حلق خشک ہوا۔۔۔

اُس نے آنکھیں بند کرنی چاہی مگر نظر گھڑی پر پڑی تو بند ہوتی

آنکھیں پہلے سے زیادہ کھل گئ

اوہ نو۔۔۔۔۔۔

وہ اُس کے لبوں پر جھک کر اُنہیں بس چھونے کو تھا کے نین

کے منہ سے بے ساختہ زور سے نکلا تو وہ چونک کر رک گیا

۔۔۔

اتنا ٹائم ہو گیا۔۔۔

وہ اپنی دھن میں اُسے پیچھے دھکا دیکر اٹھ بیٹھی اور صدمے سے بولی تو ساحل نے اُسے گھور کر دیکھا۔۔۔۔

مجھے ممی پاپا کے لیے شاپنگ کرنی ہے۔۔۔۔

وہ اُسے دیکھ کر جھنجھلائے انداز میں بولی۔۔۔

مطلب غریب آدمی کو لوٹنے کی فراق میں ہو۔۔۔۔

ساحل نے اہ بھر کر بیچارگی سے کہا۔۔تو نین نے مسکرا کر اُسے دیکھا۔۔۔۔

بس ایک ایک گفٹ لینا ہے سب کے لیے۔۔۔پلیز چلو نا۔۔۔پلیز۔۔۔۔پکا زیادہ کوسٹلی گفٹ نہیں ہوں گے۔۔۔

وہ اُس کے بازو کو تھام کر اتنی معصومیت اتنی شرافت اور عاجزی سے بولی کے وہ حیران رہ گیا۔۔۔

اس طرح بولو گی تو خاک دل کریگا روم سے نکلنے کو۔۔۔

وہ اُس کے انداز پر دل ہاتھ سے تھامے اہ بھرتے ہوئے بولا تو نین نے بازو جھٹک کر چھوڑا۔۔۔

عزت راس نہیں آتی نا تمہیں ماما کے بیٹے۔۔۔

دانت بھینچ کر آنکھیں چھوٹی کر کے بولی تو وہ کھل کر ہنسا۔۔۔

تُم عزت کرتے ہوئے نارمل نہیں لگتی۔۔۔

ہنستے ہوئے بولا تو نین نے بڑی بڑی آنکھوں سے اُسے نگلنا چاہا۔۔

تو کیا پاگل لگتی ہوں۔۔۔۔

وہ بگڑے تیوروں سے پوچھنے لگی تو اُس نے سر نفی میں ہلا یا اور اُسے قریب کھینچ کر واپس بیڈ پر گرا۔۔۔

خطرناک لگتی ہو۔۔۔اور مجھے خطروں سے کھیلنا بہت پسند

ہے۔۔۔

اُسے خود میں قید کیے شرارت سے مسکرا کر بولا نین نے چڑ

کر اُس کی گرفت سے نکلنا چاہا مگر بے بس رہی۔۔۔

ساحل ممی پاپا کل واپس چلے جائیں گے۔۔۔پلیز۔۔۔

اُسے بعض نا آتے دیکھ بیچارگی سے بولی تو ساحل کی آنکھیں

خوشی سے چمکیں۔۔۔

اس خوشی میں کم سے کم منہ میٹھا کرنا تو بنتا ہے۔

وہ اُس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا۔اور نین کے کچھ بھی کہنے سے پہلے کروٹ بدل کر اُسے نیچے کیے اُس کے لبوں کو قید کیا۔۔۔۔

♦♦♦♦♦♦♦♦

ماما کے بیٹے۔۔۔۔۔

نین نے اُس کی جانب دیکھ کر بہت ہی پیار اور رس بھرے لہجے میں اُسے پکارا۔۔اور پچھلے دو گھنٹوں میں یہ کئیں بار ہو چکا تھا۔۔۔جب بھی اُسے کوئی چیز پسند آتی وہ اُسے ایسے ہی پکارتی۔۔اور ساحل کا دل تھم جاتا۔۔۔۔۔اور اپنی مطلوبہ چیز ملتے ہی وہ واپس اپنی گنڈہ گردی پر اُتر آتی۔۔۔۔

یس مائے سونے۔۔۔۔

وہ بھی بلکل اسی کے انداز میں بولا پلکیں جھپکیں تو وہ ایک لمحے کو رک کر اُسے دیکھنے لگی۔۔۔ پھر بے ساختہ مسکرائی۔۔۔

وہ دیکھو۔۔۔۔

میں اپنے لیے لے لوں۔۔۔

نین نے ایک شاپ کے شوکیس میں لگی بلیک رنگ کی ساڑھی کی جانب اشارہ کر کے اُسی پیار بھرے لہجے اور آنکھوں میں معصومیت لیے پوچھا۔۔۔

لیکن اُس کے اشارے پر کچھ پرانا یاد آیا اور ساحل کی مسکراہٹ غائب ہوئی۔۔

یار پلیز تو ساڑھی پہنے کی بات مت کیا کر۔۔میرا دل خطرناک تیز ہو جاتا ہے۔۔۔۔

وہ سیریس ہو کر بیچینی سے بولا تو نین اُس کی بات کا مطلب اخذ کر کے فخر سے مسکرائی۔۔۔

کیوں۔۔۔میرے بے پناہ حسن کے اثر سے۔۔۔۔

بالوں کو کندھے سے پیچھے کرتے ہوئے شان سے پوچھا۔۔۔

نہیں۔۔۔انہونی کے خوف سے۔۔۔

وہ فوراً بولا تو چند پل میں اصل بات سمجھ کر اُس کا منہ حیرت سے کھلا اور اُس نے ساحل کے کندھے پر کئیں مکّے

برسائے۔۔۔وہ خود کو بچاتے ہوئے نین کی شکل دیکھ کر ہنستا چلا گیا۔۔۔۔

ہاں اگر یہ انہونی صرف میری موجودگی میں ہو تو مجھے دل و جان سے منظور ہے۔۔۔۔

اُسے بمشکل روک کے قریب ہوتے ہوئے دھیرے سے بولا تو نین نے اُسے گھور کر پیچھے دھکیلا اور خود اکیلی آگے بڑھ گئی۔۔۔۔۔

اب وہ بنا اُس سے پوچھے یا اُس کی غریبی کا سوچے من مرضی سے ہر چیز لینے میں مگن تھی اور وہ بس اُسے فالو کرتے ہوئی

شاپنگ بیگ سنبھال رہا تھا۔۔۔ یہاں تک کہ شام ہونے کو آئی تھی مگر نین کا دل نہیں بھر رہا تھا

لیکن ساحل کی ہمت جواب دے گئی تو وہ اُسے اُس کے حال پر چھوڑ کر خود ایک جگہ رک گیا۔۔

نین کو پتہ تک نہیں چلا کب وہ پیچھے رہ گیا وہ ایک شاپ میں گھس کر اپنی مرضی کی چیزیں خریدتی رہی لیکن جب بل دینے کی باری آئی تو نظریں اُس کی تلاش میں دوڑائی۔۔۔ مگر وہ آس پاس کہیں نظر نہیں آیا۔۔۔ وہ اُسے ڈھونڈھنے باہر نکلی اور تھوڑی دور آئی تب اُسے سارے شاپنگ بیگ سمیت ایک فقیر بابا کے پاس کھڑے دیکھ کر تن بدن میں آگ لگ گئی۔۔۔

چھ شادیوں کا یوگ ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اُس بابا نے ساحل کو رازدارانہ انداز میں اُس کا مستقبل بتایا۔۔۔جب کے پیچھے کھڑی نین کی آنکھیں پھٹ گئی

ابے۔۔۔۔۔۔کیا بات کر رہا ہے یار۔۔۔۔۔

اپن کے ہاتھ میں اتنا بڑا خزانہ ہے۔۔۔۔۔

وہ خوش ہو کر اپنی ہتھیلی کو تکتا لبوں سے لگا گیا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔کیا کہا تم نے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نین نے اپنے صدمے سے نکل کر شعلہ بار نگاہوں سے اُس بابا کو دیکھا تو وہ اُس کے غضب بھرے انداز پر دہل اٹھا۔۔۔

میڈم میں نے وہی بتایا جوان کے ہاتھ میں لکھا ہے۔۔۔۔۔

وہ گھبرا کر اپنی صفائی دینے لگا تو نین ساحل کو سائیڈ میں دھکیل کے اُس کی طرف بڑھی اور اُس کے گلے میں پڑے رومال کے دونوں سروں کو پکڑ کر ایک دوسرے میں اُلجھا کر کھینچا جس سے وہ اُس بابا کے گلے کو جکڑ گیا

اس کے ہاتھ کی لکیریں تو میں مٹا دوں گی لیکن اگر تم کہیں دوبارہ نظر آئے نا تو تمہارے بال نظر نہیں آئے گے کسی کو ڈھونگی۔۔۔پاپی۔۔۔۔

وہ غیظ و غضب سے چلائی تو ساحل منہ دوسری طرف کر کے مسکرایا

دیکھیے میڈم میں کوئی ڈھونگی نہیں ہوں۔۔۔۔ میں نے ہمیشہ سچی بیانی کی ہے۔۔۔۔۔

وہ بابا اُس کا جلال دیکھ گھٹتی آواز میں چلایا۔۔۔

اچھا تب تو اپنی ماں کا ہاتھ دیکھ کے بھی بولا ہو گا کے اس کے تمھارے جیسی ناکارہ اولاد ہونے والی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اُسے نگلتی آنکھوں سے دیکھ دونوں سر و کو مزید کھینچتے ہوئے اُس پر سانسیں تنگ کر گئی تو ساحل جلدی سے اُس کی طرف بڑھا

بس کر یار چھوڑ دے بچارے کو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ جان سے مار ڈالے گی کیا

وہ اُس کے ہاتھ سے اُس رومال کو چھڑوا کر عاجزی سے بولا تو

توپوں کا رخ اُس کی طرف ہو گیا۔۔۔

جان سے تو میں تمہیں مار دوں گی چھ شادی کرنی ہے

تمہیں۔۔۔۔۔گھر چلو تم۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اُس کا گریبان کھینچ کر اُسے آنکھوں سے ہلاک کرنے

والے انداز میں دیکھ کر دانتوں چباتے ہوئے بولی۔۔۔جب

کے بابا موقع دیکھتے ہی بھاگ اٹھا۔۔۔۔

کیا کر رہی ہے یار لوگ دیکھ رہے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ آتے جاتے لوگوں کو خود کی درگت بنتے دیکھ زبردستی مسکرا

کے بولا۔۔۔

مجھے لگا تھا شاید تم سدھر گئے ہوں گے لیکن تم تو پہلے سے بھی زیادہ ٹھرکی ہو چکے ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ چھ شادی کے نام سے تو ایسے خوش ہو رہے ہو جیسے بہت بڑا خزانہ ہاتھ لگ گیا ہے لیکن میری ایک بات کان کھول کر سن کو جب تک میں زندہ ہوں نہ تمہاری یہ خواہش کبھی نہیں پوری ہو گی

وہ اُس کا گریبان چھوڑ کر ایک ایک بات پر زور دیتے ہوئے خطرناک انداز میں بولی۔۔

بس کر یار۔۔۔۔۔۔ میں مذاق۔۔

وہ مسکراتا ہوا بولنے لگا لیکن نین۔۔۔۔۔

سب سمجھتی ہوں میں۔۔۔کیسے خوشی کے مارے تمہاری باچھیں کھل رہی تھی۔۔۔۔۔کیسے اندر کے پھوٹتے لڈو تمہاری آنکھوں میں۔ نظر آرہے تھے۔۔۔۔۔لیکن۔۔۔۔۔۔

وہ بے ربط اُسے سنائے جارہی تھی کہ۔۔۔

وہ دیکھ۔۔۔۔۔۔۔۔

ساحل نے ایکدم سے اُس کی دوسری طرف اوپر کی جانب اشارہ کیا۔۔۔تو نین کے چہرے کا رخ اُس جانب ہوا۔۔۔۔

وہ نا سمجھی سے اُس طرف دیکھنے لگی اور ساحل نے مسکراتے ہوئے آگے ہو کر اُس کے گال پر کس کیا۔۔۔

وہ گڑ بڑا کر اُسے دیکھنے لگی۔۔۔۔

پاگل ہے تو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میں کیوں چھ شادی کرنے کی سوچوں گا۔۔۔۔تو اکیلی سو کے برابر ہے

ایڑی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اُس کے حیران چہرے کو دیکھ مسکراتا ہوا بولا۔۔۔

سچ کہہ رہے ہو۔۔۔۔۔۔۔۔

نین نے معصوم سی شکل بنا کر پوچھا۔۔۔

تیری ماں کی قسم۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ ہنسی روک کر بولا۔۔۔

اپنی ماں کی کھاؤ۔۔۔۔۔۔۔۔

نین نے آنکھیں دکھا کر غیض وغضب سے کہا۔۔۔

اچھا تیری قسم میرے ہونے والوں بچوں کی

ماں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بس کراب۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ ہنس کر اُس کے آگے ہاتھ جوڑتے ہوئے بولا۔۔اور اُس کی

کمر میں ہاتھ ڈال کر آگے بڑھا۔۔۔

سچی اگر تم نے کچھ بھی غلط کیا نا تو یاد رکھنا۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اُس کے ساتھ قدم بڑھاتی بلکل سیریس۔۔۔اُسے وارن کرتے ہوئے بولی۔۔۔

ٹینشن مت لے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ویسے بھی جب تک دوسری نہیں آتی پہلی کو پٹا کے رکھنا پڑے گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ مسکراتے ہوئے جان بوجھ کر منہ دوسری طرف کر کے بڑبڑایا۔۔۔اور نین نے سن بھی لیا ایک جھٹکے سے رک گئی۔۔۔

کیا کہا تم نے۔۔۔۔۔۔۔۔

اُس کی طرف دیکھ کر صدمے سے سوال کیا۔۔۔

میں نے تو کچھ نہیں بولا۔۔۔۔ تیرے کان بج رہے ہیں سویٹ ہارٹ۔۔۔۔ تُو تھک گئی ہے نا۔۔۔۔۔۔ چل گھر چلتے ہے۔۔

وہ انجان بن کر بولا تو نین دماغ پر زور دیتی اُس کے ساتھ چلتی رہی۔۔۔اور وہ مسکراتا رہا۔۔۔۔

گھر پہنچ کر اُس نے بائیک روکی۔۔۔تو نین نیچے اتری اور سامنے سے سے بیگز نکال کر کر اندر جانے لگی۔۔۔۔ چہرے پر ابھی بھی غصّہ تھا۔۔ جسے وہ بہت انجوئے کر رہا تھا۔۔۔

اُسے جاتے دیکھ ہاتھ پکڑ کر روکا تو نین نے اُسے کھا جانے والی نظروں سے گھورا۔۔۔۔

ایک سرپرائز ہے تمہارے لیے۔۔۔

وہ مسکراتے ہوئے بولا تو نین کا غصّہ پل کے پل پہلے حیرت

پھر خوشی میں بدلا۔۔۔

سرپرائز۔۔۔۔

اُس کی آنکھیں بڑی ہوئی منہ بھی کھل گیا۔۔۔۔

اتنا بڑا نہیں۔۔ چھوٹا سا۔۔۔

وہ اُس کی تھوڑی کے نیچے اُنگلیاں رکھ کے منہ بند کرتے

ہوئے بولا۔۔۔

مجھے سرپرائزز بہت پسند ہے سچی۔۔۔

کیا سرپرائز ہے جلدی بتاؤ نا مجھ سے کنڑول نہیں ہو رہا۔۔۔

وہ اپنی ہی جگہ کودتی بے چینی۔۔اور پورے جوش سے پوچھنے لگی تو وہ ہنسا۔۔۔اور اپنی کلائی پر بندھی گھڑی میں وقت دیکھا۔۔۔

ابھی مجھے ایک کام ہے۔۔۔
میں تمہیں آٹھ بجے پک کروں گا۔۔تب تک تم تیار ہو جانا۔۔۔اور سوچنا کے کیا سرپرائز ہے۔۔۔

میں بتاؤں۔۔۔کینڈل لائٹ ڈنر۔۔۔۔

نین نے اُس کی بات کے درمیان میں ہی آنکھیں بڑی کر کے جلدی سے اندازہ لگا کر کہا۔۔۔

کتنی انٹیلیجنٹ ہے یار بیوی تو۔۔۔

اُس نے حیران ہو کر داد دینے والے انداز نے کہا تو نین نے کندھے اُچکائے۔۔۔

وہ تو میں ہوں۔۔۔ مگر ہاں زیادہ مہنگی جگہ نہیں جائیں گے ہم۔۔۔ الرڈی اتنا خرچ کر دیا میں نے۔۔۔۔۔۔اب کوئی سمپل سے ریسٹورانٹ بھی جائیں گے تو چلے گا۔۔۔

وہ اچانک فکر مند ہو کے اتنی سیریس اور سمجھدار بن کر بولی کے ساحل کے دل کے تاثرات پرنے مٹا۔۔۔

یہ ساری باتیں ریپیٹ کرنا شام کو۔۔۔ابھی ان کا جواب دوں گا تو جانا رہ جائیگا۔۔۔۔

وہ مسکراتے ہوئے بولا اور بائیک سٹارٹ کر کے آگے بڑھائی وہ مسکرا کر اُسے جاتے دیکھ بیگز کا بوجھ سنبھالے اندر بڑھی۔۔۔

♦♦♦♦

آن لائن ویب سائٹ آپکو پلیٹ فارم فراہم کر رہا ہے اگر آپ ہماری ویب سائٹ پر اپنا ناول، افسانہ، کالم آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

ZUBINOVELSZONE@GMAIL.COM

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل اور وٹس ایپ کے ذریعہ رابطہ کر سکتے ہیں
وہاٹسپپ پر رابطہ کرنے کے لئے نیچے لنک پر کلک کرے

https://wa.me/923444499420

https://www.facebook.com/Zubi.Novels.Zone.10

انتباہ! اس ناول کے تمام جملہ حقوق زوبی ناولز زون کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

https://www.facebook.com/groups/Z.Novel.Zone

نین اُس کے بتائے وقت سے آدھا گھنٹہ پہلے سے ہی تیار بیٹھی تھی۔۔۔اور اُس کے دس منٹ دیری کرنے پر جی بھر کر بھڑکتی جا رہی تھی۔۔۔گھر کے سبھی لوگ اُس کے جوالا مکھی رنگ روپ کو دیکھ دیکھ کر انجوائے کر رہے تھے۔۔۔
وہ جتنی خوبصورت تھی اتنی ہی خطرناک بھی بنتی جا رہی تھی۔۔۔

جیسے ہی ہارن کی آواز سنائی دی اُس کی چلتی زبان کو بریک لگے۔۔آنکھیں بڑی ہوئی اور وہ اسکرٹ کو دونوں ہاتھوں سے اٹھا کر پیروں سے اوپر کیے باہر کو بھاگی۔۔۔کلائی میں

بھری کالی چوڑیاں زوروں سے چھنکی۔۔۔۔۔سب پیچھے
اُس کی جلد بازی پر ہنستے رہ گئے۔۔

وہ باہر بائیک پر ہی اُس کا منتظر تھا نین کو یوں بھاگ کر اپنی
طرف آتے دیکھ سر نفی میں ہلاتے ہوئے خوبصورتی سے
ہنس دیا۔۔۔
وہ اُس کے پاس آکر رکی۔۔۔ تنفس بری طرح بگڑ گیا تھا
۔۔۔دھڑکنیں بے ترتیب تھیں۔۔۔سانسیں بے حال۔
۔۔

بلیک گھیر دار لانگ اسکرٹ۔۔۔بلیک ٹاپ اور بلیک ہی
دوپٹہ کندھے پر ڈالے۔۔۔لمبے بالوں کو کمر پر کھلا چھوڑے

جو بھاگنے سے کچھ بکھر گئے تھے۔۔۔ گوری کلائیوں میں تھوڑی تھوڑی بلیک چوڑیاں ڈالے۔۔۔

نازک کمر پر بندھا ڈائمنڈ ویسٹ بیلٹ۔۔۔

کانوں میں جھولتے ایر نگ۔۔۔ لائٹ میک اپ۔۔۔ ریڈ لپسٹک اور سموکی آنکھیں۔۔۔۔ وہ اُسے نظروں سے خود میں جذب کرتے ہوئے اپنے دل کی بدلتی رفتار محسوس کرتا رہا۔۔۔

"کیسی لگ رہی ہوں۔۔۔۔"

نین اُس کے مسلسل مسکراتی نظروں سے دیکھنے پر سانسیں ہموار کرتی ایکسائٹڈ سی پوچھنے لگی۔۔۔۔ ساحل کی مسکراہٹ

گھری ہوئی اور کمر سے تھام کر اُسے اپنے قریب
کھینچا۔۔۔ نین کی آنکھیں پھر سے پھیل گئی۔۔

"دل پر لگ رہی ہو سیدھے۔۔۔"
سرخ ہونٹوں اور سرمئی آنکھوں کو دیکھتا مسکراتے ہوئے
بولا اور چہرے پر جھکنے لگا تو نین نے تیزی سے گھر کے
دروازے کی جانب دیکھا جہاں عشرت اور شیرین کے ساتھ
فلک بھی کھڑی تھی۔۔۔
عشرت اور شیرین فلک کو زبردستی وہاں روکے دور سے ہی
اُن دونوں کی تصویر بنا رہی تھی۔۔۔ نین نے ہڑبڑا کر اُسے
روکا۔۔۔

کیا کر رہے ہو۔۔۔ بھابھیز اور فلک دروازے پر ہی ہے"

"۔۔۔دیکھ رہیں ہے ہمیں۔۔۔

وہ گڑبڑا کر دھیمے سے بولی تو ساحل نے ایک پل کو رک کر ناگواری سے آنکھیں گھمائی۔۔

"کیا مصیبت ہے یار۔۔۔۔۔"

منہ بنا کر بیزاری سے کہتے ہوئے اُسے چھوڑا تو وہ ہنستی ہوئی بائیک پر بیٹھ گئی۔۔۔۔

اور اُس کے سٹارٹ کرتے ہی اُس کے گرد دونوں بازؤں مضبوطی سے باندھ کر اُس کے ساتھ لگ گئی۔۔۔ مگر اُس نے گھر سے تھوڑا ہی دور جا کر گاڑی روک دی۔۔۔

"گاڑی کیوں روک دی۔۔۔"

وہ حیرت سے پوچھنے لگی تو ساحل نے پلٹ کر اُس کی جانب دیکھا۔۔۔

"کیوں کے میں ذمے دار انسان ھوں۔۔۔اور دھیان سے گاڑی چلانا میرا فرض ہے۔۔۔ لیکن فلھال میرا سارا دھیان یہاں ہے۔۔۔"

وہ اُس کے بے حد سنجیدگی سے بولنے پر غور سے اُسے دیکھ اور سن رہی تھی کے اُس کی آخری بات کے ساتھ نچلے لب پے اُنگلی رکھنے پر اُس کی بات سمجھ کے اُسے گھور کر رہ گئی۔

"جو ہمارے لیے خطرناک ہو سکتا ہے۔۔۔ ہے نہ"

اور اُس کے گھورنے کے بعد وہ دلکشی سے مسکرایا۔۔۔

"اسلئے پہلے دل کو رشوت دینے دو۔۔۔تاکے یہ معمول پر رہے۔۔۔۔۔۔"

وہ وارفتہ نگاہوں سے اُسے دیکھتا محبت بھرے لہجے میں بولا تو نین کی دھڑکنیں بے ترتیب ہوئی۔۔۔۔

اُس کی سانسوں کے چہرے کو چھوتے ہی نین نے آنکھیں بند کی اور لبوں پر لمس مہکتے ہی سانس روکی۔۔۔۔

دل کانوں میں دھڑکنے لگا۔۔۔

وہ پیچھے ہوا مسکراتے ہوئے اُسے دیکھا اور بند آنکھ کو چھو کر دور ہوا۔۔۔۔

نین آنکھیں کھول کر بھی نظریں جھکائے سانسیں ہموار کرنے لگی۔۔۔

اُس نے بائیک سٹارٹ کر کے ایک جانے پہنچانے راستے پر موڑی۔۔۔ نین اُس کے سینے پر ہتھیلی اور اُس کے کندھے پر چہرہ رکھے سیاہ بادلوں سے گھرے آسمان کو دیکھتی خدا کا شکر ادا کرتی۔۔۔ سرد ہواؤں کو چہرے پر محسوس کرنے لگی۔۔۔۔اُس کے ساتھ کے سکون میں جینے لگی۔۔۔۔

"ہم اپنے فارم والے گھر جا رہے ہیں۔۔۔"

اُسے راستے کا احساس ہوا تو بنا دور ہوئے اُس کی جانب دیکھ کر پوچھنے لگی ساحل نے محض ہمم کہہ کر اقرار کیا۔۔۔۔

"کوئی فائدہ نہیں۔۔۔۔واپس لے لو۔۔۔"

وہ کچھ بجھ سی گئی۔۔۔ڈھیروں میٹھی میٹھی یادیں ذہن میں تازہ ہوئی۔۔۔ جنہوں نے اُسے اُداس کر دیا۔۔۔

"وہ جگہ کسی نے خرید لی ہے۔۔۔۔۔جب تم چلے گئے تھے تب میں گئی تھی وہاں۔۔۔شاید کنسٹرکشن کا کام چل رہا تھا ۔۔۔پورا ایریا کور کیا ہوا تھا۔۔۔میں نے کہا تب بھی مجھے اندر جا کر دیکھنے نہیں دیا۔۔۔اب تک تو شاید اُس گھر کا نام و نشان بھی مٹ چکا ہو گا۔۔۔۔"

وہ یونہی چہرہ اُس کے کندھے سے لگائے اداس ہو کر بولی۔۔۔
مگر اُس نے کوئی جواب نہیں دیا۔۔۔۔اُسی راستے آگے بڑھتا رہا۔۔

"تمہیں وہ گھر پسند تھا۔۔۔۔۔۔"
نین کے خاموش ہونے پر چند پل رک کر بولا تو نین نے اُس کی جانب دیکھا اور مسکرائی۔۔۔

"ہاں۔۔۔میرے لیے تو تم جہاں ساتھ ہو وہیں میرا گھر ہے۔۔۔مگر اُس جگہ سے بہت ساری خوبصورت یادیں جڑی تھی۔۔۔۔بس اسلئے تھوڑا دکھ ہوا۔۔۔"

وہ ٹھوڑی اُس کے کندھے پر رکھ کر مسکراتے ہوئے آخر میں افسوس سے بولی تو وہ بھی دھیرے سے مسکرایا۔۔

گاڑی اُس علاقے میں پہنچی تو دور سے ہی نین کی نظریں اُس گھر کی جانب گئیں اور آہستہ آہستہ آنکھوں میں حیرت اُبھرنے لگی۔۔۔وہ سیدھی ہوتی گئی۔۔
یہاں تک کہ اُس گھر کے ٹھیک سامنے گاڑی رکی تب بھی اُس کی نظروں کا تسلسل نہیں ٹوٹا۔۔۔۔وہ اُس گھر کو میسمیرائز سی دیکھتی گاڑی سے اتر گئی۔۔

جہاں پہلے ایک چھوٹی سی جھونپڑی تھی وہاں اب ایک عالیشان مکان تھا۔۔جو بلاشبہ بے حد خوبصورت تھا۔۔کے

دیکھنے والا پل بھر کو سٹل ہو جائے جیسے وہ ہو گئی تھی۔۔۔حالانکہ مین گیٹ بند تھا مگر اندر کا حصہ کافی حد تک نظر آ رہا تھا۔۔۔

بلیک گیبل روف۔۔۔۔۔آف وہائٹ دیواریں۔۔گلاس بلاک ونڈو۔۔۔۔فرسٹ فلور کی ویسے ہی گلاس بلاک وال۔۔۔جدید طرز تعمیر اور کچھ پُرانے نقش جو بے حد پُر کشش تھے۔۔۔۔اُس پر نائٹ وارم لائٹ نے اُس گھر کے منظر کو بے حد دل فریب بنا دیا تھا اور اتنا ہی خوبصورت تھا باہر کا منظر۔۔۔۔۔

بڑا سالان جس کی باؤنڈری وال درمیانے قد کی تھیں۔۔۔اور مین گیٹ سے گھر کے دروازے تک خوبصورت آف وہائٹ ماربل بچھا تھا ایک بے ترتیب پتلی سی پگڑنڈی کی صورت۔۔۔۔اور اُس راستے کے اطراف چاروں اور گھاس کی سبز چادر بچھی ہوئی تھی اندر کا حصہ بس کچھ حد تک ہی نظر آرہا تھا۔۔۔اور اُس کی نظریں بے چینی سے اُدھر اُدھر گھوم رہی تھی مکمل دیکھنے کو۔۔۔۔

جس پیڑ پر اُس نے اپنے لیے کبھی جھولا باندھا تھا وہ آج بھی اپنی جگہ موجود تھا۔۔۔اور اُس کی شاخوں میں اُلجھی ڈیکوریشن لائٹ وہاں روشنی بکھیرے ہوئے تھی۔۔۔۔

وہ وہیں کھوئی ہوئی تھی اور شاید کچھ دیر اور ہوش میں نا آتی مگر جب ساحل نے قریب آ کر پیچھے سے اُسے باہوں میں لیا تو وہ چونکی۔۔۔۔

"اچھا لگ رہا ہے نا۔۔۔۔۔"

وہ اُس کے چونک کر اپنی جانب دیکھنے پر پوچھنے لگا نین کو اپنی غائب دماغی کا اندازہ ہوا۔ وہ فوراً سنبھلی۔۔۔۔

"ہاں۔۔۔۔ ٹھیک ٹھاک ہے۔۔۔۔ مگر ہمارا وہ چھوٹا سا گھر بھی کچھ کم نہیں تھا۔۔"

اُس نے لاپرواہی اور بیزاری سے کہا۔۔۔

"لیکن یہ ہے کس کا۔۔۔۔۔"

وہ ماتھے پر بل ڈالے سنجید گی سے سوال کرنے لگا۔۔

مجھ سے کیا پوچھ رہے ہو۔۔۔"

"مجھے کیسے پتہ ہو گا۔۔۔

نین نے حیرت سے جواب دیا۔۔

"وہ وہاں۔۔۔۔"

ساحل نے نظروں سے سامنے اشارہ کیا تو نین نے اُس کے چہرے سے نظریں ہٹا کر اُس جانب دیکھا جہاں گیٹ کے نزدیک کی دیوار پر سرخ رنگ کا کپڑا تھا۔۔

"وہاں شاید نیم پلیٹ ہے دیکھو جا کر۔۔۔۔۔"

اُس نے کان کے نزدیک دھیمے سے کہاں تو نین نے تیزی سے نظریں اُس کی جانب کی۔۔۔۔

جانے دو نا۔۔۔ ہمیں کیا پڑی ہے۔۔۔ کس کا بھی" ہو۔۔۔۔۔۔ ہمیں ڈنر پر جانا ہے۔۔۔ چلو وہاں چلتے ہے "جلدی۔۔۔مجھے بھوک لگی ہے۔۔۔۔

وہ بیزاری سے بولتی اُس کی گرفت سے نکلی اور بائیک کی طرف بڑھنے لگی کے ساحل نے اُس کے پیٹ پر ہاتھ رکھ کر اُسے واپس پیچھے کھینچا۔۔۔

"جاؤ ہٹاؤ اُسے۔۔۔۔"

نین کے دیکھنے پر سنجید گی سے جتاتے لہجے میں بولا تو وہ اُس کے اتنے سیریس انداز پر حیران رہ گئی مگر بنا کچھ بولی آگے بڑھی اور غصے سے وہ کپڑا کھینچا۔۔۔۔بس پلٹ کر اُسے کچھ سخت سنانے کا ارادہ تھا مگر جب بلیک ماربل پر چمکے لفظوں کو دیکھا تو بس دیکھتی رہ گئی۔۔۔

""نین کا گھر۔۔۔۔""

ہندی میں لکھے تین اکشر (لفظ) اُس نے بے آواز پڑھے۔۔۔دل تیزی سے دھڑکا۔۔۔۔

حیرت سے ساحل کی جانب دیکھا اور یقین دوہانی کو دوبارہ وہ لفظ پڑھے۔۔۔۔۔ پھر اُس گھر کو دیکھا اور پھر سے اُن لفظوں کو دیکھ کر اُنگلیوں سے چھوا۔۔۔۔

ساحل مسکراتا ہوا اُس کے پاس آیا نین نے دوبارہ اُس کی طرف دیکھا تو وہ اُس کے قریب تھا۔۔۔۔

تم نے کہا تھا نہ لڑکی کا اپنا کوئی گھر نہیں "

"ہوتا۔۔۔۔ یہ۔۔۔۔۔ تمہارا گھر ہے۔۔۔۔۔۔

وہ سنجیدگی سے اُس کی سرمئی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے "یہ" لفظ پر زور دے کر بولا۔۔۔ نین بے تاثر اُسے دیکھتی گئی۔۔۔

"صرف تمہارا۔۔۔۔ نین تارا کا گھر۔۔۔۔۔"

اُس نے پہلی اُنگلی نین کے کالر بون پر رکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔۔وہ سانس روکے اُسے دیکھنے لگی۔۔۔دھڑکنیں حد سے سوا ہوئیں۔۔۔گلے میں آنسوؤں کے ڈھیر سا جمع ہو گیا۔۔۔

"مطلب اتنا تمہارا ہے کہ کل کو کچھ بھی ہو تو تم مجھے دھکے دے کر یہاں سے نکال سکتی ہو اور بول سکتی ہو کے دفع ہو جاؤ میرے گھر سے۔۔۔۔"

اُس نے شرارت سے مسکراتے ہوئے بول کر نچلا لب بھینچا۔۔۔نین مسکرا تک نہیں پائی روکنے کے باوجود آنکھوں میں تیزی سے آنسو جمع ہو کر پلکیں جھپکتے ہی گال کو بھگو گئے۔۔۔

"یہ۔۔۔۔یہ سب۔۔۔یہ سب تم نے کیا۔۔۔۔۔۔"

وہ بھیگی آنکھوں سے اُسے دیکھتی جذبات سے بوجھل لفظوں کو بمشکل ادا کر پائی۔۔۔خود کو رونے سے روکنے کی کوشش جاری رکھی۔۔۔۔مگر بیکار سی کوشش۔۔۔ساحل نے اُس کے سوال پر مسکرا کر کندھے اچکا دیے۔۔۔

"مم۔۔میرے لیے۔۔۔۔۔"

اُس نے ہاتھ اپنے سینے پر رکھ کر سوال کیا تو کلائی میں چوڑیوں نے شور کیا۔۔۔

"نہیں وہ چندا ہے نہ۔۔۔۔اُس کے لیے۔۔۔۔"

ساحل نے بھرپور سنجیدگی سے کہا تو وہ روتے میں ہنس دی۔۔۔ مگر آنسو نہیں رکے۔۔۔۔ بلکہ مزید بے ضبط ہونے لگے۔۔۔

"پر یہ جگہ تو۔۔۔ وہ رگھوانکل کی ہے نہ۔۔۔ اُنھیں۔۔۔"
اُس نے جی جان لگا کے آنسو روکنے کی کوشش کرتے ہوئے پوچھا۔۔۔ ساحل نے موبائل نکال کر کچھ کھولا اور اُس کے ہاتھ میں دیا۔۔۔

نین نے اُس کے دلکش چہرے سے بمشکل نظریں ہٹا کر موبائل سکرین کو دیکھا۔۔۔

جہاں ایک تصویر تھی ایک اگریمنٹ کاپی کی جس کے کچھ الفاظ پیلے رنگ سے ہائی لائٹ کیے ہوئے تھے اور

صرف و الفاظ نین نے پڑھے جس میں لکھا تھا اُس پورے فارم کی مالک اب نین تارا ہے۔۔۔

"تم نے یہ پورا فارم خرید لیا۔۔۔۔وہ بھی میرے نام ۔۔۔۔"

اُس نے حیرت سے اُس کی جانب دیکھا ساحل نے اُس کے ہاتھ سے موبائل لے کر واپس رکھا۔۔۔اور دونوں ہاتھوں سے اُس کا چہرہ تھاما۔۔۔

یہ تمہارا۔۔۔۔اور تم میری۔۔۔
تُم اس گھر میں رہنا۔۔۔
میں تمہارے دل میں رہ لوں گا۔۔۔

وہ اُس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے لہجے میں بے پناہ چاہت بھرے بولا تو نین کا ضبط بری طرح ٹوٹا اُس کی سسکیاں تیز ہوئی۔۔۔آنسو بے ربط ہوئے۔۔۔۔۔

"اسٹاپ کرائنگ یار۔۔۔۔پلیز۔۔۔۔"

ساحل نے بے چینی سے اُس کے آنسوا نگھوٹے میں جذب کرتے ہوئے دھیرے سے کہا۔۔۔

"میں کوشش کر رہی ہوں۔۔۔۔مگر سچ میں مجھ سے نہیں ہو رہا۔۔۔۔"

وہ سر تیزی سے نفی میں ہلا کر بے بسی سے بولی۔۔۔۔ساحل نے اُسے سینے سے لگالیا۔۔۔۔اُس کے رونے میں مزید روانی

آگئی۔۔اور وہ دھیرے دھیرے اُسے خود میں بھنچتا

رہا۔۔۔۔۔

"غضب ہو تم بھی۔۔۔۔۔بات بات پر روتی ہو۔۔

"اپنے ماما کے بیٹے کا کوئی خیال ہی نہیں یار۔۔۔۔۔۔۔

وہ اُس کی ہلکی ہلکی سسکیوں پر بیچارگی سے بولا تو نین

مسکرائی۔۔۔۔

اُس سے الگ ہو کر آنسو پونچھے۔۔۔

"میں نہیں رو رہی۔۔۔۔۔۔۔"

گال کو ہاتھ کی پشت سے رگڑ کر بھیگا سا مسکراتے ہوئے بولی تو

وہ بھی مسکرایا۔۔

"اتنے پیسے کہاں سے آئے تمہارے پاس۔۔۔۔۔"

اُس نے ایک نظر گھر کو دیکھا اور اچانک سوچ کر سوال کیا تو وہ

خوبصورتی سے ہنسا۔۔۔

"کیا یار بیوی ہر جواب کے بدلے ایک سوال پوچھتی

ہے۔۔۔۔ تو پکا کھسکیلی ہے۔۔۔۔۔۔"

ہنستے ہوئے بول کر اُس کی کنپٹی کو دو اُنگلیوں سے چھوا۔۔۔

نین کو وہ بے حد خوبصورت لگا۔۔۔۔۔ بلیک شرٹ اور

وہائٹ جینس میں ڈیسنٹ لک اور اُس پر ٹپوری زبان

۔۔۔ دونوں کا کامبینیشن عجیب تھا مگر خوبصورت۔۔۔ نین

کے غور سے دیکھنے پر اُس نے آنکھ کے قریب کس کیا تو وہ سٹپٹا کر سیدھی ہوئی۔۔۔

"بتاؤ نا۔۔۔۔۔"

اُس نے سنبھل کر اپنے ٹاپک پر لوٹتے ہوئے منہ بنا کر پوچھا۔۔۔

"بتادوں۔۔۔۔۔۔"

اُس نے ہنسی روک کے پوچھا۔۔۔ نین منتظر سی اُسے دیکھنے لگی۔۔۔

"ءمیں نے ایک کڈنی بیچ دی۔۔۔۔۔۔۔

وہ چند پل رک کر بے حد سنجیدگی سے بولا نین بس ایک پل کو
چونک کر پھر اُسے گھورنے لگی۔۔۔

"فالتو بکواس مت کرو۔۔۔۔ بتاؤ کہاں سے آئے
پیسے۔۔۔۔۔"

چڑ کر بیزاری سے کہا تو اُس نے ہنسی روکنے کو دانت لبوں میں
دبایا۔۔۔

"سچ میں۔۔۔۔۔ چاہو تو چیک کر لو۔۔۔۔ نہیں ہے۔۔۔۔"

اتنی ہی معصوم شکل بنائے بولتا ہوا شرٹ کے نیچے کے بٹن
کھولنے لگا تو نین نے حیرت سے منہ کھولے اُسے
دیکھا۔۔۔۔

"یہ دیکھو مارکس بھی ہے۔۔۔۔"

اُس نے شرٹ آدھی کھول کر ہٹائی۔۔۔۔پسلی پر بنے پرانے نشان دکھا کے کہا تو نین کا دل بے چین ہو گیا وہ اُس کی بات پر یقین کر گئی۔۔۔

"دماغ خراب ہے تمہارا۔۔۔۔۔یا عقل کہیں گھاس چرنے گئی ہے۔۔۔۔۔ایسا کیسے کر سکتے ہو تم۔۔۔۔۔"

وہ صدمے اور غصے کے ملے جلے تاثرات میں ساحل کو مزید خوبصورت لگی۔۔۔۔۔وہ بنا مسکرائے نہیں رہ سکا۔۔۔۔

"مجھے نہیں چاہیے یہ گھر ور۔۔۔مجھے بس تمہاری کڈنی چاہیے۔۔۔۔۔۔ چلو مجھے اُس ڈاکٹر سے ملاواؤ ابھی کے ابھی۔۔۔۔"

وہ سخت طیش اور غصے کے عالم میں دانت بھینچ کر بولی تو ساحل نے کمر سے تھام کر جھٹکے سے اُسے قریب کھینچا۔۔

"بس کڈنی کی فکر ہے۔۔۔۔۔اِدھر تو دل بھی نہیں رہا اب۔۔۔۔۔۔اُس کو بھی واپس لانے کی کرو۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

نین کی حیرت سے پھیلی آنکھوں میں دیکھتا دلفریب مسکراہٹ لبوں پر سجائے آنکھوں میں شوخی بھرے بولا

اُس کی سانسوں نے چہرے کو دہکایا تو نین نے لب کھول کر سانس لی۔۔۔

ا۔۔۔اندر چلیں۔۔۔۔۔۔

گلا تر کرتے ہوئے اُس کی قید سے نکل کر دور ہوئی۔۔۔

بالوں کو کان کے پیچھے کرتے ہوئے بولی اور اُس کے کچھ بھی جواب دینے سے پہلے ہی آگے بڑھ کر گیٹ کھولا۔۔۔

اندر کا منظر مکمل طور پر نظر آیا۔۔۔

اور وہ دھڑکتے دل سے سب دیکھتی آگے بڑھنے لگی مگر رک گئی ساحل کی جانب دیکھا اور اُس کے بازو کو دونوں ہاتھوں سے تھام لیا۔۔۔

''''

ہم ساتھ اندر جائیں گے۔۔۔

اُسے دیکھتے ہوئے پر جوش سی بولی تو ساحل نے مسکراتے

ہوئے سر ہلا دیا۔۔اور ساتھ قدم بڑھائے۔۔۔

وہ بڑی بڑی آنکھیں کر کے پورے گھر کو دیکھتی

رہی۔۔۔۔

پیڑ کے ٹھیک سامنے سوئمنگ پول تھا جس کے شفاف پانی

میں ڈیکوریشن لائٹس کا عکس جھلملا رہا تھا۔۔۔

ہوا ذرا بھی تیز ہوتی اور پانی ہلتا تو وہ روشنی بکھر کر اور

خوبصورت ہو جاتی۔۔۔۔

اسی پیڑ کے نیچے گول میز تھی جس کے اطراف میں دو کرسیاں رکھی ہوئی تھی اور میز پر کھانا سجا ہوا تھا۔۔۔بے حد نفاست اور خوبصورتی سے۔۔۔

نین جو کینڈل لائٹ ڈنر کے سرپرائز کی اُمید میں تھی۔۔اب اپنی خوشی اور حیرت میں بھوک اور ڈنر سب بھول چکی تھی۔۔۔۔۔ مگر وہاں ڈنر کا اتنا خاص اہتمام دیکھ کر اُس نے ساحل کی جانب دیکھا۔۔۔

تُم نے کہا تھا نا کہ مہنگے ریسٹورانٹ میں جا کر زیادہ خرچ"
"نہیں کرنا ہے تو میں نے سوچا تمہارے گھر میں ہی۔۔۔۔

وہ نین کے دیکھنے پر مسکراتے ہوئے بولنے لگا کے نین نے فوراً اُس کے لبوں پر اپنی نازک اُنگلیاں رکھ کر اُسے روک دیا۔۔۔

"ہمارا۔۔۔۔ نین ساحل کا گھر۔۔۔۔ ہمارا گھر"

وہ اُسے آنکھیں دکھاتے ہوئے بولی تو ساحل کی آنکھوں کی چمک گہری ہوئی۔۔اُس نے نین کی انگلیوں کو چوم لیا۔۔اُس لمس نے نین کے اندر سنسنی سی بھر دی اُس نے تیزی سے ہاتھ پیچھے کھینچا اور خود بھی ایک قدم دور ہوئی مگر اتنی ہی تیزی سے وہ اُسے واپس کھینچ کر پہلے سے زیادہ قریب کر گیا۔۔۔۔

اس گھر کا ایک رول ہے۔۔۔۔

یہاں دوری اور فاصلے الاوڈ نہیں ہے۔۔۔

وہ اُس کے بے حد قریب ہو کر اُس کے چہرے کو اپنی سانسوں سے مہکاتے ہوئے بولا تو نین کی دھڑکنیں منتشر ہوئیں۔۔۔۔۔

تو یہاں کیا الاوڈ ہے۔۔۔۔۔

وہ اُس کی آنکھوں تو کبھی گال میں پڑتے ڈمپل کو دیکھتی پوچھنے لگی۔۔۔

صرف پیار۔۔۔۔۔

ساحل نے اُس کی پیشانی سے پیشانی ٹکائے دھیمی گمبھیر سی سرگوشی کی۔۔۔۔

نین کا دل کانوں میں بجنے لگا۔۔۔۔

نبض تیز ہوئی۔۔۔۔

اُس کی بے خود نظریں اپنے لبوں پر محسوس کر کے سانسیں اُلجھنے لگی۔۔۔۔

اُس نے لرزتے لب کو دانتوں میں قید کر کے چھوڑا۔۔۔

گھر کے اندر۔۔۔۔اندر جانا تو الاؤڈ ہے نہ۔۔۔۔۔

پلکیں جھکائے اُس کے گلے کو دیکھتی جھجھک کر بولی تو ساحل مسکرا کر پیچھے ہوا۔۔۔اور اُسے بازوں میں اٹھا کر بوکھلانے پر مجبور کر گیا۔۔۔۔۔

اُس نے دونوں باہیں اُس کے گلے میں ڈالے پر سکون سانس لی۔۔۔۔اور اُسے ہلکا سا گھورا۔۔۔۔۔

گھر کے اندر۔۔۔۔اندر جانا تو الاؤڈ ہے نہ۔۔۔۔۔

پلکیں جھکائے اُس کے گلے کو دیکھتی جھجھک کر بولی تو ساحل مسکرا کر پیچھے ہوا۔۔۔اور اُسے بازوں میں اٹھا کر بو کھلانے پر مجبور کر گیا۔۔۔۔۔

اُس نے دونوں باہیں اُس کے گلے میں ڈالے پر سکون سانس لی۔۔۔۔اور اُسے ہلکا سا گھورا۔۔۔۔۔

ایسے میں گھر کیسے دیکھوں گی۔۔۔۔

Zubi Novels Zone

وہ اُسے لیے گھر کے دروازے کو پیر سے دھکیل کر اندر داخل ہوا تو نین منہ بنا کر بولی۔۔۔

تم بس مجھے دیکھو۔۔۔۔۔

وہ اُس کے چہرے کو نظروں میں بسائے دھیمے پُر جذب لہجے میں بولا۔۔۔اور اُس کی آنکھوں کی تپش ایسی تھی کہ نین زیادہ دیر نظریں نہیں ملا سکی۔۔۔۔

دل زوروں سے شور کرتا رہا۔۔۔۔

وہ گھر اندر سے دیکھنا چاہتی تھی مگر ڈھنگ سے دیکھ نہیں پائی۔۔ہوش و حواس دل کی بکھرتی دھڑکنوں کو سمیٹنے میں مگن تھے۔۔۔

بڑے سے لاؤنج میں اوپن کچن اور مخالف سمت اوپر جاتی سیڑھیاں تھی۔۔۔۔

سیڑھیوں سے اوپر پہنچ کر اُس نے نین کو نیچے اتارا اور سینے پر ہاتھ رکھ کر گہری سانس لی۔۔۔۔ نین نے اُسے گھورتے ہوئے کندھے پر ایک مکا رسید کیا وہ خوبصورتی سے ہنسا۔۔۔۔اور روم کا دروازہ کھولا۔۔۔۔ مگر اندر مکمل اندھیرا تھا۔۔۔۔اس لیے وہ آگے نہیں بڑھی۔۔۔۔

ساحل نے اُس کا ہاتھ تھام کر اپنے ساتھ اندر کھینچا۔۔۔۔۔اور اُن کے اندر آتے ہی لائٹس آن ہوئی۔۔۔

سوفٹ وہائٹ روشنی پورے روم میں بکھر گئی۔۔۔

وہ پوری توجہ سمیٹے اُس خوبصورت خوشبوؤں سے مہکتے روم کو دیکھنے لگی جو اُس کے کسی خواب کا حصہ معلوم ہوتا تھا۔۔۔۔

۔۔۔۔زمین پر ہر طرف پھول بکھرے ہوئے تھے۔۔۔۔ ہواؤں میں اُن کی خوشبو گھلی ہوئی تھی۔۔۔

آف وہائٹ پینٹ میں بلیک چاکلیٹ براؤن ٹچ تھا۔۔۔اور سامنے بلاک گلاس وال پر چاکلیٹ براؤن پردے جو فلوقت کھلے ہوئے تھے۔۔۔

اُسی رنگ کا ڈریسنگ مرر۔۔۔۔۔بیڈ اور بیڈ پر آف وہائٹ چادر۔۔۔۔۔۔۔جو گلاب کی سرخ پتیوں سے ڈھکی ہوئیں تھی۔۔۔۔آف وہائٹ ہی پردوں سے بیڈ کو گھیرے چوکور ٹینٹ کے صورت سجایا گیا تھا۔۔۔

Zubi Novels Zone

اطراف کے بند پردے زمین کو چھو رہے تھے جب کے سامنے کے پردے سمیٹ کر ایک دوسرے کے مخالف میں پائپ سے بندھے ہوئے تھے۔

اور درمیان سے پیچھے دیوار پر لگی اُس کی تصویر نظر آ رہی تھی۔۔۔۔

بلیک اینڈ وائٹ انلارج جس کی فریم پر ڈیکوریشن لائٹس جھلملا رہیں تھیں۔۔۔

یقیناً اُس کی بے خبری میں لی گئی تصویر تھی۔۔۔ جس میں وہ کھل کر ہنستی ہوئی بے حد خوبصورت لگ رہی تھی۔۔ چھوٹے چھوٹے دانت سفید موتیوں سے نظر آ رہے تھے اور بالوں کی چند لٹیں گھنی گھٹا کی طرح گالوں پر چھائی

ہوئیں تھیں۔۔۔ بڑی بڑی آنکھیں کسی لائٹ کے عکس سے چمک رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بے جان تصویر بھی بولتی نظر آرہی تھی۔۔۔۔۔۔ مگر اُسے وہ تصویر پسند نہیں آئی کیوں کے اُس میں وہ اکیلی تھی۔۔۔۔۔

لیکن فلحال وہ کچھ نہیں بولی کیوں کہ روم کا ماحول اور یہ معنی خیز خاموشی اُسے الجھائے ہوئے تھے۔۔۔۔۔

Zubi Novels Zone

ہمارا بیڈروم۔۔۔۔۔۔

وہ اپنی ہی سوچ میں گم تھی جب ساحل نے اُس کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے اُسے لبوں سے چھوا۔۔۔۔۔ سوزنہاں سانسوں نے اُس کے کانوں سے بدن میں سرایت کی۔۔۔وہ خود میں سمٹ کر بنا دور ہوئے اُس کی اور پلٹی۔۔۔۔

"پسند نہیں آیا"

وہ اُس کی خاموشی کو نظروں سے پڑھنے کی کوشش کرتے ہوئے سوال کرنے لگا۔

کمر پر ہاتھ رکھ کر اُسے خود کے قریب کیا۔۔چہرے پر آتے بالوں کو پیچھے لے جاتے ہوئے اُنگلیاں بالوں میں الجھائیں۔۔۔وارفتہ نگاہوں سے اُس کے چہرے کا طواف کیا۔۔۔

یہ سب قیمتی اور خوبصورت ہے یا نہیں اس بات سے مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔۔پسند نہ پسند کی تو بات ہی نہیں

آتی۔۔۔۔ میرے لیے تو یہ سب اسلئے خاص ہے کیوں کہ یہ تم نے میرے لیے کیا ہے۔۔۔

وہ بوجھل دل اور لہجے سے بولی۔۔۔ ساحل نے حرکت کرتے لبوں کو غور سے دیکھا۔۔۔ جن سے مصنوعی سرخ رنگ مٹ چکا تھا۔۔۔

مجھے اپنی لائف میں سب کچھ ملا ہے۔۔۔۔ میری ہر خواہش پوری ہوئی ہے۔۔۔ مگر اتنا اسپیشل مجھے کبھی فیل نہیں ہوا۔۔۔

اُس کا لہجہ ہلکا سا نم ہوا۔۔۔ آنکھوں میں نمی بھر گئی۔۔۔۔اور لب ہلکا سا مسکرائے۔۔۔

کیوں کہ تم اسپیشل ہو۔۔۔۔۔

اُس نے سنجیدگی سے کہا۔۔۔آنکھوں میں آنکھیں ڈالے۔۔۔۔جذباتِ سے لبریز لب و لہجے میں۔۔۔۔اُسے خود میں ہلکا سا بھینچ کر۔۔۔۔

دھیٹس وہائے۔۔ایم ان عشق ودھ یو۔۔۔۔۔یور آئیز۔۔۔یور اسمائیل۔۔۔یور سول۔۔۔۔۔۔

(Thats why ---I'm in ishq with you----your eyes-----your smile----your soul----)

وہ وقفے وقفے سے اپنے الفاظ ادا کرتا گیا۔۔ شدتِ دل سے۔۔۔۔۔۔پر سوز نگاہوں کے اثر سے نین نے نظریں پل بھر کو جھکا کر دوبارہ اٹھائیں۔۔

اگر کوئی مجھ سے پوچھے کے عشق دیکھا ہے کبھی تو اُسے تمہارا چہرہ دِکھا دوں۔۔۔۔
اُس نے مسکراتی نگاہوں سے نین کے چہرے کو دل میں اُتارتے ہوئے کہا۔۔

کوئی پوچھے عشق کو سنا ہے کبھی۔۔۔اُسے تمہاری ہنسی سنا دوں۔۔۔۔

محبت سے کہتے ہوئے انگھوٹے سے نچلے لب کو چھوا تو نین نے سانس روکی۔۔۔آنکھیں آنسوؤں کو روکنے کی کوشش میں جلنے لگی۔۔۔

کوئی پوچھے عشق سے کیا ہے کبھی۔۔۔

اُسے اپنا دل نکال کے دکھادوں۔۔۔

وُہ نظروں کا تسلسل توڑے بغیر اُس کا ہاتھ تھام کر ہتھیلی کو لبوں سے لگاتے ہوئے لہجے نے بے پناہ محبت سمیٹے بولا تو نین نے پلکیں جھپک کر آنسوؤں کو اُن میں جذب کیا اور منہ سے سانس لے کر خود پر ضبط کیا۔۔۔

لوگ۔۔۔۔پاگل دیوانہ کہے گے تمہیں۔۔۔۔

ضبط کی کوشش میں زبردستی مسکراتے ہوئے بولی تو وہ بے حد غور سے اُسے دیکھنے لگا

پرواہ نہیں۔۔۔۔۔

اُس کے چہرے کو اُنگلیوں کی پشت سے چھو کر دھیمے بھاری لہجے میں بڑبڑایا۔۔۔۔۔اُس کے بے خود انداز نے دل پر اثر کر کے دھڑکنوں کو منتشر کیا تو اُس نے نظریں چرائیں۔۔۔۔لب کاٹے۔۔۔۔ساحل اُس کی ایک ایک حرکت کو غور سے دیکھتا رہا۔۔۔

اچھا اگر مجھے ایک لائن میں ڈیفائن کرنا ہو تو کیسے کرو گے۔۔۔

اُس نے اُس بامعنی پُراسرار خاموشی اور اُس کی خود میں اترتی پُر تپش نگاہوں سے جھجھک محسوس کی تو جان چھڑانے کو ٹاپک بدلا اور اُسے دیکھتی ہوئی پوچھنے لگی۔۔۔۔وہ اُس کے سوال پر مسکرایا تو دائیں گال میں ڈمپل پڑا۔۔۔

بتادوں۔۔۔۔

اُس نے دونوں ہاتھ اُس کی کمر پر رکھتے ہوئے سوچنے والے انداز میں سوال کیا۔۔۔

بتاؤنا۔۔۔۔

نین نے بے قراری سے پوچھا۔۔۔

ہیڈ یک کا ہیو من ور جن۔۔۔۔

وہ شرارت سے مسکراتے ہوئے بولا اور اُس کی بات پر جب نین کا حیرت سے منہ کھلا تو مسکراہٹ ہنسی میں بدلی۔۔۔

ماما کے بیٹے اے ول کل یو۔۔۔

وہ اُس کے ہنسنے پر غصے سے دانت بھینچ کر دونوں ہاتھوں سے شرٹ کا گریبان جکڑ کر بولی۔۔۔اتنے سیریس موومینٹ میں اتنی بے تکی بات کی امید نہیں تھی اُسے۔۔۔

۔ساحل نے اُس کے غصے سے دھمکانے پر سر پیچھے گرا کر قہقہہ لگایا تو وہ اُسے خفگی سے گھورتے ہوئے دور دھکیل کر منہ موڑ گئی۔۔۔۔

شاید پہلی دفعہ وہ اُسے غصے میں بدلا لینے کی بجائے خفا ہوتے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

اور ناراضگی کا یہ انداز بہت حسین تھا۔۔۔۔ساحل کے دل پر اثر کر رہا تھا۔۔۔

اوکے۔۔۔

اُس نے نین کا رخ واپس اپنی جانب کر کے شرافت کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔اور لبوں پر اُنگلی رکھ کر آنکھیں بند کر کے چہرہ سائیڈ میں موڑ کر گال اُس کے آگے حاضر کیا تاکے وہ بدلا لے سکے۔۔۔۔

وہ اُس کے خوبصورت۔۔ صبیح ود لکش چہرے کو۔۔۔پیشانی پر بکھرے بالوں کو۔۔۔اور اُس کے معصومانہ انداز کو دیکھ دھیرے سے مسکرائی۔۔۔۔اُس کی بند آنکھوں کو دیکھا اور ایڑیاں اٹھا کر اوپر ہوتے ہوئے اُس کے گال کو لبوں سے چھو کر پیچھے ہوئی۔۔۔۔

اُس نے نرم نازک لمس کو چہرے پر محسوس کر کے پوری آنکھیں کھولیں۔۔ حیرت سے دونوں ابرو اٹھائے نین کی جانب دیکھا۔۔۔وہ دھڑکتے دل سے اُس کی مسکراتی آنکھوں کو دیکھنے لگی۔۔۔۔۔۔۔کانوں میں دھڑکنوں کا شور گونجنے لگا۔۔۔

وہ اُس کے چہرے پر بکھرے مختلف رنگوں کو دیکھ کر گہرا مسکرایا اور سر نفی میں ہلا کر پہلی اُنگلی سے اپنے نچلے لب کو چھوتے ہوئے اُسی اُنگلی سے اُسے قریب آنے کا اشارہ کیا

۔۔۔ نین نے اُس کے اشارے پر اُسے گھورنے کی ناکام سی کوشش کی۔۔۔اور نظریں جھکا دیں۔۔۔ مگر مسکراتی رہی۔۔۔

ساحل اُس کے بے حد قریب ہوا۔۔۔۔ گردن میں ہاتھ ڈال کر چہرہ اوپر کرتے ہوئے اُسے اپنی جانب دیکھنے پر مجبور کیا۔۔۔ نین کو اُس کی سنجیدہ آنکھوں میں بڑھتی بے خودی دیکھ شدت سے اپنی غلطی کا اندازہ ہوا۔۔۔ مسکراہٹ پھیکی پڑ گئی۔۔۔۔

دھڑکنیں اپنی روش سے بکھرنے لگی۔۔۔اُس کی سانسوں کی حرارت خود میں اترتی محسوس کر کے سانس لینے میں دشواری ہوئی۔۔۔

سس ساحل۔۔۔۔

اُس کا اپنے لبوں پر فوکس دیکھ نین نے لرزتی آواز میں اُسے پکار کر روکنا چاہا لیکن وہ بنا اثر لیے آہستہ سے جھک کر اُس کے لرزتے ہونٹوں کو اپنی قید میں لیتے ہوئے اُس کے اگلے لفظوں اور بکھرتی سانسوں کو خود کی سانسوں میں اُلجھا گیا۔۔۔

نین نے آنکھیں سختی سے بند کیں۔۔۔۔لمحہ بہ لمحہ شدت اختیار کرتے لمس پر بے بسی سے اُس کی شرٹ تھام کر سہارا لیا۔۔۔۔

فضا میں سرور سا بھر گیا۔۔۔۔خاموشی میں دھڑکنیں زوروں سے گونجتی محسوس ہوئیں۔۔

ساحل نے اُس کے دوپٹے کو لاپرواہی سے کھینچ کر اُس کے شرٹ سے الگ کرتے ہوئے نیچے گرایا۔۔۔۔گھنے بالوں میں انگلیاں الجھائے بس ایک سیکنڈ لبوں کو جدا کر کے چہرے کا رخ بدلا اور دوبارہ اُس کی سانسیں قید کیں۔۔۔۔۔۔اُس کی سخت گرفت پر نین کے پیر ڈگمگائے۔۔۔

وہ قدم آگے بڑھا کر بیڈ کے قریب ہوتے ہوئے گھٹنا بیڈ پر رکھے نین کو پیچھے گرا کر خود اُس پر جھکا۔۔۔۔۔۔۔آدھے پیر بیڈ سے باہر لٹکتے رہے۔۔۔

درمیان میں دیوار بنے ہاتھ کو شرٹ سے جدا کر کے انگلیاں اپنی انگلیوں میں الجھائے بیڈ پر نین کے سر کے قریب رکھا۔۔۔

اُس کی سانسیں تب تک روکے رکھیں جب تک نین کی برداشت ختم نہیں ہوئی۔۔۔۔جب اُس کے لیے سہنا مشکل ہوا اور وہ اُس کی گرفت میں مچلتے ہوئے اُسے دور کرنے کو طاقت لگانے لگی تب وہ اُس سے الگ ہو کر بنا دور ہوئے گردن پر جھکا۔۔۔۔۔اور شرٹ شولڈر سے نیچے سرکائی۔۔۔

وہ بے ترتیب سانسیں بحال کرنے کی کوشش کرتی۔۔چند لمحے بھی سکون محسوس نہیں کر پائی۔۔۔ بھیگے بھٹکتے لمس نے اُس کی جان ہلکان کی۔۔۔

کبھی گردن پر کبھی کندھے پر۔۔۔ کبھی کان پر سرسراتے لمس کی شدت اور دہک سے دل لرزنے لگا۔۔۔۔۔اُس کے جنونی انداز سے گھبراہٹ سی محسوس ہوئی۔۔۔ دھڑکنیں اپنے عروج پر جا پہنچیں۔۔۔۔

اُس نے آزاد ہونے کے لیے مزاحمت کی تو وہ ہاتھ سے کمر کو سختی سے تھام کر اور ایک پیر سے اُس کے دونوں پیروں کو قابو کر کے ناکام کر گیا۔۔۔۔

نین نے اُس کی انگلیوں کو اپنی کمر میں دھنستے ہوئے محسوس کر کے۔۔ بکھرتی سانسوں اور لرزتے لبوں سے پکارا تو اُس نے پیچھے ہو کر سنجیدگی سے اُس کی جانب دیکھا۔۔۔
اُس کی خمار زدہ۔۔ بہکی بے خود۔۔۔ بے سود نظریں دیکھ تیزی سے دھڑکتا دل پل بھر کو رکا۔۔۔ لفظ لبوں تک آنے سے انکاری ہوئے۔۔۔۔ پلکوں پر بوجھ سا آگیا۔۔۔

ساحل نے کانپتے لب کو انگوٹھے سے رب کیا۔۔۔اُس کی جان سمٹ کر لبوں پر آگئی۔۔۔گھبرا کر اُس کا ہاتھ تھام لیا

۔۔۔۔

مم۔۔۔مجھے۔۔۔۔مجھے۔۔۔مجھے بھوک لگی ہے۔۔۔

اس کی بولتی آنکھوں اور منہ زور جزباتوں سے بچنے کے لیے جو بہانا سوجھا گھڑ دیا۔۔۔وہ اُس کے تاثرات پر بے ساختہ سا مسکرایا

مجھے بھی۔۔۔

ناک سے ناک ٹچ کرتے ہوئے آنچ دیتے لہجے میں سرگوشی کی نین نے گڑبڑا کر آنکھیں پوری کھولیں۔۔۔

میں کھانے کی بات کر رہی ہوں۔۔

بوکھلائے سے انداز نے فوراََ بولی تو اُس کی مسکراہٹ گہری ہوئی اور اُس کے لبوں کو نرمی سے چھوا۔۔۔۔

چلو پہلے تمہاری بھوک کا علاج کرتے ہے۔۔۔۔

مسکراتے ہوئے بولتا اُس سے دور ہوا تو نین کی جان میں جان آئی اور اُس نے سکون کی سانس لی۔۔۔،

اُس کا ارادہ بدلے اُس کے پہلے بیڈ سے اتری شرٹ شولڈر پر ٹھیک کی۔۔۔۔ بکھرے بالوں کو ہاتھ سے ترتیب دی اور زمین پر پڑا اپنا دوپٹہ اٹھا کے کندھے پر ڈالنا چاہا لیکن وہ اُس کا

ہاتھ تھام کر روک گیا۔۔۔ نین نے حیرت سے اُسے دیکھا۔۔

اُس نے نین کی نظروں سے نظریں ملائے دوپٹہ اُس کے ہاتھ سے لے کر بیڈ پر پھینکا۔۔۔۔ نین نے بے ساختہ اپنے دونوں ہاتھ پیٹ پر باندھے۔۔۔۔

پہلی دفعہ اُسے بنا دوپٹے کے جھجھک محسوس ہوئی اور اس سرپرائز کے لیے اپنے شرارے اور شارٹ شرٹ کے انتخاب پر افسوس ہوا۔۔۔

شاید پہلی دفعہ ہی وہ اُس کی نظروں سے خوف کھا رہی تھی۔۔۔۔اُس سے پناہ ڈھونڈھ رہی تھی۔۔۔۔اُس کے جنونی ارادوں سے گھبرا کر اُس کی قربت سے فرار ڈھونڈھ رہی تھی۔۔۔۔۔

حالانکہ ساحل کی نظریں اُس کی اٹھتی گرتی پلکوں اور کھلتے بند ہوتے لبوں پر تھیں مگر پھر بھی وہ اپنی کمر کے گرد اپنے بازؤں کو پھیلاتی۔۔۔خود میں سمٹتی رہی۔۔

اور اُس کی یہ کوشش اور گریز اُسے چھپانے سے زیادہ سامنے والے کو بھکانے کا کام کر رہا تھا۔۔

اُس نے ایک نظر سنجیدگی سے اُس کے ہاتھوں کی حرکت دیکھی اور بے ساختہ مسکراتے ہوئے اُسے اپنے قریب کھینچا۔۔۔۔

میری ڈینجر بیوی آج خود ڈرپوک بن کر مجھے ڈینجر بننے پر اُکسا رہی ہے۔۔۔

وہ اُس کی حیرت سے پھیلی آنکھوں میں دیکھ کر مسکراتے لہجے میں بولا تو نین نے حلق تر کرتے ہوئے اُسے بے ضرر سا گھورا۔۔۔

ابھی تو دوری کے سارے حساب باقی ہے۔۔۔
ابھی تو تمہیں بتانا ہے کے تمہاری طلب کی حد کہاں جا پہنچی ہے۔۔۔۔ابھی تو انتہائے عشق کو پہنچنے کی خواہش ہے دل میں۔۔۔۔ابھی تو ہر بے قراری کا اظہار باقی ہے
مدھم معنی خیز لہجے میں سرگوشی کی تو نین نے لب کچلتے ہوئے زمین کو گھورا۔۔۔

پتہ نہیں۔۔۔کیا۔۔کیا۔۔۔کیا۔کیا بولے جا رہے

ہو۔۔۔میں۔۔۔میں نیچے جا رہی ہوں۔۔۔

وہ اُس کے بے خود انداز اور لفظوں کی تپش سے کنفیوز ہو کر

وہاں سے غائب ہونے کی کوشش میں جھنجھلا کر بوکھلا کر

بولتی آگے بڑھی ساحل نے اُس کا ہاتھ پکڑ لیا۔۔۔اُس نے

رونی سی شکل بنائی اور بے بسی سے آنکھیں بند

کیں۔۔۔۔اُس نے نین کے ہاتھ سمیت بازو اُس کے گرد

لپیٹ کر گردن پر شدت سے لب رکھے۔۔۔

جتنا تم دور بھاگنے کی کوشش کر رہی ہو۔۔۔اتنا دل تمہیں

قریب کرنے کی ضد کر رہا ہے۔۔۔۔

اُس کے گھنے بالوں میں چہرہ چھپاتے ہوئے بھاری گمبھیر لہجے میں بولا نین کو اُس کی دھڑکنوں کی متوازن حرکت بھی خود میں محسوس ہُوئی۔۔۔۔سانسوں کی حرارت بالوں میں محسوس کر کے پلٹ کر اُس کے سینے سے لگ گئی۔۔۔۔

تیز تیز سانسیں لینے لگی۔۔۔ساحل نے اُسے ہلکا سا خود میں بھینچ لیا۔۔۔۔۔

مجھے واپس گھر جانا ہے۔۔۔۔

وہ دھیرے سے منمنای تو وہ مدھم سا مسکرایا۔۔۔

کیوں۔۔۔یہاں کوئی پرابلم ہے۔۔۔

مسکراتے ہوئے بولا تو نین نے سر پیچھے کر کے اُسے خفگی سے گھورا۔۔۔

اگر مجھ سے بھاگنا چاہ رہی ہو تو سوری یہ تو ممکن نہیں۔۔۔۔ اس کا چہرہ دونوں ہاتھوں سے تھام کر محبت سے کہتے ہوئے آنکھ کے قریب لب رکھے۔۔۔ نین نے پلکیں موند لیں۔۔۔

وہ اُس کا ہاتھ تھام کر اُسے نیچے لے آیا باہر لان میں درخت کے نیچے جہاں ڈنر کا سیٹ اپ کیا تھا۔۔۔ اُس کے لیے چیئر کھینچی اور اُس کے بیٹھنے کے بعد اپنی چیئر اُس کے قریب

کر کے۔۔۔ ٹیبل کی بجائے اُس کی جانب رخ کر کے

بیٹھا۔۔۔

ہوائیں تیز اور سرد ہو گئیں تھیں۔۔۔اپنے زور سے

درخت کی گھنی شاخوں کے ساتھ پول کے ٹھہرے پانی پر

بھی اثر دکھا رہیں تھیں۔۔۔بدلتے موسم کا اثر تھا یا دل کی

بدلتی کیفیت کا جو ہواؤں میں فسوں سا بھر گیا تھا۔۔۔۔

نین نے پہلا نوالہ بنا کر اُس کے منہ میں ڈالا۔۔۔۔۔۔وہ کہنی

میز پر رکھ کر سر ہاتھ پر ٹکائے مسلسل مسکراتی نظروں سے

اُسے دیکھ رہا تھا۔۔۔اور نین اُس کی نظروں سے کنفیوز

ہوتی۔۔۔بار بار ہوا کے جھونکے سے چہرے پر آتے بالوں کو

پیچھے کرتی۔۔۔خاموشی سے خود کم اور اُسے زیادہ کھلاتی جا رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ بس روبوٹ کی طرح اُس کے ہاتھ بڑھانے پر منہ کھولتا۔۔۔اور بائٹ لیتا۔۔۔ نظریں ہٹانا تو دور پلکیں جھپکنا بھی گوارہ نہیں تھا اور نین اُس کی جانب دیکھنے سے بھی گریز کر رہی تھی۔۔۔

دل کی حالت عجیب ہو رہی تھی کہ آخر تنگ آکر اُس نے جھنجھلائے سے انداز میں ساحل کی آنکھوں پر ہتھیلی رکھ دی۔۔۔اُس کے لبوں کی مسکراہٹ گہری ہوئی۔۔۔۔۔۔۔

اُس نے نین کا ہاتھ آنکھوں سے ہٹا کر نیچے کیا۔۔۔

ایسے مت دیکھو۔۔۔۔۔

وہ خفگی سے بولتی اپنا ہاتھ اُس کے ہاتھ سے نکالنے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔

کیسے دیکھ رہا ہوں میں۔۔۔۔۔

اُس کے اطمنان میں کوئی فرق نہیں آیا۔۔۔انگوٹھے سے چوڑیوں کو چھیڑا۔۔۔۔چاہت بھری نظریں اور پر جذب لہجہ ۔۔۔ تیز ہوا سے پیشانی پر بکھرتے حرکت کرتے سلکی بال۔۔۔اور دل دھڑکاتا انداز۔۔۔۔

نین کو وہ اُس خوبصورت موسم کا کوئی حصہ محسوس ہوا۔۔۔جو بے پناہ دلکشی سمیٹے ہوئے تھا۔۔۔۔

پاگلوں کی طرح۔۔۔۔

نین نے جھنجھلا کر کہا تو وہ خوبصورتی سے ہنسا۔۔۔۔۔

پاگل تو ہو رہا ہوں نہ بیوی۔۔۔۔ تمہارے عشق میں۔۔۔۔۔۔۔

وہ مسکراتے ہوئے بولتا آخر میں سنجیدہ ہوا نین نے دل تھامے اُسے دیکھا۔۔۔۔۔۔اس کے لہجے کی سچائی کو محسوس کر کے اپنی قسمت پر رشک کیا۔۔۔۔ صدقِ دل سے خدا کا شکر کر کے اس محبت کے ہمیشہ قائم رہنے کی دعا کی۔۔۔۔۔

میں کسی خواب کے اثر میں تو نہیں ہوں نا۔۔۔۔۔

وہ بھیگے بے تاثر لہجے میں بڑبڑائی۔۔۔ساحل نے اُس کا تھاما ہوا ہاتھ اوپر کر کے اپنے چہرے پر رکھا۔۔۔۔

چھو کر یقین کر لو۔۔۔۔

پُرسوز لہجے میں بولا نظروں سے اُسے دل میں اُتارتے ہوئے۔۔۔۔ نین خاموشی سے اُسے دیکھتی رہی۔۔۔اُس نے نین کا ہاتھ لبوں تک لا کر اُنگلیوں کے پوروں کو لبوں سے لگایا۔۔۔
وہ نرم دہکتے لمس پر گھبرا کر ہاتھ کھینچ گئی اور نظریں جھکا دیں۔۔اسی لمحے بارش کی بوندیں بادلوں سے ٹوٹ کر پیاسی زمین سے ملنے لگی۔۔۔دونوں نے چونک کر آسمان کی جانب دیکھا۔۔۔۔

وہ درخت کے نیچے تھے اور ہلکی ہلکی بارش کا اثر وہاں نا کے برابر تھا۔۔۔

پھر بھی وہ جلدی سے اپنی جگہ سے اٹھی۔۔۔ کھلے برتنوں کو ٹھیک سے ڈھک دیا اور پیچھے ہو کر درخت کے تنے سے لگ گئی جہاں بارش کا نام ونشان بھی نہیں تھا۔۔۔۔ مگر وہ ہنوز ویسے ہی بیٹھا تھا۔۔۔ بارش کی بوندیں تیز ہو کر اُسے دھیرے دھیرے بھگو رہی تھی۔۔۔

جلدی اِدھر آؤ۔۔۔ ورنہ بھیگ جاؤ گے۔۔۔۔

نین نے اُس کے لاپرواہی سے خود کو نھارنے پر گھورتے ہوئے اپنا ہاتھ اُس کی طرف بڑھایا۔۔۔۔

وہ اپنی جگہ سے اٹھ کر اُس کی طرف بڑھا۔۔۔اُس کا ہاتھ تھاما لیکن قدم پھر اُس کی طرف نہیں بلکہ پیچھے کی جانب لیے۔۔۔۔اور نین اپنے ہاتھ کے کھینچے جانے پر خود بخود آگے بڑھتی گئی۔۔۔۔وہ درخت کی چھایا سے دور ہوتا گیا اور نین منہ کھولے اُسے دیکھنے لگی۔۔۔۔

کیا کر رہے ہو ہم۔۔۔۔۔۔

وہ بارش کی ٹھنڈی ٹھنڈی بوندوں کو محسوس کر کے جھرجھری لیتی اُسے گھورتے ہوئے بولنے لگی کے ساحل نے جھٹکے سے اُسے کھینچ کر خود پر گرایا۔۔

وہ اُس کے سخت سینے سے بری طرح ٹکرا کر زبان کے ساتھ سانس بھی روک گئی۔۔۔۔دل رک کر شدت سے دھڑکا۔۔۔۔۔۔۔

زوروں سے برستی بارش نے لمحوں میں دونوں کو بھگو دیا۔۔۔۔

ساحل نے اُس کے دونوں ہاتھ اپنے شولڈرز پر رکھے۔۔۔۔اُسے کمر سے تھاما اور دھیرے دھیرے ڈانس اسٹیپ لیے۔۔۔۔۔وہ اُس کا ساتھ دیتے ہوئے مسکرائی مگر اُس کی مسلسل چہرے کو چھوتی نظروں سے نروس ہو کر نظریں جھکائے اُس کے شرٹ کے دوسرے بٹن پر جما دی۔۔۔۔

وہ چہرہ اُس کے نزدیک کیے۔۔ بھیگے چہرے کو مبہوت سا دیکھتا رہا۔۔۔ پانی سے لڑتے ہوئے سانس لینے کو کھلتے لرزتے لبوں کی حرکت کو حفظ کرتا رہا۔۔۔اور وہ اُس کی نظروں سے پگھلتی رہی۔۔۔۔

ساحل نے اُس کا ہاتھ تھام کر قدم پیچھے لیے اور اُسے گھماتے ہوئے اپنے قریب کھینچا۔۔۔۔ بھیگے بال اُس کے چہرے کو چھو کر گزرے تو اس نے ایک پل کو آنکھیں بند کر کے کھولیں۔۔۔ نین نے سر پیچھے کر کے اُس کے کندھے سے لگا دیا۔۔۔۔

اُس کی تین اُنگلیاں پیٹ پر سرسراتی ان دیکھے نشان چھوڑتی گزری۔۔۔تو وہ مچل کر اُس کی جانب پلٹی۔۔۔۔

ساحل نے اُسے خود میں بھینچ کر پیچھے کو گرایا۔۔اُس نے چہرے پر پڑتی بوندوں سے بچنے کو آنکھیں بند کرلیں۔۔۔۔سانس لینے میں دقت ہوئی تنفس بگڑتا گیا۔۔۔

وہ اُس کی جانب جھکا دل کے مقام پر لب رکھتے ہوئے اُسے بند آنکھیں سختی سے میچنے پر مجبور کیا۔۔۔

وہ گھبرا کر اُس کی شرٹ تھامتے ہوئے سیدھی ہوئی۔۔۔ مگر آنکھیں نہیں کھولیں۔۔۔۔۔۔ منتشر ہوتی دھڑکنوں پر قابو پانے کی کوشش کی۔۔۔

ساحل نے بالوں کو گردن سے ہٹایا۔۔۔اور جھک کر اُس کی خوشبو میں سانس لی۔۔۔۔وہ جا بجا اُس کے لمس کو محسوس کر کے اُس کے کندھے اور شرٹ پر گرفت مضبوط کرتی رہی۔۔۔ بارش اور سرد ہوا کے جھونکے الگ اُسے لرزنے پر مجبور کر رہے تھے۔۔۔اور اُس کے شدّت بھرے لمس سے الگ جان ہلکان ہو رہی تھی۔۔۔۔

ساحل۔۔۔۔۔

اُسے بمشکل دور کر کے پکارا۔۔۔۔اُس نے سنجیدگی سے بند آنکھوں کو دیکھا۔۔۔

مجھے بہت سردی لگ رہی ہے۔۔۔۔۔

وہ اُس کی جانب دیکھ کر بیچارگی سے بولی تو وہ خوبصورتی سے ہنسا۔۔

تم نازیادہ دانت مت دکھاؤ راؤڈی۔۔۔ایک تو مجھے کب سے تنگ کر رہے ہو۔۔۔اب اگر کوئی بھی ایل ایل حرکت کی نا تو میں۔۔۔۔

وہ اُس کے مسکرانے پر بھڑک کر اُسے دھمکانے میں ساری جھجھک اور شرم بالائے طاق رکھ کر اُس پر چڑھ دوڑی مگر وہ

ہنستے ہوئے اُس کی چلتی زبان کو ہمیشہ کی طرح اپنے طریقے سے خاموش کر گیا۔۔۔دل سوز فضا میں چاروں اور محبت کی گونج تھی۔۔۔بارش کی دھن میں سازِ دل کے سر گھلے تھے۔۔۔۔ہواؤں میں عشق کی خوشبو شامل تھی۔۔۔

اور بس نین ساحل تھے۔۔۔۔۔

THE END